سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

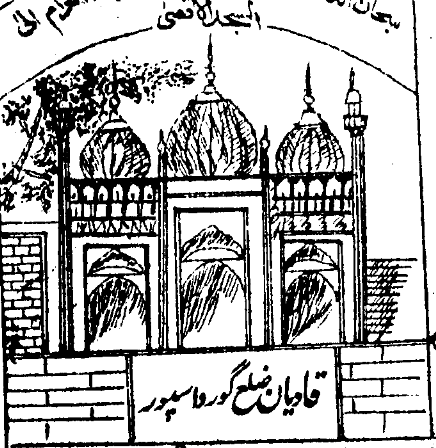

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ما بعد للعہ

ایجہان منتظر خوش باش کا ندلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — نمبر

گورنمنٹ ...

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء بروز جمعرات

گرچہ گویم بانو گرائی چہاد رقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی عوض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — قیمت بے ...

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسبات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر و یسر و نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ... ... وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا - اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا / مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم / ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست / بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام / دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن / جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام / ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست / زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود / آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال / وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست / ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

انبیا و اولیا خیر معاد / ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است / منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست / منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین / آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست / ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری از آن عالی جناب / نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز صبح و عشاء دفتری

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذی الحجہ	۲	۵	۲	۲	۲
جنوری	۲۱	۲۰	۲۲	۲۳	۲۴
ابتداء وقت صبح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ذی الحجہ	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت صبح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طلوع آفتاب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ابتداء وقت عشاء	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوٹ - بعض دوستوں کی فرمائش سے یہ اوقات تجربۃً لکھے گئے ہیں اور لاہور وقت کے مطابق ہیں اگر مفید ثابت ہوئے - تو باقی اوقات بھی لکھے جاوینگے مگر مختلف شہروں میں فرق پڑجاتا ہے -

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں -

www.aaiil.org

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۲ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۳

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(سلسلہ کے واسطے دیکھو پچھلا پرچہ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

ڈوئی لکھتا ہے کہ اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہو گیا کہ کتنی بڑی بھاری بغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت مین کیا گیا ہے۔ اس واسطے مین فوراً اس ملک سے چل پڑا تا کہ خود جا کر ہر ایک بات کا فیصلہ کرون اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدون کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھڑاؤن۔ لیکن جب مین وہان پہونچا تو مین نے دیکھا کہ والی وا نے قریباً تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے۔ تھوڑے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے۔ بہت ہی تھوڑے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے۔ شہر مین داخل ہو کر معلوم ہوا کہ میری تمام جائداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی۔ اس پر مخالفانہ قبضہ ہے۔ یہان تک کہ میرا بستر جس پر مین رات کو آرام کرتا تھا۔ وہ بھی چھین لیا گیا ہے۔ مخالفت نہایت سخت تھی۔ اس واسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا۔ یہان تک ڈوئی کا اشتہار ختم ہوتا ہے۔

اس کے بعد عدالت سے جو کارروائی ہوئی اس کا ذکر پہلے کئی بار اخبار مین کیا جا چکا ہے۔ ناظرین آگاہ ہین۔ مختصر یہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ سلسلہ اور شہر اور جائداد کے مالک اہل شہر اور سلسلہ کے ممبر ہین۔ وہ جسے چاہین اپنی کثرت رائے کے ساتھ اپنا افسر اور نبی مقرر کر لین۔ چنانچہ رائے لی گئی۔ تو کثرت رائے والی وا کے حق مین ہوئی۔ اور ڈوئی کے واسطے تھوڑا سا وظیفہ مقرر ہو گیا۔ اور اب وہ اپنی بیماری کی حالت مین مصیبت زدہ ہو کر اس جگہ پڑا ہے۔

ڈوئی کی چٹھی کے ساتھ ہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ والی وا کی چٹھی بھی میرے پاس پہونچی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ڈوئی آج کل اسی شہر مین ہے مگر بہت بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہین نکل سکتا اس پر ایک سخت تباہی واقع ہوئی ہے۔ بیشک وہ اچھا تھا۔ اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی۔ اور خدا سے الہام پا کر اس نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا۔ لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا۔ اس واسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا۔ جو کہ وہ لوگون کو دیتا تھا۔ پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا۔

تعجب ہے کہ عیسائی دنیا نے نبوت اور الہام کے معنے کیا سمجھے ہین۔ خود ایک شخص کو برگزیدہ خدا ملہم من اللہ نبی اور ایک مذہب کا بانی مانتے ہین اور پھر خود ہی اس کو اس قدر گراتے ہین کہ شیطان کا بندہ بنا دیتے ہین۔ گویا مذہب ایک کھیل یا دنیاداری کا ایک کارخانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یورپ امریکہ کی دنیا **الہام** اور **وحی الٰہی** کے صحیح مفہوم سے بالکل بے خبر ہین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

دین محمد صاحب ولد بوٹا جٹ ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد گوہر " " " " "
مہتاب الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب ساکن گھنوکے (سیالکوٹ)
رحیم بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب دالی والا ملازمان " "
سید حکیم عبد الرحیم صاحب ولد خیرات علی صاحب ساکن دہلی
ابراہیم صاحب ولد بوڑا صاحب ساکن سرالی ضلع امرتسر
سردار خان صاحب ولد ابراہیم صاحب واتہ زیدکا (سیالکوٹ)
مہر الدین صاحب ولد علی گوہر صاحب " " "
حاجی عمر دراز صاحب مدرس بہیڑہ گوجہ (سہارنپور)
سید ابراہیم صاحب ولد مولوی عبد الستار صاحب انبالہ
اللہ رکھا صاحب - چھور - ضلع سیالکوٹ
محمد الدین صاحب - پسرور - " "
مہتاب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب مدرس چھور "
مسمات بھاگن زوجہ روڑا زمیندار " "
مہر بی بی بنت بلندا جٹ " "
مہتاب بی بی زوجہ بہاؤ الدین صاحب " "
سید ممتاز علی صاحب ساکن مکی ابراہیم پور
کاہون صاحب حجام ساہوال پورہ - ابراہیم پور
غلام محی الدین صاحب مدرس ڈسکوٹ " "
چودہری فیض احمد صاحب چونڈہ تحصیل ظفروال سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب ولد عزیز الدین صاحب وزیرآباد (گوجرانوالہ)
نصیر الدین صاحب ولد صدر الدین صاحب محلانوال اجنالہ امرتسر
چندہ خان صاحب پنشن یافتہ سکندرآباد - مارٹ پلی
مہر شاہ صاحب - شکار ماچھیان
نذر محمد صاحب - گوہرانوالہ
مسماۃ طالع بی بی ولد غلام محمد صاحب لوہار بگلہ مہاراں سیالکوٹ
اللہ دین صاحب - چھور - ظفروال - سیالکوٹ
محمد بخش صاحب - محلانوالہ - اجنالہ - امرتسر
علی محمد صاحب امام مسجد - موضع ہراج ضلع فیروزپور
والدہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب سکینڈ ڈویژن سیالکوٹ
اللہ دتا صاحب ولد مہر بخش صاحب اکبرپور - پہلورہ "
باغ احمد ولد مہر بخش صاحب نمبردار " " "
مسمات حاکم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب محرر تھانہ ضلع جھنگ
والد نواب صاحب - چھابہدار - پسرور - سیالکوٹ
ہمشیرہ صاحبہ " " " " "
اہلیہ " " " " " "
دختر میان لبندا صاحب " " "
سید اصغر علی صاحب - آگرہ صابون کٹرہ
جعفر شاہ صاحب - دوالمیال - جہلم
وسوندہی خان صاحب ولد بوٹے خان صاحب کیسوہ باجوہ سیالکوٹ
حاکم بی بی اہلیہ " " " " "
فقیر محمد ولد نتھے خان صاحب " " "

www.aaiil.org

فہرست مضامین

صفحہ ۱ شرائط بیعت حضرت مسیح موعود اور آپکی جماعت کا مذہب۔ اوقات نماز صبح و عشاء جنتری
صفحہ ۲۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ہدیۂ قاسم ۔
صفحہ ۴۔ ضروری ہدایتیں۔ اطلاع عام۔ المفتی
صفحہ ۵ و ۶ بدر خوانین۔ بلاد اسلامی۔
صفحہ ۷ چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے گریز
صفحہ ۸ تا ۱۵ و ۱۶ تقریر حضرت امام صاحب
صفحہ ۱۶۔ علم الابدان
صفحہ ۱۷۔ رسید زر۔ الخطبہ
اشتہار
صفحہ ۱۸۔ اشتہار کتب

ہدیۂ قاسم

یعنی وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی

مبارک ہو مسیحائے زمان کو بزم آرائی
یہ جلسہ قادیان میں آج ہم سب کو مبارک ہو
جمع ہیں آج وہ خادم مسیحائے زمان تیرے
کہاں ہیں آج وہ امرتسری و غزنوی سارے
کہاں ہیں آریہ ہندو سناتن دھرم کے ممبر
کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجھ کو
خدا کا خوف کرکے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں
تو ہے امید مجھکو کہ پھر اپنے نادم ہوں
سبق ورثات تھا جن کا کہ اب مرزا ہوا پسپا
بہت سی بھبکیاں دیکر تجھے سب نے ڈرایا تھا
بہت اُٹھے تھے یہ کہہ کر کہ ہم تجھ کو گرائینگے
ترے دشمن بہت سے کہہ گئے دنیا کو ہیں خالی
کہاں ہے آریہ مت کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا
کہاں ہے وہ قصوری بدزبان اور دہلوی مُردہ
کہاں ہے آج گنگوہی جسے تھا سانپنے کاٹا
کہاں عیسائیوں کا آج جلتا ہے چراغ الدین
غرض کس کس کو گنواؤں اسامی اریا حضرت
مگر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے
تیرا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانہ میں
زمانہ دیکھ لیگا ہوگا جو انجام اب اس کا
بروز مصطفٰے ہے تو مثیل ابن مریم ہے
تیری معجزبیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں

غلامان مسیحا کو مبارک ہو یکجائی
ملایک کیطرف سے بھی مبارکباد ہے آئی
جنہوں نے آن کر دارالامان میں ہے اماں پائی
کہاں ہے سیالکوٹی بوڑھی لاہوری سودائی
کدھر ہے شیعہ وہابی ہیں کہاں ہیں ہیم عیسائی
بھٹکتے کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی
یہاں وہ آن کر دیکھیں تیری شہنشاہی وہ تیری گدائی
ہے ممکن یہ خدا پھر بخشدے ان کو بینائی
وہ دیکھیں آنکر اس جا ہے نصرت کی گھٹا چھائی
نہ کی پروا کچھ تو نے نہ تیرے دل پہ میل آئی
وہ اُٹھتے ہی گرے ایسے کہ ٹھوکر منہ کے بل کھائی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی
بتا دے تو کوئی آکر کہاں ہے آتھم عیسائی
نہ ہے لدھیانوی جرگہ کی مدت سے خبر آئی
کہاں ہے وہ رسل بابا جو تھا اسکا بڑا بھائی
کئے اپنے کی جس نے سامنے سب کے سزا پائی
ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی
بروز انبیا کے ہے مقابل کشتی ٹھہرائی
تیرے انکار پر جس نے کتاب اپنی ہے چھپوائی
نہ کہنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم یہ دانائی
خدا نے تجھ کو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی
نصاری آریہ سکھ گبر و ترسا ہیم عیسائی

خدا نے تیرا وہ سکہ بٹھایا سارے عالم میں
جہاں میں ہے لقب مشہور سلطان القلم تیرا
کیا اتمام حجت تو نے ہر مذہب کے لوگوں پر
مقابل میں بلا یا ہر مخالف ہے لیکن
کیا اسلام کو تو نے مسیحا دم سے ہے زندہ
تیرے اوصاف مجھ سے ناتوان سے کیا بیان ہوں
قسم مجھکو خدائے پاک کی سچ بات تو یہ ہے
پڑا دھونی رمائے تیرے در پر نوردین جیسا
حکیم و بے عدیل و بے مثل و باعمل ناصح
کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زبان قاصر
مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں
چہ خوش بودی اگر ہریک ز امت نوردین بودے
مکرم اور معظم ہیں یہاں جو فاضل احسن
یہی ہیں وہ جنہوں نے گولڑی کی کھوئی ہے رونق
یہیں فاضل ہیں امروہی کہ شمس بازغہ جن کی
مخالف مانتے ہیں جنکا لوہا وہ یہی تو ہیں
یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں
وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے اڈیٹر ہیں رسالہ کے
کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
خدا علم و عمل میں عمر میں اُس کے ترقی دے
غرض تعریف ہو کیا تیرے ارکان مجالس کی
بہت مدت سے تھی یہ آرزو دل میں میرے بھولے
خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا
تجھے معلوم ہے یہ تو میری ہادی میرے آقا
میری اک عرض ہے تیری حضوری میں میرے پیارے
خدا کے واسطے دہلی میں پھر تشریف لے چلئے
عریضہ طول ہے میرا اگر ہے یہ خیال آیا
لہذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو
خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا
میرے ناصر امام قادیان کی جلد نصرت کر
میرے قادر جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تو نے
دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے اے میرے مہدی
رہیں دلشاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت

کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی
مخالف آج کرتے ہیں تیرا اقرار یکتائی
نہ چھوڑا کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی
مگر آیا دہی آگے کہ جسکی موت تھی آئی
بہار بے خزاں گلزار میں اسلام کے آئی
خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی
تجھی کو زیب دیتی ہے میرے آقا مسیحائی
کہ ہے جسکی زمانہ میں مسلّم علم و دانائی
شفیق و غمگسار و امت احمد کا شیدائی
بیان اوصاف ہوں اُسکے کہاں ہے مجھ میں گویائی
مثیل ابن مریم نے جو اسکے حق میں فرمائی
اب اس تعریف سے بڑھ کر کہیگا کیا کوئی بھائی
مناظر بے مثل ہیں وہ نہیں جھوٹ ہمیں آتی
یہی ہیں وہ جنہوں نے کی ہے اکسیر غم فرسائی
انہیں کو دیکھ کر جاتی ہے دشمن کی توانائی
انہیں سے ملہم لاہور نے بھی مار ہے کھائی
کہ جن سے آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی
جنہوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں جن سے مرزائی
کہ تحریروں سے اُسکی عقل ہے یورپ کو اب آئی
کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی
کبھی جلسہ میں حاضر ہو کے دیکھوں بزم آرائی
ہوا میں حاضر جلسہ میری اُمید بر آئی
کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی
تیری سرکار ہے عالی تیرا دربار ہے شاہی
کہ ہوا اتمام حجت اور مٹے سب اُن کی گمراہی
کروں گا اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی
کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی
کہ ہوا اسلام کا چرچا اُٹھے دنیا سے ہر راہی
میری ہی زندگی میں اسکی دکھلا عزت افزائی
وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیا بھی
ہدایت پہ رہوں قائم کبھی دیکھوں نہ گمراہی
نصیب دشمنان ہیں ہو خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا یک نظر بر حال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ یوم جمعہ مسجد اقصٰی قادیان

www.aaiil.org

ضروری ہدایتیں

خط وکتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتوں کو سب احباب ملحوظ رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین کا یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے۔ اُسے خط وکتابت کرکے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہاں اور مدات کا روپیہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں۔ اور تفصیل ساتھ دیں۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینیجر یا نائب ناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کریں۔ لیکن مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں خط وکتابت کرتے ہیں ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے اور کام کرنے والوں کی سہولت اسی میں ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط وکتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلا جانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانیکا اندیشہ بھی ہے۔

المعلن محمد علی سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع عام

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۶ء میں قرار پایا ہے۔ کہ تمام احمدیہ انجمنوں کو جہاں جہاں کہ بنی ہوئی ہیں اطلاع دیجاوے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق پوری پوری اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجیں۔ لہٰذا اس نوٹس کے ذریعہ تمام مقامی انجمنوں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق دو ہفتہ کے اندر اندر سکرٹری صدر انجمن کے پاس ان امور کی مفصل اطلاع بھیجیں۔

ا۔ تعداد ممبران۔ ب۔ نام وفرائض عہدیداران

ج۔ ممبر ہونے کی شرط۔

د۔ وصولی چندہ کس طرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کس قدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات میں اس انجمن کی طرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کی الگ الگ اور کل میزان۔

ھ۔ قواعد وضوابط انجمن کیا ہیں۔

و۔ اگر کوئی احمدیہ انجمن کسی ضلع میں ہے تو اور کسقدر انجمنیں اس کے متعلق ہیں اور اُن کے ممبروں کی تعداد کیا ہے اور آیا ان کا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست۔

ز۔ انجمن نے اپنے ضلع میں احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے یا ان کو اس سلسلہ کے ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام ہُوا ہے۔

ح۔ انجمن کا جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہے یا نہیں اور اس میں اوسط حاضری ممبران کس قدر ہوتی ہے۔

ط۔ انجمن کی کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا۔

محمد علی۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

درخواست دعا۔ میاں فضلدین محرر ڈاک تحصیل ظفروال احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نیکیوں پہ استقامت عطا کرے اور حضرت امام کے قدموں میں عمر گذارنے کیواسطے اسباب مہیا کرے۔

(غلام احمد محرر بدر)

المفتی

(مرتبہ اکمل آف گولیکی)

۲۶۔ **مرنے پر طعام کھلانا**۔ میں نے عرض کیا کہ دیہات میں دستور ہے۔ شادی غمی کے موقعہ پر ایک قسم کا خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی چودہری مرجاوے۔ تو تمام مسجدوں و دائروں و دیگر کمینوں کو بحصہ رسدی کچھ دیتے ہیں۔ اس کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے

فرمایا۔ کہ طعام جو کھلایا جاوے۔ اس کا مردہ کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ گو ایسا مفید نہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں خود کر جاتا۔

عرض کیا گیا۔ حضور وہ خرچ وغیرہ کمینوں میں بطور حق الخدمت تقسیم ہوتا ہے۔

فرمایا۔ تو پھر کچھ حرج نہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کسی کی خدمت کا حق تو دینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا۔ اس میں فخر وریا تو ضرور ہوتا ہے یعنی دینے والے کے دل میں یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بڑا آدمی کہے۔

فرمایا۔ یہ نیت [illegible] تو پہلے ہی وہ خرچ نہیں حق الخدمت ہے۔ بعض ریاء شرعاً بھی جائز ہیں۔ مثلاً چندہ وغیرہ۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا جو حکم ہے۔ تو اسی لئے کہ دوسروں کو ترغیب ہو۔ غرض اظہار و اخفاء کے لئے موقع ہے اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ریل پر چڑھنا۔ تار و ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہو جاتے

۲۷۔ **تنبول**۔ میں نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا ارشاد۔

فرمایا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے۔ اپنے بھائی کی ایک طرح کی امداد ہے

عرض کیا گیا۔ جو تنبول ڈالتے ہیں۔ وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہیں کہ ہمیں پانچ کے چھ روپے ملیں اور پھر اسی روپیہ کو کنجروں پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا۔ ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہیں باقی رہی نیت۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں یہ تو کمینہ لوگوں کی باتیں ہیں کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دیں یا چھوٹی چھوٹی باتوں کا حساب کریں ایسے شریف آدمی بھی ہیں جو محض بہ تعمیل حکم تعاون و تعلقات محبت تنبول ڈالتے ہیں اور بعض تو واپس لینا بھی نہیں

بدر خواتین

چیچک اور مستورات

مجھے عرصہ کے بعد اس سال اپنی برادری مین رہنے کا اور قریبی رشتہ دارون کے گہرون مین جاکر اُن کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے - ہمارے محلہ مین اب کے سال تین بچون کو چیچک کی بیماری ہوئی - ایک تو ان مین سے یتیم لڑکی تہی - جس کی والدہ کسی قدر خواندہ تہی اور دو بچے جو اور تہے ان کی والدہ ناخواندہ تہی - یتیم لڑکی کی والدہ مناسب علاج اس مرض کا کرتی رہی - مگر خدا کو شاید اس بیوہ عورت کی آزمایش منظور تہی - بقول شخصیکہ ؏

مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی

اس مصرع کی مصداق لڑکی کی حالت ہر روز ہوتی گئی مرض بڑہتا ہوا دیکھ کر مان کے حواس بہی باختہ ہونے لگے کبھی لڑکی کی حالت کو دیکھ دیکھ کر روتی - کبھی اس کے والد کو یاد کرکے روتی - کبھی اس بات پر روتی - کہ ہائے اس یتیم بچے کو کوئی دوا لاکر بہی دینے والا نہین ہے اور کبھی نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر اشک بہاتی - اس کی اس حالت کو دیکھ کر ہمسایہ کی عورتون کو اس پر رحم جو آیا تو اب کیا تہا - کوئی تو اسے ہمدردی کے ساتھ کنجکون کو کہانا کہلانا بتاتی - کوئی اُسے ماتا رانی کی گدہون کو دانا چرانے کی ترغیب دیتی کوئی اسے ماتا کے گہر مین جاکر متہ ٹیکنے اور دعا مانگنے کو کہتی - یہ خواندہ بیوی ان کی ہمدردیون کا شکریہ ادا کرتی اور خدا سے اس ابتلا مین ثابت قدم رہنے کی دعائین مانگتی رہتی آخر خدا کی بے پایان رحمت نے جوش مارا - اس بیوہ کی نیم شبی دعاؤن کو پایہ قبولیت بخشا - لڑکی نے بلا کسی قسم کی غیر شرع فعل اختیار کرنے کے غسل صحت کیا - اب دوسری کی سنئے - ہماری ناخواندہ بہن نے ماتا رانی - گدہون کو اور کنجکون کو خوب پیٹ بہر بہر کر دانا اور کہانا کہلایا - کئی ایک نیک دل صالح اشخاص نے انہین کہلا کر بہیجا کہ گائے کا گوشت کہانے والون کے گہرون مین ہندو کی ماتا نہین آیا کرتی - یہ تو چیچک کی بیماری ہے - آپ اس کا علاج کروائین - مگر ناخواندگی کا جن جوان کے سر پر سوار تہا - اس نے ان سے بہت کچھ کروا کر چہوڑا - بالآخر براہ مہربانی ہندوانہ خیالات کے والدین اس چشم دید معاملہ کی چند سطور کو غور سے پڑہین - اور پہر للہ فرقہ اناث پر رحم کرین ورنہ قیامت کے دن نہ صرف بے علم لڑکیان ہی پکڑی جاوین گی بلکہ اُن کے نامہربان والدین بہی جکڑے جاوین گے - مین نے آج اس مضمون مین خواندہ اور ناخواندہ مین امتیاز کرکے دکہا دیا ہے -

اب مین اپنی خواندہ بہنون سے اس بات کی التجا کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہون کہ بدر سوماث کے دفعیہ پر ضرور قلم اٹہاوین - ایڈیٹر صاحب بدر نے ازراہ مہربانی ایک کالم تو ہم کو دیا ہی ہے بھلا بُرا جس قسم کا لکہنا آتا ہو - ضرور لکہا کرین -

بنت منشی غلام محمد پہلوری - شاہ پور کنڈی

ہمارے مہربان - ایک معزز دوست جو صاحب ثروت اور رئیس ہین ایک لمبے خط مین شکایت کرتے ہین کہ اخبار کی قیمت ہر سالیانہ کیون بڑہائی گئی ہے اور کہ اخبار مین بڑے ہوئے صفحون پر اشتہار ہوتے ہین جن کی اُجرت علیحدہ لیجاتی ہے اور اس شکایت مین اپنے ساتہ ہمارے ایک اور دوست کو بہی شامل کیا ہے مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ اخبار کے اخراجات اور اس کی مالی حالت پر ایسے دوست بالکل نظر نہین کرتے - یہ بات ہرگز درست نہین کہ مضامین کے صفحون مین اشتہار درج ہوتے ہین بلکہ اکثر اشتہارات کے صفحات مین مضامین لکہے جاتے ہین - جس محنت کیساتہ حضرت کی تقریرین جلسہ پر لکہی گئی ہین - اور ان کو درست کیا گیا ہے اور ان کی خاطر اخبار مین زاید صفحے لگائے گئے ہین ہمارے معزز دوست کو بہ سبب اس کے بہی کہ ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی توفیق نہ ہوئی تہی - نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکہنا چاہئے " نہ یہ کہ اُلٹا شکایت کا خط لکہا جاتا - اخبار بدر سے تاحال پروپرائیٹر نے کوئی فایدہ نہین اٹہایا بلکہ نقصان برداشت کیا ہے جس کا سبب یہ ہے کہ عمدہ کاغذ - زاید صفحات اور وقت پر نکالنے کے سبب خرچ زاید پڑ جاتا ہے اور پہر بعض خریدار ایسے بہی ہین جو وقت پر قیمت نہین دیتے وی پی کیا جاوے تو واپس کر دیتے ہین - خط لکہا جائے تو جواب ندارد (جیسا کہ پہلے سال اس معزز شکایت کنندہ نے بہی کیا تہا) ایسے بزرگ اگرچہ روپیہ بہی بالآخر دین تو وی پی کے ہرج محررکی بار بار کی محنت وغیرہ کا عوض نکال کر دفتر کے پاس ایک ہی روپیہ رہ جاتا ہے - مگر خدا کا شکریہ ہے کہ سب دوست اس قسم کے نہین لگا محبت کیساتہ امداد کرنے والے بہی بہت ہین اور انہی کے واسطے اخبار چل رہا ہے - آجکل اخبارات زیادہ تر اشتہارون پر چلتے ہین ورنہ صرف قیمت خریداری پر کوئی اخبار نہین - سو ویسے اشتہار نہ ہم لیتے ہین اور نہ لے سکتے ہین - صرف دو ستون

بلاد اسلامی

امیر صاحب کی تشریف آوری پشاور پر صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سرکاری طور پر ۱۲ ہزار روپیہ بطور نذرانہ گیارہ نفر کے سرپاہیو اکرامیہ صاحب کی خدمت مین بہیجے - امیر صاحب نے رسمی طور پہ نذرانہ کو قبول فرما کر تمام زر نقد بٹا دیا -

سرحد کی خبر ہے - کہ یکم ماہ حال کو جوگیون کے ایک گروہ نے جو ایک سو کے قریب تہے - افغانی سرحد کو عبور کرکے علاقہ کرم کے موضع دلائی چینہ مین ڈاکہ مارا اور ۱۶۰ مویشی لے کر بہاگ گئے - (وکیل)

ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ کسی طرح طے ہونے مین نہین آتا اور تصفیہ کی کوششون کے دوران مین کبہی کبہی خطرے کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے - طرفین سے واقعکار و معاملہ فہم اراکین کی ایک کمیشن بہی بدین غرض مامور ہوئی کہ "قضیہ زمین بر سر زمین" فیصل کرے اور دولتین مین کسی کی حق تلفی روا نہ رکہی مگر جب ہر ایک فریق کا دعویٰ دوسرے فریق کی رائے مین ناقابل تسلیم ہی ٹہر جائے اور علاقہ متنازعہ پر ہر سلطنت اپنا حق جتائے - تو بات کیونکر بنے - فریقین کے ہوا خواہ ایک دوسرے کو زیادتی و ناحق کوشی کا الزام دیتے ہین اور اپنا اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہتے ہین گمان مین سے کسی کی بات قابل تسلیم نہین ہو سکتی - ہان اگر دونون سلطنتین قومی فوائد کو مدنظر رکہین - اور علاقہ متنازعہ کی شریر آبادی کی لگائی بجہائی پر کان نہ دہرین - تو آج معاملہ فیصل ہو جاوے - (پیسہ)

چین کے مسلمان بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان مسلمانان چین ملک کے اعلیٰ مدارس مین سول اور ملٹری خدمات کے لائق بننے کے لئے تعلیم پا رہے ہین اور جسمانی قوت دلیری و وفاداری کے باعث چینی فوج کی اعلیٰ افسریان صرف مسلمانون کو ہی ملتی ہین اور روز بروز فوج مین مسلمانون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے - جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کو ان کی وفاداری پر کس قدر اعتبار ہے - چینی مسلمان تعداد مین لاکہون سے زیادہ اور باعتبار قومیت تین حصون پر منقسم ہین - جن مین سب سے زیادہ تعداد والے اور صاحب قوت

دولنگان کے لوگ ہیں۔ ان کے بعد تسارت یا کاشغر کے مسلمانوں کا نمبر ہے اور سب سے آخر میں تارانچہ قوم کے مسلمان ہیں۔ آخر الذکر دونوں قومیں چینی ترکستان میں سکونت رکھتی ہیں۔ ان کی مادری زبان ترکی ہے لیکن یہ خاقانی ترکی سے اس قدر تباین رکھتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کو اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان سمجھنی دشوار ہے کاشغری اور تارانچی قوموں کی زبانیں قریب قریب یکسان ہیں اور وہ باہم مبادلہ خیالات باسانی کر لیتے ہیں۔ مسلمانان چین کی تعداد قومی فرقوں کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔ قوم دولنگان چار کروڑ پچاسی لاکھ۔ صارت یا کاشغر والوں کی قوم ایک کروڑ تارانچہ ۲۰ لاکھ۔ جملہ ۶ کروڑ چینی ترکستان کے مسلمان خوب ترقی کر رہے ہیں۔ اور ان کی حالت جلد جلد سنبھلتی جاتی ہے۔ حال میں انھوں نے قسطنطنیہ سے لائق مدرس بلوائے ہیں اور اپنی اولاد کو علوم جدیدہ کی تعلیم دلانی شروع کر دی ہے۔ جس کے نتائج ضرور قابلقدر نکلینگے۔ اس قومی ترقی کے متعلق وصوسی بالبت براوز " کی کوششیں نہایت قابل تعریف ہیں جو اپنی قوم کو پستی سے ابہارنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ایران کے نئے بادشاہ مغفور شاہ مظفر الدین قاچار کی وفات حسرت آیات کے روح فرسا صدمہ میں طبیعت کو یہ دریافت کر کے قدرے تسکین و طمانیت ہوتی ہے کہ شاہ کجکلاہ مرحوم نے ملک کو آئینی حکومت عطا فرمانے میں جس دانشمندی و مصلحت اندیشی و رعایا پروری کا اظہار فرمایا تہا اس کا اب یہ خوشگوار نتیجہ نکلا ہے کہ ایران اس وقت آپ کی جانشینی کے متعلق ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک نظر آتا ہے اور رعایا نے آپ کے خلف اکبر و ولیعہد گرامی قدر جناب شہزادہ مرزا محمد علی صاحب کو بے تکلف و بے تامل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا ہے اور وزیر اعظم سلطنت نے نوماہ روان کو طہران کے محل شاہی میں عنان حکومت آپ کے سپرد کر کے جملہ وزرار و اراکین دولت و روسار و اعیان مملکت اور متقدر ممبران خاندان شاہی سے آپ کو بقاعدہ قدیم نذرین دلادی ہیں جس کے بعد آپ کا استحقاق حکمرانی مسلمہ و پختہ سمجھنا چاہیئے وزیر اعظم موصوف کی یہ کارروائی بہی قرین دانش و مصلحت و قابل تحسین و آفرین ہے۔ کہ تخت نشینی کے دوسرے دن (۱۰۔ جنوری) کو اس نے دول خارجہ کے جملہ قائم مقاملوں منشہ دار السلطنت کو شاہ جدید کے حضور میں باریاب کرایا تا کہ وہ اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے شاہ مغفور کی وفات پر افسوس و ہمدردی ظاہر کرے اور شاہ جدید کو ان کی سرفرازی پر مبارکباد دی۔ اس کے بعد سازشیں کرنے والوں کا رہا سہا حوصلہ پست ہو جائیگا اور کسی کو چون اور چرا کی گنجائش اور دم مارنے کی مجال نہ رہیگی۔ اور اسی رسم تاج پوشی کے لئے دوم فروری آیندہ کی تاریخ کا قرار داد بہی ملک کے امن و اطمینان اور وزیر اعظم کی فرزانگی پر مبنی ہے کیونکہ اسی کے دوہی ہفتہ بعد محرم ہونے والا ہے۔

مہاجرین کی سکونت کی غرض سے روڈس اور استانکولی کے جزیروں میں مکانات طیار کرائے جاتے ہیں (اللواء)

ترکی جہاز ران کمپنی۔ شرکت آوارہ مخصوصہ کوشش کر رہی ہے کہ اپنے جہازوں کی تعداد جہاں تک ممکن ہو۔ بڑہاوے اور قدیم وضع کے جہازوں کو نکالکر نئی وضع اور ساخت کے عمدہ دخانی آلات سے چلنے والے جہازات بہم کرے۔ امید ہے کہ آئندہ موسم بہار تک وہ قابل تعریف جہاز ران کمپنی بن جاوے گی۔

عجیب حکم۔ دار السعادت کی اعلیٰ طبعی مجلس نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ کہ جس طبیب یا دوا فروش کی دواؤں کا اشتہار اس کی تصدیق نہ حاصل کرلے وہ کسی اخبار میں شائع نکیا جائے۔ اخبارات جن کی آمدنی کا دار و مدار اشتہارات پر تہا۔ اب بالکل خالی نظر آتے ہیں۔ مجلس طبی کا یہ حکم قانون آزادی تجارت کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس طرح دہوکہ بازوں کی خبر لینی مقصود ہے۔ تو کہرے کہوٹے کی پرکھ عوام کا فرض ہے۔ اگر ان کو کوئی نقصان پہونچے تو وہ عدالت میں چارہ جوئی کر سکتے ہیں۔ غرضکہ یہ حکم قابل منسوخ ہونے کے ہے۔

ترکی اور بلغاریہ۔ بلغاریہ کے نئے سفیر کسوف آفندی دار السعادت میں آگئے ہیں۔ ان کی حکومت نے اُنہیں ہدایات کی ہے کہ وہ بلغاریہ کے ماتحت ریاست اور ترکی اعلیٰ حکومت کے مابین قابل اطمینان تعلقات قائم کرانے کی سعی کریں اور ہو سکے تو جانبین سے ایک دوستی کا معاہدہ ہو جاوے یہ امر واضح ہے کہ باب عالی کو اپنے مرتبہ کا لحاظ رکھکر قیام امن کے سوائے اور کسی بات کی خواہش نہیں۔ اس لئے اگر بلغاریہ سیدہی طرح رہے اور سرکشی کو چھوڑدے تو اس کو ترکی حکومت کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔

نیا فارسی اخبار۔ ایرانی قومی مجلس شوریٰ کے ممبروں نے اپنا ایک خاص اخبار مجلس نامی شائع کیا ہے جس کی حکومت اور قوم کے مابین رابطہ اتحاد مستحکم کرنا ہے اور ان بدخواہان ملک کی قلعی کہولنا جو حاکم و محکوم کے مابین نااتفاقی اور بدظنی کا بیج بونا چاہتے ہیں۔

قانون شوریٰ۔ یکم شوال کو اخبارات کے نامہ نگار طہران نے بذریعہ تار برقی خبر ارسال کی ہے۔ کہ آج کے دن قومی مجلس شوریٰ نے اپنا قانون اور دستور العمل جلالت مآب شاہ کجکلاہ کے حضور میں پیش کیا ہے اور ممبران مجلس اور قوم کے لوگ بڑی بےتابی سے شاہ کی منظوری کا انتظار کر رہے ہیں (اللواء)

حکام کی سختی۔ ولیعہد فارس نے امام جمعہ کی تحریک سے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب روکنا چاہا تہا۔ مگر قوم نے امام کا گہر محاصرہ میں لے کر اپنی حسب مرضی احکام حاصل کر لئے۔

رعایت۔ ناظرین اس بات سے با وقف ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اسکی پہلی اشاعت میں ۲۵ رکھی گئی تہی۔ باوجود اس قیمت کے براہین احمدیہ تلاش کرنے سے بہی کہیں نہ ملتی تہی جب ایک شخص نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اسی عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوایا ہے۔ اور قیمت صرف عہ رکھی ہے۔ لیکن آجکل اس قیمت میں بہی رعایت کی گئی ہے یعنی صرف ۲ میں پوری براہین احمدیہ جس کے ساتھ فہرست مضامین اور حضرت کے سوانح عمری زیادہ کئے گئے ہیں مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۱۲ اسکے علاوہ ہے جلد عمدہ بنائی گئی ہے۔ ایسا ہی کتاب درثمین جو کہ اب پھر چھپوائی گئی ہے۔ اور تمام شائع شدہ نظمیں اس میں زیادہ کی گئی ہیں صرف ۴ میں آجکل مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۲ زائد ہے۔ درخواستیں بنام ناظم بک ڈپو بدر اخبار قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیے۔

درخواست دعا۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالے میری غفلتوں اور سستیوں کو دور کرے۔ اور دین و دنیا کے بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار غلام احمد مہاجر محرر دفتر اخبار بدر

www.aaiil.org

بدر صادق

۲ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء

چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے فرار

اخیر اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری بمعہ دو اور چکڑالویوں کے جن میں سے ایک ڈاکٹر سید محمد یوسف سیاح آف بغداد کہلاتے ہیں قادیان میں ایک روز پہونچے تھے اور اُن کے پوتے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی زبانی یہ بات معلوم کرکے خوشی ہوئی تھی کہ شیخصاحب تحقیق حق کیواسطے یہاں آئے ہیں اور پانچ روز تک قیام فرماوینگے لیکن جب شیخصاحب کی گفتگو حضرت اقدس کے ساتھ ہوئی۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ شیخصاحب نے حضرت اقدسؑ سے آپ کے دعوے امامت کا ثبوت قرآن شریف سے پوچھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ جن دلائل سے آپ نے قرآن شریف کو سچا مانا ہے۔ آپ وہ دلائل پیش کریں اور انہیں دلائل کے ذریعہ سے پھر میری سچائی کو پرکھ لیں۔ یہ طریق فیصلہ نہایت آسان تھا۔ کیونکہ جب کہ وحی آلہی کا سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا میں انبیاء و رسل ہمیشہ سے چلے آئے ہیں تو جس معیار سے کوئی شخص پہلے ہزاروں انبیاء کو سچا پاتا اور مانتا ہے۔ وہ معیار اب بھی استعمال کر لینا چاہیئے۔ یہی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے۔ کہ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ میرا رسالت کا دعویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ غرض یہ طریقہ فیصلہ کیواسطے بہت ہی سہل تھا مگر بابا چٹو صاحب کو بوجہ بے علمی کے اور پیرانہ سالی کے تقاضا کے سبب اس کا کوئی جواب نہ آیا اور ان کے ساتھی اور ہم جماعت سیاح صاحب درمیان میں بول اُٹھے کہ باوا صاحب کی بات آپ کو سمجھ نہیں آتی۔ (یا باوا صاحب کو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی میں عرض کرتا ہوں) اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو تو ہم سب مانتے ہی ہیں اب آپ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ حضرتؑ نے پھر ان کو نہایت تفصیل کے ساتھ سمجھایا کہ چونکہ قرآن شریف کو آپ الہامی کتاب مانتے ہیں اس واسطے میں اسی کو پیش کرتا ہوں تاکہ فیصلہ جلد ہو جاوے آپ وہ دلائل پیش کریں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خداتعالیٰ کی وحی پاک ہے۔ جب یہ ظاہر ہوگا کہ اس قسم کے دلائل سے کسی کا منجانب اللہ ہونا آپ مان سکتے ہیں تو پھر وہی دلائل میں اپنی دعوے کے ثبوت میں پیش کروں گا۔ بس فیصلہ قریب ہے، آپ فرمائے اس کے جواب میں سیاح صاحب لگے اِدھر اُدھر کی باتیں بنانے اور تضیع اوقات کرنے۔ معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی ... صداقت کی کوئی دلیل انکو آتی تھی اور جس طرح صرف چکڑالوی کے کہنے پر حدیث کو چھوڑ دیا تھا اسی طرح صرف اس کے کہنے پر قرآن کو مان لیا ہوا تھا۔ یا تحقیق حق کا منشاء ہی نہ تھا۔ غرض سیاح صاحب اس پہلو پر ہرگز نہ آئے اور باوجود حضرتؑ کے بار بار سمجھانے کے اس طرف رُخ ہی نہ کیا اور بالآخر مباہلہ کو ایک آسان لقمہ سمجھکر تیار ہو گئے کہ میں مباہلہ کرتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا کہ مباہلہ کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آپ اول میری ایک کتاب پڑھ لیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو جاوے اور پھر مباہلہ کر لیں اس کے جواب میں پھر سیاح صاحب نے فرمایا کہ لائیے میں کتاب پڑھ لیتا ہوں اور ایک دو گھنٹہ میں کتاب دیکھ ڈالوں گا حضرتؑ نے فرمایا کہ آپ بیشک دو گھنٹہ میں دیکھ ڈالیں لیکن آپ کے دیکھنے کے بعد میں آپ سے چند ایک سوال کروں گا۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ آپ نے کتاب دیکھ لی ہے اور دلائل مندرجہ کتاب کو سمجھ لیا ہے سوالات اور اُن کے جوابات کا نام سُنکر سیاح صاحب گھبرائے اور کہنے لگے کہ اگر اس طرح امتحان ہونا ہے تب تو میں تین دن میں دیکھ سکوں گا اور عذر کیا کہ مجھے تو آج ہی واپس جانا ہے۔ جس کے جواب میں ان کو بہت سمجھایا گیا اور ہر طرح سے اُن کی خاطرداری اور مہمان نوازی کے لوازمات بہم پہنچانے کا وعدہ دیا گیا لیکن سیاح صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایک نہ مانی اور یا تو یہ سنتے تھے کہ کئی روز یہاں ٹھہریں گے اور یا فوراً روانگی کی خبر سننے میں آئی۔ کتاب حقیقۃ الوحی جو ان کو پڑھنے کے واسطے دینی تھی وہ ہنوز شائع نہ ہوئی تھی اور اس واسطے ان کو دی نہ جاسکتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ کتاب بعد اشاعت سیاح صاحب کے پاس لاہور بھیجی جاویگی۔ وہ اُس جگہ بغور مطالعہ کرکے یہاں تشریف لاویں اور بعد امتحان دینے کے مباہلہ کریں چنانچہ اُسی دن وہ واپس چلے گئے۔ لیکن چونکہ بعد میں ایسے ضروری اُمور پیش آئے کہ کتاب کی اشاعت نہ ہوسکی اس واسطے سیاح صاحب کو ان کے خط کے جواب میں حضرت اقدس نے لکھدیا کہ کتاب کی سردست اشاعت نہیں ہوسکتی آپ یہاں تشریف لے آویں اور کتاب دیکھ لیں اور پھر چاہیں تو مباہلہ کر لیں اس خط کا جواب تو سیاح صاحب نے اب تک کچھ نہیں دیا اور نہ اُن کے رفیق شیخ محمد چٹو صاحب نے کچھ لکھا ہے لیکن اپنے ماہوار رسالہ میں اصل واقعات کو چھپا کر کچھ کی کچھ بے ہودہ باتیں لکھتے ہیں اور اخیر میں یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب بھیجنے کا وعدہ ایفاء نہیں کیا۔

اگرچہ رسالہ کا مضمون شیخ محمد چٹو کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن شیخصاحب کے نوشت وخواند اُردو فارسی سے بے بہرہ ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ یہ مضامین کسی اور کے لکھے ہوئے ہیں پھر بھی شیخصاحب جو کچھ اس میں لکھا جاتا ہے اس کے سبب سے ذمہ وار ہیں اور ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ اہل قرآن و الذکر ہونے کا دعویٰ کرکے اس قدر خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کیا سیاح صاحب کو معرفت شیخ محمد چٹو صاحب خط نہ لکھا گیا تھا کہ وہ یہاں آجاویں۔ انہوں نے کیوں اس خط کا اپنے مضمون میں ذکر نہ کیا۔ کیا اُن کے نزدیک کتاب کا دیکھنا مباہلہ سے پہلے ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول خدا کی سنت اور احکام سے آگاہ ہوتے ہیں وہ کوئی کام خلاف طریق شریعت نہیں کرتے۔ عذاب ہمیشہ حجۃ اللہ کے پورا ہونے کے بعد آتا ہے مکہ میں آنحضرت صلعم اتنی مدت رہے مگر کفار پر کوئی عذاب نہ آیا۔ اُلٹا مسلمانوں کو دُکھ ملتا رہا لیکن جب حجت پوری ہوگئی تو پھر کفار ہلاک ہوئے۔ قرآن شریف کی آیات بینات بعد ما جاءک من العلم۔ اور احاطت بہ خطیئتہ پر غور کرو اور دیکھو کہ ان کا کیا مطلب ہے کیا پورا علم حاصل ہونے سے پہلے ہی مباہلہ جائز ہوسکتا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ "ہم تو اب بھی ہر وقت مباہلہ کے واسطے تیار ہیں۔ سیاح صاحب یہاں آجاویں کتاب پڑھ لیں اُن کی مہمانداری ہمارے ذمہ ہوگی بعد کتاب پڑھنے کے وہ مقررہ امتحان دیدیں اور اس کے علاوہ ہم ایک دو گھنٹہ زبانی تقریر کرکے بھی اپنے دعویٰ کو پیش کردینگے اور اس کے دلائل بیان کردینگے اس کے بعد وہ چاہیں تو مباہلہ کر لیں۔ خداتعالےٰ خود فیصلہ کردیگا۔ لیکن اب اگر اس بات کو نہ مانا جاوے اور خواہ مخواہ کذب کے ساتھ یہ کہا جاوے کہ اونہوں نے مباہلہ سے گریز کیا ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خداتعالیٰ خود دلوں کے راز جانتا ہے وہ خود فیصلہ کردیگا۔" پہلے بھی حضرت نے مباہلہ سے گریز نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی فوراً واپس چلے گئے اور باوجود اصرار کے دو چار دن ٹھہرنا نہ چاہا اور پھر باوجود بلانے کے بھی نہ آئے اگر اس پر بھی نہ سمجھے تو پھر ان سے خدا سمجھے +

جلسہ حضرت مسیح کی دوسری تقریر

(جو کہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ مین کی)

ابتدار مین نے کل جو کچھہ بیان تھا۔ اُس کی تکمیل بسبب بیماری کے نہ ہوسکی۔ اس واسطے جو باقی مناسب بیان ہے۔ وہ آج کیا جاتا ہے۔

مصائب اللہ تعالےٰ نے یہ سلسلہ اس واسطے قائم کیا ہے کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کرین۔ اور اس سلسلہ پر مخالفین کی طرف سے قسما قسم کے مصائب پڑتے ہین۔ اور اس مین داخل ہونے والے دکھ دیئے جاتے ہین اور یہ ایذا رسانی صرف بیرونی لوگون کی طرف سے نہین ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگ ہین۔ بلکہ اندرونی لوگون کی طرف سے بھی جو کہ مسلمان کہلاتے ہین۔ ہم دکھ دیئے جاتے ہین اور وہ لوگ ہماری مخالفت مین کوئی بات چھوڑ نہین سکتے۔

امن کی گورنمنٹ لیکن اگر ان مصائب کا مقابلہ پہلے زمانہ کے لوگون پر جو مصائب آئے ان کے ساتھ کیا جاوے تو یہ کچھ چیز نہین۔ پہلے لوگ حالت غربت مین اپنے ایمان اور دین کی خاطر قتل کئے جاتے تھے۔ اور ہر طرح کی جسمانی ایذا رسانی ان کو ہوتی تھی۔ جس کے عوض مین اب صرف زبانی ایذا رسانی ہے۔ جو کچھ چیز نہین۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہم پر ہے۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت رکھا۔ جو ان معاملات مین پاک خیال رکھتی ہے ہر ایک کو اس کے مذہبی امور مین پوری آزادی حاصل ہے ہمارے مخالف اپنے اندرونی جوشون کی وجہ سے دانت پیستے رہتے ہین۔ مگر کچھ کر نہین سکتے۔ مین اس بات کو یاد کر کے ہمیشہ ہزار ہا شکر کرتا ہون۔ خدا تعالےٰ کیسا حکیم اور رحیم ہے۔ کہ جب اس نے ایسے وقت مین کہ اسلام پر ہر طرف سے مصائب وارد ہو رہے ہین۔ اسلام کی تائید مین ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اس کے ظاہر کرنے سے پہلے ایسا بندوبست کیا کہ اس ملک مین ایک امن پسند گورنمنٹ قائم کر دی۔ مین یہ بات ریاکاری سے نہین کہتا۔ وہ شخص منافق ہوتا ہے۔ جو کسی بات پر پورا ایمان نہ رکھتا ہوا اس کو ظاہر کرے۔ بلکہ مین خود اپنی زندگی کا مشاہدہ اور تجربہ پیش کرتا ہون۔ پچیس ۲۵ سال سے زائد ہوئے کہ اس سلسلہ کی اشاعت امن اور آرام کے ساتھ ہو رہی ہے۔ اسی گورنمنٹ کے ملک مین مین نے سولہ ہزار اشتہار انگریزی مین جو دعوت اسلام کے واسطے تھے شائع کئے ہین۔ یوروپ کے تمام معززین کو وہ اشتہار بھیجے ہین۔ خود ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی ہے۔ مگر ان باتون پر گورنمنٹ نے کوئی غصہ ظاہر نہین کیا۔ نہ کوئی ناراضگی دکھائی ہے۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی جو کتاب لکھی گئی تھی اس کا ایک نسخہ بذریعہ تار کے منگوایا گیا تھا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ مقاصد دینی کی اشاعت کے واسطے اُس نے ہم کو ایک ایسی جگہ دی ہے جس کی نظیر تمام روئے زمین پر اس لحاظ سے نہین مل سکتی خام خیال لوگ کہین گے کہ یہ گورنمنٹ کی ستائش خوشامدانہ کرتے ہین۔ مگر یہ غلطی ہے۔ مین حلفاً اور ایمانا کہتا ہون کہ جو امن دینی امور مین اس جگہ حاصل ہے۔ وہ مکہ مین بھی نہین۔ جو دین کا گھر کہلاتا ہے۔ مگر دو چار خون روز ہو جاتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین۔ یہی حال آجکل مدینہ مین ہے۔ سلطنت روم مین بھی وہ امن حاصل نہین۔ جو گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہم کو ہندوستان مین حاصل ہے۔ پھر کیا اگر ہم کابل مین ہوتے تو اس جگہ ہم کو امن حاصل ہو سکتا ہے جہان ہمارے دو معزز دوست صرف اس وجہ سے قتل کئے جا چکے ہین۔ کہ وہ میرے عقائد مخالفت جہاد اور انکار آمد خونی مہدی وغیرہ کے قائل تھے۔ حالانکہ صاحبزادہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم بہت ہی خاموش رہنے والے اور کم گفتگو کرنے والے آدمی تھے اور ملک مین نہایت معزز تھے اور ہزارون آدمی ان کے مرید تھے اور دربار کابل مین ان کی بڑی عزت تھی کسی خود غرض نے امیر کابل کو جا کر کہا کہ یہ جہاد کے مخالف ہین۔ پس وہ خلاف عقائد کے سبب سے پکڑے گئے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت دل بھی مقابلہ کے وقت اس بات کو مدنظر رکھ لیتا ہے۔ کہ ایسی سختی نہ کرے آسمان کے نیچے یہ ایک بڑا ظلم اور تعدی ہوئی ہے اس کے بالمقابل دیکھو کہ ہم پچیس تیس ۳۰ سال سے نہایت امن کے ساتھ اپنی کارروائی کر رہے ہین۔ عیسائیون کے مذہب کا ابطال کرتے ہین۔ کفارہ اور تثلیث کی تردید مین اشتہارات اور کتب مین شائع کرتے ہین۔ مگر کوئی وارنٹ ہم پر نہین ہوتا۔ یہ **گورنمنٹ کی پُر امن حکومت** کے ماتحت رہنے کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ جس پر احسان کرتا ہے۔ اور اُس کو اتنی بڑی سلطنت اور غیر قومون پر حکومت عطا کرتا ہے۔ تو اس مین عمدہ صفات بھی رکھ دیتا ہے۔ مذہبی معاملہ مین اگر ہمارا مقدمہ کسی پادری کے ساتھ بھی ہو۔ تب بھی گورنمنٹ پادری کا لحاظ کر کے بے جا کارروائی نہین کرتی۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اور بھی زیادہ انصاف کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس گورنمنٹ کا انصاف ایسا ہے۔ کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اگر گورنمنٹ کا دل مجھ سے دکھا ہوا ہوتا۔ تو ایسے وقت مین مجھے سخت سے سخت سزا دی جا سکتی تھی۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے میری عزت کی اور نرمی کے ساتھ گفتگو کی اور مجھے کرسی دی۔ بلکہ مین نے سنا ہے۔ کہ اس کے پاس میرے برخلاف سفارشین کی گئین۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجھ سے ایسی بد ذاتی نہین ہو سکتی کہ مین ایک شریف آدمی کو بے گناہ سزا دون۔ پس اُس نے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا اور عدالت مین مجھے مبارکباد کہی۔ مین دیکھتا ہون۔ کہ اس گورنمنٹ کے مدبرین ایسی عمدہ عادات رکھتے ہین۔ اگر یہ خوبیان اُن مین نہ ہوتین تو خدا تعالیٰ ان کو غیر قومون پر اس قدر فتوحات کس طرح دیتا۔ اور ان کو ایسی اقبال مندی کیون کر حاصل ہوتی۔ اگر یہ گورنمنٹ آج نکل جاوے۔ تو یہ لوگ آپس مین ایک دوسرے کو کاٹ ڈالین۔ یہ گورنمنٹ ہمارے درمیان ثالث بالجبر ہے۔ جو جھگڑون سے سب کو بچاتی ہے ذرا سوچے کیا ہمارا گذارا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ دوسرے ملکون مین لوگ جاہل کالانعام ہین ذرا ذرا سے اختلاف مذہبی پر ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہین۔ یہان ونات عیسائیت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ ہندو مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے اور اپنے مذہبی عقائد ایک دوسرے پر ظاہر کئے جاتے ہین۔ مگر گورنمنٹ کو اس کے ساتھ کوئی دخل تعلق نہین۔ خدا تعالےٰ کے فضلون اور نشانون مین سے ایک یہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے جس درخت کو نشو و نما دینا چاہا۔ اس کو اچھی زمین مین لگایا۔ اگر وہ اس کا

ستیاناس کرناچاہتا۔ تو تو اس کو بُری زمین مین لگاتا جہان کہ وہ پامل ہوجاتا۔ ہمارے سلسلہ کے درخت کو خدا نے ایک اچھی زمین مین لگایا ہے۔

گورنمنٹ کا شکریہ واجب

اس قدر احسانات پر گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ضروری ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ گورنمنٹ کا شکریہ ہے۔ کہ ہم پر مخالفین جو حملہ کرتے ہین۔ ہم ان کا جواب دیسکتے ہین اور ان کی نیش زنی اور ایذاء رسانی سے بھی محفوظ رہتے ہین۔ یہ ایک بڑا احسان ہے۔ احسان تو ایسی چیز ہے۔ کہ ایک کتے کو بھی اگر روٹی کا ٹکڑا ڈالا جاوے۔ تو وہ یاد رکھتا ہے اور پھر اس کو مارین۔ تب وہ زخمی نہین کرتا۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو کُتے کے برابر بھی خلق نہین رکھتا۔

ایسے نمائیون سے نفرت

مین اپنی جماعت کو تاکید کرتا ہون کہ وہ سفلہ مزاج تنگ ظرف ملان جو ناحق کے خون کرکے خوش ہوتے ہین اور غازی بنتے ہین۔ اُن سے قطعی نفرت کرو۔ اور ان کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھو اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرو اور اس کی قدر کرو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے احسانات مین سے ایک یہ احسان ہے۔

انتخاب پنجاب

گورنمنٹ کے شکریہ کے اظہار کے بعد مین تمہین یہ بتلانا چاہتا ہون۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے ابتداء کیواسطے اور اس کے قیام کے لئے اس سرزمین پنجاب کو کیون پسند کیا۔ بلحاظ مذہبی آزادی کے تو تمام برٹش انڈیا برابر ہے لیکن خدا تعالےٰ نے پنجاب کو اس واسطے پسند کیا کہ یہ نرم زمین ہے۔ حق کی قبولیت کا مادہ پنجاب مین سب سے بڑھ کر آیا۔ ہم کئی مرتبہ ہندوستان کے بعض مقامات مین اور دہلی مین گئے۔ لیکن جیسا کہ پنجاب کے لوگون نے ہم کو قبول کیا ایسا اور کسی نے نہین کیا اور جگہ کے لوگون کے سامنے قرآن پیش کیا گیا۔ حدیث پیش کی گئی نشانات دکھائے گئے۔ مگر اونھون نے کسی کی بھی پرواہ نہین کی۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اس ملک مین یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی اس فضل کیواسطے اس سرزمین کا حق تھا کہ انگریزون کی پرامن سلطنت سے پہلے چالیس پچاس سال تک اس علاقہ مین سکھون کے مظالم سے اسلام نے ایک سخت رنج اُٹھایا تھا۔ میری عمر اُس وقت پانچ سال کی ہوگی جب سکھون کا یہان راج تھا۔ مگر ہم اس بات کی گواہی رویت کی رکھتے ہین۔ کہ سکھا شاہی مذہب اسلام کیواسطے ایک بھاری بلا تھی۔ بہت سے لوگ اس بات سے واقف ہون گے کہ سکھون کے زمانہ مین اگر کوئی مسلمان مسجد کے اندر اذان کہدیتا تہا۔ تو اس کی سزا قتل سے کم نہ ہوتی تھی دیکھو ہندو لوگ سنکھ بجاتے ہین ہم کبھی مزاحم نہین ہوتے۔ لیکن اذان کے کہنے پر ایک مسلمان مُصیبت کے نیچے آجاتا تہا۔ یہ مکان جس مین اس وقت مین بیٹھا ہون۔ یہ سکھون کے زمانہ مین ان کا دارالحکومت نہین بلکہ دارالظلم تہا۔ اس جگہ ان کی عدالت لگا کرتی تہی۔ مگر مین کیا کہون کہ ان کی عدالتین کیسی ہوا کرتی تہین۔ کوئی مسلمان اپنی مسجد مین اذان ایسی کہہ نہ سکتا تھا۔ جس کا آواز مسجد کی چار دیواری سے باہر جاسکے۔ ابتدا مین انگریزون کا دخل پنجاب پر ہوا اور ہنوز لوگون کو عام خبر نہ تہی۔ اور

حکومت برطانیہ کی پہلی برکت

کاردار وہی پُرانے تھے اور مقام عدالت بھی وہی تھے۔ کہ ایک مسلمان سپاہی باہر سے یہان قادیان مین آیا۔ اور ایک مسجد مین نماز پڑھنے گیا تو اُس نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ملان آہستہ آہستہ اذان کہتا ہے۔ اس سپاہی کو حکومت انگریزی کے دخل کی خبر تھی۔ اُس نے مُوذن کو کہا کہ بلند آواز سے اذان کہو۔ ایسی بانگ تو کیون دیتا ہے جو تیرے ہی تک محدود رہے۔ اس نے کہا اگر مین بلند آواز سے بانگ دونگا۔ تو ابھی مجھے سولی دیا جاویگا۔ اور پھانسی پر چڑھایا جاویگا۔ اس واسطے مین ایسا نہین کرسکتا۔ سپاہی نے کہا کہ کچھ پرواہ نہین مین ذمہ وار ہون تو کوٹھے پر چڑھکر اذان دے اُس نے دوبارہ اذان دی مگر ڈرتے ہوئے۔ اور آہستہ آہستہ۔ تب سپاہی نے اُسے کہا کہ تو مت ڈر اور پورے زور سے اذان کہدے۔ سپاہی کے اس قدر اصرار پر جب کہ اُس نے بلند آواز سے اذان کہنی شروع کی۔ تو ارد گرد کے تمام برہمن اور دیگر مشرکین جمع ہو گئے اور دوڑے ہوئے اس جگہ کے کاردار کے پاس آئے اور فریاد مچائی کہ بڑا ظلم ہوا کہ ملان نے باواز بلند بانگ دیدی ہے جس سے آٹے بھرشٹ ہو گئے ہین اور ہمارے کپڑے بھرشٹ ہو گئے اور ہماری زمین بھرشٹ ہو گئی ہے اور ہمارے مکان بھرشٹ ہو گئے ہین۔ کاردار نے حکم دیا کہ اس مُلان کو فوراً پکڑ لاؤ تاکہ اس کو واجبی سزا دیجاوے۔ چنانچہ وہ پکڑا آیا۔ تو اس کے پیچھے پیچھے وہ نیک بخت سپاہی بھی چلا آیا۔ کاردار نے موذن سے پوچھا کہ کیا تو نے بلند آواز سے اذان کہی ہے؟ موذن نے ہنوز جواب نہ دیا تہا کہ وہ سپاہی آگے بڑھا اور کہا کہ اس نے بانگ نہین دی مین نے دی ہے۔ کاردار بھی اندر ہی اندر اس حقیقت سے آگاہ ہوچکا تہا کہ راج بدل گیا ہے اور سکھا شاہی ظلم کا زمانہ نہین رہا۔ اُس نے برہمنون کو مخاطب کرکے کہا کہ کیون بے فائدہ شور مچاتے ہو جاؤ۔ چُپ چاپ اپنے گھرون مین بیٹھو۔ تم اذان پر کیا کہتے ہو۔ لاہور مین تو گائین[1] ہو رہی ہین۔ یہ گورنمنٹ انگریزی کی پہلی برکت تھی جو کہ ہم کو حاصل ہوئی تھی۔ کیونکہ بانگ دعوت اسلام کا ایک طریقہ ہے جو مختصر الفاظ مین بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے یہی معنے ہین کہ آؤ لوگو! تم توحید کو اختیار کرو۔ اور مسلمان ہو جاؤ۔ ایسا ہی ایک مقدمہ ہوشیار پور مین ایک انگریز کے سامنے ہوا تہا کیونکہ سکھون کے زمانہ کے بلے ہوئے ہندو برہمن بانگ کے جانی دشمن ہر جگہ ہو رہے تھے اور ابتدائے حکومت

بانگ پر مقدمہ

انگریزی کے وقت ایسے مقدمات بہت سے ہوئے تہے۔ جب ابتدا مین انگریزون کی عملداری شروع ہوئی۔ تو ایک جگہ ایک مسلمان کے مسجد مین بلند آواز سے اذان کہنے پر تمام پنڈت برہمن جمع ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہونچے۔ جو کہ انگریز تہا اور اُس کے سامنے شکایت کی کہ ہم پر بڑا سخت ظلم ہوا ہے کہ ایک مسلمان نے بانگ دی ہے اور اس بانگ نے سخت نقصان کیا ہے۔ کیونکہ اُس سے ہماری چیزین بھرشٹ ہوگئی ہین۔ نہ آٹے گوندہے ہوئے پکانے کے کام کے رہے نہ روٹیان پکی ہوئی کہانے کے لائق رہین نہ کپڑا پہننے کے قابل رہا گھر کے سب برتن بھرشٹ ہو گئے۔ مجسٹریٹ دانا تہا۔ اُس نے کہا کہ وہ بڑی پُر تاثیر

[1] یعنی گائے بھی ذبح ہورہی ہے جو ایک سخت جرم قرار دیا جاتا تہا۔ ایڈیٹر

ہوان معلوم ہوتی ہے۔ اُس موذن کو فوراً بلایا۔ چنانچہ وہ موذن طلب کیا گیا اور مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوا۔ ایک طرف غریب موذن اکیلا کھڑا تھا اور دوسری طرف پنڈتوں۔ برہمنوں اور کھتریوں کے گروہ کے گروہ واویلا کرتے ہوئے جمع ہوئے۔ انگریز نے اس موذن کو کہا کہ ہم تمہاری اذان سننا چاہتے ہیں۔ تم ہمارے سامنے اسی طرح اذان کہو۔ چنانچہ اس نے اذان کہی صاحب نے کہا اس اذان سے تو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی۔ اور ہندوؤں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا اس ملاں نے اسی طرح اذان بانگ دی تھی۔ اس پر سب برہمن اور ان کے ساتھی چیخ چلا اُٹھے۔ کہ نہیں حضور وہ بانگ تو بلند آواز سے تھی۔ تب مجسٹریٹ نے کہا کہ تم نے یہ بانگ بہت آہستہ کہی ہے تم بلند آواز سے بانگ کہو۔ تب اُس نے بہت بلند آواز سے بانگ کہی جس کو مجسٹریٹ نہایت غور سے سنتا رہا اور بعد ختم ہونے کے تعجب کے ساتھ اپنے سررشتہ دار کی طرف مونہہ کر کے کہنے لگا کہ اس بانگ سے تو ہمارا کچھ بھرشٹ نہیں ہوا کیا تم پر کوئی ایسا اثر ہوا ہے۔ کہ تمہاری کوئی چیز بھرشٹ ہو گئی ہو۔ سررشتہ دار ہنسا اور کہا کہ کچھ نہیں۔ تب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ پنڈت شریر معلوم ہوتے ہیں ان سب کو چلے لے جاویں اور اگر آئندہ کوئی ایسی شرارت کریں۔ تو ان کو سزا دی جاوے اب خیال کرو کہ **انگریزوں کا قدم کس قدر مبارک ہے**۔ اور اُن کے زمانہ میں اسلام کو کس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہیں۔

برکات سلطنت برطانیہ

سکھوں کے زمانہ کا ایک شخص کہ شاہ نام ذکر کیا کرتا تھا کہ اس کا مرشد صحیح بخاری کی زیارت کی خواہش رکھتا تھا کہ اس کی شکل دیکھ سکے اور پانچوں وقت نمازوں میں دُعا کرتا تھا اور پھر ناامید ہو کر رو پڑتا تھا کہ مجھے سکھوں کے زمانہ میں کہاں سے مل سکتی ہے۔ اب وہی صحیح بخاری ہے کہ تین چار روپے میں مل سکتی ہے۔ مطبع اور ریل اور ڈاک کے ذریعہ سے کتابوں کے خزانے نکل آئے ہیں۔ اس وقت ملاؤں کے پاس کنز قدوری کے سوائے کچھ نہ ہوتا تھا۔ اسلام کی ترقی کے واسطے اس گورنمنٹ کا قدم ایک ارہاص ہے۔ کسی امر کے ظہور سے پہلے اس کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے۔ انگریزوں کا آنا اسلام کی ترقی کا مقدمہ ہے۔ بہت سے علامات ظاہر ہو گئے ہیں سب سے اوّل اذان کی اجازت ہو گئی پھر نمازوں کی ادائگی میں کوئی مزاحمت نہیں رہی وہ گائے جس کے واسطے ہزاروں مسلمانوں کے خون ہوتے تھے وہ خود ذبح ہو رہی ہے۔ ایک دفعہ گائے کے ذبح کرنے کے شبہ میں ایک جگہ سات ہزار مسلمان قتل کئے گئے تھے

حیوان کی خاطر انسان پر ظلم

ایک دفعہ بٹالہ میں بھنڈاریوں کی حکومت تھی۔ اس زمانہ میں ایک سید نیک بخت سپاہی شام کے وقت بازار میں جا رہا تھا کہ پیچھے سے گائیوں کا ایک ریوڑ آگیا۔ جس کو دیکھ کر وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا کہ وہ گذر لے تو پھر اپنا راستہ لے۔ اتفاق سے ایک گائے اس کے قریب آگئی کہ اس کو گرا دے اُس نے اپنی تلوار کی نیام سے اس کو پرے ہٹایا نیام کی نوک کچھ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں سے تلوار کی نوک سے گائے کے چمڑے پر ایک خفیف سی خراش ہو گئی۔ جس پر کسی برہمن کی نظر پڑ گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ فوراً اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کاردار نے نہایت ظلم کے ساتھ اس غریب کا ہاتھ کٹوا دیا۔ اسلام نے سکھوں کی سلطنت سے اتنے صدمے اُٹھائے تھے کہ اگر اب اس نعمت کا انکار کریں تو خدا کا انکار ہو گا۔ کیونکہ خدا ہی نے یہ نعمت بھیجی ہے اور ہمارے واسطے ایسا امن کر دیا ہے کہ ہم جس طرح سے چاہیں وعظ کریں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اپنے دین کی اشاعت کریں۔ کوئی مزاحمت کرنیوالا نہیں یہ ایک نعمت ہے مگر مسلمانوں نے نہ تو اس شکرگذاری کا حق ادا کیا ہے اور نہ

مسلمانوں کی ناشکرگزاری

اس امن کا حق ادا کیا گیا ہے جو کہ ان کو حاصل ہے اس قدر امن پا کر تو مسلمانوں کو لازم تھا کہ بہت زیادہ دین کی طرف توجہ کرتے لیکن برخلاف اس کے اب تو مساجد بھی خالی پڑی ہیں پہلے تو یہ شکایت تھی کہ سکھ اذان نہیں کہنے دیتے اور اب یہ ہے کہ اذان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ دنیا کے جھگڑوں میں اور ناگفتنی عیبوں میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں کہ دین کو بالکل بھول ہی گئے ہیں۔ چاہیئے تھا کہ نیکی میں ترقی کرتے نہ کہ بدی میں۔ امن کی حالت میں انسان کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ خواہ مساجد کو آباد کرے اور خواہ قمارخانے کو۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نیکی کی طرف نہیں جھکے اور اُنھوں نے بدی کو اختیار کیا ہے لیکن **ہماری جماعت** کو چاہیئے۔ کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس امر کی قدردانی کرے۔ اسی واسطے خدا نے اُس کو پنجاب میں قائم کیا ہے

پنجاب کی بہت مشابہت عرب کے زمانہ جاہلیت کے ساتھ

سکھوں کے زمانہ پنجاب کی حالت بلحاظ جہالت اور بےدینی کے ایسی ہی تھی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کے ملک کی حالت تھی۔ جس کو زمانہ جاہلیت کا عرب کہتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریش کی حالت بہت وحشیانہ تھی وہی حالت اس ملک کے لوگوں میں ہو رہی تھی۔ انسانی فطرت کا ایسا تنزل ہو گیا تھا کہ قریب تھا کہ جانوروں کی طرح ہو جاویں۔ اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا۔ ورنہ یہاں تک نوبت پہنچ چکی تھی کہ بعض مسلمانوں نے سکھوں کی طرح کچھیں پہن لی تھیں اور بعض تو سکھ بن گئے تھے اس لحاظ سے بھی یہی ملک حق رکھتا تھا کہ آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی اس میں پیدا ہو۔ جیسا کہ عرب کا ملک اپنے زمانہ میں تمام دنیا سے بڑھکر وحشیانہ حالت میں ہونے کے سبب اس قابل ہوا تھا کہ آخری نبی اس میں پیدا ہو تا کہ سب سے بڑی وحشی قوم کو سب سے بڑھکر مہذب بنا کر ایک معجزہ ظاہر کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہائت ہی ردی ہو چکی تھی۔ ہر ایک قسم کی بےقیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تھی۔ شرابیں پیتے تھے۔ زنا کرتے تھے۔ جوا کھیلتے تھے اور کسی قسم کے جُرم کو معصیت نہیں سمجھتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھی اُن کے مفاسد کا ذکر کیا ہے۔ جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں آدمؑ سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں۔ وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تھا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اُس نے دنیا کو روشن کیا اُس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تھی جب دنیا میں ہر طرف موت ہی موت نظر آوے۔ تو عادت اللہ اس طرح جاری ہے۔ کہ ایسے وقت میں کوئی نہ کوئی علاج

www.aaiil.org

بھی نکل آتا ہے۔ فطرت انسانی مین یہ بات داخل ہو کہ ایسے وقت مین مصلح ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ عرب کی جو وحشیانہ حالت اُس زمانہ مین تہی۔ اس کا پتہ اس وقت کی کتابون کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے۔ یہ خداتعالیٰ کے رحم کا تقاضا تہا کہ ایسے وقت مین خاتم النبین کو پیدا کیا۔ مسلمانون کے واسطے یہ ایک فخر کی بات ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر جو دلائل زبردست ہین۔ اُن مین سے ایک

طبیب رُوحانی

یہ دلیل بھی ہے کیونکہ جب ایک طبیب ایسے وقت مین آوے کہ لوگ مختلف قسم کی بیماریون مین گرفتار ہون۔ جیسے سل اور دِق اور محرکہ وغیرہ اور گروہ کے گروہ ان امراض مین مبتلا ہون اور اس طبیب کے علاج سے وہ بیمار شفا پاجاوین۔ تو پہر ایسے شخص کو طبیب ماننے کے واسطے اور کسی دلیل کی ضرورت نہین رہتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رُوحانی طبیب تھے اور جس کام کا دعوے کیا اُنہون نے وہ کرکے دکھلا دیا۔ اور ایسے طور سے اس کی تبلیغ کی کہ اس کی نظیر دنیا بہر مین نہین پائی جاتی۔ اس سے بڑھکر آپ کی صداقت کے ثبوت مین اور کسی دلیل کی ضرورت نہین

مقابلہ آنحضرت و مسیح ناصری

مجبوری سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کیونکہ حق یہی ہے۔ کہ یہ ہر دو دلیلین جس کمال کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے پوری ہوئین دوسرے کسی نبی کو یہ حاصل نہ ہوسکین نہ حضرت موسےٰ کے واسطے یہ سب باتین جمع ہوسکین اور نہ حضرت عیسےٰ کیواسطے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ مین جو یہودیون کی قوم تہی اور جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے تہے۔ اُن کے پاس خدا کی کتاب توریت موجود تہی۔ اس کو پڑہتے تہے اور اپنے طور پر مذہبی فرائض بجالاتے تھے۔ گو وہ غافل اور دنیا دار ہو چکے تھے تاہم رسم کے طور پر اُن کے پاس بیت المقدس تہا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم مین پیدا ہوئے جن کے پاس نہ کتاب تہی اور نہ علوم کے ساتہہ وہ کوئی تعلق رکہتے تھے وہ نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے تھے اور نہ آخرت کے قایل تھے بلکہ کہا کرتے تہے کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحی۔ یہ صرف اسی دنیا کی حیاتی ہے۔ اسی مین لوگ زندگی بسر کرکے مرجاتے ہین اور بس اِتنے پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور کہتے تھے۔ وما یھلکنا الا الدھر۔ یہ دہر ہی ہم کو ہلاک کریگا اور بس۔ غرض وہ پورے دہریہ تھے اور دُنیا کے تمام مذاہب کا نقشہ اُس وقت عرب مین موجود تہا اور گندے مذاہب جن مین افراط تفریط پائی جاتی تہی سب اُس جگہ موجود تھے اور جتنے گند اور افعال شنیعہ انسان مین ہوتے ہین وہ سب ان مین موجود تھے۔ ایسی خراب حالت کے بعد جو تبدیلی اُن لوگون مین پیدا ہوئی وہ اِن لوگون سے مخفی نہین جو اسلام کے حالات سے آگاہی رکہتے ہین۔ قبل اسلام مین آنے کے اُن لوگون کی حالت وہ تہی کہ یاکلون کما یاکل الانعام۔ چارپایون کی طرح کہانے پینے کے سوائے ان کا کوئی شغل نہ تہا۔ یہ تو حالت کفر تہی۔ اس کے بعد ان کی حالت اسلامی کی یہ تعریف ہے کہ یبیتون لربھم سجدًا وقیاماً۔ اپنے رب کی عبادت مین سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہین وہ کہانا پینا سب بہول گئے اور پہلا نقشہ بھی بالکل بدل گیا قرآن شریف مین اِن کے ہر دو وقتون کی حالت بوضاحت بیان کی گئی تہی۔ اور قرآن شریف اُن کو علانیہ سنایا جاتا تہا۔ اگر اس مین کوئی غلطی ہوتی تو وہ ضرور بول اُٹھتے۔ کہ یہ جھوٹ ہے مگر کسی نے دم نہ مارا۔ حدیث شریف مین ان کی تعریف مین آیا ہے۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ میرے اصحاب مین اللہ ہی اللہ ہے۔ ان کا رنگ ہی بدل گیا تہا۔ علاوہ اور معجزات اور نشانات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت مین ایک زبردست دلیل یہ ہے جو بیان کی گئی ہے۔

زندہ اسلام

اس کے علاوہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل یہ ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اور ہر فصل مین وہ اپنی زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہتا ہے۔ دیکھو جیسا کہ درختون کا حال ہے کہ موسم خزان مین تمام درختون کے پتے اور پھل پھول گر جاتے ہین اُس وقت کوئی شناخت نہین کر سکتا کہ اِن درختون کے درمیان پھل دینے والا زندہ درخت کون سا ہے اور مُردہ درخت کونسا ہے۔ لیکن جلد موسم بہار آجاتا ہے تو زندہ درخت اپنے پہول اور پھل کے ساتھ زندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہی حال مذاہب کا ہے۔ ہر مرور زمانہ سے وہ اصلیت نہین رہتی۔ چھ سات دن مین تو بدن کا کپڑا بھی میلا ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی دینی معاملہ مین لوگون کے درمیان غفلت اور سُستی پھیل جاتی ہے۔ لوگ دُنیا کی طرف جب جہک جاتے ہین یہ زمانہ مذاہب کے واسطے خریف کا زمانہ ہوتا ہے اور ایسا خریف سو سال مین آتا ہے اور خداتعالیٰ کی حکمت کاملہ نے صدی کے سر پر پہر ربیع رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے مذہب کے پھل پہول پہر تازہ ہوتے ہین۔ مگر یہ ربیع اُسی مذہب کو نصیب ہو سکتی ہے۔ جو سچا اور منجانب اللہ ہے اور اُس درخت کی مانند ہے جو زندہ ہے اور مر نہین چکا۔ مگر جس باغ مین ہمیشہ خریف ہی رہتا ہے سمجھو کہ وہ ناکارہ ہے۔ سو آجکل مذہب اسلام حالت ربیع مین ہے۔ کہ خداتعالےٰ نے اس کے درمیان ایک شخص بھیجا۔ جو اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے اور دین اسلام کی تائید مین نشان دکھلاتا ہے۔ لیکن عیسائی اور ہندو اور آریہ اور تمام مذاہب جو اسلام کے سوائے ہین۔ سب حالت خریف مین ہین۔ اور ہمیشہ اُسی مین رہینگے کیونکہ وہ مر چکے اُن کے واسطے الہام آلہی کا سلسلہ بند ہو چکا۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

مین علانیہ کہتا ہون کہ اسلام کے سوائے باقی مذاہب مُردہ ہین۔ صرف اسلام زندہ ہے جو اپنے اندر خوارق اور نشان اپنے ساتھ رکہتا ہے جو چاہے دیکھ لے اگر مین نہ دکہا سکون تو جو سزا چاہین مجھے دین۔ وہ خدا جس کے تعلق کے ساتھ نجات موقوف ہے اور ایمان اور یقین اس تعلق کے ذریعہ سے پختہ ہوتا ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اُس خدا کا علم بجز اسلام کے اور کسی کو حاصل نہین ہے باقی تمام مذاہب صرف وہمی طور پر کہتے ہین کہ خدا ہے مگر کیا خدا نے اُن مین سے کسی کے ساتھ کلام کیا ہے کیا اُن کے پاس کوئی نشان ظاہر ہوتے ہین ویدون کی رُو سے تو یہ بات طے یافتہ ہے کہ نہ کوئی نشان ہے اور نہ کوئی معجزہ اور نہ اس زمانہ مین خداتعالےٰ کسی کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ چاند

سورج زمین آسمان خدا کی ہستی کے دلائل ہیں تو ہندو مذہب کے مطابق یہ بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح خود بخود ہیں۔ خدا ان کا خالق نہیں اور پرمانو بھی خود بخود ہیں۔ خدا ان کا خالق نہیں پس جب رُوح اور مادہ ہر دو خود بخود ہیں۔ تو وہ خود بخود جُڑ بھی سکتے ہیں جوڑنے کے واسطے بھی پرمیشور کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ پس خدا کی ہستی پر ان لوگوں کے پاس کوئی دلیل موجود نہیں مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ تمام ارواح میں نے ہی پیدا کئے اور تمام ذرات میں نے ہی بنائے ہیں اور ہر ایک چیز کا مبدا فیض میں ہوں۔ مجموعہ مصنوعات پر نظر کر کے ہم کہ سکتے ہیں کہ اس کا خدا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ مومن مسلمان کو اس حد تک نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ وہ اس کو بڑے بڑے نشانات کے وعدے دیتا ہے اور پھر اُن کو پورا کر کے دکھلاتا ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ ان کے واسطے اسی دنیوی زندگی میں بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہیں کہ تم کو کوئی غم اور حزن نہیں پہنچیگا۔ خدا تعالےٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے۔ جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گذر جاتی ہے۔ تو لوگ دہریہ مزاج ہو جاتے ہیں اور بے ہودہ باتیں بناتے ہیں۔ چاہیئے کہ ایسے لوگ جو معجزات کے منکر ہیں ہمارے سامنے آویں خباثت کے ساتھ انکار جدا بات ہے وہ مانیں یا نہ مانیں ان کا اختیار ہے لیکن ہمارے سامنے آ کر وہ لاجواب ضرور ہو جائینگے۔ خدا تعالےٰ نے اقتداری پیش گوئیوں کیواسطے یہ سلسلہ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ ایک ذریعہ ہے۔

تقویٰ لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقویٰ اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ تقوےٰ علم کی جڑ ہے اور تقویٰ ہی نیکی کی جڑ ہے۔ علم سے اس جگہ مراد دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ یہ کتاب ھُدیً للمتقین یعنی ان لوگوں کے واسطے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ جو کہ تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔

قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقویٰ کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہٗ اِلّا المطھرون سوائے مطہر اور متقی لوگوں کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کیواسطے یہ ضروری نہیں کہ انسان متقی ہو۔ کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم میں دسترس کر سکتا ہے مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقایق اور لطایف صرف ان لوگوں کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو متقی ہیں۔ ؎

عروس حضرت قرآن نقاب انگاہ بکشاید
کہ دار الملک معنی را بہ بیند خالی از غوغا

اللہ تعالےٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہو جائیں ہاں چور کیطرح کوئی دوسروں کی بات لے کر بیان کر دے تو وہ مال مسروقہ ہے۔ لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ تقوےٰ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا تمام علوم کی کنجی تقویٰ ہی ہے۔

تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

الم۔ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدیً للمتقین۔ یہ کتاب تقویٰ کرنے والوں کو ہدایت دیتی ہے۔ الذین یؤمنون بالغیب۔ وہ جو خدا پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ ابھی ان کو خدا نظر نہیں آیا۔ یقیمون الصلوٰۃ۔ نماز کو کھڑا کرتے ہیں حالانکہ نماز ان کی گر گر جاتی ہے۔ ومما رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں۔

اب اس جگہ ایک سوال کیا جاتا ہے اور نادان آدمی قرآن شریف پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے کہ اس جگہ ہدایت سے مراد ایک اور اعلیٰ امر ہے۔ جو انسان کی کمال ترقیات پر دلالت کرتا ہے اور ان اعمال کو صبر اور استقلال کے ساتھ بجالانے سے حاصل ہوتا ہے۔ پہلا ایمان غیب پر ہے۔ لیکن اگر ایمان صرف غیب تک محدود رہے۔ تو اس میں کیا فائدہ وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے۔ اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے۔ جو کہ اس ایمان کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے عطا ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آ جاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غیب کے طور پر ایمان لاتا تھا۔ اب ان کا عارف بن جاتا ہے اور اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے پس غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جاتی ہے اور وہ مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ایسا ہی متقی وہ ہے جو نماز کو قائم کرتا ہے۔ اُس کی نماز میں وساوس شروع ہو جاتے ہیں اور شیطان اس کے دل کو اور طرف پھیرنا چاہتا ہے۔ مگر وہ بار بار اُن وساوس کو دور کرتا ہے اور اپنا دل خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ابتدائی حالت میں وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو طرح طرح کے وسوسے دل میں آنے لگتے ہیں۔ جن کا پہلے کبھی شان گمان نہ تھا گویا نماز اس کی گرتی رہتی ہے۔ مگر جو شخص ایسی کو بھی قائم کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ نماز کے وقت ایک پوری کامیابی عطا کرتا ہے۔ ایسا کہ نماز اس کی غذا ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف اس کا دل ایسا لگتا ہے اور خدا کی یاد میں وہ ایسا محو ہوتا ہے۔ کہ کوئی تجارت اس کو خدا کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی۔ یہ کوئی قصہ کہانی کی بات نہیں۔ **نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے۔** تم اس کو تلاش کرو کیسا بد قسمت وہ شخص ہے کہ اس کے گھر میں کنواں ہے اور وہ پیاس سے مرتا ہے۔ نماز تو تمہارے گھر میں ایک دولت ہے۔ جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہمکلام ہو سکتے ہو اور نشانات مل سکتے ہیں۔

مخاطبہ الٰہیہ یہ نعمت صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہیں۔ کیا ہی ماتم زدہ اور مُردہ مذہب ہے وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار رکھتا ہے اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہیں۔ وہ مذہب کس کام کا جس میں پیاسے کے واسطے پانی نہیں اور بھوکے کے واسطے روٹی نہیں۔ وہ کیسا میزبان ہے۔ جس نے مہمان

کو اپنے گہر مین بلایا۔ اور اس کے ہاتہہ دہلائے۔ مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے نہ پانی۔ اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے۔ جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔ اس زمانہ مین بھی جو کہ مجموعہ معاصی ہے۔ اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دیدیا ہے۔

ضرورت امام

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ہر طرح کے فسق و فجور کا اس زمانہ مین پورا جوش ہے۔ ہزارون مسلمان شراب پیتے ہین زنا کرتے ہین۔ دیانت کے کامون مین ٹھیک نہین اُترتے ہین۔ قرضہ لیتے ہین تو واپس کرنے کا نام نہین لیتے۔ یتیم بچون کا مال کہاتے ہین۔ وہی قریش کی سی حالت ان لوگون کی ہو رہی ہے۔ یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے باہر سے اُن پر یہ ابتلا ہے۔ کہ غیر مذہب کے لوگ طرح طرح کے اغوا کر کے اور ہر طرح کا لالچ دے کر ان کو اسلام سے خارج کر رہے ہین۔ کئی لاکہہ آدمی عیسائی ہو چکے ہے۔ نہ اندرونی طور پر مسلمانون کو خوش حالی حاصل ہے اور نہ بیرونی طور پر۔ کیا اس زمانہ مین اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تہا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہمنے ہی یہ قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین۔ کیا جب اسلام پر خزلیت کا زمانہ آیا۔ اور ایسی وحشیانہ حالت مسلمانون کی ہو گئی۔ کہ دس ہزار مین سے بمشکل ایک شخص قرآن شریف پڑھ سکتا تہا اور بجائے السلام علیکم کے واہ گرو کی فتح کہی جاتی ہتی۔ کیا ایسے خزلیت کے بعد ضروری نہ تہا کہ ربیع کا وقت آوے۔ یہ ایک بڑا صدمہ اسلام پر تہا۔ لیکن اس کے بعد دوسرا صدمہ اسلام پر پڑا۔ وہ اُس قوم کی طرف سے ہے۔ جو اس بات پر بڑی حریص ہے کہ انسان کو خدا بنائے۔

عیسائیت کا حملہ

اس قوم نے نہ چاہا کہ مسلمان جو پہلے ہی سے زخم خوردہ تہے۔ ان کو اپنے حال پر رہنے دیتے۔ بلکہ اس قوم نے مسلمانون کو اور بھی بڑہکر اپنا شکار کرنا چاہا۔ بہت سے سید اور شریف قوم کے لوگ کرشان ہو گئے اور کئی ایک خاندانی عورتین عیسائی مشنری لیڈیون کے اثر سے بے پردہ ہو کر معاصی مین جا گرفتار ہوئین یہ کیسی تلخی کی بات ہے۔ اس وقت زمانہ بالطبع تقاضا کرتا تہا۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے کوئی مدد آوے جو شخص بے حیائی سے کہتا ہے کہ اب بھی اسلام کا کچہہ نقصان نہین ہوا تہا۔ اس کا مونہہ کون پکڑ سکتا ہے وہ جو چاہے سو کہے لیکن اس مین شک نہین کہ اسوقت خدا تعالے کی بڑی مدد درکار تہی۔ یہ لوگ خود ہی کہا کرتے تہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے لیکن **اس صدی کو کیا ہو گیا کہ ۲۴ سال گزر گئے اور کوئی مجدد نہ آیا اور اگر آیا تو بقول تمہارے صرف ایک دجال آیا**۔ کیا سبب ہے کہ اس صدی کے سر پر آکر وہ حدیث بہی جہوٹی ہو گئی جو ۱۳۰۰ سال تک ٹہیک ثابت ہوتی چلی آئی تہی۔ سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ جب ہر طرف معصیت پہیل جاتی ہے تو وہ اصلاح کے واسطے کسی کو بہیجدیتا ہے۔ کیونکہ اتنی بڑی اصلاح صرف خدا تعالی کے فضل سے ہو سکتی ہے اور اب بہی یہ اصلاح خدا ہی کریگا۔ اُس کے سوائے اور کون ہے جو اتنی بڑی اصلاح کرے۔

نشان کسوف خسوف

ایک اور حدیث جس کو یہ لوگ رو رو کر پڑہا کرتے تہے یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ مین رمضان کے مہینہ مین سورج کو اور چاند کو گہن لگیگا۔ حدیث کے مطابق یہ بات نہ ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ ہو گئی ایک دفعہ مشرقی کرہ ارض مین اور ایک دفعہ مغربی کرہ ارض مین۔ مولوی محمد لکھو کے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت مین بہی اس کا مفصل ذکر کیا تہا اور تاریخین بھی لکہدی ہتین۔ یہ وہ حدیث تہی جس کو واعظ اور مولوی لوگ ممبرون پر چڑہکر پڑہا کرتے تہے اور لوگون کو تشفی دیا کرتے تھے۔ کہ مہدی آویگا اور یہ اس کے نشانات ہین۔ لیکن افسوس ہے کہ جب وہ دن آگیا اور نشان پورا ہو گیا۔ تو سب سے پہلے انکار کرنے والے یہی لوگ ہوئے۔ کیا یہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کے واسطے اقبال کے دن کبہی نہ آوین۔ ایک مولوی کا ذکر ہے جس کا نام غلام مرتضےٰ تہا کہ وہ عین رمضان کے مہینہ مین جبکہ کسوف خسوف واقعہ ہوا تو نہایت دردناک ہو کر اپنی رانون پر ہاتھ مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اب دنیا گمراہ ہوگی کیا یہ لوگ خدا تعالی سے زیادہ دنیا کے خیر خواہ ہین کیا خدا تعالی یہ چاہتا ہے کہ دنیا مین گمراہی پہیلی رہے اور اس کی اصلاح کیواسطے کوئی سامان مہیا نہ کیا جاوے اس سلسلہ کی صداقت کو سمجہنے کے واسطے کون سی بات باقی رہگئی تہی۔ قرآن شریف اس کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے اور حدیث سے اس کے واسطے دلائل قائم ہو چکے ہین۔ قرآن شریف مین طاعون کے متعلق بہی پیشگوئی ہے کہ وہ ایک کاٹنے والا کیڑا ہوگا دیکہو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا تہا آخری زمانہ کے متعلق جسقدر پیشگوئیان تہین وہ سب پوری ہو چکی ہین طاعون ملک مین ایسی پڑی ہے کہ شہرون کے شہر برباد ہو گئے ہین اور ندیان اور نلے جاری ہو گئے ہین آبادیان بڑہگئی ہین کتابین کثرت سے شائع ہو گئین باہم اختلاط اور میل جول بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اُونٹ ایسے بیکار ہو گئے کہ مکہ مدینہ تک بہی ریل طیار ہونے لگی ہے مگر افسوس ہے کہ فقط میرے ساتہہ بخل کے سبب یہ لوگ نہین چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی پوری ہو یا قرآن شریف کا کہا سچ ہو جاوے۔ مین سچ کہتا ہون کہ **ان لوگونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کے ساتھ **کچہہ محبت نہین کیونکہ دشمن کو آزار دینے کے واسطے کوئی شخص اپنے محبوب پر حملہ نہین کرتا**۔ پہر یہی نہین کہ پہلی پیشگوئیان مین پیش کرتا ہون یا اگلے معجزات پر انحصار رکہتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین تہے اور وہ پیچہے نہین رہ گئے بلکہ ہمیشہ دکہائے جاتے ہین کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے خوارق دکہلانیوالے ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین یہ اللہ تعالے کا خاص فضل اس دین پر ہے حضرت عیسے کے معجزات محدود تھے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین ہین۔ افسوس ہے کہ یہ مسلمان ایک طرف آنحضرت کے ساتہہ محبت کا دعوی کرتے ہین اور دوسری طرف میرے بغض کیوجہ سے خود اسلام کو ہی مٹا دینا چاہتے ہین ایک زلزلہ والی پیشگوئی ہی کو دیکہو جو کہ قرآن شریف مین بہی موجود ہے اور میری کتب براہین احمدیہ مین موجود ہے اور جب مین گورداسپور مین مقدمہ پر تہا تو اُس وقت بہی خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تہا کہ **ایک زلزلہ کا دہکا** اور **عفت الدیار محلہا ومقامہا**۔ یہ پیشگوئیان پہلے سے اخبار بدر اور الحکم مین چہپ گئی ہتین۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا پہر موسم بہار مین زلزلہ آیا۔ جیسا کہ پہلے سے بذریعہ الہام بتلایا گیا تہا خدا تعالے کے وعدے سب پورے ہوئے۔ مگر ان لوگون کا

عجیب حال ہے۔ کہ میرے سبب سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کا بھی انکار کرتے ہین۔ ان لوگون کی ایمانی حالت یہ ہے۔ کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی نشان اسلام کی تائید مین ظاہر ہوتا ہو۔ تو فوراً انکار کردیتے ہین۔ جو شخص میری کتاب نئی تالیف حقیقۃ الوحی کو پڑھیگا۔ اُسے خداتعالیٰ کی قدرت معلوم ہوگی ایک لاکھ سے زائد نشان ہمارے ہاتھ پر پورا ہو چکا ہے جن مین سے چند ایک بطور نمونہ کے اس کتاب مین لکھے گئے ہین۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ وہ شرم کرین اگر مین خدا کی طرف سے نہین تو میری اس قدر نصرت کیون ہوتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ مین جو مخالفین نے ہم پر اُٹھایا خداتعالیٰ نے اس مین ہم کو فتح عطا بخشی۔

براہین احمدیہ

ماسوائے ان باتون کے خود میری کتاب براہین احمدیہ ایک بدیہی ثبوت اس سلسلہ کے من جانب اللہ ہونے کی ہے کیونکہ وہ ایک بعید زمانہ کی کتاب ہے۔ اس کی تالیف کو شروع ہوئے تیس بتیس سال گذر چکے ہین۔ تالیف کے بعد کئی سال تک اس کے مسودے پڑے تھے اور چھپائی کا انتظام نہ ہوسکا تھا۔ پھر اس کو چھپے ہوئے بھی کوئی ۲۶ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس مین اس قدر پیشگوئیان ہین کہ مین بیان نہین کرسکتا۔ نمونے کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہون اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مین ایک الہامی دعا مندرج ہے۔ کہ

رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین

اے میرے ربّ مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارثون سے ہے۔ اس دعا سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ مین جو مین اکیلا اور گمنامی کے گوشہ مین پڑا ہوا تھا۔ وہ حالت تبدیل ہونے والی ہے۔ پھر اسی وقت خداتعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔

یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق

یعنے دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحائف لائینگے اور اس کثرت سے آنیوالے مہمانون کے واسطے ضرور سامان بھی خود ہی مہیا ہو جاویگا۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا۔

لا تصعر لخلق اللہ۔ یعنی لوگ کثرت سے آئین گے ان آدمیون سے تنگ نہ آجانا اور نہ اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا

قادیان کے ہندو نشانات کے گواہ ہین

یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیان دیتے ہین ان نشانات کے بھی سب سے پہلے گواہ ہین کیا ان مین سے کوئی قسم کہا کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ جو اس کثرت سے میرے پاس آتے ہین۔ آج سے چھبیس ستائیس سال پہلے بھی کوئی آتا تھا قادیان کے آریہ اور ہندو سب سے زیادہ میرے نشانات کے گواہ ہین اور اس واسطے وہ اس انکار مین سب سے زیادہ جہنم کے لئے طیار ہو رہے ہین انہی مین سے آریہ سماج والے شرمپت اور ملاوامل ہین وہ گواہ ہین۔ کہ جب مین باہر جاتا تو اکیلا جاتا تھا اگر کوئی میرے ساتھ جاتا تو اُن مین سے ہی کوئی ہوتا تھا اور مجھے کوئی نہین جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کہان جاتا ہے یہ لوگ ایمان کا دعوی کرتے ہین مگر پرلے درجہ کے بے ایمان ہین کیونکہ دہرم ایمان تو یہ ہے۔ کہ انسان جب نشان دیکھے تو اس کو قبول کرے اور انکار پر اصرار نہ کرے مگر یہ لوگ دنیا کے کتے ہین اور دہرم کا دعوی جھوٹا ہے۔ کیا وہ قسم کہا کر یا بغیر قسم کے کہہ سکتے ہین کہ یہ رجوع خلقت کا جس کا نمونہ وہ آج دیکھ رہے ہے۔ اس کا کوئی نام و نشان ان دنون مین بھی تھا کہ مجھے ربّ لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین والی دعا الہام ہوئی تھی اور جب کہ یہ الہام ہوا تھا کہ لوگ دور دور سے اور گہرے راستون سے آئین گے اور تحائف لاوین گے۔ کیا اس وقت میرے پاس اس کثرت سے لوگون کے خطوط آتے تھے۔ جب مین براہین کے چھپوانے کیواسطے امرتسر جاتا تو تم ہی میرے ساتھ ہوتے تھے اور براہین احمدیہ کے پروف دیکھنے مین شریک ہوتے تھے۔ کیا اس وقت یہ فتوحات میرے شامل حال تھے اب بتلاؤ کہ یہ کس کا کام ہے کہ جس وقت مین مانند ایک مخذول متروک آدمی کے تھا کوئی مجھے نہ جانتا تھا اور نہ کوئی میرے پاس آتا تھا۔ اس زمانہ مین خبر دی گئی۔ کہ اس قدر جماعت تیرے پاس آویگی کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی اپنے پاس سے بنالے ایک انسان جس کو کوئی نہین جانتا وہ پچیس سال سے پہلے کہے کہ مین تمام ملک مین پہچانا جاؤنگا اور میری قبولیت ہوگی۔ یہ کس کا کام ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے۔ کیونکہ علم غیب خدا ہی کا خاصہ ہے۔ جو لوگ باوجود گواہ رویت ہونے کے انکار پر اس قدر زور لگا رہے ہین وہ خدا کے آگے کیا جواب دین گے۔ **مین حلفاً کہتا ہون کہ ان لوگون پر سب سے زیادہ حجت قائم ہوچکی ہے۔** براہین احمدیہ وہ کتاب ہے۔ کہ تمام دنیا پر اس کی اشاعت ہوچکی ہے گورنمنٹ کے پاس اس کا نسخہ ہے۔ مصر مین بھی یہ کتاب پہنچی۔ کہ مدینہ مین بھی گئی روم مین بھی گئی۔ لندن کے کتب خانہ مین بھی موجود ہے۔ کیا یہ خداتعالیٰ کا ایک بزرگ نشان نہین؟ اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جلدی عذاب نہین دیتا۔ مگر شوخیون سے باز رہنا چاہیئے۔ دیکھو طاعون سے گھرانے کے گھرانے خالی ہوگئے اور خاندان کے خاندان تباہ ہوگئے ہین۔ مگر خدا کا الہام

انی احافظ کل من فی الدار کا کیسی صفائی سے

پورا ہوا۔ ہمارے مکان کے دیوار بدیوار گھرون مین طاعون کے کیس ہوئے۔ مگر اس گھر مین سے ایک چوہا بھی نہ مرا۔ خدا کے فضل کو دیکھو جو ہم پر ہو رہا ہے۔ **مین پھر کہتا ہون کہ سب لوگون پر حجت قائم ہوچکی ہے مگر قادیان کے آریہ اور ہندون پر سب سے زیادہ ہوئی ہے۔** خدا کی قدرت ہے۔ کہ یہ اب بھی ہم پر ہنسی اڑاتے ہین اور نہین سمجھتے کہ خداتعالیٰ شوخی کرنیوالون کو کبھی نہین چھوڑتا۔

جماعت کو صبر کی نصیحت

تم جو میرے مرید ہو مخالفون کی دکھ دہی کے مقابلہ مین صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہین گالی دے تو چپ کرو۔ بلکہ یہ لوگ تمہین زدوکوب کرین تب بھی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ صرف دعا کرو اگر خدا کی طرف سے دل سخت نہ ہوتے۔ تو یہ لوگ کیون تمہارے ساتھ سختی کرتے۔ اگر ہماری جماعت بھی مخالفون کے مقابلہ مین ان کو مارنے کیواسطے طیار ہو جائے۔ تو پھر اُن مین اور ان مین کیا فرق ہوگا۔ ہمارا مذہب یہ ہے **کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو۔** ایک دفعہ انہین ہندون کا ایک مقدمہ ایک مکان کیمتعلق بسلطان احمد کے ساتھ تھا۔ میری دانست مین بموجب حق گوئی کے ایک کسر تھی۔ جس سے ہمارا مقدمہ خراب ہوتا تھا۔ ان لوگون سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا مین نے اُس وقت سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا کہ تمہاری۔ ان مین سے ہر ایک اپنے مطلب کے وقت اور مصیبت مین گرفتار ہونے کے سبب میرے پاس آتا ہے اور مین ان کی امداد مین کبھی دریغ نہین کرتا۔ باوجود ان کی شرارتون کے کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی نہین کرتا۔ پس تمہارے ساتھ بھی کوئی بدسلوکی کرے۔ تو تم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑو اور بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بار بار

www.aaiil.org

تم بہت سے ناحق سنو اور چپ رہ کر دو۔ ہر گز ... پرداز ی سے بچو۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرو۔ اور خدا سے دعا کرتے رہو۔ لیکن یاد رکھو کہ دعا تقویٰ سے قبول ہوتی ہے۔ تقویٰ کے دو قسم ہے۔ ایک علم سے متعلق اور ایک عمل سے متعلق۔ علم کا تقویٰ: اگر انسان متقی نہ ہو تو اسے دینی علوم حاصل نہیں ہو سکتے۔ اگر اعمال میں انسان متقی نہ ہو تو اس کے تمام اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ سب ناقص رہتے ہیں۔ خدا کو واحد لا شریک جانو۔ اور تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرو۔ جو شخص صرف اپنے بھائیوں پر احسان کرتا ہے۔ اُس میں کوئی فضیلت نہیں۔ چاہیے کہ سب پر احسان کرو۔ جو لوگ تمہارا دل دکھانے میں ان پر بھی احسان کرو خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں [illegible] اور ہرگز کسی کے ساتھ ظلم نہ کرو۔ خدا نے اب عدالت اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ اسواسطے تمہیں نہیں چاہیے کہ تم عدالت کو اپنے ہاتھ میں لے لو۔ [illegible] بہت دکھ اٹھانا پڑیگا۔ سارے دکھوں کو صبر کے ساتھ برداشت کرو۔ [illegible] تمہاری زبان سب [illegible] ساتھ [illegible] دیندار کو [illegible] خدا تعالیٰ سے خوف کرے۔ اگر [illegible] تم [illegible] سے پرہیز کرو۔ نہ کسی سے لڑو [illegible] جو لوگ گالیاں دیتے ہیں [illegible] ان کے پاس سے چپکے گذر جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا۔ خدا کے سچے مخلص بنجاؤ۔ خدا بے خبر نہیں۔ اس کو ہر بات کی خبر ہے۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں تیسرا خدا انکو دیکھتا ہے۔ اور جہاں تین ہیں اُنکا چوتھا خدا ہی موجود ہے۔ اگر تمہارے نفسانی جوش غالب رہیں اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو اور یہی خواہش کرو کہ ہمارے ارادے پورے ہو جائیں تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہے۔ ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ مخالف شرمندہ ہو جائے۔ نیکی کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو۔ خدا نے ہمیں بھی

فرمایا ہے کہ امن کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ اپنا کام کریں۔ ساری مصیبتیں بلائیں برداشت کرو اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو کہ جو شخص ہر ایک حملہ کے وقت صبر کرتا ہے اور انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ خدا اُسپر نظر رکھتا ہے اور اُسکو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ دنیا اگر تم پر ہنسی کرے تو بیشک کرے۔ تم دنیا کی ہنسی کی پروا نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ خدا میرا نعوذ باللہ کمزور نہیں ہو گیا اور نہ بوڑھا ہو کر فرتوت ہو گیا ہے۔ بلکہ وہی قادر توانا خدا ہے جو موسیٰ کے وقت میں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا۔ اسکی طاقتوں میں کچھ فرق نہیں آگیا۔ یاد رکھو کہ جو کچھ بیعت کیا ہے جو اسپر عمل کرے وہ میری جماعت میں داخل ہیں۔ [illegible] اپنی حکمت عملی کو خوب جانتا ہے۔ بہت لوگ [illegible] کے رنگ میں خط لکھتے ہیں کہ ہم [illegible] نکالے گئے۔ ایسے موقعہ پر صبر کرنا چاہیے۔ اگر تم دشمنوں سے مار کھاتے ہو تو صحابہ کیطرف نظر کرو۔ دیکھو کہ ان کے تو خون گرائے گئے تھے۔ دیکھو انسان خدا کو کسطرح راضی کر سکتا ہے۔ اسکی رضامندی کی راہ کے واسطے صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ اختیار کرو کہ کسطرح وہ دین کے لئے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔ انسان کو بڑا جوش مال، عزت، اولاد کے واسطے ہوتا ہے۔ مگر صحابہ نے عزت آبرو اور مال سب کو برسر طاق رکھدیا۔ اور دراصل کوئی شخص عزت کو پا نہیں سکتا جبتک کہ آسمان سے اس کو عزت نہ ملے۔ سچی اور پاک عزت خدا سے ہی ملتی ہے۔ تم انبیاء سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھو نبیوں کو کیسے کیسے دکھ دیئے گئے۔ کیسے برے الفاظ ان کے حق میں بولے گئے۔ ناپاک لوگوں نے آنحضرت کے سر پر گند اور نجاست سے بھری ہوئی چیزیں پھینکیں۔ مگر آپ نے صبر کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کا اتباع کرو۔ دیکھو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو رسول کے پیچھے چلو۔ اسمیں شک نہیں کہ مشتعل

ہو جانا ایک عام فطرت ہے۔ مگر جو شخص اسپر ترقی نہیں کرتا وہ جانور ہے۔ تم کو جو دکھ اور گالیاں دیجاتی ہیں وہ کچھ چیز نہیں۔ اُسکی ہرگز پروا نہ کرو۔ اور انسانوں کے راضی رکھنے کے پیچھے نہ پڑو۔ بلکہ اپنے خدا کو راضی کرو۔ لا الٰہ الا اللہ کا یہی مضمون ہے۔ اگر تم لوگوں کو راضی رکھنے کے واسطے ان کے ساتھ مداہنت سے پیش آؤ گے تو اسمیں تم کو ہرگز کامیابی نہیں ہو گی۔ اگر خدا راضی ہو جائے تو انسان کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ہر ایک جو سنتا ہے غور سے سنے اور دوسروں کو سنا دے۔ خود دعا میں لگے رہو کہ تمہارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دنیا میں جسقدر پاپ، گناہ اور معصیت ہے تم اسکو وعظ اور تدبیر کے ساتھ دور نہیں کر سکتے۔ اس [illegible] کو دور کرنے کے [illegible] دعا ہے۔ صرف دعا کے ساتھ تم ان مشکلات کو دور کر سکتے ہو۔ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں کے خیالات کو نیکی اور دینداری کیطرف پھیرنا ایک بڑا انقلاب چاہتا ہے۔ یہ خدا کے ہاتھ میں ہے کہ ایسا بڑا انقلاب پیدا کرے۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے اور اصل دین ہی دعا ہی سے ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہوگی۔ انسان خطا کرتا ہے مگر دعا کے باعث آخر نفس پر غالب آجاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً رکھدی ہے کہ وہ نفس پر غالب آجائے۔ دیکھو پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو اور آگ کیطرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیساکہ پانی کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھدیا ہوا ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں

www.aaiil.org

گناہ اُس میل کیطرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے اور دور کی جا سکتی ہے تمہارے طبائع کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔ خدا تعالٰے سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور غفور الرحیم ہے۔

دوسری تقریر پوری ہوئی اس کے بعد حضرت نے دعا کی + اب اگلے اخبار سے دوسرے بزرگوں کی تقریریں لکھی جائینگی۔ انشاء اللہ

علم الابدان

مفصلہ ذیل خط اس کالم میں درج ہونے کے واسطے دسمبر ۱۹۱۶ء میں مخدومی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ارسال فرمایا تھا چونکہ طبی کالم کے کھولنے کا شروع سال میں ارادہ تھا سو اسلئے یہ مضمون محفوظ رکھا گیا اور اب درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیارے مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "بدر" و ناظرین بدر کی بھلائی کی غرض سے ایک مضمون مفید عام بغرض اندراج اخبار بھیجتا ہوں۔ بالکل تازہ اشاعت میں چھاپکر مرہون منت فرماویں بلکہ آپ مناسب سمجھیں تو ایک حصہ ہمیشہ کے لئے طبی کالم کے نام سے کھولدیں انشاء اللہ مفید و کارآمد ہوگا

شدید ہچکی کا

ایک بے نظیر۔ بے ضرر۔ قابل قدر۔ بے لاگت قدرتی علاج

ہچکی ایک ایسا عام فہم لفظ ہے جو [illegible] حجاب حاجز میں یکایک تشنج ہونے کا نام ہچکی ہے۔ جس کے بہت سارے مختلف اسباب ہیں۔ زیادہ رونے و ہنسنے۔ یا معدہ و امعا کی خرش۔ یا نفخ و بدہضمی یا البلبہ۔ معدہ و پردہ صفاق کی سوزش۔ عورتوں کو رحم کی خراش یا ہاؤگولہ وغیرہ کے باعث اکثر ہچکیاں آتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

عوام الناس جیساکہ اس مرض اور نام سے واقف ہیں علے العموم ہر شخص کچھ نہ کچھ علاج سے بھی واقف ہوتا ہے۔ مجلس میں جہاں کسی کو ہچکی شروع ہوئی حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی علاج بتانے اور اس کے مجرب ہونیکا مدعی پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سب مشہور علاج ہیں۔ اس لئے ان کے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں معلوم ہوتی معمولی ہچکی کوئی زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ اور زیادہ سے زیادہ دس پانچ منٹ کے بعد رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک رہے اور معمولی علاجوں سے رفع نہ ہو۔ تو موجب تشویش و تردد اور سخت تکلیف کا ہوتی ہے۔ اسکی تکلیف کو کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو کبھی ہوئی ہو یا کسی کو ہوتے دیکھا ہو۔ ایسی حالت میں ضروری ہے کہ کسی لائق معالج کیطرف رجوع کیا جاوے۔

قبل اس کے کہ میں وہ قدرتی علاج بیان کروں جس کا مینے اوپر سرخی میں ذکر کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ طبی علاج سے بھی ناظرین اخبار کو واقف کردوں شاید کسی کی بھلائی کا باعث ہو۔

ڈاکٹری اور یونانی دونو علاج قریباً اس کے یکساں ہیں۔ لائق ڈاکٹروں کے تجویز کردہ مشہور علاج یہ ہیں (۱) عمر کے لحاظ سے چند قطرے سپرٹ ایمونیا ایرمیٹک نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ملا کر پلائیں (۲) بموجب عمر کے ۱۰-۱۵-۲۰ قطرے سلفیورک ایتھر نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ہر ۴ گھنٹہ بعد۔ اگر اس سے نہ رکے تو جوان آدمی کیلئے دوسری خوراک میں ۴ بوند ٹنکچر [illegible] عرق افیون بھی ملا کر دے سکتے ہیں۔

بدہضمی سے ہو تو سب سے اول غذا کا بند و بست کرنا اور سوڈا واٹر پلانا۔ سنگترے کھلانا۔ ترش میوہ جات کا کھلانا مفید ہے۔ قبض ہو تو مسہل سے رفع کریں۔ اور بھی بہت علاج ہیں۔ جنکا یہاں ذکر کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب میں وہ علاج عرض کرتا ہوں جس نے محض اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے گذشتہ جمعہ کے روز یکم دسمبر کو خود مجھے قریباً ۱۲ گھنٹے کی تکلیف کے بعد ایک آن واحد اور چشم زدن میں وہ سرور و راحت اور آرام بخشا کہ میں خود حیران رہ گیا۔ اس کا ادائے شکریہ میں یہی سمجھا کہ اس سے بذریعہ اخبار اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع دوں۔ ممکن ہے کہ کسیکو وقت پر کام دے۔ قریباً ۹ یا دس بجے دن کے مجھے ہچکی شروع ہوئی۔ خیر معمولی بات سمجھکر پہلے تو کوئی توجہ نہ ہوئی کہ ابھی بند ہو جائیگی۔ دو گھونٹ پانی پیا اور دم بند کیا۔ ادہر ادہر ٹہلا۔ اٹھا بیٹھا۔ بار بار لگیں پڑھنے۔ دوائی بنانے پارسل روانہ کرنے۔ ڈاک دیکھنے وغیرہ میں مشغول ہوا لیکن ہچکی بند ہونی تھی نہ آئی یہانتک کہ جمعہ کا وقت آگیا۔ گھبرا کر بدلگر جمعہ پڑھنے گیا لیکن کچھ آرام نہ ہوا بلکہ وقفہ کی حالت کم ہی ہوتی گئی۔ قصہ مختصر آپ یوں سمجھئے کہ رات ہو گئی اور عشاء کی نماز بھی اسی بے چینی میں ہی ادا کی۔ اب حیران تھا کہ یا الٰہی کیا کروں۔ اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ گیا بہتیرا چاہا کہ نیند آجائے۔ بہتیری کروٹیں بدلیں۔ اسکا تو اثر بڑھتا ہی چلا گیا۔ آخر کو ایکطرف سانس بند کرکے لیٹ رہا اور ہچکی بھی بدستور آتی رہی۔ دل میں یکایک ایک ایسی امنگ پیدا ہوئی کہ یا الٰہی کیا خوب ہو کہ اسکا کوئی تیر بہدف علاج سوجھ جائے۔ معاً دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اس گندی ہوا کا بجائے اندر روکنے کے باہر نکالنا اور بجائے اس کے "تازہ ہوا کا معمول سے زیادہ اندر کھینچنا زیادہ مفید ہو سکتا ہے" بس اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً مینے زور سے گہرے سانس لینے شروع کئے۔ ابھی تین سانس مینے اس قسم کے لئے تھے کہ بس ہچکی وہیں گم شد گویا یہ شکایت مجھکو تھی ہی نہیں۔ پھر تو مینے تجربہ کیغرض سے بھی طبیعت کو اسطرف مائل کیا کہ شاید پھر ایک دھکا رہی ہو۔ مگر اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ پھر مطلق نہ ہوئی اور میں آرام سے سو گیا۔ اللہ کرے کہ یہ چند سطور لوگوں کی بھلائی کا موجب ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ربنا دنی علما

عاجز محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری لاہور

www.aaiil.org

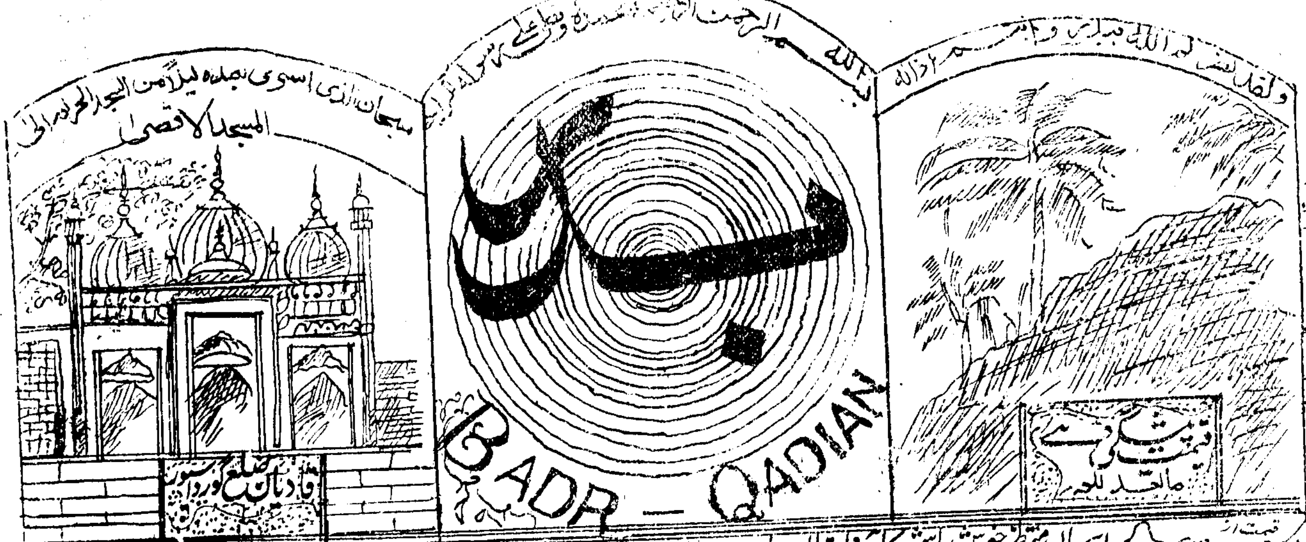

کر ایجہاں منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۵- ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴- جنوری ۱۹۰۷ء

نمبر ۴

حسب گوئیم بالو گرآئی جہاد در قادیان بینی | بروز جمعرات ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیابی بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
کیم قدم دوری از آن عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات صلوۃ مرتبہ اکمل آف گولیکی

روز	ذی الحجہ	جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکشنبہ	۱۲	۲۷	۷-۳	۱۲-۳۵	۳-۳۵	۵-۵۰	۷-۴
دوشنبہ	۱۳	۲۸	۷-۳	۱۲-۳۵	۳-۳۵	۵-۵۰	۷-۴
سہ شنبہ	۱۴	۲۹	۷-۲	۱۲-۳۵	۳-۳۶	۵-۵۱	۷-۵
چہار شنبہ	۱۵	۳۰	۷-۲	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۱	۷-۵
جمعرات	۱۶	۳۱	۷-۱	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۲	۷-۶
جمعہ	۱۷	یکم فروری	۷-۱	۱۲-۳۶	۳-۳۶	۵-۵۲	۷-۶
ہفتہ	۱۸	۲	۷-۰	۱۲-۳۶	۳-۳۷	۵-۵۲	۷-۷
یکشنبہ	۱۹	۳	۷-۰	۱۲-۳۷	۳-۳۷	۵-۵۲	۷-۷
دوشنبہ	۲۰	۴	۷-۰	۱۲-۳۷	۳-۳۷	۵-۵۳	۷-۷
سہ شنبہ	۲۱	۵	۵-۵۹	۱۲-۳۷	۳-۳۸	۵-۵۳	۷-۸

نوٹ

فجر کا وقت طلوع آفتاب سے ۱-۲۲ منٹ گھنٹہ پہلے شروع ہو جاتا ہے اور کمی بیشی غروب و طلوع کے اپنی اپنی گھڑی کے موافق تجربتہً دریافت کرلینی چاہیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

www.aaiil.org

جلد ۶ | بدر - مورخہ ۹ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۴

شعر و سخن

ابن مریم مرگیا حق کی قسم ... داخل جنت ہوا حق کی قسم
کون کہتا ہے فلک پر جا چڑھا ... ہے سراسر یہ خطا حق کی قسم
مرگیا مرتے ہیں جیسے سب بشر ... وہ نصاریٰ کا خدا حق کی قسم
وادیٔ کشمیر میں سوتا ہے وہ ... جاگے گا روز جزا حق کی قسم
یہ جگہ ہے ربوۃ ذات القرار ... یاں پنہ میں آگیا حق کی قسم
خطۂ کشمیر جنت کی نظیر ... اسکا مرقد ہے بنا حق کی قسم
آخرش اسکو چڑھایا دار پر ... ظالموں نے برملا حق کی قسم
موت سے حق نے بچایا پر اُسے ... ہوگیا بیہوش سا حق کی قسم
مرہم عیسی لگانے سے اُسے ... ہوگئی حاصل شفا حق کی قسم
جانب کشمیر ہجرت کرگیا ... واں مرا اور واں گڑا حق کی قسم
بھیڑیں اسرائیل کے گھر کی جو تھیں ... ڈہونڈنے کو واں گیا حق کی قسم
اسکے آنیکا جو رستہ تکتے ہوگان ... ہے یہ مالیخولیا حق کی قسم
اس جہاں سے کوچ جو ہے کرگیا ... وہ نہ پھر واپس پھرا حق کی قسم
تاقیامت یہ نہ ہو پوری مراد ... وہم میں ہو مبتلا حق کی قسم
جسکے آنے کا تھا وعدہ آگیا ... کھولو اب آنکھیں ذرا حق کی قسم
رہ رہ جسکے آنکھ سب کی تھی لگی - ... ہے یہی مرد خدا حق کی قسم
جسکے وعدے پر تمہاری تھی نظر ... کردیا اس نے وفا حق کی قسم
قادیاں میں جلوہ فرما ہوگیا ... وہ حبیب کبریا حق کی قسم -
چاند سورج دو نوبت گہنا گئے ... اسکا جب پرتو پڑا حق کی قسم
ہے گواہ امریکہ بھی اس بات کا ... نیر شاہد ایشیا حق کی قسم
سحرؔ گر اب بھی نہ دیکھیں دیکھئے ... آنکھوں پر پردہ پڑا حق کی قسم

(محمد حسین خان سحر)

بلبل کی آرزو

ہے آرزو یہ اپنی دنیا میں اس جہاں میں ... ہو آشیاں اپنا عیسیٰ کے گلستاں میں
کانوں تلک نہ پہنچے زاغ و زغن کا غوغا ... یہ خوب ہے حفاظت ہے میرے باغباں میں
شہ باز خوش ہما ہیں سب پاسبان چمن کے ... کیا خوف کیا خطر ہو پھر اپنے بوستاں میں
ہے لد رہا گلوں سے بھرپور ہے پہلو سے ... سرسبز باغ سارا اس موسم خزاں میں
ہیں ہم صفیر جتنے گاتے ہیں چہچہاتے ... تسبیح خواں پرندے اس باغ دلستاں میں
منت اے باغبان ..... صدقے تری [illegible] ... رہنے دے پھر مولا اپنے ذرا جناں میں
ہے آرزو یہ میری میں ترے کام آؤں ... سنا مری کہانی ہر آہ ہر فغاں میں
تیرا چمن سنا تھا دارالاماں ہے بیشک ... رنجیدہ دل بہت ہیں ہم دور آسماں میں
خدمت میں رکھ لے اپنی نغمہ سرائی سنکر ... دکھ درد کے ہیں جھگڑے بس اپنی داستاں میں
چھینا ہے دل گلوں نے ہیں تیرے باغ میں جو ... رہیئے وہیں جہاں ہو دل اپنا اس جہاں میں
قاضی کی التجا ہے ہر دم یہی الٰہی!! ... ہو درد در د تیرا تیری تڑپ ہو جان میں

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نام	ولدیت	مقام	
عبدالصمد	خاوا	راول پور	
مراد علی	کریم بخش	لاہانہ بہادری	
عزیز بخش	الہ بخش	لاہور	ندگر
عبدالرحمٰن	محمد حسن	لاہانہ	
عمرالدین	ہمن	کاٹھہ گڑھ	ہوشیارپور
چراغدین	احمد دین	لبنی	لاہور
میرباز	احمد خان	کہوکر	گجرات
میاں خان	شاب دین	بکول	گورداسپور
سید قمر احمد	حکیم ظفر احمد	لائل پور	حال سکنہ دہلی
الہ بخش	دریام خاہ	زیرہ	فیروزپورہ
یوسف	پہنساہ	ونڈ	"
تکو	بینہاں	زیرہ خورد	"
جنڈو	ہیمان	"	"
سلیمان	کالو	زیرہ	"
اسلام	"	"	"
حنذیں	"	"	"
علی محمد	ماہی	"	"
فیروز الہ	"	"	"
مہندی خان		خان فتح	گورداسپور
بھیسے	بہاناں	قادیان	"
اسمعیل	امام الدین	قادرآباد	"
قربان علی شاہ	برکت علی شاہ	نورکوٹ	"
حال الدین	الہ دتہ	دہرم کوٹ	
فضلدین	روڑا	"	"
عمرالدین	چوہر بخش	- حال وارد سجاع آباد ضلع ملتان - کوٹلہ افغانان	
غلام حسن	عزیز دین	تلونڈی	گورداسپور
احمد جمیل	مرزا افضل بیگ	قصور	لاہور
مرزا محمد جلال الدین	مرزا غلام حیدر بیگ		"
محمد فاضل	ڈاکٹر مرزا عبدالعزیز	قصور	"
عبدالکریم	احمد علی	مرزا چک حال وارد لاہور	گورداسپور
کاکا	پیر بخش	سگووال	کپور تہلہ
روڑا	عبدا	نتیجہ	گورداسپورہ
عبدالعزیز	رحم بخش	"	"

عزیز الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ شعر و سخن ۔ بلبل کی آواز
سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ مولوی چراغ الدین کے چیلنج کا جواب
صفحہ ۵ ۔ ۶ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷ ۔ خطبہ کسوف
صفحہ ۸ ۔ ۹ ۔ افتخارالدین نادر احادیث نبوی مین
صفحہ ۱۰ ۔ دو ستو ہجرت کرو
صفحہ ۱۱ ۔ ریزرز ۔ ضرورت نکاح
صفحہ ۱۲ ۔ اشتہار کتب

بدر مسیح

۹ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

ترجمہ ۔ بیشک اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم مین سے ناپاکی کو دور کردے اور تمہین پاک کرے اور مطہر بنائے ۔

اس وحی کے بعد مین کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہون ۔

فتح ۔ فتح

گویا اس کا نام فتح ہے ۔

ایک پرانا الہام کوئی تیس ۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے ۔ اور آج پھر سنایا ۔ غالباً کہین اخبار مین چھپا یا نہین گیا ۔ اسواسطے آج لکھا جاتا ہے

فارتدا علی آثارھما و وھب لہ الجنۃ

اتنے مین طاقت بالا اس کو کھینچ کرلے گئی ۔

یہود اسکریوطی

۲۳ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ انی انا الرحمان ۔ اصرف عنک سوء اٰیۃ فلا ...

ترجمہ ۔ تحقیق مین رحمان ہون ۔ بری قضاء و قدر تجھ سے پھیر دونگا یعنی وہ بعض بلائین جو مقدر مین وہ ظہور مین نہ آئینگی ۔

عید مبارک

ناظرین اخبار کو عید مبارک ہو ۔ یہ اخبار پنجاب کے اکثر شہرون مین بلکہ ہندوستان مین علی گڈھ تک عید کے دن پہنچ جاتا ہے ۔ اس واسطے **مدرسہ کے عید فنڈ** کیواسطے عین وقت پر یاد دہانی کرائی جاتی ہے ۔ اگرچہ عید فنڈ اور مدرسہ کی دیگر ضروریات کے اہم ہونے کی نسبت اور ان کیواسطے کافی چندہ فراہم کرنے کے لئے معزز رسالہ میگزین اور اخبار الحکم کی گذشتہ تحریکات کے مطابق امید ہے کہ احباب نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہوگی تاہم یاد دہانی کے واسطے پھر لکھا جاتا ہے ۔ قربانی کی کھالون کا روپیہ مدرسہ کے مساکین کے واسطے ارسال فرماوین اور تمام ذی مقدرت احباب عید فنڈ پر مدرسہ کے واسطے معقول رقوم عطا فرماوین اور غریب لوگ بھی حسب استطاعت کچھ دے کر ثواب مین شامل ہوسکتے ہین یہ وقت دین کی امداد کے اور ایسے اوقات ہمیشہ ہاتھ نہین آتے ۔ سچ پوچھو ۔ تو خالص دینی اغراض کے واسطے اگر دنیا بھر مین کوئی مدرسہ ہے ۔ تو صرف یہی ایک مدرسہ ہے ورنہ دوسرے مدارس گو بظاہر دین کا نام رکھتے ہون پر اصل مطلب اس سے بڑھکر نہین ۔ کہ قوم یورپ کی تقلید اختیار کرکے معمول ہو جاوے ۔ غرض خالص رضائے الہی کے حصول کے جو ذرائع اس وقت دنیا مین ہین وہ اے **احمدی قوم** تجھے مبارک ہو کہ تیرے ہی حصے مین آئے ہین خدا کی راہ مین دل کھولکر خرچ کرو ۔ کہ خدا تجھ کو کبھی ضائع نہ کریگا تمام روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین نوٹ لکھنا چاہئے کہ عید فنڈ ہے یا مسکین فنڈ کے واسطے والسلام

یورپ و امریکہ کو آپ تبلیغ حق کرسکتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ میگزین نے سلسلہ حقہ کے حالات پر میگزین ؟ دو لطیف مضامین لیکر اور ان کیساتھ تصویر قبر مسیح اور تصویر مسیح موعود شامل کرکے یورپ امریکہ بھیجنے کیواسطے ان کو بصورت کتاب طیار کیا ہے جو مناسب جامین ...... ہماری کتاب بیگران ممالک مین بہت سے لوگون کیواسطے تبلیغ کا ثواب حاصل کرسکتے ہین ۔ ایک روپیہ مین آٹھ رسالے جاسکینگے ۔ روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہئے ۔ رسالے صرف دفتر میگزین سے جاسکینگے ۔ جہان کہ مناسب ایڈریس جمع کرنیکا سامان کیا گیا ہے ۔

www.aaiil.org

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان **کھلا نوٹس** لکھا تھا۔ کہ مرزا صاحب مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں۔ اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوے مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا پابند کرچکے ہیں جہاں تک ضروری اور مناسب تھا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا۔ لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کرچکے ہیں۔ کہ پھر نہیں کرینگے۔ ہاں اگر مولوی عبد اللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طرز پر درخواست کریں۔ اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں۔ تو اس وقت اُن کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کریں۔ کہ یہ دعوے قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی مخالف ہے۔ وجہ یہ کہ جبکہ خدا تعالیٰ کی عادت میں یہ داخل ہے۔ کہ وہ قدیم سے اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ دنیا کے بگڑنے کے وقت اور غلبہٗ معصیت اور شرک اور بدعات کے زمانہ میں کسی شخص کو اپنی طرف سے ہدایت دے کر اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرکے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ تو اب اس زمانہ میں باوجود اشد ضرورت کے جو محسوس ہورہی ہے۔ کیوں خدا تعالیٰ نے اس عادت کو بدلدیا۔ غرض یہ بار ثبوت اُس شخص کی گردن پر ہے۔ جو قدیم سنّت الٰہیہ کا منکر ہے۔ حضرت مرزا صاحب پر یہ بار ثبوت نہیں ہے۔ ہاں ان کے یہ ذمہ تھا۔ کہ جیسا کہ انبیاء علیہم السلام اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ وہ بھی ثبوت دیں سو انہوں نے بہت سے نبیوں سے بڑھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیدیا ہے۔ جو اُن کی کتابوں کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ ہاں مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک مشترک ثبوت گذشتہ نبیوں کی نبوت کا پیش کریں۔ جس کی وجہ سے کسی دوسرے نبی پر اعتراض نہ ہو۔ کہ اُس نے یہ ثبوت نہیں دیا۔ تب حضرت مرزا صاحب پر واجب ہوگا۔ کہ اس مشترک ثبوت کے ذریعہ سے اپنا دعویٰ بھی پیش کریں۔ اور ہر ایک امر آیات قطعیۃ الدلالت سے پیش کریں۔ اکثر نادان ایسے ہیں۔ کہ وہ ثبوت مانگنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے۔ کہ بار ثبوت کس کی گردن پر ہے اور جس امر کا ثابت کرنا اپنے ذمہ ہے وہ دوسرے سے مانگتے ہیں۔ اور طریق مناظرہ سے بھی بے خبر ہیں۔ انہیں میں سے مولوی عبد اللہ صاحب ہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ کسی نبی کی نبوت ثابت ہونے کے لئے سنت اللہ کیا ہے سو عبد اللہ صاحب دس بیس نبیوں کا ذکر کرکے اور ان کی نبوت کا ثبوت دے کر اس سنت کو قرآن شریف سے پیش کریں۔ اور پھر جواب لیں جب تک وہ ایسا نہ کریں۔ وہ قابل خطاب نہیں ہیں۔

استصواب

ذیل میں ایک معزز مکرم مخدوم کا خط درج کرکے اس پر دوسرے ناظرین کی رائے کا طلبگار ہوں ایڈیٹر

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چند ایک دوست امرتسر۔ لاہور۔ اور ضلع گورداسپور سے اس وقت آئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے اخبارات مجریہ از قادیان کی پالیسی پر بحث کرتے ہیں وہ بعض مضامین کو سلسلہ کے اخبارات کے مناسب حال نہیں سمجھتے۔ میں پسند نہیں کرتا۔ کہ میں اس ساری قیل و قال کو درج کردوں۔ میں صرف ذیل کے امور بطور مشورہ عرض کرتا ہوں اور آپ کے معزز اخبار کے ناظرین سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ یہ خلاصہ اُن احباب کی رائے کا ہے جو میرے یہاں اس وقت بیٹھے ہیں۔

(۱)۔ اخبار کو جہاں تک ممکن ہو۔ سلسلہ کے متعلق رکھا جاوے اور دنیا جہان کے مذاق کو خوش رکھنے کا خیال نہ کیا جاوے۔ مثلاً طبی کالم کے لئے بدر کے صفحہ وقف کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ ہاں کوئی خاص نسخہ ۔۔۔۔۔۔۔ جو الہامی رنگ میں حضرت اقدس فرماویں۔ یا کوئی خاص تجربہ حضرت اقدس کا ہو تو اس کے اندراج کا ہرج نہیں۔ (۲) حضرت کی ڈائری مفصل ہو (۳) روزانہ درس حضرت مولوی صاحب مکرم کا دیا جاوے (۴) اگر نمبر ۲ یا ۳ سے کوئی جگہ بچے تو اور سلسلہ کے متعلقہ اُمور کے مضامین درج ہوں (۵) اشتہارات مناسب بیشک درج اخبار ہوں۔ لیکن اُن کے اندراج سے مضامین کے صفحات میں فرق نہ آوے۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

اخبار تحفہ سرحد بنوں

عیسائیوں کی حساب دانی کا نمونہ

کے ایڈیٹر صاحب نہایت غصہ سے بھرے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اخبار بدر کے ایڈیٹر نے اپنے اشتہار میں سفید جھوٹ بولا ہے۔ کہ قادیان سے ہفتہ وار نکلنے والا اخبار صرف ایک ہی ہے۔ یعنی بدر حالانکہ اسی جگہ سے اور اخبار بھی ہفتہ وار نکلتے ہیں اور مثال معزز ہمعصر الحکم کا حوالہ دیتے ہیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے۔ آجتک کبھی کسی نے ایسے اخبار کو جو مہینہ کی چند مقررہ تاریخوں پر نکلتا ہو اور اس کی اشاعت کیواسطے ہفتہ کا کوئی خاص دن مقرر نہ ہو۔ ہفتہ وار نہیں کہا۔ جو اخبار ہفتہ میں ایک مقررہ دن نکلے۔ اس کے سال میں ۵۲ پرچے نکل سکتے ہیں۔ اور جو ہر ماہ میں چار بار نکلے اس کے سال میں ۴۸ پرچے ہوسکتے ہیں۔ معزز الحکم ہمیشہ ہر ماہ میں چار بار نکلتا ہے اور پہلی تاریخ ہمیشہ ۱۰ر مقرر ہے اور یہ فرق تین ہے لیکن جہاں ایک برابر تین کے اور تین برابر ایک کے مانا جاتا ہو۔ وہاں یہ فرق کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اس واسطے ہم ایڈیٹر صاحب تحفہ کو معذور سمجھتے ہیں۔ تاہم ان کو نصیحت کرتے ہیں کہ تثلیثی حساب دانی کے اصول کو گرجا کی چاردیواری کے اندر دینے تک محدود رکھا کریں۔ ورنہ ان کو دنیاوی کاروبار میں بہت مشکلات پڑینگے ؛

www.aaiil.org

درس قرآن شریف

(سورۂ کفرون - سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۰ء)

(منقول از قلمی نسخہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب)

(اس مین سے جو عبارت مثلاً نحوی مسائل کے متعلق عام فہم نہ تھی - وہ چھوڑ دی گئی ہے)

اختار سبحانه تعالیٰ هنا - الکفرون - بدل قوله الّذین کفروا وعامة سنة الله فی القرآن الکریم والکتاب الحکیم - الّذین کفروا فما قال یاایها الذین کفروا - لان کلمة کفروا تدل بصیغتها الماضی علی الانقطاع والمضی فاومی ایماءً بل صرح تصریحاً بان المخاطبین من الکفر وصف لازم لهم اعاذنا الله تعالیٰ -

لآ اعبد - نفی بحرف لا - للحال و الاستقبال -

مآ تعبدون - ما اسمٌ مبهمٌ - جاء لابهام معبوداتهم علی اختلافهم لان المشرك لهٗ کل یومٍ معبود - بسبب هوائه وشهواته کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً -

تکویر الفعل بلفظ الحال والاستقبال عند الاخبار عن ذاته الطیبة المبارکة ایماء الی عصمته صلی الله علیه وسلم من الزیغ ولا نخراف والاستبدال فمعبوده صلی الله علیه وسلم واحد فی الماضی وکذا الحال والاستقبال بخلاف المشرکین -

لکم دینکم - ثمرة ماتعبدون و نتیجة لا انتم عابدون ما اعبد - الرجس القبیح الشرك - فقدم قسمتهم - ای هذا ما حصل لکم من عبادتکم و عدم توحیدکم قال الله تعالیٰ - فاما الذین فی قلوبهم مرض فزادتهم رجساً الی رجسهم وماتوا و هم کافرون -

عام سنت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ اپنی کتاب حکیم قرآن کریم مین جہان کہین کفار کا ذکر کرتا ہے - تو الّذین کفروا کرکے فرماتا ہے - لیکن اس کی بجائے اس سورۂ شریف مین الّذین کفروا نہین فرمایا - بلکہ یون فرمایا کہ یاایّہا الکفرون - اے کافرو - اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کفروا صیغۂ ماضی مین ہے اور انقطاع پر دلالت کرتا ہے - پس اللہ تعالےٰ نے یاایّہا الکفرون - اے کافرو! فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے - بلکہ صاف تصریح کر دی ہے کہ یہ مخاطب ایسے کافر ہین - کہ صفت کفران کے لازم حال ہو گئی ہے - ایسی حالت سے خدا تعالےٰ اپنی پناہ مین رکھے -

لا اعبد - مین تمہارے بتون کی نہ اب پوجا کرتا ہون اور نہ آیندہ کرون گا اس جگہ بتون کی عبادت کی نفی حرف لا کے ساتھ کیگئی ہے کیونکہ حرف لا کی نفی حال اور استقبال ہر دو پر مشتمل ہے نہ اب اور نہ آیندہ -

ما تعبدون - جو کچھ تم عبادت کرتے ہو - ما - اسم مبہم ہے اور مشرکون کے معبودون کے ابہام کی طرف اشارہ کرتا ہے - کیونکہ مشرک اپنی خواہش بے جا کے سبب خود اپنے اندر ایک شک وشبہ مین پڑا ہوا ہے - اور ہر روز نیا بت اپنے لئے تراشتا ہے - اور اس کا عقیدہ مکڑی کے جالے کی طرح بودہ اور کمزور ہے -

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیب اور مبارک کے متعلق غیر اللہ کی عبادت سے بیزاری اس جگہ حال اور استقبال مین دوبارہ کرکے جو بیان کی گئی ہے - اس مین اشارہ ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے معصوم ہین - کہ ان کی حالت مین کجی اور انحراف اور بدی کی طرف تبدیلی واقع ہو - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معبود زمانہ گذشتہ مین بھی ایک خدا ہی تھا - اور اب بھی وہی ہے - اور آیندہ بھی وہی ایک ہوگا - برخلاف مشرکین کے یہ حالت ہے -

لکم دینکم - تمہارے لئے پہل اور نتیجہ ہے - اس کا جو کچھ کہ تم عبادت کرتے ہو - شرک ایک قبیح رجس ہے - پس پہلے کفار کے حصے کا ذکر کیا گیا - کہ کفار کو غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ مل رہے گا - توحید سے انحراف اور بتون کی پرستش کا انجام تم پر ظاہر ہو گا - اور جگہ بھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے - وہ لوگ جن کے دلون مین بیماری ہے - اُن کے رجس پر اور رجس بڑھتا ہے - اور وہ حالت کفر مین ہی مر جاتے ہین -

www.aaiil.org

ولی دین - طابق اول السورۃ اخرھا فقال صلے اللہ لا اعبد ما تعبدون نحصل دین التوحید والاخلاص و طریق الصواب صراط الذین انعم اللہ علیہم وایضاً لکم حسابکم ولی حسابی فانصر واعز وافتح بلادکم مع بلادٍ اُخری - والناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - وستنفقون اموالکم ثم تغلبون فالدینان لا یتشارکان اصولاً وفروعاً ونتیجۃً -

فالسورۃ براۃً تامۃ

اور میرے لئے میرا دین - اس سورۂ شریف کا اول اُس کے آخر سے مطابق ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مین واحد خدا کی پرستش کرتا ہون - اور تمہارے معبودون کی پرستش نہ کی ہے - نہ کرتا ہون اور نہ کرون گا - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ توحید اور اخلاص کا دین مجھے حاصل ہوا اور صواب کا طریقہ مجھے ہی ملا - اور ان لوگون کا راستہ ملا - جن پر خدا تعالے کا انعام ہوا - مجھے ہی عطا ہوا - اور ایسا ہی تمہین تمہارا حساب بھگتنا پڑے گا - اور مجھے اپنا - پس میری نصرت کی جائے گی - اور میری عزت کی جائے گی اور مین تمہارے شہرون کو فتح کرون گا اور اُس کے ساتھ دوسرے شہرون کو بھی فتح کرونگا اور لوگ اللہ تعالے کے دین مین فوج در فوج داخل ہون گے - اور تم میری مخالفت مین اپنے مال بھی خرچ کرو گے اور پھر بھی مغلوب رہو گے - پس یہ دونون دین بلحاظ اصول اور فروع اور نتیجہ کے یکسان نہین رہینگے -

پس اس سورۂ شریف مین کفر سے پوری بے زاری ظاہر کی گئی ہے -

تشریح معانی الفاظ

قل - کہدے - بول - یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کی طفیل تمام مسلمانون کو ہے - کہ ایسے کفار کو جو کفر پر ایسے پکے ہین کہ نہ پہلے کبھی انہون نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور نہ آیندہ ان سے ایسی اُمید ہو سکتی ہے - ان کو کہدو - کہ تم جو اپنے کفر پر ایسے پکے ہو - اور مسلمانون کو برا سمجھتے ہو - اسی سے حق اور باطل مین تمیز ہو جائے گی - کہ تم اپنے دین پر پکے ہو اور ہم اپنے دین پر پکے ہین نتیجہ خود ظاہر کر دیگا - کہ کون سچا اور من جانب اللہ ہے اور کون جھوٹا اور شیطانی راہ پر ہے -

چونکہ اس سورۂ شریف مین کفار کو مخاطب کیا گیا ہے اور اُن کے مذہب کے بطلان کے واسطے ایک زبردست دلیل پیش کی گئی ہے اس واسطے یہ کلام بطور ایک چیلنج کے خدا تعالے نے اپنے رسول کو القا کیا اور اسی واسطے اس کے شروع مین لفظ قل آیا ہے - تفاسیر مین قل پر بہت بحث کی گئی ہے - خلاصہ اس تمام تحریر کا یہ ہے - کہ یہ سورۃ صریح الفاظ مین کفار کے ساتھ بے زاری کا اظہار کرتی ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ سمجھ جاوین - بہت نرمی کا سلوک کرتے تھے - اور اُن کی سخت سے سخت ایذا رسانی پر صبر کرتے تھے اور کسی کے ساتھ ذرا سی سخت کلامی بھی پسند نہ کرتے تھے - اس واسطے یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا - جس کا پہچانا آپ پر فرض ہوا - اور اس طرح آپ نے صاف الفاظ مین صراحت کے ساتھ اُن پر ظاہر کر دیا - کہ ایسے کفار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے -

یا ایہا الکفرون - سنو - اے منکرو - اس مین تین حروف ایک جگہ جمع کئے گئے ہین - یا (حرف ندا) - ایُّ (تخصیص کے لئے ہی) اور ھا (تنبیہ کا حرف ہے خبردار کرنے کے لئے) جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نہایت تاکید کے ساتھ اچھی طرح منکرون کے کان کھول کھول کر ان کو یہ پیشگوئی سنائی گئی تھی - کہ تم کو تمہارے اس طریقہ کا بدلہ ملنے والا ہے - اور تم دیکھ لو گے - کہ خدا تعالے توحید کے پرستارون کو تمہارے مقابلہ مین کس طرح کامیابی عطا کرے گا - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ یا - ندا ر النفس ہے اور ایُّ - ندا ر القلب ہے اور ھا - ندا ر الروح ہے - گویا نفس رُوح اور قلب ہر سہ کو مخاطب کیا گیا ہے - بعض نے لکھا ہے - کہ یا حرف ندا غائب کے واسطے ہے اور ای حرف ندا حاضر کے واسطے اور ھا تنبیہ کے واسطے - کیا حاضر کیا غائب سب کو نہایت تاکید کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے - انبیاء کی دعوت ہمیشہ اسی طرح نہایت تاکید کے ساتھ بار بار لوگون کو بلا کر اور مخاطب کر کے پہنچائی جاتی ہے - چنانچہ اس کی نظیر خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے پیدا کر دی ہے - خدا کا مسیح کس قوت اور زور کے ساتھ دنیا کی تمام قومون کے درمیان توحید کا وعظ کر رہا ہے نہ ایک دفعہ کہکر وہ خاموش ہو جاتا ہے بلکہ بار بار ہر ایک ذریعہ سے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچاتا ہے نہ صرف ایک زبان مین بلکہ اُردو - عربی - فارسی - انگریزی - پشتو - وغیرہ زبانون مین اس کی تبلیغ کا آوازہ دنیا کے چارکونون تک پہنچ رہا ہے رسالون مین اخبارون مین - اشتہارون مین - زبانی تقریرون مین - قلمی تحریرون مین غرض کوئی ذریعہ تبلیغ حق کا اُٹھا نہین رکھا گیا - اور آج دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جہان کے لوگ اس مسیح کے نام سے اور اس کے دعوے سے ناواقف ہون - خدا کے برگزیدون کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے - کہ وہ کھول کھول کر اور پہاڑ پہاڑ کر خدا کا حکم دنیا جہان کو پہنچا دیتے ہین اور اس حکم کے پہنچانے مین کوئی نہ وہ کسی دشمن کی دشمنی کی پرواہ کرتے اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی ڈرتے ہین - نادان ان کے مقابلہ مین اُٹھتے اور جوش دکھلاتے ہین - پھر تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور پھر ناامید ہو کر ناکام مرجاتے ہین پر وہ خدا کے بندے ہر روز اپنا قدم آگے بڑھاتے ہین اور خدا کی تائید سے کامیاب ہو کر رہتے ہین -

www.aaiil.org

خطبہ کسوف

نوشتہ محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑھی گئی۔ یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑھنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑھنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا یہ بھی ہمارے بعض حنفی بھائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دارالامان میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع ہوگئی اور ½۱۰ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت کر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑھکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑھی اور پھر رکوع کیا۔

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑھکر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر انا فتحنا پڑھی اور پھر رکوع کیا۔ غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ رکوع بھی کر سکتے ہیں۔ یہ نماز ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تھی۔ نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑھا جو نہایت ہی لطیف تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی پہلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اٹھتی ہے تو ہاتھ اس پر عمل کرتے ہیں جس سے روح و جسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے، غمی و خوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کسی سے محبت ہو تو حرکات سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے، انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سہل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا) دیکھی بات جسمانی تھی نتیجہ روحانی نکالا۔ اسیطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیطرف خیال کرو۔ کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکھائی اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث یعنے جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پھر جب مومن فارغ ہو چکے تو پڑھے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تھا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسیطرح کا روحانی چین پاتا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکھلائی کہ اللھم اجعلنی من التوابین والمتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر پھر قبلہ کیطرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں۔ یہی تعلیم رکوع و سجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسمانی اعضا سے ظاہر کیجا رہی ہے۔ زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان و مال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے اور حج کے افعال کو سمجھنے کیلئے مثال کو پیش نظر رکھئے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اٹھ دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اسکو نہ جاننے کے لئے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قویٰ قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلہ کن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے۔ انبیاء علیہم چونکہ روحانیات کیطرف توجہ رکھتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً فرمایا۔ اور آپ سراج منیر کیوں نہ ہوتے جبکہ آپنے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنے کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے۔ تو اس نظارہ سے آپکا دل پھڑک اٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک پیش آ جائے اس لئے آپنے اسوقت تک صدقہ و دعا استغفار۔ نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہونچنی شروع نہ ہو گئی۔ اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکھتا ہے جیسا باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں۔ اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرا جاتا ہے کہ کہیں ایسے اسباب پیش آ جائیں جس سے ہمارا انور دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے۔ اسلئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کی انکشاف کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں یعنی صدقہ خیرات کرتا ہے۔ استغفار پڑھتا ہے اور نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت و دورے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسیطرح دعا و استغفار سے مومن کے فیضان پہنچنے میں جو روکیں پیش آ جاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشے پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے سے بیخبر تماشہ کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ تم سراج منیر کے بیٹے ہو پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپنے ان آیات پر وعظ شروع کیا تھا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تھیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو سجوا کی تفسیر میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کر کے کہ بادشاہ کے پاس سوائے وسیلہ کے نہیں جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ تک

[illegible]

www.aaiil.org

لفظ قادیان احادیث نبوی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مضمون ذیل خاکسار نے حدیث کدہ پر لکھا تھا اور ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس صاحب کی خدمت میں باغ میں عرض کیا گیا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس پرچہ کو اخبار میں شائع کرایا جائے اس لئے پرچہ ہذا خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون کریں والسلام -

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی معہود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :- در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعہ ویصدقہ اللہ تعالی ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اہل بدر بثلاث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیہا عدد اصحابہ باسماءھم وبلادھم وخلالھم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اُس گاؤں میں سے خارج ہوگا یعنے ظاہر ہوگا جسکو کدہ کہا جاویگا اور اس کی اللہ تعالی تصدیق کریگا اور اُس کے پاس دور دور ملکوں سے اہل بدر کی گنتی پر جو تین سو تیرہ مرد ہونگے جمع کریگا اور اُس کے پاس ایک صحیفہ مہری ہوگا جسمیں اسکے اصحاب کے نام اور ان کے شہروں اور کوچوں کے نام درج ہونگے اس حدیث کی سند اصل کتاب میں دیکھنی چاہئے - اور اس حدیث میں نام قریہ جسے خروج مہدی کا بتلایا گیا بالفاظ یقال لہا کدہ - ان الفاظ میں محل غور چار نظریں ہیں - اول لفظ یقال میں دوم لفظ کدہ میں سیوم یہ کدہ کی ہا نفس کلمہ کی ہے یا وقف کی - چہارم یہ کہ یہ لفظ قادیان پر صادق آتا ہے یا نہیں - ان چار نظروں کو چار بحثوں میں تحریر کرتا ہوں -

بحث اول - یقال میں یہ لفظ مضارع مجہول باب قال یقول کا ہے جیسے قِیل ماضی مجہول اسی باب کی ہے اور عبد النبی حاشیہ تہذیب منطق میں لکھا ہے کہ لفظ قیل اگر دوسرے قیل کے مقابل آوے تو وہاں بیان اختلاف اقوال کا ہوتا ہے اور اگر لفظ اکیلا قیل آوے تو وہ کلمہ تمریض کا ہے جو ضعف قول پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے لفظ قیل کلمۃ تمریض تدل علی ضعف القول لورود المنقص جب قیل صیغہ ماضی مجہول کلمہ تمریض ثابت ہوا تو یقال صیغہ مضارع مجہول کلمہ تمریض کا بوجہ اولی ثابت ہوگیا یعنے اس قریہ کو کدہ بولنے والے عامی لوگ ہونگے جنکی بولی صحیح نہیں ہوتی - اور اون کے اقوال میں حروف تہجی کا پورا لحاظ نہیں ہوتا وہ تو قاف کو کاف بولدیتے ہیں اور عین کو ہمزہ اور ح کو ھ اسی واسطے نبی کریم صلعم نے لفظ یقال سے تعبیر فرمائی جو قائلین اوسکے عامی لوگ ہونگے نہ خاص لوگ - جو اہل علم ہیں جو قاف کو کاف سے الگ الگ نکلتے پڑھتے ہیں جیسے کہ - کرمان - بکاف باریک وخورد وقندہار وقادیان کو بقاف پر نکالتے

بحث دوم - کدہ میں یہ لفظ جو حدیث شریف مذکورہ میں وارد ہے اسپر حرکات وسکنات نہیں لگائے گئے اسکو کئی طرح سے پڑھا جانا ہو سکتا ہے - کَدَہ - کَدِہ - کَدُہ - کَدَہ - کِدُہ - کُدَہ - کَدْہ - کِدْہ - کُدْہ - کَدِہ - کَدَہ - کِدِہ - کُدُہ - وغیر ذلک ان الفاظ میں سے نمبر ۱۲ کادِہ بھی ہے اور قرآن کریم وا حادیث شریف کی جو رسم الخط عربی میں معروف ومصطلح ہے وہ اُن میں سے بہت حروف کو مد الف سے پڑھا جاتا ہے اور الف نہیں لکھا جاتا - جیسے مٰلِکِ یومِ الدّین کاہیم وکان من الکٰفرین - واولٰئک ہم الکٰفرون حقا واعتدنا للکٰفرین عذابا مہینا کا کاف ولام - پس اس رسم الخط کے لحاظ سے کادِہ لفظ بھی صحیح ہے بلکہ اس حدیث مذکورہ میں یہی لفظ اصح الصحیح ہے کیونکہ قرآن موجودہ اسی کی تصدیق کرتے ہیں - بعض وقت نقل کو واقع سے صحیح کیا جاتا ہے اور بعض وقت واقع کو نقل سے جیسے پیشینگوئی توریت میں جائے ظہور خاتم النبیین کا موضع تیمہ لکھا تھا اور واقعہ میں جائے ظہور آپ کا مدینہ طیبہ ہوا - جس سے اس نقل کو واقع سے صحیح کیا گیا کہ وہ تیمہ دراصل طیبہ تھا ایسا ہی اس جگہ میں بھی ہے - اور قاعدہ عرب کا یہ ہے کہ جب کسی لفظ کو صفیت سے نکال کر اسمیت کیطرف لیجاتے ہیں تو بعد اسکے ہائے وقف بڑھا دیا کرتے ہیں جیسے شافیہ کافیہ جو دو کتابیں علم صرف ونحو میں مشہور ہیں دراصل شافی وکافی تھے یعنی شفا دہندہ وکفایت کنندہ پھر صفیت سے نکلکر اسمیت کیطرف آگئے اور دو کتابوں کے نام ہوگئے - اُن کے آخر میں ہائے وقف بڑھا دیگئی - دیکھو چہار گلزار صفحہ ۵۰ -

بحث سوم - لفظ کادِہ کی ہا وقف کی ہے نہ نفس کلمہ کی اور ہا وقف کا اخیر کلموں میں لانا بہت معروف ومشہور ہے - ہاں کسی جگہ میں ہا وقف کا ملانا واجب ہے کہیں جائز - جواز کیصورت اس حالت میں بھی ہے جب کہ لام کلمہ حذف کیا گیا ہو جیسے لم یخشہ لم یرمہ لم یغزہ ان تینوں کلموں میں لام کلمہ محذوف ہے یعنی پہلے میں الف دوسرے میں ی تیسرے میں واؤ دیکھو شافیہ کے صفحہ ۷۵ میں اور کادِہ کو عامی لوگ کادی بولتے ہیں جیسا کہ عام دیہات گرد نواح قادیان کے عام لوگوں سے مسموع ہوا ہے - پس ی کادی کی کثرت سے حذف ہوگئی اور اکثر لفظوں میں حروف علت بوجہ کثرت استعمال ہی حذف ہوجایا کرتے ہیں اور حرکات حروف ماسبق کی ان محذوفات پر قرینہ ہوا کرتی ہیں جیسے فتحہ - جو حذف الف پر دلالت کرتی ہے اور کسرہ حذف ی پر اور ضمہ حذف واؤ پر - پس لفظ زیر بحث میں بھی دال کا کسرہ ہے جو حذف ی پر دلالت کرتا ہے - اور علم عروض میں لکھا ہے - بعض حروف ملفوظہ وغیر مکتوبہ ہوتے ہیں بعض غیر مکتوبہ ملفوظہ - بعض مکتوبہ ملفوظہ - اور حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ میں سے حروف اشباع بھی ہیں جیسے الف اشباع بعد فتحہ کے اور ی بعد کسرہ کے اور واؤ بعد ضمہ کے یعنی ان تین حرکتوں کے لمبا کرنے سے یہی تین حروف پیدا ہو جاتے ہیں - اور یہ حروف اشباع شعر میں اکثر جگہ اور نثر میں کم پیدا ہوتے ہیں - پس کادِہ جو لفظ حدیث شریف کا ہے اور اسمیں دال مکسورہ بعد کاف کے ہے جس کے ی کتابتاً محذوف ہے اس کسرہ دال کو اشباع کرنے سے ی پیدا ہو جاتی ہے جو قرینہ دوسرا ی محذوفۃ الکتابت کا ہے پس لفظ کادی جسکی کتابت پورے حروف سے کادیہ ہوتی ہے جو عامیان گرد نواح کی بول چال ہے - جبکہ عامیوں کی اکثر بول چال صحیح حروف سے نہیں ہوا کرتی اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں لفظ یقال کا بیان فرمایا - جو کلمہ تمریض کا ہے

www.aaiil.org

او ضعف قول پر دلالت کرتا ہے الحمد للہ والمنہ پیشینگوئی رسول کریم صلعم کی
درباره جگہ ظہور مہدی علیہ السلام حق ثابت ہوئی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا
کہ جگہ حضور مہدی علیہ السلام کی ملک عرب میں نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ فصیح اللسان
والبیان ہیں۔ بلکہ کسی اور ملک میں ہوگی۔ جسکا نام کادی ہوگا سو وہ یہی قادیان
شریف ہے جسمیں ظہور مہدی امام برحق کا صدی چہاردہ میں ہوا۔ جس کو فصیح البیان
قادیان بولتے ہیں اور عامی لوگ کادیہہ ۔

بحث چہارم۔ یہ لفظ کدعہ۔ قادیان پر بخوبی ثابت آ ناہی جیسا کہ بحث سوم
بمع مفصل بیان کیا گیا۔ اب اصل حقیقت قادیان اور اس میں ظہور مہدی کی بیان
کرتا ہوں۔ اس قصبہ کے اول بانی مبانی عہدۂ قضا پر سلطنت اسلامیہ کیطرف
سے ممتاز تھے۔ اور انہوں نے اس قصبہ کا نام اسلام پور رکھا تھا۔ چونکہ اور دیہات
بھی اس نام سے معروف ہیں جو دوسرے دوآبوں میں معمور ہیں اس لئے ان سے
فصل و تمیز کیلئے الفاظ قاضی ماجہی بڑھائے گئے کیونکہ اسلام پور جس دوآبہ میں آباد ہوا
اسکو ماجہہ بھی بولتے ہیں یعنی اسلام پور قاضی ماجہی۔ رفتہ رفتہ بباعث کثرت بول
چال کے صرف لفظ قاضی پر اکتفا کیا گیا۔ اور الفاظ اسلام پور و ماجہی حذف کئے گئے
چونکہ لفظ قاضی بضاد معجمہ تہا۔ اور قراء متاخرون نے صرف ضاد کو جو مشابہ ظا کے ہے
اور اس سے تمیز کرنی عامہ کو مشکل ہے اور قراء متقدمین نے ان کی باہمی تمیز کرنے کا
خاص حکم دیا ہوا تہا جیسا کہ کتاب شاطبی میں جو علم قرات میں اول درجہ کی کتاب ہے
لکہا ہے :- والضاد بجرج واستطالۃ - میز عن الظاء فانہا تجیٔ - اور یہ ظاہر
ہے کہ تمیز اسی چیز سے کیجاتی ہے کہ جس کے ساتھ مشابہت اور التباس ہو اسلئے انہوں
نے ضاد کو مشابہ دواد پڑہنا شروع کیا اور کرایا۔ اسلئے قاضی کو بہ دواد پڑہتے تہے
بسبب کثرت جہالت قادی سے مبدل ہوگیا بلکہ عامہ کی زبان پر کادی مشہور ہوگیا۔
کیونکہ عامہ کو نہ قاف کو کاف سے تمیز کرنیکی قدرت تہی نہ ضاد کو دال سے اور عامہ لوگ
اکثر الفاظ کے آخر پر وقف ضرور ملا دیا کرتے ہیں اسلئے کادہ ہوگیا۔ اسی واسطے مخبر صادق
صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ یقال لہ کدعہ فرمایا فتامل ولا تکن من الغافلین
پس میں خداوند کریم کا سو سو بار شکر کرتا ہوں کہ اس نے اپنے نبی صادق صلعم کی
پیشینگوئی کو موضع قادیان ظہور مہدی کے لئے حق و ثابت فرمایا۔ چونکہ قاضی
کی اولاد کو بھی قاضی کہا جاتا ہے اس لئے وہ قصبہ بسبب کثرت قاضیان کے
قادیان ہوگیا۔ وللہ الحمد

اور ضاد قاضی کو دال سے بدلنے کی ایک یہ بھی حکمت ہے کہ قاد
کے معنی اندہے کی لاٹھی پکڑنے والا ہے یعنی اسکو راہ بتلانے والا۔ چونکہ مہدی علیہ
السلام بہی روحانی طور پر اندہوں کی رہبری کرنے والا ہونا تہا اسلئے قادی
ہوگیا۔ اور بسبب کثرت اتباع و اصحاب خود قادیان ہوگیا۔ یہ جو کچھ لکہا گیا ہے صرف
ظاہری الفاظ کے مباحث ہیں۔ ورنہ امور غیبیہ کی پیشگوئی اکثر استعارات
و مجازات کے رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ پس پیشگوئی موضع مہدی کی استعارہ
اور مجاز سے ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کو مہدی کے ساتھ ایمان لانا ضروری تھا۔
اور ایمان بالغیب مقبول ہوا کرتا ہے اس لئے پیشگوئی میں صریح لفظ قادیان بیان
نہیں فرمایا گیا۔

یہاں اگر کوئی سوال کرے کہ ہمنے یہ تو مان لیا کہ مظہر مہدی کادیہہ ہی ہوگا لیکن
یہ کس طرح مانیں کہ وہ موضع یہی قادیان ہے بجواب اس کے کہا جائیگا کہ جب یہ ثابت
شدہ امر ہے کہ اخبار مہدی بطور پیشگوئی کے ہیں اور پیشگوئی کبھی ظاہری و حقیقی
الفاظ میں ہوا کرتی ہے کبھی استعاری و مجازی الفاظ میں۔ کبھی ان الفاظ کے ضمن
میں بطور حساب جمل۔ پس مہدی کے لفظ کو دیکھو کہ بحساب ابجد میم کے ۴۰ اور
ہ کے ۵ دال کے ۴ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے۔ اب ہم دیکھتے ہیں
کہ وہ کس ملک میں ظاہر ہوگا تو حسب اشارہ رسول کریم صلعم جو بجانب شرق فرمایا
تہا ملک ہند کو دیکھا تو ہ کے ۵ ن کے ۵۰ د کے ۴ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے
پایا گیا کہ ان کا ظہور اسی ملک ہند میں ہوگا۔ پہر ہم دیکھتے ہیں کہ ہند کے کس خطہ
میں تو خطہ پنجاب کو دیکھا تو بحساب ابجد کے ب کے ۲ ن کے ۵۰ ج کے ۳
دو الفوں کے ۲ اور ب کے ۲ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ مظہر آپ
کا ملک پنجاب میں ہوگا۔ پہر دیکھا گیا کہ کس قریہ یا شہر میں تو ایک شخص بنام
غلام احمد صاحب قصبہ قادیان میں مدعی مہدویت پایا اور اس قصبہ کا اصل
نام اسلام پور قاضی ماجہی تہا جو مخفف ہو کر صرف قاضی رہ گیا تہا جسکو عام
لوگ کادی بولتے ہیں جب اسکے پورے نام کیطرف غور کیا گیا تو اسکی ایک
جزو کو ماجہی پایا۔ بحساب ابجد میم کے ۴۰ الف کا ۱ ہ کے ۵ ج کے ۳
ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہی قریہ مظہر مہدی کا ہے۔

دوسری طرف سنہ کیطرف غور کیا گیا تو بحکم آیت کریمہ وعد اللہ
الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ثابت ہوگیا کہ خلفائے امت محمدیہ
مثل خلفائے امت موسویہ کے ہونگے اور خلفائے موسویہ میں سے خلیفہ
چہاردہم مسیح عیسے ابن مریم تہا جو صدی چودہویں میں ظاہر ہوا۔ پس چودہواں
خلیفہ امت محمدیہ کا بھی بنام مسیح عیسے ابن مریم صدی چودہویں کے سر پر
بہی ہوگا

پس اسی مدعی مسیحیت و مہدویت کو دیکھا گیا تو اسکی کتب پر **غلام احمد
قادیانی** لکہا ہوا پایا۔ جب اس نام کو بحساب ابجد دیکھا گیا تو جملہ
۱۳۰۰ پائے گئے جس سے پایا گیا کہ **یہی شخص صدی چہاردہم
کا مہدی و مسیح ہے اور وہ مدعی بھی اس امر کا ہے
اور اپنے صدق کے لئے اکثر نشانات دکھاتا رہا
اور دکھا رہا ہے پس یہی مہدی و مسیح موعود ہے**

الحمد للہ

راقم

خاکسار محمد عبد اللہ ولد مولوی خدایار صاحب مرحوم
ساکن بھینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور
۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

عزیز الدین

www.aaiil.org

دوستو خبر پکڑو

دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں کہ جسمیں نہ انتظار اوتار نہ آتے رہتے ہوں۔ ہندو دھرم عیسائی مذہب اسلام غرضیکہ تمام مذاہب موجودہ میں اوتار آتے رہتے ہیں اور اس زمانہ کے اوتار کا تو پہلے سے کھلے طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔

ہندو دھرم کی پوتر پستکوں میں صاف کل یگ میں کرشن بھگوان کا کلگی اوتار دھارن کرکے سنسار کا اودھار کرنا پایا جاتا ہے انجیل مقدس میں حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کا کھلا ذکر ہے قرآن شریف و حدیث پاک میں حضرت مسیح کے آنے کا اور آخری زمانہ کے مہدی کا ذکر صاف لکھا ہے۔ جب ہم بلا تعصب ان سب پاک کتابوں کو بنظر غور سے دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس اوتار کا جو مختلف ناموں سے بیان ہوا ہے آمد کا وقت یہی زمانہ ہے۔ اب جو حضرات ہیں وہ بخوبی جان سکتے ہیں کہ یہ زمانہ اب کیسا آ گیا ہے۔ خدا پرستی مفقود۔ ادب و آداب نابود دینداری و ہمدردی کا خاتمہ۔ بجائے بندگی فقط دکھلاوا۔ نفسی نفسی کا دور۔ ہمہ اوست کا شور بہت ہے۔ دھرم ایمان کا نور غرضیکہ کیا عرض کروں راستی کی جگہ ہے اور جھوٹ کو عزت مل رہی ہے ان باتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس میں نیک لوگوں نے خدا کی پناہ مانگی ہے یہ وہی زمانہ ہے کہ جسکو گھور کلجگ اور ظلمت اور اندھیر وغیرہ ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ وہی وقت ہے تو پھر ضروری تھا کہ اس زمانہ میں اوتار آتا جیسا کہ اوتار بھی آ گیا ہے اور جب اندھیرا چھا گیا تھا تو ضروری تھا کہ خدا اپنے وعدہ کے مطابق جو اس نے اپنے پیارے نبیوں کے ساتھ کیا تھا اندھیرے کے دور کرنے کے واسطے سورج نمودار ہوتا۔ سو خدا کے فضل سے ہمارے سدھار کیواسطے وہ پرتاپی آ گیا ہے۔ کل اوتاروں و نبیوں کا مثیل جس کا ظاہرہ مبارک نام غلام احمد ہے نازل ہوا وہ نازل کہاں ہوا

ہند کی پاک بھومی پنجاب کے دارالخلافہ لاہور کے مشرق جانب دارالامن قادیان میں تاکہ اس پوتر استھان سے ہر ایک مذہب اور قوم مستفید ہو۔ اس بزرگ کے اوتار ہونیکا یہ پورا ثبوت ہے کہ اس کے مقابلہ پر آج تک کسی نے اوتار کا دعوی نہیں کیا اور جس نے کیا ذلت پر ذلت اٹھائی اور یہ بھی ثبوت اس کے اوتار ہونیکا کامل ہے کہ اگر یہ بزرگ جھوٹا دعوی کرتے تو ضروری تھا کہ خدا کا قہر ان پر پڑتا اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہتا کیونکہ خدا جھوٹے کو ہرگز اسقدر مہلت نہیں دیتا۔ اور پھر آسمان نے بھی جو ان کے اوتار ہونے کیواسطے دو گواہ پیش کئے ہیں وہ بھی بڑے معتبر ہیں یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگا کر بتا دیا ہے کہ کیا آگے کبھی ایسا ہوا نہیں ہرگز نہیں زمین نے بھی اس بزرگ کی صداقت پر مہر کر دی۔ یعنے زلازل اور طاعون دو کامل گواہ کی جیتی جاگتی شہادت نے ثابت کر دیا کہ یہ بزرگ وہی اوتار ہے جسکا وعدہ پہلے ہی سے تھا اس سے منحرف ہونا شیطانی کام ہے۔ اب غور کیجئے کہ اس بزرگ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے غور سے سنو۔ اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام عیش و عشرت پر لات ماری اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے تمام لذیذ لذات دنیاوی کو ترک کر دیا اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے اسقدر گریہ زاری سے دعائیں کیں کہ آپکی مشورات نے تمہاری خاطر سخت تکلیف اٹھائی۔ اے دوستو آپکی خاطر اس نے اپنی نورانی پیشانی کو حد درجہ تک عالی دربار میں گھسا۔ اے دوستو دیکھو آپکی خاطر اس بزرگ نے خدا کے آگے اسقدر بھوکے رہ کر منتیں کیں کہ اس کا جسم مبارک سوکھ گیا۔ پیارے دوستو آپکی خاطر اس نے بھوک اور پیاس کو مار دیا۔ فقط چند گھونٹ پانی اور جو کی روٹی پر شکر کیا۔ اے دوستو آپکی خاطر اس بزرگ نے نیند کو بھی سفر کر دیا۔ ایسے ایسے دکھ اور رنج اس بزرگ نے کیوں اٹھائے اپنے آپکو خوش کرنے اور آپ لوگوں کی سدھار کیخاطر۔ افسوس صد ہزار افسوس اسکے عوض اس بزرگ سے کیا سلوک کیا گیا اسکو کافر کافر پکارا گیا۔ اسکو دشمن جہنم کا بھنگی بنایا گیا۔ اس بزرگ پر مقدمات بنائے گئے۔ اس بزرگ کو لالچی حرصی بنایا گیا اور سودائی دیوانہ کا خطاب دیا گیا آہ آہ اس بزرگ کو مکار کہنے سے بھی عار نہ کی گئی حیف حیف اس بزرگ پر تہمتیں

اور نہیں تو کیا لگائی گئیں اُف یہ بزرگ اپنے تن من اور دھن جن لوگوں کیلئے خدا کی راہ میں فدا ہو گیا انہوں نے آپکی کچھ بھی قدر نہ کی لیکن کی بلکہ اسکو تحریر اور تقریر سے جھٹلایا اور ستایا اسپر تمسخر کیا گیا میرے پیارے بزرگو محبو غمخوارو افسوس صد افسوس ایسا کوئی رنج نہ رہا جو اس بزرگ کو نہ پہونچایا گیا ہو کوئی عیب ایسا نہ ہوگا جو اس بزرگ کے ذمہ نہ لگایا گیا ہو۔ اے دوستو جیسے جیسے اس بزرگ کے آگے رکاوٹیں ڈالی گئیں ویسی ویسی اس نے ترقی پر ترقی کی جیسے جیسے اس روشنی کو بجھانے کی کوشش ہوئی ویسی ہی یہ روشنی دور دور پھیلی آہ آہ اندھوں نے اس روشنی سے حصہ لیا برُا نہ لیا جیسے جیسے اسکی کلام بلند ہونے لگی بد نصیبوں نے سنا ان سنا جس قدر اس بزرگ کے مبارک ہاتھوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی گئی اسی قدر انکو تقویت ہوتی گئی بلکہ دل کے مردہ زندہ ہوتے چلے گئے حیف تعصب و حسد اس پاک روح پر افترا باندھے گئے۔ خواہ گزشتہ بزرگان پر بھی حرف آ جائے کوئی پرواہ نہ کی گئی یا اس بزرگ کے اوپر حرف لانیکی خاطر سب کچھ منظور کیا گیا۔ واہ واہ اے کامل بزرگ سختیوں و تکلیفوں اور رنگا رنگ کی مصیبتوں کو تو نے سہا سوائے اوتار کسی اور کا حوصلہ نہیں ہو سکتا۔ ذرا شکایت نہ کی اور نہ کوئی رنج منایا اور نہ کوئی کسی کے حق میں بد دعا ہی کی۔ کیا تو یہ کیا کہ بھلائی ہی کی اپنے رب العالمین کے آگے نہایت درد بھری پکار سے فریاد کی کہ اے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پر گناہ ہوں تو میرے پر رحم کر اور ان لوگوں کو جو تیری تابعداری سے نافرمان ہو رہے ہیں ہدایت دے اور سیدھا راستہ پر چلا تاکہ یہ لوگ تیرے عذاب سے بچ جاویں بتلاؤ دوستو کہ سوا خدا کے پیاروں کے اور کس کا حوصلہ ہے کہ اپنے مخالفوں کے حق میں نیک دعائیں کرے۔ پیارے مہربانو کس واسطے آپ اس بزرگ سے متنفر ہو اور اس واسطے آپ اس سے خفا ہو اور رنجیدہ ہو کہ اس نے فرمایا کہ بت پرستی پیر پرستی قبر پرستی سورج پرستی آگ پرستی تثلیث پرستی خود پرستی کو چھوڑ کر ایک واحد خدا کی پرستش کرو کیا آپ اسواسطے اس بزرگ سے گریز کرتے ہو کہ اس نے فرمایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے اس کا کوئی باپ نہیں اسکا کوئی بیٹا نہیں روح اور عناصر اس کے ہی بنائے ہوئے ہیں وہی سب کا خالق ہے وہی سب کا مالک ہے۔ کیا مہربانو آپ اس واسطے اسکی بات پر کان نہیں لگاتے کہ اس نے فرمایا کہ اپنے نفس کو مار ڈالو اسی کے ساتھ جہاد کرو اور کوئی جہاد کرنے کرانیوالا نہیں آئیگا اے صاحبان کیا اسواسطے آپ اسکی کلام کو غور سے سننا نہیں چاہتے کہ جو کچھ اسکو رحیم کریم کی درگاہ سے حکم ہوتا ہے وہی سناتا ہے تاکہ آپ لوگ اسپر عمل کرکے دو جہان کی

تمام نعمت سے مالا مال ہو جاویں۔ اے دوستو یہی بزرگ ہے یہ وہی امام ہے یہ وہی پاک مسیح ہے یہ وہی اوتار ہے جس کے درشن دیدار کیواسطے اگلے بزرگوں نے بڑے بڑے تپ اور بندگیاں جنگلوں اور غاروں میں بیٹھ کر

رسید زر

۴ - جنوری ۱۹۰۷ء عہ ۱۳۶۲ نذیر احمد صاحب عہ/
۵ - ۱ // // عہ ۳۴۷ صدر الدین صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۱۴۷ محمد اکبر صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۳۶۰ غلام محمد صاحب عہ/
۵ - ۱ // // عہ ۲۶۴ حیات محمد صاحب عہ/
۵ - ۱ // // عہ ۳۸۱ گلزار محمد صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۱۴۱۳ عبد الحمید صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۱۴۱۴ شمس الدین صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۳۰۶ محمد الدین صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۱۴۱۵ محمد صدیق صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۲۸۰ محمد الدین صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۶۴ نور احمد صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۷۶ محمود علی صاحب عہ/
۵ - ۱ // // عہ ۲۹۰ وزیر محمد صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۶۰ محمد اسماعیل صاحب سے ر
۵ - ۱ // // عہ ۲۰۶ دولت علی صاحب عہ/
۷ - ۱ // // عہ ۵۴ مرزا غلام حیدر صاحب عہ/
۷ - ۱ // // عہ ۲۰ محمد اسماعیل صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۳۲۵ مولوی چراغ دین صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۳۸ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۴۲۹ نبی بخش صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۳۶۵ ایس ایم یوسف صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۵۵ رحیم بخش صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۶۸ عبد اللہ صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۶۵ محمد اکرم بیگ صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۰۷ میر محمد اسماعیل صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۲۴۹ مولوی کرم داد صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۲۴۵ محمد سعید صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۳۴۱ محمد حسین صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۴۲۲ حکیم امام الدین صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۳۶۰ زمان شاہ صاحب سے
۷ - ۱ // // عہ ۱۲۸ مولوی عبد الحمید صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۴۲۳ گوہر علی صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۴۲۴ محمد موسیٰ صاحب سے ر
۷ - ۱ // // عہ ۱۴۵۵ غلام محی الدین صاحب سے ر

ضرورت نکاح
النخطبۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید۔ معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔
ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

"تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق" نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں۔ منیجر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴⅓	۳½	۱	۲/

یہ اجرت پہلے ہی کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لندن اسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیونکی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دیے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہانسے آوینگے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوے گا احمدی ہوں۔

۲ - مجھے کاشتکارونکی بھی ضرورت ہے ایک سکھا من پل تک کے واسطے میں زمین دیسکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کار دی جاوے گی مکانات اور آلات کسا وزری کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دونگا۔ زمین قریبًا چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہاں پیدا ہوتی ہے بیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے اس لئے زاید اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔ احمدی ہوں۔
حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرمائیے

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر تمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کیلئے مفید ہو نکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اسلئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہئیے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۲ر مجلد ۲۸ر
درثمین ״ ״	حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔	بے جلد ۴ر مجلد ۶ر
جنگ مقدس ״ ״	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا گیا ہے۔	۷ر
الوصیۃ ״ ״	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دیگر مذاہب۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطف پیرایہ میں دیا ہے۔	۲ر
سناتن دھرم پارہ قرآن	ضمیمہ نسیم دعوت تین پارے ہیں	۔ر فی پارہ ۵ر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے	۸ر
سرّ الشہادتین ״ ״	سورۃ الیسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔	۱ر
الموعظۃ الحسنہ ״ ״	سورۃ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۲ر
اعلام الناس حصہ دوم ״	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید۔	۳ر
ضیاء النفاس عن وسواس الخناس	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۱۰ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱۰ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ اول	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳ر
کشف الالتباس مصنفہ مولانا احسن صاحب	مولوی محمد بشیر کے فتوے در بارہ تاخیر وقت نحر در اضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱ر
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۲ر
قطعہ ذبح کل شئی ہالک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے	۔ر
نور الدین از علامہ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب	۰۸ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں انکا منظوم ترجمہ اور جہاں پایا جاتا ہے جس طرح ملنا	
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۱۲ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۰ر
القول الصریح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے دجال یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر
کاسر احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۔ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
رؤیا صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔	۴ر
سراج الحق حصہ اول دوم تا پنجم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رد سے۔	۱۰ر
السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی ״ ״	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱ر
کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی	پنجابی نظم	۔ر
نظم مستورات	پنجابی نظم۔	۔ر
الہدیۃ المستدیلہ	معترضین وہابیہ اور احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

لوکل خریداران عہ

جلد (۶)

۱۶۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء

گورنمنٹ عنہ

نمبر ۵

بروز جمعرات

گر چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

بقیہ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً و مصلیاً ۔ ایہا الاحباب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا ۔ کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۵ء مین شائع ہو چکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا ہی ہے ۔ اغلبکہ اون بعض صاحبون نے اس کا مضمون اکثر ون کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور رشتہ ذیل کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (نمبر اوّل) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے ۔ جو حدیث نواس بن سمعان مین موجود ہے ۔ کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ۔ یعنے مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگون سے ان کے درجہ جو بہشت مین ان کو عنایت ہونگی بیان کریگا (منتخب کنز العمال) ومسلم ۔ اور پہر دیکہو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معہ اپنی اون نعماء کے جو اس مین ہین ۔ دکھلایا بھی گیا ۔ اور اس کی نسبت یہ الہام بھی ہوا کہ انزل فیہا کل برکۃ یعنے اس مین ہر ایک قسم کی برکت الٰہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کی جو یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ہی پوری ہوتی ہے ۔ (نمبر دوم) حضرت آدم سے لے کر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر مین دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر مین دفن کرنے کو اللہ تعالے نے انسان کے حق مین اپنی نعمتون مین سے ایک نعمت شمار کیا ہے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ ثم اماتہ فاقبرہ ۔ یعنے پہر اس کو موت دی تا کہ جن دنیا سے نجات پاکر نعمائے ابدی بے دود مین داخل ہو اور قبر مین اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان مین اکثر لوگ اپنے وطنون کی محبت کو چہوڑ کر اور مہاجر ہو کر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ مین داخل ہو گئے ہین ۔ اور اکثر لوگ دور دراز ملکون سے آتے ہین کہ یاتون من کل فج عمیق اور عرصہ تک اقامت بھی کرتے ہین چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان مین گاہے ماہے موت و فوت بھی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل ؎ بدین چشمہ چون ما بسے دم زوند ۔ برفتند چون چشم برہم زدند ۔ لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان مین ہونا ضروری تہا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اون غرابے سے بھی کم عقل ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ مین مذکور ہوا ہے ۔

(نمبر سوم) حضرت اقدس نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بہی بہت دعائین کی ہین اور بعد مستجاب ہونے اُن دعاؤن کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکہا گیا ہے ۔ تب اس مقبرہ بہشتی کے لئے اراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے ۔ تاکہ اُن دعاؤن مین ہم شامل ہون جو الوصیۃ مین مندرج ہین

(نمبر چہارم) یہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہکر قائم رہیگا ۔ جیسا کہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ مین مندرج ہے ۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکہہ لیا ہے ۔ تو یہ الہام بہی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ علم ازلی مین اس سلسلہ کا مبداء اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹھہرا ہوا تھا ۔ کما فی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان مین ہونا بہی ضروری تہا جو قیامت تک قایم رہیگا ۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتھ واقع ہوتے ہین ۔ لہذا تمہاری سعیون اور کوششون کا ہونا بہی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنات کے مستحق ہو جاؤ ۔ اور دین و دنیا مین مخالفین منکرین پر فائق رہو ۔

(نمبر پنجم) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بہی منظور ہے جیسا کہ سنت اللہ ہے ، جو تمام انبیاء مین جاری رہی ہے ۔

www.aaiil.org

کما قال اللہ تعالیٰ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ جانتے ہین کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور ان کا امتحان نہ لیا جاوے گا۔ (نمبر ششم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن مین اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکھا ہے۔ تاکہ بعد وفات حضرت اقدس کے بھی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہے۔ جیسا کہ آپ کی حیات مین ہو رہی ہے۔ آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے۔ الا ماشاء اللہ اور اسی لئے احباب سے یہی درخواست کی ہے۔ کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہان تک ممکن ہو اپنے احباب مین ہر ایک صاحب اشاعت کرین اور ضرور کرین۔ اب بعد ان امور ستہ ضروریہ گذارش ہے کہ ۱۹۰۵ء مین جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کے احباب کیطرف سے بہت کم ہوئی ہے تو شاید اسکا سبب یہ ہو کہ خود رسالہ الوصیت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہین پہونچا ان کے پاس بھی پہونچا دیا جاوے۔ بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے۔ تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہو جاوے۔ پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا مین نظر و غور کرنا ضروری ہے۔ مضمون نمبر اول تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت مین جو پیشگوئی تھی۔ اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم مین تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے و نعوذ باللہ منہ۔ اور ضرورت مضمون مندرجہ نمبر دوم مین تو کچھ کلام ہی نہین ہو سکتا۔ کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروریات سے ہے اور قادیان جیسی بستی مین بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت مین تحریر فرمایا گیا ہے۔ جسمین مصارف اشاعت اسلام بھی ملحوظ نظر ہین کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ کلام نبوت یعنی یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی انزل فیہا کل برکۃ وغیرہ پر بھی نظر کی جاوے۔ تو پھر فرمایئے کہ اس بارہ مین تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا ہے اور نمبر سوم مین اگر غور کیا جاوے۔ تو ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ مین سابقت اور پیشدستی دکھلانی چاہئے۔ کیونکہ ہم نے آجتک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہین دیکھی جس مین آپ کو اجابت دعا کا علم بھی دیا گیا ہو اور پھر خالی ہو گئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت کا علم بھی آپ کو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہو گئی ہین وہ دعا کیونکر خالی جا سکتی ہے اندرین صورت کیا ہم کو زمانہ بعد الموت کا آنیوالا نہین ہے۔ جو ہم اس مین تساہل کرین کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہیگی۔ مضمون نمبر چہارم سے سہل انگاری اپنے اس حصہ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مین تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام براہین احمدیہ مین ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سر دفتر مخالفین نے بھی تسلیم کر لیا تھا گو بعد کو بلا وجہ موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہو گیا ہے پھر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود بھی دیکھ لیا ہے ورنہ کوئی بتا دے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ محبت مین نشانہائے آسمانی مین روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ مین اس سلسلہ احمدیہ سے بڑھکر اور فایق ہو اور ابھی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے۔ آئندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی۔ ورنہ اس کا آغاز کیون ہو چلا۔ یہی ہمارا ایمان ہے پھر اگر ایسی فوقیت حاصل کرنے مین تغافل کرین تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدون سے جو اس الہام مین موجود ہین اور مضمون نمبر پنجم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے صادق الایمان ہو کر دنیا سے گذرین اور اسلام اور فرمانبرداری الٰہی کی حالتمین اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرین کما قال اللہ تعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ پس جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پھر بحکم آلٰہی قرار دیا ہے اور پھر اس جانچ اور امتحان لینے کی بھی تصریح کر دی ہے پس ایسے امر مین جو بحکم آلٰہی معیار قرار دیا گیا۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پھر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ و نعوذ باللہ من ذالک

(۶) بالآخر مضمون نمبر ششم پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو جائز ہے کہ اس کے باغبان ہو نہین بھی ہم تساہل کرین اور مسیح موعود کے نائب ہو کر دین اسلام کے خدام نہ بنیں اسی باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا مین کرین گے وہی تو بعد موت کے ہان وہی تو بصورت باغ جنت کے متمثل ہو گی بھلا بتلاؤ تو کہ اس چودھوین صدی مین کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم پیرو ہو کر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی مین کوشش کر سکین اس زمانہ مین تو نقشہ یا تو ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظر آ رہا ہے یہی تو ہماری کوششین ہین جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی مین کیا دیگی تو وہ مقبرہ بہشتی ہمارے ہو نگی پس جاگو اور اٹھو دنیا چند روز ہے اور حوادث و زلازل در پیش ہین۔ سہ الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد۔ پئے حرص دنیا مدہ دین بباد۔ احباب کی اطلاع کے واسطے یہی چند سطور کافی ہین رسالہ الوصیت بھی دوبارہ مطبوع ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ پہونچیگا۔ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء۔ محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔ دام السلام

اس رقیمۃ الوداد کے خاتمہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہین یا اس حدیث کے بارہ مین جو مسیح موعود کے حق مین فرمائی گئی تھی کہ یدفن معی فی قبری ان کا بھی پورا قلع قمع کر دیا جاوے اگرچہ جواب ان شبہات کا گذر بھی چکا ہے پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث مین وارد ہوا ہے۔ فیدفن معی فی قبری۔ اس کے معنے کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک تو یہی نہین ہو سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی قبر مبارک جو عالم شہادت مین مدینہ منورہ مین موجود ہے۔ وہ کھودی جاوے گی اور پھر اس مین مسیح موعود دفن کئے جاوین گے و نعوذ باللہ من ہذا المعنی الفاسد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جس مین آنحضرت صلعم تشریف رکھتے ہین اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا قبر با عرض و طول بعد مثل عالم شہادت کے نہین ہو سکتا ورنہ اس حدیث متفق علیہ کے کیا معنے ہون گے جس کے یہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ مین موجود ہین۔ فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو دو فرشتے قبر مین میت سے سوال کرنے آتے ہین کہتے ہین کہ تو اس رجل یعنی محمد صلعم کی رسالت کے بارہ مین کیا اعتقاد رکھتا تھا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میت کے پاس ہر وقت موجود ہو جاتے ہین حالانکہ آنحضرت کا وجود باوجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ مین مدفون ہے پس قبر سے مراد بہشت برزخی ہوا۔ اور پھر دوسری حدیث مین بتعدد الفاظ آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک فراخ کر دی جاتی ہے اور یہ الفاظ بھی ہین۔ کہ یفسح لہ فیہا مد بصرہ یعنے جہان تک اس کی نظر پہونچتی ہے اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر نہین آسکتی۔ اور جبکہ مومن کے لئے اس کی قبر مین یہ فراخی اور وسعت ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی قبر کے لئے اس قدر وسعت ہونی چاہئے کہ جس قدر کل جنتون کی وسعت ہے کیونکہ تمام جنات کے مالک تو آپ ہی ہین اب دیکھو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنے کیسے صحیح اور درست ہو گئے ہین چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ مین وارد ہے کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ۔ تو مسیح موعود بھی بطفیل غلامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنیوالا ہوا اور وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یعنے اعلیٰ درجہ کے بہشت برزخی مین جگہ پانیوالا ہوا خواہ مدینہ منورہ مین دفن ہو اور خواہ کسی اور قطع ارض مین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً مدفون ہو آپ ہی کی قبر مین مدفون ہوا۔ اور یقیناً وہ بھی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان مین مخبر صادق کی پیشین گوئین کو پورا کرنیوالا ہوا۔ اور یہی وہ قبر برزخی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بھی چند آیات قرآنی مین باین نظم۔ عبارت بیان فرمایا ہے۔ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف۔ تو اس سے

راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس داخل ہو تو ہمارے خاص بندوں میں اور داخل ہو ہمارے بہشت میں وہ یہی بہشت برزخی ہے جس کو عالم شہادت میں قبر کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے پس مسیح موعود کا آپ کی قبر مبارک میں یعنے بہشت برزخی میں ہونا ہی ثابت ہوا۔ اور یہ تخصیص ایک فضیلت خاصہ ہے جو دوسرے مومنین کو حاصل نہیں۔ ایضاً قال اللہ تعالےٰ۔ قیل ادخل الجنۃ۔ یعنے جبکہ اس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب کیا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ بعد شہادت کے وہ مرد جنت برزخی میں داخل ہوگیا اور یہی بہشت برزخی اس کی قبر ہوئی۔

ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی مقعد صدق عند ملیکٍ مقتدر۔ یعنے متقین بیچ جگہ صدق کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق کے ہیں یعنے بہشت برزخی میں اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب میں ہیں۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کو آپ کی قبر میں مدفون ہونے کی کیا خصوصیت ہے۔ سو یہ تخصیص واسطے اظہار زیادتی شرف وعزت وتعظیم اور فضیلت مسیح موعود کے ہے کیونکہ اس کی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی عزت ہے کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اس کے لئے فرمایا گیا ہے نہ کسی اور کے لئے۔ اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بھی پوری ہوئی ہے۔ حدیث نسائی باب غزوۃ الہند میں وارد ہوا ہے۔ کہ عصابتان احرزھما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسیٰ ابن مریم۔ یعنی دو گروہ ہیں کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالےٰ نے ان دونوں کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے۔ کہ قتال کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو تصریح اس کی مسک العارف میں۔ اس مقبرہ بہشتی نے اس پیش گوئی مخبر صادق کو بھی پورا کردیا۔ اب مخالفین کون کون حدیث وآیت کی تکذیب کریں گے۔ اور ان کی تکذیب کے لئے اب کون سا مفر باقی ہے۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ و ۲۔ مقبرہ بہشتی	صفحہ ۷ تا ۱۰۔ شرک اور اس کی بیخ کنی
صفحہ ۳۔	
صفحہ ۴۔ المفتی۔ ضروری اپیلین	صفحہ ۱۱۔ ضرورت نکاح۔ ضرورت
صفحہ ۵۔ ۶۔ درس قرآن شریف	صفحہ ۱۲۔ اشتہار کتب

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر وعافیت ہیں۔ پچیس تاریخ روز جمعہ کو یہاں عید اضحیٰ ہوئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید پڑھا اور قربانی کے اغراض بیان کئے۔ بیرونجات سے نماز عیدین شامل ہونے کے واسطے بہت سے احباب تشریف لائے تھے۔ جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب بابو محمد اشرف صاحب شیخ عبد الحمید صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب تاجر۔ کپورتھلہ سے منشی محمد اروڑا صاحب۔ شیخ فیض قادر صاحب۔ نماز ½ ۱۰ بجے کے قریب شروع ہوئی اور نماز جمعہ ہر دو مساجد میں پڑھی گئی۔ جمعہ کا خطبہ چھوٹی مسجد میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پڑھا۔ بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جمعہ کے دن عید آجاوے۔ تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے۔ اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے۔ تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں فقط

دعا مدد۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نو مسلم طالبعلم ساکن قادیان اور میاں محمد اشرف صاحب سابق طالب علم قادیان ہر دو امتحان انٹرنس میں جانے والے ہیں اور احباب سے دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ۔ سربلند خان صاحب ملتان شہر سے اپنی مرحوم بیوی کیواسطے اور مولوی بوٹیخان صاحب اپنے شہر کی ایک مرحوم احمدی لڑکی حسن بی بی نام کیواسطے اور میاں محمد شریف صاحب اپنے مرحوم بھائی میاں بخش خان کیواسطے جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈائری مرتبہ اکمل صاحب

۳ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ہمارے کلام عربی پر جو بعض نادان اعتراض کرتے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے نہیں پڑھتے اگر تدبر سے پڑھیں تو معلوم ہو کہ وہ بھی ان کی خود ساختہ صرف ونحو سے نہیں بچتے۔ دیکھیے شمس کو جب حضرت ابراہیم نے دیکھا تو فرمایا۔ ھذا ربی۔ حالانکہ شمس مؤنث ہے یہ لوگ کلمہ کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ لفظ جو معنی مفرد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ مگر قرآن مجید میں کلام تام کو کلا انہا کلمۃ ھو قائلہا کہا ہے۔ ایسا ہی تکرار کو یہ لوگ خلاف فصاحت سمجھتے ہیں مگر قرآن مجید کی کئی آیات میں تکرار ہے۔ تکرار تسلی کے لئے ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی الہامات مجھے بیسیوں دفعہ ہو چکے ہیں۔ انسان کے قلب پر جو ذہول ہو جاتا ہے اس کے ہٹانے اور تاکید کے لئے ہی تکرار ہوتا ہے۔

عجبت کا صلہ لام ہونے کے لئے اعتراض کیا گیا تھا۔ مگر جب سب سے پہلی حدیث باب الایمان کی پیش کی گئی۔ تو معترض نے کیسی منہ کی کھائی۔

اعجاز احمدی کے ساتھ جو قصیدہ ہے۔ اس کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ منعہ مانع من السماء۔ الہام کئی رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ کسی کو اس کے جواب کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ اگر کسی نے جرأت کی بھی تو اس کے تمام یا شائع کرنے سے پہلے ہی مرگیا۔ اور ہماری صداقت پر مہر کر گیا۔

حفظان صحت کے لئے قرآن مجید نے تمام اصول بیان کر دئیے ہیں والرجز فاھجر کیا چھوٹا سا جملہ ہے اور اس میں تمام مدارج صفائی کو درج کر دیا ہے یہ ظاہری باطنی صفائی کے احکام پر حاوی ہے، اور کھانے پینے کے متعلق فرمایا۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے، کہ عرب کے رہنے والوں میں پاک تبدیلی کر دی اور آپ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے متفرد ہیں ان لوگوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ تھی۔ کہ ماں سے بھی زنا کرنے میں نہ جھجکتے تھے۔ جبھی تو فرمایا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ ورنہ قرآن مجید بے فائدہ کوئی حکم نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ سب کچھ دعا کے زور سے کیا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک۔ دعا کے راز سے اکثر لوگ واقف نہیں۔ جب تک اس درجہ تک دعا نہ پہونچے۔ کامیابی محال ہے +

www.aaiil.org

المفتی

۲۸ **مسمریزم** - ایک شخص نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ مسمریزم کیا چیز ہے حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے۔ "مدت ہوئی کہ مین نے مسمریزم کے لئے توجہ کی تہی کہ کیا چیز ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا تہا - ھذا ھو التّرب الذی لا یعلمون -

۲۹ **طلاق ایک جلسہ مین** - ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو خط لکہا اور فتوی طلب کیا کہ ایک شخص نے از حد غصہ کی حالت مین اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی - دلی منشا نہ تہا - اب ہر دو پریشان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہین چاہتے - حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے "جو ایسے کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ مین طلاق دے۔ تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہو سکتا ہے۔ صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہئے ... اسی طرح ہم ہمیشہ فتوے دیتے ہین اور یہی حق ہے - والسلام

ریویو

اخلاق انسانیہ - یہ کتاب ابوالفرج بن ہندو کی کتاب الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ کا اُردو ترجمہ ہے جو کہ مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی عظیم آبادی نے سلیس با محاورہ زبان مین کیا ہے۔ اس مین یونان قدیم کے حکماء ارسطوطالیس۔ سقراط۔ بقراط۔ جالینوس دیوجانس۔ افلاطون۔ وغیرہ چالیس سے زائد مشاہیر کے اقوال درج ہین۔ دانایان فلسفہ قدیم کے عمیق خیالات کا پتہ لگتا ہے اور ان کے سالہا سال کے فکر اور خوض کا نتیجہ مختصر کلمات مین پڑہنے والے کو حاصل ہوتا ہے گو ایک مسلمان کو قرآن اور حدیث کے پڑہنے کے بعد کسی دوسرے اخلاق کی کتاب کو بہ نیت عمل پڑھنا ایک فضول بلکہ نقصان دہ امر ہے۔ تاہم اس مین شک نہین کہ قدیمی اخلاق کا مطالعہ ایک مسلمان کو اس کے موجودہ ذخیرہ علم کی قدر و منزلت بڑہانے مین مدد دیتا ہے اور صاحب مترجم کی محنت قابل شکریہ ہے۔ کہ انہون نے اُردو لٹریچر مین ایک دلچسپ خوش خط عمدہ چہپی ہوئی اور کاغذ پر چہپی ہوئی کتاب زیادہ کی ہے کتاب غالباً صاحب مصنف سے عظیم آباد دہار سے مل سکے گی۔ قیمت کتاب پر درج نہین

توراۃ تین زبانون مین - منشی نولکشور صاحب نے ایک انگریز سے تورات کے ترجمہ عربی اور فارسی کا ایک پرانا نسخہ جس پر ۱۲۰۲ ہجری کا نشان دیا گیا ہے حاصل کر کے اور اپنے مطبع کے کارپردازان سے اس کا اردو مین ترجمہ کرا کے ہر سہ تراجم کو بین السطور لکہوا کر ایک ضخیم کتاب مین جو ۷۸۶ صفحے مین ختم ہوئی شائع کیا تہا اس کتاب کا ایک نسخہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے۔ اس مین وہ پانچ نسخے شامل ہین۔ جو حضرت موسے کی طرف منسوب کی جاتی ہین۔ اس نسخہ کے ابتدا مین ایک باب اسناد کا بہی باندہا گیا ہے اور درمیان مین بہی بعض عبارتین جو کہ مضمون عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد کی لکہی ہے اصل عبارت کے ساتہ اس طرح سے شامل کی گئی ہے۔ کہ توریت کی موجودہ صورت کے اصلی صورت سے مختلف ہونے پر ایک کافی شہادت ہے۔ اور اس سے یہودیون کی یہ عادت اچہی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ کلام الٰہی کے درمیان اپنی عبارتون کو بلا دریغ ملا ملا کر ایک گڈ مڈ سی ڈالدیا کرتے تہے۔ موٹی بات ہے۔ کہ توریت جو حضرت موسے پر نازل ہوئی۔ خود اس مین یہ بات لکہی ہے۔ کہ حضرت موسے مر گئے اور ان پر اتنی مدت نوحہ کیا گیا۔ اور پہر ان مین آجتک بنی اسرائیل کے درمیان کوئی پیدا نہین ہوا۔ یہ تو یہودیون کی کارروائی ہے۔ لیکن اس نسخہ مین جو کہ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائی صاحبان کی مداخلت بے جا کا بہی بہت سا حصہ شامل ہے۔ جو کہ متن کے درمیان تفسیر کے بہانے سے لگا یا گیا ہے۔ اس کتاب کے ابتدا مین اسناد کا بہی ایک سلسلہ چلایا گیا ہے۔ جس مین اس نسخے کا سُراغ حضرت موسے تک پہنچایا گیا ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی شہر بغداد مین رکہی گئی ہے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیون نے توریت مین ادل بدل کرنے اور اس کے نسخون کے متعلق جہوٹی اسنادین گھڑ نے مین کہانتک دسترس حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے ایک نسخہ کا مطالعہ ہمارے واسطے ضرور دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہے۔ کتاب منشی نولکشور صاحب کے کتب خانہ لکہنؤ سے مل سکتی ہے

ضروری ہدایتین

خط وکتابت کے لئے روپیہ بہیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکہین۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجائیگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے۔ اسے خط وکتابت کر کے دریافت کرنا چاہئے۔

(۳) لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہئے لیکن چندہ اور مدات کا چندہ ساتہ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہیجین اور تفصیل ساتہ دین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دینگے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینجر یا اسسٹنٹ منیجر میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے۔ اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی وصیتین وغیرہ بہی اسی کے نام بہیجین

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدہ داران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط وکتابت کرتے ہین ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط وکتابت نہ کرین۔ بلکہ صرف عہدہ لکہین۔ جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ بہی ہے۔

المعلن

محمّد علی - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

[illegible]

درس قرآن شریف

سورۂ کفرون

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان نزول یہ سورہ شریف بقول ابن مسعود و حسن و عکرمہ کی ہے۔ اس زمانہ مین نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ معظمہ مین قیام رکھتے تھے۔ اس سورہ کی پیشین گوئی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سورہ ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جب کہ کفار اپنے زور پر تھے اور اپنے بتون کی حمایت اور ان کی پرستش مین بڑے یقین کے ساتھ مصروف تھے اور گمان کرتے تھے کہ اسلامی سلسلہ ایک چند روزہ بات ہے۔ جلدی ہم لوگ اپنی قوت و زور کے ساتھ نیست و نابود کردین گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئے نبوت کی اس کیفیت نہ سمجھ کر ان مین سے چند آدمی جیسا کہ ابوجہل عاص بن وائل ور ولید بن مغیرہ و اسود بن عبد الیغوث وغیرہ نے آپکے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتون کی مذمت کرنا اور ان کو برائی سے یاد کرنا چھوڑ دو۔ اور اس کے عوض مین ہم آپکو اس قدر مال دینگے کہ مکہ مین آپسے زیادہ بڑا کوئی مالدار نہ ہو۔ یا اگر آپ چاہین تو ہمارے قبائل مین سب سے زیادہ خوبصورت عورت جو آپ کو پسند ہو آپکے بیاہ مین دین اور اگر آپ کو ان دونون باتون مین سے کوئی بات پسند نہو تو پھر تیسری بات یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اس طرح سے صلح کرلین کہ ایک سال آپ ہمارے بتون کی پرستش کرین تو پھر دوسرے سال ہم آپ کے اللہ کی عبادت کرین گے اس طرح برابر تقسیم ہوتی رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے جاہل ہین کہ نہین سمجھتے کہ مین کس خوبیون سے بھرے ہوئے اسلام کی طرف اونکو بلاتا ہون اور کس قادر توانا حی و قیوم معبود حقیقی کے قرب کے حصول کا ذریعہ ان کے آگے پیش کرتا ہون اور کس دائمی خوشی اور ابدی راحت کا تحفہ ان کے واسطے تیار کرتا ہون جس کے عوض یہ مجھے ناپائدار مال اور ایک عورت کے چند روزہ حسن کی لالچ دیتے ہین اور پتھرون کے آگے سر جھکانے کو کہتے ہین جو او نون خود اپنے ہاتھون سے گھڑے اور بنائے ہین چونکہ آپ کو ان لوگون کی خیر خواہی کیواسطے بڑا درد تھا جس کو خدائے علیم نے ان الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ لعلک باخع نفسک۔ کیا تو اس غم مین کہ یہ ایمان کیون نہین لاتے اپنی جان کو ہلاک کر دیگا۔ آپ نے کفار کے ایسے جاہلانہ سوال پر درد مند ہو کر یہی بہتر سمجھا کہ اس کے جواب کے واسطے اپنے معبود حقیقی کی طرف توجہ کرین اور یہی طریقہ ہمیشہ سے انبیاء کا چلا آیا ہے چنانچہ آپ کی توجہ کے بعد خدا تعالیٰ سے کفار کے جواب مین یہ سورہ شریف نازل ہوئی۔ جس سے کفار کی تمام اُمیدین ٹوٹ گئین۔ اس قسم کے صلح کے شرائط عموماً کفار انبیاء کے سامنے بہ سبب اپنی جہالت کے پیش کیا کرتے ہین۔ چنانچہ اس زمانہ مین بھی خدا کے مُرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفون نے یہ بات کہی کہ ان کے اتقا اور علم اور عمل مین ہم کو کوئی شک نہین۔ بے شک آپ ولی اللہ ہین اور ہم ان کو ماننے کے واسطے طیار ہین بشرطیکہ مسیح ہونے کا دعویٰ نہ کرین۔ اور لیں۔

تعجب ہے کہ ان لوگون کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے۔ کیا وہ شخص جو متقی اور عالم اور ولی اللہ مانا جا سکتا ہے اس کی نسبت یہ کہنا بھی کسی عقل کی رُو سے کہنا جایز ہو سکتا ہے کہ اس نے دعوی نبوت اور مسیحیت کا از خود کر دیا ہے اور خدا پر افترا باندھتا ہے۔ کیا مفتری علی اللہ متقی اور ولی اللہ ہو سکتا ہے؟ ہان کفار کے ساتھ ایک اور صورت صلح کی ہو سکتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے ساتھ کی تھی جس کی یہ شرط تھی کہ کفار مسلمانون پر حملہ نہ کرین اور نہ اون لوگون کی امداد کرین جو مسلمانون پر ناجایز حملہ کرتے رہتے ہین اور ایسے ہی مسلمان ان کو کسی قسم کی تکلیف دینگے اور نہ ان کے تکلیف دہندون کی کوئی حمایت کریگا۔ بلکہ ہر طرح سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرین گے۔ اسی رنگ کی صلح حضرت مسیح موعود نے بھی مخالف عیسائیون آریون ہندوؤن اور دیگر اقوام کے سامنے پیش کی تھی کہ چند سالون تک جو معین کئے جائین۔ یہ قومین مسلمانون کے برخلاف کوئی کتاب نئی یا پرانی شائع نہ کرین اور ایسا ہی مسلمان اس عرصہ مین کوئی کتاب ان مذاہب کی تردید مین نہ لکھین گے ہان ہر ایک مذہب کے عالم کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ صرف اپنے ہی مذہب کی خوبیان بیان کرتے رہین کوئی کتاب لکھے جس مین یہ دکھا سکے کہ اس مذہب پر چلنے سے کیا کیا فوائد حاصل ہو سکتے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کا کچھ ذکر نہ کرین۔ مذہبی جنگون کے خاتمہ کیواسطے اور آئے دن کے جھگڑون اور تنازعون کے مٹانے کے لئے یہ نہایت ہی احسن طریقہ تھا۔ مگر افسوس ہے کہ لوگون نے اس طرف توجہ نہ کی۔ غرض اس قسم کی صلح تو انبیاء کی سنت کے مطابق ہے۔ لیکن یہ بات کہ مداہنہ کے طور پر اور منافقت سے کچھ تم ہمارے عقاید کو مان لو۔ اور کچھ ہم تمہارے عقاید کو مان لین۔ ایسا طریقہ خدا کے سچے رسول کبھی اختیار نہین کر سکتے۔

نسخ بعض لوگ اس سورہ شریف کے یہ معنے سمجھکر اس کو منسوخ سمجھتے ہین کہ کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اس مین اجازت دیگئی ہے۔ کہ وہ بے شک اپنے دین پر رہین اور مسلمان ان کے ساتھ کوئی تعرض نہین رکھین گے۔ لیکن جب جہاد کے متعلق آیات نازل ہوئین۔ تو پھر یہ سورت منسوخ ہوگئی۔ یہ بات بالکل غلط ہے قرآن شریف کی کوئی سورت اور سورت کا کوئی حصہ منسوخ نہین ہے سب کا سب ہمیشہ کے واسطے بنی نوع کے لئے عمل کرنے اور فایدہ اُٹھانے کیواسطے ہے۔ قیامت تک قرآن شریف کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہین ہو سکتا اصل بات یہ ہے کہ مذہب اسلام مین دینی اختلاف کی وجہ سے نہ کوئی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور نہ آپکے بعد کبھی کسی کو اجازت ہے کہ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی کو قتل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کفار نے جب مسلمانون کو سخت دکھ دیا۔ اور طرح طرح کے ایذاء کے ساتھ پہلے مسلمانون کو تہ تیغ کرنا شروع کیا۔ اور بڑی بڑی فوجین لے کر اُنپر چڑھائیان کین۔ تو بہت سے صبر اور تحمل کے بعد جب وہ کسیطرح بھی باز نہ آئے۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اجازت دی کہ ایسے شریرون سے اپنا بچاؤ کرین اور اونکو ان کی شرارت کی سزا دین۔ جہاد کیواسطے جو کچھ حکم تھا یہی تھا اور اس زمانہ مین بہ سبب اس کے کہ مذہب کی خاطر مسلمان کسی ملک مین دکھ نہین دئے جاتے۔ خود ان کی بھی ضرورت نہین رہی سورۂ کافرون مین تو خود جہاد کرنے یا نہ کرنے کا کوئی تذکرہ ہی نہین۔ لیکن اگر بہر حال یہ سمجھا جاوے کہ اس سورہ شریف مین جہاد کے متعلق کوئی حکم جہاد کے جواز کا ہو سکتا ہے نہ کہ اس۔

سورۃ مین
کیونکہ اس مخالفون کو ایک چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے دین کے ساتھ زور آزمائی کرو۔ اور ہم اپنے دین کی قوت کے ساتھ تمہارا مقابلہ کرتے ہین پھر دیکھو کہ خدا کس کو کامیاب کرتا ہے اور یاد رکھو کہ یہ کامیابی بہرحال اسلام کیواسطے ہے۔ پس یہ سورت کسی حالت مین منسوخ نہین اور نہ کوئی اور حصہ قرآن شریف کا منسوخ ہوا یا ہو سکتا ہے

مقام نزول

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے۔ مگر ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدنی ہے۔ ایسا ہی بعض دوسری سورتون کے متعلق بھی بظاہر اس قسم کا اختلاف روایات مین معلوم ہوتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض سورتین اور آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہوں جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکھتے ہین کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے۔ لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الفاظ الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

دین۔ جزا و سزا کے معنے مین بھی آتا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ تم لوگون نے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اُس کا بدلہ تم کو بہرحال مل کر رہے گا۔ جو طریقہ ہم نے اختیار کر لیا ہے اس کا بدلہ خدا تعالیٰ ہم کو ضرور دیگا۔

الکافرون۔ اس جگہ اگرچہ اول مخاطب وہی کفار اور اُن کے ساتھی ہین۔ جنہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا تھا۔ اور اس وجہ سے اس سورۃ شریف کے نزول کے اصل محرک وہی تھے لیکن اُن کے بعد تمام دنیا کے کفار جو مسلمانون کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرین اس سورۃ مین مخاطب ہین قاعدہ ہے کہ زمانہ نزول انبیاء مین بعض منکرین ایسے سخت دل ہو جاتے ہین کہ کوئی نصیحت ان کیواسطے کارگر نہین ہو سکتی اور ہر ایک نشان الٰہی جو دوسرون کیواسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے ان کے لئے بجز ازدیاد کفر اور کچھ نہین ہو سکتا ایسے کفار کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ سواءٌ علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون۔ وہ حالت کفر مین ایسے غرق ہین کہ آنیوالے عذابون سے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ سب برابر ہے۔ وہ کبھی ایمان نہین لاوین گے اور فرمایا ہے۔ ولیزیدن کثیراً منہم ما انزل الیک من ربک طغیاناً وکفراً۔ تیرے رب کی طرف سے جو تجھ پر نازل ہوا۔ یہ ان مین سے بہتون کی سرکشی اور کفر کو اور بھی بڑھا دیگا۔ ایسے کافرون کو کہا گیا ہے کہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ اور ایسے ہی مکذبون کے متعلق فرمایا ہے۔ فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون اون کو کہدو کہ میرے عمل میرے لئے ہین اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہین تم میری کارکردگی کا ثواب نہین پا سکتے اور مین تمہاری کارروائیون سے بری ہون۔

حفاظت قرآن

اس سورۃ شریف کے الفاظ کو اپنے قرآن شریف پر بغور دیکھتے ہوئے اس کی طرز تحریر مین ایک خاص بات مجھے نظر آئی اور وہ یہ ہے۔ کہ اس مین عٰبدون کا لفظ دو جگہ اس طرح آیا ہے۔ کہ ب کے اوپر کھڑا الف لکھا گیا ہے۔ مگر تیسری جگہ عابد کا لفظ ب کے بعد الف کے ساتھ آیا ہے۔ حالانکہ دونون الفاظ تمام تحریر مین ایک ہی طرح آ سکتے ہین لیکن مین نے بہت سے مختلف چھاپون کے قرآن شریف کھول کر دیکھے اور سب مین مذکورہ بالا طرز تحریر پایا اور تعجب کے ساتھ حضرۃ مولوی نور الدین صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابتدا مین جس طرح ایک دفعہ لکھا گیا ہے۔ وہی طرز تحریر ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے یہ بھی ایک دلیل ہے۔ کہ جیسے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف لکھا گیا۔ اور جیسا کہ لکھا گیا اس مین کوئی تغیر و تبدل نہوا اور نہ ہونے کی کوئی گنجائش تھی۔ برخلاف اس کے ہم انجیل اور تورات کو دیکھتے ہین کہ اول تو ان کی اصلیت کا کوئی پتہ ہی نہین ملتا کہ اصل نسخے کیسے تھے اور کہان غائب ہوئے اور جو کچھ نقلی یا فرضی کتابین موجود ہین ان کے متعلق بھی آجتک کمیٹیان ہو رہی ہین۔ جو ان امور کی تحقیقات کرتی ہین۔ کہ ان کتابون مین سے کون سی عبارتین ہنوز نکال دینے کے قابل ہین جس قدر کتابین اس وقت دنیا مین الہامی مانی گئی ہین ان مین سے ایک بھی اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہین ہے سوائے قرآن شریف کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ باریتعالیٰ نے نہین لیا۔ اور اس واسطے دوسری کتابین عوام کے دستبرد سے محفوظ نہین رہ سکین۔

خواص سورۃ

زید بن ارقم رفعاً کہتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات دو سورتین ساتھ لے کر کی۔ اُس سے کوئی حساب کتاب نہین لیا جائیگا۔ وہ دو سورتین کافرون اور قل ہو اللہ احد ہین۔ اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ سورۃ کافرون مین کفار اور اُن کے کفر سے پوری بیزاری اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے اور سورۃ اخلاص مین خدا تعالیٰ کی توحید کا پورے طور سے اقرار کیا گیا ہے۔ بدی کا ترک اور نیکی کا حصول۔ شیطان سے دوری اور خدا کا قرب۔ یہی دو باتین ہین جو کسی مذہب کا آخری نتیجہ ہو سکتی ہین جب یہ دونون باتین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کسی کو حاصل ہو جاوین۔ تو وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور اس کیواسطے کوئی حساب باقی نہین رہا۔

ایک روائت مین ابن عمر سے منقول ہے کہ یہ سورۃ ربع قرآن کے برابر ہے۔ کیا معنے یہ قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام پاک کے مضامین کا چہارم حصہ کفار اور اُن کے کفر سے بیزار اور خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کے بیان پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ کوثر کی تفسیر لکھی جاویگی

ہست فرقان آفتاب علم و دین — تا برندت از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین — تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا — تا دہندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال — تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار دے زنگ است الہام خدا — کان نماید قدرت تام خدا
ہر کہ روئے خود ز فرقان درکشید — جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را سکینی در خود دری — باز میمانی ہمان گول دعوی
کاش جانت میل عرفان داشتے — کاش سعیت تخم حق را کاشتے
خود نگاہ کن از سر انصاف دین — از گما نہا کے شود کار یقین
ہر کہ را سویش رہے بکشودہ است — از یقین نے از گمان بودہ است
قدر فرقان نزد تو اے غدار نیست — این ندانی کت جز از دے یار نیست
وحی فرقان مردگان را جان دہد — صد خبر از کوچہ عرفان دہد
از یقین ہا مینماید عالمے — کان نبیند کس بصد عالم ہمے

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر — نونہال نیک بو و سایہ دار و پر ز بر
میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار — گر خرد مندی مجنبان بید را بہر ثمر
ور نیاید با دست در وصف فرقان مجید — حسن آن شاہد بپرس از شاہدان یا خود نگر
وانکہ او نامد پئے تحقیق درکین مبتلاست — آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر ز خر

www.aaiil.org

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۰۶ء

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ۔ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ یٰبُنَیَّ اِنَّھَاۤ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔

اس وقت میں آپ لوگوں کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہیں۔ جو شرک کو پامال کریں۔ اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالیٰ نے آزادی دی ہے۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل میں چھپاتا رہا ہے گو بہتوں نے ہدایت پائی اور شہدا اور صدیقین کا مرتبہ پایا۔ مگر پھر بھی دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنہوں نے شرک کو نہیں چھوڑا اور جب کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف نبی کو بھیج کر اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہ ایک مدت کے بعد جب اُن تمام انعامات الٰہی کو جو اُن پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنی کوششوں اور سعیوں پر محمول کر کے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہیں۔ تو اسوقت جو پہلی برائی ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ شرک ہے۔ اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ دوسرے گناہوں کو اگر چاہے تو بخشدیگا۔ مگر شرک کو نہیں۔ اور درحقیقت انسان کی ایسی کمزوری اور شرارت ہے۔ کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہیں اُس سے روگردانی کریں جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اُس پہ چلیں پھریں۔ محنت کریں۔ کوشش کریں اور بڑے بڑے مرتبے پائیں۔ پھر اس زمین میں مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں۔ وہی زمین ہوتی ہے کہ ہم اُس میں گیہوں کا دانہ ڈالتے ہیں۔ اور کچھ دنوں تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانوں اور ہواؤں میں سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُس میں اسی قسم کے سینکڑوں دانے اور نکل آتے ہیں اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہیں۔ پھر اُسی زمین میں مکی کا دانہ ڈالتے ہیں۔ اور وہ اُسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کر کے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین میں رکھے گئے ہیں۔ کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہیں۔ پھر پرند چرند بنائے ہیں جن سے سینکڑوں فوائد روزانہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح اربعہ عناصر۔ پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل میں رکھنا ایسا خوفناک امر ہے۔ اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا۔ تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے عذاب میں ڈالا جاتا۔ جس سے کبھی نجات نہوتی۔ مگر یہ اس کی رحمانیت ہے۔ جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں۔ یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے۔ کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لوں گا۔ یعنے اپنے لئے مخصوص کرلونگا جو کہ تجھ سے غافل ہوگئے۔ میں تیرے بندوں پر شرک کا حربہ چلاؤں گا ان کے آگے سے حملہ کروں گا اور پیچھے سے حملہ کروں گا غرض کہ دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے میں ان پر یہ حربہ چلاؤنگا۔ میں ان کو گمراہ کروں گا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کروں گا۔ پس وہ جانوروں کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسروں کے لئے مخصوص کرینگے۔ پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے۔ یعنے شرک کیا کیونکہ اُس کا یہی حملہ ہے۔ پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ میں ہے۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ شیطان کا وعدہ جو ہے۔ یہ صرف ایک دہوکے کی ٹٹی ہے۔ اس مقام پر خدا تعالےٰ نے مشرک کے حق میں فرمایا ہے۔ کہ وہ بخشا نہیں جاویگا۔ وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب ہوگا۔ پہلی دو باتیں تو ایسی ہیں کہ اُن میں مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم بھی بخشے جاویں گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہیں۔ مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرمادی ہے۔ کہ جس سے پہلی دو باتیں بھی تصدیق ہو جاتی ہیں۔ یعنی مشرک کامیاب نہیں ہوں گے سو حضرت آدم سے لے کر آج تک دیکھ لو۔ کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے حضرت نوح۔ ہود۔ صالح۔ شعیب۔ ابراہیم۔ موسیٰ عیسےٰ۔ اور سب کے آخر میں اور سب سے بڑھکر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا۔ کیا ان مشرکوں کا کوئی نام لیوا ہے۔ کوئی نہیں۔ جو کہے کہ میں فرعون یا ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں۔ اُن لوگوں کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آبا و اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیوں؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہیں ہوتا اور چونکہ اُن لوگوں پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور ناکام ہوئے۔ اس لئے اُن کی اولاد بھی ان کو بُرا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہیں کرتی کہ ان کو ان مشرکوں کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ اور بدیہی ثبوت ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثبوت

www.aaiil.org

کے لئے پیش کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ شیطان کے مُرید اور نہ بخشے جانیوالے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتی ہے۔ یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقوی اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے۔ تاکہ ہر گھڑی اُس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خدا تعالیٰ کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں۔ تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہیدست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرہ سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے۔ کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ہم اُس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کیوجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم

سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے۔ تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑئیے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے۔ گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کبھی ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اس کو یہ ایمان ہو۔ کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ہی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ من قال لا اله الا الله دخل الجنة۔ یعنے جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لیگا۔ تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنے جب وہ بولتا ہے۔ تو خدا کے لئے بولتا ہے۔

سُنتا ہے۔ تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کھاتا ہے۔ تو خدا کے لئے کھاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اس وقت شیطان بھی اُس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان بھی مُسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے۔ کہ بندہ تو وہ ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق ہی بنا دے۔ ہر طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُن کا نفس نفس امارہ ہے۔ تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے۔ اُن سے بھی نفع و ضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے۔ جیسے کہ خدا سے۔ تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی الوہیت سے مطمئن ہے۔ اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اُسی بندہ کے ہیں۔ جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی۔ مگر ابوجہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور انہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب

www.aaiil.org

خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں۔ اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت کیا پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اُس کا کیا۔ ابوجہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا۔ اور ایک کنوئیں میں اُس کی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنی اُس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور اسی وقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے جنت کے وارث نہ صرف عقبےٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وادخلی جنتی۔

پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق کرنا چاہتے وہ شرک کو چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ ہے جو کھلا کھلا شرک ہے۔ یعنے بتوں وغیرہ کا شرک۔ یا انسان پرستی۔ قبر پرستی۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ گو اچھا سمجھ کر اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے۔ یہ چیز چھپا شرک ایسا شخص مانتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور یہ مشرک کا شرک بھی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی شرک کی مرض میں گرفتار ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار ہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے۔ اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو۔ تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے۔ کہ اُس پر رویا جا وے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جاوے۔ اور خشوع و خضوع سے دعا کی جاوے کہ یا الٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل بے جا کرتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کر دے۔ تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہیں بنے گا۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھ کر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے۔ یا خدا کی مدد سے بڑھ کر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے۔ جو شریعت کے خلاف ہو اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے۔ بہ نسبت اس دوست کے۔ پس وہ شرک کرتا ہے۔ اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے خدا سے دعائیں کرو۔ اور خود کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے۔ اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے۔ کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑھ کر بابرکت ہے۔ کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کرے مگر ساتھ ہی وہ اس وقت خزانہ کھول کر بیٹھا ہے تاکہ جو سوال کرے وہ لے۔ سوال کر کے بڑا ہو۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے ماموروں کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہانتک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی۔ اہرمن دیو یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاویگا۔ پس یہ زمانہ آیا ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال وزر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے۔ اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھیرایا ہے یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی۔ اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کیلئے مقدر تھی کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے۔ یعنے شرک کو دور کرے

اور دنیا دیکھیگی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں۔ جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں۔ دنیا کو شرک چھوڑنا پڑیگا۔ خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے۔ یا زور سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کریگا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کر لیا ہے اب اس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال وزر کو دیکھ کر حیران نہ ہو کیونکہ اس وقت جبتک کہ اس کا نام ونشان تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا۔ کہ دنیا اس کو دیکھ کر ہلاک ہو جائیگی۔ تو میں رحمان کے منکروں یعنے عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بنا دیتے پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط منار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں لوہے کی تھیں۔ اب گرنے کو ہے۔ کیونکہ اس کو زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قابل ہو گیا ہے کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ روحانی باران رحمت کا نزول شروع ہوا۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کرینگی۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے۔ اسلام کا مرکز ہوگا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں یہانتک کہ بہت سے حضرت عیسےٰ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ ولدالزنا تھے پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنیوالا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت

مورد انعامات الٰہیہ ہے اور اسوقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے۔ ایک دن آنیوالا ہے کہ تمام دنیا مین پھیل جاویگی خدا تعالیٰ امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے اور اسوقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ہے ہم اسوقت یتیم کی طرح ہین جسکو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے۔ مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کرلیا اگر ترقی چاہتے ہو تو ایک دل ہوکر دعائین مانگو کیونکہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ خود واحد ہے پس جبکہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے تو کیا ہزار لاکھ یتیمون کی آواز کچھ بھی اثر نہ کریگی۔ شرک نہ کرو اور تمہارے تمام کام ٹھیک ہوجاوینگے یہی آیت اور ... اس رکوع کا مجموعی طور سے بیان کرتا ہون چونکہ ... تو مین ... کا دوسرا رکوع اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ولقد اٰتینا لقمان الحکمۃ ان اشکر للّٰہ و من یشکر فانما یشکر لنفسہ و من کفر فان اللّٰہ غنی حمید۔ اور ہم نے لقمان کو حکمت بخشی تاکہ شکر کرے اللہ کا اور جو شکر کرتا ہے پس وہ اپنے نفس کیلئے کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے پس اللہ بے پرواہ ہے اور تعریف والا اس جگہ خدا تعالیٰ اظہار کرتا ہے کہ مین نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا تو پہلے ہی لقمان کو عقلمند مانتی ہے دنیا مین دو قسم کے انسان ہوتے ہین ایک تو وہ جنکو دنیا عقلمند سمجھتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ ذلیل ہوتے ہین اور ایک وہ جنکو دنیا بھی عقلمند اور حکیم کہتی ہے اور خدا بھی۔ پس یہان خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دنیا ہی لقمان کو عقلمند بتاتی ہے بلکہ مین بھی اس کو حکمت دی ہے اور مین بھی اس کو حکمت والا قرار دیتا ہون اور جو کہنا چاہتے کہ دنیا مین کوئی انسان تابعداری کرنیکے قابل ہوتا ہے وہی جو عقلمند ہو اور وہ جو کہ بیوقوف جاہل یا مجنون ہو وہ اس قابل نہین ہوتا کہ اس کی فرمانبرداری کی جاوے پس اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لقمان تو دنیاوی لوگون کے خیال بموجب اور دینی لوگون کے ایمان کیمطابق ایک حکمت والا آدمی تھا پس ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے اور چاہیئے کہ دنیا اس کو قبول کرے کیونکہ سواجو وہ اہل الرائے ہے جو بات کہ لقمان کہتا وہ تمہے بیان ہوگی۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہیئے کہ خدا کا شکر کیا جاوے۔ تاکہ وہ خدا اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑہکر اس پر انعامات کرے اور جو شکر کرے وہ تو اپنی جان کیلئے ہی مفید ہوتا ہے کیونکہ انسان کے شکر کرنے سے خدا تعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہین جاویگا۔ خدا تعالیٰ کی

صفات مین نہ طاقت مین کوئی ترقی ہوگی بلکہ اُلٹا شکر کرنے والے کو فائدہ پہنچیگا۔ پس جو باوجود ان باتون کے ہوتے ہوئے کفر کرے تو خدا تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ۔ کیا اُس کے کفر سے خدا مین کسی قسم کی کمی واقع ہوجائیگی اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کریگا دیکھو کہ آدم کے زمانہ سے لیکر آجتک جنہون نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ مگر جنہون نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہ ہی ہوئے۔ نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا وہ ترقی پاگئے خدا کے مقبول ہوئے ان کے نے کفر کیا وہ تباہ ہوگئین حضرت نوح سے نے خدا تعالیٰ کے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا کہ جو تیرے تعلق والے ہین انکو بچا دونگا جب طوفان آیا تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے حضرت نوح نے آہ وزاری کی کہ ای خدا یہ تو میرا بیٹا ہے۔ حکم ہوا کہ خاموش کہ یہ تیرا بیٹا نہین اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا۔ جب تک کسی نے میرے ساتھ خالص تعلق پیدا کیا اور شریعت کی پیروی کی تو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہین وہی لوگ تیرے تعلق والے ہین پس آج احمدی قوم ہمارا رشتہ دار نہین شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تاکہ خدا تمہارا نگہبان ہو جاوے۔ دیکھو کہ خدا نے نوح کے بیٹے تک کی پرواہ نہین کی پس اس بات سے خوش ہونا کہ احمدی ہین یہ نادانی ہے بلکہ اپنے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو اور اسی طرح لوط کی بستی کا حال دیکھو کہ کس طرح ہوگئی کہ کفر کرتی تھی اور حضرت لوط جو شکر گذار بندے تھے بچ گئے یہان حضرت لوط کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا کیونکہ وہ کافرون سے اتفاق رکھتی تھی۔ پھر ہے کہ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یا بنیّ لا تشرک باللّٰہ ان الشرک لظلم عظیم اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جبکہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے اس جگہ خدا تعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے کہ وہ حکمت والا انسان یہ بات کہتا ہے اور یہ اپنے لڑکے کو کہ جس کو اس نے اچھی بات ہی کہنی تھی اور پھر معمولی طور سے نہین کہا بلکہ وہ اس وقت اس کو نصیحت کرتا تھا تاکہ اس کی آئیندہ زندگی ٹھیک ہو کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیونکہ شرک جو ہے وہ ایک بڑا ظلم ہے ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے اور ہمارے نفع اور ضرر پر بھی قادر ہے اس کے ساتھ ہم اور دن کو برابر ٹھہرائیں کتنا ظلم ہے اب یہان خیال رکھنا چاہیئے کہ شرک سے مراد یہ نہین کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اور پاک ہوگئے بلکہ حضرت لقمان فرماتے ہین۔ کہ کل شرک جلی اور خفی سے

اپنے آپ کو بچا۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ ووصّینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علٰی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی و لوالدیک الی المصیر۔ یعنی مین نے انسان کو اس کے والدین کے حق مین وصیت کی ہے اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے پس شکر کرے میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ یہان والد کا شکر ادا کرنے کی وجہ بیان نہین کی مگر وہ ظاہر ہے کہ جب اس کی والدہ اس کی تنگی مین ہوتی ہے۔ تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے اور جب یہ پیدا ہوتا ہے۔ تو اس کی بھی خبرگیری کرتا ہے پھر ایک اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ یہان فرماتا ہے کہ میرا شکر کر۔ یہان کوئی وجہ تو بیان نہین کی گئی تو انسان کیون اس کا شکر کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ بچہ کی محبت خدا تعالیٰ نے اس کے پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل مین ڈالدی ہے۔ کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایک دن نہ زندہ رہ سکتا۔ پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیون مین دودھ اتر آتا ہے۔ اسی طرح ہوا پانی وغیرہ۔ پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ورنہ میری طرف ہی آنا ہے اگر ایسا نہ کیا۔ تو وہان اس کی سزا بھگتو گے۔ پھر ہے کہ وان جاھداک علٰی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الیّ ثم الیّ مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون۔ اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری کی بڑی تاکید کی گئی ہے اور جن کے نہ شکر کرنے پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ وہ بھی اگر کہین کہ مجھ سے شرک کر جس کا تجھ کو علم نہین پس اُن کی بات نہ مان مگر پھر بھی دنیا مین ان کی تابعداری ہی کر اور اس کی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیونکہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے جہان کہ تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جاویگا یہان خدا تعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے کہ والدین کی بھی اس معاملہ مین پرواہ مت کرو۔ اور مجھ سے شرک نہ کرو۔ اور جبکہ تم مین اور والدین مین ایک قسم کی جدائی ہوگئی تو گویا کہ تم ایک یتیم کی طرح رہ گئے مگر خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہین اٹھاتا پھر خدا تعالیٰ نے جیسا کہ تمہارے پیدا ہونے کیوقت تمہارے والدین سے کیا یعنے ان کے دلون مین محبت ڈالدی ویسا ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل مین تمہاری محبت ڈالدیگا بلکہ اس سے بڑھکر کیونکہ خدا کچھ چیز لے کے زیادہ کرکے واپس کرتا ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ واتبع سبیل من اناب الیّ جو میری طرف جھکتا ہے یعنے رسول اُس کے کی تابعداری کرو

اور اسی کو والدین تصور کرو۔ اب پھر لقمان کا قول آیا۔ یابنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ط ان اللہ لطیف خبیر۔ یعنے ایسے ہی اگر ایک ذراسا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو۔ تو خواہ وہ پتھر میں یا آسمانون مین اور خواہ زمین مین اس کو لے آئیگا۔ کیونکہ لطیف خبیر۔ یہان بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتاتے ہین کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اتنا بچ کہ رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر ہے یابنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علے ما اصابک ط ان ذلک من عزم الامور۔ یعنے اے بیٹے نماز کو قائم کر دے نیک باتون کا وعظ کر حکم کر اور بدیون سے لوگون کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھ پہنچے کیونکہ یہ بڑے کامون مین سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہین بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہین کہ شرک ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کرو سے یعنی اپنی عبادتون کو سنوار یہان تک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگونکو نیک باتین سنانا اور بدیون سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا۔ پھر اس وقت جیسا کہ سنت ہے۔ لوگ تیرے مخالف ہو جائینگے۔ اور تکلیفین اور اذیتین تجھ کو دینگے کیونکہ رسولون کے ساتھ شروع شروع مین ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتون پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے کہ لا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی لوگون کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین مین ایک کبر اور ناز سے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہین ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہین کہ جب تو صبر کریگا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرین گے کیونکہ جب تو خدا کیلئے لوگون سے علیحدہ ہو جائیگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرین گے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہانتک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے پس ایسا مت کر بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس مین شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہین کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے اس جگہ یہ بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جاوے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آوین تو اس وقت وہ سمجھ کر ملنے آوین اور تو دوڑ کر گھر مین گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا کہ کچھ کلام سنین گے مگر یہان تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازون سے بری معلوم ہوتی ہے اس رکوع مین حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہین کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہون کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر۔ پھر جب تو گناہون کو چھوڑ دیگا اور نیکیان کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیون کی جڑ یہی شرک ہے اب مین یہ دعا کر کے بیٹھتا ہون کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکین آمین۔

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

ع۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
۱ کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
¼ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅙ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۰	۴½	۳½	۱	۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لندن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے۔ نورالدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپیہ خشک دئے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص یہان سے آئینگے۔ ان کو کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا۔ احمدی ہون۔

۲۔ مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی۔ مکانات اور آلات کساورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے۔ چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس لئے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے۔ احمدی ہون

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہین وہ اب پوری ہورہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ روپیہ ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو۔ صرف آپ کی خاطر قیمت مین تخفیف ہے۔	بے جلد ۲ر / مجلد ۱۲ر
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔ اس قدر سستے مین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقع ہے۔	بے جلد ۳ر / مجلد ۶ر
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔	۷ر
الوصیۃ " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین۔ ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین ہے ضرور خریدئے	۲ر
سناتن دہرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۰ر
پارۂ قرآن	تین پارے ہین فی پارہ	۳ر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے مین مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لیجائے تو پھر بس	۸ر
الموعظۃ الحسنہ " " "	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضون کا جواب	۰۲ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سر الشہادتین مصنفہ مولانا محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین	۱ر
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ رد تقلید	۳ر
صیانۃ الناس عن وسواس الخناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱۰ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ ۱ و نمبر ۲ و ۳ و سواء السبیل حصہ ۱ و الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	۱ر
کشف الالتباس " "	مولوی محمد بشیر کے فتویٰ در بارۂ تاخیر وقت نحر واضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱ر
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین۔ ان کے دندان شکن جواب	۴ر
اخبار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب	آریہ مذہب کے رد میں آیاب گہر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۰ر
نور الدین۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۰۸ر
قطعہ۔ رب کل شیٔ خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزان کرنے کے لئے یہ الہامی دعا ہے جو حضرت اقدس کو حفاظت کے لئے بتائی گئی۔ زیادہ منگانے پر رعایت۔	۰ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید مین جس قدر دعائین ہین اُن کا منظوم ترجمہ اور پہلو ایک قصیدہ ہے جس مین حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہین	۲ر
الاستخلاف۔ مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضون کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے۔	۱ر ۰۲ر کل ۰۳ر
کامن احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۰ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱ر
آنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱ر
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم الله الرحمن الرحیم ✻ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

لقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ما بعد للعمر

ایکہ جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مهدی آخر زمان

۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

سر چہ گویم با تو گر آئی چہ با در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶) | نمبر (۶)

قیمت فی پرچہ ۲ ر

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ما از اکرام از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرتش حدیث آمدست | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
پا قدم دوری ز ان عالی جناب | تند ما کفر است خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات نکال لینے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کرلیں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے۔

نماز ظہر۔ اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا۔ نماز مغرب۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشاء۔ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ خاکسار محمد حسین احمدی

www.aaiil.org

جلد (۶) | ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۶۱)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

پوپ کی اُمید - پوپ صاحب ایک جوشیلی تحریر مین رقمطراز ہے - کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجون - اور طوفان کی سختیون سے تھپیڑے کہا کر نہایت خوفناک حالت مین ہو رہا ہے - لیکن وقت آئیگا - کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا - اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بٹھا دیگا -

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ مین ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی امید برآتی ہوئی نظر نہین آتی - اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کل - یسوع مسیح اگر زندہ بہی ہوتے - تو اون کا مسکن وادی کشمیر مین سمندر سے اتنا دور ہے - کہ وہان تک موجون کی آواز نہین پہونچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر مین ایسے آرام سے پڑے ہین کہ ایک نہین ہزار پوپ بہی قیامت تک چلاتا رہے - تو وہ اون کو کوئی جواب نہین دے سکتے - بھلا پوپ صاحب یہہ تو فرما دین کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبہی یسوع نے آپ کو کسی امر کا کبہی جواب دیا ہے - جو آیندہ دین گے۔

یسوع کے برخلاف پادریون کی کثرت رائے

ولایت کا اخبار ریل نیوز پیپر لکہتا ہے - کہ یسوع کا حکم یہ تہا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو - جہان کیڑا مٹی کہا جاتی ہے - اور چور چوری کرتا ہے - بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ - عام عیسائیون نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تہا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتہہ بلکہ متفق ہوکر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا نا قابل عمل ثابت کیا ہے - جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتون سے ظاہر ہے - ان مین سے چند ایک پادریون کی جائیداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے -

پادری فٹز برٹ صاحب دارد دارسپ	۸۰ لاکہہ روپیہ
پادری گارڈبر صاحب وارد سوٹ ویل	۸۱ لاکہہ روپیہ
پادری فشیر نہ وارد ماکلی سیت	۲۴ " "
پادری آرجی بلڈ صاحب وارد فارسپ	۲۲ لاکہہ روپیہ

یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اتنے کا ترجمہ کیا گیا

ماخذ عیسویت - ڈاکٹر پالکارس صاحب نے ایک کتاب اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل مین جو اقوال مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہین - اس کا اکثر حصہ لفظ بلفظ بُدھ کی کتاب مین پایا جاتا ہے -

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور بیس سال تک ان کی عمر کے حالات کی کچہہ اطلاع نہین اس واسطے تعجب نہین کہ اس عرصہ مین اونہون نے ہندوستان کے کسی مہاتما بُدھ سے جو خود نبی ہو یا ہند کے انبیاء کا وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو - کیونکہ حضرت مسیح کچہہ صاحب شریعت نبی نہ تہے بلکہ صرف پہلی شریعتون پر عمل کرانے والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان نبی تہے -

زمین کی تباہی - امریکہ کے ڈاکٹر لومیس صاحب نے ایک کتاب نو سو صفحے کی لکہی ہے - جس مین طبقات ارض کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے - کہ دو ایک سال مین زمین پر ایک تباہ کن طوفان آنیوالا ہے - جو یورپ کے اُوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچیگا اور اس کے راہ مین جو کچہہ آوے سب کو تباہ کر دیگا وہ لکہتے ہین کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ ۲۰ ہزار سال کے بعد آیا کرتے ہین - دنیا دارون کی غفلت کا تو ایسا ہی حال ہے کہ ایسے طوفان کا آنا ہی کوئی تعجب کی بات نہین سائنس دان اور منجم ایسی باتین ہمیشہ کہا ہی کرتے ہین - اکثر جہوٹی نکلتی ہین اور کوئی ایک آدہ اتفاقاً درست بہی ہو جاتی ہے لیکن جو پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہین - اس مین ایک خاص بات یہ ہوتی ہے - کہ ایسے عذاب اس بات کے ساتہہ مشروط ہوتے ہین کہ اگر لوگ توبہ کرین - تو وہ بچ جائینگے - چنانچہ رجوع بحق ہونے والے بچائے جاتے ہین -

عورت ڈاکٹر - ڈاکٹر سیول صاحب میڈیکل جنرل مین لکہتے ہین کہ مین یہ فیصلہ کر چکا ہون کہ عورتین ڈاکٹری پیشہ کے لائق نہین ہین نہ اون مین جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیان ان مین اس قسم کی پائی جاتی ہین کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے مشکل اور

ریویو

(دفتر بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم مولفہ عبد الحی صاحب عرب ۲۰۰ صفحے مین ختم ہوئی ہے - ناظرین اس کا پہلا حصہ دیکہہ چکے ہین اس واسطے اس کے متعلق کچہہ بہت کہنے کی ضرورت نہین اسمین شک نہین کہ عرب صاحب موصوف نے اس کتاب کے لکہنے مین اور چہپانے مین بہت محنت اُٹہائی ہے جیسا کہ کتاب کے اخیر مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ لغت کی تمام مشہور کتابون کو اُنہون نے اس کتاب کے لکہنے کے وقت زیر مطالعہ رکہا ہے بقول حضرت اقدس عربی کے اہل زبان بہی ہین اور عربی حصہ کو جس خوبی سے اونہون نے پورا کیا ہے وہ محتاج بیان نہین - لیکن اُردو ترجمہ کو بہی لائق آدمیون کی مدد سے اسی طرح نبہایا ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ غیر ملک کے آدمی کی تصنیف ہے - قرآن شریف کے شائقون کو چاہیئے کہ عرب صاحب کی محنت کی قدر کرین اور کتاب کو ہاتہون ہاتہہ خرید کرین -

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر ضخامت کے کہ حصہ اول سے ڈیوڑہی ہو گئی ہے صرف ۱۲/ رکہی گئی ہے اور حصہ اول کی قیمت بہی عرب صاحب نے کم کر کے صرف ۸/ کر دی ہے پس دونون جلدین یعنے ہزار صفحے کی کتاب صرف ۱ روپیہ مین ملسکتی ہے دفتر بدر کی بک ایجنسی سے طلب فرماوین -

الاستخلاف - یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدر قادیان کی تصنیف ہے اور مسئلہ خلافت مین روافض کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الہی سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتین ونصرتین حضرت مسیح موعود پر ہون جنہون نے سب سے اول سنی وشیعہ کے درمیان کے جہگڑے کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ نکالی کہ کسی کی خلافت کیواسطے قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیئے - چنانچہ آپ نے اپنی عربی کتاب سر الخلافہ مین اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی پیرایہ پر مرحوم ومغفور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب خلافت راشدہ مین مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کئی گمراہ راہ ہدایت پر آ گئے اسی منہاج پیرایہ پر قاضی صاحب نے سلیس اُردو زبان مین قرآن شریف کی آیات باہرہ سے مخالفین کا منہ بند کیا ہے یہ کتاب چہوٹی تختی پر ۱۳۵ پر ختم ہوئی ہے کتاب کی لکہائی اچہی نہین گو کاغذ سفید کم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک لائیٹ - ریویو
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ڈائری - المفتی
صفحہ ۵ - ۶ - درس قرآن شریف
صفحہ ۱۰ - گائے کا پیشاب
صفحہ ۷ - بدر صادق
صفحہ ۸ - شاہ کابل دران کی بے تعصبی
صفحہ ۹ - بدر بکڈپو کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے
صفحہ ۱۱ - رسید زر سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - روشن نشان

۲ - ہماری فتح ہوئی

۳ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - انما یرید اللہ لکم الیسر

۲ - الحق بشیعۃ موسیٰ - ورضی اللہ بہ قولا

۳ - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً -

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے - اس شخص یا اُن اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا - اور اللہ تعالیٰ اس سے بوجہ اُس کے قول کے راضی ہوا - اے اہل بیت خدا نے یہہ ارادہ کیا ہے - کہ تمہاری پلیدی دور کردے اور تمھین پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہہ عریضہ ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طرف جو صاحب جلال اور احترام کے ہیں - بعد دعا سلام کے عرض ہے - کہ آپ کی اتباع ان شہرون مین بہت کثرت سے ہوگئے ہین جن کا عدد ذرات ریگستان اور سنگریزون کے برابر پہونچ گیا ہے - کیونکہ آپنے اپنی وہ تعلیمات امن کے پیدا کرنے والی دنیا مین شائع کی ہین جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے - اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہین رہا - جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپکے نتائج افکار کا پیرو نہ ہوگیا ہو اور یہہ لوگ بڑی جد اور کوشش کے ساتھ آپ کی کتابین جو آپنے تصنیف کی ہین ہم سے طلب کر رہے ہین - جن مین جناب کے الہامات بھی درج ہوں تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے - اور ان کے مقتضاء کے بموجب عملدرآمد کیا جاوے - والسلام - یہہ عریضہ لکھا ہوا روز چہار شنبہ ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے - جو منجملہ اہالی کس اسکندریہ مین رہتا ہے اور کتب بنام مذکور روانہ ہونی چاہئیں -

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہہ ہے -

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپکا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا تھا - ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہونچا - اس خط مین جو آپنے معہ اپنے جملہ اخوان ورفقائے طریق کے اپنا شوق واخلاص ساتھ اون تعلیمات واضحہ اور خالصہ اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا مین تبلیغ کرکے اس قرن مین شائع کی ہین - اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان کے جملہ رفقاء کو جو مخلصین ہین - سلام فرماتے ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم عنقریب روانہ کرینگے اور اگر میعاد ایک ماہ مین کتابین آپکے پاس نہ پہونچین - تو آپ ہم کو اطلاع فرمایئے - تاکہ ہم دوبارہ بھیجین - اور آپ ہم کو یہہ بھی اطلاع دیوین مفصلاً - کہ آپ صاحبون کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ اللہ نے شائع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن صاحبان اکابر علماء نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے اُن کے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمایئے - بالآخر سب کو ہمارا سلام بالاحترام پہونچے - محررہ ۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء - از قادیان ضلع گورداسپور -

اخبار قادیان

اس ہفتہ مین آسمان ابرآلود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی -

حضرت اقدس کی طبیعت بھی علیل رہی - اور آپ بہت کم تشریف باہر لا سکے -

خان صاحب عبد المجید صاحب کپورتھلہ سے - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے - ... صاحب کشمیر سے اور دیگر دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے +

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

فرمایا ۔ حضرت عیسٰےؑ کے معجزے تو ایسے ہین ۔ کہ اس زمانے مین وہ بالکل معمولی سمجھے جاسکتے ہین ۔ اکمہ سے مراد شب کور ہے ۔ اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہوسکتا ہے ۔ احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک مریضون کا تندرست ہونا ہے ۔ پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین یہہ باتین کچھہ بھی نہین ۔

۱۵ ۔ جنوری ۱۹۰۷ء ۔ فرمایا کہ طاعون کی موت بالجبری موت ہے ۔ نمونیا جس سے چند گھنٹون مین فیصلہ ہوجائے ۔ طاعون نہین تو اور کیا ہے ۔

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا ۔ کہ وہ رجوع کیونکر کریگا فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ کے آگے کوئی مشکل بات نہین وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے ۔ تو اس کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے کہ براہین احمدیہ کے ریویو کے زمانے مین مین اکیلا تھا اور اب یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے ۔ باقی رہے عقاید سو ان مین تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں ۔ صرف سمجھہ کا پھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سو اس مسئلہ مین خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال ہین ۔ پس ہمین ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر برا کہہ سکتے ہین ۔ توفیتنی کے معنے مین جھگڑا ہے ۔ مگر میرے نزدیک تو جو معنے کرین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارا مطلب حاصل ہے ۔

لا توفیتنی کے اگر یہ معنے ہون کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا ۔ اس صورت مین بھی یہ ظاہر ہے ۔ کہ آپ دوبارہ دنیا مین تشریف نہین لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے ۔ پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہین کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف رُوح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری مین معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھہ تھا ۔ مگر یہ باطنی امور ہین ۔ خشک ملا اسے کیا سمجھین ۔ پھر مکالمۂ الٰہی کا دعوےٰ ہے ۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہین ۔ سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور اشاعۃ السنہ مین بھی چھپا تھا ولہم مکالمات ۔ مجدد صاحب نے بھی یہی لکھا ہے اور ولی ونبی مین قلت وکثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنون مین ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین ۔ عوام الناس کو بدظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین کبھی کہتے ہین ملائکہ کے منکر ہین ۔ کبھی کچھہ ۔ حالانکہ ہم ملائک پر ۔ خدا کی کتابون پر ۔ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ بہشت و دوزخ ۔ عذاب قبر ۔ تقدیر حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہین ۔ ہم ایسے امور کی **تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہین** ۔ کیونکہ محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پہ ایمان لاوے اور تفاصیل کو بحوالۂ خدا کر دے ۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونون مین نہ ملے ۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے ۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین ان کے بعض مسائل ایسے ہین کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہین ۔ ایسی حالت مین احمدی علماء کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے ۔ دیکھو مفقود الخبر کے لئے ۹۰ برس یا کم وبیش میعاد رکھی ہے ۔ یہ ہی نہین کہہ دیا کہ وہ نکاح نہ کرے ۔ یہ واہیات ہے (حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے ۔ کہ جس ملک مین جس مذہب کی کتابین بسہولت میسر آئین ۔ اس پر عمل ہونا چاہیئے ۔ فرمایا بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابین ہی ہین ۔ اعمال کی اصل روح تو معرفت الٰہی و اخلاص ہے ۔ یہہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہین ۔ ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہ بھی ہے ۔ کہ ہم مسلمانون کو عملاً مسلمان بنادین ۔

(اکمل آف گولیکی)

ضرورت امام مسجد

موضع محلا لوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے ۔ اسواسطے اگر کوئی احمدی بھائی امامت مذکورہ کو منظور فرمادین تو بندہ سے خط وکتابت کرکے فیصلہ کرسکتے ہین ۔ الراقم بندہ الٰہ دین

المفتی

---

۳۰ ۔ **روزہ** ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے ۔

۳۱ ۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ مین سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے ۔

۳۲ ۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھہ بیمار ہو تو اس مین دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہین ۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے ۔ بیمار کیواسطے روزہ رکھنے کا حکم نہین ۔

۳۳ ۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اُس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ مین بھیجنا جائز ہے یا نہین فرمایا ۔ ایک ہی بات ہے ۔ خواہ اپنے شہر مین کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ مین بھیجدے ۔

۳۴ ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہین فرمایا ۔ نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہین ہے ۔

۳۵ ۔ **کشتۂ بندوق** ۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی مرجائے اس کا کھانا جایز ہے یا نہین ۔ فرمایا گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے ۔ پھر اس کا کھانا جایز ہے

۳۶ ۔ **دائمی دورہ** ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو شخص بسبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ مین رہتا ہو ۔ اس کو نماز دن مین قصر کرنی جائز ہے یا نہین ۔ فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے ۔ وہ حالت دورہ مین مسافر نہین کہلاسکتا ۔ اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیئے ۔

۳۷ ۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہین ۔ فرمایا جائز ہے ۔

۳۸ ۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھون مین سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے ۔ فرمایا ۔ مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کیوقت سرمہ لگائے ۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے ۔

www.aaiil.org

بدرِ منوّر

موزخہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

سورۃ الکوثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۞١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۞٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۞٣

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے۔ پس اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کاٹا گیا ہے۔

یہ سورۃ شریف مکی ہے۔ اس میں تین[۳] آیتیں اور بارہ[۱۲] الفاظ اور بیالیس[۴۲] حروف ہیں۔

سب سے اول میں اس جگہ حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (باجازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہوں۔

سورۃ الکوثر

مکیۃ۔ عند ابن عباس وعائشۃ وابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (الدر المنثور) ونسب ھذا القول فی البحر الی الجمہور (العینی وروح المعانی)

جیساکہ کتاب درالمنثور میں لکھا ہے۔ یہ سورۃ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق کی ہے۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ بحر میں بھی یہ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیتُ علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ مجوف۔ فقلت ما ھذا یا جبرائیل۔ قال ھذا الکوثر (البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ تو آپ نے سنایا کہ شب معراج میں میں نے ایک نہر دیکھی۔ جس کے اردگرد موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ مگر خالی تھے۔ پس میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

ومدنیۃ۔ عند مجاھد والحسن وقتادۃ وعکرمۃ۔ وفی الاتقان انہ الصواب ورجحہ النووی فی شرحہ لمسلم۔ اخرج احمد ومسلم وابو داؤد والنسائی والبیھقی فی سننہ۔ وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ وابی شیبۃ عن انس ابن مالک

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہ سورۃ شریف مدنی ہے اور کتاب اتقان میں اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اور نووی نے مسلم کی شرح میں بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابوں میں اور ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی شیبہ نے ابن مالک سے روایت کی ہے۔

www.aaiil.org

اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفاءة فرفع راسه متبسماً فقال انه انزل الىّ انفاً سورة فقراء بسم الله الرحمن الرحيم - انا اعطينك الكوثر حتى ختمها (الحديث)

اما الكوثر - فاخرج البخاری والحاكم وابن جریر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما الكوثر - قالوا الله ورسوله اعلم قال هو نهر اعطانيه ربّى فى الجنة عليه خير كثير ترد عليه امتى يوم القيامة انيته عدد الكواكب يختلج العبد منهم فاقول يارب انه من امتى فيقال انك لا تدرى ما احدث بعدك -

وعن ابن عباس رضى الله عنهما انه قال فى الكوثر هو الخير الذى اعطاه الله اياه - قال ابو بشر قلت لسعيد بن جبير فان الناس يزعمون انه نهر فى الجنة فقال سعيد النهر الذى فى الجنة من الخير الذى اعطاه اياه - (البخاری)

فى النسائى بدل فى الجنة فى بطنان الجنة معناه فى وسطها

واخرج ابن ابى شيبه واحمد والترمذى وصححه وابن ماجه وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه انه يجرى على الدر والياقوت تربته اطيب من المسك وماءه اشد بياضاً من اللبن واحلى من العسل

وسال نافع ابن الازرق عن ابن عباس رضى الله عنهما عن الكوثر فقال نهر بطنان الجنة حافتاه قباب الدر والياقوت فيها ازواجه وخدمه - قال هل تعرف العرب ذلك قال نعم اما سمعت حسان بن ثابت يقول ؎

وحباه الاله بالكوثر الاك-

-بر فيه النعيم والخيرات

الكوثر من الكثرة - الشئ الكثير - كثرة مفرطة قال الكميت ؎

وانت كثير يا ابن مروان طيب

وكان ابوك ابن الفضائل كوثرا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر جھکا لیا ... پھر سر اٹھا کر تبسم فرمایا اور کہا کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل کی گئی ہے - پھر سورۃ کوثر پڑھی۔

لفظ کوثر - بخاری اور حاکم اور ابن جریر نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کرکے فرمایا - کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے - انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے - تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے - وہ نہر جنت میں ہے اس پر خیر کثیر ہے - قیامت کے روز میری اُمّت اُس پر وارد ہوگی - اس کے برتن ستاروں جتنا درج ہے - ان میں سے ایک آدمی اس پر سے ہٹایا جاوے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میری اُمّت کا آدمی ہے - اسے کیوں ہٹایا جاتا ہے - تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیسی نئی باتیں نکالی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوثر اس خیر کا نام ہے - جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے - ابو بشر کہتا ہے کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں وہ خیر ہے - تو سعید نے کہا - کہ جنت میں جو نہر ہے - وہ بھی اُسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول کو عطا کی ہے۔

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنۃ کی بجائے فی بطنان الجنۃ آیا ہے - بطنان الجنۃ کے معنے ہیں - بہشت کے وسط میں۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روایت بیان کی ہے - اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے - کہ وہ نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے - اُس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے - اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے۔

اور نافع ابن ارزق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے - تو اونہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے - جو کہ بہشت کے وسط میں ہے - اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے ہیں - اس میں بیویاں اور خدام ہیں - نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں سے واقف ہیں - حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں واقف ہیں - کیا آپ نے حسان ابن ثابت کا یہ شعر نہیں سُنا۔

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالےٰ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے - بڑا کوثر - جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں۔

لفظ کوثر - کثرت سے نکلا ہے - اور اس کے معنے ہیں - بہت ساری چیز - بہت زیادہ - کمیت شاعر کہتا ہے۔

(ترجمہ شعر) اے ابن مروان تو کثیر ہے اور طیب ہے۔
اور تیرا باپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا۔

www.aaiil.org

بدرِ صادق

۲۳- ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

پادری صاحب گوجرانوالہ مین ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان مین اپنے لڑکون کو کہلاتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور گورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہین۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رُعب کے قائم رکھنے کے واسطے مجبور ہی تھے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پھر سلطنت اور حکومت ناممکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کھاتے ہین۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری آگے رکھنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکھلاوین اس واسطے ان کو مناسب نہ تہا کہ مقامی حاکم کے ساتھ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنونکو بھی ہماری خدمتمین لگایا مبارک ہین وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہین اور اس کے ناصرین مین شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہین۔ پر وہ جو اپنی بدقسمتی سے اس کے دشمنون مین داخل ہوتے ہین ان کو بھی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجالانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ مسیح موعود مین اونٹ بیکار ہو جائین گے۔ سو ہمارے ملک مین اور دیگر اکثر ممالک مین تو اونٹ اکثر بیکار ہو ہی چکا تہا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تہی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتا ہے۔ اور پھر خاصکر ان دو مقدس شہرون کے درمیان جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچھ ہے ہی نہین۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے مین تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہین۔ ہماری مخالفت کو موجب حصول **پیسہ** جلنے والے اور **وطن** کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجھنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قومی **وکیل** کہلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریص سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے ایسے بزرگون کی جیبین ٹٹول رہے ہین جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدھے راستہ سے کچھ مانگا

جائے۔ تو ایک کوڑی نہ دین۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً او کرہاً سب کو اس کی ماننی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی مین یوحنا کا شاگرد عیسائی اخبار تحفہ سرحد نویں حضرت اقدس کے لیکچر لودیانہ کی نسبت کہتا ہے کہ وہ اتنا لمبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے مین نہین آتا اور تعجب ہے کہ یہ دروغ بیانی اخبار بدر پڑہکر اور ہوش سنبھال کی ہے جس مین وہ لیکچر بتمام و کمال ۵ صفحون مین ختم ہوا ہے۔ دروغ گو ئم بروے تو دادا۔ مقولہ شاید کسی نے عیسائیون کے لئے ہی پیارے لال جھگڑ کے واسطے کہا ہے کیون نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہین۔ جنہون نے یسوع کے کامون کو چند ایک مضمون مین درج کرکے اخیر مین لکھدیا تہا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکھے جاوین۔ تو دنیا مین پھر نہ سماوین۔ اس نے ایک دوست کی خاطر بیت پھر کر جہوٹ بول لیا اور شاگرد شاکر نے ایک ناحق کی عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جہوٹ کا کمال دکہایا۔ استاد کی ہنرآموزی کی داد ہو تو ایسی ہی ہو۔ اچہا شاکر صاحب یہ تو بتائے۔ کہ اگر اخبار بدر کا ۱۵ صفحون کا مضمون باوجود ختم ہو جانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہین ہوتا۔ تو پھر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا بھر مین بھی سما نہین سکتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہو گا۔ ہمین تو یہ معلوم نہین کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپکے خداوند نے بتایا ہو کیونکہ وہ کچھ عرصہ تک اس کے پیچھے پیچھے لگے پھرتے تہے۔ جیساکہ اناجیل مقدسہ مین مذکور ہے۔ اگر بقول آپ کے مان ہی لیا جائے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پھر یسوع کے کارنامون کی مجموم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانون کی نہ ختم ہونے والی آنتون کو جوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنایا جاوے۔ شاید اس سے بھی بڑھ جاوے شاکر صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدر کے متعلق بھی ایسی ہی دروغ بیانی کرکے الٹا ہم پر سفید جہوٹ بولنے کا الزام لگایا تہا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری ہیسنل صاحب کو توجہ دلاتے ہین۔ کہ اول تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفارے اور الوہیت مسیح کی ریتلی چٹان پر ہے، اور پھر اس پر انہون نے ایڈیٹر ایسا رکہا ہے۔ کہ جس کو صریح جہوٹ بولنے مین بھی کوئی شرم نہین۔ تو پھر ان کا اخبار کہان تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانونکی نکبت کا علاج ایڈیٹر صاحب وطن مسلمانون کے ادبار کا دکہڑا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال وہ ہے جو لب دریا بھیڑیے اور بھیڑ کی کہانی مین بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہین فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تہا اور آج اس یورپ کے سامنے بھیڑ کی مانند اپنی کرتوتون سے ہو گیا وہ پھر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر مین ہم ہی دیتے ہین۔

از رہ دین پروری آمد عروج اندر نخست
باز چون آید بیاید ہم ازین راہ بایقین

۵۷ء کے غدر کے بانی مبانی کون تھے ہندوون کا مشہور روزانہ اخبار پیتر کا (دلیقل وطن) لکھتا ہے کہ ۵۷ء کی بغاوت بیشک ہندوون سے شروع ہوئی اور انہون نے ہی اس بغاوت کی مشین کے کل پرزون کو چلایا۔

مکتی فوج مسیح موعود کے زمانہ مین مذہبی جنگون کے خاتمے کے ثبوت مین ایک مکتی فوج کا وجود بھی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تہا کہ یورپ کے عام عیسائی ہی مسلمانون کے کشت و خون کے واسطے تلوارین اور بندوقین لیکر دوڑتے تہے۔ اور یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپ کو فوجی کہنے والے بھی بجز خفیہ ہیرون اور نمائشی اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پہیلانے کا استعمال نہین کرتے حال مین اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب مین پھر رہے ہین جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چہوڑ کر اور فقیر سنگہ نام رکہوا کر دنیا کے نادانون کو ایک انسان کا پوجاری بنانے مین مصروف ہوئے ہین اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو رہے ہین۔ ہمارے ہمعصر لیڈ کرسچان ایڈیٹر پیسہ اخبار مکتی فوج کی تعریف مین لکھتے ہین کہ بہت ہی شریف اور اعلیٰ پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بیزار ہو کر دن بدن اسے چہوڑتے جاتے ہین۔ اور یہ مشنری لوگ ہین کہ آئے دن بوریہ بستر اٹہائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہین۔ اور یہ نہین سوچتے کہ اگر مخلوق کی ہی پرستش کرنا اچہی بات ہے۔ تو پھر خود ہندوستان مین تینتیس کروڑ دیوتا موجود ہے۔ ہندو تو خود ہی بتون کو چہوڑ رہے ہین۔ اب تم نیا بُت کیا پیش کرتے ہو۔

شاہ کابل اور اُن کی بے تعصبی

علی گڈھ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لڑکوں کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے ۔ کہ میں سب فرقوں کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہوں ۔ اور میری ماتحت رعایا میں سے ایک تعداد ہندوؤں اور یہودیوں کی ہی ہے ۔ پس جبکہ میں ان کو بھی عزیز رکھتا ہوں اور میں نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے ۔ تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ میں ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا رسانی کا خیال رکھوں ۔ یہہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلی اور تسکین کے لئے بیان فرمائے ہیں اور اُن کا اہل دہلی کو گائیوں کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کو ضرور اس بات کا خیال ہے ۔ کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے ۔ اگرچہ قرآن شریف ان الله یامرکم ان تذبحوا بقرة کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جائز ہی نہیں بلکہ پسند فرماتا ہے ۔ مگر پھر بھی امیر صاحب نے اپنے میزبانوں اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لئے روا نہیں رکھا کہ ایسا کام کیا جاوے ۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیوں اُنہوں نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے ۔ کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دل جوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے اُن کے مذہبی امور میں دست اندازی نہیں کرنا چاہتے ۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان ہے ۔ نہیں قابل بیان ہی نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کر ہماری طبیعت میں یکسوئی پیدا کریں اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقوں بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی اونہوں نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے ۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ سے اونہوں نے وہ سلوک جائز نہیں رکھا ۔ جس کا کہ اونہوں نے خود اپنی زبان سے علی گڈھ میں اقرار کیا ہے ۔ اگر یہ بھی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانوں سے نہیں ہے ۔ بلکہ ملحد ۔ کافر مرتد بے ایمان اور دجالوں سے نعوذ باللہ بھرا ہوا ہے تو پھر بھی کیا حرج ہے ۔ کیا ان کا اتنا بھی حق نہیں ۔ کہ یہودیوں اور ہندوؤں جیسا سلوک ان سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی عطا فرماتے ہیں تو کیا فرقہ احمدی انسان نہیں یا ایک فرقہ نہیں ۔ اس وقت ناظرین کے دل میں طبعاً یہہ خیال پیدا ہو گا کہ امیر صاحب نے ان لوگوں پر کونسا ظلم کیا ہے میں خود ہی اس بات کو ظاہر کر دوں گا ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سربرآوردہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کابل میں صرف اس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مُرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے مُنکر تھے ۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے ۔ کہ مسیح موعود کے وقت جہاد بند کر دیا جائے گا ۔ جیسا کہ بخاری شریف میں یضع الحرب سے ظاہر ہے اور پھر جہاد کے لئے جو لوازم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں وہ پائے نہیں جاتے ۔ مسلمانوں میں سے خود ایمان اُٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو انصاف پسند ہے ۔ اس کے سایہ میں کسی قسم کی تکلیف نہیں یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے ۔ اور ایک مومن انسان ہونے کی حیثیت میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کریں اور اُس کے اقبال کے لئے دُعا کریں نہ کہ اس سے لڑیں اور خود اس میں خلل ڈالیں مگر یہہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچھ بڑھکر تھے جن پر کہ امیر صاحب کو بھڑکایا گیا اور وہاں کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دینی چاہیئے ۔ یاد رہے کہ مولوی عبد اللطیف صاحب کوئی ایسے ویسے آدمی نہیں تھے بلکہ سُنا ہے کہ اونہوں نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کے وقت دستار بندی کی تھی اُن کے ماتحت مُرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت میں جبکہ امیر صاحب نے اون کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تھا ۔ افغانستان جیسی جگہ میں کسی فساد کا چھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تھی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں اس لئے صاحبزادہ صاحب نے اون کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیوں کے حوالہ کر دیا ۔ اُس وقت وہ خوست میں تھے جو کہ ان کا مسکن تھا اور جہاں کہ آپ کی کئی لاکھ کی جائداد تھی ۔ یہی نہیں بلکہ اُن کی جائداد انگریزی علاقہ میں بھی واقعہ ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بھی ہے ۔ غرض کہ جب اونکو گرفتار کر کے کابل میں پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلا کر اون کو کہا ۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کریں مگر اونہوں نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے میں اس سے گریز نہ کروں گا ۔ نہ تو مسیح موعود کو جھوٹا کہونگا اور نہ جہاد کو جائز قرار دوں گا ۔ اور اس لئے علماء کے فتوے سے اونکو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور جبکہ ایک میدان میں اون کو کھڑا کر کے اردگرد ان کے ایک کثیر گروہ کھڑا ہو گیا جن میں سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور اُن کے بھائی نصر اللہ خان جو امیر صاحب سے بڑھکر اس کام میں حصہ لینا چاہتے تھے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تھے اس وقت پھر اون کو موقعہ دیا گیا ۔ مگر اونہوں نے جواب دیا کہ نہ میں خدا کے مامور کا انکار کر سکتا ہوں اور نہ جہاد کو جائز قرار دے سکتا ہوں اور حق کا انکار نہیں کر سکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد ازاں تمام طرف سے پتھر برسنے شروع ہو گئے یہاں تک کہ ایک ڈھیر پتھروں کا جمع ہو گیا اور اس طرح صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری میں سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہیں بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبد الرحمن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تھا کہ وہ کیوں جہاد کا منکر تھا **میں اس کا الزام امیر صاحب پر نہیں دیتا بلکہ علماء کا قصور تھا** ۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہیں سکتے کیونکہ اون کو خدا نے کل افغانستان کا حکمران مقرر کر کے وہاں کے کل باشندوں کی جانیں اُن کے ہاتھ میں دیدی ہیں ۔ پس کیا اون کا فرض نہ تھا کہ وہ خدا کی امانت میں خیانت نہ کرتے ۔ ناظرین آپ غور کریں کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے ۔ موت تو سب کو آتی ہے ۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھروں کی بوچھاڑ کی جاوے ۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تاکہ وہ ہل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت میں سسک سسک کر مر جاوے اور پھر اس کی لاش کو دفن بھی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر نہ تھا کہ ایک غریب مزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے ۔ مگر نہیں انہوں نے اس پر بس نہیں کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچوں کو قید کر کے وہ رہی سہی تکلیف بھی کمال کو

پہنچادی۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے میں باقی رہ گئی تھی ہم ان کے اس دلی والے معاملہ پر نکتہ چینی نہیں کرتے مگر چاہتے ہیں کہ گاڑے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب مزاج انسان کا خیال کیا جاتا۔ جو کہ راستی پر تھا اور پیران کی دوست اور ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے دن کی تکلیفوں سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکھے اور جس کا اثر سرحد پر ظاہر بھی ہوا ہے۔ جس کا پاؤنیر کا ایک پچھلا آرٹیکل مظہر ہے۔ جس میں کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڈہ کے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تحریریں بلا کسی غرض کے جہاد کی ممانعت میں شائع ہوئی ہیں اور ان کا اثر پڑا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے سرحد کے سفر میں مشاہدہ فرمایا ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے لئے تحریک کرتے ہیں اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہاں سے ہجرت کرکے یہاں گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ میں چلے آتے ہیں کہ ایسا نہ ہو۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو۔ ہم ایک اور بات کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مان لیتے ہیں کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے امیر صاحب کی مملکت میں ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے متعلق وعظ وغیرہ کہنے میں غلطی ہی کی سہی لیکن کیا اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کاش آپ ایک گانے کے برابر ہی ایک انسان کا لحاظ کریں۔ والسلام

محمود احمد۔

بدر بک ڈپو کی طرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور بدر کے خریداروں کے لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا تھا تاکہ دار الامان سے اگر انہیں کسی کتاب کے منگوانے کی ضرورت ہو تو بہ آسانی و بکفایت منگوا سکیں۔ چونکہ اخبار کی قیمت کا حساب بھی رہتا ہے اس لئے کتابیں منگوانے میں زیادہ سہولت تھی اور ہے۔ اس بک ڈپو کا انتظام اب اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وہ کتابیں جن کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہیں ملتیں۔ پھر از سر نو طبع کریں چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخط چھپوائی جا چکی ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب سے غریب بھی شوق ہو۔ تو لے سکتا ہے۔ پھر در ثمین چھپوائی جس میں آج تک کی تمام نظمیں درج ہیں اور قریباً دو سو صفحے صرف ۸ آنے کو دئے جاتے ہیں اب آئندہ بھی آپ دیکھینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھاپنے کی توفیق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابیں ہیں۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بڑا ذخیرہ جمع کیا جائے گا اور موجود بھی ہے دوسری تجویز یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین یا اس زمانے کے علماء و فضلا کی جمع کی جاویں تاکہ احمدی بھائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کسی قسم کے نقصان سے بے فکر ہو کر حاصل کر سکیں اسی سلسلہ میں تمام ضرورت کی کتابیں رکھی جائینگی یا چھاپی جاوینگی۔ مثلاً دو سو سال کی جنتری عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔ جس سے حساب میں بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ سوم یہ کہ ایسی کتابیں اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف کی جاویں جن کی آج کل سلسلہ میں ضرورت ہو وہ مخالف کتابیں جن کے جواب تاحال شائع نہیں ہوئے ان کے جواب بھی چھاپے جائینگے۔ چنانچہ بعض کتابوں کے جواب ابھی سے تیار ہیں۔ شہادت القرآن مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے ایسا ہی الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرتسری کا احباب اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ تاکہ اس کے مطابق تعداد میں چھپوائی جا سکیں۔ جو حضرات زبانی و تحریری طور سے ایسے جوابوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں وہ خاص توجہ فرما کر درخواستیں بھجوا دیں۔ اس کے سوا سلسلہ کو جیسی کتابوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس سے ہمیں اطلاع دیجاوے۔ تاکہ ہم ایسی کتابیں مہیا کر لیں۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی اس بک ڈپو کی امداد کے لئے پوری توجہ سے کام لینگے اور ہمارا توکل تو اللہ پر ہے۔ اور وہ ہمارے ارادوں میں برکت دے اور اپنی ربانیت سے ایسے اسباب مہیا کرے جن سے یہ تجویزیں قوہ سے فعل میں آئیں اور اپنی صفت رحیمیت سے ہماری مساعی کو مشکور کرے تا اعلاء کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف حاصل ہو۔ وما توفیقی الا باللہ ناظم بدر بک ڈپو

غزل از نتائج افکار خاکسار فخر الدین ملتانی

طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام المتشاور من الاکبر آبادی النجیب آبادی

شکر خدا ادا ہو طاقت کہاں زبان میں
لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیان میں

دار الامان میں رہ کر جو نعمتیں ہیں حاصل
ان کی مثال بھی اب ملتی نہیں جہان میں

وہ دردِ دل عطا کر یارب میری فغان میں
ہو جائے شور برپا سب اہل آسمان میں

جو التجا کروں میں تجھ سے وہی ہو پوری
دے دے اثر تو ایسا یارب میری زبان میں

کہدو عدو کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے
دکھلائے اپنے جوہر آکر وہ قادیان میں

آتا نہیں مقابل کوئی بھی اس جری کے
میرے امام کی اب وہ دھاک ہے جہان میں

ہو شوق جس کو آئے دار الامان میں دیکھے
جوش بہار ہے اب اس اپنے گلستان میں

وہ نور دین کہ جس کے مداح خود ہیں مہدی
مجھ سے ثنا ہو اس کی طاقت نہیں زبان میں

احسن کی خوبیاں سب مجھ سے ادا ہوں کیسے
ایسی زبان نہیں ہے وسعت نہیں بیان میں

اے فخر شاعری پر ہے فخر مجھ کو اپنی
مداح جس کا ہو نہیں مہدی ہو وہ جہان میں

اعلان۔ ایک احمدی لڑکا مسمی محمد فضل قادر عمر ۱۲ سال مدرسہ دنیا نگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفرور ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے۔ اور وہ پتہ مفصل دے۔ تو اس کا باپ مبلغ دس روپے انعام دینے کو طیار ہے۔ حلیہ یہ ہے، قد درمیانہ گورا رنگ۔ جسم قدرے بھاری۔ دانتوں کا بیڑ قدرے اونچا۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسوں سرکاری مدرسہ میں بھی تعلیم پائی۔ پھر سرکاری مدارس میں برسوں ملازمت بھی کی۔ ظاہر ہے۔ کہ زمانہ طالب علمی میں اکثر ہم سبق ہندو تھے۔ اسی طرح جن مدرسوں میں بحیثیت مدرس کام کیا اُن میں آٹھ آٹھ دس دس دوسرے مدرس بھی تھے اور اکثر ہندو ہی تھے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں سینکڑوں ہندوں سے ملاقات رہی۔ اہل ہنود کے مراسم اور عقائد سے بھی مجھ کو عام مسلمانوں سے زیادہ واقفیت ہے۔ ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں ہندوں کی مذہبی کتابیں بھی میں نے مطالعہ کیں۔ مگر عجیب اتفاق ہے۔ کہ گئو متر کے مشہور مسئلہ سے میں ابھی تک ناواقف ہی تھا۔ اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ سُنکر کہ اہل ہنود گائے کا پیشاب پیتے ہیں۔ میں یہ کہا کرتا تھا کہ یہ ویسے ہی ہندوں کے مخالفوں نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو قے کرتا کرتا مر نہ جائے مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ میں نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو اُس نے یہی کہا تھا کہ "ہم گائے کو پوتر (پاک) جانتے اور اسی وجہ سے اس کے پیشاب کو زیادہ پلید نہیں سمجھتے ہیں۔ مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے۔ اوس روز سے مجھ کو ایسا یقین ہو گیا تھا کہ اس گئو متر پینے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تھا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے۔ میں ۱۷ دسمبر دس بجے صبح کی گاڑی میں مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہو کر براہ سہارنپور بہ ارادہ دارالامان امرتسر کی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرتسر کے اسٹیشن پر پہونچا۔ اس سفر میں عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ میں سوار تھا جس کو بخار اور اس کی وجہ سے تکلیف زیادہ تھی۔ میں نے انسانی ہمدردی کے شایان سمجھ کر اس کو چند مناسب مشورے بتائے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ میں طبیب ہوں۔ دوسرے شخصوں نے یہ سُنکر اپنے اپنے لئے نسخے لکھانے اور حالات بیان کرنے شروع کئے۔ بہت سے اثنائے راہ میں ایک دو اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تھے مگر نئے سوار ہونے والوں کو سلسلہ دراجسر ہو جاتی تھی۔ اور اس طرح امرتسر تک مجھ کو نبض دیکھنے مریضوں کے حالات سننے دوائیاں بتانے اور نسخے لکھنے سے فرصت نہ ملی سفر کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تھا اور جو فیض آباد کے رہنے والے تھے لاہور کو جا رہے تھے اونہوں نے نہایت منت سماجت سے مجھ کو اپنے ضعف معدہ کے حالات سنانے کے لئے متوجہ کیا اور جو جو علاج دوسرے طبیبوں نے کئے تھے اونکو بھی حتے المقدور تفصیل و ترتیب سے بیان کیا۔ اسی میں یہ بھی کہا کہ "میں نے یہ سمجھ کر کہ ہر مرض کی دوا گئو متر ہے بہت دنوں تک گئو متر دو وقت پیا مگر اُس سے بھی افاقہ نہ ہوا" میں شب چرن کی زبان سے یہ سنکر حیران رہ گیا۔ مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تھے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھ سکے۔ پھر مجھ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ عام اہل ہنود اکثر موقعوں پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہیں۔ لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے شرماتے ہیں افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا میں انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفروں کی یہ ترکیب تو اچھی تھی کہ اونہوں نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھ کر اس کی نسل بڑھانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب میں داخل کر دیا اگر بیلوں کی عظمت نہ کی جاتی تو ہل کون چلاتا اور جوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی ماں کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جنتی رہے اور دودھ دہی کی بھی افراط رہے۔ رہا گوشت۔ سو بکری۔ ہرن۔ چینل۔ جھانکا ہندوستان میں بافراط موجود ہی تھا بلکہ بعض معزز دیویوں یعنے با اختیار مستورات نے تو آدمی کا بھی گوشت بھوجن کیا ہے اور مہابھارت کے زمانہ میں عام طور سے ہندوستان کے بازاروں میں گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے۔ اب مرور ایام سے یہاں تک نوبت پہونچی کہ مسماۃ گئو ماتا کے ساتھ دوسرے جانوروں کا گوشت بھی حرام کر لیا گیا۔ لیکن اس ترک گوشت خوری میں صرف برہمنوں نے ہی حصہ لیا۔ راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا مچھلی کھاتے ہی ہیں خیر یہ سب تو ہو گیا اور اس کا سبب مذہبی واقفیت وغیرہ سمجھا ہی جا سکتا ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کی ہندوؤں میں جو خود کو پوتر اور دوسروں کو ملیچھ سمجھنے والی ہیں۔ اس گھنونی بات یعنے پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہو گئیں۔ جس کے تصور سے بھی جی متلاتا ہے۔

الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی حال وارد قادیان

ثلج والی پیشگوئی کا پورا ہونا

۷۸۶۔ اخویم صاحب مفتی صاحب زاد لطفکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون ومشکور فرما دیں۔

گذشتہ سال میں جسقدر پیشگوئیاں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پوری ہوئی ہیں وہ احمدیوں پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں مخفی نہیں ہیں ہاں اگر پوشیدہ ہیں تو ان بدقسمت لوگوں پر کہ جو یا تو امام زمان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہیں ہوئے ہیں یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہیں بہر حال جو کچھ بھی ہو ہم کو تو ہر ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اس وقت مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۸ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹسٹ ٹیلیگرامز کے کالم میں "سخت موسم سرما یورپ میں" سرخی کے نیچے ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء کا لندن کا تار شائع ہوا ہے جس میں یہ تحریر ہے کہ "مغربی جانب موسم سرما آ رہا ہے اور برلین میں سردی نہایت شدت سے بڑھ رہی ہے۔ آلہ مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہونچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری میں سفر سے بھی دو درجہ اور کم ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہیں اور بر اعظم ریلوے نہایت ابتر حالتیں میں ہیں کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے کے پھٹ رہے ہیں اور دریائے ڈینیوب اور ڈلیہ کی ٹاربر بالکل منجمد ہو گئی ہیں" یہ دیکھکر فوراً مجھ کو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ میں شائع ہوا ہے۔ یاد آگیا اور وہ یہ ہے۔ ۵ دسمبر ۱۹۰۶ء الہام "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بھی آ رہے ہیں اللہ تعالے رحم فرماوے کنگسٹن کی زلزلے کے وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور سے واقف بھی نہیں ہونے پائے ہیں کہ ایک جزیرہ بنام سالو الیسٹ انڈین آرچیگو جسمیں پندرہ سو آدمی تھے

رسید زر

۷ - جنوری ۱۹۰۷ء ۱۴۲۶ - مرزا قاسم بیگ صاحب ۔
۷ " " " ۱۴۲۷ میاں احمد خاں صاحب ۔
" " " " ولی احمد صاحب
" " " " حکیم عبد الرحیم صاحب نابجہ ۱۵
۷ " " " ۴۰۵ - محمد عثمان صاحب
" " " " ۹۸۳ - محمد شریف صاحب
۸ " " " ۱۵۸ - نادر خان صاحب
۸ " " " ۲۱۲ - خدا بخش صاحب ۱۲
۸ " " " ۶۱۷ - محمد علی خان صاحب
۹ " " " بابو رحمت اللہ صاحب
" " " ۲۴۲ احمد علی صاحب
" " " ۲۴۹ - حمید علی صاحب
" " " ۴۷۷ - غلام نبی صاحب
" " " ۲۲۵ - منشی رستم علی صاحب
۹ " " " ۱۳۵ - محمد سعید صاحب
" " " ۱۳۹ - مظہر علی صاحب
۱۰ " " " نواب خان صاحب تحصیلدار
۱۰ " " " چودہری محمد خان صاحب
۱۰ " " " نصیر خان صاحب
۱۰ " " " ۱۱۵۵ مستری فضلدین صاحب
۱۱ " " " ۱۳۴۹ - عبد الرحمان صاحب
۱۱ " " " عبد الرحیم صاحب
۱۱ " " " محمد حسین صاحب
۱۱ " " " ۳۰۵ - محمد حسین صاحب
۱۱ " " " ۳۱۱ عبد الرحیم صاحب
۱۱ " " " ملک عادل شاہ صاحب
۱۱ " " " ۸۴۵ محمد عبد الرحمن صاحب ۱۲
۱۳ " " " ۲۱ - عبد العزیز صاحب
۱۳ " " " ۳۴۹ عبد البدین امام الدین صاحب
۱۳ " " " ۱۴۲ مردان علی صاحب للعہ
۱۳ " " " ۳۶۷ مطیع اللہ خان صاحب
۱۳ " " " ۱۵۵ محمد ابراہیم صاحب
۱۳ " " " ۱۰ شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۳ " " " ۲۲۰ کریم بخش صاحب
۱۳ " " " ۱۸۷ عبد المجید خان صاحب

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات حیات نور اہلیہ میاں اسماعیل اسمعیٰ ساکن بہڈیال (سیالکوٹ)
جلال خان صاحب تلونڈی کہجور والی ضلع گوجرانوالہ
حسین بخش صاحب " " " "
بوٹا جٹ - گہٹالیاں
سید ولایت شاہ صاحب - ستراہ
حیات محمد صاحب - پسرور - ضلع سیالکوٹ
چودہری غلام محمد صاحب - سیالکوٹ
اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب مرحوم کوٹلی - نعمت پورہ بہوپال
چودہری نواب خان صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ
ودہاوا ولد بہاگ وجیوکے ضلع سیالکوٹ
خلیل احمد صاحب دلاور - مونگہیر
بابو محمد شفیع صاحب رسول - ضلع گوجرات
مرغوب احمد صاحب - بنور - ریاست پٹیالہ
حسن بی بی اہلیہ منشی محمد محسن صاحب پٹواری نہر سیدوالہ ضلع منٹگمری
نذر بیگم دختر " " " " " "
والدہ صاحبہ عزیز بی بی " " " " "
کرم داد خان صاحب - گوجرات
غلام مرسلین صاحب - پشاور
حسن محمد صاحب - ظفروال
عبد القادر صاحب شملہ
غلام رسول صاحب امرتسر
عبد الخالق صاحب "
عبد الحکیم خان صاحب - نجیب آباد
طالب الدین صاحب پٹواری - موضع پنہ دہول ضلع سیالکوٹ
دستار علی صاحب - دوالمیال
محمد امیر علی صاحب - اوگہی ضلع ہزارہ
شیخ محمد نثار احمد صاحب سابق طالبعلم مکان حاجی عبد الغنی
معرفت شیخ محمد مختار احمد صاحب ناظر - پٹیالہ
مستری زمان شاہ صاحب - پنڈی کیمپ
مستری شہاب الدین صاحب - شاہدرہ ضلع لاہور
احمد خان صاحب ولد فضل خان صاحب کامل پور
والدہ صاحبہ محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ انگشتانی
ضلع وارنگل علاقہ نظام
ہیرا - امیر بخش صاحب پسران کرم دو صاحب اکبر پور ضلع سیالکوٹ

ضروری اعلان

خط و کتابت کے لئے روپیہ بھیجنے کے وقت ذیل کی چند ہدایتوں کو سب احباب مد نظر رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً ریویو یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا مدرسہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔ (۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے اسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔ (۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے۔ لیکن جہاں اور مدات کا چندہ ساتھ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں اور تفصیل ساتھ دیں وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دینگے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینیجر یا نائب ناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کریں مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اُسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے جو احباب یہاں خط و کتابت کرتے ہیں انکی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے میں اور کام کرنیوالوں کی سہولت اسی میں ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط و کتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اُوپر ہدایت کی گئی ہے۔ ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلائے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

(۸) جو لوگ دسواں حصہ آمد کا مقبرہ بہشتی کے اقرار نامہ کے رُو سے بھیجیں وہ ساری رقم بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کریں اور اُس کی تفصیل کوپن یا الگ خط میں لکھدیں اور اس کے مطابق صاحب محاسب اوس کی تقسیم کر دیا کرینگے۔ مگر یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہے کہ اس مد کا تمام روپیہ براہ راست محاسب کے نام آوے۔

المعلن - محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے -

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف [illegible] ہو گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہو تو افسوس ہے - صرف آپ کے لحاظ قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی - اس کے دو سو صفحہ ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین اب موقع ہے	[illegible]
رویائے صالحہ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با جود کے لئے ضروری ہین -	۴ر
السر المکتوم " " "	ترانجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول " "	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۲ر
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱ر
سراج الحق حصہ اتا ۵ مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے	۱۰ر
کامن احمدی " " "	پنجابی نظم	ر
نظم مستورات " " "	"	ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — ۶
شرح تہذیب الکلام — ۴ر
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض — ۵ر
المدینۃ السعدیہ - مسیح موعود کے بارہ مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصر مین و غزالی و ابن العزلی والاشعری — ۱۲ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین - مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے - نور الدین

التخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین - شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اس واسطے مین بخوشی انکی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے - وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگی - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو و خوش خو عالم احمدی ہین - آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ومیس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین - پرائیوٹ طور پر بھی ہر طرح اطمینان کر سکتے ہین - اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوت مین پیش قدمی کریگا - انشاء اللہ تعالے

نیاز مند اکمل آف گولیکے ضلع گجرات پنجاب

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے - جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہو سکتی ہے وہ شخص جہان سے آوین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا - احمدی ہون -
۲ - مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دے سکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاوے گی - مکانات اور آلات کشاورزی کیواسطے لکڑی حسب ضرورت مین دون گا - زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے - چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا چاہئے - اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے احمدی ہون -
حبیب الرحمان از موضع حاجی پور - ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

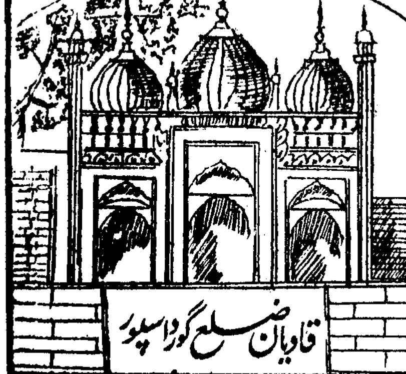

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

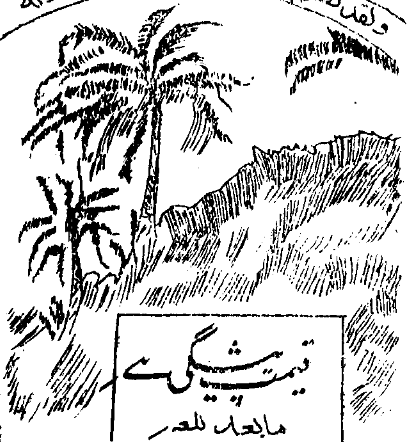

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ

ایجہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۳) | ۳۰ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۷)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۱؎ | قیمت برائے افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھہ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت اور بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھہ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندہکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن معبد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازون کے اوقات مختلف شہرون مین مختلف ہو جاتے ہین - اسواسطے ان کا اخبار مین درج کرنا مفید ثابت نہین ہوا - ان نمازون کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے - ہر جگہ کے مسلمانون کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کرلین اور پہر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین - کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر مین دہوپ گہڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے -

نماز ظہر اول وقت - ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے -

نماز عصر - دہوپ گہڑی مین ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑہ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے - دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک -

یہ بہی یاد رہے کہ گہڑیان ریلوے ٹائم پر رکہی جاتی ہین اور وہ وقت مقامی نہین ہوتا - نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد - نماز عشا ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد - نماز فجر ایک گھنٹہ ۲۳ منٹ قبل طلوع آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک -

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھہ مین ہاتھہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج مین احمد کے ہاتھہ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھہ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا - اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا - **استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ** ۳ بار - **رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت** - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

کاتب محمد حسین احمدی

نمبر (۷) | ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ مین ایک نومسلم اس ہفتہ کی ڈاک ولایت مین ہمارے دوست ڈاکٹر بیکر صاحب کی چٹھی آئی ہے جن کے نام نامی سے اس اخبار کے ناظرین آگاہ ہین صاحب صوف اس خط مین ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تحریر فرماتے ہین کہ یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند ہے اور پورے طور پر میری پسندیدگی کے مطابق ہے۔ اس رسالہ مین بخوبی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسویت کے بداثرون اور مذہب اسلام کے نیک اثرون مین کیا فرق ہے۔ مین اپنا سالانہ چندہ اس چٹھی کے ساتھ ارسال کرتا ہون اور منی آرڈر آپکے نام پر کرتا ہون۔

چٹھی کے اخیر مین صاحب صوف لکھتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون کہ اسلام کے سچے خیالات جیساکہ ریویو مین ظاہر کئے جاتے ہین وہ تمام دنیا پر پھیل جاوین اور مین دعا کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کو کامیابی حاصل ہو اور آپ کی صحت کے واسطے دعا کرتا ہون۔ اور میری دلی تمنا یہی ہے کہ مذہب اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے

ایران ایک دوست شہر اہواز واقعہ ملک ایران سے تحریر فرماتے ہین۔ زمانہ قدیم مین اہواز بڑی جگہ تھی۔ مین نے ایک دفعہ یہ لکھا دیکھا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم اہواز ہی بابل مین پیدا ہوئے تھے۔ اب چونکہ یہ مقام برباد ہوچکا ہے اور لوگ یہان کے جاہل ہین۔ کوئی تاریخ نہین۔ جس سے معلوم ہو۔ ہان قدیم زمانہ کے نشان اور دریا قارون پر بند کا نشان اور پتھر کاٹ کاٹ کرکے پانی کا نکاس یہہ سب نشان اب تک ہین یہان ایک نہر بھی تھی جس سے ملک سرسبز شاداب تھا یہ نہر بھر گئی ہے مگر پل کا نشان ..... جس پر لوگ اس طرف سے اس طرف آتے جاتے ہین۔ اب بھی ہے۔ اس جگہ کے لوگ سب مسلمان شیعہ مذہب ہین۔ نصرانی بغداد اور بصرہ کے سوداگر ہین یہان دریا پار ایک گاؤن ہے وہان کہتے ہین کہ صابی قوم رہتی ہے۔ یہود یہان کوئی نہین۔ مجھے پتہ ملا ہے کہ سنی مسلمان بھی یہان ہین۔ مگر پوشیدہ طور سے ہین۔ صابی قوم کے چند آدمی میرے پاس علاج کیواسطے بھی آتے تھے۔ عربی بولتے تھے۔ مجھے اس قدر عربی نہین آتی ہے جو ان سے پوری بات چیت کرسکون۔ یہان کے شیعہ مذہب کے لوگ بڑے جاہل ہین۔ بڑی بڑی لمبی اور چھوٹی روائتین حضرت علی حسن اور حسین کی بیان کرتے ہین۔ اور ہزار ہا مخلوق کربلا نجف وغیرہ مین زیارت کو جاتے ہین اور حاجی کہلاتے ہین۔ اصلی حج کو بہت کم جانتے ہین۔ ان کا حج نجف ہے یا کربلا ہے۔ خدا ان پر رحم کرے۔ حضرت اقدس کے صحیح حالات کوئی نہین جانتا۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے دعوے کئے ہین مگر تحقیق کا ان لوگون مین مادہ نہین ہے سو اگر لوگ اکثر جاہل ہین بعض لکھے پڑھے جاہلون سے بھی بدتر عقیدہ رکھتے ہین۔ ایک دو کتابین حضرت اقدس کی جو ہمراہ لایا ہون۔ ایک دو آدمیون نے دیکھی ہین۔ مگر بے پرواہی سے پھر کتابین گم کردی ہین۔ واپس نہین دیتے ہین غرض مادہ پرستی اس قدر ہے کہ دین کا خیال ہی ندارد۔ اگر اعتقاد ہے تو وہ جھوٹی لمبی روایتون پر۔ سید کو یہان بڑا فخر ہے۔ ہفتہ مین ایک دو بار مرثیہ خوانی ہر ایک گھر مین ہوتی ہے۔ جس کو بڑا ذریعہ نجات سمجھتے ہین۔ آپ میرے لئے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ جلد واپس لاوے۔ اور حضرت اقدس کی قدمبوسی حاصل ہو۔ انسان کا دل یہان سیاہ ہوجاتا ہے بجز صحبت بد کے نیک صحبت یہان ہے ہی نہین۔

ریویو

صنعت کشمیر۔ ایشیا کی صنعتون مین سے اس زمانہ مین جاپان اور چین کی صنعت شہرہ پکڑ رہی ہے مگر میرے خیال مین اس شہرت کے اسباب مین سے بڑا سبب ان ممالک کی صنعتون کی خوبصورتی اور پائداری اس قدر نہین ہے جسقدر کہ ان کا طریقہ اشتہار۔ اور غیر ممالک مین اپنی اشیاء کے بھیجنے مین سعی ان کی اس شہرت کا باعث ہو رہی ہے۔ نقاشی کی صنعت اور نازک اور خوبصورت اور پائدار چیزون کے بنانے مین جس قدر کشمیر کے ملک کی آب ہوا کو قدرتی اسباب مہیا ہین وہ غالباً چین اور جاپان کو نہین۔ اس کے ثبوت مین کشمیری شال اور کشمیری قالین اور کشمیری قلمدان کافی گواہ ہین وادی کشمیر ہندوستان کے ایسے دور افتادہ گوشون مین اور بلند پہاڑون کے درمیان ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بیرونی دنیا کے ساتھ تعلقات کا کافی ذریعہ اب تک ان کیواسطے بہم نہین پہونچ سکا ورنہ اس سودیشی شور وغل کے زمانہ مین اگر کشمیری دماغ کو ترقی دینے کی کوشش کی جاوے وہ بہت ہی اعلیٰ قابلیت حاصل کرسکتا ہے۔ ایسی ضرورتون کو محسوس کرکے ہمارے ایک دوست نے کشمیری صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرینگر مین ایک ایجنسی قائم کی ہے جس کی چند ایک چیزین اونہون نے یہان بغرض ریویو بھیجی ہین جنمین سے نقلی سنگ یشب کے بٹنون کا سٹ قیمتی ۱۲ اور سنگ سلیمانی کا بٹنون کا سٹ قیمتی ۸ ہر دو اگرچہ صنعت مین اس قابل ہین کہ ہنوز اور ترقی کی جائے تاہم بلحاظ قیمت کے اور پختگی کے ولائتی سٹ کے مقابلے مین ارزان اور زیادہ پائیدار ہین۔ ایسا ہی چاندی کے بٹن جن پر نقلی ہیرے کا نگینہ جڑا ہوا ہے۔ خوش نما اور پائدار اور قیمت صرف عہ۔ ہولڈر پیتل کا جس کے سر پر سنگ فیروزہ لگا ہوا ہے قیمت صرف ۱۲ پائیدار اور خوش نما ہے۔ چاندی کا ہولڈر منقش جس کے سر پر نگینہ لگا ہوا ہے بہت خوبصورت ہے اور فینسی سٹیشنری مین برابر مین شامل کرنے کے قابل ہے۔ کشمیری قلمدان سے تو عام لوگ واقف ہی ہین جنمین ایک دوات بھی ہوتی ہے اس کی قیمت ۸ اور بچون کیواسطے بہت خوش نما ہے ان چیزون کے علاوہ اس کارخانہ کا بنا ہوا ایک چاندی کا قبلہ نما بھی ہمارے دیکھنے مین آیا ہے۔ جو منقش اور بادام نما نہایت خوبصورت ہے۔ اور گھڑی کی زنجیر کو زیب دینے کے لائق ہے اور اس کی قیمت غالباً عہ ہے یہ سب چیزین اور ان کے سوا کشمیری صنعت کے اور بھی عمدہ عمدہ چیزین غلام محمد صاحب مینجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر سے مل سکتی ہیں۔

۲

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت۔
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ المفتی ۔ شعر و سخن
صفحہ ۵ و ۶ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۷ ۔ بدر خواتین ۔ قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر
صفحہ ۸ ۔ ڈائری ۔ المفتی بقیہ
صفحہ ۹ و ۱۰ ۔ انگریزی کا فساد ۔ ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد میں ۔ سعد اللہ لودیانوی
۱۱ و ۱۲ ۔ دستیاں
صفحہ ۱۳ ۔ رسید زر ۔ ۱۴ ۔ اشتہارات کتب

بدر مسیح

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ خدا نے تیرے پہ رحم کیا ہے

۲ ۔ رحمک اللہ ۔ ترجمہ ۔ خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے

۳ ۔ اِنّکَ انت الاعلیٰ ۔ ترجمہ ۔ بے شک تو ہی بلند ہے

۴ ۔ امید بھاری

۵ ۔ ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے

۶ ۔ انّ اللہ مع الابرار ۔ ترجمہ ۔ بیشک خدا نیکوں کے ساتھ ہے

۷ ۔ انت من الابرار ۔ تمام دنیا میں سے ایک[1]

ترجمہ ۔ تو نیکوں میں سے ہے ۔

۸ ۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اوس میں ایک سانپ ہے اور پھر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکلکر کسی طرف بھاگ گیا ہے ۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا ۔ تو اوس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پھر ساتھ ہی اُس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا ۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا ۔ تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اوس کی دو ٹانگیں ہیں ۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے ۔ جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ ۔ مبارک احمد کی والدہ اوس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اوس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی ۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا ۔ اور میں اوس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا ۔ میں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اوس چاقو سے کاٹ دی ۔ بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر ۔ اور بہت کچھ پانی زہر کا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا ۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا اور اوس سے بڑی بدبو آئی ۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے ۔ مگر کوئی نقصان نہ پہونچا ۔ مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا ۔ اور پھر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے ۔ تو ڈاکٹر عبد اللہ سامنے آتے نظر آئے ۔ جب قریب پہونچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے ۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں ۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا

۹ ۔ العید الاخر تنال منہ فتحاً عظیماً

ترجمہ ۔ ایک اور عید ہے ۔ جس میں تو ایک بڑی فتح پائیگا ۔

۱۰ ۔ زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے ۔

۱۰ ۔ فروری ۱۹۰۷ء

۱ ۔ ذرنی اقتل من آذاک ۔ ان العذاب مربع ممدد

ترجمہ ۔ مجھے چھوڑ ۔ تا میں اوس شخص کو قتل کر دوں جو تجھے ایذا دیتا ہے دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہیں ۔

۲ ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ۔ لک رحمۃ

ترجمہ ۔ ہم نے تیرا وہ بوجھ اُتار دیا ۔ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی ۔ تیرے لئے ایک رحمت ہے ۔

۱۲ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ ایک اور خوشخبری

۲ ۔ نثنی علیک ۔ الخیر و البرکۃ ۔[1]

ترجمہ ۔ ہم تیری ثنا کرتے ہیں ۔ خیر اور برکت

۳ ۔ آسمان ٹوٹ پڑا اسارا[2] ۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے (یہ انسان کا مقولہ ہے گویا وہ فعال انسان کی طرف سے فرماتا ہے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے)

۴ ۔ اولٰئک قوم لا یشقی جلیسہم

ترجمہ ۔ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم نشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا ۔

---

[1] فرمایا ۔ یہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے ۔ توریت میں ایسا ہی ایک فقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے ۔

[2] فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب میں آسمان سے مراد بال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے

المفتی

۳۹۔ **سیدزادی سے نکاح**۔ ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں سوال پیش کیا۔ کہ غیر سید کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کیواسطے جو محرمات بیان کئے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سیدزادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کیواسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے اور اس لحاظ سے سیدزادی کا ہونا بشرطیکہ تقوی و طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسین کیواسطے ہمارے ملک ہی میں خاص ہے۔ ورنہ عرب میں سب بزرگوں کو سید کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ سب سید ہی تھے۔ اور حضرت علی کی ایک لڑکی حضرت عمر کے گھر میں تھی۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تھی۔ اور اس کی وفات کے بعد پھر دوسری لڑکی بھی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تھی۔ بس اس عمل سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے۔ جاہلوں کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیدانی کے ساتھ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی میں تو ہر ایک مومن شامل ہے۔ خواہ وہ سید ہو یا غیر سید۔

۴۰۔ **چہلم**۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ یہ رسم سنت سے باہر ہے۔

۴۱۔ **اخبار کی قیمت**۔ اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے۔ تو اخبار کے چلانے میں سہولت ہوتی ہے جو لوگ پیشگی قیمت نہیں دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہیں ان میں سے بعض تو صرف وعدوں پر ہی ٹالدیتے ہیں اور بعض کی قیمتوں کی وصولی کے لئے بار بار کی خط و کتابت میں اور ان سے قیمتیں لینے کے واسطے یادداشتوں کے رکھنے میں اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کیواسطے اور نیز اس کا معاوضہ وصول کرنے کیواسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ میں ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے یعنے مابعد دینے والوں سے قیمت اخبار بجائے تین روپے کے للعہ وصول کئے جاینگے اس پر ایک دوست نے ایڈیٹر سے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ صورت سود کی تو نہیں ہے؟ چونکہ یہ مسئلہ شرعی تھا۔ اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتھ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا گیا اس کا جواب جو حضرت نے لکھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم۔ میرے نزدیک اس کو سود کو کچھ تعلق نہیں مالک کا اختیار ہے جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی میں حرج بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے۔ تو وہ پہلے ہی دے سکتا ہے یہ امر خود اس کے اختیار میں ہے۔ والسلام ۔ مرزا غلام احمد

۴۲۔ **جان کے خوف میں والدین کی فرمانبرداری**

مدت سے ایک افغان ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا جہاں اپنا عقیدہ و ایمان کے اظہار موجب قتل ہوسکتا ہے اس جگہ قادیان میں ایسی تعلیم کے حصول کیواسطے آیا ہوا ہے۔ حال میں اس کے والدین نے اُس کو اپنے وطن میں طلب کیا ہے۔ اب اوس کو ایک مشکل پیش آئی کہ اگر وطن کو جاوے تو خوف ہے کہ مبادا وہاں کے دشمن اطلاع پاکر کہ یہ شخص خونی مہدی اور جہاد کا منکر ہے قتل کے درپے ہوں۔ اور اگر نہ جاوے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے۔ پس اُس نے حضرت سے پوچھا کہ ایسی حالت میں کیا کرے ان حضرت نے جواب میں فرمایا۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ در قرآن شریف در آن امور کہ مخالف شریعت نہ باشند۔ حکم اطاعت والدین است۔ لہذا بہتر است کہ این قدر اطاعت کنند کہ ہمراہ شان روند۔ و آن جا چو محسوس شود کہ اندیشہ قتل یا حبس است۔ بلا توقف باز بیایند۔ چرا کہ خود را در معرض ہلاک انداختن جائز نیست۔ ہم چنین مخالفت والدین ہم جائز نیست۔ پس درین صورت ہر دو حکم قرآن شریف بجا آوردہ مے شود۔ والسلام

مرزا غلام احمد

دُعا مدد

محمد علی اشرف سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام اور شیخ عبدالرحمان۔ مظفر احمد وغیرہ و دیگر طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام انٹرنس کے امتحان میں اس سال جانے والے ہیں اور خریداران بدر سے درخواست کرتے ہیں کہ اون کے حق میں نیک دعا کی جاوے۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی المتشاور من جناب مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی

خدا سے ہے لازم ہر اک وقت ڈرنا
کہ اک روز ہے اس جہان سے گزرنا
نبوت کا انکار ختم نبوت سے کرنا
اور الزام اولٹا ہمین پہ یہ دھرنا
ذرا کہتے تو مینار تک اوڑ کے آئے
غضب یہ کہ مشکل ہے وان سے اُترنا
میرے سامنے اب دہ بھرتے ہیں پانی
ترقی کے جو کرتے ہیں ابھرنا
غلام امام زمانہ ہوں دانش
نہیں جانتا دشمنوں سے میں ڈرنا

دیگر

غم دنیا سے اب آزاد ہوں مین
تصور سے کسی کے شاد ہوں میں
غم تیغ زبان غیر کیا ہے
کہ خود بھی خنجر فولاد ہوں مین
مثیل ابن مریم پر فدا ہوں
غم کونین سے آزاد ہوں میں
امام وقت کی فرقت میں دانش
نجیب آباد سے ناشاد ہوں میں

دیگر

عنایت ہو جو رب العالمین کی
تو پروا کیا ہو شیطان لعین کی
تصور میں امام انس و جان کے
خبر مجھ کو نہیں مطلق کہیں کی
ابھی سب ظلمت عصیان ہو کافور
تو بہ ہو اگر کچھ نور دین کی
زیارت دیکھئے کس دن ہو حاصل
ترا بے احمدی اور فضل دین کی
ہے کافی الفت احسن بھی دانش
نہیں پروا مجھے دنیا و دین کی

www.aaiil.org

بدر منوّر

موّرخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

([illegible])

اخرج البزار وغیرہ بسند صحیح عن ابن عباس قال قدم کعب بن الاشرف مکة فقالت له قریش انت سیدهم الا ترى الی هذا المنصبر المنبتر من قومه یزعم انه خیر منا ونحن اهل الحجیج واهل السقایة واهل السدانة قال انتم خیر منه فنزلت إنّ شانئك هو الابتر۔

واما بقیة التفسیر بالاثار عن الصحابة والتابعین رضوان الله علیهم اجمعین۔ واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن الکوثر القرآن واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن عساکر عن عکرمة قال الکوثر ما اعطاه الله من النبوة والخیر والقرآن۔

واخرج ابن ابی حاتم والحاکم وابن مردویه والبیهقی فی سننه عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت هذه السورة علی النبی صلی الله علیه وسلم انا اعطیناك الکوثر۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم لجبریل ما هذه النحیرة التی امرنی بها ربی قال انها لیست بنحیرة ولکن یامرك اذا تحرمت للصلوة ان ترفع یدیك اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسك من الرکوع فانها صلوتنا وصلوة الملائکة الذین هم فی السموت السبع وان لکل شئ زینة وزینة الصلوة رفع الیدین عند تکبیرة۔ قال النبی صلی الله علیه وسلم رفع الیدین من الاستکانة التی قال الله فما استکانوا لربهم وما یتضرعون۔ واخرج ابن ابی شیبه والبخاری وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدار قطنی وابو الشیخ والحاکم وابن مردویه والبیهقی عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه فی قوله فصل لربك وانحر قال وضع یده الیمنی علی وسط ساعده الیسری ثم وضعهما علی صدره فی الصلوة واخرج ابو الشیخ والبیهقی فی سننه عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله۔

واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویه والبیهقی عن ابن عباس رضی الله عنه۔ فصل لربك وانحر قال اذا صلیت فرفعت راسك من رکوع فاستو قائماً۔

بزار نے اور دوسروں نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کعب بن اشرف ایک دفعہ مکہ میں آیا تو قریش نے اوسے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے کیا تو نہیں دیکھتا اس منصبر مبتر کی طرف وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم وہ ہیں جو لوگوں کو حج کراتے ہیں اور لوگوں کو پانی پلاتے ہیں اور لوگونکی مہمان نوازی کرتے ہیں کعب بن اشرف نے کہا کہ نہیں تم اس سے اچھے ہو اس پر یہہ سورۂ شریف نازل ہوئی اِنّ شانئک ہو الابتر الخ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے باقی تفسیر اس طرح سے ہے۔ کہ ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی ہے۔ کہ کوثر کے معنے ہیں قرآن شریف۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ کوثر اوس کا نام ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور خیر اور قرآن شریف عطا کیا تھا۔

اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہہ روایت کی ہے کہ جب سورۂ کوثر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ اس وحی الٰہی میں نحیرہ سے کیا مراد ہے جس کا حکم خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی قربانی نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس میں آپ کو یہہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز پڑہیں اور اللہ اکبر کہیں تو اوس وقت اپنے ہاتھ اوٹھایا کریں اور جب رکوع کریں اور جب رکوع سے سر اٹھائیں۔ تو اوس وقت بھی ہاتھ اوٹھایا کریں۔ یہہ ہماری نماز ہے اور یہی ان سب فرشتوں کی نماز ہے۔ جو کہ سات آسمانوں میں ہیں۔ اور ہر ایک چیز کے واسطے ایک زینت ہوتی ہے۔ پس نماز کی زینت یہہ ہے کہ ہر ایک تکبیر کے وقت رفع یدین کی جاوے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع یدین کرنا وہ استکانت ہے۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون۔ اور ابن ابی شیبہ سے روایت ہے۔ اور بخاری اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فصل لربک وانحر کے متعلق روایت کی ہے۔ کہ آپنے اپنا دایاں ہاتہ اپنی بائیں کلائی کے وسط پر رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں کو نماز میں اپنے سینہ پر رکھا۔ اور ابو الشیخ اور بیہقی نے اپنی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تہا۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ فصل لربک وانحر سے یہہ مراد ہے کہ جب تو نماز پڑہے اور اپنا سر رکوع سے اونچا کرے۔ تو سیدہا کھڑا ہو جا۔

www.aaiil.org

واخرج عن ابی الاحوص فصل لربک وانحر [illegible]
القربان بعد الصلوة

واخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن عباس
فصل لربک وانحر الصلوة المکتوبة والذبح یوم الاضحی
واخرج ابن جریر عن قتادة صلوة الاضحی ونحر البدن

اور ابی الاحوص سے روایت ہے کہ فصل لربک وانحر سے یہ مراد ہے کہ اپنی قربانی سے
کر عید کی طرف توجہ کرے۔

اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فصل لربک
وانحر [illegible] قربانی سے مراد عید الاضحی کی قربانی ہے اور
ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ نماز سے مراد عید الاضحی کی نماز ہے اور قربانی سے مراد بھی اس عید کی قربانی۔

اس تفسیر کو مین یہان تک لکھ چکا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیر کو اس طرح لفظ بلفظ عربی عبارت مین لکھنا اور پھر اس کا ترجمہ کرنا اخباری طرز کے مناسب حال نہین ہے۔ یہ بات درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آئندہ حضرت مولوی صاحب کی تفسیر کو پڑھ کر اس سے تمام تفسیر کے لکھنے مین فائدہ حاصل کیا جائے۔ جو اس تفسیر مین جو خاص لطائف ہین اور مصنف موصوف پر اللہ تعالیٰ نے کھولے ہین اور دیگر تفاسیر مین وہ باتین نہین پائی جاتین۔ اس حصہ کو اصل عربی مین بمعہ ترجمے کے لکھا جاوے۔ اس مین ناظرین اخبار کی رائے کیا ہے؟ لیکن چونکہ اس سورۃ شریف کا ایک بڑا حصہ اس طرح چھپ چکا ہے۔ اس واسطے کم از کم اس کو تو آخر تک انشاء اللہ اسی طرح لکھا جاوے گا اور اس عرصہ مین ناظرین کی رائے سے بھی اطلاع ہو جاوے گی۔

اس کے بعد عربی تفسیر مین صرف وانحر کا وہ حصہ ہے۔ جو عام فہم نہین ہے۔ اس واسطے اس کو چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس مین سے چند باتین بطور اختصار کے درج کی جاتی ہین۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطائے کوثر کے بیان مین اللہ تعالیٰ نے اول حرف تاکید کا فرمایا ہے۔ پھر صیغہ ماضی مین بیان کیا ہے۔ یہ بھی ایک تاکید ہے اور دیگر صرفی نحوی تاکید بھی ان الفاظ مین ہین۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ آپ کے واسطے کوثر کا ملنا ایک امر مقدر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ ایسا لفظ اعطی کا استعمال بھی اسی فضل عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ صرف دینے کے مفہوم کے واسطے عربی مین لفظ اتی بھی آسکتا تھا۔ ایسا ہی اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ک کے ساتھ خطاب فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ اور ایسا نہین فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول[1] یا نبی یا عبد کو کوثر عطا کیا

[1] حاشیہ۔ چکڑالوی لوگ اس پر توجہ کرین

ہے۔ اس مین بھی رحمانیت کے خاص فضل اور عطا کا تذکرہ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ان شانئک ھو الابتر مین بھی دشمن کے بے نسل ہونے کو بہت سی تاکیدون

(بقیہ حاشیہ کالم اول) رسول کے لفظ کے معنے تو وہ قرآن شریف کر دیتے ہین۔ تو کیا یہان بھی لک مین مخاطب قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کو حکم ہوا ہے کہ اے قرآن تو نماز پڑھا کر۔ اور اے قرآن تو قربانی دیا کر۔ غور کرو۔ کہ یہ خطاب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کوثر مین خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کی پاک تفہیم جو آنحضرت کو ہوئی کیا چکڑالوی کو قرآن کی تفہیم ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ ہوئی تھی !!!

(ایڈیٹر)

کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے

ترتیب اس سورۃ کا پہلی سورۃ (الماعون) سے یہ تعلق ہے کہ سورۃ ماعون مین ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ مکذب بالدین بخیل۔ تارک صلوٰۃ۔ ریاکار۔ مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون ہے۔ اور اس سورۃ شریف مین ایسے آدمی کا ذکر ہے۔ جو ان بری عادات کے بالمقابل تمام نیک صفات سے متصف ہے۔ وہ مکذب تھا۔ تو یہ اول المومنین اور مصدق ہے۔ خدا کی طرف سے اسے کوثر عطا کیا گیا۔ وہ بخیل اور مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون تھا۔ تو یہ وانحر کے حکم پر چلنے والا ہے۔ وہ تارک صلوٰۃ اور ریاکار تھا تو یہ فصل کی پیروی کرنے والا ہے اور وہ بھی لربک۔ خاص خدا کے واسطے کسی انسان کے واسطے نہین۔ کسی کو دکھانے کے واسطے نہین۔

بدرِ خواتین

اے میری پیاری احمدی بہنوں! میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر اپنی بہنوں کے آگے پیش کروں۔ اخلاص اور جوش کے سوا نامور کوئی مفید نہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن کی فرمائش پر چند مخلصانہ عرض ہیں۔

غمِ دنیا دو دن دمِ چند است
عاقبت کار با خداوند است
خجل آنکس کہ رفت کار نساخت
کوس رحلت بکوفت وبار نساخت

خدا کرے ہم میں بھی ترقیات دین کا مادہ پیدا ہو۔ ہماری تو ایسی ہی قسمت ہے۔ قسمت کیا ہمارے عمل ہی ایسے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا اور دنیا میں ناقص العقل بھی ہمارا ہی خطاب ہے کیوں نہ ہو اگر ہمارے میں کوئی قصور نہ ہوتا تو کوئی عورت ہی نبیہ بن کر آتی۔ ترستی ترستی امام کا منہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو وہ بھی مریم کہلاتی[1] جن کی خوشی کا باعث تھا۔ آخر وہ بھی ابن مریم بن گیا۔ یہ سچ ہے من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ قرآن میں لکھا ہے کہ ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ مگر اول فرائض منصبی ہمارے بال بچوں کی پرورش کا دم بدم نہیں لینے دیتا۔ دوم ہماری تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ مگر علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت مولوی بننا تو نہیں مگر ضروری تعلیم اپنی پیاری لڑکیوں کو دینا ضروری ہے کیونکہ جن کی مائیں پڑھی ہوتی ہیں غالباً ان کی اولاد خوبیوں کی طرف عام لوگوں سے زیادہ مائل رہتی ہیں۔ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اکثر مسائل اپنی والدہ کے بتائے ہوئے پنجابی شعروں میں یاد ہیں۔

اب ہمیں مناسب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں۔ الٰہی ہمیں اور ہماری اولاد کو علم باعمل کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

ص۔ ب۔ ایک احمدی خاتون قادیانی

---

[1] نوٹ۔ اس فقرہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کو میں عام فہم کرنے کیواسطے واضح کرتا ہوں۔ جیسا کہ ان الہامات سے ظاہر ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آج سے کوئی تیس سال پہلے نازل ہوئے تھے اور کتاب براہین احمدیہ میں درج ہیں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کا نام پہلے مریم رکھا تھا اور بعد اسکے پھر الہامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے روح پھونکی گئی ہے اور پھر فرمایا روح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہو گیا اور اس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہو کر ابن مریم کہلایا۔ قرآن شریف میں بھی رجل صالحہ کی مثال مریم کے ساتھ دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون میں مکرمہ و محترمہ خاتون نے اسی لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ایسی فہیم اور عالمہ خواتین اس قسم کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں تو بدر خواتین کا کالم نہ صرف عورتوں کے واسطے دلچسپ ہوگا بلکہ بہت سے مردوں کے واسطے بھی موجب ہدایت بنے گا۔ یہ سچ ہے کہ

(بقیہ حاشیہ کالم اول) عورتوں میں سے کوئی خاتون ہو کر نہیں آئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے تمام ذرائع یہاں تک کہ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بیویوں کے واسطے کھلا ہے۔ جیسا کہ اوحینا الی ام موسیٰ سے ظاہر ہے (ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۸ر علیحدہ لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک مزدوری در اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

قابل توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور

نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ قادیان اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اب یہاں نہ صرف دور دراز بلاد سے بکثرت امرا و فضلا اور شرفا اور تجار لوگ آمد و رفت رکھتے ہیں۔ بلکہ یہاں پر ہائی سکول و شفاخانہ اور سب پوسٹ آفس ہونیکی وجہ سے افسران ڈاک خانہ و سررشتہ تعلیم پنجاب بھی دورہ کرتے ہوئے قادیان میں وارد ہوتے ہیں۔ بعض سوداگر اور دیگر ذی مقدرت لوگ جو کلکتہ۔ مدراس بمبئی سے دور دراز سفر طے کر کے یہاں وارد ہوتے ہیں۔ جسقدر انہیں بٹالہ سے قادیان تک کی کچی سڑک پر سے یکہ پر سفر کرنے سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا عشر عشیر دوسرے ریل کے سینکڑوں میل کے سفر میں کوفت اور تکان نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معزز لوگوں کو یکہ ٹوٹنے سے نہایت دردناک جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ بلا ہو جاوے۔ بنابریں التماس ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور (بالقابہ) و دیگر حکام بالا دست اس امر پر ضرور توجہ گرامی مبذول فرما کر از بٹالہ تا قادیان پکی سڑک بنوانے کی سعی فرماویں تا دور دراز سے معزز لوگ ضلع گورداسپور کے حسن انتظام کی شہرت و ناموری کا موجب ہوں۔ علے الخصوص وہ لوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کی نہایت خیرخواہ اور سودیشی تحریک اور جہاد کے سخت مخالف ہیں اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر گورنمنٹ ہذا کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ ان کی آسائش اور عزت داشت پر ضروری توجہ فرماوینگے۔

ماسٹر عبدالرحمٰن جالندھری

ماسٹر صاحب کی درخواست درحقیقت قابل توجہ ہے امید ہے کہ مقامی حکام اس کیطرف کافی توجہ کریں گے آمد و رفت یکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے پہلے قادیان میں ایک یکہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اب خود قادیان میں چھ سات یکے اور ایک تانگہ موجود ہے اور امید ہے کہ اب یکم اپریل سے ڈاک بھی دو دفعہ آیا کرے گی اور دو دفعہ جایا کریگی۔ گویا چار یکے روزانہ تو سرکاری ہی چلا کریں گے۔ ایڈیٹر

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

احمدی جماعت کی خاص توجہ کے قابل

۲۹ - جنوری ۱۹۰۷ء کو سیر میں ایک نے عرض کیا - کہ حضور! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بار بار پڑھنے اور اوس کے ذکر کا بھی ثواب ہے یا نہیں -

فرمایا - دل میں خدا سے تعلق ہو تو - پھر زیادہ تشریح طلب کرنے پر فرمایا -

اصل بات یہہ ہے کہ میرا مذہب یہہ نہیں کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے ان طریقوں میں بہت سی غلطیاں ہیں - ان تمام اذکار کی اصل روح اس پر عمل کرنا ہے - ایک دفعہ صحابہ کرام اللہ باآواز بلند کہتے تھے - تو حضرت نے فرمایا - تمہارا خدا بہرہ نہیں - تو مطلب یہہ ہے - کہ کلمہ سے مراد ہے توحید کو قائم رکھنا اور اوس کے رسول کی اطاعت اب ثواب اوس میں ہے کہ ہر بات میں اللہ کو مقدم رکھے اور اللہ پر پورا پورا ایمان لائے - اوس کی صفات کے خلاف کوئی کلام کوئی کام نہ کرے حتیٰ کہ خیال بھی نہ لائے - وہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ - اس سے بھی یہی مراد ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی تیرے احکام کو نہیں بھلاتے - دیکھو اوس وقت ہم ان طریقوں کی طرح ذکر نہیں کر رہے - مگر حقیقت میں اسی کی عظمت و جلال کا ذکر ہے - پس یہی ذکر ہے -

از ان بعد میں نے عرض کیا - ایک نوجوان احمدی یہہ الہامات سناتا ہے - رؤیا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا بہشت کی سیر کی اور الہام انما انا النذیر المبین - فرمایا یہہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے - میرا مذہب تو یہہ ہے کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاویں - تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے - پھر یہہ بھی دیکھنا ہے - کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں - اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القا ہے - اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں - اپنے اعمال کی طرف خیال نہیں کرتے - یہہ نہیں دیکھتے کہ تارک ہمارا اللہ سے کیسا تعلق ہے اور اون الہامات میں پڑ جاتے ہیں - اون سے عجب و استکبار پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پھر کسی کی بات پسند نہیں کرتے اور ہر سچی بات کو اپنے اوہام کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں جب مطابق نہیں پاتے - تو انکار کرتے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں ایک قسم کا گند ہوتا ہے اور شیطان متسلط ہونے کے لئے ایک عجیب راہ نکال لیتا ہے - استغفار پڑھنا چاہیئے اور بالکل ان باتوں سے کلی طور سے مجتنب ورنہ یاد رکھیں کہ یہہ بڑے خطرے کا مقام ہے خدا تعالیٰ کسی کے الہام کو نہیں پوچھے گا - بیشک یہہ الہام انعام الٰہی سے ہے - مگر دیکھو ہوا بنفسہ تو ایک بڑی طیب اور مفرح ذات چیز ہے - مگر ایک روڑی پر گذرے تو کثافت پھیلائیگی - یہی حال ہے ایسے لوگوں کا - میں سمجھتا ہوں - مخلوق نے کیا سجدہ کرنا تھا - شیطان اور اس کی ذریت نے سجدہ کیا ہوگا کہ ہم تیرے ساتھ ہیں بیشک گمراہی پھیلا عرض کیا گیا - حضور ایسے لوگوں کی نسبت ہم تو اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے ہیں - فرمایا یہہ جھوٹ بات ہے اون کے دلوں میں گند پنہان ہے اون کے جھوٹے الہامات کو شیطانی کہا جاوے - تو فوراً ہماری بھی تکذیب کریں آپ نے بہت تاکید کی الفاظ سے پورے جوش میں تقریر فرمائی

(اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب)

المفتی

بقیہ صفحہ ۴

سفیدی میں نیت روزہ - ۱۳۴ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھایا کر روزہ کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی - اب میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اوس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا -

۱۳۵ **قربانی** - ایک شخص کی عرضی پیش ہوئی کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈالدی تھی مگر ان لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اوس حصہ سے خارج کر دیا ہے کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دیدوں تو میری قربانی ہو جائیگی - فرمایا - قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ میں دینے سے نہیں ہو سکتی اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کر دو - اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں ہے -

غیروں کے ساتھ ملکر قربانی - ۱۳۶ ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ ملکر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈالکر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے - فرمایا - ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہو - اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں وہ غیر جو تمکو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں - تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اون کے ساتھ شامل ہو خدا پر توکل کرو -

مکان اور تجارتی مال پر زکوۃ - ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپیہ کا ہو اوس پر زکوۃ نہیں اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے زکوۃ نہیں حضرت عمر ۶ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوۃ لگائی جاتی تھی -

گجرانوالہ - ۱۰ - فروری ۱۹۰۷ء - گرو کل گوجرانوالہ کے ناظم نے حضرت کیخدمت میں ایک درخواست بھیجی ہے کہ ماہ مارچ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا اور اوس میں شمالی ہندوستان کے ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو بلایا ہے کہ ایک مذہبی کانفرنس میں شامل ہوں اس پر آپ بھی تشریف لاویں حضرت نے فرمایا کہ اون کو جواب لکھا جاوے - کہ چونکہ آپ نے وقت صرف نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے جو کہ بہت ہی تھوڑا ہے اسواسطے ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے مذہب ایک اہم امر ہے جبکہ دنیوی ضرورتوں کے لیکچر کئی کئی گھنٹوں میں ختم ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مذہب کی ایسی بے قدری کی جاوے - ہاں اگر آپ ہمارے واسطے وقت تین گھنٹہ کم از کم مقرر کریں تو ہم اپنا ایک مضمون لکھکر اس کے پڑھنے کیواسطے اپنا آدمی بھیج سکتے ہیں -

ادب رسول - ۱۱ - فروری ۱۹۰۷ء ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا مگر خواب میں حضرت رسول کریم صلعم نے مجھے منع کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے - فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور ہی ہو لیکن طریق ادب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جو کچھ فرمایا ہے - اسی پر عمل کیا جاوے -

قبر میں سوال و جواب - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال و جواب روح سے ہوتا ہے یا جسم میں وہ روح ڈالا جاتا ہے - فرمایا - اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے - لیکن اوسکی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے - یہہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے - جب انسان مرجاتا ہے تو اوس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اوسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے - خواہ دریا میں غرق ہو جاوے خواہ جل جائے - خواہ زمین پر پڑا رہے - دنیا سے انتقال کے بعد انسان قبر میں ہے - اور اس سے مطالبات اور مواخذات جو ہوتے ہیں اس کی تفصیل کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے انسان کو چاہیئے کہ اس دن کیواسطے طیاری کرے نہ کہ اوس کی کیفیت معلوم کرنے کے پیچھے پڑے -

گائے کا فساد

گائے کا فساد بھی بہت پرانا چلا آتا ہے۔ قدیم مصری باشندے بھی گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ غالباً انہی کی شاگردی مین ہمارے ملک کے ہندوؤن نے بھی گائے کو ماتا بنا کر اس کی پرستش شروع کی۔ سکھون کے راج مین تو گائے کی خاطر مسلمانون پر جو کچھ مصیبتین وارد ہوا کرتی تھین ان کا زمانہ خدا کے فضل سے گذر چکا ہے۔ لیکن برٹش راج مین بھی بعض ہندو گائے کی وجہ سے ملک مین بدامنی پھیلانے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہین اور نادان نہین سمجھتے۔ کہ یہ ایک مذہبی بات ہے۔ کسی شخص کو مناسب نہین۔ کہ اپنے مذہبی عقائد دوسرے سے زبردستی منوائے۔ ہندو لوگ اگر گائے کو پوتر۔ پاک۔ دیوی۔ ماتا۔ اور بیل کو دیوتا اور پتا مانتے ہین۔ تو مسلمانون کو اس سے کچھ تعرض نہین وہ اس کی پوجا کرین۔ اس کا پیشاب پئین۔ اس کا گوبر کھائین۔ جو جی چاہے سو کرین۔ مسلمان ان کا ہاتھ نہین پکڑتے۔ ہان تقریر اور تحریر سے سمجھاتے ہین۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔ ایسا ہی مسلمانون کے مذہب مین اس کا ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مذہب اسلام تمام غیر معبودون کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر توحید کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ سو جب مسلمان اپنی زرخرید چیز کو اپنے مذہب کے مطابق اور حکومت وقت کے قانون کی اجازت سے استعمال کرتے ہین۔ تو ہندوؤن کا آمادہ بہ شر ہونا بہت نامناسب امر ہے۔ ہم نے مانا کہ ہندوؤن کے نزدیک گائے کا ذبح کرنا سخت گناہ ہے اور گو اس کے مرجانے پر وہ اسے چوہڑے چمارون کے ہی سپرد کرتے ہین اور اس کی کھال کے چمڑے سے جوتیان بنوا کر پہنتے ہین۔ تاہم ہم مان لیتے ہین کہ وہ ان کی ماتا ہے اور اس کا ذبح کرنا اون کے نزدیک بڑا پاپ ہے۔ لیکن یہ پاپ تو وہ لوگ کرتے ہین جن کو پہلے ہی سے ملیچھ اور پاپی قرار دیتے ہین۔ خواہ وہ فرنگی انگریز ہون۔ خواہ ہندوستان کے مسلمان ہون۔ پس ایک شخص جو بہرحال ان کے نزدیک مکتی یافتہ نہین اگر اس کے پاپون مین ایک پاپ اور بھی بڑھ گیا۔ تو اس سے ہندوؤن کا کیا نقصان ہے تعجب ہے کہ ایسے فسادون کے بڑھانے مین بت پرست ہندوؤن سے بھی زیادہ وہ لوگ حصہ لیتے ہین۔ جو اپنے آپ کو بت پرستی کے دشمن اور آریہ کہتے ہین۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نئی آریہ تو ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے۔ جس کو مذہبی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہین چنانچہ امرتسر کے سنہری مندر سے جب بتون کو نکالا گیا۔ تو ان کے پوجاریون سے بڑھ کر خود آریون نے بتون کی تائید کی لیکن ان کو مناسب نہین کہ ملک کے اندر پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کیواسطے ایسے طریق اختیار کرین جو سراسر بدامنی کے پھیلانے کا موجب ہون اور حکام وقت کو بھی تکلیف مین ڈالین۔ آریون اور ہندوؤن کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ کے سامنے اپنی بہادری کا زور ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ تو اس کے واسطے اور وسائل اختیار کرین۔ خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی معاملات مین دخل نہ دین۔ دہلی مین گائے کا گوشت عام طور پر کھلے بازارون مین فروخت ہوتا ہے اور ہندو صاحبان نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ ان بازارون مین بخوشی چلتے پھرتے اور اپنا کام کاج کرتے ہین۔ یہ فقط ایک عادت کی بات ہے اور یہی سبب ہے کہ دہلی مین گائے کشی کے سبب سے کبھی فساد نہین ہوتا۔ اگر گورنمنٹ اس تجربہ سے فائدہ اٹھا کر اور پنجاب ہندوستان کے دوسرے شہرون مین بھی گائے کے گوشت کی فروخت کے واسطے ایسا ہی عام انتظام کر دے۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ گائے کا فساد ہمیشہ کیواسطے ہندوستان سے اٹھ جاوے اور گورنمنٹ کو اس پہلو سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے کہ ممکن ہے۔ کہ بعض شر پسند لوگ ابتدا مین کچھ چون وچرا کرین مگر جلدی وہ سمجھ جاوین گے کہ اس سے کچھ فائدہ نہین۔

ماسٹر آتما رام جی کا لیکچر حافظ آباد مین

۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو بوقت شام

ماسٹر آتما رام جی نے حافظ آباد مین لیکچر دیا اور ویدک دھرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے عجیب چالین چلین معلوم نہین۔ آریہ مہاشہ دون کو یہ کیسی دھت پڑ گئی ہے کہ خواہ مخواہ تمام دینی اور دنیوی امور کمالات کا منبع وید کو ثابت کرنے کے درپے ہو گئے ہین حالانکہ ہر ایک انسان ہی عقل اس بات کو جانتا ہے کہ وید توحید کے نام سے بھی نفور اور اگنی اندر وایو۔ وغیرہ عناصر کی ستائش سے بھرپور ہے اور ویدون کی نسبت محققین فرنگ کی جو رائے مہاتما منشی رام جی نے اخبار ست دھرم پرچارک مین درج کی ہے۔ کہ وید ہند کے قدیم جاہل گڈریون کے گیت ہین بالکل ٹھیک ہے۔ ویدون سے توحید ڈھونڈنا چڑیا سے دودھ ڈھونڈنا ہے۔ وید نے جو فیضان آج تک پہونچایا ہے وہ تو یہی ہے کہ ایک عالم کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کا پرستار بنایا ہے جتنے جل پرست۔ سورج پرست۔ آتش پرست۔ وام مارگ استک۔ ویدانتی۔ شیولنگ پرست ہین وہ سب وید کے منترون کی برکت سے قائم ہوئے ہین اور ویدون ہی کی سہاتیا سے ان کی زندگی ہے۔ ایسی گمراہ کنندہ کتاب سے روحانی وجسمانی کمالات تلاش کرنا بید سے ثمر ڈھونڈنا ہے۔ ہندو جہالت کے تو عمیق گڑھے مین پڑے ہی تھے کہ آفتاب اسلام ضیا افگن ہوا۔ مسلمانون کی عملداری مین تعلیم پا کر بعض تو شعار اسلام اختیار کر بیٹھے باقی جو اپنی گندی زندگی کو چھوڑنا نہین چاہتے تھے انہون نے منصوبہ بازی سے وید کو توحید کا مخزن اور جامع جمیع کمالات ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ تا لوگ تعلیم یافتہ ہو کر اس پیر لا یعقل (وید) سے روگردان نہ ہو جائین لیکن جب اصلیت ہی ندارد ہو۔ تو زبانی گپ شپ سے کیا بن سکتا ہے۔ باوجود اتنی جد وجہد کے کوئی آریہ ویدون کا جاننے والا اور اس کے مطلب کو سمجھنے والا نظر نہین آتا۔ سوامی جی خود ویدون کا ترجمہ مکمل نہ کر سکے۔ باوجودیکہ استعارے اور تشبیہون سے پل باندھ دئے۔ لیکن جھوٹھ کا پل کیونکر بندھ سکتا ہے ویدون سے بت پرستی کا قشقہ مٹانے کے لئے بہت سے طرح طرح کے ہاتھ پاؤن مارے لیکن یہ پختہ داغ مٹ نہ سکا۔ اس لئے جب ویدون کے لفظی ترجمہ کا ذکر چھڑتا ہے تو آریون کی جان جاتی ہے۔ خیر ماسٹر جی کے لیکچر کی دھوم دھام مجھے کشان کشان لے گئی مین سمجھتا تھا کہ شاید ماسٹر جی ویدک کوئی خوبی بیان کرین گے لیکن خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ ماسٹر جی نے اپنی عادت کے بموجب وہی پدرم سلطان بود کی کہانی شروع کر دی اور اثنائے لیکچر مین اسلام پر مندرجہ ذیل وار کئے۔

(۱) سورۂ فاتحہ وید کا ترجمہ ہے۔ (۲) نماز نمسکار سے بنا ہے (۳) الم اوم سے بنا ہے (۴) آریہ عرب مین جاتے تھے اور وہان ویدون کی اشاعت کرتے تھے۔ اب ان چارون لاؤن کا جواب عرض ہے۔

جب تمام دنیا پر واضح ہو چکا ہے کہ ویدون مین ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کی پرستش کے سوا اور کچھ نہین اور جو بد دعائین ویدون مین درج ہین وہ بھی چرواہون کی مانگی ہوئی ہین جنھون نے گیت گا گا کر وید بنا ڈالے۔ اور وہ بھی اندر کو سوم رس کی رشوت دے دے کر۔ تو پھر سورہ فاتحہ ایسی جامع کمالات دعا کا مفہوم ویدون سے تلاش کرنا بادیہ پیمائی ہرزہ درائی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے اور سورہ فاتحہ کے ایک معنے تو تمہارے مسلمات کے خلاف ہین۔ پھر کیا اس پر اعتراض کرنیوالے پاجی ہی تھے۔ ماسٹر جی نے جو وید منتر پیش کیا ہے وہ سراسر اگنی کی تعریف سے لبریز ہے۔ افسوس اس کے کہتے سے

www.aaiil.org

ماسٹر جی کو شرم نہ آئی۔

(۲) (نماز نمس تمسکار سے بنا ہے) بھلے مانس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ نماز اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ مسلمانوں کی مقدس مذہبی زبان عربی ہے اور اسلامی اصطلاح میں عبادت کے لئے لفظ صلوٰۃ مقرر ہے نہ کہ نماز۔ تو اس واقفیت پر لیڈری کا دعوے حیرت کا مقام ہے۔

(۳) (الم۔ اوم سے بنا ہے) عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل۔ چھچھوندر کے سر پہ چنبیلی کا تیل۔ اوم کی نسبت تمہاری کتب مقدسہ تو یہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے کے لئے مغنی کی تبدیلی سُر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے تین دیوتا مراد ہیں جن کی تمام ہندو پرستش کرتے ہیں اور الم تو انا اللہ اعلم کا مخفف ہے۔ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور مسلمان تو الف لام میم کر کے بولتے ہیں نہ کہ الم۔ نیز قرآن مجید میں تو اس کے سوا اور بھی بہت سے مقطعات ہیں۔ جیسے کھیعص۔ حمعسق۔ المرا وغیرہ۔ پھر اندریں صورت اگر سرقہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے تو آریوں پر۔ جو کہ قلیل البضاعت ہیں۔ بھلے مانس کوئی قاعدہ تو بتایا ہوتا۔ جس سے سنسکرت الفاظ عربی کا جامہ پہن سکتے ہوں۔ یہ نری بکواس سے کیا حاصل اور سنسکرت تو ژندی سے بنی ہے اور وید و سا تیر سے چرائے ہوئے ہیں اور اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ ہند کے آریہ مہاشے ژندی بزرگوں کی نسل سے ہیں۔ جو پہلے وسط ایشیا میں رہتے تھے۔ بعد میں کچھ تو ہند میں چلے آئے کچھ یوروپ کو چلے گئے۔ کچھ نزدیک ہی ایران میں مسکن گزین ہوئے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ تمام محققین اس پر متفق ہیں اور جو پوستے وید کی قدامت کا ڈھکوسلا آپنے تراشا ہے۔ اگر بفرض محال اسے مان بھی لیں تو بھی ژندیوں کی قدامت کے سامنے ہیچ ہے اور ان کی قدامت ان کی مذہبی کتابوں سے ثابت ہے۔ لیکن آریوں کے پاس اپنی گپ کی کوئی دلیل نہیں۔

(۴) یہ دعویٰ کہ قدیم ہندو غیر ملکوں میں جا کر تبلیغ دیا کرتے تھے۔ ایسا لغو ہے کہ اس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے بھلا جن کی مذہبی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہو کہ کوہ ہمالہ سے آگے دنیا ہی ندارد ہے اور سمندر میں جہاز پر چڑھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ ان کا غیر ملکوں میں جانا معلوم۔ اور وید دن کو تو اپنے گھر میں بھی شائع ہونا نصیب نہیں ہوا نہیں برہمن اس طرح چھپاتے تھے جس طرح مداری اپنے چھوٹوں بٹوں کو۔ اپنے سوا کسی اور کو وید پڑھنے نہیں دیتے تھے ان کی کتابوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ لوگوں سے اگر کوئی شودر وید پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے اور اگر سُنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلوا کر ڈالدینا چاہیئے بھلا جہاں اپنے گھر میں ایسا بخل ہو وہاں غیروں سے نفرت کا کیا حال ہوگا اور کیا وہ احمق تھے۔ کہ وید مسلمانوں کو دکھا کر جگ ہنسائی کراتے۔ ہاں ایک بات آپ سے بھی رہ گئی ہے آپ یہ کہنا تھا کہ سورۃ بقر تمام ویدوں سے لی گئی ہے۔ کیونکہ ویدوں سے گاؤ کشی ثابت ہے۔ قدیم ہندو گائے کی قربانی کرتے اور اس کا گوشت ہون میں ڈالتے تھے۔ بلکہ مردہ کے ساتھ گائے کا گوشت دفن کرتے تھے اور اسے اس کی نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ اس لئے تو سوامی جی نے بھی گائے کی قربانی جائز ٹھہرائی تھی لیکن جب ہندو ناراض ہوئے تو اس سے منکر ہو گئے۔ تاہم نیل گائے کا مارنا اب تک ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔ اُمید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے آئندہ لیکچروں میں اس بات پر بھی روشنی ڈالیں گے اور یوں سارے قرآن کو روانی طبع سے اپنا بنا لیں گے۔

خاکسار اللہ دتا احمدی از حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سعد اللہ لُدھیانوی نمبر ا

عجب شانِ کبریائی یا دآتی ہے جبکہ مخالفوں کی کل تحریرات کو ترتیب دیکر ایک ہی مقصد کے مختلف مضامین کو یکجائی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ میری نظر کے سامنے اس وقت اس قسم اس کی بہت سی نظیریں ہیں کہ ہمارے متعلق ایک ہی مضمون پر مختلف مخالفوں نے قلم اُٹھایا ہے۔ لیکن ان کی طرز استدلال میں زمین آسمان کا فرق ہے سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اپنے استدلال کے غلط ثابت ہونے پر ان میں سے کوئی بھی ایسا سعید نہیں دیکھا جس نے فائدہ اُٹھایا ہو نمونے کے طور پر ایک آیت قطع وتین ہے۔ اگر اس کی بابت مخالفوں کی مختلف تحریرات کو جمع کر کے مقابلہ کیا جاوے۔ تو عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔

ایک گروہ وہ ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کا مفہوم کسی زمانہ کے لئے صادق تھا اب نہیں رہا۔ چنانچہ اسی گروہ کے کسی مُلّاں نے ایک رسالہ قطع وتین لکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آیت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے صادق تھی۔ اب نعوذ باللہ فضول ہے۔ اسی گروہ میں سے دہلی کا ایک مُنہ زور ایڈیٹر اخبار بھی ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی مخالفت میں اسی آیت سے اپنی صداقت کا استدلال کرنے کی مخالفت میں یہاں تک لکھدیا کہ یہ استدلال ہی درست نہیں۔ میں نے اس شخص کے لغویات کا جواب اسے مناسب موقع پر خاطر خواہ دیدیا ہے اس وجہ سے اس جگہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے جس نے حضرت صاحب کی صداقت کی آزمائش کے لئے اس آیت کو ہی پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان میں سے کسی نے بھی اپنی اس استدلال کے باوجود کچھ فائدہ حاصل نہیں کیا۔ ان میں سے پہلا شخص مولوی محمد جعفر تھانیسری متوفی مولف تائید آسمانی تھا اور دوسرا سعد اللہ لُدھیانوی۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی مولوی اس قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف سعد اللہ کی نسبت بحث کرنی ہے۔ جس کی موت کی بابت بدر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء میں احباب حالات پڑھ چکے ہیں اور جو اس بارہ میں قطع وتین حضرت صاحب کی صداقت کے لئے خود اپنی تصانیف میں پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" مطبوعہ مطبع نراکاری لُدھیانہ کے صفحہ ۲۴ پر وہ لکھتا ہے۔

اخذ یمین وقطع وتین است بہر تو۔ بیرونقی سلسلہائے مزدوری۔ اکنون باصلاح شما نامش ابتلا است۔ اخسر شوی بحشر وبایں دار خاسری۔ اور پھر اس پر حاشیہ اس طرح سے نثر میں چڑھایا ہے" مرزا کے حق میں ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل الاٰیۃ۔ اور اس بیرونقی کی شکایت پردہ میں ہو بھی رہی ہے چنانچہ بعض مُرید کہتے ہیں یہ زمانہ ابتلا ہے بزرگوں پر آیا ہی کرتا ہے" پھر ایک اور شعر لکھتا ہے"۔

" تو جہاں جائیگا ذلّت پائیگا اور ہوگا ابھی ہے انکار کیا"

غرض اس آیت سے استدلال کرنے میں اس شخص کا مسلک دوسروں سے علیحدہ تھا۔ لیکن عبرتناک نمونہ ہے کہ ضد و عناد نے اس کو ذرا موقع نہ دیا۔ کہ سوچتا اور سمجھتا۔ قبولیت و کامیابی کے ہزارہا نشانات اُس نے دیکھے اور کچھ فایدہ نہ اُٹھایا۔

اب نہائیت ہی غور طلب یہ بات ہے کہ اس کی آرزو کیا تھی۔ جو وہ حسرت کے ساتھ اپنے دل میں لے گیا اور ولی اللہ کے مقابلہ کرنے کی وجہ سے نامراد مرا۔ چنانچہ اسے مذکورہ بالا رسالہ میں" مناجات بقاضی الحاجات" کی سرخی سے مفصلہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔

جگر گوشہا دادی اے بے نیاز۔ نہ لے چند ازانہا گرفتی تو باز
دل من بہ نعم البدل شاد کن۔ بلطف از غم و غصہ آزاد کن
ز ازواج و اولاد م آذولمن۔ بود ہر یکے قرۃ العین من

بفضلت بود حزب اہل تقی ۔ من نبدہ آں حزب را پیشوا
براہ تو از صدق پویاں بدند ۔ ہمہ باقیٔ صالح من شوند
جگر پارہائے کہ رفتند پیش ۔ ز ہجوریٔ شان دلم ریش ریش الخ
اِن مذکورہ بالا الفاظ پر کچھہ زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت
نہین ہے ۔ اوس کی آرزو اور دلی جذبات کا اون سے پورا ہونا
اندازہ ہوسکتا ہے ۔ یہ تحریر ۱۳۰۷ھ کی ہے اِس سے خیال
کیا جاسکتا ہے کہ جس غم و اندوہ کا نقشہ اس نے اِن مناجات
مین کھینچا ہے اِس کے بعد سولہ برس کی دراز مدت تک کس قدر
مناجاتین کی ہون گی ۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ خدا کے برگزیدہ
رسول کی مخالفت اور عناد مین بھی اوس نے کوئی دقیقہ اوٹھا
نہیں رکھا ۔ سخت سے سخت اور ناپاک سے ناپاک الفاظ جو کوئی
شخص استعمال کرسکتا ہے وہ اس ناخداترس نے حضرت
علیہ السلام کی شان والا مین استعمال کئے ۔ "نظم حقانی
مسمی بہ اسرار کادیانی" میں "اخنس تباہ کار اور خانہ خراب"
جیسے الفاظ بھی استعمال کئے ۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ وہ خود
تباہ کار اور خانہ خراب ثابت ہوا اور اِنّ شانئک
ھو الابتر کا فتوے اُس کے حق میں آلہی عدالت سے صادر
ہُوا ۔ جس سے باوجود مناجاتون کے بھی وہ بچ نہ سکا اور
اپنی تمام آرزون کو نامرادی کے ساتھہ دل ہی میں لیگیا ۔
میرا ارادہ ہے کہ اوس کی تمام تحریرات پر اسی طرح سے ریویو
کرکے دکھلا دوں ۔ کیا عجب ہے کہ کوئی نیک باطن اس سے عبرت
حاصل کرے اگر مجھے موقعہ ملا ۔ تو اس کے پورا کرنے کی
انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کرونگا ۔

عبد العزیز احمدی ۔ دہلوی ۔ از گوجرانوالہ

وصیت نمبر ۱۰۸

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

(۱) مین مسمی عبد العزیز ولد نبی بخش قوم ککے زئی سکنہ ایمن آباد تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ جون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہٗ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مُرید اور پَیرو ہون ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔ بتمام و کمال پڑھ لیا ہے ،

میں اُن ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط کا بھی پابند رہون گا ۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اون تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے ۔

(۴) اِس وقت سوائے تنخواہ سرکاری کے جو فی الحال مجھے مبلغ معہ ۱۲۰ روپیہ ماہوار ملتے ہین ۔ اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے اِس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ ۱۲ روپیہ ماہ بماہ دیتا رہون گا

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر مین کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے ، کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے ۔ اور انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اِس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔ مین ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو اطلاع وقتاً فوقتاً دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے ۔ اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اِن اخراجات کی متکفل میری یہہ وصیت کردہ جائیداد جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم یا پنجم مین کیا ہے ۔ ہرگز نہین ان اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا ۔ اور اگر اِن اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہوگی اِن اخراجات کی متکفل ہوگی ۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ۔ جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور ضروری جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

(۸) یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ۔ تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہو درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے بلکہ امانت کے طور کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ۔

یہہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کر چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تہے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے ورثا کو نہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔

الراقم

موصی عبد العزیز ایمن آبادی حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور
مورخہ ۸ جون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
۱۲ جون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

ضیاء اللہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
۱۲ جون ۱۹۰۶ء

www.aaiil.org

وصیّت ۱۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم ارائین ساکن قادیان ضلع گورداسپور ایڈیٹر و مینیجر ریویو آف ریلیجنز و سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

۱۔ مین بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی رضامندی اور خوشی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔

۲۔ مین نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت صاحب ممدوح نے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اللہ تعالیٰ پر اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ سلم پر اور اللہ تعالیٰ کی پاک کلام اور مقدس وحی قرآن پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ایسا ہی صدق دل سے یہ ایمان رکھتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدون کے مطابق اس زمانہ مین جو آخری زمانہ ہے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اون کے تمام دعاوی سچے اور منجانب اللہ ہین۔ اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے بچشم خود بہت سے ایسے نشانات حضرت مسیح موعود کے مشاہدہ کئے ہین۔ جو انسانی طاقت سے بہت بالاتر اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اسلام کی صداقت پر دلائل قاطع ہین رب توفنی مسلما و الحقنی بالصالحین۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ مین اون تمام ہدایات اور وصایا کا پابند رہون گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ مین شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے یا آئندہ اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع ہون گے یا شائع ہو چکے ہین نیز معاملہ وصیت ہذا مین میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات مذکورہ بالا کے پابند رہینگے۔

آج کی تاریخ جو ۶ جون ۱۹۰۶ء ہے۔ مین یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ جس کو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور کے میرا متروکہ قرار دے۔ ایسے دو حصون پر تقسیم کیا جاوے یعنی ایک وہ جائیداد جو مین نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے یا کرون۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی مفوضہ کام کے عوض مین مجھے بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن مذکور یا اوس کی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نکیا جائے بلکہ اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد ہی سمجھا جائے اسمین میرے کسی وارث کا کوئی حق نہوگا۔ ہان اگر میری دوسری قسم کی جائیداد سے جس کا ذکر مین آگے کرتا ہون میرا کوئی قرضہ ادا نہو سکے۔ یا تجہیز یا تکفین کے اخراجات ادا نہ ہو سکین یا میری دوسری قسم کی کوئی جائیداد مطلق ثابت نہو تو ایسا قرضہ اور اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے جاوین۔ دوسری قسم جائیداد کی وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ یا مین نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس جائیداد میں سے اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو تو وہ ادا کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جاوین۔ اس کے بعد جو کچھ رہے اس مین سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ کو دیا جاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثا مین تقسیم کی جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے صدر انجمن احمدیہ کو میری متروکہ مین سے حسب وصیت ہذا ملے انجمن مذکور کو کامل اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہے اس کو تصرف مین لاوے نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہون یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ کریگی کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس مین اس کی رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم حصص بھی انجمن ہی کریگی۔ ہان انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے ان امور کے تصفیہ کیلئے ایک یا زیادہ اشخاص کو یا کسی کمیٹی کو مقرر کر دے اور ایسا ہی میری تجہیز اور تکفین کا انتظام بھی صدر انجمن احمدیہ ہی کریگی اور جہان چاہے دفن کرے اس کا اثر وصیت ہذا کے کسی حصہ پر نہ ہوگا۔ فقط مورخہ ۶ جون ۱۹۰۶ء

العبد محمد علی بقلم خود

گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

گواہ شد۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۶ جون ۱۹۰۶ء

وصیّت ۱۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ شیخ رحمت اللہ ولد شیخ عبدالکریم صاحب قوم شیخ قانونگوئی ساکن گجرات حال لاہور۔ شملہ کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون تاکہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح الزمان مہدی دوران کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور مرید اور پیرو ہون۔ مین رسالہ الوصیۃ جو حضرت مرزا صاحب ممدوح کی جانب سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد کا پابند رہون گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین یا آئندہ شائع ہون گے مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔ میری جائیداد انگلش ویرہوس اسپتال لاہور و شملہ مین ہے اور اراضی جو اسپتال وہال روڈ لاہور پر شیخ محبوب علی مالک ہالی ہوس سے شترکہ ہے اور جس کا مین بلا شراکت غیری واحد مالک ہون نیز وہ خود پیدا کردہ ہے۔ مین آج کی تاریخ اس جائیداد کے سوم حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ میری جائیداد مذکورۃ الصدر جو اس وقت ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی قیمت کی ہے میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیجاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے۔ یا وہ اوس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے اور وصیت کردہ جائیداد سے فائیدہ اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری وصیت کردہ جائیداد کی اگر قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ سے تا انتقال مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ تو ایسی ہر جائیداد پیدا کردہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

مین وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین انتقال نہ کرون تو بپابندی قواعد انجمن احمدیہ قادیان میری نعش دارالامان مین پہنچا کر مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

العبد ۔ رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد ۔ نورالدین قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد ۔ محمد علی قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

رسید زر

۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء ۲۹۳ محمد سلطان صاحب ۲ر
۱۳ 〃 〃 ۲۶۷ مولوی امین الدین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۳۵۴ غلام [illegible] صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۱۳۲ غلام رسول صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۴۵۸ مرزا عبد الرحمٰن صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۲۵ سرفراز حسین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۲۷۲ محمد احسن صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۲۵ عنایت اللہ صاحب عہ
۱۳ 〃 〃 ۱۴۵۲ امام الدین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۲۵ محمد علی خان صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۴۵۶ حاجی محمد صاحب عہ
۱۳ 〃 〃 ۱۱۵۵ علیم الدین صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۱۱ عطاء الٰہی صاحب ے
۱۳ 〃 〃 ۹۲۲ محمد حسین خان صاحب ے
۱۵ 〃 〃 ۲۲۸ حکیم نصیر الدین صاحب ے
۱۵ 〃 〃 سید کاظم علی صاحب عہ
۱۵ 〃 〃 ۱۲۵ محمد طالب علم عا
۱۶ 〃 〃 ۱۳۴۲ شیخ مہدی صاحب ے
۱۶ 〃 〃 ۱۴۹ محمد سرفراز خان صاحب ے
۱۶ 〃 〃 ۱۱۸ فضل الٰہی صاحب ۱۲ر
۱۶ 〃 〃 ۱۳۶۰ حکیم ناظم حسین صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۴۶۱ جہانگیر خان صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۴۷ کرم الٰہی صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۳۵ محمد سلیمان صاحب عہ
۱۷ 〃 〃 ۲۹۲ منشی فیروز علی صاحب ے
۱۷ 〃 〃 ۱۳۹۹ پیر محمد صاحب عا
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۷ مولوی لوٹن خان صاحب عا
۱۸ 〃 〃 ۹۲ فخر الدین صاحب ے
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۶ سید ارادت حسین صاحب ے
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۷ غلام محمد صاحب عہ
۱۸ 〃 〃 ۲۵۷ عنایت اللہ صاحب عہ
۱۸ 〃 〃 ۱۳۷۵ محمد الدین صاحب ۲ر
۱۸ 〃 〃 ۱۳۷۴ رحیم بخش صاحب ۱۴ر
۱۸ 〃 〃 ۱۴۶۸ راجہ شیر محمد صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۴۷۲ تاج بخش صاحب عا

۱۹ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۴ کرم الٰہی صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۵۵۷ محمد منظور الٰہی صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۳۷۱ عبد الکریم صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۵۵ محمد عمر خان صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۴۰۴ ابو نظام الدین صاحب ے
۱۹ 〃 〃 ۱۴۷۷ مراد بخش صاحب ے
۲۱ 〃 〃 ۱۴۲۶ بدر الدین صاحب عا
۲۱ 〃 〃 ۱۵۴ بابو نبی بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۹۸ حاکم علی صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۷۷ کلن خان صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۲۱۹ محمد بن فضل صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۴۷۶ طاہر علی بیگ صاحب ۱۲ر
۲۲ 〃 〃 ۶۸۳ محمد یوسف صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۴۷۷ فیاض الدین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۹۲ فضل دین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۵۸۶ محمد دین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۶۹ الٰہی بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۳۹۶ محمد حسین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۶۸۵ ہدایت اللہ صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۴۷ محمد بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 عید بخش صاحب عا
۲۲ 〃 〃 ۲۷ ملک مولا بخش صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۲۳ نور الدین صاحب عہ
۲۲ 〃 〃 ۹۵۴ عبد الرشید خان صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۴۴ نور احمد صاحب عہ
۲۲ 〃 〃 ۹۲ سید عبد الرحمان صاحب عہ
۲۲ 〃 〃 ۹۴۱ احمد علی صاحب ۱۲ر
۲۲ 〃 〃 ۸۲۳ عبد الرحمٰن صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۴۴۴ نور الدین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۸۵۷ بہادر علی صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۷۷ شاہ الدین صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۱۸۰ علی بخش صاحب ۱۲ر
۲۲ 〃 〃 ۱۴۰۹ نادر علی شاہ صاحب ے
۲۲ 〃 〃 ۹۱۲ خدا بخش صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۳۵۲ سردار محمد عجب خان صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۴۵۲ عطا محمد صاحب عہ
۲۳ 〃 〃 ۵۳۵ ودھاوے خان صاحب ۱۲ر

۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء ۲۷۴ محمد حسین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۸۶۵ محمد مقبول صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۸۲۴ محبوب عالم صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۳۰۲ نذر علی صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۱۵ ظفر حسین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۶۹۵ عبد الواحد خان صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۴۵ عبد اللہ صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۸۰۵ محمد حسین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۳۲۰ سید محمد حسین شاہ صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۱۰ حکیم خادم علی صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۴۲ حافظ محمد صاحب للعہ
۲۳ 〃 〃 ۵۵۱ میر اکبر صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۵۴۴ فضل کریم صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۲۵ سردار احمد صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۴۱۸ محمد دین صاحب ے
۲۳ 〃 〃 ۱۴۵۵ سردار خلیل شاہ صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۱۴۸۴ مولوی محمد علی صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۸۰۲ گلاب خان صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۸۵۸ ملک محمد صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۱۴۲ گلاب خان صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۵۹۹ خدا بخش صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۵۹۹ سید اسد اللہ شاہ صاحب ے
۲۴ 〃 〃 ۱۲ مولوی فضل حق صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۸۲۵ فرمان علی صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۶۷۵ عبد العزیز صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۴۹ مولا بخش صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۲۲۵ عبد الکریم صاحب ے
۲۵ 〃 〃 عبد العزیز صاحب بابت غلام محمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۱۴۷۷ محمد عبد الواحد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۱۰۵ محمد دین صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۱۸۱ ابو نظام الدین صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۶۸۶ چودھری نظام الدین صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۹۳ عبد الرحمان صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۶ شیخ نیاز احمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۵۹۱ صالح محمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۶۸۰ غلام حسن صاحب ے

۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء ۷۸۵ فتح محمد خان صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۴۰ غلام احمد صاحب ے
۲۵ 〃 〃 ۹۶۶ غلام رسول صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۷۲ محمد شفیع صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۴۷۸ محمد یحییٰ محمد یعقوب صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۸۹۴ مہر علی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۶۰۴ عبد العظیم صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۸۲ احمد شیر خان صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۰۲ امیر محمد صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۸۵۴ مولوی جان محمد صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۰ مراد علی صاحب ۸ر
۲۸ 〃 〃 ۴۸۷ عبد الحق صاحب ۸ر
۲۸ 〃 〃 ۹۴۵ عمر الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۲۶۴ فضل الٰہی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۶۷ برکت علی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۴۸۶ فیض علی صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۷۲۸ مہر الدین عمر الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۵۷۱ سردار محمد ایوب صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۷۶۹ ولی محمد صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۹۵۷ محمد اشتاق صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۴۸۲ رسول بخش صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۸۸۶ ڈاکٹر علیم الدین صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۵۲۳ چودھری حسین بخش صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۴۳۱ محمد جعفر خان صاحب ے
۲۸ 〃 〃 ۱۲۶۳ چراغ الدین صاحب ۱۰ر
۲۸ 〃 〃 ۲۹۸ ماسٹر شیر محمد صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۶۵۸ شیخ مولا بخش صاحب ۸ر
۲۹ 〃 〃 ۲۵۱ غلام حیدر صاحب ۸ر
۲۹ 〃 〃 ۴۴۶ میاں اعظم صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۵۳۶ چودھری مَلّا صاحب ۱ر
۲۹ 〃 〃 ۹۴۹ غلام محمد صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۵۸۳ سید عظیم الدین صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۶۱۵ عبد الخالق صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۱۰۳۵ محمد فاضل صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۸۰۷ نور الحسن صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۸۰ اسید عبد الرحیم صاحب ے
۲۹ 〃 〃 ۷۶۷ حافظ عبد الکریم صاحب ے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیوں کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زرکثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو - صرف آپ کیخاطر قیمت میں تخفیف ہے -	مجلد ان ... للعہ / غیر مجلد ... ۵ / جلد کی ۱۲ زیادہ
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی - اس کے دوسو صفحے ہیں - یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے -	بے جلد ... / مجلد ...
لغات القرآن ہر دو حصہ	ایک کالم میں عربی اور ایک کالم میں اردو - تصنیف سید عبد الحی عرب کی - پسندیدہ حضرت اقدس	۸؏
باوانانک کا مسلمان ہونا / عیسائی مذہب اور اس کی حقیقت	یہ دونوں کتابیں نئی اور قابل دید ہیں - اور مخالفین پر حجت - ضرور منگائیے	۱؍ / ۱؍
الاستخلاف - مصنفہ اکمل آف گولیکی	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضات کا جوابدیا ہے نہایت مدلل	۳؍
نور الدین - از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۱۰۸؍
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب - مصنفہ حضرت اقدس	حضور کا لاہور والا لیکچر - جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور خریدیئے	۲؍
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو -	۲؍
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے مرتب قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید کتاب ہے -	۸؍

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم - ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں - شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اسواسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے - معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر ۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو اور خوشخو عالم احمدی ہیں آپنے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہیں اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے - قوم وینس ہے اور قریشیوں سے آپ کی رشتہ داریاں ہوتی رہیں آپ نکاح کے خواہشمند ہیں جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں وہ مجھ سے خط و کتابت فرماویں - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں - بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ میں پیشقدمی کریگا انشاء اللہ

نیازمند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روزیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۱۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صرف ۵ فی نسخہ پر فروخت ہوگی و قیمت جلد ۲ الگ لیکن خریدار درثمین کو ایک روپیہ کی رعایت ہوگی - ...

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر
BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔۔ مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ فروری سنہ ۰۷

جلد (۶) — نمبر (۸)

بروز جمعرات

گوہم باتو گرانی چہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت و عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات و دیگر حق اندر راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقاتِ نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات لکھنے کیواسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ معلوم کر کے اس کے مطابق درست کریں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے۔

نماز ظہر کا اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر۔ دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اُس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے۔ تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز محمد حسین احمدی

www.aaiil.org

جلد (۶) مورخہ ۷ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ ۲۱ - فروری سنہ ۱۹۰۷ع نمبر (۸)

شعر و سخن

گناہ گارون کے دردِ دل کی بس ایک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے
ہراک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دشمنِ دین کا مٹتا ہے
تمام دنیا مین تھا اندھیرا کیا تھا ظلمت نے یان بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دیا ہے
نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسمان کی جنہین خبر تھی
خدا سے اون کو بھی جا ملایا دکھا ئی ایسی رہ ہدا ہے
بھٹکتے پہرتے ہین راہ ـ یہ جو انہین پہر ہے یار سے ملاتا
جو ان کو گر یہ نظر رہ ہے تو پہر گیا اسے لے عصا ہے
مصیبتون سے نکالتا ہے ـ بلاؤن کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ یہین یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ علم روحانی کا ہے دریا لگائے اس مین جو ایک غوطہ
تو اوس کی نظرون مین ساری دنیا فریب ہے جہوٹ ہے دغا ہے
مگر مسلمانون پہ ہے حیرت جنہون نے پائی ہے ایسی نعمت
دلون پہ چہائی ہے پہر بھی غفلت نہ یادِ عقبیٰ ہے نہ خدا ہے
نہین ہے کچھ دین سے کام اون کا یونہی مسلمان ہے نام انکا
ہے سخت گندہ کلام ان کا ہر ایک کام ان کا فتنہ زا ہے
زمین سے جھگڑا افلاک سے قضیہ یہان ہے شورا ور وہان شرابا
نہین ہے اک دم بھی چین آتا خبر نہین انکو کیا ہوا ہے
یون چلتے ہین یہ اکڑ اکڑ کر کہ گویا ان کے ہین بحر اور بر
پڑے ہین ایسے سمجھ پہ پتھر کہ شرم ہے کچھ نہ کچھ حیا ہے
لڑینگے آپس مین بھائی باہم نہ ہوگا کوئی کسی کا ہمدم
مرا پیارا رسول اکرم یہ بات پہلے سے کہہ گیا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہیگا ـ نہ دین کا کوئی نام لیگا
فلک پہ ایمان جا چڑھیگا یہی ازل سے لکھا ہوا ہے
مگر خدائے رحیم و رحمان ـ جو اپنے بندون کا ہے نگہبان
جو ہے شہ جن اور انسان ـ جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے
کریگا قدرت سے اپنی پیدا ـ وہ شخص جس کا کیا ہے وعدہ
مسیح دوران مثیل عیسےٰ ـ جو میری امت کا رہنما ہے
سو ساری باتین ہوئی ہین پوری نہین کوئی بھی رہی ادہوری
دلون مین اب بھی رہے جو دوری ـ قیاس مین اپنا قصور کیا ہے
پڑا عجب شور جا بجا ہے جو ہے وہ دنیا پہ ہی فدا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہا ہے نہ آنکھ مین باقی کچھ حیا ہے
مسیح دوران مثیل عیسےٰ ـ بجا ہے دنیا مین جس کا ڈنکا
خدا سے ہے پاکے حکم آیا ـ ملا اسے منصب ہدا ہے
ہے چاند و سورج نے دی گواہی ـ پڑی ہے طاعون کی تباہی
بچائے ایسے سے پہر خدا ہی ـ جو اب بھی انکار کر رہا ہے
وہ مطلع آبدار لکھون کہ جس سے حساد کا ہو دل خون
حروف کی جاگہر پروؤن ـ کہ مجھ کو کرنا یہی روا ہے
مسیح دنیا کا رہنما ہے غلامِ احمد ہے مصطفےٰ ہے
بروز اقطاب و انبیاء ہے ـ غرضکہ وہ نائب خدا ہے
جہان سے ایمان اٹھ گیا تھا ـ فریب و مکاری کا تھا چرچا
فساد نے تھا جمایا ڈیرا ـ وہ نقشہ اس نے الٹ دیا ہے
اسی کے دم سے مؤا ہے آتھم ـ اسی نے لیکھو کیا ہے بیدم
اسی کا دنیا مین آج پرچم ـ ہما کے بازو پر اڑ رہا ہے
اسی کی تلوار خون چکان نے ـ کیا قصوری کو ٹکڑے ٹکڑے
یہ زلزلہ بار بار آکے ـ اسی کی تصدیق کر رہا ہے
جمایا طاعون نے ایسا ڈیرا ـ ستون اسکا نہ پہر اکھیڑا
دیا ہے خلقت کو وہ تریڑا کہ اپنی جان سے ہوئی خفا ہے
مقابلہ مین جو تیرے آیا ـ نہ خالی بچکر کبھی بھی لوٹا
عروج یہ دیکھ کر مسیحا ـ جو تیرا حاسد ہے جل رہا ہے
خدا نے لاکھون نشان دکھائے ـ نہ پہر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہین ہائے ـ نہین جو بدبختی تو یہ کیا ہے
صبا[1] تو اگر وہان گزر ہو ـ تو اتنا پیغام میرا دیجو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھ کو ـ پہ کام یہ بھی ثواب کا ہے
کہ اے مثیل مسیح و عیسیٰ ـ ہون سخت محتاج مین دعا کا
خدا نزی ہے قبول کرنا ـ کہ تو اس امت کا نا خدا ہے
خدا سے میری یہ شفاعت ـ کہ علم و نور و ہدا کی دولت
کرم سے اپنے کرے عنایت ـ مجھے مری اتنی التجا ہے
رہ خدا مین یہ جان فدا ہو ـ دل عشق احمد مین مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو ـ یہی میرے دل کا مدعا ہے
نہین ہے محمود فکر اس کا ـ کہ یہ اثر کس قدر کریگا
سخن کہ جو دل سے ہے نکلتا[2] ـ وہ دل پہ ہی جا کے بیٹھتا ہے

[1] صبا بمعنے جذب دل [2] ترجمہ سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

ریویو

جنٹلمین ڈائری مجلد ـ جس مین ہر دن کے واسطے ایک صفحہ علیحدہ رکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر تاریخ عربی انگریزی ہندی بکرمی اور بدہی دیگئی ہے اور ہر صفحے کے سر پر عمدہ ضرب المثال لکھی گئی ہے ـ عمدہ چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور ۸ رآنے کی قیمت مین بھائی دیا سنگہ اینڈ سنز بک مرچنٹ لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے ـ

پھول ـ مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب پھولون کے اقسام اون کے لاطینی ہندوستانی اور انگریزی نامون کے بیان کرنے اور ہر ایک پھول کے متعلق موسم کاشت طریق کاشت اور عام کیفیت کے بیان کرنے مین مصنف نے نہایت محنت کے ساتھ ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ ۲۷۵ صفحے مین ختم ہوئی ہے ـ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب سلسلہ تعلیم کی کتابون کے مطابق رکھا گیا ہے پھولون کو نقصان دینے والے موذی کیڑون کا اور اون سے بچنے کا اور آلات کا ـ گملون کے رکھنے کا ـ قلمین لگانے کا ـ کھاد و آبپاشی کا غرض ایک باغ کے متعلق تمام ضروری اور مفید باتون کا اوس مین ذکر کیا گیا ہے ـ ہر ایک زمیندار اور باغ کے مالک کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری مفید ہوگا یہہ کتاب بقیمت ایک روپیہ امپیریل بک ڈپو سے مل سکتی ہے ـ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شمر الطبعیت ـ دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا

غلام محمد صاحب گلہ مہاران ـ رعیہ سیالکوٹ
نصرالدین والد اور محمد صاحب ـ غزنی پور ـ ضلع گورداسپور
مختار احمد صاحب ″ ″ ″ ″ ″
مبارک الدین صاحب ″ ″ ″ ″ ″
کریم بخش صاحب ″ ″ ″ ″ ″
اللہ داد صاحب ″ ″ ″ ″ ″
عبد العزیز صاحب ″ ″ ″ ″ ″
رحمت بی بی ″ ″ ″ ″ ″
احمد بی بی ″ ″ ″ ″ ″
عائشہ بی بی ″ ″ ″ ″ ″

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - شعر دسخن بسلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ و ۵ - ڈائری
صفحہ ۶ - حضرت مسیح موعود کا خط بنام شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری
صفحہ ۷ - ۸ - درس قرآن شریف
صفحہ ۹ - ۱۰ - جاگو جاگو خالصہ نیند نہ کرو پیارے
صفحہ ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - وصیتین
صفحہ ۱۴ - اشتہارات

بدر مسیح
مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - من ذا الّذی ھو اسعد منک
ترجمہ - وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے
۲ - ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

۱۶ فروری ۱۹۰۷ء - ۳ - ویل لکل ھمزۃٍ لمزۃ
ترجمہ - ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے،

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - کل الفتح بعدہٗ
ترجمہ - سب فتح اس کے بعد ہے
۲ - مظھر الحق والعلا - کانّ اللہ نزل من السّماء
ترجمہ - وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُتریگا یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا - جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا -

۲۰ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - انّی مع الرّسول اقوم والوم من یلوم
ترجمہ - مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا - اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کرونگا

۲ - پیش پاشدہ ہجوم
۳ - (اڑہائی بجے بعد آدہی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے -

فرمایا - اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا - الہام ہی شاید اس کے متعلق ہو -

۴ - بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں - فرمایا - معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے -

---

ایھا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت از سر نو چھپوائی گئی ہیں لہذا نمبر چہارم کے تحت میں صرف مضمون یا املا مضمون وصیت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون مع تکمیل شہادت و مُہر یا انگوٹھے کے کرواکر روانہ فرما دے اور جس کو وصیت کرنا ہو - وہ فارمہائے جدید کو طلب فرماویں اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع معہ فارم وصیت کے پہونچے - وہ دوسرے احباب کو مطلع فرما دیں -

نمبر ۲ عام - روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرار ناموں کے صرف بنام **محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان** روانہ ہو - اور اگر دوسری رقم لنگر - میگزین - مدرسہ بھی اوس میں شامل ہو تو بھی بنام محاسب مع صرف الصدر ہی ہو - ہان کوپن میں تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوس کی تقسیم میں دقت واقع نہو -

نمبر ۳ خاص - احباب ازراہ عنایت اطلاع فرماویں کہ اس وقت تک متعلق اقرار ناموں الوصیت کے جنہوں نے پوری تعمیل کی ہے - مگر زر مرسلہ خلط کرکر روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ طیاری پل و مقبرہ میں کس قدر ہے اور ۱/۱۰ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدون میں روانہ فرمایا ہے دفتر میں اس کی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بزودی اجرائے سارٹیفکیٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی بھی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے - اور جن احباب پر بموجب اقرار نامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آئندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری - یا وجہ التوا و توقف سے اطلاع ہونی چاہیئے اور اقرار ناموں اور الوصایا میں اگر کوئی صاحب تغیر و تبدیل کریں تو بھی اس کی اطلاع ضروری ہے -

نمبر ۴ خاص احباب - وصایا غیر مکمل کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر ذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جس کی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرما دیں اور در صورت دیگر اطلاع ہونی چاہیئے - تاکہ تکمیل کاغذات دفتر میں ہرج واقع نہو - ضروری ہی ضروری ہے -

نمبر ۵ عام - یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی و خرید اری اراضی و طیاری ایک پل کی علیحدہ مد ہے - اور رسالہ الوصیۃ کا روپیہ اور ترکہ کا ۱/۱۰ حصہ علیحدہ مد ہے - یہ دو مدین ہیں - لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ۱/۱۰ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول بھی حسب حیثیت ادا ہونا ضروری چاہیئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ میں وقت واقع نہ ہو - اور طیاری پل وغیرہ بھی کرائی جاوے سارٹیفکیٹ کے اجرا میں چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے -

محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان -

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیّب

افغانستان میں تعصب

وقت ظہر۔ افغانستان کا ذکر تھا کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ جو کہ اس جگہ ہیں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں تو اُمید ہے کہ بہت فائدہ ہو فرمایا۔ اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے دین کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ ملاں احمد نور صاحب نے عرض کیا کہ تبلیغ تو ہوسکتی ہے اور ہوتی ہے مگر کھلے طور پر کوئی نہیں کرسکتا ورنہ حکومت سے سختی ہوتی ہے یہ جو امیر کابل صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبار تعریفیں کر رہے ہیں کہ وہ بالکل بے تعصب ہے، اس کی اصل کیفیت خود ملک افغانستان میں صحیح طور پر معلوم ہوسکتی ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ بات درست ہے اور اس کی مثال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات سے ظاہر ہے کہ جہاد کے انکار کے سبب اور مجھے مسیح ماننے کے سبب اُن کے ساتھ کیسا بدسلوک کیا گیا۔ خیر۔ ہم خدا تعالیٰ پر امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ پیدا کردیگا جس سے اُن ممالک میں پوری تبلیغ ہوگی۔

ولائیت کے واسطے ایک کتاب

۱۳- فروری ۱۹۰۷ء مولوی محمد علی صاحب کو بُلا کر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپ کا کام ہے آجکل اُن ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور نہ اُن کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگوں کا حق ہے کہ اون کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ اُن پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب طیار ہو جاوے۔ تو اُمید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو۔

سُرعتِ الہام

۱۵- فروری ۱۹۰۷ء - ایک الہام کا ذکر تھا - فرمایا - یاد نہیں - لیکن لکھا ہُوا ہے - پھر فرمایا - بعض دفعہ الہام الٰہی ایسی سُرعت کے ساتھ ہوتا ہے - جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے اور اگر اسی وقت لکھ نہ لیا جاوے یا اچھی طرح سے یاد نہ کر لیا جاوے تو بھول جانے کا خوف ہوتا ہے۔

تفہیمِ الہام

آج کی وحی الٰہی " اس ہفتہ میں کوئی باقی نہ رہے گا " کے متعلق فرمایا کہ ابھی ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس الہام میں ہفتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کس کے متعلق ہے - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ بعض اس قسم کے الہامات کسی مکان اور خاص زمانہ کے متعلق ہوتے ہیں۔ فرمایا درست ہے - دانیال کی کتاب میں صدہا سال کو ہفتہ کہا گیا ہے اور دنیا کی عمر بھی ایک ہفتہ بتلائی گئی ہے اس جگہ ہفتہ سے مراد سات ہزار سال ہیں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے - ان یوماً عند ربك كالف سنة مما تعدون - تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے

آخر فنا

فرمایا - آخر ایک دن اس دنیا کا خاتمہ ہونیوالا ہے اور سب فنا ہو جائینگے اور اس فنا کا وقت دنیا کی عمر کے مطابق ساتویں ہزار سال کے بعد معلوم ہوتا ہے یہ گنتی ہم حضرت آدم سے کرتے ہیں مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے انسان نہ تھا یا دنیا نہ تھی بلکہ ایک خاص صورت اعلیٰ سے اس گنتی کو لیا جاتا ہے جس کا نام آدم تھا جیسا کہ اول میں وہ آدم تھا۔ ایسا ہی آخر میں ایک آدم ہے حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس دنیا کی عمر کے روز میں گویا عصر کا وقت تھا جب کہ وہ عصر کا وقت تھا تو خود اندازہ ہوسکتا ہے کہ اب کتنا وقت باقی ہوگا - انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب دنیا کی عمر تھوڑی باقی ہے - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس قسم کے الفاظ جیسا کہ قیامت فنا وغیرہ ہیں بعض جگہ کسی خاص قرن اور خاص قوم کے متعلق آتے ہیں فرمایا یہ درست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے - لیکن اُس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے - کل من علیها فان سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئیگا - مگر ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے یہ اس کے آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے، جب چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے -

عجائبِ قدرت

خدا کی قدرت کا خیال کیا جاوے تو یہ بات مستبعد اور قابل تجویز نہیں رہی - زلزلہ کا ایک دھکہ لگتا ہے - تو شہر دن کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے - جب امن کا زمانہ ہوتا ہے تو لوگوں کو منطق یا دآتی ہے اور باتیں بناتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ایک ہاتھ دکھاتا ہے تو تمام فلسفہ بھول جاتا ہے (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ذکر کرتے ہیں کہ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ میں ان کے کالج کا ایک ہندو لڑکا دہریہ بے ساختہ رام رام بول اُٹھا جب زلزلہ تھم گیا تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی - غرض ایسے لوگ درست نہیں ہوتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ عجوبۂ قدرت نہ دکھلائے - وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تک کہ ایسا نہ ہو توحید قائم نہیں ہوتی -

طاعونی موت

ذکر آیا کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ طاعون کوئی عذاب الٰہی نہیں بلکہ یہ تو ایک شہادت ہے - فرمایا - شہادت تو مومن کیواسطے ہوتی ہے جو پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کے راہ میں اپنے نفس کو قربانی کر چکا ہوتا ہے - اس کی موت ہر حالت میں شہادت ہے لیکن یہ ایک عام قانون بنانا کہ ہر ایک شخص جو طاعون سے مرتا ہے وہ شہید ہے - تو پھر کیا چوہڑے - چمار - ہندو - آریہ - عیسائی - دہریہ بُت پرست جو ہزارہا طاعون سے مرتے ہیں وہ سب درجۂ شہادت کو حاصل کر رہے ہیں - سید عبد الحی عرب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ امرت سر کا رُسل بابا طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوا ہے تو ثناء اللہ نے کہا کہ وہ شہادت کی موت مرا ہے تو عرب صاحب نے کہا پھر خوب ہے - میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو بھی اس قسم کی شہادت کی موت دے - غرض شہادت نفس طاعونی موت میں شامل نہیں ہے بلکہ شہادت کا درجہ تو ان مومنوں کے واسطے ہے جو اپنی زندگی میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راہ میں وقف کر چکے ہیں - طاعونی عذاب حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی ان کے مخالفوں پر پڑا تھا اور پھر حضرت عیسےٰ کے بعد بھی یہ عذاب ان کے مخالفوں پر وارد ہوا تھا اور اب بھی خدا تعالیٰ نے بطور نشان کے یہ عذاب نازل فرمایا ہے -

آدم والا بہشت

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ بہشت میں جو لوگ داخل ہوں گے وہ لوگ نکالے نہیں جاوینگے - تو پھر آدم

www.aaiil.org

اور حوا کیوں نکالے گئے۔ تھے حضرت نے فرمایا کہ آدم جس جنت میں سے نکالا گیا تھا وہ زمین پر ہی تھا بلکہ توریت میں اس کے حدود بھی بیان کئے گئے ہیں۔ والدوس قرآنیہ سے بھی ثابت ہے کہ انسان کے رہنے اور مرنے کے واسطے یہی زمین ہے جو شخص اس کے برخلاف کچھ مذہب رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی کرتا ہے۔

گوجرانوالہ کی جلسہ میں حضرت کیوں نہیں جا سکتے

منیجر گوروکل گوجرانوالہ کا پھر ایک خط حضرت کے نام آیا کہ آپ جلسہ مذاہب میں ضرور شامل ہوں۔ سب کے واسطے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے اور ایسا ہی آپ کے واسطے بھی نصف گھنٹہ مقرر ہے اور ایک عالم کیواسطے یہ وقت کافی ہے اس کا جواب بحکم حضرت مفصلہ ذیل لکھا گیا ہے:۔

جناب منیجر صاحب گوروکل ۔ گوجرانوالہ

تسلیم ۔ آپ کا دوسرا خط حضرت کی خدمت میں پہونچا ۔ جس میں آپ نے ظاہر کیا ہے کہ آپ نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے اور کہ ایک عالم کے واسطے بہ سبب اس کے علم کے اتنا وقت کافی ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ اہم مذہبی امور پر گفتگو کرنے کیواسطے اتنا تھوڑا وقت کسی صورت میں کافی نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ہم ایسی مجلس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کم از کم تین گھنٹہ کا وقت ہمارے مضمون کیواسطے رکھتے تو ممکن تھا کہ ہم خود جاتے یا اپنا کوئی فاضل دوست اپنا مضمون دیکر بھیج دیتے ہم کسی طرح سمجھ نہیں سکتے کہ ایسے مضامین عالیہ میں صرف آدھ گھنٹہ کی تقریر کافی ہے۔ ہم رسوم کے پابند نہیں بلکہ ہم پابند حقوق حق ہیں۔ باقی آپکا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کیواسطے نصف گھنٹہ کافی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ بات کیوں کر آپ درست فرماتے ہیں جبکہ آپ کے وید مقدس کے لکھنے والوں نے اپنی باتوں کو ختم نہ کیا جب تک کہ وہ ایک گدھے کے بوجھ کے برابر نہ ہو گئے۔ تو پھر آپ ہم سے یہ امید کیونکر رکھتے ہیں ایک نکتہ معرفت قابل از تکمیل گلا گھونٹنا حقیقت سچائی کا خون کرنا ہے۔ جس کو کوئی راستباز پسند نہیں کریگا اگر علم اور فضل کا معیار صدر رجہ کے اختصار اور تھوڑے وقت میں ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وید صرف چند سطروں میں ختم ہو جاتا۔ مجھے افسوس ہے کہ اس تھوڑے وقت نے مجھے اس شرف سے محروم رکھا کہ خدا تعالیٰ کی ذات صفات کی نسبت کچھ بیان کرتا اور پھر روح اور مادہ میں جو کچھ نکتہ مخفی ہے اس کو کھولنا آدھ گھنٹہ کا کام ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ لفظ ہی سوء ادب میں داخل ہے جن لوگوں کو محض شراکت کا فخر حاصل کرنا مقصود ہے وہ جو چاہیں کریں مگر ایک محقق ناتمام تقریر پر خوش نہیں ہو سکتا۔ سچائی کو ناتمام چھوڑنا ایسا ہے جیسا کہ بچہ اپنے پورے دلوں سے پہلے پیٹ سے ساقط ہو جائے۔ آیندہ آپ کا اختیار ہے۔

خادم مسیح موعودؑ

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء

المفتی

۴۳ **قرض پر زکوۃ** ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر اس کو زکوۃ دینی لازم ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔

۴۴ **اعتکاف** ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں فرمایا سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

۴۵ **مفقود الخبر** ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر کی زوجہ کتنی مدت انتظار کرے۔ فرمایا چار سال تک اگر کوئی خبر نہ ملے اور کچھ پتہ نہ لگے۔ تو اس کو مردہ کی مانند سمجھنا چاہیئے اور اس کے بعد عدت کے ایام گزارنے چاہئیں اگر بعد میں وہ شخص آجاوے تو اس کا کوئی حق نہیں

۴۶ ۔ **تبرک** ۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ پانی میں دم کرانا اور تبرک لینا جایز ہے۔ فرمایا کہ سنت سے ثابت ہے مگر کسی صالح سے تبرک لینا چاہیئے ایسا نہیں جیسا کہ مسیلمہ کذاب کا تبرک ہوتا تھا کہ جہاں ہاتھ ڈالتا تھا وہ پانی بھی خشک ہو جاتا تھا۔

بدر خواتین

تعلیم نسواں اور مسلمان

زخمۂ نام ہے میرا تو میں تم کو بتاؤں گا
گر یہ تعلیم سے بہانگے نام ان کا مٹا دونگا

میں ان بزرگوں اور بھائیوں سے مؤدبانہ التجا کرتی ہوں کہ جو بے زبان فرقہ اناث کو تعلیم دلوانے کے مخالف ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ کہ فرقہ اناث نے آپکا کیا اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ جس کے بدلے میں ان کو علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رکھا جاتا ہے؟ ہمارے بزرگو اور بھائیو! زمانہ تو ڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہے کہ تعلیم نسواں کا دور ہے اور تعلیم پھیلا کر چھوڑوں گا۔ ہند کی اور سب قوموں نے اس بات کو مان لیا ہے اور تعلیم نسواں کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے مگر آپ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ان کو گائے اور بھینس سے زیادہ رتبہ نہ دیا جاوے۔ ایسا نہ ہو کہ تعلیم پاکر خدا اور خدا کی خدائی کو پہچاننے لگیں۔ ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف ہمارے تعلیمیافتہ بھائی کبھی بے علم عورتوں کو پسند نہیں کرتے جہاں کہیں کسی لڑکی کے عقد کی بابت گفتگو شروع ہوتی ہے۔ تو پہلے یہی سوال ہوتا ہے کہ لڑکی پڑھی لکھی بھی ہے۔ جو والدین اپنی لڑکیوں کو تعلیم نہیں دلواتے وہ یہ یاد رکھیں کہ ان کو تعلیم یافتہ داماد ملنے ناممکن ہیں۔ میری ناقص عقل میں نہیں آتا کہ آپ لوگ اس سرمایہ ہدایت یافتہ فرقہ کو تعلیم دلوانے کے کیوں مخالف ہیں۔ آپنے بارہا پڑھا ہوگا۔ کہ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رض کیسی عالمہ اور فاضلہ تھیں اگر مستورات کو تعلیم دلوانا کسی صورت میں بھی مضر ہوتا۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوراً بند کر دیتے۔ ایسا ہی حضرت بی بی فاطمہ رض خاتون جنت اور بہت سے صحابہ کرام کی بیویاں پڑھی ہوئی تھیں۔ تو پھر آپ کیوں تعلیم نسواں کے مخالف ہیں۔ انشاء اللہ کبھی دوسرے مضمون میں میں بزرگان سلف کے اقوال علم کی تائید میں لکھونگی۔ تو پھر کیا یہ علم مردوں کے واسطے ہی ہے۔ حالانکہ ان کو واعظوں اور جلسوں میں شامل ہو کر زنگ آلود دل دھونے کا بارہا موقع مل جاتا ہے میں یہ نہیں چاہتی کہ عورتیں بھی انگریزی پڑھیں اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کر کے ڈگریاں لیں۔ بلکہ میں اس بات کی مخالف ہوں میری ناقص عقل تو اس بے زبان فرقہ کو یہاں تک تعلیم دلانی کی آپ صاحبان کی خدمت میں سفارش کرتی ہوں جس سے ان کو اپنے عزیز و اقربا سے خط و کتابت کرنے اور گھر کا حساب و کتاب آپ کی سہولت کے لئے رکھنے اور اپنے مذہبی احکام سے واقف ہونے اور مسیح الدجال کی چال بازیوں سے بچنے اور اولاد کو احسن طور پر پرورش کرنے کی سمجھ آجاوے۔ آیندہ اختیار بدست مختار۔ اخیر پر میں سب احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ پیاری ہمشیرہ مکرمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کا مضمون جو ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری

بعد دعا کے واضح ہو کہ بدر کے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۴ مین جو میری طرف سے آپ کی طرف ایک مضمون چھپا تھا اس کے جواب مین کسی شخص نے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کو ایک مضمون طبع کرا کر اور رجسٹری کرا کر میری طرف بھیجا ہے اور اخیر پر آپکا نام لکھدیا ہے گویا اس تحریر کے آپ ہی راقم ہین اور اوس مین مجھے مخاطب کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ یہ آپ کی طرف سے مضمون ہے۔ اس پر آپکے دستخط نہین اور قرآن شریف مین ہے کہ اگر کوئی فاسق یعنے بدکار خبر دیوے تو تحقیق کر لینا چاہیئے کہ وہ خبر صحیح ہے یا نہین اور اس فقرہ سے کاتب مضمون نے میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار کو جو ایک صالح اور متقی آدمی ہین۔ فاسق اور بدکار آدمی قرار دیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی ناپاک تہمت کا لفظ جس کے رُو سے خود ایسا انسان فاسق ٹہرتا ہے۔ آپکے مُونہہ سے نکلا ہو اور ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہو تو وہ کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے رُو سے بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے صاف طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی مین داخل ہے کہ ایسا شریر انسان ایک ہی پیشی مین جیلخانہ دیکھ لیتا ہے پس کچھ شک نہین کہ اگر مفتی صاحب عدالت مین اس ازالہ حیثیت عرفی کی نسبت نالش کرین تو ایسا بدقسمت اور جاہل انسان جس نے اون کی نسبت یہ ناپاک لفظ بولا ہے۔ فوجداری جُرم مین بے چُون وچرا سزا پا سکتا ہے مگر آپ پر مین نیک ظن کرتا ہون۔ مجھے امید نہین اور ہرگز اُمید نہین کہ ایسا لفظ آپکے مونہہ سے نکلا ہو چونکہ آپ محض ناخواندہ ہین اور بوجہ ناخواندہ ہونے کے اخبارون اور رسالون کو پڑھ نہین سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس نالائق حرکت سے بری ہین بلکہ کسی خبیث اور ناپاک طبع اور نہایت درجہ کے بدفطرت کا یہ کام ہے۔ کہ بغیر تفتیش کے نیکون اور راستبازون کا نام بدکار اور فاسق کہتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے براہ مہربانی اطلاع دینگے کہ کس پلید طبع اور بدفطرت کے مونہہ سے یہ کلمہ نکلا ہے تا اگر مفتی صاحب چاہین تو عدالت مین چارہ جوئی کرین کیونکہ بدکار اور فاسق ہونے کی حالت مین ان کے اخبار کی بدنامی ہے اور وہ علاوہ سزا دلانے کے دیوانی نالش سے اپنا ہرجہ بھی لے سکتے ہین اور ایسی تحریر جس مین ایسے گندے اور ناپاک الفاظ ہین۔ مین کسی طرح آپ کیطرف منسوب کر ہی نہین سکتا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے ناپاک طبع کے نام سے اطلاع دینگے۔ آیندہ اگر آپ کچھ لکھنا چاہین تو اس حالت مین اعتبار کیا جاوے گا جبکہ اس تحریر پر آپکے دستخط ہون گے اور دو معزز گواہوں کے بھی دستخط ہون گے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شاید آپکے کسی ناپاک طبع پوشیدہ دشمن نے آپ کی طرف سے ظاہر کرنے کیلئے خود یہ لفظ بدکار اور فاسق کا لکھدیا ہے اور محض چالاکی سے آپ کی طرف اس ناپاک اور گندے لفظ کو منسوب کر دیا ہے۔ تا آپ کو اس پیرانہ سالی کی عمر مین کسی سخت سزا مین پھنساوے۔ براہ مہربانی جلد اس کا جواب دین۔

مین ہون آپ کا دلی خیر خواہ

مرزا غلام احمد مسیح موعود

یاد رہے کہ مین نے اپنے ہاتہ سے یہ چند سطرین لکھ کر اخبار مین چھپوائی ہین اور اسی غرض سے یہ تحریر دستخطی اپنی آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون آپ بھی جو کچھ میرے جواب مین چھپوا دین اصل پرچہ دستخطی اپنا جس پر دو معزز گواہون کی شہادت ہو اور آپکے دستخط ہون ساتھ بھیجین۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین باتمکین کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمنے انسپکٹر صاحب بہادر حلقہ امرتسر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلباء کیلئے جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول مین تعلیم پاوین۔ فیس مدرسہ معاف کر دی ہے خواہ وہ امیر ہون یا غریب۔ کاشتکار ہون یا غیر کاشتکار۔ ہندو یا مسلمان۔ پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچون کو دلانا چاہتے ہین وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجہین اور ہمارے سکول مین بچون کو مفت تعلیم دلادین۔

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے معائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور ریکگنایزڈ یعنی منظور ہو جانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہین جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہین اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین وہی کتابین پڑہائی جاتی ہین۔ جو سرکاری سکولون مین مروج ہین اس لئے جن ہوشیار لڑکون کو وہان سرکاری وظیفہ ملتا ہے وہ یہان بھی مل سکتا ہے اور یہان بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے جیسا کہ نتایج امتحان سے ظاہر ہے۔

(۳) ہندو طالب علمون کو صرف مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچون کے لئے مخصوص ہے

۴۔ بیرونجات کے طلباء کے لئے سامان رہائش یعنی مکان۔ صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے چند بیرونی ہندو طلباء کے آنے پر بھی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہو سکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط وکتابت کر سکتے ہین۔

نوٹ۔ اُن طلبا کیلئے جو ورنیکلر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہین ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کھولی گئی ہے اس جماعت کے طلباء سے بھی کوئی فیس نہین لی جاتی۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ۲۰ / فروری ۱۹۰۷ء

شکریہ

گذشتہ پرچہ بدر مین بھائی جان عبد العزیز دہلوی کا جو مضمون سعد اللہ لودیانوی کے متعلق نکلا تھا۔ اس کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ مضمون نویس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

www.aaiil.org

بکلمہ منورا

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۴۵ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ الکوثر النھر فی الجنۃ۔ والخیر الکثیر ولاشک ان النھر من الخیر الکثیر ومن الخیر الکثیر الذی اعطی نبینا۔ خاتم النبین رسول رب العالمین۔ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وآلہ اجمعین

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور کوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں اور اس مین کوئی شک نہین کہ وہ نہر بھی خیر کثیر مین سے ہے اور خیر کثیر مین وہ بہت سی باتین شامل ہین جو ہمارے نبی کریم۔ خاتم النبین۔ رب العالمین کے رسول اور گناہ گارون کے شفیع کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمائی ہین۔

۲۔ کثرۃ الاسماء الحسنیٰ للہ سبحانہ فما تری فی شیٔ من الکتاب المنسوبۃ الی اللہ سبحانہ مثل ماتری من الاسماء فی الکتاب المنزل علیہ صلے اللہ علیہ وسلم ومن الخیر الکثیر کثرۃ المحامد للہ تعالےٰ۔ فھل تری من احد من المسلمین یمد صوتہ وینادی ویکبر باللہ اکبر علے المنارات والمرتفعات۔ وھل یمکن لفظ اکبر من اللہ اکبر وما تری فی الاسلام ادعیۃ الاکل والشرب والجماع والنوم والتقلیب فی النوم والانتباہ منہ والدخول فی المساجد والقیام والجلوس والخروج منھا والذھاب الی السوق والایاب منہا والسفر والحضر وادعیۃ البأساء والضراء وحین البأس وارکوب الدابات والحاجات والکرب والالم والحزن والفتن۔

اس خیر کثیر مین سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ کے اسمائے حُسنیٰ جس قدر قرآن شریف مین ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی آلہی بتلائے گئے ہین۔ ان کی مثال کسی آسمانی کتاب مین نہین پائی جاتی اور اسی خیر کثیر مین سے وہ محامد آلہی ہین جو دین اسلام کے ذریعہ سے دنیا پر پھیلائے جا رہے ہین۔ کیا آپ دیکھتے ہین کہ کس طرح سے مسلمان آواز بلند کے ساتھ بلند منارون اور اونچی جگہون پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہین اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہین۔ کیا اللہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بڑا لفظ خدا تعالیٰ کی کبریائی کے واسطے تمہین معلوم ہے۔ کیا آپ نہین دیکھتے کہ اسلام مین اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح سے بھری ہوئی کس قدر دُعائین ہر ایک موقع پر کی جاتی ہین۔ کھانے کے وقت کی دعائین اور پینے کے وقت کی دعائین اور سو کر اُٹھنے کے وقت کی دعائین اور مسجد مین داخل ہونے کی دُعا اور مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا اور کھڑا ہونے کے وقت کی دعا اور بیٹھنے کے وقت کی دعا اور بازار کو جانے کی دُعا اور بازار سے لوٹنے کی دُعا اور ایسا ہی سفر کی دعائین اور حضر کی دعائین اور دُکھ درد کے وقت کی دعائین اور جنگ کے وقت کی دُعائین اور چارپائی پر لیٹنے کے وقت کی دعائین اور حاجت کے وقت کی دُعا اور تکلیف اور غم اور حزن اور فتنون کے وقت کی دعائین غرض اسلام مین ہر وقت انسان اپنے رب کی حمد اور تسبیح مین مصروف ہے اور کسی وقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہین۔ یہ ایک خیر کثیر ہے۔ جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوئی ہے۔

ومحامد اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی ابتداء الکتاب والخطب والرسائل وختامھا۔ ومنہا قال صلے اللہ علیہ وسلم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

پھر دیکھو کہ اسلامی لٹریچر مین ہر ایک کتاب کا ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے ہوتا ہے۔ اور ہر ایک خطبہ اور ہر ایک رسالہ خدا کے نام کی تعریف سے شروع کیا جاتا ہے اور خدا کی تعریف کے ساتھ ہی ختم کیا جاتا ہے اور یہ بھی کوثر کا نتیجہ ہے۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے

ومن الخیر الکثیر کثرۃ وعظ التوحید ونفی الشرک۔ ارأیت ھذا البیان فی کتاب او دیوان۔ انظر کلمۃ التوحید لا الہ الا اللہ فھل بقی فی قلب احد من المؤمنین بھا ان یشرک احداً فی النیۃ والقصد وان

اور یہ خیر کثیر مین سے ہے۔ کہ اسلام مین اس کثرت کے ساتھ توحید کا وعظ کیا جاتا ہے اور شرک کی نفی پر تقریرین کی جاتی ہین۔ کیا تو نے ایسا کوئی بیان کسی کتاب یا کسی دیوان مین دیکھا ہے۔ پھر کلمۂ توحید کو دیکھو۔ لا الہ الا اللہ۔ کوئی معبود قابل پرستش اللہ کے سوائے نہین۔ کیا اس کلمہ کے بعد کسی مومن کے دل مین کوئی شرک باقی رہ جاتا ہے۔ کیا اس کی نیت اور قصد کے درمیان کوئی ایسی بات باقی رہ جاتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو پکارے

سلہ دیکھو اگلے صفحہ پر

www.aaiil.org

وان یدعوا احداً من دون اللہ وان یطیع احداً بدون امرہ وان یتخذ احداً من دون اللہ رباً سواہ ولو کان من الاحبار والرھبان ای العباد والعلماء فی معصیۃ اللہ و ھل یمکن من احد ان یومن بھا ان یحب الخلق کحب اللہ فلا یرجوا المومن بھا من احد - ولا یخاف من احد - ولا یعتقد فی احد ان لہ العلم التام والتصرف التام ولا لاحد سوی اللہ عبادۃ ما فضلاً عن السجدۃ - والحج والقرابین فلا یستغفر الا اللہ ولا یتوب الا الیہ۔

ولا یعتقد احداً انہ الخالق لشیٔ کمثل خلق اللہ او المحیی او ممیت کاحیاء اللہ واماتۃ اللہ ولا یسوی بین الخالق والخلق ابداً - ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تطھیرہ صلے اللہ ذیول الانبیاء وساحتھم عن التھم والافتراءات علیھم

انظر حال الیھود بالنسبۃ الی الصدیقۃ المریم وقولہ تعالی بکفرھم وقولھم علی مریم بھتاناً عظیماً وقولھم فی عیسیٰ علیہ السلام - وقولہ تعالی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ و قولھم مع النصاری فی داؤد و سلیمان علیھم السلام وقولہ تعالی واذکر عبدنا داؤد ..... الخ وقولہ تعالی وما کفر سلیمان۔

اور اس کے حکم کے سوائے کسی دوسرے کی اطاعت پر قدم مارے۔ اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو اپنا رب بنالے۔ خواہ کوئی اور کیسا ہی عالم فاضل ہو اور راہب ہو۔ کیا وہ اپنے رب کو چھوڑ کر اور ان کے پیچھے پڑ کر معصیت مین گر سکتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کلمہ توحید پر ایمان رکھتا ہو اور پھر خلقت کے ساتھ ایسی محبت کرے۔ جیسی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ پس مومن اس کلمہ کو اپنے پاس رکھ کر اور اس پر ایمان لاکر نہ غیر اللہ سے کوئی امید رکھتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھ خوف باقی رہ جاتا ہے۔ پس مومن کبھی یہ عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسرے کو علم تام ہے یا کسی اور کے ہاتھ مین تصرف تام ہے یا اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی کسی قسم کی بھی عبادت کے لائق ہے۔ چہ جائیکہ کسی غیر کے آگے سجدہ کیا جاوے یا اوس کے واسطے حج کیا جاوے یا اوس کیلئے قربانی کیجاوے۔ پس مومن اللہ کے سوائے کسی سے استغفار نہین کرتا اور اس کے سوائے کسی کے آگے اپنے گناہوں سے توبہ نہین کرتا اور مومن کبھی ایسا عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ کوئی اللہ کے خلق کی طرح کسی چیز کا خلق کر سکتا ہے یا اللہ کے مارنے اور جلانے کی طرح کوئی کسی کو مار یا جلا سکتا ہے۔ غرض مومن خالق اور مخلوق کو کبھی برابر نہین ٹہراتا۔ اور خیر کثیر مین یہ بات بھی شامل ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) تمام مقربان الٰہی کا دامن اون تہمتوں اور افتراؤں سے پاک کیا۔ جو کہ ان پر ان کے مخالف یا موافق لگاتے تھے۔

یہود کی طرف دیکھو کہ مریم صدیقہ کی نسبت کیا الفاظ بولتے ہین۔ خود قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ جس مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اونہون نے مریم پر بڑا بہتان باندھنے کا کفر کیا۔ اور ایسا ہی یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اتہام باندھے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ مین کفار کی باتون سے تیری تطہیر کرنے والا ہون اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ اور ایسا ہی ان کا اور عیسائیون کا قول حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے حق مین تہمت اور افترا کا تھا اور خدا تعالےٰ نے ہر دو کا دامن اپنی پاک کتاب مین پاک کیا اور داؤد کو اپنا بندہ فرمایا۔ اور سلیمان کے حق مین فرمایا کہ اوس نے کوئی کفر نہین کیا تھا

ؔ چونکہ اس جگہ بہت سے موقعون کی دعاؤن کا ذکر ہوا ہے۔ جن سے عام لوگ واقف نہین ہوتے۔ اس واسطے چند دعائین بمعہ ترجمہ اس جگہ درج کی جاتی ہین۔

مسجد مین داخل ہونے کیوقت کی دعا - بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

ساتھ نام اللہ کے اور درود اور سلام اوپر رسول اللہ کے اے میرے رب بخش میرے گناہ اور کھول میرے پر اپنی رحمت کے دروازے۔

مسجد مین سے نکلنے کیوقت کی دعا - بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علے رسول اللہ رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک

شروع اللہ کے نام سے اور درود اور سلام اللہ کے رسول پر اے میرے رب بخش میرے سب گناہ اور کھول میرے واسطے فضل کے دروازے۔

سوتے کے وقت کی دعا - اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃً ورھبۃً الیک لاملجاء ولامنجاء منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت

اے اللہ تابع کیا مین نے اپنی جان کو تیری طرف اور پھیرا مین نے اپنا منہ تیری طرف اور سونپا اپنا کام تیری طرف اور پناہ پکڑی اپنی پیٹھ کی تیری طرف امید اور ڈر سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف ایمان لایا۔ مین اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔

www.aaiil.org

جاگو! جاگو!! خالصہ پنتھ کے پیارے

سوہن سنگھ کمانڈنٹ خالصہ بیچاری کا کھلا چٹھا

سکھوں کے نام

کون کہتا ہے کہ ہم تم مین جدائی ہو گی
یہ اڈائی کسی دشمن نے اوڑائی ہو گی

پیارے مترو! ایک طرف تو ہم قلت عمر کے شاکی ہین کہ ہماری عمر کے دن بہت تھوڑے ہین مگر دوسری طرف جو وقت ہے اُس مین ہم ایسی ایسی بے باکیان کر رہے ہین کہ گویا ہماری عمر کا کہین خاتمہ ہی نہین۔ اے پیارے پرمیشور ہمین لالچ اور خود غرضی کی قید سے نکال کر نیک کامون کے کرنی کی خواہش اور توفیق دو۔ جیسی کہ آپ نے ہمین عقل کی روشنی عطا کی ہے۔ ویسے ہی ہمارے دلون کو بھی اپنی پاکیزگی اور پریم کے نور سے منور کر دو۔ پاپ کے دُکھ سے چھٹکارا دے کر اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈالدو۔ تاکہ ہم گناہ نہ کر سکین بد دیانتی حسد۔ ظلم۔ کینہ۔ جھوٹ۔ ریاکاری۔ غرور اور کل ناپاک کامون سے بچا کر ہمین عقل علم حلم اور حیا عطا کر دو۔ پیارے ہری اپنے پاک نام کے درکا ایسا مزا چکھا دو۔ کہ پھر جیتے جی آپ کو نہ بھول سکین

شانتی! شانتی!!!

پیارے خالصہ جی! آج کل آپ اپنے آد گرو باوا نانک جی کی سدھ بانون مین مخالف چل رہے ہین مثلاً شراب بھنگ پینا اور کیس وغیرہ رکھنا اور اپنے نام کے ساتھ سنگھ کا لفظ خواہ مخواہ بڑھا دینا۔ گورو نانک و انگد کو نانک سنگھ و انگد سنگھ نہین کہا گیا۔ پھر باوا جی کے پیارے چیلے کیون سنگھ نہین۔ پیارے خالصہ جی وہ آد گرو جس نے آپ کی بہتری و بہبودی کے لئے پانی کی جگہ خون بہا دیا۔ اپنے بیگانے کر لئے۔ جو پیارے تھے وہ سخت خطرناک دشمن بن گئے۔ آخر ایسے دہرم آتما کو دیوانے اور باولے کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیا خالصہ جی وہ دردناک شبد وہ دردناک بانی وہ پتھر دل کو موم کر دینے والا سین کیا آپ بہول گئے ہین۔ آہ! خالصہ جی گرنتھ کے اس شلوک کو وچار کرو اور خوب کرو۔ جب باوا جی کے علاج معالجہ کی خاطر دُور دراز سے بڑے بڑے نامور وید حکیم بلائے گئے۔ تو باوا جی نے ان ویدون کو اس طرح مخاطب کیا۔ شبد آد گرنتھ۔

ویدا بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈو لے میری بہال و یدنہین جا ندا

ارتھ۔ یعنی اے بھولے بھالے وید تم میرے نبض دیکھ کر معالجہ کرنے کے ہرگز ہرگز قابل نہین ہو اور تمام وید حکما باوا جی کے اوپدیش کو سُن کر حیران و ششدر رہ گئے کیون نہ ہوتا۔ ایشور کا پرتاب ایشور کی دیا اور ایشور کی کرپا جو ہوئی۔ پھر پیارے خالصہ جی جنم ساکھی کے اس دردناک اوپدیش کا وچار کرو۔ جب باوا جی نے بار دوم ہمراہ حج کعبہ شریف کا ارادہ کر کے گھر کے دروازہ سے قدم باہر نکالا۔ تو باوا جی کے دونون دلارے اور لاڈلے پوت پتا جی کے وچھوڑے اور فرقت کو برداشت نہ کرتے ہوئے رو کر پتا کے گلے مین چمٹ گئے۔ آہ خالصہ جی! آہ سکھ صاحبان وہ کیسا دردناک سماں ہوگا۔ وہ کیسا دل ہلا دینے والا سین ہوگا کونسا پتھر دل ہو جو دیکھکر موم نہ ہو جائے کونسا سنگدل ہو جو دیکھکر اشک نہ بہائے۔ مگر باوا جی نے ایشور کی بھگتی کو مقدم سمجھا اور اپنا فرض بجا لایا

مصائب باوا نانک صاحب دوران حج کعبہ شریف

دیا چھوڑ دین دار آرام کو
دولت لڑکے
نہ چھوڑا پیارے پیا رام کو
وہ سکھ پال والا پیادہ چلا
جو سایون مین رہتا تھا دہوپون چلا
مصیبت پڑی وہ کہ ناگفتہ بہ
تھا بھگوان جانے پڑا کیا گرہ
وہان جائے لحاف ملتی تھی گھاس
نہ ڈیرا نہ خیمہ تھا کچھ ان پاس
پہاڑون کا مینہہ اور نازک بدن
وہ گرمی کی تیزی جلے جس سے تن
مسافر ہوا اور چھوڑا وطن
ملا اون کو بن تھا بجائے چمن
اکیلا اُجاڑون مین رہنا اُسے
ہزارون تکالیف سہنا اُسے
تھی جائے کپڑون کے درختون کی چھال
جگہ ململون کے تھی ہرنون کی کھال
وہ سنیت جدائی کیون کر کہین
لڑکے وغیرہ
لکھون طالب کیونکر مصیبت کی مین
موہن بھوگ چھوڑ لیا ساگ ت
نہ چھوڑا مگر اپنے ایشور کا واک
یہہ ہو جبکہ نانک رشی کا حال
کل صبر سکون مین جو رکھے کمال

اور باوا صاحب نے بڑے دردناک دل سے اس شلوک کا وچار کیا۔ شلوک آد گرنتھ۔

دھن دارا سنپت سگل جہین اپنی کرمان
ان مین کچھ سنگی نہین نانک بن بھگوان

ارتھ۔ دولت پوت جن کے اوپر یہ دعوے ہے جن کے اوپر ایمان ہے مگر یہ اَسَت (جھوٹ) ہے۔ آخر سوائے خدا کے کوئی حامی و مددگار نہین۔ شلوک آد گرنتھ

جو اُپجے سو بنس ہے پرو آج کے کال
نانک ہرگن گائیے چھاڑ سگل جنجال

ارتھ۔ یعنے جو چیز پیدا ہوئی آخر کار اوس نے فناہ ہونا ہے۔ اے نانک تو تمام کمندون کو توڑ محض خدا کا ہو جا۔ جو غیر فانی ہے اور حج کے ارادہ کو ملتوی نہ کر ورنہ یہہ وقت ہاتھ نہین آئیگا۔ اور من چھپا وار رہ جائیگا۔ یہہ تھا باوا صاحب کا اوپدیش۔ خالصہ جی سُنو اور خوب سنو۔ اور کانون کے بٹے کھولکر سنو۔ ۵

آنکھ اگر پھوٹی تو خیر کان ہی سہی۔ نہ سہی جو ہتی امتحان ہی سہی

پھر دیکھو جنم ساکھی کا وہ اوپدیش۔ جب لہنا نامی دیوی کا بھگت بہت سے دیوی کے بھگتون کو (جو غالباً چار پانسو کے قریب تھے) جیسا کہ جنم ساکھی سے ظاہر ہے لیکر دیوی مندر بطرف جوالا مکھی (جو ایک آتش فشان پہاڑ ہے) جا رہا تھا اور راستہ مین لامان والے تیری سدا ہی جے کے جھنکارے جھنکار جاتے تھے اور حسن اتفاق سے اونہون نے لوگون سے باوا جی کی مہما اور اُستت سُنی کہ فلان جگہ فلان فقیر براجمان ہے۔ جو موہنی مورت اور لہجہ لعب ہنکار سے بالکل رہت ہین۔ خیر لہنا کو اون کی ملاقات کا بڑا اشتیاق ہوا۔ اور بمعہ تمام سنگت کے باوا صاحب کی طرف آئے اور باوا جی کو کہنے لگے۔ کہ آپ کس دیوی کے بھگت ہین۔ باوا صاحب نے کہا کہ ہم اوس جوتی سروپ پارب्रہم کے سیوک ہین جس کے کہ تمام دیوی دیوتا گائن کرتے ہین۔ اور باوا صاحب نے بڑے دردناک سین مین جپ جی صاحب کی اس پوڑی کا وچار کیا۔

گاون تدنوں اندر اندرا سن بیٹھے دیوتیان در نالے
گاون تدنوں سدھ سمادھی اندر گاون سادھ وچارے
ہور کیتے گاون سے مین چیت نہ آون نانک کیا وچار

ارتھ۔ مین اوس سرشٹیمان دیالو کرپالو کا بھگت ہون جس کو اندر دیوتا جو تمام دیوتاؤن کا سردار ہے بمعہ تمام دیوتاؤن اور رشی اور منیون کے گا رہے ہین۔

باوا جی کے اس انمول اور دُرلبھ اُوپدیش نے لہنا کے دل مین ایسا فوری اثر کیا کہ اوس نے تمام مَولی کے الٹون (جو ایک رنگ برنگ (ڈکھٹرا) ہوتا ہے) اور ترشول (لوہے کی تین شاخون کی بھجری)

www.aaiil.org

جو دیوی کے بھگتوں کی درُگتائی کی نشانیاں ہوتی ہیں پھینکدئیے اور باواجی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور کہا۔

باوا میرا آون جاون رہیا

دیکھا خالصہ جی! یہہ تھا باواجی کا اوپدیش کہ دس منٹ کے ست سنگ سے ایک کثیر گروہ کو تمام دیوی دیوتاؤں کی اندھیر نگری سے نکال کر ایک واحد لاشریک کی پوجا کرائی۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں باواجی نے جنم لیا تھا وہ کلوکال (فیج اعوج) کا زمانہ تھا اور دنیا میں اِس قدر اندھیر مچا ہُوا تھا۔ کہ ایک ایک کے حصہ میں دس دس بیس بیس خدا آئے ہوئے تھے۔ کیوں کہ اُون دنوں میں بلحاظ ہندؤں کی آبادی کے اُن کے معبود کئی گُنا زیادہ تھے (تنتیس ۳۳ کروڑ دیوتا تھے) جن کو شرونکتی مان (قادر مطلق) تصور کرتے تھے مگر بالآخر ایسے الیشور کے پیارے کو پاگل اور دیوانے کے نام سے پکارا گیا۔ یہہ تھا باوا نانک جی کا اوپدیش۔ کیا خالصہ جی! آپکو یہہ معلوم ہے کہ اوس جگت کی تمام امیدوں پر پانی پھیر جانے کا کون موجب ہوا ہے۔ یہہ صرف باوا گوبند سنگھ کی مہربانی کا نتیجہ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ آجکل کے سکھ باوا گوبند سنگھ کے سکھ ہیں نہ کہ باوا نانک جی کے تو اِس میں کچھہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی سکھہ کو کہا جاوے۔ کیا آپ باواجی کی تعلیم پر کاربند ہو۔ تو آپ فرفر یہہ شلوک پڑھ کر سُنا دیتے ہیں۔

باہن گئے جب کے تمرے کو آکھ ترے نہیں آنیوں
رام رحیم پُران قرآن اب تک کہے تم ایک نہ مانیو

ارتھ۔ اگر ہندو کہے کہ پُران کے اُوپر اور مسلمان کہے کہ قرآن شریف کے اُوپر ایمان لاؤ تو تم ایک بھی کسی کو نہ سنو۔ اور اپنی من بھاتی کرو۔ کیا خالصہ جی یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہہ کس بھلے مانس کی کارستانی ہے۔ بھائیو یہہ باوا گوبند سنگھ کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔ یہہ باوا نانک جی کا ہرگز ہرگز شلوک نہیں ہے۔ اگر کوئی گرنتھی یا خالصہ اوپدیشک ثابت کر دیوے کہ یہہ نانک جی کا واک ہے تو ہم اوس کو مبلغ ۲۹ مائعہ نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر خالصہ جی! اب باواجی کی تعلیم بھی سُنو اور خوب غور سے سُنو۔ شلوک آد گرنتھ

جے سَو چندہ اُگویں سورج چڑھے ہزار
ایتے چانن ہندیاں گُر بن گور اندھار

ارتھ۔ اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج چڑھے تو باوجود اِس قدر روشنائی ہونے کے بھی بغیر پیر یا مُرشد کے اندھیر ہی اندھیر ہے۔ آگے چل کر دوسرا شلوک ملاحظہ فرمائیے۔ شلوک

تیتے حرف قرآن دے تیتے سپارے کین
تیس وچ سند نصیحتاں سُن سُن کر یقین

ارتھ۔ وہ پیر جس کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے۔ صرف قرآن شریف ہی ہے اور قرآن شریف کے تیس حروف ہیں اور تیس ۳۰ سپارے کئے گئے ہیں۔ اور اس میں بہت سی نصیحتیں ہیں سُنکر یقین کرو۔ کیا خالصہ جی! اب بھی ماننے میں کچھہ عذر ہے۔ بہرحال ہم تمام شبھ چنتن سکھہ صاحبان کے ہی دہرم پستکوں سے دینگے جن کو انہوں نے بڑی گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے۔

اب سُن لیجئے باوا گوبند سنگھ جی کی شرک اور بدعت

سوَیا۔ مین گنیش پرتھم مناؤں

ارتھ۔ یعنے میں اول سب سے پہلے گنیش دیوتا (ہاتھی) کی پُوجا کرتا ہوں۔ پھر

سیوک سکھہ ہمارے تاریئے۔
چُن چُن شترو ہمارے ماریئے

ارتھ۔ اے ہاتھی دیوتا تم ہمارے تمام سکھوں کو مُکتی اور موکش پد (نجات کا راستہ) دکھاؤ اور ہمارے دشمنوں کو بڑی لمبی ناک سے کچل ڈالو۔ آہ خالصہ جی! یہی توحید تھی۔ یہی توحید کا اک راز تھا۔ جس پر برسوں تمہیں ناز تھا۔ اب تو پردہ کُھل گیا اور کُھلا کہ بس ......

آگے چلکر ایک اور موحد کی وحدانیت ملاحظہ فرمایئے۔

سوَیا۔ ہو جو سدا ہماری پچھا۔ سری اسردھج جو کریو رچھیا
راک لیو مو راکہن ہارے۔

ارتھ۔ ہماری تمام تمناؤں اور آرزؤں کو پورا کرو اور اسردُھج (ترسُول) (جو لوہے کی تین شاخوں والی چھڑی ہوتی ہے اور جس سے ماہی گیر ملاح مچھلی وغیرہ کے شکار کے لئے پاس رکھتے ہیں) جس کا اُوپر ذکر کرآیا ہوں۔ تم ہماری حفاظت کرو۔ واہ خالصہ جی! واہ ترسُول۔

کیا "تپری" اور کیا پدی کا شوربا۔ کہاں ترسُول اور ترسول کی حفاظت۔ برائے خدا کچھہ تو غور کرو۔ کہاں رام رام اور کہاں ٹیں ٹیں۔ کہاں ترسول اور کہاں توحید۔ خیر ہمارا کام کہنا ہے اگر کوئی مانے تو بہتر ہے

اگر میری یاد غلطی نہیں کر رہی ہے تو غالباً ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقع ہوگا کہ میں کوئٹہ میں سنڈیمن لائبریری کو جا رہا تھا کہ راستہ میں مجھے سنگھ سبھا کا سکرٹری ملا۔ اور کہنے لگا کہ آج ہمارا سنگھ سبھا کا سالانہ جلسہ ہے۔ اور امرتسر سے بڑے بڑے لائق و فائق اوپدیشک اور گیانی آئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی سُنکر کچھ لابھ اُٹھاؤیں۔ خیر میں نے بھی اِس موقع کو غنیمت سمجھا اور سکرٹری صاحب کے ساتھہ ہولیا۔ مگر مجھہ سے خاموشی نہ ہوسکی۔ اور میں نے سکرٹری صاحب کو کہا کہ سردار صاحب مجھے معلوم نہیں کہ آپ سالانہ جلسہ اور لائق و فائق اوپدیشک گیانیوں کے گیان اور اوپدیشک سے کیا لابہہ اُٹھاؤینگے جبکہ باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا من بھاتا کہا جاتا ہے۔ سکرٹری صاحب نے جواب دیا۔ وہ کیسے۔ میں نے باواجی کا یہہ شلوک سُنایا

اک بھگت بھگوان جہیں پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک جانو تاہیں تن

یعنے وہ آدمی جس کے دل میں الیشور کی محبت نہیں وہ سُور اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ گویا باواجی کے نزدیک کتا اور سُور تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد ہے۔ مگر ہائے تعصب تیرا ستیاناس ہو۔ یہ اُس گورو کا حکم ہے جس کے چیلوں میں یہہ من بھاتا کھاجا ہے

سکرٹری صاحب۔ بیشک باواجی نے سُور کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکھد شمار کیا ہے۔ مگر اُس کے کھانے کی ممانعت نہیں کی۔

میں۔ واہ بھائی جی واہ۔ کیا جو خراب چیز ہوتی ہے انسان اوس کو کھالیتا ہے۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
حیف ایسی سمجھہ پر گر سمجھے تو کیا سمجھے

دل تو یہہ چاہتا تھا کہ آریوں کی خود غرضی کا بھی پردہ فاش کیا جاوے۔ مگر تو ایک تو اس کے اظہار سے طوالت مانع ہے اور دوم میرے بزرگ بھرا تا ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگھ) نے اپنی تصنیف اختیار الاسلام کے ہر دو حصہ میں عموماً اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال میں خصوصاً آریوں کی سرستی کے تانے پیٹے کو جلا کر ایک ایسی آگ بھڑکا دی ہے۔ جو گنگا جل کے پوتر جل کے بجھانے سے بھی نہیں بجھے گی۔

منگت کا داس۔ سورن سنگھ کمار نت خالصہ برہمچاری
حال وارد قادیان ضلع گورداسپور (م۔ی سابق مدرس پشین)

نمازجنازہ - موضع گکولہ تحصیل رتھہ ضلع سیالکوٹ میں ایک بزرگ سکونت رکھتے تھے حسن محمدؐ دربافت۔ اذان کہنے پر ہندوں نے اُنپر مقدمات بھی بنالئے۔ العاقبت للمتقین۔ ان دنوں سلسلہ عالیہ میں شرف پاکر قریباً ستر برس کی عمر میں ملک جاودانی میں جا بسے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ التماس برادران ...

وصیت

۱۔ سکہ میاں فضل الدین ولد میاں غلام محمد قوم پٹھان ساکن قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور کا ہوں میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۳۔ کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ تین کوٹھے تین پڑاہ بعمارت پختہ و خام مسقفہ کڑیاں معہ صحن سفید اور ایک ڈیوڑھی مسقفہ بایان بعمارت خام حدود اربعہ ذیل غرب کوچہ۔ مشرق کوچہ و مسجد۔ شمال مکان غلام رسول و فتح الدین صاحب۔ جنوب ملک عالم خان و سرور شاہ صاحب واقع محلہ آہیراں قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور قیمتی پانصد ۵۰۰ روپیہ۔ اور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ یعنی پانچواں حصہ کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو قیمتی یک صد روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے۔ اور انجمن مذکور کا اختیار رہو گا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے اس جائیداد کو الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکورہ ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ حسب ارشاد حضرت اقدس کے بجائے ۱/۱۰ حصہ کے ۱/۵ حصہ کیا ہے لہذا یہ ۱/۵ حصہ وصیت مذکورہ بالا فقرہ ۴ سمجھی جاویگی۔ باقی فاضلہ جائیداد کے مالک ورثا ہوں گے۔

۶۔ میری یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ اور میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ چونکہ میں عمر رسیدہ قریباً معذور ہو چکا ہوں اور لائق کام کرنے کے نہیں اور میرا خرچ نان نفقہ کے بھی میرے ورثاء ذمہ وار ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بخشی تو وہ میری نعش کو قبرستان موصوف میں پہنچا دیں گے اور امید کرتا ہوں کہ وہ بشرط توفیق کے پہنچا دیں گے۔ ورنہ نہیں تو انجمن مذکور کو اللہ تبارک تعالیٰ جرأت و ہمت بخشے تو پہنچا دے ورنہ خیر۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کے کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے

۹۔ اس کا ذکر فقرہ ۸ میں مفصل ہو چکا ہے ایسا ہی سمجھا جاوے کہ جیسا فقرہ مذکورہ میں کیا گیا ہے۔ لہذا یہ وصیت نامہ ابتغاءً لوجہ اللہ لکھ دیا ہے کہ سند ہووے تحریر بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء۔

گواہ شد۔ ملک عالم خان نمبردار و رئیس خوشاب

العبد۔ مولوی فضل دین ولد غلام محمود

گواہ شد۔ غلام رسول ولد محمد دین قوم پٹھان خوشاب

بقلم محمد بخش ساکن سرگودہ مقام خوشاب

وصیت ۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۱۔ میں نبی بخش ولد رحیم بخش قوم قریشی ساکن قصبہ امرتسر کٹڑہ اہلووالیہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں

۳۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا۔ جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

۴۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان بعمارت پختہ جس کی چار کوٹھڑیاں منجملہ ان کے ایک کوٹھڑی سہ منزلہ اور تین کوٹھڑیاں دو دو منزلہ معہ صحن و ڈیوڑھی نمبری خانہ شماری ۱۷۱۸ واقعہ امرتسر کٹڑہ اہلووالیہ متصل حویلی خان محمد شاہ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور قیمت اس مکان کی اس وقت تخمیناً دو ہزار پانسو روپیہ ہے۔ اور علاوہ اس کے متفرقہ مال تجارتی پشمینہ وغیرہ ہے۔ جو قریباً اڑھائی ہزار روپیہ

کا سب میں کل جائیداد پانچہزار روپیہ کی ہوگی اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے محض ابتغاءً لوجہ اللہ اس جائیداد میں سے دسوین حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو مبلغ پانچسو روپیہ ہے۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے۔ یا اوس میں شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اوس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ سابق نمبر ۴ مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت مسیح موعود یا احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے

۷۔ میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون اون اخراجات کی متکفل میری یہہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ہے۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا۔ اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے۔ اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ بیان کی ہے۔ اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے۔ درست اور قائم رہیگی لیکن یہہ ضروری ہوگی کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین ادا کر چکا ہون گا یا میری دیگر متروکہ جائیداد سے وصول ہوئے ہون اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط۔

گواہ شد۔ بقلم الٰہی بخش ولد امیر بخش رنگریز

گواہ شد۔ خدا بخش ولد رحیم بخش رفوگر بقلم خود

العبد۔ نبی بخش بقلم خود

گواہ شد۔ بقلم خود غلام محمد ولد نبی بخش

نویسندہ این وصیت نامہ بندہ خاکسار عبد الله احمدی امرتسر

وصیت نمبر ۱۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۔ مین مسمی غلام قادر ولد فخرالدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

۲۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود و رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر بصدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون۔

۳۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔

۴۔ اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو فی الحال مجھے ستّے روپیہ ملتی ہے اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے۔ اس واسطے مین موجودہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہون گا۔

۵۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ یا منشرکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین اس جائیداد کی انجمن مذکور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا۔

۶۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون۔ تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے، کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان میں پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو جائیز ضروری اور شرعی سمجھین گے۔

۸۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون۔ کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغا ءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی پوری پوری سعی فرمائی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین نے جمع کرا دیئے ہون گا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے ان کا وصول کرنا اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان بالقلم۔ غلام قادر

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۹ جون ۱۹۰۶ء

رسید زر

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۲۳۸ ۔ منشی نواب الدین صاحب ے/ر

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۱۰۷۵ عماد الدین صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۱۹۵ ۔ عبد الرحیم صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۱۳۳۸ عبد الخالق صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۹۴۵ ۔ مرزا رحیم بیگ صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۱۲۷ ۔ عبد القادر صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۳۴۸ ۔ عبد الغنی صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۸۳۹ ۔ حافظ نور محمد صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۹۹۶ عبد اللہ صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۹۰۰ ۔ محمد حسین صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۸۴۳ ۔ فضل الٰہی صاحب ے/ر
۲۹ 〃 〃 نمبر ۹۹۹ ۔ قاضی عبد المجید صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۰۵۰ ۔ کریم بخش صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۹۴۲ ۔ مولا بخش صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۱۰۲ ۔ حاجی خان صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۰۱۰ ۔ دولہا خان صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۰۱۱ ۔ سید نعمت علی شاہ صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۴۱۳ ۔ محمد الٰہی صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۹۲ ۔ فضل الٰہی صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۹۰۹ ۔ چراغ دین صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۱۵۱ صاحب دین صاحب ے/ر
۳۰ 〃 〃 نمبر ۸۹ حسین علی صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۱۴۶۴ عنایت علی صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۷۳۶ انوار حسین خان صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۹۴۷ ۔ فضل الدین صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۵۸۲ نذر محمد صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۷۵۷ شیخ حسین صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۳۹۵ ۔ رکن الدین صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۲/ع
۳۱ 〃 〃 نمبر ۸۸۱ ۔ حکیم سید محمد صاحب ع/
۳۱ 〃 〃 نمبر ۴۵ ۔ مولوی عزیز بخش صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۶۰۳ ۔ عبد المنان صاحب ے/ر
۳۱ 〃 〃 نمبر ۲۵۸ ۔ حافظ محمد الدین صاحب ع/
۳۱ 〃 〃 نمبر ۱۱۳۸ ۔ محمد اکرام صاحب ع/
یکم فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۱۴۹۴ ۔ غلام محمد صاحب عمر
〃 〃 〃 نمبر ۴۶۳ ۔ سید محمد قاسم صاحب للعہ
〃 〃 〃 نمبر ۸۵۱ ۔ محمد اکرام صاحب ے/ر
〃 〃 〃 نمبر ۱۱۶۲ ۔ مصری خان صاحب ے/ر

۲ فروری ۱۹۰۷ء ۔ منشی عطاء اللہ صاحب ۱۲/ عہ
۲ 〃 〃 نمبر ۱۱۲۲ ۔ فضل الدین صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۱۹۱ ۔ چودھری نتھے خان صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۱۲۶۷ فضل دین صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۱۰۲۹ ۔ چودھری سلطان علی صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۹۷۹ محمد داؤد صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۱۰۴۹ ۔ مولوی عبد اللہ صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۹۲۶ ۔ سردار محمد عجب خان صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۳۹۱ ۔ سید عبد الستار صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۸۳۵ ۔ محمد دین صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۵۹۶ ۔ پھول محمد صاحب ے/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۴۰۲ ۔ محمد علی صاحب ۸/ع
۲ 〃 〃 نمبر ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۴/ر
۲ 〃 〃 نمبر ۱۴۹ منشی فضل کریم صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۱۴۹۵ عبد القادر صاحب کٹی ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۱۴۹۶ ۔ نیاز محمد خان صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۱۱۶۷ محمد ظہیر الدین صاحب ۴/عہ
۴ 〃 〃 نمبر ۲۹۰ ۔ مرزا سلطان احمد صاحب صہ/
۴ 〃 〃 نمبر ۱۱۶۹ مولوی محمد علی صاحب ۴/عہ
۴ 〃 〃 نمبر ۱۴۹۷ عبد الرحمن صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۱۰۱۵ ۔ مولوی انور محمد صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۹ ۔ عبد السبحان صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۱۰۴۲ ۔ عبد الکریم صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۹۱۶ ۔ نظام دین صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۸۳۲ ۔ چودھری ثناء اللہ صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۱۴۰۱ نور الدین صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۹۰۰ غلام نبی صاحب ے/ر
۴ 〃 〃 نمبر ۵۸۱ ۔ منشی محمد احسن صاحب ۱۲/ع
۵ 〃 〃 نمبر ۴۲۰ محمد شفیع صاحب ے/ر
۵ 〃 〃 نمبر ۷۶۲ ۔ سخاوت علی صاحب ے/ر
۶ 〃 〃 نمبر ۲۸۲ ۔ جمال الدین صاحب ع/
۷ 〃 〃 نمبر ۲۹۴ ۔ چودھری جلال خان صاحب ے/ر
۷ 〃 〃 نمبر ۱۴۱۹ سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ/
۷ 〃 〃 نمبر ۱۱۰۷ بابو مولا بخش صاحب عہ/
۷ 〃 〃 نمبر ۱۵۰ شفیق الدین صاحب ے/ر
۷ 〃 〃 نمبر ۹۹۶ نور الدین صاحب ے/ر
۷ 〃 〃 نمبر ۸۹۳ عبد اللہ خان صاحب ے/ر

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل پھر شاید ہی موقعہ ملے)

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصائے موسےٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الہامات شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لیجاوے تو پھر بس	۸/
سُرّ الشہادتین " "	سورۂ لیٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین	۱/
اعلام الناس حصہ ۱ " " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳/
سیاستہ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۰۴/
تتمہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ سوار السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
القول الصحیح۔ البرہان الصریح مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب پنجابی نظم	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بجواز کتب ذکر ہے	۱/ ۰۲ کل ۰۳/
ادعیۃ القرآن۔ منظومہ اکمل آف گولیکے	قرآن مجید مین جسقدر دعائین ہین ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمین حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہین	۲/
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — ۶

شرح تہذیب الکلام — ۳/۶

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض — ۵/

الہدیۃ السعدیۃ۔ مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصرین و غزالی و ابن العزلی و الاشعری۔ یہ کتابین عربی مین ہین۔ — ۰۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین۔ مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلّی علے رسولہ الکریم۔ ۱ میرا ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اونکی بخوشی سفارش کرتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دُعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان۔ صالح۔ خوش رو۔ خوشخو۔ عالم احمدی ہین۔ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت فرماوین۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہرطرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین۔ بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا۔ انشاء اللہ۔ نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صرف فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت ۱۲ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارونکو ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔ والسلام مینجر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

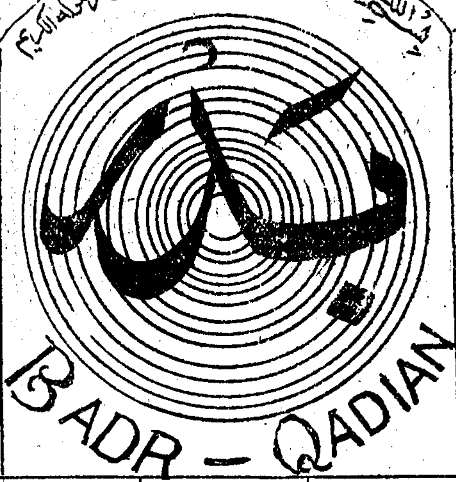

ای جہان منتظر خوش باش کا آمد دلستان | دجسوڈ ھنبراین | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۴ محرم ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۹)

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

لوکل خریداروں سے ۱ر | گورنمنٹ عمہ

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالی کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفے ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ .... عـہ
معاونین درجہ اول جن کو عار پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عار پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... سے
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ ۲ہ

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے ۵ ایام کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

کرمنہ عاجز محمد حسین

www.aaiil.org

نمبر (۹) مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

مَیں قادیان میں کس کس سے ملا

مین ۶ رفروری ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے کے قریب بٹالہ سے بارش مین بھیگتا ہوا قادیان پہونچا یہان آکر ایک شخص کی رہبری سے اپنے پیارے اور مکرم بھائی محمد اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہونچا اور انکو دفتر مین بیٹھے ہوئے بہت سے رجسٹرون کی ورق گردانی مین مصروف پایا۔ مجھہ کو پہلی ہی مرتبہ دارالامان آنے کا اتفاق ہُوا ہے پرسون ۱۰ رفروری کو بوقت ظہر مسجد مبارک مین حضرت اقدس ؑ کی زیارت اور تجدید بیعت کا شرف حاصل ہوا اپنے سلسلہ کے بدر والحکم وغیرہ جیسے معزز اخبارات ورسالجات کے شائع ہوتے ہوئے مین بھلا کونسی ایسی بات ظاہر کرسکتا ہون جو قادیان کے متعلق احباب کو معلوم نہو۔ اس متبرک مقام مین میرے خیال اور حوصلہ سے زیادہ میرے ساتھہ مدارات ومحبت کا برتاؤ ہُوا ہے۔ اس لئے مَین اپنے قلب مین ایک جوش دیکھتا ہون کہ یہان کے اُن بزرگون کے نام جن سے مُجھہ کو اس وقت تک نیاز حاصل ہوسکا ہے ظاہر کرون۔ حضرت حکیم الاُمة اور اُن کے اوصاف حمیدہ کی شہرت تو ہندوستان کیا ساری جہان مین ہے مگر مین اپنے آپ کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہون کہ مُجھہ سے اِس محبت کے ساتھہ ملے اور میری رُوح نے اُن کی زیارت سے وہ ذوق حاصل کیا کہ اس سے پہلی کی کوئی مثال مجھہ کو نہین ملتی۔ حضرت فاضل امروہی کی محبت اور خلق کا میرے قلب پر اِس قدر گہرا اثر ہے کہ مین صحابہ کرام کے اخلاق وحالات کا اندازہ اچھی طرح کرسکا۔ مولٰنا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو متین وکم سخن پایا۔ مجھہ کو اون کے چہرہ سے خلوص کی شعاعین نکلتی اور ان کے دل سے محبت کی خوشبو آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام سے بھی مین ایک ہی مرتبہ مل سکا۔ مجھہ کو ان کی نسبت یہ اندازہ ہوا ہے کہ وہ ایک عابد اور مسکین طبع انسان ہین۔ مولوی سیّد سرور شاہ صاحب کو رسالہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ سے کافی شہرت حاصل ہے اور اون کی قابلیتین اہل اسلام کو جس قدر نفع پہونچا رہی ہین وہ میری معرفی کی محتاج نہین اُن کا اخلاق اُنکی تواضع اللہ کی محبت ان کے نصائح (جو انہون نے زبانی فرمائے) مجھہ کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رہینگے۔ مفتی محمدؐ صادق صاحب سے مین اُس وقت سے واقف ہون جبکہ پہلی مرتبہ مین نے کتاب سیرة مسیح دیکھی تہی۔ اور مخدوم الملت جیسے رفیع الشان انسان کے پُرجوش الفاظ کو اس قیمتی وجود کی تعریف مین پڑہا تھا۔ مُجھہ کو اس وقت تک جسقدر عینک لگانیوالے جنٹلمینون کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اُن سب مین مفتی صاحب ہی کے چہرہ پر عینک زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی صاحب کے متعلق مجھکو بہت کچھہ لکھنے کا موقع ملتا اگر یہ ودنون صاحب الحکم اور بدر کے ایڈیٹر نہوتے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ صاحب کی خندہ پیشانی باحیا نگاہون اور اثر مین ڈوبی ہوئی پُرحکمت وبامعنے تقریر کی ستائش اس وجہ سے ایک تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے۔ کہ اون کے لئے یہہ ہی کافی ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہین۔ سیّد مہدی حسین صاحب سے مجھہ کو باتین کرنے کا موقعہ نہین ملا مگر برادرم مکرم حضرت اکبر نجیب آبادی کو مین نے خاص طور سے اون کا مداح پایا الحکم کی مشین کے قیمتی پُرزے برکت علی خان صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ومیرزا غلام اللہ صاحب حکیم فضل دین صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب۔ حضرت اکمل آف گولیکی مفتی فضل الرحمٰن صاحب وغیرہ حضرات اور حکیم الاُمة کے درباریون مین سے ہر ایک جُدا جُدا توصیف وتعریف کا مستحق ہے۔ برادر مکرم تو آخر میرے ہموطن اور بچپنے سے رفیق اور پوری رازدار ہین اون کی جفاکشی کارمنصبی مین مستعدی اور خلوص ومذہبی جوش کے متعلق کچھہ لکھون تو ڈرتا ہون کہ اس کو تکلف سمجھہ کر اور میری زبان سے اپنی ستائش کو خلوص یگانگت کے خلاف جان کر کہین ناراض نہ ہوجاوین مین چونکہ اپنے برادر مکرم ہی کا مہمان اور اون کے پاس مقیم رہا ہون اس لئے مجھہ کو ہر قسم کا آرام ملنا اور رتی بہابر بھی کوئی تکلیف نہ ہوتا تو ایک لازمی نتیجہ تہا لیکن اُون کی اس شاندار اور اہم ڈیوٹی کے باعث مین بورڈنگ ہوس کے فرشتہ خصال طالب علمون کے حالات کو بھی بنظر غور معائینہ کرسکا اور مین شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم بھائی محمدؐ دمگوی وغیرہ نوجوان اور تہجد گزار طلباء سے استدعا کرتا ہون کہ وہ میرے لئے دُعا کرین۔ میان محمدؐ۔ غلام حسین پشاوری۔ فضل دین وحبیب اللہ وغیرہ طلباء کے وارثون کو مین مبارکباد دیتا ہون کہ ان کے یہ فخر خاندان بچے مین نے نہایت متین وسنجیدہ اطاعت گذار خلیق اور مہمان نواز دیکھے ہین۔ اپنے پُرانے محسن ذوالفقار علی خان صاحب کو مژدہ سناتا ہون۔ کہ اون کے دونون چھوٹے چھوٹے بچے انشاء اللہ تعالےٰ کسی دن قوم کے قابل فخر وجود بن کر رہینگے۔ بہت ہی خوش قسمت ہین۔ وہ والدین جن کے بچے یہان تعلیم الاسلام مین تعلیم پاتے اور میرے برادر مکرم وسید سرور شاہ صاحب کے زیر تربیت بورڈنگ ہوس مین رہتے اور روزانہ حکیم الامت کے درس قرآن مین شریک ہوتے ہین ایک زمانہ ضرور ایسا آنے والا ہے کہ بہت سے احمدی نوجوان یہان دارالامان مین تعلیم نہ پانے اور اپنے والدین کی بے جا محبت پر (جس نے ان کو یہان تعلیم کے لئے نہ آنے دیا) افسوس کرینگے۔ اور دست حسرت ملین گے۔ اے صاحب اولاد احمدیو! اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اور یہان تعلیم کیلئے اگر اپنے بچون کو بھیج سکتے ہو۔ تو ضرور بھیجدو۔ امام علیہ السلام کے متعلق اس مضمون مین مدح وثنا لکھنی گستاخی سمجھتا ہون اس کیلئے لیاقت اور فُرصت کی ضرورت ہے۔ ضرورتین تقاضا کررہی ہین۔ کہ فوراً وطن کو روانہ ہون اور امام علیہ السلام کی زیارت کا شوق بزرگان ملت کی صحبت کا ذوق اور برادر مکرم کی محبت کا جوش اصرار کرتا ہے کہ یہان سے نہ جاؤن۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج ۱۲ رفروری ۱۹۰۷ء تک تو دارالامان مین مقیم ہون۔

راقم ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی۔

درخواست جنازہ

میان مبارک احمد صاحب سکنہ بہلی ضلع ہوشیارپور قضاء الٰہی سے فوت ہوگئے ہین احمدی احباب ان کیلئے غائبانہ نماز جنازہ پڑہین کہ خدا انہین غریق رحمت کرے۔

خاکسار امیر محمدؐ پٹواری حلقہ بہلی

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہِ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ مین قادیان مین کس کس سے ملا۔
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ ۔ ۵ ۔ بے تعصبی امیر ۔ ایک خط اور اُسکا جواب
صفحہ ۶ ۔ ڈائری ۔ علیگڈھ کالج مین سٹرائک
صفحہ ۷ ۔ ابوسعید عرب صاحب سفر مین
صفحہ ۸ ۔ اُردو و ہندی کیریکٹرس
صفحہ ۹ ۔ ڈاک کی بد انتظامی اور ادنےٰ ملازمین کی شرارت ۔ کچھ نقشبندیون کی نسبت
صفحہ ۱۰ ۔ کمیاب ڈائری ۔ عبرت ۔ الخطبہ
صفحہ ۱۱ ۔ شعر و سخن ۔ رسید زر
صفحہ ۱۲ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ "مِن النّاس وَ العامۃ"

یعنی من خواص النّاس و العامۃ ۔ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مرینگے جو معزز ہوتے ہین یا سفید پوش ہوتے ہین اور عام لوگون مین بھی مری پڑیگی۔

۲ ۔ "لولا الاکرام لہلک المقام"

ترجمہ ۔ اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو مین تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان مین سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مرینگے اور یہ مرنا الہام انّہٗ اوی القریۃ کے مخالف نہین کیونکہ اوی سے مراد الہام الٰہی مین یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائینگے ۔ یکلّی استیصال نہین ہوگا۔

۲۶ ۔ فروری ۱۹۰۷ء الہام ۔ "تحفۃ الملوک"

اِس کے معنے ابھی نہین کُھلے ۔ بہرحال ملوک سے اسکو کچھ نسبت ہے۔

۲۳ ۔ فروری ۱۹۰۷ء "وان یروا اٰیۃ یعرضوا و یقولوا سحر مستمر"

ترجمہ جب کوئی نشان دیکھینگے تو کہین گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہین یا کوئی فریب ہے۔

۳ ۔ "سیہزم الجمع و یولّون الدّبر"

ترجمہ ۔ عنقریب یہ لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھین پھیر لین گے

یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانون سے انکار کی گنجائش نہین رہیگی اور نشان ایسے طور سے کُھلینگے کہ منہہ بند ہو جائینگے ۔ رویا مین گویا مین پیاسا ہون یا کسی نے کہا ۔ آب جنازہ ۔ جاکر پڑھ لو گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑھا جاویگا۔

۴ ۔ "لا تحزن انّ اللہ معنا ۔"

ترجمہ ۔ غم نکر خدا ہمارے ساتھ ہے کسی دوست کو اسمین تسلی دیگئی ہے ۔ گویا مین تسلی دونگا۔

دُعا مدد ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبائے انٹرنس شیخ عبدالرحمٰن ۔ مظفر احمد ۔ محمد علی ۔ محمد صادق وغیرہ جو امتحان مین جانیوالے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ثلج والی پیشگوئی جو مئی ۱۹۰۶ء مین شائع کی گئی تھی اُس کے پورا ہونے کی خبرین نہ صرف ہند سے بلکہ یورپ سے بھی اب تک برابر آ رہی ہین ۔ ہر طرف سخت بارشون اور خوفناک ژالہ باری اور خطرناک برفباری کی خبرین شائع ہو رہی ہین۔

اخبار قادیان ۔ حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین ۔ عاجز راقم اس ہفتہ کے درمیان علیل رہا ۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔

رسالہ آریہ ۔ چھپ کر شائع ہوگیا ہے ۔ قیمت ۳/ ۔ محافظ کتب خانہ لنگر سے ملسکتی ہے یہ رسالہ اخبار مین بھی شائع ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ثناء اللہ مولوی امرتسری اور اُسکے بھائی آریون کیواسطے الہامات کے فیصلہ کیلئے آسان راہ نکل آئی ہے بہتر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک دفعہ پھر قادیان آنیکی تکلیف اُٹھائین ... اب کی دفعہ اگر حسب معمول انہون نے اپنے بھائی آریون کے گھر مین قیام اور طعام پسند نہ فرمایا یا آریون نے انکار کر دیا تو دفتر بدر سے اُن کیواسطے مکان اور خوراک کا انتظام کر دیا جائیگا چاہیے کہ وہ خود آکر آریون سے قسم کھلائین جن کا ذکر کتاب مین کیا گیا ہے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

بے تعصبی امیر

سلسلہ احمدیہ کیلئے ایک درخواست

(ترجمہ از اخبار پائونیر الٰہ آباد ۔ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۱۰ء)

کچھ عرصہ ہُوا کہ پائونیر کے کالمز میں علی گڑھ کالج ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کی قلم سے ایک آرٹیکل نکلا تھا جس میں مضمون نگار نے اپنے ذاتی تجربہ کی رُو سے بیان کیا تھا کہ سلسلہ احمدیہ جہاد کے مٹا دینے میں بہت مفید اور صحیح اثر مسلمانوں پر چھپکے اور آہستگی سے ڈال رہا ہے ۔ اس امر کے ظاہر کرنے میں "کہ سلسلہ احمدیہ شہنشاہ ایڈورڈ کی بے لگام اور سرکش رعایا کو برٹش گورنمنٹ کے پُرامن باشندے بنانے میں ایک کسان کا کام دے رہا ہے" یہ مضمون نگار صرف پہلا اکیلا شخص نہیں بلکہ اس سے زیادہ دُور اندیش پولیٹکل امور میں غور کرنے والے اور دانا شخصوں نے جب اس معاملہ میں بغیر کسی قسم کے تعصب اور رو رعایت غور کیا ہے تو وہ بھی ایسے ہی نتائج پر پہونچے ہیں تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نے امریکہ کے ایک میگزین میں جہاد کے متعلق بحث کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے ۱۹۰۰ء میں سر فریڈرک کننگھم نے جو پشاور ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر رہ چکے ہیں ۔ اس سلسلہ کے بانی کو لکھا تھا "کہ جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں ۔ یہ رسالہ اسلامی عقائد کی ایک صحیح اور مبرہن تفسیر ہے اور آپکے علم و فضل کے شایان ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل اُستاد کی تفسیر کو تمام مسلمان بسر و چشم قبول کرینگے نہ صرف اپنے پاک مذہب کی بریت کیلئے بلکہ اُس ثبوت کیوجہ سے کہ اسلام ہرگز اس بات کا روادار نہیں کہ مذہب کی آڑ میں ایسے مجہول اور بدذاتی کے کام کئے جاویں ۔ میں خوش ہونگا کہ آپکے رسالے اور فتوے اس سرحدی صوبہ میں کثرت سے شائع ہوں"۔

سر فریڈرک کننگھم کا آخری فقرہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرحدی صوبہ میں سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کیا کام کر رہی ہیں جہاں کہ اس وقت تک بہت سی قیمتی جانیں اس غلط عقیدہ کی شکار ہو چکی ہیں ۔ جہاد کے مسئلہ پر ایک لمبی اور گہری غور کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں ۔ کہ اسلام کی گذشتہ تاریخ ہرگز اس عقیدہ کا منبع و ماوے نہیں بلکہ ایک آئندہ کی امید ہے جو اس کی پرورش کر رہی ہے ۔ دوسرے الفاظ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ہرگز جہاد کے مؤید نہیں بلکہ اس کی مؤید ایک ایسے مہدی کی آمد ہے جو کہ فردن سے جنگ کریگا اور ہر ایک انسان کو جو اسلام قبول نہیں کرتا قتل کر دیگا ۔ ایسے افسر اور لیڈر کی ہر وقت اُمید مداس بے جا جوش کی حرارت کو بعض دلوں میں بھڑکاتی رہتی ہے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بہت سے مسلمان ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دے چکے ہیں جس میں کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر بہت سے لوگوں کو مسلمان کیا اس کے جواب میں صفائی سے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم کی لڑائیاں دفاعی رنگ میں تھیں مگر سلسلہ احمدیہ کے باہر کسی نے اس غلط عقیدہ کی تردید نہیں کی جس میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہدی آئیگا جو غیر مسلمانوں سے جنگ کرے گا اور انکو زبردستی اسلام لانے پر مجبور کریگا ۔ سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف چند عقائد کی تفسیر کے ذریعہ سے بلکہ عملی طور پر ایک ایسے مہدی کے قبول کرنے سے جو کہ اسلام کا غلبہ بخلاف تلوار ۔ نشانات اور براہین کے ساتھ ظاہر کرنے کیلئے آیا ہے اس عقیدہ جہاد کی غلطی کو ظاہر کر دیا ہے جس کو ایک آنیوالے غازی مہدی کی اُمید ہمیشہ تازہ [illegible] رہتی ہے اور اس نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ نہ خود نبی کریم نے اس بات پر عمل کیا ۔ نہ مہدی کے زمانہ میں اس پر عمل کرنے کا کوئی موقعہ ہے ۔ حالت موجودہ میں سلسلہ احمدیہ کی ترقی امن و صلح کے بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تمام بہی خواہان برٹش گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ اس کے پھیلانے میں مدد نہ دیں تو کم سے کم اسے موقعہ دیں کہ یہ پھلے پھولے اور نشوونما پائے اس کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کا بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ اپنی قیام کے تھوڑے ہی عرصہ میں دُور دراز ملکوں تک پھیل گیا ہے اور اس کے ممبر خود امیر کی دولت میں بھی پائے جاتے ہیں ۔ پہلا ممبر جس کے ذریعہ مرحوم امیر کو یہ پتہ لگا تھا ۔ کہ اس سلسلہ کے خیالات جہاد کے خلاف ہیں اس لئے وہ مروا دیا گیا اس کے بعد خوست کا ایک معزز مولوی جس کی خود امیر عزت کرتا تھا اور جس کے مُریدوں میں دیار کے بڑے بڑے امرا شامل تھے اور جس کے مُریدوں کی تعداد خاص افغانستان میں پچاس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی اور جو کہ سلطنت انگریزی اور سلطنت امیر ہر دو میں بڑی بڑی جاگیروں کا مالک تھا یہ شخص بانی سلسلہ کی ملاقات کیلئے قادیان آیا ۔ اس بزرگ کا نام صاحبزادہ عبداللطیف تھا اور وہ خوست کا رہنے والا تھا یہ بزرگ دو یا تین ماہ قادیان میں ٹھہرا اور اس کے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا اس کی واپسی پر ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے اس کو قید میں ڈالدیا اور چند مہینوں کی قید کے بعد جس میں اس کو کئی دفعہ احمدی عقائد سے توبہ کرنے کے لئے کہا گیا اور اس کو وعدہ دیا گیا کہ اگر وہ اپنے عقائد سے تائب ہو جائے تو اس کی تمام جاگیریں بحال کر دیجاوینگی اور پوری آزادی اور شاہی اعزاز حاصل ہو جائے گا مگر اس کے انکار پر اس کو سنگسار کیا گیا اگر مان بھی لیا جاوے کہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کھلے طور پر عقیدہ جہاد کے برخلاف وعظ کہتے تھے مگر قانونی طور پر یہ سزا اس جرم سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی ۔ یہ بدرجہا سنگین ہے ۔

اب جبکہ امیر نے عام اعلان اس امر کا کر دیا ہے کہ اس کی قلمرو میں تمام مسلمان فرقوں اور نیز غیر مسلمانوں کو ایک جیسی آزادی حاصل ہے تو مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی سنگین سزا اور بھی ایک راز سربستہ ہو جاتی ہے ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ افغان ایک وحشی اور سرکش قوم ہے اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے امیر کو بعض دفعہ ایسے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں جنکی حقیقت ۔ اور انصاف کو ہم نہیں سمجھ سکتے جبکہ ہم بالکل ایک مخالف ہوا اور مخالف حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں یہ بھی سچ ہے کہ متعصب ملاؤں نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق شور برپا کیا ہوگا جس کے فرو کرنے کیلئے امیر کو سخت ذرائع استعمال کرنے پڑے ہوں مگر کسی طرح سے غازی مہدی اور جہاد کے خلاف وعظ کہنے کی سزا سنگساری نہیں ہو سکتی (یہ اندھیر ہے) اب چونکہ امیر نے یہ اعلان دیدیا ہے کہ اس کی قلمرو میں کسی شخص کو اس کے مذہب کے متعلق تکلیف نہیں دی جاتی اور تمام فرقوں کو ایک ہی سی آزادی حاصل ہے اب ہم اُمید کرتے ہیں کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان میں احمدیوں کو بھی آزادی عطا فرمائے گا جو اوروں کو حاصل ہے اور مذہبی غیر مداخلت کے ثبوت میں وہ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد کو ان کی اولاد کی جاگیر بحال کر دیگا اور جلاوطنی سے انہیں اپنے وطن مالوف میں آنے کی اجازت دیگا ۔ اگر احمدیوں کو آزادی مذہب اور آزادی خیالات دینے کیلئے امیر کے پاس کوئی اور دلیل نہ بھی ہو تو بھی اس کیلئے یہ ایک کافی دلیل ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے لئے سلسلہ احمدیہ

www.aaiil.org

تعلیم نسبۃً اس سے اس حیثیت سے انگریزی گورنمنٹ کی مدد گار رہنے کے بیچ مجھے فوراً اختیار کر لینی چاہئے اگر جہاد کا انکار اس کے اپنے مذہبی اعتقادات کے خلاف ہے تو بھی برٹش گورنمنٹ کی خاطر اسے اپنی سلطنت میں اس تعلیم کی اشاعت ہونے دینی چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کھلے طور سے افغانستان میں اشاعت ہو جائے۔ تو سرحدی قومیں اپنے ہمسایوں سے بہت سا اثر حاصل کرینگی اور اس طرح متعصب ملانوں کے ہاتھ سے انگریزی افسروں کو قتل بند ہو جائینگے۔ صوبہ خوست جو انگریزی علاقہ سے ملحق ہے اس میں قریباً پچاس ہزار ایسے آدمی ہیں۔ جو بحیثیت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے مرید ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جن کو صرف یہی خطرہ ہے کہ اگر وہ کھلے طور سے اپنے اعتقادات اور ایمانیات کو ظاہر کریں تو ایسا نہ ہو کہ ان کا حال بھی ان کے مرشد کا سا بنے اس خوف سے بعض اپنے ملک کو چھوڑ کر برٹش گورنمنٹ کے پرامن راج میں آ بسے۔ مگر پچاس ہزار کے قریب اندر ہیں جن کو امیر اپنی ہند و رعایا کی طرح آزادی دیکر ممنون اور گرویدہ بنا سکتا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ بحیثیت رعایا ہونے کے ہر مجتہی احمدیوں کو سب سے زیادہ امن پسند اور بے ضرر پائیگا۔ اور اگر وہ اپنے ملک میں ان کے عقائد کی اجازت دیگا تو وہ ایسا کام کریگا جو نہ صرف انگریزی گورنمنٹ کے منشا کے مطابق ہوگا بلکہ عین اس کے اپنے مقاصد کے مطابق ہوگا۔

محمد علی از قادیان

ایک خط اور اس کا جواب

مقاصد نکاح

سوال - جناب مولوی صاحب۔ تسلیم!

اسلام میں نکاح کے مقاصد کیا کیا ہیں غالباً صرف اولاد پیدا کرنا تو نہیں۔ انسان کی فطرت کا بھی لحاظ رکھا ہے یہی مجھ کو بمعہ حوالجات مطلوب ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب بذریعہ ڈاک براہ مہربانی عنایت کرکے مشکور کریں۔

نیاز مند شرما دید لاہور

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب من - قرآن کریم پارہ اکیس ۲۱ میں کہا ہے۔ خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا۱ الیہا وجعل بینکم مودۃ۲ ورحمۃ - ایک اور پارہ میں فرمایا ہے کہ اناتون الرجال شہوۃ۳ من دون النساء بل انتم قوم تجہلون - اور فرمایا ہے کہ نساءکم حرث لکم - اور فرمایا ہے کہ حفظت للغیب پارہ

پہلے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آرام اور سکون کے لئے بنائی ہیں۔ غمگسار۔ ہزاروں افکار میں آرام کا موجب ہے۔

دوسرے نمبر سے ظاہر ہے کہ انسان میں طبعی طور پر دوستی اور محبت کرنا ایک فطرتی امر ہے اور دوستی اور محبت کے لئے یہ بی بی عجیب و غریب چیز ہے۔ تیسرے نمبر میں بتایا گیا ہے کہ عورت نازک البدن اور ضعیف الخلقت ہے اور بچوں کو جننے اور گھر کے انتظام رکھنے میں ذمہ دار اور ایک عظیم الشان بازو ہے پس اس کے متعلق رحم سے کام لو۔ خدا نے اس کو رحم کیلئے بنایا ہے۔ اس کی غفلتوں اور فطرتی کمزوریوں پر چشم پوشی کرو۔ اور آدمیوں میں قدرتی طور پر شہوت کا مادہ ہے اس کا قدرت نے محل بی بی اور عورت ہی کو بنایا ہے یہ چوتھی بات ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ عورت کھیتی ہے۔ اور بیج بونے کے قابل ہے۔ جس طرح کھیت کی علاج اور معالجہ ضرور ہوا کرتا ہے اور اس میں خاص غرض ہوا کرتی ہے بنابریں عورت میں بھی بعض خاص خاص اغراض ہیں۔ جن سے ہمیں متمتع ہونا چاہئے یہ پانچویں بات ہے پھر عورت ننگ و ناموس اور مال اور اولاد کی محافظ اور مہتمم ہے یہ چھٹی بات ہے۔ سردست ڈاک کا وقت ہے اور خطوط کی کثرت ہے۔ اس لئے مختصراً عرض ہے اگر زیادہ تفصیل مطلوب ہو۔ تو پھر اطلاع بخشیں۔

نورالدین

درخواست نماز جنازہ - برادرم محمد سعید صاحب جو بہائی صاحب حامد شاہ صاحب کے اب چھوٹے تھے۔ بدھ کی رات دس بجے کے بعد اس دنیا سے انتقال کر گئے ہیں لہذا احمدی برادران ان کیلئے نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ انکو غریق رحمت کرے۔ [illegible]

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
¼ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ ″					
⅛ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۱	۱۳/۴	۳½	۱	۲؍

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف اُن مشتہروں کو دیا جا دیگا جن کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ اون کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

۶۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ عہ فیصدی لیا جا دیگا باد سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ مر اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۷۔ یہ موجودہ اجرت اشتہار ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرینگے ان کا اشتہار بند کر کے اون کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاوے گی۔

۸۔ منیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء (ظہر) فرمایا۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اتمام حجت کر دی ہے۔ نشان پر نشان ظاہر ہو رہا ہے وہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جیسے تسبیح کے دانے ٹوٹ پڑتے ہیں اسی طرح متواتر نشان ظاہر ہوں گے اسی وقت کے لئے تھا چنانچہ تم دیکھ رہے ہو کہ ایک نشان پورا ہو رہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسرا پورا ہو جاتا ہے۔ طاعون کے متعلق ایک شخص نے ذکر کیا کہ لودیانہ میں پانچ جنازے ایک گھر کے ایک ہی وقت میں نکلے دوسرے نے بیان سے بارہ[۱۲] چودہ[۱۴] کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں کا ذکر کیا۔ کہ وہاں نو[۹] آدمی ایک کنبے کے اکٹھے رات کو چنگے بھلے سوئے اور صبح کو مردہ پائے گئے پھر کچھ دیر کے بعد ایک لڑکا مر گیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشان ہیں افسوس کہ لوگ اس پر بھی نہیں سمجھتے الہام۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جب تک خلقت رجوع الی الحق نہ کریگی یہ بلا ہی نہ جائیگی دیکھو پار سال سب کی رائے یہ بندھی تھی کہ طاعون سے یہ ملک بہت کچھ پاک ہو گیا ہے اور اب عنقریب بالکل صاف ہو جائیگا مگر اس سال پچھلے سالوں سے بڑھکر حملہ ہوا ہے ایسا حملہ کہ کئی گھرانے تباہ ہو گئے ہیں اور بعض گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے۔ وہ جو قرآن مجید میں ہے۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُہْلِکُوْہَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَوْ مُعَذِّبُوْہَا عَذَابًا شَدِیْدًا۔ سب کچھ پورا ہو رہا ہے۔ قادیان کے متعلق مجھے الہام ہوا تھا۔ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَہَلَکَ الْمَقَامُ۔ یعنی یہ گاؤں بھی ہلاکت کا مستوجب تھا مگر اکرام کے سبب محفوظ رکھ لیا گیا جس کے متعلق اٰوَی الْقَرْیَۃَ ہے۔ اوٰی کے معنے تمام لغت کی کتابوں میں یہی لکھے ہیں کہ کسی مصیبت کے بعد پناہ دینا۔ قرآن مجید میں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قادیان میں کچھ عذاب طاعون آنا تھا اور پھر اس کے بعد حفاظت ہوگی۔ عاجز آمل نے حضرت بیان کی صَفْحًا فاضربْ[؟]

ولا تحنث کی نسبت پوچھا کہ اگر اس کے وہ معنے کئے جاویں جو عام مفسروں نے کئے ہیں تو شرع میں حیلوں کا باب کھل جائیگا۔ آپؑ نے فرمایا چونکہ حضرت ایوب کی بیوی بڑی نیک خدمتگذار تھی اور آپ بھی متقی صابر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تخفیف کر دی اور ایسی تدبیر سمجھا دی جس سے قسم بھی پوری ہو جائے اور ضرر بھی نہ پہونچے۔ اگر کوئی حیلہ اللہ تعالیٰ سمجھائے تو وہ شرع میں جائز ہے کیونکہ وہ بھی اسی راہ سے آیا جس سے شرع آئی۔ اس لئے کوئی حرج کی بات نہیں۔

(اکمل آف گولیکی)

ایک ضروری مراسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم صادق! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

چونکہ الحکم کی اگلی اشاعت میں ابھی خاصہ وقفہ ہے اس لئے میں ایک چھوٹا سا نوٹ آپکے معزز پرچہ میں جو بہت جلد شائع ہونیوالا ہے بھیجتا ہوں اس کی اہمیت سے آپ بھی آگاہ ہونگے لہذا امید ہے کہ بجنسہ اسکو چھاپ دیں۔

آپکا بہی خواہ (ؤ) لی یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

علیگڈھ کالج میں سٹرائک

سٹرائیک کے جراثیم علیگڈہ کالج میں بھی پہونچ گئے اور وہاں بھی یہ وبا پھوٹ نکلی۔ میں نے اس خبر کو نہائت افسوس سے پڑھا ہے اور علیگڈہ کالج کے نوجوانوں پر افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کیا وہ نوجوان جنہوں نے علیگڈہ کالج کے آغوش میں تربیت پائی ہے اس احسان کا بدلہ یہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ کالج کو بدنام کریں یہ اخلاقی جرأت نہیں اور یہ سیلف رسپکٹ نہیں کہ اپنے افسروں کے خلاف جنگ (خواہ وہ قلمی یا لسانی ہی ہو) کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ کالج کے طالب علموں میں انقیاد اور اطاعت کا مادہ ترقی کرنا چاہئے نہ خود پسندی اور زود رنجی کا۔ اس سے غداری اور نافرمانی پیدا ہوتی ہے گورنمنٹ انگلشیہ ہی کی بدولت ان کے کالج کی عزت اور وقعت ہے انہوں نے خود کالج کو اس رتبہ تک نہیں پہنچا لیا۔

سٹرائک کرنے والے نوجوانوں نے اپنے کالج اور کالج کے سرپرستوں کو بہت بڑا اخلاقی صدمہ پہونچایا ہے اور ایسی حالت میں کہ امیر کابل نے ابھی اُن کے کالج کو دیکھا ہے آنریبل پرنسپل کے خلاف اس قسم کی حماقت پولیٹیکل حقوق اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہونچانے والی ہے۔ روشن خیال مسلمانوں کو ایسے شوریدہ سر نوجوانوں کو اُن کے نفع و نقصان سے آگاہ کرنا چاہئے۔ میری رائے میں یہ سارا نقص مذہبی تعلیم کی کمی اور عملی کمزوریوں کا ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ وہاں مذہبی تعلیم کی پابندی کی جاتی ہے وہ اس سٹرائک کے بعد شرمندہ ہوں گے کیا اسلام یہی تعلیم دیتا ہے اگر علیگڈہ کالج ایسے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ فوراً ایسے کالج کو بند کر دے۔ جو ملک اور قوم کیلئے کچھ بھی مفید نہ ہوگا۔ یہ نظیر علی گڈہ کالج میں بہت ہی بری نظیر ہے۔ میں احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ جس اسلوب پر اپنے نوجوان طیار کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے انشاء اللہ مفید اور بابرکت ہوں گے۔ اور گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سودمند اور معتمد علیہ وجود ثابت ہوں گے لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائک کی نظیر موجود ہے جونہی اس ہڑتال کی خبر یہاں پہونچی۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام طالب علموں کو حکم دیا کہ تم کالج میں داخل ہو جاؤ۔ سب سے پہلے انہوں نے کالج میں داخل ہونا اپنا فرض سمجھا اس کے بعد دوسرے طالب علم بھی داخل ہو گئے۔

اس وقت بھی میں علیگڈہ کالج کے احمدی نوجوانوں سے بھی امید کرتا ہوں کہ وہ اس سٹرائک میں شریک نہ ہوں گے بلکہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ وہ شریک نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی مذہبی اور عملی تربیت۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ ان کا امام اور پیشوا جس کے ہاتھ پر انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسی امر میں خوش ہے۔ کہ ایسی فتنہ پردازی کی راہوں سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ یہ بغی کا طریق ہے جو خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز پسند نہیں۔

انگریزی قوم کے احسان کو ہم احمدی فراموش نہیں کر سکتے اس لئے ان کے خلاف کسی آواز میں ہماری شمولیت مذہبی طور پر ناجائز اور گناہ ہے

یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان
۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء

عزیز

ابو سعید عرب صاحب سفر مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عاجز آج کلکتہ صبح کیوقت پہونچگیا - راستے مین مختلف لوگون سے ملاقات ہوئی مگر خاص کر ایک صاحب کا ذکر قابل ذکر ہے - مغل سرائے کے سٹیشن سے ایک صاحب میرے ساتھ ہوئے راستہ مین مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ آپنے کہان جانا ہے - مین نے کہا کہ بنگالہ و برہما کی طرف - کہنے لگے کس غرض کیلئے - مین نے کہا کہ اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے - کہنے لگے کہ وہ کیا ہے - مین نے کہا کہ وہ ایک رسالہ ہے جس مین اسلام کا سچا چہرہ دکھایا جاتا ہے اور ادیان باطلہ کی تردید کی جاتی ہے اور وہ قادیان سے نکلتا ہے - قادیان کا نام سنتے ہی میری طرف متوجہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ مین آپسے دریافت کرنا چاہتا ہون اُن کے متعلق چند باتین - کیونکہ بہت سی باتین ان کے مخالفین سے سنی ہین - مگر فیصلہ نہین کیا کیونکہ جب تک دونون طرف کی باتین نہ سنی جاوین - فیصلہ کرنا دانشمندی سے بعید ہے -

سوال اوّل - مرزا صاحب خدا کو مانتے ہین -

جواب - مانتے کیا منواتے ہین -

سوال کس طرح -

جواب - زندہ خدا کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک واقع کی قبل از وقوع خبر دیتا ہے اپنے مرسل کو - اور بظاہر کوئی مادی اسباب موجود نہین ہوتے اور ان کے وقوع سے مومنون کے دلون مین تروتازگی پیدا ہوتی ہے اور مخالفین کو ذلت اور رسوائی -

سوال - کیا نماز پنجگانہ کے قائل ہین -

جواب - بلکہ تہجد کی بھی تاکید فرماتے ہین -

سوال - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے مانتے ہین -

جواب - سید المرسلین

سوال - وحی یا الہام کو مانتے ہین -

جواب - وہ خود دعویٰ کرتے ہین کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے -

سوال - دلیل قرآن سے بیان کرو -

جواب - ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ

سوال - عیسے علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہین -

جواب - جو دوسرے انبیاء کی نسبت -

سوال - فوت ہو گئے - جواب - ہان -

سوال - کیا دلیل فوت ہونے مسیح کی -

جواب - جو دوسرے نبیون کی وفات کی دلیل -

اِس پر کہنے لگے کہ مسیح زندہ یا فوت شدہ ماننا کوئی ضروریات دین سے ہین - مین نے کہا کہ لاریب جزو ایمان نہین - کیونکہ اگر جزو ایمان ہوتا تو جب کوئی نیا شخص اسلام قبول کرتا تو اس سے اس بات کا بھی عہد لیتے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ مسیح آسمان پر ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا نہائت ضروری ہے - وہ یہ کہ مسیح کو زندہ ماننے مین توحید باری مین نقص لازم الحیّ القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم - خدا کی صفت ہے نہ مسیح کی -

سوال - یہ تو بڑا عمدہ عقیدہ ہے - مولوی لوگ کیون مخالفت کرتے ہین

جواب - نادانی وجہالت - اِس پر کہنے لگے - اب مین سمجھ گیا خواہ اب کوئی کچھ ہی کیون نہ کہے ہرگز اس کی بات باور نہین کرونگا - پھر مین نے استاذی المکرم حضرت مولوی حکیم الامۃ نور الدین صاحب کی کتاب نور الدین دکھائی - پٹنہ پہونچنے تک یہ پڑھتے رہے آخر کہا کہ مین نے وہ بات اس کتاب مین دیکھی جو آج تک دیکھنے وسننے مین نہین آئی تھی - خاصکر یاجوج ماجوج کی تحقیق - مین جب یہ باتین کر رہا تھا تو تین اور شخص نہایت توجہ سے میری باتون کو سنتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ تینون حضرت اقدسؑ کے خدامون مین سے ہین اور شاہجہان پور کے رہنے والے ہین اور آسام کی طرف جا رہے ہین اس وقت اس خوشی ومسرّت کا اندازہ مین نہین لگا سکتا جو مجھے ہوئی پھر ہم چارون کلکتہ پہونچ گئے وہ دوسرے روز آسام کی طرف روانہ ہو گئے اور عاجز پرسون کٹک کی طرف اشاعت میگزین کے لئے جاویگا - اور عید کے دوسرے روز وہان سے رنگون -

ایک بات میرے خیال مین آئی ہے وہ یہ کہ مدرسہ کو بھی روپیہ کی بہت ضرورت ہے - اور ایک سہل تدبیر سے معقول رقم ہو سکتی ہے - مین نے ہر ایک احمدی بھائی کے گھر مین ایک ایک ہنڈیا رکھوادی ہے اور گھر مین اُن کے تاکید کر دی ہے کہ آٹا گوندتے وقت کچھ آٹا صبح وشام اوس مین ڈالدیا کرین اور آٹھوین روز ایک یا دو مستعد شخص اس کو ہر گھر سے اکٹھا کر کے ایک جگہ جمع کر دین اور مہینہ بین اوس کو فروخت کر کے ان کی رقم مدرسہ تعلیم الاسلام مین بھیجدیا کرین جہان چاولون کا رواج ہو وہان چاول اکٹھے کئے جاوین - انشاء اللہ تعالےٰ اس سے عمدہ مدد مل جائے گی اور اس کی ابتدا ر قادیان دار الامان سے ہی ہونی چاہیئے تاکہ اس کی تقلید تمام جماعتین کرین -

خادم قوم - عاجز ابو سعید عرب ۱۱ر نومبر ۱۹۰۶ء کلکتہ

بدر خواتین

(ایک خط سے اقتباس جو کہ ایک غیر احمدی خاتون نے مسز اکمل کے نام لکھا ہے)

"پیاری ہمشیرہ - بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ محبت نامہ آپکا موصول ہو کر کاشف مندرجہ فیہ ہوا اخبار بدر تو بہت ہی عمدہ ہے ہم سب لوگونکو نہائت پسند آیا باتین بہت معقول و دلچسپ ہین اس کے پڑھنے سے ہمارا خیال ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب کی تقریر موثر ہے اُن کے اچھے اور رہنما ہونے مین شک نہین ہے - عموی حکیم لطیف احمدؐ صاحب (جو ہمارے تمام برادری مین سب سے زیادہ دانشمند وقابل ہین) بھی مرزا صاحب کی بڑی تعریف کرتے ہین وہ بہت روز سے اُن کو جانتے ہین - کہ جو کچھ مرزا صاحب کہتے ہین وہ بناوٹی بات نہین ہے نہ وہ ریاکار ہین - وہ سچے رہنما ہین خدا اور رسول کو پہچاننے والے اسلام کی حالت تنزل کو ترقی دینے والے ہین - صرف مسیح موعودؑ ان کو ہم لوگ نہین کہتے ہین ورنہ اُن کے قول کو جھوٹ نہین جانتے اور یہ جو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ اس اخبار سے مرزا صاحب کا مذہب معلوم ہو جاویگا کیا اُن کے مذہب سے ہم ناواقف ہین اور ان کے مذہب سے ہمارا مذہب جُدا ہے؟ نہین! ہمارا مذہب اُن کا مذہب آپکا مذہب سب ایک مذہب محمدیؐ ہے - فرق کچھ نہین ہے صرف اُن کے مسیح موعود ہونے کے ہم لوگ قائل نہین ہین[1] ورنہ ان کے قول وفعل کے منکر نہین ہین - اس اخبار مین آپکے صاحب کا نظم بھی دیکھا نہایت ہی اچھا دل پسند نظم ہے - عموی حکیم لطیف احمدؐ صاحب (جو بڑے بھاری شاعر ہین) اس نظم کی اور اس کو دیکھ کر آپ کے میان کی قابلیت کی بیحد تعریف کرتے ہین -

---

[1] معزز خاتون پھر غور کرے کیا وہ جو سچا راہ نما اور خدا اور رسول کے احکام پہچاننے والا ہے ، اس نے دعویٰ مسیحیت اپنے پاس سے بنا کر دیا ہے !!! ایڈیٹر

اُردو و ہندی کیرکٹرس

اُردو و ہندی کا مسئلہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین آجکل دونون بڑے زور و شور سے چھڑ چکا ہے۔ جس مین زیادہ تر زبان (لینگویج) کو بھی دخل تھا۔ میرا مدعا اس وقت اُن پرانے جھگڑون کو نیا کرنے اور گڑے کوئلے اکھیڑنے کا ہرگز نہین بلکہ مین وقتی حاجتون مقامی ضرورتون اور بیجا تعصبات سے الگ تھلگ رہ کر صرف اُردو و ہندی لکھاوٹون پر ایک نئے رنگ کی فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتا ہون۔ اردو لکھاوٹ (اُردو کیرکٹر) مین عربی کیرکٹر بھی شامل ہے اور اسی طرح ہندی کیرکٹر مین سنسکرت کیرکٹر اور انگریزی لکھاوٹ بھی داخل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کا باعث یہ ہے کہ میرے چند تین نوجوان دوستون کو ہندؤن کی صحبت اور ان کی زیادہ باتین سننے سے یہ غلط فہمی واقع ہو گئی ہے کہ ہندی کیرکٹر کے مقابلہ مین اردو کیرکٹر ناقص ہے۔ اردو مسلمانوں کی مذہبی زبان (لینگویج) نہین۔ بلکہ ہندو و مسلمان دونون اس سے برابر تعلق رکھتے ہین۔ لیکن اردو کیرکٹر اگر ہندی کے مقابلہ مین ناقص ثابت ہو جائے تو البتہ اس نقص کا ام الالسنہ کے طرز تحریر تک متعدی ہو جانا ممکن ہے۔ مجھ کو معلوم ہے کہ ملک کے اکثر ہندو اور بعض اہل اسلام بھی مذکورہ بالا غلط فہمی مین مبتلا ہوئے تھے اور ملک کے کئی صاحب الرائے وسیع النظر اشخاص نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش اپنے اپنے طرز پر کی ہے لیکن مین اس وقت اپنے اُن ہی دو تین جنٹلمین دوستون کے مذاق کے موافق عرض کرنا چاہتا ہون۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے اور کسی کو بھی فایدہ پہونچ جائے۔ یہ مضمون شائع کیا جاتا ہے۔

عقل و فہم و فکر اور مدرکہ و حافظہ وغیرہ قیمتی قوی صرف دماغ سے ہی تعلق رکھتے ہین۔ دماغ مین اون کی نشوونما کا سرانجام قوائی ظاہری سے ہوتا ہے اور اس کام مین آنکھین بہت بڑا حصہ لیتی ہین۔ جس چیز کو آدمی دیکھتا ہے دونون آنکھون سے خطوط شعاعی نکلکر اسی چیز پر ملتے ہین۔ اور زاویہ بناتے ہین۔ جس قدر کوئی چیز زیادہ فاصلہ پہ ہوتی ہے۔ اُسیقدر اس کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نکلے ہوئے خطوط کا زاویہ حادہ بنتا ہے۔ اور جس قدر قریب ہوتی ہے اُسیقدر زاویہ منفرجہ ہو جاتا ہے۔ غرضکہ جس چیز کو دیکھنا ہو اس پر دونون خطوط کا مل جانا نہایت ضروری ہے۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ آدمی دو آنکھون کے دونون خطوط شعاعی سے ایک ہی وقت مین دو علیحدہ علیحدہ چیزین دیکھ سکے اگرچہ ہپناٹزم (مسمریزم کی قسم سے ایک فن ہوتا ہے) والون نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اپنی دونون آنکھون سے نگاہ کے دونون خطوط متوازی نکال سکین اور دو آنکھون سے دو علیحدہ علیحدہ چیزین ایک ہی وقت مین دیکھین مگر درحقیقت اس مین کامیابی حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ ہپناٹزم والون کو مشق ہو جاتی ہے کہ وہ قریب قریب کی دو چیزون پر ایک دھندلی نظر ایک ہی وقت مین ڈال سکتے ہین لیکن اُن دونون چیزون مین سے ہر ایک چیز کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نظری خطوط کو دخل ہوتا ہے یہ نہین ہوتا کہ تنہا ایک آنکھ ایک چیز اور تنہا دوسری آنکھ دوسری چیز کو دیکھ سکے۔ اگرچہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ آنکھون سے خطوط شعاعی نکلتے ہین یا آنکھوں پر اشیاء کا عکس منطبق ہوتا ہے لیکن دونون صورتون مین اس نتیجہ پر کہ دونون آنکھون سے ایک وقت مین ایک ہی چیز دیکھی جا سکتی ہے۔ کوئی حرف نہین آتا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اصل مُدعا یہ ہے کہ جب آدمی کو اپنی عقل و تمیز اور دیگر قوائے دماغی سے کام لیتے ہوئے کسی چیز پر نظر ڈالنی پڑتی ہے تو ایسی حالت مین وہ فطرتی طور سے چاہتا ہے کہ ایک وقت مین ایک ہی چیز پر نظر رہے یہان تک کہ موٹے قلم سے لکھی ہوئی تحریر کو پڑھتے ہوئے اس قدر غور و خوض اور عقل سے کام نہین لیا جا سکتا جس قدر کہ باریک قلم سے لکھی ہوئی تحریر کے مطالعہ مین آدمی غور و فکر کر سکتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ موٹے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ زیادہ جگہ گھیرتے ہین۔ اور ایک وقت مین پڑھنے والے کی نظر زیادہ الفاظ پر نہین پڑ سکتی اور اس لئے بوقت مطالعہ نظر کو تیز رفتاری کے ساتھ سطرون پر سفر کرنا پڑتا ہے اور قوائے دماغیہ بہت کم اپنا کام کر سکتے ہین۔ باریک لکھاوٹ مین چونکہ اس کے خلاف ایک وقت مین کئی کئی الفاظ بآسانی زیر نظر آ سکتے ہین۔ اس لئے قوائے دماغی کو اچھی طرح کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے باریک یا سوئے قلم سے لکھنا ایک امتیازی امر ہے اور اس اُردو و ہندی دونون فایدہ اُٹھا سکتی ہین۔ اب دونون کے طرز تحریر (کیرکٹر) پر جب غور کیا جاتا ہے تو ہندی مین ایک ایک حرف علیحدہ لکھا جاتا ہے اور یہی نہین کہ صرف آوازون کے لئے علیحدہ علیحدہ حروف (کانسننٹ) ہون بلکہ اعراب کی جگہ بھی ایک ایک حرف (واول) علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے پس نہایت آسانی سے یہ بات سمجھ مین آ سکتی ہے کہ اُردو کیرکٹر کا ایک لفظ قایم مقام ہوتا ہے ناگری کے ایک حرف کے اور اُردو کا ایک جملہ قایم مقام ہوتا ہے۔ ناگری کے ایک لفظ کے اسی سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اُردو کیرکٹر کے مطالعہ مین غور و فکر سے جس قدر کام لیا جا سکتا ہے ہندی کے مطالعہ مین غیر ممکن ہے کیونکہ ہندی کے علیحدہ علیحدہ حروف پر (جو تعداد مین پچاس سے بھی زیادہ ہین) نظر ڈالکر ان کی شناخت پھر اون کو ملا کر الفاظ بنانا پھر الفاظ کے معانی کا تصور پھر الفاظ کو بنا کر جملے بنانا پھر با معنی جملون کے تصور تک پہونچنے مین دماغ کو بہت زیادہ کام کرنا پڑ جاتا ہے۔ بخلاف اُردو کے کہ اس مین ہر ایک لفظ پر اس طرح نظر پڑتی ہے جیسے ہندی کے ایک حرف پر۔ اس کے علاوہ جو عبارت اردو کیرکٹر ایک سطر مین ادا کر سکتا ہے۔ ہندی کے لئے وہی عبارت لکھنے مین کم سے کم تین سطرین درکار ہوتی ہین۔ جو لوگ فلسفہ زبان اور فلسفہ تحریر سے واقف اور علامتون کے متعلق عمیق نظر رکھتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ لکھاوٹ کا یہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے کہ ہر ایک آواز کیلئے ایک علیحدہ حرف لکھا جائے اس درجہ سے بڑھکر جب کیرکٹر مین ترقی ہوتی ہے تو کئی کئی آوازون کے مجموعہ یعنی ایک ایک لفظ کیلئے ایک ایک علامت مقرر ہو جاتی ہے جیسا کہ انا اللہ اعلم کی بجائے الم یا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بجائے صلعم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رضؓ وغیرہ۔ جون جون لکھاوٹ مین ترقیات ہوتی جاتی ہین پڑھنے اور لکھنے مین آسانی اور دماغون کو غور و فکر کا زیادہ موقع ملتا ہے اور ہر قسم کی ترقیات کا مادہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سب سے ادنیٰ درجہ کی طرز تحریر (ہندی کیرکٹر) کو کام مین لانیوالے لوگون کے دماغ بہت ہی کم اعلیٰ نمونہ دکھا سکے ہین۔ مذہب فلسفہ تاریخ۔ اخلاق وغیرہ ہندؤن کی جس چیز کو دیکھئے قابل مضحکہ باتین نظر آتی ہین اور دماغون کے کند ہونے کا یقین ثبوت ملتا ہے اگرچہ انگریزی کیرکٹر بھی ہندی ہی کی اقسام مین داخل ہے مگر انگریزی کتابین کا عموماً باریک قلم سے لکھا جانا اور علاوہ بلکہ ہزارہا مخففات کا مستعمل ہونا بھی بہت سی خامی

پوری کر دیتا ہے۔ پھر بھی فرنگیون کو ایسی طرز تحریر کا نقص محسوس ہوا ہے اور اون کو شارٹ ہینڈ رائیٹنگ کا فن ایجاد کرنا پڑا ہے لیکن اُردو کیر کٹر بجائے خود شارٹ ہینڈ رائٹنگ ہے۔ اور اس سے بہتر شارٹ ہینڈ رائٹنگ ایجاد ہونا مشکل ہے پس عربی طرز تحریر کو سنسکرت کی طرز تحریر سے ناقص بتانے والون کو غور کرنا چاہئیے کہ وہ زنگی کا نام کافور رکھ رہے ہین۔

الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء

النّاس علےٰ دین ملوکہم

ایک مشہور جملہ ہے جس کے ساتھ اگر ان پیشگوئیون کو بھی پڑھا جاوے جو آخری زمانہ مین صلیب کے غلبہ کی نسبت تھین تو آجکل اپنی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کہ ہم کس قدر باوجود مسلمان ہونے کے عیسائیت کے رنگ مین رنگے جا چکے ہین ہم ہی مین سے ایک فرقہ ہے جو عیسے کو اپنی صفات مین بے مثل وعدیم النظیر سمجھے بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ کچھ الٰہی صفات مختص کر دئے ہین کہ گویا خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا دیا ہے۔ مثلاً اب تک زندہ آسمان پر موجود بجسد العنصری ہونا حوادث زمانہ کے اثر سے محفوظ لایزول ولایحول۔ مُردون کو زندہ کرنا وغیرہ ذالک۔ پھر لباس۔ قطع وضع مین بھی اس قوم کا بہت کچھ تشابہ اختیار کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخین اور مہینے بھی یہی متداول بین الناس ہین یہان تک کہ کسی مسلمان سے پوچھو کہ آج چاند کی کیا تاریخ ہے تو بہتیرے ایسے ہین جو نہ بتلا سکین گے بلکہ بعض حضرات تو ایسے بھی ہین جنہین یہہ بھی معلوم نہین کہ سن ہجری کون سا ہے۔ اس غفلت و ذہول وخود فراموشی سے میرے دل پر سخت صدمہ گذرتا ہے خصوصاً اس وقت جب مین دیکھتا ہون کہ اسلامی اخبارات بھی نئے سال کی مبارک باد اسی سن کے چڑھنے پر دیتے ہین اور اپنے سال کی تو ان کو خبر بھی نہین ہوتی۔ ایک اعتبار سے تو مین اپنے بھائیون کو معذور سمجھتا ہون کیونکہ ہمارا سال تو ایک قوم کی مہربانی سے رونے پیٹنے سے شروع ہوتا ہے۔ پس اس پر مبارک کیسی! مگر تاہم پچھلے سال کے ریویو اور آئیندہ سال کے انتظام کے لئے اگر اور نام کے اسلامی اخبارات نہ سہی لیکن ہمارے معزز جرائد الحکم و بدر و ریویو ہجری سال کو پسند فرماوین۔ تو نہائیت ہی انسب ہو آئیندہ مرضی۔ شاید وہ موجودہ ترتیب وصورت مین بہتری دیکھتے ہون اور میری استدعا کو تنگدلی اور کم فہمی پر محمول فرماوین۔ ایک آف گولیکے

وَالّذین ہم علےٰ صلوٰتہم یحافظون

مُؤمن کی یہہ بھی ایک صفت ہے کہ وہ اپنی نماز کی محافظت کرے۔ محافظت مین اس کا اول وقت پر پڑھنا بھی شامل ہے۔ آج کل اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایسی نعمت دیدی ہے جس کے وسیلہ سے ہم اوقات کو خوب پہچان سکتے ہین اگر اسی نیت سے گھڑیان رکھی جاوین تو ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہون۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ جھروکہ کس لئے ہے تو اوس نے عرض کیا کہ ہوا کے لئے۔ تو آپ نے فرمایا اگر یہ نیت اذان ہو تو دونون فایدے ہین۔ گھڑیان رکھنے کو تو بہت رکھ لیتے ہین مگر نمازون کے لئے اس سے فایدہ بہت کم لوگ اُٹھاتے ہین۔ خصوصاً اس لئے کہ ٹھیک وقت دینے والی کم قیمت گھڑیان بمشکل ملتی ہین مین خود حیران تھا مگر مین نے چھ ماہ ہوئے پیر قمرالدین اینڈ سنز جہلم کے ایجنٹ سے ایک معمولی قیمت پر گھڑی لی ہے جو بہت صحیح وقت دیتی ہے۔ جن صاحبون کو ضرورت ہو وہ صاحب موصوف سے طلب کر کے میری طرح فائدہ اوٹھائین اور آجکل کے اشتہار بازون کے نقصان سے محفوظ رہین۔ عمدہ پیبل عینکین بھی ارزان فروخت کرتے ہین (اکمل)

ڈاک کی بدانتظامی اور ادنیٰ ملازمین کی شرارت

آجکل ہمارے دفتر مین بیشمار شکائتین خریدارون کی طرف سے رسالہ نہ پہونچنے کی آتی ہین۔ بعض کو مکرر سہ کرر بھیجا جاتا ہے مگر اون کو ایک بھی نہین پہونچتا۔ مثلاً منشی رحمت اللہ صاحب ناظم برانچ ملٹ اسلامیہ سکول لاہور کو چھ ماہ سے متواتر پرچہ نہین پہونچتا۔ کئی پرچے مکرر سہ کرر بھیجے گئے مگر وہ شکایت کرتے رہے کہ پرچہ نہین پہونچتا۔ آخر ۳ فروری ۱۹۰۶ء کو چھ ماہ گذشتہ کے مختلف پرچے ایک ہی پیکٹ مین ان کے نام بھیجے گئے اور قادیان کے سب آفس سے باقاعدہ اس پیکٹ کی رسید بھی لی گئی۔ مگر افسوس کہ وہ پیکٹ بھی پہلے کی طرح خورد برد ہو گیا اور اون کا خط آیا کہ پرچہ نہین پہونچے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل کو اس کی رپورٹ کیگئی ہے۔ ڈاک مین یہہ بدنظمی سخت مضر ہے۔ ذمہ وار حکام توجہ فرماوین۔ والسلام

فقیر اللہ۔ نائب ناظم میگزین ۱۳ فروری ۱۹۰۶ء

کچھ نقشبندیون کی نسبت

ناظرین الحکم کو تو خوب معلوم ہے مگر بعض ناظرین "بدر" پر بھی یہہ امر مخفی نہ ہوگا کہ عاجز نے جو نقشبندیون کے اتمام حجت کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کا جواب ابھی تک نقشبندیون سے مجھے نہین ملا۔ ان ایک سجادہ نشین یونہی بگڑ بیٹھے جب بار بار کہا گیا کہ مین نے تو آپ ہی کے مجدد الف ثانی کے کلمات پیش کئے ہین تو یہہ جواب دیا کہ بھلا اون کے ساتھ کیا نسبت۔ وجہ پوچھی گئی تو یہہ بتائی کہ مجدد صاحب کو کبھی کسی نے فریبی اور دہوکہ باز نہین کہا نہ وہ کسی مباحثہ مین مغلوب ہوئے نہ اون کے منہہ سے ایسے کلمات نکلے۔ جیسے اس زمانہ کے علما نے خلاف شرع قرار دیا۔

ہم اس کے جواب مین "توزک جہانگیری کی یہ عبارت نقل کرتے ہین۔ دیکھئے بادشاہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ علماء کے فتویٰ کے مطابق ہی کیا ہوگا۔ اس عبارت سے صریح بھی ثابت نہین۔ یہان یہ بات ثابت ہوجاوے گی کہ خدا کے پاک بندون سے دنیا کے فرزندون نے ہمیشہ دشمنی کی ہے اور ہمیشہ ان کو بدظنی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ اکمل آف گولیکے۔

" درین ایام بعرض رسید کہ شیخ احمدؒ نام شیادی درسہرند دام زرق وسالوس فرو چیدہ بسیارے از ظاہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ۔ وبہر شہرے و دیارے یکے از مریدان خود را کہ آئین دکان آرائی ومعرفت فروشی ومردم فریبی را از دیگران پختہ تر داند خلیفہ نام نہادہ فرستادہ ومزخرفاتے کہ مریدان ومعتقدان خود نوشتہ کتابے فراہم آمدہ مکتوبات نام کردہ و دران چندیں مہملات بسا مقدمات لاطائل مرقوم گشتہ۔ کہ بہ کفر وزندقہ منجر میشود و ازان جملہ در مکتوبے نوشتہ کہ در اثنار سلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامی دیدم بغائیت عالی وخوش بصفا ازآن جا درگذشتم

بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و ہر کدام را تعریفے درخور آں نوشتہ و ازاں جا بہ مقام محبوبیت واصل شدہ۔ مقلے مشاہدہ افتاد بغایت منور و ملون خود را بانواع انوار والوان منعکس یافتم یعنے استغفر اللہ از مقام خلفا درگذشتہ بعالی مرتبت رجوع نمودم۔ و دیگر گستاخیہا کردہ کہ نوشتن آں طول دارد و از ادب دور است۔ بنابریں حکم فرمودم کہ بدرگاہ عدالت آئین حاضر سازند۔ حسب الحکم بہ ملازمت پیوست و انہ ہرچہ پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خودپسند ظاہر شدہ۔ صلاح حال او منحصر درین دیدم کہ روزے چند در زندان ادب محبوس باشد تا شورید گی مزاج و آشفتگی دماغش قدرے تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرونشیند۔ لاجرم بالا راے سنگدلی حوالہ نمود کہ در قلعہ گوالیار مقید دارد۔"

کمیاب ڈائری

یہ ڈائری اس وقت کی ہے جب کہ حضرت اقدس اندر کے مکان میں ہوتے تھے اور اور جس کو صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے لکھ کر اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان کے جلد ۲ نمبر ۱ میں درج کیا ہے اور وہاں سے ہم نقل کرتے ہیں رسالہ تشحیذ الاذہان اب ماہوار ہو گیا ہے یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ تھوڑے عرصہ میں اس نے ایسی نمایاں ترقی کی ہے۔ کیا بدر کے خریدار ان کو یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس رسالہ کی خریداری اور اعانت کی طرف توجہ کریں؟ مبارک ہو وہ جوان قابل قدر موتیوں سے بہ رفقت اپنے معارف کے تاج کو مزین کرتا ہے۔ ایڈیٹر۔

در امیر حبیب اللہ خان والئے افغانستان کی آمد پر فرمایا کہ لوگ اس کیلئے بڑے بڑے جلسے کرتے ہیں اور اس کے آنے پر خوش ہیں۔ مگر ہم اس کا آنا نہ آنا برابر سمجھتے ہیں ہم اس آدمی کی پرواہی کیا کرتے ہیں جو خدا کے احکام پر عمل نہ کرے ہمارا بادشاہ خدا ہے اور امیر حبیب اللہ اس کا مجرم ہے کیونکہ اس نے بلا کسی حق کے صاحبزادہ عبد اللطیف کو صرف اس لئے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے تھے قتل کیا اور پھر نہائیت بیدردی کے ساتھ اور ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے من قتل مومنا متعمدا فجزائہ جہنم۔ یعنے جو شخص کہ ایک مومن کو بلا کسی کافی عذر کے قتل کرے پس اس کی سزا جہنم ہے پس ہم تو الٰہی فیصلہ کے منتظر ہیں اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص پر میرا غضب نازل ہوگا پس خدا کے غضب سے اور کونسی چیز ہے جو خطرناک ہو۔

حضرت صاحب مسواک کو بہت پسند فرماتے ہیں اور علاوہ مسواک کے اور مختلف چیزوں سے دن میں کئی دفعہ دانتوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور نبی کریم کی بھی یہی سنت تھی پس سب کو چاہیئے کہ اس طرف بھی توجہ رکھا کریں۔

فرمایا کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور مسلمان ہیں لیکن وہ اصل میں نہیں ہوتے۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کر کے دکھانا اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسب الناس الایۃ۔ یعنے کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مومن ہو چکے ایماندار ہیں اور ابھی وہ آزمائے نہیں گئے پس جب تک کہ آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا بہت لوگ ہیں جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہیں اور تکلیف کے وقت ان کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے۔ ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گذرا ہے اور جس کا نام ابو الخیر تھا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ میں سے گزر رہا تھا جبکہ اس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سنا کہ احسب الناس الایۃ اگرچہ وہ یہودی تھا اس نے آیت کو سن کر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر ٹیک لگائی اور سر جھکا کر رونے لگا۔ جب رو چکا تو سیدھا گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ اے ابو الخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فاضل کامل انسان مسلمان نہ ہو۔ صبح جب اٹھا تو اس نے تمام شہر میں اعلان کر دیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں فرمایا کہ یہودی اگرچہ آجکل بہت تھوڑے ہیں لیکن وہ اصل میں بہت سے مسلمان ہو گئے تھے جیسا کہ اوپر ایک قصہ بیان بھی کیا ہے کچھ تو آنحضرت کے زمانہ میں اور کچھ دیگر سلاطین کے زمانہ میں۔ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اس نے ایک یہودی کو بہت نصیحت کی کہ تو مسلمان ہو جا۔ اس یہودی نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کوئی آسان مذہب نہیں صرف منہ سے کہدینا کوئی بڑی بات نہیں کہ ہم مسلمان ہیں میں نے ایک اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا یعنے ہمیشہ رہنے والا اور دوسرے دن کو اس کو گاڑ بھی آیا تھا پس صرف نام رکھانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر انسان کا نام رکھا ہوا اگر خطا جاتا ہے تو خدا کا نہیں خدا جس کا نام رکھتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اُترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پہ رکھدو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لئے پوری ہو جاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کر دے اور انہیں دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہیں۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں۔ سید عبد القادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرا نام بھی خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے عبد القادر رکھا ہے۔

فرمایا کہ انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار کرنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع نہیں کرتا۔ اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

عبرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور سیدی و مولائی حضرت مسیح محمد علیہ السلام

بہت تیرے دشمن کر گئے دنیا کو ہیں خالی
جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی

یہ شعر جنوری ۱۹۰۶ء کے اول نمبر اخبار بدر میں شائع ہوا تھا اس کے بعد لدھیانوی نو مسلم سے دنیا پاک ہوئی اور آج عبد المجید واعظ دہلوی جس نے ۱۹۰۲ء میں سوخت سے سخت مخالفت حضور علیہ السلام کی بتقریب جلسہ دہلی کی تھی ایکا یک صحیح و سالم تندرست باہر سے ایک عمارت مدرسہ وغیرہ کی کرا رہا تھا بوقت ۹ بجے صبح کے اپنے گھر آیا اور آتے ہی بعارضہ فالج منٹوں کے اندر اندر دنیا سے رخصت ہوا کل بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر نظام الدین پیدل مدرسہ کے لڑکوں کو ساتھ لیکر گیا تھا۔ افسوس ایسی عبرتناک موت ہوئی۔ اللّٰہم احفظنا

عاجز حضور کا ادنیٰ غلام قاسم علی از دہلی۔ تراہا بیرم خان

الخطبة ۳

میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو [illegible]

شعر و سخن

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب)

پھاگن میں ہوئی ہے سخت برسات
ساون کو بھی جس نے کر دیا مات
طاعون و وباؤ زلزلوں کی
بد خبریاں آ رہی ہیں دن رات
موسم میں بہار کے پڑی برف
قادر کی یہ پوری ہو گئی بات
اعدا کو بہار سے ہو گیا کیا
ہے اُنپہ خدا کا قہر ہیہات
کیا ہو گئے علم و فہم اُن کے
مہدی کی یہ مانتے نہیں بات
عیسے کو سمجھتے ہیں یہ دجال
دن اِن کی نظر میں ہو گیا رات
ہے ضد و تعصب و تکبر
پتلے ہیں غرور کے یہ بد ذات
آنکھوں پہ پڑے ہیں ان کے پردے
چھین گیا اِن سے فہم آیات
قرآن و حدیث بھی گئے بھول
جب سے ہوئے منکر کرامات
مرزا کے عدو ا خدا کے دشمن
ہیں ان کے بہت ذلیل عادات
کچھ مر گئے کچھ ہیں خستہ و خوار
کچھ ہو گئے ہیں شکار آفات
بعضوں نے رجوع کر لیا ہے
احمدؑ کے دیا ہے ہاتھ میں ہاتھ
پورے ہوئے سب کے سب نوشتے
ظاہر ہوئے کل نشان و آیات
جو اب بھی نہیں قبول کرتے
ثابت ہوئی اُنپہ قہر کی بات
ناصر یہ دکھایئے دیکھیئے کیا
باقی ہے بہت ہنوز سن سات
۱۹۰۷

درخواست جنازہ مولوی عبد المجید صاحب سفید ریش ولد لعل خان صاحب ساکن سیدوالہ ضلع منٹگمری فوت ہو گئے ہیں احمدی احباب غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت کرے۔

نظم

(از صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
سوچ کر دیکھو تو ہیں یہ دین کے پھیلانے کے دن
اِس چمن میں جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اسلام پر یارو بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضد و تعصب ہو چکے
آ گئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہیں یہ تنگیاں کھانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایمان لائیں لوگ
جبکہ ہر ملک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دن
پیشگوئی ہو گئی پوری مسیح وقت کی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن
اِن دنوں کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی ہاں
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانے کے دن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائیگا وہ یار سمجھانے کے دن
درد و دکھ سے آگئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانے کے دن

رسید زر

۷ ۔ فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۱۱۱۲ سید ظہور اللہ احمد صاحب للعہ ر
۷ " " " نمبر ۹۴۰ ۔ ہاشم علی صاحب ے ر
۷ " " " نمبر ۵۷۷ سردار فضل حق صاحب ے ر
۷ " " " نمبر ۸۱۳ شاہ محمد صاحب ے ر
۷ " " " نمبر ۸۱۳ مرزا رحم علی صاحب ے ر
۷ " " " نمبر ۵۶ ۱۱ فتح محمد صاحب ے ر
۷ " " " نمبر غلام محمد صاحب ولد کالے خان صاحب عہ ر
۸ " " " نمبر ۱۵۱ ا پیر بخش صاحب ے ر
۸ " " " نمبر ۹۸۵ ۔ مرزا محمود بیگ صاحب ے ر
۸ " " " نمبر ۴۸ ۷ شیخ مظفر الدین صاحب ے ر
۸ " " " نمبر ۱۳۹۸ ماسٹر برکت علی صاحب ے ر

۹ ۔ فروری ۱۹۰۷ء نمبر ۷۸۶ ۔ سید لعل شاہ صاحب ۲ ر
۹ " " " نمبر ۹۶۸ ۔ محمد سعید الدین صاحب ے ر
۱۲ " " " نمبر ۲۷۳ ۔ قدرت اللہ صاحب ۱۲ ع ر
۱۲ " " " نمبر ۹۹۰ ۔ منشی علی گوہر صاحب ے ر
۱۲ " " " نمبر ۱۵۰۵ ۔ غلام محمد صاحب عہ ر
۱۲ " " " نمبر ۴۳۸ ۔ منشی فخر دین صاحب ے ر
۱۲ " " " نمبر ۱۴۹۹ ۔ کنور گرنیندر سنگھ صاحب عہ ر
۱۳ " " " نمبر ۱۱۷ ا حاجی سید یوسف صاحب ع
۱۳ " " " نمبر ۵۸ مولوی نجم الدین صاحب ے ر
۱۳ " " " نمبر ۲۱۷ ۔ ڈاکٹر محمد نیاز خان صاحب عہ ر
۱۳ " " " نمبر ۱۲۴۷ ۔ حافظ فضل احمد صاحب ے ر
۱۳ " " " نمبر ۱۱۴۳ حکیم محمد رمضان صاحب ے ر
۱۳ " " " نمبر ۱۴۹۹ ۔ محمد حسین صاحب ے ر
۱۳ " " " نمبر ۱۴۴۸ ۔ امام بخش صاحب قیصرانی ے ر
۱۳ " " " نمبر ۵۴۳ میاں عبد اللہ صاحب ۸ ع ر
۱۳ " " " نمبر ۱۰۱۳ ۔ ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ے ر
۱۳ " " " نمبر ۹۷۱ ۔ عبد الکریم صاحب ٹھیکیدار ے ر
۱۳ " " " نمبر ۱۲۹۶ محمد یعقوب صاحب ۱۲ ع ر
۱۴ " " " نمبر ۳۸۷ منشی قطب الدین صاحب ے ر
۱۴ " " " نمبر ۱۴۹۲ محمد اسماعیل صاحب ے ر
۱۴ " " " نمبر ۱۵۰۷ بابو کالو رام صاحب عہ ر
۱۵ " " " نمبر ۳۰۳ ۔ راجہ شیر محمد صاحب ے ر
۱۶ " " " نمبر ۳۳۸ ۔ بابو عبد الرحمن صاحب للعہ
۱۶ " " " نمبر ۵۴۳ ۔ محمد میر صاحب ے ر
۱۶ " " " نمبر ۱۰۳ ۔ مولوی عبد الصمد صاحب ے ر
۱۶ " " " نمبر ۸۵۰ ۔ عبد الرزاق صاحب ے ر
۱۶ " " " نمبر ۹۳۷ ۔ محمد امیر صاحب ے ر
۱۷ " " " نمبر ۱۵۰۹ ۔ عبد الخالق صاحب ے ر
۱۷ " " " نمبر ۱۱۰۷ کریم بخش صاحب ۲ ع ر
۱۷ " " " نمبر ۱۴۹۱ ۔ محمد اکبر خان صاحب ے ر
۱۷ " " " نمبر ۲۹۹ ۔ راجہ عطا محمد خان صاحب ے ر
۱۸ " " " نمبر ۱۰۷۶ سید محمد ارتضا علی صاحب عہ ر
۲۰ " " " نمبر ۹۷۶ ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب ے ر
۲۰ " " " نمبر ۱۲۵۵ ۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۴ ر
۲۱ " " " نمبر ۸۹۰ عبد الحکیم صاحب ے ر
۲۰ " " " نمبر محمد بخش صاحب ۲ ع ر

نوٹ ۔ ۔ ۔ حضرت صاحب کا مصرعہ ہے ۔

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب ومصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصا ء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الفار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے - اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے - تو پھر بس	۸ر
سر الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین -	۱ر
اعلام الناس حصہ ۲	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳ر
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " "	قابل دید مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
تنذیر المومنین " " " " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین - ان کے دندان شکن جواب	۴ر
القول الصحیح - البرہان الصحیح پنجابی نظم - مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے - وفات مسیح حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال - یاجوج ماجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر ۰۲ر کل ۳۰۲ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱ر
آئینہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول دوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کیلئے ضروری ہین	۴ر
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱ر
کامن احمدی	پنجابی نظم	۱ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبہ
ضرورت نکاح

۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت ہے اس واسطے مین بخوشی اون کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے - معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین آپنے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ریش ہے - اور قریشیون کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت کرین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیشقدمی کریگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

نیازمند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ درمقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ر جنوری ۱۹۱۰ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ ۵ر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت ہوگی -

اور درثمین مجلد ۸ر - (والسلام - مینیجر) غیر مجلد ۶ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کیلئے چھاپا -

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

خدا کی تازہ وحی

۲۸ ۔ فروری ۱۹۰۷ء **سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی** ۔ چنانچہ اسی دن بارش ہوگئی اور ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ آگیا ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کا آج (۵ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء) کی ڈاک میں خط آیا کہ قریباً نو بجے رات کے ایک سخت جھٹکا بھونچال کا آیا اور بارش بھی بہت ہوئی اور اولے پڑے ۔ اور میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار کا آج گجرات سے ایک کارڈ آیا ۔ وہ لکھتے ہیں ۔ جو ۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ گجرات میں آیا ۔ جو نہایت خطرناک تھا اور یہ پیشگوئی قبل از وقت ۔ فروری ۱۹۰۷ء کی صبح کو لکھی گئی تھی جبکہ دہوپ تھا اور بادل کا نام ونشان نہ تھا ۔ اور زلزلہ آیا تھا اس واقعہ کے گواہان حاشیہ میں درج ہیں۔[1]

۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ روز شنبہ ۔ الہام

(۱) **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۔**

تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں ۔ اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا ۔

[illegible] کے الہام ہوا ۔

(۲) ۔ **ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر ۔**

اور پھر الہام ہوا ۔

(۳) ۔ **یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم**

اے لوگو تم اپنے رب کی پرستش کرو ۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا ۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے ۔ جس نے تجھے پیدا کیا

اور پھر الہام ہوا

(۴) **یاایھا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم**

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو ۔ اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا ۔

(۵) ۔ **اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے**

اور پھر مجھے مخاطب کرکے الہام ہوا ۔

(۶) **انت منی وانا منک انت الذی طار الیّ روحہ**

یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہوں ۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا ۔

ضرورت

ہمارے معزز دوست سید ناصر شاہ صاحب اورسیر علاقہ کشمیر کو ایک ایسے آدمی کی اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ جانتا ہو ۔ اور انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو ۔ تنخواہ کے علاوہ جو حسب لیاقت ہوگی ۔ کھانا اور مکان شاہ صاحب کے ساتھ ہوگا ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر وعافیت ہیں اور کتاب حقیقۃ الوحی کی تصنیف میں مصروف ہیں اس کتاب میں نشانات کا نمبر دن بدن بڑھتا جاتا ہے ۔ کیونکہ خدا تعالے کے تازہ نشان ہر وقت نمودار ہو رہے ہیں ۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اعلان

یاد رہے کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی ۔ لیکن ۔ ایک گندی اخبار جو قادیان سے آریوں کی طرف سے نکلتی ہے ۔ جس میں ہمیشہ وہ لوگ توہین اور بد زبانی کرکے اور دین اسلام کی نسبت اپنی فطرتی عداوت کیوجہ سے ناشائستہ کلمات بولکر اور ساتھ ہی مجھ کو بھی گالیاں دیکر لیکھرام کے قائم مقام ہو رہے ہیں ان کی اخبار نے ہمیں مجبور کیا کہ ان کے جھوٹے الزامات کو اس رسالہ میں ہم دور کریں ۔ اور ثابت کریں کہ ان کے بھائی لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان درحقیقت میرے بہت سے نشانوں کے گواہ ہیں اور ان پر کیا حصر ہے ۔ تمام قادیان کے آریہ اور ہندو بعض نشانوں کے گواہ رویت ہیں اور پھر قادیان پر ہی موقوف نہیں ۔ لیکھرام کے مارے جانے کی پیشگوئی ایک ایسی جہاں جال پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کر دئے ہیں ۔ اب ان پیشگوئیوں سے انکار کرنا آریوں کے لئے ممکن نہیں ۔ اور اس بارے میں تسلیم او شانا محض بے حیائی ہے اور اگر وہ اس قدر پر باز نہ آوے ۔ تو پھر ان کا تمام پردہ کھول دیا جائیگا ۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۔

راقم ۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ۱۷

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی طبیعت علیل ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے صحت وعافیت عطا فرمائے ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر وعافیت ہیں اور مسجد مبارک میں گذشتہ جمعہ میں آپ نے خطبہ پڑہکر سامعین کو خوش وقت کیا ۔

برادرم مفتی فضل الرحمن صاحب کے گھر میں اللہ تعالے نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے اور مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب کے گھر میں بھی اللہ تعالے نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو نیک بنائے اور خدمت دین کی توفیق کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔

[1] حضرت مولوی نور الدین صاحب ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ۔ محمد صادق ۔ ایڈیٹر بدر ۔ شیخ محمد نصیب صاحب محرر بدر ۔ محمد حسین کاتب اخبار بدر ۔ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل ۔ مولوی شیر علی ۔ بی ۔ اے ۔ میر ناصر نواب صاحب ۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری ۔ مستری رلارام ۔ مولوی فضل دین صاحب ۔ حاکم علی رئیس چک پنیار ۔ عرب صاحب عبد المحی ۔ سید ناصر شاہ صاحب ۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم ۔ عبد الستار خان صاحب کابلی ۔ احمد نور افغان ۔ محبوب الرحمن صاحب بنارسی ۔ میر مہدی حسین صاحب ۔ ماسٹر فقیر اللہ ۔ مولوی قطب الدین طبیب ۔ حاجی فضل حسین ۔ شاہجہان پوری ۔ شیخ عبد الرحیم دفتری بدر ۔ میر محمد اسحٰق ۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی ۔ شیخ عبد العزیز صاحب نومسلم ۔ مولوی عظیم اللہ صاحب نابہوی ۔ شیخ ڈاکٹر عبد اللہ ۔ کرم علی کاتب ۔ حاجی شہاب الدین صاحب ۔ سلطان محمد افغان ۔ احمد علی صاحب شنبردار ۔ چودہری فتح محمد صاحب ۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب ۔ غلام محمد صاحب ۔ مدرس ۔ قاضی امیر حسین صاحب ۔ میاں غلام قادر ۔ محمد جی ۔ ایبٹ آبادی ۔ مامون خان صاحب ۔ فخر الدین صاحب ۔ ماسٹر عبد الرؤف صاحب ۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی ۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی ۔ قدرت اللہ صاحب ۔ برکت علی ۔ محرر الحکم ۔ ماسٹر محمد دین صاحب ۔ امیر احمد صاحب ولد مولوی سردار علی صاحب حکیم ۔ احمد الدین صاحب زرگر ۔ محمد اشرف محرر دفتر محاسب صدر انجمن ۔ بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام نام بہت سے ہیں کمی گنجائش کی سبب نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں ۔

www.aaiil.org

جلد ۶ | ۲۱ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

قادیان کے آریہ اور ہم

(تازہ تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود)

آریوں پر ہے صد ہزار افسوس — دل میں آتا ہے بار بار افسوس
ہوگئے حق کے سخت نافرمان — کردیا دیں کو قوم پر قربان
وہ نشان جن کی روشنی سے جہاں — ہو کے بیدار ہو گیا لرزاں
اُن نشانوں سے ہیں یہ انکاری — پر کہاں تک چلے گی طرّاری
اُن کے باطن میں اِک اندھیرا ہے — کین و نخوت نے آ کے گھیرا ہے
لڑ رہے ہیں خدائے یکتا سے — باز آتے نہیں ہیں غوغا سے
قوم کے خوف سے وہ مرتے ہیں — سو نشاں دیکھیں کب وہ ڈرتے ہیں
موت لیکھو بڑی کرامت ہے — پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے
میرے مالک تو اُن کو خود سمجھا — آسمان سے پھر اِک نشان دِکھلا (آمین)

(پنڈت لیکھرام)

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔ آمین۔ المشتہر میرزا غلام احمد مسیح موعود ؑ

ایک اخبار آریہ صاحبوں کی جو قادیان سے نکلتی ہے اور آب شاید جنوری ۱۹۰۷ء سے اس جگہ سے اس کا خاتمہ ہے اس میں میری نسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان کا حوالہ دے کر ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں ایک تقریب سے میں نے بیان کیا تھا کہ ان آسمانی نشانوں کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہیں صرف مسلمان ہی گواہ نہیں ہیں بلکہ اس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہیں جیسا کہ لالہ شرمپت اور ملاوامل آریہ بھی جو ساکنان قادیان ہیں اون کو میری نشانوں کا علم ہے اور اس جلسہ میں میں نے صرف اسی قدر بیان نہیں کیا تھا بلکہ میں نے تمام مہمانوں کے روبرو جو ہر ایک طرف سے اور نیز دور دراز ملکوں سے دو ہزار کے قریب جمع تھے۔ یہ بھی بیان کیا تھا کہ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو بھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں کیونکہ اُس زمانہ پر پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گزر گئی جبکہ میں نے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ میں ہزاروں انسانوں کو تیری طرف رجوع دونگا اور اگرچہ اب تجھ میں کوئی مالی طاقت نہیں مگر میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں اپنا الہام ڈالوں گا کہ اپنے مالوں سے تیری مدد کریں۔ فوج بعد فوج لوگ آئینگے اور مال بھیجینگے اور اس قدر آئینگے کہ قریب ہے کہ تو تھک جاوے وہ ہر ایک راہ سے سفر کرکے قادیان میں آئینگے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہیں گہری ہو جائیں گی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہوں گے تو دشمن چاہینگے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو مگر میں اونکو نامراد رکھوں گا اور اپنا وعدہ پورا کروں گا اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیری کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔

یہ خلاصہ ہے اُس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے اور درحقیقت اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہیں سو اس جلسہ میں میں نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اس کے لئے یہہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم معہ اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن میں گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت میں جبکہ ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیاں دیتا تھا کہ یہ سب کنجر اس جگہ جمع ہوئے ہیں کیوں باہر جاکر نماز نہیں پڑھتے اور پہلے سب سے مجھے ہی یہہ گالی دی اور بار بار ایسے گندے الفاظ سے یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو انکی تفصیل سے پاک رکھیں۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیاں دیتا رہا۔ اس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے اور اُن لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع باز نہ آیا اور معزز مسلمانوں کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور اشتعال دلاتا رہا۔

یہہ ایک بڑا دکھ تھا جو عین نماز کی حالت میں مجھے اُٹھانا پڑا۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیوں اس نے یہ پلید اور گندہ لفظ اس جماعت کیلئے اختیار کیا شاید اس کو اپنے مذہب کا نیوگ یاد آگیا ہوگا۔ اُس وقت سرکاری ملازم بٹالہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود

سنہ قادیان کے آریوں کو خطاب۔

ؔ نیوگ آریہ مذہب کی رُو سے ایک مذہبی حکم ہے جس کی رُو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اس کو طلاق بھی نہیں دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد

تھا۔ غرض جب اس آریہ کی گالیاں حد سے بڑھ گئیں تو معزز مسلمانوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچا اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو وہ قادیاں کے تمام آریوں کیلئے کافی تھی مگر اُن کے اخلاق قابل تحسین ہیں کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اس قدر گندی گالیاں دیں تاہم انہوں نے ایسے صبر سے کام لیا گویا مُردے ہیں جن میں آواز نہیں۔ اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ صبر کیساتھ پیش آؤ۔

جب نماز ہو چکی تو میں نے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہونچا تھا تب میں نے ان کی دلجوئی کیلئے یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہونچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اس وقت میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں۔ کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ خدا نے اس گاؤں میں کیسا بڑا نشان قدرت دکھلایا ہے وہ اس بات سے بے خبر نہیں ہیں کہ آج سے چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ برس پہلے میں کیسی گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تھا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدن بھی نہیں تھی۔ پھر اسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جس کو پینتیس ۳۵ برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ "ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آوینگے یہانتک کہ سڑکیں گھس جاوینگی اور ہر ایک راہ سے مال آئے گا اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائینگے۔ کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہینگے" یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر شائع ہو گئی تھی۔

پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا۔ چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں ٭ اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگرخانہ پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اوٹھانا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اول گواہ تھے انکو معلوم تھا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ میں میں کسقدر گمنام اور پوشیدہ تھا یہ تقریر تھی جو اس سلسلہ میں میں نے کی تھی اور تقریر کے آخر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ اُن کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اُس زمانہ

٭ اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام اسکندریہ سے کل ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جنکا نام ہے احمد زہری بدرالدین۔ یہ اُن کا خط ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں آپکو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپکے تابع اور آپ کی پیروی کرنیوالے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپکا پیرو نہیں ہو گیا۔ منہ

میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے۔ یہ پیشگوئی ان ہر دو آریوں کو بتلائی گئی تھی۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر ان الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ۔ یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب آفتاب کے بعد پڑیگا اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پرسی کے تھا جو اپنے خاص بندوں سے عادت اللہ میں داخل ہے اور جب یہ خبر سُنکر تردد اور غم پیدا ہوا کہ انکی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو ان کی ذات سے وابستہ ہیں نابود ہو جاوینگی۔ تب یہ الہام ہوا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس وحی الٰہی میں صریحاً خبر دی گئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ اور اُن کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تھے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہو گئے۔ انہیں دنوں میں جن پر پینتیس ۳۵ برس کا عرصہ گذر گیا ہے میں نے اس الہام یعنے الیس اللہ بکاف عبدہ کو مُہر میں کُھدوانے کے لئے تجویز کی اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کھدوانے کے لئے امرتسر میں بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جاویں چنانچہ وہ امرتسر گیا اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دیکر مُہر بنالایا جس کا نقش الیس اللہ بکاف عبدہ ہے جو اب تک موجود ہے۔ یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ برس کا ہے جس کے یہ دونوں آریہ صاحبان گواہ ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں میری کیا حیثیت تھی پھر اس زمانہ میں جبکہ براہین احمدیہ جس میں مذکورہ بالا الہامات درج ہیں بمقام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی۔ ان دونوں آریوں کو خوب معلوم ہے کہ میں کیسا گمنامی میں زندگی بسر کرتا تھا یہاں تک کہ کئی دفعہ یہ دونوں آریہ امرتسر میں میرے ساتھ جاتے تھے اور بجز ایک خدمتگار کے دوسرا آدمی نہیں ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا یہ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان میں میرے پاس کوئی آتا تھا اور نہ کسی شہر میں میرے جانے پر کوئی میری پرواہ کرتا تھا اور میں ان کی نظر میں ایسا تھا جیسا کہ کسی کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔

اب وہی قادیان ہے جس میں ہزاروں میرے پاس آتے ہیں اور وہی شہر امرتسر اور لاہور وغیرہ ہیں جو میرے وہاں جانے کی حالت میں صدہا آدمی پیشوائی کے لئے ریل پر پہنچتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگوں تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جب میں نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان میں صدہا مہمانوں کی آمد کا ایک سلسلہ جو اب جاری ہے اُس زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندوؤں کو اور خاص کر لالہ شرمپت اور ملاوامل کو جو اب قوم کے دباؤ کے نیچے اگر خدا کے نشانوں سے منکر ہوتے ہیں ٭۔ خوب معلوم ہے کہ ان دنوں

٭ مجھے واقعی طور پر معلوم نہیں کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ مچ ان تمام نشانوں سے منکر ہو گئے ہیں جنکو کہ وہ دیکھ چکے ہیں صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہوں اور میں نہیں اُمید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہو جاوے کہ اپنی رویت کی گواہیوں سے منکر ہو جائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ منہ

[illegible] ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہیں آتا تھا ان لوگ [illegible] آجاتے تھے یہ سب باتین وہ حلفاً بیان کر سکتے ہین۔

[illegible] دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریون پر خدا تعالیٰ کی حجت [illegible] کہ ان دونون آریون پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانون [illegible] مین گمراہ لوگ اس زبردست طاقتون والے خدا سے نہین ڈرتے جو ایک دم [illegible] ہے اور جیسا کہ مین ابھی لکھ چکا ہون اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیش گوئی [illegible] کہ جو اسی کتاب براہین احمدیہ مین درج تھی اور اسی زمانہ مین جسکو قریباً چھبیس ۲۶ برس [illegible] تمام پنجاب ہندوستان مین شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا [illegible] اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور مین نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کرین لیکن پھر بھی [illegible] پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیان نہ صرف عربی [illegible] ہین اردو مین انگریزی مین فارسی مین عبرانی مین براہین احمدیہ مین موجود ہین [illegible] چند سال کے بعد ان پیشگوئیون کے آثار شروع ہونے لگے تو مخالفون [illegible] جوش پیدا ہوا۔ قادیان مین لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے [illegible] قریباً دس برس گذر گئے اس اشتہار مین میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار [illegible] دوکانداری ہے لوگ اس کا دھوکہ نہ کھاوین مالی مدد نہ کرین ورنہ اپنا روپیہ ضائع [illegible] اشتہار سے ان آریون کا مدعا یہ تھا کہ تا لوگ رجوع سے باز آجاوین اور مالی [illegible] پھیر لین مگر دنیا جانتی ہے کہ اس اشتہار کے زمانہ مین میری جماعت ساٹھ ۶۰ یا [illegible] سے زیادہ نہ تھی چنانچہ یہ امر سرکاری رجسٹرون سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ [illegible] زیادہ سے زیادہ تیس یا چالیس ۴۰ روپیہ ماہوار آمدنی تھی مگر اس اشتہار کے بعد [illegible] ایک دریا روان ہو گیا۔ اور آج تک کئی لاکھ لوگ بیعت مین داخل ہوئے اور [illegible] ہر ایک مہینہ مین پانسو کے قریب بیعت مین داخل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ [illegible] مقابلہ نہین کر سکتا یہ میرا بیان بغیر کسی ثبوت کے نہین۔ ملاوامل کا اشتہار اب تک میر[illegible] ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ سرکاری مہمان شماری تو ہمارے [illegible] مقرر ہی ہے پس اس اشتہار کی تاریخ اشاعت پڑھ کر دوسری طرف سرکاری غذات کے [illegible] اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کرو کہ اشتہار سے پہلے کس قدر مہمان آتے تھے [illegible] قدر روپیہ آتا تھا اور بعد مین کس قدر خدا کی مدد شامل ہو گئی یہ امر منی آرڈرون کے رجسٹرون [illegible] غذات مہمان شماری سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا [illegible] میری جماعت تھی یعنی اُن کاغذات سے جو پولس کی معرفت گورنمنٹ مین پہونچ چکے ہین بخوبی [illegible] ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ ملاوامل نے لوگون کو [illegible] اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی اور کس قدر روپیہ آتا تھا اور پھر بعد مین کس قدر [illegible] سچ سچ کہتا ہون کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بنجاتا ہے اور یہ [illegible] بالکل غیر معمولی اور معجزانہ تھی حالانکہ نہ صرف ملاوامل نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی [illegible] کو روکنے کیلئے پورا زور لگایا اور چاہا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو آخر یہ نتیجہ ہوا کہ [illegible] ایک دوسری پیش گوئی پوری ہو گئی یعنے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا۔ دشمن [illegible] کے رجوع کو روک نہ سکے۔

[illegible] اگر انسان حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] خدائی قدرتون سے پر ہین۔ انسانی طاقتون سے بالاتر [illegible] اور سوچ سکتا [illegible]

ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانون کی مخالفانہ کوششین ضرور کارگر ہو جاتین ان اشتہارون کا اگر کچھ نتیجہ ہوا تو یہ ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ دشمن جان توڑ کر زور لگائینگے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو جاوے گی اور عجیب بات ہے کہ صرف ملاوامل نے ہی زور نہین لگایا بلکہ آریہ صاحبون کا وہ پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنی لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ انہیں تحریرون مین کھو گیا کہ تا براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ مین لاکھون انسانون کے رجوع اور لاکھون روپے کی آمدن کے بارہ مین شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی زبانی کی پاداش مین چھ ۶ برس کی میعاد مین قتل کیا جائیگا وہ بدنصیب اس پیشگوئی کو پورا کر کے راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

ایسا ہی عیسائیون نے بھی اس پیشگوئی کو رد کرنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہین پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فخر تھا کہ مجھے قبول کرتے اُنہون نے بھی اس پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے جو براہین احمدیہ مین میری آئندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس ۲۶ برس سے درج تھی اور تخمیناً پنتیس ۳۵ برس سے زبانی شائع ہو چکی تھی ناخنون تک زور لگایا یہان تک کہ مین خیال کرتا ہون کہ ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ اون کی طرف سے ایسا نکلا ہو گا جس مین اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے۔ دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رخ نہ کرے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مرجائے تو مسلمانون کے قبرستان مین دفن نہ کیا جائے مگر ان اشتہارون کی کیسی اُلٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیون نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسر بیشمار تحائف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے اُن کے منہ پر وہ طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان مین اون کو شکست نصیب ہوئی اور ہر ایک مباہلہ مین موت یا ذلت اُن کے حصہ مین آئی یہ تمام اشتہارات جو آریون کی طرف سے نکلے اور عیسائیون کی طرف سے اور مسلمانون کی طرف سے شائع ہوئے میرے چند صندوقون مین موجود ہین جن مین ہزارہا گالیون کے ساتھ جو چوہڑون چمارون کی گالیون سے بڑھکر ہین مجھے مکار فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کر کے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب مین ایک طرف براہین احمدیہ مین خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہون کہ اگرچہ تو اب اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہین مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھون انسان تیرے ساتھ ہو جاوینگے اور اپنے عزیز مالون سے تیری مدد کرینگے اور ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائینگے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر مین اونکو نامراد رکھونگا اور مین تجھے ہر ایک تباہی سے بچاؤنگا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم کے دشمنون کا پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہون اور پھر دیکھتا ہون کہ باوجود دشمنون کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہو گئی کہ اگر آج وہ تمام بیعت کرنے والے ایک وسیع میدان مین جمع کئے جائین تو ایک بادشاہ کے لشکر سے بھی زیادہ ہون گے تو اس موقعہ پر مجھے وجد سے رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے کہ جس کے منہ کی بات کبھی ٹل نہین سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اس بات [illegible] روکنا چاہے۔

www.aaiil.org

یہ وہ بیان تھا جو اس جلسہ میں میں نے کیا تھا اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا قادیان کے ہندوؤں کو اس پیشگوئی اور اس کے پورے ہونے کی کچھ خبر نہیں۔ کیا لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل اس پیشگوئی سے بے خبر ہیں اور کیا آریہ صاحبان اپنے مذہب میں اس کی کوئی ثابت شدہ نظیر تبلا سکتے ہیں اور کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس زمانہ میں میری طرف کسی کو رجوع نہ تھا لعنتی ہے وہ شخص جو جھوٹ بولے اور مردار ہے وہ کمینہ جو سچ کو چھپاوے۔ ایسے انسان اگرچہ زبان سے کہیں کہ خدا ہے لیکن درحقیقت وہ خدا سے منکر ہی ہوتے ہیں مگر خدا اپنی طاقتوں سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں میں آج سے نہیں بلکہ قدیم سے جانتا ہوں کہ عموماً قادیان کے ہندو سخت اسلام کے دشمن اور تاریکی سے پیار کرتے ہیں وہ نور کو دیکھ کر اور بھی تاریکی کی طرف دوڑتے ہیں گویا ان کے نزدیک خدا نہیں اور خدا نے ان کو لیکھرام کا بڑا نشان دکھایا تھا لیکن انہوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور یہ کس قدر صاف نشان تھا جس میں یہ خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام طبعی موت سے نہیں مریگا بلکہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جاویگا اور عید کے دن کے بعد جو دن ہوگا اس میں یہ واقعہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس پیشگوئی کی بنا صرف یہ تھی کہ وہ مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھتا تھا اور بہت بدزبانی کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ پس خدا نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ تو گوشت یعنی زبان کی چھری اسلام پر چلا رہا ہے مگر خدا تعالیٰ لوہے کی چھری سے اس کا کام تمام کرے گا سو ایسا ہی وقوع میں آیا اور میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے تو اس کی جناب میں دعا اور پرارتھنا کرکے لیکھرام کو بچا لو مگر تمہارا پرمیشر اس کو بچا نہ سکا۔ اور اس نے میری نسبت یہ پیشگوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک مر جائیگا خدا نے اس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت کی اور ہمارا خدا غالب رہا۔ پھر اس نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جس کا جھوٹا مذہب ہے وہ مر جائے۔ آخر وہ اس دعا کے بعد آپ ہی مر گیا اور اس بات پر مہر لگ گیا کہ آریہ مذہب سچا نہیں ہے اور اسلام سچا ہے اور اپنے مرنے سے میری نسبت یہ بھی گواہی دیدی کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

ہمیں یہ افسوس کبھی فراموش نہیں ہوگا کہ لیکھرام کی اس موت کا اصل باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں وہ شخص ناواقف تھا اور جب وہ قادیان میں آیا تو قادیان کے ہندوؤں نے میری نسبت اس کو یہ کہا کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ ان باتوں کو سنکر وہ سخت دلیر ہو گیا اور سخت بگڑ گیا اور اپنی زبان کو بدگوئی میں چھری بنا لیا سو وہی چھری اس کا کام کر گئی خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی کو گالیاں دینا اور سچے کو جھوٹا قرار دینا آخر انسان کو سزا کے لائق کر دیتا ہے۔ اگر لیکھرام نرمی اور تواضع اختیار کرتا تو بچ جاتا کیونکہ خدا کریم و رحیم

اور سزا دینے میں دھیما ہے مگر ان لوگوں نے اس کو بڑا دلیر کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اس سے بہت ہی برا سلوک کیا یہ لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ پرمیشر ہے مگر میں نہیں قبول کرتا کہ ان کے دل پرمیشر پر ایمان لاتے ہیں ان کا عجیب مذہب ہے کہ جس قدر زمین پر پیغمبر گزرے ہیں سب کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں گویا صرف چھوٹا سا ملک آریہ ورت کا ہمیشہ خدا کے تخت کی جگہ رہا ہے اور دوسرے ملکوں سے خدا نے کچھ تعلق نہیں رکھا یا ان سے بے خبر رہا ہے مگر خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ملک میں اس کے پیغمبر آتے رہے ہیں سو ہم ہندوستان میں بھی خدا کے پیغمبر اور اس کا کلام یا نبی آئے ہیں [illegible] اور ایسا ہی چاہیے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا ہے نہ صرف ایک ملک کا [illegible] شیطان سے ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈالی ہے کہ [illegible] خدا کی ساری کتابیں جھوٹی ہیں اور جھوٹا [illegible] کا نبی موسیٰ اور خدا کا پیارا عیسیٰ اور خدا کا برگزیدہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب جھوٹے اور مکار گذرے ہیں [illegible] شریعت صلح کا پیغام ان کو دیتی ہے اور ان سے کہتا [illegible] کے ہمارے بزرگ [illegible] ان کے بزرگوں کو [illegible] مت کہو مگر یہ کہو کہ ہزار ہا برسوں سے گذر گئے [illegible] لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے [illegible] زور سے یہ لوگ ہمیشہ ہمارے نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں کب کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے آکثر لوگ [illegible] لوگ ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں [illegible] کے درندے اور بھیڑئے ہم سے صلح کر لیں اور شرارت چھوڑ دیں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ سچی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کر لیں گے سراسر باطل ہے بلکہ ان کا ان خفیہ دلوں کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزاروں محالوں سے بڑھکر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے کہ اپنے پاک اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیوں کو سنے اور پھر صلح کرے ہرگز نہیں۔ پس ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین میں رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سنگدل قوم ہے جو تمام پیغمبروں کو جو دنیا میں گذرے ہیں اسلام سمیت مفتری اور کذاب سمجھتے ہیں نہ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے سب سے زیادہ دنیا میں اصلاح کی جن کے زندہ کئے ہوئے مردے اب تک زندہ ہیں۔

خدا جو نہاں در نہاں ہے اس کی ذات کا ثبوت صرف ایک گواہی سے ہی کیونکر ملتا ہے۔ اس لئے خدا نے دنیا کی ہر ایک قوم میں ہر ایک ملک میں ہزاروں نبی پیدا کئے اور وہ ایسے وقتوں میں آئے کہ جبکہ زمین لوگوں کے گناہوں سے پلید ہو چکی تھی اور ان سے بڑے بڑے نشانوں

---

(۱) اس جگہ یہ واقعہ قدرت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ اگر حق کی طرف رجوع نہیں کریگا تو پندرہ ۱۵ مہینے میں مر جائیگا اور لیکھرام کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جائیگا۔ پھر چونکہ عبد اللہ آتھم پیشگوئی کے دنوں میں بہت روتا رہا اور اس کے دل پر حق کی عظمت غالب آ گئی اور اس نے اس مدت میں کوئی برا لفظ زبان سے نہ کہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد کو بڑھا دیا اور وہ کچھ اور قلیل مدت تک زندہ رہکر مر گیا مگر لیکھرام نے پیشگوئی سننے کے بعد زبان درازی شروع کی جیسا کہ سفلہ ہندوؤں کی عادت ہے اس لئے اس کی اصل میعاد ہی پوری ہونے پائی اور ابھی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔ ایسا ہی احمد بیگ
(دیکھو اگلا کالم)

(بقیہ حاشیہ کالم اول) کی نسبت پیشگوئی پوری ہونے کے بعد اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا اس لئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اس کے داماد کی موت میں تاخیر ڈالدی کیونکہ تمام نبیوں کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وعید کی بلا ٹلنے والی [illegible] کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ لوگ ڈر جائیں اور ان کا خوف سے [illegible]۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا یا صدقہ خیرات سے رحم چاہیں تو خدا تعالیٰ

کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت لوگوں میں پھیلائی اور مردہ زمین کو زندہ کیا مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے ہیں اور ان کا تمام کاروبار فریب کا دور تھا حالانکہ وید اب تک آریہ ورت کو شرک اور بدعت اور آتش پرستی اور بت پرستی سے صاف نہیں کر سکا۔ غرض یہ لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جنکی سچائی سورج کی طرح چمک رہی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں۔ خدا جو غیور ہے اپنے نبیوں کیلئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کیلئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا۔ ہم ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہمیشہ ظلم کرتے ہیں ہم ان کو دعا دیتے ہیں وہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ خدائے عزوجل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا دکھ نہ ہوتا جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارا دل پاش پاش ہو گیا۔ ہم گالیاں سنکر اُن ناپاک طبع اور دنیا کے کیڑوں کی طرح جواب نہیں دے سکتے جو کچھ میں کہتا ہوں ہم ان تمام لوگوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کے بزرگوں کو گالیاں دی جاتیں تو ایسا ہرگز نہ کہتے۔ خدا ان کا اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب قوم ہے کیا اس قوم سے بھلائی کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ اسلام کے تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کی گالیوں سے بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں۔

اب ہم اپنے اصل مقصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ قادیان آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ ہم نے کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے کمتر ہے ان باتوں کو سنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والے کو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتا کہ جھوٹ کا کوئی برا نتیجہ ہو سکتا ہے چونکہ میں نے کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان کی نسبت لکھا ہے کہ وہ فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہوئے ہیں بلکہ بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آج تک کروڑہا انسانوں میں شائع ہو چکی ہیں پس اگر وہ ان کے نزدیک جھوٹ ہے اور انہوں نے نشان نہیں دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دنیا میں کون جھوٹا ہوگا اور میرے جیسا کون ناپاک طبع اور مفتری ہوگا جس نے محض افترا اور جھوٹ کے طور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ قرار دیا۔ اور اگر میں اپنے دعوے میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر میری اور کیا ہتک ہوگی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا اور مفتری قرار دیا اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلا ہے اور یہ محض رعایت کیا ہے بلکہ اس عداوت کی وجہ سے کہ جو اکثر لوگوں کو میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کرینگے اور اس طرح بہت سے لوگ اپنی عاقبت خراب کر لیں گے پس چونکہ میں اس بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتا اور نیز اس سے خدا کے قائم کردہ سلسلہ پر نہایت بد اثر ہے اس لئے میں اول تو لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کر لیں اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو نیچے لکھے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں لیکن اس قسم کیلئے سب نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱)۔ لالہ شرمپت کیلئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر کئی دفعہ گیا وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسی کو تعلق نہ تھا اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنی جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا کے رجوع کرنے کے بارہ میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی یہی صورت ایسا تھا تو اب قسم کھا کر کہدے کہ یہ پیشگوئی اس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں اور قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ امر اس کے نزدیک کام انسان سے ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی طور پر یہ پیشگوئی کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ تیری طرف رجوع کرینگے اور مالی امداد پہنچے گی اور تیرا نام دنیا میں عزت کے ساتھ مشہور کریگا اور اس پیشگوئی کو خدا پوری کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے مجھ پر افترا کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے۔ اور نیز خدا اپنی پیشگوئی کیونکر ایک مفتری کا مراد کرے اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہدے کہ اس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اس کے پاس کوئی ایسی نظیر ہے کہ کبھی کسی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہو گئی ہو اور چاہیئے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) دوسری قسم کھا کر یہ بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا بھائی بشمبرداس اور خوشحال برہمن کسی فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو کر دونوں قید ہو گئے تھے تو اس وقت اس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی اور میں نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اسے یہ بتلایا تھا کہ میری دعا سے آدھی قید بشمبرداس کی تخفیف کی گئی اور اس کو میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اس کی سزا کا رجسٹر ہے اور میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی بلکہ اس کی سزا پوری رکھی کیونکہ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں نے اس پیشگوئی کے بتانے کے وقت میں یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بشمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا۔ اور یہ اس وقت کہا تھا کہ چیف کورٹ میں بشمبرداس اور خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ انجام کیا ہوگا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلیگا۔ اس وقت میں نے بتلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے قرآن نازل کیا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہوگا کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بشمبرداس کی آدھی قید دعا کے باعث معاف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن نہ بری ہوگا اور نہ اس کی قید میں تخفیف کیجائیگی تا دعا قبول ہونے کیلئے ایک نشان رہے اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل چند ہفتوں کے بعد ضلع میں واپس آئی اور بشمبرداس کی آدھی قید تخفیف کیگئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایک دن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بری ہونے سے محروم رہے۔ اور شرمپت حلف اُٹھا کر یہ بھی بتلاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح پر آخر کار میری پیشگوئی کے مطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں اور دعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹ بولتا رہا کہ میرا بھائی بشمبرداس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا تب بشمبرداس میرے مردانہ مکان کے نیچے اس کو ملا اور اس نے بشمبرداس کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید سے مخلصی پا گئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اس قدر مدت تک میرے پاس بولتے رہے کہ میرا بھائی بشمبرداس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آئندہ رشتوں ناطوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور یہ اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہمارے خاندان کو بدچلن خیال کریں۔

www.aaiil.org

اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا۔ تو نماز عشاء کیوقت جب میں اپنی بڑی مسجد میں تھا علی محمد نام ایک ملان ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہو گئی اور بسمبر داس بری ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش برپا ہے تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا تب مجھ کو یہ الہام ہوا لا تخف انک انت الاعلیٰ یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبر داس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گزرا اور دوسری طرف علی محمد ملان بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا بھائی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چندا سنگہ نام ایک سکھہ پر بابت درختان تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تھی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں تب خدا نے میری دعا کرنے کیوقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہو گئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کیوقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہو گئے تھے قریب عصر کیوقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ڈگری نہیں ہوئی تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور میں اس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور وہ نہایت رعبناک آواز تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔ ڈگری ہو گئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا۔ ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سُنی تھی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آج کل کے اندھے آریہ انکار کرتے ہیں تب میں نے اُسیوقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے اس پر اس نے ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں جو بعض ہندو بعض سکھہ بعض مسلمان ہیں اور بعض ان کے بازار میں موجود ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ سب جھوٹ بولیں یہ کہکر چلا گیا اور مجھ اس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا رات میری سخت بے قراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی میں خود بٹالہ گیا تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا مگر اس کا سر رشتہ دار سنغر اداس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہو گیا اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی میں نے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اس کے گواہ تھے سب نے جا کر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہو گیا

ہ نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنی وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اس کی عادت میں داخل ہے کہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اس کے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکھو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک آواز پہنچاتا ہے پس جسمانی سلسلہ سے یہ روحانی فعل اس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائمقام ہیں پہنچاوے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے۔ منہ۔

ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انہوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کیوقت میں حاضر نہ تھا کسی کام کیلئے باہر چلا گیا تھا یا شاید یہ کہا تھا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اس کو تیج دریچ مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اس کے فیصلہ لکھنے کیوقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اس کے آگے پیش کیا تھا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارعہ موروثی ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالک کو اس میں کچھ دخل نہیں تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیکر شامل مسل کر دو میں نے پڑھ کر کہا کہ ان زمینداروں نے آپکو دھوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انہوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کمشنر کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور اب جب اس حکم کے کوئی مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا اور میں نے مسل میں سے وہ حکم دفیصلہ دکھا دیا تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور دوسرا فیصلہ ڈگری کا لکھ دیا اور کل خرچہ مدعا علیہم کے ذمہ ڈالا فریق ثانی تو خوشی کے سبب سے جو ابھی فیصلہ سنکر قادیان کو چلے گئے تھے اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی اس سے انہوں نے وہی ظاہر کیا جو ان کو معلوم تھا۔

غرض میں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سنایا اور مزارعان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہوگئی پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بھی منکر ہے تو چاہیئے کہ قسم کھا کر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور ایسا بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی بہت سے لوگ قادیان میں اور ان میں سے زندہ ہونگے جنہوں نے یہ نشان دیکھا۔

اور سوا اس کے جیسے میں نے لکھا ہے اسی نشان ہیں جن کا گواہ روئیت لالہ شرمپت ہو وہ تو بڑی مشکل میں پڑ گیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کر سکینگے۔

(۴) بھلا لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی ایس آئی معطل ہو گیا تھا اور کوئی بریت کی اُمید نہیں تھی اور میرے بھائی سے دعا کی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جاویگا اور میں نے کشفی نظر سے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھے دیکھا تھا اور یہ بات میں نے اس کو بتا دی تھی اور شرمپت اس کو ذکر کرتا ہوں کو بتائی تھی چنانچہ کشن سنگہ آریہ بھی اس کا گواہ ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھا دو۔

(۵) اور پھر لالہ شرمپت قسم کھا کر بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شور کیا اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں تحقیر کی اور خدا کے تمام مقدس نبیوں کو سونے کھوٹے کی طرح قرار دیا تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مر جائیگا کیونکہ اس کا دل مر گیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مر گیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایکدفعہ اس کو اور ملا وامل کو صبح کیوقت یہ الہام بتلایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا۔ اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا تب ملا وامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اس قدر روپیہ آیا مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلان شخص کا رشتہ دار ہے تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کیطرف خط لکھا گیا تھا جو ان دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے

www.aaiil.org

(۲) اور کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ اسے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی۔ اور اوسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے امین چند رکھا اور ان دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا۔ میں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر میرے بیٹے سلطان احمد کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے امین چند رکھا ہے ٭ یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جا کر اپنے بیٹے کا نام بدل دیا اور بجائے امین چند کے گوکل چند نام رکھ دیا جو اب تک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہو گیا اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہیئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دائر کیا ہوا تھا تو میں نے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ انجام کار میں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤں گا مگر کرم دین سزا پائیگا یہ اس وقت کی خبر ہے کہ جب تمام آثار اس کے برخلاف تھے اور حاکم کی رائے مخالف تھی چنانچہ آتما رام مجوزہ مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور سات سو روپیہ جرمانہ کیا اور تا ادائیگی زر... کر فیصلہ لکھا اور پھر ... صاحب ڈویژنل جج کی عدالت سے جیسا کہ میں نے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتما رام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے بڑی عزت کے ساتھ مجھے بری کر کے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ اپیلانٹ یعنی میں نے کرم دین کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنی کذاب اور لئیم † کا لفظ ان الفاظ سے کرم دین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھ کر بھی کوئی اور سخت الفاظ اس کے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا یہ تو میرے حق میں فیصلہ ہوا مگر کرم دین پر پچاس روپیہ جرمانہ قائم رہا۔ یہ پیشگوئی نہ صرف میں نے لالہ شرمپت کو بتائی تھی بلکہ میں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کر چکا تھا جس کی نسبت کسی کو بھی ممکن نہیں جو اس سے انکار کر سکے ‡

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس وقت پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین ولعنت اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا

واردکرے آمین۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ +

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہیئے کہ اس بات کی قسم کھاوے کہ کیا میری والد صاحب کی وفات کے بعد الہام الیس اللہ بکاف عبدہ مُہر پر کھدوانے کیلئے امرتسر اس کو نہیں بھیجا تھا اور کیا پانچ روپیہ اجرت دیکر وہ مُہر نہیں لایا تھا اور کیا اس زمانہ میں اس عروج اور شان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اس کو نہیں بتائی گئی تھی جس کیلئے وہ بھیجا گیا تھا یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ شنبہ کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائیگا اور مجھ کو کچھ غم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ میں تیرا متکفل ہوں گا اور تیری حاجات ... پوری کرنے کے لئے میں کافی ہوں گا اور یہ تخمیناً پینتیس ۳۵ چھتیس ۳۶ برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک ٹکڑہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہوتا ہے

دوسری یہ بتاوے کہ کیا وہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اور اس کو خواب بھی آ چکی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آکر رو دیا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا تب میں نے اس کے حق میں دعا کی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا۔ قُلنا یا نار کونی بردًا وسلامًا یعنے اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اس کے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین لعنت اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی ملاوامل کو چاہیئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو۔ آمین۔ ولعنت اللہ علی الکاذبین۔ ++

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑیگا + کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے ملاوامل اس بات کا بھی مجرم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھ کر پھر مخالفت کر کے اپنے دیرینہ زور اور پوری مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جس کو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں تب اس کے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہوئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا مگر پھر بھی اس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا

٭ اگرچہ یہ یقینی تھا کہ یہ الہام میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کے بارہ میں ہے اور یہی میں نے اپنے بعض عزیزوں کو سنا بھی دیا تھا اور خود اپنے بھائی مرحوم کو بھی بتلا دیا تھا جس سے وہ بہت غمگین ہوئے اور مجھ سے اس بات پر افسوس بھی کیا کہ اُنکو میں نے کیوں بتلایا مگر جب شرمپت نے مجھ کو خبر دی کہ میرے بیٹے کا نام ... امین چند نام رکھا ہے تو تقدیر الٰہی سے میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ممکن ہے کہ عمی سے مراد امین چند ہو کیونکہ ہندو لوگ امین چند کے نام کو مختصر کر کے امی بھی کہدیتے ہیں تب اس کے دل میں بہت خوف پیدا ہوا اور اس نے گھر میں جا کر امین چند کی جگہ گوکل چند اپنے لڑکے کا نام رکھدیا۔ منہ

† کرم دین کا بیان تھا کہ کذاب اس کو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اس کو کہتے ہیں جو ولد الزنا ہو اور اس کے خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اسپر اس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر ان الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی اس کے کرم دین کی کچھ بے عزتی نہیں تھی یعنی اس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ منہ

+ یہ بددعا کا فقرہ ملاوامل پر ہے اس لئے ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کے ساتھ بددعا چھپوا کر کسی اخبار میں شائع کرا دے۔ منہ

++ یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے دو دو روپیہ لیکر عدالتوں میں گواہی کے وقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار ایسی قسم پر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے بے خوف ہو کر اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھا لیں گے تب ان کو معلوم ہوگا کہ خدا بھی ہے۔ منہ

+ اور اگر راست راست شائع کر دینگے تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اس کا اجر اور برکت پائیں گے مگر خدا پسند نہیں کرتا کہ کوئی جھوٹ بول کر سچائی پر پردہ ڈالنا چاہے کہ اس میں وہ خدا کی عزت اور جلال پر حملہ کرتا ہے اسلئے آخر کار خدا اس کو پکڑتا ہے۔ منہ

‡ یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمٰن میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں وقوع سے پہلے شائع کی گئی تھی۔ منہ

بالآخر ہم اس بات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جو عدم اور وجود برابر ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص اپنی آوارگی اور بدچلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر اسی اپنے پہلے جنم میں مکتی کو پانا چاہے تو اسکو اس کی توبہ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنایت کر سکے بلکہ اس کے لئے آریہ کی رو سے کسی دوسری جون میں پڑ کر دوبارہ دنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑ کر کتا بنے یا بند سور ، مگر بننا تو ضرور چاہیئے یہ پرمیشر ہے جس کو دیالو اور سرب شکتیمان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جاوے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کسی قدر نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہو جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسیقدر اس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کی رو سے اور کیا روحانی پہلو کی رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب ہی پرمیشر ہے جس کو انسان کی فطرت کی ہی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم ہم اس آزمائش کیلئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت تامہ کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہماری روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھا دیں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کی رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرتے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بے شمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی کرۂ ہوا اور پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آسکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی ۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یا یوں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہوتا تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات یا مکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اسکے کے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا چڑ چڑا مزاج کا ہے کہ ایک ذرا سے گناہ کو بھی نہیں بخش سکتا اور جب تک ایک گناہ کیلئے کروڑہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جب کہ ایک شریف طبع انسان بھی قصوروار دن کے قصور ان کی توبہ اور درخواست معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطاکار کی پشیمانی اور آہ و زاری پر اس کی خطا کو بخشدیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے ۔ نعوذ باللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں !

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اس خدا کو جس کو وہ دیالو بھی کہتے ہیں اور سرب شکتیمان بھی سمجھتے ہیں اس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں بھرا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا ۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہو گئی ۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے ۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے پس موت کا علاج موت ہے ، کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے ہرگز نہیں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کیلئے ایک نبی کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہم نے ثابت بھی کر دیا ہے ۔ اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک دنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں اس کی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں ۔ اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطاکاروں کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا مبدء و فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی ان پر بند ہے کیونکہ وید کی رو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھاوے اور اس طرح پر اپنے وجود کا پتہ دے اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے علاوہ اس کے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جس کو طلاق بھی نہیں دی گئی دوسرے سے ہم بستر ہو جائے ۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہشمند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں ۔ کہ چونکہ دنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس پرمیشر کے لئے یہ مصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پاکر دنیا سے گئی ۔ تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو بباعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند تو ضرور ایک دن ایسا آجائیگا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہیگی تا وہ دنیا میں بھیجی جائے پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیا کرتا ہے اور دھکے دیکر مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے ۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خدا تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دینگے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دی جائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے ۔ اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا ۔

یہ ہیں عقاید آریہ صاحبوں کے جن پر وہ ناز کرتے ہیں چونکہ اُن کے خیال میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بے شمار جونوں کی سزا در پیش ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کیلئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سُود سمجھتے ہیں اور ان کے مذہب میں کوئی معاہدہ نہیں ہے جس کی رو سے اسی دنیا میں انسان گناہ سے پاک ہو سکے ۔ جب تک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونوں میں پڑنے سے سزا نہ پالے پس ظاہر ہے کہ اس صورت میں کس امید پر وہ مجاہدہ کر سکتے ہیں اگر وہ سمجھیں ۔ اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس عقیدہ کیوجہ سے خدائے رحیم و کریم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہیں وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہیں مگر سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنی پوری صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہے ۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہیں جس کا نام دوسرے لفظوں میں توبہ ہے درحقیقت وہ اپنی سفلی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہیں ۔ تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض میں دوسرے جہان میں انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتیں وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی چڑھانے کے محتاج نہیں ہیں ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے ۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہائیت لطیف اور روحانی معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس کی غیر قوموں کو خبر نہیں یعنے توبہ کہتے ہیں اوس رجوع کو کہ جب انسان تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کر کے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے سو یہ کچھ سہل بات نہیں ہے اور ایک انسان کو اُسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ بکلی نفس امّارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارا کر کے آستانہ حضرت احدیت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض میں خدا تعالیٰ اس کو زندگی بخشے چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونوں کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہیں اس لئے ان کا اس طرف خیال نہیں آتا ہے نہیں جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھٹی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اُٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح یہ توبہ جس کے معنی میں بیان کر چکا ہوں انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے ۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیوں کو نہیں دیکھتے اور اسلام پر بے ہودہ اعتراض کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہیں جو ان کے مذہب کے کسی فرقہ کے طریق عمل میں وہ داخل نہیں اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہیں ۔ الحمد للہ اولاً و آخراً ھو مولٰنا نعم المولٰی و نعم النصیر ط

نظم از مصنّف

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہُدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

وہ دلستاں نہاں ہے کس رہ سے اسکو دیکھیں
ان مشکلوں کا یارو مشکل کشا یہی ہے

باطن سیہ ہیں جنکے اس دیں سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو! دل کا دیا یہی ہے

دنیا کی سب دکانیں ہیں ہمنے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دار الشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بُستاں ہرا یہی ہے

دُنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جو ہو مُفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ظلِّ ہما یہی ہے

سب دیں ہیں اک فسانہ شرکوں کا آشیانہ
اُس کا جو ہے یگانہ ۔ چہرہ نما یہی ہے

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے دیں اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دیں کی مرے پیارو زریں قبا یہی ہے

افسوس آریوں پر جو ہو گئے ہیں شپّر
وہ دیکھ کر ہیں منکر ظلم و جفا یہی ہے

معلوم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں
کیا ان نیوگیوں کا ذہنِ رسا یہی ہے

اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دلوں کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

ان آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بد زبانی
ویدوں میں آریوں نے شائد پڑھا یہی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سبّ و توہیں سب کا ہوا ہے پیشہ
کس کو کہوں کہ اُن میں ہرزہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی ہیں پھر کیوں ہوئے درندے
کیا جُون انکی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیویں ہر سو وبا یہی ہے

لیکھو کی بدزبانی کارد ہوئی تھی اُس پر
پھر بھی نہیں سمجھتے حمق و خطا یہی ہے

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا (لیکھرام)
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا مُنہ تخمِ فنا یہی ہے

میٹھے بھی ہو کے آخر نشتر ہی ہیں چلاتے
ان تیرہ باطنوں کے دل میں دغا یہی ہے

جاں بھی اگرچہ دیویں انکو بطورِ احساں
عادت ہے انکی کفراں رنج و عنا یہی ہے

ہندو کچھ ایسے بگڑے دل پُر ہیں بغض و کیں سے
ہر بات میں ہے توہیں طرزِ ادا یہی ہے

جاں بھی ہے اپنی قرباں گر دل سے ہوویں صافی
پس ایسے بدگنوں کا مجھکو گلا یہی ہے

احوال کیا کہوں میں اس غم سے اپنے دل کا
گویا کہ ان غموں کا مہماں سرا یہی ہے

دیتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدیں جب ابتدا یہی ہے

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہیں دل میں پر جاں گزا یہی ہے

[illegible] کی بُرائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

www.aaiil.org

غفلت پہ غافلوں کے روتے رہے ہیں مرسل — پر اس زماں میں لوگو نوحہ نیا یہی ہے
ہم بد نہیں ہیں کہتے ان کے مقدسوں کو — تعلیم میں ہمارے حکم خدا یہی ہے
ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی — تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے
پر آریوں کے دیں میں گالی بھی ہے عبادت — کہنے میں سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے
جتنے نبی تھے آئے موسیٰ ہو یا کہ عیسےٰ — مکار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے
اِک وید ہے جو سچا باقی کتابیں ساری — جھوٹی ہیں اور جعلی اک رہنما یہی ہے
یہ ہے خیال ان کا پر ہیت بنا یا تنکا — پر کیا کہیں جب ان کا فہم و ذکا یہی ہے
کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے — اس کے گمان میں اس کا ارض و سما یہی ہے
ویدوں کا سب خلاصہ ہمنے نیوگ پایا — اُن پستکوں کی رُو سے کارِ بھلا یہی ہے
جس استری کو لڑکا پیدا نہ ہو پیا سے — ویدوں کی رُو سے اُس پر واجب ہُوا یہی ہے
جب سے یہی اشارہ۔ پھر اُس کو کیا ہے چارہ — جبتک نہ ہو دیں گیارہ لڑکے روا یہی ہے
ایشر کے گن عجب ہیں ویدوں میں ای عزیزو! — اُسمیں نہیں مروّت ہمنے سُنا یہی ہے
دیکر نجات دکھتی پھر چھینتا ہے سب سے — کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے
ایشر بنا ہے مُنہ سے خالق نہیں کسیکا — رُوحیں ہیں سب انادی پھر کیوں خدا یہی ہے
روحیں اگر نہ ہوتیں ایشر سے کچھ نہ بنتا — اُس کی حکومتوں کی ساری بنا یہی ہے
ان کا ہی مُنہ ہے تکتا ہر کام میں جو چاہے — گویا وہ بادشاہ ہیں اُن کا گدا یہی ہے
القصہ آریوں کے ویدوں کا یہ خدا ہے — اُن کا ہے جسپہ تکیہ وہ بے نوا یہی ہے
اے آریو کہو اب ایشر کے ہیں یہی گن — جس پہ ہو ناز کرتے بولو وہ کیا یہی ہے
ویدوں کو شرم کرکے تمنے بہت چھپایا — آخر کو راز بستہ اس کا کھلا یہی ہے
قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے ایشر — کیا دینِ حق کے آگے زور آزما یہی ہے
کچھ کم نہیں بتوں سے یہ ہندوؤں کا ایشر — سچ پوچھیئے تو والدیت دوسرا یہی ہے
ہمنے نہیں بنائیں یہ اپنے دل سے باتیں — ویدوں سے ای عزیزو! ہمکو ملا یہی ہے
نفرت ہر اک بشر کی کرتی ہے اس سے نفرت — پھر آریوں کے دل میں کیونکر بسا یہی ہے
یہ حکم ویدکے ہیں جن کا ہے یہ نمونہ — ویدوں سے آریوں کو حاصل ہوا یہی ہے
خوش خوش عمل ہیں کرتے اوباش سارے اسپر — ساری نیوگیوں کا اک آسرا یہی ہے *
پھر کس طرح وہ مانیں تعلیم پاک فرقان — اُن کے تو دل کا رہبر اور مقتدا یہی ہے
جب ہو گئے ہیں ملزم اُترے ہیں گالیوں پر — ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگِ جفا یہی ہے
رُکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایکدم بھی — ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
کہنے کو وید والے پر دل ہیں سب کے کالے — پردہ اُٹھا کے دیکھو اُنمیں بھرا یہی ہے ＊
نطرت کے ہیں درندے۔ مُردار ہیں نہ زندہ — ہر دم زبان کے گندے قہرِ خدا یہی ہے ✣

＊ اگر ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو خدا کے پاک نبیوں کو گالیاں نہیں دیتے اور صلاحیت اور شرافت رکھتے ہیں وہ ہمارے اس بیان سے باہر ہیں۔ منہ

✣ یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اُن آریہ سماج والوں کی نسبت ہے جنھوں نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے اپنی گندی طبیعت کا ثبوت دیدیا ہے اور ہزار ہا گالیاں خدا کے پاک نبیوں کو دی ہیں جنکی اخبار اور کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں مگر شریف طبع لوگ اسجگہ ہماری مراد نہیں ہیں اور وہ ایسے طریق کو پسند کرتے ہیں۔ منہ

بقیہ حاشیہ۔ اولاد حاصل کرے اور پھر خاوند کو سفر سے واپس آنے پر یہ تحفہ اُس کے آگے پیش کرے اور اس کو دکھادے کہ تو تو مال حاصل کرنے گیا تھا مگر میں نے تیرے پیچھے یہ مال کمایا ہے پس عقل اور انسانی غیرت تجویز نہیں کرسکتی کہ یہ بے شرمی کا طریق جائز ہو سکے اور کیونکر جائز ہو حالانکہ اس بیوی نے اپنے خاوند سے طلاق حاصل نہیں کی اور اس کی قید نکاح سے اُسکو آزادی حاصل نہیں ہوئی افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ یہ وہ باتیں ہیں جو آریہ لوگ وید کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ درحقیقت یہی تعلیم وید کی ہے کہ ہندوؤں کے بعض جوگی جو مجرد رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفسانی جذبات ان کو مغلوب کر لیتے ہیں انہوں نے یہ باتیں خود بنا کر وید کی طرف منسوب کر دی ہوں یا تحریف کے طور پر وید میں شامل کر دی ہوں کیونکہ محقق پنڈتوں نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ وید پر وہ بھی آیا ہے کہ ان میں بڑی تحریف کی گئی ہے اور اُس کے بہت سے پاک مسائل بدلا دئے گئے ہیں ورنہ عقل قبول نہیں کرتی کہ وید نے ایسی تعلیم دی ہو اور نہ کوئی فطرت صحیحہ قبول کرتی ہے کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو بغیر اسکے کہ اس کو طلاق دیکر شرعی طور پر اس سے قطع تعلق کرے یوں ہی اولاد حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے اس کو دوسرے سے ہمبستر کراوے کیونکہ یہ تو دیوثوں کا کام ہے۔ ہاں اگر کسی عورت نے طلاق حاصل کر لی ہو اور خاوند سے کوئی اس کا تعلق نہ رہا ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو جائز ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ اس کی پاکدامنی پر کوئی حرف۔ ورنہ ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ نیوگ کا نتیجہ اچھا نہیں ہے جس صورت میں آریہ سماج کے لوگ ایک طرف تو عورتوں کے پردہ کے مخالف ہیں کہ یہ مسلمانوں کی رسم ہے پھر دوسری طرف جبکہ ہر روز نیوگ کا پاک مسئلہ ان عورتوں کے کانوں تک پہنچتا رہتا ہے اور ان عورتوں کے دلوں میں جما ہوا ہے کہ ہم دوسرے مردوں سے بھی ہمبستر ہو سکتی ہیں تو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے سننے سے خاص کر جبکہ ویدوں کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں کس قدر ناپاک شہوات عورتوں کی جوش ماریں گی بلکہ وہ تو دس قدم اور بھی آگے بڑھیں گی۔ اور جبکہ پردہ کا پل بھی ٹوٹ گیا تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ان ناپاک شہوتوں کا سیلاب کتنا خانہ خراب کرے گا چنانچہ جگن ناتھ اور بنارس اور کئی جگہ میں اسکے نمونے بھی موجود ہیں کاش اس قوم میں کوئی سمجھدار پیدا ہو۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ مکتی حاصل کرنے کیلئے اولاد کی ضرورت کیوں ہے کیا ایسے لوگ جیسے پنڈت دیانند تھا جس نے شادی نہیں کی اور نہ کوئی اولاد ہوئی مکتی سے محروم ہیں اور ایسی مکتی پر تو لعنت بھیجنا چاہیئے کہ اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اور ایسا فعل اس سے کرا کر جو تمام دنیا کی نظر میں زنا کہلاتا ہے حاصل ہو سکتی ہے اور بجز اس ناپاک فعل کے اور کوئی ذریعہ اس کی مکتی کا نہیں اور یہ بھی ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہزاروں طاقتیں اور قوتیں اور خاصیتیں روحوں اور ذرات اجسام میں ہیں وہ سب قدیم سے خود بخود ہیں پرمیشر سے وہ حاصل نہیں ہوئیں پھر ایسا پرمیشر کس کام کا ہے اور اس کے وجود کا ثبوت کیا ہے اور کیا وجہ کہ اس کو

ذ اس جگہ وید کے لفظ سے وہ تعلیم مراد ہے جو آریہ سماج والوں نے اپنے زعم میں ویدوں کے حوالہ سے شائع کی ہے ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم وید کی اصل حقیقت کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے اسمیں کیا بڑھایا اور کیا گھٹایا جبکہ ہندوستان اور پنجاب میں وید کی پیروی کا دعویٰ کرنیوالے صدہا مذہب ہیں تو ہم کسی خاص فرقہ کی غلطی کو وید پر کیونکر تھوپ سکتے ہیں پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے پس بوجہ تحریف اس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے۔ منہ

✣ حاشیہ۔ یاد رہے کہ وید کی تعلیم سے مراد ہماری اس جگہ وہ تعلیمیں اور وہ اصول ہیں جنکو آریہ لوگ اس جگہ ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم وید میں موجود ہے، اور بقول اُن کے وید بلند آواز سے کہتا ہے کہ جس کے گھر میں کوئی اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اجازت دے کہ وہ دوسرے سے ہم بستر ہو اور اس طرح اپنی نجات کیلئے لڑکا حاصل کرے اور گیارہ لڑکے حاصل کرنے تک یہ تعلق قائم رہ سکتا ہے اور اگر اس کا خاوند کہیں سفر میں گیا ہو تو خود اس کی بیوی نیوگ کی نیت سے کسی دوسرے آدمی سے آشنائی کا تعلق پیدا کر سکتی ہے تا اس طریق سے

دین خدا کے آگے کچھ بن نہ آئی آخر
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
ان سے دوچار ہونا عزت ہے اپنی کھونا
پس اے مرے پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
میں ہوں ستم رسیدہ ان سے جو ہیں رمیدہ
میں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
برباد جائینگے ہم گر وہ نہ پائینگے ہم
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کرکے باتیں
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
شکر خدائے رحمان جس نے دیا ہے قرآن
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسے خوابیں
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
اس نے نشان دکھائے طالب سبھی بلائے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
اسلام کے محاسن کیونکر بیان کروں میں
ہر جا زمیں کے کیڑے دیں کے ہوئے ہیں دشمن
تھم جاتے ہیں یہ آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سو
سب مشرکوں کے سر پر یہ دیں ہے ایک خنجر
کیوں ہو گئے ہیں اس کے دشمن یہ سارے گمرہ
دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
آنکھ اس کی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
اے میرے ربِّ رحمٰن تیرے ہی ہیں یہ احسان

سب گالیوں پہ اترے دل میں اترا یہی ہے
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
ان سے ملاپ کرنا راہِ ریا یہی ہے
اس دیں کو پاؤ یارو بدر الدجیٰ یہی ہے
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دلبر کا ہو سہارا ورنہ فنا یہی ہے
اس یار کی نظر میں شرطِ وفا یہی ہے
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رجا یہی ہے
اب مت کی ہیں گھٹائیں غم کی گھٹا یہی ہے
دو شربتِ تلاقی حرصِ ہوا یہی ہے
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
خالی ہیں ان کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
دنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
اس غم سے صادقوں کا آہ و بکا یہی ہے
یہ شرک سے چھڑاوے اکراہ ذی یہی ہے
وہ رہنما ہے رازِ چون و چرا یہی ہے
اب تم دعائیں کر لو نمازِ جزا یہی ہے
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
آنکھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے
مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے

اے میرے یار جانی خود کر تو مہربانی
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
کتنے ہیں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہنا
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
مشتِ غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دل کرکے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
اے میرے یارِ جانی کر خود ہی مہربانی
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
اے میرے دل کے درماں ہجرانِ یار سوزاں
اک دین کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
کیونکر تبہ وہ ہو وے کیونکر فنا وہ ہو وے
ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا
شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں
لعلِ یمن بھی دیکھے دُرِّ عدن بھی دیکھے
انکار کرکے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی
بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
کس دیں پہ ناز اُن کو جو وید کے ہیں حامی +
اے آریو کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق

ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے
جب سے سنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
جب میں مرا جلایا جامِ بقا یہی ہے
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے ٭
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
جو مینہ ہے دین کو وہ آسیا یہی ہے
سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
سر سر ہو معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
ان شوخیوں کو چھوڑو راہِ حیا یہی ہے
بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
اس دھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

+ یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقائد کا ویدوں پر ہی انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے پس اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول لیتے ہیں۔ منہ

٭ حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبرِ ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے

٭٭ جندی سے مراد اس جگہ قفل ہے چونکہ اس جگہ کوئی شاعری دکھلانا منظور نہیں اور نہ میں یہ نام اپنے لئے پسند کرتا ہوں اس لئے بعض جگہ میں نے پنجابی الفاظ استعمال کئے ہیں اور ہمیں صرف اردو سے کچھ غرض نہیں اصل مطلب مرتق کو دلوں میں ڈالنا ہے شاعری سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ منہ

www.aaiil.org

ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

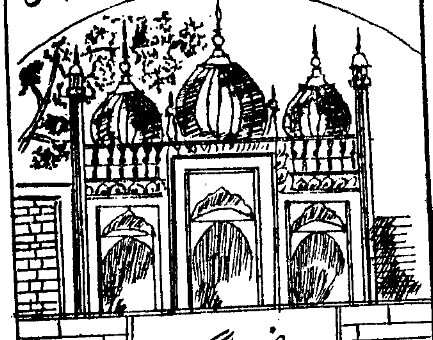

بدر
BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ... ما بعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء — نمبر (۱۱)

چہ گویم بانو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما ازجام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیا رسا بیقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قسم دوری از اں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں دیجائیگی علیحدہ رسید نہ دیجائیگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین احمدی

www.aaiil.org

نمبر (۱۱) مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ویب صاحب ۔ مسٹر الیگزنڈر ویب امریکہ کے نومسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست بخوبی واقف ہیں۔ ویب صاحب وہ ہیں جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب سے خط و کتابت ہوئی تھی۔ اس کے بعد ویب صاحب مسلمان ہو کر ہندوستان میں آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانوں نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے۔ اور مرزا صاحب سے ملو گے۔ تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہیں کریں گے اس واسطے ویب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہاں سے چلے گئے اور امریکہ میں جا کر ایک اخبار نکالا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اور آخر کار ہار کر بیٹھ گئے۔ حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سن ۱۹۰۰ء میں جب میری خط و کتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط میں اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگوں نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت میں اب یقین کرتا ہوں کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے۔ اس کے بعد آج تک ویب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے۔ چنانچہ ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک خط ویب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس میں انہوں نے آسٹریلیا کے چند اخباروں کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن میں یہ ذکر ہے۔ کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک میں رہتا تھا اور اس نے ایک گوری میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی۔ اس میم کو زانیہ پا کر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دے دیا ہے۔ اخبار والوں نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور و غل مچایا مگر کارگر نہ ہوا ان اخبار کو بھیجنے جیسا کہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں ویب صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ آسٹریلیا اور امریکہ میں لوگ مسلمانوں کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہیں۔ اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بے رحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک میں اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے۔

یہ خط اور اخباروں کا مضمون میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سنایا۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں پر اگر ویب صاحب کا اثر نہیں ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو برا کہے نہ کہ ان لوگوں کو کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ خود اس کے اندر جذب و کشش نہیں جو پوری روحانیت سے حاصل ہوتا ہے

سخن کز دل برون آید ۔ نشیند لاجرم بر دل ۔ ویب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اس کی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہیں دکھائی۔ وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اس پر میں نے ویب صاحب کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار میں درج کیا جاوے گا۔

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ملک جرمنی کے شہر ہاپنگ سے

ایک لیڈی مسمات مسز کیرولامین کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گذشتہ ڈاک ولایت میں پہنچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھ رہی ہے۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں ۔ میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخرکار اب مجھ کو ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے۔ بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند ایڈیٹر) میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے۔

میں ہند کے قحط۔ بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کے واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے۔ اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرما دیں۔ میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں۔ تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے۔

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرما دیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں۔ آپ یقین کریں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلصہ دوست ہوں۔

مسز کیرولامین۔

خبردار

برادرم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عرض ہے کہ میں

بتاریخ ۲۸۔ فروری ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ میں اتفاقاً پہنچا وہاں ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کرٹ قاضی سے ملاقات ہوئی۔ تذکرۃً معلوم ہوا کہ ایک شخص نابینا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے۔ واجباً عرض ہے کہ میں اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے اور بہت سی باتیں بنا کر آدمی کو یقین دلا لیتا ہے۔ از راہ کرم ضرور ہی میری اس تحریر کو اخبار میں جگہ دیں۔ وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت پورے طور سے نہیں بتاتا۔ کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ۔ حلیہ اس کا یہ ہے۔

درمیانہ قد ۔ چوڑا منہ ۔ لمبی اور بھاری داڑھی آنکھیں گھٹ ۔ عمر قریباً چالیس سال ۔

خاکسار امیر الدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۷ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء "خوش آمدی نیک آمدی"

۹ - مارچ ۱۹۰۷ء "ہزاروں آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں۔"

۷ - مارچ ۱۹۰۷ء - ۱ "ربنا افتح بیننا و بینہم"

۲ - "اعجبتم ان تموتوا۔"

۳ - "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔"

۴ - "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

۵ - "من الناس والعامۃ" (ای من خواص الناس والعامۃ)
یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ - یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے۔ کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں۔ تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس[۱] دن پورے ہو جاتے ہیں

[۱] یہ الہام گذشتہ اشاعت میں لکھنا سہواً رہ گیا تھا اس واسطے اب لکھا گیا۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲ - مارچ ۱۹۰۷ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

۱ - "یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی"

۲ - "انت منی و انا منک۔"

۳ - "ظہورک ظہوری"

۴ - "انت الذی طار الیّ روحہ"

۵ - "انی انا اللہ ذوالجود والعطاء"

۶ - "انزل الرحمت علیٰ من اشاء۔"

ترجمہ - اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش۔ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں

۱۳ - مارچ ۱۹۰۷ء - ۱ "لاہور میں ایک بے شرم ہے"

۲ - "ویلٌ لک و لافکک"

۳ - "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر"

۴ - "انی نعیت" - ترجمہ - میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

۵ - "انی انا اللہ لا الٰہ الا انا" ترجمہ - میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

۶ - "ان اللہ مع الصادقین" - ترجمہ - خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے میں خبر دی تھی مر گیا - یہ وہ ڈوئی ہے جس کو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا

۷ - "ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائینگے"

۸ - "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا"
خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا۔ (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب)

۹ - "اعجبنی موتکم" تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (۱۰) "یوروپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (۱۱) "ریاست کابل میں قریب پچاس ہزار کے آدمی مریں گے" (۱۲) "واستوت علی الجودی"
یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ یعنی پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کریں گے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیب

۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - الہام الٰہی۔ "ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں" پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اصل نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

قطب شیر و صید کردن کار او

باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان ہے ہر رہ تو سب کو حاصل ہو جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو با واسطہ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جاوے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے ان کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں۔ منزل مقصود پر پہنچکر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ باعتبار جنت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جائیں گے۔

دن خوفناک ہیں ۱۰ - مارچ ۱۹۰۷ء - ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹہ کے تشریف فرما رہے۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا اس پر حضرت نے فرمایا کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کر لیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آجائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مر جائے گا۔ جب تک کہ سینہ صاف

کس کی دعا غیر مقبول نہ ہو۔ دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہو۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی

دنیا کی بے ثباتی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں۔ ان میں سے ایک تقضائے کار فوت ہوگیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو کھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر اس پر لکھوایا۔ ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے

کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان ادا کر ہی جاتا ہے مگر بڑا حق برادری کا ہی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہے۔ ہم بھی بعض دفعہ کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للّٰہی جوش میں فرق کیا واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک

حضرت علی سے سبق لو واقعہ سے سبق حاصل کرو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل آتا تھا۔ آخر اس کو کسی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں۔ پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض اپنی ضرورت کے سبب تمکو پکڑتا تھا۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے۔ اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جاوے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

غرض انسانوں کو چاہیئے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہیئے۔

کمزور لوگ ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی فلاں قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیا داری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ ہر کوئی کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑھ لیں دوسری قسم کا نہ ماننا بھی معصیت کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسری قسم کا ... [illegible]

[illegible]

www.aaiil.org

علی گڈہ کالج میں فساد
عزیز احمد خارج از بیعت

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء۔ قبل از نماز ظہر علی گڈہ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب بی اے ان کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جماعت (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا میاں محمد دین صاحب افغان وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا۔ اور چونکہ بعض اخباروں میں اس قسم کے مضامین نکلے تھے کہ حضرت مسیح موعود کا پوتا علی گڈہ کالج میں ہے۔ اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سب کو معلوم ہو گیا ہے۔ وہاں کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ میں ایسا حصہ لیتا ہے۔ اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ عزیز احمد نے اپنے استادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس فساد میں شریک ہوا ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے ہم ان لڑکوں پر خوش ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا۔ بہت سے لوگ بیعت میں آ کر داخل ہو جاتے ہیں لیکن جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہیں کرتے۔ تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہیں یہی حال عزیز احمد کا تھا اس میں خصوصیت نہیں اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے۔ سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے ہم اس کو اپنا بیٹا نہیں سمجھتے۔ تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا۔ عزیز احمد کو چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں اول ہم سے مشورہ کرتا۔ یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور میں قائم ہو چکی تھی کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائک کیا تھا۔ تو جو لڑکے اس جماعت میں داخل تھے ان کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے۔ عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہوگی کیونکہ اخبار میں چھپ چکا تھا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیوں کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڈہ میں جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا نہ کہ ہمارے کسی حکم سے تھا۔ ایسا ہی مخالفت استادان میں شمولیت ہمارے کسی حکم کی وجہ سے نہیں اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادوں سے معافی نہ مانگے۔ ہاں دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڈہ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہاں کے لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہیں اور کسی بدی میں شامل نہ ہوں تو ہرج نہیں کہ وہاں جائیں۔ انسان ضرورتاً پاخانہ میں بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے۔

ایڈیٹر کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتوں کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر میں شائع کر دینا۔

خواب کی بناء پر کسی کام کا شروع کرنا

۲۰ مارچ ۱۹۰۷ء ایک صاحب نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں کسی بڑے کام کے کرنے کی طرف اشارہ تھا مگر اس کام کے واسطے سامان سردست مہیا نہ تھے ان کا منشا تھا کہ خواب کی بناء پر فوراً اس کام کو شروع کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہیں جب تک کہ اس کام کے واسطے اللہ تعالیٰ اسباب مہیا نہ کرے تب تک صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئے۔ دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تھے۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہاں خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے وہاں کھڑا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ خود وہاں سے نکلنے کے سامان نہ بنائے۔

معذرت۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں درس قرآن شریف طیار نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں درج کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

المفتی

۴۳ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

فرمایا ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتداء میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔

۴۴ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤں میں ہوں۔ تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کریں یا نہ۔

مولوی محمد احسن صاحب سے خطاب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لیا کریں۔ فقہا نے تین آدمی لکھے ہیں اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے۔

۴۵ **روزہ روز وصال**۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟ فرمایا ضروری نہیں ہے۔

۴۶ **روزہ محرم**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟

فرمایا۔ ضروری نہیں ہے۔

۴۷ **چیچک**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ برائے برآمدن مراد یا سیرابی ملک یا بطور چیچک جو لوگ ذبیحہ دیتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ جائز نہیں ہے۔

۴۸ **جھنڈ یا بودی**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چھوٹے بچوں کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ ناجائز ہے ایسا نہیں چاہیئے۔

۴۹۔ **تابوت**۔ اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہیں اور محفل کرتے ہیں۔ اس میں شامل ہونا کیسا؟

فرمایا کہ گناہ ہے۔

www.aaiil.org

سیر و سیاحت کس نیت سے

۱۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز عصر۔ ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بھی کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاویں۔

فرمایا۔ ہمارا یہ مذہب نہیں کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کریں۔ ہاں جس دینی کاروبار میں ہم مصروف ہیں اگر اس کی ضرورتوں میں ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑجائے۔ تو پھر ہم طیار ہیں کہ اس ملک کو جاویں۔

آریوں کا فیصلہ

۱۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا۔ فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریوں میں سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہیں حضرت صاحب رسالہ نہ لکھیں مگر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہیں رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب میں قسم کھالیں۔ تمام ہندوستان کے آریوں کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کریں۔ ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے۔ جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کریں ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بنا کر ملا وامل اور شرم پت کے پاس آویں اور ان کو حلف دیکر پوچھیں کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہیں یا کہ نہیں ہیں ہماری یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس نے آریوں کا فیصلہ کر دیا ہے۔

تمام اہل مذاہب پر حجت پوری ہوئی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریوں کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہیں جس سے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے پھر ان کا مسئلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلوں کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہیں وغیرہ ایسی باتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ کوئی آریہ جواب نہیں دے سکتا۔ سکھوں کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہیں اور اس سے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تھا۔ عیسائیوں کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانوں پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرتؐ نے اس کو مردوں میں دیکھا ہے۔

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ سید حبیب اللہ صاحب آئی سی۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہیں آسکتا۔ دنیا داری کے خیال سے تو یہاں آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا۔ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین ... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھلے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو نہیں۔ بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں۔ پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گذار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور میں اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں قَالُوا بَلٰى کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچکر خدا کی عبادت اختیار کرے۔ وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گذرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہوں نے فصد کرایا تھا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دیں انہوں نے بہت احتیاط کے سبب ہاتھ کو نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۔۔ دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا۔ انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جاوے وہ ترقی نہیں کر سکتے بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار رہ کر انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت مولوی نور الدین صاحب صحت و عافیت ہیں گذشتہ ہفتہ میں مولوی صاحب موصوف کی ایک روزہ علالت کی لکھا جانے پر آپ کے پاس بہت سے خطوط ہمدردی و بیمار پرسی کے آئے۔ اس واسطے آپ نے مجھے فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب میں احباب کو یہ لکھا جاوے اور ان کو مولوی صاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے کہ ایک صاحب علیحدہ خط بھیجنے میں بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ٹکٹوں کا خطوط کے لکھنے میں ہو سکتا ہے وہ آپ نے فرمایا ہے کہ کسی نیکی میں صرف کر دیا جائیگا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں آپ کا خطبہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دعا مدد۔ (۱) اسماعیل صاحب معنف ... مسیح و جع الو... تکلیف میں ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۲) ... برکت علی صاحب طالب علم میڈیکل اسکول آگرہ امتحان ... کیواسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) گلاب خان صاحب ... پنڈی بعض ... میں گرفتار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ **نماز جنازہ۔** کرام سے ایک ...

اصلاح۔ جنت الحق پر ایک طویل مضمون لکھا جانے کے باعث رسالہ تشحیذ الاذہان میں دیر ہو گئی ہے نمبر ۲، ۳ ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ شائع ہوگا۔

www.aaiil.org

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیان والے
یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہوا داکیونکر
کھڑا خم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل مین
مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہین سکتا
جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
مریز ہیں پھونکون سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
کوئی ثانی ترا ہرگز نہین ہے آج دنیا مین
فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
کلام حق ۔ کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
دفینہ جو پڑا مدت سے دروازہ مین کعبہ کے
کیا ثابت قدم ان کو جو دین مین ڈگمگا تے تہے
دو دل کے اندہے اور مبروص حیدالزمن سے بد تر ہی
محمد کی غلامی مین تری وہ آج آتا ہی
نہ منہ سے گو کرین اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دہرمی
نہ نہین منہ سے پر لوہا ترا دل اپنے بیٹھے ہین
کوئی آ کر مقابل پر مباہل بھی نہین ہوتا
مقابل پر نہ آئین مولوی پنڈت نہ عیسائی
عجب کچھ مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
فیحق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
ہے حسن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزون
ہے مخدوم سب مقصد ترے تو ہو دین گے پورے
لے دامن پکڑ بیٹھا ترا رکھہ آس مولا کی
عاہاے سحر مین یاد آ جاؤں کبھی گر میں

ہمین بخشی امان تو نے مرے دارالامان والے
بچایا دجل سے ان کے جو ہین دجل گران والے
چھپائے منہ پھرین ڈرتے ہہے سب شوخیان والی
دکھائے کام تو پیری مین مرد نوجوان والے
کرین تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے
ہین واقف اس سے سب پنجاب و ہندوستان والے
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے
ہین وہ لطف و کرم کچھ تجھ پہ رب مستعان والے
سکئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے
بتائے کھول کر جیب راز اس گنج نہان والے
لگائے تو نے وہ موتی در و گوہر عمان والے
پڑھے مردے جو قبرون مین ہوئے روح روان والے
ہوئے باریک بین وصاف رودانائے جہان والے
سر تسلیم خم ہین سب جو آقائے زمان والے
مگر سب مانتے ہین دل مین یہ رطب اللسان والے
جبھی آتے مقابل پر نہین یہ تر زبان والے
دلون کو خوف کھائے جاتے ہین تجھ پہلوان والے
بُرا ابولیں گھروں میں بس یہ سب گستاخیان والے
کہ تیری آستان پر گرتے ہین سب عز و شان والے
حسد سے کیون جلین ناحق یہ علمائے زمان والے
جلین تو جلنے دو ان کو جو ہین سب بدگمان والے
مجھے غم ۔ کام جو مجھ سے نہ ہو دین خادمان والے
اگر چہ کام تو لپنے سبھی ہین ناکسان والے
تو کٹ جائیں مرے ایام ساری سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چھٹی کا
تنزگرای مین رہے جو ہے ضلع مین گوجرانوالے

چہ در روئی خود دلبری دیدہ | کہ از جہل خود را پسندیدہ
ز نور ازل رو چرا تافتی | چہ سودی درین سرکشی یافتی
نہ بہر وہم خود تکیہ کردن رواست | خطا بر بزرگان گرفتن خطاست
چو رستی نہ از بند دیو لعین | نہ الہام تو ہست راہ یقین
چو در سینہ ات نیست قلب سلیم | چہ تابد در آں وحی رب کریم
ہر آنکس کہ باشد بزیر حجاب | چسان خوب بیند رخ آفتاب
چو بر چشم نظرت نشیند غبار | نہ راز حقیقت شود آشکار
رہیدہ چو از بند ظلمت نۂ | برون از در جہل و غفلت نۂ
نہ فارغ شدی از غرور و ریا | نشد در برت جامۂ اصطفا
رسیدی نہ بر سطح چرخ برین | چشیدی نہ آبے ز حق الیقین
نہ بیروی برون رخت خود از جہان | بعزت رسیدی نہ بر آسمان
نہ چون فانیاں ہم فنا گشتۂ | نہ وارث بملک بقا گشتۂ
نشانے ازین در تو پیدا نشد | ز چقماق آتش ہویدا نشد
ز تائید اسلام و قرآن پاک | نہ کردی دل دشمنان دردناک
برون نآمدی ہمچو حق چون یلاں | شکستی نہ گلہے سرمنکراں
ز تو حجت دین نگشتہ تمام | نشد دشمنے کشتہ چون لیکھرام
نہ تصدیق تو شد بچرخ برین | ندیدم نشانے بروئے زمین
کسوف و خسوف از پئے دیگرے | علامات صدق از پئے رہبرے
نکردی بیان بحثے این چنین | نہ سنگے زدی بر سر کفر و کین
درختے کہ دیدیدم بے برگ و بار | بجز کار راحراق ناید بکار
چہ چیز است الہام و دعوائے تو | کہ سودے نہ بینم ز سودائے تو
در الہام حق شوکت ایزدی ست | کہ آں شربت چشمۂ سرمدیست
رسد ملہم حق بر اوج کمال | کہ باشد ز نشا دۂ ذوالجلال
تسلط نہ شیطان یا بد برو | کہ ذات خدا ئیست ہمراز او
ہمہ کار و بارش بود از یقین | زند جلوہ بر مسند زیب زین
ترا کے سزد این چنین ادعا | رسیدی نہ بر مسند اجتبا
بر الہام خود مطمئن نیستی | نہ خود را شناسی مگر کیستی
شرائط پئے وحی حق دیدہ | ز قرآن و سنت چہ فہمیدہ
نگفتہ ندارد کسے با تو کار | ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
بہر دعوئے شرط شد امتحان | بلا شرط دعوی بود رائیگاں
چو فرمود آں سرور انبیا | منم از خدا در جہاں پیشوا
خدیجہ چسان شرط وحی خدا | بیان کرد پیش شہ انبیا
بخواں تقری الضیف اند ر خبر | ببین تحمل الکل ہم مشتہر
غرض چون شرائط نشد بہمفرین | چہ الہام تو ہست ای خردبین
ز بعد شرائط لوازم شناس | ز تزویر شیطان مشو بی ہراس
لوازم بود نصرت ایزدی | چو باران مگر رحمت ایزدی
ہمہ فتح و نصرت بہ جنگ عدا | ندائے شہادت ز ارض و سما

ز ہر سو بود کار فتح و ظفر ۔ عیاں میشود لطف آن داد گر ÷ درا از گزندے نباشد ہراس ۔ نہ در کار و بارش بود بوئے یاس ÷ چنین ملہم از بہر تائید دین ۔ نزولے کند آسمان بر زمین ÷ بود مظہر ذات پروردگار ۔ پئے دین حق حجت استوار ÷
بالہام ناقص بجنگ یلان ۔ بردن آمدن شیوۂ جاہلاں ÷ بہ فولاد بازو چو پنجہ کنی ۔ مگر ساعد نازنین بشکنی ÷ بریں خواب والہام نازان مشو ۔ نصیحت بگوش اجابت شنو ÷ چراغے اگر منصف شد بنور ۔ چہ لافی ز ندیش رخشندہ ہور ÷
اگر عکس روشن بہ بینی بخواب ۔ نہ زیبد کہ گوئی منم آفتاب ÷ چہ باشد سر و گوش عبدالحکیم ۔ چو محروم باشد ز قلب سلیم ÷ چہ حاصل ازین چند روزہ حیات ۔ چو گم شد ز تو رہ دی درہ نجات ÷ نجا تیکہ با سود پنداشتی ۔ ہمہ تخم خار و خسک کاشتی ÷ مپندار سعدی کہ راہ صفا ۔ تواں رفت جز
(الملتمس محمد عبد الصمد متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

پیغام بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب تند

س پیغام مین یہ التماس کیا گیا ہے ۔ کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے
نہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہین دہوکہ ہے ۔
الا اے کہ نازی بر الہام خویش ÷ مشو غرہ بر این چنین دین و کیش

www.aaiil.org

ایک بزرگ کی پیشگوئی مہدی موعود کے متعلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مخدوم صادق [illegible] و السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے پاس ماہ رمضان گذشتہ کی ایک شہادت پڑی ہے جو آپ کے پرچہ میں درج کرنے کے لئے مجھے امام تصدیق سے دی اور تاکید کہہ گیا کہ دن کی دلوں گھر میں باعث علالت اور خود اپنی طویل بیماری کے آپ کی خدمت میں نہ بھیج سکا ۔ اب ارسال خدمت ہے والسلام

محمد حسین طبیب احمد آبادی از بھیرہ

حضرت امام الزمان کی نسبت ایک عظیم اور بے نظیر پیشگوئی کی تصدیق

میں ملتان کا رہنے والا احمد خان نام افغان خاکوانی پسر عبد الخالق خان مرحوم حلفاً خداوند کریم کی قسم کر کے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ میں ۱۲۹۰ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد و مد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق میں پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب انکا لیتے تھے کہ ۱۳۱۱ھ میں حضور علیہ السلام ظاہر ہو کر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرماویں گے وہ بیت یہ ہے ؎

در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

(۱۳۱۱ھ)

اور نیز کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پرہاردی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ولی کامل گذرے ہیں از روئے الہام ربانی فرمایا تھا مشہور چلا آتا ہے جوں جوں ۱۳۱۱ھ قریب آتا گیا شیعہ صاحبان کا انتظار بڑھتا گیا ۔ ۱۳۱۱ھ میں معلوم ہوا کہ قادیان ضلع گورداسپور میں میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعوے کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ ثابت ہوئے ہیں کیونکہ اسی ۱۳۱۱ھ میں ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان میں کسوف خسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہو گیا اور اس بیت کا مطلب اب کھل گیا کہ دو قران کے لفظ سے کسوف خسوف مراد تھا جو حاضر الوقت مدعی پر پورا صادق آتا ہے وہ خیالی مہدی جو شیعہ صاحبان اپنے خیال میں باندھ رہے تھے کہیں سے ظاہر نہ ہوا اگر یہ بیت بمعہ حدیث شریف کسوف خسوف والی کے اسی مدعی پر صادق آیا اب اس کے دعوے کو [illegible] چودہ سال گذر چکے ہیں یہ کوئی معمولی بات نہیں [illegible] کہ شیعہ کا لا جواب کہنے والی اور حاضر الوقت مدعی کے منکروں کا موہنہ کالا کرنے کے لئے کافی تصدیق ہو گئی ہے ۔

میں پوچھتا ہوں کہ ۱۳۱۱ھ میں کون مہدی ظاہر ہوا کس نے دعوے کیا ہوا تھا کس کے حق میں یہ دو آسمانی نشان ظاہر ہوئے حدیث میں تو کوئی سنہ نہ بتایا ہوا تھا اس بیت الہام ربانی کی تصدیق لفظ بلفظ صادق نکلی اب کوئی شخص صحیح العقل انکار کر سکتا ہے کہ جو بیت ساٹھ برس سے پہلے کا مشہور چلا آتا تھا وہ حاضر الوقت مدعی کے حق میں صادق نہیں آیا ۔

میں مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہیں اور نہ اب تک بیعت کی ہے مگر یہ لوگ جو ان کے دشمن ہیں اور ان کا نام سنکر جل جاتے ہیں مجھے منکر و مرزائی یقین کریں گے ۔ میں سارے دنیا کے شیعیوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ اس قدر سچ سے دشمنی کس مذہب میں جائز ہے کیا آپ کو مرنا نہیں کیا خداوند تعالیٰ کی جناب میں حاضر نہیں ہونا ۔

اب اگر کوئی شخص اس طرح بہتان کی نجاست کھانے لگے کہ یہ بیت کسی نے اب بنا لیا ہے تو ہم اُس کے موہنہ پر لعنت کا جوتا مارنے کو مستعد ہیں ۔ منشی امام بخش صاحب مولوی امام الدین صاحب ملتانی و منشی قادر بخش صاحب وغیرہ پچیس تیس برس سے اس بیت کے ذاکر زندہ موجود ہیں ۔ اسی طرح بے شمار لوگ شیعہ و سنی اس بیت کے جاننے والے اب بھی ہیں ۔ ہاں منکر ہو جاویں تو وہ الگ بات ہے ۔ اس پیشگوئی کو جو الہام ربانی سے حضرت ولی کامل فاضل بے نظیر مصنف بے عدیل مولانا حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا یہ کوئی تھوڑی بات نہیں ہے ۔ دنیا کے منکرین کا موہنہ کالا کرنے کے لئے کافی ہے سب منکرین کہ کوئی [illegible] حق میں اب [illegible] صادق آتا ہو [illegible] تو اس کو ماننا الگ بات ہے گا ۔ خدائی تائید اور یہی چیز ہے میں مرزا صاحب کی جماعت کا نہیں ہوں مگر سچ کی حمایت کرنا ہر ایک منصف کا کام ہے میں یقین اور کامل یقین سے کہتا ہوں کہ حاضر الوقت مدعی کی دشمنی میں ہم ہزار کوشش اور ہزار چالاکی کریں خدا تعالیٰ ان کی تائید میں ہے ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور نہ کر سکے ۔ چشتیوں کے ایک پیشوا نے حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی ہے جو ملتان کے علاقہ میں مشہور بزرگ ولی اللہ تھے اور ہزار ہا سچی نقشبندی مرزا صاحب کے دشمن ہیں مگر کچھ بھی نہیں کر سکے ۔ گولڑوی صاحب نے جب سے عداوت کا بیڑا اٹھایا تب سے مرزا صاحب کی کیا گرم بازاری ہوئی ۔ خدا ہر ایک کو ہدایت کرے ۔ آمین ۔

میں رمضان ۱۳۲۴ھ میں ملتان سے بھیرہ میں بخدمت حضرت معظم طبیب حاذق مولانا مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مالک شفا خانہ ... حاضر ہوا یہاں اخبار بدر کے دیکھنے کا موقعہ ہوا اور خیال آیا کہ مجھے یہ شہادت معلوم ہے جس کا ظاہر کرنے والا پہلا شخص میں ہوں کیا اس کو احمدی جماعت کے لوگوں نے ایک خفیف[1] شہادت سمجھا ہوا ہے حالانکہ یہ شہادت امام الزمان مہدی دوران کے حق میں لاثانی اور بے نظیر شہادت ہے اس کو ایک دفعہ پھر بھی زور شور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے ۔ ولا تکتموا الشہادۃ وما علینا الا البلاغ ۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

راقم ۔ احمد خان ولد عبد الخالق خان افغان خاکوانی ملتانی حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور ۔

۴ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ

---

[1] یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ میں امام الزمان اور اپنی صدی کا مجدد ہو گذرا ہے اس کے نام شریف سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب شرح عقائد نبراس میں ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں ۔ منہ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۵۰	۳۰	۲۵	۹	۳
¼	۳۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅛	۲۰	۱۲	۶	۲½	۱½
فی سطر	[illegible]	[illegible]	[illegible]		۲

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب)

ہر چار سو ہے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدی آخر زمان کا

آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے انہیں آسمان کا

جیسے تو ہو خلیفہ موسے او جاہلو!
تم سے تباؤ کام ہے کیا اس جوان کا

تم امت محمد خیر الرسل سے ہو
ہے لطف و فضل تم پہ اُسی مہربان کا

کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہو
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا

پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہو کسی بدگمان کا

ان جو نہ مانے احمد مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا

اب آ گیا تو آنکھیں چراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا

جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آ چکا
لوٹے بوسہ سنگ در آستان کا

اسلام کو اسی نے کیا آ کے پھر درست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا

سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا

توحید کا سبق ہی جو تعلیم شرک ہے
ان کفر ہے بنانا اگر حق بیان کا

تو ایسے شرک پر ہوں فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ ہے اپنی جان کا

اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لو
[illegible] ہے جس سے [illegible] کا

[illegible] مقابل [illegible] ہے مگر
[illegible] دیکھ اس جوان کا

اے دوستو! جو حق کیلئے سہتے ہو
[illegible] نقطہ درمیان کا

کچھ یاس و نا امیدی کو دل میں جگہ نہ دو
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا

اب اس کے پوری ہوتی آ جائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق نے تمہیں جس نشان کا

چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہو شور بپا الامان کا

کافر بھی کہہ اٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعویٰ کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا

محمود کیا عجیب ہے دل پر جو قوم کے
(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تمنے سنا تک بھی نہیں نام حیا کا

کیا تم کو نہیں خوف رہا روز جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا

ہر جنگ میں کفار کو ہے پیٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا

ٹھہراتے ہیں کافر اسے جو ہادی دیں ہو
یہ خوب نمونہ ہے یہاں نکے عمل کا

بیٹھے ہے فلک پر جو اسے آج بلاؤ
چپ بیٹھے ہو کیوں تم ہی ہیں وقت دعا کا

پر حشر تلک بھی جو رہو اتنک نشان تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ اوج رسا کا

وہ شاہ جہاں جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیان میں بیٹھا ہے محبوب خدا کا

وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بناتی
دیکھو تو اثر آ کے ذرا اس کی دعا کا

وہ قوت اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اُسے مار گرایا جسے تاکا

محمود نہ کیوں اس کے مخالف ہوں پریشاں
نائب ہے [illegible] فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر دام اللہ برکاتکم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ [illegible] رسالہ اسلام

ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ کے صفحہ ۲۳ پر ایک استفسار بعنوان "مرزا صاحب قادیانی سے استفسار" تحریر ہے۔ چونکہ اخیر پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ امور میں آپکے اخبار کے ذریعے سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبدالقیوم صاحب ٭ نام استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں تاکہ ان کی قابلیت کا اندازہ کیا جاوے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ تعالیٰ کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔ ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت دئے جا چکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق بن کر صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق دل قبول کر لینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کریں گے تو یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ "آپ کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی انہوں نے بغور پڑھی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں ہوئی۔

ان سہ امور کا جواب ملنے پر میں انشاء اللہ اس استفسار کا مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب شائع کیا گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ ان کو پانچویں سواروں میں شمار کریں۔ عاجز [illegible] حامد احمدی میرٹھ

٭ نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار [illegible]

تازہ یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت مین جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہین چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش مین بہت سے عذاب الہی مین گرفتار ہوکر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ مکرم بہائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن مین بعض خواندہ اور سمجھدار بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور اونہون نے سبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہوگئے جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا تہا مگر قرآن شریف مین بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پارون مین سے صرف ۳ پارہ رکہے اور باقی نکال دیئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بہائی تمنے یہ کہان سے سنا تو انہون نے کہا کہ ہمارے ... ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین فرمایا اور یہ بھی کہہ دیا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی اُن کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین و ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکہی ہوئی تھی اونہون نے اس شخص کو جو خواندہ تہا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بہائی تم خود دیکھ لو کہ اس مین ۳۰ پارہ ہین یا ۳ پارہ۔ ہم تو اس قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہین اور اسی کو نمازون مین پڑہتے ہین یہ سب ان ناخدا ترس لوگون کی بیہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ آپکی لذت تک نہ پہونچین یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہوگئے اور مولوی صاحب پر سخت لعنت کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تہا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ مین جہان کمثل الحمار یحمل اسفارا فرما کر یہودی علماء کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکہلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ مین بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائینگے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ مین میری امت یہودی صفات ہو جائیگی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہین ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام مسیح موعود ہوکر خدا کی پاک نشانون کی علامات کے ساتھ تشریف لے آئے ہین ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود ہین اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دُکھ دیا بعینہ اسی طور سے یہ یہودی صفات علماء بھی مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا ور تکذیب ہوئے اور ہین مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہین بڑہکر ہے اس لئے ضرور تھا کہ یہ مثیل یہودی ان یہودیون سے بڑہکر ہوتے ... وہ جہان تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور آپ جہان چیخ اُٹھا ہے ان لوگون نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور افترا اندازی مین اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالے نے ہمارے حضرت اقدس مرزا صاحب کے وجود باجود کو اس واسطے بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا یہ ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنون کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ عاقبت اندیشی خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہین اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہین دیکھ سکتے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھ سکتے ہین۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اُٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہین ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہین کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین غور کرینگے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے دُرست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پروائی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندون نے یہ سمجھ رکہا ہے۔ کہ ہماری لڑکیون کی تعلیمی کمی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جب تک وہ اپنے بچون کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرینگے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہین ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو مین۔ اُمور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دو نون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت ملی وہان جاکر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پہر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہین اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پروائی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہے غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہوگئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بہر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتین لامذہب ہوکر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فایدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگال پارسی مستورات نے بی۔ اے۔ ایم۔ اے

[illegible]

الخطبة

مین اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دارالامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دارالامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر۔ انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنی سکن کے ترجیح دونگا تقوی و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ مین جملہ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔

المشتہر۔ حبیب اللہ احمدی ۔ مدرس چھٹمی گاڑہ ڈاکخانہ و ضلع سہارنپور۔

رسید زر

۲۱ - فروری ۱۹۰۷ء - نمبر ۲۵۵ بابو شاہ دین صاحب للعہ
۲۱ " " نمبر ۱۵۱۹ - محمد اکرام خانصاحب سے
۲۲ " " نمبر ۹۹۴ محمد دین صاحب سے
۲۲ " " نمبر ۹ بابو اصغر علی صاحب سے
۲۳ " " نمبر ۱۵۰۸ محمد صادق صاحب عار
۲۳ " " نمبر ۱۵۲۲ ماسٹر عبد العزیز صاحب عہ
۲۳ " " نمبر ۱۳۱۲ میاں شادی صاحب عہ
۲۵ " " نمبر ۱۴۹ ماسٹر حسن موخانصاحب عہ
۲۵ " " نمبر ۱۴۹ محمد جعفر خانصاحب سے
۲۵ " " نمبر ۱۴۷۶ یار محمد صاحب سے
۲۵ " " نمبر ۶۸ عبد الرحمن صاحب سے
۲۷ " " نمبر ۱۲۵ میاں محمد دین صاحب سے
۲۷ " " نمبر ۸۶۶ محمد حسین صاحب سے
۲۸ " " نمبر ۱۵۱۳ - چراغدین صاحب سے
۲۸ " " نمبر ۱۵۱۷ منشی محبوب عالم صاحب سے
۲۸ " " نمبر ۵۹ خواجہ غفار جو صاحب سے
۲ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۲۷ سید نذیر حسین صاحب عار
۲ " " نمبر ۱۵۲۹ - فتح محمد صاحب عار
۴ " " نمبر ۶۶۳ میاں حسین بخش صاحب سے

۴ مارچ ۱۹۰۷ء - نمبر ۱۴۱۴ - عبد الرحمن صاحب صہ
۴ " " نمبر ۱۲۱۴ حکیم محمد عمر خان صاحب سے
۴ " " نمبر ۱۲۲۱ حکیم غلام محمد صاحب عہ
۴ " " نمبر ۱۴۲۲ چودہری علی احمد صاحب سے
۴ " " نمبر ۱۵۲۱ محمد متجاب الدین صاحب سے
۴ " " نمبر ۸۰ غلام رسول صاحب عا
۵ " " نمبر ۶۳۹ راجہ یار محمد خانصاحب سے
۵ " " نمبر ۱۴۲ منشی غلام رسول صاحب سے
۵ " " نمبر ۱۵۲۳ چراغدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

محمد دین صاحب برادر علی بخش صاحب سب اورسیر نہر گنگ ضلع کانپور
محمد حسن صاحب پٹواری خانپور ضلع لودیانہ
نجم الدین صاحب ولد شیخ بدر الدین صاحب۔ ہوشیارپور
والدہ صاحبہ میر احمد و میر اکبر صاحبان مسمی
محمد شریف اللہ صاحب مردان
کرم داد صاحب زرگر۔ جیدہ کے۔ سیالکوٹ
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب مضطر نجیب آباد
غلام حسین صاحب ولد مہر رمضان صاحب کھجوری۔ ضلع بنوں
منشی کریم اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر کھجوری ضلع بنوں
قادر دین صاحب ۔ تسکار اچھیان ضلع گورداسپور
فتح الدین صاحب " " "
مائی عمر بی بی " " "
بدر بخش صاحب ۔ راہوں ضلع جالندہر
برکت اللہ صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
میرزمان صاحب " " " "
اعظم صاحب " " " "
کرمداد صاحب " " " "
نور عالم صاحب " " " "
مرزا انور صاحب " " " "
میاں عبد اللہ صاحب " " " "
صاحب جی صاحب " " " "

میاں الہی نور صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
عمر الدین صاحب " " " "
خانم نور " " " "
حیات اللہ صاحب " " " "
میاں عبد اللہ صاحب " " " "
فضل نور صاحب " " " "
عبد اللہ صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " "
عالم میکر خان صاحب " " " "
ہدایت اللہ صاحب " " " "
منشی رحیم بخش صاحب اکبر پور ضلع بجنور
عبد اللہ صاحب وائیں موضع کمبو بحر کولہ گام علاقہ کشمیر
چوہڑ شاہ صاحب ولد نبی شاہ صاحب سلوہ ضلع جالندہر
محمد حسین صاحب ولد خدا بخش صاحب گورنمنٹ پریس۔ شملہ
جلال الدین صاحب موضع بھگا تحصیل و ضلع سہارنپور
میاں سلیمان صاحب ۔ کریم پور - جالندہر
رحمت اللہ صاحب " " "
غلام حسن صاحب ۔ گوہد پور سیالکوٹ
اہلیہ علی احمد صاحب ۔ راولپنڈی
سید نسیم احمد صاحب عرف منظور عالم محلہ چک سکن ۔ سورج گڈھ ۔
اہلبیت فقیر محمد صاحب ۔ کمبوہ باجوہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب پٹواری نہر۔ شجاع آباد
سید نادر حسین صاحب طالب علم ہائی سکول سکاچ مشن
میاں لکھا کریم پور۔ نواںشہر جالندہر
میاں غلام محمد صاحب گلہ ہاران سیالکوٹ
میاں مہر شریف صاحب مردان
نبی بخش صاحب ۔ کریام نواںشہر جالندہر
عمر الدین صاحب احمد آباد چک ۵۵۹ گوگیرہ برانچ
جان محمد صاحب " " "
فضلدین صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
اللہ دین صاحب " " "

چودہری حسن محمد صاحب ۔ گگریالی ضلع سیالکوٹ
محمد شریف صاحب نائب مدرس مہاراجکے "
نظیر حسین صاحب " "
محمد شفیع صاحب " "
میاں عبد الغفور صاحب " "
بدر الدین صاحب جلم گورکہا پٹن ۔ کیکلوہ
مولا بخش صاحب ۔ ننگہ ۔ ضلع جالندہر
عمری ۔ جگراؤں ۔ لودیانہ
علی محمد صاحب کھرل چک ۳۳۲
حیات محمد صاحب نمبردار ۔ اکبرپور سیالکوٹ
میاں عبد القادر صاحب شملہ
احمد الدین صاحب ۔ گھوئیکے ۔ سیالکوٹ
مرزا عبد الرحمن صاحب طالب علم جماعت ہشتم گورنمنٹ سکول لودیانہ
فضل دین صاحب گوٹیکے ۔ گوجرات
سید حسین شاہ صاحب ۔ محکمہ نہر مردان ضلع پشاور
ہاشم شاہ صاحب ۔ دہیرکے کلاں ضلع گوجرات
سردار محمد صاحب " " "
پیر بخش صاحب " " "
امام بخش صاحب " " "
سوچ دین صاحب " " "
عبد اللہ صاحب " " "

درخواست نماز جنازہ

۱ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کی اہلیہ فوت ہو گئی ہیں - لہذا احباب سے التجاء ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - آمین۔

۲ میاں امام الدین صاحب ساکن دہیرکے فوت ہو گئے ہیں لہذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے نماز جنازہ غائبانہ پڑھا جائے۔

وارث شاہ دہیرکے کلاں ۔ گوجرات

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ یہہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے	۱۲/
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
ساتن دہرم " " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	/۱
پارہ قرآن	تین پارے ہین۔ فی پارہ ۵	۵/
الموعظۃ الحسنہ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضون کا جواب	۲/
سوا السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	۱/
قطعہ۔ رب کل شی خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزان کرنے کے لئے۔ یہ الہامی دعا ہے۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت۔	/۱
باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت	یہ دونو کتابین قابل دید ہین اور نئی ہیں۔ اور مخالفین پر حجت۔ ضرور منگائیے	/۱ /۱
نظم مستورات	پنجابی نظم	/۱
کامن احمدی	"	/۱
سراج الحق۔ حصہ اول و دوم مصنفہ پیر سراج الحق	حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے۔	۱/
سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت بھی گران نہین۔	۱/
القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین نہایت عمدہ ہے	۱/
کامن احمدی	الٰہ داد والے	/۱

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچیگا۔ نور الدین۔

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم۔ (۱) میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود اون کے ساتھہ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اون کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

(۲) میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان صالح۔ خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین۔ آپ نے میری ساتھ تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی زمیندارہ ہے قوم ومیں ہے اور قریشیون سے رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھہ سے خط و کتابت کرین۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین شادی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ کو عزیز پیش نہی کریگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ نیاز مند اکمل از گولیکے۔ ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین مع حسب ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہر دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ ۵ر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہی لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔ اور درثمین مجلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

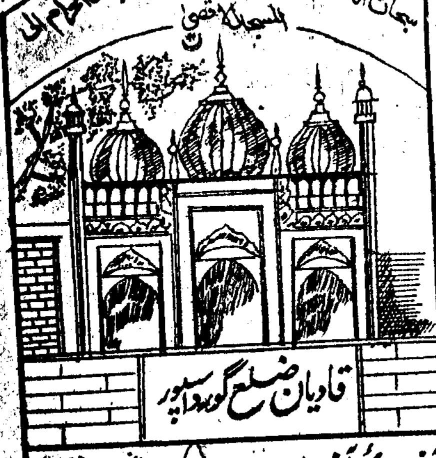

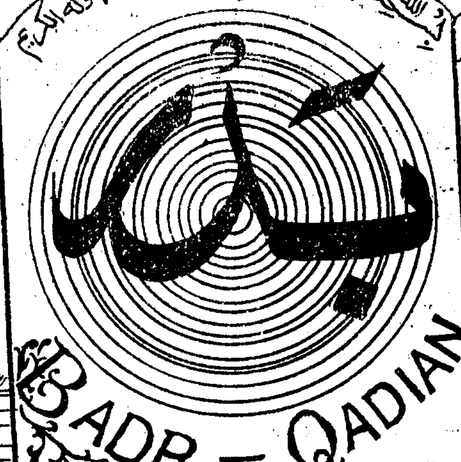

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۶ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء — نمبر (۱۲)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جا مے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات و ہر چہ اندر راست
منکراں مردود حق خدا ست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ...... عـــہ[۳۰]

معاونین درجہ اول جن کو عـــہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... صـــہ

معاونین درجہ دوم جن کو عـــہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... للعــہ

عام قیمت پیشگی .... ســـہ

عام قیمت مابعد .... للعــہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کر لینا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جائیگی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بتکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

www.aaiil.org

نمبر ۱۲ | مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

کنواریوں کا فتنہ ملک امریکہ کے شہر ویک فیلڈ کی کنواری لڑکیون نے اس بات سے تنگ آ کر کہ ان کی تعداد بڑہتی جاتی ہے اور مرد اُن سے نکاح نہین کرتے وہان کی گورنمنٹ مین یہ درخواست کی ہے۔ کہ جو مرد مجرد رہتے ہین۔ ان پر گورنمنٹ ٹیکس لگائے انہون نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۲۵ سال سے کم عمر کے مجرد پر سولہ روپیہ سالانہ اور پچیس ۲۵ سے زائد عمر پر بہتر روپے سالانہ ٹیکس لگایا جاوے اور جو چالیس کے بعد مجرد رہے اس کو کلوروفارم پلایا جاوے۔

کیا عورتون کی اس قسم کی شوخیان قرب قیامت کی نشانیون مین درج نہین ہین؟

عیسائیون کے نزدیک دہریت کے کیا معنے ہین؟ یورپ امریکہ مین جب کبھی کوئی دانا آدمی موجودہ انجیل کی کسی نامعقول بات پر اور موجودہ عیسائیون کے غلط عقائد پر اعتراض کرتا ہے تو پادری لوگ فوراً شور مچا دیتے ہین کہ بس فلان شخص لامذہب ہو گیا دہریہ ہو گیا۔ بے دین ہو گیا۔ وہ خدا کو بھی نہین مانتا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر ہمیشہ لفظ خدا سے عیسائی پادریون کی مراد یسوع مسیح ہوتا ہے نہ کہ وہ قادر توانا رحیم کریم خدا جو نہ بیٹا رکہتا نہ باپ اور نہ کسی کا محتاج ہے اور رحم بلا مبادلہ کرتا ہے۔ ایسے ہی مشہور دہریون مین سے ایک صاحب طامس پین نامی گزرے ہین جنہون نے عیسویت کی خوب خبر لی ہے پادریوں نے اس کو بہت دکھ بھی دئے تہے مگر اس نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ امریکہ مین طامس پین کی یادگار مین اس کے جنم کے دن ایک جلسہ ہوا کرتا ہے اس سال جو جلسہ ہوا تہا اس مین امریکہ کے نومسلم محمد ویب بھی شامل ہوئے تہے اور انہون نے ایک مفصل تقریر مین پین کی کتابون کے حوالجات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پین ایک موحد آدمی تھا وہ دہریہ نہ تہا صرف عیسائیون کے ناجائز عقائد کفارہ اور تثلیث کا سخت دشمن تہا اور اگر اس کو اسلام کے صحیح حالات معلوم ہوتے۔ تو ضرور وہ اسلام مین داخل ہو جاتا۔ طامس پین کے بعض اقوال مفصلہ ذیل ہیں:-

مین ایک خدا پر ایمان رکہتا ہون۔ ایک سے زیادہ خدا (تثلیث) کو مین نہین مان سکتا۔

اور مین آخرت پر یقین رکہتا ہوں کہ مرنے کے بعد بدلہ ملتا ہے۔

چھ سو آدمی عیسائیت سے بیزار شہر سراکیوز علاقہ نیو یارک کے گرجہ ڈان فورتھ کانگری گیشنل چرچ کے ممبرون نے بمعہ اپنے پادری صاحب کے جن کی تعداد ۶۰۰ کے قریب ہے ایک جلسہ مین اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ہمارا معبد آئندہ کسی فرقہ عیسویت کے ساتہہ تعلق نہین رکہتا بلکہ صرف ایک اخلاقی معبد خانہ ہو گا۔

دجال خود بخود پگہل رہا ہے

پادری صاحب کا اندرونہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے اخبار انڈی پنڈنٹ مین ایک پادری صاحب نے اپنی ایک چٹھی چھپوائی ہے جس مین انہون نے یہ ظاہر کیا ہے کہ مین ایک گرجے کا پادری ہون۔ نماز پڑہاتا ہون۔ انجیل کا وعظ کرتا ہون عیسائیت کی منادی کرتا ہون مگر مدت سے میرے مطالعہ کا یہ نتیجہ ہے کہ مین اس بات پر ایمان نہین رکہتا کہ یسوع بن باپ تہا یا کہ وہ مُردون سے اُٹھ کر آسمان پر چلا گیا۔ آسمان پر جلنے کا قصہ لغو اور بے ہودہ ہے یسوع ہماری طرح ایک انسان تہا معلوم نہین کتنے ہی پادریون کا اندر سے یہ حال ہو گا۔

جزائر برطانیہ مین پلیگ اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جزائر برطانیہ مین بیانڈ پلیگ بڑہتی جاتی ہے جس سے خطرہ بڑہتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بخار ہے جس سے تین چار روز مین بیمار مر جاتا ہے۔ اب تک ۲۵ موتین ہو چکی ہین۔

درخواست جنازہ۔ فیاض الدین صاحب انسپکٹر خوردہ اپنے مرحوم باپ حفیظ الدین صاحب کیورے؟ نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہین۔

ایک عظیم الشان نشان

ڈوئی حسرت اور دکھ کیساتھ مر گیا ہمارے ناظرین ڈوئی کے حالات سے خوب واقف ہین وہ عیسائی تہا اور مدعی نبوت تہا سنہ ۱۹۰۱ء مین اس نے نبی ہونے کا دعوے کیا تہا۔ اپنے آپ کو الیاس اور مسیح کا پیش خیمہ کہتا تہا۔ مسلمانون کا سخت دشمن تہا اس نے ایک دفعہ اپنے لیکچر مین کہا تہا کہ مین مکہ پر حملہ کرون گا اور تمام مسلمانون کو ہلاک کر دون گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر غیرت کہا کر اس کو مباہلہ کے واسطے اپنے بالمقابل بلایا تہا کہ تو تمام مسلمانون کے پیچھے مت پڑ۔ صرف میرے ساتہہ مباہلہ کر لے اور کہا تہا کہ میرے دیکھتے دیکھتے خدا تجھے حسرت اور دکھ کے ساتہہ ہلاک کریگا اس کا چند روزہ عروج اتنا بڑا ہوا تہا کہ ڈیب صاحب نے مجھے اپنے ایک خط مین لکھا تہا کہ وہ شاہزادون کیطرح رہتا ہے اس نے اپنے واسطے جدا ایک شہر بنایا تہا جس کی آبادی کئی ہزار تک پہنچ چکی تہی اور اپنے واسطے کئی کئی لاکھ روپے کے خرچ سے بڑے بڑے شاندار محل طیار کرائے تہے اور بڑے بڑے کارخانے کہولے لیکن اس مباہلہ کے بعد اس کی ذلت شروع ہوئی اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا۔ پہر اس کے مرید اس سے برگشتہ ہو گئے اور انہون نے اس کو نبوت سے معزول کیا اور شہر کی افسری سے موقوف کر دیا۔ پہر اس پر فالج گرا۔ غرض ہر طرح کی مالی اور جانی اور عزت کی مصائب اٹہا کر آخر نہایت حسرت اور دکہہ کے ساتہہ حضرت امام مہدی کے سامنے پیش گوئی کیمطابق ہلاک ہو گیا ہے اس کے مرنے کی خبر ۹ مارچ کے تار مین لندن سے آئی ہے اور لاہور کے اخبار مین سول ملٹری گزٹ مین چھپی ہے عنقریب اس کے متعلق حضرت اقدس کی طرف سے ایک جداگانہ اشتہار شائع ہو گا اور انشاءاللہ اخبار مین درج ہو گا اس کے متعلق مباہلہ کے جو اشتہار تہے وہ امریکہ کے اخبارات مین بکثرت شائع ہوئے تہے جن کے فائل یہان موجود ہین اس واسطے یہ نشان امریکہ کے واسطے ایک خاص نشان ہے لیکن چونکہ ان کے مرید یورپ ایشیا کے دوسرے ممالک مین بھی تہے اس واسطے ان سب کو اس مباہلہ کی خبر ہے۔ مین نے خود وہ اشتہارات اور نیز ڈوئی کے متعلق علاوہ امریکہ کے انگلینڈ۔ آئرلینڈ۔ فرانس [illegible]

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت - ایک عظیم الشان نشان
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ - ۵ - ڈائری - لیکھرام کی سچی یادگار
صفحہ ۶ - روشن نشان -
صفحہ ۷ - ۸ - درس قرآن شریف
صفحہ ۹ - اشعار درز بانہائے مختلف
صفحہ ۱۰ - ۱۱ - ہماری ضرورتیں - رسید زر
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۶ - صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ - مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸ - مارچ ۱۹۰۷ء - ۱ - قدرت کے دروازے کھلے ہین

۲ - نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا

۳ - تیری عاجزانہ راہین اس کو پسند آئین -

۴ - انی انرتک واثرتک -

ترجمہ - مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

۵ - جو دعائین آج قبول ہوئین ان مین قوت اور شوکت اسلام بھی ہے

۶ - تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا -

۷ - کل لک ولامرک

ترجمہ - سب تیرے لئے اور تیرے حکم کیلئے ہی -

۸ - یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹال دے -

۹ - ایک موسیٰ ہی مین اس کو ظاہر کرون گا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا -

۱۰ - اجر الاثیم واریہ الجحیم (ترجمہ حسب تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹون گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤنگا

۱۱ - بلجت آیاتی - ترجمہ - میرے نشان ظاہر ہوجائینگے

۱۲ - قل اللہ ثم ذرھم فی خوضہم یلعبون -

ترجمہ - کہدے اللہ ہے اور پھر ان کو چھوڑدے - اپنی بے ہودگی مین لعب کرین -

۱۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - ۱ - خواب مین مینے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہی کہ مین نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑدی ہی - اس پر مین نے ان کو جواب مین یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور مین ہے کہ تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہی -

۲ - اردت زمان الزلزلۃ - یعنے مین نے ارادہ کیا ہی کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشتہار ضروری

بغرض اطلاع دہی ضروری جملہ احباب کی خدمت مین یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہی کہ جو کتب حکیم فضلدین صاحب سے بطور ملکیت کے متعلق تہین یا لغات القرآن ہر دو حصہ حکیم صاحب موصوف .... سے تعلق ملکیت یا تعلق بیع وسرد کار رکھتی تھین اب ان ... ... سے ان کتابون ...... کا کوئی تعلق نہین رہا کیونکہ حکیم صاحب موصوف نے کل سامان مطبع کا اور جملہ کتابین مقبرہ بہشتی کی مد مین ہبہ کر دی ہین - اور عرب صاحب عبدالحی - کے تعلق سے لغات القرآن کو بھی ...... نکالکر مقبرہ بہشتی کے لئے ہبہ کر دیا ہے لہذا یہ جملہ کتب نائب ناظم مقبرہ بہشتی کے سپرد چارج مین ہوگئین - اس اشتہار کے پہنچنے پر جو صاحب کتابین خرید کرنا چاہین وہ براہ راست نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے طلب کرین ورنہ درخواست کی تعمیل مین علاوہ وقت اور طوالت کے کتابین مطلوبہ روانہ بھی نہ ہون گی -

نماز جنازہ - چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع کرتے ہین کہ میان جمال الدین احمدی ساکن چونڈہ فوت ہوگئے ہین - درخواست دعائے جنازہ ہی -

برکت علی صاحب کلرک نہر اپنی مرحوم والدہ کیواسطے درخواست جنازہ کرتے ہین -

ڈائری

پھر حضرت عیسےٰ کو کیا انعام ملیگا

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ہمارے مخالفین کے اس مذہب کا ذکر تہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہین اور پہر قیامت سے پہلے دنیا مین آئین گے اور چالیس سال تک اس زمین پر رہینگے اور عیسائیون کی خوب خبر لین گے اور ان کو بتائین گے کہ تمہارا دین باطل ہے اور کسر صلیب کرین گے اور پہر اس زمین پر فوت ہو جائینگے حضرت نے فرمایا کہ اس عقیدہ کو قرآن شریف کی اس آیت کے آگے پیش کرنا چاہیئے کہ و اذ قال الله یا عیسےٰ ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الٰهین من دون الله قال سبحانك مایکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت علام الغیوب - ما قلت لهم الا ما امرتنی به ان اعبدوا الله ربی و ربکم وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم و انت علی کل شیءٍ شهید - یعنی قیامت کے روز اللہ تعالےٰ حضرت عیسیٰ کو کہین گے کہ اے عیسےٰ بن مریم کیا تو نے لوگون کو یہ کہا تہا کہ مجھے اور میری مان کو خدا کر کے مانو - اور اللہ کو چھوڑ دو تو حضرت عیسیٰ جواب دین گے کہ یا اللہ تو پاک ہے - مجھے کب لائق تہا کہ مین ایسا کلمہ بولتا جو حق نہین ہے اگر مین کہتا - تو تجھ کو معلوم ہوتا تو جانتا ہے جو کچھ کہ میرے نفس مین ہے اور مین نہین جانتا کہ تیرے نفس مین کیا ہے - تو علام الغیوب ہے - مین نے تو انہین سوائے اس کے کچھ نہین کہا - جو تو نے مجھے حکم دیا تہا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے - اور جب تک کہ مین ان مین رہا مین ان کا نگران رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو خود ان کا نگران تھا (مجھے کچھ خبر نہین) اور تو ہر بات کو دیکھتا ہے اب اس جگہ سوچنے کے قابل یہ بات ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور مین کھڑے ہون گے اور وہ گھڑی ہوگی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم وہ دن ہوگا جبکہ سچ بولنے والون کو ان کا سچ نفع دیگا - اچھا - تو ایسے وقت مین حضرت عیسےٰ خدا تعالیٰ کو یہ کہین گے کہ مین جب تک دنیا مین تہا، تب تو ان کو وحدانیت کا وعظ کرتا تہا بعد کی خبر نہین انہین کیا ہو گیا - قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس وقت زمین مین مدفون ہین یا کہین آسمان پر بیٹھے ہوئے اس جگہ یہ امر سب سے زیادہ قابل غور ہے کہ اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا مین آئین گے اور چالیس سال تک رہین گے اور عیسائیون کو انہین اور ان کی مان کو خدا بنانے کے سبب خوب سزا بھی دین گے - اور پہر ان کی اصلاح بھی کرین گے اور ماننے والون کو مسلمان بنائین گے - تو پہر قیامت کے دن ان کا جواب یہ کیون ہونا چاہئے کہ مجھے تو کچھ خبر نہین کہ میرے بعد کیا ہوا اور کیا نہ ہوا بلکہ انہین تو یہ جواب دینا چاہیئے کہ اے باری تعالےٰ مین نے تو ان کے ایسے عقیدے کے سبب ان کو خوب سزائین دی ہین اور ان کی صلیب کو توڑا ہے اور چالیس سال تک ان کی خوب خبر لی ہے سو دیکھنا چاہیئے کہ اگر مسیح دوبارہ دنیا مین آویگا تو کیا اس کا یہ جواب جو قرآن شریف مین درج ہے سچا ہوگا ؟ اور اگر ان ملانون کی بات درست مان لی جاوے تو روز قیامت حضرت عیسےٰ کو ایسا جواب دینے سے کیا انعام ملیگا - نادان یہ بھی نہین جانتے کہ ایسی باتین بنا کر وہ ایک خدا کے نبی کو نعوذ باللہ جھوٹھ بولنے والا قرار دے رہے ہین اور پہر جھوٹھ بھی قیامت کے دن اور پہر بھی خدا کے دربار مین - نعوذ باللہ من ذالک -

خشیت الٰہی کس طرح پیدا ہوتی ہے

ذکر تہا کہ باوجود اس قدر وبار اور تکالیف کے لوگون مین شوخی بڑہی ہوئی ہے اور کچھ پرواہ نہین کرتے - فرمایا - خدا تعالیٰ پر پورا ایمان ہو تو انسان کے دل مین خوف اور خشیت بھی ہوتی ہے - جیسے ایمان کم ہوتا جاتا ہے ویسے ہی خشیت بھی کم ہوتی جاتی ہے -

دنیا مین عذاب الٰہی کا باعث شوخی ہے

فرمایا میرا مذہب سچائی کے ساتھ اس بات پر قائم ہے کہ جس قدر لوگ نوحؑ اور لوطؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر پیغمبرون کے زمانہ مین ہلاک ہوئے اگر وہ انبیاء کے ساتھ شوخی سے پیش نہ آتے اور ان کی تکذیب نہ کرتے تو معمولی طور پر زندگی بسر کرتے دنیا مین جو گناہ فسق و فجور کے کرتا ہے ان کیواسطے جزا کا وقت آخرت مین رکھا گیا ہے اس دنیا مین عذاب جب آتا ہے وہ انبیاء کی تکذیب کیوجہ سے زیادہ تر آتا ہے اگر فرعون حضرت موسیٰ کے ساتھ بدسلوکی نہ کرتا تو چند دن اور دنیا مین سلطنت کر لیتا - معمولی گناہون کیواسطے محاسبہ اور مواخذہ کا دن قیامت ہے لیکن وہ گناہ جس پر خدا تعالیٰ بڑی غیرت دکھلاتا ہے وہ اس کے فرستادون کی تکذیب اور ان کے ساتھ شوخی سے پیش آنا ہے جب کہ شوخی حد سے بڑھ جاتی ہے اور خدا کے پاک نبیون کو دکھ دیا جاتا ہے اور اس کے برخلاف ظلم اور شرارت اور بد معاشی سے کام لیا جاتا ہے - تو اس وقت خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو اسی دنیا مین عذاب کا مزہ چکھاتا ہے اگر یہ لوگ انکسار اختیار کرتے تو ہلاک نہ ہوتے - حضرت عیسےٰ نے اپنے مخالفون کو کہا تہا کہ تم کنجرون سے بدتر ہو - کیونکہ وہ گناہ کرتے ہین پر اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر انکسار اختیار کرتے ہین اور تم گناہ کرتے ہو اور اس پر خوش ہوتے ہو اور کار ثواب جانتے ہو - اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام مین فرماتا ہے - مایفعل الله بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم - یعنے اگر تم شکریہ ادا کرو اور ایمان لاؤ تو خدا نے تمہین عذاب کر کے کیا لینا ہے - یہ تمہارے بد اعمال ہی تم کو عذاب مین گراتے ہین - یہ اعتراض ناجائز ہے کہ امریکہ مین آپ کی تبلیغ نہین پہنچی - پھر وہان عذاب کیون آیا -

امریکہ مین تبلیغ

ہماری تبلیغ بہت ہو چکی ہے ابتدا مین مین نے ایک اشتہار سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ چھپوا کر یورپ امریکہ مین روانہ کیا تہا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط وکتابت شروع کی تہی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تہا - اس کے بعد ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے اشتہارات امریکہ مین کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخبارون مین ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھون آدمیون نے پڑہا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے - علاوہ ازین یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قدیم سے سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدون کے ساتھ جو نیک ملے جلے ہوتے ہین ان مین سے بھی بعض کو لپیٹتا ہے - پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوتا ہے دیکھو حضرت موسیٰ کے وقت مین پلوٹھے ہلاک ہوئے تھے تو پلوٹھون کا اس مین کیا قصور تھا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین قحط پڑا تو ظاہر ہے کہ اس کا اثر سب پر ہوا تہا نہ یہ کہ صرف بعض پر ہوا ہو - یہ لوگ سنت اللہ سے بے خبر ہین جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہین -

رد بلا

فرمایا - تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ

صدقہ خیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیش گوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیش گوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کے وقت صدقہ خیرات دیتے ہیں اگر بلا ایسی شے ہے کہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں

آتھم اور لیکھرام آتھم اور لیکھرام میں بھی فرق تھا۔ کہ پیش گوئی کو سن کر آتھم خوف کھا گیا اسی وقت بھری مجلس میں کانوں کو ہاتھ لگا کر کہنے لگا کہ میں نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی گالی نہیں دی اور تمام شوخیاں چھوڑ دیں۔ اس واسطے اس کو چند روز اور مہلت مل گئی۔ لیکن برخلاف اس کے لیکھرام نے شوخی اختیار کی اور روز بروز شوخی میں بڑھتا گیا۔ پس اس کو میعاد کے دنوں کی بھی پوری مہلت نہ دی گئی۔ اگر وہ بھی آتھم کی طرح خاموش ہو جاتا اور خدا سے ڈرتا تو اس کے ایام میں بھی تاخیر دی جاتی ایسا ہی احمد بیگ نے چونکہ کوئی نمونہ نہ دیکھا ہوا تھا اس نے خوف نہ کھایا اور جلد ہلاک ہوا۔ اور پیچھلے خوف زدہ ہو گئے اور مہلت حاصل کی۔

اختلاف یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی کو سب نے مان لیا ہو اختلاف تو ضرور رہتا ہی ہے۔ کچھ نہ کچھ مخالفت ضروری باقی رہتی ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

فہم قرآن فرمایا:۔ بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ بہت مشکل ہے یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اصل ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا۔ تو پھر اب کیوں کر اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس ریاضی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہوں۔

لیکھرام کی سچی یادگار

فروری کے آریہ مسافر میں پنڈت لیکھرام کے قتل پر بہت کچھ خوشی اور رنج کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ کسی کا کوئی پشت پناہ اس کو داغ جدائی دے جائے تو خواہ مخواہ رنج ہوتا ہی ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں نے اپنی پناہ گندی گالیوں اور بیہودہ کلام کو بنایا ہے اور لیکھرام اس بات میں بہت مشاق تھا اور اس کی کوئی کتاب ایسی نہ ہوگی جس میں کہ گالیوں اور بدزبانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ پس اس طرح لیکھرام گویا کہ صحیح معنوں میں آریوں کی پشت پناہ تھا اور اس کے قتل پر ضرور آریوں کو رنج کرنا چاہیئے تھا اور اسی لئے میں نے اس نظم پر کوئی توجہ نہیں کی جو کہ مذکورہ بالا پرچہ میں لیکھرام کی یادگار میں شائع کی گئی تھی۔ لیکن بعض دوستوں کے اصرار سے کہ اس نظم کے لکھنے والے نے خلاف واقعہ بیان کیا ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ میں نے تین رباعیاں اسکے جواب میں لکھدی ہیں اور وہ ذیل میں درج ہیں مگر ان کے درج کرنے کے پہلے میں اتنا لکھدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آریہ شاعر کی دروغگوئی پر احباب کو تعجب نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس نے لیکھرام کی یادگار لکھی ہے اور اگر وہ اس میں سچ سے کام لیتا تو یادگار کیوں کر ہو سکتی تھی۔ لیکھرام کا کام تو گالیاں دینا اور جھوٹ بولنا تھا پس اسی کے مطابق یادگار قائم کی گئی اور اس طرح نظم کے لکھنے والے نے صحیح اور سچے معنوں میں لیکھرام کی یادگار قائم کی [illegible] کام سے لیکھرام کی تحریروں کا نقشہ کھینچدیا اور یادگار قائم کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ وہ رباعیات جو میں نے اس کے رد میں لکھی ہیں یہ ہیں۔ ؎

چھ مارچ کو لیکھو نے اٹھایا لشکر
دنیا سے کیا کوچ سوئے نار و سقر
تھی موت کے وقت اس کی یہ طرفہ حالت
لب پر تھی اگر آہ تو تن میں خنجر

یہ آریہ کہتے ہیں کہ لیکھو ہے شہید
ایسی تو نہ تھی ہم کو بھی ان سے امید
تھی موت وہ ذلت کی شہادت کیسی
کیا جن پہ پڑے قہر خدا ہیں وہ شہید

لیکھو سے کہا تھا جو۔ ہوا وہ پورا
کیا تم نے وہ دیکھی نہیں مرزا کی دعا
اب بھی کرو انکار تو حیرت کیا ہے
مشہور ہے بے شرم کی ہے دور بلا

(راقم میرزا محمود احمد)

نظم

بحمد اللہ بحمد اللہ نسیم نوبہار آمد — بہ بلبل صد مبارکباد وقت لالہ زار آمد
شب تاریک شد روشن ز نور آن تابان — بسوئے عالم اسلام چو آن شاہسوار آمد
چو آن سلطان رومی سوئے میدان لشکر آور شد — شہ زنگی سوئے ملک عدم اندر فرار آمد
ز نور او ہمہ عالم شدہ چون جنت الماوی — چو آن شاہ جہان در بوستان شاہوار آمد
شہ شہر بقا باللہ مسیح خدا دانی — زہے آن یوسف کنعان با عز و وقار آمد
کہ یعنے سرور عالی نسب محبوب یزدانی — بدنیا مہدی دوراں ز بعد انتظار آمد
فلک شاداں ملک خنداں زمین نازاں زمان خرم — بہ ہر سو نعرۂ شادی ز دشت و کوہسار آمد
ز بحر علم و حلم و عزت و جود و جوانمردی — ضیائے محفل اسلام در شاہسوار آمد
بعالی ہمتی او ز گرداب پریشانی — بزودی کشتی اسلامیان سوئے کنار آمد
بیک تیر نگاہش دشمن دین رسول اللہ — چو مرغ نیم جان افتان و خیزان در نہار آمد
الا اے منکر نادان بترس از قہر ربانی — چو نزدیک تباہیش خدائے کردگار آمد
انا المسیح ام [illegible] اے طالب دنیا — جہان پر نور در تشہان تو گرد و غبار آمد
ببین در کارزار مہدی آخر زمان کیم — چسان آن [illegible] در کارزار آمد
کجا لیکھو کجا آتھم بر ایشان تیرہ شد عالم — جہنم ملحق ایشان ز قہر کردگار آمد
[illegible] — ز خاکت کم بہا و کم قدر مشت غبار آمد
ہمین است آن غلام احمد [illegible] — [illegible] کارزار آمد
کسوف مہر و مہ بر آسمان از بہر تصدیقش — [illegible] استوار آمد
درین گرداب ظلمتہا و سیلاب ضلالتہا — [illegible] آشکار آمد
پے تصدیق تو [illegible] راہ خدا دانی — بقول مصطفےٰ اعلیٰ علم اندر روزگار آمد
ز جور چرخ ناہنجار این مہجور آسیمہ سر — بزیر سایۂ تو دل حزین و دل فگار آمد

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چھاوٹ
سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دارالامان۔

درخواست نماز جنازہ۔ محمد عبد اللہ صاحب

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گئے ہیں لہذا احباب ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھیں۔ راقم ابو یوسف محمد مبارک علی

www.aaiil.org

روشن نشان

ڈوئی کے مرجانے کی خبر ڈاک ٹائپ کے کالمون میں لکھی جاچکی ہے اس جگہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کے ان اشتہارات کے چند فقرات نقل کرتے ہین جو کہ چھاپ کر کثرت سے مشتہر کئے گئے تھے۔

"ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہین جو یسوع مسیح کو خدا بناتا اور اس کا رسول اپنے تئین قرار دیتا ہے ......

اور اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے۔ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائینگے اور دنیا مین کوئی زندہ نہ رہے گا بجز ان لوگون کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لین اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دین۔ ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہین کہ اس کو تمام مسلمانون کے مارنے کی کیا ضرورت ہے، وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیون کر مان لین بالخصوص اسی زمانہ مین جب کہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک مین موجود ہے اور ان میں وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتوین ہزار کے سر پر ظاہر ہوا جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور مین آئے .... سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت مین بادب عرض کرتے ہین کہ اس مقدمہ مین کروڑون مسلمانون کے مارنے کی کیا حاجت ہے، ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانون کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناوین بلکہ ان مین سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کرین کہ ہم دونون مین جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے .... مین نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہین کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ مین اس ملک مین معمولی انسان نہین ہون۔ مین وہی مسیح موعود ہون جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے اگر ڈوئی نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف گزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھون سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے .... "

اس پیشگوئی کے مطابق ڈوئی ذلیل اور مفلس ہو کر نہایت تباہی کی حالت مین مرگیا ہے اس کی ذلت اور تباہی کی خبرین قبل ازین مفصل اخبار مین درج ہو چکی ہین۔

ڈوئی کے مرنے کی خبر سنکر بہت سے مقامات سے مبارکباد کے خطوط حضور مسیح موعود کی خدمت مین آئے ہین جن مین سے بعض کا اقتباس اس جگہ درج کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

شیخ نور احمد صاحب وکیل نے ایبٹ آباد سے کیا خوب لکھا ہے کہ پہلے نشان تو ہند کے واسطے سمجھے جاتے تھے تو اب نشانات کے دائرہ نے امریکہ کو بھی اپنے اندر لے لیا ہے۔

حکیم مقصود علی خان صاحب مشنری آف اسلام دہلی سے تحریر فرماتے ہین۔

از دہلی دفتر مجلہ طبیہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین حضور کو حضور کے بڑے دشمن مسٹر ڈوئی کے ہلاک ہونے کی مبارکباد دیتا ہون۔

حقیقت مین سچائی کے دشمن اسی طرح پائمال کئے جاتے ہین۔ شروع شروع مین خدا ان کو ڈھیل دیتا ہے۔ جب حقانیت کے دشمن یہ خیال کر بیٹھے ہین کہ گویا خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ لیکن خدا ان کو یکدم پکڑ لیتا ہے اور کذب کے فرزند دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہین خداوند عالم اشاعت اسلام مین آپ کی مدد کرے اور آپ کے تمام دشمنون کو جو اس عظیم الشان مقصد مین آپ کے مخالف ہون ان کو آپ کی آنکھون کے سامنے تباہ کرے۔ آمین

بابو محمد حسین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین چند سطور آپ کی اخبار مین اندراج کیواسطے ارسال کرتا ہون۔ امید ہے کہ آپ ضرور درج اخبار کر کے مشکور فرمائینگے۔

"کل مین نے اخبار ٹریبون مین پڑھا ہے کہ کوہ شملہ پر سرخ رنگ کی برف پڑی ہے اور لوگ اسے خونی برف کہتے ہین جو ہین کہ مینے یہ خبر پڑھی میرے دل مین خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کن کن رنگون مین ظاہر ہو رہی ہے۔ افسوس ہے ان لوگون پر جو حضرت جی کو نعوذ باللہ جھوٹا اور مفتری قرار دیتے ہین۔ ماہ فروری اور مارچ مین قریباً تمام پنجاب مین اولے (گڑے) پڑے ہین۔ جس کے سبب اب تک سردی ہو رہی ہے۔ مین نہین خیال کر سکتا کہ مخالف لوگ ثلج والے الہام کے عین حرف بحرف پورا ہونے پر بھی کیا شک کرتے ہین۔ یہ لوگ ہمیشہ کہتے ہین کہ حضرت جی کا کوئی الہام صاف لفظون مین پورا نہین ہوتا۔ کیا یہ بھی پورا نہین ہوا۔ لعنت ہے اس پر جو نہ مانے اس سال نشانات بارش کی طرح برس رہے ہین اور ان کو پورا ہوتا دیکھ کر وجد آتا ہے اور دل مین خیال آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کتنے احسان ہین کہ اس نے ہم کو توفیق دی کہ ہمنے اس شخص یعنے حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا اور اب اللہ تعالیٰ ہم کو یہ بھی توفیق دے کہ ہم اس کی تعلیم پر پورے طور سے کاربند ہون۔ آمین۔

۲۸۔ فروری کی رات کو میرے دل مین گزرا کہ پچھلے سال تو اس رات بھونچال آیا تھا۔ آج رات دیکھین کیا حال ہوتا ہے۔ خدا کی قدرت وہ رات خالی نہین گئی۔ اسی رات حضرت جی کو الہام ہوا کہ سخت بھونچال آیا اور بارش بھی ہوگی سو وہ ۲۔ مارچ کو پورا ہو گیا۔ کیا عبد الحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ اس الہام مین بھی شک کرین گے۔ خدا کی قدرت اس سال دشمنون کو سخت ذلت ہو رہی ہے۔

اے لوگو! کچھ شرم و حیا کرنی چاہیئے۔ آخر خدا کو جان دینی ہے اب بھی باز آجاؤ اور حضرت مسیح موعود کی بیعت مین داخل ہو جاؤ۔ تاکہ وہ رحیم و کریم خدا اپنا عذاب تم سے اٹھالے اور رحم کرے ورنہ یاد رکھو کہ دونون جہانون مین سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

"ڈاکٹر ڈوئی کے مرنے سے جو حضرت جی کی پیشگوئی پوری ہوئی اس سے دل کو نہایت خوشی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو ڈوئی کے مرنے کی پیشگوئی اپنی آنکھون سے دکھائی۔

خاکسار محمد حسین احمدی کلرک دفتر سرکاری وکیل پنجاب

لاہور

www.aaiil.org

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ۔ یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ۔ کما قال واللہ یعصمک من الناس۔ وما وعدہ من العزۃ فی قولہ لہ و للمومنین۔ کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین۔ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاوی وسائلاً فہدی وعائلاً فاغنیٰ۔

وقالوا نعطیک من الاموال ما تصیر بہا اغنی الناس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا۔ فانظر ھل کان فی مقدرتہم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلا۔ واللہ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و بارک وسلم بذکرہ وحبہ وھذہ نعمۃ لا یعلم قدرھا وعظمتہا الا من وفقہ اللہ بہا۔ نعمۃ لا تشبہا نعمۃ من نعم الدنیا والآخرۃ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ الہدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ۔

ومن الخیر الکثیر برزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود۔ وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنہر

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ۔ لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من امن وصلی وزکی وصام وحج

* اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے۔ جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تھا۔ جیساکہ خداتعالے کے قول پاک میں ہے ۔ اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا۔ اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کردیا۔

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ ہم تجھے مال دینگے اور تو سب لوگوں سے غنی ہوجائیگا۔ اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا ۔ کیا کفار عرب کے اختیار وقدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کردیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہوجاتا۔ ہرگز نہیں ۔ قسم بخدا ہرگز نہیں ۔

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کردیا ۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے۔ کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا ۔ سوائے اس کے جس کو خداتعالیٰ توفیق عطا کرے ۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے ۔

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت و ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی ۔ اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا۔

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی۔

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے۔ کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے۔ کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کی مانند ہے ۔ پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے۔ ہر ایک جو ایمان لایا اور جس نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی اور جس نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

www.aaiil.org

وتاب وصبر وتوكل وعلم وعلّم وقرأ واناب وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيدا فى سبيله واتبع فى هذه الامور واجتنب من الكفر والشرك والزنا وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم۔

فلابدان نيل رسولنا وحبيبنا ونبينا مانال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل آن۔

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب فى هدايتهم ونجاتهم

فيايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا فى اتباعه والاقتداء به و امتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهى واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتقربوا حين يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا۔ كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحت ليستخلفنهم فى الارض وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولايزال من امته قوم ظاهرين على الحق لايضرهم من خذلهم ثم انظر فى يومنا هذا فتن الدجال۔ من كثرة الخمر هى جماع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطن۔ واعانة المسيحين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ فى القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم۔ واعطائهم الاموال لطامع كسل و مفلس لايليق للملازمة واتيانهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة۔ وارسال الفتاة فى بيوت الشرفاء۔ وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازواج۔ ثم ارسال الدعاة فى الحضر والسفر والقرى والبوادى والاسواق۔ وبنائهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ۔ ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل فى بيان معائب من اوتى جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطائهم ائمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑہا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقوےٰ اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ مین کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتون میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی اور جہوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کہانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت مومن عورتون پر عیب نہ لگایا اور جہوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے۔ ان سب کے اعمال خیر مین آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالون کے اجر مین کچہہ فرق نہیں۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑہتا ہے۔ کہ آپ کی امت مین سے کوئی آپ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر مین کچھ کمی نہیں واقع ہوئی اور یہ اس لئے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہُوا

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع مین اور اس کی پیروی مین کوشش کرو۔ اس کے حکمون پر عمل کرو اور جن باتون سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجالاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کرین بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر مین سے یہ عطا ربانی ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہین گے۔ جو انہیں ان کے دین مین قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پہر امن پیدا کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم مین سے مومنون کو جو عمل صالح کرین یہ وعدہ دیا ہے۔ کہ انہیں زمین مین اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت مین ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہین گے جو حق کو ظاہر کرتے رہین گے ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پہر دیکھو کہ اس زمانہ مین دجّال کا فتنہ کتنا بڑہا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیون کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتین زینت کرتی ہین اور پہر اپنی زینت کو لوگون کے سامنے ظاہر کرتی ہین۔ حالانکہ عورتین شیطانون کی رسیان ہین پہر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤن اور چورون کی اور ایسے لوگون کی جو مقدمات مین پہانس جاتے ہین اس واسطے مدد کرتے ہین کہ وہ اپنے دین کو چہوڑ کر عیسائی ہوجاوین اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہین نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہین اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہین اور شفاخانے بناتے ہین اور ان مین اس بہانے سے بیمارون کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہین اور نوجوان مسون کو شریفون کے گہرون مین بھیجتے ہین جہان کہ پردہ کے خلاف باتین کہتی ہین اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہین پہر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر مین اور حضر مین اور گاؤن اور جنگلون مین بازارون مین ہر جگہ بھیجتے ہین اور اپنے لکچرارون اور منادون کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہین۔ پہر دیکھو کہ وہ ہزارون ہزار کتابین اور رسالے شائع کرتے ہین۔ جن مین وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گہڑتے ہین۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پہر دیکھو کہ گاؤن کی مساجد کے امامون کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہین تاکہ وہ انجیلون کی (۱) [illegible] دین۔

بکلام منوّر

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ - یاایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ - کما قال واللہ یعصمک من الناس - وما وعدہ من العزّۃ فی قولہ لہ وللمومنین - کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین - ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاوی وسائلاً فہدی وعائلاً فاغنیٰ -

وقالوا نعطیک من الاموال ما تصیر بہا اغنی الناس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا - فانظر ھل کان فی مقدرتہم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلاّ - واللہ -

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم بذکرہ وحبہ وھذہ نعمۃ لا یعلم قدرھا وعظمتہا الا من وفقہ اللہ بہا - نعمۃ لا تشبہا نعمۃ من نعم الدنیا والآخرۃ -

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ - الہدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ -

ومن الخیر الکثیر برزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود - وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنہر ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ - لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من آمن وصلی وزکی وصام وحج

اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے - جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرتؐ کا وعدہ عطا کیا تھا - جیساکہ خداتعالےٰ کے قول پاک میں ہے - اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے - اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا - اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا -

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ آ ہم تجھے مال دیں گے اور تو سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا - اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا - کیا کفار عرب کے اختیار وقدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہو جاتا - ہرگز نہیں - قسم بخدا ہرگز نہیں -

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا - یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے - کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا - سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے - یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے -

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی - اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا -

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا - اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی -

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے - کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے - کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کا [illegible] ہے - پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے - ہر ایک جو ایمان لایا اور جس نے نماز [illegible] جس نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

www.aaiil.org

وتاب وصبر وتوكل وعلم وعلّم وقرأ وانابه وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيدا في سبيله واتبع في هذه الامور واجتنب من الكفر والشرك والزناء وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم -

فلابد ان نقول رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل ان -

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب في هدايتهم ونجاتهم

فيايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا في اتباعه وكلا تتباعدوا عنه وامتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهي واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتدنوا ايمن يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذي اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا - كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولا يزال من امته قوم ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم ثم انظر في يومنا هذا فتن الدجال - من كثرة الخمر هي جامع الاثم - وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطين - واعانة المسيحين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ في القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم - واعطاهم الاموال لطامع كسل ومفلس لا يليق للملازمة وانشاءهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة - وارسال الفتاة في بيوت الشرفاء - وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازواج - ثم ارسال الدعاة في الحضر والسفر والقرى والبوادى والاسواق - وبناءهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ - ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل في بيان معائب من اوتي جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطاهم ائمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم -

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقوے اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ مین کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتون میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی کی اور جھوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بےخبر نیک بخت مومن عورتون پر عیب نہ لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچتا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے تو ان سب کے اعمال خیر مین آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالون کے اجر مین کچھہ فرق نہین۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑہتا ہے کہ آپ کی امت مین سے کوئی آپ کے درجہ تک نہین پہونچ سکتا۔

اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر مین کچھہ کمی نہین واقع ہوتی اور یہ اس واسطے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہوئے

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع مین اور اس کی پیروی مین کوشش کرو۔ اس کے حکمون پر عمل کرو اور جن باتون سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کرین بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر مین سے یہ عطاء الٰہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہین گے جو انہین ان کے دین مین قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پہر امن پیدا کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے تم مین سے مومنون کو جو عمل صالح کرین یہ وعدہ دیا ہے کہ انہین زمین مین اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھہ بدل دیگا۔

اور اس کی امت مین ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہین گے جو حق کو ظاہر کرتے رہین گے ان کا مخالف انہین کچھہ ضرر نہ دے سکے گا۔ پہر دیکھو کہ اس زمانہ مین دجّال کا فتنہ کتنا بڑہا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیون کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتین زینت کرتی ہین اور پہر اپنی زینت کو لوگون کے سامنے ظاہر کرتی ہین - حالانکہ عورتین شیطانون کی رسیان ہین پہر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤن اور چورون کی اور ایسے لوگون کی جو مقدمات مین پہانس جاتے ہین اس واسطے مدد کرتے ہین کہ وہ اپنے دین کو چہوڑ کر عیسائی ہو جاوین اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہین نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہین اور مدرسے بناتے ہین اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہین اور شفاخانے بناتے ہین اور ان مین اس بہانے سے بیمارون کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہین اور نوجوان مسون کو شریفون کے گہرون مین بھیجتے ہین جہان کہ پردہ کے خلاف باتین کہتی ہین اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہین پہر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر مین اور حضر مین اور گاؤن اور جنگلون مین بازارون مین ہر جگہ بھیجتے ہین اور اپنے لکچرارون اور منادون کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہین - پہر دیکھو کہ وہ ہزارون ہزار کتابین اور رسالے شائع کرتے ہین - جن مین وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہین - جسے کامل کلام عطا کیا گیا" صلی اللہ علیہ وسلم - پہر دیکھو کہ گاؤن کی مساجد کے امامون کو یہ لوگ تنخواہین دیتے ہین تاکہ وہ انجیلون کو پڑ[illegible]ون -

www.aaiil.org

دہرم پال کا الٹی میٹم

اول تو بیچاری آریہ سماج کی تعداد اور عمر ہی کیا ہے۔ کے آدی کے پیر شدی - پیراہی سے اس مین اتنے فرقے بن رہے ہین۔ کہ شاید کسی مذہب میں اتنے جلد بنے ہون لیکن اب نئے مہاشہ دہرم پال نے ایک نیا فرقہ بنانے کیواسطے اپنا الٹی میٹم اِندر مین دیا ہے کیون نہو۔ آخر کچھ ان کو بھی حصہ لینا ہی چاہیئے تھا۔ غالباً اب اِندر اپنی روشنی اسی نئے فرقہ کے چند مہاشون پر محدود رکھے گا۔

آریہ سماج کا فخر ماضی پر ہے

مہاشہ دہرم پال یہ لکھکر آریون کی رہی سہی کمر بھی توڑتے ہین کہ آریہ سماج کا مستقبل تاریک ہے۔ موجودہ حالت ناتسلی بخش ہے۔ ہان صرف ماضی دل خوش کن ہے۔ ؎

ان الفتی من یقول ھا انا ذا

لیس الفتی من یقول کان ابی

جوان مردہ ہے۔ جو اپنا موجودہ ہنر دکھائے۔ نہ یہ کہ میرا باپ ایسا تھا اور دادا ایسا تھا

اِندر کا تاریک طرف

اندر نے ایک ہی اشیو مین ایک طرف دکیل حیوانات کا مضمون لکھا ہے۔ جس مین حیوانون کے ساتھہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دوسری طرف پلیگ کے واسطے چوہون کے مارنے کی تائید کی رپورٹ چھاپی ہے۔ کیا چوہے حیوان نہین۔ یا اِندر کہین سے روشن اور کہین سے تاریک ہے۔ آریہ سماج خود فیصلہ کرے

ایک قابل شکریہ آرین ایجاد

لیکھرام نے اسلام کی دشمنی مین گالیون کا کمال حاصل کرکے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ان گالیون کو خنجر کی صورت مین پھر اپنے پیٹ مین داخل کر لیا اور چند گھنٹون مین دم بند کرکے چلتا بنا۔ اس پر آریون کی ڈھٹائی دیکھو کہ آریہ مسافر اور پرکاش اس کی تعریف مین ایک مرثیہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہین۔

نخل ثبوت حق کو برومند کر دیا ✲ میرزا کے قادیانی کا دم بند کر دیا

خوب۔ آریون نے یہ نئی ایجاد نکالی ہے کہ جب کسی کے ساتھہ مذہبی عداوت ہو اور اس کی کسی بات کا مدلل اور معقول جواب نہ دے سکے۔ تو اپنے گھر مین بیٹھ کر پیٹ مین کسی سے (جس کا پتہ نہین لگا کہ کون تھا) چھری کھا کر ہمیشہ کے واسطے اپنا دم بند کر جائے اور پچھلوں کو یہ کہنے کا موقعہ دے جائے۔ کہ دیکھو ہمارے بیرنے مخالف کا دم بند کر دیا۔ گو وہ دم اپنا ہی بند کر گیا ہو اور وہ مخالف زندہ ہی ہو۔ اور اس کے کاروبار مین روز افزون ترقی ہو رہی ہو اور وہ للکار کر کہہ رہا ہو کہ ؎

جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر

ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

ہم آریون کا شکریہ ادا کرتے ہین۔ کہ ہمارا دم بند کرنے کا انہون نے اچھا طریقہ نکالا ہے۔ اور چونکہ یہ ایجاد سودیشی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ سب آریہ اس سے فائدہ اُٹھائین گے۔

آریہ گزٹ کا جھوٹھ

یہ آریہ اخبار ایک نامہ نگار کے بیان پر جو خیر سے دور نہین۔ گورداسپور مین ہی بیٹھے ہین ہائے واویلا مچاتا ہے کہ مرزائی مدرسہ کے چند ہندو طالب علم مسلمان ہوگئے ہین۔ پچھلے زمانہ مین تو ہندون نے کبھی صد تاریخ نہین لکھی تھی پر اس زمانہ مین بھی اگر کوئی ہندو تاریخ نویسی پر کمر باندھے۔ تو غالباً اس کا یہی حال ہوگا جو آریہ گزٹ اور اس کے نامہ نگار کا ہے جب سے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنا ہوئی آج تک اس مین داخل ہونیوالا ایک ہندو بھی مسلمان نہین ہوا۔ اور ہندوؤن کی تعداد گذشتہ سالون مین تو اس مدرسہ مین بسبب تعصب تین چار سے کبھی بڑھی ہی نہ تھی ہان یہان کے ہندوؤن نے جب اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ اس مدرسہ مین ان کے بچون کو تعلیم رواجی عمدہ طور پر دیجاتی ہے اور مذہبی تعلیم کیوقت ان کو رخصت رہتی ہے تو اب چند ہندوؤن نے اپنے لڑکے بھیجے ہین جن کی تعداد اب بھی صرف پندرہ بیس نہ ہوگی۔ تعجب ہے کہ مشن کے مدارس مین طلباء کو انجیل کے گھنٹون مین اور نماز کیوقت مین جبراً بٹھایا جاتا ہے اور جو ہندو شامل نہ ہو۔ اس کو سزا ملتی ہے اور اس کے بالمقابل ہمارے ... مدرسہ مین قرآن شریف اور نماز کے وقتون مین ہندو طلباء کو بالکل رخصت ہوتی ہے۔ پھر مشن مین تو ہزارون ہندو پڑھتے ہین اور اسلام کے ساتھہ یہ عداوت۔ اندھا دھند تعصب کی یہ ایک بے نظیر مثال ہے۔

اشعار مدحیہ از خاکسار محمد عبد اللہ شوپین کشمیر

در زبانہائے مختلف

غلام احمدؐ امامِ ملک دین است

سمی مصطفےٰ غمخوار اُمت

رسول حق بصد انوار تابان

زآیات و براہینش بدنیا

واعطاہ المھیمن کل نور

قد انکسفت لہ شمس السما

وجاء الناس من فج عمیق

الم یاتیک ان وسع مکانک

واما تنل جسیدا اذ رایتنا

وطلع الشمس من افق الکمال

انار الارض والدنیا جمیعاً

سقینا الکاس من عین الوصال

فکم من منکرٍ ظلماً وزوراً

چہ فلمت پوشہ باغم چمن زار

چہ بلبل گلشنس منزالہ دیون

پیولوکو وچھو نور نبوت

بمنہاج نبوت آزادو

یہ بے شک نائب خیر الوریٰ ہے

یہی وہ احمدؐ آخر زمان ہے

آتے آیا ہے اوہ مرج قادیاندی

اگر فردوس بر روئے زمین است

صبا جاوین میرے محبوب دی دل

خدارا از ترحم یک نظر کن

مثیل ذات ختم المرسلین است

نشان غیرت حق برزمین است

ز ایزد رحمۃ للعالمین است

تزلزل تا سراہین وچین است

کہ نازل گشتہ از چرخ برین است

مہ تابان سیہ گشتہ ازین است

نشان حضرت قادر ہمین است

بہ بین امروز با صد زیب و زین است

فقلنا - قدرت یزدان ہمین است

کہ وقتِ لا اُحبُّ الآفلین است

صبا ہم از نسیم عنبرین است

کہ از عرفان رب العالمین است

دل شان پر ز زنگ کفر و کین است

چہا ریحان و نسرین نسترین است

کہ عاشق را ہمین آئین و دین است

نشانِ تازہ بہر منکرین است

ہمین قانون و راہ اولین است

مگر این بلبل باغ برین است

یل با جاہ چون شیر عرین است

گلستان ارم این سرزمین است

ہمین است و ہمین است و ہمین است

بگوئین عاشقِ تو دلحزین است

تمنائے دل زارش ہمین است

ہماری ضرورتیں

افسوس ہے کہ بدر کی قلمی خدمت کا مجھے آپ کے خلافِ توقع بہت دنوں میں موقعہ ملا۔ آیندہ کے لئے دُعا ہے کہ خدائے قادر وکریم ہم سب کو دینی کاموں میں چُستی و مستعدی عطا فرمائے آمین ثم آمین !!

جماعتِ احمدیہ ایک ایسی قوم ہے جس کی قومی ضرورتیں بعض امور میں زمانہ کی دیگر اقوام و ملل سے کچھ نرالی یا جداگانہ بھی ہیں اگرچہ بعض ضروریات اور قوموں کی ضرورتوں کے ساتھ مشترک یا اُن سے مشابہ بھی ہوں چونکہ یہ قوم بفضلہ اس وقت ایک اکیلی ہی قوم ہے۔ جسے دین حق اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کا سچا وارث کہہ سکتے ہیں لہذا یہ خیال کوئی رسمی بات یا کسرِ نفسی و تکلف کے لوازمات سے نہیں بلکہ ایک امر واقعی ہے کہ ہماری قومی ضرورتوں اور مصلحتوں یا اُن کے نشیب و فراز کا صحیح صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے وہی ان کو بہتر جاننے والا اور وہی ان میں ہمارا کفیل و کارساز حقیقی ہے اسباب ظاہری کا واسطہ جو اکثر درمیان میں ہوتا ہے۔ وہ بھی اُسی کی حکمت کا مقتضا ہے۔ پھر اس دُنیا میں ہماری ضرورتوں کا ہم سے بہتر سمجھنے والا ہمارا امام پاک ہے اس سے دوسرے درجہ پر حضرت حکیم الامتہ اور علی قدر مراتب دیگر اکابرِ ملت۔ تاہم میرے خیال میں اپنے اپنے حالات خیالات اتفاقات اور مشاغل و مصالح کے لحاظ سے جماعت کے دیگر اشخاص بھی وقتاً فوقتاً اُن ضرورتوں کا احساس کر سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ قومی ضروریات میں صرف احساس ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ سب سے اوّل ان کا اظہار۔ پھر ان پر متفقہ غور و خوض۔ اور بعد ازاں بہ طریقِ مناسب اُن کے متعلق عملی کوشش بھی ہونی ضروری ہے۔

اپنی سمجھ کے موافق میں بھی احمدی قوم کی چند اہم ضرورتوں کی جانب احمدی بھائیوں اور بزرگان دین کی توجہات عالیہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی توفیق سے جلد تر ان ضرورتوں کے پورا ہونے کا کوئی سامان مہیا ہو جائے۔

قرآن شریف کا انڈکس

الف۔ ہمیں ایک بڑی بھاری ضرورت قرآن کریم کے ایک ایسے انڈکس کی ہے جو احمدی علم کلام کے مناسب حال ہو یعنی حضرت اقدس ؑ کے دعاوی اور ان کی تعلیمات کی تصدیق میں کتاب اللہ کو حوالے دینے میں مدد دے۔ اس کے متعلق احقر نے ایک دفعہ بدر میں چھپنے کو ایک سوال بھیجا تھا۔ جس کا جواب اب تک افسوس ہے کہ نہ اخبار میں ملا نہ پرائیویٹ طور پر۔

خالص احمدی دوکانیں

ب۔ ہماری قومی ضرورتوں میں ایک نہایت توجہ طلب بات یہ ہے کہ دار الامانِ مہدی سے شروع ہو کر ہر شہر و قصبہ میں جہاں کہ احمدی لوگ بستے ہیں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی دوکانیں خالص احمدی سرمایہ سے جاری کی جاویں اور تمام افراد ملت اس بات کا عہد کریں کہ حتے الامکان اپنے بھائیوں سے سودا خریدیں گے اور احمدی دوکاندار بھی جہاں تک اُن سے ہو سکے اس مروت کے جواب میں مروت ہی سے کام لیں یعنے اوّل تو اگر ہو سکے دیگر دوکانداروں کی نسبت بکفائت دیں ورنہ کم از کم عام بازاری نرخ سے گراں قیمت پر تو نہ دیں۔

بہترین ذریعہ معاش کیطرف توجہ

ج۔ ملازمت سرکاری کا تو چنداں مضائقہ نہیں گو ہے وہ بھی آخر ایک قسم کی غلامی ہی جس میں اپنا وقت اپنی قابلیت اور اپنے قویٰ کو تھوڑے سے داموں کے عوض بیچنا پڑتا ہے لیکن پرائیویٹ ملازمتوں سے تو جماعت احمدیہ کے افراد کو بالخصوص حتی الوسع محترز رہنا چاہیئے کیونکہ اس میں بعض اوقات نہایت سوختگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جو مومنانہ بشاشت اور زندہ دلی کے منافی ہے اگر خدانخواستہ یہ پرائیویٹ ملازمت کسی متعصب غیر احمدی کے ہاں ہوئی تو اکثر ایسے موقعے پیش آ جاتے ہیں کہ یا تو دینی غیرت اور اسلامی حمیت کو خیرباد کہہ کر ضمیر فروشی و مداہنت اختیار کی جائے یا تعلق ملازمت کو القط کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی شاید تجارت ہی مومن کے لئے سب سے بہتر ذریعہ معاش ہے کہ جہاں کہیں اُس نے اپنے کلام میں مومنوں کو غفلت سے متنبہ کیا ہے وہاں اکثر یہی ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری تجارت تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے پس احمدی قوم کا خیال منجملہ دیگر اسباب معاش کے زیادہ تر تجارتی کاروبار کی طرف ہی رجوع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے اس میں علاوہ دیگر بہت سے فوائد و فضائل کے آزادی بھی حاصل رہتی ہے۔ جو ایک قابل قدر نعمت ہے۔

احمدی ڈائرکٹری

د۔ باہمی راہ و رسم بڑھانے۔ تبادلہ خیالات کرنے۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانے یا اس سے مستفید ہونے اور بوقت ضرورت امداد و استمداد کرنے کے۔ ا[illegible] ضرورت ہے کہ ایک احمدی ڈائرکٹری تیار کی جائے۔ جس میں وقتاً فوقتاً حسب حاجت اضافہ و تغیر و تبدل ہوتا رہے۔ اس بارہ میں پہلے کئی بار تحریک بھی بڑی گرماگرمی سے ہو چکی ہے لیکن افسوس کہ تا حال کوئی معتدبہ عملی نتیجہ نہیں نکلا۔

احمدی ڈیلی

ھ۔ ایک روزانہ پرچہ بہت ہی قلیل و واجبی قیمت کا ایسا جاری ہونا ازبس ضروری ہے جس میں دیگر اخباری مقاصد و لوازم سے قطع نظر کر کے محض حضرت صاحب کے الہامات۔ ارشادات۔ دار الامان کے اہم واقعات و حالات۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی کارروائیاں وغیرہ اُمور ضروری درج ہوا کریں۔

صنعتی تعلیم اور وظائف

و۔ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیم دستکاری و حرفت کا تا حال کسی مختصر پیمانہ پر بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ قوم کے بچے اگر علوم دینیہ کے محتاج ہیں۔ تو ساتھ ہی کسب معاش کے لئے بھی ان کو کسی نہ کسی فن یا ہنر کی بلا شبہ ضرورت ہے۔ سارے کے سارے طالب علم محض کتابی علم حاصل کر کے زندگی کے مختلف شعبوں میں اطمینان و آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ سوال دراصل نہایت غور طلب ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ جماعت کی مالی حالت عام طور پر سقیم ہے دیگر روز افزوں قومی ضرورتوں کیلئے سرمایہ کا مسئلہ آگے ہی پیش ہے سب سے پہلے اس بارہ میں حضرت صاحب کی صلاح و صوابدید ضروری ہے پھر صدر انجمن کے محترم ارکان اور دوسرے تینوں احمدی آرگنوں کی رائیں۔ جب یہ معاملہ سب کے نزدیک ضروری و قابل توجہ قرار پا جائے تو اول بسم اللہ کسی معمولی کم خرچ شاخ تعلیم سے ہی کر سکتے ہیں۔ حاجات اور سرمایہ کے مصارف خیر بلا شبہ پہلے ہی بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اگر یہ ضرورت بھی تسلیم کر لی جائے تو کیا وجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ توجہ اس پر بھی نہ ہو اگرچہ ابتدائی حالت اور کمی سرمایہ کی وجہ سے ابھی وہ عملی توجہ ظاہر ہے کہ برائے نام ہی ہو گی۔ ہمارے خدا کے خزانوں میں (نعوذ باللہ) کسی بات کی کمی ہے؟ پھر جہاں وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اور بیسیوں قومی ضرورتوں کے سامان مہیا کرے گا۔ اس ٹکنیکل ایجوکیشن کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیگا۔

اگر فی الحال خاص اپنے مدرسہ میں کسی حرفتی شاخ کا اجرا مشکل ہو تو کم سے کم تعلیم صنعتی کے وظائف کا ہی کچھ فکر کیا جائے۔ بشرطیکہ ایسی تجاویز حضرت اقدس کی رائے میں بھی مناسب ہوں

ضروری فہرستیں

ز۔ ایک ایسی مفصل فہرست تیار

ہونے کی بڑی ضرورت ہے، جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع سے اب تک کے تمام الہامات اور پیشگوئیاں ترتیب و تاریخ وار درج ہوں۔ بعض الہاموں اور پیشگوئیوں کی نسبت اکثر یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ یہ سب سے پہلے کب اور کس اشتہار یا رسالہ میں شائع ہوئے تاکہ اُمور زیر بحث میں ان کے اصل الفاظ سے مدد ل سکے۔ یہ ظاہر ہے کہ الہاموں اور پیشگوئیوں کی اصل حقیقت بعد از وقوع ہی کھلا کرتی ہے پس جب تک کہ اصل الہام لفظ بہ لفظ ہمارے سامنے موجود نہ ہو۔ اس کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات کا ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ بجنسہ پورا ہوا یا شروع سے ہی تاویل طلب تھا یا اس کے جامع الفاظ میں مفہوم وقوعی کی مختلف پہلوؤں پر گنجائش تھی۔

دوسری فہرست حضرت اقدسؑ اور دیگر بزرگان ملت کی مشہور و متداول تصانیف کی ایسی تیار ہونی چاہیئے کہ کہ ہر ایک کتاب کے طبع اول کی تاریخ۔ اس کے مضامین مندرجہ کی تفصیل۔ اس کا حجم قیمت۔ مطبع وغیرہ تمام ضروری باتیں درج ہوں۔

اس مختصر مضمون میں یہ چند ضرورتیں میں نے اپنی ناقص رائے کے موافق پیش کی ہیں ممکن ہے کہ دیگر احباب یا بزرگوں کو ان سے اتفاق نہ ہو۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو ضرور ہی اہم تر قومی ضروریات مانا جائے کیونکہ اکابر ملت کے پیش نظر اس وقت جو اور بہت سی ضرورتیں موجود ہیں انہی کے لئے بہترا وقت۔ سرمایہ اور قابلیت درکار ہے۔ ایسی باتوں کا ابھی کہاں نمبر آسکتا ہے لیکن اگر انہیں یا ان میں سے بعض کو واقعی ضروری سمجھا جاوے تو مجھے اُمید ہے کہ احمدی احباب اور بزرگان قوم بقدر ہمت و امکان اون پر توجہ فرماوینگے

ہمارے اخبار کیسے ہونے چاہئیں؟

بدر کے کسی پچھلے پرچہ میں مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے یا شاید اور کسی بزرگ نے یہ مشورہ پیش کیا تھا کہ آیا ہمارے اخبارات خالص جہاں تک مجھے یاد ہے تاحال اس بارہ میں نہ تو اور کسی احمدی دوست کی رائے شائع ہوئی اور نہ ہنوز ایڈیٹر صاحب کا قول فیصل چھپا۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کے اس ناچیز و ناکارہ غلام کو بھی اسی مبارک جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے اور نیز اخباری دنیا کا چند سالہ تجربہ بھی مجھے اس بارہ میں اظہار رائے پر مجبور کرتا ہے لہذا مختصراً اپنے خیالات بغرض غور بزرگان قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

میری رائے میں بالعموم تمام دنیا کے اور بالخصوص اس ملک کے عام واقعات و حالات سے بھی مطلع رہنا احمدی مشن کے پاک اغراض کے منافی نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دیگر دنیوی خبرشتوں سے آگاہی حاصل کرنے کا ذریعہ تو اور اخبار بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ دینی اور خاص کر سلسلہ عالیہ سے متعلق مذہبی و قومی معاملات پر روشنی ڈالنے کا ذریعہ لے دے کے یہی دو تین پرچے ہیں۔ بس میرے خیال میں ہمارے محترم ایڈیٹروں کا دستور العمل یہ ہونا چاہیئے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اب تک قریب قریب یہی رہا بھی ہے کہ احمدی مشن کے اہم تر دینی و قومی مضامین کو مقدم رکھیں اور جب اُن سے کچھ وقت فرصت یا اخبار میں گنجائش دیکھیں تو دیگر اخباری مقاصد پر بھی گاہ گاہ قلم اٹھاتے رہیں۔

حسب ارشاد حضرت اقدس یہ بالکل سچ ہے کہ ان کے غلاموں کی توجہ زیادہ تر امور دین کی جانب ہونی چاہیئے۔ دنیوی اغراض پر اپنا وقت اور دماغ خرچ کرنے والے عام مسلمانوں کی۔ آگے کیا کچھ کمی ہے؟ اس واسطے میں اس بات پر زور نہیں دیتا کہ ہمارے اخبارات اپنا مذاق بدل کر بالکل اہل دنیا کے نقش قدم پر چلنے لگیں لیکن آخر جماعت احمدیہ بھی بفضلہ ایک معقول و مستقل قوم ہے تو اخباری دنیا میں خاص کر اہم ملکی معاملات سے متعلق اس کی بھی کوئی نہ کوئی آواز ... اور متفقہ پبلک اوپنین ہونی ضروری ہے اور وہ ظاہر ہے کہ ہمارے قومی آرگنوں یعنے الحکم۔ ریویو اور بدر ہی کے ذریعہ وجود و ظہور میں آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں جب بنگالی ایجیٹیشن نے سودیشی جیسی مفید و بے ضرر تحریک کو بائیکاٹ کے منصوبوں اور اپنی آتش بیانی و دریدہ دہنی سے خطرناک بنایا اور بدنام کیا تو حضرت اقدس تک کو چرچا بڑھنے پر اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمانی پڑی۔ علی ہذا احمدی آرگنوں کے لئے بھی اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار ضروری تھا۔ پس میرے نزدیک ایسے ”برننگ ٹوپکس“ یعنی گرماگرم معاملات وقت کی نسبت ہمارے اخباروں کا رائے زنی کرنا کسی طرح غیر موزوں نہ ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خواہ مخواہ بغیر ایسے اہم اتفاقات کے ہمیشہ کے واسطے اُن کے ایڈیٹوریل کا کوئی حصہ دنیوی ابحاث کے لئے وقف نہ ہونا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی عام مختصر اور مختلف خبروں کا برابر درج ہوتے رہنا بلاشبہ ضروری ہے تاکہ ہمارے ناظرین امور ملکی یا واقعات ضروری سے آگاہی حاصل کرنے میں بالکل ہی دوسرے اخباروں کے محتاج نہ رہیں۔ والسلام

خاکسار احمد حسین فریدآبادی از امرتسر

ایک اور رائے

ہمارا ہر اخبار اسم با مسمّٰی اخبار ہی ہو اور ضرور ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ احمدی قوم نے ہنوز دنیوی ترقی کی معراج کا منہ نہیں دیکھا ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ آمد کم ہے۔ مذاق خصوصاً کسب معاش کے ذرائع سے بہت ہی مختلف ہیں اور اسلام ہو۔ وہ اسلام جو ہمارا مقدس امام پیش کرتا ہے۔ دینی اور دنیوی بہبودی روحانی اور جسمانی دو خبروں اور برکتوں کا مجموعہ ہے۔ تو کیوں بدر جیسے مقدس کالم ضروریات و تعلیم سلسلہ کے علاوہ دنیا جہان کی خبرں اور طبی مشوروں سے خالی ہوں۔ بدر کے خریداروں کو کسی دوسرے اخبار کی خریداری کی حتے الوسع ضرورت نہ ہونی چاہیئے قوم کی مالی حالت اور ضرورتوں کا احساس بدر کا فرض اہم مقصد ہونا چاہیئے۔ والسلام۔ سید لعل شاہ احمدی برق از پشاور

رسید زر نامہ

۶ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء	۳۶۴	خدا بخش صاحب	[illegible]
۶ " "	۱۱۷۸	خان محمد صاحب	[illegible]
۷ " "	۱۰۳۱	ملک غلام محمد صاحب	[illegible]
۷ " "	۱۵۱۴	مولوی کرم دین صاحب	[illegible]
۷ " "	۱۵۳۶	حسین شاہ صاحب	[illegible]
۸ " "	۱۵۲۴	چودہری غلام حسین صاحب	[illegible]
۸ " "	۱۲۰۱	شیخ محمد تیمور صاحب	[illegible]
۸ " "	۱۲۷	غلام احمد صاحب	[illegible]
۸ " "	۱۰۱۷	نبی بخش صاحب	[illegible]
۸ " "	۱۵۳۱	محمد علی صاحب	[illegible]
۱۱ " "	۱۲۰۳	حکیم الطاف حسین صاحب	[illegible]
۱۱ " "	۱۲۲۷	چودہری نصر اللہ خان صاحب	[illegible]
۱۱ " "	۲۶۷	شیخ محمد جان صاحب	[illegible]
۱۱ " "	۹۶۱	شیخ نور احمد صاحب	[illegible]
۱۱ " "	۱۵۰۳	عبد الواحد صاحب	[illegible]

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے خرید فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ ہر نساید ہی ملے)

نام مصنف وکتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمن ۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصا موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الہام شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے ۔ اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے ۔ تو پھر بس	۸/
سر الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت میں بھی گران نہیں	ا/
اعلام الناس " " "	وفات مسیح ۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے ۔ تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا ۔	۱/
مجموعہ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	ا/
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	ا/
شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کت بک کا جواب	۷/
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں	۲/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	ا/
کامن احمدی	پنجابی نظم الہ داد والی ۔۔۔	۲/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ساکن راہون ضلع جالندھر جنھوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اون سے فایدہ پہونچے ۔ نور الدین

الخطبة
ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس سلسلے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت ایڈیٹر کے نام ہو ۔ ایڈیٹر ۔

~~۲ ۔ میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز ۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا ۔ تقویٰ ودیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ کی خط وکتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو ۔~~

المشتہر حبیب اللہ احمدی ۔ مدرس چھینٹی گاڑہ ۔ ڈاکخانہ سہارن پور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت ۵ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریداروں کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی ۔

درثمین مجلد ۸/ ، ۶/ بلا جلد ۶/ ۔ والسلام ۔ مینجر

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

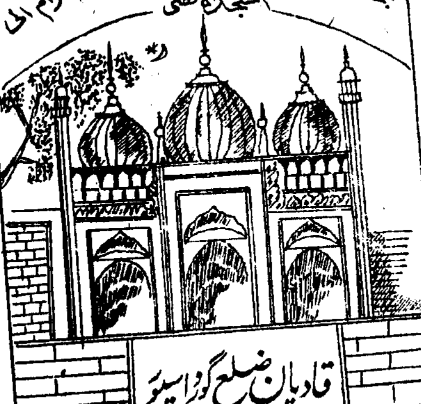

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کاندر دوستان آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

جلد ۶

نمبر ۱۳

۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم بانو گرائی چہار قادیان بینی ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل. بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوہ کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایماۓ بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	عا
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسیدیں اخبار میں چھاپی جاوے گی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

www.aaiil.org

نمبر (۱۳) مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

دنیا مین شراب خوری کس نے پھیلائی لائی مین ایم جونسن صاحب اخبار نیویارک ٹربتھ سیکر مین ایک مبسوط مضمون لکھتے ہین جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا مین شراب خوری پھیلانے والا صرف عیسوی دین اور اس کا بانی اور اس بانی کے پیرو ہین صاحب موصوف کیا خوب لکھتے ہین ۔ جس بانی مذہب کا فخر اس امر مین ہو کہ اس نے صاف پاک پینے کے لائق پانی کو بھی شراب بنا دیا تھا اس کی امت اگر شراب کے مشکون مین غرق نہ ہو جائے ۔ تو پھر ایماندار کیسی ۔ وہ لکھتے ہین کہ نمونہ خود موجود ہے کہ جن ممالک مین عیسائیت کا دخل نہین ہوا ۔ وہان اب تک شراب نہین پی جاتی ۔ کروڑون مسلمان اور چینی اور ہندو اور دیگر اقوام ایسی موجود ہین جو اس بد عادت سے بچی ہوئی ہے لیکن عیسائی بھی سارے کے سارے شراب مین ڈوبے ہوئے نہین ہین بلکہ ان مین صرف پچاس فیصدی متوالے ہین اور باقی پچاس اعتدال کے ساتھ پینے والے یا بالکل تارک ہین ۔ پانی کا شراب بنانے مین یسوع نے نہ صرف اخلاقی گناہ کیا تھا بلکہ خود شریعت اور انبیاء کی مخالفت کی تھی کیونکہ لکھا ہے کہ تو اس پیالے کی طرف نگاہ بھی نہ کر ۔ جس مین کہ شراب چمک رہی ہے " پھر صاحب موصوف ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتے ہین جو عیسائی کہلا کر شراب کی مخالفت مین سوسائٹیان بناتے ہین اور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرتے ہین ۔ عیسائیون کے واسطے جائز ہی کب ہے کہ شراب کی مخالفت کرین ۔

ایک دفعہ کلکتہ کے عیسائی اخبار ایپی فینی مین سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شراب کا پینا جائز ہے ۔ تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہان جائز ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح شراب بھی پیا کرتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے ۔ خوب ۔ جب خداوند کا یہ حال ہے تو چیلے چانٹے جو کرین سب روا ہے ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ یہ قوم کیسی خراب ہے کہ خدا کے نبی کو بھی بدنام کر رہی ہے ۔

سر سے ننگی ہین گرجہ مین گرجاؤن مین عیسائون کے مرد سر سے ننگے جاتے مگر عورتین ٹوپی پہن کر جاتی ہین ۔ یہ مذہبی رسم ہے اور قدیم سے چلی آتی ہے مگر آجکل میم صاحبان کی ٹوپیان اتنی اونچی ہوتی ہین ۔ اور پھر اتوار کے دن بالخصوص زیب و زینت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس واسطے ان کے پیچھے بیٹھنے والون کے آگے ایک دیوار بن جاتی ہے اور پادری صاحب کا چہرہ نظر نہین آتا ۔ اس واسطے امریکہ کے ایک گرجہ مین یہ تجویز ہوئی کہ عورتین بھی گرجہ مین سر ننگی رہا کرین ۔ اس کو پادری صاحب نے اپنے وعظ مین گناہ قرار دیا ہے پر لوگ مانتے نہین اور اس طرح ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا ہے ۔

ثلج والی پیشگوئی ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۷ ۔ فروری ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ مین شہر نیویارک گیارہ انچ برف کے نیچے دب گیا تھا ۔ مین ہٹن کے بازارون مین سے برف ہٹانے پر قریب پچیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا ہے ۔

یسوع انسان تھا یا خدا؟ ایک صاحب جی کینارڈ نام لنڈن کے اخبار اگناسٹک جنرل مورخہ ۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء مین ایک لمبے مضمون مین اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یسوع انسان تھا نہ کہ خدا ۔ وہ لکھتے ہین کہ یسوع جب کہ خدا تھا تو کیا اس کو یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے بچپن ایک ملک کی زبان سیکھے ۔ چھوٹے بچون کی طرح پہلے مفرد الفاظ سیکھے اور وہ بھی غلط ۔ پھر رفتہ رفتہ فقرات سیکھے اور اس طرح تیس سال تک تعلیم حاصل کرنے مین گذارے اور تعلیم بھی وہ جو ایک خاص فرقہ اور ایک خاص علاقہ کے متعلق تھی کیونکہ وہ اس وقت کے دیگر تمام ممالک کے حالات علوم اور زبانون سے ناآشنا تھا ۔ پھر اس تیس سال کی محنت کے بعد تین سال چند یہودیون کے درمیان وعظ کرے اور وہان بھی ڈرتا ڈرتا کبھی پہاڑون مین کبھی کشتیون مین چھپتا رہے اور وہ چھپنا بھی کام نہ آوے ۔ ساری عمر مین بارہ شاگرد بنائے وہ بھی ایسے کہ ایک نے تیس روپے لے کر قاتلون کے حوالے کر دیا گویا کہ یسوع اس کا غلام تھا اور اس کے فروخت کرنے کا حق بھی اس کو حاصل تھا اور دوسرے نے موہنہ پر کھڑے ہو کر لعنت کی اور باقی بھاگ گئے ۔ اور چند یہودیون نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا ۔ کیا یہ قادر مطلق خدا ہے ۔ !!!

اس کے اخلاق کو دیکھو کہ مان کو جھڑکیان دیتا ہے اور اسے ماننا ہی نہین کہ تو میری مان ہے ۔ اس کے شاگرد لوگون کے کھیت مین سے چوری کرتے ہین تو اسے جائز رکھتا ہے بے جان درخت پر بے موسم پھل نہین ہے تو درخت کو گالیان دیتا ہے ۔ کیا یہ خدا رحیم و کریم کے اخلاق کا نمونہ ہے ۔

اس کے تمدن کو دیکھو کہ غریب لوگون کے جانورون کے گلے کے گلے دریا مین ڈبو دیتا ہے ۔ لوگون کے پاکیزہ پانی کو بدل کر شراب بنا دیتا ہے ۔ تاجرون کو مارتا ہے اور ملک کا قانون ناجائز طور پر اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے ۔ کیا یہ خدا ہے ۔ تعجب ۔

اے خدا ہم کو ایسے خداؤن اور ان کے پرستارون سے بچا ۔

ریویو آف ریلیجنز یہ ماہوار رسالہ اس کے لائق ایڈیٹر کے ہاتھون جس محنت اور خوبی کے ساتھ نکلتا ہے اس کی قدر اب یورپ امریکہ مین ہونے لگی ہے بہت سی چٹھیان اس کے حق مین وہان سے آتی ہین اور بعض اخبار فخر کے ساتھ اس کی بعض عبارتین اپنے اخبارون مین نقل کرتے ہین ۔ چنانچہ تازہ ڈاک ولایت مین ہی ایک اخبار نے اس کے مضمون غلامی مین سے ایک حصہ بطور اقتباس کے نقل کیا ہے ۔

وی پی

نہایت افسوس ہے کہ بعض صاحبان کو وی پی کیواسطے بہت عرصہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے جس کا وہ کچھ جواب نہین دیتے اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہین با دب گذارش ہے کہ اس مین کارخانہ کا بہت نقصان ہوتا ہے ایسا نہین کرنا چاہیئے ۔

www.aaiil.org

خوف کا علاج

۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء - امرتسر سے برادر احمد حسین صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا - جس میں دل کے خوف کا علاج حضرت سے پوچھا ہوا تھا - اور لکھا تھا کہ سنا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ۲۵ دن سے پہلے سب لوگ یہاں چلے آئیں اور ڈوئی کے نشان پر مبارکباد تھی - اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں -

زلزلہ سے بچاؤ کس طرح

اور میں نے کسی کو نہیں کہا کہ زلزلہ یا طاعون سے ڈر کر قادیان میں آجائیں - اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں - اور خدا تعالے سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں - اور زلزلہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں - جس سے جانوں کا بہت نقصان ہوگا مگر نہیں معلوم کہ وہ نہایت سخت زلزلہ کب آئیگا - ڈوئی کا مرنا حقیقت میں بڑی فتح ہے - تمام اخباروں میں اسکا ذکر ہے

ایک اور تازہ نشان

ذکر تھا کہ آج کل بہت سے شہروں میں سخت طاعون ہے اور قادیان کے ارد گرد بھی بہت طاعون ہے صرف گاؤں میں نسبتاً آرام ہے - فرمایا - ہر ایک خبر کا نشان نسبتاً ہی معلوم ہوتا ہے - دوسری جگہوں میں قہر الٰہی کی آگ برس رہی ہے مگر جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ "یا اللہ اب شہر کی بلائیں ہی ٹال دے" تب سے قادیان میں گویا امن ہے - یہ بھی ایک تازہ نشان ہے اور سوچنے والوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے -

خواص کی موت کا نشان

ذکر آیا کہ اب تو اخباروں میں بڑے بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبریں آرہی ہیں - فرمایا - یہ اُس الہام الٰہی کے منشاء کے مطابق ہے جس میں خبر دیگئی ہے کہ من الناس والعامۃ یعنے طاعون میں اس حصہ خاص کے لوگ بھی ہلاک ہوں گے اور عام بھی -

عذاب برزخ

ایک دوست کا خط پیش ہوا کہ چکڑالوی ملاں نے اپنا مذہب یہ شایع کیا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو ساتھ ہی روح بھی مرجاتی ہے اور قیامت کے دن پھر ہر دو زندہ کئے جاوینگے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی کو جو پہلے مرا ہے زیادہ مدت تک عذاب ہو اور جو قیامت کے قریب مرے گا اُس کو عذاب تھوڑی مدت ہو -

حضرت نے فرمایا - یہ چکڑالوی کی جہالت کا خیال ہے - یہ اعتراض تو تب وارد ہوسکتا ہے جبکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے واسطے ہو جس سے انسان کے واسطے کبھی بھی چھٹکارا ہونے والا نہیں ہے اور ہمیشہ کے واسطے وہ جہنم میں رہیگا یہ مذہب بالکل غلط ہے اور قرآن شریف اور حدیث کے بالکل برخلاف ہے - قرآن شریف سے یہ امر ثابت ہے کہ ایک وقت عذاب کا گذر کر انسان رفتہ رفتہ عذاب سے چھڑایا جائیگا - خدا تعالے غفور الرحیم ہے - یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ جس انسان کو خدا تعالے نے پیدا کیا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہے اور اُس کی کئی پیشینگوئیوں میں اسکے خلق کا حصہ ہے وہ اُس کو ایسا عذاب دیوے کہ کبھی اسکے واسطے نجات ہی نہ ہو - یہ مذہب تو آریوں کا ہے کہ انسان کے واسطے نجات کبھی نہیں وہ کسی نہ کسی جون میں پڑا رہیگا - لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ لاکھوں کروڑ دانے کیڑے مکوڑے کب تک انسان بنینگے - ایک ایک قطرہ میں صدہا کیڑے پائے جاتے ہیں - آریوں کا پرمیشر کیا دیوالیہ ہے کہ کل جگ آگیا مگر تا حال کوئی صورت الٰہی کی انسانوں کے واسطے پیدا نہیں ہوئی -

نشان ڈوئی کی یادگار

سکرٹری انجمن احمدیہ کا ٹھیاکٹھہ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں :- بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - مبارکباد - حضرت امام الوقت رئیس قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ڈوئی کے ہلاک ہونے کی خبر سن کر تمام جماعت کو خوشی حاصل ہوئی کہ اللہ تعالے نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور ایک کذاب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر دیا - اس جگہ جماعت نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں چندہ بھی جمع کیا ہے تاکہ کوئی یادگار رہ جاوے اور چندہ انشاء اللہ جلدی قادیان بھیج دیا جاویگا ؛

درخواست نماز جنازہ

محمد تقی صاحب مرشد سے اپنے برادر مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں عبد الحکیم صاحب احمدی اپنی مرحوم اہلیہ کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں -

میاں بوڑھے خان شکارپور سے ایک مرحوم بھائی جیون خان کے واسطے دعاء جنازہ کی درخواست کرتے ہیں -

المفتی

۵ - **بچے کے کان میں اذان** - حکیم محمد عمر صاحب نے فیروزپور سے دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اُس کے کان میں اذان کہتے ہیں - کیا یہ امر شریعت کیمطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے -

فرمایا - یہ امر حدیث سے ثابت ہے - اور نیز اُس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں - لہذا یہ رسم اچھی ہے - اور جائز ہے -

۶ - **نشان کے پورا ہونے پر دعوت** - خان صاحب عبد الحمید نے کپورتھلہ سے حضرت کی خدمت میں ڈوئی کی نسبت نشان کے پورا ہونے کی خوشی پر دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت حاصل کرنے کیواسطے خط لکھا - حضرت نے اجازت دی اور فرمایا کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر ایسی دعوت کا دینا جائز ہے -

۷ - **سفری تاجر** - ایک صاحب محمد حمید الدین کا ایک سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں اور میرے بھائی ہمیشہ تجارت عطریات وغیرہ میں سفر کرتے رہتے ہیں کیا ہم نماز کیا کریں -

فرمایا - سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اُس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں - اپنی تجارت کرتا پھرے - یہ تقویٰ کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے آپکو مسافروں میں شامل کر کے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گذار دے -

۸ - **صنعت کفار سے فایدہ حاصل کرنا** - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ جب ریل دجال کا گدھا ہے تو ہم لوگ اسپر کیوں سوار ہوں -

فرمایا - کفار کی صنعت سے فایدہ اُٹھانا منع نہیں ہے - آں حضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا - کہ گھوڑی کو گدھے کے ساتھ ملانا دجل ہے - پس ملانے والا دجال ہے لیکن آپ برابر خچر پر سواری کرتے تھے - اور ایک کافر بادشاہ نے ایک خچر آپ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور آپ اُسپر برابر سواری کرتے رہے -

مبارک - حافظ عبد الرحیم صاحب کلرک و نائب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے گھر میں فرزند نرینہ پیدا ہوا - اللہ تعالے نیک اور عمر والا بنائے -

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ -	ٹائیٹل	صفحہ ۷ -	شعر و سخن
صفحہ ۲ -	ڈاک ولایت	صفحہ ۸ و ۹ -	بقیہ ڈائری
صفحہ ۳ -	خدا کی تازہ وحی الخطبہ ۲	صفحہ ۱۰ -	ثناء اللہ کی تحریر پر ایک نظر
		صفحہ ۱۱ -	سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۴ -	ڈائری	صفحہ ۱۲ -	اشتہارات - رسید زر
صفحہ ۵ - ۶	درس قرآن شریف		

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء - اردت زمان الزلزلہ -

ترجمہ - میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے -

نوٹ - یہ الہام گذشتہ اخبار ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں بھی شائع ہو چکا ہے اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے -

۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء - لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا -

(۲) انی مع الرسول اقوم

ترجمہ - میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا - یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کرونگا -

۲۵ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی -

ترجمہ - ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا - اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے -

(۲) وَاللّٰہِ لَوْلَا الْاِکْرَام - لَھَلَکَ الْمَقَام -

قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا - تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا -

(۳) اِکْرَامًا تَسْمَعُ بِہِ الْمَوْتٰی -

تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا -

(۴) عِلْمُہٗ عِنْدَ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی

ترجمہ اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے -

(۵) لَا تَطَاءُ قَدَمُ الْعَامَّۃِ قَدَمَ النَّبِیِّ

ترجمہ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کرسکتا -

(۶) بَلَغْتُ قَدَمَ الرَّسُوْلِ -

ترجمہ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں -

(۷) اِنِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر - بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں -

۲۷ - مارچ کل واحد منھم تجلی - (۲) انقلب علی عقبیہ - (۳) لقد اثرک اللہ علینا

الخطبۃ ۲

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں - اور ہم ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے - اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے - کہ بذریعہ اخباروں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوی حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرنی اسواسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے - یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

اخبار قادیان - حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں -

اطلاع - اخبار بدر کا کاتب دو تین روز کی رخصت پر گیا تھا - آج ہفتہ ہو گیا ہے واپس نہیں آیا اس اخبار کی کاپیاں کمشکل تمام پوری ہو سکی ہیں قادیان میں کاتب کا ملنا مشکل ہے اسواسطے اگر اگلا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے تو احباب معذور سمجھیں +

www.aaiil.org

بدر ِ معنوی

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

فَصَلِّ ۔ اس میں ف تعقیب کے واسطے ہے۔ کہ معنے جب ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا فرمائی ہے تو اب بعد اس کے تجھے چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے شکر میں نماز پڑھے اور قربانی دیوے۔
یا فَ ترتیب اور سبب کے لئے ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ

فائدہ ۔ اس سورۃ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے۔ مگر زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۔ ومن اعظم شانئیه ردّ الکفرة بما جاء به وجعل ما جاء به من اساطیر الاولین وانه سحر یؤثر۔ وانه قول البشر۔ او شعر او کهانة۔ او یعلمه البشر۔ فهذا سیل بلغ الزبی۔ وبه طمّ الوادی القری۔ فمن تولی الکبر من شانئیه مکیا کان او مدنیا امیا کان او کتابیا وضیعا کان او شریفا حصل له نصیبه وحظه من شنائه والانتقام به علی قدر شنئه وعداوته۔ انظروا الی قریش وعمائد مکة وسادات الوادی۔ والی ارکان مدینة الذین کان الناس ارادوا ان یتوجوهم ملکا واحدا حتی قالوا لیخرجن الاعز منها الاذل۔ فجعل الله سبحانه الخیر کله له صلی الله علیه وسلم حتی قال ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح۔ وقال فی اموالهم فسینفقونها ثم تکون علیهم حسرة ثم یغلبون۔ فهل تری لهم من باقیة۔ فشانئ رسول الله صلی الله بل شانئ خلفائه ونوابه ابتر من کل خیر وهذا ظاهر لا خفاء فیه ما آل الیه امر ابی جهل وابن ابی بن سلول وابی عامر الراهب الذی اسس بناءه علی شفا جرف هار فانهار به فی نار جهنم۔ وذلک طریدا شریدا وحیدا وما حصل لمن خالف الصدیق من العرب ومن خالف الفاروق من کسری وعمال قیصر وملوک مصر ومن خالف عثمان من اهل افریقیه وخراسان ومن خالف علیا۔
ثم من خالف فی زماننا المبارک مجدد المائة الرابعة عشر وزعیمها والمهدی المعهود والمسیح الموعود

تحقیق دشمن تیرا وہی ابتر ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمنی یہ تھی جو آپ کی وعظ توحید کی تردید کی گئی اور آپ کی رسالت جو تعلیم الٰہی اور شفقت علی خلق اللہ کے لئے تھی اس کا ...... انکار کیا گیا اور آپ پر جو کتاب ہدایت کے لئے نازل ہوئی اُس کو رد کیا گیا بلکہ آپ کو کہا گیا کہ یہ صرف کہانیاں ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ تمام بیانات اسکے لئے بشارات اور انذار تھے اور بعض نے کہا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ صرف ایک انسان کا قول ہے۔ کسی نے کہا یہ ایک شاعر ہے جو شعر گوئی کرتا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ ایک کاہن ہے جو کہانت کا کام کرتا ہے۔ اور کوئی بولا کہ کسی انسان نے اس کو تعلیم کی ہے۔ پس یہ ایک سیلاب تھا جو بہت بڑھ گیا تھا اور اس سے وادی بکہ بھر گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے جو کوئی تکبر کے ساتھ بڑھا اُس نے اپنی بدبختی کا حصہ لیا اور اُسکا بدلا پایا خواہ وہ مکی تھا یا مدنی تھا۔ خواہ ان پڑھ تھا اور خواہ اہل کتاب میں تھا۔ خواہ عوام میں سے ہوا خواہ شرفاء میں سے ہوا۔ سب نے اپنا بدلا کافی پایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی قدر کے مطابق اور اپنی عداوت کے درجہ کے موافق اپنا کیا اور بویا اُٹھایا اور ابتر ہوا۔ سرداران قریش کی طرف دیکھو اور عمائد مکہ کی طرف نظر کرو اور اس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دینے تھے اور انھوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفاء ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے۔ پس اللہ تعالےٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کر دی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آگئی ہے۔ اور اُن کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرینگے پھر وہ خرچ بھی اُنکے لئے موجب حسرت ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائینگے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان دشمنوں میں سے کوئی باقی ہے۔

سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپکے خلفاء راشدین اور آپکے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کوئی مخفی بات نہیں۔ دیکھو ابوجہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابو عامر کو دیکھو جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اُسی آگ میں گرایا گیا۔ اور اکیلا آوارہ بیکس اور بےبس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا۔ پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جنھوں نے اہل عرب میں سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر اُن کا کیا حال ہوا جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر اور کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر ان اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انھوں نے کیا پایا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ اور انکا کیا حال ہوا جنھوں نے معاویہ اور بنو امیہ کی تحقیر کی۔

پھر اس کی مثال زمانہ حال میں موجود ہے۔ دیکھو کہ ان لوگوں کا حال ہو رہا ہے جنھوں نے ہمارے اس مبارک زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد اور بشکل مہدی معہود اور مسیح موعود

كراعي- الاترى ليكهرام وشيطان النصارى اثم
وامثالهما كل اخذ بذنبه-
وكذا من دونهم كل شانئ محمد رسول ابتر- و
شانئ خلفائه ابتر من كل خير فيبطل رفع ذكره
بل ذكره بالخير ويبتر اهله وماله اخر الدنيا
والاخرة ويبتر حيوته وصحته وفرصته فلا
ينتفع بها في الدنيا ويتزود بها الاخرة فما
بقيت اذنه داعية للخير وبصره وبصيرة
ناظرة الى السنن الالهية لازدياد الايمان
والمعرفة ومحبة الله ويبتر من الانصار
والاعوان للاعمال الصالحة ويبتر من ذائقة
حلاوة الايمان بان يستر قلبه من الاوابد و
الشوارد- وهذا جزاء من شنأ بعض ما جاء به صلى الله
عليه وسلم لاجل هواه او متبوعه او شيخه او امير
او كبيره- وقد قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله
فاتبعوني يحببكم الله-

فاعطيناك الكوثر مغفرة وتسلية تقوية وقوة في
قلبه صلى الله عليه وسلم وقلب خلفائه ويزيل الجبن
عن انفسهم ليمكنهم الاشتغال بالانذار على تكفير من
خالفهم من جميع العالم من كان واظهار البراءة
عن معبوداتهم فانظر الهبة العظيمة من الواهب
العظيم ولا شك ان هذه الهبة على قدر الموهب العظيم
فباي كتاب بعد الله تبغون وباية سنة بعد سنن الله
تقتدون- رأينا دلائلكم واورادكم ووظائفكم-
وتدبرنا كتاب الله وسنة رسوله فما وجدنا شيئا مما
عندكم ينفد وما عند الله باق- فهل ادعيتكم ولو كان الدعاء
الكبير الذي تعرفون معناه ولا يعرف احد من المتكلم
بمثل الفاتحة او تعوذاتكم كالتعوذ بالمعوذتين- لا والله
بل كلا والله دلائل الخيرات كتاب الله جل وعلى شانه
والسيف القاطع سيف الله سبحانه والمغني كلام الله المغني
بل ما عندكم ليس لقرب بقول الكذاب- انا اعطيناك
الجواهر فصل لربك وهاجر ان مبغضك رجل كافر فان الله
والترتيب فيها اخذ من هذه السورة-

قال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا اليك الكتاب يتلى
عليهم ان في ذلك رحمة وذكرى لقوم يؤمنون. تمت بحمد
الله وحوله وقوته ومنته واحسانه والحمد لله رب العلمين ه

کی مخالفت کی مثال میں آریہ لیکھرام کو دیکھو اور نصاریٰ کے شیطان آتھم کو دیکھو اور لدھیانہ کے سعد اللہ ابتر کو دیکھو
ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے میں پکڑا گیا۔ اور اپنے بدلے کو پا گیا۔
اور ان کے سوائے اور بھی سب دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے خلفاء کے ہر ایک چیز سے ابتر اور
بے نصیب ہیں اور ان کا ذکر خیر کیا جانا بند ہو جاتا ہے اور ان کا اہل اور مال سب ابتر ہو جاتا ہے اور
دین اور دنیا میں نقصان پذیر ہوتا ہے۔ ان کی حیاتی اور ان کی صحت اور ان کی فرصت سب
ابتر ہوتی ہیں وہ ان چیزوں سے نہ دنیا میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ دین میں۔ ان کے
کان ایسے نہیں رہتے کہ وہ خیر کی بات سن سکیں
اور نہ ان کو ایسی بصیرت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی محبت معرفت اور
ایمان میں ترقی کر سکیں اور وہ اس بات سے محروم رکھے جاتے ہیں کہ انکا کوئی ناصر اور مددگار ان کے
اعمال صالح میں ہو اور اس بات سے محروم ہوتے ہیں کہ ایمان کی شیرینی کو چکھ سکیں اور اگرچہ وہ لوگوں میں ہوں
تاہم ان کا دل جنگل بن جاتا ہے آوارہ کی طرح اکیلا ہوتا ہے۔ یہی جزا ان لوگوں کو ملتی ہے جنہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کی بعض عداوت کی اور اپنی حرص وہوا کی پیروی کی سبب
کا حال یہی ہوا خواہ وہ بڑا تھا یا چھوٹا تھا۔ امیر تھا۔ یا غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
ان لوگوں کو کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا
تمہارے ساتھ محبت کریگا۔

پس ہمنے تجھے کوثر عطا کی ہے بخشش اور تسلی کے لئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دل کو اور آپ کے خلفاء کے دل کو قوت ملی اور انکے نفسوں سے کمزوری کو دور کیا گیا تا
کہ ان کو اس امر پر قوت عطا کی جائے کہ اپنے مخالفوں کی تکفیر کریں خواہ وہ دنیا جہان میں کوئی
ہو اور کہیں ہو۔ اور انکے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کریں۔ پس دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بخشش
ہے جو بڑے صاحب بخشش کی طرف سے ان کے حصہ میں آئی۔ اور اس میں شک نہیں
کہ اس موہبت کی عظمت اس ذات کی قدر کے مطابق ہے جو مہدی عظیم ہے پس اللہ
کی کتاب کے بعد تم کس کتاب کو چاہتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے بعد تم کس سنت
کی پیروی کرتے ہو۔ ہم نے تمہارے دلائل اور تمہارے اوراد وظائف دیکھے ہیں۔
اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور اسکے رسول کی سنت میں تدبر کیا ہے پس ہمنے کوئی شئے اس
سے بہتر نہیں پائی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے وہ بڑی سے بڑی
دعا نکالو جسکے تم معنے جانتے ہو مگر کوئی دعا تم فاتحہ کی مانند نہ پاؤگے اور نہ کوئی تعوذ تم معوذتین کے
برابر پا سکوگے۔ ہرگز نہیں بلکہ میں قسم کھاتا ہوں۔ کہ ہرگز نہ پاؤگے
دلائل الخیرات تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہی ہے اور قطع کرنیوالی تلوار اللہ تعالیٰ جل سبحانہ کی تلوار
ہے اور غنی کرنیوالی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کلام مغنی ہے بلکہ تمہارے پاس تو اسکے قریب بھی نہیں جو کذاب
نے ایک قول گھڑا تھا۔ اور کہا تھا ہمنے تجھ کو جواہر عطا کئے ہیں پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور ہجرت کر
تیرا بغض رجل کافر ہے۔ اس کے الفاظ اور ترتیب اسی سورت سے نقل کی گئی ہے اور بے موقع و محل الفاظ
لگا کر ایک سورۃ بنائی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انکے واسطے یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھ پر ایک کتاب نازل کی ہے جو ان پر پڑھی
جاتی ہے اس میں مومنوں کے واسطے رحمت اور نصیحت ہے
اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت اور احسان کے ساتھ تفسیر سورہ کوثر کا حصہ پورا ہوا جو حضرت مولوی
نورالدین صاحب کے قلمی مسودہ سے نقل کیا گیا اور ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ کرکے آپکو دکھلا لیا گیا ہے۔ والحمد للہ رب العلمین

www.aaiil.org

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ - سچ - کان کھولو اور سنو

مسیحا سے جب تک صفائی نہ ہوگی
بلاؤں سے ہرگز رہائی نہ ہوگی

بھلوں کو برا کہنا اچھا نہیں ہے
برائی سے سن لو بھلائی نہ ہوگی

خدا کے ہیں مرسل مسیحا موعود
بغیر ان کے اب حق نمائی نہ ہوگی

اگر تم نہ مانو گے اس کی نصیحت
وہ آئے گی شامت کہ آئی نہ ہوگی

یہ سن لو ارے وقت ہیں آنیوالے
وہ پاؤ گے تکلیف پائی نہ ہوگی

ہیں طاعون نے اب تو ڈیرے جمائے
مگر اس سے جب کچھ صفائی نہ ہوگی

تو حق اپنی چمکار دکھلائے گا اور
کہ پہلے کبھی بھی دکھائی نہ ہوگی

خدا کے نشانوں کی تحقیر کرنا
سنو اس میں کچھ بہترائی نہ ہوگی

چلو اب نہ بے راہ جب راہنما ہے
پھر ایسی کبھی راہ نمائی نہ ہوگی

دکھاتے ہیں وہ راہ تم کو مسیحا
کسی نے کبھی جو دکھائی نہ ہوگی

مذاہب میں باہم وہ جنگ و جدل ہے
کہ ایسی کبھی پھر لڑائی نہ ہوگی

چلاتے ہیں وہ تیغ اس میں مسیحا
کہ ایسی کسی نے چلائی نہ ہوگی

پھرے بھاگتا ان سے ہر سو ہے باطل
ہے وہ مار کھائی کہ کھائی نہ ہوگی

مرا ابن مریم ہوا زندہ اسلام
اب آگے کو اس کی خدائی نہ ہوگی

یہ اسلام کے غالب آنے کے دن ہیں
کسی کو بھی اس پر بڑائی نہ ہوگی

مسیحا کو نصرت ملیگی وہاں سے
کہ منکر کو واں تک رسائی نہ ہوگی

خدا بگڑی امت بنائے گا ایسی
کہ بگڑی ہوئی یوں بنائی نہ ہوگی

تمہارے بھلے کی یہ باتیں ہیں ساری
کبھی ایسی پھر خیر خواہی نہ ہوگی

ابھی وقت ہے چھوڑو بغض و تعصب
سلامت رہو گے تباہی نہ ہوگی

مسلمان مسلمان مسلمان بنو تم
قیامت کے دن روسیاہی نہ ہوگی

ملے گی سعادت تمہیں دو جہان کی
وہ پاؤ گے عزت کہ پائی نہ ہوگی

کرو دین کی خدمت مسیحا کی مانو
بغیر اس کے حاجت روائی نہ ہوگی

یہ مطلب کی ہیں باتیں کام آنیوالی
کہاں ان لو جگ ہنسائی نہ ہوگی

نہیں باز آتے تو سچ مجھ سے سن لو
کہ ایسی کسی نے سنائی نہ ہوگی

دعائیں کرو لاکھ تم سر کو پیٹو
بجز ان کے مشکل کشائی نہ ہوگی

دیگر
(اور سن لو)

صادقوں کو کاذبوں کے ہیں یہ جھٹلانیکے دن
اس لئے حق نے کہا ہیں زلزلہ آنیکے دن

غافلو! تم حق کے فرمانے سے ہو ناراض کیوں
حسب حالت میں تمہارے جب غضب لانیکے دن

تمکو باطل کی حمایت پر ہے جب ناز اس قدر
حق کو ہیں حق کی حمایت پر اتر آنے کے دن

حق و باطل کا ہوا اتنا ہے جب جھگڑا دراز
اس تنازعہ کے ہیں آخر فیصلہ پانیکے دن

شوخیاں ابھی ہیں قوم مسلماں ان دنوں
سنت یشینیاں میں یاد ہیں لالے کے دن

دیکھ لو اعمال خود آئینہ قرآن سے
کیا یہ وہ اسلام ہے جس پر ہیں اترانیکے دن

زلزلے آتے رہے بے شک یہی بات ہے
کاذبوں کے ہیں الٰہی میں پھر سزا پانیکے دن

صادقوں نے جان دیدی صدق کو زندہ کیا
کذب مرجاتا ہے پھر کاذب کے مرجانیکے دن

کہتے ہیں خس کم جہان پاک اک مثل مشہور ہے
ہیں خس و خاشاک کے اب دور ہو جانیکے دن

خود نظر آئیگا جب امت بنی خیر الامم
اب چلو آتے ہیں امت کے سدھر جانیکے دن

اپنی حکمت اور آرا سے خدا کرتے کلام
اب بھی دن تھے مسیحا کے اتر آنے کے دن

انتظاری سے بڑھیگی بے قراری اے عزیز
مرنے والا مر گیا اپنے مرجانے کے دن

خطۂ کشمیر جس کو کہتے ہیں جنت نظیر
اس کا مدفن بن چکا ہے دفن ہو جانیکے دن

دوستی مردوں سے ہے اور ان سے ہے زندوں سے بیر
آ چکے پھر ایسی باتوں سے فلاح پانیکے دن

حق کو خوش کرنے کی راہیں تم کو دکھلائی گئیں
بعد صدیوں کے لئے ہیں یہ رضا پانیکے دن

صلح کے ایام ہیں دیں حق نے تم کو مہلتیں
ہیں یہ گمراہوں کو راہ راست پر لانیکے دن

زندگی پاؤ کلام حق سے اے مردہ دلو
ورنہ پچھتانا پڑیگا تم کو مرجانے کے دن

ان دنوں کی قدر کرنا بات دانائی کی ہے
عقل دکھلاؤ کہ ہیں یہ عقل دکھلانے کے دن

تیرگی نفس سے سمجھے ہو جس کو روشنی
اب مسیح پاک سے ہیں روشنی پانے کے دن

نفس کا جنجال ہے جس کو سمجھتے عیش ہو
چھوڑ دو اس عیش کو لائیگا دکھ پانیکے دن

تم کو قرآن سے ہے ملتی جب حیات طیبہ
کیوں نہیں پاتے اسے جب اس کے ہیں پانیکے دن

تم سے حامد کی یہ ہے اک ناصحانہ التماس
ورنہ سمجھے گا خود وہ یار سمجھانیکے دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

(از تصنیف منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر احمدی بدایونی محرر جنگی نجیب آباد)

جو مضطر صاحب نے نہایت دردناک لہجہ میں ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود کے حضور مسجد مبارک میں سنائی اور آپ نے پسند فرما کر حکم دیا کہ درج اخبار کی جاوے۔

کرتا ہوں شکر اس کا جس نے یہ دن دکھایا
جو مدعا تھا میرا وہ آج میں نے پایا

برسوں پھرا بھٹکتا میں جس کی جستجو میں
جس کی طلب میں کیا کیا رنج و الم اٹھایا

خواہش میں جس کی ہر دم جان حزیں تھی بیکل
پہلو میں دل بھی کیا کیا تڑپا و تلملایا

آنکھیں تھیں جس کی خواہاں دل جس کو ڈھونڈتا تھا
جس آرزو میں میں نے مطلق نہ چین پایا

امید جس کا اب تک دیتی رہی سہارا
وہ وقت دیکھ مضطر آیا قریب آیا

در رد دعائیں جس کی خالق سے مانگتا ہے
اپنوں سے ہو گیا ہے جس کے لئے پرایا

کر صبر تیرا مقصد ہوگا ضرور حاصل
مشہور ہے جہاں میں ڈھونڈا ہے جس نے پایا

یعنی یہ تھی تمنا دار الامان پہنچوں
شوق حصول زیارت تھا اپنا رنگ لایا

جس کیلئے تھی مضطر مضطر کی جان مضطر
حسرت ہوئی وہ پوری حاضر غلام آیا

آنکھوں کو میری دولت ہوئی وہ حاصل آج
جس چاند نے تھا مجھ کو شام و سحر رلایا

مانتا ہوں دل سے ایمان ہے یہ میرا
مرسل ہیں آپ حق کے جو حق تھا کہہ سنایا

www.aaiil.org

بے شک ہیں آپ عیسیٰ بیشک ہیں آپ مہدی
بیشبہ آپ ہیں وہ جس نے جہاں میں آکر
معدوم ہو چکا تھا اسلام ہی جہاں سے
جالاکیوں پر اپنی کرتے تھے ناز کیا کیا
اسباب ظاہری پر تھا اُن کو زعم کیسا۔
غیظ و غضب تعصب کبر و غرور و نخوت
ظلم و زنا خیانت فسق و فجور و غفلت
مامور ہو کے حق کے آئے ہیں آپ جب سے
کیا تاب ٹھہریں منکر آکر مقابلہ میں
جو چاہیں کہلیں دشمن تیرا ہے بول بالا
بتلائے کوئی مجھکو کیا آپ کا بگاڑا
ڈوئی نہ تاب لایا حسرت سے اور دُکھ سے
غارت ہوا قصوری بڑھ بڑھ کے بولتا تھا
کیا سوچتے ہیں منکر یہ خوب یاد رکھیں
روحانیت سے خالی دل اِن کے ہیں سراسر
مانیں نہ مانیں منکر پر آپ نے تو اُن پر
مرزا غلام احمد ہیں پیشوا ہمارے
عیسیٰ کا آسماں سے آنا ہے غیر ممکن
پیارے مسیح دوراں کیا آپ کو سُناؤں
کی شرک ظالموں نے رسم سلام مجھ سے
سرگرم رات دن ہیں ایذا رسانیوں میں
آتا ہے لطف مجھکو اب تو جہادنوں میں
یارب یہ ہے تمنا اس مضطر حزیں کی

وہ آپ ہیں بلاشک تھا جس کا حکم آیا
وحدت کو دی ترقی بدعات کو مٹایا
مخلوق نے دلوں سے خالق کو تھا بھلایا
خواہش نے مال و زر کی دُنیا میں تھا پھنسایا
اس شرک نے دلوں میں تھا سب کے دخل پایا
حرص و ہوس عداوت ہر دل میں تھا سمایا
رنج و ملال و نکبت چاروں طرف تھا چھایا
اُن سب کا کذب تو ڑا سیدھا چلن بتایا
جو جو ہوا مقابل نیچا اُسے دکھایا
کس نے ہے خاک اڑا کر منہ چاند کا چھپایا
آخر مخالفوں نے سر اپنا ہی تو کھایا
ناکام ہو کے آخر منہ خاک میں چھپایا
اللہ نے دشمنی کا اسکو مزا چکھایا
پکڑیگا اُس کو خالق جسنے ہے حق چھپایا
لاکھوں نشان دیکھے جھوٹا مگر بتایا
اتمام کر دی حجت حق کی طرف بلایا
ہم کو طریقہ سچا اسلام کا سکھایا
مانو کہا ہمارا آنا تھا جس نے آیا
جب مخالفوں نے اخفر کو ہے ستایا
گمراہ نام رکھا کافر مجھے بتایا
اپنے کرم سے مجھکو اللہ نے بچایا
پایا ہے جینے جو کچھ وہ آپ ہی سے پایا
سر پر ہو تا قیامت بس آپ کا سایا

بقیہ ڈائری

مہمان کا حق ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اسواسطے میں اُس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

بے تحقیق فتویٰ فرمایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے سلسلہ کے متعلق علماء زمانہ نے بے دیکھے سمجھے فتویٰ دیدیا اور ہم کو نصاریٰ سے بھی بدتر لکھا۔ ان کو چاہئیے تھا کہ پہلے ہمارے حالات کی تحقیقات کرتے۔ ہماری کتابیں اچھی طرح سے پڑھ لیتے۔ پھر جو انصاف ہوتا وہ کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ ابتک اسلام کی حالت سے غافل ہیں۔ گویا ان کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام کس شکنجہ میں پڑا ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت بھی اس وقت خراب ہے اور بیرونی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔

وفات مسیح سارا زور اِن لوگوں کا اسبات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ یہ بات تو قرآن شریف میں لکھی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر شہادت دی ہے کہ میں ان کو مردوں میں دیکھ آیا ہوں۔ قرآن شریف میں پہلے توفی کا لفظ ہے اور رفع اُس کے بعد ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ ماننے میں اسلام کو کیا فایدہ حاصل ہے۔ سوائے اسکے کہ عیسائیوں کے جھوٹے خدا کو ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے اور عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یسوع کو زندہ ماننے کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک لاکھ مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ تو آزمایا جا چکا ہے۔ اب چاہئیے کہ دوسرا نسخہ بھی چند روز آزمالیں۔ جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تھے قاعدہ ہے کہ جب ایک دوائی سے فایدہ حاصل نہ ہو تو انسان دوسری کو استعمال کر لے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائیت کو مٹانے کے واسطے اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں کہ جس وجود کو وہ خدا بناتے ہیں اُسے مردوں میں داخل ثابت کیا جاوے۔ پہلے پادری لوگ قادیان میں بہت آیا کرتے تھے۔ اور خیموں میں ڈیرے لگاتے تھے اور وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر جب سے ہم نے یہ دعوے کیا ہے انھوں نے قادیان آنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا ہی لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بڑے مجمع میں مسیح کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک بڑا لیکچر دیکر حضرت مسیح کی فضیلت آنحضرت پر ثابت کرنی چاہی تھی۔ تب کوئی مسلمان بھی اُس کا جواب نہ دے سکا لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب نے اُٹھکر جواب دیا اور کہا کہ قرآن شریف اور انجیل ہر دو سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے معجزات دکھانے والے ابتک موجود ہیں۔ اس سے بشپ لاجواب ہو گیا اور اُس نے ہماری جماعت کے ساتھ گفتگو کرنے سے بالکل گریز کیا۔ ہمارے اصول عیسائیوں پر ایسے بیخبر ہیں کہ وہ ان کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی لوگ بڑے بدقسمت ہیں جو ترقی اسلام کی راہ روکتے ہیں۔ عیسائیوں کا تو سارا منصوبہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے جب کہ ان کا خدا ہی مرگیا تو پھر باقی کیا رہا۔

وقت بہار اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں اب اُس کا خزاں گزر چکا ہے اور اب اُسکے واسطے موسم بہار ہے۔ ان مع العسر یسرا۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ مگر ملاں لوگ نہیں چاہتے کہ اسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ اسلام کی حالت اس وقت اندرونی بیرونی سب خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ظاہری سلطنت اسلامی جو کچھ ہے وہ بھی نہایت ضعف کی حالت میں ہے اور اندرونی حالت یہ ہے کہ ہزاروں گرجاؤں میں جا بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ جب یہ حالت اسلام کی ہو چکی تو کیا وہ خدا جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون۔ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ اب بھی اسلام کی حفاظت کرے۔

صدی کا سر فرمایا۔ آں حضرت صلی اللہ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ

www.aaiil.org

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ صدی سے ۲۵ سال گذر گئے۔ یعنی پورا چوتھا حصہ صدی کا طے ہو گیا ہے اب بتائیں کہ وہ مجدد کون ہے اور کہاں ہے۔ ہم سے پہلے سب لوگ اس مجدد کے منتظر تھے بلکہ صدیق حسن خان کا یہ خیال تھا کہ شاید میں ہی بن جاؤں اور عبد الحی لکھنو کے والے کا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر اپنے خیال سے کیا بنتا ہے۔ جب تک خدا کسی کو نہ بنائے کون بن سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ کسی کام پر مامور کرتا ہے وہ اُس کو عمر عطا کرتا ہے۔ اُسے اُس کے کام کے واسطے توفیق عطا کرتا ہے اُس کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ اپنے خیال میں ہی مر کھپ جاتے ہیں۔ اور ان سے کچھ بن نہیں سکتا۔ کوئی جھوٹا تحصیلدار بھی بنے تو دو چار روز کے بعد گرفتار ہو کر جیل خانہ میں چلا جاتا ہے چہ جائے کہ کوئی خدا کی طرف سے مامور اپنے آپ کو کہے حالانکہ وہ مامور نہ ہو۔

امام

ذکر ہوا کہ چکڑالوی کا عقیدہ ہے کہ نماز میں امام آگے نہ کھڑا ہو بلکہ صف کے اندر ہو کر کھڑا ہو۔ فرمایا۔ امام کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ آگے کھڑا ہو۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ شخص جو دوسرے کے آگے کھڑا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی زبان عربی سے بالکل جاہل ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ

۱۹ مارچ ۱۹۰۹ء۔ فرمایا کہ ڈوئی کے ساتھ کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا نہ تھا بلکہ وہ مذہب عیسوی کا اس زمانہ میں ایک ہی پیغمبر تھا اور تمام دُنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے واسطے دعا اور کوشش میں مصروف تھا۔ پس اُس کی ہلاکت سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ ہو گیا ہے۔ وہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کریگا وہ خنزیر یہی ڈوئی تھا۔ اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اُس کے مرنے کی تاریں فوراً تمام دنیا میں دی گئی تھیں۔ اور صدہا اخباروں میں اُس کا ذکر چھپا کرتا تھا اور سب لوگ اُسے بخوبی جانتے ہیں۔ لیکھرام وغیرہ کے حالات تو اسی ملک میں محدود تھے اور ممکن ہے کہ انکے متعلق پیشگوئی اور پھر ان کی موت کی خبر ان ممالک میں نہ پہنچی ہو مگر اس کے متعلق کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکھرام تو صرف پنجاب اور بعض علاقہ جات ہند میں مشہور تھا ورنہ ایک گمنام اور بے نشان آدمی تھا لیکن ڈوئی کے نام اور حالات سے یورپ اور امریکہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اُس نے ایک دفعہ دنیا کے گرد دورہ کیا تھا۔ اور ہند کے جزیرہ سیلون میں بھی آیا تھا جو شخص ایسے عظیم الشان نشان کا بھی انکار کرے وہ بہت ہی بے حیا ہوگا اور اُس کا جُرم قابل عفو نہ ہو گا۔ قدرت خدا اُدھر ڈوئی مرا اِدھر بذریعہ الہام ہمکو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ اور ساتھ ہی الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِین۔ یہ اُس مباہلہ کی طرف اشارہ تھا جو اُس کے اور میرے درمیان ہو چکا تھا کہ خدا نے صادق کو فتح دی۔

کیا لیکھرام زندہ ہے

ذکر تھا کہ ایک آریہ کہتا تھا کہ ہم لوگ تناسخ کے قائل ہیں ہم میں کوئی مرتا نہیں۔ اور لیکھرام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ لیکھرام نے جب خود مباہلہ کیا تھا۔ اپنے پرمیشر کے آگے وید پیش کر کے فیصلہ چاہا تھا کہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور میرے حق میں پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال میں مرجائینگے اور میں نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مرجائے گا۔ تو پھر جب وہ اس مباہلہ کے نتیجہ میں مر گیا اور اپنی موت سے خود شہادت دے گیا کہ اسلام سچا ہے اور وید جھوٹے ہیں تو اب اُس کو زندہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اگر بہر حال تناسخ ہی درست ہوتا تو پھر بھی کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کس کیڑے یا چرندے یا چار پایہ کی جون میں ہے اور کس عذاب اور دکھ میں گرفتار ہے۔

کن ویدوں پر آریہ عاشق ہوئے

فرمایا تعجب ہے کہ آریہ لوگ ویدوں کے کیوں شیدائی بنے پھرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی معجزہ ہے۔ نہ کوئی نشان ہے نہ کوئی عمدہ تعلیم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اُس کو دیکھا نہیں۔ اُس کو پڑھا نہیں ان کے بڑے بڑے پنڈت اس کے فہم سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اول تو سنسکرت خود مردہ زبان ہے پھر ویدوں کی سنسکرت اور بھی نرالی ہے۔ باوجود اس قدر جہالت کے یہ لوگ شوخیاں دکھاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شوخی اچھی نہیں ہوتی اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ اپنی شوخیوں سے ہی آدمی مارا جاتا ہے۔

کثرت ملاقات کے برکات

سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ ایک جگہ مخالف مولویوں کے ساتھ مباحثہ کرنے گئے ہیں۔ فرمایا۔۔۔۔ مباحثات کا حق ان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ ہماری ملاقات سے بہت تھوڑا حصہ لئے ہوئے ہیں اور ان کو ہماری صحبت میں رہنے کا اتفاق بہت تھوڑا ہوا ہے اور جو ہوا ہے اُس کو بہت مدت گذر چکی ہے۔ یہاں دن رات نئے دلائل پیدا ہوتے ہیں صرف کتابوں کے دیکھنے سے کام نہیں چلتا بلکہ حاضری شرط ہے کیونکہ علم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے (حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا)۔ ہاں یہ حق آپ کو پہنچتا ہے کیونکہ آپ کی توجہ دن رات اسی کام کی طرف ہے۔ پُرانی باتیں بھی آپ کے ذہن نشین ہیں اور تازہ باتیں بھی آپکے دماغ میں ہیں۔ اور آپ کو اس سلسلہ کے امور اور دلائل سے اچھی طرح واقفیت ہے۔ جب تک ایسا آدمی نہ ہو جس سے خطرہ ہے کہ لاعلمی کے سبب کہیں ٹھوکر کھائے۔

فری میسن

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُسکے فری میسن ہونے کے سبب اُس کی قوم اُس پر ناراض ہے۔ فرمایا۔ اس ناراضگی میں وہ حق بر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسن میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

نبی کریم کا سلام

۱۰ مارچ۔ فرمایا یہ عجب بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مسیح موعود کو سلام کہا ہے اور وصیت کی ہے کہ مسیح موعود کو میرا اسلام کہہ دینا۔ اب اگر آنے والا مسیح وہی ہے جو آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہے تو وہ تو خود نبی کریم کے پاس سے ہو کر دُنیا میں آئیگا۔ چاہیئے تھا کہ وہ نبی کریم کی طرف سے سلام لیکر مسلمانوں کے پاس آتا نہ یہ کہ جب وہ یہاں آوے تو اس جہان کے لوگ اُس کو آں حضرت کا سلام پہنچائیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "در گھر سے میں آؤں اور خبریں تم سناؤ"۔ آں حضرت کا یہ سلام پیغام صاف بتلاتا ہے کہ وہ اُمت میں سے پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس کی ملاقات آں حضرت کیساتھ نہیں ہوئی۔

ثناءاللہ کی تحریر پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مخدومی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا۔ جب مین نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو مین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریرون پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہین ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ قرآن کریم مین واعرض عن الجاھلین کا ارشاد صادر ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرزا صاحب کی پیشگوئیون کی پڑتال کرنی چاہیئے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جاوے۔ بادی النظر مین مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیشگوئیون پر جرح وقدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل و دیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہین آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال مین کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیشگوئیون کی جانچ اور پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا۔ مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے۔

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بعض میرزائی افراد متردد ہو گئے۔ اور یہ نہین سوچتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مین بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے۔

اسی طرح وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا مخفی رجوع الی الحق معتبر نہین؟ اور یہ نہین جانتا کہ قرآن کریم مین یکتم ایمانہ موجود ہے

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ مین تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہین جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے متعلق ہے۔

وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہین کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہین رہا۔ کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتین ہون تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آتھم کا خوف واضطراب بلحاظ مصائب وآوارگی بذاتہٖ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا۔

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل کی ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہین سمجھ سکتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا۔

غرضیکہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے۔ جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے۔

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ مین مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہٖ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لین کہ اس کے وہ اعتراضات شائد کسی علمی طاقت پر مبنی ہون لہٰذا خاکسار ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے، وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہین کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہین تسمی کا یسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنے دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ مین صدہا فصیح بلیغ عربی کتابین دنیا مین شائع کی ہون تو اس کی طرف ایک ادنیٰ اور خفیف سی غلطی کو منسوب حماقت اور نادانی ہے اور ایسے نقات کا تخطیہ صرف جہالت ہی نہین بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے۔

اعتراض کرنے کے لئے بے ہودہ باتین بنانا کوئی نئی بات نہین۔ کفار کا قدیم سے یہی طریق ہے۔ مگر فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ کی تحدی کا عہدہ برآ ہونا محال اور ناممکن ہے۔

امرتسری منکر کا یہ عذر کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر عربی نویسی کا کام کوئی مشکل نہین۔ اگر ہم کو اسباب۔ منشی پریس وغیرہ میسر ہوتا تو ہم بھی کر دکھاتے یہ بات بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ کفار اشرار نے لونشاء لقلنا مثل ھذا کہدیا تھا۔

عجیب بات ہے کہ جس قسم کے اعتراضات کفار اشرار نے حماقت سے قرآن کریم پر کئے ہین بعینہٖ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ کمزور اعتراض میان ثناءاللہ صاحب نے اعجازی قصیدہ پر کئے ہین چنانچہ بعض احمقون نے قرآن کریم پر من حیث اللفظ اعتراض کیا ہے کہ مقالید جمع اقلید کی ہے اور یہ کلید کا معرب ہے، اور استبرق۔ ستبر کا معرب ہے، اور سجیل سنگ گل کا معرب ہے، حالانکہ قرآن کریم بلسان عربی مبین کا دعویٰ کرتا ہے اور من حیث الاعراب ثناءاللہ کی طرح یہ اعتراض کیا ہے کہ ان ھذان لساحران مین ھذین اور المقیمون چاہیئے۔ پہلے مسئلہ مین اسم انّ پر معطوف قبل از مضی جملہ ہے۔

قواریرا قواریرا۔ سلاسلاً۔ اغلالاً مین منع صرف ضروری تھا اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ آیات متشابہات گول مول موجب اغوا رخلق ہین جیسا کہ ثناءاللہ کہتا ہے کہ میرزا جی کے الہام گول مول ہوتے ہین۔ اور ایک اعتراض یہ بھی ہوا ہے کہ تکرار لفظی اور معنوی دونون معیوب اور قرآن کریم مین موجود ہین۔ بے فائدہ بار بار فبای آلاء ربکما تکذبان اور مضامین کا تکرار ہے۔ اور جیسا کہ مولوی ثناءاللہ آتھم کی پیشگوئی مین تناقض تبلاتا ہے۔ ایسا ہی ثناءاللہ کے عینی بھائی، قرآن کریم پر تناقض کا عیب لگاتے ہین۔ لا یسئل عن ذنبھم انس ولا جان۔ ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمون۔ اور پھر فلنسئلن الذین ارسل الیھم ولنسئلن المرسلین ہین اور لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون۔

اور اس سے بڑھکر ان نادان مولوی فاضلون نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وما علمناہ الشعر کا دعویٰ درست نہین۔ قرآن مجید مین اشعار ہین۔ چنانچہ

بحر طویل صحیح۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔

فعولن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ مفاعیلن

بحر طویل مجزو۔ منھا خلقناکم وفیھا نعیدکم۔ فعلن مفاعیلن فعولن۔ مفاعلن۔

بحر مدید۔ واصنع الفلک باعیننا۔ تقطیع اس کی کرلو

بحر بسیط۔ لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً " " "

بحر وافر۔ ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مومنین۔ " " "

۱۱ بحر کامل ۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم
تقطیع اس کی کرلو۔

۱۲ بحر ہزج ۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا ۔ تقطیع اس کی کرلو

اب ہم مولوی ثناء اللہ سے نہایت متانت کے ساتھ دریافت کرتے ہین کہ کیا آپ کے اعتراض اسی قبیل سے نہین کہ جس قبیل سے ان نادان اور کج فہم منکرین کے اعتراضات ہین بلکہ اگر نظر غور و تعمق سے دیکھا جاوے تو آپ کی نکتہ چینی زیادہ قابل افسوس ہے بجائے اس کے کہ آپ میرزا جی کی غلطیان نکالتے ۔ آپنے اپنی سادہ لوحی اور تنگ ظرفی کا اظہار کیا۔

فکنت کالساعی الی مثعب
موائلاً من سبل الراعد

۱ مواہب الرحمٰن مین ثلاثة حماماً پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ثلاثة کی تمیز جمع مجرور ہونی چاہیئے ۔ منصوب کیون ہے ۔ ج اور کچھ نہین تو کم از کم مفصل زمخشری کو دیکھو ۔ وقد قالوا ثلاثة اثوابا ۱۲ قال الشاعر ۔ اذا عاش الفتی مائتین عاماً ۔ فقد ذھب اللذاذة والفتاء

۲ جریدة ۔ تبھی الحکم مندرجہ مواہب تسمی چاہیئے کیونکہ جریدہ مونث ہے۔

ج ۔ ایک فصیح شاعر کا شعر جس سے رضی نے استشہاد کیا ہے یہ ہے فلا مزنة ودقت ودقہا ولا ارض ابقل ابقالہا ۔ آپ بھی غالباً جانتے ہون گے کہ لفظ ارض مونث ہے پھر ابقلت کیون نہ کہا اور اگر ارض کی تاویل مکان کر دیگے ۔ تو جریدة کی تاویل کتاب ہے۔

۳ قصیدہ اعجازیہ سے بہت سے اشعار نقل کرکے یہ بتایا ہے ۔ کہ قصیدہ کا مجری مرفوع ہے جیسا ایا ارض مد تقدفک مدمر اور پھر بعض اشعار مین رفع سے کسرہ کی طرف انتقال کرنا پڑتا ہے اور بعض اشعار مین رفع سے فتحہ کی طرف ۔ اور پہلے قسم کا عیب قافیہ مین اقواء کہلاتا ہے اور دوسری قسم کا اصراف یا اسراف۔ ....

ج ۔ مفصل اور مبسوط کتابین اگر نہین پڑھ سکتے ۔ تو رسالہ عروض با قافیہ صفحہ ۱۴۳ ۔ جہان عیوب قافیہ کو ذکر کرکے لکھا ہے کہ ھذہ العیوب واجبة الاجتناب غیر الاقواء فانه جایز۔

اور پھر الوشاح شرح عروض المفتاح مین ......
کن الاقوی مذھب یونس وسیبویه فیشمل الاصراف ایضاً قال ابن القطاع اما المرفوع مع المجرور

فکیف وجدته ...... وجوزہ ابن جنی مع استقباحه وھو مع کثرته حتی قال الاخفش لا یکاد یسلم منه شاعر ۱۲

اخفش جیسا امام لا یکاد یسلم منہ شاعر کا فتوی دیتا ہے تو کسی بزاخفش کی نکتہ چینی کیا وقعت رکھتی ہے۔

۴ وان تضاء اللہ ما یعطی الفتی
له خافیات لا یراھا مفکر

اس شعر مین سقم معنوی تبلایا ہے کیونکہ مفکر کا کام رویت نہین بلکہ فکر ہے۔

ج ۔ ولما سکت عن موسی الغضب اس مین یہ کہدو کہ غضب کا کام سکون ہے سکوت نہین ۔ اور انا لما طغی الماء ۔ مین پانی کا کام علو اور ظہور ہے طغیان نہین ۔ اور عذاب یوم عقیم مین عقیم یوم کے مناسب نہین بلکہ التی لا تجی بولد کے مناسب ہے ۔ اور والصبح اذا تنفس ۔ صبح کا کام انتشار ہے اور لا تجعل یدک مغلولة ۔ ید کا کام امساک غیر شاہد ہے ۔ غل شاہد نہین۔

واذا غربت تقرضھم ذات الشمال ۔ سورج کا کام قرض نہین۔

اسی طرح محاورات عرب ہذا جناح الحرب وقلبہا وھولاء رؤس القوم وعیونھم وھذا انف الجبل وبطن الوادی ۔ ۔ ۱۲

ناظرین یہ ہے نمونہ مولوی فاضل صاحب کی علمی وسعت کا اس کندہ ناتراش کو اتنا بھی معلوم نہین کہ فصحا اور بلغا مبالغہ کی تراکیب کو کس کس پیرایہ مین ادا کرتے رہین۔

۵ وما لک تختار السعیر وتشمر ۔ مال سے ہے اور اس پر واو غلط ہے کیونکہ کافیہ مین لکھا ہے والمضارع المثبت بالضمیر وحدہ۔

ج ۔ صرف کافیہ پڑھکر آپ شیخ چلی بن گئے حالانکہ رضی مین صاف لکھا ہے ۔ وقد سمع قمت واصک وجھه وذلک انہا اما جملة وان شابھت المفرد واما انہا بتقدیر وانا اصک فتکون اسمیة تقدیراً (۲) تو کم از کم وانت تشمر ان لیجئے۔

۶ نری برکات نزلوھا من السماء مین نزلوا کا فاعل مذکور نہین ۔ یہ سقم معنوی ہے۔

ج ۔ یترک ذکر المسند الیه اذا کان المسند لا یصلح الا له حقیقة ۱۲

برکات کا نازل کرنیوالا اذہان مین مستحضر و مرکوز ہے۔ اس کی نظیر مفعول مین انا انزلناہ فی لیلة القدر

۷ ویھدی الی اسرارھا ویفسر ۔ مرجع ضمیر اسد کونسا ہے۔

ج ۔ یہ آپ کو کس نے کہا ۔ مرجع ضمیر مصدر غیر صریح ہے اس مسئلہ کو شرح ملا جامی مین دیکھ لو۔

(باقی آیندہ ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

نوٹ ۔ مجھے تو امید نہین کہ اب بھی مولوی فاضل کچھ شرم و حیا سے کام لین ۔ کیونکہ اب اہل حدیث کہلاتے ہین ۔ اور فاصنع ما شئت پر عمل ہوگا۔

کمترین خادم حضرت مسیح موعود عبد اللہ احمدی
ساکن کشمیر شوپین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صحت خلاف الطبیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

نظام الدین صاحب ۔ سیٹری کلان ۔ ضلع گوجرانوالہ
صدر الدین صاحب رتنکار راجپہیان ضلع گورداسپور
میان صمندا صاحب " " " "
حافظ حسن دین صاحب " " " "
احمد شاہ صاحب " " " "
میان دین محمد صاحب " " " "
ہاجرہ بی بی " " " "
میان الہ بخش صاحب " " " "
جیون بی بی " " " "
میان عبد العزیز صاحب " " " "
غلام قادر صاحب کریم پور ۔ ضلع جالندہر
میان محمد علی صاحب پوسٹ مین راؤ خانا لزالی (لائل پور)
لال دین صاحب سودیکے گورایہ ڈاک خانہ چونڈہ (سیالکوٹ)
جلال الدین صاحب " " " "
میان محمد رمضان صاحب " " " "
میان دولا صاحب " " " "
روشن دین صاحب " " " "
سکر دین صاحب " " " "

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے ۔ اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق پر چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی ۔ اس کے دوسو صفحے ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہو گی اب موقعہ ہے ۔	[illegible]
الوصیۃ " " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔	۲/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر ۔ جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین دیا ہے ۔	۲/
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔	۸/
نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸/
جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	/۰
نظم مستورات	پنجابی نظم	/۰

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — ۶
شرح تہذیب الکلام — عا
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض — ۴ر
الہدیۃ السعدیۃ مسیح موعود کے بارہ مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصرین و غزالی و ابن العزلی والاشعری — ۵ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے ۔ نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم ۔ ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست معتمد معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین ۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمادین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی ۔ اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر ۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے ۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت بمبلغ صر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲/ علیحدہ ۔ لیکن خریدار بدر کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی ۔ درثمین بے جلد ۶/ مجلد ۸/ ۔ والسلام ۔ مینجر

رسید زر

۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۰ احسن محمد خان صاحب عہ/
۱۱ " " " نمبر ۱۹۲ فضل الہی صاحب عیہ/
۱۲ " " " نمبر ۲۵۲ عبد الغفور صاحب ے/
۱۲ " " " نمبر ۲۹۶ بابو محمد عمر صاحب ے
۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۳۹۲ بابو روشن دین صاحب ے/
۱۲ " " نمبر ۱۴۵۹ مستری شہاب الدین صاحب ے/
۱۲ " " نمبر ۲۶۹ میر مدثر شاہ صاحب ے/
۱۲ " " نمبر ۷۶ بابو امام الدین صاحب ے/

عبدالعزیز

www.aaiil.org

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

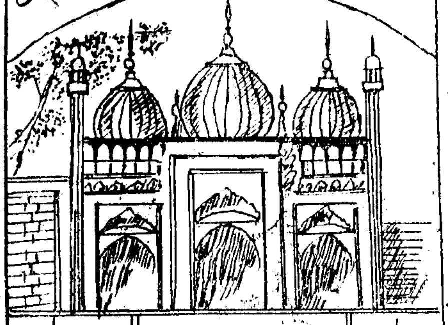

قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✣ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت پیشگی ہے
مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ اپریل ۱۹۰۷ء — نمبر ۱۴

گرچہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از مستطیع بیعت صہ — از کل خریداران عہ

قیمت از غربا و طلباء و غیر مذاہب ۱۲ عا — گورنمنٹ عہ ۲۰

قیمت فی پرچہ ۲ ر — قیمت ۱۲ ماہ ... للعہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم	ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام	دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست	ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد	ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست	منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین	آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب	نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جن مین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

www.aaiil.org

کمیاب ڈائری

رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۳ و ۴ چھپ کر شایع ہو گیا ہے

اسکا اڈیٹوریل محبت الہٰی ایک ایسا لطیف مضمون ہو کر میں سفارش کرتا ہوں کہ سب خریداران بدر کم از کم اس رسالہ کو خرید کر مطالعہ کریں اس رسالہ میں سے حسب معمول ڈائری کا حصہ میں نقل کرتا ہوں۔ اور اس نعمت کیواسطے اسکے لایق اڈیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں یہ رسالہ ماہواری اور قیمت ۱ر سالیانہ ہے۔

کوئی مقام فی نفسہٖ برا نہیں

ایک لڑکی کی اسکی ساس کے ساتھ کچھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی لڑکی نے بر سبیل شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا۔ کہ کیا بُرا مقام ہے کہ جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں آپ نے اُسکو سنکر بہت بُرا منایا کہ شہر تو کوئی برا ہوتا ہی نہیں اگر کسی شہر کو بُرا کہا جائے تو اس سے مراد اسکے شہر والے ہوتے ہیں پس نہایت قابل افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا نقرہ اپنی زبان پر لاتی ہے اور اسطرح اپنی خاوند اور اسکے والدین کی برائی کرتی ہے اور اسکے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔

کیا ایسا نام رکھنا منع ہی جیسا برکت جنّت

کسی لڑکی کا نام جنّت تھا کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنّت گھر میں ہی اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہی کہ دوزخ ہی ہی یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی فرمایا یہ بات نہین ہے نام رکھنے سے کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں یا اگر کہے کہ جنّت نہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنّت نہیں اور دوزخ ہی بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں جسکا نام جنّت ہے۔ کسی اور نے کہا کہ حدیث میں بھی ممانعت آئی ہی فرمایا کہ میں ایسی حدیثوں کو ٹھیک نہیں جانتا اور ایسی حدیثوں سی اسلام پر اعتراض ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بتاے ہوے نام عبد اللہ۔ عبد الرحیم عبد الرحمٰن جو ہیں ان پر یہی بات لگ سکتی ہی کیونکہ جب ایک انسان کہتا ہے کہ عبد الرحمٰن اندر نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ عبد الشیطان اندر ہے۔ بلکہ یہ ہی کہ وہ شخص کہ جسکا نام نیک فال کے طور پر عبد الرحمٰن رکھا گیا تھا وہ اندر نہیں اور اسی طرح دوسرے نام یا یہ کہ دین محمد اندر نہیں تو کفر کا ہونا ضروری ہوا پس یہ ایک غلط خیال ہے یہ نام ایک نیک فال کے طور پر رکھے جاتے ہیں تا وہ شخص بھی اس نام کے مطابق ہو۔

انگریزوں نے مغل بادشاہوں پہ کوئی ظلم نہیں کیا

ذکر ہوا۔ کہ خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ کے وقت جو کچھ انگریزوں نے سلوک کیا ہی اسپر ایک اخبار نے بہت سا شور مچایا ہے اور اسکو برا منایا ہے فرمایا یہ بات نہیں خدا کسی قوم پر یا کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا جب انسان خود کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسوقت اسکی تادیب کے لئے خدا تعالیٰ اسپر مصیبتیں نازل فرماتا ہے بہادر شاہ سے اور اس کے چند پہلے بزرگوں سے چونکہ بہت کچھ خطائیں سرزد ہوئیں خدا تعالیٰ نے انکو اس بات کے لایق نہ دیکھا کہ وہ حکومت کر سکیں تب انگریزوں کو ان پر مسلّط کر دیا اگر وہ ایسے کام نہ کرتے تو خدا تعالیٰ کبھی ایسا نہ کرتا بلکہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ نے بہادر شاہ پر بہت بڑا احسان کیا کیونکہ اس طرح تکلیفیں برداشت کرکے اسکے گناہ معاف ہو گئے اور جو سلوک انگریزوں نے کیا وہ تو فاتح قومیں کیا ہی کرتی ہیں۔ اگر بہادر شاہ فتحیاب ہو جاتا تو کیا وہ ایسا نہ کرتا۔

طب ایک صاحب گھر میں آئے طب کا ذکر شروع ہوا فرمایا کہ طبیب میں علاوہ علم کے جو اسکے پیشہ کے متعلق ہی ایک صفت نیکی اور تقوے بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ اسکے بغیر کچھ کام نہیں چلتا ہمارے پچھلے بزرگوں میں اسکا خیال تھا اور لکھتے ہیں۔ کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا یعنے اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا فرمایا کہ دیکھو پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا اسکو اسقدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہیئے میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھکر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا کیا گیا جب میں نے بیداری میں دیکھا۔ تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا اسی طرح دست شفا جو مشہور ہوتی ہیں اسمیں کیا ہوتا ہے وہی خدا کا فضل اور کچھ نہیں۔

دعا فرمایا کہ دعا میں بعض اوقات قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اسطرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے ہمارے ساتھ بھی بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے اور پچھلے بزرگوں میں بھی دیکھا جاتا ہی۔ جیسا کہ باوا غلام فرید ایک دفعہ بیمار ہوے اور دعا کی مگر کچھ بھی فائدہ نظر نہ آیا تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدینؒ یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا۔ انہوں نے بہت دعا کی۔ مگر کچھ بھی اثر نہ پایا گیا یہ دیکھکر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما۔ کہ اسکی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں اور صبح کیوقت انکو کہا کہ آج ہمنے تمہارے لیے یہ دعا مانگی ہے۔ یہ سنکر شاگرد کے دلمیں بہت ہی رقت پیدا ہوئی اور اسنے اپنے دلمیں کہا کہ جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں ہی شروع کروں اور انہوں نے اسقدر زور شور سے دعا مانگی کہ باوا غلام فرید کو شفا ہو گئی۔

دعا بارش سخت زور سے ہو رہی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا کہ بادل پھٹے۔ مکانوں کے گرنے کا سخت اندیشہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ بارشوں یا آندھیاں یا اور طوفانوں میں خدا سے دعا مانگنی چاہیے۔ کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کچھ لی بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی موقعوں مین دعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبرے ہوے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر آتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ گو قیامت کی بہت سی نشانیاں انکو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا بڑا بے نیاز ہی اسلیے سب کو چاہیے کہ اسکی بے نیازی سے ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسی موقعوں پر خصوصیت سے دعا میں لگے رہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدرِ مسیح ۔ مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء ۔ "روشن نشان اور ہماری فتح" ۔ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء ۔ "وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک" ۔ "ورفعنا لک ذکرک" ۔ ۱۱ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے" ۔ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء "ربنا افتح بیننا و بینہم" ۔ "اعجبتم ان تموتوا" ۔ "لاہور مین ایک بے شرم ہے" ۔ "ویل لک ولافکک" ۔ "بلجت آیاتی تلک آیات ظہرت بعض خلف بعض" ترجمہ ۔ میرے نشان ظاہر ہون گے ایک کے بعد دوسرا ظہور مین آئیگا ۔ "ایک موسےٰ ہے مین اس کو ظاہر کرون گا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دون گا" ۔ "جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹون گا اور دوزخ دکھلاؤن گا" ۔ قہری تجلی ہو گی (یعنی دنیا مین قہری نشان ظاہر ہون گے) "تیری عاجزانہ راہین اُس کو پسند آئین" ۔ "مین تجھے روشن کرونگا اور تیرا برگزیدہ ہونا ظاہر کرون گا" ۔ "جو دعائین آج رات قبول ہوئین اُن مین سے قوت اور شوکت اسلام بھی ہے" ۔ "یہ سب تیرے لئے اور تیری خاطر سے ہے" ۔ "سات مارچ سے پچیس ۲۵ دن" ۔ (یہ کسی نشان کے ظہور کی طرف اشارہ ہے) ۔ "تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا" ۔ "عام لوگون کا قدم رسول کے قدم کو پامال نہین کرسکتا" ۔ "ہمنے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو ہمنے بلند کر دیا اور مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر مجھے تیرا پاس نہ ہوتا تو مین اس جگہ کے تمام باشندون کو ہلاک کر دیتا ۔ لاہور مین ایک بے شرم ہے لعنت اُس پر اور اس کے جھوٹ پر ۔ وقت کوپلے قہر الٰہی کی تجلی ہے ۔ لاکھون آدمی تہ و بالا کردونگا ۔ دشمن ہلاک ہو گیا آج مبارک دن ہے ۔ روشن نشان اور ہماری فتح" ۔ اے ازلی ابدی خدا ۔ مجھے زندگی کا شربت پلا ۔ ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہو گیا ۔ تیری دعا قبول کی گئی ۔ جو لوگ تیری طرف توجہ نہین کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہین کرتے ۔ مین تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہون ۔ خدا سچون کے ساتھ ہے ۔ خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دیگا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کھولے جاوین گے ۔ خدا کا یہ ارادہ نہین ہے کہ تجھے مشکلات مین ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات مین تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا ۔ ایک آخری عید ہے جس مین تو بڑی فتح پائیگا ۔ خدا نے تیرے پر رحم کیا اور تجھے غالب کیا ۔ تو ابرار مین سے ہے ۔ تمام دنیا کے لئے ایک تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہے ۔ تیری روح نے میری طرف پرواز کیا ۔ قہری تجلی کے دن ہین کچھ خاص لوگ مرین گے اور کچھ عام ۔ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم پر موت آوے ۔ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکون مین ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی اور ریاست کابل مین پچاسی ہزار کے قریب آدمی مرے گا ۔

۲۸ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ "میرا دشمن ہو گیا ہے اُس دا ویکھا خدا نال جا پیا اے" ۔ (تشریح) یعنے عنقریب میرا دشمن ہلاک ہو جائیگا اور پھر اس کا خدا سے معاملہ پڑیگا ۔ ۲ ۔ میرے دشمن ہلاک ہو گئے ۔ ۳ ۔ ان اللہ مع الابرار ۔ یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہون گے ۔ خدا نیکون کے ساتھ ہے ۔ ۴ ۔ کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گذرنے نہ پاوے ۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہین رہیگا (تشریح) یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہین رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہی کرے وہ سزا سے محفوظ نہین رہیگا ۔ ۵ ۔ سلطان عبدالقادر ۔ (تشریح) اس الہام مین میرا نام سلطان عبدالقادر رکھا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسرون پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریون پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہین ان کا تعلق نہین رہیگا جب تک وہ میری اطاعت نکرین اور میری اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہ اٹھائین یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہین کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے ۔ ۶ ۔ احل لہ الطیبات ۔ قل ما فعلت الا ما امرنی اللہ ۔ (تشریح) اس سلطان عبدالقادر کیلئے وہ تمام چیزین حلال کی گئین جو پاک ہین کہ مین نے ایسا کوئی کام نہین کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا ۔ پھر بعد اس کے کشفی رنگ مین وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے ۔ اور پھر الہام ہوا ۔ کل مقابر الارض لا تقابل ھذہ الارض یعنے زمین ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہین کرسکتے یعنی اس زمین کو جو برکتین دی گئین وہ برکتین تمام پنجاب اور ہندوستان مین کسی اور قبرستان کو نہین دی گئین ۔ پھر مین نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہون اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گذرتا ہے کہ مرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہین) میرے ساتھ ہین اور راہ مین اس قدر زنبور ہین کہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہین اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پھر اڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہین پہونچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد مین داخل ہو گئے ہین اور مسجد مین بھی کروڑہا زنبور ہین مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہین ۔

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا ۔ ۲ ۔ احق اللہ امری وکلا تنکا من ھذہ المرحلۃ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا ۔ اور تم دونون اس مرحلہ سے نہین چھوٹو گے ۔ ۳ ۔ دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ مین نزول ہوگا ۔ ۴ ۔ ھل نری جزاء الاحسان الا الاحسان (ترجمہ) نہین دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے ۔

یکم اپریل ۱۹۰۷ء ۔ لولا الاکرام لہلک المقام ۔ اس مین ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یاد نہین رہے ۔ مگر مفہوم یہی تھا

www.aaiil.org

مباہلہ کیواسطے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعودؑ کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں:-

"ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو۔ مگر پہلے یہ شائع کرا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہدیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہو۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرا دو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔

اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جاویگی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمدؑ کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے۔ کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے اور جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور دکھوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کا خوب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔ معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنی مصالح آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔ فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں: البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورۃ انفال رکوع ۴۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہونچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کرے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ

سمجھے لاوے۔

امید ہے کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے برا حصول شہرت پیش کی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاوے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائیگا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاوے گا اس زمانہ میں بہ سبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولدالزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود ہی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اس کو تمام جائیداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مر گیا۔ وہ امریکہ میں تھا۔ اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیاء میں۔ امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقت الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکیگی مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی۔ لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہوگا۔ کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپ نے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی۔ تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس بات پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زاد راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا۔ کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمدؐ کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کریں تو جب چاہے وہ آسکتا ہے۔ البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہماری تابع ہے ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔

ڈوئی والی پیشگوئی کے متعلق بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک نوٹ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل پیشگوئی کے الفاظ معہ تاریخ کے ظاہر کرو۔ ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اس کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ ڈوئی کے متعلق عنقریب ایک مفصل اشتہار نکلیگا۔ اس میں سب کچھ درج ہوگا لیکن اب جب کہ آپ نے خود ہی خدا کے ساتھ لیکھا ڈالنے کی نیت کر لی ہے تو اب ڈوئی کو آپ کیا کہتے ہیں جب ترہتی آنا ... تو جگ بیتیوں کے سننے کا کیا فائدہ؟

حضرت مسیح موعود کا حکم

طاعون زدہ علاقوں کے احمدیوں کے واسطے

یکم اپریل ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ خدام باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے راستہ میں عاجز راقم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اخبار میں چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ دن خدا تعالےٰ کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے۔ کہ غضبت غضباً شدیداً۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالےٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی پیسے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوحؑ کا طوفان سب پر پڑا۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعویٰ اور اس کے دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالےٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں۔ کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اس کو خالی کر دو۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو

اس محلہ سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان مین جا کر ڈیرا لگاؤ جو تم مین سے بتقدیر الٰہی طاعون مین مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اس کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہین کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑون سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان مین رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جاوے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہین اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اس کے وہی کپڑے رہنے دو۔ اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈالدو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم مین زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے اردگرد جمع نہ ہون حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چار پائی کو اٹھائین اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑہین۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے واسطے ضروری نہین کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہان قبرستان دور ہو۔ مثلاً لاہور مین سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لیجاوین اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔

اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہین برا کہین گے وہ پہلے کب تمہین اچھا کہتے ہین یہ سب باتین شریعت کے مطابق ہین اور تم دیکھہ لوگے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کرین گے خود بھی ان باتون مین تمہاری پیروی کرین گے۔

مکرر آ یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آسکے اس کو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس مین نہ مرا ہو۔ اور حتے المقدور مکانون کی چھتون پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑون کو صفائی سے رکھو نالیان صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلون کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھہ پوری صلح کرلو۔

• حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تمام دوست مرد اور عورت جو مقدرت رکھتے ہین ایک ایک جلد خرید فرماوین اور نیز آریون کے درمیان مفت تقسیم کرنے کے

المفتی

۵۴ معالجہ و ہمدردی ۔ سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت مین طبیب کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ طبیب اور ڈاکٹر کو چاہیئے کہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھلائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہین ہے۔ وہ حال معلوم کرکے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والون کیواسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھین اور بیمار کی ہمدردی بھی کرین۔

۵۵ غسل میت ۔ سوال ہوا کہ طاعون زدہ کے غسل کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ مومن طاعون سے مرتا ہے تو وہ شہید ہے شہید کے واسطے غسل کی ضرورت نہین۔

۵۶ ۔ کفن ۔ سوال ہوا کہ اس کو کفن پہنایا جائے یا نہین ۔ فرمایا۔ شہید کے واسطے کفن کی ضرورت نہین۔ وہ انہین کپڑون مین دفن کیا جاوے۔ ہان اس پر ایک سفید چادر ڈالدی جائے۔ تو ہرج نہین

۵۷ اسم اعظم ۔ ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا کہ قرآن شریف مین اسم اعظم کون سا لفظ ہے۔ فرمایا۔ اسم اعظم اللہ ہے۔

۵۸ ۔ خواب کا پورا کرنا۔ ایک دوست نے حضرت کی خدمت مین اپنی بیوی کا خواب لکھا "کہ کسی شخص نے خواب مین میری بیوی کو کہا کہ تمہارے بیٹے پر بڑا بوجھہ ہے۔ اس پر سے صدقہ اتارو اور ایسا کرو کہ چنے بھگو کر مٹی کے برتن مین رکھہ کر اور لڑکے کے بدن کا کرتہ اتار کر اس مین باندھ کر رات سوتے وقت سرہانے چارپائی کے نیچے رکھدو۔ اور ساتھہ چراغ جلادو۔ صبح کسی غیر کے ہاتھہ اٹھوا کر چوراہے مین رکھدو" یہ خواب لکھہ کر حضرت سے دریافت کیا کہ کیا جائز ہے کہ ہم خواب اسی طرح سے پورا کرلین۔

جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا۔ کہ جائز ہے کہ اس طرح سے کرین اور خواب کو پورا کرلین۔

۵۹ دعا مین صیغۂ احد کو جمع کرنا۔ ایک دوست کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ مین ایک مسجد مین امام ہون بعض دعائین جو صیغۂ واحد متکلم مین ہوتی ہین یعنے انسان کے اپنے واسطے ہی ہو سکتی ہین۔ مین چاہتا ہون کہ ان کو صیغۂ جمع مین پڑھ کر مقتدیون کو بھی اپنی دعا مین شامل کر لیا کرون۔ اس مین کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ جو دعائین قرآن شریف مین ہین ان مین کوئی تغییر جائز نہین۔ کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ وہ جس طرح قرآن شریف مین ہے۔ اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ ہان حدیث مین جو دعائین آئی ہین ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغۂ واحد کی بجائے صیغۂ جمع پڑھ لیا کرین۔

ایک تعجب انگیز آتشی شعلہ ۳۱ مارچ کی شام کو قریب پانچ بجے شمال مشرق سے شمال مغرب کے رخ کو جاتا ہوا زمین پر گرتا ہوا معلوم ہوا اور دھوان بن کر اوپر کو اٹھا۔ قادیان کے بعض لوگون نے خیال کیا کہ باہر کھیت مین گرا ہے مگر زمین پر پڑا کچھہ نہ پایا گیا۔ سرہند اور جہلم اور دیگر بہت سے مقامات سے خبر آئی ہے۔ کہ وہان بھی ایسا ہی ہوا۔ مفصل حال آئندہ لکھا جاوے گا۔ جہان کہین کسی نے یہ شعلہ دیکھا ہو مفصل کیفیت سے اطلاع دین۔

---

۴ - اپریل کے ہولناک زلزلے کی یادگار

۴ - اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعائت کرتے ہین۔ ایسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم زیادہ
غیر مجلد اصل قیمت ۵ رعائتی ۳ مجلد ۱۱
درثمین مجلد ۶ غیر مجلد ۴

۴ - اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعائتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین

محمد علی اشرف امتحان انٹرنس مین کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیّب

صدقہ جاریہ ۲۸۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء قبل نماز ظہر۔ ایک شخص کا خط حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا۔ کہ انسان اپنی زندگی مین کس طرح کا صدقہ جاریہ چھوڑ جائے کہ مرنے کے بعد قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے۔ فرمایا۔ کہ قیامت تک کے متعلق کچھ نہین کہہ سکتے۔ ہان ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا مین قائم رہین وہ اس کیواسطے موجب ثواب ہوتا ہے۔ مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اُسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے۔ جس کا ثواب اس کو ملتا رہیگا۔ اعمال نیت پر موقوف ہین ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جاوے کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کیواسطے صدقہ جاریہ ہے۔

اپنے آپ کو مارو ذکر ہوا کہ اس سال طاعون بہت پھیل رہی ہے اور پچھلے سالون کی طرح صرف عام لوگ گرفتار نہین ہوتے بلکہ خواص اور بڑے بڑے امیر ہلاک ہو رہے ہین جیسا کہ اخبارون مین درج ہو رہا ہے۔ فرمایا۔ باوجود اس سختی کے جو طاعون کے سبب وارد ہو رہی ہے لوگ اس طرف اب تک نہین آتے کہ دنیوی حیلے تو سب فضول ہین۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے بلکہ ابھی تک لوگ یہی تجاویز پیش کرتے ہین کہ چوہون کو مارو اور پسوؤن کو مارو لیکن جب تک اپنے آپ کو مارنے کی طرف متوجہ نہ ہون گے وہ کبھی نجات نہ پائین گے۔

نقلی فقیر کی عزت ذکر تھا کہ جو لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عابد نہین ہین لیکن ریا کے طور پر یا غلط راہ پر چل کر لمبی عبادتین کرتے ہین ان کو بھی کچھ کچھ ظاہری قبولیت اور فوائد حاصل ہو ہی جاتے ہین۔ حضرت نے فرمایا۔ چونکہ ایک محنت شاقہ اُٹھاتے ہین اس کا عوض کچھ نہ کچھ ان کو دیدیا جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا۔ اور اس کی پرستش مین مصروف رہا۔ چالیس سال کے بعد جب وہ اُٹھا تو لوگ اس کے پاؤن کی مٹی آنکھ مین ڈالتے تھے تو ان کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی۔ اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت مین مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اُسے پہونچی۔ جس نے کہا کہ تو کیون گھبراتا ہے سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالیٰ نے ضائع نہین کیا تو جو سچا اس کی طرف جائیگا اس کا کیا درجہ ہوگا اور اس کو کس قدر انعام ملیگا۔ تم اس زمانہ مین نہین دیکھتے کہ پادری لوگ باوجود جھوٹے ہونے کے اپنی محنت کے سبب ۷۰ کروڑ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہین۔

کیا ڈوئی آسمان پر گیا ہے فرمایا۔ آج علی گڈہ سے ماسٹر محمد دین صاحب کا خط آیا ہے انہون نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ مصر کے اخبارون مین بھی ڈوئی کے مرنے کی خبرین لکھی ہین ایک عربی اخبار تو لکھتا ہے کہ مات ڈوئی۔ اور دوسرا لکھتا ہے کہ توفی ڈوئی۔ آپس مین تو انہون نے فیصلہ کر دیا کہ توفی کے معنے مات کے ہین لیکن ہمارے مولوی کہین عربی اخبارون کو پڑھ کر اس جگہ بھی یہ معنے نہ کرین کہ ڈوئی مرا نہین۔ آسمان پر چلا گیا ہے۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء بوقت صبح نو بجے کے قریب حضرت اقدس بمعہ خدام سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی لڑکی کے فوت ہو جانے کا ذکر تھا۔ فرمایا اُن کے خطوط اور تاریں آئی تھین اور مین نے ان کے واسطے دعا کی تھی۔ وہ ہماری جماعت کے مخلص اور بڑی خدمت کرنیوالے ہین ان کی لڑکی کے متعلق بہت دن پہلے الہام ہو چکا تھا کہ لاہور سے افسوسناک خبر آئی۔ ہمین تو بہت فکر تھا کہ اس سے کیا مراد ہے اور اس وقت ایک آدمی بھی لاہور بھیجا تھا۔ اچھا خدا کرے کہ اب اتنے پر ہی اکتفا ہو۔

ایک حکم لاہور مین بیماری کا ذکر تھا کہ بہت پھیلتی جاتی ہے اور قریباً ہر محلہ مین اس کا اثر ہے۔ فرمایا یہ ہمارا حکم ہے بہتر ہے کہ لاہور کے دوست اشتہار دیدین کہ جس گھر مین چوہے مرین اور جس کے قریب بیماری ہو فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہیئے اور شہر کے باہر کسی کھلے مکان مین چلا جانا چاہیئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ ظاہری اسباب کو ہاتھ سے نہین دینا چاہیئے۔ گندے اور تنگ و تاریک مکانون مین رہنا تو ویسے بھی منع ہے خواہ طاعون ہو یا نہ ہو۔ والرجز فاهجر کا حکم ہے۔ ہر ایک پلیدی سے پرہیز رکھنا چاہیئے کپڑے صاف ہون جگہ ستھری ہو۔ بدن پاک رکھا جائے۔ یہ ضروری باتین ہین اور دعا اور استغفار مین مصروف رہنا چاہیئے۔ حضرت عمر رضؓ کے زمانہ مین بھی طاعون ہوئی تھی ایک جگہ مسلمانون کی فوج گئی ہوئی تھی وہان سخت طاعون پڑی جب مدینہ شریف مین امیر المومنین کے پاس خبر پہونچی تو آپ نے حکم لکھ بھیجا کہ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دو اور کسی اونچے پہاڑ پر چلے جاؤ۔ چنانچہ اس سے محفوظ ہو گئی اس وقت ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہین۔ فرمایا مین ایک تقدیر خداوندی سے دوسری تقدیر خداوندی کی طرف بھاگتا ہون وہ کون سا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے باہر ہے۔

طاعون سے بچانیکے دو وعدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعہ سے کئے ہین۔ ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والون کو طاعون سے بچائے گا جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ دوسرا وعدہ اس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ ان الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولٰئک لہم الامن وہم مہتدون۔ ترجمہ۔ جن لوگون نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا ایسے لوگون کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہین۔ اس مین خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائین گے۔ جو پورے طور سے ہماری ہدایتون پر عمل کرین اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیون کی میل کو دور کر دین گے اور نفس کی بدی کی طرف نہ جھکین گے۔ بہت سے لوگ بیعت کر کر جاتے ہین مگر اپنے اعمال درست نہین کرتے۔ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے۔ خدا تو دلون کے حالات سے واقف ہے۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین فرید آبادی - امرتسر)

تھانیسری راہب اب کہاں ہے؟

شخص مندرجہ عنوان مدت سے مفقود الخبر ہے۔ اُس نے مرتد ہو کر حضرت امام الزمان علیہ السلام کے خلاف جو بکواسیں بذریعہ پیسہ اخبار لاہور و الحدیث امرتسر کی تھیں اُن سے اور نیز اُن تفصیلی حالات سے جو اس کے متعلق خاکسار راقم نے اخبار بدر میں شائع کئے تھے اُمید ہے کہ معزز ناظرین کو آگاہی ہوگی اب کچھ دنوں سے میرے دل میں خود بخود یہ سوال پیدا ہو رہا ہے۔ کہ آجکل یہ شخص کہاں ہے اور کیوں گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے جس شد و مد کے ساتھ اس کم نصیب تھانیسری نے امام وقت (ع م) کی تکذیب کا بیڑا اُٹھایا تھا۔ اس کا مقتضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اپنے زعم باطل کے مطابق برابر زور شور سے حق تبلیغ ادا کئے جاتا۔ تاوقتیکہ خود خدائے غیور و قدیر صادق و کاذب کے درمیان کھلا کھلا فیصلہ نہ کر دے۔ تبلیغ کا لفظ میں نے اس کے لئے زیادہ تر بدین خیال استعمال کیا ہے کہ یہ بدبخت دشمن حق نہ صرف حضور مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور ان کی تعلیمات وغیرہ کو دھوکہ۔ فریب۔ دوکانداری و دنیا سازی قرار دیتا ہے بلکہ علاوہ ازین اُس نے پیسہ اخبار میں ایک بار اس امر کا بھی اعلان کیا تھا۔ کہ خلیفۂ وقت دراصل میں ہوں اور ضرورت حقہ کے موافق منجانب اللہ مامور ہوا ہوں۔ پس ایسے عظیم الشان دعوے کے مناسب حال تو یہ تھا کہ مدعی تا دم آخر تبلیغ حق کرتا رہتا اگر وہ واقعی حق پر تھا۔ یا کم از کم پبلک کو اپنی حیات و موجودگی سے ہی مطلع کرتا رہے تاکہ بصورت صداقت لوگ اس کی ذات سے موعودہ فیوض و فوائد حاصل کر سکیں۔ یعنی اصلاح خلق ہوتی رہے جو کسی مامور من اللہ کی بعثت کا منشاء زندگی یا مشن ہو سکتا ہے یا بصورت دیگر خلائق کو یہ پتہ لگ سکنے کا موقعہ حاصل رہے کہ آیا اس کا اور اس کے دعاوی کا انجام کار کیا ہوتا ہے۔؟

ہرچند تھانیسری بیچارہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بالمقابل کوئی چیز نہ تھا۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ حضرت ممدوح نے اس کی محولہ بالا تحریرات شائع ہونے کے بعد یہ فرما بھی دیا تھا کہ ایسی خرافات اس قابل نہیں کہ ان پر التفات اور اپنی تضیع اوقات کی جائے تاہم چونکہ اس کی مخالفت و تکذیب اس کے زعم میں مکالمۂ الٰہی کی بنا پر تھی۔ اس واسطے میرے دل میں خود بخود بار بار یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مدعیوں کے دعاوی و ہفوات کا بالآخر کیا کچھ حشر ہوا۔ اگرچہ ہمیں تو اپنی جگہ پر ایسے لوگوں کا مآل کار پہلے ہی کم و بیش معلوم ہوتا ہے۔ یعنی مفتری اور مکذب صادق کبھی فلاح نہیں پا سکتا کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی اس سے بڑھکر ظالم کوئی نہیں۔ تاہم دیگر پبلک کو تو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے کہ ایسے بدقسمت مرتدوں اور مخالفین حق کے الہام یا وساوس خدا تعالیٰ کی جانب سے نہیں بلکہ گمراہی و ہلاکت کے گڑھے میں دھکیلنے والے شیطان ملعون کی طرف سے ہوتے ہیں جنہیں یہ خود فراموش بوالہوس خوشی خوشی مکالمۂ الٰہی سمجھ بیٹھتے ہیں۔ نہیں جانتے کہ یہ مقام نہایت نازک ہے اچھے اچھے عارف باللہ بھی اس جگہ طرح طرح سے آزمائے جاتے ہیں اور جب تک ابتلاؤں میں پڑ کر امتحان میں پورے نہ اُتر لیں معارف الٰہیات اور روحانی درجات ہرگز ان کو عطا نہیں ہوتے۔ سنت اللہ سے بے خبری اور دعوائے خلافت یا امامت!

العجب ثم العجب !!

ان جھوٹے مدعیوں سے بھی زیادہ افسوسناک اور تعجب خیز حالت ان اخباروں کی ہے جو مسلمانوں کے کہلاتے ہیں یا نام نہاد مسلمان ایڈیٹروں کے ہاتھ میں سمجھے جاتے ہیں لیکن اس برائے نام ہی مسلمانی کا بھی ذرا پاس حمیت و غیرت نہ کر کے بلا تکلف و تامل ان کی مفتریانہ لغویات بطیب خاطر اپنے پرچوں میں درج کر دیتے ہیں۔ میرے نزدیک بلکہ اصل میں ان کی یہ بے حمیتی اور بے غیرتی جو وہ دین حق کے ایسے اہم ترین معاملات میں دکھلاتے ہیں ایک آسمانی لعنت ہے جو صادق کی تکذیب و مخالفت کے سبب ان پر پڑتی ہے ورنہ اس کے کیا معنے کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود جیسے عظیم الشان اور جلیل القدر انسان کے دعاوی کو بھی جس کی تائید و تصدیق میں خدا تعالیٰ ہزاروں نشان مثل بارش برسا رہا ہے ان کے دل قبول نہیں کر سکتے اور دوسری طرف تھانیسری جیسے آوارہ و ناکارہ اور گمنام اور کس مپرس لوگوں کا دعویٰ خلافت و امامت ان کے نزدیک قابل پذیرائی ٹھہر جاتا ہے اگر یہ کہا جائے۔ کہ ان کے دعوؤں کو بھی یہ اخبار نویس صحیح تو نہیں مانتے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ہر کس و ناکس کے جھوٹے سچے دعوے شائع کرنا ان کے مشرب میں روا ہے۔ تو اس کے صریحاً یہ معنے ہوئے کہ سلسلہ الہام۔ مکالمۂ الٰہی خلافت و امامت کو انہوں نے لغو ڈھکوسلے اور بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے دلوں میں ایسی باتوں سے متعلق دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا ذرا احساس پیدا نہیں ہوتا۔ یہی ثابت کرنا ہمارا مدعا تھا اور اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان دنیا کے کیڑوں کی مخالفت ہمارے آفتاب صداقت کے آسمانی انوار کو ذرا بھی مدہم نہیں کر سکتی۔ ہم تو جب سمجھتے کہ ان کے دلوں میں کچھ بھی اسلامی غیرت ہے جبکہ یہ ان مفتریوں کو بھی کم از کم اتنی ہی سنجیدگی و معقولیت سے جھڑک دیا کرتے جتنی سبکسری و نامعقولیت کے ساتھ ہمارے امام علیہ السلام کی ہر ایک بات کو کمال تشاب کاری جھٹلانے لگتے ہیں گویا کہ اسلام کے اہم ترین مسائل اور حضرت سرور کائنات (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ارشادات دربارۂ مسیح موعود و مہدی مسعود کا استہزاء اُڑانا ان کے مذہب میں معمولی بات ہے۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے ایسی بے دینی اور گستاخی سے!

ہم عبدالعزیز تھانیسری کو زور کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے حمایتی اخباروں کو بھی اسلامی غیرت کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہیں کہ جب تک حق و باطل کا فیصلہ نہ ہو جاوے انہیں چاہیئے کہ اخباری دنیا سے رُوپوش ہو کر نہ بیٹھیں اور یہ اخبار والے "قومی لیڈر" بھی خاص اہتمام کے ساتھ اس مفتری علی اللہ کے حالات و خیالات کی برابر خبر رکھیں اور پبلک کو ان سے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ اس کا انجام دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو یہ شخص سچا خلیفۂ وقت اور امام الزمان نکلے۔ جیسا کہ پیسہ اخبار و اہل حدیث وغیرہ کے ایڈیٹروں نے سمجھا ہوگا (ورنہ ضرور ہے ایسی جرأت بے جا پر ملامت کر کے اس کی تحریر و الہام کو چھاپنے میں

www.aaiil.org

تامل کرتے) اور اس صورت میں بس ضروری ہے کہ لیڈران قوم مین سے بعض بُرد بار اشخاص شروع ہی سے اس کی سچائی کے گواہ رہین تاکہ دیگر خلق اللہ کو اس پر ایمان لانے مین دقت پیش نہ آئے اور اُمت مرحومہ ابتلا مین نہ پڑے۔ یا جیسا کہ ہمارا خیال ہے یہ اور اس قسم کے تمام مخالفین مسیح موعود بالیقین کاذب۔ مفتری اور دشمنان دین وحق ہین اور اسی لئے بصورت عام رجوع الی الحق ان کا انجام جلدی یا بدیر ویسا ہی حسرت خیز وعبرت انگیز ہو کر رہیگا جیسا کہ ڈوئی مشہور امریکن مفتری یا چراغ الدین جمونی وغیرہ وغیرہ اعداء اللہ کا یہ تمام اخبار روالے گویا اپنی آنکھون دیکھ چکے ہین اور پھر بھی عبرت نہین پکڑتے۔ ہمارا روئے سخن خاصکر اس وقت ہفانیسری راہب کی طرف ہے۔ اگر اس نے بعد ازین اپنی موجودگی کا ثبوت نہ دیا اور نہ وہ اپنی گذشتہ حرکتسے تائب ہوا تو ہم یہ سمجھنے کے حقدار ہون گے کہ وہ بھی اپنے کیفر کردار کو پہونچکر خائب وخاسر ہو گیا اور حضرت اقدس کی صداقت پر اپنی نامرادی و ہلاکت سے ایک اور مُہر لگا گیا۔ فقط۔

ایک اور مدعی

فتح آباد ضلع امرتسر مین ”محمد امیر چشتی صابری“ نام ایک اور صاحب سنے جاتے ہین۔ جنہون نے پچھلے دنون بذریعہ اشتہار مطبوعہ اپنی خلافت و ماموریت کا اعلان کیا تہا خدا جانے اب یہ حضرت کس حال مین ہین ہمنے ان کا دوسرا اشتہار بامعان نظر دیکھا تھا جس مین انہون نے کسی ”ہزاروی مولوی کی پردہ دری“ پر خوب ہی زور قلم دکھایا ہے جہان تک ہمین یاد پڑتا ہے ان چشتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے کہین تعرض نہین کیا بلکہ آپ کا ذکر خیر تک زبان قلم نہین لائے۔ نہین کہ سکتے کہ ان کے اس مسلک کی وجوہ اصلی کیا ہین لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہین کہ انہون نے اپنے دعوے مین بڑے زور شور اور تحدی سے منکرین کو للکارا ہے اور قال اللہ اور قال الرسول سے اپنے کلام کو زینت دے کر بعض بعض مقامات پر بالکل حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور طرز تحریر کی نقل اُتاری ہے تو خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا دعوے نرا مذاق نہین بلکہ وہ غالباً سنجیدگی سے اپنی مزعومات پر مُصر ہین تو اس صورت مین یہ سوال نہایت اہم اور توجہ طلب ہے، کہ آیا وہ حضرت اقدس کے علاوہ اپنی خلافت کو بھی ویسا ہی ضروری و مہتم بالشان سمجھتے ہین یا محض اپنی ہی ذات والاصفات کو امام موعود قرار دے کر گویا بالواسطہ طور پر حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا انکار کرتے ہین ہمارا اپنا خیال تو یہ ہے جس کا ہم انشاء اللہ بشرط ضرورت کافی وشافی ثبوت بھی دینگے کہ چشتی صاحب کی تمام بیہودہ گیان مضحکہ خیز بازیچۂ اطفال ہین۔ ہم جانتے ہین کہ ایسے لوگون کی حرکات بقول حضرت مسیح موعود قابل التفات نہین لیکن ان کے عبرتناک حالات وخیالات کو پبلک روشنی مین لانے سے ہمارا صرف یہ منشا ہے کہ عوام اہل اسلام جو تمیس یا کتنے کاذب۔ مدعیان خلافت کے قائل و منتظر ہین اور صادق کی ابھی ضرورت ہی نہین سمجھتے وہ برنبلتے واقعات ذرا مطلع رہین کہ مفتریون اور کاذبون کا انجام کیا ہوتا ہے اور دیگر اقطاع عالم تو بجائے خود رہے۔ اس سرزمین ہندہی مین اب تک ایسے جھوٹے مدعی کتنے اور کون کون ہو چکے ہین؟

ہمین ان چشتی صاحب کی نسبت کئی باتین بڑی دلچسپ و نتیجہ خیز معلوم ہین جن پر ہم آیندہ قلم اٹھائین گے اگر اس تحریر کی اشاعت کے بعد یہ پتہ لگا کہ آپ ابھی خیر سے زندہ سلامت ہین اور ساتھ ہی اپنے دعوٰے خلافت پر بھی قائم ہین اور اگر وہ شاید کسی وجہ سے ہمارے مخاطب نہ رہے ہون تو پھر اہل بصیرت خود ہی سمجھ لینگے کہ خدائے حکیم و عظیم کی غیرت مفتریون کو اتنی طویل مہلت دے کر فلاح و فروغ پانے نہین دیتی کہ صادقون کی صداقت بھی معرض اشتباہ مین پڑ جائے۔

سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب

حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری

اپنے سفر قسطنطنیہ سے لوٹ کر وطن مالوف مین آ گئے ہین۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو جب آپ کا گذر ہال بازار سے ہوا تو ازراہ عنایت رفیق ایجنسی کی دوکان پر بھی چند منٹ کے لئے ٹھیر گئے خواہ وہ از خود ٹھیرے یا مجھے مائل بہ ملاقات سمجھ کر ٹھیرے مین بہر حال ان کا مشکور ہون لیکن ان کی ایک بات کا مجھ کو دیر تک افسوس رہا جس کا ذکر ناظرین اخبار کے لئے بھی خالی از دلچسپی نہ ہو۔ وہ بات یہ ہے کہ مین نے کسی اخبار مین ایک ایسی خبر دیکھی تھی جس سے یہ شبہ پڑتا تہا کہ شاید اس دفعہ کی سیاحت مین آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو آئے ہین۔ مین نے بلا کسی اور خیال کے سادہ طریق پر خود اُنہی سے یہ شبہ رفع کرنا چاہا تو افسوس اور تعجب ہے کہ بجائے متانت ومعقولیت سے میری سوال کا جواب دینے کے آپنے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے ارتداد کا قصہ چھیڑ دیا جو میرے سوال سے بالکل غیر متعلق تہا اور ساتھ ہی ضمناً یہ بھی کہا کہ مین تو تمام کلمہ گوؤن کو مسلمان سمجھتا ہون مگر تمہارے مرزا صاحب ہم لوگون کو خارج از اسلام سمجھتے ہین۔ اس پر مین نے پوچھا کہ پہلے حضرت مرزا صاحب نے انہین دایرہ اسلام سے باہر قرار دیا کہ خود انہون نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے؟ افسوس مجھے اس کا کوئی جواب شافی نہ ملا اور اسی لئے مین اب پھر بذریعہ اس تحریر کے ان سے اس بات کا جواب چاہتا ہون نیز یہ پوچھتا ہون کہ آیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب اور اونکی جماعت بھی مسلمان ہے؟ اگر ہے تو مرزا صاحب کے مہتم بالشان دعاوی ونشانات کی نسبت آپکا کیا خیال ہے؟ اگر ان دعاوی مین آپ مرزا صاحب کو سچا نہین سمجھتے تو کیا آپ کے خیال سے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی وقت مین کوئی شخص اتنا بڑا مفتری بھی ہو اور پھر مسلمان کہلانے کا بھی حقدار سمجھا جائے اپنا علیحدہ احمدی نام تجویز کرنے کی نسبت آپکا جو اعتراض ہمپر یا ہمارے امام پر تہا اس کی اصلیت ہم آپ کو انشاء اللہ پھر سمجھا دین گے سردست آپ سے اتنی ہی عرض ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے بارہ مین اپنا عقیدہ اور پوزیشن صاف کرلین کہ اس کے امام علیہ السلام کے پرشوکت نشانات اور پرتحدی دعاوی کے منکر ہو کر بھی آپ انہین کس طرح مسلمان سمجھتے ہین؟ اور اگر آپ اس انکار مین بوجوہ معقول حق پر ہین تو بازین ناموری وشہرت جو آپ کو مکرر سیاحت بلاد اسلامیہ سے حاصل ہو گئی ہے آپکا فرض ہونا چاہئے کہ اسبارہ مین حتی الوسع حجت تمام کر کے اپنی قوم پر احسان فرمائین تاکہ خدائے غیور بھی اپنی باری مین اخیر فیصلہ دیکر حق وباطل کو صاف طور پر الگ الگ کر دکھائے مین نے اس مختصر نوٹ کا عنوان ”سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب“ بدین رعایت رکھا ہے کہ حافظ صاحب سے مجھے توقع تھی کہ اتنی مدت اور سیاحت کے بعد جبین ضرور ہے کہ انہین انسانی اخلاق کے بہت کچھ سبق آموز تجربے حاصل ہوئے ہون گے ایک قدیم نیازمند (عرفاً) سے ملاقات کرتے وقت وہ خاص متانت اور اسلامی خلق ومروت سے پیش آئینگے لیکن نہین انہون نے برخلاف اس کے ایسی روش اختیار کی کہ جس سے بدنصیب یا خوش نصیب ملاقاتی کی تحقیر ہی مقصود و متصور ہو سکتی ہے کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ ایک اور معزز مولوی صاحب بھی تہے جو مجھے بھی کسیقدر جانتے ہین اور غالباً انہین میرے احمدی ہونیکا بھی کسی نہ کسی وقت علم ہو چکا ہوگا (جس کی مین معقول وجوہ دیکھتا ہون) لیکن حافظ صاحب نے شاید یہ سمجھ کر کہ مولوی صاحب خاکسار راقم کے احمدی ہونے سے تاحال آگاہ نہین پس ایسے ذی عزت شخص کے سامنے ایک مسلمان ایڈیٹر کو ”مرزائی“ ثابت کر دینے سے زیادہ اور کیا اس کی تحقیر وتذلیل ہو سکتی ہے؟ میرے ساتھ مناسب موقعہ گفتگو کرنے کے بجائے ایسا ہو نہ اطرز عمل اختیار کیا

عرب صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

مکرمی و مخدومی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ پچھلے مہینے مین نے ایک
خط ارسال خدمت کیا تہا امید ہے کہ جناب جواب باصواب
سے سائل کو مشکور ہونے کا موقعہ دینگے ۔ مین عرصہ سے
بیمار ہون صحت بالکل بگڑ گئی ہے ۔ انشاء اللہ ۲۴ مارچ
تک یہان سے روانہ ہو جاؤن گا ۔ پھر حیدرآباد ۔ بمبئی
کراچی بلوچستان وغیرہ کی طرف جانے کا ارادہ ہے ۔

والغیب عند اللہ ۔

حضرت چودہری اللہ داد خان صاحب مرحوم کی ایک
نظم ہے جو اونہون نے بعد فیصلہ مقدمات گورداسپور
لکہی تہی اُمید ہے کہ جناب اس کو شائع کر کے ان کے تمام
تعلقدارون کو ممنون فرمائین گے ۔ نیز وہ مقدمہ ایک
آیت اللہ ہے امید کہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ اُٹہا
کر مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرے ۔

مبارک بادت اے قوم مسیحا
کہ فیصل گشت آن عظم قضیہ
کنون باید کہ از درگاہ باری
بجا سجدات را با صدق آری
نیاری ہیچ حزنے را در دل
سرائے ہمچو بلبل بر لب گل
بہ آواز دبطرز خوش بیانی
دہی مُردہ دلان را زندگانی
بیا آیات رحمان را نظر کن
درین برکات ربانی فکر کن
امام ما بہ حکم پاک اللہ
ترک کردہ ہمہ کوئے سوا اللہ
خبر دادہ ز الہام آلہی
مخالف را ہمہ ذلت تباہی

نوٹ ۔ مرحوم کوئی شاعر نہ تہو مگر جوش نے
حالت وجد مین اُن سے یہ پاکیزہ اشعار لکہوائے

راقم ابو سعید عرب رنگون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
جناب حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ
و برکاتہ ۔ عاجز ایک مختصر تحریر خدمت مین بھیجتا ہے
اسے قابل قدر اخبار بدر مین درج فرما کر مشکور فرماوین

ایک عقدۂ لاینحل کا حل

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار جناب من ! غالباً افغانستان
کے حالات کے عنوان سے ایک طویل مضمون اخبار پیسہ مین
شائع ہوا ہے ۔ مذہبی عقائد کے بارے مین جو کچہ اس
مین مذکور ہے اس سے مجھہ کو سخت تعجب ہوا ۔ ایک طرف
مضمون مذکور مین یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہان کے باشندون
کا عموماً عقیدہ ہمہ اوست ہے اور وہ نیکی اور بدی مین کچہہ
امتیاز نہین کرتے ۔ مگر دوسری طرف یہ بیان ہے کہ
وہان کے باشندے صوم صلوٰۃ کے نہایت پابند ہین
تعجب ہے جب کہ ان کے نزدیک نیکی اور بدی مین کچھ
امتیاز نہین تو نماز روزہ کا پابند یا غیر پابند ہونا مساوی ہے
پھر وہ نماز کس لئے پڑھتے ہین ۔ ضرور ہے کہ وہ نماز ادا
کرنے کو سعادت سمجھتے ہون اور نہ ادا کرنے کو معصیت
نیز اس مضمون مین وہان کے باشندون کو تناسخ کا قائل
بتلایا گیا ہے اور اس سے اور بہی تعجب بڑہا ہے نہین
معلوم ایسے گندے اور ناپاک خیالات کہان سے اخذ
کئے گئے ہین ۔ آیا کسی راوی سے یہ روایت ہے یا جناب نے
خود یہ محققانہ تحقیق افغانستان جا کر کی ہے یہ تو ہو نہین
سکتا کہ یہ عقائد چند آدمیون کے ہون ۔ معمولی مسائل
پر وہان انسان قتل کر دیا جاتا ہے جس پر اسلام ہرگز
قتل کی اجازت نہین دیتا پھر ایسے ناپاک اور بیہودہ
عقائد کا سہارا وہان کیونکر ہو سکتا ہے ۔ امیر کی اسپیچ
جو جناب نے شائع کی ہے اس مین امیر صاحب نے قریب
قریب بکثیر خیال مین یہ کہا ہے کہ مسلمان کسی نسل کسی خاندان
کسی ملک کسی آبادی کے افراد کا نام نہین ۔ مسلمانون کی
قومیت کا عنصر یا مایۂ خمیر جو کچہہ کہو صرف مذہب ہے ۔
اس لئے اگر مذہب کی حیثیت الگ کر لی جاوے تو قومیت
کا نام و نشان تک نظر نہین آتا ۔ پس جبکہ قرآن مجید نیکی
کرنے اور بدی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا بڑا
اصول یہ ہے تو پھر سمجھہ مین نہین آتا کہ نیکی بدی مین
ان کے نزدیک کچہہ امتیاز نہین اگر فی الواقعہ ایسا ہے تو
وہ مسلمان نہین اور ان کو قرآن مجید کے منجانب اللہ
ہونے پر مطلق یقین نہین ہے ذرا از راہ عنائیت اور
مہربانی اس عقدۂ لاینحل کو حضور ہی حل فرماوین ہماری
طاقت سے بالاتر ہے خدا نہ کرے یہ کسی مشنری کی شرارت
ہو ۔ عیسائیون نے بڑی بڑی شرارتین کی ہین ۔ معترض نے
گرفت کیا ہے بارہا مسلمانون کے بھیس مین عیسائیون کو
سفر کرتے اور دجل پھیلاتے دیکھا ہے ۔
بارِ خدایا رحم کر قوم اسلام پر اور محفوظ رکھ عیسائیون کے
دجل سے ۔

راقم
آپ کے جواب کا منتظر عاجز مہتاب علی سیاح

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء	۶ ۔ ۱۴۹۷	چودہری سرفراز خان صاحب	سے ر
۱۳ ۔ " " "	۱۰۹۱	پیر انڈتا صاحب	سے ر
۱۳ " " "	۷۰۴	شیخ خدا بخش صاحب	عا ۴ ر
۱۳ " " "	۱۲۱۴	مہتاب علی صاحب	عہ ۱۴ ر
۱۳ " " "	۱۵۳۸	نذیر محمد صاحب	عہ ۸ ر
۱۳ " " "	۲۰	انوار الحق صاحب	سے ر
۱۴ " " "	۱۳۱۵	اکبر علی صاحب	سے ر
۱۴ " " "	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے ر
۱۴ " " "	۱۲۹۱	چودہری فیروز خان صاحب	سے ر
۱۴ " " "	۴۱۹	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	عا ۸ ر
۱۵ " " "	۴۷۵	سید محمد معراج الدین صاحب	سے ر
۱۵ " " "	۱۵۱۱	غلام سرور صاحب	سے ر
۱۶ " " "	۱۲۷۵	سید حاکم علی صاحب	سے ر
۱۶ " " "	۱۳۷۱	چودہری محمد شریف صاحب	سے ر
۱۶ " " "	۱۴۴۷	میان خان صاحب	عا ۸ ر
۱۶ " " "	۱۲۸۷	نعمت علی خان صاحب	عا ۸ ر
۱۶ " " "	۱۰۴۲	حکیم محمد یسین صاحب	عا ۱۲ ر
۱۸ " " "	۱۵۳۰	سید حسین شاہ صاحب	عہ ۴ ر
۱۸ " " "	۱۳۳۴	میان عبد اللہ صاحب	عہ ۴ ر
۱۸ " " "	۱۲۷۱	محمد منظور صاحب	سے ر
۱۸ " " "	۹۲۴	غلام محمد صاحب	سے ر
۱۸ " " "	۱۳۹۳	غلام محمد صاحب	سے ر
۱۸ " " "	۱۳۱۴	سید محمد حسین صاحب	عا ۱۲ ر
۱۸ " " "	۱۳۷۶	عبد اللہ صاحب	سے ر
۱۸ " " "	۷۰۱	اللہ داد صاحب	سے ر
۱۸ " " "	۱۵۲۷	مستری حسن دین صاحب	سے ر
۱۹ " " "	—	پیر منظور محمد صاحب	عا ۱۲ ر
۱۹ " " "	۱۳۳۴	مولوی عبد اللہ صاحب	عہ ۴ ر

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ نظم ۵ مارچ کو حضرت اقدس کو سنائی گئی۔ آپ نے پسند فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب کو بغرض اندراج اخبار دیدینا۔ چنانچہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ والسلام

عاجز راقم۔ نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی بدایونی حال وارد قادیان

کیا دیکھا

آکے دارالامان میں کیا دیکھا ۔۔۔ مظہر نور کبریا دیکھا
مہبط فیض مخزن اسرار ۔۔۔ واقف راز ہل اتیٰ دیکھا
ناسخ کفر ناصر اسلام ۔۔۔ حامی دین مصطفیٰ دیکھا
حق کا شیدائی جھوٹ کا دشمن ۔۔۔ اس کا ہر فعل بے ریا دیکھا
اس کا سینہ ہے پاک کینہ سے ۔۔۔ اس کو وحدت کا آئینہ دیکھا
اس کا چہرہ ہے مطلع الفجر ۔۔۔ اور تفسیر والضحیٰ دیکھا
عاشق مصطفیٰ حبیب خدا ۔۔۔ راستبازوں کا پیشوا دیکھا
وہ بلائے خدا کے بولتا ہے ۔۔۔ بولتا اس میں ہے خدا دیکھا
قول کو پایا اس کے حکم خدا ۔۔۔ فعل کو فعل مصطفیٰ دیکھا
پاک ہو جائے گند سے اسلام ۔۔۔ یہ ہی بس اس کا مدعا دیکھا
اس نے دیکھا نبی اکرم کو ۔۔۔ جس نے دیدار آپ کا دیکھا
جس کی تصدیق میں کسوف و خسوف ۔۔۔ ہوا ہر اک نے برملا دیکھا
جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے ۔۔۔ اور حدیثوں میں بھی لکھا دیکھا
اس کے اعدا کو سلسلہ اس کے ۔۔۔ معرکوں میں سے بھاگتا دیکھا
اس کو جھٹلا کے منکرو تم نے ۔۔۔ روز آفت کا سامنا دیکھا
زلزلوں نے زمین کو آکر ۔۔۔ کیسا کیسا ہلا دیا دیکھا
آئی طاعون اور مدت سے ۔۔۔ قحط سالی کا سامنا دیکھا
جس میں روزانہ برف گرتی ہو ۔۔۔ یہ نیا موسم بہار کا دیکھا
خوف کھاتے ہیں جس سے عیسائی ۔۔۔ منہ چھپاتے ہیں آریا دیکھا
جس کی ہیبت سے کانپتے ہیں شریر ۔۔۔ وہ جواں مرد باخدا دیکھا
اس کو پکڑا خدائے برحق نے ۔۔۔ جس نے کرکے مباہلہ دیکھا
ہے قصوری نہ اب چراغ الدین ۔۔۔ کوئی دشمن نہ بچ سکا دیکھا
لیکھو مارا گیا مرا آتھم ۔۔۔ ڈوئی بھی ہو گیا فنا دیکھا
رہا سعد اللہ نہ اسمٰعیل ۔۔۔ مر گئے دونوں بے حیا دیکھا
جس کا انکار کر کے منکر دین ۔۔۔ سب کے سب ہو گئے فنا دیکھا
منکرو اور چاہتے کیا ہو ۔۔۔ ہر طرح سے تو آزما دیکھا
ہے یہ وہ مہدی و مسیح زمان ۔۔۔ مدتوں جس کا راستا دیکھا
تم تعصب سے جلتے ہو ناحق ۔۔۔ یہ ہی حق کا ہے لاڈلا دیکھا
حق تعالیٰ نے چن لیا اس کو ۔۔۔ بس کہ انسان کام کا دیکھا
ہیں جو یہاں پہ مہاجر و انصار ۔۔۔ ان کو مہدی کا شیفتہ دیکھا
حاجی حافظ حکیم نور الدین ۔۔۔ ان کو صدیق باوفا دیکھا
عالم باعمل ہے یہ فاضل ۔۔۔ پاک باطن ہے باصفا دیکھا
نعت کیا ہوں محمد احسن کے ۔۔۔ ان کا اعلیٰ ہے مرتبہ دیکھا
قول احسن ہے فعل بھی احسن ۔۔۔ احسن ان کا معاملہ دیکھا
معترض ان کے سامنے ٹھہرے ۔۔۔ کہاں اوس میں یہ حوصلہ دیکھا
ہے محمد علی حمیدہ صفات ۔۔۔ یہ جوان مرد باخدا دیکھا
ہے متین ذہین و دانشمند ۔۔۔ بات کی تہ کو پہنچتا دیکھا
اس جوانی میں متقی ایسا ۔۔۔ کوئی بتلائے کون سا دیکھا
خود ہی اپنا نظیر ہے یہ شخص ۔۔۔ اس کا ثانی نہ دوسرا دیکھا
مفتی صاحب ایڈیٹر البدر ۔۔۔ ان کا بے مثل اتقا دیکھا
عشق احمد میں مثل پروانہ ۔۔۔ ان کو ہر دم فریفتہ دیکھا
سب کے سب ہیں یہ خادم اسلام ۔۔۔ خدمت دین مشغلہ دیکھا
کوئی بدعہد ہے نہ وعدہ خلاف ۔۔۔ سب کو پابند قول کا دیکھا
جس قدر ہیں یہاں پہ طالب علم ۔۔۔ ان میں ہر ایک کو پارسا دیکھا
سب کے سب ہیں خلیق اور مسکین ۔۔۔ باوفا پایا باحیا دیکھا
کند ذہن اور غبی نہیں کوئی ۔۔۔ صحیح ہر اک کا حافظہ دیکھا
چھوٹے چھوٹے سعید بچوں کو ۔۔۔ حافظ اکثر قرآن کا دیکھا
ہے شرارت نہ ان میں گستاخی ۔۔۔ علم کا سب کو شیفتہ دیکھا
ابھی ان کے تھے کھیل کود کے دن ۔۔۔ اکثر ویسوں کو کھیلتا دیکھا
ایسے بچوں میں یہ متانت ہے ۔۔۔ فیض ہے یہ امام کا دیکھا
اب سناتا ہوں مختصر احوال ۔۔۔ جس کو میں نے ہے آزما دیکھا
احمدی کیا ہیں دوسرے کیا ہیں ۔۔۔ ان میں کیا دیکھا ان میں کیا دیکھا
ان کو توحید حق کا ہے اقرار ۔۔۔ شرک میں اون کو مبتلا دیکھا
ان کے دل میں ہے طاعت معبود ۔۔۔ اون کو غفلت میں ڈوبتا دیکھا
ان کے دل میں ہے سچی ہمدردی ۔۔۔ ان کو بیدرد و بے وفا دیکھا
ان کے دل میں ہے عظمت اسلام ۔۔۔ اون کو کہتا ہوا برا دیکھا
ان کے سینے ہیں پاک کینہ سے ۔۔۔ گند اون میں بھرا ہوا دیکھا
ان کو شیدائی صدق کا پایا ۔۔۔ ان کے ہر فعل میں ریا دیکھا
ان کے حصہ میں آئی شرم و حیا ۔۔۔ ان کو بے شرم و بے حیا دیکھا
یہ توکل خدا پہ کرتے ہیں ۔۔۔ ان کا دولت پہ آسرا دیکھا
یہ امام زمان کو مانتے ہیں ۔۔۔ ان کا انکار خاصہ دیکھا
دل میں اے منکرو ذرا سوچو ۔۔۔ کفر میں کون بڑھ گیا دیکھا
دار الاسلام قادیان ہے ضرور ۔۔۔ دین کا یاں سے سلسلہ دیکھا
جس نے دیکھا نہ قادیان مضطر ۔۔۔ اس نے دنیا میں آکے کیا دیکھا

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام مصنف و کتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمان - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصائے موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الفارشیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے	۸/
سر الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت میں بھی گران نہیں	۱/
اعلام الناس " " "	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳/
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱۰/
مجموعۃ ازالۃ الوسواس " "	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت ہی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱/
آنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱/
شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی نورساکیت مخالف کی کتاب کا جواب	۴/
رویائے صالحہ " " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہیں	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۴/
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱/
کاسر احمدی " " "	پنجابی نظم الہٰ داد والی	۱/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص میں ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اون سے فائدہ پہونچے - نورالدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ملا میرے ایک عزیز نوجوان - دوست نیک معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ نہایت نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس [illegible] ابتدائی درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں [illegible] ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی [illegible] میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دونوں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس سے [illegible] خود دعا کی قربانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کیجاوے اس واسطے [illegible] خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس ہی کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ مضامین پیسہ اخبار سے ایک روز پہلے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ / علیحدہ ہو گی لیکن خریداروں کو ایک روپیہ رعایت ملیگی بدستور - مینجر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھپا

www.aaiil.org

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے ما بعد للعمر

قادیان ضلع گورداسپور

ایجہان منتظر خوش باش کا مدلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶

۲۷ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیات والسلام مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۵

چہ گویم بانو گرامی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات و ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۲ للعہ

معاونین درجہ اوّل جن کو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ للعہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔ سے ر

عام قیمت مابعد ۔۔ للعہ

قیمت فی پرچہ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسکو پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ بھیجنہ دیجائیگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ (۳ بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے میں تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

www.aaiil.org

نمبر ۱۵ | ۲۷ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت مین پڑھکر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرما کر اور عاجز کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار مین چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدئ مسعود مشکل کام ہے اکبر
لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر

مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہون جوہر

مگر کیا کیجیئے جوش دلی مجبور کرتا ہے
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہین اکثر

یہ رتبہ ہے کہان میرا کہ پیش مہدئ دوران
سناؤن اپنی طبع نارسا سے نظم مین لکھ کر

مرے اشعار نا قابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
مگر ہے دل ہی منظور میری بھی اسے اکبر

یہی ہے خلق عظیم اُس ہادی و مہدئ برحق کا
کہ دیکھو نظم اپنی مین سناتا ہون اسے پڑھکر

مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مرے مولا
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر

خدا شاہد ہے سچ کہتا ہون میری آرزو یہ ہے
کہ سر میرا فدا ہو آپکے نقش کف پا پر

اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغبان اُس کے
نبوت ہے اگر دریا تو آپ اس مین ہین اک گوہر

اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اس کے ہین کشتی بان
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اس کے مہ انور

نہین حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذات اقدس میں
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالق اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپکے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپکے دم سے

ثنائے حضرت اقدس بطرز نغز گفتاری
بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہے میری زبان عاری

خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
سمجھنے مین بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری

ہین کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلامون مین
خدا کے آگے خلوت مین ہے کیا کیا گریہ و زاری

خدا کیواسطے اُلفت خدا کیواسطے نفرت
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی دل آزاری

نظر آیا نہ مجھ کو آپکا ثانی کہین کوئی
نظر دوڑا کے دیکھین مین نے تیرہ صدیان ساری

ہوئے مین امتحان کیا کیا لگی ہین تہمتین کیا کیا
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری

یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیون کو ہوتی ہے
ہے اون کے سامنے یکسان ہر آسانی و دشواری

خدا نے رعب وہ بخشا ہے دشمن سامنے اگر
سب اپنی بھول جاتا ہے زبان دانی و طراری

مخالف جتنے ہین حالت ہے سب کی قابل عبرت
بہت سے اٹھ گئے دنیا سے بہت سون کی ہے اب باری

بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری

قصوری کا قصور آخر اُسے یاد کر بیٹھا
ہوئی مٹی مین مل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائین اہل امریکہ کہان ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہوکر
کہ باتین بھی اُلجھتی تھین گلے مین ہچکیان ہوکر

مراد و نامراد آخر گیا دنیا سے دلخستہ
اٹھا بزم جہان سے گویا مشعل کا دھوان ہوکر

دیا کرتے ہین جو الزام سازش کا بتائین وہ
یہ سازش پہونچی ہے کس راہ سے آخر کہان ہوکر

ہمین حاصل ہوا وہ نور حضرت کی غلامی سے
اُڑے ظلمت کے پردے سب دلون سے دہجیان ہوکر

بڑھا تھا فسق دنیا مین ضلالت حد کو پہونچی تھی
گلستان جہان مین کفر چھایا تھا خزان ہوکر

مگر اسلامیون کیواسطے شادی کا موقع ہے
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہار بوستان ہوکر

وہ سارے کابلی مل کر دکھا سکتے نہین جرأت
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحان ہوکر

شہید عبد اللطیف با خدا کو اس طرح کرنا
نہ ہرگز اس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہوکر

شمار اب جبکہ پہونچیگا ہزارون کا پچاسی تک
تو ملاؤن کی آنکھین کھلینگی خونچکان ہوکر

مخالف جتنے ہین مہدی کے سچ پوچھو تو ان کے بھی
دلون مین بیٹھی ہے عظمت حساب و دستان ہوکر

رسل بابا کی حالت سے ہے بچون تک کو آگاہی
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتوان ہوکر

نتیجہ حق مین عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہوکر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آ کر مقابل ہو
نتیجہ بدزبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مرد میدان ہے تو پھر کیون آتا لرزان ہے
نکل کر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے

جری اللہ رسول حق امام وقت ہے بے شک
اُسے دہشت ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزان ہے

امام وقت کے منکر بھی دنیا سے ہین غافل
کوئی دنیا کا کتا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے

عدو جتنے ہمارے ہین دروغ باز سارے ہین
نہ کوئی طالب حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے

امام وقت کے جو دشمن جانی ہین ان مین سے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غول بیابان ہے

عدو کو جانتا ہون مین کہ پیچ و تاب کھائیگا
مرا ہر شعر اُس کے زخم دل کو اک نمکدان ہے

کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہین ہرگز
غلام اُس شخص کا ہون مین کہ جو مہدئ دوران ہے

مجھے آقا پر اپنے فخر ہے مین کس سے دبتا ہون
بلا سے ہو اگر کوئی جہان مین خان خانان ہے

کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مرد میدان ہے

مجھی پر کیا ہے لاکھون ایسے ہین خدام مہدی کے
انہین مین لاکھ انسانون سے بھی بڑھ کر اک انسان ہے

مرا کیا حوصلہ ہے ہو ثنا اس شخص کی مجھ سے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دین بودے
ہمین بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بودے

مدیر میگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
ہے شہرہ قادیان سے لیکے جس کا تا بہ بنگم

مجھی پر کچھ نہین موقوف اس کی قابلیت ہے
ہر اک آگاہ جنٹلمین واقف ہے ہر اک میڈم

اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
نئی دنیا مین بھی عزت ہے جس کا ہوتا ہے ویلکم

ہے اک فاضل بیان کہتے ہین جس کو حضرت احسن
کتابین اس نے لکھین کیسی کیسی قیمتی پیہم

جو ابن تیمیہ ہوتا تو وہ علم کلام آخر
اسی سے سیکھتا اکبر کہ یہ مہدی کا ہے ہمدم

ہمارے مفتی صاحب سے زمانہ خوب واقف ہے
منور ہو رہا ہے بدر سے اس کے اب اک عالم

وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے
طلب مین علم کی اب تک لگا رہتا ہے وہ ہر دم

www.aaiil.org

تبحر اس کو حاصل ہے ہر اک فن مین وہ کامل ہے
مدیر الحکم یعقوب علی وہ مرد میدان ہے
ہے اک جنرل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
ثناء اللہ کو جس نے ہزیمت اس نے ہی دی تھی
وہ فضل الدین جو علم و فضل مین مشہور ہے اپنی
کیا ہے ذکر جن کا میں نے سب مہدی کے خادم ہین

زبانین آپ ہی تو جانتا ہے اب وہ کم سے کم
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے رستم
بپا ہے دشمنون مین انکے دم سے آجکل ماتم
شرارت اور جہالت نے پناہ دی تھی اسے اسدم
نظیر اس کا کوئی دنیا مین پائیگا بہت ہی کم
غلامی مین مسیحا کی کمربستہ ہین یہ ہردم

انہیں پر کچھ نہین موقوف ایسے ہیں یہان اکثر
ہر اک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہر اک بہتر سے ہے بہتر

کرون حالت بیان کیا دشمنون کے بخت وارونکی
خدا نے اے مسیحا تجھ کو وہ اقبال بخشا ہے
نشان قبر عیسےٰ مل گیا اب ایک عالم کو
بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
خدا کا بیکو قربانی کا اک مینڈھا بنادہ تو
خدا بے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت مین
جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہین سکتی
ہر اک مژگان مری گویا رگ ابر بہاری ہے
وفور عشق سے مجنون ہون کہہ لینے دو اب مجھکو

وہین پکڑا گیا فوراً کسی نے گر ذرا چرں کی
حقیقت اس کے آگے کیا ہے اقبال فریدون کی
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے سارے افسوں کی
انہون نے بادشاہت اسکو دی رکھی ہے گردون کی
گناہون کے عوض ان کے ضرورت اس کے ہے خون کی
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام مین جو ونکی
سناؤن کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب محزون کی
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکون کے جیحون کی
کہ حد شرع سے ہرتی ہے یا ہر بات مجنون کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہوں مین بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہون مین بیشک

جنون کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
تصور مین مرے تصویر رہتی ہے تری ہردم
ضرورت ہو اگر تجھ کو تو حاضر ہے یہ سر میرا
زبان سے کہ نہین سکتا بیان مین درد دل اپنا
پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتون کو سن سنکر
توجہ ڈالدے مجھ پر گناہون کی مٹے ظلمت
عدو کیا تجھ کو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
ترے تفسیر معلی کی صفت ہو کیا بیان مجھ سے
ہے برج حوت تیری شان کہ دریا کی اک مچھلی
سخاوت کا بیان تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
اکیلا تو ادہر تھا اور مقابل ساری دنیا تھی

مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے
مسیحا سنئے زبان صورت تری کیسی پیاری ہے
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے
نہین چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے
تری ہر اک ادا پیارے مجھ کو دل سے پیاری ہے
مین ہون بیمار عصیان کا مجھے یہ تپ بھاری ہے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے
کہ گردون رات دن شام و سحر اس کا پجاری ہے
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے
کوئی حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھ کو برا اب کیا کہین گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑائی ہے کسی دشمن نے بھی طرز فغان میری
ہے توہمات اکثر معرکون مین دیکھا ہون میں
اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
سناتا ہے وہ کیا جہال کو اشعار لکھ لکھکر

مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زبان میری
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزبان میری
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغ زبان میری
اثر کس گھر سے لائیگا کہان سے یہ زبان میری

کبھی گر بلبل خوش داستان ہے زعم مین اپنے
نہین معلوم یہ اسکو بوقت بجا لیت بھی
مجھے وہ جانتے ہین کون ہون کیسا ہون کتنا ہون
خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
مجھے ہے فخر اب اس پر کہ مین احمد کا شیدا ہوں
بہت کچھ مجھکو دعوے ہین کہ ہو نہین آپکا خادم
یہی ہے آرزو دل مین کہ ہو تیری رضا حاصل

تو اس کو چاہئیے آکر سنے وہ داستان میری
زبان مشہور تھی اخبار مین معجز بیان میری
اونہین معلوم ہے تھی اونہین کیسی ہے دشان میری
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دارالامان میری
ہے شاہون سے بھی بالا شان اکبر شاہجہان میری
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زمان میری
تری خدمت مین کام آئے یہ جان ناتوان میری

دعا کا تیری ہون ہو کا پیاسا یا نبی اللہ
زبان سے اپنی دے مجھ کو دلاسا یا نبی اللہ

جنون عشق سے صورت بنی اندوہگین میری
عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعث تسکین
بھگوتا ہون مین اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
جمال روئے روشن کا ہون عاشق مثل پروانہ
عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
حضور اب حکم فرمائین کہ پوری درد دل ہو وہ
دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
تعجب ہی بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
گناہون مین پھنسا ہوں المدد اے مہدی دوران

طبیعت اب تو لگتی ہی نہین ہرگز کہین میری
وفور عشق سے بیتاب ہے جان حزین میری
رہا کرتی ہے تر اشکون سے اکثر آستین میری
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہین میری
جدائی مین طبیعت اب نہین لگتی کہین میری
زبان سے حالت دل کچھ کہی جاتی نہین میری
دوا بیتابئ دل کی ہین کچھ نور دین میری
اثر دیدے دعاؤن مین وہ رب العالمین میری
رسا ہونے لگے فریاد تا عرش برین میری
کہ اکثر گھات مین رہتا ہے شیطان لعین میری

دعاؤن کی ضرورت ہے دعا دیجے مجھے حضرت
نتائج سے گناہون کے بچا لیجے مجھے حضرت

(باقی پھر۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

۶۰ غیر کفو مین نکاح۔ ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہان دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو مین رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو مین کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہین کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات مین اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو مین وہ کسی کو اس لائق نہین دیکھتا۔ تو دوسری جگہ دینے مین حرج نہین اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو مین اپنی لڑکی دیوے۔ جائز نہین ہے۔

۶۱۔ جوتا پہن کر نماز۔ ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ مین بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ اور اس بات کو خانقاہ کے کارندون نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ مین امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ و ۳۔ شعر وسخن
صفحہ ۴۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵۔ نشانوں کی بارش
صفحہ ۶۔ ڈائری۔ ترانہ اکمل
صفحہ ۷۔۸۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۹۔ قرآن کریم کی تفسیر
صفحہ ۱۰۔ ڈائری
صفحہ ۱۱۔

بدر قادیان

مورخہ ۲۷۔ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ لولا الاکرام لھلك المقام۔ یا یہ کہا

ولا خیر الانام لھلك المقام

۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

واعطیك ما یدوم۔

ترجمہ۔ مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤن گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے

اسے ملامت کرون گا اور تجھے وہ چیز دون گا جو ہمیشہ رہے۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء (۱) لالف آف مین (۲) یا اللہ رحم کر

۳۔ انی مع اللہ فی کل حال

ترجمہ۔ مین ہر حال مین اللہ کے ساتھ ہوں۔

۴۔ اخترطنا سیفه۔ ترجمہ۔ ہمنے اس کی تلوار کو کھینچا ہے۔

۵۔ خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہین۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء حم۔ تلك آیات الکتاب المبین

۲۔ "راز کھل گیا"

تفہیم۔ وہ جو حم ہے اس مین خدا کے گذشتہ نشان مین جو ظاہر ہو گئی والی ہین۔ حم مقطعات مین کسی کا نام ہے۔ یہی تفہیم ہے۔

۳۔ (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کیطرف اشارہ ہے۔ ساتھہ کا فقرہ بھول گیا ہے۔ واللہ اعلم

ترجمہ۔ وہ لوگ جنھون نے سبت کے معاملہ مین زیادتی کی۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مُت ایھا الخوان۔

ترجمہ۔ مر اے بڑے خیانت کرنیوالے۔

۲۔ تمت کلمۃ اللہ۔ ترجمہ۔ پوری ہوئی اللہ کی بات

۳۔ ان اللہ مع الذین اتقوا۔

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ان کیساتھہ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔

۴۔ الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً۔

ترجمہ۔ وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہین کھڑے اور بیٹھے

۵۔ رحم اللہ۔ ترجمہ۔ اللہ نے رحم کیا۔

۶۔ فضلناك علی ما سواك۔

ترجمہ۔ تیرے سوا جتنے ہین ان سب پر ہمنے تجھے بزرگی دی۔

۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ واللہ انی غالب وسیظھر شوکتی۔ وکلٌ ھالك الا من قعد فی سفینتی۔ اعزازا

ترجمہ۔ بخدا مین غالب ہون اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا مگر وہی جو میری کشتی مین بیٹھ گیا۔

۲۔ الہام کے الفاظ یاد نہین رہے اور معنی یہ ہین کہ فلان کو پکڑ اور فلان کو چھوڑ دے یہ فرشتون کو حکم آلہی ہے۔

۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ بلا دمشق۔ سرّك سرّی ترجمہ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

www.aaiil.org

نشانات کی بارش

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی میں گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھ آپنے ارادہ فرمایا تھا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بھی کر دیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہو رہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھ کتاب میں پورے طور پر درج نہیں ہو چکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

آسمانی گولہ | چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار میں ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پھر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ۷ مارچ والے الہام ۲۵ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آ رہے ہیں۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو قریب ۴ بجے شام ایک ہیبت ناک آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہو کر گر گئے اور ان کے منہ میں پانی ڈالا گیا تاکہ ان کو ہوش آوے۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی قبل از وقت اخبارات میں کثرت سے شائع ہو چکی تھی۔ اس واسطے اس کے پورا ہونے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخبارات نے بھی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخباروں میں بھی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکھتا ہے "قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنوں آسمان سے عجیب آثار دکھائی دیتے ہیں۔ مرزائی قادیانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع میں آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار میں بھی لکھا ہے کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکھائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب بتلاتے ہیں مختلف اخبارات میں طرح طرح کی خبریں ہیں۔ اور دہی نہیں بلکہ انگریزی اخبارات میں بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے ..... جموں سے خبر دیتا ہے ..... آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا ..... بڑی بھاری آواز آئی۔ جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے ..... گوجرانوالہ میں ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ....."

بابو الٰہی بخش | ابھی آتشی گولے کے متعلق خبریں اور خطوط آ ہی رہے تھے کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت میں ملہم ہونے کا دعوے رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں موسیٰ ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی تردید میں ایک کتاب بنام عصائے موسےٰ لکھی تھی اور اس میں اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تھی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں چھپی تھی۔ کہ ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا اور جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ یہ پیشگوئی روز اشاعت کے سترہویں دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خدا تعالےٰ نے اپنے الہام میں موسےٰ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی پہلی کتابوں میں چھپ چکا ہے اس کے بعد الٰہی بخش نے بھی موسےٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ موسےٰ تو ایک ہی ہے دو نہیں ہیں اور اب میں ظاہر کروں گا کہ وہ کون سا ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ فالحمد للہ

شبھ چنتک مر گیا | قادیان سے آریوں کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تھا۔ جو گندہ دہانی میں تمام آریوں سے بڑھ کر تھا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہمنے کبھی پسند نہ کیا تھا کہ اس کا ذکر بھی کریں مگر خدا بھلا ایسوں کو کب تک چھوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکھوائی جس میں حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بدزبانوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہو کر بٹالہ میں چلا گیا اس کے بعد اس کا منیجر اور (غالباً مالک) اچھر چند مع اپنے ایک ہی بھائی کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تھا اور قادیان میں آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہاں کے سب آریوں کا لیڈر تھا وہ بھی سخت طاعون میں مبتلا رہ کر ۹ - اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو چکا تھا۔ ان ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تھا کہ لا تنفكا من هذه المرحلة وہ دونوں اس مرحلہ سے چھوٹ نہیں سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد یہی دونوں آریہ تھے۔ جو قادیان میں رہکر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تھے اور اچھر چند دعوے کیا کرتا تھا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی میں بھی کہتا ہوں کہ میں طاعون سے نہ مروں گا۔ سوم راج نے یہ ٹھیکہ لیا ہوا تھا کہ جو کوئی قادیان میں آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بھی اسی نے نکلوایا تھا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریوں نے جس بات میں ہاتھ ڈالا۔ اُسی میں سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کے مفصلہ ذیل شعر پڑھنے چاہئیں۔ ؎

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا منہہ تخم فنا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کی ضرورت ہے اردو عربی خط لکھ سکتا ہو۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھ خط کا نمونہ آنا چاہئیے تمام درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور

www.aaiil.org

ڈائری

۲۳۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ بوقت عصر۔ فرمایا
دنیاداروں میں کینہ کچھ پرخاش رہتی ہے اس کی وجہ وہی گند ہے جو دونوں دلوں میں پنہاں ہوتا ہے خواہ کتنا چھپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پھوٹ نکلتا ہے۔

قصاب خواہ سگے بھائی ہوں تو بھی ایک دوسرے سے سلوک نہیں رکھ سکتے۔ ایک کی دکان سے گوشت لیں۔ تو دوسرا کہے گا یہ تو گو بھیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے۔ گر مریض۔

انبیاء کی بھی دنیا کے فرزندوں کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتھ نہیں جھگڑتے۔

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور و ستم سہنے پڑے۔ اور پھر مدافعت کا حکم پایا گیا۔ اذن للذین یقتلون بانہم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بھی حکم نہیں تھا۔

اسی لئے دو اصل فرمائے ایک تو واعرض عن الجاہلین جن لوگوں میں جہالت کا مادہ ہو جو تکبر سے بھرے ہوئے جھگڑالو ہوں ان سے اعراض کرنا چاہیئے۔ ان کی باتوں کا جواب ہی نہ دیا جاوے۔ دوم۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ میں نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ کانہ ولی حمیم۔

۲۴۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ عصر۔ جاپان کی نسبت کسی نے کچھ استفسار کیا۔ فرمایا آجکل ان لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہیں۔ ہاں اسباب ایسے جمع ہو رہے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بیزار ہیں اور ان کا مذہب ہی کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہو جائیں۔ کیونکہ ایسا مذہب تو ان کا اپنا بھی ہے۔ ترقی و تمدن کے تمام لوازمات انہیں اگر کسی مذہب پر برانگیخت کر سکتے ہیں تو وہ "اسلام" ہے کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس میں تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے بچہ کو خدا نہیں بنایا جاتا۔

۴۔ مومن کے مقابلہ میں کذاب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا سچے میں سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جھجکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حق میں ایک قوت غلبہ رکھی ہے۔

یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کیا خدا مکاروں مفتریوں کی ایسی نصرت و تائید کیا کرتا ہے۔ جو میری کی۔ خدا نے میرے مخالفوں کو ہر بات میں جھوٹا کیا مگر افسوس انہوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ حقیقۃ الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہوگا۔ کہ دشمن کو مجال گریز نہ رہیگی آخر کس کس بات کو جھٹلائیں گے۔ کچھ تو ماننا پڑیگا۔

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مسجد مبارک میں ۲ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی۔ عاجز کو فرمایا۔ نظم نہایت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر میں چھاپ دی جائے۔ ایڈیٹر

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جس جگہ اپنا عیسیٰ اترا ہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا

مسجود قدسیاں ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا

گلہائے معرفت پہ ہم بلبلیں ہیں گویا
اب ہو چکا نشیمن یہ گلستان ہمارا

یارب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا ۔ مدفن ہو یاں ہمارا

کیا خوف ہے خزاں کا اس بوستان دین کو
جب احمدؐ مکرم ہے باغبان ہمارا

جو کام کر دکھایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیف و سنان ہمارا

کل اولیاء سے بہتر۔ بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلستان ہمارا

حد سے بڑھیں نہایت ایذائیں دشمنوں کی
طاعون بھیجا حق نے پھر پاسبان ہمارا

تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کرو گے
ہے روز اولین سے جب آسمان ہمارا

وہ دن بھی آرہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیوں کے بدلے بس خطبہ خوان ہمارا

برباد ہو رہے ہیں پر ملتے نہیں ہیں
کب سمجھیگا الٰہی ہندوستان ہمارا

منہ کالا دشمنوں کا کیا خوب کر رہا ہے
ہر روز ہے کے ظاہر اک نیا نشان ہمارا

زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے دردِ نہان ہمارا

بیماریوں سے میں تو تنگ آگیا نہایت
چھوڑا نہیں ذرا بھی تاب و توان ہمارا

روکے رکھا مرض نے ورنہ میں جلد آتا
لگتا بجز یہاں کے ہے دل کہاں ہمارا

کچھ ہو سکے تو کر لو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا

دکھ درد کی حکایت دل کھول کر سنائیں
کوئی نہیں جہاں ہیں پر رازدان ہمارا

کیوں گولیکی میں رہتا کیا بے وفا تھا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا

(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے مکرم بھائی زاد لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں اپنی ایک خواب جو میں نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھی تھی آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرما دیں گے۔ ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو۔ وہ خواب حسب ذیل ہے۔ میں نے مذکورہ بالا شب کو دیکھا کہ میں ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند اور لوگ بھی میرے ساتھ تھے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تھا جس پر کچھ لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے نیچے ایک گہرا گڑھا تھا۔ اتنے میں ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تھیں اس لئے وہ لوگ اس گڑھے میں گرنے لگے۔ مگر توت والا کوئی بھی نہ گرا۔ میں نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہ ہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل میں خیال آیا کہ میں احمدی ہو کر اس طرح گر کر مرنے لگا ہوں یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیاں میری طرف بڑھیں اور میں نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح میں بچ گیا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ والسلام۔ خاکسار اللہ دین احمدی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سیالکوٹ

بَدرِ مُنوّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی مؤلفہ عربی تفسیر سورۃ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ معانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہین اور چند ایک باتین جو اس سورۃ شریف کے تحت مین مناسب حال معلوم ہوتی ہین لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الٰہیّہ کا سلسلہ بند نہین ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہین اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ الہام الٰہی کا سلسلہ اب منقطع ہو چکا ہے اور دنیا مین کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہو سکے اور خدا تعالےٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہین جیسا کہ ان کی زبانین مردہ ہو چکی ہین اور اب دنیا مین کہین سنسکرت اور عبرانی نہین بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگون کے عقائد مین تو یہ بات داخل ہی تھی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہین یہی عقیدہ رکھتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہین یہ عقیدہ فاسدہ سورۃ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہے اُن تمام باتون پر جو دین و دنیا کے امور مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی مین اولاد روحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہو کر ہر زمانہ مین اس اعلےٰ کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہووے یہی بات ہے، جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہین ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس مین یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس اُمت مین فساد اور فتنون کے وقت مین ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کامون میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کرین اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پا کر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے لوگون کو دکھلادیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگون کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچین۔

اس زمانہ مین کوثر کا ثبوت

اس زمانہ مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جارہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعویٰ اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھیں۔ اس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ مین ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہین گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگون کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"کونوا مع الصادقین"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علیٰ وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہو گئے اور یہ اعلےٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہین کہ سماوی تائید شامل حال ہو کر اعلیٰ مرتبۂ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کرکے صادق حقیقی انبیاء اور رُسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہون نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھون سے دیکھ لیا اور آیۂ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف تبلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ مین ہون ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

www.aaiil.org

پر نہیں ہوتا وہ سم الفار کھانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑھتے ہیں - انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحییٰ - پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا - تو خدا تعالیٰ قادر تھا کہ درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہوتا - مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا - قرآن کریم کو کھول کر دیکھو کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں کہ یعلمہم الکتاب والحکمۃ - یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہ الا المطہرون یعنے قرآن کے حقائق و دقائق ان ہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بھی نہ ہوتی اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہو گئیں تو اب کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتے ہیں ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جاویں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بعض حصے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر ان دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجھایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود ان کا نمونہ بن کر نہ دکھلاوے تب تک یہ کسی طرح سمجھ ہی میں نہیں آسکتیں - پس ظاہر ہے کہ صرف علماء ظاہر خود اندھے ہیں ان تعلیمات کو سمجھا نہیں سکتے بلکہ وہ تو اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم پانے کے لئے اب کوئی بھی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک وہ اپنے ان قوانین قدیمہ کی رعایت کرے گا جو قدیم سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی تعلیم محدود ہو سکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے نمونہ سے سمجھائی جاتی ہے اس میں نہیں تو پھر نعوذ باللہ قرآن کا آنا لاحاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی ایک دم کے واسطے بھی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دے سکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجھ ہی نہیں آسکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دلنشین کرا سکتے ہیں جو صاحب حال ہوں مثلاً یہ ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے جان نکالتے ہیں اور پھر یوں آسمان پر لے جاتے ہیں اور پھر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے اور دوزخ ایسا اور پل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹھا رہے ہیں اور پھر قیامت کو آٹھ اٹھائیں گے اور اس طرح پر خدا اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ ان پر کھولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجھ نہیں آسکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا یہ حصہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس نے یہ بھی انتظام کیا ہو گا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بھی ہمیشہ آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے جو مرتبہ حال پر پہنچ گئے ہوں ہرگز سمجھ نہیں آ سکتا اور دنیا ذرہ ذرہ پر بہت ٹھوکریں کھاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تھا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ظاہر کیا کہ اس کی حقیقی اور واقعی طور پر سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اٹھا لئے مگر یہ بات اس کے وعدہ کے خلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنے ہم نے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے - اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مختفی ہو گئے تو پھر قرآن کریم کی حفاظت کیا ہوئی - کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوش خط نسخوں میں تحریر ہو کر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا - جیسے بعض مدفون خزانے - گو کسی کے کام نہیں آتے مگر زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس آیت سے خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے اگر یہی منشا ہے تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات ہے اور ایسی حفاظت کا موہنہ پر لانا دشمنوں سے ٹھٹھا کرانا ہے کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فائدہ ممکن ہے کہ کسی گڑھے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بھی ایسا ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی کمی بیشی کے کسی مولف کی تالیف سمجھی گئی ہیں تو اس میں کمال کیا ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فائدہ کیا پہنچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری بھی دنیا کی تمام کتابوں سے بڑھ کر ہے اور خارق عادت بھی لیکن خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی

رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۹ ماہ گذر چکے ہیں اور اس عرصہ میں تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس میں نکل چکے ہیں۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہو کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جو کچھ درس قرآن میں فرماتے ہیں وہ مع شئی زائد اس تفسیر میں موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہیں۔ میں نے جہاں تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہایت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ میں پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تھا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف ۱ عہ سالانہ رکھی گئی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کماحقہٗ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تھا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت میں بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ میں قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم رہے ہیں مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہوں گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہوں گے اس لئے اس میں مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحوں میں ہوتا تھا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کی جاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲؍ سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہیں۔ اسے بطور ضمیمہ خریدیں اور جو نہ چاہیں نہ خریدیں ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف عا؍ سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریداروں سے ۱۲؍ سالانہ زیادہ لئے جائیں گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس میں انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ رعایت کے ساتھ ایک مکمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲؍ میں سے ہر سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائے گا اس طرح سے صرف ۸؍ میں ایک دو سو چالیس صفحوں کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال میں اس ضمیمہ کے خریداروں کو پہونچ جاوے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس تفسیر میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہذا سنہ ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸۔ ماہ باقی ہوں گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸؍ رہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہمارے احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگیں گے۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا۔ جس قدر درخواستیں اس کے لئے آئیں گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیاں موجود ہیں۔ اگر احباب خریدنا چاہئیں تو تھوڑی سی درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہوں گے ۲ عہ ہے۔

نوٹ نمبر ۱۔ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہو یعنے جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہوں ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے اصحاب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ نمبر ۲) ضمیمہ کی قیمت میں ان رعایتوں میں سے کوئی رعایت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت میں طلبار وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۶؍ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

رسید۔ سکرٹری مجلس ناظم کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تھا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور بھیجنے والے صاحب نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ اس واسطے دفتر ہذا میں صرف لنگر اور صرف مساکین میں جمع کر لئے گئے بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲؍

۱ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲؍ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸؍ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ سفید جھوٹ ترین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود اسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہیئے۔ ۲۲ مارچ کے سراج مین ایک مضمون مع راقم جلال الدین وغیرہ گویلیکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑا آدمی "گویلیکے" مین نہین یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہو پھر اسکے علاوہ اور بھی غضب ڈہایا ہے کہ چند عقائد احمدیون کی طرف منسوب کئے ہین حالانکہ وہ ان مین سے کسی کے بھی قائل نہین اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابون مین ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان مین سچے ہین تو انہین چاہئے کہ حضرت اقدس کی کتابون سے ہمارے یہ عقائد ثابت کرین۔ میں باوشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہون کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکہ دیا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ہرگز ثابت نہین کرسکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے مین ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے۔ کہ مرزا صاحب نے ایک آیت مین ولا محدث بڑہایا ہے حالانکہ انہون نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے۔ پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہوسکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر۔ اور ازالہ صفحہ ۱۳۷ کا فتوے تو آپ لوگون پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے ہین یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالے کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے۔ کہ صرف تیئس سال کے عرصہ مین کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن مین جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کہ مسیح کی قبر بلاد شام مین ہے۔ وہ سخت بے ایمان ہے۔ ہم کہتے ہین پہلے تم یہ فقرہ ہمین دکھلا تو دو۔ پھر اس کا جواب دینگے۔ کیا تم بہول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپ کے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہان لکھا ہوا ہے تو بھری محفل مین ندامت کس کے حصے مین آئی تھی۔ پھر علیحدہ طور پر خودستائی سے کون روکتا ہے۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ۔ ایک عالم گواہ ہے۔ کہ بار حسب درخواست زمینداران چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو اسی باوشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑہکر سنایا۔ وہ اب تک موجود ہے جس مین باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیون کے رکن ہین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ مین یہ سلام سے روکا کرتا ہے۔ پہر آپنے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیون کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوادین اور پہر یہ حال ہو۔ ہم کیا مخاطب کرین۔

المکل آف گویلیکے ضلع گوجرات

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعایت کرتے ہین ایسی رعایت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈیمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ۔ بے جلد اصل قیمت ۵ر رعایتی ۴ر مجلد الرزیادہ دو شیمن مجلد ۶ر عنبر مجلد ۴ر۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی۔ المشتہر ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک برادرم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علیصاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوا منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ مین خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبرون کی غلطی کے سبب حضرت نکاحون میں شامل نہیں ہوتے مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہین کرتا۔ میان عبداللہ کے

ڈائری

القول الطیب

پیشگوئی ۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام حم۔ تلک ایت الکتاب المبین راز کھل گیا۔ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے۔

کتب اولین پہلی کتابون کا ذکر تھا۔ جو منسوخ شدہ ہین اور محرف مبدل ہین۔ فرمایا۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹین اوپر نیچے کہین کی کہین جا پڑتی ہین۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے مین اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے مین چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہین ہے کہ ان مین رہائش اختیار کی جائے۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات مین رہنے والون کی طرح آرام پا نہین سکتا۔

دیسی بوٹیاں سیر مین برلب سڑک خود رو بوٹیون کی طرف اشارہ کرکے اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو مخاطب کرکے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیان بہت کارآمد ہوتی ہین مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہین کرتے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیان بہت مفید ہین گندلون کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہین اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہین یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہین ہوتی۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ہمارے ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہین اور اس طرح توجہ نہین کرتے کہ ان کے ملک مین کیسی عمدہ دوائین موجود ہین جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہین۔

الخطبہ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مدد خان ایک نیک نوجوان ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ نمبر ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ے/
۲۰ " " " محمد ظفر یار خان صاحب ۱۴۵۱ عا/
۲۱ " " " نمبر ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ے/
۲۱ " " " نمبر ۵۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۲۴۰ فضل محمد صاحب ہرسیان عا
۲۲ " " " نمبر ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۱۱۰ بابو کریم بخش صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۱۰۹۵ ۔ اسد علی صاحب ے/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸/
۲۳ " " " نمبر ۱۴۲۱ فضل احمد صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۷ عبد اللہ صاحب عا/
۲۳ " " " نمبر ۳۰ محمد شفیع صاحب عا/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ے/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۴۴ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر محمد صدیق صاحب ۸/
۲۴ " " " نمبر ۱۵۵۹ شیخ مظفر احمد صاحب ے/
۲۴ " " " نمبر ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ے/
۲۴ " " " نمبر ۲۴ غلام محی الدین صاحب ے/
۲۵ " " " نمبر ۳۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳/
۲۵ " " " نمبر ۱۵۲۸ شیخ میران بخش صاحب ے/
۲۵ " " " نمبر ۱۰ محمد دین صاحب ے/
۲۶ " " " نمبر ۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ/
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ/
۲۷ " " " نمبر ۱۵۵ ملک جیون خان صاحب ے/
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب عا
۲۷ " " " نمبر ۹۶۴ عبد المجید صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب عا/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۰۹ خواجہ کمال الدین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ے/

۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۶۰ وزیر علی خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر شیر محمد صاحب للعہ/
۳۰ " " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ/
یکم اپریل ۱۹۰۷ء ۔ نمبر ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ے/
" " " نمبر ۱۲ مستری احمد الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۱ نواب خان صاحب ے/
" " " نمبر فضل الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۲۵ حکیم محمد حسین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۳۳۹ ۔ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۴۳ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ے/
" " " نمبر ۶۷ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب عا/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ

گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور

طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور

عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور

محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور کشمیر

غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور ۔ کشمیر

محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال ۔ ضلع گورداسپور

حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور

اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال ۔ ضلع گورداسپور

فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور

متاب بی بی " " " "

گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "

چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن بہاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ

فضل الٰہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پہالیہ ضلع گجرات

نور الٰہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پہالیہ ضلع گجرات

غلام محمد صاحب ولد حیات " " "

زینب بی بی ہمشیرہ فضل الٰہی صاحب " " "

اہلیہ نور الٰہی صاحب " " "

اہلیہ فضل الٰہی صاحب " " "

میاں حسین بخش صاحب ساکن چک نمبر ۲۷۶ ڈاکخانہ گوجرہ

میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ

میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ

کرم بخش صاحب ولد نبیا " "

میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گھوڑ

میاں محمد ساکن چک میاں موسے

میاں عبد اللہ صاحب " " "

میاں مراد صاحب " " "

مستری میران بخش صاحب ساکن سیالکوٹ

مستری فتح محمد صاحب " " "

میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ

صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زیدکا ۔

میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب

میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب

عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

محمد بخش ولد حسن علی صاحب لبشی نادرس موضع ٹھنڈا اتھیم ڈاکخانہ لودہران ضلع ملتان

جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گہوگھیاٹ ڈاکخانہ ولا تحصیل چکوال ضلع جہلم

میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھیڑ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بیر لسیان ڈاکخانہ راہون تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر

مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرال ڈاکخانہ خوشاب ضلع شاہ پور

محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ ۔ ڈاکخانہ سنہرا ضلع امرتسر

سادن ولد کمال ساکن کنھیالی ڈاکخانہ سدرا ہ ضلع سیالکوٹ

سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدراون ڈاکخانہ ہندواڑہ علاقہ کشمیر اترمچھی پور

بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور

احمد دین ولد مہر جان صاحب ساکن قادیان

میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور ۔

مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام احمد صاحب ۔

میاں محمد حسین صاحب ساکن گنہبا کی ڈاکخانہ فتحگڈھ

کرمداد ولد شیر ساکن کھیوا باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ

قائم ولد نتھو کھیوا باجوہ سیالکوٹ

خیر الدین صاحب " " "

فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن لگر یمیاں ڈاکخانہ ہسنوا

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شائد ہی ملی)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہو صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	[illegible]
درثمین " " " ۲	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دوسو صفحے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے۔	[illegible]
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہو اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۴ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے	۴ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب	دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۱۲ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبداللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	۱ر
نظم مستورات	پنجابی نظم	۱ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق ۶
شرح تہذیب الکلام ۱۲ر
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قول اللہ نور السموت والارض ۵ر

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نورالدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں۔ مینیجر

اطلاع۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوتی ہے اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱ ملاحظہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۔ ما بعد للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

جلد (۶)

نمبر (۱۶)

چشم بکشا گر تو خواہی چہار در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی عرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر ۔ گورنمنٹ عـــہ ۔ قیمت از للعہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ عــہ

معاونین درجہ اول جن کو کہ اپنی مرضی کے مطابق اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صـہ

معاونین درجہ دوم جن کو کہ ہر پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ ـــہ

عام قیمت مابعد ۔ للعہ

قیمت فی پرچہ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ پہونچے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے وقت ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں۔

کرکتہ عاجز محمد حسین احمدی

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک لائیت

نت حاضر ضمانت شہر شیکاگو کے پادری جان فاکن صاحب پرُن کی زوجہ مکرمہ نے نالش دائر کی کہ پادریصاحب نے بلاوجہ مجھے خرچ وغیرہ دینا اور ملنا چھوڑ دیا ہے پادریصاحب ساڑہے چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے مقدمہ چل رہا ہے۔

خانہ برباد کونتھ کونٹی کے پادری پیڈگیٹ مین صاحب نے اپنی بیوی کو چوطھے کی کریدنی (جو غالباً گرم ہوگی) ایسے زور سے دے ماری کہ بیچاری کا دم نکل گیا اس کے بعد پادری صاحب نے اُسترے کے ساتہہ اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کردیا۔ شادی ہوئے ابھی نو ماہ ہی گزرے تھے معلوم نہین کہ وہ کیا بات تہی جس کی وجہ سے پادری صاحب کی یہ خانہ بربادی ہوئی۔

طلاق شہر سینٹ لوئیس کے پادری ولیم پی جانسن کی بیوی نے واعظ صاحب کے مظالم سے تنگ آکر اور پادری صاحب کی بدسلوکیون کا ثبوت دیکر طلاق قانونی حاصل کی۔

ہر دو گرفتار شہر فیدینگ کے پادری ریے نلڈس صاحب اور ان کے گرجہ کی باجا بجانیوالی کنواری مس دیہ ہر دو اچانک اپنے شہر سے بہاگ گئے اور کولمبس مین گرفتار ہوگئے لیکن ان کا نکاح ہوچکا ہے ہر دو کامیاب ہے کہ اس کا موجب پادری صاحب کی پہلی بیوی ہے۔

چور پادری پادری جیمیر کار صاحب پر عدالت بالٹی مور مین مقدمہ چلایا گیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پادری صاحب نے ایک گھڑی چرائی ہے۔ شہادت پیش کی گئی ہے۔

بدچلن پادری شہر لوارن کے پادری ولیم برنیز صاحب بدچلنی کیوجہ سے جو کہ نوجوان دو لڑکیون کے سامنے ظہور مین آئی تہی ایک سال کے واسطے عہدہ پادری پنے سے معطل کئے گئے۔

معقول گاہک شہر ڈی ٹرائیٹ کے پادری بارڈ صاحب اپنے شہر سے غائب ہین اور اسی شہر کے شراب فروش لیہز کی بیوی بھی غائب ہوگئی ہے پادری صاحب اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہوئے ہین اور اس مطلقہ کا بیان ہے کہ پادری صاحب کئی ایک شادی شدہ عورتون کے ساتہہ عشق محبت کا تعلق رکھتے تہے اور ان مین سے ایک شراب فروش کی بیوی تہی مطلقہ کا بیان ہے کہ مین نے شراب فروش کو جتلا دیا تہا کہ پادری صاحب تمہاری بیوی پر بہی نظر شفقت رکہتے ہین۔ مگر وہ کہنے لگا کہ مین پادری کو اپنے ہان آنے سے روک نہین سکتا کیونکہ میرے شرابخانہ کے معقول گاہک ہین۔

قاتل پادری شہر گلاس ایورٹ کے پادری کارسکا صاحب سی ہران کے ریڈر کی ایک بھیڑ زدہ کریوجیوسکی نے ان پر نالش کی ہے کہ پادری صاحب نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے اس کے عوض مین مجہے ڈیڑہ لاکہ روپیہ دلایا جاوے پادریصاحب ریل پر جاتے ہوئے شہر بریڈاک مین گرفتار ہوئے اور جیل خانہ مین رکہے گئے ہتے۔

ناجائز حملہ شہر ہیوریا کے پادری گگ صاحب نے ایک چہوٹی لڑکی پر ناجائز حملہ کرنے کی کوشش کی مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادریصاحب نے پہلے جہوٹہہ بولا اور انکار کیا۔ پہر لاچار اقرار کیا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا کرکے رہا ہوئے۔

ایک بد عادت شہر اوڈی کاک کے پادری گے صاحب کو عادت تہی کہ لوگون کے گہرون مین جاکر کہڑکیون مین سے ایسے وقت جہانکا کرتے تہے جب کہ عورتین کپڑے اتارا کرتی تہین شکائت عام ہونے پر گرجہ کی کمیٹی نے پادریصاحب کو استعفٰے دینے پر مجبور کیا۔

پادری صاحب اور نائن شہر الیون ولا کے پادری لیسنگ صاحب ایک نائن کو ساتہہ لے کر بہاگ نکلے۔ ان کے گرجہ کے ممبرون مین سنسنی پہیل رہی ہے کہ پادریصاحب نے یہ کیا کرتوت کیا۔

نتیجہ شراب نوشی شہر نیویارک کے مشرقی کوچہ ۱۸ مین پادری کوان صاحب اور ایک عورت مری ہوئی پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہر دو آپس مین عشق و محبت کے خطوط لکہہ چکے تہے اور شہر نیویارک مین ملاقات کا ایک وقت مقرر ہوا تہا مگر راستہ مین پادری صاحب اور ان کی ساتہی عورت نے شراب اس قدر پیا کہ جان نہ بچا سکے اور ایک ہوٹل مین جہان عارضی قیام تہا ہر دو نے جان دیدی۔

ایک اور پادری صاحب شہر سیگی ناکے پادری مرے صاحب نے ایک صاحب ایسٹ مین کی عورت پر ناجائز حملہ کیا مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

توریت کا دوسرا حکم لاہینسی صاحب لکھتے ہین کہ توریت کے احکام مین سے دوسرا حکم یہ ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت نہ بنا نہ کسی چیز کی تصویر بنا خواہ اوپر آسمان پر ہے یا نیچے زمین پر ہے اس حکم پر کوئی عیسائی عمل نہین کرتا ہان مسلمان ہمیشہ اس ضروری حکم کی تابعداری کرتے ہین۔

ناجائز اختیار اٹلی مین پوپ کو اختیار ہے کہ جتنی تارین چاہے بلا اجرت ادا کرنے کے دیدیا کرے یورپ کے بعض اخبارات اس پر اعتراض کر رہے ہین تاکہ پوپ کو کوئی حق حاصل نہ ہو کہ مفت مین تارین دیتا پہرے۔

اگستین عیسائیون کا بڑا ولی اگستین گزرا ہے۔ اس کے زمانہ مین امریکہ کا براعظم دریافت نہ ہوا تہا وہ کہا کرتا تہا۔ کہ یہ صحیح نہین کہ زمین دوسری طرف سے آباد ہو۔ اور دلیل یہ دیتا تہا۔ کہ اگر زمین دوسری طرف سے آباد ہو تو اخیر مین جب یسوع مسیح آسمان سے نازل ہوگا تو اُس طرف کے لوگون کا کس طرح فیصلہ کریگا۔

اگر اگستین آج زندہ ہوتا تو دیکھہ لیتا کہ مسیح نے مشرق مین بیٹھ کر مغربی کرے کے لوگون کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مثال مین ڈوئی کا واقع دیکھہ لیا جائے۔

مذہب کیتھلک سے بیزاری شہر سال مونسنٹ ملک ہسپانیہ کے سینکڑون مردون اور عورتون نے تحریری درخواست گورنمنٹ مین پیش کی ہے کہ ہم اپنے پرانے مذہب کیتھلک عیسوئیت کو ترک کرتے ہین یہ نہین معلوم ہوا کہ اس کے عوض مین اختیار کیا کیا ہے۔

کس کو مانین اور کس کو چھوڑین اخبار ٹرو تہہ سیکر مین ایک صاحب لکہتے ہین کہ چار انجیلین ہین۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ یوحنا کہتا ہے کہ قبر پر ایک عورت آئی تہی متی کہتا ہے کہ دو آئی تہین۔ مرقس کہتا ہے کہ تین آئی تہین لوقا کہتا ہے کہ تین سے زیادہ تہین اب بتاؤ کہ کس کو جھوٹہا کہین اور کس کو سچا مانین۔ پہر مرقس کہتا ہے کہ وہ صبح کا وقت تہا اور یوحنا کہتا ہے کہ اندہیرا تہا لوقا کہتا ہے کہ دو فرشتے تہے۔ مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی تہا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک لائیت
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی - ایک خوشخبری
صفحہ ۴ - ۵ - ۶ - ۷ - مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ - نیازنامہ بخدمت منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران
صفحہ ۸ - سرود مبارک - قصیدہ
صفحہ ۹ - نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر
صفحہ ۱۰ - یوسف پر افسوس
صفحہ ۱۱ - رسید زر

بدر مسیح - مورخہ ۱۸- اپریل ۱۹۰۷ء - خدا کی تازہ وحی

۱۷- اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا - پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے - ۲- انّی مع الافواج اٰتیک بغتةً

۳- انّی مع اللّٰہ الکریم

۴- طوفان آیا وہی طوفان - شر آئی -

۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء - "دہلی مین واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا"

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہو چکا ہوا ہے - تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں مین سے کوئی طاعون سے مر جائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دو تین الہامات مین بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہے یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہو کر ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء - اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

ترجمہ - مین دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں

۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- فتح ہے تمہاری - ۲- تمہارے نام کی

۳- اِنّ شانئک ھو الابتر - ۴- حدّ طباہ

۵- انت منّی بمنزلة موسیٰ - ۶- احمدؐ - غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے) ۷- پھر قرآن مجلد دیکھا اُس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا - سلامٌ قولاً من ربّ رحیم

ایک خوشخبری

میرے دوستو! مدّت سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خدّام کے دل مین یہ آرزو تھی کہ مسجد مبارک کی وسعت کی کوئی راہ نکل آوے - سو الحمد للّٰہ کہ وہ خدا جو ہر طرح کی تائیدین اور نصرتین اس سلسلہ کے شامل حال کر رہا ہے اس نے ہماری اس آرزو کو بھی پورا کر دیا اور کل مسجد خورد کے ساتھ جو جگہ ہے وہ خرید لی گئی اور اس مین یہ حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے - کہ چونکہ بڑے بڑے نشانون کے ظہور سے خلقت کا رجوع اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو رہا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اس مین ترقی ہوگی - جیسا کہ یاتون من کل فجٍ عمیق وغیرہ الہامات کے دوبارہ ہونے اور فتح کی بشارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - اس لئے اُن آنے والون کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بھی وسیع کر دیا تاکہ اگر جلسون مین نہین - تو کم از کم روز کے آنیوالے مہمانون کے لئے اس مسجد مین گنجائش ہو سکے اور وہ سب حضرت امام کی زیارت سے بآسانی مشرف ہو سکین اور آپ کے کلمات طیّبات سے متمتع ہو سکین - پہلے ہماری مسجد مین صرف تیس یا زیادہ سے زیادہ چھتیس آدمی آسکتے تھے مگر اس نئے حصّے کے ساتھ ملنے سے اب انشاء اللہ ڈیڑھ سو پونے دو سو آدمی کے نماز پڑھنے کی گنجائش نکل آوے گی اب چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ جگہ دے دی ہے - لہذا اس کی عمارت کی تکمیل بھی جلدی کرنی ضروری ہے - اس کے لئے مین اب جماعت کے ان مخلصون کے سامنے اپیل کرتا ہون جو ہر سال یہان آتے اور اس مسجد کی وسعت کی ضرورت کو محسوس کرتے رہتے ہین کل تخمیناً تین چار ہزار روپیہ درکار ہوگا اور تعمیر مسجد مین مدد دینا اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے - یہ رقم جتنی جلدی پوری ہو جاوے بہتر ہے -

خاکسار محمدؐ علی

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی - اخبار بدر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء اور اس کے قریب کے دیگر اخبارات مین ناظرین ایک تازہ زلزلہ کی پیشگوئی پڑھ چکے ہین جس کے الفاظ یہ ہین ۱۔ رجت رجفان المنازل لة - اس کے مطابق شب درمیانی ۱۳ و ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ۱۱ بجے کے پنجاب کے اکثر مقامات مین سخت زلزلہ محسوس ہوا - کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہین - ایک سخت دھکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی - سبحان اللہ ہمارے امام کی باتین لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہین - غلام رسول نعیم صاحب گمہیانہ ضلع جھنگ سے لکھتے ہین - کہ ہر ہین وہ ماہرین کا دعوی اور فتوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد کئی سال تک کوئی بڑا زلزلہ نہین آئیگا - شب گذشتہ کو بموجب پیشگوئی یہان بڑا زلزلہ آیا - آدمی سب جو سوئے ہوئے تھے - بھاگ کر مکانون سے باہر نکل آئے اور سخت گھبرا گئے - چڑیان گھونسلون سے گر پڑین - سید حامد شاہ سیالکوٹ سے ایسی ہی خبر دیتے ہین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے لاہور سے اس کے متعلق خبر دی ہے اور ایسا ہی دوسرے مقامات سے بھی سخت زلزلہ کی خبرین آئی ہین - کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور فائدہ اٹھائے - ؎

آپ کی توجہ درکار ہے - اخبار کی طرف - کہ آپ اس کیواسطے نئے خریدار بنانے کی کوشش کرین - ہنوز تعداد مین آپکی توجہ سے بہت ترقی ہو سکتی ہے خریدار بھی ایسے ہون جو بروقت قیمت عطا فرماوین -

؎ خیرآباد ضلع پشاور سے عبداللہ نام ایک صاحب لکھتے ہین کہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریباً بارہ بجے رات کے سخت زلزلہ آیا ......

www.aaiil.org

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبؤنک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ۔ السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث مین میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اُس پرچہ مین مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہین اور دنیا مین میری نسبت شہرت دیتے ہین کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوے مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے مین نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ مین دیکھتا ہون کہ مین حق کے پھیلانے مین مامور ہون اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہین اور مجھے اُن گالیون اور ان تہمتون اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہین کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہین ہو سکتا اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپ کی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤن گا کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندون کو تباہ نہ کرے اور اگر مین کذاب اور مفتری نہین ہون اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچین گے ۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون سے ہے ۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان آپ پر میری زندگی مین ہی وارد نہ ہوئی تو مین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر مین نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے ۔ اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے ۔ جو میرے دل کے حالات سے تو واقف ہے ۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور مین تیری نظر مین مفسد اور کذاب ہون اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھون سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیون اور بدزبانیون سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین ۔ مین ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکوون سے بھی بدتر جانتے ہین جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے اور اونہون نے ان تہمتون اور بدزبانیون مین آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم ۔ پر بھی عمل نہین کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکون تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبون پر بد اثر نہ ڈالتے تو مین ان تہمتون پر صبر کرتا مگر مین دیکھتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ انہین تہمتون کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو مبتلا کر ۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر ۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اس کے نیچے لکھدین ۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے ۔

الراقم ۔ عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد

مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیاز نامہ بخدمت منشی عبد الحق صاحب

اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران بوفات منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنف کتاب عصاء موسیٰ

میرے مکرم ۔ السلام علیکم ۔

مجھے آپ سے انس ہے اور سچا انس ہے اور جو کچھ مین یہان لکھنے لگا ہون اُس سچے انس کے باعث لکھتا ہون جو میرا دل آپ کے لئے محسوس کرتا ہے اس انس کی وجہ سے غالباً آپ بھی ناواقف نہین جو نور اور ہدایت مجھے جناب مسیح کے طفیل ملا اس کے موجب آپ بھی ہین آپ ان چند واجب التعظیم احباب سے ہین جو مجھے عالیحضرت مرزا صاحب کی طرف لے گئے اور پھر وقتاً فوقتاً ابتدائے منازل سلوک کی مشکلات کے دفعہ کرنے مین آپنے مجھے ہمیشہ اپنے اس ذاتی علم سے مدد دی ۔ جو آپ کو عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور اونکے اخلاق اور ان کے تقدس کے متعلق حاصل تھا ۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر کاربند ہو کر میرا فرض ہے کہ مین کلمہ خیر سے اس وقت دریغ نہ کرون ۔

اس وقت آپ بفضلہ تعالیٰ دوست پروری اور دوستداری کی قیود سے خدائی ہاتھ کے ذریعہ آزاد کئے گئے ہین اور مین یقین رکھتا ہون کہ آپ اب ٹھنڈے دل کے ساتھ میری اس عرضداشت پر غور کرین گے ۔

یہ تو آپ مان لین گے کہ انسان کا محاکمہ غلطی سے خالی نہین اور سعید انسان کا فرض ہے کہ اگر وہ خود ایک معاملہ مین غلطی کر جاوے تو پھر جب نئے واقعات صحیحہ ظہور پذیر ہو جاوین تو وہ اپنی خطا یافتہ محاکمہ کی ترمیم کرنے مین دیر نہ لگاوے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ صاحب عصاء موسیٰ اب اس جہان سے بذریعہ موت طاعون چلے گئے ۔ ان کے متعلق آپکا ایمان تھا کہ وہ صاحب الہام اور مورد فیض ربانی ہین ان کو آپ کی تحقیق کے مطابق خدا تعالیٰ نے بمصداق ضرب المثل ہر فرعونے را موسےٰ اس زمانہ مین بزعم متوفی جناب مرزا صاحب کے فرعونی فتن کے دور کرنے کے لئے موسےٰ قرار دیا اور انکو عصاء عطا فرمایا تھا ۔ آپ اس بات سے بھی واقف ہین کہ جناب احدیت نے جناب مرزا صاحب کو بھی بقول ان کے موسےٰ کے

خطاب سے ہی مخاطب کیا ہے اور یہ امر کوئی منشی الٰہی بخش کے تتبع مین نہ تہا بلکہ براہین مین مقدس مصنف براہین کا ایک نام بھی ہے جس کتاب کے اور جس کے مضامین کے مصدق اور موید آپ اور آپکا دوست سالہا سال تک رہ چکا ہے اب آپ فرمائیے کہ دست قدرت نے کس کو موسیٰ اور کس کو فرعون ثابت کیا۔ نظری مباحثات اور منطقی قیاسات ترکسی نتیجہ تک انسان کو جلد نہین پہونچا سکتے لیکن ہم اس بات کو کیا کرین کہ جب تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ فرعون اور موسیٰ کے مقابلہ مین فرعون موسیٰ کی زندگی مین ہلاک ہوا۔ اور جناب موسیٰ اس کے بعد دنیا مین رہے۔ اب منشی الٰہی بخش اور جناب مرزا صاحب ایک میدان مین نکلے۔ دونون ایک دوسرے کے مقابل تہے

طاعونی طوفان کی طغیانی کوئی نیل کے طوفان سے کم نہین جس

طرح جناب موسیٰ اور فرعون طوفان نیل مین سے دونون گزرے اسی طرح ان دونون مدعیان کے اردگرد بھی طوفان طاعون زور و شور مین ہے۔ اب آپ خود ہی فرمادین کہ کون اس طوفان مین غرق ہوا۔ اور کون صحیح سلامت اس وقت تک ہے۔ میرے نزدیک تو آپ جیسے ذوق والے کے لئے یہ امر فیصلہ کن ہے دیگر واقعات یا حالات یا مسائل یا مذہبی مباحثات کے ذریعہ صحیح نتیجہ کی امید رکہنا محال ہے۔ اول تو صحیح علم کا حاصل ہونا ہی مشکلات سے ہے اور پھر صحیح علم کے بعد صحیح نتیجہ نکالنا بھی دشواری سے خالی نہین۔ اس لئے مین نے آپکے سامنے یہ موٹی سے موٹی بات پیش کی ہے۔ کیا آپنے کبھی اس امر پر غور نہین کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو حضرت اقدس کے مقابل آیا وہ اٹھایا گیا۔ آپ ان ایام میں جب میں آپ کی معلومات متعلق حضرت اقدس سے فیض اندوزی کرنے کے لئے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تہا اکثر یہ کہا کرتے تہے کہ جناب مرزا صاحب کی صداقت کا ایک ہی کافی نشان ہے اور وہ یہ ہے اس کے مخالف اس کی زندگی مین ہلاک ہوجائین گے۔ اب آپ کے دوست نے بھی اسی فہرست مین ایک نام کی اور ایزادی کردی۔ لہذا اگر آپ کی ہی مذکورہ بالا دلیل کچھ وزن رکھتی ہے تو آپ خود ہی غور کرلین کہ وہ تین صد کے قریب مولوی جنہون نے ۱۸۹۱ء مین اشاعۃ السنہ والے نے کفر پر مہرین لگائین تھین ان مین سے کس قدر آج زندہ ہین اگر آپ تحقیق کرنا چاہین۔ تو مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ان مین سے بمشکل انگلیون پر ہی اس وقت آپ بعض ملاگن سکین گے جو کسی مصلحت ربی کے ماتحت زندہ ہین والا سب خائب و خاسر ہوگئے اور ان مین سے بعض کو وہ شرمناک موتین نصیب ہوئین کہ جو ان کے ادعائے مولویت کے شایان حال نہ تھین۔ وہ لودیانہ کے چار بہائی مولوی جو کفر مین اس قدر غلو کرتے تھے کس ذلت کی موت سے مرے۔ پھر اسمٰعیل علیگڈہی ہے۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ چراغدین جمونی۔ رسل بابا امرتسری۔ راجہ جہانداد خان گکہر۔ ملا احمد پشاوری۔ آتہم امرتسری امریکہ کا ڈوئی۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہین جن کا اب نام و نشان نہین وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ ہے کہ ان کا کوئی قائم مقام بعد مین نہ رہا۔ آپ کو کیا کبھی بھی یہ خیال نہین آتا کہ جناب مرزا صاحب کے دن بدن کیون ترقی ہورہی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ وہ اسباب کیون مہیا کرتا جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اس کی اشاعت عالمگیر ہوجاوے اور بالمقابل اس کے مخالف جس قدر ہین اگر وہ اپنی ذات سے کچھ کرسکین تو کرسکین والا ان کا کوئی مددگار و معین نہین ہوتا اور ان کو کسی قسم کی قلمی یا درمی مدد نہین ملتی کیون فتوحات کے ابواب مرزا صاحب پر کہلتے جاتے ہین کیون لوگ اپنے مالون کو جانون کو اور اپنی معلومات کو اور اپنی تعلیمون کو اس کے راہ مین قربان کرتے ہین اور کیون اس کے مخالفین کی امداد مین زمانہ کھڑا نہین ہوتا۔ حالانکہ زمانہ کا زیادہ حصہ ہم سے مخالفت رکہتا ہے۔ آپ اسی شخص کی بابت غور کرین جس کو آپکے دوست الٰہی بخش نے قائم کیا ان کے ہمراہ کس قدر تہے اور خود ان کو کس قدر جرات اور یقین اپنے آپ پر تہا جب لاہور کے علماء نے ان کے برخلاف کفر کی طیاریان کین تو پہر آخر کہنا ہی پڑا کہ ان کو اپنے الہامات کے متعلق خود قطعی علم نہین کہ ان کا مفہوم و مصداق کیا ہے پہر انکے الہامات اور دعاوی کے مصدق کس قدر پیدا ہوئے اور جو دوست برادری کے لحاظ سے چند آدمی تہے بھی تو وہ کتنی جلدی اٹہائے گئے۔ سید فتح علیشاہ۔ خواجہ امیر الدین صاحب وغیرہ آخر الٰہی بخش صاحب کے دعاوی کے بعد بہت ہی جلد رخصت ہو گئے۔ حافظ محمد یوسف کو خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کی ناکامیان دیکہنے کے لئے زندہ رکہا جس کا مزا وہ بہت حد تک چکہہ بھی رہے ہین۔ یہی چند ایک مددگار منشی الٰہی بخش کے تہے آپکے سوا آپ مجھے تبلاسکین گے کہ عصا موسیٰ والے کے ہم آواز اور اس کی ذاتی عقاید اور دعاوی کے موید کس قدر دنیا مین پیدا ہوئے اور خصوصاً اب وہ شخص کہان ہے جسے الٰہی بخش صاحب دنیا مین لائے۔ کیا اس وقت ایک بھی متنفس ہے جو اس مشن کو جاری رکھے۔ بالمقابل جناب مسیحیت مآب کے متعلق آپکو ان کا وہ زمانہ یاد دلاتا ہون کہ جب آپ ان کے مدار المہام تھے اور حضرت اقدس کو براہین کے متعلق ایک اشتہار کو انگریزی زبان مین ترجمہ کرانا منظور تہا۔ آپ خود ہی مجھے فرمایا کرتے تہے کہ آپ کو کس قدر دقتون کا سامنا ہوا تہا اور کن مشکلات کے بعد آپنے ایک اشتہار کا ترجمہ کروایا۔ پہر اس کے بعد ۹۴ و ۹۵ء کا زمانہ آیا اور پہر جب ایسی قسم کے ایک پمفلٹ کو انگریزی مین ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی تہی جس کو مین ترجمہ کرنے کے بعد بطور مشورہ میان الٰہی بخش کے پاس لیگیا تو انہون نے کئی دن اسی مشورہ مین لگا دئے۔ وہ بہی زمانہ گذر گیا اور اب جب حضرت اقدس کو بلاد مغربیہ مین اپنی اشاعت منظور ہوئی تو پہر آپنے دیکھا کہ اس ارادہ سے کئی سال پہلے ہی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان اہل قلم حضرت کے قدمون مین آبیٹھے یہ وہ لوگ ہین جن کی قلم کا لوہا خود یورپ مین مصنفین نے مانا اور جن کی زبان دانی انگریزی پر خود اہل زبانون نے عش عش کیا اب تبلاؤ حضرت اقدس کی اشاعت میں اور پہر خود اسلام کی اشاعت مین زبان انگریزی کے ذریعہ جس قدر اشاعت تصانیف قادیان مین ہورہی ہے، وہ دنیا کے کسی اور مرکز سے کہان ہوتی ہے۔ ماسٹر اللہ دین لاہوری کا ترجمہ اشتہار براہین پر تامل کرنے کا زمانہ یادکرو اور یہ زمانہ دیکہو کیا آپ جیسے غور اور فکر کرنے والے کے لئے کوئی عبرت کا مقام نہین۔ کیا آپ نہین دیکہتے کہ جس قسم کی ضرورت اس مقدس انسان کو لاحق ہوتی ہے یا ہونیوالی ہوتی ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان رحمان خدا ضرورت کے لاحق ہونے سے پہلے ہی پیدا کردیتا ہے کیا آپنے مقدمات کے حالات نہین دیکھے کہ ان مقدمات کے پیدا ہونے سے پہلے ہی قانون دان غلام مسیح کی خدمت مین خدا تعالیٰ نے پیدا کردئے پھر مالی ضرورت کو خدا تعالیٰ نے کیسا پورا کیا۔ میرے معظم منشی صاحب آپ مرزا صاحب کے ابتدائی مالی تکالیف سے جیسے واقف ہین اور کوئی کم ہی ہوگا۔ اب تبلاؤ یہ مالی فتوحات آپکے لئے کوئی سبق کا موجب نہین ہوسکتے اور پھر یہ تمام اعلیٰ خدمات بہم پہونچانے والے کون ہین کیا چند جاہل اور بیوقوف توہمات کے گرویدہ امرا اور جہالت مین گرفتار اہل دولت ہین جو اس مدعی کے قابو مین آگئے اور جن کے مال و جان پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے اور جن کی توہم پرستی سے وہ فائدہ اٹہا رہا ہے یا یہ وہ لوگ ہین کہ جو آپ لوگون کے دنیاوی معاملات کو

سُلجھانے میں اہل عقل سمجھے جاتے ہیں اور جن کے عقل و تجربہ کی طرف آپ لوگ اپنے دنیوی مشکلات میں رجوع کیا کرتے ہیں جن کے علم و فضل کو زمانہ مانتا ہے اور جو لوگوں کے خیال میں بھی اپنے علم و فضل کے باعث عدیم المثال سمجھے جاتے ہیں ان بخیال اہل دنیا انہوں نے اگر کوئی غلطی کی ہے تو صرف یہ کہ انہوں نے قادیان کے ایک رئیس کو مسیح اور امام ملت لیلیا ہے۔

اب میں ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں جسکو میں نے ہمیشہ حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھا۔ ایک بلا تعصب اور سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مسلمات اور یقین کو محض ایک نئی پیدا شدہ مخالفت کے باعث ترک نہ کرے جب تک اول مسلمات کے برخلاف اس کے پاس نئے کامل وجوہ پیدا نہ ہو جاویں۔

میں نے کتاب عصاء موسیٰ کو بغور پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا اور پھر ان تمام اعتراضات کو اپنے ذہن میں جمع کیا جو مصنف عصائے موسیٰ نے جناب مرزا صاحب کی ذات اور حالات کے برخلاف جمع کئے اور ایسا ہی مجھے پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم کے اعتراضات پر بھی غور کرنے کا موقعہ ملا۔ عجیب اور حیرتناک بات جو میرے لئے تھی وہ یہ ہے کہ یہ وہی اعتراضات من و عن تھے۔ جو مخالفین نے آپکے اور میاں الٰہی بخش کے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی مخالفت سے کئی سال پہلے شائع کئے اور ان سے سوا ایک بھی اعتراض میاں الٰہی بخش یا عبد الحکیم کو نہ سوجھا یہ تمام کے تمام اعتراضات قریباً قریباً ۱۸۹۰ء سے پہلے پہلے مخالفین کی کتب میں لکھے جا چکے تھے اور میاں الٰہی بخش نے یا ڈاکٹر عبد الحکیم نے جب مخالفت پر کمربستہ کی تو انہیں اعتراضات کا اعادہ بالفاظ دیگر کر دیا۔ میں ان اعتراضات کی صحت یا غیر صحت کے متعلق اس جگہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اعتراضات صحیح ہوں تو کیوں ان کو میاں الٰہی بخش وغیرہ استعمال نہ کریں لیکن جو بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے اور جس سے میں میاں الٰہی بخش وغیرہ کی دیانت کے متعلق مذبذب ہو جاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب اعتراضات تو بجنسہ وہی ہیں جو ان کی مخالفت سے پہلے بھی موجود تھے اور جن سے ان کے کان اور آنکھیں آشنا تھیں۔ تو جب سالہا سال تک یہ لوگ ان اعتراضات کو بے بنیاد سمجھتے رہے تو اب اُن میں اور کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جو اب وہی اعتراضات ان کی نگاہ میں بھی اعتراضات بن گئے۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ یہ لوگ کم از کم ہم پر یہ امر ظاہر کرتے کہ ان اعتراضات کو جن کو ہم کئی سال تک بے بنیاد سمجھتے رہے اور جن کے بے دلیل وجود نے ہمارے ایمان کو ایک ذرہ تک متزلزل نہیں ہونے دیا۔ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں ہمارے پاس نئے دلائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا ہم کو پہلے علم نہیں تھا اور اس لئے ہمکو حق پہنچتا ہے کہ ہم ان اعتراضات کو صحیح مانیں اور جناب مرزا صاحب سے مخالفت کریں یا وہ یہ اعلان کرتے کہ اعتراضات تو ہماری نگاہ میں ہمیشہ سے تھے لیکن ہمنے منافقانہ طور پر آجتک پردہ پوشی کی تقوی اور امانت اور دیانت کی تو یہ راہ تھی جو میں نے عرض کی نہ یہ کہ انہیں اعتراضات کو ایک مدت العمر تک بے بنیاد اور غلط سمجھنا اور ان کے اندفاع میں خود دلائل پیش کرنا اور معترضین کو انہیں جھوٹے اعتراضوں کے باعث ملزم ٹھہرانا اور پھر جب آپ مخالفت پر آمادہ ہونا تو انہیں اعتراضات کو وجہ مخالفت قرار دینا کیا یہی طرز شرافت و امانت تھی جو منشی الٰہی بخش و ڈاکٹر عبد الحکیم نے اختیار کی۔ میں انکی مخالفت کی داد دیتا اگر یہ لوگ انہیں اعتراضات کے ثبوت میں نئے دلائل اور وجوہ پیدا کر کے پبلک کو یقین دلاتے کہ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں انہیں نئے ثبوت مل گئے ہیں بعض خیرہ چشم اخبار نویسان لاہور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو گھر کا بھیدی قرار دیکر ان کے اعتراضات کو وزنی قرار دیا ہم اس بات سے خوش ہوتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم جو بیس سال تک حضرت کا مرید رہا اور گھر کا بھیدی کہلانے کے سزاوار تھا کاش وہی گھر کا بھید پبلک پر ظاہر کرتا۔ تعجب تو یہ ہے کہ میں نے جب اس گھر کے بھیدی کی تحریر کو دیکھا اور اُسے بھی انہیں اعتراضات سے مملو پایا جن کو وہ ایک مدت تک بے بنیاد اور غلط سمجھتا رہا اور اپنے ایسا سمجھنے کی غلطی کو کسی نئی روشنی سے غلطی ثابت نہ کر سکا۔ تو اس بات پر مجھے اور بھی یقین آگیا۔ کہ یہ لوگ محض مخالفت اور ذاتی عناد کے باعث اندھے ہو رہے ہیں آپ بتلائیں۔ الٰہی بخش بھی گھر کا بھیدی تھا اور ایسا ہی عبد الحکیم۔ ان گھر کے بھیدیوں نے کونسی نئی روشنی ڈالی۔ کیا محض دوسروں کی قے کو چاٹ کر یہ گھر کے بھیدی اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ ان کا تو فرض تھا کہ اپنی مخالفت کی تائید میں کوئی نئے اعتراضات پبلک کے سامنے پیش کرتے یا پرانے اعتراضات کی تصدیق میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر کوئی بین ثبوت پیش کرتے لیکن ان سے ایسا نہ ہو سکا۔ مثال کے طور پر میں ایک بات آپ سے عرض کرتا ہوں۔ جو آپ کی ذات سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ وہ براہین احمدیہ کی طبع کے متعلق ہے غالباً ۱۸۹۴ یا ۱۸۹۵ء سے پہلے پہلے یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے طبع کرانے کے متعلق لوگوں سے پیشگی قیمتیں لے لیں اور پھر براہین کو شائع نہ کیا اور لوگوں کا مال اس طرح خورد برد ہو گیا اس کے مقابل حضرت اقدس کی طرف سے براہین کے تعویق کے متعلق بہت سے کامل اور مضبوط وجوہ پیش کئے گئے۔ اور بدظن طبائع کے ظنون فاسدہ کو رفع کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص اپنی ادا کردہ قیمت واپس لینی چاہے وہ براہین کی خرید کردہ جلدیں خواہ کیسی حالت میں ہوں ہمکو واپس دیکر اپنی ادا کردہ کل کی کل قیمت لیلے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہی مقرر کئے گئے تھے اور آپ نے کئی دفعہ زبانی اعلان بھی کیا کہ جو چاہے آپ سے قیمت لیلے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی ان ایام میں آپکے سامنے یا منشی الٰہی بخش کے سامنے اس اعتراض کا ذکر آیا۔ تو آپ دونوں نے حضرت اقدس کی حمایت میں قیمت واپس دینے کی آمادگی ظاہر کی بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض کتب واپس ہو کر آپ سے قیمت بعض نے واپس لی اور پھر وہ کتب مریدین سلسلہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔

اب اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر کیا میاں الٰہی بخش کو یا اور کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ جس وقت آپ لوگ مخالفت پر کمربستہ ہوں تو اپنی فہرست اعتراضات میں اس براہین احمدیہ والے اعتراض کو بھی جڑ دیں میرے نزدیک تقوے اور دیانت یہ اجازت نہ دے گی ہاں اس کی ایک راہ اور تھی اور وہ یہ تھی کہ میاں الٰہی بخش اعلان کرتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے واپسی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق اعلان کیا وہ بھی ایک چال تھا اور منشی عبد الحق صاحب کو اور مجھے بھی دوستی کے لحاظ سے اس چال اور فریب میں شریک ہونا پڑا اور ہم اس فریبانہ چال میں معین و مددگار تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے ہم کو متنبہ کیا اور ہم اس گناہ سے بچے اور ہم اب اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس اپنے سابقہ شرکت فریب سے پبلک کو آگاہ کریں۔ صرف اس صورت میں مصنف عصاء موسیٰ کو حق پہنچتا تھا کہ وہ اعتراض متعلقہ براہین کو بھی فہرست اعتراضات میں درج کرتا۔ والا بصورت دیگر ہم تو یہی کہیں گے کہ دراصل جو اعتراضات منشی طاعون زدہ کی پیش کردہ بالکل مخالفت کی نابینائی کا نتیجہ تھے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ عرب ابو سعید صاحب بھی قادیان میں آ گئے ہیں۔

میرے مکرم منشی صاحب مجھے ۹۴ و ۱۸۹۵ء کا زمانہ خوب یاد ہے۔ جب آپ کے مکان پر ہمارے جلسے ہوتے تھے جب آپ اور ہم اکٹھے اوٹھتے بیٹھتے تھے۔ آپنے کئی دفعہ ان تمام اعتراضات کا جو منشی الٰہی بخش نے کتاب میں کئی سال بعد درج کئے ذکر کیا اور پھر خود ہی بدلائل قویہ جس کی بنیاد آپ کا ذاتی علم متعلق حضرت اقدس ہوتا تھا۔ ان اعتراضات کا ازالہ کیا۔ اب تو طاعون کے ہاتھ نے آپکو دوست پرستی کی قیود سے آزاد کر دیا ہے کیا وہی دلائل قویہ جو آپ اوروں کو سنایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی تشفی اور تسلی کا باعث نہیں ہوسکتے کیوں انہیں دلائل کو سامنے رکھہ کر آپ اپنی لغزشوں کو نہیں چھوڑتے۔

مجھے آپکے ہم جلیسوں کے علاوہ راجہ جہانداد خان گگھر کا بھی افسوس رہا۔ میں نے اس سے ذکر بھی کیا کہ جب ۱۹۰۱ء ۱۹۰۰ء یا ۱۸۹۹ء تک وہ حضرت اقدس کا موئید اور مصدق رہا ہے اور حضرت کی تمام تصانیف سے خوب ماہر تھا اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی اس کی نگاہ تھی تو پھر ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت اقدس نے اب کونسا نیا پہلو اختیار کیا کہ جو آپ کی یا راجہ گگھر کی انحراف کا باعث ہوا۔ ظلی یا غیر ظلی نبوت یا دعوی رسالت واحمدیت۔ یا انت منی وانا منک۔ وغیرہ وغیرہ ان میں سے کونسی بات ہے۔ کہ جس کا ذکر کھلا کھلا براہین میں نہیں تو پھر یہ باتیں کیوں ازسرنو مخالفت کی بنیاد بن گئیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ذاتی اغراض یا ذاتی رعونت درمیان آجاتی ہے۔ تو پھر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ نہ امیر صاحب کابل مولوی غلام حسن صاحب سب جسٹرار کی تقرری بعہدہ پولیٹیکل ایجنٹی قندہار پر ان کی احمدیت کے باعث اعتراض کرنے اور نہ راجہ صاحب کو سفارت کابل کی خواہش حضرت کی اقتداء سے روکتی۔ راجہ صاحب ایک زمانہ میں علی الاعلان احمدی مشہور تھے اور پھر جب انہیں سفارت کابل کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ان کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے مخالفت کرکے امیر کابل کے کانوں تک پہونچا دیں کہ وہ سخت معاند سلسلہ احمدیت ہے خدا کی شان ہے کہ خسر الدنیا والاخرۃ نے کیا رنگ اپنا دکھلایا۔ ایسا ہی نہ منشی الٰہی بخش نے اور نہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے کوئی نئی وجہ مخالفت جناب مرزا صاحب میں دیکھی اور آخر الذکر نے تو اپنی مخالفت سے ایک سال یا کم بیش عرصہ پہلے مرزا صاحب کی حمائت میں تصانیف شائع کیں۔ دراصل یہ لوگ بلعمی صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ انکو یہ خیال تھا کہ ہم خود حضرت احدیت آب کی جناب میں باریاب ہیں انکو جناب موسیٰ کے حالات سے سبق لینا چاہیئے تھا لیکن جس رعونت نے بلعم کو اخلد الی الارض کا مصداق بنایا اس سے یہ لوگ کیسے بچ سکتے تھے۔

اب میں چند الفاظ میاں الٰہی بخش کے بعض الہامات کے متعلق عرض کرکے اس نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کتاب عصاء موسیٰ میں میاں صاحب کے چند الہام ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جن کو اشاعت عصاء موسےٰ سے پہلے (جب میاں صاحب حضرت مرزا صاحب سے خوش اعتقاد رکھتے تھے) میں نے میاں صاحب سے سُنا تھا اس وقت ان الہامات کے مصداق جناب مرزا صاحب اور ان کے مخالف ظاہر کئے جاتے تھے اور جب مخالفت کا زمانہ آیا تو انہیں الہامات کا مصداق خود میاں صاحب اور مرزا صاحب بنائے گئے۔ مثال کے طور پر میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس تحریر میں صادق القول ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں جناب مرزا صاحب کے برخلاف مارٹن کلارک کا مقدمہ ۱۸۹۷ء میں ہو رہا تھا۔ تو میں اتفاق سے منشی الٰہی بخش کو انارکلی میں متصل عجائب گھر قدیم مل گیا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بھی پادریوں کی مخالفت میں دعا کریں انہوں نے کہا کہ میں نے دعا کی ہے اور مجھہ پر الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب اس مقابلہ میں مظفر و منصور ہوں گے۔ پھر انہوں نے الفاظ الہام کے دہرائے جس میں فرعون اور موسیٰ حسب تشریح میاں الٰہی بخش۔ جناب مرزا صاحب اور مارٹن کلارک کو کہا گیا تھا۔ میاں الٰہی بخش کہتے تھے کہ چونکہ موسےٰ فرعون پر غالب آیا تھا۔ اسی طرح جناب مرزا صاحب پادریوں پر غالب آویں گے غرضیکہ وہ دن بھی آیا۔ جب حضرت اقدس اس مقدمہ میں مظفر و منصور ہوئے اور جب میں پھر میاں الٰہی بخش کو ملا تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے اپنے الہام کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ آخر موسےٰ نے فرعون پر غالب آنا تھا سو غالب آگیا لیکن میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے عصاء موسےٰ میں اس الہام اور اسی کے قبیل دیگر الہامات کو دیکھا کہ جن کی بناء پر میاں الٰہی بخش تو موسیٰ تھے اور فریق ثانی فرعون فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عجب شان ربّی ہے کہ اگر یہ الفاظ واقعی خدا کی طرف سے تھے کیونکہ وہ زمانہ منشی صاحب کی صلاحیت کا تھا۔ تو وہ الفاظ کس وضاحت سے پورے ہوئے۔ دست قدرت نے ظاہر کر دیا کہ کون موسیٰ ہے اور کون فرعون۔ کس نے موسیٰ کی طرح فرعون کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا اور کون فرعون کی طرح طوفان میں غرق ہوا۔

میں نے یہ چند کلمات حقیقی درد اور سچے انس سے لکھے ہیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو نفع بخش آپ کے لئے یا اور پڑھنے والوں کیلئے کرے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور انارکلی

مورخہ ۱- اپریل ۱۹۰۷ء

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھہ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ،،	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
¼ ،،	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅛ ،،	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
1/16	۱۲	۱۲	۷	۳½	۱¼
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲ر

۱۔ یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اسواسطے اس میں زیادہ کوئی رعائت نہ ہوسکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے، درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ ۵۰ روپیہ کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ وہ قیمت الگ ارسال فرماویں۔

سرودِ مبارک

(جو مسجد مبارک میں مسیح موعود کے حضور پڑھا گیا اور حضور نے بہت پسند فرما کر ایڈیٹر بدر کو حکم دیا کہ اخبار میں چھاپا جاوے - ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

ہم امرِ حق سے مہدی تیرے حضور آئے / ہے فرض مان لینا جو کچھ کہ تو بتائے
کیا کیا نشان خدا نے تیرے سبب دکھائے / کچھ آسماں پہ دیکھے اور کچھ زمیں میں پائے
باطل پرست ڈوئی جھوٹا نبی ناجب / حق کے فرشتے اسکو بیڑی میں تیری لائے
تو نے اسے کہا گر تو مفتری نہیں ہے / آ پھر مرے مقابل سچا نجات پائے
وہ رعبِ حق میں آکے میدان سے بھاگ نکلا / آخر دعا کے حربے تو نے ادھر چلائے
کیسا شدید پکڑا اس مفتری کو تو نے / تیری دعا نے کیا کیا رنگ اپنے ہیں دکھائے
تیرا اہل ہو الحق تیری دعا مسیحا / یا خنجرِ قضا ہے جس نے عدو مٹائے
زن مال سب ہی اس کا غارت ہوا ہے یکایک / ہوش و حواس سارے اندوہ نے اڑائے
صیہون بناکے رہنا پھر بھی مکان نہ پایا / بے خانماں وہاں پھر اوہ در در پہ دھکے کھائے
تخم زنا بتایا اپنے تئیں جہان میں / عزّ و شرف کے پردے خود آپ ہی اٹھائے
تھی جائیداد جتنی چھینی گئی وہ ساری / باقی رہا نہ کچھ بھی جز ہائے ہائے
دفتر کا جل کے مرنا عورت کا پھر بگڑنا / اوپر یہ سارے صدمے انفاس تیری لائے
ممبر سے گر پڑا وہ فالج سے پھر مرا وہ / دکھ کے پہاڑ اس پر تقدیر نے گرائے
مجرم تھا شوخیوں میں اپنی وہ بڑھ چلا تھا / دستِ قضا نے غم کے کوڑے اسے لگائے
کچھ ایسی شامت آئی بگڑے مرید اسکے / روٹھے تمام اپنے بیری ہوئے پرائے
ہوتا یہی ہے آخر انجام کاذبوں کا / صدہا جہان میں ہمنے دیکھے اور آزمائے
شاہد ہیں اس سزا کے اخبار والے ساری / یہ واقعات ہمنے از خود نہیں بنائے
روشن نشان خدا نے پھر بعد میں دکھایا / آنکھوں کے کھولنے کو گولا عجب چلائے
اب بھی اگر نہ کھولیں آنکھیں ہماری دشمن / سمجھیں گے ہم یقیناً شامت کے دن ہیں آئے
صدہا خبیث باطن غارت کئے خدا نے / ہیں سینکڑوں زمیں میں اپنے عدو سمائے
تیری علوِ شان سے جلکر معاندوں نے / نافہمیِ سخن سے کیا کیا ستم نہ ڈھائے
آخر خدا نے خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے / ویران مدفنوں میں لاکھوں نئے بسائے
بنتا تھا کوئی موسیٰ کوئی چراغ دین کا / فرعون تھے خدا نے طوفان میں بہائے
سمراج اداچھر ایسے ہزاروں مچھر / کیڑے مکوڑے بھنگے طاعون نے اڑائے
اے مہدیِ مبارک تجھ کو ہزار مژدہ / فتح و ظفر کے مژدے آفاق نے سنائے
تیری ثنا میں پیارے ہم بھی تو ہیں گاتے / جو گیت قدسیوں نے افلاک میں ہیں گائے

(از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

قصیدہ در مدح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مشرقِ ہدایت صبحِ صفا بر آمد / واز مطلعِ سعادت شمس الضحیٰ بر آمد
یعنی امامِ برحق عیسیٰ مسیحِ مرسل / مہدیِ دورِ آخر بدر الدجیٰ بر آمد
شید اسے دینِ احمد ہم والہ پیمبر / آئینۂ جمالِ شہِ انبیاء بر آمد
آفت گرائے دلہا ظلمت زدائے جانہا / مشعل فروزِ عالم نور الہدیٰ بر آمد
عکسِ رخِ بہیبت شاہنشہِ ولایت / سردارِ اولیاء و شہِ اصفیا بر آمد
گفتند خیر مقدم قدسیانِ عالم / واز سوئے ملاءِ اعلیٰ صد مرحبا بر آمد
گویند ناشناساں احمد گذشت زینجا / واللہ بحلف گویم کاں مصطفیٰ بر آمد
قولش تشریحِ قرآن تفسیرِ لاجواب است / رویش نظیرِ اکمل از انبیاء بر آمد
علمش بیانِ وحدت فہمش نشانِ قدرت / جودش کنوزِ رحمت شہِ اسخیا بر آمد
در گلشنِ معانی ہم روضۂ معارف / انفاسِ طیباتش ہمچوں صبا بر آمد
شاید کہ گویم آنرا صدیقِ امتان است / فاروقِ اعظم است آں یا مرتضیٰ بر آمد
مامورِ ایزد است آں مغفورِ سرمد است آں / موعودِ احمد است آں بس مجتبیٰ بر آمد
چشمش سرور دارد قلبش حضور دارد / جان پر ز نور دارد عین الحیا بر آمد
علامۂ وحید است در عصرِ خود فرید است / ہر کس کہ زاں شنید است آں حق گرا بر آمد
شد قادیان ز فیضش دار الامانِ جانہا / چوں بہرِ منکرانش سیفِ دعا بر آمد
آیاتِ آسمانی در نصرتش ہویدا / طاعون چو تیغِ براں بہرِ عدا بر آمد
چرخِ سپہرِ گرداں فرشِ زمینِ غبرا / اہلاکِ دشمناں را چوں آسیا بر آمد
بدقسمتانِ ملت صید کنند مرگ اند / بدگوہرانِ دین را سیفِ قضا بر آمد
خوش قسمتے کہ دارد در دل ہوائے رویش / بدقسمتے کہ از وے رو در ابا بر آمد
خوش قسمتے کہ بر پائے ادب بکوئش / بدطینتے کہ سویش بہرِ دغا بر آمد
با وسمومِ ہجراں بہرِ فدائیانش / چوں شعلۂ جہنم ذاتُ اللظیٰ بر آمد
شرحِ کمالِ عشقش عبد اللطیف گوید / کاں سنگِ دشمناں را کوہِ وفا بر آمد
حفظ و وفائے عہدش جانِ فدائیانش / ہمچوں حزبِ مصطفیٰ این حزبِ خدا بر آمد
رنگِ کرامتش بین عبد الکریم دارد / کاں بر جبالِ اعدا چوں اژدہا بر آمد
چوں حسنِ جانفزایش افزود حسنِ احسن / از فرطِ حسن و احساں چوں دلربا بر آمد
نور یقین و ایمان افزود نور دین را / زاں در سوادِ عالم نور و ضیاء بر آمد
آن نائبِ محمد افزود دینِ علی را / زاں در بلادِ یورپ دین از علیٰ بر آمد
شیر و شجاعِ عالم ہمچوں علی ضیغم / خیبر شکست برہم شیرِ خدا بر آمد
آن صادقِ صدوقاں ماہ چہاردہ شد / زاں بدرِ صادقاں را حسن و جلا بر آمد
ظاہر نمود ہر سو صدقش کمالِ دین را / جانش فزود جانہا چون ابتلا بر آمد
شرحِ کمالِ جذبش عبد الرحیم گوید / ہم فضلِ حق ز فضلش پر التقا بر آمد
حمد و سپاس حق را حامد عیاں گذارد / کاندر رہِ اطاعت بس پارسا بر آمد
از ہر طرف مبارک واز ہر طرف سلامت / گویند قدسیانش کش مدعا بر آمد
حق داد پاک اولاد این زمرۂ مریداں / نسبت با وچہ دارد کاں پر خطا بر آمد
افسوس حاسداں را کز بے بصیر تیہا / ز ایشاں بحضرتِ او جور و جفا بر آمد
دارند ناز و نخوت بر بختِ تیرۂ خود / واز علمِ تیرۂ شاں جہل و عمیٰ بر آمد
آن سدِ آہنی را از مکر و حیلتِ خود / گویند چوں سفیہاں کز بیخ و پا بر آمد
آن سرورِ شجاعاں سعیِ سپر بماند / ہر کس کہ پیشش آمد رو در فنا بر آمد

باطل پرست بدین صید کمند حکمش
کسر صلیب عیسیٰ از حربہائے اوشد
ہم برہمو سراپا برہم شکست از وے
زاں بید بیدیاں ہم چون بید بی ثمر شد
ہر کس ز گبر و ترسا تاب سخن ندارد
غالب نمود حق را از دست او خداوند
جنبش معاندانرا بر ہم شکست رعبش
چوں لیکھرام بدگو صدہا قتیل سیفش
ایں تیرہ بخت بیدین ہمچون ہدف رسیدہ
مجبور گشت جانش پیش قضا مبرم
پوشیدہ از جبانت روئے خود از مسیحا
مال و متاع او را غارت نمود ایزد
دختر بمرد اول ابدش زنش بلا کرد
آخر دعائے احمدؑ کارش تمام کردہ
اخبار ہائے عالم این ماجرا نوشتہ
این آیتے ہویدا پیدا شد از خداوند
حسب بیان مہدی حسب زبان اعلان
اعجب نشانہا ہمچون خور درخشان
اے شاہ حق پرستان وے جانِ من مسیحا
این عاجز مبارک در ہاں ز تو بطلبد
لطف امید دارد عشقت غذائے جانش
سوز فراق جانان جانش بسوخت آخر
دعوات مخلصانہ صرف عیال او کن

ہر بدسگال حق را تیر عنا برآمد
واز رایت چلیپا چشم درا برآمد
واز آریا سراسر بوئے ریا برآمد
واز خانۂ نیوگی رسم زنا برآمد
ناقوس بت پرستاں ہم بے نوا برآمد
وقت ظہور نباءِ خیر الورے برآمد
آں اختر ظفر با صد حسب لوا برآمد
ہمچون ڈوئی کاذب صد در بلا برآمد
چوں بہر قتل خوکاں تیر دعا برآمد
از بہر استحالش چون میرزا برآمد
دست اجل ز رویش پردہ کشا برآمد
واز بہر جسم و جانش صد درد و دوا برآمد
واز مہر او فتادہ چون مبتلا برآمد
مقہور گشت و مجنون بس نارروا برآمد
از بہر صدق احمد این ماجرا برآمد
ہم در پیش نشانے حیرت فزا برآمد
از صفت بیست پنجم کاندر سما برآمد
پنج مارچ ۱۹۰۷ء
این آیت سماوی قدرت نما برآمد
لطف و تفقدت را شاہ و گدا برآمد
جاں خستہ و نزار و پر درد و دوا برآمد
رویت ضیا تپشش بہر لقا برآمد
زینجا سُتہا کہ بیت شور و بکا برآمد
این کمترین غلامے با صد رجا برآمد

(خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی) ۴ - اپریل ۱۹۰۷ء

مرے آقا مرے مولا مسیحائے زمان تو ہے
مثیل ابن مریم ہے بروز مصطفیٰ تو ہے
وہی تیرا معاون ہے وہی تیرا نگہبان ہے
تجھے نصرت مبارک ہو ترے احباب کو راحت
جہان میں شور ہے برپا مراکس حسرت و دکہ پر
ہوئی وہ آج پوری پیشگوئی انت الاعلیٰ کی
یہ وہ مکار و موذی تھا کہ جس کا نام تھا ڈوئی
او ہو نخوت جب آئی تھی خودی سر مین سماتی تھی
انہیں میں پاؤن اپنے مین کھیل کر مارو ڈالونگا
وہ کہتا تھا خدا سے مانگتا ہون مین دعا ہر دم
وہ تھا اسلام کا دشمن وہ تھا اسلام منکر
نبوت کا لئے دعویٰ خلافت پر تھا وہ بانی
بسایا شہر تھا جسمین جمع کی تھی بہت دولت
بسر کرتا تھا اپنی زندگی وہ مثل شہزادہ
جو آپہنچے وہاں قریب مرنے کے تو صدمہ پر کیا نظم
بہت کچھ اس کو مہلت دی نہ باز آیا مگر یہ جو
سزا کو توت کی اپنے وہ پہنچا لگا موذی
پہری کیا ذلت و خواری ہوئی فالج کی بیماری
اوٹھائین ذلتین کیا کیا تو بن بن کے میاں کینہ
کہاں ہے تو تمکنگی ہو بہن ہو باتین نیا تا رہا
تو کہتا تھا نہی ہون اب نہ کہتا تھا بین سہون رسول
نہ پہری کا م کچھ آئی نبوت چہن گئی ساری
امام وقت سے ہو کر مقابل ذلتین دیکہیں
یہ دیکھا سیکڑون تم نے کہ ڈوئی ہوگیا غارت
خدا نے اسکو دی ذلت رہی اسلام کی عزت
یہ تم سے پوچھتا ہون مین اگر مسجد کے کچہ ملون
اگر غیرت ہو کچھ دل مین ذرا بھی شرم کرتے ہو
تمہاری تو مثل وہ ہے کہ جیسے بوند پانی کی
ارے اب ضد سے باز آؤ تعصب نہ جتلاؤ
مگر تم تو نہ سمجھے ہو نہ سمجھو گے کبھی ہرگز
نہ سمجھو دیکھیو تم جانون بہت پچہتاؤ گے آخر

امام انس و جان تو ہے تو ہی ہے ہادی و رہبر
تجھے خالق نے بھیجا ہے بنا کر اپنا پیغمبر
اسی نے ساتھ بھیجا ہے فرشتون کا تیرے لشکر
خدا نے آج دکھلایا نشان سب سے یہ بڑھ چڑھ کر
رہا کرتا تھا وہ جو ملک امریکہ مین اک بدتر
خدا کا تجھ سے وعدہ تھا فنا ہوگا الگزنڈر
خدا نے جسکے بارہ مین خبر دی تھی ہو الابتر
تو کہتا تھا یہی اکثر یہ سب ہین مکھی و مچھر
زمینی سب یہ ہین کیڑے مری طاقت ہے اعلیٰ تر
مٹا یا جائیگا دنیا سے نام اسلام کا یکسر
رسول پاک کو بھی وہ سناتا گالیان اکثر
خدا کہتا تھا بیٹے کو بنا تھا آپ پیغمبر
بنائی خود مکان رہنے کو اپنے خوشتر و بہتر
کیا کرتا تھا ہر دم مین باتین بہت بڑھ کر
سمجھ لو موت جب آئی اگرچہ تھی کے نکلین پر
تو آئے جوش مین یکبارگی پھر غیرت داور
خدا پکڑے کسی کو گر تو پھر جائے کہاں بچکر
نہ دولت کام کچھ آئی اوچھلتا تھا بہت جسپر
حرامی ہوگیا ثابت پڑی ناموس پر پتھر
تجھے ایسا سمجھتے تھے تیری تواب کھلے جوہر
وہ منصوبہ بازی تھی تیری اب تھوک ہے منہ پر
مریدون نے کہا آکر کہ ہے تو تو کوئی کنجر
ہوئی کیا خانہ ویرانی پہری جورو مری دختر
ہوا کیا کیا زمانہ مین ذلیل و خوار و درابتر
وہ کہتا تھا مثیل مصطفیٰ کو مکھی و مچھر
خدا نے فتح دی کیسے اسے جھٹلاؤ گے کیونکر
تو ہے کافی تمہارے ڈوبنے کو پانی چلو بھر
ٹھہرتی ہی نہین چکنے گھڑے پر جسطرح گر کر
امام وقت کو مانو تمہارے حق مین ہے بہتر
اگرچہ حق تعالیٰ بھی تمہین سمجھائے خود آکر
ہمارا فرض تھا کہنا سو ہم تو چھٹ گئے کہہ کر

امام دو جہان حق مین اس عاجز کے دعا کیجے
غم ہجر مین رہتا ہے بہت بے چین یہ مضطر

نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر بدایونی قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کا شکر ہر دم چاہیئے کرنا ادا مضطر
کیا پیدا تجھے انسان دیا ہے فخر گویائی
عطا کین نعمتین کیا کیا اتارین رحمتین کیا کیا
جسے چاہے تو دے عزت جسے چاہے کرے رسوا
بزرگی ہے تجھے زیبا فضیلت ہے ترے شایان
چرندی کیا پرندی کیا ملک کیا جن و انسان کیا
تیری حمد و ثنا یا رب ادا کیا ہو سکے مجھ سے
محمد ہے وہ پیغمبر زمین سے عرش اعلیٰ تک

نہین خاموش ہونا چاہیئے اہل زبان ہوکر
بنایا اس کی امت مین پیمبر ہے جو افضل تر
بجا لاؤن ترے احسان میری طاقت ہے یہ باہر
کسی کو کب یہ ہے طاقت تیرے آگے اٹھائے سر
تو ہی تو مالک ارض و سما ہے خالق اکبر
جو کچھ ہین کون و مکان مین تو ہی ہے حکمران سب پر
مین اک انسان عاجز ہون تیری ہے ذات اعلیٰ تر
کوئی کیسا ہی ڈھونڈے گر نہین ممکن ملے ہمسر

الٰہی بخش طاعون سے مرا

لاہور سے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہین کہ پیسہ اخبار کا یہ کہنا کہ الٰہی بخش بخار سے مرا ہے غلط ہے مین نے خود ڈاکٹر ...... اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا تھا انہون نے مجھے کہا کہ طاعون سے مرا ہے“ پیسہ اخبار نے گو طاعونی موت کو چھپایا ہے لیکن اس کا یہ لکھنا کہ وہ ایک دن

یوسف پر افسوس

قدرت خدا۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ حافظ محمد یوسف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید مین اپنے الہام اور کشف سنایا کرتے تہے اور شائع کیا کرتے تہے اور اب حافظ صاحب پر یہ زمانہ آیا ہے کہ وہ آئے دن حضرت کے برخلاف اپنے کشف سنایا کرتے ہین۔ تعجب ہے ان لوگون کے نزدیک الہام کا سلسلہ بھی ایک تمسخر بازی بن رہا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب۔ وہی دعاوی۔ وہی کتابین۔ وہی حالات اور ان کے متعلق ایک ملہم کو پہلے تائیدی الہام ہوتے تہے اور اب مخالفت مین ہوتے ہین۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے خبث نفس کا اظہار کرتے ہین بلکہ ایسی بیہودہ کارروائیون سے سلسلہ الہام اور مکالمۂ الٰہی کو پبلک کے سامنے قابل مضحکہ بناکر اسلام اور اس کے بانی کی ہتک کرتے ہین یہی حال ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا ہے اور یہی حال حافظ محمد یوسف وغیرہ کا ہے۔ ہمارا خیال تہا کہ شاید ایسے لوگون مین سے جو اب تک زندہ ہین اس معاملہ مین اپنے بہائی بابو الٰہی بخش کی عبرتناک طاعونی موت سے کچھ فائدہ حاصل کرین گے جس کو ان لوگون کی طرح پہلے مسیح موعود کی تائید مین الہام ہوتے تہے جو اس نے خود راقم کو اپنی الہام بک مین بھی دکہلائے تہے اور پہر اپنی شامت اعمال کے سبب وہ اس سلسلہ کا مخالف ہوگیا تو اس کو مخالفت مین الہام ہونے شروع ہوگئے اور عناد مین اس قدر بڑہ گیا اور شیطانی دہوکے مین ایسا آیا کہ اس نے کہا کہ خدا نے میرا نام موسیٰ رکہا ہے اور اس سلسلہ کو سلسلہ فرعون یقین کرتا تہا اور اسیواسطے ایک کتاب عصائے موسیٰ نام لکہی تہی جس کا مضمون سوائے مخالفت حضرت مسیح موعود کے اور کچھ نہ تہا اور اس کتاب مین لکہا تہا کہ مین نہ مرونگا جب تک اپنا کام پورا نہ کر لون اور اپنے لئے عزت اور ترقی اور عروج کے بڑے بڑے الہام شائع کرتا تہا لیکن آخر خدا تعالیٰ نے اسکو طاعون سے ہلاک کیا اور ثابت کردیا کہ اس کے الہامات شیطانی تہے اور اس طرح نامرادی اور ناکامی اور ذلت کی موت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر کردی اسکا تو یہ حال ہوا۔ پر افسوس ہے اس کے بہائی یوسف پر جس نے اسکے حال سے کچھ عبرت حاصل نہ کی۔ جیسا کہ اس کے مشتہرہ اشتہار سے ظاہر ہے جو کہ مطبع اہلحدیث امرتسر مین چہپا ہے اور ذیل مین لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کام آوے اور وہ یہ ہے۔

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
مین نے کل ۸ اپریل ۱۹۰۷ء کو وقت ۱۰ ۔ ۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہین دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اُس وقت سے رنج اور غم مین مبتلا ہوگیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اُسی غم مین سوگیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکہ کہلنے کے بعد غنودگی مین ابہی رضائی مین پڑا ہوا تہا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور ایڈیٹر اخبار البدر مرزائیون کو بہ سبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہین اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہین اس واسطے مرزائیون کی نسبت شہادت لینے کیواسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کیساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیون کی نسبت شہادت پیش کرینگے اسی طرح عملدرآمد کیا جاویگا اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہوگیا اس واسطے بہائی مرزائیون کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہون کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابہی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کہلا ہے مرزائیونکو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرین اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہوجاوین ورنہ تمہارا بہی یہی حال ہوگا مین صرف بطور خیرخواہی آپ لوگون کو اطلاع دیتا ہون پہلے بہی بذریعہ قطع الوتین اور کہلے خط کے اطلاع دیگئی ہے اب پہر تبلیغ کرتا ہون۔ آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف پنشنر از امرتسر ۹ اپریل ۱۹۰۷ء

یہ کشف ہے حافظ صاحب کا جس مین انہون نے اس سلسلہ حقہ کے معزز ممبرون کیواسطے الہامی عین الیقین کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ سب جہنمی اور سخت عذاب مین گرفتار ہونیوالے ہین اس کا جواب دینے کی ہمین ضرورت نہین لیکن شہادت بابو الٰہی بخش کے متعلق چند باتین عرض کرنے کے قابل ہین۔

(۱)۔ آپ لکہتے ہین کہ بابو صاحب کو شہادت کے واسطے نہایت عزت سے طلب کیا گیا۔ سو جب آپکے عقائد کے رُو سے دوسرے جہان مین عذاب اور ثواب کے وقت یہ ضرورت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے کہ شہادت کے واسطے اس جہان سے آدمی بلائے جاتے ہین ورنہ فیصلہ خداوندی اُدہورا رہ جاتا ہے تو ساتہہ ہی یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ شہادت ایک آدمی کی کافی نہین ہوسکتی معمولی مقدمہ مین بھی دو یا چار شاہد تو ضرور ہونے چاہیئن اور ایسی شہادت کیواسطے اب بابو صاحب کے بعد آپ سے بہتر کون ہوگا۔ اس واسطے کیا مناسب نہ ہوگا کہ آپ بہت جلد بمعہ چند اور شاہدون کے کیونکہ معاملہ اہم ہے اُسی عزت کے ساتہہ یہان سے تشریف لے جانے کی کوشش کرین اور اپنے ساتہہ ایک نہین بلکہ بہت سے شاہد اور بہی اُسی عزت کے ساتہہ لیجاوین مثلاً آپکے امرتسری دوست مولوی ثناء اللہ صاحب (جو مرزائیون کی مخالف شہادت دینے کے بہت شائق رہتے ہین خواہ اس شہادت مین یہی فتویٰ دینا پڑے کہ اسلام مین انسان چوری کرے زنا کرے جہوٹ بولے خیانت کرے۔ متقی کا متقی رہتا ہے) اور مولوی عبد الحق غزنوی (جو اکیلے نہ جانا چاہین تو اپنے جرگہ کے چند اور افراد بیشک ساتہہ لے لین) اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب (جن کو بہ سبب اپنی شقاوت قلبی کے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ عناد رہتا تہا اور مقدمہ بہی انہین کا بنایا جاتا ہے) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (مگر شاید ان کو وہان کرسی نہ مل سکیگی اس واسطے وہ انکار کرین گے بہر حال آپ کوشش کرین) یہ چار نام مین یاد دلادیتا ہون ان مین اور آپ کوشش کرکے ملالین اور بہتر ہوگا کہ تعداد چالیس سے کم نہ ہو تاکہ ہمیشہ کیواسطے فیصلہ ہوجاوے۔

(۲) اور اس کیواسطے آپکو بہت جلد طیاری کرنی چاہیئے کیونکہ بابو صاحب جسقدر جلدی سے گئے ہین کہ ایک ہی روز کے طاعون مین دم بند ہوگیا اور اپنے گہر جانا بہی نہین ملا دوسرے کے گہر پر جان نکل گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمولی سمن کیساتہہ نہین گئے بلکہ بذریعہ وارنٹ گہسیٹے گئے ہین جیسا کہ اجر الاثیم کا منشاء تہا۔ اسواسطے بہتر ہوگا کہ آپ سمن یا وارنٹ کا انتظار ہی نہ کرین اور فوراً طیار ہوجاوین۔

(۳) لیکن چونکہ کسی زمانہ مین آپ ہمارے دوست تہے اس واسطے ہم آپکو اس طرف بھی متوجہ کرتے ہین کہ رخصت ہونے سے پہلے اس امر پر بہی غور کرلین کہ شاہد جب عدالت مین گواہی دیچکتا ہے تو اپنا خرچ لیکر عزت کے ساتہہ واپس آتا ہے سوائے ایسے شاہدون کے جو بہ سبب حلف دروغی کے اسی جگہ گرفتار کرکے جیل خانہ مین ڈال دئے جاتے ہین جہان سوائے چکی پیسنے اور کوڑے کہانے کے اور کچھ نہین ہوتا چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب بعد شہادت واپس نہین آئے کہین وہ حلف دروغی مین تو نہین دہر لئے گئے ہین تو اس صورت مین آپکو اور آپکے ساتہیون کیواسطے مناسب ہوگا کہ اس خیال سے توبہ کرین اور اس حلف دروغی کرنیوالے پر لعنت بہیجکر بروقت اپنا بچاؤ کرلین یہ بات بطور خیرخواہی کے لکہی گئی ہے۔ آئندہ آپکا اختیار ہے۔

۴۔ اس وقت آپ اس اقرارنامہ پر بہی غور فرمالین جو کہ آپنے میرے ساتہہ ۹ اپریل ۱۹۰۶ء امرتسر مین کیا تہا۔ اور جس مین آپنے باصرار یہ لکہا تہا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ سال سے زائد مہلت مل سکتی ہے تعجب ہے کہ آپکے بابو صاحب کو آپکے نزدیک ایک مفتری کے برابر بہی مہلت نہ مل سکی۔ مین آپکو خیرخواہی سے کہتا ہون کہ آپ غور کرین

(۵) اور اسی خیرخواہی کیساتہہ مین آپکو یہ بہی کہتا ہون کہ اگر آپنے فی الواقع یہ نظارہ رویاء دیکہا ہے تو علم تعبیر مین لکہا ہے کہ انسان بعض دفعہ اپنے بداعمال کیوجہ سے بزرگون کو بری حالت مین دیکہتا ہے جو در اصل ان کو اپنے نفس کا نقشہ ہوتا ہے ذکر ہے کہ ایک بدقسمت نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تہا کہ نعوذ باللہ آپ آگ مین جل رہے ہین چند روز کے بعد وہ مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا اور وہی اس کا عیسائی ہونا اسکو قبل از وقت دکہایا گیا تہا اس واسطے آپ اس خواب سے اور اس کی تعبیر سے بہی اگر چاہین تو فائدہ اٹہاکر سعادت حاصل کرسکتے ہین ورنہ جو نتیجہ پہلے مکذبون کا ہوا وہ ظاہر ہے +

www.aaiil.org

وصیّت ۱۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مَیں مسمی عباد اللہ ولد امیر الدین قوم کشمیری سکنہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے رسالہ الوصیّت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے لہذا اُن تمام ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے مَیں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد اور شرائط منتشرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے۔

(۴) میری جائیداد اس وقت ایک دوکان ادویات جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اُس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں مَیں آج کی تاریخ اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد اس وقت جس کی قیمت مبلغ پانچسو روپیہ (۵۰۰) ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن ہذا کو پورا کرے غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھجاوے تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مَیں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد بالسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت یہی ہے جسکا مفصل ذکر مَیں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے مَیں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) مَیں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مَیں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جواب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ نہ ہوگی جس کا ذکر مَیں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے مَیں رقم اخراجات انجمن مذکور کے حوالہ کردوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے کرادونگا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مَیں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری باقی ترکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا علم مجھے اس وقت نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے۔ قادیان تک نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے بعض اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہوسکے تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو مَیں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ چہارم و پنجم میں آیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی۔ لیکن ضروری کہ میری جائیداد موصی کی مراد لاش ہے کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے۔ اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن ہوسکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں بابت کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد
ڈاکٹر عباد اللہ ولد امیر الدین کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر بقلم خود

گواہ شد
عزیز اللہ ولد میاں حبیب اللہ مختار کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرتسر بقلم خود

گواہ شد
نور الدین ولد میراں بخش سکنہ دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور قوم ککی زئی حال وارد امرتسر کٹڑہ جمیل سنگھ۔ لائسنسدار ۹۔

وصیّت ۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از طرف احمد دین زرگر ولد محمد عارف ساکن بنڈی جری یہ گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق ہر شخص کے واسطے لازم ہے کہ اپنے ترکہ میں سے دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے وصیت کرے۔ مَیں ایک غریب آدمی ہوں میری کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک مکان کے

www.aaiil.org

ایک گاؤں میں ہے - اور کم حیثیت ہے - اس واسطے میں ملتجا ہوں کہ میں اپنی عمر میں ہمیشہ اپنی آمدن میں سے ۱؎ ماہ بماہ ۱؎ حصہ میں امداد مقبرہ بہشتی کے واسطے دیتا رہوں - گذارش ہے کہ میری طرف سے بھی چندہ منظور فرمایا جاوے -

العبد

محمد دین زرگر بقلم خود حال قادیان

گواہ شد

بقلم خود محمود

گواہ شد

قاضی امیر حسین بقلم خود

وصیت ۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں کہ عبد الرحمن ولد قادر بخش مرحوم قوم خراوی باشندہ شہر جالندھر - حال کلرک دفتر پی ایم آر انڈیا بشملہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُس کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور اب بھی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہونگے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر میری جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر لے یا اُس کو فروخت کر کے اُس کی قیمت وصول کر لے -

(۵) چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا -

(۶) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان میں پہنچایا جاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں اور ان اخراجات کی متکفل میری جائیداد جو وصیت فنڈ میں آچکی ہوگی ہرگز نہ ہوگی بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دوں گا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم جمع نہ کر سکا تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں -

(۸) میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت کہ محض رضا الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آیندہ کے ماتحت جس کا اس وقت مجھے علم نہیں اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ وہ کسی طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے

(۹) اگر میری نعش مقبرہ بہشتی دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو اُس کو وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا -

العبد

وصیت کنندہ خاکسار عبد الرحمن بقلم خود

گواہ شد

بندہ عبد الغفار بقلم خود برادر وصیت کنندہ

گواہ شد

ولی محمد بقلم خود کلرک دفتر ادرس نیکرلی انڈیا

گواہ شد

برکت علی بقلم خود دفتر سنٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا بشملہ

وصیت ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی نذیر محمد ولد میاں ننھو مرحوم قوم شیخ انصاری ساکن پھلور حال وارد لاہور

اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو کہ مجھے ملتی ہے اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے پاس نہیں ہے اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا -

۵ - میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

۶ - میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آیندہ ہوں گی - دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کارپرداز ان

www.aaiil.org

مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے -

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ ۴ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کی طرف - اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور یا میں اگر وہ رقم ادا کردہ اُن کل اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثار ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے اور جو میری روح کی نجات کا باعث بنینگے - اور پس ماندگان ان اخراجات کو رحم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے -

۸- یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت یعنی وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں - میری نعش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے -

۹- یہ کہ اگر فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوں میں اُن کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا -

العبد

نثیر محمد مدرس میونسپل بورڈ سکول اسلامیہ لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گواہ شد

احمد دین ڈوری دوز کوٹھی سکندر خان موتی بازار لاہور
بقلم خود

گواہ شد

امام الدین دسپنٹ تعلیم کلرک ونسز ڈی ٹی ایس لاہور
۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہم مسمیان سید ناصر شاہ - سید فضل شاہ ولد سید عثمان شاہ و مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ و مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ سید فضل شاہ حسب ذیل اقرار کرتے ہیں -

ہم خلیفہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مرید اور پیرو ہیں اور اُن کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں -

(۲) یہ ہے کہ ہمیں رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اور ہم سب فرداً فرداً اُس کی ہدایات وغیرہ کے پابند ہونگے -

(۳) یہ کہ بموجب منشاء رسالہ الوصیت ہم نے بجائے وصیت کرنے کے اسی وقت اپنی جائیداد کی قیمت کا اندازہ کر کے جو حسب ذیل ہے -

(ا) مکان دو نیم منزلہ واقعہ لاہور کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داران متصل مسجد صوفی صاحب قیمتی تین ہزار ایک سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ب) زیور قیمتی پندرہ سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ج) دیگر اسباب متفرق برتن مسی وغیرہ قیمتی چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ -

(د) نقدی و مال موجودہ دوکان زیر اہتمام سید فضل شاہ صاحب اندازاً چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ہ) نقدی نیز ہ سو روپیہ سید ناصر شاہ

(۴) یہ کل جائیداد اس وقت تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کی ہوتی ہے جس کا دسواں حصہ چھ سو ستر روپیہ ہوتا ہے لہذا ہم مسمیان اس حصہ کی قیمت کو اسی وقت داخل کرتے ہیں اور بموجب اسکے چھ سو ستر روپیہ کلدار داخل خزانہ کر دیا ہے - اور فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کرا دیا ہے -

(۵) یہ کہ ہم آئندہ کے لئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر آمدنی ہم کی ہوگی اُس کا دسواں حصہ ہم بذریعہ سید ناصر شاہ صاحب جو ہم سب کے متکفل ہیں بموجب قواعد مرتبہ صدر انجمن احمدیہ جمع کراتے رہینگے اور جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اور اعانت سلسلہ کے رنگ میں دیا جاویگا اُس کو منہا کرنیکے بعد بقیہ رقم صاحب فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کراتے رہیں گے -

۶- یہ کہ ہم میں سے قادیان شریف سے باہر فوت ہوگا تو پسماندگان اُس متوفی کی نعش کو صندوق میں بند کر کے قادیان دارالامان میں پہنچا دینگے اور حسب ہدایات رسالہ الوصیت ہمارا تجہیز و تکفین کیا جاوے فقط

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین - اللھم صل وسلم و بارک علی محمد و آل محمد اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین -

دستخط سید ناصر شاہ بقلم خود مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء

العبد

سید فضل شاہ بقلم خود

العبد

مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ

العبد

مسماۃ سکینہ بی بی اہلیہ سید فضل شاہ صاحب

گواہ شد

مفتی محمد صادق صاحب مینیجر اخبار بدر

گواہ شد

مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول قادیان

وصیت ۱۵۸

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

منکہ محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات کا ہوں۔

۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ابتغاءً لوجہ اللہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو کرتا ہوں۔ درحالیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور کا مرید اور پیرو ہوں اور صدق دل سے صاحب ممدوح کے کل دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں جن کو میں نے حضرت کی کتب کے مطالعہ اور نیز حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ۔

۲۔ رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میں نے خوب سمجھ کر پڑھ لیا ہے اُسکے جملہ احکام واجب التعمیل ہیں جن کا میں پابند ہوں اور رہونگا۔

۳ (الف) میری جائداد اس وقت اراضی زرعی ملکیت واقعہ رقبہ موضع کھدیل ہے کنال کا نصف عہ کنال ہے اور اراضی زرعی حق موروثی واقعہ رقبہ پنڈی رام پور وگھڑی ہے کنال بعد منہائی ۱/۳ حصہ تعدادی ۴ کنال نصف حصہ میرا اللعہ کنال ہے گویا کل اراضی میرے حصہ کی اللعہ کنال ہے اپنی حصہ سے ۱/۳ حصہ اراضی تعدادی کنال کی قیمت بالمقطع عامہ روپیہ باقساط ذیل۔

اخیر جنوری ۱۹۰۷ء اخیر جولائی ۱۹۰۷ء اخیر جنوری ۱۹۰۸ء اخیر جولائی ۱۹۰۸ء اخیر جنوری ۱۹۰۹ء اخیر جولائی ۱۹۰۹ء

ادا بدست کاربرداران انجمن گورستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کروں گا اگر قبل ادائے زر مذکور میں مر جاؤں تو مطالبہ ذمگی میرے واجب الادا کے حسب رسد اراضی ملکیت واقعہ رقبہ کھاریاں سے انجمن میری اس وصیت کے ذریعہ لیلیوے (ب) علاوہ اسکے میری جائداد موروثی میں پیکر مرجانے پر جسقدر موروثی میرا ترکہ ہو اُس سے بعد وضع قرضہ ۱/۳ حصہ قیمت حوالہ انجمن کیجاوے (ج) آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا اُس کا ۱/۳ حصہ میں ساتھ ساتھ ادا کرتا جاؤنگا۔

۴۔ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان میرے دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ ما تعلم نفس بای ارض تموت الدہر۔

۵۔ میرے وارثان سے کوئی میری وصیت کے خلاف مزاحم ہونے کا مجاز نہیں۔

العبد

محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور بقلم خود حال پٹواری حلقہ نلاکسی

گواہ شد

محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بقلم خود

گواہ شد احمد دین حقیقی برادر موصی و ولدیت موصی ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد۔ شرف دین ولد قادر بخش قوم حجام ساکن پنڈی رام پور حقیقی بھائی موصی

گواہ شد۔ مسماۃ نیک بی بی زوجہ موصی

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی احمد دین ولد سلطان قوم کشمیری بٹ ساکن لاہور

اس وقت میرے پاس کوئی جائداد نہیں اسواسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہونگا۔ ۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا میری مرنے کے بعد کوئی جائداد سوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس کے متعلق میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۳ میں کر دیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کاربرداران مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اور اخراجات ہوں اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جائداد و وصیت جسکا ذکر میں نے فقرہ ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات حسب مشورہ کاربرداران مقبرہ بہشتی ادا کرتے ہیں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کیطرف سے کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں روک نہ سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی رقم سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہو گی ان اخراجات کو متکفل ہو گی اور میرے ورثا والی اخراجات کو ادا کرنیکے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔ (۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا اس وقت مجھی علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی میں نہ پہنچ سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی۔

لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانیکی کوشش کیجاوے اور جبتک کاربرداران مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن ہو سکتی ہے۔ (۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۶ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش ہیں۔ میں جمع کرا دیتا ہوں یا میری متروکہ جائداد سے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان شیر محمد صاحب ۔ میرپور ۔ ریاست جموں
میان نظام الدین صاحب ولد روڈا ساکن کٹاریان ڈاکخانہ خاص
میان حسین ولد بوڑا ساکن کوٹلہ متصل شام نگر تحصیل امرتسر
علی شیر خان صاحب ارگامے خانصاحب ساکن چنگا بنگیال
شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب گرداور بندوبست ۔ ایبٹ آباد
شیخ علی محمد صاحب ولد شیخ فقیر اللہ صاحب ۔ گرداور چونڈہ باجوہ ۔ ضلع سیالکوٹ
نذیر محمد صاحب ولد نور عالم صاحب ساکن گجھی ڈاکخانہ بیٹر ۔ ضلع ہزارہ
محمد عرفان صاحب ولد امان اللہ صاحب 〃 〃
محمد جان صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن تھیاتھین ڈاکخانہ شیروان ضلع ہزارہ
رحمت اللہ خان صاحب ولد بلند خان صاحب کالا گڑھ
عبدالواحد صاحب 〃 〃 〃
علی احمد خان صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ ولد غلام قادر خان صاحب ۔ شہر وتحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور
سید احمد شاہ صاحب ساکن کٹالیان تحصیل پسرور ۔ سیالکوٹ
لبھا 〃 〃 〃 〃
حسن شاہ صاحب ولد احمد شاہ صاحب 〃 〃
میان بہاول الدین صاحب 〃 〃 〃
میان حیات محمد صاحب 〃 〃 〃
الہی بخش صاحب 〃 〃 〃
میان اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃
جمعیت صاحب 〃 〃 〃
بدرالدین ۔ امیر بخش صاحب 〃 〃 〃
میان ولی داد صاحب 〃 〃 〃
میان محمد دین صاحب ترکھان ۔ گولیکی ضلع گوجرات
میان خلاص جٹ 〃 〃 〃
میان ولی محمد صاحب 〃 〃 〃
میان عبدالکریم صاحب ۔ گھوڑے واہ ضلع گورداسپور
میان محمد دین صاحب سولاکیے گوراثہ ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ
میان جلال الدین صاحب 〃 〃 〃
میان اقبال دین صاحب 〃 〃 〃
میان امام دین صاحب سولاکیے ڈاکخانہ چونڈہ تھانہ ڈسکہ (سیالکوٹ)
میان الہ دین صاحب 〃 〃 〃
میان امام الدین صاحب ۔ کریام نوان شہر جالندھر
میان نظام الدین صاحب 〃 〃 〃
میان اسرار الدین صاحب 〃 〃 〃
میان عزیز الدین صاحب 〃 〃 〃
دختر امام الدین صاحب 〃 〃 〃
اہلیہ امام الدین صاحب 〃 〃 〃
میان امام الدین صاحب گریان بھلور ۔ سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب 〃 〃 〃
مسمات وزیری بنت سعدی سبے پور
شہزادہ صولت جنگ صاحب خلف از شہید شہزادہ عبدالرحمان صاحب سرکاردولت جنگ
میان غلام محمد صاحب ۔ سرگودھا
عنایت اللہ خان صاحب نمبردار ۔ منہ سوجہ
حکیم احمد نواز صاحب ۔ شہر میانوالی
اہلیہ تاج بخش صاحب مرحوم اگوا نیسیان جگراؤن لودیانہ
احمد الدین ۔ حیات محمد صاحب چوکنانوالی ۔ کنجاہ ۔ گجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ پالیٹیکل خبرون سے بھرا ہوا یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

۴ اپریل کے ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴۔ اپریل کی صبح کسکو یاد نہیں یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔

پیشگوئی

جس کتاب مین تھی اس کیلئے ایک خاص رعایت کرتے ہین ایسی رعایت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۵۰۰ صفحہ غیر مجلد اصل قیمت ۵ رعایتی ۲ مجلد ۱ روپیہ زیادہ ۔ دو نسخوں مجلد ۴ غیر مجلد ۳ ۔ ۴ اپریل سے ۲۵ اپریل تک جو درخواستین آوین گی انکی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۵ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی ۔ المشتہر ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا ۔ افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی و یونانی دونو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فایدہ پہونچے ۔ نورالدین

ضرورت نکاح
المخطبۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین ۔ چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے ۔ اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

عم ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت صاحب نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

www.aaiil.org

(صاحب مشتہر اپنے اشتہار کے خود ذمہ وار ہیں نہ کہ اہل بدر - اس کے متعلق تمام خط وکتابت مشتہر صاحب سے کرکے احباب فیصلہ کرلیں محکمہ بدر کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایڈیٹر)

ایک مژدہ

قسمت ہے چاند اور دن کا ہمارا چاند قرآن ہے

عربی زبان کی خدمت (عربی بول چال)

برادران دین کو واضح ہو کہ میں نے ایک کتاب مسمی (عربی بول چال) تصنیف کی ہے جس میں آٹھ فصلیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل میں اوامر الٰہیہ جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ الحمد شریف سے سورۃ والناس تک۔ دوسری فصل میں نصائح میں مختصر مختصر فقرے ماخوذ از احادیث نبویہ اور منتخبات عربیہ۔ تیسری فصل امثال عجیب وغریب طرز پر ہے۔ چوتھی فصل میں عربی روزمرہ بول چال سوال وجواب۔ پانچویں فصل میں صرف ونحو سہل طرز میں۔ چھٹی فصل لطیفے اور چیستان۔ ساتویں فصل۔ فقرات مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے۔ آٹھویں فصل۔ فوائد ماخوذہ از درس حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بطور سوال وجواب۔ جو میں نے چھ برس میں ذخیرہ کیا ہے۔ خاتمہ۔ ارکان اسلام روزانہ نماز اور حج۔ زکوۃ۔ نماز عیدین نماز جنازہ۔ اس کتاب کے دو کالم ہونگے ایک میں عربی اور دوسرے میں اردو۔ اور وہ میرے خیال میں دو سو صفحہ سے زیادہ ہوگی۔ اور اس پر قریباً تین سو روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ ایک ہزار جلد چھاپنی ہے قیمت فی جلد ۱۲ مقرر کیگئی ہے اور ہزار جلد ۷۵۰ روپیہ میں فروخت ہو جائیگی آٹھ آنے۔ اور ایک کتاب مسمی مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی انکی تمام نظمیں اور نثریں اکٹھی کیگئی ہیں اور اس پر قریباً دو سو روپیہ خرچ ہوگا اسکی آٹھ سو جلد چھپیگی قیمت فی جلد ۸ پس تین سو روپیہ عربی بول چال پر خرچ ہوگا اور دو سو روپیہ مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی پر خرچ ہوگا کل پانسو روپیہ کا خرچ ہے اور یہ روپیہ اصل لاگت ہے اور فروختنی ۱۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔ پس اصل لاگت جو پانسو روپیہ ہوگی ایک سو حصہ پر تقسیم کیگئی ہے یعنی فی حصہ پانچ روپیہ مقرر ہوا ہے اب ضرور شائقین زبان عربی کو چاہیئے کہ وہ شراکت کریں۔ کم سے کم ایک حصہ کے لئے شراکت ہو۔ ایک حصہ سے دس حصہ تک شراکت منظور ہے زیادہ نہیں۔ **شرائط شراکت** (۱) حق تصنیف عربی بول چال اور اس کا چھاپنا اور فروخت کرنا اور مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا چھاپنا اور فروخت کرنا کے لحاظ سے نصف منافع کا مستحق ہونگا اور نصف منافع ایک سو حصہ پر تقسیم کیا جائیگا (۲) ایک ماہ کے اندر اندر ہر صاحب حصہ کا روپیہ میرے پاس ارسال کرے (۳) ایک برس تک حساب کیا جاویگا جو فروخت ہوگا اصل لاگت مع منافع تقسیم کیا جائیگا۔ (۴) جس وقت کوئی صاحب حصہ کا روپیہ بھیجیگا اس کی رسید بع شہداکرام اس کی خدمت میں ارسال کیجاویگی۔ (۵) ایک کتاب عربی بول چال ایک کتاب مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بطور نذرانہ چھپنے پر ہر ایک شراکت کنندہ کو ارسال کیجاویگی مفت۔ مکرر صاف طور تاکیداً یہ تحریر ہے کہ آپ بہت جلد اس کو ملاحظہ کرکے اپنے ارادہ سے جو صاحب شراکت کو منظور فرماویں وہ بندہ کو اطلاع بخشیں اور مبلغات ارسال فرماویں۔ **المشتہر** عبدالحی عرب از قادیان ضلع گورداسپور۔ **نوٹ**۔ جس وقت حصص جمع ہوں گے سب نام بذریعہ اخبار شائع کئے جاویں گے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ؕ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

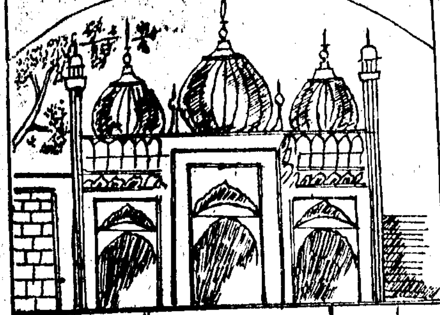

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۷)

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — مقامی خریداروں سے — گورنمنٹ ۳۰ — قیمت براے افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی لمانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جن کو عام اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ کے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے
منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ - ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب عاجز محمد حسین

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک ولایت سے جو اخبارات امریکہ سے آئے وہ ان دنوں کے ہیں جن مین ڈوئی حسرتناک موت کے ساتھہ ہلاک ہوا ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی وا پر ج کو مراجب کہ وہ پورے عروج پر تہا اور حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کے متعلق پیش گوئی شائع کی تہی اُس وقت اُس کے مُرید ڈیڑہ لاکہہ تھے ۔ جیساکہ ان تازہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اس کے مرنے کے وقت کل تعداد اندر باہر ۲۵۰ کے قریب تھی اور ان مین سے بھی کوئی اس کے مرنے کے وقت اس کے پاس نہ تہا اور اس کے مرنے کے بعد ان مین سے بہت سارے اس کے جنازے پر نہ گئے تہے بلکہ جنازہ پر زیادہ تر وہ لوگ تھے ۔ جوکہ اس کے سخت دشمن تھے ۔ مرتے وقت اس کی بیوی بھی اس کے پاس نہ تہی ۔ مرتے وقت اس نے ایک وصیت کی جس مین اپنے بیٹے کو محروم الارث قرار دیا اور بیوی کو صرف چند روپے دئے ۔ مرتے وقت اس کے آخری الفاظ یہ تھے ۔ کہ مین دل شکستہ ہو کر مرتا ہون مگر مین اپنے دشمنون کو معاف کرتا ہون اور پھر ایک ہزار سال کے بعد آؤنگا ۔ اس کے بیٹے نے ایک تقریر مین بیان کیا ہے کہ میرا باپ آخری ایام مین مجنون ہوگیا تھا ۔ اس واسطے جو کچھ اس نے کہا وہ قابل اعتبار نہین ڈوئی نے ایک شخص کنلر نام کو اپنا جانشین مقرر کیا ہو مگر اب اس کی کون سنتا ہے ۔

ایک لطیف مقابلہ ۔ امریکہ کے ایک اخبار نے ڈوئی کے مذکورہ بالا واقعات لکھتے ہوئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی درمیان مین لاکر صادق اور کاذب کے درمیان ایک لطیف مقابلہ کیا ہے وہ لکھتا ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۵۳ سال کی عمر مین جبکہ صرف چند آدمی آپ کے ساتھہ تہے دشمنون سے تنگ آکر اپنے وطن سے بہاگ نکلے تہے ۔ اس سے دس سال بعد جب کہ آپنے وفات پائی ۔ تو آپ ایک فاتح ایک بادشاہ اور ایک ایسے مذہب کے سردار تہے ۔ جوکہ آجتک دنیا مین طاقتور ہو بالمقابل ڈوئی ۵۳ سال کی عمر مین ہزارون آدمیون پر ایسی حکومت رکھتا تہا کہ ان کا تمام مال و جان اس کے قبضہ مین تہا اور بڑی جایداد پر قابض تہا ۔ لیکن بیماری نے اسکی تمام طاقتین چھین لین اور ۵۹ سال کی عمر مین وہ بے طاقت مرتا ہے اور اس کے ساتھہ ہی اس کا مذہب بہی غالباً مر جائے گا اس وقت بہی ساری دنیا مادی نہین ہے ۔ بلکہ ہزارون ایسے موجود ہین ۔ جو کسی عقیدہ کی خاطر اپنی جانین قربان کرنے کے واسطے طیار ہین ۔

ڈوئی کی جانشین نبیہ ڈوئی کے مرنے کے بعد ایک عورت کولمسن نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔ وہ کہتی ہے ۔ کہ فرشتہ مجھے خواب مین ملا ہے اور اس نے مجھے اطلاع کی ہے ۔ کہ جو کوئی تیرا کہنا نہ مانیگا ۔ اس پر سخت تباہی وارد ہوگی صیحون مین چند آدمی اس کی مُریدی مین داخل ہوگئے ۔ وہ بازارون مین کہڑی ہو کر شور مچاتی اور وعظ کرتی پہرتی ہے ۔ پولیس والے بمشکل اس کو بازار سے ہٹا کر اس کے گہر تک پہنچاتے ہین ۔ مین نے اس کے مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے خود اُسی کو خط لکھا ہے دیکھئے کیا جواب دیتی ہے ۔ آئندہ اس کو نبیہ کولمسن کے نام سے لکہا جاویگا ۔ تاکہ شناخت رہے کہ یہ عورت ہے ۔

والی وا ڈوئی کا مرید والی وا جس نے اُس کو ۔ اُس کی تمام جائیداد سے بے دخل اور پیغمبری سے خارج کر دیا تہا ۔ وہ بہی سخت بیمار ہے ۔ شاید ڈوئی کا ساتھہ دینے کیواسطے جلدی چلدے ۔

دیسی ڈاک **نجات یافتہ کپتان حوالات مین**

گورداسپور سے معلوم ہوا کہ مکتی فوج کے ایک کپتان اور اس کے دو تین مددگارون نے (جو وہ بھی نجات یافتہ اور یسوع کے چیلے ہین) ایک عیسائی کے گہر چوری کی اور واردات کو مشتبہ کرنے کے لئے یا چھپانے کی خاطر گہر کو آگ لگا دی ۔ چلو خس کم جہان پاک ۔ ان ملزمون مین ایک بزرگ اُلفت مسیح بھی ہین جن کی دینداری اور اتقا کا مکتی فوج کے ہیڈ کوارٹر مین خاص شہرہ تہا ۔ انہون نے عجیب کمال کیا کہ جب پولیس تفتیش مین اس سے کچھ دریافت کرے تو وہ جواب دینے سے پہلے فوراً گھٹنے ٹیک کر آسمانی باپ کی تقدیس شروع کردے اور اس کی مرضی کو زمین پہ لانے کی سعی کرے لیکن لالہ بوڑامل صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس نے بڑی قابلیت سے مقدمہ کو برآمد کرلیا اور یسوع مسیح کے ان چیلون کو حوالات کے باڑے مین کچھہ دن دانہ پانی کہانے کیلئے رکھہ لیا ۔ اب مقدمہ باضابطہ چالان ہو کر فیصلہ ہوگا ۔ خداوند یسوع کی ان بھیڑون نے عیسائی مذہب کی رو سے شاید کوئی گناہ نہ کیا ہوگا کیونکہ یسوع کا خون ان کا کفارہ دہوچکا ہے ۔ انسپکٹر صاحب موصوف خصوصیت سے تعریف کے قابل ہین ۔ جنہون نے مکتی فوج کے افسرون کی پرواہ نہین کی ۔ اور اصل ملزمون کو پکڑ لیا ۔ (الحکم)

ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد نیر اعظم مطبوعہ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء مین حضرت اقدس ؑ مدظلہ کے الہام (" ہزارون آدمی تیری پرون کے نیچے ہین ") پر ایڈیٹر اخبار مذکور نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر دار پیغمبر ہونے والے ہین ۔ گستاخی معاف ! شاید اللہ میان آپ کو اپنے پاس بلانیوالے ہین ۔ یا وہ چیونٹی والی مثل صادق ہونے والی ہے ۔

کس قدر شرم کی بات ہو کہ پبلک کے خوش کرنے کو اس قسم کی نکتہ چینیان کرنے کا ایڈیٹران اخبار نے ایک اچھا پیشہ اختیار کرلیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت زار پر رحم فرمائے اور انکو ہدائیت بخشے ۔ یہ استہزاء حقیقت مین مامورمن اللہ کے ساتھہ ہے ۔ اللّٰہ یستھزئ بھم و یمدُّھم فی طغیانھم یعمھون ۔ اسے ایڈیٹر ہوشیار اور خبردار ہوجا کہ تیرے پڑوس ہی مین قہر الٰہی کی آگ آپہونچی ہے ۔ پس تجہ کو چاہئے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ پر عمل کرے ۔ وہ چیونٹی والی مثل تو خود تجہی پر صادق آتی ہے کیونکہ تو اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور مین ایسی شوخی اور بے باکی دکہلاتا ہو ہم تجہ کو تیری بہلائی کے لئے نصیحت کرتے ہین اپنی شرارتون سے باز آجا اور دنیا کی واہ واہ اور روپیہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حضور مین شوخی اور استہزاء سے کام نہ لے ۔ راقم ایک ہموطن احمدی

ایک کفر کا انجام خان صاحب عبد الحمید خان کپورتہلہ سے لکھتے ہین کہ ایک مشہور مولوی اشرف علی نام یہان رہتا تہا اور اس کا بڑا قبیلہ تہا اور اس ملان نے حضور کو نعوذ باللہ کافر قرار دینے کے لئے جو کفرنامہ طیار ہوا تہا اس مین مُہر لگائی تہی اور مخالفت پر بڑے زور سے اٹھا ہوا تہا سچ ہے کہ خدا کی گرفت دیر کے بعد ہوتی ہے ۔ مگر سخت ہوتی ہے تہوڑے دن ہوئے کہ طاعون مین بڑی گہبراہٹ کیساتہہ مولوی مذکور نے جان دی اس کے بعد اس پر بس نہین ہوئی دو تین اسکے بہائی تہے وہ بہی اس مرض مین فوت ہوگئے جس قدر عورتین تہین وہ بھی قریباً صاف ہوگئین کل خاندان تباہ ہوگیا ۔ محض اس کے اس قدر بڑے قبیلہ مین سے ایک بچہ نابالغ بچا ۔ کیا عبرت کا مقام ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے نتائج

یہ مدرسہ جن دو اغراض کے حصول کے لئے قائم ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ وہ دونو غرضیں احسن طریق سے پوری ہو رہی ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اس غرض کے لئے قائم کیا گیا تھا کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ہو اور معمولی تربیت کے ساتھ مذہبی تربیت بھی ایسی ہو کہ اسلام کے ساتھ بچوں کے دلوں میں ایک سچی محبت پیدا ہو اور اس کے شعائر کی دلوں میں عظمت پیدا ہو اور احکام شرعی کی پوری پابندی سچے اور سادہ مسلمانوں کی طرح وہ اختیار کریں۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ ان دونوں قسم کی تعلیم کے لحاظ سے یہ مدرسہ کامیاب کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ تعلیم دنیوی کے لئے خدا کے فضل سے ایسے لائق اور محنتی استاد موجود ہیں جو کسی مدرسہ کے لئے باعث فخر ہو سکتے ہیں اور پھر وہ صرف سبق پڑھا دینا ہی اپنا فرض نہیں سمجھتے بلکہ بچوں کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کی تربیت کے ہر ایک پہلو کی نگرانی کرتے ہیں صاحب انسپکٹر نے جتنی دفعہ اس مدرسہ کا معائنہ کیا ہے ہمیشہ خوشنودی ظاہر کی ہے۔ امتحان انٹرنس کے نتائج دو سال سے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہیں جو ثابت کر رہے ہیں کہ اس مدرسہ کی مدرجہ تعلیم کسی دوسرے مدرسہ کی تعلیم سے کسی طرح کم درجہ کی نہیں ہے۔ سال گذشتہ میں ہمارے مدرسہ سے پانچ میں سے تین طالب علم کامیاب ہوئے اور سال حال میں سات میں سے پانچ۔ اور دونوں سالوں میں ایک ایک طالب علم درجہ اول میں پاس ہوا میں اپنے کرم دوست اس مدرسہ کے قابل اور محنتی ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مبارکباد دیتا ہوں یہ نتائج عمدہ ترین نتائج میں سے ہیں کیونکہ اوسط پاس شدگان عموماً نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔ اس سال کے نتائج میں سے خصوصاً قابل ذکر یہ امر بھی ہے کہ انگریزی میں جس میں اکثر امیدوار فیل ہوتے ہیں اس مدرسہ کے کل طلباء کامیاب ہوئے اور جو دو فیل ہوئے ہیں وہ صرف ریاضی میں فیل ہوئے ہیں مگر اس سال سے ریاضی کے لئے ایک قابل انڈر گریجوایٹ منگوایا گیا ہے جو اس مضمون میں خاص مہارت رکھتا ہے اور امید ہے کہ یہ نقص بھی رفع ہو جاویگا۔ دینی حالت کی نسبت میں یقین و وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جس قدر نیک چال چلن کے لڑکے اس مدرسے سے نکلے ہیں ان کی نظیر بلحاظ نسبت کسی دوسرے مدرسہ میں اس وقت نہیں ملیگی۔ دینی معلومات کے لحاظ سے ہمارے طلباء نے علیگڈھ اور لاہور میں جاکر خاص امتیاز حاصل کیا ہے اور اس جگہ اب بھی دو لڑکے موجود ہیں جو پڑھتے تو انگریزی ہیں مگر دینی فہم اور فراست کے لحاظ سے بہت سے نام کے مولویوں سے بڑھ کر ہیں۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یہاں ایک جلسہ تشحیذ الاذہان میں ہمارے ایک لڑکے ولی اللہ (ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کا لڑکا ہے اور اس وقت چہارم انٹرنس میں پڑھتا ہے) نام نے اس مضمون پر کہ جب ایک مسلمان احکام شریعت پر چلتا ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ تو اسے امام کی پیروی کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن شریف کی آیات سے ایسے لطیف استدلال بیان کئے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب فاضل اجل نے فرمایا کہ میں نے یہ بالکل نئے استدلال سنے ہیں۔

جب خدا کے فضل سے دونوں پہلوؤں سے یعنی کیا دینی اور دنیوی تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی اس جگہ حاصل ہو سکتی ہے اور خدا کی طرف سے ہدایت ملے تو چال چلن میں ایسی اصلاح پیدا ہوتی ہو کہ جس کی نظیر ملنی دوسری جگہ مشکل ہے۔ تو پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں ابھی تک جماعت پوری توجہ اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کی نہیں کرتی۔ جو فوائد دوسری جگہ مل سکتے ہیں وہ سب یہاں بھی ملتے ہیں۔ مگر جو اور فوائد یہاں ملتے ہیں وہ دوسری جگہ نہیں ملتے۔ پھر بھی جو توجہ احمدی جماعت کو ہونی چاہئے تھی وہ ابھی اس مدرسہ کی طرف نہیں۔ مگر جن لوگوں کے سپرد اس کا انتظام کیا گیا ہے وہ توجہ دلاتے رہے ہیں اور دلاتے رہیں گے۔ سال گذشتہ میں ایسی ایک تحریک پر باہر سے آئے ہوئے لڑکوں کی تعداد دوگنی ہو گئی تھی یعنی چالیس سے اسی تک پہونچ گئی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس تحریک میں بھی برکت ڈالے۔ تو اسی سے دو سو تک تعداد کا پہونچ جانا کچھ مشکل امر نہیں ہے۔ دنیا میں طرح طرح کی بلائیں اور آفتیں نازل ہو رہی ہیں یہ جگہ خدا کے فضل سے بہت امن میں ہے۔ بورڈنگ ہوس کو بہت وسیع کیا گیا ہے اور ایک وسیع قطعہ زمین وسیع پیمانے پر مدرسہ اور بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے گاؤں کے باہر خریدا گیا ہے۔ حصہ پرائمری میں فیس معاف کر دی گئی ہے۔ نئے قابل استاد منگوائے گئے ہیں یہ تمام باتیں اولاً احمدی جماعت کے فائدہ کے لئے ہی ہیں۔ مگر روک کسی کو نہیں یہاں بعض غیر احمدی طالب علم یا غیر احمدی احباب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہیں بلکہ ہندو بھی تعلیم پاتے ہیں اور ہندوؤں کے لئے بورڈنگ ہوس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

دوسرا امر جس کی طرف میں اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ مدرسہ کے اخراجات پہلے کی نسبت تگنے چوگنے ہو گئے ہیں مگر ہمارے احباب میں سے اکثر وہی چندہ دیتے ہیں۔ جو آج سے تین چار سال پہلے دیتے تھے کمی آمد کے سبب سے بہت سی ترقیاں جو اس مدرسہ میں ہم کرنا چاہتے ہیں نہیں کر سکتے بلکہ بعض وقت مستقل اخراجات کا بھی فکر پڑ جاتا ہے ہر جگہ کی جماعت کو یہ فکر کرنا چاہئے کہ مدرسہ کی آمد میں ترقی کی راہیں سوچے اور ان پر عمل کرے اور ماہوار چندوں میں تمام ممبر ایزادی کریں۔ مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ سے ہو۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۲۰ر اپریل ۱۹۰۸ء

نوٹ۔ مدرسہ کے عمدہ نتائج کے متعلق میں ایک مضمون لکھنے کو تھا کہ مذکورہ بالا مضمون میرے پاس پہونچا اب اس کے بعد مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی میں تو ہمیشہ ان والدین پر نہایت تعجب سے نگاہ ڈالا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے پیارے بچوں کی خیرخواہی کا کچھ بھی فکر نہیں کیا اور وہ انہیں ایسی عظیم الشان نعمت سے اب تک محروم رکھے ہوئے ہیں ایسے عمدہ انتظام اور ایسے لائق اسٹاف کے ہوتے ہوئے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے نتائج
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ خداتعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات
صفحہ ۶ ۔ کمیاب دوائی
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ڈائری
صفحہ ۱۰ ۔ شعر و سخن ۔ غزل
در شان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
صفحہ ۱۱ ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۱۱ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء :۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون

(ترجمہ) قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا ۔ پس تم جلدی نہ کرو ۔

(۲) ”یہ دو گھر ہی مر گئے“ ۔ (اسمیں خاص دو گھروں کیطرف اشارہ ہے)

۲۳ ۔ اپریل ” ۔ اصلح بینی وبین اخوتی ۔ (۲) سلام قولاً من رب رحیم

یہ الہام کہ اصلح بینی وبین اخوتی ۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر ۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خداتعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام بتلایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں ۔ خَرُّوْا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یعنی بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خداتعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی ۔ اسکا یہ جواب ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخش دیگا وہ ارحم الراحمین ہے ۔ یہ اسوقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہونگے آخر سعید لوگوں کے دل کھلجائینگے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اسکی نصرت و تائید ہوسکتی تھی تب یکدفعہ غیب سے قبول کیلئے انہیں طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ حق کو قبول کر لیں گے ۔

ڈائری

فقیہہ بنو ۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ سیر ۔ فرمایا ۔ ہماری جماعت کو علم دین میں تفقہ پیدا کرنا چاہیئے مگر اس کے وہ معنے نہیں جو عام ملاں لوگوں نے سمجھ رکھے ہیں کہ استنجا وغیرہ کے چند مسائل آگئے وہ بھی تقلیدی رنگ میں فقیہ بن بیٹھے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ آیات قرآنی واحادیث نبوی اور ہمارے کلام میں تدبر کریں ۔ قرآنی معارف وحقائق سے آگاہ ہوں اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے ۔ تو اسے کافی جواب دے سکیں ۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی ۔ بہت ضروری تھی ۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہیئے حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے ۔ اصل میں مسلمانوں کے لئے تو یہی جواب کافی ہے کہ تم کوئی ایسا اعتراض اس سلسلہ پر کر کے دکھاؤ جو اور انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے ۔ وہ ہرگز کوئی ایسا اعتراض نہیں کرسکیں گے ۔

اجتہادی غلطی یہ آتھم یا احمد بیگ والی پیشگوئیوں پر تو اعتراض کرتے ہیں مگر دوسری پیشگوئیوں اور نشانیوں کا ذکر تک نہیں کرتے ۔ یہ کیسی بے انصافی ہے ۔ ہم انہیں بارہا سمجھا چکے ۔ کہ وعید میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے ۔ دیکھو ۔ یونس نبی کی پیشگوئی ٹل گئی اور اس کی قوم پر عذاب نہ آیا ۔ یاد رکھو کہ یہ تمام اقوام کا مذہب ہے ۔ کہ صدقہ سے رد بلا ہو جاتا ہے اور خداتعالیٰ بھی فرماتا ہے ۔ ما کان اللہ لیعذبہم وھم یستغفرون ۔ استغفار عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے ۔ ہماری تجربوں کی طرف کوئی جاوے ۔ تو ایک منذر امر صبح کو ہو تو شام کو منسوخ ہو جاتا ہے ۔ دوسرا اعتراض ہمارے بعض الہامات کی نسبت اپنی رائے پر ہے کہ وہ غلط نکلی ۔ بشرط تسلیم ہم کہتے ہیں کہ امر تنقیح طلب تو یہ ہے ۔ کہ نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کھا سکتا ہے یا نہیں ۔ سو ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ حضرت عیسٰے نے پہلے پہلے اپنی بادشاہت دنیاوی سمجھ کر مریدوں کو ہتھیار خریدنے کا حکم دیا مگر آخر معلوم ہوگیا کہ یہ میری غلطی تھی اور وہ اس ارادہ سے باز آئے ۔ پھر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ والا معاملہ کہ آپ کس ارادے سے آئے اور پھر کیا ہوا ۔ چونکہ آپ کی ذات بابرکات تمام انبیاء کے کمالات کی جامع تھی اس لئے صرف ایک ہی واقعہ سے ثابت ہوگیا کہ نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کر سکتا ہے ۔ پس اس صورت میں ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا ۔

معذرت ۔ چونکہ حقیقۃ الوحی کا جلد چھپنا ضروری ہے اور بار بار پریس کے پتھر وغیرہ بھی حسب الحکم حضرت اقدس اس کام کیواسطے لگائے گئے ہیں اسواسطے اگلے ہفتہ کا اخبار شاید نہ نکلے ۔ ناظرین مطلع رہیں ۔

www.aaiil.org

خداتعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات

معزز احمدی خاتون گڑیکی

سے لکھتی ہیں۔ حضرت صاحب کے اب تو نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ آتش کا گولہ لوگوں نے دیکھا۔ اب کل ہفتہ بتاریخ ۱۳- اپریل بوقت ظہر سخت ژالہ باری ہوئی۔ ہمارا صحن تمام سفید ہو گیا کوئی دو دو فٹ تک (بلا مبالغہ) زمین کے اوپر ہو گیا اور دانہ (سچی بات ہے) کہ پاؤ پاؤ بھر کا پڑا بعض بعض ان میں کھنگر کی شکل کے تھے۔ جن لوگوں کے مال مویشی باہر تھے۔ بس سب کا چمڑا اڑ گیا ہڈیاں اور گوشت نکل آیا اور کئی آدمی بھی زخمی ہوئے۔ فصل سب مارے گئے چنانچہ ہمارے جَو اور گندم کا ایک خوشہ بھی سالم نہیں بچا۔ جس وقت گولہ باری ہو رہی تھی پس یہی منہ سے نکلتا تھا۔ گویا آسمان ٹوٹ پڑا سارا۔ بچے رو رہے تھے۔ عجب شانِ خدا نظر آ رہی تھی؟

۲- مکرمی مخدومی بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مورخہ ۱۰- اپریل ۱۹۰۷ء کو قبل از دوپہر بالکل مطلع صاف تھا۔ بعد دوپہر یک لخت ہر چہار سو ابر جمع ہو گئے اور ایک دم بادل گرجا اور ژالہ باری شروع ہو گئی اور بلا مبالغہ مرغی کے بیضہ اور اس سے کچھ بڑی مقدار کے اولے برسے پانی کی بارش نہ تھی۔ صرف تخمیناً بیس منٹ تک ژالہ باری ہوئی اور پھر مطلع صاف ہو گیا۔ چند اشخاص قصبہ ہذا کچھ مضروب بھی ہوئے۔ لہذا اطلاعاً کارڈ ہذا ارسال خدمت عالی ہے۔ فقط والسلام۔ عبدالرحمان بلب گڈھ

۳- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بخدمت امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ادب سے عرض خدمت کرتا ہوں۔ کہ گذشتہ شب یعنی ہفتہ و اتوار کی درمیانی رات کو قریب گیارہ بجکر چالیس منٹ پر یکایک ایک نہایت سخت زلزلے کا دھکہ محسوس ہوا۔ اس سرحدی علاقہ میں اس سے قبل ایسے زور کا دھکہ محسوس نہیں ہوا۔ خدا جانے کہاں کہاں اس کا اثر محسوس ہوا ہوگا اور کہاں کی تباہی مقدر تھی۔ یہاں عمارات کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ نہ ہی ۴- اپریل کے زلزلہ میں یہاں ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں اکثر عمارات خام اور ایک منزلہ ہیں مگر زلزلہ کی تیزی اور اس کا زور ظاہر کرتا تھا کہ کہیں ضرور سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جن کو کہ حضور کی غلامی کا فخر ہے۔ اپنی حفاظت میں رکھے۔ حضور مجھ دور افتادہ کے لئے دعا کریں۔

خاکسار مرزا محمد شفیع از دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ ر اپریل ۱۹۰۷ء یوم یکشنبہ

۴- جناب والا شان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و علیک التحیہ والسلام و علیک الصلوٰۃ والسلام

آجکل آسمانی اور زمینی نشانوں کی بارش سے ہمارے ایمان خوب تازہ ہو رہے ہیں خدا آپ کی عمر دراز کرے اور ہمیں آپ کے چہرہ کا نور دیر تک دکھاتا رہے۔ اتوار کی رات کو بوقت ۱۱½ بجے سے دس منٹ قبل زلزلے کے دو دھکے خفیف میانوالی میں محسوس ہوئے۔ لوگوں نے اپنے گھروں سے نکلکر اللہ کا نام زور سے لیا۔ اور ایک چڑیا بھی اپنے آشیانہ سے نکل آئی اور لیمپ کی روشنی میں گردش کرنے لگی معلوم نہیں کہ یہ زلزلہ کس طرف سے آیا۔ اور کہاں اس کا زور تھا۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ کہیں زور سے زلزلہ شروع ہوا ہوگا۔ کیونکہ دروازے اور مکان کی چھت کھڑاتی تھی۔ آجکل واقعی خدا کے غضب کے دن ہیں۔

خاکسار غلام محمد خان ہیڈ ماسٹر میانوالی

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرما دیں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خداتعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۲ / ہے عازمین واز جملہ جہان ایں باد۔ المشتہر۔ عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

المفتی

ایک خط اور اُس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امابعد عرض مے کنم کہ در ملک خود اہل نسب دارم مثلاً پدر و عم و خال و برادر وغیرہ از اقرباء و اہل وطن ہمراہ من خط وکتابت مے کنند بعض از آنہا در بیعت داخل اند و بعض تا حال در بیعت داخل نہ لیکن تابع و تصدیق کنندہ اند و نیز محبت بسیار دارند و بعض تصدیق ہم نہ ساختہ اند لیکن میلان دارند و نیز امید من است کہ آنہا را اللہ تعالیٰ از صادقان مخلصان بگرداند۔

الغرض اگر من آن کس را کہ در بیعت داخل نیست چنان الفاظ بنویسیم مثلاً (اخوی مکرم) یا مشفق مہربان یا تحفیات و تسلیمات برائے فلاں کس مثلاً یا دعا و سلام از طرف من بر فلان اخوی ام برسد و غیر ذالک جائز است یا نہ۔ و آنہا نیز این الفاظ برائے من مے نویسند۔ فقط۔ والسلام

غلام محمد افغان بقلم خود قادیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بخواندم۔ نزد من ہیچ مضائقہ نیست کہ در خط وکتابت خود نرم الفاظ استعمال کردہ شوند بنی آدم ہمہ برادر یکدیگر اند پس برین تاویل کسے را برادر نوشتن ہیچ مضائقہ نہ دارد۔ و مہربان نوشتن ہم مضائقہ نیست در فطرت ہر نوع انسان قوت مہربانی و ہمدردی مودع است۔ مگر بباعث حجب در پردہ ہا پوشیدہ مے ماند۔ خداتعالیٰ موسیٰ علیہ السلام را مے فرماید۔ فقولا له قولاً لينا لعله يتذكر او يخشى۔

میرزا غلام احمد

نوٹ۔ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم ختم ہو چکی ہے۔ اور درخواستیں نہ آویں۔ اب احباب خرید کتاب حقیقۃ الوحی کی طرف توجہ کریں۔ ایڈیٹر

www.aaiil.org

کمیاب ڈائری

وہی مرقومہ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب اور منقول از رسالہ تشحیذالاذہان

جس کے ٹائیٹل پیج پر مہینہ درج نہیں ہے مگر نمبر ۴ ہے۔ اس رسالہ میں مسیح کے دو حواریوں والا مضمون بھی قابل دید ہے۔ ایڈیٹر بدر

ثلج والی پیشگوئی

فرمایا کہ دیکھو ثلج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہو گئی اور میں نے اس کے دو پہلو لئے تھے ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے میں کہ جس سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پورے کر دئے یہ نشان اس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حجت قائم ہو گئی یعنے ڈوئی کی موت سے۔ کیونکہ جب ڈوئی نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اسلام بالکل تباہ ہو جائے اور امید کرتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گی تو اس وقت میں نے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ڈوئی سے مباہلہ کیا کہ تو تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور عیسائیت کو سچا سمجھتا ہے مگر میں اس کے برخلاف حضرت عیسےٰ کو ایک انسان اور خدا کا نبی مانتا ہوں اور اسلام کو سچا مذہب جانتا ہوں پس ہم میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کے سامنے مر جائے گا اور میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر تو مباہلہ نہ کریگا تو بھی ضرور ہلاک ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں ڈوئی نے لکھا کہ میں کیڑوں مکوڑوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا اور اگر میں چاہوں تو ان (مسیح موعود) کو پاؤں کے نیچے کچل دوں اور یہ ڈوئی امریکہ کا ایک شخص تھا جس کا دعوےٰ تھا کہ میں نبی ہوں اور اس کا اثر امریکہ سے لیکر یورپ تک پڑا تھا اور کہتے ہیں کہ سات کروڑ روپے کا مالک تھا پس اس مباہلہ کے بعد اس کا روپیہ چھینا گیا اور صیہون گاؤں جس کو اس نے بسایا تھا اس میں سے نکالا گیا۔ پھر فالج پڑا اور ایسا پڑا کہ پچکاری سے پاخانہ نکالتے تھے اور آخرکار فروری ۱۹۰۷ء میں مر ہی گیا۔ بس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حجت قائم کر دی ہے اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شخص بھی ہمارا سخت دشمن تھا پس ان دونشانوں اور دوسرے کئی نشانوں نے ملکر دنیا پر ثلج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کر دیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کھلے طور سے پوری ہو گئی یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہوگا ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دنیا چیخ اٹھی ہے جیسا کہ آج (۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء) کو بھی بارش ہو رہی ہے اور سخت سردی پڑ رہی ہے پس یاد رکھنا چاہئے کہ کیسے کھلے الفاظ ہیں اور کیسی صحیح یہ پیشگوئی ہی جو کہ اپنے ہر ایک پہلو پر پوری ہوئی۔

طاعون

فرمایا کہ ہندوستان میں چاروں طرف طاعون پھیل رہی ہے اور قریباً گیارہ برس ہو گئے کہ یہ مرض یہاں ترقی کر رہا ہے اور اب کے سال تو بہت ہی تیزی سے بڑھ رہا ہے معلوم نہیں کہ کب تک اس کا دورہ دورہ رہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک لوگ اپنے دلوں کو صاف نہیں کریں گے میں اس مرض کو نہیں ہٹاؤں گا اور باوجود ڈاکٹروں کے زور لگانے کے اس کا اب تک تو علاج کوئی نہیں نکلا ٹیکا ایجاد کیا وہ بھی ناکارہ ثابت ہوا چوہے مروانے اس سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اب مچھر مروانے کی کوشش کرتے ہیں مگر طاعون اسی طرح تیزی پر شروع ہے بلکہ اور بھی بڑھ رہا ہے مگر مجھ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے گھر کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس مرض سے بچا دوں گا اور دیکھو کہ اب تک کئی دفعہ اس نواح میں سخت طاعون پڑ چکی ہے اور گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے ہیں اور خود قادیان میں بھی طاعون کئی دفعہ پڑ چکا ہے مگر اس گھر کو خدا نے بچائے رکھا اور کوئی آدمی بھی اس مرض سے نہیں مرا بلکہ اس گھر کا کوئی چوہا بھی ہلاک نہیں ہوا پس کیا ہی خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ہے۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ

بدر کے پرانے خریداروں کو معلوم ہوگا کہ میں نے اس ضمیمہ کی تردید میں مسلسل طور پر کئی مہینے لکھا مگر شوکت صاحب کو مطلق حوصلہ نہ ہوا کہ وہ میرے مضمون کے ایک حرف کی بھی تردید کر سکیں۔ اس کے متعلق ایک بات ہمارے احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور ناظرین بدر کے لئے خصوصاً موجب دلچسپی ہو گی کہ میں نے جب اس ضمیمہ کی ہرزہ درائی کے متعلق دارالامان میں خط لکھا تو یہاں سے مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کے قلم سے جو ہر قسم سے مجھ یہ جواب ملا۔ کہ عنقریب ضمیمہ اپنے بھائی اشاعۃ السنۃ سے جا ملیگا۔ میں نے یہی فقرہ نقل کر کے شوکت صاحب کو بھیج دیا تھا چنانچہ غالباً انہوں نے اس کو اپنے ضمیمہ میں درج کر کے بڑی لے دے کی تھی اور لکھا تھا کہ ضمیمہ ضرور جاری رہیگا یہ ہوگا وہ ہوگا مگر آخر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ اور ایک مومن کامل کے منہ سے نکلا تھا یعنے ضمیمہ بند ہو گیا اور اس کا ایڈیٹر حسرت کے لئے رہ گیا۔ شوکت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر اس سلسلہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کو نہ روک سکا۔

اب ہم نے یہ نوٹ شوکت کی نبض ٹٹولنے کے لئے لکھا ہے کہ آجکل ان کے مزاج کا ٹمپریچر کیا ہے؟ طاعون و زلازل کے خوفناک حملوں سے کچھ عبرت حاصل کی ہے یا وہی فساد اور جگت بازی ہے۔ جو محمد دالسنہ مشرقیہ کا مایہ ناز ہے۔ ساتھ ہی یہ ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا ضمیمہ کا وہی انجام ہوا یا نہیں۔ جس سے پہلے اس کے پورے زور کی حالت میں اطلاع دیگئی تھی۔ یہ اس کے لئے نشان ہے کاش وہ سمجھے۔ (اکمل آف گولیکی)

آخری اطلاع

بعض احباب کی تحریک سے معلوم ہوا کہ دیہات میں اخبار دیر سے جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات آٹھویں دسویں دن تاریخ اشاعت کے بعد ملتا ہے اس لئے ہم نے براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی مدت ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء تک کر دی ہے یہ قطعی بات ہے پس اس کے بعد کوئی صاحب بھی رعایت کے متعلق نہ لکھیں۔ ۳۰۔ اپریل تک براہین احمدیہ مجلد ۵ غیر مجلد ۴ درثمین مجلد ۶ غیر مجلد ۴ ۔ ناظم بدر ایجنسی۔

ضرورت

دفتر بدر میں ایک کاتب کی ضرورت ہے عربی اور فارسی خط لکھ سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی نیز ایک پریس مین کی ضرورت ہے۔ جو کام سے خوب واقف ہو۔ مینجر

عزیز

ڈائری

القول الطیّبُ

محبت قرآن ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت سیر کے واسطے تشریف لے گئے خدام ساتھ تھے۔ حافظ محبوب الرحمان صاحب جو کہ اخویم منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ اور بہائی جان منشی ظفر احمد صاحب کے عزیزون مین سے ہین ساتھ تھے۔ حضرت نے حافظ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قرآن شریف اچھا پڑھتے ہین اور مین نے اسی واسطے ان کو یہان رکھ لیا ہے کہ ہر روز ان سے قرآن شریف سنا کرین گے۔ مجھے بہت شوق ہے۔ کہ کوئی شخص عمدہ صحیح خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے والا ہو۔ تو اس سے سنا کرون۔ پہر حافظ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج آپ سیر مین کچھ سنائین۔ چنانچہ تھوڑی دور جا کر آپ نہائت سادگی کے ساتھ ایک کھیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے۔ اور تمام خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب نے نہائت خوش الحانی سے سورۂ دہر پڑھی۔ جس کے بعد آپ سیر کے واسطے آگے تشریف لے گئے۔

اخبارات مین غلطیان فرمایا۔ بڑا افسوس ہے۔ کہ قرآن شریف کی جو آیات اخبار الحکم اور بدر مین لکھی جاتی ہین۔ ان مین اکثر غلطیان ہوتی ہین۔ اخبار والون کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔

آریہ مسافر ذکر تھا کہ لیکھرام کی یادگار مین ایک رسالہ نکلتا ہے چونکہ لیکھرام نے اپنا نام آریہ مسافر لکھا تھا اس واسطے اس رسالہ کا نام بھی آریہ مسافر رکھا گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ تو اپنے اعتراضات کا جواب اپنی موت کے ساتھ آپ ہی دے گیا ہے۔ وہ مسافر بنتا تہا۔ خدا نے اُسے ایسا مسافر بنایا۔ کہ پھر کبھی واپس نہ آیا۔ ایسا ہی وہ تمام لوگ جو مجھے فرعون کہتے تھے

فرعون کہنے والے مرتے جاتے ہین ہلاک ہو گئے۔ محی الدین لکھو کے والے نے اپنا الہام شائع کیا تہا کہ مرزا صاحب فرعون ہین۔ چراغ الدین نے بھی مجھے فرعون لکھا تہا۔ الٰہی بخش نے بھی مجھے فرعون لکھا مگر یہ عجیب فرعون ہے کہ پہلا فرعون تو موسےٰ کے مقابلہ مین ہلاک ہو گیا تہا اور یہان فرعون تو زندہ ہے اور موسےٰ دن بدن ہلاک ہوتے جاتے ہین۔

وقت بلا فرمایا۔ حدیثون سے ثابت ہے کہ نزول بلا عموماً رات کے وقت اور بعد مغرب تاریکی پھیلنے کے وقت ہوتا ہے۔

طاعون ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء۔ قبل عصر۔ ابو سعید عرب صاحب نے ذکر کیا کہ رنگون مین ہندرون مین بھی طاعون کی وبا پڑی تہی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ براہین کے لکھنے کے زمانے مین خدا تعالیٰ نے ہم کو اس طاعون کے پڑنے کی خبر دی تہی۔ بدقسمت کفار کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے۔ کہ وہ انبیاء کے مقابلہ مین اپنی موت کا نشان مانگا کرتے ہین اب ہمارے مخالفون کا بھی یہی حال ہے۔ اس واسطے خدا نے ان کے واسطے یہ تلوار بھیجدی ہے۔ لوگ لکھتے ہین۔ کہ براہین مین جو دلائل کا وعدہ دیا گیا تہا۔ وہ پورا نہین ہوا۔ حالانکہ براہین مین صداقت اسلام کے واسطے کئی لاکھ دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سے اس مین یہ باتین لکھ دی ہین۔ کیا ہی نشان ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ کہ پہلے زمانہ مین جس طرح آن حضرت کے مخالفون کو نامراد اور ذلیل کر کے ہلاک کیا جاتا تہا۔ ایسا ہی آخر مین بھی ہو رہا ہے اس وقت شریرون کی سزا کے واسطے تلوار آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مین دیگئی تہی اور اس زمانہ مین تلوار خدا خود چلا رہا ہے۔ جو لوگ جہاد پر اعتراض کرتے ہین وہ دیکھ لین کہ بدقسمت کفار اس وقت بھی نیز شامت اعمال کے سبب اسی طرح سے ہلاک ہوئے تھے۔ جیسے کہ اب ہلاک ہو رہے ہین۔ دین اسلام کی خاطر اگر اُس وقت تلوار چلی تہی تو اس وقت بھی دین اسلام ہی کی خاطر تلوار چل رہی ہے۔

ثناء اللہ فرمایا یہ زمانہ کے عجائبات ہین۔ رات کو ہم سوتے ہین تو کوئی خیال نہین ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہین جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تہی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخین ہین۔

خدا کی دی ہوئی تسلی احمد صاحب جو کہ مدراس سے بیعت کے واسطے آئے ہین ان کے متعلق عرب صاحب ابو سعید نے ذکر کیا کہ وہ کہتے ہین کہ قادیان مین آنے سے پہلے مین نے رؤیا مین یہ سارا نقشہ ہوبہو دیکھا تہا۔ یہ تمام مکانات وغیرہ مجھے بعینہٖ دکھائے گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ تسلی دینے کے واسطے یہ باتین دکھلا دیتا ہے اور اس کی تسلی بے نظیر ہوتی ہے۔ دیکھو شرقاً غرباً تمام زمین پر کسی کو یہ تسلی نہین دی گئی کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ یہ تسلی فقط ہم کو اس گھر کے متعلق عطا فرمائی گئی ہے۔ یہ خدا کے عجیب کام ہین۔

معجزہ نما صحت اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تہی۔ حضرت نے اس کے واسطے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی۔ اس کا ذکر تہا مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ مین ہمیشہ غور کرتا رہا ہون کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے وہ کبھی نہین بچتا۔ صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا۔ فرمایا یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الکریم کا بچنا تہا۔ جس کو واسطے کسولی سے تار آیا تہا کہ اب اس کی دیوانگی کے نمودار ہو جانے پر کوئی علاج نہین ہو سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق مین ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ کبھی کوئی اس مرض سے بچتا دیکھا یا سنا نہین گیا۔

شہر کی بلائین فرمایا۔ یہ جو الہام تہا کہ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹالدے۔ گو اس کے معنے اور بھی ہون مگر ایک معنے اس کے یہ بھی ہین کہ یہ سخت بدزبان آریہ سوم راج اور اچھر چند جو ہر ہفتہ گندی گالیون سے بھرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے۔ یہ بھی اس شہر کی بلائین تہین۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ٹالدیا اور جہنم واصل کر دیا۔ اس سال طاعون کا بہت ہی سخت زور ہے۔ دوسرے شہرون مین بہت تیز ہے اس کے بالمقابل یہان گویا کچھ نہین بعض گاؤن بالکل تباہ ہو گئے ہین بعض مین صرف ایک یا دو آدمی باقی رہ گئے ہین اور بس۔ بہت سے گاؤن حصید بن گئے ہین اور ابھی معلوم نہین کہ انجام کیا ہوگا بڑے احمق ہین وہ لوگ جو بیباکی نہین چھوڑتے اور خدا کے ارادے سے غافل اور بیخبر بیٹھے ہین

دابۃ الارض دابۃ الارض بھی یہی طاعونی کیڑا ہے۔ لکیم کاٹنے کو کہتے ہین وہ لوگون کو ہلاک کر رہا ہے۔ آئے دن بادل ہی بن جاتا ہے اور موسم بہار قائم رہتا ہے جس مین طاعون کا ندر ہوتا ہے اس سال موت بہت کثرت سے ہو رہی ہے ہم تو چاہتے ہین کہ کسی طرح خدا پہچانا اور مانا جاوے۔ خواہ کتنے ہی ہلاک ہون اس کی کیا پرواہ ہے اگر خدا کے منکر اور گستاخ زندہ رہے تو اس مین

کوئی فائدہ کی بات نہیں۔ ... ... یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بس نہ کرے گا جب تک کہ اس کی قہری تجلی اس کی ہستی اکو منوا نہ لے گی۔

۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء - سیر - غلام دستگیر قصوری کے بارے میں ذکر تہا کہ بعض مخالفین کہتے ہیں۔ اس نے کب مباہلہ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ جو اس نے لکہا۔ قطع دابر القوم الذین ظلموا کا مصداق بنا۔ اس فقرہ کے اس کے سوا اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ظالم کی ہلاکت کا خدا تعالیٰ سے خواستگار ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فعل نے بتا دیا کہ ظالم کون ہے۔ قرآن مجید میں بہی لعنت اللہ علی الکاذبین آیا ہے۔ یون کہول کر تو نہین کہا گیا۔ کہ اگر مین جہوٹا ہون تو مجہہ پر اور اگر وہ جہوٹا ہے۔ تو اس پر عذاب نازل ہو۔ گو اس کا مفہوم یہی ہے۔ گمر یہ عبارت نہیں۔ ایسا ہی وہان جو قصوری نے اپنی کتاب مین لکہا تو اس کا مطلب یہی تہا۔ پہر بطریق تنزل ہم مان لیتے ہین۔ کہ اس نے صرف ہمارے لئے بد دعا کی۔ گمر اب بتاؤ۔ کہ اس کی دعا کا اثر کیا ہوا۔ کیا وہ الفاظ جو میرے حق مین کہے اور وہ دعا جو میرے برخلاف کی۔ اُلٹی اس پر ہی نہیں پڑی۔ اب بتاؤ کہ کیا مقبولان آلہی کا یہی نشان ہے۔ کہ جو دعا وہ نہائیت تضرع و ابتہال سے کرین اس کا اُلٹا اثر ہو۔ اور اثر بہی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مُہر لگا جاوین۔ خصوصاً ایسے شخص کے مقابل مین جسے وہ مفتری اور کیا کیا سمجہتا ہے دراصل وہ مجمع البحار والے کی مثال دیکر خود اس کا قائم مقام بننا چاہتا تہا اور اگر مجھے کوئی نقصان پہونچ جاتا تو بڑے لمبے لمبے اشتہار شائع ہوتے لیکن خدا نے دشمن کو بالکل موقعہ نہ دیا۔ کہ وہ کسی قسم کی خوشی منائے۔ اس بات کو خوب سمجہ لینا چاہیئے۔ کہ اس نے میرے برخلاف بد دعا کی اور خدا سے مری جڑ کے کٹ جانے کی درخواست کی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی جڑ کٹ گئی اور مجہے روز افزون ترقی حاصل ہوئی کیا یہ متعصب مخالف کے لئے عبرت کا مقام نہین افسوس کہ یہ لوگ ذرا بہی غور و فکر سے کام نہین لیتے۔ قرآن مجید کی وہ آئیت یہان کیسی صادق آرہی ہے۔ کہ یتربص بکم الدوائر علیھم دائرۃ السوء (تاکتے ہین تم پر زمانے کی گردشین انہین پر آوے گردش بری)

خدا کے مامور کے مقابل مین جو آتا ہے۔ سب دعائین اور لعنتین اُسی پر اُلٹ کر پڑتی ہین۔ جیساکہ سب نے دیکہہ لیا۔ یہ آریہ جو مرے ہین۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہین کیا کہ اس کے مرکز تجلیات مین کوئی ہم پر افتراء کرے واقعی یہ بڑی خیانت کا کام ہے کہ اپنی آنکہون سے نشان دیکہین۔ اور پہر نہ صرف خود انکار کرین بلکہ اورون کو بہی بہکائین۔ یہ سخت بُرا کام تہا جو انہون نے اپنے ذمہ لیا۔ جیسے روشنی مین سیہ دل چور نہین ٹہر سکتا ایسے ہی اس مقام مین جو تجلیات و انوار آلہی کا مرکز ہو کوئی سیہ دل خائن بہت مدت نہین ٹہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید مین لا یجاورونک الا قلیلا (نہ پڑوس مین رہین گے تیرے مگر چند دن)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہین کہ یہ رزق کی تلاش مین یون مارے مارے پہرتے ہین اور ان اسباب سے کام نہین لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائیز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہین اور نہ پہر توکل کرتے ہین۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وفی السماء رزقکم وما توعدون (اور آسمان مین ہے تمہارا رزق اور جو کچہہ تم وعدہ دئے جاتے ہو) ہم ایسے ہوسون کو ایک کیمیا کا نسخہ بتلاتے ہین بشرطیکہ وہ اس پر عمل کرین خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ بس تقوے ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہوا اسے گویا تمام جہان کی نعمتین حاصل ہوگئین۔ یاد رکہو۔ متقی کبہی کسی کا محتاج نہین ہوتا۔ بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے۔ خدا اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے۔ مین نے ایک دفعہ کشف مین اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکہا۔ میرے گلے مین ہاتہہ ڈال کر فرمایا۔

جے توں میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو۔

بس یہ وہ نسخہ ہے۔ جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے۔ نادان لوگ اس بات کو چہوڑ کر بوٹیون کی تلاش مین مارے پہرتے ہین۔ اتنی محنت اگر وہ ان بوٹیون کے پیدا کرنے والے کے پانے مین کرتے تو سب من مانی مرادین پا لیتے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ تقوے کی راہون پر قدم مارین اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہو۔ کہ توراۃ مین لکہا ہے۔ بنی اسرائیل کے دشمنون کے بارے مین کہ مین نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہین۔ نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچہہ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہین۔ وہ بہی متقی ہونے کا دعوے کرتے ہین۔ مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے۔ نرا زبانی دعوے ٹہیک نہین۔ اگر یہ لوگ متقی ہین۔ تو پہر متقی ہونے کے جو نتائج ہین وہ ان مین کیون نہین نہ مکالمہ آلہی سے مشرف ہین نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے تقوے ایک تریاق ہے۔ جو اسے استعمال کرتا ہے۔ تمام زہرون سے نجات پاتا ہے مگر تقوے کامل ہونا چاہیئے تقویٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے۔ جیسے کسی کو بہوک لگی ہو اور وہ دانہ کہالے۔ ظاہر ہے کہ اس کا کہانا اور نہ کہانا برابر ہے۔ ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہین بجہہ سکتی۔ یہی حال تقوے کا ہے۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہین ہو سکتا۔ بس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا۔ خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے۔ کہ یہ متقی ہے۔

خدا جب سے خالق ہے۔ تب سے اس کی مخلوق ہے۔ گو ہمین یہ علم نہ ہو کہ وہ مخلوق کس قسم کی ہتی۔ غرض نوع قدم کے ہم قائل ہین۔ ایک نوع فنا کر کے دوسری بنا دی گمر یہ نہین کہ جیسے آریہ مانتے ہین۔ روح مادہ ویسا ہی ازلی ابدی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ۔ ہمارا ایمان ہے کہ روح ہو یا مادہ غرض خواہ کچہہ ہی ہو۔ اللہ کی مخلوق ہے۔

۱۳- اپریل ۱۹۰۷ء - جو کچہہ ہے خدا کے ہاتہہ مین ہے جو چاہے کرتا ہے۔ وبیدہ ملکوت کل شیئ والیہ ترجعون۔

دیکہو خدا نے ہم مین اور ہمارے دشمنون مین کیسا امتیاز رکہا ہے۔ یہی قادیان ہے جس مین کئی مرے اور پہر ہماری جماعت بالکل محفوظ رہی۔ ان مسلمانون مین ... ... کئی گدی نشین ہین کئی الہام کا دعوے کرتے ہین۔ کئی مقربان آلہی سے مبتو ہین مگر کیا کسی کو یہ بہی وعدہ دیا گیا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار۔ یقیناً نہین اگر کسی کو یہ دعویٰ ہے تو پیش کرے تاکہ اللہ اس کا جہوٹ ثابت کرے دیکہو ان مین سے جس نے دعوے کیا وہ فوراً پکڑے گئے۔ جمون کے چراغ دین نے دعوے کیا تہا اور پہر آلہی بخش جو میری

نسبت طاعون سے مرنے کا خیال رکہتا تہا۔ طاعون ہی سے ہلاک ہوئے۔ مومن کامل تو کبہی طاعون سے نہین مرتا۔ پچہلے تمام انبیاء علیہم السلام کی نظیر موجود ہے۔ کیا کوئی نبی طاعون سے مرا۔ پہر کامل مومنین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی سوانح کو پڑہو۔ کیا ان مین سے کوئی طاعون سے مرا۔ ہرگز نہین۔ کیون؟ اس لئے کہ تورات و انجیل مین اس طاعون کو عذاب قرار دیا گیا۔ گویا ایک قسم کا جہنم ہے چنانچہ میرے الہامات مین اکثر جہنم کا ذکر آیا ہے۔ تو اس سے مراد طاعون ہی ہے۔ پس مومن کامل تو جہنم سے بالکل محفوظ رکہا جاتا ہے۔ اگر وہ اس مین پڑے۔ تو پھر مومن کیسا ہوا۔ خدا ہی فرماتا ہے۔ وانزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون۔ یعنے طاعون کا عذاب ظالمون اور فاسقون کے لئے ہے۔ یہ مامور من اللہ کے انکار اور فسق کی سزا ہے گویا اس کی خصوصیت کفر کے ساتہہ ہے۔ ہان جو مومن کامل نہین بلکہ معمولی ہین۔ چونکہ اللہ تعالے کو ان کی تمحیص مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انہین ابہی دنیا مین اصلاح کے لئے بطور کفارۂ ذنوب جہنم مین داخل کرے اور یہ سب فرقہائے اسلام کی مانی ہوئی بات ہے کہ ایک فریق مومنون کا بہی جہنم مین کچہہ مدت کے لئے پڑے گا پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض مومنون کو بہی طاعون ہو سکتا ہے۔ مگر یاد رہے وہی مومن جو کامل نہین۔ اسی لئے میرے الہام مین ہے۔ کہ وہ طاعون سے محفوظ رہین گے۔ جو لم یلبسوا ایمانہم بظلم کے مصداق ہین۔ یعنی اپنے ایمان کے نور مین کسی قسم کی تاریکی شامل نہین کرتے۔ اور یہ مقام سوائے کاملین کے کسی کو حاصل نہین ہو سکتا۔ ۶ھ ہجری مین جب طاعون پڑا ہے۔ تو کوئی مسلمان نہین مرا لیکن جب حضرت عمر کے عہد مین طاعون پڑا۔ تو کئی صحابی بھی شہید ہوئے۔ وجہ یہ کہ کامل مومنین ہی ایسی باتون سے محفوظ رہتے ہین۔ اب دیکہنا تو یہ ہے کہ جسے موسے ہونے کا دعوے تہا۔ وہ تو یقیناً کامل مومنین سے ہے۔ پس اس کے لئے ضرور تہا کہ طاعون سے محفوظ رہتا کیونکہ یہ ایک عذاب جہنم ہے۔ جس مین خدا کے برگزیدے نہین پڑ سکتے۔ وہ تو اپنی نسبت یہ الہام سناتا کہ بعد از خدا بزرگ توئی۔ تعجب مختصر اب ایسے عالی شان آدمی کو (اگر وہ واقعی تہا) یہ جہنم (طاعون) کیون نصیب ہوا۔

یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ کہ جسے وہ فرعون کہتا تو وہ تو اب تک زندہ ہے اور اس کے گہر کا ایک چوہا بھی نہ مرا۔ مگر وہ جو موسے تہا۔ وہ طاعون سے مر گیا جو ایک عذاب جہنم ہے۔ کیا خدا کے فرشتہ کو دہوکہ ہو گیا۔ جیسے روافض کہا کرتے ہین کہ وحی نبوت آئی تو علی پر تہی مگر بہول کر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چلی گئی۔ ایسا ہی طاعون کا فرشتہ بجائے قادیان مین آنے کے لاہور چلا گیا۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکہنا چاہیئے کہ جو معمولی مومن ہو اس کے لئے ممکن ہے کہ تمحیص کے لئے طاعون کے جہنم مین پڑے۔ تاکہ آخرت مین جنت نصیب ہو مگر وہ جو کامل مومنین سے ہو۔ اس کے لئے ہرگز سنت اللہ نہین کہ ایسے عذاب مین گرفتار ہو۔ بعض لوگون کی نسبت اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ فلان تو نماز پڑہتا یا ایسا تہا۔ پہر کیون اسے طاعون ہوا۔ اصل مین اعمال کا تعلق قلب سے ہے اور قلب کے حالات سے بجز اللہ کے کوئی آگاہ نہین۔ پس نہین کہہ سکتے کہ فلان متقی تہا یا مخلص احمدی تہا۔ پہر کیون طاعون سے مرا۔ کیونکہ ہر انسان کا معاملہ خدا کے ساتہہ ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ فلان کے دل مین کیا کیا گند بھرے ہین دعا کرتا رہتا تہا۔ تو کیا عیسائی دعا نہین کرتے کیا وہ بعض اوقات نہین روتے پس ایسے معاملے خدا کے سپرد ہونے چاہئین۔ ہان جب ایمان کا ثبوت ہو تو پہر ایسے طاعون سے مرنے والے شہید ہین۔

اللہ تعالٰی نے ہزارون نشان دکہائے مگر یہ لوگ ایسے ہین کہ مانتے نہین اگر نجاست قلبی نہ ہو تو بعض اوقات ایک نکتہ ہی کفایت کرتا ہے۔ دیکہو جب لدھیانہ مین بیعت ہوئی تو صرف قریباً ۴۰ آدمی تہے۔ پہر اب چار لاکہہ ہین۔ کیا ایسی کامیابی کسی مفتری کو بہی ہوئی ہے حالانکہ اس کی پیشگوئی بہی کر چکا ہو۔ اچہا مین نے اگر کوئی نشان نہ دکہلایا۔ تو ان کے موسے نے کیا دکہایا کیا یہی کہ طاعون سے مر گیا۔ اگر خدا کے اولیاء کا یہی انجام ہوتا ہے تو پہر اسلام کا خدا ہی حافظ۔

۱۳۔ اپریل۔ بوقت ظہر۔ محض قول پر فریفتہ ہونے والون کا وہی انجام ہوتا ہے۔ جو الٰہی بخش کا ہوا۔ یاد رکہو۔ محض الہام جب تک اس کے ساتہہ فعلی شہادت نہ ہو۔ ہرگز کسی کا کام نہین۔ دیکہو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا۔ لست مرسلاً۔ تو جواب دیا گیا کفی باللّٰہ شہیداً بینی و بینکم۔ یعنے عنقریب خدا کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کر دیگی۔ پس الہام کے ساتہہ فعلی شہادت بھی چاہیئے۔ دیکہو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے۔ تو اس کی وجاہت کے سامان بہی مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہین وہ توہین عدالت کے جرم مین گرفتار ہوتے ہین اسی طرح جو مامورین الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہین۔ وہ ہلاک ہو جاتے ہین۔ آجکل ۵۰ آدمی کے قریب ایسے ہین جو اس مرض مین گرفتار ہین یعنے اپنے قولی الہام پر بہروسہ رکہتے ہین۔ وہ سب غلطی پر ہین۔ شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے مگر خود نفسی بھی ایک شیطان ہے پس وہ اپنا آپ دشمن ہے۔ اسی لئے جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیسے ناعاقبت اندیش ہین وہ لوگ جو ایسون کے دام تزویر مین پہنس جاتے ہین جس کے دعوے کے ساتہہ عظمت و جلال ربانی کی چمک نہ ہو تو ایسے شخص کو تسلیم کرنا اپنے تئین آگ مین ڈالنا ہے۔

دو مخالفون کا ذکر تہا کہ "اس مسئلہ کے بارے مین ایک دوسرے کے مخالف باہم کفر کے فتوے دے رہین ایک کہتا ہے۔ ضرور ہے کہ انبیاء بہشت مین اور فاسقین جہنم مین پڑین۔ دوسرا کہتا ہے کہ الم تعلم ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر کی بنا پر چاہے۔ تو انبیاء کو دوزخ مین ڈالدے۔ فرمایا۔ اول الذکر حق پر ہے۔ علی کل شیءٍ قدیر کے یہ معنے تو نہین کہ اللہ تعالٰی خودکشی پر بھی قادر ہے۔ اس طرح تو وہ اپنا بیٹا بنانے پر بہی قادر کہا جا سکتا ہے۔ پہر عیسائی مذہب کے اختیار کرنے مین کیا تامل ہے۔ یاد رکہو اللہ تعالٰی بے شک قادر ہے مگر وہ اپنے تقدس اور ان صفات کے خلاف نہین کرتا۔ جو قدیم سے الہامی کتب مین بیان کی جا رہی ہین۔

گویا ان کے خلاف اس کی توجہ ہوتی ہی نہین۔ وہ ذات پاک اپنے مواعید کے خلاف بہی نہین کرتا اور نہ اس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس ازلی ابدی اس کی صفت ہر کتاب الٰہی مین پڑہکر پہر اس بات کے امکان پر بحث کرنا کہ وہ خودکشی پر قادر ہے۔ یا ھو اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم یولد پڑہتے ہوئے پہر اس کے بیٹے کے امکان کا قائل ہونا نہایت لغو حرکت ہے۔ پس ایسی باتون کے بارے مین اس بہانے سے گفتگو کرنا کہ ہم نفس امکان پر بحث کرتے ہین سخت درجہ کی گستاخی ہے۔

www.aaiil.org

شعر و سخن

مر گئے جب حضرت عیسیٰ تو آئیں کس طرح
قوم کا پھر آ کے غم کھائیں تو کھائیں کس طرح

رات دن قرآن کے دشمن ہیں اپنی انکار ہیں
اے مسیح ناصری تم کو بلائیں کسطرح

معنئے لفظِ توفی کیوں سلاتا کرتے ہیں
وقت اب ہر جاگنے کا یہ سلائیں کس طرح

ایسے اِن آیات کے معنے بتائیں کس طرح
مر چکے سب انبیاء ان کو جلائیں کس طرح

حضرت عیسیٰ سے خود احمدؐ نے معراج میں
سنتے ہیں کانوں سے پھر آنکھیں چرائیں کس طرح

جبکہ داخل ہو کے جنت سے نکلنا ہو محال
پھر وہ عالم کی ہوا کھائیں تو کھائیں کس طرح

عقل کے اندھوں کو اتنی بھی خبر اب تک نہیں
دین احمد پہ امنڈ آئیں بلائیں کس طرح

تھا مناسب تم اسی غم میں تڑپتے رات دن
کفر کے حملوں سے اب دین کو بچائیں کس طرح

بیٹے مریم کے آنے کی کہانی چھوڑ دو
آچکا مردِ خدا تم کو سنائیں کس طرح

سو رہے ہیں اب تلک دن کو سمجھتے رات ہیں
یاالٰہی کیا کریں ان کو جگائیں کس طرح

قدرت اللہ احمدی کلرک اگزیمینر۔ لاہور مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود و یوسف ثانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

از تصنیف فدا حسین فدا اکبر آبادی احمدی از اٹاوہ محلہ اردو

ملتا ہے ہر ایک دل میں مجھے ترا ٹھکانا
ہر آنکھ بنی تیرے لئے آئینہ خانہ

اے عیسیٰ دوران تیرے قربان گیا میں
جس دن سے نظر آیا تیرا مکھڑا سوہانہ

سب اہل قلم دنگ ہیں تحریر سے تیری
نقاروں کو ہوتا ہے مقابل میں بہانہ

دجال تجھے کہتا ہے کوئی کوئی کافر
میں کیا کہوں میں نے تجھے جو جانا سو جانا

مامور من اللہ ہے تو شیر خدا ہے
گلشن میں یہ بلبل نے سنایا ہے ترانہ

ہر بات سے ہے تیری عیاں شان الٰہی
دشمن کے جگر میں وہ لگی بن کے نشانہ

تیری نظر لطف خدا کی ہے عنائت
پھر رنج ہی کیا ہے جو پھرے ہم سے زمانہ

اللہ نے بھیجا تجھے باعزت و شوکت
تا مدِ نظر حق کو شریروں کا جلانا

ہل چل مچی دنیا میں ترے دعویٰ سے ایسی
نوجوان میں لگے گولی کا جس طرح نشانہ

سہرا ترے سر دین کا باندھا ہے خدا نے
جوڑا تجھے پہنایا شریعت کا شہانہ

کہتا ہے ہر اک صوفی و عالم بھی دل میں
ہم میں سے کسی کو تھا خدا نے یہ بنانا

نادان سمجھتے نہیں اللہ کی باتیں
اس نے اُسے بخشا جسے اس کام کا جانا

جاتے ہیں حسد مفت میں ہوتے ہیں گناہ گار
بے تیری اطاعت کے نہیں ان کا ٹھکانہ

آفت میں گرفتار ہیں سب تیرے مخالف
آزاد ہوا رنج سے جس نے تجھے مانا

اے مولویو! حق کو خدا کے لئے مانو
کام آئے گا حشر میں نہ حیلہ نہ بہانہ

کر شکر خداوند دو عالم کا فدا تو
جس نے کہ کرم سے یہ دکھایا ہے زمانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فاعتبروا یا اولی الابصار

لو نشان پر اب نشان ہونے لگا
دیکھ لو حیران جہان ہونے لگا

قدرت حق رونما ہونے لگی
خود خدا گویا عیان ہونے لگا

پورے ہونے لگ گئے حق کے کلام
ہر مخالف نیم جان ہونے لگا

دشمنان دین کے ہیں ماتم کے دن
ہر طرف شور و فغان ہونے لگا

مرگیا ڈوئی جو تھا جھوٹا نبی
ذکر یہ وردِ زبان ہونے لگا

بالمقابل جب ہوا مہدی کے وہ
الوداع تاب و توان ہونے لگا

سب مریدوں نے کیا مردود و خوار
بن کے ملعون نوحہ خوان ہونے لگا

مبتلا آخر ہوا فالج میں وہ
کیا عذاب جانستان ہونے لگا

ترک کر بیٹھے اسے فرزند و زن
ہائے جینا بھی گران ہونے لگا

چھن گیا صیحون نبوت چھن گئی
آخرش محتاجِ نان ہونے لگا

مرگیا اور ہوگیا دوزخ نصیب
ذکر یہ اب ہر زبان ہونے لگا

آگ برسانے کے دن بھی آ گئے
آسمان آتش فشان ہونے لگا

حق و باطل میں لگی ہونے تمیز
اب عیاں راز نہان ہونے لگا

آ لگے ہیں خوف اور خطرہ کے دن
رخصت اب امن و امان ہونے لگا

حضرت موعود حق کے واسطے
اس جہان کا امتحان ہونے لگا

بچھ گئیں صف ہائے ماتم ہر طرف
رخصت ہر پیر و جوان ہونے لگا

کیا مری کی گرم بازاری ہوئی
موت کا غالب نشان ہونے لگا

قحط بھی ہر دم وبال جان ہے
نرخ ہر شے کا گران ہونے لگا

زلزلے ملکوں میں آنے لگ گئے
ذکر ان کا یاں وہاں ہونے لگا

آ گئی قہری تجلی کی گھڑی
خوفناک آخر سمان ہونے لگا

آسمان ٹوٹا ہوا روشن نشان
اسپہ اب کیا کیا گمان ہونے لگا

کاذبوں کی موت کی خبریں اڑیں
میرا صادق و نشان ہونے لگا

کیں دعائیں اس کی سب حق نے قبول
روشن اب نام و نشان ہونے لگا

دوستو! کر لو تم اب اصلاحِ حال
حق تمہارا پاسبان ہونے لگا

پھر تمہارے باغ میں آئی بہار
مہربان لو باغبان ہونے لگا

رونقِ اسلام کے دن آ گئے
اب تو پھر یہ گلستان ہونے لگا

ہائے اے حاسد بہت افسوس ہو
کیوں نڈر ہندوستان ہونے لگا۔

رسید زر

۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء ع ۱۴۲۳ ۔ مولوی مبارک علی صاحب عگ

۴۔ ” ” ع ۹۷ بابو محمد عظیم صاحب سے

۵۔ ” ” ع ۱۴۱۹ احمد الدین صاحب سے

۵ ” ” ع ۱۵۳۲ رئیس الدین صاحب ۶/۱۲

۵ ” ” ع ۳۲۷ ۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سے

۵ ” ” ع ۱۵۲۲ ۔ سید محمد شاہنواز صاحب سے

۵ ” ” ع ۱۴۴۹ چودہری بشارت علی صاحب ۱۲

۶ ” ” ع ۶۶۲ عبد الرحمان صاحب عہ ۱۲

۶ ” ” ع ۱۵۵۳ چودہری حسن محمد صاحب سے

۶ ” ” ع ۱۵۴۹ محمد مقرب خان صاحب صہ

۶ ” ” ع ۱۵۶۱ حکیم احمد الدین صاحب عہ

۶ ” ” ع ۸۴ ۔ مولوی صفدر حسین صاحب سے

۷ ” ” ع ۹۵۸ ۔ عبد الواحد صاحب عہ

۸ ” ” ع ۱۵۳۵ منشی ظفر حسن صاحب سے

۸ ” ” ع ۱۵۰۸ ۔ شیخ نظام الدین صاحب عہ

۸ ” ” ع ۹۵۷ ۔ ملک احمد خان صاحب سے

۸ ” ” ع ۴۱۲ غلام محمد صاحب سے

۹ ” ” ع ۱۲۲ ۔ ایس ۔ این احمد صاحب سے

۱۰ ” ” ع ۱۵۶ ۔ شیخ محمد رشید صاحب سے

۱۰ ” ” ع ۱۵۸۰ ۔ عبد المجید صاحب عہ

۱۰ ” ” ع ۱۵۵۵ ۔ میاں عزیز الدین صاحب سے

۱۰ ” ” ع ۱۴۶۵ مستری زمان شاہ صاحب سے

۱۲ ” ” ع ۱۳۴۲ ۔ چودہری ضیاء الدین صاحب ۵

۱۲ ” ” ع ۱۵۷۴ شیخ فضل الرحمن صاحب سے

۱۲ ” ” ع ۱۳۵۷ ۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب سے

۱۳ ” ” ع ۱۵۸۳ ۔ احمد یار صاحب عہ

۱۳ ” ” ع ۱۵۱۲ ۔ آر ۔ ایم عبد القادر صاحب عہ

۱۳ ” ” ع ۱۲۳۷ غلام محمد صاحب صہ

۱۳ ” ” ع ۱۵۲۴ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب سے

۱۵ ” ” ع ۱۵۷۹ عبد العزیز صاحب سے

۱۵ ” ” ع ۱۱۵۰ ۔ قاضی نذیر حسین صاحب للعہ

۱۵ ” ” ع ۱۵۸۹ منشی داد بخش صاحب عہ

۱۵ ” ” ع ۲۹۴ ۔ شیخ فضل الٰہی صاحب سے

۱۵ ” ” ع ۹۲۶ ۔ بابو احمد الدین صاحب سے

۱۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ سید جلال صاحب للعہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بشارت ۔ تسکار ماچھیان ضلع گورداسپور

جالی ” ” ” ”

جھنڈو معہ اہل و عیال ” ” ”

ننھا ” ” ”

بڈھا نمبردار معہ اہل و عیال ” ” ”

اللہ دتا حجام ۔ تلونڈی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ

علی محمد صاحب ہمراں ضلع لودیانہ

غلام محمد صاحب ” ” ”

سادو کریم پور ۔ ضلع جالندہر

قادو ” ” ”

اللہ بخش صاحب ” ” ”

پھینکا ” ” ”

محکم شاہ صاحب ” ” ”

احمد صاحب ۔ موہر ۔ گڑھ تنکر

اماوان ” ” ”

احمد بی بی بنت نبی بخش صاحب مہاراجکے

محمد بی بی ” ” ”

خواجدین صاحب چوگٹا والی ۔ گجرات

خدا بخش صاحب کریم پور ۔ جالندہر

فیروز الدین صاحب ” ” ”

غلام احمد صاحب اہلمد محکمہ کلکٹری دفتر شیرانوالہ جموں

نتھو ۔ مہاراجکے ۔ سیالکوٹ

چودہری بانیخان صاحب ” ”

نذیر احمد صاحب کنسٹبل پولیس پشاور

ابراہیم شاہ صاحب ” ” ”

سید عبد الوحید صاحب محلہ گوند کرما ولی حیدرآباد دکن

بھولا ” ” ” ”

لال دین صاحب ۔ ویروال ۔ ڈسکہ سیالکوٹ

میاں گالوں ۔ تسکار ماچھیان ضلع گورداسپور

بہاگن ” ” ” ” ”

کرم بی بی ” ” ” ”

سید محمد علی صاحب معلم ٹریننگ کالج لاہور

میاں اللہ رکھا صاحب تسکار ماچھیان ضلع گورداسپور

مسمات بڈہی ” ” ” ” ”

بوٹا ” ” ” ” ”

والدین محمد بہار الدین خان صاحب ساگر و

مولوی میر محمد سعید مدرس ۔ محمد مختار خان صاحب

و مسمات حنیفہ بی بی ۔ گھانسی بازار حیدرآباد دکن

امام الدین صاحب دہیر کے کلاں گوجرات

بلندو ” ” ” ”

سید احمد صاحب مدرس انگریزی نواب لشکر جنگ

بہادر ۔ حیدرآباد دکن

نبی بخش صاحب اپیل نویس ۔ نکودر

جنت بی بی زوجہ اکبر علی صاحب کہاریاں گوجرات

تاج بھری زوجہ سلطان صاحب ” ” ”

فتح علی ولد شیطان ” ” ”

جلال الدین صاحب ولد کرم علی صاحب ” ”

اہلیہ احمد الدین صاحب نیارہ یہ ۔ شاہدرہ لاہور

آحد ڈار صاحب ۔ کہیوہ کولگام کشمیر

اہلیہ چودہری اللہ دین صاحب مولڈیکے سیالکوٹ

اہلیہ غلام حیدر صاحب نمبردار گجو چک گوجرانوالہ

والدہ ” ” ” ” ”

میاں سلطان علی صاحب ” ”

میاں حاکم صاحب شادیوال ۔ گوجرات

فضل الٰہی صاحب فرزند محمد یوسف صاحب

سلے ونڈ ضلع فیروزپور

نظام الدین صاحب سلے ونڈ ضلع فیروزپور

میاں عبد اللہ صاحب معہ عیال سامانہ پٹیالہ

مولوی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ ہبولہ چکوال جہلم

فتح علی صاحب جھوہا حاجی والہ ۔ گوجرات

میاں محمد حسین صاحب پونچھ کشمیر

میاں علی احمد کلرک معہ اہلیہ سٹیشن سپاہی

آفس لاہور چھاونی

جہان خان صاحب موضع مانگٹ تحصیل حافظ آباد

کرم موضع پیر کوٹ تحصیل حافظ آباد

میاں غازی موضع پیر کوٹ ” ”

میاں اللہ دتا صاحب واتہ زیدکا سیالکوٹ

تمر لنگ ” ” ” ”

میاں عبد الغفور صاحب ۔ رائے کوٹ لودیانہ

علی محمد صاحب چک ۲۳۲ لائل پور

احمد خان صاحب خلف الرشید منشی غلام حیدر

خان صاحب تحصیلدار ۔ فیروزپور

میاں محمد احمد صاحب گہوگہاٹ میانی

میاں فتح محمد صاحب ” ” ”

میاں غلام احمد صاحب ” ” ”

میاں محمد صدیق صاحب ” ” ”

میاں علی محمد صاحب ” ” ”

اہلیہ غلام حسن محمد صاحب ” ” ”

فاطمہ دختر ” ” ” ”

مسمات لالاں بی بی ” ” ” ”

مسمات ستان ” ” ” ”

خواجہ حسین صاحب مدراس

میاں احمد الدین صاحب عالم گڑھ گجرات

سید حیات شاہ صاحب گھٹالیاں ڈاکخانہ ستراہ

ضلع سیالکوٹ

میاں سید محمد صاحب گھٹالیاں ڈاکخانہ ستراہ سیالکوٹ

مسمات طالع بی بی ” ” ” ” ”

چودہری علی گوہر صاحب ” ” ” ”

میاں عبد اللہ صاحب ” ” ” ”

میاں تاج الدین صاحب ” ” ” ”

میاں مالک خان صاحب ” ” ” ”

میاں جلال الدین صاحب ” ” ”

سر اللہ ولد میاں عبد اللہ صاحب ” ” ”

میاں غلام رسول صاحب ” ” ”

نواب بی بی ” ” ” ”

حسین بی بی ” ” ” ”

طالع بی بی ” ” ” ”

فتح بی بی ” ” ” ”

کرم بی بی ” ” ” ”

شہادت بی بی ” ” ” ”

چودہری جمعیت خان صاحب ” ” ”

حکیم حاکم صاحب ” ” ”

میاں چراغدین صاحب ” ” ” ”

غلام رسول صاحب ” ” ” ”

امام بی بی ” ” ” ”

جان بی بی ” ” ” ”

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب مدیر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت

کا وقت آج کی تاریخ سے ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۵ر مجلد ۱۲ر

درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملے گی

حیرت کی حیرانی حصہ اول ۔ مصنفہ منشی عبدالعزیز صاحب اس میں مرزا حیرت کی لن ترانیوں کا ذکر ہے ۔ کہ مجدد بھی بنتے ہیں ۔ مسیح بھی ۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے ۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵ر

حیرت کی حیرانی حصہ دوم ۔ حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر تائید اسلام میں قیمت ار

آئینہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ار

سر الشہادتین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں ۔ قیمت ار

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۷ر

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں قیمت ۴ر

السر المکتوم ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۴ر

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲ر

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے ۔ قیمت ۵ر

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت ۔ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

اشتہار

(نوٹ ۔ یہ کتابیں میں نے بھی دیکھی ہیں فی الواقع عمدہ ہیں ایڈیٹر بدر)

مفصلہ ذیل رسائل رسائل تازہ ترین قابل دید ہیں جو ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مصنف اختیار الاسلام کی تصنیف ہیں

عیسائی مذہب کی حقیقت ۱ر ایک سکھ نومسلم کا لیکچر ۱ر

سچے مذہب کی شناخت بوعدۂ انعام للعہ ار

انگریزی ترجمہ جس میں انگریزی اور اردو ہر دو کو پیوست کر دیا ہے سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبدالرحمٰن قادیان آویں

الخطبۃ مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدو خان ایک نیک نوجوان ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج کی بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرا ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں میں کے حالات سے مجھ ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہلود دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

نیز ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے ۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے، دلچسپ اور معقول خلائق نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں ۔ منیجر

www.aaiil.org

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

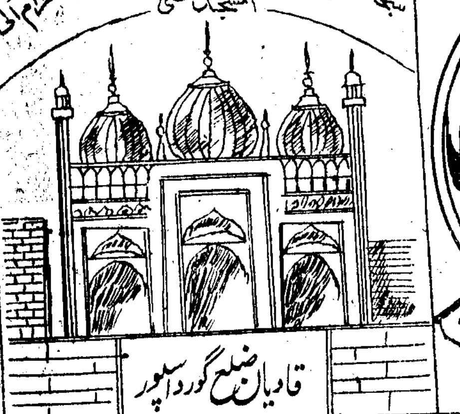

ای جہان منتظر خوش باش کا آمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ پیشگی قادیان میں عہ

جلد (٦)

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ مئی ۱۹۰۷ء

قیمت از غربا و طلباء و غیر مذاہب ۱۲ ... گورنمنٹ عہ ۳۰

نمبر (۱۹)

قیمت فی پرچہ ۲ر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت برائی افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے ـ شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ـ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	ص ر
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ہے ر
مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ کے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ـ ۳ بار ـ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ـ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ـ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جرمنی میں سلسلہ حقہ کی خبر ماسٹر محمد دین صاحب علی گڈھ کالج سے لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جرمن پروفیسر ہے جو کہ عربی پڑھاتا ہے۔ اس نے مجھے ایک کتاب جرمنی زبان میں دکھلائی۔ جس میں اتصلے مشرق کے مختلف مذاہب کا حال دیا ہوا تھا اس میں حضور مرزا صاحب اور فرقہ احمدیہ کا بھی مختصر ذکر لکھا ہے جو کہ ایک دو صفحون سے پروفیسر نے ترجمہ کرکے مجھے سنایا۔ گو معلومات سب صحیح نہ تھے تاہم اس میں شک نہیں کہ فرقہ احمدیہ کی اہمیت کے وہ لوگ قائل ہو چکے ہیں اور اپنی کتب میں اس کا ذکر کرنے لگے ہیں۔

تین دن صلیب پر رہکر بچگیا اخبار ٹرتھ سیکر ناقل ہے کہ مشہور یہودی مورخ یوسی فس کے سوانح کی کتاب کے سیکشن ۷۵ میں لکھا ہے کہ میں (مورخ) ایک دفعہ ایک سرکاری کام پر جا رہا تہا۔ راستہ میں اس جگہ سے گذرا جہاں سرکاری حکم سے بہت سے لوگ صلیب پر لٹک رہے تہے ان کیطرف بغور دیکھنے سے میں نے تین اشخاص کو پہچانا۔ کہ وہ میرے دوست تھے۔ پس میں حاکم وقت کے پاس جو میرا خوب واقف تہا جلدی سے گیا اور اس سے اجازت حاصل کر کے ان ہرسہ کو صلیب پر سے اتروالایا۔ ان کو صلیب پر لٹکے ہوئے تین روز گزرے تہے لیکن ہنوز ان میں جان باقی تہی۔ پس طبیب کے زیر علاج میں نے انکو رکہا لیکن دو آدمی مر گئے اور تیسرا بالکل بچ گیا۔

کیا تین روز صلیب پر رہکر بچ جانا یسوع مسیح کے اس واقعہ پر روشنی نہیں ڈال سکتا کہ وہ صرف چند گھنٹے صلیب پر رہا اور اس کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں اور جلدی سے دوست اس کو اٹھا کر لے گئے اور تیسرے دن وہ باغ میں چلتا پہرتا نظر آیا۔ اور چالیس دن تک دوستوں کے ساتھ کہاتا پیتا رہا اور پہر پہاڑ پر چڑھ کر بادلوں کے درمیان آجانیکے سبب دوستوں کی نظروں سے جو دامن کوہ میں کہڑے رہے تہے غائب ہو گیا اور کسی اور ملک کو چلا گیا۔ عیسائی صاحبان غور کرکے جواب دیں۔

شہادت امریکہ امریکہ کا ہفتہ وار اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء لکھتا ہے۔ ڈوئی کے مرنے کی خبر قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ملک ہندوستان کے رہنے والے ہمارے دوست مرزا غلام احمد کیواسطے فراخی صدر اور ان کے عقائد کیواسطے موجب استحکام ہوگی۔ مرزا صاحب اپنے عقیدہ کیمطابق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں اور وہ یہ عقیدہ بھی منوانا چاہتے ہیں کہ وہ یسوع مسیح کے بھی بروز ہیں چند سال گزرے ہیں کہ ڈوئی نے دنیا کے گرد ایک سیاحت کی تہی اس وقت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈوئی کو چیلنج دیا تہا کہ اس بات کو ثابت کرنیکے واسطے کہ کس کا دعویٰ نبوت کا سچا ہے تم میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ کرو اور قبولیت دعا کا نشان یہ ہوگا کہ جو کاذب ہوگا وہ صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائیگا ڈوئی نے اس تجویز سے پہلو تہی کرکے محمدی مصلح سے پیچھا چھوڑایا اور ڈوئی کی اس سفیہانہ اور بزدلانہ حرکت پر مرزا صاحب نے اس کو ایک مفتری قرار دیا اور اس کی جلد تباہی کے متعلق اپنی پیشگوئی شائع کی۔ تب سے ہی ڈوئی کو زوال آرہا ہے +

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ کالم	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ کالم	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ کالم	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جائے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جاتے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا اور جو لوگ ایسے نرخ نامنظور کریں ان کا اشتہار بند کرکے انکی باقیماندہ اجرت واپس کیجاویگی۔

۹۔ منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جائیں گے جہاں جہاں منیجر مناسب سمجھے۔

۱۱۔ یہ امر ضروری نہیں مگر دفتر کے واسطے موجب آسانی ہے کہ مشتہر صاحبان مفصلہ ذیل فارم پر دستخط کرکے اپنی رقم کے ساتھ ارسال فرمادیں۔ ۱۲۔ جو صاحبان ان شرائط کو اپنے پر انکار کریں انکا اشتہار درج اخبار نہ ہوسکیگا۔

فارم درخواست اندراج اشتہار در اخبار بدر

بخدمت منیجر صاحب اخبار بدر۔ میں نے مفصلہ بالا شرائط کو پڑھ لیا ہے اور وہ مجھے منظور ہیں میرا اشتہار اخبار بدر میں عرصہ کیواسطے درج کیا جاوے جس کیواسطے مبلغ بذریعہ ارسال کئے جاتے ہیں۔

قلم   مورخہ   مقام

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت ۔ اجرت اشتہارات

صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۴ ۔ ۵ ۔ ڈایری ۔ المفتی

صفحہ ۶ ۔ ایک قابل تقلید نمونہ ۔ اعلان عام

صفحہ ۷ ۔ رسید زر ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صفحہ ۸ ۔ اشتہارات

بدر قادیان

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ تا ۷ مئی ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ واِمّا نُرِیَنّکَ بعضَ الّذی نعدُھم اَو نَتَوَفَّیَنَّکَ ۔

۲ ۔ "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی" ۔

۳ ۔ انزلناہ علیٰ رقیمۃٍ من موسیٰ ۔

۴ ۔ اِنّی مُھینٌ من ارادَ اھانتک ۔

۵ ۔ سنسمہ علی الخرطوم ۔

۶ ۔ ربّ اِنّی مغلوبٌ فانتصر ۔

۷ ۔ سأُریکم اٰیاتی فلا تستعجلون

ترجمہ ۔ یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلا دینگے اور یا تجھکو وفات دیدینگے ۔ زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی ۔ ہمنے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اوتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہمنے اس سے اتفاق رائے کیا ۔ میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے اسکی ناک پر یا مونہہ پر ہم آگ کا داغ لگائینگے ۔ اے میرے خدا میں مغلوب ہوں تو انتقام لے ۔ میں تمھیں اپنے معجزات دکھلاؤنگا ۔ مجھ سے جلدی مت کرو ۔

[یہ جگہ اس واسطے سفید رکھی گئی تھی ۔ کہ آج کے الہامات اس میں چھپ کر لکھوا دئے جاویں گے ۔ مگر آج صبح حضرت نے فرمایا ۔ کہ آج کوئی الہام نہیں ہوا ۔ ایڈیٹر ۔ ۸ مئی ۱۹۰۷ء]

معذرت ۔ ہفتہ گذشتہ کی طرح اس ہفتہ بھی بسبب مصروفیت در انطباع حقیقۃ الوحی اخبار پورے بارہ ۱۲ صفحوں پر نہیں نکل سکا ۔

احمدی جماعت کو مبارک اور خوش خبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے ۔ امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے ۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں ۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصول ڈاک ۴ ؍ ۔

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد ۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

ڈائری

بسلسلہ پرچہ ۲۵ اپریل

القول الطیب

معجزات نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کروڑ معجز... سے بڑھ کر معجزہ تو یہ تھا کہ جس غرض کے لئے آئے تھے۔ اُسے پورا کر گئے۔ یہ ایسی بے نظیر کامیابی ہے کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی میں کامل طور سے نہیں پائی جاتی۔ حضرت موسےٰ بھی رستے ہی میں مر گئے۔ اور حضرت مسیح کی کامیابی تو ان کے حواریوں کے سلوک سے ہویدا ہے۔ ہاں آپ کو ہی یہ شان حاصل ہوئی کہ جب گئے تو رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یعنی دین اللہ میں فوجوں کی فوجیں داخل ہوتے دیکھ کر۔

دوسرا معجزہ۔ تبدیل اخلاق ہے کہ یا تو وہ اولٰئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا۔ چار پایوں سے بھی بدتر تھے یا یبیتون لربھم سجدا و قیاما۔ رات نماز دن میں گذارنے والے ہو گئے۔

تیسرا معجزہ۔ آپ کی غیر منقطع برکات ہیں۔ کل نبیوں کے فیوض کے چشمے بند ہو گئے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا چشمہ فیض ابد تک جاری ہے چنانچہ اسی چشمہ سے پی کر ایک مسیح موعود اس اُمت میں ظاہر ہوا چوتھی یہ بات بھی آپ ہی سے خاص ہے کہ کسی نبی کیلئے اس کی قوم ہر وقت دُعا نہیں کرتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں نماز میں مشغول ہوتی ہے اور پڑھتی ہے اللّٰھم صل علی محمد اس کے نتائج برکات کے رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں چنانچہ انہی میں سے سلسلہ مکالمات الٰہی ہے جو اس اُمت کو دیا جاتا ہے۔

۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا بڑی گستاخی ہے یہ لوگ کس گنتی میں ہیں ایک نبی (یونس) بھی صرف لن ارجع الی قومی کذابا کہنے سے زیر عتاب ہوا دراصل خدا تعالےٰ کے کسی فعل پر شرح صدر نہ رکھنا بھی ایک مخفی اعتراض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے ولا تکن کصاحب الحوت ایسے امور میں مخاطب تو انبیاء ہوتے ہیں مگر دراصل سبق امت کو دینا منظور ہوتا ہے۔ ہمارے بارے میں حق کے فیصلہ کے لئے کس قدر کھلی ہوئی راہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی نظیر اگلی اُمتوں میں موجود نہیں۔ دیکھو مسیح کی دوبارہ آمد کا مسئلہ ایلیاہ کی آمد سے کیسا صاف ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ اس پر دونوں قوموں کا باوجود اختلاف کے اتفاق ہے جیسا مسیح کے صلیب پر چڑھایا جانے کے بارے میں۔

آتھم جب رجوع والی شرط سے فائدہ اُٹھا کر پندرہ ماہ میں نہ مرا تو خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے نے کیا عمدہ جواب دیا کہ بعض اشخاص آسمان پر مر جاتے ہیں اور اللہ کا ولی اس کو مُردہ دیکھ لیتا ہے۔ مگر دوسرے عوام الناس اس معرفت تک نہیں پہونچتے۔ اور اعتراض کرتے ہیں۔

سلب امراض و دفع بلیات۔ ان سب کی تہ میں واستفتحوا وخاب کل جبار عنید کا قانون کام کر رہا ہے ہر نبی پہلے صبر کی حالت میں ہوتا ہے پھر جب ارادہ آلٰہی کسی قوم کی تباہی سے متعلق ہوتا ہے تو نبی میں درد کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دعا کرتا ہے۔ پھر اس قوم کی تباہی یا خیر خواہی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نوح علیہ السلام پہلے صبر کرتے رہے اور بڑی مدت تک قوم کی ایذائیں سہتے رہے پھر ارادہ آلٰہی جب ان کی تباہی سے متعلق ہوا۔ تو درد کی حالت پیدا ہوئی اور دل سے نکلا۔ لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا جب تک خدا کا ارادہ نہ ہو وہ حالت پیدا نہیں ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال پہلے صبر کرتے رہے۔ پھر جب درد کی حالت پیدا ہوئی۔ تو قتال کے ذریعے مخالفین پر عذاب نازل ہوا۔ خود ہماری نسبت دیکھو جب یہ شیخ عتاب جاری ہوا تو اس کا ذکر تک ہی نہیں کیا گیا مگر جب ارادہ آلٰہی اس کی تباہی کے متعلق ہوا۔ تو ہماری توجہ اس طرف بلا اختیار ہو گئی۔ اور پھر تم دیکھتے ہو کہ رسالہ ابھی اچھی طرح شائع بھی نہ ہونے پایا۔ کہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ بعض اولیاء اللہ کو صفت خلق یا تکوین دی گئی اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ان کی دعا کا نتیجہ ہوتا ہے اور آلٰہی صفت ایک پردہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

یہ عیسائی اور آریہ کہتے ہیں کہ شمشیر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کئے ہم کہتے ہیں یہ بھی ایک دو برس تلوار چلا کر دیکھیں کوئی ان کے مذہب میں داخل ہوتا ہے یا نہیں۔ ایمان جو ایک قلبی معاملہ ہے ہم نہیں سمجھ سکتے تلوار کے ذریعہ کیونکر کسی کو شرح صدر حاصل ہو سکتا ہے۔

اس میں بھی خدا کی حکمت ہے کہ فلاں فلاں مسلمان عالم ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں۔ اگر یہ داخل ہوتے۔ تو خدا جانے کیا کیا فتنے برپا کرتے۔ لو علم اللہ فیھم خیرا لاسمعھم۔ یہ وہ وقت ہے کہ جس کی تمام نبیوں نے خبر دی کہ اس وقت عام تباہی ہوگی اور کوئی ایسی آفت باقی نہ رہیگی جو دنیا پر نازل نہ ہو۔ تضرع کا مقام ہے۔

۱۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے سے کسی نے سوال کیا کہ ہم میں وہ سب پیشگوئیاں ظاہری طور پر پوری نہیں ہوتیں تو انہوں نے کیا اچھا جواب دیا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہودیوں کے خیال کے مطابق سب باتیں پوری ہو گئی تھیں وہ تو کہتے تھے کہ نبی اسحٰق میں سے ہوگا۔ تو کیا پھر وہ نبی انہی میں سے آیا۔ ایسا ہی مسیح کی نسبت جو کچھ لوگ خیال کئے بیٹھے تھے کہ پہلے ان سے ایلیاہ آئے گا تو کیا الیاس آسمان سے اتر آیا تھا ہرگز نہیں پس اسی طرح ضرور نہیں کہ مسیح موعود کے بارے میں سب نشان ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق ہی ظہور میں آتے۔ ایسی غلطیاں ہر ایک قوم میں پڑ جاتی ہیں۔ آخر مامور من اللہ آکر ان غلط عقائد و خیالات کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اصل میں جب کسی شخص کے منجانب اللہ ہونے کو اللہ تعالیٰ اپنے متواتر نشانوں سے ثابت کر دے تو پھر اس کی ہر اختلافی مسئلہ میں قول فیصل ہوتی ہے اور سب پیشگوئیوں کے معنے وہی کئے جانے چاہئیں جو وہ کہے۔

الہام کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ ایک حدیث النفس ہے انسان کے جو اپنے خیالات ہوں وہی سنائی دیتے ہیں۔ دوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام کا نزول ہے جب یہ بات ہے تو پھر مابہ الامتیاز کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایک آدھ بات شاذ و نادر پوری ہو جاوے تو اسے نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ فاسق سے فاسق شخص کا خواب بھی بعض اوقات سچا ہو جاتا ہے۔ فاسق تو درکنار ایک کافر کا خواب بھی بعض اوقات ٹھیک نکل آتا ہے۔ یہ اصل میں اتمام حجت کے لئے ہے گویا خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے کہ یہ مادہ انسان کی فطرت میں داخل ضرور ہے کیونکہ جس کا کوئی نمونہ ہی نہ ہو اسے تو لوگ مانتے ہی نہیں مگر یہ بات نہیں کہ جسے کوئی خواب آوے وہی ولی بن جاوے بلکہ جب پوری شوکت کے ساتھ کلام الٰہی نازل ہو اور ساتھ بارش کی طرح نشانوں کا نزول ہو۔ تو پھر یقین کرنا چاہیئے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

www.aaiil.org

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنا الہام یاتون من کل فج عمیق پیش کیا اور فرمایا کہ دیکھو کسی کے وہم وگمان میں بھی آسکتا تھا کہ اس قدر مخلوق الٰہی یہاں آئے گی کہ چلنا بھی دشوار اور سب سے مصافحہ کرنا بھی ناممکن ہو جائے۔

خدا کے نبی شہرت پسند نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے تئیں چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر الٰہی حکم انہیں باہر نکالتا ہے دیکھو حضرت موسےٰ کو جب مامور کیا جانے لگا۔ تو انہوں نے پہلے عرض کیا کہ ہارون مجھ سے زیادہ افصح ہے۔ پھر کہا ولھم علیّ ذنب۔ مگر الٰہی منشاء یہی تھا کہ وہی نبی بنیں اور وہی اس لائق تھے۔ اس لئے حکم ہوا کہ تمہارے ساتھ ہیں تم جاؤ اور تبلیغ کرو

۱۶۔ اپریل۔ بوقت ظہر۔ ۱۳ و ۱۴۔ اپریل کی درمیانی رات کو گیارہ بجے کے قریب سخت زلزلہ آنے کے بہت سے خط آئے ہیں۔ (جو پڑھ کر سنائے بھی گئے) فرمایا الہام پہلے ہو چکا تھا۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہے۔ کہ پردۂ غیب کی باتیں قبل از ظہور متواتر بتاتا جاوے اور پھر اسی طرح پوری ہو جاویں اب جو لوگ نہیں مانتے وہ یقیناً بڑے مجرم ہیں۔ ایک نشان کے متعلق خطوط وخبروں کا سلسلہ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے یہ کیا بات ہوئی۔ کہ ہم افترا کرتے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ اسے پورا کرتا جاتا ہے کیا جب سے دنیا ہے کسی اور مفتری سے بھی ایسا سلوک ہوا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ ہمارا محکوم ہو کہ ہم جو کچھ کہیں وہ پورا کردے۔ آخر کچھ تو سوچنا چاہئیے۔ یہ لوگ جب ایک نشان دیکھ کر دیدہ و دانستہ حق پوشی کرلیتے اور نہیں مانتے۔ تو اللہ ایک اور نشان کی پیشگوئی کرادیتا ہے تاکہ ان پر اتمام حجت ہو۔

حکیم الامت کے نام امرتسر سے خط آیا تھا کہ الٰہی بخش کو موت سے پہلے اٰزجیل کا الہام ہوا۔

فرمایا۔ طاعون کے معنے ہی موت ہیں۔ پس ایسی حالت میں تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اب میرا کوچ ہو۔

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ بالفرض اگر یہ الہام پورا بھی ہو گیا تو اس سے پہلے جو الہاموں کا انبار تھا۔ وہ کیا ہوا۔ وہ سب کیوں دریا برد ہو گئے کہاں گئے اس کے وہ دعوے کہ یہ سلسلہ میرے سامنے تباہ ہوگا۔ عجیب بات ہے کہ موسےٰ تو طوفان طاعون میں غرق ہو گیا اور فرعون جیتا موجود ہے۔ انذاری الہام تو پورا ہوا یا نہ ہوا۔ مگر وہ مبشرات کیا ہوئے۔ انذاری خبر تو بجائے خود ایک عذاب ہے۔ جس شخص کو بتا دیا جائے۔ کہ تین دن بعد تم پھانسی ملوگے۔ اس کے دل پر جو گذرتی ہے اور گزرنی چاہیئے۔ وہ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ الہام تو وہ ہوتا ہے جس سے کچھ تسکین ور احت ہو نہ کہ الٹا عذاب

اپنے پر عذاب کی خبر پہلے ہو جانا تو معمولی بات ہے جنگ بدر سے پہلے ایک عورت مشرکہ کو خواب آیا تھا کہ ہمارے خیموں کے نیچے لہو بہ رہا ہے آخر وہ بات پوری ہو گئی۔ تو کیا اس سے وہ نبیہ سمجھ لی جاوے۔

ممکن ہے اٰزجیل شیطان نے کہا ہو کہ لو اب میں رخصت ہوتا ہوں جیسا کہ لکھا ہے کہ جب عذاب دیکھیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ میں تم سے جدا ہوتا ہوں کیونکہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

نرمی فرمایا۔ دشمن اگر سخت کلامی کرے۔ تو اس کے مقابل سختی کرنے سے فائدہ نہیں کیونکہ سخت الفاظ سے برکت دور ہو جاتی ہے۔

فرمایا ثناء اللہ کے واسطے بھی ہمنے توبہ کی شرط لگادی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا یہی ہوتا ہے۔ کہ توبہ سے انسان بچ جاوے۔

دعا خاص ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ایک دوست نے کسی خاص چیز کے حصول کے واسطے عرض کیا۔ فرمایا کہ یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر خدا سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اندر سے اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شر سے بڑھکر ہوتا ہے اسلئے دعا جامع کرنی چاہیئے۔ میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو محفوظ رکھے اور دراصل محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔

دوبارہ آمد فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت عیسےٰ زمین پر آئے تھے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں۔

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۷ء فرمایا تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان نصارےٰ سے بھی گئے گزرے ہیں۔ عیسائیوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ وہ سب قائل ہیں کہ جلالی جسم تھا۔ مگر یہ مسلمان ہو کر کہتے ہیں کہ نہیں اسی خاکی جسم کے ساتھ گئے اور اسی کے ساتھ اتریں گے۔ حالانکہ عیسائی اتنے بزدل کو بھی ایسا نہیں ملتے۔

لولاک لما خلقت الافلاک میں کیا مشکل ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وخلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ زمین میں جو کچھ ہے وہ عام آدمیوں کی خاطر ہے تو کیا خاص انسانوں میں سے ایسے نہیں ہو سکتے کہ ان کے لئے افلاک بھی ہوں۔ دراصل آدم کو جو خلیفہ بنایا گیا۔ تو اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ وہ اس مخلوقات سے اپنے منشاء کا خدا کی رضامندی کے موافق کام لے اور جن پر اس کا تصرف نہیں وہ خدا کے حکم سے انسان کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ ستارے وغیرہ۔

آریہ اور بنگالیوں کی شورش کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ان کے خیالات وحرکات سے ہمیں قطعی نفرت ہے۔ ہماری جماعت کو بالکل ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو۔ وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی۔

مرداں خدا۔ خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے وہ کام دکھلاتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

المفتی

۱۲۶ سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ایک دعاء مغفرت ہے پس اس میں کیا مضائقہ ہے۔

فرمایا۔ کہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ وہاں سوائے غیبت اور بے ہودہ بکواس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم یا صحابہ کرام وائمہ عظام میں سے کسی نے یوں کیا۔ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں ناجائز ہے۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور سے دعا کریں۔ یا جنازہ غائب پڑھ دیں۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی ایسی حرکات ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ انکی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب۔ ہندوستان میں موجود ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے۔ نہائت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ محسن گورنمنٹ ہے۔ اس کے ظل حمائت میں ہمارا یہ فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہونچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا کہ تا یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے۔

کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ میں ہی اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔ تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے۔ جب وہ میری جماعت میں داخل ہوئے۔ تو محض اس قصور کی وجہ سے کہ وہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے امیر حبیب اللہ خان نے نہائت بے رحمی سے انکو سنگسار کرا دیا۔ پس کیا تمہیں ایسے لوگوں سے کچھ توقع ہے۔ کہ تمہیں ایسے سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤں کے رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہیں اپنے سایۂ پناہ کے نیچے لے لیا۔ جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو عیسائی تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تھی۔ میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا۔ جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کے رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کروں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابل پر کوئی باغیانہ خیال رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجہ سے بچائے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہوں

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا یہ تو سوچو۔ کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانا کہاں ہے۔ ایسی سلطنت کا بھلا نام تو لو۔ جو تمہیں اپنی پناہ میں لے آئے گی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کے نزدیک تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم خداداد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ خدا تعالیٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بھلائی کے لئے ہی اس ملک میں قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آئے۔ تو وہ آفت تمہیں بھی نابود کر دے گی یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہیں تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی آنکھ میں ایک کتا بھی رحم کے لائق ہے مگر تم نہیں ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہیں کہ تم واجب القتل ہو اور تمہیں قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویوں پر جبر کر کے اپنے نکاح میں لے آنا اور تمہاری میّت کی توہین کرنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ سو یہی انگریز ہیں جن کو لوگ کافر کہتے ہیں جو تمہیں ان خونخوار دشمنوں سے بچاتے ہیں اور انکی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرہ کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہ کر دیکھ لو۔ کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہیں۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں کیونکہ وہ تمہیں واجب القتل نہیں سمجھتے۔ وہ تمہیں بے عزت کرنا نہیں چاہتے۔ کچھ بہت دن نہیں گزرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت میں میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے اس لئے مجھے عزت کے ساتھ بری کیا۔ بلکہ مجھے اجازت دی کہ اگر چاہو تو جھوٹا مقدمہ بنانے والوں پر سزا دلانے کے لئے نالش کرو۔ سو اس نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھ ہم سے پیش آتے ہیں اور یاد رکھو۔ کہ اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جس دین کی تعلیم عمدہ ہے۔ جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا از معجزات دکھلاتا ہیں اور دکھلا رہا ہے اس دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھ حملے کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دیں۔ سو جنہوں نے تلواریں اٹھائیں وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔ سو وہ جنگ صرف دفاعی جنگ تھی اب خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پھیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئے گا اور عیسائی بادشاہوں کو گرفتار کرے گا۔ یہ محض بناوٹی مسائل ہیں جن سے ہمارے مخالف مسلمانوں کے دل خراب اور سخت ہو گئے ہیں۔ اور جن کے ایسے عقیدے ہیں۔ وہ خطرناک انسان ہیں اور ایسے عقیدے کسی زمانہ میں جاہلوں کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہو سکتے ہیں بلکہ ضرور ہوں گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدوں سے رہائی پاویں۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا جس میں انسانی ہمدردی نہیں خدا نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جاوے۔ والسلام

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود

عافاہ اللہ وایّد ۔ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۶ء

www.aaiil.org

رسید زر

۱۵۹۰ ـ علی احمد صاحب سے ر
۶۹۳ ـ بابو برکت علی صاحب عا ر
۷۰۵ ـ ہمزالدخان صاحب سے ر
۶۱۷ ـ بابو محمد اکبر خان صاحب سے ر
۵۴۷ ـ امام الدین صاحب ۱۲ ع/
۱۰۹۸ ـ چودہری طفیل محمد صاحب سے ر
۹۱۷ ـ منشی ولی محمد صاحب سے ر
۱۵۸۹ ـ عبد المجید خان صاحب ۸ ر
۱۴۷۶ ـ بدر الدین صاحب عہ ر
۲۱۷ ـ سید محمد صادق صاحب سے ر
۹۳۰ ـ شیخ فتح حسین صاحب سے ر
۱۲۴۹ ـ منشی خادم حسین صاحب سے ر
۱۵۸۷ ـ غلام مصطفیٰ خان صاحب سے ر
۱۵۹۲ ـ حکیم نواب علی صاحب ۱۲ ع/
۱۹۵ ـ مستری فیض احمد صاحب سے ر
۱۸۴ ـ میاں رحمت اللہ صاحب عہ ر
۱۵۹۴ ـ بابو عبد العزیز صاحب ے ر
۱۶۲ ـ بابو عطا محمد صاحب سے ر
۹۰۶ ـ اللہ دتا صاحب نمبردار عا ر
۱۰۱ ـ پیر برکت علی صاحب عہ ر
۴۹۱ ـ حافظ غلام محمد صاحب سے ر
۱۵۳ ـ شیخ محمد اصغر صاحب سے ر
۱۵۷۶ ـ سردار امیر خان صاحب سے ر
۱۵۹۵ ـ شیر محمد خان صاحب سے ر
۱۸۵ ـ منشی محمد بخش صاحب سے ر
۱۵۲۹ ـ فتح محمد صاحب عہ ر
۱۶۰۴ ـ علی اکبر خان صاحب ۸ ع/
۱۹۲ ـ سید حیات علی شاہ صاحب ۲ ع/
۱۶۰۵ ـ منشی امیر الدین صاحب سے ر
۹۷۳ ـ سید غلام دستگیر صاحب عہ ر
۶۹۳ ـ منشی تاج الدین صاحب سے ر
عہ میاں چراغ دین صاحب لاہور سے
۹۵ ـ نور الدین صاحب ۱۴ ع/
۸۳۶ ـ عمر الدین صاحب عیر

۱۹۹ چودہری غلام حیدر صاحب ۱۵ ر
۱۷۱ میاں وزیر الدین صاحب سے ر
۲۲۵ ـ شیخ خدا بخش صاحب سے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بی بی ـ گٹھالیاں ستراہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
راجن ـ گٹھالیاں ستراہ تحصیل پسرور سیالکوٹ
نواب بی بی 〃 〃 〃 〃
مہتاب دین 〃 〃 〃 〃
پسران حاکم جٹ 〃 〃 〃
جمعیت بی بی 〃 〃 〃 〃
شہر بانو 〃 〃 〃 〃
ملک شاہ 〃 〃 〃 〃
رحیم بخش 〃 〃 〃
فضل بی بی 〃 〃 〃 〃
نواب بی بی 〃 〃 〃 〃
پیرا ہی صاحب ـ سیالکوٹ
دین محمد و شیخ سندہی ـ کپورتھلہ
سید عابد حسین ـ شاہدرہ لاہور
حسین محمد صاحب ـ چونڈہ سیالکوٹ
عیدا 〃 〃 〃
رمضان 〃 〃 〃
عبد اللہ 〃 〃 〃
طالع بی بی بنت سلطان محمد امرتسر
محمد اکبر صاحب ـ رسول گوجرات
رمضان ـ چونڈہ سیالکوٹ
میاں لبدھ صاحب 〃 〃
شفیق 〃 〃 〃
امام الدین 〃 〃 〃
رحمت اللہ 〃 〃 〃
بشیر الدین 〃 〃 〃
جھنڈو ـ شاہدرہ لاہور
سردار عبد الرحمان خان خلف سردار یار محمد خان صاحب ـ معتمد دربار کشمیر پونچھ

فیض احمد صاحب لوریانوالی گوجرات
سرفراز بی بی 〃 〃 〃
میاں احمد 〃 〃 〃
جمعہ ملیپور کلاس والہ سیالکوٹ
بہادر 〃 〃 〃
کاکو 〃 〃 〃
حسن بی بی 〃 〃 〃
حسن علی 〃 〃 〃
حسن الدین صاحب ننکانہ پیپلی ضلع گوجرانوالہ
سراج الدین 〃 〃 〃
عمر الدین 〃 〃 〃
شریف دین معہ اہلیہ راجن 〃 〃 〃
فیروز الدین صاحب 〃 〃 〃
دین محمد صاحب 〃 〃 〃
عمر الدین صاحب 〃 〃 〃
فتح الدین صاحب 〃 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
فاطمہ اہلیہ امام الدین صاحب 〃 〃
منڈا 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
سردار خان 〃 〃 〃
میاں عبد الرزاق ـ غلام رسول کیریان
چراغ دین صاحب ـ جنگیاں ملاحان جہلم
غلام رسول صاحب ـ کیریان
میاں نظام الدین صاحب دہیر کے گوجرات
محمد بخش صاحب 〃 〃
ولی محمد صاحب 〃 〃
عمر بی بی گوریکے گوجرات
علی محمد صاحب 〃 〃
اللہ داد صاحب 〃 〃
مولا داد صاحب 〃 〃
کرم بی بی زوجہ رحیم بخش شالامار کلاں شاہدرہ لاہور
دین محمد ولد مولوی فتح الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
علی محمد صاحب گوندل ـ سرگودہ نہر جہلم
عطا محمد صاحب دراکیچ 〃 〃
میاں خان گوندل 〃 〃

محمد خان صاحب گوندل سرگودہ نہر جہلم
علی محمد صاحب 〃 〃 〃
مٹھو خان صاحب 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب 〃 〃 〃
عائشہ بی بی اہلیہ احمد دین صاحب پھور سیالکوٹ
محمد صدیق صاحب لائل پور
میاں اللہ دین ولد مٹھو مانگا پھیرو سیالکوٹ
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
لال الدین صاحب 〃 〃 〃
تاج دین صاحب 〃 〃 〃
روشن الدین صاحب 〃 〃 〃
نبی بخش صاحب 〃 〃 〃
راجن بی بی 〃 〃 〃
جنت بی بی 〃 〃 〃
شہزادہ سلطان احمد صاحب لودیانہ
مسمات رحم بی بی اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری ـ پیناوالہ ضلع گورداسپور
فضل دین صاحب خفر منزل لاہور
صاحب داد خان صاحب ننگل ڈہوبالندھر
میاں عطا محمد صاحب شوردہ 〃
رحیم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ
کریم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ
میاں سلطان خان صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ
خیر الدین صاحب پٹواری نہر چوکی
علی پور تحصیل چونیان
اللہ بی بی اہلیہ محمد بخش اکبر پور سیالکوٹ
پھلاں بی بی اہلیہ مولوی علم الدین صاحب موضع بہوہا گوجرات
اہلیہ میاں خیر الدین صاحب شاہدرہ لاہور
اہلیہ میاں خدا بخش صاحب شاہدرہ لاہور
ریشم بی بی بنت خیر الدین صاحب شاہدرہ لاہور
بی بی رانی والدہ رحم بخش صاحب چونڈہ سیالکوٹ

جلال جٹ وڑائچ سدکے گوجرات
رحمان حکیم پور کھیری اودہ
کلو 〃 〃 〃
محمد دین صاحب وٹہری والہ ضلع جہلم
میاں مقبل صاحب 〃 〃 〃
میاں سلیمان صاحب لنگر دال گوجرات
ابراہیم صاحب لنگر وال 〃
عمری 〃 〃 〃
میاں محمد صاحب 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب 〃 〃 〃
نورا 〃 〃 〃
میاں عبد العزیز صاحب 〃 〃
میاں مولا بخش صاحب عیدی رعیہ سیالکوٹ
میاں سردار صاحب 〃 〃 〃
محمد دین صاحب 〃 〃 〃
مسمات حیوان 〃 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب کہیوہ باجوہ کلاں والہ سیالکوٹ
فتح دین صاحب 〃 〃 〃
حاکم صاحب 〃 〃 〃
مہندا 〃 〃 〃
میاں نبی بخش 〃 〃 〃
میاں اللہ دتا صاحب 〃 〃
میاں خیر الدین صاحب 〃 〃
لال دین صاحب 〃 〃
کلن خان صاحب بہلول پور
محبوب عالم صاحب کالیکے گوجرانوالہ
فتح الدین صاحب 〃 〃
میاں حکم الدین صاحب جنڈانوالہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں عمر الدین صاحب 〃 〃
کاکی 〃 〃 〃
مسمات جھنڈو والدہ فتح الدین صاحب جھنڈانوالہ چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں محمد رمضان صاحب چانگہ ٹیاں کھلودہ سیالکوٹ

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت

ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد صہ ۔ درثمین مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی ۔ خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی۔

حیرت کی حیرانی حصہ اول مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب۔ اس میں مرزا حیرت کی بیہودگیوں کا ذکر ہے کہ مجدد بھی بنتے ہیں مسیح بھی ۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے ۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵ر

حیرت کی حیرانی حصہ دوم حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر ۔ دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں ۔ قیمت ار

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید ۔ قیمت ۴ر

الوصیت مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں ۔ قیمت ۳ر

نور الدین مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے ۔ قیمت ۰ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ قیمت ۰ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید قیمت ار

القول الصحیح اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ مینجر

خدمت قرآن

اہل اسلام ۔ بندہ اگرچہ ایک ہندو ہے تاہم دیانند اور دہرم پال کی کتابوں میں جو بے ادبی قرآن پاک کی گئی ہے اس کے دیکھنے سے جوش انصاف اور خوف ایزدی سے خیال ہوا کہ ایسی باتوں کے بد اثر سے ہندو اور مسلمانوں میں جنگ و فساد برپا ہو کیونکہ بندہ قرآن مجید اور وید رشی اور رسول خدا اور رشیوں کو ایک جانتا ہے اس لئے بندہ نے ان آیات قرآنی کو جن پر کہ دیانند سرسوتی نے اعتراض کئے ویدوں کے منتروں سے تطابق لفظی و معنوی دکھلا کر ظاہر کیا ہے کہ اگر قرآن مجید پر اعتراض ہے تو سب سے اول ویدوں پر اعتراض ہے اور دو ضخیم کتابیں لکھی ہیں ایک دیانند کے جواب میں جو کہ چار ہزار صفحوں کی ہے اور دوسری دہرم پال کے جواب میں جو کہ سولہ سو صفحوں کی ہے ۔ ہر دو کتابوں میں سے سرد چالیس چالیس صفحے شائع کئے گئے ہیں جن پر ہر فرقہ کے اہل اسلام نے تصدیق کی ہے اکثر اہل اسلام آریوں کے رد میں کتابیں لکھ چکے ہیں مگر چونکہ وہ صاحبان ویدوں کو پڑھے ہوئے نہیں اس واسطے ان کے جواب آریوں کو عموماً پسند نہیں آئے مگر میں نے ہر ایک بات ویدوں سے نکال کر دکھائی ہے یہ تصانیف تو میں نے کی ہیں لیکن اسقدر وسیع کتابیں ۵۶۰۰ صفحوں کی بندہ اکیلا نہیں چھپوا سکتا اس واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کتاب ماہ بماہ یکصد ورق چھپوائی جاوے اور ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہے قیمت ہماری ۸ روپے کتاب ہوگی اور اسطرح ۲۸ ماہ میں ہر دو کتابیں چھپکر شائع ہو جاوینگی چونکہ آریوں کی گستاخی اور شوخی بہت بڑھتی جاتی ہے اس واسطے مسلمانوں کو چاہیئے کہ جلد اس کیطرف توجہ کریں اور اپنے اسمائے بہت جلد خریداران کتاب میں درج کرنیکے واسطے بندہ کو لکھ بھیجدیں اور نیز اشاعت کتاب میں مدد دیکر اسکی اپنے شہروں ...

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم عـ۱ـ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو ایڈیٹر

عـ۲ـ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے ۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

عـ۳ـ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

نوٹس

فٹ بک یا مجموعہ یادداشت حضرت مولوی نور الدین صاحب زیر طبع ہے جس میں مولانا صاحب کے مباحثات اور بعض زبردست تقریریں ہونگی جو انہیں بڑے بڑے جلسوں اور درباروں میں کہنی پڑی ہیں ۔ (سلیس اور عام فہم اردو میں کی گئی ہے)

سچے مذہب کی شناخت یا معیار حق اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال ۶ر

عیسائی مذہب کی حقیقت (از یادداشت مولوی نور الدین صاحب) ۰ر

سکھ نومسلم کا لیکچر (اردو ہندی) مفت تقسیم کرنیوالوں سے بہت رعائت ۰ر

انگریزی ترجمہ جس میں ماضی مضارع حال دہنی وغیرہ کے قواعد اردو گرامر کے طرز پر بیان ہوئے ہیں سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ ازبس مفید ہوا ہے ۳ر

نوٹ ۔ تاجروں سے خاص رعایت اور کمیشن ہے اختیار الاسلام حصہ اول ختم ہوگیا چہارم ۲/۸ ۳/۷ کچھ باقی ہیں ۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

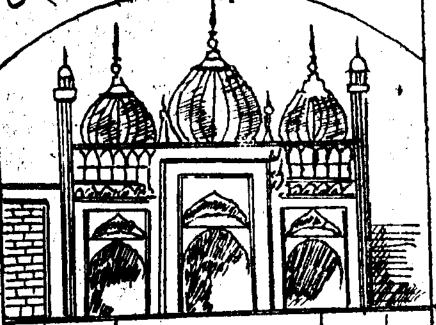

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

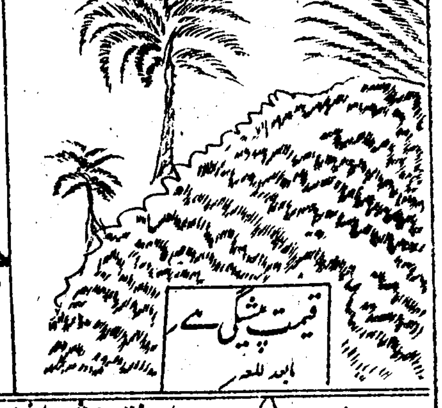

قیمت پیشگی للعہ
بابعد للعہ

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۵	آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان
چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ مئی ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — قیمت از رعایا زیب — قادیان میں عہ — قیمت فی پرچہ ۲؍

نمبر ۲۱ (۱۹) — قیمت از نو بار و طلبا دیگر مذاہب عہ — گورنمنٹ عنہ ۲۰ — قیمت برائے ازالۃ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوہ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارش کند از اشقیاست
یک قسم دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۱۰ ؍
معاونین درجہ دوم جن کو بھی علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ
عام قیمت پیشگی ۳ ؍
عام قیمت مابعد للعہ
قیمت فی پرچہ ۲ ؍
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے میں تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اہل سلسلہ کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

www.aaiil.org

پنجاب میں بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲ - مئی کے مجمع میں کی جس کی رپورٹ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ - اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آل عمران ۳)

اے اللہ - ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے - تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے - جسے چاہتا ہے اسے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے - تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے اور تو سب باتوں پر قادر ہے - یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھلائی ہے - دعا کیا ہے پالٹیکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے - جب یہ سب کچھ منشاء ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگا یا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو - اور اسی کی بناء پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگرچہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نہ کر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ - یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پُر ہیں جہاں کہیں ان پر عمل کیا گیا ہے وہاں امن و امان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے - اس پر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں - تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک میں مختلف اقوام کی سلطنتیں اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ میں ایسی زبردست ہوا کرتی تھیں کہ کسی کو وہم و گمان ہوتا تھا کہ کبھی یہ سلطنت اس ملک سے اٹھ جاویگی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ ملک الملک صرف خدا ہی ہے - قدیم ہند میں پہلے وہ لوگ آباد تھے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو اریوں نے مغرب سے آکر نہایت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا - خدا نے آریوں کو ان پر مسلط کیا ایسا ہی پھر آریوں پر خدا نے افغانوں اور مغلوں کو مسلط کر دیا اور پھر تھوڑے عرصہ کیواسطے پنجاب پر سکھوں کی قوم مسلط رہی اور اس کے بعد خدا کی حکمت کاملہ نے انگریزوں کو اس ملک پر مسلط کر دیا آرین لوگ ایران سے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند میں آکر بہت سی لڑائی جھگڑوں کے بعد وہ پُرانے باشندوں کے ساتھ مل جُل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب ان پر مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت میں داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزوں کے راج کے ہند میں قائم ہو جانے پر انہوں نے سلطنت کی خیر خواہی میں اور امن کے ساتھ زندگی گذارنے میں اپنا فائدہ دیکھ کر اس پر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی چالیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور دراصل پولیٹیکل رنگ میں بہت سے ہندوؤں کے خیالات کا رُخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اسکے نتیجہ میں آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ ہمیں سٹوڈنٹ لائف میں اور اس کے بعد پبلک لائف میں دیکھنے میں اور بہت بے تکلفی سے انکے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہمنے نہیں پایا بلکہ عموماً سبکو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکھا ہے مسلمانوں کو گالیاں دینا تمام انبیاء کے حق میں سخت کلامی کرنا - گورنمنٹ کو بُرا کہنا یہی اُن کا مذہب اور یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریروں اور تحریروں اور ظاہر اور خفیہ کیٹیوں کا دارو مدار ہے چند پُرانے ہندو جنہوں نے تمیز کیواسطے اپنا نام سناتن رکھا ہے ان میں ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت میں اچھے ہیں لیکن یہ لوگ جنہوں نے ہندو کے لفظ سے بھی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکھا ہے ان کا رویہ ایسا نا پاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے انکے لیڈروں کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال میں خود خارج شدوں کو بھی بُرا نہیں منانا چاہیئے کیونکہ جب کہ وہ ہند سے ایسے بیزار ہیں کہ اس کیطرف منسوب ہو کر ہندو بھی کہلانا نہیں چاہتے تو پھر اس میں رہائش رکھنے سے کیا فائدہ - بہتر تو یہ ہے کہ چونکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق ہیں انکو اسی کوہ ہندوکش کے راستہ سے جس سے گزر کر وہ آئے تھے واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان میں سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گالیوں کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائیگا اور کوئی جب ہٹکر سرحد ایران تک پہنچ گیا تو جس پُر امن حکومت کے زیر سایہ رہکر انہوں نے ناشکری کی ہے اس کی کچھ قدر بھی انکو باقیماندہ عمروں میں معلوم ہو جائیگی -

خیر - یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کالے پانی بھیجنا چاہیئے یا سُرخ پانی میں ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر میں ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے ہے جنھوں نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان اُمور کی طرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیوں کا آئندہ کیواسطے انسداد ہو جائے -

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نور الدین صاحب نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرما چکے ہیں کہ اسکی اصل جڑ ناشکری ہے دوم - جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریوں پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کیوجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جس کا نام قرآن شریف میں یا بائبل میں موجود پایا گندے لفظوں سے یاد کیا اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجھایا گیا وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ میں تمام انبیاء کا ریپریزینٹیٹو (representative) ہے انکو سمجھایا اور نشانات بھی دکھلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ میں ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہوئی اور اسنے بذریعہ وحی الٰہی پاکر انکی نسبت اس بات کو شائع کیا کہ سیھزم الجمع و یولون الدبر یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے یہ الہام کوئی تیس برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی آریوں کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کیگئی تھی چنانچہ دیانند کی شرارت جب بڑھ گئی تو اس کی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کیگئی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اُٹھائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھرام نے مباہلہ کیا اور وہ بھی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریوں سومراج اور اچھر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار میں جو اسی مطلب کیواسطے نکالا گیا تھا کرتے تھے - تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دونوں اپریل گذشتہ میں طاعون کیساتھ فی النار ہوئے ان سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آریوں کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریوں کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ میں درج ہے اور اس طرح سے ہے کہ

"وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس کی مت درو ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لوگے"

ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء میں لکھا تھا کہ آریہ لوگ وہ ہر ایک جوش مخش قوم اور سوسائیٹی

کے لئے دکہلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگون کے دلون مین نہین قادیان کے آریہ خیال کرتے مین کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہو گئے ہین مگر کیا یہ بدزبانیان وربے ادبیان خالی جائینگی ہرگز نہین۔ اے غافلو! ہمارا اور اُن راستبازون کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین کہ خدا کے پاک رسولون کی بے ادبی کرنا اچھا نہین ۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے "

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب **قادیان کے آریہ اور ہم** مین جو کہ اس سال ماہ فروری مین شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ "**یہ لوگ نبیون کی تکذیب مین جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہین خدا جو اپنے بندون کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیون کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا**" پھر اسی رسالہ مین اشعار مین حضرت نے لکھا ہے ۔

اک ہین جو پاک بندے اک ہین دلون کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

ان آریون کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی
ویدون مین آریون نے شاید پڑہا یہی ہے

پاکون کو پاک فطرت دیتے نہیں ہین گالی
پر ان سیہ دلون کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سب وتوہین سب کا ہُوا ہے پیشہ
کس کو کہون کہ ان مین ہرزہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی تھے پھر کیون ہوئے درندے
کیا جُون ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھین تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیوین ہر سو وبا یہی ہے

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
کُتّون سا کہولنا منہ تخم فنا یہی ہے

لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہُوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہین دل مین پر جان گزا یہی ہے

دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی
پاکون کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

ہم بد نہین ہین کہتے ان کے مقدسّوں کو
تعلیم مین ہماری حُکم خدا یہی ہے

پر آریون کے دین میں گالی بھی ہے عبادت
کہتے ہین سب کو جھوٹے کیا اتّقا یہی ہے

رُکتے نہین ہین ظالم گالی سے ایک دم بھی
ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے

شرم و حیا نہین ہے آنکھون مین ان کے ہرگز
وہ بڑھ چکے ہین حد سے اب انتہا یہی ہے

ہمنے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ مین حضرت اقدس لکھتے ہین ۔

مرے مالک تو ان کو خود سمجھا ※ آسمان سے پھر ایک نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکہ رہا ہے کہ ان لوگون نے اپنی شامت اعمال کیوجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑھایا کہان کے داغون مین گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچر ڈ پارٹی کی زیادتیون کا نتیجہ ہے ۔

الغرض باطنی رنگ مین آریون کے اصل زوال اور اس روز بد دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان مین روحانیت نہین اور خدا کے پاک بندون کو انہون نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامتِ اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کیصورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے لاہور مین اور دوسرے شہرون مین شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجون کے ممبر ہی ہین گو ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہوا ہو ۔ مگر ایسے مسلمانون کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی ۔ اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکھتا ہے پس ہماری رائے مین آئندہ کیواسطے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجون اور مدرسون کو کچھ عرصہ کیواسطے بند کر دیا جائے جس کی زیر تربیت طیار ہو کر طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیواسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسون مین شامل ہوگا وہ کالج اور مدرسے سے خارج کیا جاویگا کیونکہ آئندہ نسلون کے درست کرنے کیواسطے اس زمانہ کے نوجوانون کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے ۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہین وہ جتنے ہین سب کے سب کو گرفتار کر لینا چاہیئے ۔

چونکہ اس جگہ صاحب پریذیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کر دی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی ہین ۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقائد اور اوامر سے آگاہ ہین ۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کیضرورت نہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکر گزاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کر چکے ہین ۔ پریذیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق آج تک لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء مین آپکے والد صاحب نے پچاس سوارون کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد آپنے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیر خواہی اور دلی شکر گزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکر گزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین اس طرح ہم امید نہین کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو ۔ آریون کے تو جو خیالات ہین وہ خود آجکل ظاہر ہو رہے ہین ۔ ہندو کہتے ہین کہ ابھی کرشن اوتار آنیوالا ہے اور کرشن نے آمد اول مین جو جنگ کئے تھے اُن سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہون گے وہ کیا کریگا ۔ ہم مسلمانون کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیون کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا مسیح آچکا ہمارا مہدی آچکا ۔ ہمارا کرشن بھی آچکا اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہین تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہون اور خونخوار امیرون کے ظلم سے تم محفوظ رہو ۔

پس مین اس مجلس مین ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہون جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے ۔

(ریزولیوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگون کے طرز و چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ قائم کیا ہے یا ان کو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر مین قائم ہوا ہے ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبرون کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدون کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ و ۳ - پنجاب میں بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد -
صفحہ ۴ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر - ڈائری
صفحہ ۵ تا ۸ - رپورٹ جلسہ قادیان و خیر خواہی گورنمنٹ
صفحہ ۹ - ایک دلعزیز ڈاکٹر اُستاد عیسائیوں کا لال بجھکڑ - نظم
صفحہ ۱۰ - دجّال کا گدھا - خوشی کے اظہار کا نمونہ - حقیقۃ الوحی - المفتی
صفحہ ۱۱ - رسید زر - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب - مقام کنجاہ ضلع گجرات
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منصوری
سید محمد حسین صاحب گٹھالیان ستراہ پسرور
چودہری ولی داد صاحب کبیوہ باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
حسن محمد صاحب " " " " " "
مسمات جیوان معرفت مستری حسن دین راولپنڈی
محمد حسن صاحب داخلی بہان ضلع اٹک
عبد الغنی صاحب محلہ کٹڑہ جے پال کی منڈی ضلع الٰہ آباد
محمد اکبر صاحب رسول - گجرات
کیم - شادیوال خورد گجرات
حسین " " "
محمد حسین صاحب ساہو وال گجرات
منشی نور احمد صاحب محرر سوم منسٹر سری نگر
اہلیہ وڑا ولد ماگی ارائین اراضی یعقوب سیالکوٹ

ڈائری

القول الطیب

۱۸ مئی ۱۹۰۷ء - ظہر - فرمایا - مین نے خواب مین دیکھا تھا کہ بادل چڑھا ہے مین ڈرا ہون گر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے - قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ مین دکھایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکھتے ہین مگر کچھ پرواہ نہین کرتے یاد رکھو اللہ تعالےٰ اپنے فعل کو عبث نہین جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ مین عبث قرار دیتے ہین وہ ضرور پکڑے جاوین گے -

موسےٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑھکر دوسرا نشان دکھایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بھی بڑھ گئی - اپنی تدبیرون پر بھروسہ رکھتے ہین مگر دیکھو کیسی اُلٹی منہ پر پڑتی ہے - رائے ظاہر کی کہ طاعون اب رو بہ کمی ہے اس کا کیڑا مر چکا ہے مگر دیکھو کہ اس سال تمام پچھلے سالون سے بڑھکر مری پڑی اور آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی بڑھکر پڑے گی -

بعض عیسائیون کی درخواستون کا تذکرہ تھا جو ضلالت کے ظلمات سے نکل کر ہدایت کے نور مین آنا چاہتے ہین - فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہے بیکار لوگ جو کسی کام کے نہ ہون صرف کھانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر مین ہون ان کا انجام اچھا نہین ہوتا - ایسے لوگ بعد مین تکلیف دہ ثابت ہوتے ہین -

نادان دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت مین مختلف حوادث شادی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیون کے تلف ہونے پر خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہین آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بھیجتی ہے یا کسی مجرم کو پھانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبھی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے - ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہین اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئین -

کیا اہل فقہ حدیث کی قدر کرینگے

اخبار اہل فقہ مین ایک غزل چھپی ہے جس مین لکھا ہے کہ مرزائی کو " ہو نہین سکتی میسر نعمت خوان حدیث "

خیر - مرزائیون کو تو ہو سکتی ہے یا نہین - مگر مین اہل فقہ کی خدمت مین چند حدیثین پیش کر کے دریافت کرتا ہون کہ انکو اس نعمت سے کیا کچھ حاصل ہوتا ہے -

اوّل - عن ابی ہریرۃ قال فیما اعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجتا ہے - جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے -

دوم - عن ابی ہریرۃ قال - قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الحرب (رواہ البخاری) ابن مریم کو پڑھتے ہوئے یا اخت ہارون وغیرہ پر خیال فرمالیجئے کہ ابن مریم کمال مشابہت کے لئے مسیح موعود کو کہا گیا ہے -

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے - ضرور ابن مریم تم مین منصف عادل نازل ہوگا کسر صلیب کریگا اور خنزیرون کو قتل اور لڑائیون کو موقوف کر دیگا -

سوم - قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ .... ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین و مائۃ سنۃ (رجالہ ثقات ولہ طرق) (مستدرک حاکم طبرانی)

فرمایا رسول اللہ صلعم - نے - اپنی اس مرض مین جس کے ساتھ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس سال

چہارم - یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعۃ (جواہر الاسرار)

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی نکلیگا ایک قریہ سے جسے کدہ کہا جائیگا -

پنجم - عن انس - لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم (رواہ ابن ماجہ)

انس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہدی نہین الگ بلکہ وہی عیسےٰ بن مریم ہوگا

ششم - ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوات والارض (رواہ الدارقطنی) + ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین جو ابھی تک جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہین ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہونیوالی راتون (تیرہوین چودہوین پندرہوین) مین سے پہلی رات (تیرھوین) ماہ رمضان کو چاند گرہن لگیگا اور ایسا ہی کسوف ہونیوالی راتون مین سے درمیانی رات (اٹھائیسوین) کو سورج گرہن لگیگا - گواہ پیش ہو چکے - مگر مدعی نہ آیا -

ہفتم - شرح عقائد نسفی تمہاری معتبر کتاب مین من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیۃ - امام کے معنے وہی جو جاعلک للناس اماما مین ہین نہ کہ من گھڑت - جو مر گیا اس حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا -

رپورٹ جلسہ قادیان در خیر خواہی گورنمنٹ

(جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار مین شائع کی جاچکی ہے)

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے قادیان مین ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایما اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا اس جلسہ کی غرض و غائیت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی مین ہمکو اور دوسرے لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرادی گئی تھی۔ جلسہ مین آریون کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہین ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہوئی ہوئی ہے اور انہون نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی مین ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کرین یا احمق اتنا نہین سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہین جنکو وہ شمار نہین کرسکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہین اٹھا سکتے۔ جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

ایک نہائت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدائیت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جس مین پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہائت مفید مشورہ دیا جاویگا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریرین ہون گی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ مین شریک ہو جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن مین ہوگا

المشتھر

مولوی محمد علی ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہوکر بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہوچکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے مین ضروری سمجھتا ہون کہ اس کے لئے ایک میر مجلس بنایا جاوے۔ صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیون موزون میر مجلس ہین؟ یہ ظاہر امر ہے آپکے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہین چنانچہ آپکے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضےٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی مین پچاس گھوڑے اور سوار بھیجکر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیر خواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپکے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہین انہون نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہین ملتی۔ برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانون کو یہی تعلیم دے رہے ہین اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدائیت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت مین صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہون اور سکرٹری کے لئے مین حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام پیش کرتا ہون مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہین ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا نیابتی جلسہ ہو موزون سکرٹری ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاوین گی۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور راقم (ایڈیٹر بدر) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ مین اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کرچکے ہین اور اشتہار مین بھی آپ پڑھ چکے ہین مین اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتین بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہون۔

تھوڑے دنون سے پنجاب اور ہند مین ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت مین کوئی ہمدردی نہین، ہمدردی کے رنگ مین خیالات بد پھیلا رہے ہین اور اس طرح پر ہی نہین کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش مین ڈالتے ہین بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ مین ڈال رہے ہین۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیون سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بدآتاً فاناً بجلی کی طرح پنجاب مین پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہرون مین خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی۔ کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہائت قابلیت کے ساتھ قرین انصاف پہلوؤن کی بناء پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہوگیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہان تک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہوسکتا ہے۔ ہندؤن سے ہوئی ہے اور ان کے گھرون مین ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہوکر بعض کم فہم مسلمانون نے بھی انکی ہان مین ہان ملائی۔ مگر عام طور پر مسلمانون نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے۔ اگر بعض بے خبر مسلمان اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی مین نہین۔

آجکل راولپنڈی، لاہور، امرتسر مین یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا راولپنڈی مین ان شورہ پشت لوگون نے انگریزون پر حملے کئے اور لیڈیون کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیان کرکے انہون نے ظاہر کردیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہین۔

اس قسم کی شرارتون اور خباثتون سے مسلمانون کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہین اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہین تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ

بغاوت اور فساد کے طریقون سے بچتے رہین

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہین کرسکتا کہ وہ اپنی

www.aaiil.org

محسن امن پسند۔ علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ مین باغیانہ خیالات رکھے۔ عقل اور بغاوت ایک سر مین جمع نہین ہو سکتے۔

ہم مسلمانون کو ہی نہین گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو بھی مشورہ اور اصلاح دیتے ہین کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکالدے۔ ہندوؤن کے تو ہم ذمہ وار نہین ہو سکتے۔ ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانون کو عموماً اور احمدیون کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسون اور تحریکون سے ہمیشہ بیزار رہے ہین۔ کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکون مین شامل نہین ہوا اور نہ ہو گا۔ بہرحال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہے کہ وہ الگ رہے۔

ان فسادات کے اسباب اور جڑ کچھ بھی ہون مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگون کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے۔ مین نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور مین حیران ہون کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیون قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزون کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزون کو ردی مین پھینک دو۔ تو مین حیران ہون کہ کام کس طرح چل سکیگا۔

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی مین ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے۔ پھر یہ ہوگا کہ پنجاب مین ہندوستان کے دوسرے حصون کی اشیاء منع ہین۔ پھر پنجاب کے ایک ضلع مین دوسرے ضلع کی چیزین بند کی جاوین اور اسی طرح ایک گاؤن کی چیزین دوسرے گاؤن مین نہ جائین یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ مین نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہو جانے گا اور انسان مصیبت کے منہ مین دھکیلا جاوے گا۔ بہت سی حاجتین ایسی ہون گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہون گی۔ مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھا سکے گا کہ وہ سودیشی نہ ہون گی۔ پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کرکے اور اس کی حمایت کرکے انسان ہرگز ترقی نہین کر سکتا اور اس کے خیالات مین اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہین ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندون کے ساتھ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے۔ تمام دنیاوی ترقیان اس امر پر منحصر ہین۔ کہ ہر قسم کی صنعتون اور حرفتون سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہون ان سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے۔ دینی طور پر مین دیکھتا ہون کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہین پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے۔

دیکھنا چاہیئے کہ انگریزون کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے۔ امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی اندھیر۔ ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے۔

سکھا شاہی مین جان و مال ہر وقت خطرہ مین تھے اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا۔ اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی۔ مین کہان تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کرون جو مسلمانون پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمان بلکہ تمام رعایا ان دکھون مین مبتلا تھی۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قومون کی دستگیری کی۔ انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قومون کو یکسان مذہبی آزادی عطا کی۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہین ہم انکو بیان نہین کر سکتے۔ پھر یہ کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جاوے اور جہلاء کو اکسایا جاوے۔ مسلمانون خصوصاً احمدیون پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہین وہ سب جانتے ہین۔ اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلارک کا مقدمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولون کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہین ہے ایسی باتون کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہین ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان مین فرق نہین رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہین رکھتی۔ باوجود ان احسانون کے یہ کیسی نمک حرامی ہے کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کی خلاف کرین۔

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے۔ اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو اور مین دعوے سے کہہ سکتا ہون کہ کبھی کوئی پیش نہین کر سکتا۔

مین سچ سچ کہتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانون کے ساتھ یکسان سلوک ہو۔ اور وہ جن مصائب اور مشکلات مین مبتلا تھے ان سے انہین رہائی ملی اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک مین عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذّب اور تعلیمیافتہ قرار دے رہے ہین۔ اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیان کر رہے ہین اور پھر اس کی مخالفت یہی نہین کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ هل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھکر کیا ظلم ہو۔

بار بار مین یہ لفظ کہنے پر مجبور ہون کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کرین کہ کیا وہ ترقی جو انہون نے کی ہے اور جس روز سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہین دوسری جگہ میسر آ سکتے ہین؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھینگے کہ ہرگز نہین۔

مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی اسلامی سلطنت مین بھی انہین یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہین آ سکتے۔ احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبداللطیف اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہین سکتے۔ جو سرزمین کابل مین نہایت

www.aaiil.org

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے ایسا کونسا جرم کیا تہا جس کی پاداش دکہہ اور تکلیف کے ساتہہ جانستانی ہو؟ کوئی نہین۔ ان کا جرم اگر تہا تو فقط اتنا تہا کہ وہ **مرزا صاحب کے مرید تہے**۔ اور پہر ان کا جرم یہ تہا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیرون کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تہے جو انہون نے سمجہی ہوئی تہی اور بتاتے تہے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتہہ ہی وہ ظاہر کرتے تہے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہین ہے جو آکر کشت و خون کریگا۔ اور انگریزون سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تہے پہر اس جرم اور اختلاف مین سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تہا۔ ایسی حالت مین صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل مین ترقی کر سکتے ہو؟ کبہی نہین۔

ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بہی بڑہ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم یہان نہ ہوتے تو ہم بہی قتل کئے جاتے خود ہماری مسلمان بہائیون نے ہم پر قتل کے فتوے دئے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتون کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہ ہوتے تو وہ کیا کچہہ نہ کر گذرتے اس لئے مین بلا تکلف یہہ کہتا ہون کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکہا۔ جس نے ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکہا اور ہم کو اپنے ایمان و مذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت و پناہ ہے اگر ہمنے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہین دی مین ایک بات اور کہتا ہون۔ اسے خوب یاد رکہو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بہی **غضب الٰہی** ہین۔ لوگون نے گورنمنٹ کی قدر نہین کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگون کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سدہر جاوین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہین تاکہ ہر ایک دل کو پاک و صاف کرین اور کجیون کو دور کرین۔ اسی طرح پر یہ عذاب بہی آیا ہے۔ تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ کہ اس عذاب سے تمہین نجات ملے۔ اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بہی یہ شورشین ناپسند اور مکروہ ہین اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلون کو صاف کرو۔ اسی پر مین اپنے مضمون کو ختم کرتا ہون۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

بُت پرست شکر گذار نہین ہو سکتا

(خلاصہ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یکفهم انا انزلنا علیك الکتب یتلی علیهم۔ ان فی ذلك لرحمة وذکری لقوم یومنون (۲۱-۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ کیا کافی نہین کہ خدا تعالیٰ نے ایک کتاب بہیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہے اور اس مین نصیحت کی باتین ہین اس پاک کتاب مین اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے فرماتا ہے۔ یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو۔ اس آیت شریف مین سب سے اول خدا کی اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے۔ حی اور قیوم خدا ہے ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہے۔ روحون کا خالق بہی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے۔ ہمارا فرض ہے اس کی اطاعت کرین اس کے صفات سے آگاہی حاصل کرین۔ پہر اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہم پر فرض ہے جس کی اطاعت ہمکو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم۔ واللہ غفور الرحیم (۳-۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اطاعت کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے خدا تمہارے گناہون کو بخشے گا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہین اولی الامر مین بادشاہ وقت ہے۔ پہر صوبہ کا حاکم ہے پہر شہر کا افسر ہے۔ پہر نمبردار ہے پہر محلہ کا چودہری ہے۔ غرض انتظامی معاملات مین سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے۔ بعض لوگ اس آیت کے معنون مین لفظ منکم پر اٹکے ہین کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم مین سے کیا معنے صرف مسلمانون مین سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو۔

لیکن یہ بات درست نہین کیونکہ منکم کی مثالین اور بہی قرآن شریف مین موجود ہین جیسا کہ دوزخ والون کو کہا جائے گا۔ اَلَمْ یَاتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ۔ کیا تمہارے پاس تم مین سے رُسول نہین آئے تہے۔ اس مین کفار کو کہا گیا کہ رسول تم مین سے آئے۔ ظاہر ہے کہ وہ کافر تہے اور یہ مومن تو رسول کافرون مین سے کسطرح ہوئے۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ مین تہے ان کے ملک مین تہے اور ان کی طرف رسول ہو کر آئے تہے اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات مین سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانون کو آئیندہ زمانہ مین ایسا واقعات پیش آنے تہے کہ وہ عیسائیون کے زیر حکومت رہین گے اسواسطے ابتدائے زمانہ نبوی مین بہی اس کی نظیر قائم کی گئی تہی کہ مسلمانون کو عیسائیون کی ماتحتی مین کس طرح رہنا چاہیئے۔ ابتدائے اسلام کے زمانہ مین جب کہ کفار نے مسلمانون کو عرب مین دکہہ دینا شروع کیا تو آن حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ مین چلے جاو چنانچہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے پاس آپکے صحابہ کو بہت امن ملا مسلمانون کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کیطرف قرآن شریف کی یہ آیت بہی راہنمائی کرتی ہے وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰی۔ اور تو ضروری نصارے کو مومنون کے ساتہہ مودت کرنے مین دوسرے لوگون سے بڑہکر پائے گا۔

اس ملک کے ہندوؤن نے خدا تعالےٰ کے اس فضل و احسان کا شکریہ ادا نہین کیا جو کہ آئیہ کریمہ وتری الفلك مواخر فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون جہازون کی آمد و رفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا اور اس سے کیا تجارت مین اور کیا ساہوکارہ مین اور کیا زراعت مین اور کیا ملازمت مین سب سے زیادہ فایدہ ہندوؤن نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہون نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچہہ امید بہی نہین ہو سکتی کیونکہ جو مشرک اپنے حقیقی محسن خالق مالک رب کو چہوڑ کر ایک پتہر کے آگے سر جہکاتا ہے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتہہ دیکہے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

www.aaiil.org

احسانات کے مقابلہ مین انسان کے احسان ہی کیا ہوسکتے ہین وہ جس نے خدا کے ساتھہ ہی بغاوت کی ہو وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتھہ کب نیک سلوک کریگا خدا تعالیٰ کے حضور اس ناشکر گزاری مین ہندو لوگ جو حصہ لے رہے ہین وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہین کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہین کہ نہ ہماری رُوح کا وہ خالق ہے اور نہ ہماری جسم کے مادہ کا وہ خالق ہے پھر زمانہ کو بھی خدا کا مخلوق نہین مانتے یہ کس قدر ناشکری ہے جو ان لوگون سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریون کو جو آرام اور فائدہ حاصل ہوا ہے زراعت مین اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات ہے ایک دفعہ مینز دریافت کیا تو معلوم ہُوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جائیداد ہر سال مسلمانون کے ہاتھہ سے نکل کر ہندوؤن کے ہاتھہ مین چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت مین دیکھو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوؤن کے قبضہ مین ہین اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلرکی مین بھی حتی الوسع رہنے دین۔ ہان دفاتر کے چپڑاسی اور فراش مسلمان رکھہ لئے جاتے ہین۔ پھر مقدمات مین مسلمانون اور بالخصوص احمدیون کے ساتھہ ہندو مجسٹریٹون کا جو سلوک ہے وہ چندولعل اور آتما رام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بھی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز مین فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگون نے دو سال تک گورداسپور کی آمد و رفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپکے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ مین ایک یادگار رہے گی غرض ہماری لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑھکر ہے نہین اور اس کے شکریہ مین ہمارے امام نے جو تحریرین آجتک شائع کی ہین ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

ازان بعد قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑھی جو گذشتہ اخبار مین درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر بدر) نے ایک مضمون پڑھا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ مین درج کیا گیا ہے اور مضمون پڑھکر پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قائم ہُوا ہے ان لوگون کے طرز اور چلن کو نہائت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے قول و فعل سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کیخاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے انپر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر مین قائم ہُوا ہے اور ہندوستان بھر مین احمدیہ فرقہ کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدون کے ساتھہ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری مین ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشار اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند مین ہر جگہ آئندہ بھی انشاءاللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولیوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کیے۔

دوسرا ریزولیوشن ۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیون کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشار اور ہدایت ہے) آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسون اور مجمعون سے جنمین گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے ابتک الگ ہین الگ رہین اور انمین ہرگز شامل نہون اور نہائت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتھہ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جو مدد دیسکتے ہین دینے کو ہر وقت آمادہ رہین۔

تیسرا ریزولیوشن ۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتھا ریزولیوشن۔ اس جلسہ کی روئیداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات مین اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کیخدمت مین ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

پانچوان ریزولیوشن ۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور دفع شورش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے۔

یہہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہُوا اور ۱۳۔ مئی ۱۹۰۷ء۔ کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔

آمد تحائف

وحی الٰہی یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق اور یَاْتُوْن مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق ۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جبکہ قادیان مین آپکے پاس نہ کوئی آتا تھا اور نہ کچھہ لاتا تھا اس وحی کے نزول کو آج تیس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے اور اس کے بعد ہزارہا انسان دور دور ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیون کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہین۔ لیکن یکم مئی ۱۹۰۷ء کے تازہ الہام یَاْتِیْکَ تَحَائِفُ کَثِیْرَۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام مین خاص طور پر اس کا ظہور ہونیوالا ہے اسواسطے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ کچھہ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار مین جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت مین ایسے طور سے پہنچتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہین ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک مین کوئی شے بھیجدیتے ہین اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہین لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تھا کھولا تو اس مین سونے کی ایک انگوٹھی تھی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہین ہوا اور بعض دوست یہان آتے ہین اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہین کبھی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبھی نہین ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نبہانا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ وحی الٰہی کی عظمت کے اظہار مین چند واقعات کچھہ عرصہ تک انشاءاللہ لکھے جائینگے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب **عبد المجید خان** افسر بگھی خانہ کپورتھلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہون نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کیا ہے۔ خان صاحب اپنی علاقہ سے نہائت محنت اور تلاش کے بعد ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ ۱۰۰ روپیہ ہے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور مین لائے ہین حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لینے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیت سے مین لایا ہون خان صاحب اپنے مرحوم والد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبت مین گداز اور سچے مخلص ہین۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص مین برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو تحائف آمون کے ہین جو صالح پور کٹک سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہین اور دونون بلٹیان پہنچ گئی ہین۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر دے۔

ایک ہر دلعزیز ڈاکٹر اُستاد

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے بسبب علالت طبع چھہ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بسبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شاید اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتون کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہون پر واپس نہین بھیجے جایا کرتے آگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش مین ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس مین سنہری چھپا ہوا ایڈریس خوبصورت فریم مین رکھہ کر خلیفہ صاحب کی خدمت مین ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھہ ایک سفید پتھر کا بنا ہوا روضہ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر آگرہ کیواسطے ایک یادگار اُن کے پاس رہے گی۔ اپنے ایڈریس مین طلباء نے ان باتون کا خصوصیت کے ساتھہ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردون کو سبق دینے کیوقت نہائت محنت اور تحمل کے ساتھہ ہر ایک بات طلباء کے ذہن نشین کراتے تھے اور کیا مدرسہ کے کمرون مین اور کیا اُس کے باہر ان کے ساتھہ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کی بہت سی خوبیون کو یاد کر کے طلباء نے اس ایڈریس مین ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خدا تعالیٰ کیطرف سے نزول برکات کی دعا کر کے اپنے ایڈریس کو ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب مین جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگردون کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ مینے جو کچھہ کیا ہے وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک ان لفظون مین بیان کر کے کہ شاگرد اُستاد کے ساتھہ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیٹا باپ سے۔ پروفیسرون اور اسٹوڈنٹون کے واسطے مفید اصول کی بنیاد رکھی اس جدائی کے بیان مین انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنے شاگردون کے واسطے خالی از سبق آموزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک مین علمی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہائت ضروری مسئلہ کی طرف اپنے طلباء کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھہ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمین اس امر کی خاص خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے معزز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگذاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہہ ہر دلعزیز ہین اور ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمادے اور دینی و دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

عیسائیون کا پیارا لال بجھکڑ

بنولی کا عیسائی اخبار حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر تمسخر اڑاتا ہوا حضرت لال بجھکڑ کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ طاعون سزا ہے۔ پھر الہام ہوا میرے مریدون مین سے کوئی طاعون سے نہین مریگا پھر الہام ہوا کہ قادیان مین طاعون نہ ہوگا۔ جہان تک ہمین معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مُرید طاعون سے نہ مریگا۔ یا قادیان مین طاعون کبھی نہ آئے گا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہوا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویسون کی تقلید مین جھوٹی باتون کے لکھنے مین اگر مشق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اُس کو زبردستی روک نہین سکتے۔ البتہ پادریون کے کان کھولنے کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو تھین یہ وعدہ دیکر روپوش ہو گیا کہ ابھی یہ پشت گذر نہ جائے گی کہ مین واپس آؤنگا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تیس ۳۰ روپے کی ناچیز رقم کے لالچ مین اُسے پھانسی دلانے والے کو جلال کے بارہوین تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس مین مریدون کو کپڑے بیچکر تلوارین خرید کرنے کا حکم دیتا پھرا اور بالآخر دو چار سپاہیون کے ہاتھون صلیب پر چڑہایا گیا اس کو لال بجھکڑ کہنا چاہیئے یا سیاہ بجھکڑ؟ کاش کہ کالے عیسائی کچھہ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گوردن کا نام بھی بدنام نہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرمائی

ہمین یہ بات سُنکر بہت افسوس ہوا کہ گورنمنٹ نظام مین ۴۳ ہزار روپیہ سالانہ عیسائی گرجون اور واعظون کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہان سے کوئی واعظ مقرر نہین۔

بدنام کنندہ اہل حدیث

امرتسر کا اخبار ار ورٹائز گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار المحدیث نے امرتسر مین کسی شانتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لیکچر دینے کی خبر غلط شائع کی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ المحدیث کہلا کر بدنام کنندہ نکو نامے چند کے مصداق بنتے ہین چہ اسواسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام وہابی بھی کہتے ہین) کی تعداد مسلمانون مین باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

نغمہ سرائی عندلیب گلشن بنو سید بشیر الدین

محمود احمد

یون الگ جب تیرے ویران مین جو چھوڑا ہمکو
نہین معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو

کل تلک تو یہ نہ چھوڑے گا کہین کا ہمکو
آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو

ہے خدا کے کرمون پر ہی بھروسہ ہمکو
نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعویٰ ہم کو

دور اُلفت مین مزا آتا ہے ایسا ہمکو
کہ شفایابی کی خواہش نہین اصلا ہم کو

تجھہ پہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے
رشتۂ وحدتِ اُلفت مین ہے باندھا ہم کو

اپنا چہرہ کہین دکھلاؤ وہ ربّ العزت
مدتون سے ہے یہی دل مین تمنا ہم کو

گالیان دشمن دین ہم کو جو دیتے مین تو دین
کام لین صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو

کچھہ نہین فکر لگائی ہے خدا سے جب لو
گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہمسکو

ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو تجھہ سے
ہے ہمیشہ سے یہ اُس یار کا ایما ہم کو

زخم دل زخم جگر بنتے مین کہل کہل کر کیون
حالتِ قوم پر آتا ہے جو رونا ہم کو

کہین موسیٰ کی طرح مشرمین بیتاب نہ ہون
جگ سلا ہے اسی دنیا مین تو ڈر کا ہم کو

ایک دم کے لئے بھی یاد سے اُترے کیون تو
کہان معشوق ملیگا کوئی تجھہ سا ہم کو

تجھہ پہ ہم کیون نہ فدا ہون اے مری پیارے کہ ہے تو
دولت و آبرو و جان سے پیارا ہم کو

آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے
سخت لگتا ہے بُرا کبر کا پُتلا ہم کو

دشمن دین درندون سے ہین بڑہکر خونخوار
چھوڑ یو مت میرے مولا کبھی تنہا ہم کو

دیکھہ کر حالت دین خون ہوا جاتا ہے دل بھی
مر ہی جائین جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو

دل مین آ آکے تیری یاد نے پیارے خدا
بارہا پہرون تلک خون رلایا ہمسکو

چونکہ توحید پہ ہے زور دیا ہمنے آج
اپنے بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہمسکو

حق کو کڑوا ہی بتلاتے چلے آئی مین لوگ
یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو

جوش اُلفت مین یہ لکھی ہے غزل اے محمود
کچھہ ستائش کی تمنا نہین اصلا ہم کو

www.aaiil.org

دجال کا گدہا

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ صاحبان مین سے کسی نے شاید اس بات کو نوٹس نہین کیا کہ آجکل جو ریلوے انجن ایجاد ہوئے ہین اور جو عموماً ڈاک گاڑیون اور مسافر گاڑیون کے ساتھہ چلتے ہین۔ ان کی آواز ہو بہو گدہے کی طرح ہے اس مین بہی ضرور خدا کی حکمت تہی کہ عقل کے اندہون کو صاف طور پر خر دجال کا مطلب سمجہا دیا جاتا۔ جن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایک گدہا بجنسہٖ آئیگا اور لاکہون من انسان اور بوجہہ اٹہائیگا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس گدہے کی تو اب صاف تشریح ہوگئی ہے اور دجال نے حال ہی مین ایسا گدہا بنا کر بہیجدیا۔ جو ہزارون لاکہون انسان ایک ہفتہ مین کہین سے کہین پہونچا دیتا ہے بشرطیکہ اسکو پوری تیزی سے چلایا جاوے۔

نیاز مند۔ سلطان جہان

خوشی کے اظہار کا نمونہ

مکرمی مخدومی مفتی صاحب سلمہٗ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتاریخ ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہان مولود مسعود عطا فرمایا۔ جس کے حق مین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرائی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین اور عالم باعمل بناوے اور عمر دراز عطا فرماوے اور آن حضرت اقدس مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبد الحق رکہا۔

دیگر مولود مسعود کی چالیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی حقانیت و صداقت مین ڈوئی کاذب الیاس و الٰہی بخش کاذب موسےٰ کی موت اور پنڈت سومراج و اچہر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار فرمایا اور ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء والی پیشگوئی کو اس کے پورے لفظون مین پورا کیا اور شلج والی پیشگوئی کا کئی طرح اختتام فرمایا۔ جو لوگون کی طمانیت و سکینت قلب کے واسطے روشن نشان ہین اس خوشی مین خاکسار نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ کے واسطے تاحیات خود مبلغ للعہ سالانہ دئیے ہین لہذا آنمکرم اس عریضہ کو اپنے اخبار گوہربار مین اشاعت فرمادین تاکہ کوئی اور صاحب بہی اس نیک نمونہ سے مستفید ہون۔

خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدوملی ضلع سیالکوٹ

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :: حامداً و مصلیاً

الحمد للہ الذی اتانا الذکر الحکیم و من علینا بہدایت الصراط المستقیم و القی فی روحنا مایطمئن بہ روعنا و نصلی صلوات علےٰ سیدنا المرسلین و نسلم تسلیمات علی خاتم النبین و علی الہ الطاہرین الزاہرین و علی خلفائہ الراشدین المہدیین الی یوم الدین۔

امابعد طالبان حق اور جویندگان نجات دارین پر واضح و لائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المہدیین المسیح الموعود و المہدی المعہود حجۃ اللہ علی العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً من القادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الرحمٰن ۱۵۔ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان مین بحسن سعی ناظم مطبع طبع ہوکر فیض رسان عالمیان جو طالبان نجات دارین ہین ہوئی۔ والحمد للہ اس کتاب مین صدہا وہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہین جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہوجاتی ہے اور پہر یہ نشانات وہ ہین جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتھہ پر واقع ہوئے ہین جن کی شہرت تمام دنیا مین واقع ہوچکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات مین متمنیانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی مین کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالےٰ نے جمع نہیں فرمائی وللہ الحمد اگر کسی کو دعوی ہو تو اپنے دعوے کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے وانّی لہ ذالک۔ معہذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہین بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھہ پر اللہ تعالےٰ نے صادر فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرما رہا ہے۔ علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور معارف اس کتاب مین ایسے بیان فرمائے گئے ہین کہ جن سے ناظرین واقف ہوکر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی آلہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کرسکین گے۔ اور حقیقت وحی آلہی کی اسے معلوم ہوجاوے گی کہ پہر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دہوکہ مین نہین آوینگے والتوفیق من اللہ تعالےٰ کتاب موصوف قریباً ۶۰۰ صفحہ پر نہائت خوش خط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ ہے۔ اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح و بلیغ مین بہی جمع کیا گیا ہے جو بطور رسالہ جداگانہ کے بہی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر و بغداد وغیرہا ملکون مین جن مین زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب مین حاصل ہو جاوے۔ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

کتاب چہپکر طیار ہوگئی ہے اور جلدین ہورہی ہین۔ مجلد ہوکر فروخت ہوگی۔ قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین کے) بلحاظ اس خرچ کے بہی جو اس کی لکہائی چہپائی کاغذ وغیرہ پر ہوچکا ہے معمولی ہے۔ درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے۔ بعض غلطی سے دفتر بدر مین درخواست بہیجدیتے ہین اور اسی خط مین دفتر بدر کے متعلق مین کچہہ باتین لکہدیتے ہین جس سے تعمیل مین نہ صرف دقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر مین بعد تعمیل بہیجا جانے کے سبب دیر بہی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات خط ضائع بہی ہوجاتے ہین اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستین بنام محافظ کتبخانہ حضرت ہون اور اس خط مین اور کوئی بات درج نہو۔ والسلام

المفتی

۶۹۔ غسال کے پیچہے نماز۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائیز ہے۔ فرمایا یہ سوال بے معنی ہے۔ غسال ہونا کوئی گناہ نہین۔ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکوکار عالم باعمل ہو۔ اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہین جو امامت سے روک سکے۔

www.aaiil.org

رسید زر

۱۶۱۴ حکیم علی احمد صاحب ے ر
۱۵۴۸ احمد نور صاحب عہ ر
۱۶۰۷ اللہ دوایا صاحب ے ر
۵۸۹ نور دین صاحب ے ر
۱۱۴۷ ماسٹر عبد الحق صاحب ے
۱۶۱۷ قادر بخش صاحب ۶
۱۶۲۰ قطب شاہ صاحب ے ر
۳۸۷ تاج محمود صاحب عا
۱۵۵۲ بابو نظام الدین صاحب عہ ر
۱۹۶ قاضی فضل الٰہی صاحب ے ر
۲۱ حکیم شاہنواز صاحب ے ر
۱۶۰ چودہری حسین بخش صاحب ے ر
۱۳۹۴ بابو محمد اسحٰق صاحب ے ر
۱۶۱۰ سردار خان صاحب عہ ر
۱۵۹۲ سرفراز خان صاحب ۶ ر
۱۱۴۳ مدد علی صاحب ے ر

سلسلہ حصہ کے نئے ممبر

محمد دین صاحب چک ۱۱ دہیر کہ نہر جہلم
نظام الدین صاحب " " "
سید محمد صاحب " " "
احمد خان صاحب " " "
میاں بختیار صاحب " " "
غلام محمد صاحب " " "
رحیم بخش صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
علی محمد صاحب " " "
غلام محمد خان صاحب " " "
رحمت ولد چانن چھمٹ (لودیانہ)
محمد بخش صاحب " " "
نور بخش صاحب " " "
کرم بخش صاحب " " "
میاں بوٹا " " "
کمال الدین صاحب " " "
رحمت " " "
نبو " " "

نتھو چھمٹ لودیانہ
مولا بخش " " "
کیسر " " "
کرم بخش صاحب " " "
برکت علی صاحب " " "
فتح محمد صاحب " " "
ابراہیم " " "
نوجا " " "
محمد اکبر صاحب " " "
مولا بخش " " "
قاسم " " "
لہر خان صاحب نمبردار
چک جتا ضلع سیالکوٹ
محمد شاہ چک اسکندر کہاریان
تاج بی بی " " "
زینب بی بی " " "
زینب زوجہ عبد اللہ " " "
منشی ابراہیم صاحب سوہل خورد
ضلع گجرات
فضل داد صاحب دہوال ضلع
گجرات
مسمات حاکم بی بی اہلیہ حکیم
احمد الدین صاحب نقلنویس
کچہری سیالکوٹ
مسمات عائشہ بی بی دختر حکیم
احمد الدین صاحب سیالکوٹ
چودہری اللہ داد صاحب سیالکوٹ
احمد خان صاحب " "
رحمت خان " "
محمد " " "
ہاشم " " "
میاں خان " " "
عائشہ بی بی " " "
رابعہ بی بی " " "
سرداران بی بی " " "
حسین بی بی " " "
اہلیہ اللہ داد صاحب " "

ولی داد صاحب پٹیالہ ساہبان گجرات
کرم داد صاحب " " "
حشمت بی بی والدہ ولی داد
صاحب پٹیالہ ساہبان گجرات
کرم بی بی زوجہ ولی داد صاحب
بہشت بی بی زوجہ احمد جان
نواب پسر احمد خان صاحب
پٹیالہ ساہبان گوجرات
عمر بی بی دختر حسین بخش صاحب
پٹیالہ ساہبان گوجرات
سلطان علی صاحب
دہوا ضلع گوجرات
عصمت اللہ صاحب دلاور شن ...
صاحب گڑھ کہو ہار گجرانوالہ
غلام محمد صاحب تخت ہزارہ
شاہ پور
غلام جیلانی صاحب سر وعہ ہوشیارپور
لیکڑ خان صاحب " "
گلاب " " "
چودہری ارڑا صاحب ملہچہٹ
سیالکوٹ
حسین بخش " " "
سدا " " "
ابراہیم " " "
کرم الدین صاحب اورسیر ڈاک لائین
ریاست جموں
مسمات فاطمہ بی بی اہلیہ ابراہیم
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
مسمات عمر بی بی زوجہ نظام الدین
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
محبوب علی پسر رحمت علی
شاہ صاحب خانپور سرہند
مسمات رحمت بانو دد الیال
جہلم
اللہ دتا۔ اورجہ۔ بھیرہ شاہپور
مسمات طالع بی بی " " "
اہلیہ خدا بخش " "

بابو عطا محمد صاحب بدو ملی
احسان الٰہی صاحب قریشی
مٹھو بہائیکی ۔ گوجرانوالہ
اللہ داد صاحب پٹواری حلقہ
لوہاسدہا۔ تحصیل و ضلع گجرات
مسمات زیب النساء بنت
سید قاسم علی صاحب محلہ
ڈی ڈاپ بھیرا پچ
نبی بخش صاحب سروعہ ہوشیارپور
عبد العزیز " " "
لیکڑ " " "
ولایت خان " " "
غلام جیلانی " " "
راجولی کنسٹبل ۲۹۲ کہوہار
ضلع گوجرات
میاں دین صاحب لوہار
بھیرہ ۔ شاہپور
مسمات رحم بی بی مدرسہ زنانہ چونڈہ سیالکوٹ
مسمات حسین بی بی " " "
مسمات جان بی بی " " "
مسمات عمر بی بی " " "
میاں صدر الدین صاحب لقا پور سیالکوٹ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " "
منشی محبوب عالم صاحب " "
حیات بی بی " " "
کرم الٰہی صاحب " "
بیگم بی بی " " "
محمد حسین صاحب ولد کرم الدین
صاحب چنگا بنگیال گوجر خان
سندہی خان صاحب سروعہ ہوشیارپور
قاضی برکت علی صاحب کمہیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ
لطیف علاقہ کسک مکیکہ نمک ضلع جہلم
دراجہ " " "
حبیب " " "
پناہ بی بی " " "
وارث " " "

جلال علاقہ کسک مکیکہ نمک جہلم
مہری " " "
سرداران " " "
بابو " " "
شریف " " "
مسمات سرداران بی بی " "
فتح بی بی " " "
مسمات رکھی " " "
مسمات صوبان " " "
محمد دین صاحب " " "
امام الدین صاحب گھوکھر کرٹیانوالہ
ضلع گجرات
منشی اللہ دتا صاحب بانگہ
حافظ آباد گوجرانوالہ
امام الدین صاحب معہ اہل بیت
نتو کے رعیہ سیالکوٹ
غلام فرید صاحب سکار گورداسپور
مسمات اللہ جوائی والدہ
غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودھا نہر جہلم
مسمات رسول بی بی " "
مسمات محمد بی بی " "
مسمات حسن بی بی " "
مسمات بیگم بی بی " "
مسمات عائشہ بی بی " "
ظفر اللہ خان فرزند عبد اللہ خان
صاحب بہلول پور لائل پور
راز ماں بی بی " "
میاں حسن محمد صاحب یادگار
چک ۸۴ شاہ پور
اہلیہ میاں حسن محمد صاحب
حسین بخش صاحب ملوہیرت
ضلع سیالکوٹ
عبد الرحمان صاحب قصاب
صدر بازار نوشہرہ
مسمات سبرائی بنت ممند
علی پور پہنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بہاگن بنت حکیم

علی پور پہنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بخت بہری " " "
امام الدین واتہ زید کا سیالکوٹ
دولت بی بی " " "
عائشہ بی بی " " "
عبد العزیز صاحب رنگریز
کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر
محمد دین صاحب سید غلام شاہ
لورنگ گجرات
محمد دین صاحب لورنگ گجرات
شمس الدین صاحب " "
نادر علی شاہ صاحب سب جسٹرار
چکوال
عبد اللہ و غلام حسن
پسران غلام حامی
مسمات حسین بی بی
مسمات طالع بی بی
برکت بی بی
فضل حسین
اہلیہ ... دیان صاحب ٹرینڈ ماسٹر
اسلامیہ سکول امرتسر
عبد الرحمن صاحب " "
عبد الکریم صاحب " "
غلام رسول صاحب طالب علم
شادیوال گوجرات
نیر وز خان صاحب نمبردار ...
میاں عبد الحکیم صاحب سوال
تریٹے مردان
احمد بیگ صاحب کرٹیانوالہ
ضلع گجرات
احمد خان صاحب پٹواری
حلقہ بھمبر ریاست جموں
علی محمد صاحب
مسمات بانی
احمد
شریف
جان محمد صاحب ساکن قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد صہ ۔ درثمین مجلد ۸ ر غیر مجلد ۲ ر ہو گی خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پر زور بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۔ لغات القرآن ہر دو حصّہ ایکبار ارسالکرو)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے ۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گراں نہیں ۔ قیمت ار

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ ۔ اس میں سارا زور اسلام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱ ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ ر

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲ ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہیں مینجر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چہپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرمادیں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرمادیں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ ر آمین دعا از من واز جملہ جہان آمین باد ۔

المشتہر
عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجہو ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجہے خود ان کے ساتہہ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جائیگی اور یہ فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکہتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کسی مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم پر ہوگا ۔ ایڈیٹر

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوبیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچہا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں عمر ۴۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچہی ہے اس کے پہلے کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجہہ سے ہو ۔ اکمل آف گوبیکی از قادیان

مباحثات نور الدین یہ کتاب اسم بامسمیٰ نہایت ہی جو حکیم الامۃ کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں نے شاہی درباروں میں لیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) سے کرنے پڑے قیمت قریباً عہ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کریں تو انکو محصول معاف ہے
سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن) تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام ار
عیسائی مذہب کی حقیقت ۔ سکہہ و مسلم کا لیکچر ۔
انگریزی ترجمہ براہمل وانرس ۔ یہ رسالہ ماضی اور مضارع حال وغیرہ چہلقواعد اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوئی ہے جس سالک کی مدد سے لڑکوں نے ایک سال میں دو جماعتوں کا کام کر لیا ۔

المشتہر ماسٹر عبد الرحمان از قادیان

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

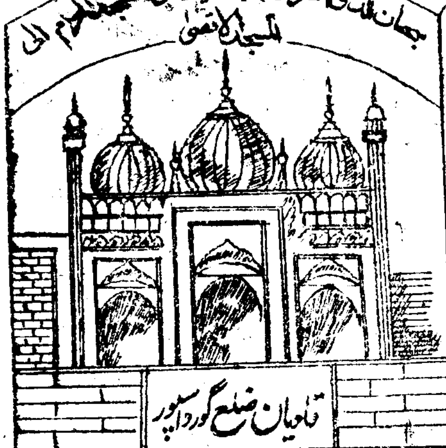

بدر

BADR — QADIAN

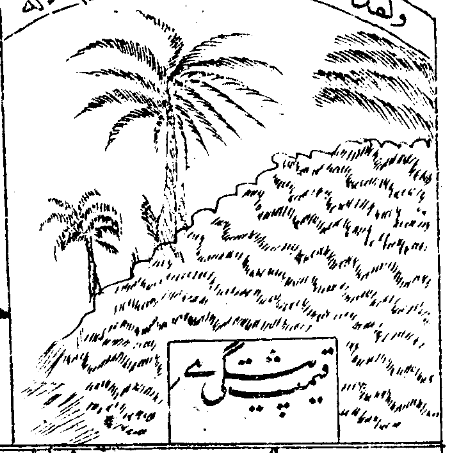

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان   رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸   آن مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی   ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ   دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶ — قادیان مین ۶/۴ — فی پرچہ ۲ر

نمبر ۲۲ — گورنمنٹ ۳۰ — ازلیقہ للعہ

شرح قیمت اخبار بدر

معاونین درجہ اول جنکو عام اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — ۵ر

معاونین درجہ دوم جنکو عام پرکسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

علم قیمت پیشگی — ے ر

مابعد — للعہ

فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے انکے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔ رسیدیں اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

مینجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قسم بعدی اتان مالیجاب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکران مستحق لعنت است
منکران مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست
تر دما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف ندیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ہر بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ بار ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں

(۱)

عزیز الدین

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پگٹ مسیح پگٹ جس کے متعلق حضرت کی پیشگوئی سے احباب آگاہ ہیں وہ اپنے مکان میں چھپا ہوا رہتا ہے کسی سے ملنا جلنا گناہ خیال کرتا ہے۔ گذشتہ ڈاک ولایت میں ایک اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی حیلہ بہانہ سے اسکے مکان کے اندر داخل ہوا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ پگٹ کے پاس بہت سی عورتیں رہتی ہیں جو کہ اس کی مُرید ہیں اور مرد بہت کم ہیں۔ کھانا وہ اکیلا ہی کھاتا ہے اور اُن عورتوں میں سے باری باری اس کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں صاحب اخبار لکھتا ہے کہ چونکہ پگٹ مسیح ہے اس واسطے ضروری ہے کہ اسکے ساتھ عورتیں رہا کریں جیسا کہ پہلے مسیح کے ساتھ رہا کرتی تھیں لیکن بعض باتوں میں یہ مسیح پہلے مسیح سے اختلاف رکھتا ہے جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ غریب تھا آوارہ پھرتا تھا۔ سر رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور یہ ایک بڑی شاندار کوٹھی میں جس کے اردگرد ایک باغ ہے بڑے آرام سے رہتا ہے اور کبھی باہر نہیں نکلتا

مدارس سے بائبل کے اخراج کا ایک نیا ذریعہ امریکہ کے دانا لوگ اس امر کے بڑے سخت مخالف ہیں کہ بائبل مدرسوں میں پڑھائی جاوے۔ جا بجا اس کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں اور بہت سے مدارس سے بائبل کو بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ شہر مانٹ کلیر واقعہ نیو جرسی میں جب اس امر کیواسطے مجمع کیا گیا تو خوف تھا کہ بہت سی نادان عورتیں اور پادری مخالفت کریں گے اس واسطے وہاں کے دانا لوگوں نے اخراج بائبل کے ریزولیوشن کو اس پیرایہ میں مجمع کے سامنے پیش کیا کہ مدارس سرکاری میں بائبل کیواسطے صرف چند منٹ کا وقت رکھا جاتا ہے اور طلباء بہت بے احتیاطی کے ساتھ بائبل کو پکڑتے اور نہایت لاپرواہی سے سنتے اور اس وقت کو گذارتے ہیں اور چھوٹے مدرسوں میں بائبل کے اُستاد بھی عموماً علم الٰہی سے ناواقف اور اکثر بے دین ہوتے ہیں یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے کتاب مقدس کی بہت بے ادبی اور توہین ہوتی ہے اسواسطے بائبل کو مدرسوں میں بالکل نہیں پڑھانا چاہیئے پس یہ ریزولیوشن خداوند کے نام کے جلال کی خاطر بالاتفاق پاس ہوا۔

ضرورت

جہانسی میں ۔ چار احمدی ہیں کہ چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی مولوی صاحب ہوں جو کچھ عرصہ ان کے پاس قیام رکھ کر ان کو ترجمہ قرآن شریف سکھلائیں اور سلسلہ حقہ کا وعظ کریں مولوی صاحب کے اخراجات وہاں کی جماعت اُٹھا سکے گی مگر ہاں تنخواہ کے متعلق فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جاوے۔ خط و کتابت ہو بنام چاند خان ۔ ترپخانہ ۔ مسکوٹ ۔ جہانسی

ضرورت فہرست برادران احمدیہ برادر مکرم مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اسی طرح ہماری ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں اور جسقدر زیادہ اعتماد ایک احمدی دوسرے احمدی پر کرتا ہے امید نہیں کہ دنیاوی شیئون میں کوئی بھی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہ بارہا تجربہ شدہ ہے نہ کہ صرف خیال ہے لیکن باینہمہ چونکہ ہمارے پاس کوئی فہرست یا یادداشت ایسی نہیں ہے کہ جس کی بابت ہم ایک دوسرے بھائی کی مدد سے نفع اُٹھا سکیں اسلیئے غیروں کے ساتھ معاملات میں ہمیشہ ہم نقصان اُٹھاتے ہیں یا اُس فائدہ سے ہماری اپنی جماعت کے افراد محروم رہ جاتے ہیں جو کہ بہر نوع وہ اس کے مستحق ہیں پس کیا آپ ازراہ مہربانی اپنے اخبار میں ایک مضمون مشتہر فرمائیں گے کہ ہر ایک احمدی اپنے نام کے ساتھ احمدی کا معزز لقب لکھ لیا کرے اور اسیطرح ہر ایک کارخانہ و ہر ایک انجمن ایسا کیا کرے۔

دوم ۔ ہر ایک کارخانہ دار اپنے سلسلہ کے اخبارات میں اشتہارات دیا کریں تاکہ ہم ان سے نفع اُٹھایا کریں اور اغلباً جملہ جماعت اس بات کو پسند کریگی۔

سوم ۔ جس جس شہر اور مقام میں احمدی جماعت کے ممبر رہتے ہوں وہاں کے ضروری پتہ کے ساتھ ایک دو معتبر اصحاب کے نام ایک فہرست میں درج ہو کر بہت سی اس قسم کی فہرست ہائے احمدی جماعت کے اعلیٰ ممبروں کے پاس بھیجدی جاویں تاکہ ان کے پاس فہرست موجود رہے اور اگر کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں تو بآسانی ایکدوسرے کے ساتھ کر سکیں۔

یہ فہرست جملہ شہروں اور ملکوں کے بابت ہووے۔ اور امید ہے کہ اس کا مصالح خاص قادیان میں موجود ہوگا اگر آپ بہت جلد اس کو شائع فرماویں گے۔ تو اسی قدر ہم آپ کے زیادہ مشکور ہونگے کیونکہ یہ ہماری سب جماعت کو پسند اور سب کو اس کی ضرورت ہے۔

چند روز ہوئے کہ ہم مختلف مقامات سے کچھ قیمتی اشیاء خرید کرنے کے فکر میں تھے۔ اشتہاری لوگ۔ تو عموماً دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور اپنی جماعت کے ایسے معتبر اشخاص مجھ کو معلوم نہ تھے کہ جس سے فائدہ اُٹھاویں۔ علیٰ ہذا القیاس اور اور ضروریات میں بھی۔ پس ایک بڑا امر ورلاچاراً ایسی صورت میں کرنا پڑا کہ جس کے نتیجہ کی بابت ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوگا۔ وی پی کا قاعدہ بھی خریدار کیواسطے مضر ہے۔

پس اُمید ہے کہ جناب بزرگان سے مشورہ لیکر اس کو مشتہر فرمائیں گے۔

محمد عجب پولیٹکل تحصیلدار ٹوچی

برہما سے ایک خط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب دام برکاتہ ۔ نیاز مند فدوی عبد الحکیم احمدی ملازم گورنمنٹ ملٹری پولیس گاٹمو ۔ بعد السلام علیکم کے گذارش ہے کہ براہ عنایت اگر مناسب ہو تو مندرجہ ذیل واقعہ کو اپنی اخبار بدر میں جگہ عنایت فرما دینا کیونکہ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ خاص خاص یہ عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے یعنے مورخہ ۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء شام کو ایک شعلہ گوشہ شمال مشرق سے نمودار ہو کر گوشہ شمال مغرب کو گیا اور بہت روشنی ہو گئی تھی ۔ بعد کو دوسرے روز قریب ½۸ بجے رات کے بھی ایک شعلہ آگ کا سا جو کہ قریباً ایک چھوٹی گھڑی کے تھا گوشہ جنوب ۔ جس کو برہما کے لوگوں نے بہت حیرانی سے بیان کیا کہ یہ واقعہ نہایت حیرت انگیز ہے ۔ یعنی اس کو برہما زبان میں اوبا پیا نڈی بھی کہتے ہیں اور اوسہ پونڈی بھی کہتے ہیں۔

اول کے معنے ہیں کہ کسی بادشاہ یا رعایا پر کوئی بلا نازل ہونیوالی ہے اور دوم کے معنے ہیں کہ دنیا سے برکت چلی گئی کیونکہ خداوند کریم نے دنیا کے ایمانوں کو ٹھیک نہ دیکھا اس واسطے ناراض ہو گیا یہ برہما لوگ بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ برہما یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسا واقعہ ہونے سے کوئی اچھا آدمی پیدا ہوا ہے جو کہ یا بادشاہ ہوگا یا کوئی بزرگ ہوگا یہ بھی برہما لوگ بیان کرتے ہیں۔ والسلام

دُعا مدد ۔ میاں فضلدین صاحب احمدی ملازم تحصیل ظفروال اپنے امور دینی و دنیوی کے واسطے اور اپنے دونوں لڑکوں کے واسطے جو آجکل علیل ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں امید ہے کہ کوئی مدد پورا دل کے ساتھ ان کیواسطے ہاتھ اُٹھائیگا۔

www.aaiil.org

ڈائری

اَلقَولُ الطّیّب

۱۲ مئی ۱۹۰۶ء۔ ہمنے جو کیمیا کو شرک قرار دیا تہا تو اس کا یہ مطلب تہا کہ خدا تعالیٰ نہین چاہتا کہ انسان مستغنی ہو اسی لئے فرمایا۔ ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی وہ فرماتا ہے۔ انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ اپنے تئین غنی دیکھتا ہے۔ عبودیّت کا الوہیّت سے ایسا تعلق ہے کہ عبد اپنے مولا کا ذرہ ذرہ کے لئے محتاج ہے اور ایکدم خدا کے سوا نہین گزار سکتا پس جو شخص ایسے اسباب تلاش کرتا ہے جن کر خدا کیطرف توجہ نہ رہے (اور توجہ بہی ہے احتیاج پر) تو گویا شرک مین پڑتا ہے کیونکہ اپنا قبلہ مقصود ایک کے سوا دوسرا بہی بناتا ہے۔ مومن تو وہ ہے جو ایسے امور کا نام تک نہ لے جن سے توحید مین رخنہ اندازی ہوتی ہو۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ بیمار اسیوقت تک طبیب کے پاس رہتا ہے جب تک کہ بیمار رہے۔ پس عبد بہی اسی وقت تک متوجہ رہیگا جب تک عبودیت کی حالت باقی رہے۔

۲۔ دو فریق ہوتے ہین جنمین مقابلہ ہوتا ہے مگر آخر کار فتح وہی پاتے ہین جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ موسے بظاہر فرعون کے ساتھ مقابلہ نہین کر سکتے تہے مگر خدا نے اپنی عجیب در عجیب قدرتون سے فتح بخشی۔

۳۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ مخالف اپنے دوسرے ہلاک شدہ بہائیون سے ذرا بہی عبرت حاصل نہین کرتے بلکہ ایک بولتا ہے تو دوسرا اس کی تائید کرتا ہے۔ یہ آریہ ہون یا مسلم یا ہندو یا سکہہ ہماری مخالفت مین سب ایک ہو جاتے ہین۔ (ایک حدیث مین مسیح موعود کا یہ نشان بہی ہے کہ کینہ و بغض باہمی چلا جائیگا اور ایک اور حدیث بہی اس کی تائید کرتی ہے) حالانکہ یہ صرف اس بات پر تقوے و خدا ترسی کے ساتھ غور کرین کہ ۲۶ برس کا زمانہ کوئی تہوڑا زمانہ نہین بلکہ اس مین تو ایک بچہ بہی پیدا ہو کر بالغ ہو سکتا ہے اب وہ زمانہ آتا ہے کہ آخری فیصلہ کر دیا جاوے اور وہ فرقان حاصل ہو جو انبیاء اور ان کے مخالفین مین ہوا کرتا ہے۔ پہلے خدا تعالےٰ کو یہ پسند ہے کہ دو فریق آپسمین کشتی کرین۔ پہر آخر وہ وقت آتا ہے کہ ایک فریق کی حمائت کر کے ان کو کامیاب کرے اور دوسرے کو فنا یا مغلوب کرے۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسن احمدی فرید آبادی امرتسر)

بعض الہامات کی تشریح یہ انگریزی کلمات حضرت مسیح موعود کے الہامات مورخہ ۴ اپریل مین

"لائف آف پین" سے پہلی وحی آلہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کا اصلی مفہوم کیا ہے اور کس شخص یا مجموعہ اشخاص کی زندگی کربِ آلام اور تکالیف کی زندگی ہو کر اس کلام ربّانی کا مصداق ٹھہرے گی لیکن میرے خیال ناقص مین آثارِ ارضی و سماوی سے کچھ ایسا پایا جاتا ہے کہ عنقریب عام خلق اللہ کے لئے ایک بے چینی اور دُکھ درد کا نازک وقت آنے والا ہے جو منکرینِ حق کے لئے بمنزلہ عذابِ آلہی ہوگا اور جس سے متاثر ہو کر اور تنگ آکر بالآخر لوگ عموماً اور جماعت مومنین خصوصاً پُکار اُٹھے گی کہ "یا اللہ رحم کر" جو اسی تاریخ کا دوسرا الہام ہے۔

"یا اللہ رحم کر" پھر جب یہ حالت ایک حدّ خاص کو پہونچ جائے گی تو خداوند کریم و رحیم اپنے بندون پر ترس کہائیگا اور اُس کا دریائے رحمت جوش زن ہوگا جس کی طرف ایک اور الہام آلہی مورخہ ۱۵۔ اپریل مین صاف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ رحم اللہ

"رَحِمَ اللّٰہُ" یعنی رحم فرمایا اللہ نے۔ لیکن یہ رحم دراصل اُنہی لوگون کا حصّہ ہوگا جو خدا تعالیٰ سے صُلح کر کے نیکو کاری اور تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرینگے اور اس برگزیدہ مامور و مُرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار و تکفیر اور ان کے خلاف شوخیون بے باکیون سے باز آجائینگے کیونکہ حق تعالیٰ اس بات پر بار بار زور دیتا ہے کہ مین صرف متقیون کا ساتھ دیتا ہون جیسا کہ اسی تاریخ (۴۔ اپریل) الہامات نمبری ۳ و ۴ مین ارشاد ہوا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۔ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا یعنی اللہ تعالیٰ اُنہی کا حامی کار اور یار و مددگار ہوتا ہے جو خدا ترس ہون اور ایسے دیندار و با خدا ہون کہ ہر وقت ہر کام ہر بات مین اس کی یاد کو دل سے نہ بہلائین۔ اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے غرض کسی حالت مین اقرارِ عجز و عبودیت سے غافل اور اُس کے فضل و کرم رحم و ربوبیت سے مستغنی نہون۔

"تمّت کلمۃ اللّٰہ" واللہ اعلم اصل منشاء آلہی کیا ہے لیکن بظاہر اس کا مفہوم دو پہلوؤن پر مشتمل معلوم ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ مخلوق پر اپنے برگزیدہ احمد (صلعم) اور اُن کے بروزِ پاک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت کامل طور سے حُجّت تمام کر چکا ہے اور کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ غلبۂ اسلام اور ہلاکتِ کفر و شیطان سے متعلق اُس مُدبّر بالارادہ ہستی کے وہ تمام وعدے پُورے ہون جنکی نسبت کُل پاک نوشتون مین بشارت ملتی رہی اور جملہ انبیاء سابقین کے ذریعہ کسی نہ کسی رنگ مین ضرور اس مبارک عہد کی توثیق ہوتی رہی ہے۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ غَالِبٌ وَسَیَظْہَرُ شَوْکَتِیْ یہ کلمات پاک اغلباً حضرت اقدس کی زبان مبارک سے ہین جن سے خدائے قدیر خود ہی اپنی قسم کے ساتھ کہلواتا ہے کہ مین غالب ہونگا اور جلدی ہی میری شوکت جو باوجود کھلے کھلے نشانات اور زبردست شہادات کے بہی بعض کور دل لوگونکی نظرون سے ابتک پوشیدہ ہے ایسے طریق پر ام نشرح ہو جائیگی کہ موافق و مخالف ہر ایک کو ماننی ہی پڑیگی جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پچھلے سال اپنی ایک نظم مین فرمایا تہا۔ ؎

وہ گہڑی آتی ہے۔ جب عیسےٰ پُکارین گے مُجہے
اب تو تہوڑے رہگئے دجّال کہلانے کے دن

پس مبارک ہین وہ جو اسوقت سے پہلے خدا کی رضی کے متلاشی ہو کر اس کے مامور و مُرسل کی شناخت و تصدیق کرتے ہین جبکہ موعود و اور زمانہ حال کے موجودہ بشیر و نذیر کی بعثت کا منشاء پورا ہو کر الٰہی وعدون کے مطابق کفار و مومنین کے درمیان ایک بین امتیاز اور حدّ فاصل قائم ہو جائے اور جبکہ ایمان لانا حسرت و افسوس سے ہاتھ ملنے کے مرادف ہوگا۔

آسمان کے تیور اسے تو سب مانتے ہین کہ آجکل آسمان اور زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بالکل خلافِ معمول ہے اور اس کے نتائج بلاشبہ عذاب آلہی کا مفہوم رکہنے نظر آتے ہین لیکن آہ! بہت تہوڑے ہین جو ایک قدم اور بڑہکر ذرا اتنا سوچین کہ آخر عذاب آلہی کیون آیا کرتا ہے خدا کا کلام پاک سنت اللہ کا بآواز بلند پتہ دے رہا ہے کہ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ لیکن ان کم نصیبون کی آنکہیں نہین کہلتی ہین کہ تا اس مامور و مُرسل کو پہچان سکین جسکی آمد کے وعدہ کی میعاد پر چوتہائی صدی گزر چکی ہے اور جس کے انکار سے خود رسول کریم (صلعم) کی تین بشارت کی تکذیب ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام پچھلے دنون بدین مفہوم شائع ہو چکا ہے کہ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" ممکن ہے کہ اس کا مطلب کچھ اور ہی ہو لیکن کیا یہ بے موسمی مسلسل بارشین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک والیت۔ عضرت۔ منصوبت۔ فہرست
برادران احمدیہ۔ برہما سے ایک خط
صفحہ ۳۔ ڈائری
صفحہ ۴۔ الہامات
صفحہ ۵۔ اخراجات لنگر۔ نظم
صفحہ ۶۔ رپورٹ جلسہ احمدیہ موضع لنگ ضلع گجرات۔ سراج الاخبار اور ہم
صفحہ ۷ تا ۱۰۔ قادیان میں جلسہ اپریل ۱۹۰۷ء کی رپورٹ
صفحہ ۱۱۔ رسید زر۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۲۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰۔ مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸۔ مئی ۱۹۰۷ء

شریف احمد کی نسبت اُس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے

(۱) عمرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

(۲) امرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

(۳) ا ءنت لا تعرفین القدیر

(۴) مرادک حاصل

(۵) اللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

ترجمہ۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھکر عمر دیگا یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ اُمید سے بڑھکر امیر کرے گا۔ کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی۔ یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے۔ تیری مراد حاصل ہو جائیگی

خدا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نور حسن الدین صاحب سب اوورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خان
اہلیہ " " " " "
اہلیہ ابراہیم صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
مائی حاجی ابراہیم " " " "
عیسےٰ کھیوہ باجوہ کلاس والا سیالکوٹ
حیات محمد " " " "
محمد بخش صاحب چک ۲۹ جنڈانوالہ ڈاکخانہ روڈ چنیوٹ لائلپور
اہلیہ " " " " " "
ملکھان " " " " "
فاطمہ " " " " "
برکت علی " " " " "
فتح محمد " " " " "
اکبر صاحب۔ ہیلان۔ گوجرات
میاں قائم الدین صاحب۔ گوجرانوالہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لاسکتے ہیں۔ بعد عصر بسبب دوران سر کسی قدر تکلیف رہتی ہے۔

کتاب حقیقۃ الوحی کی جلدیں ہو رہی ہیں۔ جیساکہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے۔ قیمت فی کتاب مجلد للعہ ہے۔ درخواستیں بنام محافظ کتب خانہ حضرت اقدس ہونی چاہئیں بعض لوگ غلطی سے درخواست دفتر بدر میں یا کسی اور دفتر میں بھیجدیتے ہیں۔ اس سے خطوط کے ادہر اُدہر بھیجنے کے سبب تعمیل میں دیر ہوتی ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن شریف حسب معمول بعد از نماز عصر روزانہ مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب حضرت اقدس سے ایک ماہ کی رخصت حاصل کرکے اپنے بعض ضروری خانگی امور کے طے کرنے کے واسطے اپنے وطن امروہہ کو تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو بخیر و عافیت دارالامان میں پہنچائے۔

ابوسعید عرب صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے دوستوں کی اطلاع کے واسطے یہ امر لکھا جاوے کہ انہوں نے دارالامان میں دائمی سکونت کی خاطر ایک مکان پنڈت سری ناتھ صاحب سے خرید کرلیا ہے یہ وہ مکان ہے جو مسجد اقصےٰ کے جنوبی طرف واقع ہے اور اس میں پہلے مطبع و دفتر اخبار البدر تہا اور آج کل وہاں مولوی عبید اللہ صاحب کرایہ پر رہتے ہیں۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ مکان موجب برکات ہو اور احباب بھی آمین کہیں۔

میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر اخبار ہذا کے قبائل لاہور سے ہجرت کرکے قادیان میں آگئے ہیں اور میاں صاحب بعض کاموں کے طے کرنے کے بعد آپ بھی قادیان میں دائمی سکونت کا ارادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ برکت دے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کی دو شاخیں قریب کے دیہات میں کہلی گئی ہیں ایک سیکھواں میں اور ایک فیض اللہ چک میں۔ اور ایک تیسری شاخ ٹلونڈی جہنگلاں میں عنقریب کہلنے والی ہو۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی قادیان میں کہولا گیا ہے۔

اخراجاتِ لنگر

احباب جلد توجہ کرین

آج دنیا بھر مین سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ مین اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی **احمدی جماعت** ہے جس کے اندر خدا کا رسُول موجود ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک وحی **قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ** ۔ جو آج سے تیرہ سَو سال پہلے نبیون کے سردار ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہی وحی آج پھر ظلّی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگو تمکو خوشخبری ہو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے۔ مبارک ہین وہ جنھون نے اس آواز کو سُنا اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ اُن پر ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تھوڑے ہی عرصہ مین جس قدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندون کی آمد پر اٹھائے ہین اور اُٹھا رہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگون کے دلون مین اس کی تائید کا جوش ڈال رہے ہین چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کیواسطے تحریک کی گئی تھی تو اُس کا نتیجہ جو ہُوا اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیان کے احمدیون نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیون والے مہاجر ہین۔ قریب پانسو سے زائد روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر ایک مد کا ہے لیکن اس وقت جس مد کی طرف مین خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتا ہون وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ۔ مقبرہ میگزین وغیرہ مدات کی طرح کوئی خاص آدمی مامور نہین کہ لوگون سے مانگے سوائے اُس مامور کے جس کی عادت نہین کہ لوگون سے مانگا کرے یعنی مد **لنگر خانہ** جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت مہمانان دن بدن بہت بڑھتے جاتے ہین۔ اس جگہ اس امر کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخبارون اور کتابون مین خلقت کو دہوکہ دینے کے واسطے یہ لکھا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے اپنی آمد کو بڑھانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے اس مین شک نہین کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیا دار ہوتا جیسا کہ خبیث لوگون کے ظنونِ فاسدہ مین داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزارون نہین لاکھون روپے جمع ہو سکتے تھے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کیواسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکھون نہین کروڑون روپیہ بھی فقط اُس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جاتے تو تمام چندہ دہندون کیواسطے دل کی راحت اور آنکھون کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود جن کی قسمت مین سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہین آیا اُن کی بکواس کی یہان کسی کو پرواہ ہی کیا ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستون کے ایمان کو اور بھی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق مین غرق کرنے کا موجب نہین ہُوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہُوا۔ تو حضرت اقدس نے اُس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اس کی آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا۔ مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر مین آتے باضابطہ رجسٹرون پر چڑہائے جاتے ہین۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق مین رکھا جاتا ہے اور کچھ بنک مین رکھا جاتا ہے۔ اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے ہین اور ایک اگزیمنر مقرر ہے جو ان کی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چیک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزارون آتے ہین اور ہزارون خرچ ہو جاتے ہین اور حضرة اقدس کو خبر بھی نہین ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہ وہان کہان رکھا گیا ہے۔ چہ جائے کہ وہ اُس مین سے لین یا خرچ کرین ہان لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوتا کہ کچھ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلا سکنے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر۔ یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ اب مین اصل امر کی طرف پھر توجہ کرتا ہون جس کے واسطے مین نے اس وقت قلم اُٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریکات کے سبب اور لنگر کے چندہ کیواسطے کوئی خاص تحریک نہ کی جانے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اسی طرح گھٹتی جاتی ہے جس طرح کہ اُس کے اخراجات بڑھتے جاتے ہین۔ خدا رحم کرے اور جنت مین اعلیٰ مقام عطا کرے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ ایسے موقعون پر بعض خاص دوستون کو پرائیویٹ خط لکھا کرتے تھے۔ ہمین تو پورے طور پر معلوم بھی نہین کہ وہ کس کس کو لکھا کرتے تھے۔ اس واسطے مین امید کرتا ہون کہ وہ تمام دوست اسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھ کر پوری زور کے ساتھ چندہ لنگر کی طرف متوجہ ہون گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈرون کے دیکھنے کا مجھے موقعہ ملتا ہے اس واسطے مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ اخراجات کے مقابل مین اس وقت آمد کچھ بھی نہین اور دوستون کو چاہیئے کہ اس وقت نہ صرف ماہواری چندون کی ادائگی مین کوشش کرین اور انکو باقاعدہ بنائین بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کر کے فوراً ارسال فرمادین۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہیئے لیکن کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہوکر محاسب صاحب کے پاس آجائے تو بھی حرج نہین بشرطیکہ کوپن مین اور علیحدہ خط مین اس کی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کیواسطے مین بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی پشاور انبالہ کو متوجہ کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکھائے گی۔ واخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

نظم

جو جلسہ ٔ کمپانیر بؤرڈنگ مین پڑہی گئی تھی

باغِ جہان مین جوشِ خوشی کس قدر ہے آج — سرخوش مئے نشاط سے ہر اک بشر ہے آج
دارالامان مین دھوم ہے عیش و نشاط کی — بزمِ خوشی بنا ہُوا ہر ایک گھر ہے آج
صحنِ چمن مین لمعۂ انوار طور ہے — برقِ تجلی باغ مین ہر اک شجر ہے آج
کیا گل کھلے ہین باغ مین فیضِ بہار سے — بادِ صبا سے وجد مین ہر اک ثمر ہے آج
ہے پتہ پتہ آئینہ سیما بنا ہُوا — جلوہ خوشی کا باغ مین پیشِ نظر ہے آج
کچھ اس طرح وفورِ مسرت ہے ہر طرف — غم کا نشان بھی نہین ملتا کدھر ہے آج
یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کے مَین نے کیا سوال — احباب سے کہ کیون یہ خوشی اس قدر ہے آج
اسکول مین یہ کیسی مسرت کا جوش ہے — مسرور کیون خوشی سے ہر اک بورڈر ہے آج
شیرِ علی جو شیرِ نیستانِ علم ہے — اسکول کا ہمارے جو ہیڈ ماسٹر ہے آج
پھولا نہین سماتا ہے جامہ مین آج وہ — اور خوش اسطرح سے ہر اک ماسٹر ہے آج
کیون دوستون کے دل ہین خوشی کے کھلے ہوئے — کیون دشمنون کا غم سے ہُوا خون جگر ہے آج
کیون بلبلین ملا کے یہ گاتی ہین باغ مین — کیون محفل نشاط بنا شہر بھر ہے آج
کیا ہم سُنون تو مین بھی ذرا باعثِ خوشی — کیون فرحت و سرور مین ہر اک بشر ہے آج
کہنے لگے یہ مجھ سے کہ تجھ کو نہین خبر؟ — حیرت کا ہے مقام کہ تو بیخبر ہے آج
ہے یوم سلطنت کی خوشی ایڈورڈ کے — وہ ایڈورڈ ہند کا جو تاجور ہے آج
وہ ایڈورڈ پایا ہے جس نے یہ وقت نیک — ہمسر جس کا مہدی فتح و ظفر ہے آج
وہ مہربان کہ ہین جس کے غلام ہم — ساری جہان مین ایک ہی جو راہبر ہے آج
یہ لطف یہ خوشی یہ مسرت یہ شادیان — تعلیم کا اسی کی یہ سب کچھ اثر ہے آج
ورنہ وہ ہم وطن جو ہمارے ہین آریا — ان کے دلون مین غصہ و غم کا گذر ہے آج

(اکبر م)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رپورٹ جلسہ احمدیہ موضع لنگہ ضلع گجرات

احباب کو معلوم ہے کہ ضلع گجرات مین سہ ماہی جلسون کا ایک انتظام ہے کہ ہر تیسرے مہینے کسی ایک گاؤں میں قریب و جوار کے احمدی جمع ہو کر جمعہ پڑھتے ہین اور پھر اس میں تقریریں وغیرہ ہوتی ہیں جن مین اس گاؤن کے رہنے والون پر بھی اتمام حُجتہ کی جاتی ہے اور اپنی بہتری کی تجاویز بھی سوچی جاتی ہین۔ ان جلسون کے سلسلہ مین یہ جلسہ ۲۲ مارچ کو موضع لنگہ مین ہُوا جس کی رپورٹ بوجہ چند پریشانیوں کے مین جلد نہین دے سکا۔

مختصر یہ کہ اس جلسہ مین غیر معمولی بات یہ تھی کہ برخلاف دوسرے دیہات کے طرز عمل کے یہان کے مخالفین بھی سَو کی تعداد مین آئے مگر اخیر پر معلوم ہُوا کہ وہ کسی نیک نیتی سے نہین آئے تھے بلکہ والغوافیہ کی شان پوری کرنے۔ مگر نیاز مند اکمل نے اس موقعہ پر اپنے سلسلہ احمدیہ کے عقاید کو۔ اللہ۔ ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء کی نسبت کھولکر بیان کیا۔ جب اللہ کی توحید کے ذکر مین تبلایا گیا کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز اور ان سے استعانت بھی شرک ہے۔ تو مخالفین مین بڑی کھلبلی پڑی اور جب یہ بتایا گیا کہ ان کے ملانو۔ ن مین انبیاء کی یہ عظمت ہے کہ انہون نے کسی نبی کو الزام سے بری نہ چھوڑا چنانچہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم پر جھوٹ کی اور حضرت یوسف پر بھائیون سے فریب کی تہمت لگا ہی دی۔ تو مخالفین پر بھی ان باتون کا بہت اثر ہُوا۔ اُسیوقت کہا گیا کہ جب ان ملانون کی تحقیق کا یہ حال ہے تو پھر مسیح کے زندہ ہونے کے بارہ مین ان کی تحقیق کا کہان تک اعتبار کیا جاوے اور تم کس طرح یہ بات کہہ کر بچ سکتے ہو کہ جب ہمارے علماء نہین مانتے تو ہم کیون۔ مانین۔ بعد ازان حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے وعظ کیا اور مخالفین کے مختلف سوالون کے جواب دیئے۔ حافظ صاحب کو جاہلون کے جوش فرو کرنے اور سمجھانے مین خاص ملکہ ہے بیرونجات کی جماعتین مباحثات و دیگر مواقع شادی وغیرہ پر آپ کی ذات سے فائدہ اُٹھائین۔ اس کے بعد حضرت ابی الکرم مولانا امام الدین صاحب فیض کی تقریر دلپذیر نے وہ اثر دکھایا۔ کہ مخالفین کا راس المکذبین بھی اس وقت پکار اُٹھا کہ جو کچھ کہتے ہو حق ہے اور ہمین مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہین۔ چودھری ہست

نے اس قلیل وقت مین جبکہ جلسہ کی اطلاع صرف ایک روز پہلے وہ بھی بارش مین کیگئی تھی۔ دعوت کا انتظام اچھا کیا اور احباب بھی ایکسو سے زیادہ جمع ہو گئے اب اس کے بعد اُمید ہے جلسہ گولیکی مین ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ مجھے موقعہ دیگا کیونکہ مین قادیان مین ہون۔

لنگہ والا جلسہ مین بادشاہانی واعظ کو مخالفین نے لانیکی کوشش کی اور اس طرف سے بھی اسے موقعہ دیا گیا مگر وہ جرأت نکر سکا۔ اور ٹال گیا۔ لنگہ نے اس تبلیغ کا کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور اتمام حُجتہ کے بعد افسوس کہ اس مین بڑا سخت طاعون پھیلا۔ وہان کے باشندے کہتے تھے کہ یہان میان صاحب کا درس ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مگر خدا کا کلام پُورا ہُوا۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

سراج الاخبار اور ہم یہ وہی اخبار ہے جس کے اڈیٹر اور ایک نامہ نگار کو بعض خلاف واقعہ بیانات کی پاداش مین جرمانہ بھی ہو چکا ہے مگر تعجب ہے کہ پھر بھی وہ کبھی نہ کبھی اپنی دیرینہ مخالفت سے کچھ اس سلسلہ کی نسبت لکھ ہی دیتا ہے۔ پچھلے دنون اس نے جلال الدین از گولیکی کے نام سے ایک مضمون شائع کیا۔ ہمنے بذریعہ بدر بھی پوچھا اور علیحدہ چٹھی بھی لکھی کہ کوئی لکھا پڑھا آدمی اس نام کا گولیکی مین موجود نہین مگر اس نے تردید نہ کی اور ہمنے اشارۃً ظاہر بھی کر دیا تھا کہ اس مین بادشاہانوی کا ہاتھ ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے پھر کچھ عقاید اس سلسلہ سے منسوب کئے ہمنے پوچھا کہ کتب کا حوالہ تبلاؤ۔ اس کے جواب مین چکوڑی والا بھی خاموش رہا جہان سخت طاعون پڑا ہے اور لوگ تباہ ہو گئے ہین اور بادشاہانوی بھی نہ بولا۔ اب ایک تیسرے صاحب اُٹھے ہین اور کچھ عقائد بیان کئے ہین کہ یہ احمدیون کے ہین ہم اُسے بھی یہی جواب دیتے ہین کہ وہ ان عبارتون کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفحہ و سطر کے حوالہ سے ثابت کرے۔ یہ امر دیانتداری سے بہت بعید ہے۔ کہ آگے پیچھے سے عبارت کاٹ کر مطلب کچھ کا کچھ بنا دیا جائے (اکمل)

سائل کون ہے ایک شخص نے بیس سوال ہمارے پاس بھیجے مین مگر اپنا نام اور پتہ نہین لکھا اگر سائل کا نام اور پتہ معلوم ہوتا تو بذریعہ خط و کتابت مختصر جواب دے دئے جاتے سوالات عموماً ایسے ہین جن کے جواب پہلے اخبارون مین اور کتابون مین نکل چکے ہین اسواسطے درج اخبار کرنے کی ضرورت نہین۔ خط پر مُہر ڈاکخانہ کوٹلہ کی ہے اسواسطے اصل سوالات بخدمت محمد نواب خان صاحب شاید ارسال کئے گئے سائل کو چاہیئے کہ خالقا حبیب سے ملکر اپنی تشفی کر لے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن پر سرسری نظر

مین نہ ایک لاف زنی کے طرق سے بلکہ سچے دل اور بصیرت کے ساتھ اس پر ایمان رکھتا ہون اور خوشامدانہ لب و لہجہ سے الگ ہو کر اس بات کا اعتراف کرتا ہون کہ علیم و خبیر خدا نے اپنے رحم و کرم سے عین وقت پر ہماری دستگیری فرمائی کہ ایک تاریک اور بے امن زمانہ مین اور ہمین سیلف گورنمنٹ کی قابلیت سے بے بہرہ دیکھ کر اپنی دور دراز مسافت سے گورنمنٹ برطانیہ کو ہماری خبرگیری اور ہمپر حکمرانی کے لئے بھیجا جو نادان اس پر اعتراض کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے رحم سے بھرے ہوئے ایک فعل پر نکتہ چینی کرتا ہے موجودہ ناجائز ایجیٹیشن کے بانیون اور خصوصاً تاریخ کی ورق گردانی کرنیوالون سے پوشیدہ نہین کہ انگریزون سے پہلے کیا بلحاظ آزادئ مذاہب کیا بلحاظ تمدن۔ کیا بلحاظ تعلیم۔ کیا بلحاظ تہذیب کیا بلحاظ حکومت وغیرہ وغیرہ ہندوستان کی کیا حالت تھی سلطنت انگریزی کے ہزارہا فوائد و برکات کا ذکر کرنا موجب طوالت چھوٹا منہ بڑی بات اور میری اس مختصر تحریر کی گنجائش سے باہر ہے انگریزون نے آکر بے شک بیڑا قصور کیا کہ مذاہب کو آزادی بخشی۔ سفر کے وسائل کو نہایت آسان کیا۔ ڈاکخانہ اور ٹیلیگراف سے ملک کو بے حد فائدہ پہونچایا۔ ڈاکوؤن۔ رہزنون سے ملک کو صاف کیا۔ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے باب مسدود کا افتتاح کیا۔ انصاف اور بے حد انصاف کا جھنڈا بلند کیا۔ ظالم اور درندہ منش انسانون کے ظلم سے۔ عاجز مظلوم اور درماندون کو رہائی دلائی ستی اور غلام فروشی کا قلع قمع کیا۔ ہائے کیسی احسان فراموشی ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون اور درد دل سے کہتا ہون۔ کہ اگر ہندوستانیون مین حق شناسی کا مادہ ہوتا اور وہ حکمرانی کے اہل ہوتے تو آج انگریزی حکومت کا جوا ان کی گردن پر ہرگز نہ ہوتا۔ ...... آپکا یہ خیال کہ ہمین سلف گورنمنٹ ملنی چاہیئے۔ یا ہندوستان ہندوستانیون کے لئے ہو جائے تو یہ سارے انتظام ریل۔ ڈاکخانہ سڑکین تار وغیرہ ہم خود بنالین گے واقعات اس کے خلاف بڑے زور سے شہادت دینے کے لئے طیار موجود ہین ہر ایک قسم کے باغیانہ خیالات کو دل سے نکال دو بائیکاٹ کا ولولہ دماغون سے الگ کر دو۔ تمام فضول اور بیہودہ ایجیٹیشنون کو مٹا دو یہ ہمارے ملک کے لئے زہریلے مواد پیدا کرینگا باعث مین ہر وقت اس کی حمایت کرو۔ ملک مین بڑی بدامنی کے آثار ہین توبہ کرو اور سچے دل سے خدا کی دی ہوئی گورنمنٹ کی شکر گزار رہو

حکیم محمد حسین قریشی احمدی چوک بزاز ہسہر لاہور

قادیان میں جلسہ ایمپائر ڈے

ابتداء چونکہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بہ سبب جمعہ مدرسہ مین ہفتہ وار تعطیل تہی اسواسطے ایمپائر ڈے کا جلسہ اس جگہ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ۲۳ مئی کی صبح منعقد فرمایا اور ایک روز پہلے اس کے واسطے پروگرام شائع کیا۔ جلسہ مین مدرسہ کے طلباء اور استادین کے سوائے دیگر محکمون کے ملازمون کو بہی مدعو کیا گیا تہا اور سرکاری مدرسہ ورنیکلر پرائمری کے مدرس اول کو بہی مدعو کیا گیا تہا کہ اپنے طلباء سمیت شامل جلسہ ہو۔ مگر معلوم نہین کن اسباب سے وہ نہ آسکا۔ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتہہ مدرسہ کے صحن مین منعقد ہوا سب سے اول مدرسہ کے طلباء نے قرآن شریف پڑہا جس مین ایک (منظور علی) کا لب و لہجہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے خوش الحانی کو یاد دلاتا تہا اس کے بعد مدرسہ کے ورزش ماسٹر مامون خان صاحب نے اور ان کے بعد دو طلباء (سید الطاف حسین اور احمد علی) نے حضرت کی نظم مخالفت جہاد کو پڑہا۔ ان کے بعد شیخ عبدالحق صاحب بی۔ اے نے مقاصد جلسہ پر اور برکات سلطنت برطانیہ پر ایک مختصر مگر پُر معانی تقریر فرمائی جس مین اس امر کیطرف بالخصوص توجہ دلائی۔ کہ بغیر گورنمنٹ کے انتظام کے دنیا کے لوگ خود بخود ایکدوسرے سے دست درازی سے کسی صورت مین بچ ہی نہین سکتے۔ اس واسطے گورنمنٹ کا وجود نہائت ہی ضروری ہے۔ شیخ صاحب موصوف کے بعد جناب ڈاکٹر

ڈاکٹر صاحب کی تقریر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر آگرہ میڈیکل اسکول (رخصت پر) نے ایک پُر جوش تقریر مین آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے اول دنیا مین مذہبی آزادی کے قائم کرنے اور علوم دینی کے پہیلانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام تنہا کیا تہا۔ اس کو اب حکمت خداوندی نے دو حصون مین تقسیم کیا ہے۔ مذہبی آزادی کا حصہ تو گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے پورا کر دیا گیا ہے۔ اور دینی علوم کی سچائی کے پہیلانے کا کام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر مسیح موعود کو عطا کیا گیا ہے اور نیز اس امر کیطرف توجہ دلائی کہ گورنمنٹ نے جو آزادی دے رکہی ہے اس سے وہ کس قدر متمتع ہو رہے ہین اس واسطے گورنمنٹ کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکہنا چاہیئے۔ خلیفہ صاحب کی تقریر کا ہر ایک جزو قرآن شریف کی آیات مقدسہ سے مزین ہو کر ان کی محبت قرآنی اور عشق رسول کی طرف راہنمائی کر رہا تہا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کی بیماری کو دور کر کے صحت و عافیت کے ساتہہ نیک کامون کے لئے لمبی زندگی انہین عطا فرماوے۔

نظم میاں محمود احمدؐ اِن کے بعد صاحبزادہ حضرت میان محمود احمد صاحب نے اپنی نظم پڑہی جو کہ ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

نظم

کیون ہو رہا ہے خرم و خوش آجکل جہاں
کیون ہر دیار و شہر ہوا رشک بوستان

چہرے پہ اس مریض کے کیون رونق آگئی
جو کل تلک تہا سخت ضعیف اور ناتوان

ان بیکسون کی ہمتین کیون ہو گئین بلند
جن کا کہ کل جہان مین نہ تہا کوئی پاسبان

وہ لوگ جو راہ سے بے راہ ہو رہے تہے
کیون ان کے چہرون پہ ہے خوشی کا اثر عیان

تاریکی و جہالت و ظلمت کدہر گئی
دنیا سے آج ان کا ہوا کیون ہے گم نشان

مجہ سے سنو کہ اتنا تغیر ہے کیون ہوا
جو بات کل نہان تہی ہوئی آج کیون عیان

یہ وقت وقت حضرت عیسٰی ہے دوستو
جو نائب خدا ہین جو ہین مہدی زمان

ہو کر غلام احمد مرسل کے تسنے مین
قربان جن کے نام پہ ہوتے ہین انس و جان

سب دشمنان دین کو انہون نے کیا ذلیل
بخشی ہے سب عزوجل نے وہ عز و شان

جو ان سے لڑتے آئے وہ دنیا سے اٹہہ گئے
باقی کوئی بچا بہی تو ہے اب وہ نیم جان

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج و غم و ملال کو دل سے بہلا دیا
جو داغ دل پہ لگا تہا مٹا دیا

ہم ہو رہے پہر رہے تہے کہین کے کہین مگر
جو راہ راست تہا ہمین اس نے بتا دیا

اک جام معرفت کا ہم کو پلا دیا
جتنے تہے شکوک و شبہ تہے سب کو مٹا دیا

دکہلا کے ہم کو تازہ نشانات و معجزات
چہرہ خدائے عزوجل کا دکہا دیا

ہم کیون کرین نہ رب پہ فدا جان و آبرو
روشن کیا ہے دین کا جس نے بجہا دیا

وہ دل جو بغض و کینہ سے تہے کور ہو رہے
دین کا کمال انکو بہی اس نے دکہا دیا

اس نے ہی آکے ہم کو اٹہایا زمین سے
تہا دشمنون نے خاک مین ہم کو ملا دیا

ڈوئی، قصوری، دہلوی لیکہو و سومراج
سارون کو ایک وار مین اس نے گرا دیا

ایسے نشان دکہلائے کہ مین کیا کہون تمہین
کفار نے بہی اپنے سرون کو جہکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہین بیحد و بیکران
جو گن سکے انہین نہین ایسی کوئی زبان

برطانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا
تم جانتے نہین ہو کہ ہے بہید اسمین کیا

یہ بہی اسی کے دم سے ہے نعمت تمہین ملی
تا شکر جان و دل سے خدا کا کرو ادا

نازل ہوئے تہے جیسے مریم جہان۔ وان
اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تہا

گو تہی یہودیون کی نہ وہ اپنی سلطنت
پر اپنی سلطنت سے بہی آرام تہا سوا

ویسی ہی سلطنت تمہین اللہ نے ہے دی
تا اپنی قسمتون کا نہ تم کو رہے گلا

پر جیسے اس مسیح سے بڑہکر ہے یہ مسیح
یہ سلطنت بہی پہلی سے ہے امن مین سوا

یہ رعب اور شان بہلا اس مین تہی کہان
یہ دبدبہ تہا قیصر روما کو کب ملا

ہے ایسی شان قیصر ہندوستان کی
ہے دشمن اس کی خنجر بران سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤن وہ خوبیان
جن سے کہ اس کی مہر و عنایات ہون عیان

اس کے سبب سے ہند مین امن و امان ہے
نے شور و شر کہین ہے نہ آہ و فغان ہے

ہندوستان مین ایسا کیا ہے انہون نے عدل
ہر شورہ پشت جس سے ہوا نیمجان ہے

وہ جا جہان پہ ہوتی تہی ہر روز لوٹ مار
ہر طرح اس کی جگہ پہ ...... امن و امان ہے

خفیہ ہو کوئی بات تو تبلاؤن مین تمہین
طرز حکومت ان کی ہر اک پہ عیان ہے

ہندوستان مین چارون طرف ریل جاری کی
ان کا ہی کام ہے یہ یہ انہی کی شان ہے

چیزین ہزارون ڈاک مین بہیجو تم آجکل
نقصان اس مین کوئی نہ کوئی زیان ہے

پہیلائی تار ملک مین آرام کے لئے
یہ سلطنت بہی ہم پہ بہت مہربان ہے

www.aaiil.org

چھوٹون بڑون کی چین سے ہوتی ہے یان بسر
پیتے ہین ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند

نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جان ہے
اس سلطنت مین یان تلک امن و امان ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احسان تو کیا کہین
ایسے کو بے خرد کہین یا بے حیا کہین

ہندوستان سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر
پھیلا تھا ہر چہار طرف جہل ملک مین
اپنے پرائے چھوڑ کے سب ہو گئے الگ
انگریزون نے ہی بیکس و بدحال دیکھ کر
مذہب مین ہر طرح ہمین آزاد کر دیا
پوجا کرے نماز پڑھے کوئی کچھ کرے
القصہ سلطنت یہ بڑی مہربان ہے
فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت
اور اس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہم پہ ہے

یان آتا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر
کوئی نہ تھا جو آ کے ہمارا ہو چارہ گر
ہم بیکسون پہ آخر انہون نے ہی کی نظر
کھولے ہین علم و فضل کے ہم پہ ہزار در
چلتا نہین سرون پہ کوئی جبر کا تبر
آزاد کر دیا ہے انہون نے ہر اک بشر
آتی نہین جہان مین ایسی کوئی نظر
جو کہ ہے ایسی نفع رسان اور بے ضرر
عیسےٰ مسیح سا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود درد دل سے یہ ہے اب میری دعا
قیصر کو بھی ہدایت اسلام ہو عطا

اِس کے بعد مولوی عبید اللہ صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام نے ایک نہایت پُرمعانی اور لطیف نظم پڑھی جو کہ کسی اور جگہ درج کی جاوے گی۔

اِس کے بعد عاجز ایڈیٹر نے ایک مضمون پڑھا جو کہ درج ذیل ہے

مشنری خطرہ

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے جلسہ ایمپائر ڈے پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے کمپونڈ مین کی)

ایمپائر ڈے۔ ایمپائر ڈے کیا ہے۔ سلطنت کا دن جو اس امر کے واسطے مقرر کیا گیا ہے کہ بالخصوص اسکول کے بچون کے ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کے کس قدر برکات ہین اس دن کے تقرر کا اصل محرک طلباء کا وہ رویہ ہے جو آجکل عموماً اکثر مدارس مین اور بالخصوص آریون کے مدرسون اور کالجون مین دیکھنے مین آتا ہے اور ایسی جگہون پر نہایت ضروری ہے کہ ایسے جلسے سالانہ صرف ایک بلکہ کئی ایک ہوا کرین اور ہم اپنے نائب ناظم صاحب تعلیم دینی و دنیوی کا سررشتہ تعلیم کے حکم کے مطابق اس خاص جلسہ کے ایسے عمدہ انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہین لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی شکرگزاری اور فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ سبق اس زور کے ساتھ ہمارا امام ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور دنیا بھر کی تمام سلطنتون پر نگاہ ڈالکر ہم جماعت احمدیہ کیواسطے گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ایسا مفید اور ضروری اور نافع دیکھتے ہین اور یہ باتین ہمارے بچون اور جوانون اور بوڑھون کے دلون مین ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑے ہوئے ہین کہ ہمارے واسطے تو سال کا ہر ایک دن ایمپائر ڈے ہوتا ہے۔

پھر آج اس جلسہ مین ایمپائر ڈے کے اغراض و مقاصد پر نظم و نثر مین بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ہنوز کئی ایک تقریرین اس مطلب پر کی جائین گی۔ اس واسطے مین اس کے متعلق بحیثیت مجموعی کچھ گفتگو کرنے کی بجائے صرف ایک خاص پہلو کو لیتا ہون جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے لیکن گورنمنٹ اور رعایا نے اس کی طرف خاص توجہ نہین کی۔ اس مین شک نہین کہ اس وقت زمانہ بول اٹھا ہے۔ کہ کوئی اوتار۔ کرشن۔ بدھ۔ مہدی۔ مسیح اس زمانہ مین آنا چاہیئے اور پولیٹکل رنگ مین ایسے عقاید ہمیشہ ہر قوم کو ان کے لئے ایک قومی ایمپائر ڈے کی امیدین دلاتے ہین جو ان کے نزدیک اس ایمپائر ڈے کا جانی دشمن ہونے والا ہے۔ جس کی خوشی مین آج ہم سب جمع ہوئے۔ آریہ اور بنگالی جو کچھ کر رہے ہین وہ ظاہر ہے۔ برہمی اور جینی بدھا کی راہ دیکھ رہے ہین۔ ہندو کرشن کی آمد کے منتظر ہین۔ تمام مسلمان (سوائے فرقہ احمدیہ کے) ایک جہادی مہدی کو جلد دیکھنا چاہتے ہین اور ایسے عقائد ایمپائر ڈے کے دشمن ہین۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ ان سب سے بڑھکر گورنمنٹ کا ایک اور خفیہ دشمن بھی ہے۔ جو ایک خونی مسیح کے آنے کا عقیدہ اس ملک مین پھیلا رہا ہے اور جس کو مشنریون کا گروہ کہتے ہین مشنری لوگ ہند کے چار کونون مین یہ تعلیم پھیلا رہے ہین کہ عنقریب یسوع مسیح جلال کے تخت پر بیٹھا ہوا ایک بڑی فوج لے کر زمین پر اُترے گا اور ان سب کو جو عیسائی نہین ہین قتل کر ڈالے گا۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ عقیدہ گورنمنٹ کے واسطے کیا خوفناک ہے سب سے اول قابل غور تو یہ بات ہے کہ خود گورنمنٹ کوئی مذہب نہین رکھتی اور اس گورنمنٹ کی جو سب سے بڑی برکت ہے کہ اس کے ماتحت تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے وہی برکت مشنریون کے عقایئد کے مطابق ایک لعنت ہے جو گورنمنٹ کو پابہ زنجیر یسوع کے جلالی تخت کے سامنے سزایابی کیواسطے کھڑا کرے گی۔ پھر گورنمنٹ کے تمام مدبر اور بڑے بڑے کارکن اور کالجون کے پروفیسر اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر اس امر کے ملزم ہین کہ انہون نے انجیل کی تعلیم کو مدارس سے خارج کر دیا ہے اور ان مین سے اکثر یسوع کے مذہب پر نہین بلکہ وہ اس سے بہت بیزار ہین پس جلالی تخت کے سامنے ان لوگون کا کیا حال ہونیوالا ہے اور اگر کوئی نادان پادری یہ کہے کہ یسوع عیسائی مذہب کو پسند کرے گا اور گورنمنٹ کے سب ارکان عیسائی ہین سوائے ان کے کہ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر یا بعض عہدہ دار جو دیسی ہین اور جو لازماً پھانسی پر چڑھائے جائینگے خواہ گورنمنٹ کے کیسے ہی نمک حلال اور خیرخواہ ہون اس واسطے یسوع ان کو نہین پکڑیگا بلکہ صرف دیسیون کو (خواہ رعایا ہو۔ خواہ سکھون کی فوج۔ خواہ گورکھون کی کمپنی اور خواہ افغانون کا ترپ۔) تو اصل تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ اس وقت عیسوی مذہب اس قدر مختلف فرقون پر منقسم ہو رہا ہے کہ شاید دنیا مین کبھی کسی مذہب مین باہم اس قدر اختلاف ہوا ہو۔ بڑے موٹے فرقے تو رومیون یونانیون اور پراٹسٹون کے ہین۔ پھر پراٹسٹنٹون کے سینکڑون فرقے ہین جن مین سے ایک فرقہ چرچ آف انگلینڈ کا ہے اور پھر اس کے آگے انشی فرقے ہین اور سب ایک دوسرے کو عیسائیت سے خارج اور یسوع کا دشمن جانتے ہین۔ پس ظاہر ہے کہ یسوع بالفرض جب آویگا تو اس بہتر سو فرقے مین سے صرف ایک کو اپنا مانے گا اور باقی سب کو تہ تیغ کریگا اور کوئی شخص یقینی طور پر نہین کہہ سکتا کہ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بلکہ خود حضور قیصر ہند اسی برگزیدہ فرقہ مین ہون گے یا انکو بھی یہ سنایا جاوے گا کہ اے تم جو مجھے خداوند کہتے ہو تمہین میرے ساتھ کوئی تعلق نہین۔ اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ وہ ان موجودہ فرقون مین سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کرے اور گذشتہ زمانہ مین جو عیسائی فرقے ہو چکے ہین ان مین سے کسی ایک کو پسند کرے اور موجودہ زمانہ کے تمام عیسائیون کو قتل کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ بمعہ اس

کی رعایا کے قتل کی جاوے اور ہند پر حکومت کرنے کے واسطے فقط جلال کے تخت کا مالک اپنے ایک کم بارہ حواریوں کے ساتھ رہ جاوے خدا کا ہزار شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی بے وقوف نہیں جو مشنریوں کے ایسے بیہودہ عقائد سے خوف زدہ ہوجائے۔ کیونکہ نہ کوئی ایسا یسوع آسمان پر ہے اور نہ کسی نے آنا ہے لیکن تاہم جیسا کہ مسلمانوں کا عقیدہ خونی مہدی کا جاہل لوگوں کے واسطے ممکن ہے کہ کسی وقت خوفناک صورت اختیار کرے اور اندر ہی اندر ہمیشہ ان کے دلوں کو زہر آلود کر رہا ہے ایسا ہی مشنریوں کا عقیدہ کہ ایک خونی مسیح آئے گا ملک کے اندر ایک زہریلا بیج بو رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ کانٹے دار جھاڑیاں نکل کر ملک کو دکھ دینے کا موجب ہوں اس واسطے ابھی سے ان کی بیخ کنی کی طرف گورنمنٹ اور اس کی رعایا کو بالاتفاق متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

عیسائی پادریوں کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ میں ملک کیواسطے سخت فساد پھیلانے والا ہوا ہے۔ تاریخ انگلستان کا سیاہ حصہ وہی ہے جس زمانہ میں پادریوں کو یہ اختیارات تھے کہ وہ اپنے مذہبی ڈھکوسلوں کی خاطر بڑے بڑے آدمیوں کے خون گراتے تھے اور ملک کے لائق اور کارکن آدمیوں کو تہ تیغ کرتے تھے۔ جن دنوں پوپ کا راج یورپ میں تھا اور سلطنت پادریوں کے رعب میں تھی ان دنوں لاکھوں انسان یورپ کے مختلف حصوں میں صرف عیسائیت کو قبول نہ کر لینے کے سبب تہ تیغ کئے جاتے تھے آج فرانس کی حکومت کو پادریوں کے ہاتھوں سے جو مصائب درپیش ہیں وہ اخباروں کے پڑھنے والے بخوبی جانتے ہیں وہ تو خدا ہی کو کچھ ایسا منظور ہے کہ یہ دجل اب بڑھنے نہ پاوے ورنہ حکومت فرانس کے برخلاف جس قدر جوش پوپ اور اس کے پیرؤوں نے برپا کیا ہے اس سے خوف تھا کہ حکومت فرانس ایک دفعہ پاؤں سے اکھڑ جائے۔ چین میں جس قدر کشت وخون ہوتے ہیں اور آئے دن حکومت چین پر مصائب گرتے ہیں وہ سب پادریوں کے طفیل ہی کیا ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر ہم مشنریوں کی خدمت میں ادب کے ساتھ یہ درخواست پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے کہ اے مشنری صاحبان ملک ہند میں تعلیم اور روشنی کے واسطے گورنمنٹ مہربان نے ہمارے واسطے بہت سے مدارس اور کالج بنا دئے ہیں۔ ہمیں تمہاری اس منافقانہ استادی کی ضرورت نہیں کہ بظاہر ملک میں تعلیم پھیلانے کا بہانہ کیا جاتا ہے اور اندر ہی اندر ہماری گورنمنٹ کے برخلاف یہ عقیدہ پھیلایا جاتا ہے کہ ایک خونی مسیح آئے گا جو اول گورنمنٹ کی وفادار رعایا کو تہ تیغ کریگا کیونکہ وہ عیسائی نہیں ہے اور جب رعایا قتل ہوگئی۔ تو پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھ صاف کریگا کیونکہ وہ عیسائی گورنمنٹ نہیں ہے۔ اے لمبی ڈاڑھی والے اور منڈی ہوئی ڈاڑھی والے پادری صاحبان آپ سب کی خدمت میں ہماری یہ التماس ہے کہ ہمارے ملک میں آگے ہی فاسد عقائد بہت ہیں۔ اب ضرورت نہیں کہ آپ ایک اور خوفناک فاسد عقیدہ پھیلاؤ۔ برائے خدا ہم پر رحم کرو۔ اور اپنا بوریا بستر اٹھا کر اپنے وطن کو واپس جاؤ اور کسی نیک کام میں مشغولیت اختیار کرو۔ اور ہمیں عذر نہ ہوگا کہ آپ صاحبان نے اتنے عرصہ میں جو کالوں کی متاع جمع کی بمعہ ان کی کالیوں کے اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کر کے لے جاؤ۔

پس میرے پیارے بچو! گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری کا جو سبق تم کو رات دن اس مدرسہ میں سکھایا جاتا ہے اس کو عملی رنگ میں لانے کیواسطے جو ذرائع تم اختیار کروگے ان میں سے ایک اس بات کو بھی ضرور اپنے پروگرام میں مدنظر رکھنا کہ مشنریوں کا خطرہ تمہاری ملک اور گورنمنٹ برطانیہ کیواسطے ایک سخت خطرہ ہے جس طرح ہو سکے نہ صرف ملک کے اندر سے اس کی بیخ کنی کرو۔ بلکہ خود یورپ امریکہ میں ان کے گھروں میں پہونچکر وہاں بھی ان کو ان بدعقائد سے چھوڑانے کی کوشش کرو۔ اور اپنی کوشش میں ہمت اور استقلال کے ساتھ مصروف رہو۔ اس میں نہ صرف ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا فائدہ ہے بلکہ ان لوگوں کا بھی فائدہ ہے جو مسیحی مشنری بنے پھرتے ہیں کہ ایسے خیالات کو اپنے دلوں سے نکالدیں اور اب صبر کے ساتھ بیٹھ جاویں۔ جس یسوع کو وہ آسمان پر ہم کو دکھانا چاہتے ہیں وہ خود ہماری ملک میں زمین کے اندر مدفون ہے تعجب ہے کہ یسوع کی قبر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہزاروں کوس کا سفر بری اور بحری کر کے ہمارے پاس جو خبر لاتے ہیں وہ یہ ہے کہ یسوع آسمان پر ہے اور اتنی محنت بے فائدہ اٹھا کر اس پنجابی مثل کے مصداق بنتے ہیں۔ کہ **پٹیا پہاڑ تے نکلیا چوہا** اور ایسی بیہودہ خبروں کی اشاعت کر کے یورپ امریکہ کی مشہور دانائی پر داغ لگاتے ہیں۔ میں بارہا خیال کرتا ہوں کہ یورپین لوگ باین دانش وعقل اپنے ساتھ اس پادریانہ عقل کے گروہ کو کیوں ساتھ لاتے ہیں جو ہمارے گلی کوچوں میں کہتے پھرتے ہیں کہ

کھداوند یسوع جلال کا تخت

اوپر بیٹھ کر تم سب کو سخت سزا دیگا

شاید یہ لوگ بطور نظر بٹو کے لائے جاتے ہوں کہ بڑے بڑے ڈاکٹروں اور فلاسفروں اور مدبّروں اور سائنس دانوں کو نظر نہ لگ جائے۔ مگر ہم یورپین اصحاب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہند کی آنکھ میں گورنمنٹ کیواسطے نظر بد کا کوئی حصہ نہیں۔ ان کے گورے چہرے پر ہم اس بدنما نظر بٹو کو دیکھنا نہیں چاہتے جو سیاہیوں کی آمیزش سے دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ اس واسطے مناسب ہوگا کہ ہمارے مہربان دوست اس کو ہمیشہ کے واسطے اتار کر سمندر کے اس پار پھینک دیں۔

نظم

(جو مولوی عبید اللہ صاحب بسمل نے جلسہ اکیپا رڈے میں پڑھی)

دوش در خود گم شدم تا بینم انجام جہان	جذب شوقم برد ناگہ بر فراز لامکان
با ادب دادم نگہ را رخصت نظارہ	کل شیٔ ہالک الا وجہہ دیدم عیان
در عدم سر بردہ آثار وجود ماسوے	نفی مطلق بر ہمہ عالم شدہ پرتو فشان
دور چرخ آسودہ از توقیع کجدار و مریز	آرمیدہ دہر نیز از گیر و دار این و آن
نیستی افگندہ آتش درمیان کاخ چرخ	رفتہ در تحلیل اجماعش چہ اجزائے دہان
بوالعجب ہنگامہ دیدم کہ بے عرض شہود	جستہ استقبال بر ماضی تقدم بالزمان
انجمن از ہم شکستہ خلوتے آراستہ	یار ما تنہا نشستہ بزم خالی از کسان
دست بر دغمزہ اش میداشت کیف جذبہ	بیخود افتادم کہ من ہم لب چشی کردم ازان
خاک گشتم لیک عشقش دست از من برنداشت	چشم تا برہم نہادم دل در آمد در فغان
ناگہان دیدم کہ دیگر بزم فوارا ستند	عالم سر نہان آمد ہیاہو اندر عیان
چون مس تفسیدہ گیتی ز التہاب آفتاب	وز حرارت مغز میجوشید زیر استخوان
ہر یکے حیران بحال خویشتن از شیخ و شاب	ہر یکے در فکر خود درماندہ از پیر و جوان
در حق دختر پدر بے مہر چون پیر فلک	نسل دنیا دار مادر بر پسر نا مہربان
بعد ازان دیدم کہ جمعے را بمد و نسخ میبرند	پشت بر دیوار حیرت ماندہ ام از احوال شان

www.aaiil.org

ناکہ وضع شان مشابہ بود با اہل نیاز — برجبین ہر یکے از سجدہ میدیدم نشان
لیک باآن زہد بس انکار بیعت داشتند — لاجرم وا ماندتن در حلقہ بند گراں
اس نہ پنداری کہ این معنی بہ بندیاں گفتام — تاشوی آگاہ رہ من مات ہم بیعت بخواں
گر نداری این سخن باور بیا با من دمے — درحریم قبتہ الاسلام یعنی قادیان
تابہ بینی آفتاب معرفت در پیرہن — تا بیابی آسمان موہبت در طیلسان
در وجودش مجتمع بینی شرف اندر شرف — درکمالش مرتفع یابی جہان اندر جہان
فلت او واللہ اعلم عالمے در عالمے — قدر او اللہ اکبر آسمان بر آسمان
آدم ثانی سمتے مصطفےٰ عیسےٰ مسیح — یوسف مصر امامت مہدیٔ آخر زماں
نقطۂ پرکار علم و خط پرکار عمل — اے کہ کفر و ضلالت رہنمائے انس و جاں
ناصر الاسلام محی السنہ مصباح الورےٰ — آفتاب اوج عزت شمع جمع عارفاں
عالم علم لدنی عارف اسرار کن — معنی انسان کامل صورت مرآۃ جاں
نائب ختم رسل مولے امیر المومنین — مظہر سر اتم ادریس فرموسے فشاں
دیں از و برخویشتن خنداں چو گل از فرودین — کفر از و برخویشتن لرزاں چو برگ از مہرگاں
کہف عالم فخر آدم عقل کل برہان حق — مہبط وحی خدا در ح اوری صاحب قرآن
خاتم ختم خلافت از براِیں واگذ اشت — کرد چوں ختم نبوت خاتم پیغمبران
السلام اے آرمیدہ در نہایات الوصال — السلام اے گلشن دین را بہار بیخزان
السلام اے ظل پیغمبر امام المتقین — السلام اے از ہدایت والئے ہندوستان
تا شدہ شمع جمالت پرتو افگن گشتہ اند — طائران قدس گرد تو پرزناں پروانہ ساں
این زماں درچشم حق بیں دار صبہ لاف گزاف — حلقۂ بزم تو از بزم رسول اللہ نشاں
گو مسیحا مردہ را جان دادہ از باد نفس — عالمے را زندہ کردستے زاعجاز بیاں
ہر کہ سرتابد ز درگاہ تو رسوائی کشد — از نشانہا کردہ حق این نکتہ را خاطر نشان
کیستم تا لب کشائم من بمدح تو کہ خواند — عقل اول در ثنایت داستان در داستان
مے شوم مدہوش چوں بینم جمال روئے تو — اشک از چشم رواں گردد بساں ناودان
گر زنم آہے بہ پیشت ترسم از سوء ادب — ورنمایم ضبط در دل آب گردد استخوان
گر ندارم تاب دیدارت مرا معذور دار — جلوۂ ماہ درخشاں بہ نے تابد کتان
سگ اگر ماند بردن از بنوم نیود ہیچ عیب — اے بقربانت روم ہستم سگ این آستان
آے آرے حال من ماند بکعب ابن زہیر — آنچہ با وے کرد پیغمبر بکن با من ہمان
پائے من درخواب بے منزل بدور دخیم سست کوش — خضر لطف خود دلیلم ساز تا مقصد رسان
غرقہ کشتی از غرورد ریا جذبۂ الطاف تست — لطف فرما و مرا از ورطۂ غم دار ہان
کے تواند بسمل کج مج زبان وصف تو گفت — ہست چوں ختم رسل و رد حقت رطب اللسان
باد قیصر را مبارک کامد از فضل خدا — مہد عیسےٰ ہم بعہد او فرود از آسمان

عاجز کی تقریر کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے طلباء کے واسطے مذہبی تعلیم کی ضرورت پر ایک مختصر لیکن پُرجوش اور دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد جناب ابو سعید عرب صاحب نے حصول علم اور اس کے فوائد پر ایک فصیح تقریر فرمائی آپ کی تقریر کی تمہید فصیح و بلیغ عربی اور پھر فارسی سے شروع ہوئی تھی۔ عرب صاحب موصوف کی تقریر نے سامعین کو بہت محظوظ کیا۔

ان کے بعد صدر مجلس حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ اور تقریر کرنے والے صاحبان کے بیانات پر مختصر اور مفید ریویو کیا۔ حضرت موصوف نے اپنے وعظ کے اول میں سورہ الحمد شریف پڑھا اور الحمد للہ رب العالمین کی تفسیر میں فرمایا کہ ربّ العالمین خدا تعالےٰ کی ایک صفت ہے جو بتدریج انسان کی اور ہر ایک شے کی پرورش کرتی ہے۔ ربّ وہ ہے۔ جو بتدریج کمال کو پہونچاتا ہے۔ حقیقی ربوبیّت صرف اللہ تعالےٰ ہی کر رہا ہے۔ اور ربّ ایک ہی ہونا چاہیئے۔ ارباب متفرقہ ہوں تو سارا کارخانہ خراب ہو۔ مگر جیسا کہ وہ تمام دنیا کا ایک ہی ربّ ہے۔ ایسے ہی ظلّی طور پر ایک گھر کے انتظام کرنے والا بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ملک کا بادشاہ اور امیر بھی ایک ہی ہوتا ہے ظلّی طور پر یہ بھی رب ہیں اور ایسا لفظ بولنا شرک میں داخل نہیں کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ لفظ ان معنوں میں استعمال فرمایا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے ارجع الی ربّک اور اِنَّہٗ ربّی احسن مثوای۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ استادوں کو چاہیئے کہ اپنے شاگردوں کے حق میں دعا کیا کریں اور شاگردوں کو چاہیئے کہ اپنے استادوں کے حق میں دُعا کیا کریں۔

ایک صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے حاصل کرنے کی اسقدر تاکید فرمائی ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کہ علم حاصل کرو۔ اگرچہ چین میں ہو حالانکہ چین ملک عرب سے بہت دُور ہے اور اس زمانہ میں بالخصوص چین پہنچنا ایک نہائیت ہی مشکل امر تھا۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ چین سے مُراد ملک چین نہیں ہے بلکہ محاورہ عرب میں صین کا لفظ سمرقند۔ بخارا اور خیوا کیواسطے بولا جاتا ہے اور اس میں اشارہ اس امر کیطرف ہے کہ ان ممالک میں جو محدثین پیدا ہوں گے اُن سے علوم حاصل کرو۔ اور حدیث کے علم کی قدر کرو اور ایسا ہی آخری زمانہ میں جو امام پیدا ہوگا وہ صینی ہوگا اس کی اطاعت دل وجان سے کرو۔

نیز اپنے وعظ میں حضرت مولوی صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کے برکات کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا انسان اپنے افسروں کی ناشکری کرتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اس کو ناشکری کی عادت ہو جاتی ہے جو لوگ دنیوی رنگ میں تمہاری پرورش میں حصہ لیتے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہُوا۔

خریداران حقیقۃ الوحی مطلع رہیں کہ کتاب ہٰذا کورہ ۱۵ مئی ۱۹۰۶ء کو شائع ہوگئی ہے قیمت کتاب کی بوجہ بڑھ جانے حجم اور دیگر مصارف کے بیجلد للعہ ر اور مجلد للعہ رکھی گئی ہے یہ کتاب کسی اور شخص کے روپیہ سے طبع کرائی گئی ہے لہٰذا اصل مالک وہی شخص ہے قیمت میں کوئی کمی یا رعائت کرنا اسی شخص کا حق ہے حضرت اقدس کا اس میں دخل نہیں ہے جن خریداروں نے پہلے درخواستیں بخیال کمی قیمت وہ وہ چار چار نسخوں کی بھیجی ہیں وہ اپنی استطاعت کا اندازہ لگا کر دوبارہ اطلاع دیں کہ کتنی جلدیں انکو بذریعہ وی پی بھیجی جاویں سابقہ درخواستوں میں سے بجز اُن اصحاب کے جنکو قیمت ادا کرنے میں وقت پیش آنیکا خطرہ نہ معلوم ہوگا صرف ایک جلد بذریعہ وی پی ارسال ہوگی بعد میں اگر وہ دوبارہ درخواست کریں گے تو خوشی سے تعمیل ہوگی یہ صرف بلحاظ سہولت خریداران کیا گیا ہے

[illegible]

رسید زر

١٤ مئی ١٩٠٧ء

١٦١١ - سید احمد خان صاحب سے ۱ر
١٣٦٥ - اللہ یار صاحب ۱عہ
٤٢٤ - منشی نیاز الدین صاحب سے ۱ر

١٧ مئی ١٩٠٧ء

١٢٣٩ - فیض محمد صاحب سے ۱ر
١٦١٥ - ابوبکر ابن محمد اقبال صاحب سے ۱ر
١٥٥٥ - پیر محمد صاحب سے ۱ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حاکم خان صاحب ولد حسن محمد صاحب
ساکن چوراسی نہر جہلم
حسن محمد صاحب ساکن چوراسی نہر جہلم
بڈھے خان صاحب ولد احمد خان
صاحب پیری - ضلع گورداسپور
فتح الدین ولد امام الدین صاحب
ساکن ضرب دیال ضلع ہوشیارپور
سید ولایت حسین صاحب
ملازم دفتر رجسٹرار تحصیل مظفرگڑھ
سید رستم علی صاحب تحصیل مظفرگڑھ
ملک غلام صفدر خان صاحب
صاحبزادہ ملک غلام حیدر خان
صاحب تحصیلدار
ملک عطاء اللہ خان صاحب " "
ملک محمد اسلم خان صاحب " "
ملک امیر حیدر خان صاحب " "
سید شیر شاہ صاحب ساکن راولپنڈی
ماسٹر غلام رسول صاحب ساکن پنڈی لالہ
نواب بیگ صاحب نسووالی ضلع گجرات
بہادر بیگ صاحب " " "
اعظم بیگ صاحب " " "
عطاء ربی ولد احمد شاہ صاحب ڈلہ
بٹالہ ضلع گورداسپور
فضل دین ولد کریم بخش صاحب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

عبد الکریم ولد علی بخش صاحب ڈلہ بٹالہ
ضلع گورداسپور
رمضان ولد گلاب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور
ولی محمد ولد شادی " " "
لبو ولد نور " " "
رولو ولد احمد " " "
امام الدین ولد نتھا " " "
فضل دین ولد دتو " " "
عمر الدین صاحب ساکن کڑی
پٹھانان
حسن محمد ولد سمندا ڈلہ
محمد رشید ولد عطاء ربی " "
ملا دین محمد صاحب ملک افغانستان
پیر محمد صاحب " " "
فقیر محمد صاحب " " "
عبد الکریم صاحب " " "
امیر محمد صاحب " " "
لالک صاحب " " "
تاج محمد صاحب " " "
شیر محمد صاحب " " "
وزیر محمد صاحب " " "
دان صاحب " " "
سراج بی بی " " "
اموں " " "
نیاز بی بی " " "
مسمات بانو " " "
ولی محمد خان صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس جھنگ
علی گوہر صاحب پولیس لائل پور
مسمات رسول بی بی بیوہ معرفت
محمد سعید ماسٹر گورنمنٹ سکول
سیالکوٹ
نیاز علی صاحب مرحوم سیالکوٹ
جیوا چک اسکندر کہاریاں گجرات
نیک " " "
سیف علی خان صاحب
معرفت مولوی محمد فضل صاحب
موضع جنڈارن چنگا گوجر خان

محمد خان صاحب
شیر عالم صاحب
حکم داد خان صاحب
روشنائی بیگم
متوالی بیگم
اغرا بیگم
جان بیگم
بیگم
جمال بی بی
فضل داد خان صاحب

(معرفت مولوی محمد فضل صاحب موضع چنگا بنگیال گوجر خان)

نواب ولد علی - گورالی گوجرات
سید محمد نصیب صاحب تیجہ کلاں
ضلع گورداسپور
محمد عبد النعیم صاحب سوجکدہ
محلہ چک شکن ضلع سنگھبیر
نبی بخش صاحب معرفت منشی محمد اسمٰعیل
صاحب مشن امریکن پریس سیالکوٹ
نور الدین صاحب لوہار معرفت
حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ
مولیہ سنگھ -
مسمات عمر بی بی معرفت حکیم
خادم علی صاحب پسرور سیالکوٹ
عبد اللہ ولد نظام الدین صاحب
چونڈہ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ دلاور خان صاحب صوابی
پشاور
مسمات حسین بیگم اہلیہ منشی محبوب عالم
لاہور متصل نیلا گنبد
غلام فاطمہ ہمشیرہ محمد حسین
صاحب گرداور دہرم کوٹ رندھاوا
غلام محمد صاحب تیلی سٹروعہ ہوشیارپور
اہلیہ عبد الغنی خان صاحب محاسب
تحصیل موسے خیل ضلع نورالائی
غلام غوث صاحب پٹواری
تخت بہائی ضلع ہزارہ
والدہ محمد مقبول صاحب بدوملی
رعیتہ -

بی بلا معرفت بار دال کڑیانوالہ
ضلع گجرات
کرم الدین صاحب بہادر منشی نور الدین
صاحب محکمہ بارک ماسٹری لائل پور
فضل خان صاحب چنگا بنگیال
گوجر خان
فضل الٰہی صاحب چنگا بنگیال گوجر خان
غلام قادر صاحب دوالمیال جہلم
چوہدری محمد خان صاحب مانگٹ اونچے
حافظ آباد
لکھنا - مانگٹ اونچے حافظ آباد
محمد بخش صاحب " " "
مراد بخش صاحب " " "
نور محمد صاحب " " "
نتھو " " "
سید احمد صاحب " " "
ہست " " "
مست " " "
بھلکی " " "
غلام احمد علی پور کبیر والہ ملتان
شیر محمد " " "
غلام غوث " " "
غلام قادر " " "
قاضی ظہور اللہ صاحب پسرور
ضلع سیالکوٹ
بی بی رانی والدہ فضل احمد صاحب
پٹواری - گوجرات
غلام حسن - نصیرہ کہاریاں گوجرات
شاہ محمد " " "
امیر علی " " "
سیف علی " " "
نواب خان " " "
کرم داد صاحب " " "
اہلیہ مولوی نور احمد صاحب
چنیوٹ جھنگ
بوٹا - جیوہ نجل ضلع گوجرات
علم دین " " "

گھنڈی - جیوہ نجل ضلع گجرات
بیگم بی بی " " "
حسن محمد " " "
امام بی بی " " "
محمد حسین " " "
مسمات حسین بی بی " " "
مسمات دونی سٹروعہ ہوشیارپور
صوفی کریم ولد لبندا کشمیری معرفت
میاں احمد الدین صاحب ڈسٹرکٹ
بورڈ کوہاٹ
فتح محمد خان صاحب حوالدار
موزنگ - کہاریاں گوجرات
کرم اللہ خان صاحب حال مقیم
پلٹن ٢٢ کمپنی ١٢ چھاؤنی جہلم
مہدی حسین صاحب شہر کہنہ بریلی
یعقوب علی صاحب محلہ گھر جعفر خان
میران بخش احمدی مدرس تنیجپور
تحصیل و ضلع گوجرات
محمد یوسف صاحب شملہ
خیر الدین علی پور کبیر والہ ملتان
سلطان " " "
محمد خان کنجاہ گوجرات
حکیم محمد حبیب اللہ ٢٠٩
کہد ادالہ لائل پور
کالے خان چنگا بنگیال گوجر خان
محمد حسین - عالم گڑھ گوجرات
عطاء محمد دہولی گوڑیا گوجرات
احمد الدین صاحب طبیب تحصیل
شوالہ شہر سیالکوٹ
حسین بخش صاحب تحصیل چکوال
احمد - چک اسکندر گوجرات
محمود " " "
محمد بی بی " " "
محمد فیروز صاحب ریکو روڈ
کوئٹہ بلوچستان
کریم بخش صاحب معمار جموں
عبد العزیز ابن منشی فتح علی

دوالمیال براہ کہیوڑہ نمک جہلم
مسمات مغلانی " " "
مسمات بیگاں " " "
فاطمہ " " "
سہاگ بھری " " "
چراغ دین دوکان حافظ
غلام رسول صاحب وزیرآباد
فاطمہ زوجہ جعفر علی خان فیروزپور
مسمات مہران بی بی ہمشیرہ
فتح دین چک ١٩٥ رکھ بھرانچ
مہندو - حاجی والہ گجرات
پیرانڈتا " " "
میران بخش " " "
امتا " " "
کرم داد صاحب وزیرآباد
مسمات نور راہون جالندھر
مسمات میرو " " "
لعل حسین چنگا بنگیال گوجر خان
محمد سرور خان " " "
عبد اللہ " " "
عبد الرؤف " " "
قائم الدین " " "
سیف علی " " "
فقیر محمد " " "
نواب خان " " "
محمد صادق " " "
برہان علی " " "
برکت بی بی " " "
بیگو بیگم " " "
الٰہی بخش معرفت شیخ غلام بخش
احمدی - لائل پور
منشی محمد الدین صاحب چک ٩٥
سرگودھ
قلندر بخش صاحب پٹواری
حلقہ اودر گڑھ تنسکر
ولی محمد صاحب کلرک دفتر
میگزین - شملہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ امر دشمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا

ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ / اور مجلد ۱۲ / اور دشمین غیر مجلد ۱۰ / غیر مجلد ۶ / ہو جائیگی

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۱/۸

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(بہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ہر دو ایک ہزار ۲۰ /صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فایدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ہے ہر دو عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے ساتھ خرید کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے والسلام۔

میرزا غلام احمد

مصر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱/

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۲/

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف شہید کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲/

ہدایات صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری تھیں۔ قیمت ۴/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو رہنما وغیرہ بہشتی کے تعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱/

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ رحمت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱/

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴/

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور رشید آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھ خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کرنا کرنے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ اولی درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ایڈیٹر

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع کریکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں عمر ۳۰ سال سے کم ہے۔ اور حیثیت بھی اچھی ہے اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں۔ خط وکتابت مجھ سے ہو۔

اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ ومقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

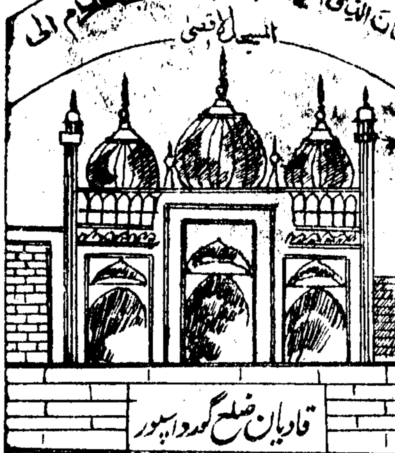

بدر
BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۔ ۔ ۔ آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ ۔ جون ۱۹۰۷ء | نمبر (۲۳)

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکراں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق ماند و راست | منکراں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ
معاونین حصہ اول جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین حصہ دوم جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کمیاب ڈائری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھا جو یہان تک شدید تہا کہ انہون نے سمجہا کہ مجہکو طاعون ہوگیا ہے۔ اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بہی لکہوانی شروع کر دی۔ اتفاقاً یہ خبر مجہکو ملی اور مین ان کی عیادت کے لئے گیا تو ان سے اس خیال کو دور کرنے کے لئے مین نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہین اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جہوٹا ہے کیونکہ خدا تعالی نے مسیح موعود کو بتایا ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری مین ہے اس مرض سے بچاؤن گا اور یہ کہہ کر مین نے ان کی نبض جو دیکہی تو تپ کا کہین نام و نشان بہی نہین تہا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین مین شائع ہوچکی ہے اس مین ایک شعر ہے۔ ؎

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے

مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا کہ دیکہو آجکل ہر طرح کا فسق و فجور پہیلا ہوا ہے اور مسلمانون کی پہلی سی حالت نہین رہی ان کے ہاتہون سے سلطنت بہی اسی لئے چہینی گئی ہے کہ انہون نے خدا کو چہوڑ دیا خدا تعالی کو کسی کا رشتہ دار نہین کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پہر بہی اس کی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیون سے مسلمانون کو نسبت ہے اس لئے ان کی طرح ان پر بہی وقتاً فوقتاً عذاب آنا ضروری تہا چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کر کے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانون کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہیں کہ چہہ لاکہہ انسان قتل ہوا اس وقت کے مسلمانون کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹہے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجیئے کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان ختم ہوجائے۔ انہون نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بہی اس عذاب مین پہنس گئے مین دیکہتا ہون کہ فرشتے کہڑے کہتے ہین کہ یا ایہا الکفار اقتل الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجرون کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزون کی حکومت بہی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہین ہندوستان مین اسی لئے ہوئی ہے کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہوگئے ہین اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہین ہین اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے کہ خود تمہاری حالت ایسی نہین رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

لیجئے ایک پادری صاحب ستّرہ سالہ بہگا لیگئے

شہر نیویارک مین ایک شخص ولمیر نامی رہتا تہا سنہ ۱۹۰۶ء مین فوت ہوا اس کی دو لڑکیاں تہین یہ شخص بہت مالدار تہا چنانچہ ہر ایک لڑکی کے حصے مین پچیس ۲۵ ہزار پونڈ جتنے پونے چار لاکہ روپیہ آیا ہوا تہا۔ مسٹر ولمیر جب مرنے لگا تو اپنے علاقہ کے مشہور و معروف اور معزز بزرگ ریورنڈ جیری نوڈگاس (جو ہمسٹڈ فیشنبل سینٹ جارج چرچ کے ریکٹر تہے) کو بلا کر عرض کیا کہ آپ میری ان لڑکیون کی دینی اور روحانی تربیت کی نگرانی فرماتے رہین۔ پادری صاحب نے اس خدمت کو بسر و چشم قبول فرمایا۔ اور ہر روز ان کی تربیت اور نگرانی کے لئے آنا شروع کیا۔ ان لڑکیون میں ایک کا نام مس فلورنیہ ولمیر تہا۔ جوانی کا عالم شباب کی بہار دیکہہ کر بزرگ پادری صاحب گرفتار دام ہوگئے۔ آتالیقی سے بڑہ کر نہایت کی طرف ترقی شروع ہوگئی اور آتش عشق نے اعتدال کے حدود سے تجاوز کر دیا یہان تک محبوبہ کی بوڑہی دادی تاڑ گئی اور بے ساختہ پادری صاحب کی خدمت مین عرض کرنے لگی کہ آپ اپنی آتالیقی خدمتون سے ہمین معاف فرمائین اور آیندہ یہان تشریف لانا بند کرین لیکن پادری صاحب محبوبہ سے عہد و پیمان حاصل کر چکے تہے اور محبت کا وثوق پا چکے تہے فوراً بول اٹہے کہ یہان آنے سے روکو گی تو ہم باہر کسی جگہ ملاقات کر لیا کرین گے۔

اب ۱۴ مئی کے سول ملٹری گزٹ مین لکہا ہے کہ ۲۹ اپریل کو پادری صاحب مذکور اس پری پیکر محبوبہ کو ساتہہ لے کر کہین الوپ ہوگئے ہین۔ پادری صاحب کی بیوی بہی موجود تہی لیکن اس کو بے کسی مین چہوڑ گئے ہین ان کے اغوا کا حال یون لکہا ہے کہ ۹ ارتاریخ ماہ اپریل کو پادری صاحب ایک فیشنبل شادی کی رسوم ادا کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے بیوی ان سے اجازت لیکر اپنے بعض رشتہ دارون کو ملنے کے لئے ہارٹ فورڈ کی طرف گئی۔ پادری صاحب منگل کے دن وہان سے واپس ہمسٹڈ پہونچے اور اپنا مال و اسباب لیکر فوراً کہین گم ہوگئے۔ اسی روز سے مس فلورنیہ ولمیر بہی روپوش ہے۔ خفیہ پولیس سراغ رسانی مین کوشش کر رہی ہے۔

لڑکی کا ایک خط دادی کے نام اس مضمون کا پہونچا ہے کہ مجہے آپ سے اور اپنی بہن اڈنیلا سے بڑی محبت ہے لیکن پادری صاحب کی محبت میرے دل مین اس سے بہی زیادہ ہے۔ ہمسٹڈ سے میرا دلبر داشتہ ہوگیا ہے اور مین اس ملک سے باہر نکلی جا رہی ہون اور امید کرتی ہون کہ جب یہ چہٹی آپکے ہاتہہ آئے گی اس وقت تک مین اس ملک کے حدود سے باہر ہو جاؤن گی پس چہٹی پر شہر جرسی کے ڈاکخانہ کی مہر ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پادری صاحب کو پچہلے دنون ٹرنیوے کی گاڑی پر ایک ضرب آگئی تہی اور اس کے معاوضہ مین اس کو ایک ہزار پونڈ بطور ہرجانہ ملا تہا۔ وہ روپیہ اس کے پاس ہے۔ پادری صاحب کی بیوی عمر مین اس سے بڑی ہے۔ لڑکے کے ورثا اور گرجا کے متمول متعلقین پادری صاحب پر فوجداری استغاثہ کرنے کا انتظام کر رہے ہین اور گرجا کے عہدہ سے اس کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ مضمون ذیل سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجہین تو اپنے اخبار مین جگہ دیکر مشکور کرین۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے اشتو مین ... چکا ہے اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنے مذاہب متعلقہ شرقیہ۔ یہ کتاب سنہ ۱۹۰۶ء مین شائع ہوئی تہی۔ اصل مین یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے۔ جس کا نام Civilization of our times (تمدن زمانہ حال) جس کے مصنف Paul Hunneberg ہین یہ ایک بڑے جرمن عالم ہین اور یورپ مین بوجہ اپنی لیاقت کے بہت مشہور ہین۔ جس آرٹیکل کا مین ترجمہ ارسال کرتا ہون اس کے لکہنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہین اور علوم شرقیہ خاص کر کے عربی کے بہت بڑے ماہر ہین۔ قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہونچا کر پڑہتے ہین۔ پیشتر اس کے کہ مین اصل ترجمہ لکہون مین اپنا فرض سمجہتا ہون کہ ڈاکٹر ہارو وڈ صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرون کہ جنہون نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے اور مجہہ پر کمال مہربانی فرما کر مجہے اس جرمن حصہ کا انگریزی مین ترجمہ کر دیا۔ جس کا مین اردو ترجمہ ارسال کرتا ہون امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرماوین گے۔ محمد الدین از علیگڈہ

---

www.aaiil.org

ابھی تک مسلمانون کے نئے فرقہ احمدیہ کی کامیابی کی نسبت کچھ نہین کہا جاسکتا۔ اس کے پیغمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہین جن کی عمر قریباً اب پچاس برس کے قریب ہوگی وہ اپنے اس دعوے کے ساتھ ایک نئی تحقیقات کو شامل کرتے ہین جس کی رو وہ یہ ثابت کرتے ہین۔ کہ سری نگر محلہ خان یار۔ مین جو ایک ولی کی قبر ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ جو ظالمون کے ہاتھون سے بچکر مشرق کو بھاگ گئے تھے اور وہین انہون نے وفات پائی تھی۔ احمد کا یہ دعوے ہے کہ وہ اس ساتوین ہزار کے لئے مسیح ہے اور یسوع مسیح کی خو بو مین آیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اس کا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ وہ مسلمانون کا وہی مہدی موعود ہے۔ جس کی وہ برسون سے انتظار کر رہے ہین۔ ان کے مشن کے متعلق ایک تعلیمی ورنگا ہے اس نئے مہدی اور مسیح کے مریدون کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی ہے اس کا مشن ( ) ہے (اس لفظ کا ٹھیک مترادف مجھے نہین آتا۔ آپ جو مناسب سمجھین رکھ لین۔ اس کے معنے ہین کہ متضاد اور بظاہر بالکل مخالف باتون کے ملانے والا۔) جسکی بنیاد اور بائیبل قرآن اور حدیث ہے۔

انہون نے کئی ایک عربی تصنیفات مین اپنی نسبت پیشگوئی پھر کئی ایک مذہبی نبوتون پر بحث کی ہے۔ جس کی تصدیق وہ اپنے نشانات اور معجزات سے کہتے ہین۔ غیر مشرقی دنیا پر مرزا غلام احمد صاحب اپنا اثر ڈالنے کے لئے بہت کوشش کر رہے ہین جس کے لئے انہون نے ایک ماہوار انگریزی میگزین جاری کیا ہے۔ منہ

محمد دین۔ علی گڑھ

تعلیم مستورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر

بعد از السلام علیکم کے گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مہربانی فرماکر میری ان ذیل کی چند سطور کو اپنی اخبار گوہر بار مین جگہ دیکر فدویہ کو ممنون فرمادین۔

کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہوسکتی ہین۔

اے میری مکرم خواندہ بہنون! مین آپ کی خدمت مین التماس کرتی ہون اور اپنے پہلے مضمون کی تائید مین یہ مسئلہ پیش کرتی ہون کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہوسکتی ہے اور خود تعلیم سے میری مراد دینی تعلیم سے ہے۔ یہان تک میرا خیال ہے۔ صرف دینداری نہین کیونکہ یہ تو ایک بڑی متبرک چیز بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایک خلقتہ دنیاداری بھی نہین ہوسکتی کیونکہ انتظام خانہ داری اور تربیت اولاد بغیر تعلیم کے نہین ہوسکتی۔ مثل مشہور ہے کہ اندھا حضرت کو راہ نہین دکھا سکتا اسی طرح جو شخص اپنی صلاحیت نہین کرسکتا وہ دوسرے کو نیک اور تربیت دینے کے لائق نہین ہوسکتا چنانچہ دیکھا گیا ہے جن گھرون مین تعلیم نہین۔ ان گھرون مین دین بھی نہین ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ ہوتی ہین ان کی اولاد ضرور ہی نیک اور دین دار ہوتی ہے کیونکہ بچے ماں کے پاس عمر کا وہ حصہ گذارتے ہین جس عمر مین وہ جو باتین سیکھے ان کے دل پر نقش ہوجاتی ہے اگر ماں تعلیمیافتہ اور دیندار ہو تو بچے پر ضرور نیک اثر پڑے گا۔ اگر ماں تعلیمیافتہ نہ ہو۔ تو بچے پر ضرور اس کے برے خیالات کا اثر برا ہی پڑے گا۔ مستورات کو تعلیم دینے مین سلسلہ مذکورہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مردون کو اللہ تعالیٰ نے ہی بڑا رتبہ دیا ہے جب چاہے تعلیم حاصل کرسکتے ہین خواہ چھوٹی عمر مین یا بڑی عمر مین۔ نہ ہی تو ان کو انتظام خانہ داری کا فکر ہوتا ہے اور نہ ہی بچون کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ مگر مستورات جو خورد سالی مین ہی انتظام خانہ داری مین مشغول ہوجاتی ہین اور بچون کی پرورش کی مصیبت مین گرفتار ہوجاتی ہین۔ وہ بڑی ہوکر کس طرح تعلیم پاسکتی ہین۔ مگر جب تک تعلیم نہو دین دار نہین ہوسکتی اس واسطے مین التماس کرتی ہون کہ مستورات کو تعلیم دینے مین بڑی سرگرمی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہی تعلیم پاسکتی ہین جو پانچ اور بارہ کے درمیان دی جاوے اور مین امید کرتی ہون خواہ کیسی ہی غبی لڑکی ہو اس پانچ اور بارہ سال کے عرصہ مین وہ پیارے اسلام سے کچھ نہ کچھ واقفیت پاسکتی ہے آہ! مین افسوس سے کہتی ہون۔ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیچاری مستورات کو ہی زیادہ دوزخ مین دیکھا مگر اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ مستورات مین مردون کی نسبت زیادہ کفر اور شرک مین مبتلا ہین۔ اگر مرد تعلیمیافتہ نہ بھی ہو۔ تو مسجدون یا محفلوں یا جلسون مین یا اور کسی طرح ملکون مین پھر پھرا کر اس کمی کو پورا کرسکتا ہے۔ اور دیندار ہونے کی امید رکھ سکتا ہے۔ مگر ہم مستورات جو کہ بسبب پردہ کے باہر نہین نکل سکتین اور نہ گھرون مین تعلیم کا چرچا ہے کیونکہ پرانے زمانہ کی بڑی بیبیان عموماً سب ناخواندہ ہین اس واسطے مین نہایت ادب سے گزارش کرتی ہون کہ فرقہ اس کی خواندہ ممبرون کو اپنی قلم کے زور سے سلسلہ مذکور پر واسطے تعلیم دلانے کے اثر ڈالنا چاہیئے۔ جس سے کہ عام چھوٹے گلی بکول محلون اور دیہاتون مین کھل جاوین اور فرقہ مین عام تعلیم ہوجائے۔ راقمہ ظ۔ ف۔ بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی ضلع گجرات

۲۰ مئی ۱۹۰۵ء کو ظاہر فرمایا۔ گمان ہندون نے جو دکھ ہمین دیئے ہین وہ بیان سے باہر ہین۔ دیانند نے کیا کچھ نہین لکھا۔ کنہیا لال اس سے کم نہین۔ پھر لیکھرام نے جو خبث پھیلایا ہے اس کا نتیجہ کسی سے مخفی نہین۔ پس جب ان لوگون کا یہ خیال ہے کہ ایک حیوان کے بدلے مین انسان کا قتل بھی جائز قرار دین اور اپنی حکومت کے زمانہ مین اونچی اذان تک بھی نہ کہنے دین تو پھر ہم کیون نہ کہین کہ انگریزی حکومت ہمارے لئے خدا کی ایک خاص رحمت ہے (بر قومے کہ نیکی پسند د خدا۔ دہد خسرو عادل و نیک رائے)۔ ان ہندون سے ہمارا کبھی اتحاد نہین ہوسکتا۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ انگریز بھی سمجھ سکتے ہین۔ کہ جب مسلمان بادشاہون سے وزارت تک کے عہدے پاکر بھی ہمارا ان کی شکایت کرنا ہی اپنا مذہبی جزو سمجھتے ہین تو پھر ان سے کیا وفاشعاری کرین گے۔

ہمین تو ان کے بڑھے ہوئے تعصب پر افسوس آتا ہے کہ ہم تو ان کے اوتارون کرشن رامچندر کی عام مجلسون مین بھی تصدیق کرین اور ان کو خدا کے پاک بندے قرار دین اور یہ ایسے شوخ چشم کہ بلاوجہ جاتے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل اصفیاء کے سردار کو برا کہین ایسی باتون سے مین نے کہا کہ جنگل کے بھیڑیون سانپون بچھوؤن سے صلح آسان۔ مگر ان سے ناممکن۔ (اکمل)

ایک اور دشمن ہلاک ہوا

سوہل ضلع گورداسپور مین ایک شخص اللہ دتا نام خیاط رہتا تھا وہ اور اس کا بھائی محمد علی معمولی آدمی ہین اور بہت ہی ضعیف سی استعداد پڑھنے لکھنے کی رکھتے ہین مگر اذہون مین کانا راجہ جاہلون ستے ان دونون کو مولوی کا خطاب دے رکھا تھا۔ اس لحاظ سے یہ خطاب جسقدر عزت کے قابل ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے بہرحال وہ مولوی مشہور تھا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اسکو سخت عداوت اور دشمنی تھی اور مخالفت کے لئے بہت دریدہ دہن اور بدزبان تھا۔ ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے قریبی علاقہ جات مین جاکر بہت زور شور سے مخالفت کیا کرتا تھا اور کرم الدین کے مقدمات مین بہت بڑا حصہ اس نے اور اس کے رفیق عبد السبحان نے لیا تھا چندہ جمع کرنا اور مقدمات مین ہر قسم کی مدد دینا ان کا کام تھا گویا وہ مقدمہ کرم الدین پر نہ تھا بلکہ انپر تھا۔ غرض تقریر اور تحریر کے ذریعہ ہمیشہ مخالفت کرنا اور احمدیون کو دکھ دینا اس نے اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا تھا مقدمات مین کرم الدین تو مجرم قرار پاکر جرمانہ کا سارٹیفکیٹ لیکر گیا عبد السبحان مسانیان جہان وہ سادات کے بچے پڑھا کر گذارا کرتا تھا رخصت ہوا اور مسانیان کیا اس دنیا ہی سے رخصت ہوا۔ السعد صاحب [illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ کمیاب ڈائری۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳۔ تعلیم مستورات۔ ایک دشمن ہلاک ہوا
صفحہ ۴۔ اعلان۔
صفحہ ۵۔ ڈائری
صفحہ ۶۔ کشمیر کی عبرتناک حالت۔ امداد لنگرخانہ کوٹ نینان مین جلسہ
صفحہ ۷۔ صادق اور کاذب مین مباہلہ کا نتیجہ فیصلہ
صفحہ ۸۔ خدا جس کو چاہے ہدایت دے۔ المفتی
صفحہ ۹-۱۰۔ پچیس زن والا آسمانی نشان
صفحہ ۱۱۔ رسید زر۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر قدرت کے دروازے کھلے ہین نیچریون کی چیر اتین۔

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا او کذب بآیتہ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہین جب خدا تعالیٰ کا کلام انکو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہین کہ وہ افترا ہے انہین لوگون پر اتمام حجت کرنے کے لئے مین نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہر کب تک یہ لوگ ایسا کرین گے۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہو اور ہر ایک قضاء و قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے۔ اس وقت مین نمونہ کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگون کے سامنے پیش کرتا ہون اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ مین اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار و احافظک خاصۃ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ مین ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہو طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور مین اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہون جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور مین گواہی دیتا ہون کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص مین سے یا جو شخص ان کا ہمرنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہین۔ ولعنۃ اللہ علی من کذب وحی اللہ۔ جیسا کہ مین بھی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ ولعنۃ اللہ علی من افترٰی علی اللہ۔ اور مین امید رکھتا ہون کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام مین یہ الفاظ نہین ہین کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولٰئک لہم الامن وہم مھتدون۔ پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائین گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاوین گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہرے گی۔

اب مین دیکھونگا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہین سمجھتا تو آپ بھی دعوٰی کرے کہ مین بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھ لے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدٰی

الراقم۔ خاکسار میرزا غلام احمد۔

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیّب

بَرد وسلام ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ وفساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ وفساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب کہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہونچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجہ سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہ دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں سے ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انھوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی ہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

اس پر میاں معراج الدین صاحب عمر (مالک اخبار ہذا) نے جو اس وقت حضرت کے حضور میں حاضر تھے ایک واقعہ عجیب سنایا۔ انہوں نے ایک جگہ کا ذکر کیا کہ ایام طاعون میں ایک ہندو مالدار شخص بے اولاد مرگیا اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ ورثا نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہو جائے اور وہی تمام مال اور جائیداد کا وارث بن جائے۔ آؤ اس عورت کو بھی مار ڈالو۔ اور جائیداد پر بے خطر قبضہ کرلو۔ طاعون تو ہر طرف پھیل ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں لوگ ایکدوسرے کی خبر بھی نہیں لیتے۔ آدھی رات کے وقت انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں اس کے باندھ دئے اور مونہہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ بول نہ سکے اور مردے کی طرح اٹھا کر آدھی رات کے وقت مرگھٹ پر لے گئے اور ان کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا کہ مرگئی ہے۔ ارد گرد کے ہمسایوں نے خیال کیا کہ اس کا خاوند طاعون سے مرگیا تھا۔ یہ بھی طاعون سے مرگئی ہوگی۔ کوئی نزدیک نہ آیا۔ انہوں نے رات کے وقت اُسے لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ ہندوؤں کے قاعدہ کے مطابق تو ضرور تھا کہ جب تک آگ اس کے سر کی کھوپری کو پھوڑ نہ دے وہیں ٹھہرے رہتے مگر چونکہ چور تھے دہشت کے مارے صرف آگ لگا کر گھر بھاگ آئے۔ قدرت خداوندی اس کو زندہ رکھنا چاہتی تھی اوپر سے آندھی اور بارش جو شروع ہوئی تو آگ بجھ گئی اور اسی حالت میں لکڑیوں کے درمیان اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ صبح تک وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ صبح کے وقت بعض راستہ چلنے والوں نے اس کو دیکھ کر تھانہ میں خبر دی اور اس کے تمام رشتہ دار مرد اور عورتیں گرفتار کئے گئے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈی۔ اے۔ وی کالج) جو آپ کے پرچہ مورخہ ۲۵ مئی کے اشاعت میں بعنوان مذکورۃ العنوان شائع ہو چکا ہے مندرجہ ذیل ریمارک کرنے کی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ سماج اس کو پنجے سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک وشبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے، اور چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھ کر سبقت لے چکے ہیں۔ اس لئے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجیٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جس کو قریباً بیس برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجیٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز ان میں مت شامل ہوں یہاں تک اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائک کے ہونے والے طلباء کی شمولیت اختیار کرلی تھی آپ کے فتوی جہاد نے جو چھ برس سے شائع ہو چکا ہے۔ سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا اس صوبہ کے کمشنر کے الفاظ سے صاف طور پر مترشح ہے احمدیہ فرقہ کے بیعت کی شرائط عشرہ میں اطاعت گورنمنٹ بھی ایک شرط ہے آریہ سماج اپنا گناہ اور قصور دوسروں کے سر پر تھوپنے کی بلا ضرورت کوشش کرتی ہے۔

جتنے احباب شیعہ مذہب سے علیحدہ ہوئے ہیں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں۔ مخالفوں کے لئے ضرورت ہے۔ پتہ۔ شہر بنارس کوٹھی مہاراجہ بنارس محلہ راجہ بازار شیخ عبد الواحد خانساماں

www.aaiil.org

کشمیر کی عبرتناک حالت

کشمیر سے ایک صاحب جن کا نام نیچے درج ہے حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش اینکہ اندین ولا بالخصوص بعد از نمودار ہونے نشان آسمانی کشمیر بالعموم تحصیل کولگام والا بالخصوص اس طرح موت کے پنجہ کے اندر گرفتار ہوا ہے۔ کہ الامان الامان۔ بعض جگہ ایسا بھی وقوعہ ہوتا ہے کہ رات کو انسان سوتا ہے اور فجر کو مردہ دیکھا جاتا ہے۔ یکایک وہ وعدہ الٰہی۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منھا اعیدوا فیھا۔ چند دن نکل پھر یہ عذاب حاضر ہو جاتا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون کی تنبیہ دے رہا ہے لطیفہ یہ ہے۔ کہ مرگ جوان مرگ ہے یعنی عام طور پر جوان ہی اس کا شکار ہیں۔ یقیناً بقول رب العزت جل جلالہ حکایتاً عن النوح علیہ الصلوۃ والسلام۔ اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمی الخ۔ یہ لوگ قبل از اجل مسمیٰ مر رہے ہیں۔ مگر اطاعت مہدی من اللہ جو اس وقت کے نبی ہیں کرتے۔ تو کبھی یہ جوان مرگ کا نشانہ نہ بنتے۔ یا اللہ تو اپنی مخلوق پر رحم کر۔ آمین۔

یا امام الزمان علیک الصلوۃ علیک السلام۔ یہ تمام مخلوقات اسی طرح حسب قانون رب العالمین جس طرح موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ میں فرعون علیہ اللعنت غرقاب ہوا۔ عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی۔ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ میں پڑ گئے۔ ہمارے شہنشاہ امی محمد المصطفیٰ سرور الانبیاء کی ہمسری میں ابوجہل بمع اتباع خود علیھم اللعنۃ وقود النار بنے۔ عین بعینہٖ اسی طرح مثیل یہود مثیل مسیح کے ہم پلا ہونے میں تباہ ہو رہے ہیں۔ ومن اصدق من اللّٰہ قیلا۔ لاغلبن انا ورسلی۔ خوشا قول حضور

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

میں ہوں حضور کا ایک خاکسار تابعدار عبد الرحمان خان ولد راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم۔ ملک کشمیر۔

عرب میں قہری نشان

یہاں جدہ خاص میں طاعون کا سخت زور شور ہے۔ حضرت اقدس کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ کہ اب بڑے بڑے روحی اس مرض سے مریں گے۔ سو یہاں ایک صاحب بڑی بڑے

رہی مر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ میرے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ دل سخت اداس رہتا ہے خداوند کریم رحم کرے۔ کہ زندگی میں حضرت اقدس کی ملاقات ہو جاوے۔ تازہ تازے الہامات جو ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دل کو ہلا دیا ہے ہر ایک وقت دل چاہتا ہے۔ کہ فوراً قادیان چلا آؤں۔ مگر جب ملازمت کا خیال ہوتا ہے۔ تو کوئی قانون ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ تین سال سے واپس ہوں۔ دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کوٹ نینان میں جلسہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

جناب من۔ ضلع گورداسپور میں کوٹ نینان بھی ایک مشہور قصبہ ہے۔ جب لاہور اور راولپنڈی کے شور و غل کی خبر یہاں پہونچی تو بعض سربرآوردہ اشخاص نے یہ مناسب سمجھا کہ بلوہ کنندگان اور باغیان کے چال چلن کی نسبت عام طور پر اظہار ناراضگی ظاہر کیا جاوے۔ ۵ تاریخ کو ایک باقاعدہ جلسہ حکیم کرپا رام مرحوم کی حویلی بصدارت نائب تحصیلدار صاحب بندوبست ہوا۔ علاوہ باشندگان قصبہ کے اردگرد کے دیہات کے نمبردار اور سفید پوش بھی موجود تھے صاحب میر مجلس نے جلسہ کا افتتاح ایک مختصر تقریر کے ساتھ کیا۔ صاحب ممدوح نے سرکاری راج کے فوائد کو بیان کیا اور بڑے زور سے باغیان کے چال چلن پر اعتراض کیا۔ پھر منشی صاحب نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پڑھا۔ جس کی تائید چودہری آلا سنگھ صاحب سفید پوش اور منشی محمد اعظم صاحب نائب محافظ دفتر ضلع نے کی اور بالاتفاق پیش ہوا۔

ریزولیوشن ۱۔ یہ جلسہ اُن لوگوں کے رویہ کو نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو لیکچروں میں اور اخبارات کے ذریعہ باغیانہ خیالات کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کے رویہ کو اور بھی زیادہ افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بے گناہ انگریزوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے مال و جان کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پبلک کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ لوٹ اور ہڑتال کریں۔

دوسرے ریزولیوشن کی منشی محمد اعظم نے تحریک کی۔ مہنت ارجنداس صاحب نائب میر مجلس اور لالہ سوہن لال صاحب مہاجن نے تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن ۲۔ منشی لابھ دین صاحب سکرٹری جلسہ کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس جلسہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات چھپنے کے لئے بھیجیں اور ایڈیٹران اخبارات کو التماس کریں کہ براہ مہربانی اپنے اصل فرض منصبی کو سمجھ کر شہنشاہ جلیل القدر اور رعایا کے اچھے تعلقات کی تعلیم دیں اور کسی قسم کے باغیانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ نہ دیں بعد اس کے میر مجلس صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سب پوسٹ ماسٹر کوٹ نینان ضلع گورداسپور

امداد لنگر خانہ

ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں عاجز نے چندہ لنگر خانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں کہیں وہ پڑھا گیا ہوگا احباب اس کی طرف توجہ کر رہے ہوں گے اور عنقریب اس کے نتائج سے ہم کو اطلاع ہو جائے گی۔ بطور یاددہانی کے اب میں دوبارہ لکھتا ہوں۔ اور اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو اور جہاں ناخواندہ لوگ ہوں وہاں کے قریب قریب کے شہروں کے دوست دیہات میں جا کر ان ناخواندہ دوستوں کو جمع کر کے اس ضروری حکم سے سب کو مطلع کریں اور اکثر کرتے رہیں چاہیئے کہ قریب قریب کے گاؤں کے لوگ ہر جمعہ کو کسی ایک گاؤں میں جمع ہو کر وہاں نماز جمعہ ادا کیا کریں اور اس قسم کی ضروری تحریکات سے اور نئی تصانیف حضرت سے دوسرے دوستوں کو آگاہی کرتے رہا کریں ضلع وار کمیٹیوں کو چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے اضلاع کے مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اپنے اضلاع کی فہرست مبائعین کو مکمل کریں اور ہر ایک قسم کی تبلیغ چھوٹے شہروں اور گاؤں میں پہنچانا اسی ضلع کی کمیٹی کا فرض ہونا چاہیئے۔

لنگر کے واسطے اس وقت یکمشت چندہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز ماہواری چندوں کے انتظام کو پختہ کرنا چاہیئے۔

حقیقۃ الوحی

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے چھپکر شائع ہو چکی ہے لیکن چونکہ اس کے واسطے یہ تجویز ہوئی۔ کہ تمام کتاب مجلد ہو کر فروخت کی جائے اس واسطے اس کی فروخت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ ایک لائق جلد ساز میاں عبد اللہ احمدی مالیر کوٹلہ سے اسی کام کے واسطے بلایا گیا ہے۔ جو نہایت اخلاص کے ساتھ اس کام میں سرگرمی سے مصروف ہے تاہم تمام جلدیں یک دفعہ نہیں ہو سکتیں جیسے جیسے طیار ہوتی جاتی ہیں فروخت کے واسطے باہر بھیجی جاتی ہیں۔

مفت نہیں

بعض صاحبان حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کتاب مفت دی جاوے۔ ان کی آگاہی کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ اس کتاب پر بہت خرچ ہوا ہے اور وہ روپیہ حضرت کا نہیں تھا اس واسطے کتاب حضرت کی ملکیت میں نہیں ہے۔ تاہم ایک بڑا حصہ ہند و پنجاب کے علماء وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اب بہ زیادہ مفت تقسیم کی گنجائش نہیں۔

---

www.aaiil.org

صادق اور کاذب میں مباہلہ کا بےنظیر فیصلہ

ناظرین اس عاجز نے فیض اللہ خان بن ظفرالدین احمد متوفی سابق پروفیسر ٹریننگ کالج سے ۱۲ جون ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کے بارےمیں مباہلہ کیا تھا۔ جو آگے چلکر آپ کو مباہلین کی تحریر سے کل حالات منکشف ہو جائیں گے۔ مگر قبل اس سے کہ مباہلین کی تحریر کو درج کروں۔ مناسب ہے ان تمام حالات کو جو درمیان میعاد مقررہ کے عجیب در عجیب ظہور میں آئے ہیں۔ ناظرین کی خدمت میں تفصیل کے ساتھ عرض کیا جاوے۔ ممکن ہے کوئی سعید روح فایدہ اٹھاوے کیونکہ فیض اللہ خان جنڈیالوی قانون گو کو طاعونی موت سے زمین میں خدا نے ایسا سلایا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ یہ عجیب شان کبریائی ہے۔ کہ فیض اللہ مکذب انبیا اکیلا نہیں گیا بلکہ مباہلہ کرنے کو رضامند کرنے والا اور حضرت اقدس کی نسبت زیادہ استہزار کرنے والا فیض اللہ کا پھوپھی زاد بھائی مسمی عظیم اللہ اور حقیقی ہمشیرہ عزیز ہمراہ گئے ہیں یہ عظیم الشان معاملہ حضرت اقدس کی تائید میں ایسا ظہور میں آیا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعتوں کو اور بالخصوص تاریک دل مولوی ثناءاللہ اور نیز گمراہ اور مرتد عبدالحکیم ڈاکٹر کے واسطے ایک سبق آموز نشان ہے۔ گر ایسے میں نشانوں سے وہ شخص ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ جو دل کا سیدھا اور رضا کا طالب ہے۔ خدا شاہد ہے جس وقت میں نے اس مقدس انسان مسیح موعود کے لئے محض برائے مقصود رضائے الٰہی فریق مخالف سے مباہلہ کیا ہے۔ مجھ کو یہ معلوم ہو رہا تھا۔ کہ میں درمیان میں نہیں ہوں اور جو الفاظ میری قلم سے نکل رہے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے لکھ رہا ہے اس وقت میری وجدانی حالت ایسے لطیف عالم کی طرف منتقل کی گئی جو مجھ کو فریق مخالف پر عذاب الٰہی کے فرشتے اترتے ہوئے نظر آئے۔ چنانچہ اسی وقت عاجز نے بلند آواز سے کہدیا کہ میں نے ابھی تم پر عذاب اترتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ فریق مخالف نے جس قسم کی موت طلب کی تھی وہی اس کو ملگئی متوفی نے مباہلہ کرنے کیوقت طاعونی موت کی خواہش ظاہر کی تھی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ انصاف پسند طبیعتیں بعد مطالعہ الفاظ مباہلہ اور دیگر واقعات سے مطلع ہونے کے مانیں گے کہ اس درجہ پر ہیبت اور شاندار الفاظ کا لکھنا اور عجیب در عجیب واقعات کا پیش آنا جو آئندہ خبر سے متعلق ہوں انسانی کام نہیں۔ کیونکہ انسان تو اپنی بابت ایک دن کی زندگی کا قطعی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے کی نسبت تحدی کے ساتھ یہ ظاہر کرے کہ زمین آسمان ٹل جائے لیکن یہ عذاب یقیناً نہ ٹلیگا۔

اب مباہلہ کی کل کیفیت تفصیل وار بیان کرتا ہوں۔ میں ۴۔ جون ۱۹۰۶ء کو لاہور سے بعد دو ماہ کے گوجرانوالہ واپس ہوا۔ ۱۲ جون کو میری اہلیہ واسطے ملنے مستورات کے میرے ہمراہ جنڈیالہ گئی۔ ظفرالدین متوفی کا جس بیٹھک میں کتبخانہ ہے وہاں حضرت اقدس کی نسبت گستاخ مسمی عظیم اللہ نے میری طرف مخاطب ہوکر استہزاء یہ گفتگو شروع کی چونکہ مسمی عظیم اللہ کو جاہل اور دینی امور سے بےخبر سمجھ کر اس کیطرف مخاطب ہونا میں نے مناسب نہ سمجھا۔ مگر فیض اللہ کو ہر پہلو سے سمجھاتا رہا۔ چونکہ فیض اللہ نے پدری آغوش اور خیالات میں نشو ونما پایا تھا۔ اس لئے میری کوئی برہان ان کے واسطے سودمند نہ ہوئی۔ اس سے قبل بھی اس قسم کی گفتگو بارہا ہو چکی تھی۔ اور مجھ سے زیادہ تبلیغ قاضی صاحب ضیاءالدین مرحوم اپنے خاندان پر کر چکے ہیں ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ خطوط میرے ہاتھ آئے ہیں میری نظر سے کوئی خط ایسا نہیں گزرا۔ جس میں امام ہمام کا ذکر اور اُس پر ایمان لے آنے کی تاکید نہ ہو حق تو یہ ہے۔ کہ قاضی صاحب عجیب مخلص مرید ہیں۔ اس لئے اس وقت میرے دل میں القاء ہوا کہ ان سے مباہلہ کر لیا جاوے۔ میں نے کہا یہ ایک راہ اور فیصلہ کی پیش کرتا ہوں اور وہ راہ فیصلہ کی ایسی ہے جو ممکن نہیں جو اس کا نتیجہ غلط نکلے اور وہ یہ ہے کہ باہمی مباہلہ کر لیا جاوے۔ عظیم اللہ فوراً فیض اللہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ بھائی صاحب مباہلہ کرنے میں توقف نہ کریں۔ یہ بھی تماشہ دیکھنا چاہیئے۔ مباہلہ منظور ہو جانے پر دو طرف سے اسیوقت تحریریں ثبت لگ گئیں۔ جو ذیل میں درج ہیں۔

تحریر دستخطی فیض اللہ خان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ الذی لایضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ بعد حمد و صلوات برسول رب العالمین کے میں قاضی فیض اللہ خان بن ظفرالدین مرحوم ایک مسلمان حنفی سنت نبویہ کا پورا تابعدار اس بات کا قایل ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کہ خاتم النبیین ہو چکے ہیں وحی کا نازل ہونا خلاف مذہب قرآن و حدیث ہے اور مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کرتا ہوں۔ کہ وہ مثیل مسیح موعود ہیں اور منشی مہتاب علی صاحب خلف الرشید منشی کریم بخش صاحب سکنہ شہر جالندھر جو کہ مرزا صاحب موصوف کے تابع ہیں۔ دعوے کرتے ہیں کہ جو شخص ان کے اس دعوےٰ کی تردید کرے۔ اُسپر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لہٰذا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے جو شخص جھوٹا ہے اُسپر عذاب الٰہی نازل ہو۔ مثل موت یا بیماری طاعون یا مقدمہ میں گرفتاری۔ اور میں بمطابقت سُنّت نبوی کے ایک سال کی میعاد ٹھہراتا ہوں اور یہ شرط کرتا ہوں کہ اگر یہ عذاب میرے یا منشی مہتاب علی کے بغیر کسی اور شخص قرابتی پر ہو۔ تو یہ شرط میں داخل نہ ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

قاضی فیض اللہ خان سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء

تحریر دستخطی منشی مہتاب علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی

میں حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مسیح سمجھتا ہوں اور ان کا ہر ایک دعوےٰ جو دین کے متعلق ہے بلا کسی شک و شبہ کے صحیح مانتا ہوں۔ مگر میرے مقابلہ پر قاضی فیض اللہ خلف الرشید قاضی ظفرالدین مرحوم یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹا اور ان کا دعوےٰ بالکل گھڑا ہوا اور خود تراشیدہ ہے اس لئے میں صاحب کے مقابلہ میں مباہلہ کرتا ہوں اور مجھے پورا پورا کامل یقین ہے کہ جو ہر دو میں سے جھوٹا ہوگا اللہ تعالےٰ اس پر عذاب عظیم نازل کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں گے لیکن یہ عذاب یقیناً نہیں ٹلیگا اور وہ اپنی چمکار دکھا کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہمیشہ سے قانون جاری ہے۔ اور آخری بہتر و اولیٰ طریق کذب اور راستی میں تفریق کرنے کا ہے پس خدا سے میری دعا ہے کہ وہ جلد تر نتیجہ پیدا کرے۔ اے خدا اے خدا تجھ سے کوئی انہونی بات نہیں اگر تو چاہے تو ایک آن میں عذاب نازل کر سکتا ہے۔ لیکن میں سنت نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد تجویز کرتا ہوں اور وہ عذاب محض مجھ عاجز پر یا قاضی صاحب پر نازل ہونا چاہیئے۔ مثلاً موت یا طاعون یا کسی مقدمہ میں ماخوذ ہو جانا یہی شرط ہے اور کسی قرابتی اور اپنے کسی متعلق پر کوئی عذاب نازل ہونا یا اس کا مر جانا شرط میں داخل نہ ہوگا اور وہ عذاب صرف ہم دونوں سے مخصوص سمجھا جائیگا۔

خاکسار عاجز مہتاب علی سیاح جالندھری مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

ان بالمقابل تحریروں کے بعد یہ ہوا کہ قاضی فیض اللہ خان مرض طاعون کے ساتھ جیسا کہ جھوٹے کے لئے بددعا مانگی گئی تھی اور نیز سال کے اندر جیسا کہ شرط تھی بمقام جھوٹے ہلاک ہو گیا اور بموجب آیۃ کریمہ ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ۔ مجھ کو خدا نے طاعون سے بچا لیا کیونکہ دوسرے [illegible]

[illegible]

www.aaiil.org

خدا تک پہنچانے والی ہدایت

۱۵ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک افغان مولوی محمد اکرام نام ساکن صوات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ بیعت ہوئے اور چند روز کے قیام کے بعد اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک عجیب راہ سے ہدایت کی جس کو انہوں نے فارسی زبان میں بیان کے بعض دوستوں کے سامنے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک صوات کا رہنے والا ہوں میری قوم کا نام شامی زئی ہے اور ساکن شاہ گرام ہوں سرحد میں ایک مشہور بزرگ سید علی پیر بابا نبیرہ لاگذرے ہیں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمارے ملک میں کوئی حکمہ نہیں کوئی اخبار نہیں جاتی۔ کوئی سلسلہ خط و کتابت کا ذریعہ نہیں میں مدت سے کسی فرد کامل کی تلاش میں تھا مگر قادیان اور حضرت مرزا صاحب کے نام اور دعوے اور دیگر حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ کبھی ارادہ کرتا تھا کہ بغداد کو جاؤں کبھی خیال کرتا تھا کہ مکہ معظمہ کو چلا جاؤں کہ ناگاہ خواب میں مجھے کہا گیا کہ **مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔**

میں نہیں جانتا تھا کہ قادیان کیا ہے اور میں نے اول اس خواب کی طرف بہت توجہ بھی نہ کی لیکن جب بار بار مجھے خواب میں یہی کہا گیا اور کئی بار میں نے ایسا خواب دیکھا تو پھر مجھے یقین ہوا کہ میرا مقصود ضرور اس جگہ سے حاصل ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ پس میں قادیان کی تلاش میں گھر سے نکلا اور بسبب ناواقفی کے کاشغر کی طرف چلا گیا بعد تلاش کے مجھے ایک گاؤں اس طرف بنام قیدان ملا مگر میں نے اس جگہ کوئی مرد کامل نہ پایا بلکہ وہاں سب روافض تھے جن کے حالات سے مجھے بہت سخت نفرت ہوئی اور چونکہ وہ قادیان نہ تھا بلکہ قیدان تھا اس واسطے مجھے یقین ہوا کہ یہاں مجھے مقصود نہیں مل سکتا اس کے بعد میں لاچار اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔ تو پھر وہی سلسلہ خوابوں کا شروع ہوا۔ کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ پھر میں نے سفر کا ارادہ کیا اور اس دفعہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ اول پشاور کو جاتا ہوں کیونکہ وہاں ہر طرف سے آدمی آتے ہیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیان کہاں ہے چنانچہ اس طرف کو آتے ہوئے جب کہ میں مردان پہنچا تو راستہ سے گزرتے ہوئے ایک جگہ میں نے چند آدمی دیکھے جو کہ قرآن شریف اور احادیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے ذوق حاصل ہوا اس لئے ان کے پاس بیٹھنا میں نے ضروری خیال کیا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون اصحاب ہیں تب مجھے بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ مسیح موعود کے خادم ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مسیح موعود کس جگہ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیان میں۔ قادیان کا نام سنتے ہی میں چونکا اور میں نے کہا کہ وہی جگہ جہاں سے میرا مقصود حاصل ہوگا جب قادیان کا نام میں نے سنا تو میں نے ان لوگوں کو اپنی خواب کا قصہ سنایا اور چند روز ان لوگوں کے پاس قیام کر کے دیگر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہاں چلا آیا ان صاحبان نے جن میں سے ایک کا نام محمد یوسف ہے۔ مجھے کہا کہ تم بہت سرد ملک کے رہنے والے ہو ایسی سخت گرمی میں قادیان جانا اور وہاں رہنا تمہارے واسطے مشکل ہوگا۔ تم بذریعہ خط ہی بیعت کر سکتے ہو۔ پر میں نے کہا کہ اگر میرے بدن میں ہزار جان ہو اور ہر ایک اس راہ میں قربان ہو تب بھی میرے واسطے ضروری ہے کہ میں ایک دفعہ مسیح موعود کے قدموں میں پہنچوں۔ یہ صاحب بعد بیعت واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔

المفتی

۱۔ ایک دُعا اور اس کا جواز۔ میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور (حال ساکن موضع وہیرہ ڈھیری ہٹان ریاست جموں) کا ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ "یا حضرت میں نے چند روز سے بعض نمازوں کے بعد الہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیجاوے کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے"

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا "ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے"

۲۔ ہندوؤں سے ہمدردی۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

۳۔ جمعہ کے بعد احتیاطی۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جب کہ جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ تو حکم ہے کہ جاؤ۔ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں۔

قصیدہ در شان مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از عاجز عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ)

اے شانِ ایزدی ز وجودِ تو آشکار
بے شک توئی مسیح حقیقی فلک سوار

آدم نہ ز عالمِ بالا رسیدہ ٔ
خلقے ہمے کشید برائے کہ انتظار

جنسِ فرشتہ و بشر و خلق دیگرے
دارند سر بعجز بپائے تو بندہ وار

وصفِ جلال و جاہ تو گفتن مجال کیست
داری پئے صداقتِ خود حجت ہزار

کارت پناہ دین شدن و ملجائے امان
از مقدمت گرفت زمین و زمان قرار

صدہا نشانِ صدق تو عالم بچشم دید
شورے فتادہ در ہمہ اطرافِ روزگار

برہان تست لائقِ تحسین و آفرین
وصفِ تو لا بیان و ثنائے تو بیشمار

ابوابِ چرخ از پئے دنیا کشادہ اند
دو زیست دورِ پاکِ تو عہدیست پُر بہار

www.aaiil.org

گیتی چنین ندید جلال وجمال دین — این بود بہر ذات تو در علم کردگار
کوہی میان لشکر دین حجت الٰہ — شان فلک بشان تو ماند بہ ذرہ وار
بو ہائے مشک پاک تو دل زندہ میکند — صد نکہت نفیس کند روح را نشکار
توحید گم زتحفۂ عالم چو وقت نوح — بود و نہ بود ملجا و ماوی بہ ہیچ دار

بدبین تو بقعر جہنم فتادہ باد — بادا فزون زوہم میسر ترا وقار
ہر دشمنے کہ شد بہ مقابل فنا گشت — کردی زچوب خشک قلم کار ذوالفقار
دوران ہزار زاد پس احمد اخیر — زادہ چنین نہ نور مصفا و آبدار
شد ظلمت از جہان بدرو نور جلوہ کرد — خوش آمدی تو اے جری اللہ بوقت کار
شد خلعت خلافت آخر سپرد تو — بادا بروے پاک تو صلواۃ بار بار
حین نزول پاک تو آن وقت سعدات — کز آسمان گشت نشانات آشکار
اصلاح دین احمد آخر نمودہ — زان سان کہ بود لایق وزیبا واستوار
ادیان باطل از حجج تو فنا شدند — در کوفتی سر ہمہ اعدا چو مغز مار
خوش آمدی بوقت خود اے ناصری مسیح — بادا بہ دہر نام ترا دائما اقرار
اعجاز تو بعون الٰہی جریدہ اند — توحید حق زنام تو گردید زندہ دار
باطل زبوئے نام تو کافور مے شود — دشمن زحول نام تو گیرد رہ فرار
خاشاک بدبدر شد وآمد بہار نو — کارے عجب نمودہ اے ابر نوبہار
مردان راہ حق ہمہ نیرو زبودہ اند — آمد نہ مثل ذات تو پر رعب شہسوار
پژمردہ باغ دین الٰہی گشت سبز — آمد بہ شاخ کہنہ نوین بازبرگ وبار
تازہ نشان موت دوئی دشمن خدا — واقع شدہ موافق گفت تو شاندار
من بعد چند دشمن حق لقمۂ اجل — رفتند از جہان زذلت بقعر نار
یک بود آلٰہی بخش دستے آریہ دیگر — مردند با عذاب پلیگ آن ذلیل وخوار
از کل جہان کسے بمقابل چو شد حریف — قربان کرد جان بہ سنان تو چون شکار
در چار دانگ دہر زدعوائے خویش فاش — دادی ہزار بار خبرہا بہ اشتہار
دریا نوال فیض تو بس سیر مے کند — ہر انس وجان زخوان تو بادا وظیفہ خوار
لبیک خوان بسوئی تو از سرہے دود — ہر او کسے کند نظر اندر مآل کار
طوف حریم قدس تو یک حج اکبر است — بے بہرہ آن دلے کہ نہ آید درین دیار
فرحان کسیکہ شاد بود از ہوائے تو — خوش وقت آن مزور دلشاد دوستدار
یارب جہان زصور تو آواز بشنود — تا حشر ادبخیر شود وقت حال زار
اے خاتم خلافت دور اخیر دہر — مارا بزیر سایۂ تعلیم خود سپار

شوق دلم برائے لقائے تو شاہ دین — گریم چہ حال او کہ چہ گردست بے قرار
زخم فراق بزم تو بس درد مے دہد — یارب دوا بہ بخش درین کشمکش ہمار
لیکن چنین فتاد زتقدیر کار ما — ما ضبط کردہ ایم خود این وقت اختیار
یارب مرا بازوے ہمت بیار پر — تا بہ ہوائے قید شکستن شوم سوار
مستم زبوے عشق تو اے شافع جزا — تو کاش فضل خویش زما ہم جدا مدار
باشد بخواب یا کہ بہ بیداری اندکے — با ما زعکس خویش تجلی رسیدہ دار

مدہوشم از پیالہ لعل شراب عشق — بادا غذائے روح من این شہد خوشگوار
این وقت پاک لائق شکر است اے رشید — عمر الیست بے وجود بقا را چہ اعتبار
خوش قسمت آنکہ سیر وصال تو میشود — مانند زوج نوح بکشتی تو سوار
بخشید جان مردۂ ما را دوبارہ زیست — جز تو کجا است حاشر ارواح دینیار
از فیض تو جمال خدا فاش دیدہ ایم — مانند آنکہ پردہ زرخ دور کردہ یار
شاہا مرا گفت ثنائے تو آرزو است — لیکن ستم ز درد تردد در انتشار
باشد کہ حق جمعیت خاطر عطا کند — تا بر سر تو گنج فراوان کنم نثار
ہردم دعا است جملہ جہان قریب ودور — سازند زود مسلک دین تو اختیار
باغ وبہار نسل تو پر آب وتاب باد — تا ماہ را بقا بود ودہر را قرار
بر تو درود خالق ومخلوق گفتہ باد — باشد نہ زین سلام وتحیت بہ ہیچ کار
عاجز رشید گرسنہ را اندکے اتش — بخشائیشکہ سیر کند عید روزہ دار

تقدیس تو نہ از من عاجز ادا شود — میخیزد از زبان قلم شور انکسار

پچیس ۲۵ دن والا آسمانی نشان

بتاریخ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء بروز اتوار وقت عصر کے قریب ایک آسمانی نشان ظہور میں آیا اور خدا جانے یہ نشان مختلف ممالک اور مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں بھی وقوع میں آیا ہوگا اور دنیا کے اکثر لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہوگا مگر اس جگہ یعنے موضع پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد میں یہ نشان چار جگہ پایا۔ گاؤں کے باشندے جو مختلف سمتوں میں اپنے کاروبار میں معروف تھے انہوں نے حلفاً بیان کیا کہ آسمان سے سیدھے زمین کیطرف آگ کے بڑے بھاری شعلے اترے اور بالکل ہمارے قریب قریب گرے جن کو دیکھ کر مارے خوف کے ہم بھاگ گئے اور اس اچنبے واقع کو دیکھ کر ہیبت اور دہشت سے ہماری یہ حالت ہوئی کہ گویا لرزہ میں پڑ کر حواس باختہ ہوگئے۔ میرے ایک عزیز میاں محمد عبداللہ نام یہ نشان دیکھ کر کانپتے ہوئے گھر کو بھاگے اور مجھے کہا کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا۔ تب اس نے مجھے دکھایا لیکن جب میں نے دیکھا تو اس وقت دہوئیں کی ایک لمبی لکیر جو زمین کے قریب اور اس سے کچھ تھوڑی ہی اونچی تھی۔ نظر آئی۔ جو اس آگ کے شعلہ کے گم ہونے کے بعد نمودار ہوئی پھر ایک اور عزیز جو دوسری سمت تھا اس نے بیان کیا کہ آسمان سے آگ کا ایک بھاری شعلہ سیدھا زمین کی طرف آیا جو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے اوپر سیدھا سر کو آرہا ہے۔ تب ہم وہاں سے ڈر کر بھاگے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر گرے اور ہم کو بھسم کردے اور ہم دیکھتے ہی تھے۔ جو وہ بالکل ہمارے قریب چند کرم کے فاصلہ پر گرا اور اوپر کی طرف سے باریک اور نیچے کیطرف سے بہت موٹا تھا اور جب وہ گرا۔ تو ہم مارے خوف کے بھاگے۔ کہ یہ کیا ہونیوالا ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھا ایسا ہی کئی شخصوں نے دو اور مختلف جگہ پر اسی طرح پایا۔ جس سے لوگ تعجب میں پڑ کر حیران ہو گئے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود کی پچیس دن تک کے نشان کی پیشگوئی کا ذکر لوگوں کو پہلے سے معلوم تھا اور ایک نشان کے متعلق حضور کا ایک اشتہار بھی نکل چکا ہے جس کا یہ ماحصل تھا۔ کہ کوئی نشان

www.aaiil.org

ظاہر ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا" اور لوگ اس کو بھی سُن چکے تھے اس لئے ہم احمدیوں کو تو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے پیارے مُرسل حضرت حُجّۃ اللہ مسیح موعود کا نشان پورا ہوا اور مخالفین نے بھی دیکھا تھا جنہوں نے خود اس کا ذکر عام مجلسوں میں مشتہر کیا جس سے ان پر بھی اتمام حُجّت ہوئی اور اردگرد کے دیہاتی لوگوں نے بھی ایسا ہی بیان کیا کہ ہمارے گاؤں میں بھی مختلف مقامات پر ایسا ہی ہوا اور گو امید ہے کہ یہ نشان عام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا مگر تاہم اس نشان کے پورا ہونے اور مشاہدہ کرنے میں سب سے زیادہ محظوظ ہونے والے اور خوشی اور سرور کا لطف اٹھانے والے ہم ہی تھے جو احمدی ہیں اور گو یہ آتشی نشان تھا مگر فائدہ اٹھانے والوں کے لئے یہ آب زلال کا چشمہ بھی ہے افسوس ان لوگوں پر جو رسول خدا کے ایسے پُرصداقت نشان اور پیشگوئیاں پوری ہوتی دیکھ کر بھی ابھی تک انکار میں ہی ہیں۔ اور خدا انہیں ایسے ایسے کھلے نشان دکھا کر کفر کی کھائیوں سے نکالنا چاہتا ہے پر وہ نہیں نکلتے اور خدا انہیں شیطانی گند سے پاک کرنا چاہتا ہے پر وہ نہیں ہوتے۔ کیسی کھلے طور پر پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ پر افسوس کہ یہ بدقسمت لوگ ابھی تک انکار پر ہی اڑے بیٹھے ہیں۔ نشانوں سے آسمان زمین بھر گیا۔ مگر ابھی تک اس بدبخت گروہ پر کسی نشان کی صداقت نہ کھلی آسمان سے آواز آئی اور چاند سورج نے بولکر بتایا اور شہادت پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہیں۔ پر افسوس انہوں نے کوئی آواز نہ سُنی۔ بحار انہار اور احجار اشجار نے گواہی دی پر انہوں نے قبول نہ کی۔ ڈاک اخبار ریل اور تار نے سچائی پیش کی پر انہوں نے نہ مانا۔ طاعون کے نشان نے ان کے گھروں کو ویران کر دیا اور ان کے جسموں کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے اندر داخل ہو کر تلوازیں ماریں اور جگایا اور سمجھایا پر یہ نہ جاگے اور نہ سمجھے مرتے ہیں پر انکار ہی کرتے ہیں۔ زلازل نے زمین کے طبقات ہلائے اور پہاڑوں کو اڑایا اور شہروں کو تباہ کر دیا پر یہ ہیں کہ اسی طرح انکار پر جمے بیٹھے ہیں کہتے ہیں کہ ہم رسولوں کو مانتے ہیں اور خدا کے حکموں سے انکار نہیں کرتے۔ بھلا وہ جو زندہ رسُول اور موجودہ مُرسل حق کو نہیں قبول کرتے اور خدا کے تازہ نشانوں سے انکار کرتے ہیں وہ گذشتہ اور وفات یافتہ رسولوں اور کہاوتوں کے نشانوں پر کب ایمان رکھتے ہوں گے معلوم نہیں انہیں کیا ہوگیا اور کس مٹی سے بنے ہیں کیا یہ نشان جو پچیس دن کی پیشگوئی کا تھا انہوں نے نہیں دیکھا اور خدا کے رسول نے قبل از وقت اس کی خبر نہیں دی جس کا اب بھی انکار کرینگے خدا کے غضب کی آگ ان کی بدکرتوتوں اور خدا کے مُرسل کا دل دکھانے کے لئے پہلے کئی تباہی بخش اور بربادی کن نشانوں کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ مگر آج یہ نوبت پہنچی کہ وہ آگ خود آگ کی صورت میں مشتعل ہوئی جس کی خبر خدا کے مُرسل برحق اور پیارے رسول نے پیشتر کئی مرتبہ بیان کی اور دیکھو کتنی مُدّت پہلے اس خبر کا صحیح طور پر اس شعر میں اظہار کیا۔ ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

یہ آتشی نشان جو آسمان سے ظاہر ہوا اور جس کا دھواں جو السماء میں کھلے طور پر دکھائی دیا اُسکی خبر خدا تعالے نے نہ صرف آج کی وحی کے ذریعہ ہی دی بلکہ قرآنی وحی میں بھی یہ پیشخبری صحیح طور پر بیان فرائی ہے۔ دیکھو سورۃ دخان آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس کے بعد زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا بھی ذکر ہے اور وہ یہ ہے یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون۔ اور اس کی تفصیل سورۃ حج کی پہلی آیتوں سے ظاہر ہے جہاں فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم الی ولکن عذاب اللہ شدید۔ افسوس کہ یہ اقتداری اور تباہی بخش پیشگوئیاں جن کے سننے سے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے ابھی تک لوگ بجائے فائدہ اٹھانے اور ایمان لانے کے اسی طرح ہنسی اور ٹھٹھہ کرتے ہیں اور باز نہیں آتے مگر ایک وقت آتا ہے کہ بجائے ٹھٹھہ کے چلائیں گے اور بجائے ہنسنے کے پیٹیں گے اور روئیں گے اور اس وقت ایسا کرنا پھر کوئی فائدہ نہ دے گا۔ جب ایک اچانک ہلاکت کی بجلی کڑکے گی اور موت کی گونج سے دنیا میں ایک عالم سنسان ظاہر ہوگا اور خدا کی قہری تجلی اور جلال زمین پر اترے گا اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار کی آواز دنیا کے چاروں کونوں میں گونجے گی اور ایسا ہوگا کہ خدا کا بزرگ رسول فتحمندی کے بلند چبوترہ پر اجلاس فرمائے گا اور ہر طرف اسلام کی فتح کا نقارہ بجے گا اور شیطان قتل کیا جائے گا اور اس کا تمام لشکر تباہ ہو جائے گا اور نور آئے گا اور ظلمت بھاگے گی اور ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور اس کے رسول کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہیں جو ہو کر رہیں گی اور آسمان زمین ٹل جائے گی پر رسول کی بات نہ ٹلے گی۔ میں نے خدا کے نشانوں کو دیکھا اور اس آتشی نشان کو بھی دیکھا اور رسول کی ہر ایک بات کو سچا پایا اور بطور اظہار شہادت و تصدیق خدا کے نبی اور رسول کی صداقت پر اپنی تحریر پیش کی

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفرعنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ؎

وحی خدا داد خبر با کلیم — زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم
ایکہ شدی منکر وحی خدا — عیب مدہ خندہ مزن برہما
وقت قریب است کہ ظاہر شود — صولت حق صورت محشر بود
زلزلت الارض بزلزالہا — عالیہا سافلہا بدّلا
حصن حصین است مسیحائے ما — کہف دامان ملجاؤ ماوائی ما
ایکہ پناہ جوئی بیا در شتاب — داخل او شو کہ رہی از عذاب

خاکسار غلام رسول ساکن راجیکے ضلع گجرات نزیل سیالکوٹ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	ایک ماہ ۴ بار	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
۱/۲ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
۱/۲ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
۱/۴ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
۱/۳ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی نہ بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلو یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے۔ یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

رسید زر

۲۰ - مئی ۱۹۰۷ء

عـہ۱۰۵۵ - میر مراد علی صاحب سے ۱؍

عـہ۲۱۳ جلال الدین صاحب سے ۱؍

عـہ۲۲۵ - مرزا عبدالکریم صاحب ۱۲؍

۲۲ - مئی ۱۹۰۷ء

عـہ۱۹۰ - احسان الٰہی صاحب سے ۱؍

عـہ۱۹۲ سید محمد سرور شاہ صاحب سے ۱؍

عـہ۱۰۰۴ - محمد عظیم صاحب للعہ؍

۲۴ - مئی ۱۹۰۷ء

عـہ۱۹۲۸ - محمد یوسف خان صاحب سے ۱؍

عـہ۱۷ - علی محمد صاحب سے ۱؍

عـہ۹۸۳ - محمد شریف صاحب ۱۲؍

عـہ۱۶۱۶ - سید محمد حمید صاحب ۸؍

عـہ۱۲۳۰ - شیخ محمد صدیق صاحب سے

عـہ - محمد علی صاحب کمپازیٹر سے

عـہ۶۶۵ - عمر الدین صاحب ۱۲؍

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

جمال الدین صاحب ہوشیارپور

اسمٰعیل صاحب چونڈہ سیالکوٹ

چراغ الدین صاحب " "

شیخ دین محمد صاحب مردان پشاور

حاجی محمد صاحب کڑیانوالہ گجرات

محمد دین جیو ونجل گوجرات

اللہ داد صاحب تلواڑہ رعیہ سیالکوٹ

محمد سیف الدین صاحب منصرم عدالت - کوئیٹہ بلوچستان

غلام نبی صاحب موضع سید ابراہیم کھاریان - گجرات

امیر علی خان صاحب طالب علم سکینڈ ایر ویٹرنری کالج لاہور

امیر علی خان صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور

اہلیہ " " "

نعمت علی خان صاحب " "

اہلیہ نعمت علی خان صاحب کاٹھہ گڑھ ہوشیارپور

مہر النساء " " "

غلام رسول صاحب " " "

عبدالسلام " " "

امیر علی صاحب " " "

بھاج " " "

حرمت بی بی " " "

عطر بی بی " " "

ستارہ بیگم " " "

امام الدین " " "

اہلیہ " " "

برکت بی بی " " "

جنت بی بی " " "

بنون " " "

دختر نعمت علی " " "

اہل بیت ملک عادل شاہ ترنگ زئی چارسدہ - پشاور

اہلیہ مولا بخش صاحب مدرس نبوڑ ریاست پٹیالہ

عبدالغفار صاحب پسر مولا بخش صاحب مدرس نبوڑ - ریاست پٹیالہ

اہلیہ و دختر و فرزند محبوب عالم صاحب منڈی کالیکی حافظ آباد

رحمت اللہ صاحب بھینی شرقپور لاہور

کرم بی بی " " "

حفصہ " " "

محمد " " "

احمد " " "

فرید " " "

بہولی " " "

عبداللہ " " "

اللہ دتا " " "

عائشہ " " "

ہاجرہ " " "

غلام محمد ولد جہانا موضع ٹھٹھہ ماطریاں رقبہ جواہر پور شرقپور لاہور

امام الدین " " "

کرم بی بی زوجہ امام الدین صاحب موضع ٹھٹھہ ماطریاں رقبہ جواہر پور شرقپور - لاہور

فضل دین " " "

علی محمد " " "

غلام محمد " " "

سردارا " " "

سجناور " " "

شادی " " "

سوہنا " " "

نظام الدین " " "

حسین - داتہ زید کا سیالکوٹ

جلال " " "

رحیم بخش صاحب گودل رعیہ سیالکوٹ

کریم بخش " " "

غلام رسول " " "

غلام محمد - مہدی پور - رعیہ سیالکوٹ

منشی امیر محلہ حولاں جموں

حاجی احمد - بہالیا گجرات

اہلیہ علم الدین صاحب چک اسکندر - ضلع گوجرات

بیگم اہلیہ عبداللہ " "

شرفو اہلیہ احمد " "

علی محمد صاحب بھمبر ضلع میرپور

اللہ دتا علی پور کبیر والہ ملتان

والدہ " " "

اسی " " "

علم الدین بنگہ - جالندہر

برکت بی بی اہلیہ نواب علی پور کبیر والہ - ملتان

حیات بی بی اہلیہ میراں بخش صاحب علی پور کبیر والہ ملتان

مسمات مہران بی بی لاہور چھاؤنی

"قدرت کے دروازے کھلے ہیں"

یہ ایک الہام الٰہی ہے جو آج سے کچھ عرصہ قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب ہم روزمرہ ایک سے ایک نرالا اور زبردست ثبوت اس کی تصدیق میں اپنی آنکھوں دیکھتے ہیں۔ خدا جانے ابھی اور کیا کیا کچھ ظہور میں آنیوالا ہے میں سردست اپنی ناقص فہم کے مطابق بہت ابتدائی اور ادنےٰ درجہ میں اس کی تاویل کرتا ہوں۔

ابھی خاصی اچھی دہوپ چمک رہی ہے کہ آناً فاناً میں ابر محیط آسمان ہوجاتا اور لگاتار بوندا دن۔ اولون - گرج اور کڑک نے حالت زمین و آسمان کی کایا پلٹ ہوجاتی ہے۔ کیا یہ قدرت کے حیرت انگیز کرشمے نہیں؟ ابھی موسم بالکل برسات کا سا ہے کہ تہوڑی ہی دیر میں مطلع دگرگون ہو جاتا ہے کیا یہ قدرت کے دروازوں کھلے ہونیکا ثبوت نہیں؟ رات کو جسوقت سونے لگتے ہیں تو گھنگھور گھٹائیں اور اندہیرا گھپ ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دیتا مگر جب بیچ میں آنکھ کھلتی تو تارے ہی تارے تمام آسمان پہ چمکتے نظر آتے ہیں کیا یہ قدرت کی زبردست کارروائی نہیں؟ اب سے چند ہی روز پہلے خاصی گرمی کی بہار آچکی تھی مگر اب جاڑے اور برسات کا سماں پیش نظر رہتا ہے کیا یہ اس الہام الٰہی کی کھلی کھلی تصدیق نہیں؟ ابھی کل کی بات ہے کہ برگزیدہ حق کے بعض مخالفین تکفیر اور تکذیب کا وہ دم خم رکھتے تھے کہ شاید تاقیامت ان کی شیخی کرکری نہ ہوگی لیکن آج وہ اسی مامور کی صداقت پر چند مزید مہریں کرنے کو خاک میں مل چکے ہیں اور باقیوں میں سے اکثر کے لئے جو اخیر تک اپنی شوخی و شرارت سے باز آنیوالے نہیں قدرت الٰہی وہ وہ کاری حملے کرنے پر کمر باندہ رہی ہے جن کا توڑ کوئی بہادر سے بہادر اور چالاک سے چالاک دشمن حق نہیں کر سکتا۔ خداوند قدیر فرماتا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" در حقیقت افسر المکذبین ان حملوں میں زبردست خدائی ہاتھ سے ڈھیر ہو چکے ہیں لیکن حسرت ہے اُن کے حال پر جو کہ اب بھی سبق عبرت حاصل نہیں کرتے کیا انسانی جنگ اور ایک ہی فریق (مخالفین) کا ستھراؤ اس امر کا روشن نشان نہیں کہ یہ سب کارروائی قدرت قدیر کی ہے جو حق کی تائید اور باطل کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ظہور میں آرہی ہے۔ مگر افسوس کہ دشمنان حق آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔

نیچریوں کی لچر باتیں

علیگڈھ پارٹی یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام نہاد مسلمانوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ عملاً نیز اعتقاداً - مذہبی ابحاث و معاملات کو سرے سے ہی دور از کار فضولیات جانتے ہیں جو اس زمانہ میں اُن کے نزدیک سراسر قوم کی تضیع اوقات کا باعث اور مانع ترقی ہیں یہ تو میرے نزدیک صرف پیدائشی مسلمان ہیں ایسے افراد ملک جو عرفاً دفاتر نا مسلم سوسائیٹی کے ممبر گنے جاتے ہیں اور بس ورنہ ان میں اور دہریوں میں کچھ یونہی سا فرق ہو تو ہو اور اسی لئے وہ ہمارے مخاطب صحیح بھی نہیں ہو سکتے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس بات پر قادر ہے کہ ان میں سے اکثر کو ایکدم رجوع بحق کی توفیق بخشدے لیکن ایک اُن سے بھی خوفناک اور اصلاح طلب گروہ ایسے حضرات کا ہے جو گویا اپنے زعم باطل اور جہل مرکب کے باعث صداقت و محاسن اسلام کے بہت سے قیمتی جواہرات کو کنکر پتھر سمجھ کر مسترد کرتے ہیں اور محض اپنے ہی ادہورے علم اور ظنون فاسدہ کو اہم ترین مسائل مذہبی کی جانچ کے لئے محک ٹھہراتے ہیں ان کی رائے ہیں (نعوذ باللہ) حدیث کوئی چیز نہیں اور کسی مامور و امام معہود کا انتظار جاہلانہ ڈھکوسلا اور فعل عبث ہے کیونکہ امام قرآن کافی ہے اور اس کے مطالب و معانی جو کچھ انہوں نے سمجھے ہیں بالکل درست۔ تسلی بخش اور عین منشاء الٰہی کے مطابق ہیں لیکن ان خود فراموش اور فریب خوردہ نفس بدنام کنندگان اسلام سے اس وقت کوئی جواب شافی نہیں بن پڑتا جبکہ ہم اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ پھر اس امام قرآن کے ہوتے تمہاری بدنصیب قوم کی حالت کیوں ایسی سقیم و زار ہو رہی ہے کہ تمہارے اچھے اچھے جید ریفارمر کے بھی اس کی نوحہ خوانی کرتے کرتے گلے بیٹھ گئے ہیں تب بھی وہ کسی عنوان سُدہرنے میں نہیں آتی کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ تمہارے خانہ ساز مُصلح - اصلاح امت میں ناکام کرنے سے قاصر ہیں۔

www.aaiil.org

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائین

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ہوگیا ہے

اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۱۲ روپیہ اور مجلد ۱۴ روپیہ اور درثمین

مجلد ۸ آنہ غیر مجلد ۶ آنہ سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بحث سے اسلامی مسائل پر بہترین بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸ روپیہ

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمۂ مسیحی ۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایکہزار مجم)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فایدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور در حقیقت ان کتابون کا عام طور پر اس ملک مین شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگون مین تقسیم کرین تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین ۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہین ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست مین وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین ۔ اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین قیمت ۱ آنہ

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین ۔ قیمت ۱ آنہ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ آنہ

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ آنہ

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ آنہ

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۲ آنہ

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ۱ آنہ

القول الصحیح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ آنہ

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱ آنہ

آنہ ڈکشنری ۔ طلباء سکول کے لئے ۔ قیمت ۱ آنہ

کامن الاداوالے ۔ قیمت ۱ آنہ

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین ۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ آنہ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدبازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست رشید منشی روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین ۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسر نکاح کے خواہاں ہین چونکہ ہمیں خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے بہی دعائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ (ایڈیٹر)

۴ ۔ ہمارے ایک دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین ہین اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار بدر کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی زبانی عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام ۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوئیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے ۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادین ۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے ۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین خط وکتابت مجھ سے ہو ۔

اکمل آف گوئیکی اندقادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل ۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ۔ منیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

سُبحانَ الَّذِیْ اَسریٰ بِعَبدِہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	
جلد (۶)	یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ / جون ۱۹۰۷ء		نمبر (۲۴)
فی پرچہ ۲ / سرچہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دو امینی شفا بینی غرض دار الامان بینی	

قادیان میں عہ — گورنمنٹ ۳۰ — از ذیقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قسم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو — للعہ

عام قیمت پیشگی — سے

مابعد — للعہ

فی پرچہ — ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں۔

www.aaiil.org

نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں پہونچا۔ جس میں آپنے ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دیکر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپکیطرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپنے (بدیں خیال کہ حضرت مرزا صاحبنے قرآن وحدیث کے برخلاف تو کرنا ہی نہیں۔ آؤ ایک ایسی بات پیش کریں کہ کسی طرح یہ پیالہ ٹل جاوے) اپنے واسطے تعلیق عذاب کی خواہش ظاہر کی۔ اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کرکے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب میں آپکے واسطے ایک دعا کی تحریک کرکے فیصلہ کا ایک طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شرطیں تھے وہ سب بسبب اقدام پلٹنے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا آپکیطرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہی یہ آپ کی دہمکی۔ کہ میں یہ لکھوں گا اور وہ لکھوں گا۔ سو اس کا کسی کو یہاں خوف نہیں۔ آپکا جو جی چاہے لکھیں اور اسی تقوے سے کام لے کر لکھیں جس کے ذریعہ سے ایک مسلمان آپکے عقائد کے مطابق جھوٹھ بولے۔ چوری کرے زنا کرے۔ جو چاہے کرے۔ متقی کا متقی بنا رہتا ہے بدر اخبار آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے اس میں کچھ نہ کچھ نئے ممبران سلسلہ عالیہ کے نام لکھے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ نام سب کے نہیں ہوتے۔ تاہم آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جتنے سالوں سے آپنے اس مخالفت میں کمر باندھی ہے اب تک یہاں کس قدر ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ خدا کے کام بندوں سے رک نہیں سکتے آپکا جہاں تک جی چاہے زور لگائیں اور دوسروں کو بھی ساتھ ملائیں اور یاد رکھیں کہ جیسا آج تک کچھ بگاڑ نہیں سکے۔ ایسا ہی آیندہ بھی آپ کو ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑیگا۔

خادم مسیح موعود

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۔ ۵ مئی ۱۹۰۷ء

اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت کمیٹی صدقات امسال مندرجہ ذیل طلباء واسٹروں کو ایام تعطیلات میں چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک چھپی ہوئی چٹھی دستخطی ہیڈ ماسٹر وسکرٹری صاحب ہر ایک لڑکے کو دی جائے گی اور ایک رسید بک بھی ساتھ ہوگی جس کا نصف حصہ چندہ دہندہ کو دیا جاویگا اور دوسرا نصف حصہ وصول کنندہ کے پاس رہیگا تاکہ وہ واپس آکر صحیح حساب دے سکے لہذا احباب بیرونجات کی خدمت میں بذریعہ بدر عرض کرتا ہوں کہ ان طلباء کی حتے الامکان مدد کریں اور انہیں خالی ہاتھ نہ لوٹادیں۔

آپکا صادق ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

نام طلباء

۱۔ صفدر خان ۔ ۲۔ محمد صادق ۔ ۳۔ خدابخش ۔ ۴۔ غلام حسین ۔ ۵۔ امجد حسین ۔ ۶۔ مستری عبدالرحمن ۔ ۷۔ عبدالمجید ۔ ۸۔ فضل دین ۔ ۹۔ میاں محمد ۔ ۱۰۔ عبدالغنی ۱۱۔ عبدالستار ۔ ۱۲۔ الطاف حسین ۔ ۱۳۔ ولی اللہ ۔ ۱۴۔ عبدالرحمن ۔ امرتسری ۔ ۱۵۔ احمد علی ۔ ۱۶۔ عبدالعزیز ۱۷۔ فخرالدین ۔ ۱۸۔ جناب ماسٹر عبدالحق صاحب ۔ ۱۹۔ ماسٹر عبدالرحیم ۔ ۲۰۔ غلام قادر ۔ ۲۱۔ ملک عبدالرحمن ۔ ۲۲۔ بابو بشیر احمد۔

تائید سردار عجب خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں نے آپکے اخبار میں صفحہ ۲ پر ضرورت فہرست برادران احمدیہ ملاحظہ کیا۔ میں بھی اس مضمون سے موافق ہوں بے شک یہ تجویز محمد عجب خان صاحب بہت ضروری ہے مجھکو بھی بوجہ تجارت کے تھوڑے عرصہ سے دوکان کی ہے سخت ضرورت رہتی ہے اور دوسرے بوجہ مخالفت کے سخت نقصان کے درپے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے اگر تجویز خانصاحب موصوف کے موافق فہرست شائع ہو جاوے یا مرتب ہو جائے تو خالی از فائدہ نہیں۔ میں نے حاجی عبدالرحمان اللہ رکھا ساجن کمپنی کو دو ایک خط لکھے صرف ایک کا جواب آیا بعد اس کے پھر حال معلوم نہ ہوا ایسا ہی محمد دین سیالکوٹ کو بھی دو ایک خط ان کے اشتہار کے بعد بھیجے مگر جواب نہ آیا۔ مگر فہرست ہونے سے یا معلومات ہونے سے آسانی ضرور ہو سکتی ہے دوسرے کے نقصان دہی سے محفوظ رکھنے کی امید ضرور ہے

الراقم انوار حسین خان ۔ از شاہ آباد ضلع ہردوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشخطی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۲ اور مجلد کی ۲/۸ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دیگئی ہے۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۱/۸ کیگئی ہے اور مجلد کی ۱/۴ ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پھر نہ ہوگی رعایت تو صرف طلبا کیواسطے کیگئی تھی مگر بعد میں مجھے خیال آیا کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے اس واسطے جو احباب چاہیں اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کریں۔ درخواست ۳۰ جون تک دفتر میں پہونچ جانی چاہیے ۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان

متفرق باتیں

استخارہ ۸ جون ۱۹۰۷ء بوقت عصر فرمایا کہ آجکل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے۔ سلف صالحین کا بھی یہی طریقہ تھا۔ چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے لوگ اپنے علم وفضل پر نازان ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہان در نہان اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا۔ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا۔ جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے۔ حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں آ کر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں جس علم و عقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں۔ اخیر میں مشورے کی کیا ضرورت۔

مولوی فیروز الدین ڈسکوی مرحوم

عبد اللہ بن سلام جب ایمان لائے۔ تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیوں سے میری نسبت اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا حال کھلے۔ پوچھ لیجئے چنانچہ دریافت کرنے پر انہوں نے بڑی تعریف کی۔ کہ وہ ہم میں عالم ہے بلکہ اعلم اور بڑا متقی۔ شریف۔ لیکن جب یہ بتایا گیا کہ وہ تو اسلام لا چکا۔ تو پھر لگے کھسیانے ہو کر عیب چینی کرنے۔ مولوی فیروز الدین بہت سی کتابوں کے مصنف اور علم وفضل کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے۔ آپ پکے احمدی تھے۔ چنانچہ ماہ مارچ میں میرے سامنے انہوں نے دارالامان میں حاضر ہو کر بیعت بھی کی۔ اور اس سے پہلے خط بھی آیا۔ کہ ڈوئی کی موت نے مجھے زندہ کیا۔ بعد ازاں خدا تعالیٰ کی نہان در نہان مصلحتوں سے وفات پا گئے مگر ہمنے یہ بات ظاہر کی تا دیکھیں۔ کہ علماء کی اُن کی نسبت کیا رائے ہے اور ان کے مرنے کی کیا وجہ لکھتے ہیں۔ اب جبکہ کئی اخباروں میں ان کی تاریخہائے وفات چھپ چکی ہیں۔ جن میں انہیں اعلیٰ درجہ کا عالم و فاضل متقی تسلیم کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ان کی موت حضرت قلب سے واقع ہوئی تو ہمیں یہ ظاہر کرنے سے خوشی ہے کہ وہ احمدی تھے۔ اس کے بعد اگر کوئی ان کی عیب چینی کریگا تو وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ باریگا اور صاف کھل جائیگا کہ یہ سب باتیں احمدی سلسلہ سے عناد رکھنے کے سبب ہیں ورنہ حقیقت وہی ہے جو منہ سے نکلی (اکمل)

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

علامۃ نور الدین کے لخت جگر عبد الحی نے میرے سامنے یہ مضمون لکھ کر مجھے دیا ہے۔ جسے میں نہائت خوشی سے تربیت اولاد اور قادیان میں رہنے کا مفاد بتلانے کی نیت سے چھاپتا ہوں۔ (اکمل)

اللہ ایک ہے۔ اللہ رحمٰن رحیم ہے۔ اللہ بے عیب ہے۔ اللہ ہمارا سب کا مال ہے۔ قرآن سیکھنا اس پر چلنا۔ جھوٹ نہیں بولنا۔ چوری نہ کرنا۔ عبد الحی

غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہو سکتا

حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہے سے تحریر فرماتے ہیں۔ موافقین مخلصین کی مقتدی ہونے میں مخالفین کی امامت کے ماتحت یہاں پر نزاع تھا جو ادا کیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسےٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتے ہیں۔ اندریں صورت با وجود شرک فی الصفات کے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہو سکتا ہے۔ قطع نظر اس کے سورۃ فاتحہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے امام کو دی گئی ہے۔ وہ مخالفین کو کب دی گئی ہے۔ ثبوت مشاہد اس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت موکدہ ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ظاہر ہے۔ کہ مباہلات اور مقابلات میں حضرت امام علیہ السلام کے مخالفین یا مغضوب علیہم رہے یا ضالین ہوئے۔ جو طاعون وغیرہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے۔ پس مخالفین کی آمین قبول نہ ہوئی اور حضرت امام کی آمین مقبول ہوئی۔ اور بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہوتی نہیں۔ پس مخالفین کی امامت کیونکر در صورت عدم فاتحہ جائز ہو سکتی ہے۔

حقیقۃ الوحی

قاضی ال محمد صاحب کے مخلصانہ خط سے حقیقۃ الوحی کے متعلق میں کچھ اقتباس کرتا ہوں۔ از جانب خاکسار سراپا انکسار فقیر حقیر سید آل محمد خادم حضور پُر نور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے۔ کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیف حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام از اول تا آخر مطالعہ کی ہے۔ سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب و غریب پایا۔ جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ جس میں مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور ... جس جس کو عقوبات مخالفت کر کے اور مامورین اللہ کا مقابلہ تحریری و تقریری کر کے اس دنیا ناپائیدار میں پہونچے ہیں وہ بھی اس میں درج ہو گئے۔ کمال خواہش تھی۔ سو الحمد للہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی کمال طبیعت خوش ہوئی اب جلشانہ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو جو سعید روحیں ہیں۔ وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ مگر جو شقی ازلی ہیں۔ ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ اب حجت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا و دین سے محفوظ رکھے۔ اور اب تک جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں۔ سب بفضل ایزدی محفوظ ہیں۔ حالانکہ امروہہ میں اس عذاب طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہو گیا۔ اب مرض کم ہو گیا ہے۔ اسی عرصہ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی۔ مگر حضور کی دعا و برکت سے فوراً شفا ہو گئی اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔ جس وقت دعا کی گئی۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرما دی۔ دو روز میں تمام ہو گیا۔ یہ حضور کے معجزہ ہیں۔ بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی خداوند عالم کا شکر ہے۔

مبارک۔ مرزا عباس علی صاحب ریگو گارڈ کوہاٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۹ ؍ مئی کی رات کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا۔ جس کا نام اقبال احمد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور ناصر بنائے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ہانگ کانگ ۳۰ اپریل۔ ایک گھانی گو د مقام لاشون کے کلو پہاڑ پر گرا جس کی قریباً ۵ منٹ تک ایسی روشنی نظر آتی رہی۔ کہ گویا آگ جل رہی ہے۔ ۱۲ مئی ۸ بجے شام کے ستارہ ٹوٹا۔ بہت لمبا جلتا ہوا قطب کیطرف چلا گیا۔ ایک بہت بلند مہیب توپ کی گرج کی طرح اس طرف سے آواز سنائی دی۔ (سراج)

— غازی پور میں سٹیشن دولھاپور ...... جلتے ہوئے پتھر آسمان سے گرے۔ ۲۶ میل تک آواز صاف سنائی دیتی تھی۔ (یونین گزٹ)

www.aaiil.org

مرید کیوں مرا۔ فلاں کیوں مرا۔ ان نادانوں نے سمجھا ہی نہیں کہ اس بحث کو صاف کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کا نمونہ صاف موجود ہے۔ کہ ان کے وقت میں جو عذاب آیا ہے۔ وہ جنگ تھی۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ کہ کفار سے کسی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اس کی نوعیت پوچھتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض (الانعام ۶۵)۔ یعنی وہ قادر ہے۔ کہ آسمان سے یا زمین سے عذاب نازل کرے۔ یا تمہیں دو فریق بنا دے اور ایک کو دوسرے کی جنگ کا مزہ چکھا دے۔ اس کے بعد قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون فرما کر ایک سال کی میعاد بتائی گئی۔ اور ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (یونس ۵) سے اس کی تائید کی گئی۔ آخر وہ جنگ کا یوم الفرقان آیا۔ مگر دیکھو۔ کہ اس میں صحابہ بھی شہید ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پیارے اور عزیز جدا ہوئے۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان پر عذاب ہوا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہی تلوار تھی۔ جس سے صحابہ مرتے تو شہید کہلاتے اور مخالفین کے مرتے تو انہیں ہلاک شدہ بولتے۔ برخلاف اس کے اپنے شہداء کی نسبت اموات (مردہ) کا لفظ بولنے تک کی مخالفت تھی۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء اس میں سر کیا تھا۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں۔ کہ جو فریق میدان میں بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے نقصانوں کو کبھی کوئی نہیں گنتا۔ بلکہ ہر امر کا فیصلہ اس کے خاتمہ کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جب آخری فتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی تو شہید ہونیوالے صحابہ کو اموات نہ کہا گیا۔ بلکہ وہ زندہ کہلائے۔ پس بعینہ اسی طرح طاعون بھی ایک تلوار ہے جو موافق و مخالف پر چل رہی ہے۔ آپ نتیجہ دیکھئے۔ کہ کونسی قوم بڑھ رہی ہے۔ مخالفوں میں سے کئی مر گئے اور کئی ہماری طرف آ گئے۔ مگر ہم میں سے بہت کم مرے۔ اور کوئی ان کی طرف نہ گیا۔ پس اسی سنت نبوی کے موافق جیسا کہ آیت آلہی کا منشاء ہے۔ ہمارے احمدی شہید ہیں۔ اور انہیں مردہ کہنا گناہ۔ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دئے جاتے ہیں۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا حال تھا۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جہاں جہاں احمدی بھائی ہیں۔ ان میں اور ان کے مخالفین میں ایک امتیاز رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرے مکان ہی کے حالات سے ظاہر ہے۔ وہاں دوسری دفعہ طاعون ہوا۔ پچھلی دفعہ ہم احمدیوں سے سب کے سب محفوظ رہے۔ اس دفعہ بھی کوئی علی الاعلان اپنے تئیں احمدی کہنے والا اور حضور کے احکام کا مطیع طاعون سے نہیں مرا۔ حالانکہ دوسری طرف سے دو سو سے زیادہ آدمی مر چکے ہیں خصوصاً نواں میں (۵۲۶) یہ کیوں ہوا تا خدا تعالیٰ ظاہر کرے کہ میں کس قوم کے ساتھ ہوں اس نے یہ بتانے کے لئے ایک اور نمونہ قدرت بھی دکھایا وہ کیا؟ نوجوان عزیز بھائی کو طاعون ہو گیا۔ وہ اس مرض سے جس انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ وہ کچھ تو آپ جان کے خط سے معلوم ہوگی اور کچھ ان خطوط سے جو میرے نام آئے۔

ایسی خطرناک حالت میں مجھ سے سوائے اس کے کیا بن آتا۔ کہ خدا کے برگزیدہ نبی کے حضور شفاعت کے لئے عرض کروں۔ چنانچہ اس رحیم و کریم انسان کامل نے مجھ سے ناچیز کے اضطراب پر نگاہ لطف سے توجہ فرمائی۔ اور دعا شروع کی۔ ۵ رمئی کو جب مجھے محمد نور کے کوئی دم مہمان ہونے کا خط آیا۔ تو میں نے عاجزی سے ایک گذارش بھیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے۔ پھر بہت دعا کروں گا جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہر حال دعا کروں گا۔ آج تہجد اور صبح کے وقت بہت دعا کی تھی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہے بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور خود بھی دعا کرتے رہو۔ مرزا غلام احمد۔ بہتر ہے وہ جگہ چھوڑ دیں باہر میدان میں چلے جاویں۔

اس خط کو دیکھ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجھے مبارکباد دی۔ کہ بس اب صحت سمجھو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تھا۔ کہ ہوکے جیسے غیر معمولی توجہ فرماتے ہیں جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہو چکا ہے۔ آخر وہی ہوا۔ جو چھتیس ۳۶ دن پہلے مجھے کہا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی بھی جنہیں یہ مرض ابتدائی مرحلہ میں تھا۔ صحت یاب ہو گئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تھی جس کا مزاج نہایت درجہ کا صفراوی و دموی واقعہ ہوا ہے۔ پھر گلٹیاں بجائے ایک کے دو اور سب سے بڑھکر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تھا بلکہ بوجہ ایک گاؤں کے اندر دوکانداروں کے باہر بھاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تھی صرف دعاؤں پر زور تھا۔ جنہوں نے اپنا اثر دکھایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں میں وہ چھٹیاں چھپاتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئیں۔ قبلہ عالم المسیح الموعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ ۲ رجون ۱۹۰۶ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ میں شامل ہونے کیواسطے میرے ساتھ مسجد تک چلا ہے فالحمد للہ علیٰ نعمائہ وآلائہ کہ اس آیۃ اللہ دیکھنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابۃ الدعوات پر بڑھ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤں سے بلکہ میری دید و شنید کے مریضوں سے نہیں بچا۔ ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بیہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچھ کہتا اور کلام سمجھ میں نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دنبل ایسے بڑھنا کہ ورم ادھر جگر تک اور ادھر زانوں کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا اور اعضا بول و براز کا متورم ہو جانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت تھے اور دیکھنے والے ایسا ہی کہتے تھے۔ کہ کوئی دم والی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس میں گیا جس نے موت موت منہ سے نکالا صرف دل میں یہی تھی کہ حضور علیہ السلام کی دعا سے اس کا بچنا متیقن ہے اگر آپ نے دعا کی۔ انما یتقبل اللہ من المتقین سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچ گیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں محمد نور کے لئے تہجد میں بھی دعا کرتا ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ اجابۃ الدعوات۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات

خدا کے پیارے مسیحا ایدک اللہ تعالیٰ۔ لاکھ لاکھ خدا کا سلام ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر۔ حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہایت ادب و تعظیم سے حضور عالیجاہ کی خدمت میں آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور علیہ السلام کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمیں بھی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نور الدین نام نے آج غسل صحت کیا اور مسجد میں آج جمعہ پڑھنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ پیارے مہدی مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہو گئے اور وہ سخت شرمندہ ہیں۔ ہمیں بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تھی اور تمام وے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہیں۔ انہوں نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دیدیا تھا۔ بس اگر کچھ امید تھی تو حضور علیہ السلام کی توجہ کی۔ بیشک اور بلا ریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور ایک دہریہ بھی اگر محمد نور کی اس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی نسبت غور کرے۔ تو واللہ ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لایزال۔ واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہو جائے۔ مخالفین حیرت سے انگشت منہ میں ڈالتے اور چپ ہیں۔ خدا کے معطر و مطہر مسیح تجھ پر درود و سلام تو نے میرا ٹوٹا ہوا بازو لگا دیا اور میرے ابا کے نور نظر کو واپس کرایا۔ واقعی یہی معنے ہیں۔ فارتد بصیرا کے۔ ناچیز اکمل کون ہے کہ اس شکر سے عہدہ برآ ہو سکے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ سے فضل ہوا۔ میں دو اور معجزوں کا بھی گواہ ہوں جن میں ایک دیری ذات کے متعلق ہے۔ کہ میں آٹھ سال برابر بستر علالت پر پڑا رہا۔ اطباء کی رائے ہو گئی کہ دق ہے۔ مگر آخر حضور کے پس خوردہ کے کھانے اور دعا سے صحت ہوئی بعد ازاں میرا ایک عزیز نوجوان بیمار ہوا اسے تپ دق تھا۔ ابا جان۔ حکیم الامۃ کو لینے گئے مگر اس صدیق ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو کوئی لاکھ روپیہ روزانہ دے تو میں قادیان سے باہر نہیں نکلوں گا۔ اسی کیحالت میں حضرت کیخدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا میں دعا کروں گا تعجب کی بات ہے کہ یا تو بخار کئی ماہ سے ٹوٹتا نہ تھا یا جس دن دعا کرائی گئی صبح تپ کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

مسدس در عرض حال و تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

آیا ہے اک مریض مسیحا ترے حضور ۔ رنج و الم سے سخت پریشان و ناصبور
دریائے غم کا ہوگیا مشکل اُسے عبور ۔ اپنے کرم سے پار لگاؤ اُسے حضور
ہرچند درد سے ہوا جاتا نڈھال ہے
دارالامان میں لیک شفا کیا محال ہے

تشخیص میں مرض کی نہ دقت اُٹھایئے ۔ بیمار عشق ہوں مجھے دارو پلایئے
مدان مدد کا کوئی نسخہ بتایئے ۔ اس قید غم سے اب مجھے جلدی چھڑایئے
ہاں جلد ہو ۔ کہ حسرت دیدار رہ نہ جائے
یونہی تڑپ تڑپ دل بیمار رہ نہ جائے

دنیا نے میرے ساتھ عجب بیوفائی کی ۔ اول دکھائی شان ہر اک دلربائی کی
پر بعد کچھ نہ چھوڑی کسر بے وفائی کی ۔ ہرچند اس میں بُو نہیں ہے آشنائی کی
پر کیا کروں کہ موہنی سی ۔ دلفریب تھی
اک برق بہر خرمن صبر و شکیب تھی

میں بھی بشر تھا اس کے میں چکمے میں آگیا ۔ اس کی ادائے ناز میں دل کو پھنسا دیا
پر دل جلوں کو عیش میسر کہاں بھلا ۔ قسمت میں رنج و غم تھا ۔ وہی پیش آگیا
گذری نہ مجھ سے چھو کے کبھی بھی ہوائے عیش
عشرتکدہ ہوا مرا ماتم سرائے عیش

یوں جال میں پھنسا دیا ۔ تن من جلا دیا ۔ اس نے میری اُمید کا گلبن جلا دیا
جس میں بسیرا تھا ۔ وہ نشیمن جلا دیا ۔ دنیا نے میرا دین کا خرمن جلا دیا
دل کی لگی اب آپ کرم سے بجھایئے
ہوں تشنہ کام ۔ مجھ کو مئے حق پلایئے

بھاتی نہیں یہ مجھ کو زمانے کی چال ہے ۔ بگڑی ہوئی ہر اک کی یہاں چال ڈھال ہے
کوئی نہیں یہاں جسے فکر مآل ہے ۔ کشتی ہو ان کی پار ۔ سراسر محال ہے
ظلمت نے نور حق کو دلوں سے اٹھا دیا
اس روشنی نے ان کی مرا دل بجھا دیا

عیسائی کہتے ہیں ستم ناروا کیا ۔ پُر نور خدا یہود نے سولی چڑھا دیا
اسلام والے کہتے ہیں پھر نور اٹھا لیا ۔ عیسے کو آسمان پہ خدا نے بُلا لیا
احمدؐ سے یہ بڑھاتے ہیں عیسے کا مرتبہ
اور وہ تو دیتے ہیں اُسے اللہ کا مرتبہ

آ اے مثیل عیسے نظر کوئی دم کرو ۔ تیغ قلم سے جھوٹوں کے سر کو قلم کرو
اے چودھویں صدی کے مجدد کرم کرو ۔ کہدو ۔ انہیں کہ جان پہ نہ اپنی ستم کرو
مٹ جائیں تا جو تفرقے خیر الامم میں ہیں
سب جمع طاقتیں ترے زور قلم میں ہیں

ہوگا تیری ایک زمانہ تھا منتظر ۔ لاکھوں گذر چکے ترے مشتاق پیشتر
اسلام کی مدد کو تو آیا ہے وقت پر ۔ اسلام کے جہاز کو اک دم میں پار کر
اے آنکہ فرش راہ تو این ہر دو چشم ما نعمت اللہ گوہر جینوٹ
خوش آمدی بیا لک سہلاً مرحبا

تشفی بذریعہ کشف

بخدمت حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالیجاہا ۔ عرصہ چار سال سے ، اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے ۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہوا اور رات دن میں جبکہ بندہ کا گریہ وزاری کے سوا کچھ اور کام نہ تھا خیال آیا ۔ ادہر ۔ یہ دنیا تو ایک مکار اور دغا باز ہے اور سراسر ایک دھوکے کا گندان ہے ۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپایدار دنیا سے سخت بیزار ہوگیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس اسلام کی اصلیت اور اللہ تعالی کی معرفت سے کچھ آگاہ ہوں ۔ عالیجاہا ۔ یہ عاجز اسی فکر میں شب و روز غرقاب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو یا عالم کو اس فن میں ماہر دیکھتا فوراً اس کی خدمت میں باادب و نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا ۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پھرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکوں ۔ عابدوں اور عالموں کی ہروقت صحبت میں رہتا ۔ مگر افسوس ۔ کہ سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوتا ۔ بعد ازاں عام لوگوں نے اس عاجز کا یہ حال دیکھ کیا کہ فلاں فلاں جگہ بڑے بھارے کامل پیر ہیں ۔ تم ان کے پاس جاؤ ۔ اسی طرح یہ عاجز پھر ملک بملک پھرنے لگا ۔ مگر افسوس ۔ کہ جس چیز کے لئے بندہ تلاشی جاتا وہاں وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی ۔ بلکہ اُلٹے اُلٹے ان کے خیالات دیکھتا ۔ اللہ تعالی کی مہربانی سے ایک رات سویا ہوا تھا ۔ خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک بڑے سے جنگل میں پھر رہا ہوں اور اس تمام جنگل میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے کہیں روشنی کا اس جنگل میں نام تک دکھائی نہیں دیتا اور بندہ کہیں روشنی کو ڈھونڈ رہا ہے ۔ ایک جگہ جاکر دیکھتا ہوں ۔ کہ ایک چیز ہے اور اس میں ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹھا کر کیا دیکھتا ہے ۔ کہ سامنے اس زمین میں روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے ۔ آگے جاکر کیا دیکھتا ہوں ۔ کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آنحضور نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکھے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے ۔ کہ ۔ دیکھ یہی امام آخر زمان مسیح موعود قادیانی ہیں ۔ پس بندہ یہ بات سُنکر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور پھر خدمت عالیہ میں بندہ نے حاضر ہوکر بڑے ادب و نیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کیا ہے اور پھر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتھ بہت سا پیار کیا ہے اور چھاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہیں چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تھا اس لئے بندہ بیدار ہوگیا اور یہ خواب دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا اور پھر اسی دن سے ہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہیں ۔ پھر کچھ دن کے بعد عالیجاہا اس عاجز کو ایک اور خواب آئی ۔ کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں اور بندہ پھر خدمت عالیہ میں حاضر ہوا ہے اور آنحضور کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ آنحضور کے سامنے گریہ وزاری کرتے کرتے بیہوش ہوگیا ہوں اور پھر آنحضور نے بڑے مہربان اور خوش ہوکر بندہ کو زمین سے اٹھا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اُتاری ہے اور آنحضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی سے بندہ کو کہا ۔ کہ اے بیٹا ہوشیار ہو کیوں اس قدر گھبراتا ہے اور کیوں خواہ مخواہ تنگ ہوتا ہے ۔ اسیطرح آنحضور سے اس عاجز کو بہت سا اطمینان دیا ہے ۔ پھر تو عالیجاہ بندہ یہ خواب بھی دیکھکر دل وجان سے آپ پر عاشق ہوگیا ۔ اور آپکے دعوے کو برحق ماننے لگا ۔ اور نیز یہ بھی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل نہیں کیا بلکہ قدرتی ہی اس عاجز کے دل میں کوئی ایسی کشش ڈالی ہے ۔ کہ یہ عاجز آپکے دعوی پر دل وجان سے مائل ہوگیا ہے اور سچ اور صاف صاف کہتا ہوں ۔ کہ آجکل دنیا میں کوئی آپ جیسا بشر نہیں جو موجب نجات ہو ۔ عالیجاہا آپ اتقی ترین ہیں ۔ اب برائے مہربانی و برائے خدا بدین خط ہٰذا اس عاجز کو بھی بیعت میں داخل کرکے دعا کریں اور کوئی درود یا وظیفہ ضرور لکھیں اور جواب سے سرفراز کریں ۔ زیادہ حد اداب ۔ میں ہوں ایک عاجز بدنصیب غرقاب شدہ ۔ ثناء اللہ احمدی قوم قاضی امام مسجد کالاخطائی ۔ تحصیل رعیہ ۔ سیالکوٹ

استفسارات بمعہ جوابات

جناب منشی غلام مرتضیٰ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط حضرت حکیم الاُمّۃ نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا۔ آپکا پہلا سوال لفظ بلفظ یہ ہے

۱۔ اوقات نماز کے لئے جب طلوع اور غروب اور شفق کی سیاہی وغیرہ الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔ تو ایسے ممالک کے لئے جہان بارہ ۱۲ گھنٹہ سے چھ مہینے تک کے دن رات ہیں ان الفاظ سے کیسے مطلب براری ہوسکتی ہے؟

جواب۔ اگر درحقیقت آپ نے قرآن کریم میں یہی لکھا دیکھا ہے کہ اوقات نماز کے لئے سورج کے غروب اور دلوک کا دیکھنا ضروری ہے تو پھر جن دنون مین بادل کے سبب سے آٹھہ آٹھہ دن تک سورج دکھائی نہین دیا کرتا۔ ان دنون مین آپ نماز کا التزام کس بنا پر کیا کرتے ہین۔ ضرور آپ کہین گے۔ کہ گھڑی کے ذریعہ سے وقت کا اندازہ ہم لگا سکتے ہین۔ تو مین کہون گا کہ یہ گھڑی ہر جگہ کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہان سورج چند ماہ تک دکھائی نہ ہی دیتا ہو۔ قرآن کریم مین لکھا ہے۔ یغضوا من ابصارھم۔ اب ایک مادری اندھا کیا کرے اور پھر لکھا ہے۔ زنا مت کرو۔ اب ایک پیدائشی نامرد اس پر کس طرح سے عمل کرے اس مین تو زنا کرنے کی طاقت ہی نہین۔ یا یون سمجھ لو۔ کہ قرآن کریم مین لکھا ہے اپنی بیویون سے جماع کرو۔ اب ایک رنڈوا آدمی کیا کرے۔ غرض اسلام مین تکلیف بالا یطاق جائز نہین۔ اللہ کریم استطاعت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتا۔ سوچو تو سہی ہاتھ کٹا چدو وضو کا کیا کرے۔ غرض ایسے ہی مسائل کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے۔ لایکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔ قرآن کریم مین ہر ایک حکم محل اور موقع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ شق القمر وغیرہ معجزات وحضرت موسےٰ و ابراہیم وغیرہ رسولون کے جو معجزے ہین ان کی نسبت ہماری جماعت کا کیا اعتقاد ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہماری جماعت کا یہی مذہب ہے۔ کہ یہ سب معجزات حق ہین اور یہ سب معجزات جو قرآن کریم مین درج ہین قانون قدرت کے اندر ہین اور قانون قدرت کی حد بست نہین ہوسکتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ شق القمر ہوا تھا اور حضرت موسیٰ اور ابراہیم سلام علیہم سے معجزات اور خوارق عادت کرامات صادر ہوئے تھے اور ان باتون کا زندہ ثبوت ہمارا بروز الانبیاء امام الزمان سلمہ الرحمان موجود ہے۔ آپ کو بھی بوجہ عدم توجہ شبہات اُٹھتے ہونگے اور ابتدا مین ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر جو لوگ حضرت صاحب پر ایمان نہین لائے ان کے تشکوک کی تو کوئی حد ہی نہین۔ مگر آپ یاد رکھین کہ جون جون انسان ایمان مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کو خدا کی قدرتون پر یقین ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین تک پہونچ جاتا ہے۔

جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت طور پر نبیون کے ذریعہ سے صادر ہون ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آجاتی ہے اور دوسرے لوگون کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہوسکتے ہین عمل مسمریزم کہلاتے ہین۔

پھر نجومی اور مسمریزمر اقتداری پیشگوئیان نہین کرسکتے اور نہ آجتک کسی غیر نبی نے کین۔ پھر نبیون کے کامون مین ثبوت ہستی باریتعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزمر کے اپنے اخلاق ایسے اعلیٰ نہین ہوتے اور نہ ہی وہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کرسکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کرسکتا ہے مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہین کرسکتا بلکہ مشاہدہ تبلا رہا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہوجاتا ہے۔ اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھین۔ کہ مسمریزمرون کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہین ہوتا۔ کیا آجکل کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی مین خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہون۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کرین۔ میرے خیال ناقص مین وہ تو یہی کہا کرتے ہین۔ کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی مین فرق ہے۔

سوال نمبر ۳۔ تیسرا سوال آپنے ذرا غیر ضروری طور پر لمبا کر دیا ہے اس لئے اس مین سے آپکا ضروری فقرہ لفظ بلفظ درج کرکے جواب دیا جاتا ہے۔

سوال۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے کے تیرہ خلفاء کون کون ہوگذرے ہین مسیح ناصری سے پہلے جو خلفاء ہونے ان کے نام بنام ماننے والون کا ایک متحیر گروہ قائم رہا ہے اسلام مین اس کی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور یہان تو حفاظت کا وعدہ بھی ساتھ ہے۔

جواب۔ مماثلت کے لئے یہ ضروری نہین ہوتا کہ ہر ایک بات مین برابری ہو۔ مثلاً کوئی مجھے کہے۔ کہ تم شیر کی طرح ہو۔ تو اس سے یہ ضروری نہین کہ مجھے دُم بھی لگ جاوے اور نیز پنجے بھی ہوجاوین۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہین کہ مجھ مین قوت پیدا ہوجاوے۔ صرف خصوصیت سے بہادری کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی اگر دو مستقیم خط ا ب ج د ہون۔ اور اگر خط د ج کو خط ا ب پر اس طرح سے رکھا جاوے کہ نقطہ د الف پر اور نقطہ ج ب پر ٹھیک ٹھیک واقع ہوجائے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ خط ا ب اور د ج آپس مین برابر ہین۔

یہ آپنے خود مان لیا ہے۔ کہ ان خلفاء کی بابت تفاسیر مین اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہون گے۔ کہ جب کسی قسم کا اختلاف پڑجاوے تو پھر کلام الٰہی کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ سو اس لئے اس معاملہ مین بھی اسی کو اپنا حکم سمجھنا چاہیئے۔ جہان تک مین نے غور اور تدبّر سے کام لیا ہے۔ مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ قرآن مجید مین ان خلفاء کا نام بنام ذکر نہین اور نہ ہی کوئی ضرورت تھی۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا موسی الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل واٰتینا عیسی بن مریم البینٰت و ایدناہ بروح القدس الخ

ایسا ہی اور جگہ بھی آیا ہے۔ کہ موسےٰ کو تو ہمنے کتاب دی اور اس کے بعد اسی کتاب کو ماننے والے رسول ہوتے رہے اور آخر پر عیسیٰ بن مریم مبعوث کئے گئے۔

یعنے موسیٰ کو کتاب دے کر ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور کئی رسول اسی کتاب کو ماننے والے پے درپے ہوتے رہے اور آخر عیسیٰ بن مریم پر اس سلسلہ کا اختتام ہوا۔

اب اس موسوی سلسلہ کے ساتھ محمدی سلسلہ کی مماثلت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اور پھر فرمایا۔ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ اب چونکہ موسوی سلسلہ کے افتتاح اور اختتام کا مفصل ذکر ہے اس لئے بموجب قاعدہ مماثلت کے اللہ کریم نے قرآن کریم مین دو ہی زمانون کا خصوصیت سے اور بڑے زور سے بیان کیا ہے جیسے فرمایا بعث فی الامیین رسولا منھم اور پھر فرمایا۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ اور اسی کو ثبوت ہستی باری تعالیٰ بھی گردانا جیسے فرمایا۔ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ ایسا ہی اس سے بھی باریک دربار یک اور نہان در نہان جوابات بفضل خدا ہمارے پاس موجود ہین۔ (باقی دیکھو صفحہ ۱۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچا احمدی کون ہے

اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی ہونے کے لئے کیا کیا شروط ہیں مجھ کو بہت بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت نہیں اور نہ یہ حاجت ہے کہ ایک طول و طویل مضمون میں میں یہ ظاہر کروں کہ فرقہ احمدیہ خدا تعالی نے کن اغراض پر قائم کیا ہے کیونکہ خدا تعالے کے مخفی در مخفی رازوں کا جاننا انسانی طاقت سے بالاتر ہے اور انسانی دماغ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے ہاں چند موٹی باتیں جو کہ خدا کے رسول کی معرفت ہم کو معلوم ہوئی ہیں وہ بالکل ظاہر ہیں اور خود حضرت مسیح موعود اپنی کئی کتابوں میں بلکہ تمام کی تمام میں ان کی نسبت بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور کوئی غور کرنے والا انسان ہو تو اس کے لئے دس شرائط بیعت ہی بہت کچھ کافی ہیں اور انہیں فکر کرنے سے اس سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ایک تیز نظر والے انسان پر کھل جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات جس کے لئے انبیاء کا آنا ہوتا ہے وہ شرک کی بیخ کنی ہے اور یہی سب سے بڑا کام ہے جس کے لئے وہ مامور ہوتے ہیں اور ان کی تمام کوششیں شرک کے مٹانے پر ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ یہی شرک ہے جس کی وجہ سے تمام گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خدا تعالے کی کامل معرفت نہ ہوگی تو گناہ اور بدی بڑھے گی اور جب خدا کی کامل معرفت انسان کو نصیب ہوگی تو پھر وہ بدیاں جو کہ معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں کبھی پیدا نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ آگ کی خاصیت کو جاننے والا انسان کبھی اس میں ہاتھ نہ ڈالے گا مگر وہ جس کو علم نہیں کہ آگ میں جلانے کی طاقت ہی ہے بلا سوچے سمجھے اس میں ہاتھ ڈالدے گا۔ پس اسی طرح وہ جو کہ جانتا ہے اور اسے کامل یقین ہے کہ خدا علیم و بصیر ہے قادر ہے اور شدید العقاب ہے۔ کبھی وہ گناہ اور بدیاں نہیں کر سکتا جن کا اس کو علم ہو مگر وہ جس کے دل پر زنگ لگا ہوا ہے اور جس کا سینہ بجائے علم کے بے علمی سے پر ہے جس کا دماغ خدائی دارالادویا ہستی تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور چونکہ انجام پر اس کی نظر نہیں اس لئے ان گناہوں کے کرنے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں ہوگا جو کہ آخر کار ان کی تباہی اور بربادی کا موجب ہوں گے پس تمام گناہ خدا تعالی کی معرفت کے نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اور آگے اس کی شاخیں در شاخیں نکل کر طرح طرح کی بدیاں اور قسم قسم کے گناہ اور عجیب عجیب شرارتیں پھیل جاتی ہیں پس ہر ایک مامور کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے دلوں میں سے شرک کے بیج کا ستیاناس کر دے مگر چونکہ شرک ہر زمانہ میں نئی نئی صورتوں میں انسان کو تباہ کرتا ہے اس لئے انبیاء کو بھی زمانہ کی حالت کے مطابق نئے نئے ہتھیاروں سے اس کا زور توڑنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ شعیب کے وقت میں شرک کا زیادہ زور میزان میں کمی کرنے کی صورت میں تھا اور ان کو بھی اسی کے مطابق کارروائی کرنی پڑی جس سے انہوں نے اس مرض کو دور کیا اور دنیا بھر میں پھر نیکی اور تقوی کا بیج بویا۔

اسی طرح آج کل چونکہ دنیا کی محبت اور ثروت و جاہ کا عشق ہر ایک دل میں سمایا ہے اور ہر ایک انسان دنیا کمانا ہی اپنے پیدا ہونے کی اصل غرض سمجھتا ہے اس لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو بھی زیادہ زور اس بات پر دینا پڑا ہے کہ اس دنیا طلبی کو دنیا سے دور کیا جائے اور خدا کی کامل معرفت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب بیعت کے وقت یہ اقرار کراتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور یہ اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالی کی پاک کلام قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال کو بہت مال دیا جاوے گا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کو بہکائے گا جیسا کہ سورۃ زخرف میں ہے۔ کہ ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون۔ یعنے اگر لوگوں کے بہکائے جانے کا خیال نہ ہوتا اور اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تمام کے تمام لوگ عیسائی ہو جائیں گے تو ہم دجال کو اتنا مال دیتے کہ وہ اپنی چھتیں اور سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا لیتے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کو اتنا مال ضرور ملے گا کہ تمام دنیا کو تو نہیں مگر ایک عظیم الشان حصہ کو وہ اس کی وجہ سے اپنے اپنے دین سے پھیر دے گا۔ جیسا کہ آج کل کی عیسائیوں کی حالت ظاہر کر رہی ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ ان کے برابر دنیا میں کوئی مالدار نہیں۔ پس اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود ہر ایک سے یہ وعدہ لیتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تاکہ وہ آئندہ دجال کے قبضہ میں نہ آئے۔ پس اس بات کو مدنظر رکھ کر احمدی وہی ہے جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے اور اپنے تمام مال و دولت کو ایسے کاموں پر صرف کرے جن سے دین کی ترقی ہو اور خدا تعالے نے اس کے لئے جو راہ بتائی ہے وہ یہ ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ امام وقت کی صحبت میں رہیں اور ان فیوض رحمانی سے فائدہ اٹھاویں جو کہ ہر وقت اس پر نازل ہوتے رہتے ہیں پس اس بات کو سوچکر حضرت صاحب نے لنگر خانہ کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو کچھ سیکھنے آئیں ہر وقت علوم روحانی حاصل کر سکیں اور وہ تکالیف جو کہ مسافرت میں کھانے وغیرہ کے لئے پیش آتی ہیں ان کو نہ ستائیں چنانچہ وہ لوگ جو کچھ مدت یہاں رہ کر جاتے ہیں ان لوگوں سے جو کہ یہاں کبھی نہیں آئے۔ علم و فضل میں بدرجہا بڑھ کر ہیں اور جو کام کہ قادیان میں شرک کی بیخکنی کے لئے ہو رہا ہے وہ ممکن نہیں کہ کہیں اور ہو سکے۔ پس کیا ہر ایک احمدی کا فرض نہیں کہ خدا تعالے کے منشاء کے پورا کرنے کے لئے اور دین کی ترقی کے لئے وہ اپنی جان اور مال سے مدد کرے۔ تمہارے سامنے صحابہ کی نظیر موجود ہے کہ انہوں نے کس طرح اپنے جان و مال کو قربان کر کے دین کو ترقی دی۔ پس کیا تم لوگ جن کو خدا تعالے نے اس زمانہ میں جو کہ آخری زمانہ ہے اپنے کام کے پورا کرنے کے لئے چن لیا ہے وہ نمونہ نہیں دکھاؤگے کیا تم کو معلوم نہیں کہ صحابہ نے دین کے پھیلانے کے لئے ہر ایک چیز جو ان کے پاس تھی قربان کر دی۔ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ دوستوں کو چھوڑا مالوں کو فدا کر دیا اور جانیں لڑادیں اور اس قدر کوشش اور سعی کے بعد اس مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے لئے راتوں انہیں نیند نہ آتی تھی یعنے تمام دنیا سے انہوں نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور خدا تعالی کا نام تمام دنیا میں بلند ہوا۔ پس جب تک تم وہی کوشش نہ کرو اور اسقدر مشقت سے کام نہ لو۔ تمہاری آئندہ ترقی ناممکن ہے خدا نے تم کو امن کا زمانہ دیا ہے۔ احمدی فرقہ میں داخل ہونے کے بعد تمہاری جانوں پر کوئی سختی نہیں۔ حالانکہ صحابہ کی جانیں ہر وقت خطرہ میں تھیں۔ تم پر ایک ایسی عادل گورنمنٹ حکومت کرتی ہے کہ جس نے تمام فرقوں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حالانکہ صحابہ کے وقت یہ بات نہیں تھی۔ ان میں اگر کوئی شخص ایمان لے آتا تو اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ لگا رہتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ مسلمان ہونے کی وجہ سے نہایت بیدردی

سے قربان کئے گئے یہان تک کہ ان کی دونون ٹانگین دو اونٹون سے باندھ دیتے تھے اور پھر ان کو مختلف راستون سے چلا دیتے تھے۔ جس سے ان کی لاتین چرجاتی تہین اور وہ اس تکلیف اور عذاب مین شہید ہو جاتے تہے۔ پھر وحشی عرب مسلمان عورتون کی فرجون مین نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیتے تہے اور وہ بڑی خوشی سے اس موت کو قبول کرتی تہین۔ مگر اسلام سے پھرنا قبول نہ کرتی تہین۔ پھر مالی رنگ مین بہی انہون نے کچھہ کم قربانی نہین کی۔ انہون نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے گہربار کو چہوڑ دیا اور بعض دفعہ جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو انہون نے اپنے مالون کا بہت سا حصہ نبی کریم کے سپرد کر دیا اور حضرت ابوبکر نے تو اپنا تمام مال ہی لاکر دے دیا اور نبی کریم کے پوچھنے پر کہ تم نے گھر مین کیا چہوڑا۔ جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول پس انہون نے جانون کی ضرورت کے وقت جانین قربان کر دین اور مال کی ضرورت کے وقت اپنے مال حوالہ کر دئے اور تم لوگون کو تو اس قدر آسانی ہوگئی ہے کہ تمہاری جانین بالکل محفوظ ہین۔ صرف تم سے مال کی قربانی چاہی جاتی ہے کیونکہ اس وقت دنیا مین حُبّ مال و جاہ کا شرک ہے جو کہ سب بدیون کی جڑ ہے پس افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس قدر آسانی کے پھر تم سستی دکہاؤ۔ میرے دوستو! خدا نے تم کو چن لیا ہے اور اگر تم خدانخواستہ اپنے آپ کو نالائق ثابت کروگے تو وہ اور کسی قوم کو اپنے مطلب کے لئے چن لے گا۔ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ اور تم کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھہ سے جانے نہ دو۔ بلکہ تم کو چاہیئے کہ اپنے اموال کو دین کے لئے خرچ کر کے ثابت کر دو۔ کہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھہ پر جو وعدہ تم نے کیا تہا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے اس کو تم نے پوری وفاداری سے پورا کر دیا۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جو آج سستی کرتا ہے۔ کل اپنے کئے پر روئے گا مگر کچھہ نہ بنے گا۔ تم سے خدا تعالیٰ اس وقت مالون کی قربانی چاہتا ہے اور تم کو چاہیئے۔ کہ تم وہ قربانی کردو۔ کہ خدا تعالےٰ بہی اپنے وعدہ کے مطابق تم کو وہ انعام دے جو کہ اس نے قرآن شریف مین مومنون کے لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ اور تمہارے لئے بہی وہی الفاظ استعمال کرے۔ جو کہ اس نے صحابہ کے لئے کئے ہین کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ آج کل سب سے زیادہ دین کی خدمت لنگر کی امداد ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دین کی اشاعت مین سب سے زیادہ مدد ملتی ہے اور خدا کے منشا کے مطابق لوگ پیدا ہوتے ہین۔ اور وہ لوگ جو کہ قادیان مین دین سیکھنے کے لئے آتے ہین۔ بجائے اس کے کہ ان کو کہانے پینے اور پکانے کا فکر ہو وہ بڑے آرام سے دین سیکہتے ہین اور واپس جاکر اپنے اپنے وطن مین تبلیغ کرتے ہین۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے مقدور کے مطابق اس مد مین چندہ دیتا ہے اور وہ لوگ جو کہ اس طرف سے غافل ہین ان کی حالت نہایت قابل رحم ہے کیونکہ شاید انہین دین کی ترقی سے کوئی واسطہ نہین۔ اے میرے دوستو! سب سے زیادہ ضروری مدّ دین کی اشاعت کی یہی ہے اس لئے سب سے زیادہ اسی طرف توجہ ہونی چاہیئے اور یہی موقعہ ہے کہ تم اس کی مدد کر کے ثواب دارین کماؤ۔ ورنہ خدا کے وعدہ کے مطابق وہ دن قریب آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ دینے والے لوگ بہی پیدا ہون گے۔ مگر ان کو اس وقت اس قدر ثواب نہ ہوگا جتنا آج کل ایک پیسہ دینے والے کو۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت اس مد کے لئے تحریک کرتے رہین۔ کیونکہ یہ تمہین لوگون کا کام ہے کہ تم اس مد کے لئے روپیہ جمع کرو ورنہ خدا کے مامور کو اور بہت کام ہین۔ کیا تم چاہتے ہو اور تمہاری غیرت برداشت کرتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود بڑے بڑے کام چہوڑ کر لنگر کے لئے تحریک کرتے رہا کرین۔ نہین تم مین سے کسی کا یہ دل نہین چاہتا۔ پس خود کوشش کرو۔ اور اس نیک کام مین ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پچھلے بدر مین اخویم مفتی صاحب نے اس کے متعلق تحریک کی تہی جس پر لوگون نے کچھہ توجہ کی ہے مگر وہ ابہی کم توجہ ہے مگر جب تک وہ اپنے پورے زور سے اس طرف توجہ نہ کرین گے وہ اس فرض سے سبکدوش نہین ہون گے جو کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کے دن ان پر مقرر کیا تہا یعنے یہ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھین گے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مین ایسے لوگ بہی ہین جو کہ صحابہ کی طرح دین کی ترقی کی فکر مین لگے رہتے ہین۔ چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور نے مفتی صاحب کی تحریر کو پڑھ کر اس کار خیر مین بہت سا حصہ لیا ہے۔ اب مین تم کو کہان تک آگاہ کرون۔ تم کو اپنے فرائض خود سمجھنے چاہئین اور اپنے ان وعدون کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ تم نے بیعت کے وقت کئے تہے تاکہ خدا تعالےٰ بہی اپنے وعدے پورے کرے اور وہ سب سے زیادہ اپنے وعدہ کا پابند ہے۔

پس تم مین سے سچا احمدی وہی ہے۔ جس کو ہر وقت اپنے عہد کے پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار بشیر الدین محمود احمدؐ

تصنیف را اُ مُصنّف نیکو کند بیان

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مین نے ایک رسالہ طریقہ احمدیّہ چھپوایا ہے ہرچند کہ اس کا حجم قلیل ہو مگر اس مین مضمون تقریباً دو سو صفحے کا ہے۔ مین نے جہان تک میرے علم و وسعت مین تہا ان تمام عقائد احمدیّہ کو جن سے دوسرے مسلمانون مین ہمین امتیازی رنگ حاصل ہے۔ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھہ پنجابی مین نظم کر دیا ہے۔ تقریباً ہر مصرعہ کسی نہ کسی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اور ہر آیت اور حدیث کی کتاب کا حوالہ لکھہ دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے احمدی بچّون خصوصاً دیہاتیون کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید ہے۔ اگر ہوش سنبھالتے ان کو یہ چند اشعار یاد کرا دئے جاوین جیسا کہ قبل ازین وہ نجات المومنین کو کہتے ہین۔ تو یہ عقائد ان کی طبائع مین راسخ و مستحکم ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ باثروت احباب بہت سی جلدین خرید کر دیہات مین خصوصیت کے ساتھہ مفت تقسیم کرین۔ تبلیغ کے واسطے یہ رسالہ بہت عمدہ ہے کیونکہ اس کے دیکھنے سے ہمارا مذہب صاف معلوم ہو جاتا ہے قیمت ۲ فی جلد ہے مگر جو صاحب روپیہ کے اکٹھے نسخے منگوائینگے۔ انہین پچیس جلد بھیجی جاوین گی۔ اس مین اللہ تعالیٰ کے صفات۔ ملائکہ کے نزول کی کیفیت۔ خلق الطیر۔ احیاء موتیٰ انسان خود مختار ہے یا مجبور۔ آدم کا جنت کہان۔ سواد اعظم سے کیا مراد ہے۔ معجزات انبیاء۔ عصمت انبیاء جس کے ضمن مین تمام انبیاء کے متعلق ان آیات کی جن سے گناہ ثابت کرتے ہین۔ صحیح تفسیر کی گئی ہے۔ دین بزور شمشیر نہین پھیلا۔ مسیح موعود پر صلوٰۃ۔ مسیح موعود کا منکر۔ تقدیر کیا چیز ہے۔ استغفار کے معنے۔ نزول سے کیا مراد ہے۔ ہر صدی پر مجدد۔ حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا۔ اس زمانہ کے متعلق تمام نشانات۔ معراج النبی وفات مسیح۔ قرآن مین اختلاف و نسخ نہین۔ ورد نسخ ہمیشہ نہین اور اعمال مین۔ پانی۔ نواقض وضو۔ جرابون پر مسح تیمم اذان اقامت۔ قصر۔ جمع۔ وتر۔ قنوت بسم اللہ آمین۔ فاتحہ خلف الامام رفع یدین۔ جمعہ۔ عید۔ صدقہ فطر۔ قربانی۔ نکاح۔ رسوم شادی و غمی۔ سود۔ تمام مسائل بالدلائل مذکور ہین۔ ناظرین تعجب کرین گے کہ اتنا مضمون قلیل حجم مین کیسے آگیا۔ ضرور منگوا کر دیکھیے۔ اکمل دفتر بدر قادیان کے نام درخواستین آئین۔

(سلسلہ کیلئے دیکھو صـ)

مگر خطوط میں ان کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حق طلب کے لئے جو کچھ میں نے اوپر درج کیا ہے وہ کافی ہے۔ آپ بار بار پڑہیں اگر اللہ کریم نے چاہا تو سمجھ آ جائیگی چونکہ نہ ہی ان پہلے خلفاء کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے اس لئے نہ ہی ہمیں یہ ضرورت ہے جو ان خلفاء کی تلاش کرتے پھریں۔ صرف خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا معلوم کرنا ضروری اور لابدی تھا۔ سو الحمد للہ کہ اللہ کریم نے اس کو اچھی طرح سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جیسے موسےٰ کے بعد چودہویں صدی میں آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تھے ویسے محمد رسول اللہ صلعم کے بعد چودہویں صدی میں آخری خلیفہ مسیح موعود نزول فرما ہوئے اور ایسا ہی اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جن سے حضرت مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا ثابت ہے مگر ان کے اندراج کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۴۔ میرا اپنا ناچیز خیال ہے کہ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر من لم یعرف امام زمانہ اس کے مخالف پڑا ہوا ہے۔

جواب۔ آپکا خیال غلط ہے۔ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ اولٰئک ہم الفاسقون کا جرم عائد ہو جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ موسےٰ کے خلفاء کی طرح اس اُمت میں بھی خلفاء ہوتے رہے ہیں گو ہمیں ان کے نام معلوم نہ ہوں۔ ہمیں تو بہت سے نبیوں کے بھی نام معلوم نہیں اور نہ ہی اللہ کریم نے ہمیں بتائے ہیں اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص ہمیں کسی ایسے بزرگ کا پتہ دیوے جس میں وہ سب باتیں پائی جاتی ہوں جن کا پایا جانا ایک صادق خلیفہ کے لئے ضروری ہے اور اس نے خود بھی امامت کا دعویٰ کیا ہو تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں اور جب تک ہم پر اتمام حجت نہ کی جاوے۔ ہم نہ ماننے میں معذور ہیں۔

سوال نمبر ۵۔ طاعون اور زلازل اگر شوخی اور تکذیب کی سزا میں تو آٹے کے ساتھ گھن پسنا چاہیئے تھا نہ کہ گھن کے ساتھ آٹا۔

جواب۔ اللہ کریم کو آپکے مشورہ کی کوئی ضرورت نہیں اس نے تو صاف فرما دیا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ جب نوح کیوقت طوفان آیا تھا تو حیوانات اور حشرات الارض سب غرق کئے گئے تھے اور بہتیرے معصوم بچے ہلاک کئے گئے تھے۔ جو نوح علیہ السلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ ایسا ہی جب قحط کا عذاب آیا تھا تو غرباء ہی پہلے ہلاک ہوئے تھے اور موسیٰ کیوقت مینڈکوں مچھروں اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی کا عذاب آیا تھا مگر آپ جانتے ہیں۔ کہ فرعون سب سے پیچھے ہلاک ہوا تھا۔ غرض سوال کرتے وقت سنت اللہ کو ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔

آٹے کے ساتھ گھن پس گیا یا گھن کے ساتھ آٹا پس گیا۔ بات ایک ہی ہے۔ بہر صورت دونوں پس گئے یہ سوال آپنے سوچ سمجھ کر نہیں کیا۔ دیکھو عذاب کا قاعدہ ہی ایسا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی اشیا سے شروع ہو کر بڑی اشیاء تک پہنچتا ہے۔ دیکھو جب کسی مکان والے کی شامت اعمال کی وجہ سے آگ لگتی ہے۔ تو پہلے دیاسلائی کا رگڑ کھانے سے ستیاناس ہوتا ہے پھر کاغذات اور دھجیاں وغیرہ جلتی ہیں اور پھر چھوٹی چھوٹی لکڑیاں متاثر ہوتی ہیں حالانکہ مکان والا بدستوں کی طرح عیش و عشرت میں سوتا ہے۔ آخر دروازہ اور دروازے سے شہتیر کڑیاں متاثر ہوتی ہیں اور شہتیر تک نوبت پہنچتی ہے۔ تب آناً فاناً گھر کا گھر معہ مالک کے جل سڑ کر راکھ ہو جاتا ہے یہی حال طاعون کا ہے۔ کہ سب پہلے مچھروں اور پھر چوہوں اور پھر غرباء میں پھیلتی ہے اور آخر امیروں کی باری آ جاتی ہے یہاں تک کہ حضرت صاحب نے یورپ کے لئے بھی پیشگوئی کر دی ہے اور یہی نظارہ افواج شاہی میں نظر آ رہا ہے۔ دیکھو پہلے کون ہلاک ہوتا ہے اور کمانڈر انچیف کی کب باری آتی ہے۔ خط میں گنجائش نہیں ورنہ میں زیادہ تفصیل سے جواب دیتا۔

سوال نمبر ۶۔ مہدی و مسیح کی بشارت کی حدیثیں بناوٹی ہیں کیونکہ ایسے مہتم بالشان مسئلہ کو قرآن کریم ضرور بیان کرتا اور احمد کے بروز کامل کا نام لے کر بتاتا اور پوری تفصیل دی جاتی یا کم از کم ایسے الفاظ استعمال ہوتے کہ آخری زمانہ میں احمد کا کامل بروز ظہور فرمائیگا۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کی اطاعت کریں کیونکہ پہلی کتاب میں ہر ایک پیچھے سے آنیوالے کی ایسے لفظوں میں بشارت دیگئی ہے

جواب۔ ایسی احادیث کو بناوٹی کہنے والا خود بناوٹی مسلمان ہے۔ جن باتوں کو پورا ہوتے ہمنے اپنے کانوں سے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا اُن پر بناوٹ کا الزام لگانے والا قرآن کریم کو بھی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ہوگا۔ میں پوچھتا ہوں۔ اگر توریت میں یا کسی اور صحیفہ میں لکھا ہوا ہوتا۔ کہ مریم دختر فلاں کنوارپن میں ایک بیٹا جنے گی اور وہ نبی ہوگا اور یہ کہ عبد اللہ کا بیٹا اور آمنہ کا جایا مکہ کی بستی میں ایک شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی ہوگا وہ خاتم النبیین ہوگا۔ تم اس پر ضرور ایمان لانا۔ تو ایسے اندھیر کیوں پڑتے اور لاکھوں کی تباہی کی نوبت کیوں آتی۔

جن دلائل سے پہلے نبیوں کی سچائی ثابت ہے انہیں دلائل سے حضرت مسیح موعود بھی سچے نبی ہیں۔ سوال نمبر ۳ کو معہ جواب دوبارہ پڑہیں۔ اور پھر یاد رکھیں۔ کہ اللہ کریم نے ہمیں تاکید کی تھی۔ کہ ہر نماز میں غیر المغضوب علیہم والی دعا مانگتے رہیں تا ایسا نہ ہو کہ کہیں یہودی بن جاؤ۔ اور پھر فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور ولقد اٰتینا موسی الکتاب من قبل۔ اگر میں ان آیات کی تشریح کروں۔ تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کریم جب کسی قوم کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا کسی کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ تو اس سے یہ بات بھی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ بعضے اس حکم کو مانیں گے اور بعض اس کی خلاف ورزی کریں گے جیسے توریت میں لکھا تھا کہ اس کی حفاظت کرنا اور بڑی تاکید کی تھی۔ اسی لئے اس میں تحریف ہوئی اور معنوی تحریف کی اس قدر گڈمڈ ہوئی۔ کہ حقیقت تقریباً مفقود ہو گئی خدا کا شکر ہے۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا تھا۔ ورنہ یہاں بھی وہی حال ہوتا۔ یا یوں سمجھ لیں۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑھو۔ اب اسی سے ثابت ہے۔ کہ بعض نماز پڑہیں گے اور بعض انکار کریں گے۔ اسی طرح مندرجہ بالا آیت میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم نے یہودی نہ بن جانا۔ اور صرف کتاب کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی نہ سمجھ بیٹھنا۔ کیونکہ کتاب کی موجودگی میں بھی دل زنگ آلودہ ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب مردوں کو زندہ کرنے کے لئے ہم مزکی بھیجا کرتے ہیں اور یہ حکم مسلمانوں کو دیا گیا تھا کہ تم یہود نہ بن جانا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہود تناسخ کے طور پر نہیں آئیں گے۔ بلکہ ان کے مثیل ہوں گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہودیت کے لئے مثیل عیسےٰ کا انکار بھی ہو جوابات کو ذرا غور سے پڑہیں۔ بہت جگہ میں نے اشارات سے کام لیا ہے۔ (باقی آئندہ)

تحصیل مکوال ضلع جہلم میں ایک گاؤں بادشاہان نام ہے یہاں طاعون نے سخت بربادی کی ہے اس ضلع میں بعض دفعہ پچیس تیس روپیہ اُجرت لیکر میت کو صرف قبر تک اُٹھا کر پہونچایا گیا ہے ایک شخص اُجرتی ٹٹو نے ایک اونٹنی لیکر ایک میت کو قبر تک پہونچایا۔ ایک واقعہ یہ بھی ہوا ہے کہ ایک عورت مر گئی جس کا کوئی وارث نہ تھا تو اس کی لاش دس بارہ یوم تک اندر ہی پڑی رہی۔ آخر کتے اس کو اندر سے گھسیٹ

رسید زر

۲۸ مئی ۱۹۰۶ء

۲۶۵ - عمردین صاحب عہ۸ر
۹۶۹ - احمد علی صاحب ۴ر
۴۴۵ - عبدالقدوس صاحب ۱۴ر
۱۳۷ - غلام حسین صاحب سے
۱۰۹۲ - فضل احمد صاحب عہ۶ر
۳۷۴ - شمس دین صاحب سے
۲۴۹ - بابو حیدعلی صاحب سے
۱۶۲۵ - نادرخان صاحب سے

۳۱ مئی ۱۹۰۶ء

۱۶۲۹ - حکیم کرم الٰہی صاحب سے
۴۵۲ - منشی عطا محمد صاحب سے
۲۷۵ - اللہ داد صاحب سے
۱۵۸۴ - سلطان علی صاحب عہ

یکم جون ۱۹۰۶ء

۳۹۵ - قاضی رکن الدین صاحب سے
۳۶۶ - عبداللہ خان صاحب سے
۱۶۲۶ - محمد شاہ صاحب سے

۲ جون ۱۹۰۶ء

۱۲۰۵ - سعیداللہ صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ولیداد بن عبداللہ - بوریا نوالی کہایا گوجرانوالہ
والدہ ولیداد 〃 〃 〃
ہمشیرہ ولیداد 〃 〃 〃
محمد 〃 〃 〃
محمود 〃 〃 〃
احمد معہ عیال سوپران - ہوشیارپور
غلام محمد صاحب معہ ہمشیرہ
پوہہ - گلہ مہاراں - سیالکوٹ
چودہری نبی بخش صاحب چھور سیالکوٹ
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
غلام قادر صاحب 〃 〃 〃
کھیڑا - کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
محمد دین صاحب کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
حسین بخش 〃 〃 〃
محمد - کٹھالیان سترہ سیالکوٹ
علی محمد 〃 〃 〃
علی گوہر 〃 〃 〃
مسمات حاکم بی بی 〃 〃 〃
مسمات حیات بی بی 〃 〃 〃
اسمٰعیل صاحب 〃 〃 〃
عبدالغنی 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب 〃 〃
مسمات دولی 〃 〃 〃
نور احمد صاحب 〃 〃 〃
جان محمد صاحب 〃 〃
ابراہیم صاحب 〃 〃 〃
شیر علی صاحب 〃 〃 〃
غلام قادر صاحب 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃 〃
مسمات زینب بی بی 〃 〃 〃
شادی 〃 〃 〃
مسمات مہتاب بی بی 〃 〃
اہل بیت فضل احمد نمبردار 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب نوارہ - رعیہ سیالکوٹ
فوجدار 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
مہرالدین 〃 〃 〃
حاکم 〃 〃 〃
اسد دتا 〃 〃 〃
خیرالدین 〃 〃 〃
طالع مند 〃 〃 〃
عبدالاحد - اننہ گام بندہ پور کشمیر
محمد عظیم صاحب شاہدرہ - لاہور
نواب - کٹھالیان سترہ - سیالکوٹ
اہلیہ 〃 〃 〃
غلام محمد 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃
دولت بی بی اہلیہ شاہ محمد 〃 〃
منشی خدابخش صاحب دوالمیال پنڈدادنخان
محمد خان - نوزا - ضلع گجرات
بہادل خان 〃 〃 〃
سردار خان 〃 〃 〃
اہلیہ محمد خان 〃 〃 〃
دختر پیر اندتا 〃 〃 〃
شاہ محمد صاحب کٹھالیان پسرور سیالکوٹ
غلام حیدر 〃 〃 〃
اروڑا 〃 〃 〃
عمر بی بی اہلیہ اروڑا 〃 〃 〃
عمردین 〃 〃 〃
اللہ دین 〃 〃 〃
اسد دتا 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
بہادل 〃 〃 〃
شکر اللہ 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
سبز محمد 〃 〃 〃
حسن بی بی اہلیہ غلام رسول 〃 〃
رحمت بی بی اہلیہ ولیداد 〃 〃
حاکم بی بی اہلیہ سید محمد 〃 〃
سید بی بی دختر غلام رسول 〃 〃
اللہ بی بی زوجہ حیات محمد 〃 〃
غلام قادر 〃 〃 〃
شکر دین 〃 〃 〃
فتح دین 〃 〃 〃
محمد بی بی اہلیہ فتحدین 〃 〃
والدہ فتحدین 〃 〃 〃
برکت بی بی اہلیہ مطیع اللہ 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
طالع بی بی اہلیہ غلام رسول 〃 〃
رحمت اللہ 〃 〃 〃
رحمت بی بی دختر غلام رسول 〃
محمد خان 〃 〃 〃
احمد خان 〃 〃 〃
محمود خان 〃 〃 〃
فضل بی بی اہلیہ احمد خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
راج بی بی اہلیہ محمود خان صاحب
گٹھالیان - پسرور - سیالکوٹ
غلام حسین صاحب گٹھالیان پسرور
نواب بی بی دختر محمد خان 〃 〃
حیات بی بی اہلیہ محمد خان 〃 〃
پیر محمد صاحب 〃 〃
فضل دین صاحب 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃
حاکم بی بی زوجہ ولیداد 〃 〃
امام الدین صاحب 〃 〃
ریشم بی بی اہلیہ امام الدین 〃 〃
حسین بی بی دختر ملنگ شاہ 〃 〃
کالو - میکالیان - سالارہ ضلع لاہور
محمد الدین 〃 〃 〃
نورالدین 〃 〃 〃
اہلیہ کالو 〃 〃 〃
جھنڈا - مقبول کا لاخلائی میانی سیالکوٹ
غلام محمد 〃 〃 〃
محمد الدین 〃 〃 〃
برکت علی مدرس مدرسہ گکھڑ گجرات
روشن خان صاحب چیکانیگیال گوجرانوالہ
عجب بی بی 〃 〃 〃
میر ناز 〃 〃 〃
نتھو بیگم 〃 〃 〃
اہل بیت روشن 〃 〃
مرزا بیگم 〃 〃 〃
سید عالم 〃 〃 〃
چودہری نتھو معہ اہلیہ کھتو والی کھیوہ باجوہ
کلاس والہ - سیالکوٹ
نواب معہ اہلیہ کھتو والی کھیوہ باجوہ کلاس والہ
خیرالدین صاحب 〃 〃 〃
والدہ چودہری باغ دین صاحب 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
چودہری حسین بخش صاحب 〃 〃

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ چہار بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ 〃	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ 〃	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ 〃	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ 〃	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱ - یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے - پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲ - منیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ یا نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵ - ہر ایک صاحب مشتہر کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کو بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸ - یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے۔ اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑہا جائیگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں گے ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کردیجاوگی۔

۹ - منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کردے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرماویں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کی گئی ہے

اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۴؍ مجلد ۴؍۸ سے

درثمین مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍ سے ملیگی۔

احباب موقعہ ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوراں حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(یہردو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایکہزار صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔

میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گراں نہیں۔ قیمت ۱؍

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱؍

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۱؍

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؍

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۱؍

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱؍

آئینہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہایت مفید ۱؍

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱؍

کالمن احمدی — الاادادوالے۔ قیمت ۱؍

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپ کر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر۔ نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطاء فرمادے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول۔ علاوہ محصولڈاک ۴؍۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

الـمشتہر

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب وہ دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجہے خود ان کے ساتہ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۴۔ ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکہتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار روں مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک بڑہئی احمدی موضع گولیکی ضلع گجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچہا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچہی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں۔ خط و کتابت مجہہ سے ہو۔ اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہیں۔

مینجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

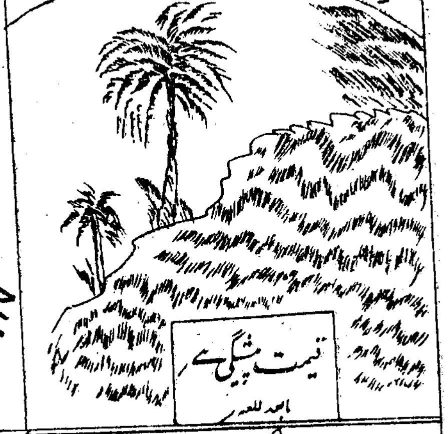

ای جہان منتظر خوش باش کا مدولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت پیشگی ۔ قادیان میں عہ

گورنمنٹ ۱۰ عنہ

۸ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ۔ جون ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر (۲۵)

فی پرچہ ۱ر ۔ سر چہ گویم باتو گر آئی بچہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از قیمت للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جائے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکراں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو ۵ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو صہ ر

معاونین درجہ دوم جنکو ۶ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی ے ر

عام قیمت مابعد للعہ

قیمت فی پرچہ ۱ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

www.aaiil.org

دو عورتوں کی گواہی پر مذہب کی بنا

شہر نیویارک کے اخبار ٹیلیگرام میں ایک صاحب جن کا نام نقتالی ہرز امیر سبت تحریر فرماتے ہیں کہ یسوع کے مردوں سے جی اُٹھنے کی شہادت صرف عورتوں سے ملی ہے۔ ہر دو کا نام مریم تھا جن میں سے غالباً ایک تو یسوع کی ماں تھی۔ اور دوسری یسوع کی چاہیتی مریم مگدلینی تھی ان دو عورتوں کی گواہی پر مذہب عیسوی کا سارا دارومدار ہے اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے کہ کیا یہ گواہی ایسے عظیم الشان واقعہ کے ثبوت کے واسطے کافی ہو سکتی ہے۔ اس امر کیواسطے مسیحی تاریخ کا ایک اور واقعہ میں بطور نظیر کے پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ جب مسلمانوں کے بادشاہ محمد نے عیسائی دنیا کے صدر مقام قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔ تو ایام محاصرہ میں (عیسائیوں کی بدقسمتی سے) قحط پڑ گیا۔ دوران قحط میں ایک پادری صاحب نے اپنے گرجے کے متعلقین کو روٹی بہم پہنچانے کی خاطر ایک عیسائی یونانی سوداگر سے پانچہزار درہم قرضہ لئے اور ایک تحریر لکھدی۔ کہ دو ہفتہ میں یہ قرضہ ادا کر دیا جاویگا جب دو ہفتہ گذرے۔ تو سوداگر تحریر ہاتھ میں لے کر پادری صاحب کے پاس گیا اور اپنا قرضہ طلب کیا۔ پادری صاحب نے وہ تحریر اس کے ہاتھ سے لے کر پھاڑ ڈالی۔ اور اس کو دھکے دیکر گرجا کے احاطہ سے باہر نکالدیا۔ اس وقت وہاں صرف ایک عورت موجود تھی۔ جو کہ گرجا کو صاف کر رہی تھی اور اس نے یہ سارا ماجرا دیکھا۔ سوداگر بیچارہ روتا پیٹتا بڑے پادریوں کی عدالت میں پہنچا۔ اور فریاد کی۔ وہاں اس سے گواہ طلب کیا گیا اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ پادری ہو کر وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرے گا۔ اس واسطے میں کسی آدمی کو ساتھ نہ لے گیا البتہ وہاں ایک عورت اس وقت موجود تھی اس سے دریافت کر لیا جائے۔ پادریوں کی مجلس نے فیصلہ دیا۔ کہ عورت کی گواہی اس امر کے واسطے کافی نہیں۔ اس واسطے دعوی خارج اس سوداگر نے شہر کے لوگوں کو جمع کر کے کہا۔ کہ دیکھو جب پانچہزار درہم کے واسطے عورت ذات کی گواہی کافی نہیں تو ہزاروں ہزار روحوں کی نجات کے معاملہ میں عورت کی گواہی کیونکر ماننے کے قابل ہو سکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادریوں کے مطابق مذہب عیسوی کی بنا کسی چی بنہ شہادت پر نہیں ہے اور یہ مذہب بالکل جھوٹا ہے۔ اب جھوٹے مذہب کی خاطر ہم کیوں فاقہ کشی کی مصیبت برداشت کریں۔ مذہب اسلام عقل کے مطابق ہے اس کو ہم کیوں قبول نہ کرلیں۔ سوداگر کی اس بات نے عوام کے دل پر اثر کیا۔ اور پانچہزار یونانیوں نے کلمہ پڑھ کر مذہب اسلام قبول کرلیا۔ اور شہر کے دروازے کھول دئے اور صوفیہ کے گرجا پر ہلالی پرچم لہلہانے لگا۔ یہ ایک بڑی حماقت ہے۔ کہ ہم مان لیں۔ کہ خدا مر گیا تھا۔ لیکن اگر وہ مر گیا تھا۔ تو مردے کبھی زندہ نہیں ہو سکتے۔ جو ایک دفعہ مر گیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے مر گیا۔ خواہ خدا تھا خواہ کوئی اور تھا سبھی باتیں برابر لحاظ ہے۔ جو مر گیا۔ سو مر گیا۔

سویرے جاگنا

آج کل فیشن کی تقلید میں صبح سات آٹھ بجے اُٹھنے کا مرض ہماری مسلمان بھائیوں میں بڑی کثرت سے پھیلتا جاتا ہے حالانکہ قرآن شریف میں مومن کی تعریف میں آیا ہے۔ وقلیلاً من اللیل ماتہجعون۔ اور بالاسحار ھم یستغفرون میں نے بڑی غور کی بعد اس مرض کے اسباب کو معلوم کیا ہے۔ اول۔ تو احکام الٰہی سے غفلت۔ صبح نماز پڑھنے تک کا خیال نہیں ہوتا۔ دوم۔ رات کے پہلے حصے میں دیر تک جاگتے رہنا۔ اور گیارہ بارہ بجے تک فضول گپیں ہانکتے رہنا عذر یہ کرنا کہ نیند نہیں آتی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ نیند کیونکر آئے۔ جب اُدھر سے آٹھ بجے اُٹھنا ہوتا ہے۔ رات کو سویرے سونا چاہیئے اور صلوۃ العشاء کے بعد بالکل بلاضرورت باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اور صبح سویرے اُٹھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ جیسا کہ قادیان کی ہر دو مساجد میں عموماً پڑھی جاتی ہے۔ اور جسے تہجد نصیب ہوں اس کے کیا کہنے۔ اکمل

عبرت

برادر محمد بخش صاحب احمدی علاقہ کسک سے تحریر فرماتے ہیں۔ خدا کی قدرت کا تماشا اس طرف عجیب طرح کا ہوا ہے۔ علاقہ کہون تا تحصیل تلہ گنگ تک چنوں کا فصل کا دانہ گہاروں میں خشک ہو گیا ہے۔ اور کچھ اولے پڑنے سے غلہ گندم کا فصل بہت گاؤں کا برباد ہو گیا ہے۔ مقام کہوڑہ میں ایک پرانا مندر تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر پرم ناکس کہوڑہ میں تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر قلعہ کسک پر بہت ہی پرانا تھا جس کی دیوی بڑی قیمتی سامان سے آراستہ تھی بجلی سے فناہ ہو گئی ہیں۔ بعضے مندر تو کہڑے میں صرف شگاف پڑے ہیں۔ لیکن بہت ریزہ ریزہ ہو گئے ہیں طاعون کی بیماری ترقی پر ہے۔ لیکن منکروں کو ابھی تک پرواہ نہیں ہے۔

طاعون زدہ مقام سے نکلنا۔ ایک خط اور اس کا جواب

مکرم و معظم بندہ!۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل بیماری طاعون کا ہر چہار طرف دور دورہ ہے۔ اہل اسلام اس بیماری سے بچاؤ کے واسطے احکام دینی کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ علمائے دین مختلف فتاوی عاید کر کے سخت مشکلات میں ڈالدیتے ہیں۔ پس آنجناب کو برگزیدہ و رکن اعظم اسلام تسلیم کر کے التماس ہے کہ بحوالہ کتب معتبرہ مفصلہ ذیل فتوے سے آگاہی بخشیں (کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مقام طاعون زدہ سے جلدی انتقال کرنی جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسی بیماری سے بچاؤ کے لئے کیا تدابیر اور وسائل اختیار کئے جاویں) براہ نوازش بنظر ہمدردی اسلام و رفاہ عام جواب سے بواپسی عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور فرماویں۔ والسلام

احقر العباد سید نادر شاہ عفی اللہ عنہ پیرزادہ درگاہ حضرت مولانا سید بدرالدین اسحاق رحمت اللہ علیہ از پاک پٹن شریف ضلع منٹگمری۔

فتوے

بموجب حدیث صحیح کے یہ فتوے ہے۔ کہ اگر طاعون کی ابتدائی حالت ہو۔ تو اس شہر سے نکل جانا چاہیئے۔ اور اگر طاعون زور پکڑ جائے۔ تو نہیں جانا چاہیئے۔ مگر مضائقہ نہیں کہ اسی گاؤں کی سرزمین میں باہر سکونت اختیار کریں۔

مرزا غلام احمد

شملہ میں جلسہ خیر خواہی سرکار

شملہ سے شیخ عبدالحمید صاحب آف دی انگلش ویر ہوس حضرت کی خدمت میں اطلاع کرتے ہیں کہ وہاں احمدی برادران نے خیر خواہی سرکار میں ایک جلسہ ۲ جون کو کیا اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

اول۔ ہم احمدی جماعت شملہ موجودہ پولیٹیکل شورش سے سخت متنفر ہیں اور جو لوگ گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان سے ہرگز اتفاق نہیں کر سکتے بلکہ ان کے برخلاف پروٹسٹ کرتے ہیں اور ان کی اس کارروائی کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ دوم۔ ہم احمدی جماعت شملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی معہود کی تعلیم پر کاربند ہونے کو فخر سمجھتے ہیں اور ان کی ہر بات کو بڑی عظمت سے دیکھتے ہیں اور ان کی نصیحت پر عمل کرنے کو فرض سمجھتے ہیں بلکہ فلاح دارین کا ذریعہ یقین کرتے ہیں پس ان کی اس نصیحت پر کہ گورنمنٹ انگریزی کی ہر طرح فرمان برداری کرو عملدرآمد کرنے کے لئے دلی طور پر آمادہ ہیں۔ سوم۔ آج کے جلسہ کی رپورٹ

www.aaiil.org

کیا احمدی جماعت توجہ کرے گی

جتنے مرد کوشش اور محنت سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا ہے اس میں ارادہ تھا۔ کہ علاوہ دیگر مضامین کے حضرت صاحب کے وہ کلمات طیبات جو آپ گھر میں فرماتے ہیں اور جن میں سینکڑوں موتی پوشیدہ ہوتے ہیں جن کی قدر ایک باخدا جوہری کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ درج کئے جائیں اور ناظرین کے فائدہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے خطوط جو وقتاً فوقتاً آپ نے مختلف خدام کو لکھے ہیں۔ اس میں شائع کئے جاویں۔ تاکہ وہ لوگ جو اپنے گاؤں اور اپنے شہروں میں کوئی قابل مشورہ دینے والا نہیں رکھتے۔ وہ ان خطوط کی معرفت اپنے نبی و رسول سے مشورہ لیں کیونکہ یہ خطوط بعض تو چند اعتراضات اور استفسارات کے جواب میں ہیں۔ اور بعض میں چند احباب کے تکالیف کے وقتوں کی بابت مشورہ دیا گیا ہے۔ پس ہر ایک شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر اس رسالہ میں سے وہ فقرات جو حضرت صاحب نے عربی سیکھنے کے لئے بنائے تھے۔ درج کئے ہیں اور یہ سب اس صورت میں ہیں۔ کہ آخر میں ایک کتاب بن سکے اور اس رسالہ کے دیگر مضامین بھی خدا کے فضل سے ایسے عمدہ ہیں۔ کہ علاوہ دوستوں کے دشمنوں نے بھی ان کی معقولیت کی داد دی ہے۔ چنانچہ نیر اعظم مرادآباد اس کی تعریف میں لکھتا ہے۔ کہ بلا مبالغہ اسلامی رسالوں میں بہت ریویو آف ریلیجنز کے بعد اسی کو شمار کرنا چاہیئے۔ اور اس کے اجرا سے اسلام کو بہت مدد ملے گی۔ اور بمبئی سے ایک صاحب مصطفےٰ آفندی جو احمدی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ پہونچا اور ابھی میں پڑھنے نہ پایا تھا۔ کہ ایک صاحب مکہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کو دیکھا اور اس قدر پسند کیا کہ فوراً لے کر چلدئے۔ اور خود حضرت صاحب نے اس بات کا، کہ تمام احمدی جماعت پر فرض ہے اس رسالہ کو بہت پسند کیا۔ تو پھر باوجود اس بات کے کیوں احمدی جماعت اس رسالہ کے خریدنے میں اس قدر سستی دکھلا رہی ہے۔ کیا کوئی احمدی ہے جس کو اپنے امام کے کلمات اور خطوط پڑھنے کا شوق نہ ہو۔ مگر کوئی ایسا ہے۔ تو اس کے لئے سخت خطرہ کا مقام ہے۔ اور اس کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنے اندر اصلاح کرے اے میرے دوستو! اس وقت اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ چھپی ہوئی نہیں۔ ضعف اندرونی و بیرونی حملوں سے وہ بالکل مردہ ہو رہا ہے۔ اور ایک احمدی فرقہ ہی ہے۔ جس پر ساری دنیا کی نظر ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ نے بھی اپنے منشا کے پورا کرنے کے لئے اسی کو چنا ہے تو کیسے افسوس کی بات ہوگی کہ اگر باوجود امام کے موجود ہونے کے تم لوگ اس قدر سستی دکھلاؤ میں مانتا ہوں کہ تم لوگوں نے تمام دنیا سے بڑھ کر کوشش کی ہے۔ کہ اسلام پھر ترقی پائے۔ مگر وہ نمونہ جو صحابہ نے دکھایا تھا۔ ابھی تم نے دکھانا ہے۔ وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خود فاقہ کئے۔ مگر اسلام کی مدد کے لئے اپنے مال خرچ کئے اور ان کی کوئی چیز نہ تھی جو اسلام کی مدد کے لئے وقف نہ ہو۔ پس حیف ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم میں نبی کریم کا جانشین موجود ہے۔ جو ان کے نام پر دین کی مدد کر رہا ہے تم لوگ صحابہ کا نمونہ دکھانے میں قاصر ہو۔ تم میں سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو ہر طرح سے کوشش اور سعی کرتے ہیں اور دن رات ان کو فکر لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح دین کی ترقی ہو۔ مگر بہت تھوڑے ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کا نمونہ دکھایا ہو۔ پس ہمت کرو اور دلیری سے کام لو۔ تا خدا تمہارا مددگار ہو۔ تمام دنیا کے ضرر رساں اخبارات اور رسالجات کے مقابلہ میں تمہاری طرف سے صرف ریویو تشحیذ الاذہان بدر اور الحکم شائع ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ اشاعت حق کا فرض جو تمہاری گردنوں پر ہے۔ ان رسالوں اور اخباروں سے ادا ہو سکتا ہے اور جبکہ ان کی بھی اشاعت کثرت سے نہیں تو وہ کیونکر مخالفین کے اعتراضات کا بد اثر دنیا پر سے دور کر سکتے ہیں۔ مدد کا وقت ہے۔ اٹھو اور دین کے پھیلانے میں مدد کرو۔ سب سے کم مدد جو تم نے کی ہے وہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے پھیلانے میں کی ہے۔ اور یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ اب تک جاری ہے۔ ورنہ اس تمہاری روش سے تو خطرہ تھا کہ وہ کبھی کا بند ہو جاتا۔ خدا کے لئے اب بھی سوچو اور سمجھو ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کلمات اور خطوط حضرت صاحب کے جو آپ لوگوں تک اس رسالہ کی معرفت پہنچتے ہیں۔ بند ہو جائیں اور وہ لوگ جو ہماری تکلیفوں پر خوش ہوتے ہیں بغلیں بجائیں۔ کہ ایک رسالہ تو کم ہوا۔ مگر پھر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کبھی ایسا نہ ہونے دیگا یہ وقت ہے۔ کہ تم مدد کرو۔ خود خریدار نہ ہو تو اوروں کو تحریک کرو۔ اور اعانت دو۔ تاکہ خدا تم سے خوش ہو۔ یاد رکھو کہ اس رسالہ کے اجرا میں کسی مالی فائدہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے ارادہ ہے۔ کہ جو کچھ نفع ہو۔ وہ دین کی اشاعت پر لگایا جاوے۔ تاکہ احمدی جماعت خدا کے روبرو محض اسی کے فضل سے سرخرو ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔

تم میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ لڑکوں کا کھیل ہے۔ مگر ایسے لوگوں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ دوست تو دوست دشمن بھی قائل ہیں کہ یہ رسالہ کچھ کام کر رہا ہے اور یہ ہم فخر کے لئے نہیں کہتے۔ بلکہ وان شکرتم لازیدنکم کے حکم پر عمل کرکے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور خود حضرت صاحب بھی تو اس کو پسند کرتے ہیں۔ افسوس ایسی بات کہنے والے لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جب ہم خود نہیں کر سکتے۔ تو اوروں کو کیوں روکیں۔ اے قوم کے دردمند دلو! ہماری آواز سنو۔ اے وہ لوگو! جنہوں نے خدا کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لیا ہے۔ ہماری طرف نظر کرو۔ تم ایک دفعہ رسالہ منگا کر دیکھو۔ کہ کیا یہ مفید نہیں۔ اور جبکہ یہ رسالہ نوجوانوں کی طرف سے ہے۔ تو کس قدر افسوس ہے۔ کہ دوسرے نوجوان اپنے بھائیوں کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ اور بزرگ جو والدین کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری اولاد آئندہ ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے خاموش رہیں۔ اور اس کی مدد نہ کریں کیا تم ایسا کرنا پسند کرتے ہو۔ نہیں ایک غیرتمند انسان کبھی ایسا نہیں کرتا۔ اس رسالہ کی قیمت عہ روپیہ سالانہ ہے۔ حجم ۴۰ صفحہ۔ علاوہ ٹائیٹل پیج۔ درخواستیں بہت جلد بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آنی چاہئیں۔ والسلام

عبدالرحیم جنرل سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان قادیان

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ بہت جلد اخبار میں یہ اعلان کردیں کہ مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے بلکہ عنقریب پہلی منزل پر چھت پڑ جائیگی۔ جن صاحبوں کا ارادہ چندہ بھیجنے کا ہے یا جو وعدہ کرچکے ہیں وہ بہت جلد روپیہ ارسال کریں جمع شدہ چندہ قریباً سارا خرچ ہو چکا ہے۔

خاکسار

محمد علی۔ از قادیان

آداب الرسول

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ میں وحی الٰہی کے متعلق احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ یہ ایام فترت ہیں۔ ایسا ہی اس ہفتہ میں بھی کوئی تازہ الہام حضرت اقدس نے نہیں سنایا۔ آج منگل کے روز جب کہ میں نے حضرت اقدس کی تازہ وحی کے دریافت کرنے کے واسطے عرضی بھیجی تو حضور نے جو جواب ارسال فرمایا وہ میں احباب کے فائدہ کی خاطر درج ذیل کرتا ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الہام کوئی نہیں۔ چند روز سے بحکمت و مصلحت الٰہی بند ہے۔ گو چونکہ میری طبیعت اکثر علیل رہتی ہے اور بعض احباب الحاح کرتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ان کو اپنی طرف سے لکھدیں کہ چونکہ ان کی طبیعت بیمار رہتی ہے۔ اسواسطے احباب اسبات سے معاف فرمادیں۔ کہ میں اپنے ہاتھ سے خط لکھوں۔ جب صحت ہوجاویگی تب مضایقہ نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۱۸۔ جون ۱۹۰۷ء

اس خط کے چھاپنے سے میرا منشاء یہ ہے۔ کہ میں احباب کو آداب الرسول کے ایک ضروری اور اہم پہلو کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو احباب حضرت کی خدمت میں ایسی درخواست کرتے ہیں کہ حضرت اقدس اپنے دست مبارک سے انکو خط لکھیں یا قادیان میں نمازوں کے وقت کے علاوہ خاص طور پر آپ سے ملاقات کریں۔ یا ان کو ملاقات کے واسطے اندر بلالیں۔ ایسے دوست اپنے عشق اور محبت کے جذبہ اور جوش کے سبب کسی حد تک معذور ہیں۔ ان کا منشاء ایسی درخواست سے ہرگز نہیں ہوتا کہ حضرت اقدس کو کسی قسم کی ذرا بھی تکلیف ہو۔ اور اگر ان کو یہ معلوم ہو کہ ہماری ایسی درخواست کی تعمیل میں حضرت کے واسطے تکلیف ہے تو میں یقین نہیں کرسکتا کہ کوئی بھی ایسی درخواست کرے حضرت میرزا صاحب خدا کے پاک رسولوں کے صفات اپنے اندر رکھنے کے سبب اس بات سے بھی حیا رکھتے ہیں۔ کہ کسی کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کریں۔ اسواسطے عموماً میں دیکھتا ہوں کہ اپنے پر تکلیف برداشت کرکے حضور بعض خطوط کا جواب لکھدیتے ہیں یا بعض کے بلانے پر بیوقت باہر تشریف لے آتے ہیں۔

میرا مطلب اسوقت نہ حضرت کی تکلیف کے اظہار سے ہے اور نہ احباب کے عشق و محبت پر نکتہ چینی سے غرض ہے۔ بلکہ میرا مطلب اسوقت یہ ہے کہ خدا کے رسول کے اس ادب کی طرف میں احباب کو توجہ دلاؤں جس کی پابندی کا حکم ہم کو قرآن شریف اور احادیث سے ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم وقت بیوقت رسول کو اپنی ملاقات (یا المکتوب انصف الملاقات) کے واسطے آوازیں یا تحریریں بھیجیں۔ بلکہ صبر کے ساتھ اس امر کا انتظار کریں۔ کہ رسول خود اپنی فراغت کے وقت میں ہم کو اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔ یا اپنی دستی تحریر سے ہم کو سرفراز کرے ادب کا طریقہ یہی ہے اور خدا تعالیٰ نے خود یہ طریقہ اپنے رسول کے واسطے مقرر کیا ہے اور اسکی پابندی سب کے واسطے لازم ہے۔

جو عاشقان زار حضور مسیح موعود کی تحریر کو اپنی آنکھوں پر رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کو ضرور یہ بھی سوچ لینا چاہیئے کہ چار لاکھ کی جماعت میں سے اگر دس ہزار پیچھے صرف ایک آدمی بھی ایسی خواہش کرے تو چالیس درخواستیں اس قسم کی روزانہ پیش ہوسکتی ہیں اس سے میرا یہ منشاء نہیں۔ کہ نہ حضرت کسی کے ساتھ ملاقات کرسکتے ہیں۔ اور نہ کسی کو خط لکھ سکتے ہیں کیونکہ صبر سے انتظار کرنے والوں کو عموماً دونوں باتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ احباب کے واسطے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسا سوال کریں ہم لوگوں کی سعادت اس میں ہے کہ ہم محبت۔ وفا اور خدمت دین میں ترقی کریں اگر حضرت اقدس دن میں بیس بار ہم کو اپنے پاس بلائیں یا ہمکو خط لکھیں تو یہ ہماری نیکی نہیں بلکہ رسول کا ایک فعل ہے ہمیں اپنے کام کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے اسطرف کا کام خود بخود ہوتا چلا جائیگا۔

اس جگہ اسبات کا لکھنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ تمام ڈاک روزانہ چٹھی رسان براہ راست حضرت اقدس کے پاس لے جاتا ہے حضرت خود تمام خطوط کو کھولتے ہیں اور پڑھتے ہیں بعض کے جواب حضرت بشرط صحت اور بشرط ضرورت خود لکھتے ہیں۔ اور باقی ڈاک جواب لکھنے کے واسطے ایک خادم کے سپرد ہوتی ہے ان خطوں میں سے بعض پر حضور اپنے ہاتھ سے کچھ نوٹ کردیتے ہیں جس سے جواب کی طرف راہ نمائی ملجاتی ہے اور بعض خطوط خادم دوبارہ پیش کرکے دریافت کرلیتا ہے کہ اسکو کیا جواب لکھا جائے بعض خطوط میں صرف دعا کے واسطے درخواست ہوتی ہے حضرت ان کے واسطے ضرور دعا کرتے ہیں ایسے صاحبان کے خطوط اگر روزانہ آویں تو تیسرے چوتھے روز ان کو اطلاع کردیجاتی ہے کہ آپ کا خط دعا کے واسطے ہر روز حضرت کی خدمت میں پہنچتا ہے اور جو خطوط دعا کے واسطے کبھی کبھی آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا جواب ساتھ ساتھ دیا جاتا ہے غرض اس طرح سے ڈاک سے متعلق انتظام ہے اور جو لوگ ڈاک میں دعا کیواسطے خط لکھتے ہیں۔ انکے لئے دعا ضرور کی جاتی ہے یہ بات مجھے اسطرح سے معلوم ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کی زندگی میں ایکدفعہ جب کہ حضرت مقدمہ پر گورداسپور تشریف لے گئے اور حضرت مولوی صاحب مرحوم چند روز کیواسطے سیالکوٹ گئے اور یہ عاجز حضرت کی جوتیوں میں حاضر تھا۔ تو اسوقت چند روز کیواسطے حضور علیہ السلام نے خطوط کے جواب لکھنے کا کام عاجز کے سپرد کیا تھا اسوقت اسبات کو دیکھکر کہ اکثر خطوط طالبان دعا کے ہی ہوتے ہیں یہی طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز ڈاک میں کہ طالبان دعا کی ایک فہرست طیار کرتا جسمیں نام و پتہ اور مطلب دعا لکھا جاتا اور وہ روزانہ حضرت کی خدمت میں بھیج دیتا چند روز کے بعد میں حضور سے دریافت کیا کہ جو لوگ صرف دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں انکو کیا جواب دیا جائے فرمایا ایسے لوگوں کے واسطے پہلے تو میں صرف ایکدفعہ دعا کیا کرتا تھا۔ جبکہ مجھے خط ملتا تھا۔ اب جبکہ آپ فہرست بنا کر بھیجتے ہیں میں انکے لئے دو دفعہ دعا کرتا ہوں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بعض احباب ایسے خوش قسمت بھی ہیں جنہوں نے کبھی حضرت کو یہ نہیں لکھا کہ حضرت خود انکو جواب لکھیں گو عموماً ہمیشہ حضرت خود ہی انکو جواب لکھتے ہیں۔ جیسا کہ میاں عبداللہ سنوری یا سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ہیں الغرض یہ نعمتیں مانگنے پر منحصر نہیں ہیں جنکی قسمت ہوتی ہے اسکو خود بخود پہنچتی رہتی ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۃ النکاح

ناظرین "بدر" کو پہلے یاد ہوگا کہ مولوی حبیب اللہ صاحب مدرس چھچھی گاڑ مے نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے قادیان میں قیام رکھنے والے بھائی کو پسند کیا تھا اور صرف تقویٰ کی شرط رکھی تھی۔ کہنے اور دیکھنے کو تو یہ صرف معمولی بات تھی مگر دراصل اس دل و دماغ کے آدمی بھی کوئی خواص ہی میں سے ہوتے ہیں سو آپ کی نیت کے مطابق مجھے مولوی غلام نبی صاحب ایسا سلیم المزاج۔ عالم۔ سیاح مصر۔ مل گیا۔ جن کی نسبت علامہ نورالدین کے الفاظ ہیں۔ کہ یہ مجھے نہایت عزیز ہیں اور میں انہیں اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ اور نیز یہ کہ مجھ پر اس کے ایسے ایسے احسان ہیں کہ میں ان سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت ایک دو ماہ سے ہو رہی تھی۔ آخر مولوی غلام نبی صاحب ان [illegible] کی تفصیلات بتا گئے تو مولوی صاحب اپنے تمام اہل و عیال سمیت یہیں آ گئے تاکہ مدینۃ المسیح ہی میں نکاح منعقد ہو۔ ہمارے آقا نے بھی اس میں شمولیت کا ارادہ ظاہر فرمایا مگر حضور کی طبیعت علیل ہو گئی اسلئے مسجد مبارک میں مورخہ [illegible] جون کو ظہر کے بعد محسن و مکرم علامہ نورالدین نے خطبہ پڑھا۔ مولوی حبیب احمد اپنی عزیزہ کو دارالامان میں رکھنے کے لئے اس قدر خواہاں ہیں کہ آپ نے کہہ دیا اسکا مہر یہی ہے کہ مولوی غلام نبی دارالامان کی رہائش کو نہ چھوڑیں اور لڑکی کو دین کی تعلیم دیں اگر ایسا نہ کریں تو ہزار روپیہ مہر ہے۔ یہ ہزار روپیہ صرف آپکے بڑھے ہوئے شوق رہائش مدینۃ النبی کا اظہار تھا۔ اسپر علامہ موصوف نے خطبہ شروع کیا آپ نے خطبہ مسنونہ پڑھا یہ وہی خطبہ ہے جسے ہمارے وطنی ملاں بالکل بھول چکے ہیں اور وہ کچھ اور ہی وضعی عبارات عربی میں پڑھ دیتے ہیں افسوس یہ ان لوگوں کی رسول سے محبت کا حال ہے کہ وہ اسکے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو پڑھنا بھی گوارا نہیں کرتے یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ دین سے نکل گئے اور ان کے امام نبوت کے مدعی ہیں مگر خود ان کے اپنے کام سنت رسول کے بالکل مخالف ہیں اور ان کاموں کو کوئی کبھی نہیں۔ جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے بلکہ خود کئی باتیں وضع کر لی ہیں جس سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان ملانوں میں سے ہر ایک نبوت کا مدعی ہے ان لوگوں میں جو نکاح ہوتے ہیں اول سے آخر تک دیکھو کوئی بات بھی اسلامی ہے؟ بلکہ تم اس [illegible] لیکر جب کہ ناطہ ہوتا ہے اس روز تک جب کہ ڈولی گھر آتی ہے۔ تمام رسوم پر غور کرو ایک بات بھی دین رسول اللہ صلعم کے مطابق ہے؟ کیا صحابہ کرام میں اسی طرح شادیاں ہوا کرتی تھیں اسی طرح پہلے کنجر بلائے جاتے اور اسی طرح نکاح سے پہلے [illegible] دعام دعوت دی جاتی اور اسی طرح لڑکوں کو گانا بندھوایا جاتا اور کیسریاں بھجوائی جاتی۔ اور اسی طرح کوٹھوں پر چڑھ کر فحش گیت گائے جاتے۔ مسلمانو! شرم! شرم!! شرم!!! کیا انہی کاموں پر تمہیں مومن ہونے کا دعوےٰ ہے۔ اور اسی پر ہمیں خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ دیکھو ہماری شادیاں کس طرح ہوتی ہیں مسجد میں چند احباب جمع ہو گئے ہیں خطیب نے کھڑے ہو کر خطبہ شروع کر دیا ہے آپ نے نکاح کا اعلان سب کو [illegible] یعنی الف [illegible] ہیں اپنے [illegible] سو رنگ کھڑا کیا ہے کہ دولہا سے پوچھا جاتا ہے کہ کہاں آدمی۔ وہ کہے از شہر [illegible] آدم اور پھر [illegible] منہ کے ساتھ کان لگا کر اسکے گلے میں [illegible] اور پھر نہایت دبی آواز سے کچھ الفاظ جو صدیوں سے سینہ بسینہ یاد چلے آتے ہیں اور جسے ان پڑھ دولہا خاک بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں کو سوا اس نام کے اور نام نہیں رکھتی واسطے [illegible] زوجیت کے ۵۰۰ تنکہ سیاہ و دینار سرخ سلطانی مہر پر [illegible] کمبختوں کو یہ بھی خیال نہیں کہ سلطنت بدل چکی ہے جو نقد [illegible] بنصف [illegible] معجل ہے نکاح کر دیا۔ استغفر اللہ نکاح کیا ہوا ایک مصیبت ہو گئی یہ سب کچھ کیوں کہ اگر یہ طریقہ استعمال نہ کیا جائے تو پھر [illegible] کون [illegible] مگر یہاں ہماری جماعت میں تو ان باتوں کا خیال تک نہیں میں ذوق سخن میں کہاں دور ہی چلا گیا مگر سچ کہتا ہوں کہ درد دل سے مضمون بڑھ گیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔ خطیب صاحب ممدوح نے بیان کیا کہ اس مسنونہ خطبہ میں چند آیات و اغراض و منافع نکاح کا بیان ہے۔ الحمد للہ [illegible]

ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنے کو دل سے اقرار ہے پھر چونکہ انسان میں ضعف ہے اور ذمہ داری اسکی بھاری چنانچہ یہی نکاح کا معاملہ ہے کوئی ہزار کوشش کرے پھر بھی کئی مشکلات پیش آجاتی ہیں اپنی طرف سے لڑکا یا لڑکی اچھی تلاش کرکے پیوند کیا جاتا ہے مگر نتیجہ خلاف امید نکلتا ہے اسلئے اس مشکل کے حل کرنے کیلئے خدا سے دعا مانگی جاتی ہے کہ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے بہترین کئی شرائط کی تو جا سکتی ہیں مگر ان کا پورا کرنا بھی خدا کے فضل سے ممکن ہے مثلاً یہی ہمارے مولوی صاحب کی شرط ہی ہے گو بنظر حالات ظاہری کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا اسی قبیل سے ہے جسکے لئے خاص ذمہ واری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو نوح علیہ السلام کو جب کہا گیا کہ جس کا علم نہ ہو اسکی نسبت سوال مت کر تو آپ نے عرض کیا۔ رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم یہ نہیں کہا کہ میں بھی کرونگا پھر میں یہ کہتا ہوں کہ وعدہ خلافی کا نتیجہ بطور عقوبت منافق ہونا ہے جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے۔ فاعقبہم نفاقا فی قلوبہم الی [illegible] پس ہم ایسی شرط [illegible] نہیں کر سکتے کیونکہ [illegible] میں [illegible] میاں بیوی کی کمزوریوں اور بےسمجھیوں کی وجہ کر ہوتی ہیں اسلئے اس خطبہ میں و نستغفرہ اور پھر [illegible] ونعوذ باللہ من شرور انفسنا [illegible] تیرے کام [illegible] اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کرنا چاہئے۔ اسلئے نومن و نتوکل علیہ فرمایا آپ نے ایجاب و قبول نہیں کرایا صرف اعلان کر دیا و [illegible] پانسو روپیہ مہر مقرر کیا مولوی حبیب احمد صاحب نے عرض کیا کہ میں نے یہ بھی معاف کیا۔ دینی تعلیم مہر مقرر کرتا ہوں جسپر [illegible] اللہ کی آواز [illegible] انہیں اصل میں اسی رنگ میں ایسا کر دکھانا بھی مشکل [illegible] مولوی صاحب کو [illegible] خبر دے اور انہیں ہم [illegible] آپنے خوشی سے حضرت علیہ السلام کی نظم سے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی فسبحان الذی اخزی الاعادی

پڑھی جس سے ایک درد و خلوص ٹپکتا تھا آپ ہر [illegible] پیش آنیوالے حالات [illegible] جس کو نظم نبی پر صادق آتی [illegible] اس نکاح کو مبارک کرے [illegible] کو خاص خوشی ہے اسلئے کہ اس عاجز نے ہی یہ تحریک کی اور خدا کے فضل سے کوششیں بار آور ہوئیں۔

محمد [illegible] آف [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بغیر سورۃ فاتحہ کے نماز جائز نہیں اور مخالفین کو سورۃ فاتحہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے مرحمت نہیں ہوئی۔ بہذا ان کی نماز ہی جائز نہیں ۔ دیکھو اس تفسیر آمین کو۔

لفظ آمین اسم ہے گر معنے فعل کے ہیں یعنی استجب قبول کرتو۔ یا ایسا ہی کرتو۔ بعد سورہ فاتحہ کے آمین کا کہنا سنت موکدہ ہے کشاف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بعد فراغت کرنے سورہ فاتحہ کے حضرت جبرئیل نے آمین کہنا مجکو تلقین کیا ہے اور فرمایا کہ آمین کہنا بمنزلہ مہر کے ہے کتاب پر متفق علیہ حدیث میں آیا ہے عن ابی ھریرۃ - قال قال رسول اللہ صلعم - اذا امّن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملئکۃ غفرلہ ماتقدم من ذنبہ متفق علیہ ۔ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس شخص کی آمین ملائکہ حفظہ کی آمین کے ساتھ مطابق ہوجاویگی تو اس شخص کے پہلے گناہ معاف کرے جاوینگے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو ملائکہ حفظہ ہیں وہ بھی آمین کہتے ہیں ساتھ آمین کہتے ہیں اور جب دونوں کی آمین ایک ساتھ موافق ہوجاویں - تو قلدی کے پہلے گناہ بخشدے جاتے ہیں اور چونکہ سورہ فاتحہ میں ایک بڑی عظیم الشان دعا ہے - جو اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ہے اور نئے آمین کا کہنا بعد اس دعا عظیم الشان کے مسنون ہوا جو حدیث صحیحہ سے ثابت ہے واضح ہو کہ ہم نے تفسیر حسن البیان میں کتاب اللہ اور سنت صحیحہ سے ثابت کردیا ہے کہ سورہ فاتحہ پہلے کسی نبی کو انبیاء میں سے عطا نہیں ہوئی تھی حتی کہ حواریوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی ۹۶ سنہ تک سورہ فاتحہ کے نزول کے منتظر رہے ہیں دیکھو نص عاشر مکاشفہ یوحنا مطبوعہ ۱۸۷۵ء سنہ ۱۸۷۶ء اور بائیبل غلاقی اعمال حواریین مطبوعہ ۱۸۱۰ء کو اور ترجمہ اردو بائیبل موجہ مکاشفات مطبوعہ ۱۸۶۳ء کو اور اس بعد دو ترجمہ مذکور کے حاشیہ سے ثابت کر کہ مکاشفہ سنہ ۹۶ء کا ہے بس ثابت ہوا سورہ فاتحہ نزول سنہ ۹۶ء تک نہیں ہوا تھا اور زمانہ ۔۔۔ کا ہے ہیوز آنحضرت صلعم کے زمانہ بعثت تک کوئی نبی نہیں آیا حتی کہ یہ سورۃ فاتحہ آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی دیکھو تفصیل اسکی تفسیر حسن القرآن میں اور نیز واقعات زمانہ نبوت خاتم النبیین کے جو اس سورہ کی آیات مفتکانہ میں مندرج ہیں ان کا وقوع بہ ترتیب بڑا ثبوت بین ہے اس امر کا کہ یہ سورت منجانب اللہ آنحضرت پر نازل ہوئی ہے ۔ اب ہم نظر ثانی کرتے ہیں اپنی اس زمانہ صدی چہاردہم کو جو زمانہ بعثت مسیح موعود کا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۶ اور ۵۲۰ اور ۵۲۴ وغیرہ میں یہ دعوی کیا ہے کہ سورہ فاتحہ معہ اپنی تاثیرات اور خواص کے مجکو عطا ہوئی ہے اور یہاں پر بھی واقعات زمانہ مسیح موعود کے اس دعوے کی تصدیق بڑے زور وشور سے کرتے ہیں اور لطف اسپر یہ ہے کہ بسم اللہ سے لیکر غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تک جسقدر مضامین اس سورہ فاتحہ کے آیات ہفتگانہ میں بترتیب مندرج ہیں اسی ترتیب کے ساتھ وہ مضامین ابتداء بعثت مسیح موعود سے اب تک واقع ہوئی ہیں دیکھو تفسیر حسن البیان کو کیونکہ دیکھو ہزاروں الہامات مندرجہ براہین کو جو کہ بہ تیرہ برس رجب اور کامل طور پر پورے ہوئے جو صراط الذین انعمت علیھم کا مضمون ہے اور آخری آیت غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کا مضمون اس آخری زمانہ بعثت مسیح میں بعد اتمام حجت کے کس زور وشور سے واقع ہوا کہیں آدمیوں کی ہلاکت طاعون سے واقع ہوئی اور کسی جگہ پر زلازل شدیدہ سے اور کہیں پر خسف ارض سے اور کسی مقام پر طوفان گرد باد سے اور کہیں زمین یا آسمانی آگ سے عذاب اور غضب الٰہی واقع ہورہا ہے یہ کیوں اسلئے کہ خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نفرت آتی ہے جب انکو بہر ظلم کو ایک عالم دکھ دیتی ہے کہیں بھونچال ہوکر دشمنوں کے گھر کو ڈھاتی ہے کبھی ہو کرویا معصورت طاعون آکے بغرض کرتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھوخالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے پس ان واقعات نے ثابت کردیا کہ دعوی حضرت مسیح موعود کا بہ نسبت عطا ہونے سورہ فاتحہ کے فرد بالمفرد ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو شخص حقیقۃ الوحی مطالعہ کریگا اسپر واضح ہو جاویگا کہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں جو کوئی مخالف خواہ اندرونی ہو یا بیرونی ہو آیا وہ مغضوب علیھم میں داخل ہوکر طاعون سے ہلاک ہوگیا جو مضمون غضب کا ہے یا ضلالت میں پڑ کر بتدریج ضائع ہوا جو مضمون ضالین کا ہے اور مسیح موعود مع اپنی اہل بیت اور متعلقین انعمت علیھم میں داخل رہے پس ثابت ہوا کہ مسیح موعود اور انکے خاص احباب کی آمین مقبول جناب باری ہوگئی ہے اور مخالفین کی آمین جو پانچوں وقت نمازوں میں بعد سورہ فاتحہ کے پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقبول نہیں ہوئی جیسا کہ آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کی آمین بھی مقبول جناب باری نہیں ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کے یہاں بھی اس کلمہ آمین کا استعمال بہت کثرت سے وارد ہوا ہے اور حضرت موسیٰ کے وقت سے حواریین کے زمانہ تک انبیاء سابقین نے بھی اس کلمہ آمین کو بوقت دعا یا بددعا کے استعمال کیا ہے چنانچہ کتاب استثنا باب ۲۷ درس ۱۵ میں ہے اس شخص پر جو اپنے ہاتھوں کی کاریگری سے کھودکے یا ڈھال کے بت بناوے کہ جس سے خداوند کو نفرت ہے اور اسے پوشیدہ مکان میں رکھے لعنت ہے تب ساری جماعت کہے آمین ۔

(۱۶) جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو حقیر جانے اسپر لعنت اور سب جماعت کہے آمین غرضیکہ اسی باب ۲۷ - استثنا کے آخر درس ۲۶ تک آمین کا کلمہ متعدد جگہ پر موجود ہے اور دیگر صحائف بائبل میں بھی اس کلمہ آمین کا استعمال بکثرت ہوا ہے حتیٰ کہ عہد جدید تو چند آمینوں پر ختم کیا گیا ہے اسکا حاصل اہل کتاب یہود و نصاریٰ بھی اپنی دعاؤں اور بددعاؤں میں آمین کہتے تھے اور آنحضرت صلعم اور آپکے صحابہ کرام بھی بعد ختم سورہ فاتحہ کے آمین کہتے تھے جسکے معنے ہیں کہ یا اللہ یہ دعا قبول فرما یا ایسا ہی کر اب دیکھو کہ آنحضرت صلعم کی آمین بمقابلہ اہل کتاب کے قبول ہوئی اور اہل کتاب آنحضرت صلعم کے مقابلہ میں مغضوب علیھم اور ضالین میں داخل ہو گئے پس اس استجابت دعا سے ثابت ہوا کہ ہر دو فریق میں سے وہی فریق سچا اور حق منجانب اللہ ہے جسکی آمین جناب باری میں مستجاب ہوئی لاغیر اور یہ ایک بڑی دلیل ہے حقیقت کتاب اللہ اور نبوت محمدیہ کی علیٰ ہذا القیاس مسیح موعود کے مخالفین باوجودیکہ سورہ فاتحہ پڑھکر وہی آمین کہتے ہیں مغضوب علیھم اور ضالین میں داخل ہو کر ہلاک اور تباہ ہو کر معدوم ہو جاتے ہیں لہذا بعض سورہ فاتحہ کے آمین کا کہنا ایک قسم کا مباہلہ ہو گیا کیونکہ مسیح موعود اور انکے خاص احباب جو بعد سورہ فاتحہ کے نماز پنجگانہ میں آمین پڑھتے ہیں جو قبول ہوتی ہے اور مخالفین کی آمین قبول نہیں ہوتی اور اس تفسیر کی موید وہ حدیث بھی ہے جو باتفاق مفسرین تمام تفاسیر میں موجود ہے کہ مغضوب علیھم سے مراد یہود ہیں اور ضالین سے مراد نصاریٰ تفسیر فتح البیان میں بھی لکھا ہے کہ اس حدیث مذکور پر اتفاق ہے تمام مفسرین کا اور کسی مفسر کا اختلاف اس بارہ میں نہیں

حقوق انسانی

(وہ مضمون جو شملہ مین ایک عام جلسہ مین احمدی کیطرف سے پڑہا گیا)

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمن الرحیم ۔ مالک یوم الدین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذین امنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ۔ لھم فیھا ازواج مطھرۃ وندخلھم ظلا ظلیلا ۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ۔ ان اللہ نعما یعظکم بہ ۔ ان اللہ کان سمیعا بصیرا ۔ یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذالک خیر واحسن تاویلا ۔ النساء ع ۸

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہین ۔ اور جنہون نے نیک عمل کئے ہم ان کو جلدی ایسے باغون مین داخل کر دین گے ۔ جن کے نیچے نہرین بہ رہی ہین اور وہ ہمیشہ ان مین رہین گے ان کے لئے ان مین ازواج مطہرہ ہین اور ہم ان کو عمدہ سایہ مین رکہین گے تحقیق اللہ تم کو حکم دیتا ہے ۔ کہ امانتین ان کے اہل کی طرف لوٹا دو ۔ اور جب تم لوگون کے درمیان فیصلہ کی بات کرو ۔ تو انصاف سے کرو تحقیق اللہ تم کو خوب نصیحت کرتا ہے تحقیق اللہ سمیع اور بصیر ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو ۔ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی اور اس کی جو تم مین حاکم ہو ۔ فرمانبرداری کرو ۔ پھر اگر تمہین کسی بات مین جھگڑا ہو ۔ تو احکام آلہی اور احادیث اور سنت کے رُو سے فیصلہ کر لو ۔ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو ۔ یہ بہتر بات ہے ۔ اور احسن تاویل ہے ۔

حاضرین مجلس ! یہ آیات جو مین نے تلاوت کی ہین ان سے میرا یہ مطلب نہین ۔ کہ مین ان کی تفسیر بیان کرون ۔ بلکہ مین ان مین صرف ان کلمات کی طرف توجہ دلاتا ہون ۔ جو مضمون زیر بحث سے تعلق رکھتے ہین ۔ سو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ ثواب آخرت ایمان باللہ اور اعمال صالح پر منحصر ہے ۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور جن افعال کے کرنے کا اس مین حکم ہے ۔ وہی حقیقی عمل صالح ہین ۔ ان آیات مین تین صریح احکام ہین ۔ جو ہمارے مضمون سے وابستہ ہین ۔ اول یہ کہ فیصلہ کی بات مین انصاف کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ وہ شخص جو دل مین کچھ رکھتا ہے اور کہتا کچھ اور ہے وہ منافق ہے ۔ مگر مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ منافق طبع ہو ۔

دوم ۔ یہ کہ امانت مین خیانت نہ کرو ۔ امانت سے صرف روپیہ پیسہ ہی مراد نہین ۔ بلکہ کسی شخص پر جو اعتبار کیا جاتا ہے یا اس سے ایک عہد لیا جاتا ہے یا ایک ذمہ داری اس کے سپرد کی جاتی ہے ۔ ایسے سب امور امانت مین داخل ہین اور جو شخص اس اعتبار اور عہد اور ذمہ داری کو توڑتا ہے ۔ وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور قابل سزا ٹھہرتا ہے ۔ مثلاً ہم لوگ جو دفترون مین ملازم ہین ہمارے ذمہ ایک کام سپرد ہے اور ہم پر اعتبار رکھکر ایک عہد لیا جاتا ہے ۔ کہ دفتر کی راز کی باتین کسی پر ظاہر نہین کرنی چاہئین ۔ پس اگر ہم دیانتداری سے کام نہ کرین اور دفتر کی خبرین مشتہر کر دین ۔ تو ہم خیانت کرنے والے اور حکم خداوندی کو توڑنے والے ٹھہرین گے ۔

سوم ۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی متابعت کرو ۔ اور حاکم وقت کیطرف سے جو احکام نافذ ہون ان کی رعایت رکھو ۔ اگر کسی بات مین شک ہو تو کتاب اللہ اور احادیث اور سُنت رسُول کی رُو سے فیصلہ کر لو ۔

مین اپنے مضمون مین ان احکام کو مدنظر رکھون گا اور اللہ تعالی سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے کامیاب کرے ۔ وما توفیقی الا باللہ

عنوان مشتہرہ کے ماتحت ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ آجکل جو بعض مقامات مین شورش برپا ہو رہی ہے اور کہین کہین بغاوت کے آثار نمودار ہوئے ہین ان کی وجہ کیا ہے اور وہ لوگ جو عوام الناس مین حکام وقت کے خلاف بدخیالی پھیلاتے ہین ۔ وہ کہان تک راستی پر ہین اور آیا مسلمانون کو ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے ؟ یا کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیئے ۔ اس بدامنی کے پھیلانے والے عموماً تعلیم یافتہ اشخاص ہین اور جہلا ان کی تحریرون اور تقریرون سے متاثر ہو کر بغاوت پر آمادہ ہو جاتے ہین ۔ ہمین یہ اعلان کرنے کی ضرورت نہین کہ یہ کس فرقہ اور کس قوم کے لوگ ہین ۔ کیونکہ گورنمنٹ پر کوئی امر پوشیدہ نہین ۔ ان کی پبلک تقریرین اور لکچر اور دیسی اور انگریزی اخبارات اور رسالے خوب کہول کہول کر بیان کر رہے ہین کہ کس قوم کے خواندہ افراد ہمیشہ اس کوشش مین لگے رہتے ہین ۔ کہ عوام الناس مین گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی پیدا ہو ۔ مگر اس مین شک نہین کہ مسلمان عموماً ان سے الگ ہین اور جو بعض مسلمان ان کے ہمخیال ہین وہ تعداد مین اس قدر قلیل ہین کہ کالعدم کا حکم رکھتے ہین اور علاوہ اس کے وہ مسلمانون کی طرف سے وکیل قرار نہین دئے جا سکتے ۔ کیونکہ مسلمان ان کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور انہون نے جگہ جگہ کمیٹیان کرکے اس کارروائی سے نفرت ظاہر کی ہے اور گورنمنٹ پر ثابت کر دیا ہے کہ وہ دلی طور پر خیر خواہ سلطنت ہین ۔ اور متابعت سرکار کو اپنا فرض سمجھتے ہین ۔

موجودہ شورش کی بنیاد حقوق انسانی کی غلط فہمی پر ہے ۔ خدا تعالی نے انسان کو یکسان حالت پر پیدا نہین کیا ۔ پس ناممکن ہے کہ سب کے لئے حقوق یکسان ہون ۔ جبکہ ہر فرد بشر کی جسمانی ۔ دماغی ۔ عقلی ۔ تمدنی اور مذہبی حالت جداگانہ ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان کو یکسان حقوق میسر ہو سکین ۔ خود قدرت نے ان کے جسم اندرونی اور بیرونی قوی مین فرق رکھا ہے ۔ اس لئے انسانی طاقت سے باہر ہے ۔ کہ مساوات حقوق قائم کر سکے ۔ ایک کنبہ مین ایک شخص بزرگ ہوتا ہے اس کی حکومت اہل کنبہ پر حاوی ہوتی ہے اور جو اس کو حقوق حاصل ہین دوسرے اس سے محروم ہوتے ہین ۔ ایسا ہی ایک مجلس مین ایک صدر مقرر کیا جاتا ہے اور ایک سکرٹری ۔ جو ان کو حق انتظام جلسہ کے متعلق ملتا ہے ۔ سامعین کو اس کی رعایت رکھنی پڑتی ہے اسی طرح ضلع مین جو حقوق حکام ضلع کو دئے جاتے ہین ۔ دوسرے لوگ ان کی برابری نہین کر سکتے اور حکام کی متابعت ان پر لازم ہوتی ہے ۔ پس اسی طرح اگر ہم اوپر کی طرف چلین تو عام طور پر حکام اور رعایا کا فرق نظر آتا ہے اور جس طرح افراد کے حقوق مساوی نہین ہو سکتے اسی طرح حاکم اور محکوم قوم کے حقوق مین مساوات ناممکن ہے ۔

انسان کے حقوق اس کی پوزیشن کے لحاظ سے ہونا چاہئین اور ضرور ہوتے ہین پس جب ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ ہماری پوزیشن محکومیت کی ہے تو پھر سراسر حماقت اور جہالت ہے کہ ہم حاکم قوم سے وہ حقوق طلب کرین جو انکو خود حاصل ہین دنیا کی تاریخ شاہد ہے اور فی زمانہ جو قومین دوسری قومون پر حکمران ہین ان کی طرز حکومت ہمارے سامنے ہے اور زبان حال سے بتا رہی ہے کہ حاکم اور محکوم مین مساوات نہین ہو سکتی ۔ رہی یہ بات کہ حاکم کو حکومت کا حق کیونکر حاصل ہو گیا ۔ سو واضح ہو ۔ کہ یہ فضل خداوندی ہے ۔ جس قوم کو وہ چاہتا ہے ۔ حاکم کر دیتا ہے اس مین شک نہین کہ حکومت کا حق بلاوجہ نہین ہو سکتا ہندوستان مین ادنے طور پر ریاستون کی دیسی حکومت اور انگریزی علاقہ مین انگریزون کی حکومت ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ باوجود دیکہ ریاستون مین انگریزی حکومت کا دخل ہے مگر

تاہم جو اختیارات سرکار نے راجوں اور نوابوں کو دے رکھے ہیں وہ ان کو عموماً اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ لوگ انگریزی علاقہ کے انتظام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ خود انگریزی علاقہ میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیسیوں کو جو کہیں اختیارات مل جاتے ہیں وہ انکو ایمانداری سے نہیں نبھاتے۔ قومیت کا لحاظ کرنے کے انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور تعصب کی وجہ سے ظلم کر بیٹھتے ہیں۔ ذرہ ذرہ سی بات میں ہندو مسلمان کے سوال کو درمیان میں لے آتے ہیں اور حق کی پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ انصاف تو یہ ہے۔ کہ فیصلہ کے وقت قومیت کے خیال کو برطرف کر دیا جائے اور حق پر رائے قائم کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ عموماً ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور جو قوم کے لیڈر ہیں اور اخبارات اور رسالے ہیں۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جانب نظر رکھتے ہیں۔ اور پیچیدہ باتوں سے حق کو چھپا دیتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں۔ کہ خواہ غلطی پر ہی ہوں۔ مگر ان کی قوم کو فائدہ پہنچے اور غیر ذلیل اور خوار رہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عموماً حاکم قوم کو ترجیح دی جاتی ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ انگریزی حاکم دیسیوں کی نسبت بہتر ہیں۔ کیونکہ ان کو محکوم اقوام میں سے کسی سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے لئے سب یکساں ہیں۔ اور وہ ہمیشہ انصاف سے فیصلہ دیتے ہیں۔ بڑے ذمہ داری کے عہدے تو الگ۔ چھوٹے چھوٹے عہدوں میں بھی یہی حال ہے۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں میرے ان ریمارکس کی تصدیق ہو سکتی ہے

پس جب یہ حال ہے۔ تو لاجرم تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت کے لائق وہی قوم ہے۔ جو حکومت کر رہی ہے گو میں نے دنیا جہان کی دوسری حکومتیں نہیں دیکھیں اور مجھے ذاتی تجربہ حاصل نہیں۔ کہ وہاں غیر اقوام کو کیا حقوق حاصل ہیں۔ مگر جہاں تک اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ سے پتہ لگ سکتا ہے اور بعض سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں وہاں کے حالات لکھے ہیں ان سے بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو حقوق فیاضانہ انگریزی قوم نے رعایا کو دے رکھے ہیں۔ وہ دوسری حکومتوں میں رعایا کو نصیب نہیں۔ جان ومال اور عزت کی حفاظت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایک بچہ ہاتھ میں سونا اچھالتا چلا جائے کسی کی مجال نہیں۔ کہ اس سے ظلم سے چھین لے۔ اور دادرسی نہ ہو۔ اگر اس سے پہلے وقت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور انصاف کی رُو سے حق یہ ہے۔ کہ شیر اور بکری کو ایک گھاٹ میں پانی پلا دیا جائے۔ علاوہ اس کے مذہبی آزادی پوری دے رکھی ہے۔ تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان کے مقابلہ میں انسان جان ومال اور عزت کی بھی پرواہ نہیں کرتا مگر کیسی بیدار مغز اور فیاض قوم ہے کہ اس نے مذہب کو بالکل الگ رکھ دیا ہے۔ انتظام حکومت میں مذہب کو مطلق دخل نہیں۔ اور جو حقوق مذہبی عیسائی پادریوں کو حاصل ہیں۔ وہی دوسری قوموں کو دئے گئے ہیں اور ہر شخص بڑی آزادی سے مذہبی فرائض ادا کر سکتا ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا۔ جس طرح پادری تقریر اور تحریر سے وعظ کرتے ہیں اسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو تبلیغ کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ شرافت اور شائستگی کو مدنظر رکھیں۔ غرض گورنمنٹ نے ہر طرح سے فیاضانہ حقوق رعایا کو دے رکھے ہیں پس کیسی ظلم کی بات ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جائے۔

سلطنت انگریزی نے جو احسان اس ملک پر کیا ہے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ پس کیا اس احسان کا عوض یہ ہے۔ کہ اس سلطنت کے خلاف بدخیالی اور تعصب اور عناد پھیلایا جائے احسان کا بدلہ احسان ہے۔ مگر وہ لوگ کیسے ظالم طبع احسان فراموش اور ناشکر گزار ہیں۔ کہ بجائے شکریہ ادا کرنے کے دشمنی رکھتے ہیں۔ انتظام تار۔ ریل اور ڈاک خانہ کی طرف دیکھو کس طرح رعایا کو سرکار نے آرام پہونچایا ہے اور پھر ملک میں ایسے ذرائع معاش کے پیدا کر دئے ہیں کہ جو پیشتر لوگوں کے وہم اور گمان میں بھی نہ تھے۔ ایک وقت تھا کہ لوگ جہالت اور ظلمت کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ مگر گورنمنٹ نے جگہ جگہ سکول اور کالج قائم کر دئے۔ اور تعلیم کی اشاعت کی۔ اور لوگوں نے جو فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے اور پھر یہی نہیں کہ تعلیم سے لوگوں نے اپنے کاروبار میں فائدہ اٹھایا ہو۔ بلکہ انتظام سلطنت میں بھی ان کو کثیر حصہ ملا ہے۔ مختلف محکموں میں جا کر دیکھو ہزاروں لاکھوں ہندوستانی سلطنت کا کام سنبھالے بیٹھے ہیں اس میں شک نہیں کہ بڑے بڑے ذمہ واری کے عہدے عموماً حاکم قوم کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر یہ ان کا حق ہے۔ لیاقت اور قابلیت کے لحاظ سے اور حاکم قوم ہونے کے لحاظ سے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جہاں کہیں ہندوستانی نے قابلیت دکھائی ہے۔ اس کو محروم نہیں رکھا گیا اور اس کو مناسب عہدے سے مستفیض کیا گیا ہے۔ عام طور پر مختلف محکموں پر نظر کی جائے۔ تو اہل ہنود ہی بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور مسلمان بہت کم ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیم اور تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں میں کمی ہے۔ مگر جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ مثلاً پنجاب میں اور تعلیم بھی ان کی خاصی ہے۔ وہاں بھی یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ اور ہندو کثرت سے ملازم ہیں۔ غرض گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے رعایا کے ساتھ سلوک کیا ہے ہندوستانیوں کو ڈپٹی کمشنر بنا دیا ہے۔ کمشنری اور ڈویژنل ججی کے عہدے دئے ہیں۔ اور کلکتہ میں چیف جسٹس کے عظیم الشان مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ پھر کیسی بے ایمانی ہے۔ کہ حکام وقت کے ساتھ عناد کے خیال رکھے جاویں۔ پھر علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ سلطنت انگریزی میں سب سے زیادہ فائدہ اہل ہنود نے ہی اٹھایا ہے۔ رفتہ رفتہ اکثر زمینیں ان کے ہاتھ میں چلی گئی ہیں۔ سرکاری ملازمت میں انہی کا اکثر حصہ پایا جاتا ہے اور ایسا کثیر حصہ کہ مسلمانوں کو ان کے ساتھ ایک حقیر سی مناسبت ہے۔ اس لحاظ سے اگر کچھ شکایت ہو سکتی تھی تو مسلمانوں کو ہو سکتی تھی۔ مگر مسلمان جانتے ہیں۔ کہ اس میں گورنمنٹ کا کچھ قصور نہیں۔ یا تو خود ان میں کچھ نقص ہوگا۔ جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہے ہوئے ہیں یا دفاتر میں جو قدرتی طور سے اہل ہنود کو اولاً دخل ہو گیا تو انہوں نے مسلمانوں کی دال نہ گلنے دی۔ مگر مسلمانوں کو گورنمنٹ پر پورا اعتبار ہے اور وہ جانتے ہیں۔ کہ انتظام میں جو نقص ہے۔ وہ خود ہی وقت پر رفع کر دیگی۔ البتہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ ان کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی شکایات کو پیش کریں اور یہ وہ وقتاً فوقتاً حسب رعایا کو رعایا ہونے کی حیثیت میں کرنا چاہیئے کرتے رہتے ہیں اور اس کے بعد گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے کرے۔

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ عہد انگریزی میں زیادہ فائدہ اہل ہنود نے جن میں بنگالی اور مدراسی وغیرہ شامل ہیں۔ اٹھایا ہے۔ تجارت عموماً ان کے ہاتھ میں ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے یہ مالک ہیں اور مال و دولت ان کے حصہ میں ہے۔ پھر ان سب فوائد کے ہوتے ہوئے ظلم اور حسد ظلم ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف عوام الناس میں شورش پیدا کی جائے اور انکو بڑھایا جاوے۔ جہاں تک میں نے غور کی ہے۔ مجھے کوئی وجہ معقول نظر نہیں آتی جس سے ان کی مفسدانہ کارروائی معذور سمجھی جا سکے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر سبب کیا ہے کہ باوجود اس امن اور آرام کے اور اس قدر فائدہ کثیر حاصل ہونے کے یہ خوش نہیں۔ میں نے اختصار کے ساتھ عام طور پر بحث کی ہے اور استثنا کو نظرانداز کر دیا ہے۔ کیونکہ استثنا قاعدہ کلیہ کے حکم میں نہیں آسکتے۔ مگر

www.aaiil.org

جہاں تک میرے غور و فکر نے رسائی کی ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ کرہلانے تو مارا کر دگستاخ۔ والا معاملہ ہے۔ گورنمنٹ نے بے شمار احسانات کئے۔ تعلیم اور آزادی دی۔ انتظام حکومت میں حصہ داران کو ٹھہرالیا۔ بڑے بڑے عہدوں پر متمکن کر دیا تو اب یہ سمجھنے لگے۔ کہ اب انتظام حکومت کل ہمارے ہاتھ میں آجانا چاہیئے۔ مگر ع۔ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست۔ گورنمنٹ کو یہ کب گوارا ہو سکتا تھا۔ کہ ملک میں بے چینی اور بدامنی پھیلے اور خلق خدا مصیبت میں پڑے۔ آخر مجبوراً وہ کام کرنا پڑا جو اسے پہلے ہی مرحلہ میں کرنا چاہیئے تھا۔

اس میں شک نہیں۔ کہ خیالات میں تغیر تو ایک وقت سے واقع ہو رہا ہوگا۔ مگر عملی صورت اس شورش نے تقسیم بنگالہ سے اختیار کی۔ گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے مناسب سمجھا۔ کہ صوبہ بنگال کا کچھ حصہ آسام کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ بنگالیوں نے شور مچا دیا۔ کہ تقسیم نہ ہونے پائے اور جب ہو گئی تو ہاتھ پاؤں مارے کہ یہ حکم منسوخ کر دیا جاوے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ جب وہ کل اقوام ہند کو ایک سمجھتے ہیں۔ تو پھر اس شورش و غوغا کے کیا معنے۔ علاوہ اس کے جب حکومت ایک ہی ہے۔ تو اس میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔ کہ خواہ ایک صوبہ رہنے دیا جائے یا اس کے چار حصے کر دئے جاویں۔ گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے کرے۔ ہمیں نکتہ چینی کا کوئی حق حاصل نہیں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دہلی کو پنجاب کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور ابھی ابھی پنجاب کے دو حصے گورنمنٹ نے کر دئے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کی اپنی مصلحت ہے۔ اس تقسیم سے انگریزی انتظام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور نہ حکومت کا انصاف کم و بیش ہوا۔ جو رعایا کو پہلے حقوق حاصل تھے۔ اب بھی وہی ہیں۔ اس تقسیم پر کوئی شور و غل نہیں ہوا۔ تو پھر تقسیم بنگال پر اس قدر فساد کیوں برپا کیا گیا۔ غالباً یہ وجہ ہے۔ کہ بنگالیوں کا خیال ہے۔ کہ اس تقسیم سے آسام والے حصہ میں مسلمانوں کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ مگر جب مسلمان بھی ہند کی قوم ہے اور ان کی کوشش ہے۔ کہ کل اقوام ہند کو مساوی سمجھا جائے۔ تو پھر اس بات سے کہ مسلمانوں کو فائدہ پہونچے۔ ان کو ناراضگی کیوں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زبان سے تو بہت کچھ کہتے ہیں۔ مگر دل میں کچھ اور رکھتے ہیں اور حقیقۃ الامر یہ ہے۔ کہ مشرک قوم سے مسلمانوں کا ہرگز اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مسلمانوں کو شایان ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ اتفاق کریں۔ جو قوم مشرک ہے۔ اور جس کے دل میں اللہ وحدہ لاشریک کی عظمت نہیں اس سے بعید نہیں۔ کہ منافقت کی راہ اختیار کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ منافق کی پردہ دری کر دیتا ہے۔ اور مومن کو منافقانہ کارروائی سے ڈراتا ہے۔

اس تقسیم بنگالہ پر جب کوئی چارہ نہ چلا تو . . . . . سودیشی تحریک کی گئی۔ مگر گورنمنٹ نے کبھی کسی کو نہیں روکا۔ کہ وہ دیسی اشیاء کا استعمال کرتا ہے اور نہ حکماً ترغیب دلائی ہے۔ کہ ضرور ولایت کی چیزیں خریدو۔ مگر محض اس وجہ سے کہ گورنمنٹ نے بعض لوگوں کی خواہش کے خلاف تقسیم کر دی۔ سودیشی تحریک قائم کرنا اس سے بغاوت کی بو آتی ہے اور یہ اہل عقل کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہیں ہو سکتی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے کسی پیشہ کو روکا ہے اور لوگوں کو دیسی اشیاء استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ تو پھر اب تقسیم کی وجہ سے اس بات پر زور دینا کہ ولایتی چیزیں نہ برتی جاویں اور وہ محض اس وجہ سے کہ تقسیم بنگالہ ہو گئی ہے اگر لغو اور فضول نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے ضروری اور اشد ضروری ہے۔ کہ جس تحریک سے سرکشی کی بو آتی ہے۔ وہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ پس ہم سودیشی تحریک کے بھی ہرگز حامی نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک تو میں نے مختصراً بیان کر دیا ہے۔ کہ موجودہ شورش کی بنیاد جہالت اور تعصب پر ہے اور یہ کہ مسلمانوں کو اس سے برطرف رہنا چاہیئے۔ اب میں چند کلمات خاص مسلمانوں کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سو واضح ہو کہ اول تو جیسا میں نے شروع مضمون میں عرض کیا ہے۔ یہ حکم خداوندی ہے۔ کہ اللہ اور رسول کے ساتھ حاکم وقت کی بھی متابعت کی جائے۔ البتہ اگر کسی بات میں شک ہو۔ تو کتاب اللہ اور حکم رسول اور سنت رسول سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ پس اس میں تو شک نہیں۔ کہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ حاکم وقت کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور جو شخص بغاوت اور ناراضگی کے خیال رکھتا ہے اور شورش برپا کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑتا ہے۔ وہ ضرور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی خسارہ اٹھانے والا ہوگا۔ ہمیں احکام الٰہی اور احکام رسول کی متابعت فرض مقدم ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ انگریزی ہمیں فرائض مذہبی ادا کرنے میں مانع نہیں اور ہمیں مذہبی رو سے بڑی آزادی کے حقوق حاصل ہیں پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم دل و جان سے سرکار کے خیرخواہ اور ممد نہ ہوں اور اس کی اطاعت کو حکم خدا کے ماتحت فرض عین نہ سمجھیں۔ یہ بدیہی حکم ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ مگر شاید کسی کے دل میں شبہ باقی رہ جائے۔ اس لئے میں ایک مثال سے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ مکہ معظمہ میں جب کفار کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو تکلیفیں پہنچیں۔ اور اس قدر تکلیفیں پہنچیں۔ کہ وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو حکم دیا۔ کہ عیسائی سلطنت نجاشی میں ہجرت کر جائیں چنانچہ سوائے چند اصحاب کے سب وہاں چلے گئے اور جب خود بھی تنگ آئے اور کفار نے یہاں تک کوششیں شروع کر دیں کہ معاذ اللہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ تو آپ خود بھی ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں چلے آئے اس مثال سے بلکہ حکم خدا حکم رسول اور سنت رسول سے دو مسئلے حل ہوتے ہیں اول یہ کہ مصیبت اور تکلیف کے وقت میں آپ نے کوئی بغاوت فساد اور سرکشی کا پہلو اختیار نہیں کیا۔ بلکہ خود اس ظلم اور تعدی کے مقام کو خالی کر دیا۔ دوم یہ کہ مسلمانوں کو عیسائی گورنمنٹ کے ماتحت پناہ دی۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ مسلمان دوسری گورنمنٹ کے ماتحت رہ سکتے ہیں۔ بلکہ تیسری بات یہ بھی حل ہو گئی۔ کہ اگر دین و ایمان کی باتوں میں فرق نہ آوے۔ تو مسلمانوں کو حاکم کے قوانین اور آئین پر کاربند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر جو اصحاب نجاشی سلطنت میں ہجرت کر کے گئے۔ ان کو ضرور اسی سلطنت کے قوانین اور آئین کی پابندی کرنی پڑی ہوگی۔ اور اگر اللہ اور رسول کو منظور نہ ہوتا۔ کہ مسلمانوں کو دوسری حاکم قوم کے قواعد کی متابعت کرنی چاہیئے۔ تو ہرگز وہ وہاں نہ بھیجے جاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کوئی اور صورت ان کے لئے پیدا کر دیتا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ذات ہے۔ اور اس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں مگر خود رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدینہ منورہ میں ہجرت کر جانا اور متبعین کو عیسائی سلطنت میں بھیجنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں کل اخلاق کا نمونہ عملی طور پر ظاہر کیا ویسا ہی یہ بھی دکھلا دیا۔ کہ مسلمانوں کی اپنی سلطنتیں بھی ہوں گی۔ اور ان کو غیر اقوام کے ماتحت بھی رہنا پڑے گا اور خود سلطنت کر کے اور مسلمانوں کو عیسائیوں کے ماتحت رکھ کر بتا دیا کہ حکومت کس طرح کرنی چاہیئے اور غیر اقوام کے ماتحت کس طرح رہنا چاہیئے۔

ثانیاً فکر انسان کو معاش کا ہوتا ہے چنانچہ موجودہ شورش کا بڑا اصل یعنے اس کی تہ میں ہیر پھیر کر کے یہی بات پڑی ہوئی ہے۔ کہ روپیہ زیادہ ملے اور عیش و عشرت اور آزادی کے ساتھ روزی ملے۔ گو یہ سب باتیں جیسا کہ میں پیشتر عرض کر چکا ہوں اب بھی حاصل ہیں۔ مگر خواہش یہ ہے۔ کہ وسیع پیمانے بلکہ اکمل پیمانے پر ہوں۔ اور غیر اقوام اس میں شریک نہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک میں مسلمانوں کو ہدایت کرتا ہے

www.aaiil.org

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا
یحتسب - یعنی جو شخص متقی ہو۔ اللہ تعالیٰ مُصیبت سے اس کے لئے ایک آسانی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے اُسے رزق دیتا ہے۔ کہ اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ مسلمان مومن کے لئے شرط ہے کہ وہ اتحاد اختیار کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود اس کی روزی کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی مشکل اس کو پیش نہیں آتی جس سے اللہ تعالیٰ اس کو نکال نہ لے۔

پھر جب اس سے پہلے ہم ایک حکومت دیکھ چکے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا کیا صعوبتیں حکام کے ہاتھوں اٹھانی پڑتی تھیں۔ آزادانہ فرائض مذہبی ادا کرنا تو درکنار اذان بھی نہیں دے سکتے تھے۔ تو پھر بڑا ظلم ہو گا۔ اگر ہم موجودہ گورنمنٹ کے احسانمند نہ ہوں۔ جس کی عہد حکومت میں ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور پھر جب اللہ کا حکم ہے کہ حاکم وقت کی متابعت کرو۔ اور سنت رسول سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ غیر قوم اور خاص کر عیسائیوں کے ماتحت رہنا کوئی عیب نہیں۔ اور علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اگر متقی ہو۔ تو کسی مشکل اور تنگی کا خوف نہیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں بتا دیا ہے۔ کہ مومن کی اولاد کا بھی متکفل خود اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اسے ہرگز کوئی فکر نہیں ہوتا۔ کہ میرے بعد میری اولاد اگر میں ان کے لئے کوئی ترکہ نہ چھوڑ جاؤں گا تو کیا کرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بندہ خدا کے ساتھ جاتے ہیں۔ ایک گاؤں میں پہنچ کر ایک گرتی ہوئی دیوار کو وہ شخص سنوار کر بنا دیتا ہے اور بھید یہ نکلتا ہے۔ کہ اس کے والدین صالح اشخاص تھے جو مر گئے ہیں۔ اور ان کا ایک لڑکا یتیم اور نابالغ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ چونکہ اس کے والدین نیک بندے تھے اس لئے ان کی اولاد کو تنگی میں نہ چھوڑا جائے۔ اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا۔ اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اس کو نکال لیتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس کے بالغ ہونے تک وہ دیوار قائم رہے اور جب وہ جوان ہو۔ تو وہ اس سے متمتع ہو۔ اس مثال سے اور قرآن مجید کے دیگر مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کی اولاد کا بھی متکفل ہو جاتا ہے پس ہم مسلمانوں کو جب یقین ہے۔ کہ یہ کتاب الٰہی ہے اور اس کے سب وعدے سچے ہیں اور اسی پر چلنے سے ہم حقیقی فلاح پا سکتے ہیں۔ تو بڑی بے ایمانی ہے۔ اگر ہم اس سے مونہہ پھیریں اور حکام وقت کی مخالفت کر کے ان کے نزدیک اور اللہ اور رسول کے نزدیک قابل عتاب ٹھہریں۔

مسلمانوں کا ایک مسئلہ جہاد ہے۔ بعض لوگوں کو دھوکا لگا ہوا ہے۔ کہ دین کی خاطر جہاد کرنا جائز ہے اس میں تو شک نہیں۔ کہ اسلام کا یہی مسئلہ ہے۔ کہ جنگ اگر ہو تو محض دین کی خاطر ہو اور کسی نفسانیت اور خلق خدا کو خواہ مخواہ تکلیف دینے کی غرض سے نہ ہو۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ بے وجہ تلوار کے ذریعہ سے اشاعت دین کی جائے قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی جبر نہیں پس کیا ظلم ہے۔ کہ اشاعت دین کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ اول تو اگر کوئی شخص خوف سے اسلام کا اقرار کرے بھی تو قرآن شریف اس کو مسلمان قرار نہیں دیتا بلکہ وہ منافق ہے کہ زبان سے تو اقرار کرتا ہے۔ اور دل میں اس کے وہ اقرار موجود نہیں۔ پس تلوار سے وہ غرض حاصل نہیں ہوتی جو تلوار چلانے والے کے دل میں ہے۔ اور علاوہ اس کے غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ مذہب کیونکر سچا ہو سکتا ہے۔ جو سچائی کی دلیل نہیں رکھتا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو جنگ میں لے گئے وہ محض دفاعی جنگ تھے۔ اور جب تک کفار کے مظالم حد کو نہیں پہنچ گئے تب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلوار اٹھانے کا حکم نہیں ہوا۔ قرآن شریف کو کھول کر دیکھو اور جہاں جہاں جہاد کا ذکر آتا ہے اس کو خوب غور سے پڑھو۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ پہل کس طرف سے ہوئی اور جنگوں کا آغاز کس طرح ہوا۔ پہل کفار کی طرف سے ہوئی اور آغاز اس کا یہی تھا کہ ان کی تکالیف حد کو پہنچ گئی تھیں۔ پس جس طرح وہ مقابلہ میں آئے ان کی مدافعت اسی رنگ میں ہو سکتی تھی۔ فی زمانہ دین کا مقابلہ کوئی تلوار سے نہیں کرتا۔ پس ہمیں یہ خیال رکھنا کہ جہاد جائز ہے مناسب نہیں۔

افسوس ہے کہ مجھے کافی وقت نہیں ملا۔ اور اس لئے میں مبسوط بحث نہیں کر سکا مگر اب چند باتیں احمدی جماعت کے لئے عرض کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ آپ نے ایک شخص کو مسیح اور مہدی جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا تسلیم کر لیا ہے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اس کا یہ حکم ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور سلطنت کے کاموں میں ہرگز دخل نہ دو اور اذ ایماناً۔ قولاً اور فعلاً سرکار انگریزی کے فرمانبردار ہو۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر طرح گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کا نمونہ دکھائیں حضرت اقدس کا یہ فرمان بے وجہ نہیں۔ بلکہ آپ نے دلائل بھی دیئے ہیں کہ کیوں ہم پر اطاعت واجب ہے۔ جو گورنمنٹ کے احسانات عام طور پر اور بہ مسلمانوں پر ہیں۔ ہم ان میں مساوی شریک ہیں مگر علاوہ ان کے ہم پر خاص احسانات بھی ہیں اور انکی وجہ سے ہم خاص طور پر اس کے شکرگزار ہیں۔ اسی ملک میں اپنے اور بیگانوں کے خیالات ہماری نسبت جو ہیں وہ آپ پر پوشیدہ نہیں انہوں نے فتوے ہماری نسبت کفر وغیرہ کے دیئے ہیں وہ ہمکو دجال اور بے ایمان تصور کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک ہم مرتد ہیں اور اس لائق ہیں کہ ہمیں مصیبت میں ڈالا جائے مگر یہ گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ ہے۔ جو ہم کو بچائے ہوئے ہیں سید عبد اللطیف کی موت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو حقوق ہمیں یہاں حاصل ہیں وہ اسلامی ممالک میں بھی میسر نہیں۔ حضرت صاحب پر جو مقدمہ اقدام قتل کا پادری کلارک کی طرف سے ہوا تھا اس میں ایک انگریزی ڈپٹی کمشنر ڈگلس صاحب نے ان کو بری کر کے بتا دیا کہ مذہبی رو سے پوری آزادی ہمیں حاصل ہے اور اختلاف مذہب کے باعث گورنمنٹ انصاف کو نہیں چھوڑتی۔ مولوی کرم دین نے جو استغاثہ حضرت صاحب پر کیا تھا اس سے واضح ہو گیا کہ آریہ ہندوؤں سے کوئی توقع انصاف کی نہیں ہو سکتی اور یہ اچھے حکام وقت تھے جن پر ہمیں بھروسہ ہو سکتا ہے غرض اس حکومت [illegible] کر کے اپنے اور بیگانے ہم پر دانت پیس رہے ہیں گورنمنٹ نے ثبوت دیا کہ ہماری جانیں ہمارے مال اور ہماری عزتیں محفوظ ہیں اور دین و ایمان کی پابندی سے ہم مذہبی فرائض بجا لاتے ہیں۔ پس ہمیں خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہمیں شکر گزار رہنا چاہیئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مسلمان گورنمنٹ کی بے جا خوشامد کرتے ہیں۔ مگر میں نے آپ کے سامنے واقعات کو پیش کر دیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی بے جا خوشامد نہیں کرتے اور علاوہ اگر خوشامد کریں بھی تو درست ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ معمولی گورنمنٹ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان گورنمنٹ ہے۔ اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے لئے بہبودی اور ترقی کے سامان مہیا کر سکے پس اگر خوشامد کریں تو بجا ہے بلکہ میرے خیال میں ضروری ہے۔

ہاں ہم نے یعنی احمدی جماعت نے تو ایک شخص کو مہدی تسلیم کر لیا ہے اور ہمیں کسی اور مہدی کے آنے کی امید نہیں کہ آکر تلوار چلائیگا اور سلطنت اسلام قائم کریگا بلکہ اس نے قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اب جہاد حرام ہے چنانچہ صحیح بخاری میں یضع الحرب کی حدیث موجود ہے پس ہمارے لئے خاص طور پر یہ ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کریں بلکہ میرے خیال میں جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت صحابہ کو عیسائی سلطنت میں بھیجا تو اس میں بھی اس زمانہ کے لئے ایک اشارہ تھا وہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک جلالی اور جمالی ایک محمد اور ایک احمد۔ احمد نام جمالی تھا جس میں مسکنت تھی۔ اور وہ آپ کی زمانہ بعثت کا مکی حصہ تھا۔ اس جمالی نام یعنے مسکنت کی حالت میں جو آپ نے ایک جماعت کو عیسائی سلطنت کے ماتحت بھیجا تو اس میں یہ اشارہ تھا کہ آخری زمانہ میں جو احمد نام کا بروز ہو گا۔ وہ ماتحتی کی حالت ہو گی اور ماتحتی عیسائی گورنمنٹ کی ہو گی جس میں وہ اس سے اشاعت دین کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسی پرامن سلطنت نصیب کی ہے۔ کہ ہمیں مذہبی آزادی پوری حاصل ہے اور ہمیں گورنمنٹ کا احسانمند ہونا چاہیئے۔ احسان کا بدلہ احسان ہے جو شخص بندہ کا احسان نہیں مانتا وہ گویا نعمت الٰہی کی بے قدری کرتا ہے اور دنیا اور آخرۃ میں نقصان اٹھانے والا ہے۔ لوگ گورنمنٹ کو ہماری طرف بدظن کرنے کے لئے کئی طرح کی باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے نئے مرزا صاحب کا فرمان حکم ربانی ہے اور اب جو لاکھوں کی جماعت اس کے ساتھ شامل ہو گئی ہے۔ تو گورنمنٹ کو خیال رکھنا چاہیئے۔ اول تو یہ ان کا کہنا ہی فضول اور لغو ہے کیونکہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ یہ جماعت کس قسم کی ہے حضرت صاحب کی بار بار یہی تاکید ہے اور ان کی تعلیم میں اس بات پر زور ہے۔ کہ ہمیں دنیا سے کچھ غرض نہیں۔ ہم صرف دین سکھاتے ہیں اور دین پر لوگوں کو قائم کرتے ہیں اس تعلیم کا جزو اعظم یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہر طرح کی اطاعۃ کیجائے۔ اور یہ جزو دین سے الگ نہیں کیونکہ اللہ اور رسول کا حکم ہے اور اس سے انحراف کرنا مومن کی شان سے بعید ہے۔

www.aaiil.org

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد حسین ۔ کمبوہ باجوہ کلاں والا سیالکوٹ
محمد حسن 〃 〃 〃
والدہ محمد حسین 〃 〃 〃
عالم بی بی 〃 〃 〃
بہاول 〃 〃 〃 〃
علم دین 〃 〃 〃
فاطمہ 〃 〃 〃 〃
مسمات بڈہی 〃 〃 〃
ریشم بی بی 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
صدر الدین ۔ گھٹیالیان پسرور سیالکوٹ
اکبر علی 〃 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃 〃
فضل بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ بدر الدین 〃 〃
محمد علی 〃 〃 〃 〃
کرم الٰہی 〃 〃 〃
جمعہ 〃 〃 〃
پیرانداتا 〃 〃 〃
بوٹا 〃 〃 〃
الٰہی 〃 〃 〃 〃
اسلی بی 〃 〃 〃
ہاشم خان 〃 〃 〃
علی محمد 〃 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃 〃
غلام قادر 〃 〃 〃
الٰہی بخش 〃 〃 〃
شکر دین 〃 〃 〃
مہتاب بی بی 〃 〃 〃
ولی محمد 〃 〃 〃
رحمت بی بی 〃 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
مولوی بوٹا معہ اہل وعیال 〃 〃
عبدالکریم ۔ بنگہ ۔ نوان شہر جالندھر

شہاب الدین ۔ بنگہ نوان شہر جالندھر
فضلدین ۔ داعیہ اللہ ملاحان
رعیہ ۔ سیالکوٹ
ہیرا 〃 〃 〃
عیسا 〃 〃 〃
امام الدین ۔ دہرم کوٹ رندھاوا
نادر خان ۔ کیمپی ۔ مانسہرہ ۔ ہزارہ
کالی 〃 〃 〃
حسین خان 〃 〃 〃
رحمت نور 〃 〃 〃
بہادر خان 〃 〃 〃
میاں مقدر 〃 〃 〃
رحمت خان 〃 〃 〃
غلام خان 〃 〃 〃
بیگم جان 〃 〃 〃
فضل احمد ۔ سندوال فتح جنگ اٹک
سمندر خان معہ اہلیہ ٹھنڈوان
برکت بی بی اہلیہ حسین بخش گھٹیالیان
پسرور ۔ سیالکوٹ
مولا بخش کلرک سی ۔ او لاہور
حسین ۔ نشکار ۔ گورداسپور
مہتاب بی بی 〃 〃
غلام رسول 〃 〃
سرداران 〃 〃
لعل شاہ ۔ ملازم بندوبست پنواری
راولپنڈی
محمد بخش ولد سردار لمین کریال
ضلع گورداسپور
فقیر محمد ولد نبی بخش 〃 〃
حامد علی ولد قطب دین سنگوہا ضلع
گورداسپور
کریم بخش ولد سلطان بخش قادیان
مرزا احمد بیگ ولد مرزا رسول بیگ
صاحب ۔ ساکن دہن ۔ ڈاکخانہ
کڑیالہ ضلع گجرات
میاں اسمٰعیل صاحب ولد فضلدین
صاحب ۔ گوجرانوالہ

ممر خان ولد خان محمد غلام قادر
ولد جہنڈا خان بیوہ زوجہ غلام قادر
ریشم بی بی ۔ موضع دہیر کے چک ۲۰ ڈاکخانہ اٹک
رحمت خان ولد خان محمد 〃 〃
احمد خان ولد خان محمد 〃 〃 〃
فضلدین ولد غلام محمد 〃 〃 〃
خوشی محمد ولد فضلدین 〃 〃
شاہ محمد ولد فضلدین 〃 〃
بختیار ولد امیر بخش 〃 〃
محمد دین ولد محمد بخش 〃 〃
رحمت خان ولد خدا بخش
دہیر کے کلاں ضلع گجرات
سید محمد ولد اللہ دتا صاحب
سکنہ بڑیالہ ضلع گوجرانوالہ
امیر علی ۔ کالا گڑہ ہوشیارپور
اہلیہ 〃 〃 〃 〃
نعمت علی خان 〃 〃
اہلیہ 〃 〃 〃
مہرالنساء 〃 〃 〃
غلام رسول 〃 〃 〃
عبدالسلام 〃 〃 〃
حرمت بی بی 〃 〃 〃
رحیم بخش ۔ تلوارہ رعیہ سیالکوٹ
فوجدار 〃 〃 〃
ولیداد 〃 〃 〃 〃
مہر دین 〃 〃 〃
حاکم 〃 〃 〃 〃
خیرالدین 〃 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃 〃 〃
طالعمند 〃 〃 〃
محمد عظیم صاحب خیاط
شاہدرہ ۔ لاہور
منشی خدا بخش صاحب
عبدالمجید ۔ پنڈ دادنخان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ اور کیسے عمدہ کاغذ اور
خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری
اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت غیر مجلد [illegible] اور مجلد [illegible] ہے ۔ بعض کی تحریک پر
ایام تعطیلات مدارس میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دی گئی ہے براہین احمدیہ
کی قیمت فی نسخہ مبلغ [illegible] غیر مجلد [illegible] اور مجلد [illegible] ہے ۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پھر نہ ہوگی
رعایت تو صرف طلباء کیلئے رکھی گئی تھی مگر بعد میں مجھے خیال آیا کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے
اس واسطے جو احباب چاہیں اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کریں درخواست ۳۰ جون
تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے

ناظم بکڈپو [illegible] قادیان

www.aaiil.org

مصنفہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کی گئی۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت بجائے ۴ مجلد ۲

درثمین مجلد ۶ر غیر مجلد ۴ر سے ملیگی

احباب فرصت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ و مدان حضرت حکیم الامتہ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸/ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(اخیم بدر مکتبہ قعتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی - لغات القرآن ہر دو حصہ یکمتر از صفر)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں - تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا - عیسائی پادری ہر ایک سال میں کئی ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم علم ہے - دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں - لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے - ہر ایک پر لازم ہے - کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے - کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے - اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے - والسلام

میرزا غلام احمد -

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے متعلقات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گران نہیں - قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ثابت کیا ہے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے - قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۸ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۳ر

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر - اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

انٹر ڈکشنری - طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ۱ر

کامن احمدی - الٰہ دادوالے - قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوش خبری

ایہا الاخوان - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے - چھپ کر طیار ہوگیا ہے - امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں - کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیدیا ہے - خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے - کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں - ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۳ر - این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید - مالک مطبع احمد صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں - جن کے حالات سے مجھے وثوق واقفیت ہے - کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں - شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے - معاملہ کیا کرنے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲ - ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں وہ ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور علی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی اپنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار میں مناسب جگہ کی تلاش کیا وے - حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے - کہ اس معاملہ میں کوشش کرو - اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا -

۵ - محمد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں محمد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں - خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر میں ہے - مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں - اور اب کچھ عرصے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں - وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں -

---

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل - ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں - مینجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل - پنجابی منظوم - جس میں تمام عقائد احمدیہ و مسائل نماز روزہ بالدلائل مذکور ہیں - قیمت ۱ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

ولقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

سبحان الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

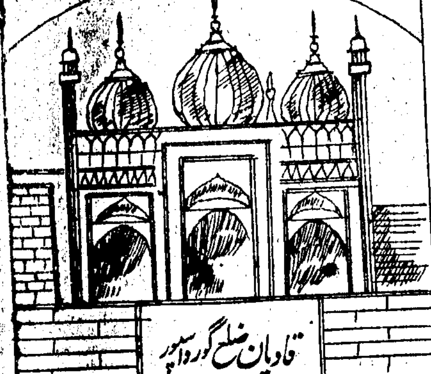

بدر

BADR — QADIAN

ایجہان منتظر خوش ہائش کا دوستان رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۵- جمادی الاولی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۷ر جون ۱۹۰۷ء

چو گویم باتو گرائی چہادر قادیان بینی ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶) نمبر ۲۶

قادیان میں عہ — قیمت فی پرچہ — گورنمنٹ عہ — افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک قبر میں داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر - نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا - اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلی درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفی ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پراخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پراخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — سے

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے مہینہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے - بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید بذا اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے - مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ - ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

www.aaiil.org

ایک مضبوط ایمان

خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپور تھلہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ یہان پیر بوٹا کوچوان کا مقدمہ ایک غیر احمدی سے تھا۔ اثنائے مقدمہ مین غیر احمدی کے وکیل نے کوشش کی۔ کہ بوٹا احمدی اور دوسرے فریق کی صلح ہو جاوے باہمی۔ مقدمہ دیوانی تہا۔ مگر غیر احمدی نے کہا کہ اگر بوٹا میرزا صاحب کی بیعت سے توبہ کرے تو مقدمہ سے مین دستکش ہو جاتا ہون۔ اس پر بوٹے نے کہا کہ اب تو مین ہرگز صلح نہین کرتا۔ اب تیرا مقدمہ میرے ساتھ نہین بلکہ خدا کے ساتھ ہے۔ یہ کہہ کر مقدمہ شروع کردیا۔ شان ایزدی کہ غیر احمدی کی نسبت بہ سبب بعض خارجی وجوہات کے لوگون کا خیال تہا۔ کہ کسی نہ کسی طرح ضرور مقدمہ جیت جائیگا۔ مگر آج بوٹا کے حق مین فیصلہ ہوا۔ اور دعوے غیر احمدی کا خارج ہوا۔ بوٹا نے مبلغ حضور کی خدمت مین بھیجنے کی منت ہی مانی ہوئی تہی جو اس نے آج ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدئے۔

ایک ہندو کی شہادت

مجھ کو معرفت قاضی حبیب اللہ خان صاحب اخبار نمبر ۱۱ جلد ۶ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور اس مین زیر سرخی خدا کی تازہ وحی یہ لکھا ہوا معلوم کیا۔ کہ ۷ مارچ ۱۹۰۶ء سے پچیس دن تک کوئی ہولناک و تعجب انگیز واقعہ ہوگا۔ اب بمطالعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز پتہ لگتا ہے۔ کہ پیسہ اخبار سول ملٹری گزٹ و دیگر مقامی اخبارون کے نامہ نگارون نے مختلف جگہون سے یہ خبرین واسطے درج کرنے اخبار ہا کے تحریر کی ہیں۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء کے قریباً سہ پہر کے وقت ایک روشن ستارا آسمان سے نمودار ہوا جس کے پھٹنے سے بڑی خوفناک آواز نکلی اور بعض جگہ سے آدمی خوف زدہ ہوکر اپنے گھرون کو بھاگ آئے۔ بموجب بیانات اخبارات مندرجہ ریویو آف ریلیجنز اس بات کی شہادت دیتا ہون۔ کہ جناب میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود صاحب کی پیش از وقت پیشگوئی ٹھیک نکلی

المرقوم ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء۔ بندہ شالگرام سپرنٹنڈنٹ چونگی بیغہ۔ میونسپلٹی۔

سخت طاعون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب امامنا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پنجاب مین طاعون کے ذریعہ سے جو تباہی اور بربادی ہو رہی ہے۔ اس کے سننے سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔ کاش دنیا اب بھی وقت کو پہچانتی۔ اور "یا مسیح الخلق عدوانا" کہتی ہوئی دیوانہ وار بڑی نیازمندی کے ساتھ حضور کی طرف جھکتی۔ اس سرحدی علاقہ مین اب تک طاعون شروع نہین ہوئی تھی۔ مگر چونکہ تقدیر الٰہی مین یہ عذاب تمام آبادیون کے لئے مقدر ہو چکا تہا۔ آخر یہان بھی اللہ تعالےٰ کے اذن اور ارادہ کے ماتحت یہ بیماری شروع ہوگئی۔ ابھی ابتدا ہی ہوئی ہے لیکن لوگون کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دیکھ کر دل دھڑکتا ہے۔ اہل ہنود جن کے محلہ مین یہ وبا شروع ہوئی ہے۔ محلہ اور شہر چھوڑ کر نہائت پریشانی کی حالت مین چلے گئے ہین۔ بازار بند ہین کاروبار معطل ہین۔ اشیاء خوردنی بھی مشکل سے ملتی ہین۔ جس گھر مین کوئی مریض اس طاعون کا معلوم ہوتا ہے۔ گھر والے اپنے رشتہ دار حتے کہ اولاد تک کو تنہا چھوڑ کر چلے جاتے ہین۔ کمیٹی نے گاڑی اور مزدور میت کے اٹھانے کے لئے مقرر کئے ہین۔ کیونکہ ہندو تو قطعاً اس طرف توجہ نہین کرتے۔ یوم یفر المرء من اخیہ۔ کا نقشہ آنکھون کے سامنے ہے۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف ڈیرہ اسمٰعیل خان

عبرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ ایک عریضہ ہے جو کہ مشتمل ایک نشان کے ہے۔ اور حضرت اقدس حجۃ اللہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کو اپنے اخبار بدر مین درج کرکے ممنون فرمادین۔ شاید کہ کسی سعید فطرت کے لئے موجب ہدایت ہو۔

ایک صوفی صاحب بنام میان محمد صاحب ساکن بستی مندرانی تحصیل سنگھڑ ڈیرہ غازی خان جس کو اردگرد کے لوگ نہائت مستجابۃ الدعوات سمجھتے ہین۔ اور خود صوفی صاحب بھی مدعی اس بات کے تھے۔ اور ہر قسم کے لوگون نے اپنے کاروبار دینی و دنیاوی کے لئے صافی صاحب کو خدا کی طرف سے ایجنٹ مقرر کیا ہوا تہا۔ اور زمانہ دراز سے ایک مسجد مین امام بھی تہا اور آلٰہی حکمت کے تقاضا کے مطابق وہان کچھ احمدی جماعت ہوگئی اور انہون نے کچھ اخبارات جیسے بدر تشحیذ الاذہان الحکم و میگزین منگوانے شروع کردئے۔ چنانچہ ہر ایک اخبار کو سنکر صوفی صاحب نہایت غصہ سے ہمیشہ ہی احمدی جماعت کو کہتے تھے۔ کہ خبردار اور ہوش کرو کہ اس امام کا نام نہ لو۔ اور ضرور چھوڑدو۔ نہین تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ کچھ مدت تک تو احمدی لوگ بہت صبر سے کام لیتے رہے اور صوفی صاحب کے کہنے سے باز نہ آئے۔ آخر صوفی صاحب تنگ آکر ایک روز نہایت غصہ سے احمدی جماعت کو بد دعا دینے لگے اور حضرت اقدس کے حق مین بھی ناشائستہ الفاظ نکالتا ہوا مسجد کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اور ایک نئی مسجد ضد سے کھڑی کردی اور حضرت کی اطلاع کے بغیر بد دعا یعنی مباہلہ شروع کردیا اور سب مخالف اس کی امداد کرتے تھے اور یہ بات مشہور ہوگئی۔ کہ اب احمدی لوگ بمعہ پیشوا کے ہلاک ہو جائینگے اور ہر خاص و عام کی اسی طرف تاک لگ رہی تہی۔ کہ ناگہان صوفی صاحب بیمار ہوگئے اور نہایت ہی خوف زدہ ہوگئے۔ اور مختلف مکانون مین اسے لے جاتے اور بدلتے تھے اور کئی قسم کے خطرناک الفاظ موہنہ سے نکالتے۔ مگر اکثر یہی کہتے۔ کہ دیکھو مرزائی لوگ فوج لے کر مجھے پکڑنے کو آئے ہین وغیرہ وغیرہ جیسے کبھی کہتا تہا کہ مجھے بندوق چلائے گئے ہین۔ یا آگ کی چوائی مجھے لگائی گئے۔ غرض ایک سال تک ہلاکت مین۔ اس کی حالت عبد اللہ آتھم کی حالت سے کچھ کمی نہین رکھتی تہی۔ آخر کار اس درجہ کو پہنچا۔ کہ طاعون البطن جاری ہوگئے۔ اور کپڑون سے الگ ننگا اور موا پڑا رہتا تہا۔ ایک وہ وقت تہا۔ کہ ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ بول اٹھتا تہا کہ صوفی صاحب نور علی نور ہین۔ پھر وہی لوگ بول اٹھے کہ اب کیسے بے نور ہوگئے ہین۔ حتے کہ کوئی دیکھنے کو بھی نہین جاتا تہا۔ آخر بتاریخ سات رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ مین مر گیا اور وہ محض مباہلہ کا مزا چکھ کر۔ اور اس واقعہ سے پہلے احمدی وغیرہ سب واقف ہین کہ بد دعاؤن کے تیر چلایا ہوا نکلا تہا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس کو پکڑا اور ذلیل کیا اور مامور من اللہ کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ مولوی صوفی مذکور کے وصف مین ایک اور مولوی محمد شاہ عالم صاحب جو کہ بڑے فاضل اہل علامہ دہر اس ملک مین مشہور ہے جنہون نے اشعار ذیل لکھے تھے وہ بھی ایک ماہ کے بعد مر گئے اور مخالفانہ صفت سے پیٹ بھر کر مرے جیسے کہ کہا۔ اشعار یہ ہین۔

این محمد حق پرست و پارسا — نیک خو و صاحب حلم و حیا

عزتش گزید در خانہ نشست — اب عقبرا چون نتوانست بست

زلفش افزود بیش از پیشتر — زانکہ تو از دیر آمد بیشتر

صحبت مرزائیانش ناپسند — آمدہ دریافت زانیشان بس گزند

پس عنایت ایزدی دستش گرفت — آنچنان کاشیان نتاوند گفت

بر ضمیرش از ملامت بار بود — صداقت مسیحیا از دل عش زدود

ہ تاریخیکہ در بیت اخیر — بے اشانت گفتم اے روشن ضمیر

غرض دیکھو کہ کیسا مخالفت کا جوش و خروش تہا کہ صوفی صاحب ہلاک ہوگئے

پہونچ گئے ہین۔ مگر اب بھی یہ اشعار مسجد کے محراب پر مرقوم شدہ چسپان ہین اور مصنف اشعار بھی ہلاکت کو پہونچ گیا۔ خوب صفت کنندہ اور موصوف اچھے انعامات پاکر دنیا سے گذرے ؎

برین عقل و دانش بباید گریست

نیز عرض ہے۔ کہ اصل مسجد جو اس وقت جماعت احمدیون کے متعلق ہے۔ اس کی ضد کے لئے دوسری مسجد کھڑی کی گئی ہے اور مسجد ضرار کا حکم رکھتی ہے۔ والسلام

علی محمد خان ولد غلام محمد خان بستی مندرانے

کیا پنڈت لیکھرام شہید ہے

یا دوزخی۔ بعض آریہ صاحبان پنڈت لیکھرام کو شہید بتلاتے ہین لیکن اگر ان کی کتابون مین دیکھا جاوے تو شہید ہونا تو ایک طرف رہا۔ صرف دوسرے دن سورگ (کیلاش) کا اس ہونا بھی ثابت نہین ہوتا بلکہ از روئے کتب قدیم دوزخی ہونے مین شک نہین دیکھو مہابھارت مطبوعہ لاہور آفتاب پنجاب دیوان بوٹا سنگہ سنہ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۳۳ سطر ۱۵۔ اور مطابق اس کے صفحہ ۲۰۵ مین لکھا ہے کہ اگر کسی کے بیٹا نہ ہو تو لاولد کیا سات پشتین دوزخ مین جاتی ہین۔ پھر مہابھارت فارسی مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۲۵ ادپرب مین موجود ہے۔ کسے کہ فرزند پیدا نہ کند تا ہفت پشت او درعذاب باشد۔ اور منوسمرتی ادھیا ۹ شلوک ۱۳۸ مین لکھا ہے۔ کہ پتؔ دوزخ کا نام ہے۔ اور تر بمعنے محافظ کے ہین چونکہ بیٹا والد کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ اسی سبب سے پتر کہلاتا ہے اس بات کو سری برہما جی نے کہا ہے۔ اب آریہ صاحبان خود انصاف کرلین۔ کہ پنڈت جی شہید ہین یا کچھ اور۔

سید محمد نذیر حسین از گھٹیالیان ضلع سیالکوٹ

نشان قرب قیامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ التماس ہے۔ کہ چند سطور مندرجہ ذیل قلمبند کرکے ارسال خدمت کرتا ہون۔ مناسب ہے۔ کہ طبع فرماکر ممنون ومشکور فرماوین گے یہ چند نشانات خروج دجال و نزول مسیح کے متعلق جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر ارشاد فرمائے تھے۔ وہ حرف بحرف اپنی آنکھ سے پوری ہوتے دیکھ لیئے۔ اور ہمارے اعلیحضرت کا مسیح موعود ہونا بالکل ثابت ہوگیا ہے۔ علامات دجال کا خروج کرنا۔ بیان علامت نکلنے دجال کی جان تو کہ قبل از ظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام دجال خروج کرے گا۔ دعوے خدائی کا کریگا۔ یا خدائی کا قائل ہوگا ضلع اصفہان مین قوم یہود یا قوم نصاریٰ سے ہوگا۔ داہنی آنکھ کانی اور چمکدار ہوگی۔ مانند ستارہ کے۔ ایسی آنکھ اکثر نصاری کی ہی دیکھی جاتی ہے۔ اور پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا ہوگا۔ یعنے کافر ہے۔ اب خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے روبرو کوئی ہندو یا کوئی اور غیر اسلام آوے۔ تو کچھ شک نہین ہوتا۔ لیکن جب کبھی کسی عیسائی کو دیکھو۔ تو دور سے ہی دل مین گذرتا ہے کہ یہ کافر ہے۔ دریاؤن پر سے چلے گا۔ دیکھو کیسے کیسے پل بناکر دریاؤن کے پار ہوگیا اور دجال گدہے پر سوار ہوگا۔ اور مابین ہر دو کان کے ۷۰ باع کا فاصلہ یا ایک کوس کا ہوگا۔ غالباً خیال ہے۔ کہ یہ لفظ کان کونسے مراد ہے جو اکثر انجن سے برک تک ریل کے پایا جاتا ہے اور ساتھ روٹی کا پہاڑ ہوگا اور نہر پانی کی ہوگی اور اکثر اس کے مطیع مرد یہود وزنان صحرائے ہون گے۔

اب خیال کرلو کہ اکثر یہ عیسائی جو پادری کہلاتے ہین۔ پنچ قوم مثلاً ڈہیر و چمار و خاکروب وغیرہ کو بھی عیسائی بناتے ہین۔ پھر لوگ صحرائے یعنی گاؤن وغیرہ سے لاتے ہین۔ صعصعہ بن سوہان نے جناب امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا مولا دجال کب خروج کرے گا۔ فرمایا کہ اس کے نکلنے کی چند علامت ہین۔ وہ یہ ہین۔ کہ لوگ نماز کو ضائع کرین گے۔ امانت کو خیانت کرین گے۔ جھوٹ کو حلال جانین گے۔ اور سود و رشوت لین گے۔ اور عمارات عالی بناکرین گے اور دین کو دنیا کے ساتھ بیچین گے کارکم عقلون سے کہین گے۔ عورتون کے مشورے پر عمل کرینگے۔۔۔ قطع رحم کرین گے۔ خواہش ہائے نفس کے درپے ہون گے۔ خون مردم سہل گنین گے علم و بردباری ہاتھ سے دین گے۔ ظلم کرنا فخر جانین گے امیر فاسق و بدکار ہون گے۔ رئیس خائن ہون گے گواہی ناحق درمیان ان کے ظاہر ہوگی۔ زنا و بہتان وگناہ وطغیان علانیہ بجالادین گے۔ قرآنون کو زیور کرین گے مسجدون کو سونے سے زینت کرین گے۔ بُرون کو عزیز رکھینگے عہد واقرار پر عمل نہ کرین گے۔ عورتین اپنے شوہرون سے شریک تجارت واسطے حرص دنیا کے ہون گی بات نہ۔۔۔۔ فاسقون کی پذیرائی ہوگی۔ اور بزرگ ہر قوم کے پست تر ہون گے اور فاجرون سے تقیہ کرین گے خوف کرین گے۔ ضرر سے ان کے جھوٹ کو سچ جانین گے خیانت کرنے والے کو امین جانین گے۔ لونڈیان گانے بجانے والی رکھین گے۔ عورتین گھوڑون پر سوار ہون گی عورتین ساتھ مردون کے شبیہ ہون گی اور مرد شبیہ عورت کے ہون گے اور گواہ بے گواہ کئے ہوئے کے گواہی دین گے ساتھ غرض کے گواہی دین گے۔ علم سوائے دین کے حاصل کرین گے۔ کار دنیا کو آخرت پر ترجیح دین گے وہ کہال بھیڑ کے اپنے دلون پہ مانند گرگ کھینچین گے اور دل مردار سے گندہ تر ہون گے۔ ایلوے سے کڑوے ہون گے اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ چند علامات نزول مسیح۔ نشان اول آسمان پر سرخی ہوگی۔ تین یا سات روز تک رہے گی جو چارون طرف پھیلگی۔ نشان دوم دم دار ستارہ نکلیگا اور خمیدہ ہوگا اور روشنی دیگا مانند چاند کے۔ سوم ۱۵ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور وباعام ہوگی اور آتشزدگی ہوگی اور قحط سالی ہوگی اور آندھیان اونہین گین بارش زیادہ ہوگی۔ زلزلے آوین گے۔ اس وقت تمہارا امام تم مین سے ہوگا۔ حدیث نبوی۔ حضرت عیسٰی۔ اے مسلمانون تم مین اُترنے والے ہین اور وہ تم پر میرے نائب ہین اور کئی شہر زمین مین غرق ہون گے۔ ٹڈی دل اٹھے گا۔

اب ہمارے امامیہ صاحب فرماوین کہ قرب قیامت تو آگیا۔ اور امام مہدی ابھی تک غار مین ہی روپوش ہین اور عیسےٰ آسمان پر ہی بیٹھے ہوئے ہین۔ تو چاند اور سورج نے ۔۔۔۔۔ ماہ صیام مین کس کی گواہی دی۔ جس کی آج سے تیرہ سو سال پہلے خبر دیگئی تھی۔ کوئی ہے دنیا مین سوائے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے جس کا یہ زمین آسمان گواہ ہو ان ہی نشانون کو دیکھ کر ہمنے حضرت اقدس سے بیعت کی اور طریقہ امامیہ ترک کیا۔ فقط۔ فتح محمد احمدی از حیدرآباد دکن

میچ

۶ر جون کو تعلیم الاسلام اسکول کا میچ گورنمنٹ ہائی سکول بٹالہ سے تھا۔ ۲ رنز اور سیون وکٹ سے تعلیم الاسلام جیت گیا۔ ۷ر جون کو بیرنگ ہائی اسکول کے ساتھ کرکٹ میچ دگراں رہا اور ۸ر جون کو فٹ بال مین ایک گول کے فاصلہ سے تعلیم الاسلام نے بیرنگ اسکول کو شکست دی۔ طلبا کا اخلاق اور باہمی تعلق قابل تعریف رہا۔ قادیان کے نام سے سکھوانٹس ہوگیا۔ مسٹر ٹنڈل سکو کرنسپل بیرنگ ہائی اسکول نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سید زاہد حسین اور مسٹر محمد سعید مشہور کیرکٹر ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور محبت کا اظہار آخری وقت تک کرتے رہے۔ ایم۔ بی سکول کے کلرکن نے خاطر و مدارات مین کوئی فرق نہین رکھا۔ میان حسین بخش صاحب جج پنشنر نے منظور علی کرکٹ پلیر سے قرآن سنا اور محظوظ ہوئے۔ آسمان نے ہر ایک میچ مین ہمارے سر پر سایہ رکھا اور لوگ بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تائید الٰہی ہے۔ خدا کے مسیح پر سلام ہو۔

محمد الرحیم

www.aaiil.org

جیسے کسی مولوی نے بناکر لکھدی ہو۔ مگر قرآن کریم کو کوئی نہیں حرف مبدل کر سکتا اور دوسرا مین دعوے کرون۔ قرآن کریم سے اور آپ جواب کیواسطے حدیث مین جستجو کرین اور کیا اسی حیثیت پر آپ حضور کی اقدس خدمت مین حاضر ہونے کے خواہشمند ہوئے تھے۔ مین جو کوئی علم نہین رکھتا۔ آپ تو میرے مقابل رہ گئے ہو اور یہ تو ایک آیت ہی۔ ابہی تو انیس آیات اور ہین جو عیسے کو مارتی ہین۔ آخر ذلیل ہوکر چلے گئے اور چند ایام کے بعد پہر واپس آئے اور مجہہ سے ازالہ اوہام لے گئے اور قریباً ایک سال کے بعد واپس کیا مگر پہر مجہے نہیں ملے یا رمضان گذشتہ مین یہ صاحب لاہور مین برائے طبع کتاب بتردید حضور سے کر گئے۔ تو اپنے پاس تو خرچ نہ تہا کئی ایک لوگون کے پاس گئے مگر کسی نے ان نہ کی۔ آخر ایک ڈپٹی انسپکٹر نے وعدہ کیا۔ تو ادہر دوسرا بہی وعدہ کمن لے کر آگیا۔ وہان سے بخار لے کر واپس شادیوال مین اپنے ہمشیرہ زادہ کے پاس فروکش ہوئے بعد از دریافت کہنے لگے کہ لاہور برائے طبع کتاب بتردید میرزا گیا تہا۔ مگر ابہی کچہہ دیر ہے۔ تو آن صاحب نے فرمایا کہ آپنے بہت برا کیا ہے اور مین نے آپ کو گرفتارون کی جماعت مین دیکہا ہے اور وہ واقعہ اس طرح سے گزرا ہے۔ کہ مین خواب مین دیکہتا ہون کہ ایک میدان مین بہت سی خلقت مجرمون کی طرح بیٹہی ہے۔ جیسے زیر حراست ہوتے ہین۔ تب مین نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین تو جواب ملا کہ یہ میرزا صاحب کے مخالف ہین آج انکو حکم سنایا جائیگا اور سخت سزائین دیجاوینگی۔ اور ان مین آپ بہی گرفتار شدہ بیٹہے تہے۔ یہ خواب سنکر خوف زدہ ہوکر کہنے لگے کہ مجتہد اپنی اجتہادی غلطی مین بہی مستحق ثواب ہوتا ہے۔ آخر وہان سے بہاگ کہ چہیانہ مین پہونچے اور خوف زدہ ہوکر وہ اب کتاب وغیرہ بہی چہاپنے سے اور ردو تصریحات سے الگ ہو گئے۔ اب بہی مولوی صاحبان پر حجت پوری ہو گئی ہین ہوئی۔ اب ذوالفقار کا دوسرا بہائی بہی گواہی دے گیا مگر افسوس کہ تعصب ایسی بلا ہے۔ کہ ہزارون نشان دیکہہ کر بہی دل پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ اے خدا مولا کریم ہمارے سینہ کی مولویون کی آنکہین کہول تاکہ تیرے فرستادہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے تیری رضا مین دنیا سے گذرین۔ آمین۔ اور اپنے رسول کی برکت سے مجہے قرآن کریم کی سمجہہ عطا کر اعمال حسنہ کی توفیق بخش اور ہر بلا سے محفوظ رکہہ۔ آمین ثم آمین۔ حکیم محمد قاسم لالہ موسےٰ

یہ مولوی صاحب میرے عبدالمجید کے شاگرد تہے۔ کہلی چٹہی الحکم مین الہٰ ہکے نام مین نے چہپوائی تہی۔ آبا جان ہر طرح اتمام حجت کر گئے مگر آپ نے نہ مانا۔ کتاب کا نام صاعقہ یزدانی بر دجال قادیان رکہا تہا اور کہتے تہے کہ اب فیصلہ کر دیگی۔ آخر وہ بجائے ایک سال کے اندر مولوی بریزی۔ میرزا انتم کے مباہلہ مین ان کا نام بہی موجود ہے۔ مگر اسکے تو بہت بہائی خدا وند قدیر۔ انکی آنکہ کہولدے۔

امریکہ مین مقدمات طلاق کی کثرت

اضلاع متحدہ امریکہ کا صیغہ مردم شماری شادی و طلاق کے بست سالہ اعداد و شمار جمع کر رہا ہے جن کے شائع ہونے پر نہ صرف ملک کے اندر بلکہ باہر بہی ایک غیر معمولی ہل چل مچ جائے گی۔ اضلاع متحدہ مین ۱۹۰۷ء کے ابین (۳۲۸۰۰۰) طلاقون کی منظوری ہوئی تہی۔ اور یہ کہنا بالکل قبل از وقت ہے۔ کہ ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیانی سالون کے اعداد کہان تک پہونچین گے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ مسٹر نارتہ ڈائرکٹر مردم شماری کی رائے مین اس کی اوسط تعداد (۱۲۰۰۰۰) تک پہونچے گی۔ یہ تخمینہ ان اعداد و شمار کی بنا پر کیا ہے۔ جو ان کے روبرو ہین۔ اور اس لئے یقیناً وہ محض وہم سے بہت بڑہا ہوا ہے۔ ۱۸۶۷ء و ۱۸۷۰ء کے ابین فی لاکہ آبادی مین طلاقون کا اوسط ۳۴ تہا۔ ۱۸۸۷ء و ۱۹۰۷ء کے درمیان مسٹر نارتہ کے تخمینہ کے مطابق فی لاکہ آبادی مین طلاقون کی تعداد تقریباً ۸۰ تک پہونچگئی ہے۔ بالفاظ دیگر پہلے بیس سالون کی بہ نسبت دوچند ہو گئی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ بہ نسبت دیہات کے شہرون مین طلاقون کا بہت زور ہے یہ دکہانے کے لئے کہ بلحاظ تعداد طلاق شہرون کی فہرست مین شکاگو چوٹی پر رہے گا کافی اعداد فراہم کر لئے گئے ہین۔ اور یہ بہی معلوم ہوگا۔ کہ شکاگو کی تعداد بہ نسبت نیویارک کے بلحاظ آبادی سہ چند ہے۔ مسٹر نارتہ کو امید ہے کہ اس زمانہ تک کل ملک کے اعداد مرتب ہو جائینگے۔ گذشتہ جولائی مین صیغہ مردم شماری نے بڑے بڑے شہرون کے اعداد حاصل کرنے کے لئے (۱۵۰) خاص ایجنٹ روانہ کئے تہے۔ ان کا کام خاطر خواہ ہو رہا ہے اور دفتر تہوڑے ہی عرصہ مین اس کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کر دیگا۔

اگرچہ یہ تو یقینی ہے۔ کہ رپورٹ کے شائع ہوتے ہی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سنسنی پہیل جائے گی۔ لیکن یہ نہایت مشکوک ہے کہ قوانین طلاق مین کوئی مفید ترمیم ہوگی اور کانگریس اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرے گی۔ ہان یہ ممکن ہے۔ کہ اس تحقیقات کے ذریعہ سے مختلف حصون کے قوانین طلاق کچہہ حد تک یکسان ہو جائینگے۔

واضح رہے۔ کہ مذہب عیسائی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جسے آسمان پر جوڑا گیا ہے۔ اُسے کوئی توڑ نہین سکتا۔ یعنی جن دو میان بیوی کی شادی تقدیر مین لکہی ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ تک میان بیوی رہتے ہین اور طلاق کوئی چیز نہین۔ لیکن دوسری طرف زمانہ حال کی شائستگی اور عورتون کی غیر معمولی آزادی کا ایک یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ یورپ و خصوصاً امریکہ مین بدکاری اور ہزارہا دیگر خفیف سے خفیف وجوہات پر عورتین اور مرد شادی کی زندگی سے چند ہی روز مین تہک جاتے ہین اور عدالتین طلاق کی درخواستین کرتے ہین کہ جہان سے ذرا ذرا بہانون پر طلاق مل جاتی ہے۔

گو عام قاعدہ یہ ہے کہ جب مرد کی بدکاری یا ظلم ثابت ہو تو عورت کو طلاق مل جاتی ہے لیکن امریکہ مین خفیف سے خفیف بہانہ پر عورتین آزادی حاصل کر لیتی ہین۔ مثلاً مرد سوتے مین خراٹے لیتا ہے اور بیوی کی نیند اچاٹ کرتا ہے۔ مرد کے ناخن بڑہے ہین اور بیوی کو ان سے تکلیف پہونچی ہے یا وہ شراب یا تمباکو پیتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس لحاظ سے دنیا بہر کے مذاہب مین اسلام منفرد ہے جس مین طلاق کا طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے اور مناسب وجوہات سے میان اور بیوی ایک دوسرے سے آزادی حاصل کر سکتے ہین فرانس اور امریکہ وغیرہ مین طلاق کا مسئلہ نہایت غور سے دیکہا جا رہا ہے یہان تک کہ بعض لوگ اس وقت شادیون کی صلاح دینے لگے ہین کہ جو مسلمانون مین متعہ اور ایران مین صیغہ کے نام سے مشہور ہین خواہ صیغہ یا متعہ کی نسبت کسی گروہ کی کچہہ ہی رائے ہو لیکن اب یورپ و امریکہ کے مہذب لوگ خدا سے آرزو کر رہے ہین اور زور مار رہے ہین کہ ان کے قانون مین یہ طریقہ جائز قرار پا جائے اور جب کوئی میان بیوی نکاح کرنے لگین تو دہ سال یا دو سال کی مدت مقرر کر لین اور اس مدت کے گزرنے کے بعد اگر ان کی بن جائے تو وہ میعاد کی توسیع کرین ورنہ بلا دقت الگ الگ ہو جائین ماجیر ثما بسلامت۔

امریکہ مین طلاق اس قدر بچون کا کہیل ہو گیا ہے کہ ہر روز شوہر اور بیویان بطور مال مویشی کے مانند بدلتی رہتی ہین۔ مثلاً آج مسٹر جارج فلان بیوی سے نکاح کرکے اس کے گہر چلا گیا اور کل مسٹر سمتہ فلان میان کو۔ جو گئی ہے پچہلے ہفتہ میں اس کی ہمسائی کا میان تہا۔

ذیل کے واقعہ سے اس امر کی تائید ہو جائیگی کہ طلاق امریکہ مین کیا تماشے کر رہی ہے امریکہ کے ایک اخبار نے لکہا ہے کہ ایک روز شہر نیویارک کے ایک کوچہ مین بچے کہیل رہے تہے ان مین سے ایک نے کہا کہ کل سے ہمارے گہر مین نیا باپ آیا ہے جس کا نام اور حلیہ ایسا ہے دوسرے بچے نے کہا کہ وہ بہت اچہا آدمی ہے پہلے بچے نے پوچہا تم اسے کس طرح جانتے ہو اس نے جواب دیا کہ پچہلے سال وہ میرا باپ رہ چکا ہے مگر کسی وجہ سے اماں نے اُسے نکال دیا ہے اب تمہاری اماں نے اسے رکہہ لیا ہے۔

سوسائٹی کی ایسی افسوسناک حالت اور طلاقون کی کثرت پر دانشمند لوگ حیران ہو رہے ہین۔ (الحکم)

۲۴ را پریل ۱۹۰۷ء کو عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب مین تولیت جامع مسجد صدر بازار چھاونی سیالکوٹ کا مقدمہ اور احمدیون کی

فتح

شکر صد شکر ہوئی فتح نمایان اپنی
یون ہی ناحق تھے وہ الجھے ہوئے دین ازلی سے
ان مین کوئی بھی شرافت کا نہ حامی دیکھا
باز آئے نہ کبھی اپنی خودی سے ناوان
خوف عقبےٰ تھا دلون مین نہ حمیت کا خیال
ان کا ہر وقت ستم اور جفا تھا شیوہ
ان کی بے راہی سے ہر وقت مصیبت تھی نگہبان
قوم تھی مضطرب اور سخت تکبر مین عدو ــــ
حضرت حق مین مسیحا تھے دعا مین مصروف
ناگہان حضرت حق سے ہوا رحمت کا ظہور
فیصلہ حق سے کیا اپنے کرم سے بہتر
بیقراری کے عوض اس نے عطا کی راحت
گھر ہوا اب تو رقیبون سے خدا کا خالی
اٹھ گئے کتنے جفا کار جہان سے اپنے
حسرت دل کے سوا کچھہ بھی انہین ہاتھ آیا؟
یہ ہی ہوتا ہے ستمگار کا انجام اخیر
تھی غرض ان کی غریبون کا ستانا ورنہ
سینکڑون دشمن دین اور ادھر اک جان
ظالمون نے تو کیا تھا ہمیں از حد رسوا
کافر و ملحد و بے دین ہمین کہتے تھے
جو تھے کافر انہین رحمت سے نوازا حق نے
کفر بہتر ہے ہمیں ایسی مسلمانی سے
اپنے ایمان کی ہے یہ ہی نشانی لاریب
حق نے ثابت کیا ایمان ہے کن کا محکم
کون مومن ہین ہوئے کون ہین حق سے بیزار
اب بھی کافر کہین گر ہمکو تو کیا شکوہ ہے
کیا نشان ان کو دکھایا ہے خدا نے روشن
ان کے انصار براہیم ثنا اللہ سے تھے
جھوٹ کے تیغے تھے ناحق پہ کمربستہ تھے
ہوکے باطل کے پرستار پھرے مہدی سے
بڑھکے آتے رہے میدان سے پٹ کر نکلے

شر اعدا سے بھی جان ہراسان اپنی
بڑھکے کم ظرفی کہاتے رہے نادان اپنی
اُن کے افعال سے تھی عقل پریشان اپنی
دیتے ایذا مین رہے جان تھی حیران اپنی
رکھی کچھہ بھی نہ جفا مین حد و پایان اپنی
شفقت و مہر و وفا تھی ہمین شایان اپنی
دل تردد مین تھا اور چشم تھی گریان اپنی
رستگاری کے لئے جان تھی خواہان اپنی
بے نیازی کے سبب قوم تھی ترسان اپنی
یعنی اُمید برائی جو تھی پنہان اپنی
لیکے اعدا ہوئے رخصت وہی حرمان اپنی
اس کے احسان پہ سو جان ہو قربان اپنی
اس نے دکھلائی ہمین مہر فراوان اپنی
لے گئے گور مین وہ ساتھہ ہی خوشیان اپنی
پہونچے مدفن مین لئے نعش رفیقان اپنی
کرتا دشوار ہے وہ منزل آسان اپنی
طبع رکھتے تھے وہ خود دین سے گریزان اپنی
صبر تھا شیوہ کہ جان اُسپہ تھی نازان اپنی
پر عنایت ہوئی مولا کی نگہبان اپنی
آج اُن پر بھی کھلی خوبی ایمان اپنی
اور رہے دیکھتے رسوائی مسلمان اپنی
جس سے سو بار ہزیمت ہو نمایان اپنی
نصرت حق سے جماعت ہوئی شادان اپنی
قوم ہے کون سی اسلام سے عُریان اپنی
ان کو بتلاتی ہے خود جان پشیمان اپنی
ان کو آتی ہے نظر صورت کفران اپنی
رشد ہو ان مین تو اب چھوڑدین ہذیان اپنی
خوب دکھلاتے رہے ہمت مردان اپنی
حق نے دکھلائی انہین ذلت و خسران اپنی
اُن پہ ہر پہلو سے ثابت ہوئی بُرہان اپنی
اہل حق نے بھی دکھائی انہین جولان اپنی

شوخیان ...... کین مگر انجام کرا ہوکر بکھر
کامیابی انہین کیون ہونے لگی تھی ہم پر
نیز اللہ کا وعدہ بھی سے یہی وعدہ تھا
نصرت حق نے دکھایا ہمین جلوہ اپنا
اپنا مقصد بھی مبارک تھا حمایت حق کی
ننگ و ناموس مری عمر یہ شرف تشاہد
ہون نسب بزم گل لبستان کرشن گوپال
یہی کافی ہے فضیلت کہ ... ہون مرد کم
ہون غلام شہ ابرار رسول اکرم

لے گئی گو سے ظفر جیت کے چوگان اپنی
لکھہ چکے فتح تھے جب عیسیٰ دوران اپنی
فوقیت پائین گے اعدا پہ مریدان اپنی
اس کی رحمت سے بڑھی قوت ایمان اپنی
ورنہ ملا تی نہین رسم بزرگان اپنی
قابلیت یہی ہے اور وضع شریفان اپنی
ذات پوچھو تو بتاؤن گا مسلمان اپنی
جان سے شیفتہ مہدی دوران اپنی
ہستی رکھتا ہون فدائے شہ شاہان اپنی

ہے دعا اے دل پر شکوہ مبارک الفت
نور جان اپنا ہے وہ شمع شبستان اپنی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ″	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ ″	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ″	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲؍

یہ اُجرت جو ہر حالت پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہو

۲ ۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳ ۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴ ۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری مرفی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵ ۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالین۔

۶ ۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷ ۔ منیجر کو اختیار کو ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

فطرت آریہ ۱۱- جون ۱۹۰۷ء - فرمایا - ہمارا ایک پرانا واقف ہندو ہے - اس کا خط آیا تھا - کہ آریہ لوگ دراصل گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں - سرکار کو غلط فہمی ہوئی - میں نے اُسے خط لکھا ہے - یہ تمہاری غلطی ہے کہ آریہ سرکار کے خیر خواہ ہیں - اس سلوک کو دیکھا جائے - جو گورنمنٹ نے ان کے ساتھ کیا ہے - کہ انکو اعلیٰ تعلیم دی ہے اور تمام معزز عہدوں پر انکو ممتاز کیا ہے اور دفاتر ان سے بھر دئے ہیں اور پھر اس سلوک کو دیکھا جائے جو کہ اب انہوں نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے تو ظاہر ہوتا ہے - کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے صرف بدخواہ ہی نہیں بلکہ نمک حرام بھی ہیں اور معلوم ہوتا ہے - کہ آریوں کی فطرت میں یہ بدی ہے - کہ اپنے محسن کے ساتھ ایسی بدسلوکی کریں -

فرمایا - میں نے اس کو صلاح دی ہے - کہ تم اپنا تعلق آریوں سے بالکل علیحدہ کرلو -

ناجائز وعدہ ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی - کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے - اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے یا نہیں - فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی - کہ شہد نہ کھائیں گے - خدا تعالیٰ نے حکم دیا - کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے - علاوہ ازیں منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے - کہ اس عرصہ میں تمام حسن و قبح معلوم ہو جاویں - منگنی نکاح نہیں ہے - کہ اس کا توڑنا گناہ ہو -

مشاعرہ ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک قاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا - فرمایا - یہ تضیع اوقات ہے - کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں - اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں - ہاں یہ جائز ہے - کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے - اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنائے - یا کسی اخبار میں چھپوائے - ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں - مگر اتنی عمر ہوئی - آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں شامل نہیں ہوئے - میں ہرگز پسند نہیں کرتا - کہ کوئی شاعری میں اپنا نام پیدا کرنا چاہے ہاں اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو - لکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں - مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے -

نشانات ۱۷- اپریل ۱۹۰۷ء - قبل از ظہر فرمایا - اللہ تعالیٰ کی قدرتیں اس کے نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہی ہیں - اگر یہ معجزات اور نشانات جو اس وقت ظاہر ہو رہے ہیں - ایک شخص کے ایمان کے واسطے کافی نہیں - تو پھر کسی نبی کے ماننے کے واسطے کوئی راہ دنیا میں باقی نہیں رہتی - اگر معجزات اور خوارق کسی کی سچائی کے واسطے کافی نہیں تو پھر کسی نبی کے ثبوت کے واسطے کوئی دلیل قائم نہیں رہتی -

ٹھٹھا کرنے کا انجام ایک شخص کا ذکر تھا کہ جو سلسلہ حقہ کے ساتھ ہنسی کیا کرتا تھا - اور اب طاعون میں اس کا پوتا اور بیٹا مر گیا ہے - فرمایا - خدا کے رسولوں کے ساتھ ہنسی کرنے والا مرتا نہیں - جب تک کہ وہ نشانات کا نمونہ اپنے پر وارد ہوتا ہوا نہ دیکھ لے -

خدمت دین ۱۴- مئی ۱۹۰۷ء - ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفوں کے بار بار پڑھنے میں بہت محنت اٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرماویں اور پڑھنے لکھنے کے کام کو بالکل ترک فرماویں - حضرت نے جواب میں فرمایا - ہماری محنت ہی کیا ہے - ہمیں تو شرم آتی ہے - جب کہ صحابہ کی محنتوں کی طرف نگاہ کرتے ہیں کہ کس طرح خوشی کے ساتھ انہوں نے خدا کے راہ میں اپنے سر بھی کٹوا دئے -

تواضع ۱۵- مئی ۱۹۰۷ء - فرمایا - تواضع اور مسکنت عمدہ شئے ہے - جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے - وہ کبھی مراد کو نہیں پا سکتا - آدمی کو چاہیئے - کہ عاجزی اختیار کرے - کہتے ہیں کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا - بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزیں کھایا کرتا تھا - جن سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا - چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا - مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا - اس سے تنگ آکر جالینوس وہاں سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا - کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے - تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا - اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہاں سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہونچا - جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اُسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج میں مصروف ہوا - تب خدا نے اُسے شفا دی -

---

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۴؍ اور مجلد ۵؍ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تھی بے جلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؍ کی گئی تھی اور مجلد ۲؍۸ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بے جلد ۲؍ اور مجلد ۲؍۸ میں دیجاویگی اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی بجلد درثمین بجائے ۸؍ کے صرف ۴؍ میں ملیگی اور مجلد بجائے ۱۲؍ کے صرف ۶؍ میں ملیگی - درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں ہیں -

ناظم بدر ایجنسی قادیان

استفسارات معہ جوابات

(سلسلہ کے لئے نمبر ۲۲ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر ۷ - جب قرآن شریف میں تقتلون الانبیاء بھی آیا ہے تو انبیاء کا بچ جانا ان کی سچائی کا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہے؟

جواب - اصل میں آپ سوچ کر سوال نہیں کرتے - تو کیا آپ کے خیال میں باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں دشمنوں اور قاتلوں کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح سلامت بچ رہنا ان کی صداقت کی دلیل نہیں؟ اگر یہی سچ ہے جو آپ فرماتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کو بطور معجزہ کیوں بیان کرتا ہے۔

سنئے صاحب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از جوش مخالفین بے بسی اور بے کسی کی حالت میں یہ دعوے کیا تھا کہ زمین و آسمان کے خالق نے مجھے کہا ہے - کہ واللہ یعصمک من الناس - یعنی مولا کریم - ان سب الزامات اور اتہامات سے جو یہ مخالف تجھ پر لگاتے ہیں - تیرا معصوم ہونا ثابت کر دیگا اور باوجود ان کے طرح طرح کے بد ارادوں اور قتل کے منصوبوں کے تجھے صحیح سلامت بچائے رکھے گا - اب اگر ویسا ہی ظہور میں آ گیا - جیسے پہلے فرمایا گیا تھا - تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بڑی بھاری دلیل ہے یا نہیں؟ ان جن نبیوں نے قبل از وقت ایسا دعوے نہیں کیا اور خدا تعالےٰ نے قاتلوں کے قتل سے بچ جانے کو ان کی صداقت کی دلیل نہیں گردانا تو وہاں ہم بھی بطور دلیل کے پیش نہیں کریں گے - مگر حضرت مسیح موعود کو آج سے تیس برس پہلے سے خدا تعالیٰ کا حکم ہے - کہ واللہ یعصمک من الناس اور انی مہین من اراد اہانتک - اور یہ ایسے طور سے ظہور میں آ رہا ہے - جس کی نظیر پہلے نبیوں میں تلاش کرنا ایک امر محال ہے اور پھر میرے خیال میں تقتلون النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں - کہ حقیقت میں ہی نبی قتل کئے گئے بلکہ ساری آیتہ اس طرح سے ہے کہ وہ لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے اور نبیوں کو قتل کرتے - اب آپ جانتے ہوں گے - کہ اللہ کی آیات حقیقت میں جھوٹی نہ ہو گئیں تھیں - صرف لوگوں نے جھٹلانے کی کوشش کی تھی - ایسے ہی لوگوں نے ان نبیوں کے قتل کرنے کی کوششیں کیں اور اپنا پورا زور لگایا مگر وہ حقیقت میں قتل نہیں کر سکے - صرف اپنے زعم باطل میں انہوں نے آیات اللہ کو جھٹلا بھی دیا اور انبیاء کو بھی قتل کر دیا - مگر سچی بات یہی ہے وما قتلوہ یقیناً وانا لننصر رسلنا - والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ومن اصدق من اللہ قیلا - اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئیے - کہ قتل ایک وسیع لفظ ہے اور اس کے بہت سے معنے ہیں یعنی اس کے صرف یہی معنے نہیں کہ کسی آلہ سے سر دھڑ جدا کیا جاوے بلکہ ذلت اور رسوائی کے معنے بھی ہیں اور یقتلون مضارع کا صیغہ ہے اس لئے اس کے معنے ہوئے - کہ وہ کرتے ہیں یا کریں گے۔

سوال نمبر ۸ - کسی کی موت یا بیماری یا زلزلہ وغیرہ کی خبر دینا نجوم سے کیوں ممکن ہو رہا ہے - حالانکہ قرآن کریم میں ہے - لا یظھر علی غیبہ احدا - الخ

جواب - فلا یظھر علی غیبہ احداً الخ کے معنے ہیں کہ خدا اپنا کھلا کھلا اور صاف صاف غیب بجز اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اور اس کثرت سے کرتا ہے کہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کی پیشگوئیوں کا منبع کوئی علیم و خبیر ذات ہے اور قرآن مجید میں یہ بھی لکھا ہے کہ سورج چاند وغیرہ اجرام سماوی سے ہم بہت سے حالات بتا سکتے ہیں کیونکہ ان کی منازل مقرر ہیں - مگر وہ وحی کی طرح یقینی نہیں ہوتے - اور پھر نجومی یہ نہیں کہا کرتے کہ ہمنے خدا کے غیب پر اطلاع پائی ہے اور نہ ہی وہ اقتداری پیشگوئیاں کر سکتے ہیں بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ انسانی طاقت کے اندر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی سچ ہے - کہ بعضوں کو روحانی مشق کرنے سے بعض باتیں معلوم ہو سکتی ہیں - ان باتوں کے تصفیہ کے لئے حضرت صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مطالعہ فرماویں - میں کیا اور میری ہستی کیا کہ جواب دوں - میرے جوابات میں اگر کوئی ایسی بات ہوگی - جو حضرت مسیح موعود کے منشا کے برخلاف ہوگی تو میں بخوشی اپنی غلطی کا اقرار کر کے واپس لے لونگا - والسلام

خاکسار محمد ظہیر الدین احمدی ساکن اروپ حال وارد قادیان

چندہ برائے مدرسہ معرفت طلبا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جن لڑکوں کو ایام رخصت میں چندہ فراہمی کے لئے مقرر کیا گیا تھا ان میں سے بعض کی چٹھیاں میرے پاس آئی ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چندہ کے اکٹھا کرنے میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں - چنانچہ ایک طالب علم کی چٹھی ارسال خدمت کرتا ہوں - جو کہ ضلع سیالکوٹ میں مدرسہ کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے امید ہے کہ آپ اس چٹھی کو اخبار میں شائع کر دیں گے - تاکہ اور طلبا بھی اس چٹھی کو پڑھکر اس کی پیروی کرنے کی کوشش کریں - وہ چٹھی حسب ذیل ہے - شیر علی - ہیڈ ماسٹر مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اب میں اسکول کے چندہ کی بابت جو مجھ کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے حکم ملا تھا کوشش کر رہا ہوں اور اب تک خدا کے فضل سے خوب کامیاب ہوا ہوں اور ہو رہا ہوں آپ میرے لئے دعا کریں - کہ خدا مجھے اس تحریک میں کامیاب کرے اور میں ثواب کا مستحق بنوں اس وقت تک جو خدا نے مجھے اس تحریک میں کامیابی دی ہے - اس کی بابت کچھ عرض کرتا ہوں قادیان سے میں روانہ ہو کر ایک روز لاہور رہ کر سیدھا گاؤں پہونچا - چونکہ میرے پاس اسباب بکثرت - تھا اس واسطے سیالکوٹ نہ ٹھیر سکا - پھر چار روز گھر رہ کر اور سکول کا کام قدرے ختم کر کے سیالکوٹ جمعہ کے روز گیا - کیونکہ میں نے خیال کیا - کہ جمعہ کے روز تمام احمدی جماعت شہر سیالکوٹ میں ایک جگہ جمع ہو گی اس واسطے جمعہ کا دن خوب موزوں ہے - وہاں پہونچکر پہلے پہل میں سید حامد علی شاہ صاحب کے مکان پر گیا اور ان سے تمام حال کہا وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ طریقہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور میں اس طریقہ کے رائج کرنے پر بزرگان قادیان کا نہایت مشکور ہوں - کیونکہ اس طریقہ سے ہم ہر ایک چیز وہاں بھیج سکتے ہیں - پھر نماز جمعہ میں خطبہ شاہ صاحب نے پڑھا اور وہی آیات قرآنی پڑھیں - جو کہ اس موقعہ پر موزوں تھی - خطبہ ختم کر کے وہ چٹھی جو کہ میرے پاس تھی تمام جماعت کو پڑھکر سنائی - اور کہا کہ دیکھو گرمی کے دن ہیں اور کس شدت سے گرمی پڑ رہی ہے - لیکن یہ ہمارا پیارا بچہ اس کام کے لئے جو کہ اس کو بزرگان قادیان کی طرف سے حکم ملا ہے ایسی گرمی میں اس کے بہم پہنچانے میں مستعد ہو گیا ہے - اب ہم تمام جمعہ کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کریں گے - لیکن یہ بیچارا ایسی گرمی میں گھر بہ گھر اور گاؤں بہ گاؤں پھرے گا اس واسطے ہمارے لئے سخت بے شرمی ہو گی - اگر ہم اس کی داد نہ دیں گے - الغرض تقریر بہت لمبی چوڑی تھی - لوگوں پر خوب اثر ہوا اور میں اپنے مطلب میں کامیاب ہونے لگا - روپیہ کا ابھی میں ٹھیک اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ جمع ہو رہا ہے - لیکن پارچات میں مجھے خاصکر خوشی حاصل ہوئی ہے اس وقت تک جو پارچات ہوئے ہیں - وہ تقریباً تعداد میں ۸۰ ہیں - جس میں ہر ایک قسم کے کپڑے ہیں اور بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے ہیں اور چندہ ابھی سیالکوٹ میں ہو رہا ہے - وہاں کی جماعت کو میں نے یہ کہدیا ہے - کہ میں تو ضلع میں چکر لگاتا ہوں اور آپ لوگ جمع کریں - اور ایک فہرست ان کی تیار کرتے جائیں - جب تمام اشیاء جمع ہو جائیں گی تو ان کی ایک ہی رسید میں اس کمیٹی میں دے دونگا - کیونکہ اگر ہر ایک کو رسید دینے لگوں تو نہ تو میرے پاس اتنا وقت ہے اور نہ اتنی رسیدیں اس طریقہ کو یہاں تک لوگوں نے پسند کیا ہے - کہ ایک صاحب نے بکرا

دیدیا ہے جس کی بابت میں کمیٹی میں کہہ آیا ہوں۔ کہ اس کو فروخت کرکے قیمت جمع کردیا۔ اب میں گاؤں بہ گاؤں پھر رہا ہوں۔ چار روز باہر رہتا ہوں اور ایک دو روز اپنے گاؤں چلا جاتا ہوں۔ اب آپ دعا کریں۔ کہ میں کامیابی کے ساتھ دارالامان آؤں۔

ایک اور پیشین گوئی پوری ہوئی

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ چند سطور اگر مناسب خیال فرماویں تو درج اخبار فرماکر ممنون فرماویں۔

اتفاقیہ رسالہ برھمہ پرچارک مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۷ء میری نظر سے گزرا اس میں یہ مضمون پڑھکر کہ پلیگ نے اپنا دائرہ صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ یورپ میں پہونچگئی ہے۔ چنانچہ کارسُجنا میں مہلک قسم کی پلیگ پھوٹ نکلی ہے اور تین سو کیس ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ حضور علیہ السلام کی وہ پیشگوئی یاد آگئی جو یورپ میں پلیگ کی بابت فرمائی تھی۔ اللہ اللہ نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر مخالف ہیں۔ کہ اسی طرح مخالفت پر تلے ہوئے ہیں کان پر جوں تک نہیں چلتی۔ پیشتر اس کے جب میں قرآن شریف پڑھا کرتا تھا تو مکذبین کے انکار اور استہزاء پر تعجب آتا تھا۔ کہ یا الٰہی وہ کیسے انسان تھے۔ کہ باوجود مشاہدہ معجزات اور نشانات انکار اور ہٹ دھرمی کرتے تھے۔ اب خدا نے اپنی آنکھ سے دکھا دیا ہے۔ جب ان کو کہا جاتا ہے۔ کہ دیکھو فلاں نشان کیسا صفائی سے پورا ہوا ہے۔ تو ہنس اور ٹھٹھے میں اُڑا دیتے ہیں۔ ادھر ادھر کی بڑ ہانکنے لگتے ہیں اور بے بنیاد بحث چھیڑ دیتے ہیں نشانوں کے پورا ہونا ..... مومنین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے۔ مگر مکذبین کا انکار زیادہ بڑھتا جاتا ہے۔ [illegible] کی یہ مثال ہے۔ کہ عمدہ غذا تندرست کے لئے مفید اور باعث صحت حیات اور بیمار کے لئے باعث ازدیاد مرض [illegible]۔

تھا انتظار جس کا وہ دلربا یہی ہے
دکھلا دو لیکھو۔ آتھم۔ اور مولوی قصوری
جسوں کا جھوٹا ملہم۔ ڈوئی بنے ہوئے
زنہار مفتری کو ملتی نہیں ہے مہلت
موت ان کی کررہی ہے جس کی سچائی ظاہر
شمس و قمر نے جسکی رمضان میں دی شہادت
ہے یہ غلام احمد ہے یہ بروز احمد
ہے احمدی کا منشا۔ دارالامان میں رہکر

یعنے مسیح و مہدی وہ پیشوا یہی ہے
انکار اس کا کرنا تخم فنا یہی ہے
فی النار ہو گئے سب بس انتہا یہی ہے
قانون حق کا یارو باندھا ہوا یہی ہے
قصے میں آکے دیکھو وہ ہو رہا یہی ہے
وہ پیشوا ہمارا وہ حق نما یہی ہے
ہے یہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام بدا یہی ہے
خادم مسیح کا ہو ..... بس التجا یہی ہے

آپکا نیازمند۔ ڈاکٹر نبی بخش احمدی لاہور۔

وفات حاجی صاحب

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بکمال آداب عرض کرتا ہوں۔ کہ یہ چند اشعار اخویم حکیم مولوی عبدالاحد صاحب نے بر وفات چچا خواجہ حاجی احمد جو صاحب مرحوم تصنیف کئے ہیں اور مجھہ کو بغرض اندراج اخبار بدر عطا فرمائے۔ لہذا التماس ہے کہ براہ مہربانی اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر درج فرماویں عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں گا۔

اے دریغا عمر نا پائیدار و پُر زوال
کل شیء ہالک پاینده ذات ذوالجلال
آدم و ادریس عیسیٰ نوح داؤد و شعیب
جملہ مقبولان حق کردند زاینجا ارتحال
مالداران جہان فرعون قارون وشداد
پہلوانان زمان چون رستم و فرزند زال
اینچنین فرمان ایزد گشت نافذ از قدیم
منکر قانون شاہ از قہر یابد گوشمال
چون محمد مصطفیٰ درعالم فانی نماند
خواجہ احمد جو رود از عالم فانی مثال
از خیال خود چو ہاتف از بیرون کرد گفت
رفت از دنیائے دون مُبدّ حاجی نیکو خصال ۱۳۲۵

خواجہ غفار جو احمدی سوداگر گلگت کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ..... نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اے جہل تونے اپنا سکہ بٹھا کے چھوڑا
ہے دام میں جہان کو اپنے پھنسا کے چھوڑا
جب تونے ان پہ ہوں پر الطاف کی نظر کی
دین سے ہٹا کے ان کو دردر رلا کے چھوڑا
جاہل کو فائدہ یہ تجھ سے ہوا ہے یکسر
[illegible] پہ ان سے ٹھٹھا کرا کے چھوڑا
ان عالموں پہ اپنا ڈالا جو تونے سایہ
قرآن کا مطلب ان سے الٹا کرا کے چھوڑا
احمد کا جو تھا وعدہ آئیگا میرا نائب
آیا تو اس سے ان کے منہ کو پھرا کے چھوڑا
منہ پھیرنا کہاں کا اس سے ہی بڑھ کے کچھ ہے
فتوائے کفر بے جا اس پہ لگا کے چھوڑا
فتوے سے یہ کیا لگا یا مہدی کی دشمنی سے [illegible]
[illegible] ان کو دین سے اپنے جلا کے چھوڑا
کیا خوب یہ گفت [illegible] اے جہل عالموں کی
[illegible] پہ تیر اپنے تونے چلا کے چھوڑا
احمد کے دشمنوں کو مہدی کے منکروں کو
[illegible] نیچے آخر حق نے دبا کے چھوڑا
اے آریو کہاں ہے مہدی کا وہ مقابلہ
پورے کا اس کے حق نے دیوان [illegible] کو چھوڑا
اپنے [illegible] تھا ہو [illegible]
عزت کو اپنی تم نے کیسے گنوا کے چھوڑا
[illegible]
[illegible] پہ تم نے جتھا بنا کے چھوڑا
[illegible]
[illegible] یانی حق نے [illegible] کے چھوڑا
ہم تو [illegible] کرتے ہیں شکر حق کا
جس سلطنت میں ایسی ہم کو بسا کے چھوڑا
صد شکر میرے رحمان ہم پر ہیں تیرے احسان
سایہ میں جس نے ہم کو شمس الضحیٰ کے چھوڑا
امن و امان کی شاہی کیونکر نہ ہو گوارا [illegible]
حضرت مسیح مہدی رہبر ملا کے چھوڑا
حضرت مسیح میرے قرآن جو [illegible]
رستہ ہے جس نے ہم کو سیدھا دکھا کے چھوڑا
دین سے بتایا تونے ایمان دلایا تونے
منکر ہوئے جو تیرے ان کو مٹا کے چھوڑا
تارک صلوٰۃ جو تھا قرآن سے بے خبر تھا
قبلہ کو اس کے رخ کو تونے جھکا کے چھوڑا
گردن کشوں کو پہلے سمجھایا نرمیوں سے
پھر بھی نہ باز آئے نیچا دکھا کے چھوڑا
مس کو بنایا کندن تونے میرے مسیحا
غفلت میں جو تھے سوتے ان کو جگا کے چھوڑا
عاشق مریض تجھ سے ہردم شفا ہیں پاتے
مردوں کو تونے دم سے جلا کے چھوڑا
عیسیٰ کا شرک ہم سے تونے ہٹا کے چھوڑا
توحید کا سبق ہے ہم کو پڑھا کے چھوڑا
تھی دل میں جو کدورت وہ بھی نکالی تونے
رستہ خدائی والا ہم سے بہلا کے چھوڑا
عشق رسول ہم میں تیری طفیل آیا
قرآن دکھا کے ہم کو حق سے ملا کے چھوڑا

جس پر مرے مسیحا تیری نظر رہی ہے
مسعود اس بشر کو تونے بنا کے چھوڑا

خاکسار مسعود از جموں

www.aaiil.org

عندلیبِ دل کا خطاب چمنِ قادیان سے

ہے آرزو کہ تجھ مین اک آشیان بناؤن
بادِ صبا کے صدقے ترے گلوں پہ قربان
ہو داستان نرالی طرزِ فغان انوکھا
مری زبان ہو گویا اس تختۂ چمن پر
ترے گلون کی رنگت کثرت مین شان وحدت
ہے کون تیرا مالی وہ باغبان انوکھا
جا کر اُسے یہ کہنا مین تجھ پہ دل سے قربان
ہو مشتِ خاک اپنی ترے چمن کی مٹی
یہ دردِ عشق ایسا فاضی کو تو نے بخشا

تری صبا کے جھونکوں مین گاؤن چہچہاؤن
تری بہار جوبن پر ہو نثار جاؤن
ترے گلون کو اپنا پھر حال دل سناؤن
اک دفتر معانی لکھ کر تجھے دکھاؤن
اپنا نشیمن ایسا باغ جنان بناؤن
جسے اس کی صنعتوں پر مین مرحبا سناؤن
پروانگی ہو مجھ کو تیرے چمن مین آؤن
یہ نقد زندگی بھی رہ مین تری لٹاؤن
نقشِ وجود اپنا رہ مین تری مٹاؤن

عبدالقادر کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور

التماس ضروری

اکثر حضرات جب وصیت کا روپیہ روانہ فرماتے ہین تو اسکی تفصیل نہین لکھتے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ آئندہ سے وصیت کا روپیہ براہ راست بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کرین اور ماہ و سال کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کرین تاکہ حساب صاف اور درست رہے اور وقت اجراء سارٹیفکیٹ کوئی دقت پیش نہ آوے۔ اور بیرونی انجمن ہائے سلسلہ عالیہ کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت مین عرض ہے۔ کہ وہ وصیت کے متعلق روپیہ خود نہ لیا کرین بلکہ موصی صاحبان کو توجہ دلائین۔ کہ وہ اپنی وصیت کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماوین۔

الملتمس

سیّد سرور شاہ۔ نائب ناظم مقبرہ بہشتی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

ہنگو مین غضب الٰہی

نامہ نگار آیزرور لکھتا ہے کہ ہنگو (ضلع کوہاٹ) مین ایک روز (انہی دنون) ۳ بجے کے وقت مغرب سے ایک گھنگھور گھٹا آئی اور اس سے بجائے باران رحمت کے گویا قہر آلہی کی بارش ہوئی وہ قہر کیا تھا؟ بیضہ مرغ کے برابر موٹے موٹے اولے تھے جو اس زور سے پڑ رہے تھے کہ گویا فرشتون کی ایک فوج مخلوق کو تباہ کرنے کی غرض سے ارادتاً پھینک رہی ہے چنانچہ اُس شدید ژالہ باری نے باغات تباہ کر دئے۔* نقصان کا تا دم تحریر کوئی اندازہ نہ ہو سکا تھا۔ بہت سے مویشی اور پرند چرند وغیرہ کھیتون اور میدانون مین مُردہ پڑے پائے گئے۔ تمام سڑکون اور راستون پر سنگ مرمر کی گیندین سی لڑک رہی تھین۔ اور اولون سے سطح زمین مستور ہو گئی۔ اسی قسم کی ہولناک ژالہ باری اب کے سال اور بھی کئی جگہ ہوئی ہے۔ بلکہ نواح دہلی کے بعض مقامات مین تو شاید اپریل مین ان سے بھی کہین بڑے بڑے اولے پڑ چکے مین۔ کئی دانے ڈھائی ڈھائی پاؤ کے وزن کئے گئے۔ اور ایک دو کا وزن چار چار پانچ پانچ سیر تک تھا۔ (وکیل)

* پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

خطرناک نظارہ

جناب ایڈیٹر صاحب! اسلام علیکم۔ قبل ازین فصل ربیعہ کی حالت جناب کی خدمت مین عرض کیگئی تھی کہ بہ نسبت سابق آمد ان دسوان

حصہ غلہ رہگیا ہے وہ بھی باریک زیرے کیطرح جس کو خریدار پوچھتے ہی نہین۔ زمینداروں بیچارون کی رہی سہی کسر آج ۔ ۲ جون ۱۹۰۷ء کی آٹھ پہر کی موسلہ دہار بارش نے نکال دی اس قدر بارش ہوئی۔ کہ سب جل تھل ہو گیا ہے کہین غلہ کے ڈھیر جو صاف کئے ہوئے یا سینڈ جو تھوڑے صاف کرنے والے باقی تھے۔ پانی پر تیر رہے ہین۔ کہین خرمن کے پُولے پانی کی لہرون کے آگے بہ رہے ہین۔ بھوسہ جو ابھی تک کھلا تھا اس کا نام و نشان نہین رہا۔ اس علاقہ مین ایک سال مین حسب ذیل آفات ارضی وسماوی نازل ہوئین۔ اول پارسال اجکل چری خربوزہ سبزی کاری کو کیڑا اگرک وغیرہ نے کھا کر بے نام و نشان کیا۔ از ان بعد سرشف توریہ کثرت سے کاشت کیا گیا۔ کہ اور نہین تو خریف کا معاملہ ہی پورا ہو۔ مگر خوبی قسمت سے وہ بھی تیلے کی (ایک قسم کے کیڑے کی) نذر ہوا۔ سب طرف سے مایوس ہو کر زراعت گنک پر زور لگایا گیا کہ شاید تلافی مافات ہو جائے۔ مگر جیٹ کی متواتر بارشون سے گنک نے زمین سے اوکھڑ کر اور کچھ کنگی لاکھ کی نذر ہو کر دانہ سے جواب دیا اور ۲۴ و ۲۵ اپریل کو ژالہ باری کی باری آئی۔ جس نے چری تمباکو اور بچی کھچی فصل ربیع کا سخت نقصان کیا اور اسی موقعہ پر طاعون ملعون کا دور دورہ ہوا جسکو زمینداروں اور زمینداروں کے کام کرنے والے کمیون کی بھینٹ کا خاص شوق ہے کہین تو گھرون کے گھر ہی خالی ہو گئے کسی کا فرزند کسی کا بھائی کسی کا والد غرض کوئی آدمی اور گھر اس صدمہ شدید سے خالی نہین رہا۔ آخر سئی تک فصل ربیع اپنی عمر طبعی کو پہونچکر جو پہلے ہی بودا تھا۔ سرنگون ہو گئی تھی۔ کسی کسی منچلے اور دلیر زمیندار نے چری۔ تمباکو۔ ترکاری وغیرہ باوجود اس قدر مصائب کے جو کاشت کیا تھا اس کو دو دفعہ ٹڈی دل بادل نے چٹ کر لیا۔ اور آج کی بارش بیوقت نے آخری فیصلہ کر دیا۔ (زمیندار)

ان دونو واقعات کے درج کرانے سے میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا اور ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون پر تدبر کرین۔ (اکمل)

بخدمت عالیجناب حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش ہے۔ کہ آج رات جو کہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو شہر گجرات مین غیر معمولی ہوا چلی جس کے ساتھ کچھ بارش تھی اس قدر ہوا کی تیزی تھی۔ کہ دریچون کی بار بار کنڈیان لگائی جاتی تھین۔ پھر کھل جاتی تھین گویا کہ ایک سخت زلزلہ کا کام دی رہی تھی اور مکان جنبش کر رہے تھے۔ گویا کہ قیامت برپا تھی اور اس سخت ہوا سے محلہ خوجون مین ایک مکان گر گیا اور تین عورتین اس کے نیچے دب گئین۔ ایک نوجوان لڑکی مُردہ برآمد ہوئی اور دوسری کو صدمہ پہونچا اور ایک طاق کے نیچے آکر بچگئی۔ اس ہوا سے ہر بشر حیرت زدہ ہو رہا تھا۔ اگرچہ مخلوق کی تباہی دیکھ کر اس سلسلہ کے لوگون کا بہت دل کڑھتا ہے۔ مگر خدا کے شکر کا ہی مقام ہے۔ کہ جو باتین رسول کے منہ سے نکلین وہ پوری ہوئین کہ طلقت پر طرح طرح کی آفتین آئینگی سو وہ اب ظہور مین آرہی ہین۔ خادم۔ شیخ الٰہی بخش و رحیم بخش تاجران کتب گجرات پنجاب

صوبا ماچھی نے اللہ دتا موچی والی بھینس مبلغ ایک سو پچاس کو خرید کی۔ ۵ مئی ایک شخص اجنبی صوبا مذکور کے رشتہ دارون کے نام کا دہوکہ دے کر لیگیا کہ مین وہان جاکر روپے بھیجدونگا اس کے بعد نہ روپے نہ بھینس۔ جو شخص اس بھینس یا ٹھگ کا یا ثبوت پتہ دیگا اُسے عمدہ انعام دیا جائیگا اور جو ہر دو کا پتہ دے اُسے دو چند۔ اگر الگ الگ دو شخص بتلائین تو انعام نصف نصف دیا جائیگا۔ حلیہ بھینس۔ قد درمیانہ۔ قد دراز۔ رنگ خوب سیاہ۔ چہرہ بڑا گرد والمبا۔ شاخ گنشہ ہے گرد ما رمیٹ گرکنڈ ہے۔ آگا ہلکا پیچھا بھاری۔ کمر نیچی جس کو اہل پنجاب لگی بوتے ہین۔ چمڑا پتلا دم لمبی۔ اخیر دم کے بال سفید۔ دم مین ہڈی معلوم نہین ہوتی۔ سینگ دراز اور الگ الگ۔ ہوانہ ایک طرف۔ پیر چوڑے۔ دانتون کی چھگی۔ ۳ ماہ کی بیاہی ہوئی شیر دار مگر بچہ مرگیا ہے۔ حلیہ آدمی۔ قد درمیانہ جسم فربہ۔ مضبوط۔ عمر نوجوان۔ آنکھین مغرد عمیق۔ المشتہر۔ صوبا ماچھی موضع ترگری۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گجرانوالہ۔

رسید زر

۳؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۰۷۷۔ غلام حسین صاحب ے ؍
۱۶۲۱۔ شیخ عبد القادر صاحب ے ؍
۱۶۴۰۔ فضل الٰہی صاحب ے ؍
۵۴۴۔ سید حیدر شاہ صاحب ے ؍
۱۶۳۱۔ شیخ نور اللہ صاحب ے ؍
۱۶۴۲۔ عطا محمد صاحب ے ؍
۱۶۳۶۔ چودہری غلام محمد صاحب ے ؍

۴؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۴۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۳؍

۵؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۳۵۵۔ غلام احمد صاحب عہ؍
۵۶۵۔ اللہ بخش صاحب عہ؍
۴۲۸۔ محمد اسمٰعیل صاحب ے ؍
۴۶۳۔ سید محمد قاسم صاحب ے ؍

۶؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۶۴۶۔ امام الدین صاحب عہ؍
۵۶۹۔ بابو چاند خان صاحب ے ؍
۴۹۶۔ عمر الدین و امیر الدین صاحب ے ؍
۵۰۱۔ محمد دین صاحب عہ؍
۳۶۰۔ غلام محمد صاحب ے ؍
۱۲۵۶۔ کرم الدین صاحب عہ؍

۷؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۵۱۴۔ رحمت اللہ صاحب ے ؍
۴۷۴۔ امام الدین صاحب عہ؍
۱۶۴۵۔ عطا محمد صاحب ے ؍
۴۲۴۔ منصب علی صاحب ے ؍
۳۰۰۔ نبی بخش صاحب ے ؍

۸؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۷۱۴۔ قربان حسین صاحب ے ؍
۱۵۷۵۔ غلام محمد صاحب عہ؍
۵۲۶۔ سلطان احمد صاحب ے ؍
۴۰۰۔ میاں محمد علی صاحب ے ؍

۱۱؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۶۴۷۔ بابو عطا محمد صاحب ے ؍

۵۳۶۔ چودہری ملا صاحب ے ؍
۸۱۴۔ عبد الرحیم صاحب ے ؍
۵۷۸۔ جیوے خان صاحب عہ؍
۱۳۹۵۔ امام الدین صاحب ے ؍

۱۲۔ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۹۸۷۔ محمد علی صاحب ے ؍
۱۵۳۶۔ سید نبی شاہ صاحب عہ؍
۱۶۵۳۔ اللہ دتا صاحب عہ؍
۵۲۰۔ محمد حیات صاحب ے ؍
۱۶۳۹۔ محمد اکبر علی صاحب ے ؍
۵۳۷۔ عبد المجید صاحب عہ؍

۱۶۔ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۶۵۷۔ عزیز الدین صاحب ے ؍
۱۶۵۸۔ نور محمد صاحب عہ؍
۶۹۷۔ عبد الرشید صاحب ے ؍
۱۵۱۴۔ کرم الدین صاحب عہ؍

۱۷۔ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۰۶۶۔ حبیب احمد صاحب ے ؍
۲۸۳۔ احمد خان صاحب ے ؍
محمد عثمان صاحب
۶۰۷۔ اللہ دتا صاحب
حافظ غلام رسول صاحب
بابت ۱۴۵ و ۴۹۲ و ۱۱۲۲
۱۱۳۰ ۔

۱۹۔ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۶۶۳۔ شکر اللہ خان صاحب ے ؍
۱۰۷۴۔ نیاز محمد صاحب عہ؍

۲۰؍ جون سنہ ۱۹۰۷ء

۱۵۸۴۔ میر حسین صاحب ے ؍
۲۰۸۔ الٰہ داد صاحب عہ؍
۱۴۵۸۔ احمد نور صاحب ۸؍

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

عبد الغنی
فاطمہ بنت محمد حسن
المیہ محمد حسن
ڈہوک داخلی جہان ضلع اٹک ڈاکخانہ چونترہ

حاضراں بنت محمد حسن فاضل
ڈہوک داخلی جہان ضلع اٹک
ڈاکخانہ چونترہ
بڈہے خان ۔ راہوں جالندہر
غلام مصطفٰے صاحب ۲۸ کیڈر کلاس
والدہ مولوی فیض الدین
صاحب ۔ سیالکوٹ
المیہ مرزا عبد الکریم صاحب
تاجر ۔ پنچپہ
غلام محمد ولد بلندا ۔ علی پور ملتان
مسمات رحیم بی بی بنت بلندا ۔ 〃
حکیم امام الدین صاحب جموں
عائشہ بی بی زوجہ محمد بخش صاحب
تخت ہزارہ ۔ بھیرہ
عبد اللہ جو ۔ بندہ پور کشمیر
حسین ۔ گھٹالیاں ستراہ پسرور سیالکوٹ
غلام رسول 〃 〃
عنایت 〃 〃
مسمات راجن 〃 〃
حسین خان اٹک 〃
محمد بخش صاحب کوٹ گنڈل 〃
مسمات فتح بی بی ۔ بہوٹی
لونڈی عنایت خان پسرور سیالکوٹ
چودہری محمد حسن 〃 〃
لدہو ۔ گگہ مہاراں رعیہ سیالکوٹ
ابراہیم 〃 〃
فتح بی بی بنت نظام الدین 〃
زینب 〃 〃
فتح بی بی بنت دین محمد 〃 〃
فاطمہ بی بی 〃 〃
دین محمد 〃 〃
جلال الدین 〃 〃
محمد دین 〃 〃
امام الدین 〃 〃
حسین بخش 〃 〃
کرم داد ۔ بہورائی ملیاں رعیہ سیالکوٹ
فقیر 〃 〃

علی محمد ۔ بہورائی ملیاں رعیہ سیالکوٹ
مسمات جواہر بی بی 〃 〃
والدہ فقیر محمود علی محمد 〃 〃
مسمات حسین بی بی زوجہ
غلام محمد صاحب تواڑہ رعیہ سیالکوٹ
مسمات بھولی زوجہ مہر الدین 〃 〃
مسمات مہر بی بی والدہ محمد حسن 〃 〃
عطاء اللہ ۔ پرنسپورٹ کیڈر ۲۳
انبالہ چھاونی
مستری محمد یار ۔ وزیر آباد
احمد دین 〃
کرم الٰہی صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
جمعہ 〃 〃
پیراندتا 〃 〃
بوٹا 〃 〃
ماہی 〃 〃
مہندا 〃 〃
نواب 〃 〃
روشن دین 〃 〃
دین محمد 〃 〃
جھنڈا 〃 〃
تاج محمد 〃 〃
شاہ دین 〃 〃
شہاب الدین 〃 〃
مسمات بھولی 〃 〃
ریشم بی بی 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃
غلام حسین 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃
مسمات دوست بی بی 〃 〃
مولوی حیدر صاحب دریہ چنیل
مرام شاہ ۔ ڈرچی
میرزا سالار مرام شاہ ڈرچی
محمد شان 〃 〃
محمد نقی 〃 〃
حسین بخش ۔ عیدہ سیوہ رعیہ سیالکوٹ
محمد دین 〃 〃

بوٹا ۔ عیدن پور رعیہ سیالکوٹ
خدا بخش 〃 〃
محمد دین 〃 〃
مرزا 〃 〃
قاسم 〃 〃
محمد علی 〃 〃
سراج الدین 〃 〃
جواہر 〃 〃
قطب الدین 〃 〃
عبد اللہ 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃
بڈہا 〃 〃
ثناء اللہ ۔ کالیکے گوجرانوالہ
کرم دین ۔ چہور چہیہ لالہ موسیٰ گجرات
محمد دین 〃 〃
غلام محمد ۔ کھیمنی شہر قصور لاہور
محمد اکبر ۔ نگہ جالندہر
بڈہے خان راہوں 〃
سید دلیر علی ۔ منٹگمری صالح پور کمپاک
میراں بخش معہ اہلیہ ستراہ سیالکوٹ
کرم دین ۔ گدیان رعیہ 〃
ہدایت اللہ معہ اہلیہ گھٹالیاں پسرور 〃
مسمات بہاگن 〃 〃
غلام احمد 〃 〃
حسین خان 〃 〃
نبی بخش 〃 〃
رحیم بی بی فیروز پور
فاطمہ 〃 〃
رحمت 〃 〃
مسمات حشمت 〃 〃
مسمات مہر النساء 〃 〃
مشتاق احمد 〃 〃
عبد الغفور 〃 〃
کریم بی بی اہلیہ اللہ دتا ۔ رہا ندھیل
سرائے سدھو ۔ ملتان
حسین شاہ ۔ اسپ دار سگنلر
گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور

گلاب معہ اہلیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
عبد اللہ 〃 〃
خیر الدین معہ اہلیہ 〃 〃
عبد العزیز زرگر سیالکوٹ
ملان گل ۔ خوست
محمد رحیم 〃 〃
مسمات صدیقہ 〃
گل خاتون 〃
جھنڈا معہ اہلیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
گامان 〃 〃
کرم دین 〃 〃
حوی معہ اہلیہ 〃 〃
حسن بی بی 〃 〃
~~عبد الغنی~~ مدکیا لہ شاہدرہ لاہور
غلام علی 〃 〃
برکت علی 〃 〃
محمد علی 〃 〃
شاہ سوار 〃 〃
عالم شاہ 〃 〃
اللہ داد 〃 〃
عزیز خان 〃 〃
عنایت اللہ 〃 〃
اللہ داد 〃 〃
فضل کریم ۔ باز مدچک ۔ گوردا سپور
گل محمد معہ اہلیہ ۔ ڈہری سیداں ضلع جہلم
مقیم اللہ 〃 〃
کامل 〃 〃
محمد دین 〃 〃
مقبل 〃 〃
مسمات وردن کوٹ قیصرانی
ڈیرہ غازی خان
مسمات رحمت 〃 〃
اللہ دتا ۔ شادیوال خورد گجرات
اردو ڑالہ محمد ارائیں یعقوب
سیالکوٹ
مسمات حکم بی بی ۔ کہاریاں
ضلع گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے قیمتاً بذریعہ ویلیو پی طلب فرماویں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں کمی جولائی تک رعایت کیگئی ہے۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۶ عہ مجلد ۷ ہے ۔ درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

نورالدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ، قیمت ۱۰ ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر میناکس سے ملسکتی ہیں چشمۂ مسیحی ۲ ، لغات القرآن حصہ اول ، حصہ دوم ، حصہ سوم) سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے ۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں ۔ تو عند اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں ۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم ملتی ہیں ۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے ۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے ۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی ۔ سورۂ لیسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں ۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں ۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید ہے قیمت ۸ ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۷ ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف ۔ قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجے پر ۔ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی ۔ الا داد والے ۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے ۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے ۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دے دیا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید ۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱ ۔ سید صاحب کے واسطے انتظام ہوگیا ہے ۔ اور کوئی صاحب اس کے متعلق نہ لکھیں

۲ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھنے میں آیا ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے ۔ کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے ۔ کہ بذریعہ اخبار مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے ۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے ۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام ۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مردخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مردخان ایک نیک اور نوجوان ہیں ۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر میں ہے مگر چھ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے ۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں ۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے ۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے ۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔

میجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل ۔ پنجابی منظوم جس میں تمام عقاید احمدیہ و نماز روزہ بالدلائل ذکر ہیں ۔ قیمت ۱ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

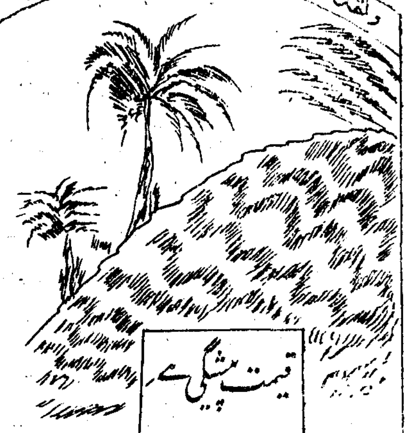

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے ر

ای جہان منتظر خوش باش کاندولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۲ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۶

نمبر ۲۷

دس شرائط بیعت

اول ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ـ دوم ـ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ـ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ـ چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر یگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ـ نہم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ـ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ـ دہم ـ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ـ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قسم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عسہ

معاونین درجہ اول جنکو چار پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ ر

معاونین درجہ دوم جنکو چار پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ ر

عام قیمت پیشگی ے ر

عام قیمت مابعد للعہ ر

قیمت فی پرچہ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی ـ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ـ بعد میں نہیں مل سکیگا ـ رسید در اخبار میں چھاپی جاویگی ـ علیحدہ رسید نہ ہوگی ـ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ـ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ـ

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ـ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ـ ۲ بار ـ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ـ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ـ ۳ بار ـ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ـ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ـ آمین ـ اس کے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عراق عرب مین طوفان

حبل المتین کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق عرب میں اسال ایسا سخت طوفان آیا ہے۔ جیسے ثانی طوفان نوح کہنا بے جا نہ ہوگا۔ تقریباً تین مہینے ہوئے۔ کہ دریائے دجلہ وفرات مین اس قدر طغیانی ہوئی۔ کہ پانی زمین کے اوپر بہنے لگا۔ اور بعض جگہ تو پانی ہی پانی ہوگیا۔ یہان تک کہ پورے بند اس زوردار پانی کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ اکثر ٹوٹ گئے اور پانی نے ہرطرف عراق کی پست وادیون کو بڑے بڑے نالون کی شکل مین بنا دیا۔ اس پر بھی دجلہ و فرات کے کنارون کا پانی روزمرہ زور پکڑتا گیا۔ حتے کہ عراق کے نالے کثرت آب کے سبب مل کر ایک بڑا دریا بن گئے ہین چونکہ عراق کے تمام شہر سواحل دجلہ وفرات پر واقع ہین۔ اکثر باغون اور کھیتیون مین پانی ہی پانی ہوگیا اور سخت نقصان پہونچا۔ بغداد تک کا یہ حال ہے جیسے ایک مین دو جزیرہ ہون جن کی نسبت ہر دم اندیشہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ کربلا اور اور شہرون کا بھی یہی نقشہ ہے۔ اب شط فرست کا پانی صحرائے بغداد پر مسلط ہوگیا ہے اور پرانے شہر کے اطراف مین جو دجلہ کے جنوب مین واقع ہے۔ احاطہ کر لیا ہے۔ شب شنبہ ششم ربیع الثانی کو ایک طوفان ہوا اور ایک طوفان عظیم پانی کا آیا۔ اور جو پانی پہلے رکا ہوا تھا۔ اس طوفان نے اور اس پانی نے مل کر شہر کے گرد کے بند کو توڑ ڈالا ہے۔ صدائے نالہ وشیون بلند ہوئی تقریباً . . ۸ گھر غرق ہوگئے اور سب لوگ اندہیری رات مین اپنی تمام اثاث البیت اور متعلقین کو لئے ہوئے اس محلہ سے اس محلہ مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اور گریہ وزاری کرتے تھے۔

(آفتاب)

برہمن بیریہ دریاگنج (شرقی بنگال) کے بعض نشیبی مواضعات مین سخت سیلاب آیا۔ لوگ بہوکے مر رہے ہین فصلین تباہ ہوگئین اور لوگ بیرونی امداد کے لئے درخواست کر رہے ہین۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کے اندر کشمیر مین ہیضہ سے ۲۲۹۴ وارداتین اور ۱۳۱۵ اموات ہوئین۔ (وکیل)

طوفان :۔ ۱۲ر جون کو شب کے وقت جہلم مین سخت طوفان گرد آیا۔

زلزلہ :۔ ۱۲ر جون کی شب کے پون بجے ڈونگا گلی (کوہ مری) پر سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور کئی سکنڈ تک رہا تمام آدمی گہرون سے باہر نکل آئے۔ (پیسہ)

سخت زلزلہ :۔ جمیکا اور چلی کے شہر والڈیویا مین ۱۳ر ماہ حال کو سخت زلزلہ آیا۔ جمیکا مین فوج مارے خوف کے میدان مین بھاگ کر نکل آئی اس بھاگ دوڑ مین ۵ آدمی مر گئے۔ ۱۱ آدمی مجروح ہوئے۔ والڈیویا مین بکثرت مکانات گر پڑے (سول اینڈ ملٹری نیوز)

فرد جرم لگائی گئی ۔ مسٹر بائیڈ صاحب سپیشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۲۴ر جون کو حسب ذیل فرد قرارداد جرم بنام پنڈی داس مالک وایڈیٹر انڈیا اور بنام دینا ناتھ مالک وایڈیٹر ہندوستان لگائی گئی۔ دفعہ ۱۳۱ دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۳۵۔ پنڈی داس تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم نے ۲۵ر اپریل کے اخبار مین ایک مضمون سرکار کی ہندوستانی افواج کو بہکانے کے لئے لکھا۔ پنڈی داس اقبال جرم نہین کیا۔

دیناناتھ نے اس جرم کے شائع کرنے مین مدد دی دفعہ ۱۳۴ - ۱۳۱ - ۱۳۵ - تعزیرات ہند (پیسہ)

صوبہ ۔ شرقی بنگال کے ہنگامون مین مختلف مقامات سے اب تک ۵۰۵ اشخاص کا چالان ہوا ہے ان مین سے ۱۴۵ ثبوت جرم کے بعد سزایاب ہوئے۔ اور ۱۹۰ پر ہنوز مقدمہ چل رہا ہے۔ باقی بے قصور سمجھ کر رہا کئے گئے میمن سنگہ۔ باقر گنج اور ٹپرہ مین تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے اور کئی اور مقامات مین عنقریب بٹھائی جاویگی

اضلاع دہلی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ اٹک راولپنڈی کے بعد اب ضلع امرتسر کا نام بھی ان علاقجات کی فہرست مین شامل کر دیا گیا ہے۔ جہان بلا پیشتر اطلاع پبلک و پولیٹیکل جلسے کرنے کی ممانعت ہے ضلع امرتسر مین اس امتناعی قانون کا ۱۵ ماہ حال سے نفاذ بھی ہوگیا ہے۔ (وکیل)

پیسہ اخبار "کیا آریہ سماج پولیٹکل جماعت نہین" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی جنگی سپرٹ کی تعلیم کے ساتھ جنگی پالیٹکس موجود نہ ہو کیا لاہور کے کسی اور کالج کے طلبا پر بھی ورزش کے میدان مین اتنی مرتبہ ہمعصر کالجون کے طلبا سے مار پیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس قدر کہ ڈی۔ اے وی کالج کے طلبا پر لگایا گیا ہے۔ جس قدر آریہ سماج کے اپدیشکون نے جھگڑے اور فساد کئے اور عدالتون مین مقدمہ بازیان ہوئین کسی اور جماعت کے واعظون نے بھی کی ہین۔ بحالیکہ ابھی آریہ سماج والے تعداد مین سب ہمعصر مذاہب سے کم ہین۔ جس قدر سلسل اخبار اور کتابین حملون اور دل آزار باتون سے پر چند سال مین انہون نے چھاپی ہین۔ کسی اور مذہب نے بھی چھاپی ہین؟

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج اپنے اخبارات سے پہچانا جاسکتا ہے۔ گو آریہ لیڈر شاید نہ مانین۔ لیکن پبلک بخوبی جانتی ہے کہ جنگجو پنجابی کس جماعت کا اخبار ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے خریدارون اور معاونون مین پنجاب مین بہت زیادہ آریہ سماج کے ممبر ہین جن دنون لاہور آریہ سماج کے لیڈر ٹربیون پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کا غلام بن جانے سے انکار کیا تھا۔ تو بہت سے آریا ؤن نے ٹربیون کی خریداری چھوڑ دی تھی۔ یہ واقعات یقیناً ٹربیون اور پنجابی کے دفترون سے ثابت ہو سکتے ہین۔ کہ ٹربیون کو جن لوگون نے اس زمانہ مین چھوڑا تھا یا ٹربیون ان سے کوشش کرکے چھڑایا گیا تھا۔ ان مین آریہ سماج کے ممبر کس قدر تھے اور کہ پنجابی کے خریدارون مین پنجاب مین ممبران آریہ سماج کس قدر ہین۔ یہ کہدینا تو آسان ہے کہ پنجابی آریہ سماج کا آرگن نہین اور کہ آریہ سماج کو پنجابی سے کچھ تعلق نہین۔

پنجاب مین جنگی لٹریچر کی بنیاد کن لوگون نے رکھی ہے۔

کشمیر ریلوے ۔ ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے۔ جو تنگ پٹڑی کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لے کر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کیطرف سے توسیع کیا جاویگا۔

کوڑ بوٹی ۔ مندرجہ عنوان بوٹی طاعون کے دفعیہ مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بوٹی دریا کے بیلون اور تالابون کی کھیون مین کثرت سے ہوتی ہے اور چونکہ اس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوڑ بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بوٹے کی گندل فٹ ڈیڑہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ پتے اس کے کریلا کی طرح ہوتے ہین مگر ادسے چھوٹے پھول پیلا اور کنگرہ دار ہوتا ہے ایک ایک بوٹے مین ۳ یا ۴ سے زیادہ پھول نہین لگتے۔ جب ماہ کاتک مین گندم بوئی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ بوٹی بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کے کاٹے جانے کیوقت یہ بھی خشک ہوکر نابود ہو جاتی ہے۔ (سراج)

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر	مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان	مصدر کیاب ہے گوہر نشان
مصدر چشم بصیرت مرد کہ	مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی	مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیریں زبان	مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے با وفا	مصدر جود و کرم ہے با سخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا	مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہے وہ عالی ہمم	مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون	مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا	مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد	مصدر بنیاد ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ	مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدیٰ
مخزن شعرا ہے فردوسی زمان	مخزن شعرا ہے وہ طوسی زمان
معدن انصاف عادل نوشیروان	معدن حکمت فلاطون زمان

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار	ہادیٔ دین ہے وہ باعز و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام	مشعل دین امامت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام	السلام اے ماہ طلعت السلام
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر	السلام اے بیکسوں کے دستگیر
السلام اے گمرہوں کے رہنما	السلام اے ہادیٔ ہر دو جہان
السلام اے کارساز دردمند	السلام اے چارہ کار دردمند
السلام اے چاکروں کے دین پناہ	السلام اے چاکروں کے بادشاہ
السلام اے عابدوں کے پارسا	السلام اے زاہدوں کے پارسا
السلام اے اولیا کے پیشوا	السلام اے دین احمد پیشوا
السلام اے متقی کے اولیا	السلام اے عالموں کے اصفیا
السلام اے عاجزوں کے دردمند	السلام اے اہل دین کے دردمند

السلام اے فاسقوں کے بیخ کن	السلام اے ظالموں کے بیخ کن
السلام اے کافروں کے بیخ کن	السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
السلام اے مولوئے معنوی	السلام اے اصفیا کے متقی
السلام اے دین احمدؐ کے امام	السلام اے شاہ شاہان السلام

آستانہ پر بلایئے مجھے	اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے	اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا	تیری بیعت کر چکا ہوں ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزار میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پر پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۰ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

وصیت

میں نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اوان ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ - چونکہ شرط ۱، ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحداً در مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی ۲ زرعی واقعہ مسمی آوان ڈ ڈیوالہ متعلقہ چاہ معہ چاہ موسومہ منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ۱/۲ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ۱/۲ حصہ چاہ سجادہ والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈ ڈیوالہ جس میں تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید و صحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵ - ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان پار مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶ - ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگراں لاہور جو مظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس میں میری سکونت ہے۔

۷ - بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں۔

۸ - میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن میں اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان پار یعنی پار لکھو ڈہیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے میں یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کردیں تو پھر اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت میں کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کردیں تو اس صورت میں بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد میں جو ترقی و تنزل ہوں گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہوں گے یعنی اس سب کا ۱/۱۰ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس لکھدی تاکہ سند رہے۔ فقط ۱۶ / مئی ۱۹۰۷ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ انتخاب الاخبار
صفحہ ۳ ۔ انتخاب الاخبار دل۔ خاص شکریہ۔ وصیت
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ انی احافظ کل
صفحہ ۵ ۔ من فی الدار۔ وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ
صفحہ ۶ ۔ وصیت ۔
صفحہ ۷ ۔ کمیاب ڈائری
صفحہ ۸ ۔ احیائے موتی ۔ جلسے خوف پر جانا ۔
صفحہ ۹ ۔ صحیح پتہ ۔ اسلام کے نادان دوست
صفحہ ۱۰ ۔ نظم
صفحہ ۱۱ ۔ رسیدزر ۔ مزید رعایت

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول مین نے حضرت کیخدمت مین تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❖ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرمادین ۔

حضور کی جوتیون کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہین ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا ۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے مین تجھے وہ زلزلہ دکھاؤن گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارُ

ہمارے بھائیون کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آب کا یہ الہام مدت سے ہے اس

پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے جس کا جواب ریویو آف ریلیجز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہین۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح مین کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہین اور اس کے ثبوت مین کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہین یہ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام مین یہ وعدہ ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوارئ کے اندر ہے ۔ مین اس کو بچاؤن گا ۔ اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہئیے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین ۔ میرے روحانی گھر مین داخل ہین چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہین مرے گا ۔ افسوس ہے کہ ان لوگون کی کجدلی یہان تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہین کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہین یہ کہان سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو بھی نہین مرے گا پھر جہان سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا مین ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ مین انسانون کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوےٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگون کے متعلق ہے ۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوٰی سے اس مین محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگون کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح مین دونون وعدے الگ موجود ہین ۔ مگر یہ دعویٰ کہین نہین کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہین ہوگی ۔ اس مین شک نہین کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہین اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنون کے لئے یعنی اس صورت مین جب بیعت کرنے والے اس وعدے مین شامل کئے گئے ہین تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہون اور کھلے الفاظ مین یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

www.aaiil.org

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر ۔ مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان ۔ مصدر کیاب ہے گوہر فشاں
مصدر چشم بصیرت مرد ک ۔ مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی ۔ مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیریں زبان ۔ مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے باوفا ۔ مصدر جود و کرم ہے باسخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا ۔ مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہے وہ عالی ہمم ۔ مصدر نعمت ہے وہ والا نعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون ۔ مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا ۔ مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد ۔ مصدر بنیاد ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ ۔ مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسی زبان ۔ مخزن شعرا ہے وہ طوسی زماں
معدن انصاف عادل نوشیرواں ۔ معدن حکمت فلاطون زماں

ہادیٔ اسلام ہے عالی تبار ۔ ہادیٔ دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام ۔ مشعل دین امامت السلام
سلام اے ماہ رفعت السلام ۔ السلام اے ماہ طلعت السلام
سلام اے ہادیٔ روشن ضمیر ۔ السلام اے بیکسوں کے دستگیر
سلام اے گمرہوں کے رہنما ۔ السلام اے ہادیٔ ہر دو جہاں
سلام اے کارساز دردمند ۔ السلام اے چارہ کار دردمند
سلام اے چاکروں کے دیں پناہ ۔ السلام اے چاکروں کے بادشاہ
سلام اے عابدوں کے پارسا ۔ السلام اے زاہدوں کے پارسا
سلام اے اولیا کے پیشوا ۔ السلام اے دین احمد پیشوا
سلام اے متقی کے اولیا ۔ السلام اے عالموں کے اصفیا
سلام اے عاجزوں کے دردمند ۔ السلام اے اہل دین کے دردمند

سلام اے فاسقوں کے بیخ کن ۔ السلام اے ظالموں کے بیخ کن
سلام اے کافروں کے بیخ کن ۔ السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
سلام اے مولوئے معنوی ۔ السلام اے اصفیا کے متقی

آستانہ پر بلا لیجے مجھے ۔ اپنی رحمت سے نہ خالی رکھیے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے ۔ اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا ۔ تیری بیعت کر چکا ہوں بے ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بڈہانہ
ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پر پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۷ر جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت

میں نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اراں ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ رودگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کی نسبت وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی منشی نبی بخش والا جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ۱/۴ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والا جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ۱/۴ حصہ چاہ سجادہ والا معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈہائی والا جس میں تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید صحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان یار مشتمل بر چار کوٹھی ایک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ رودگراں لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس میں میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ جن میں اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار۔ بھینی یار۔ لکھوڈہیر۔ مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ۱/۳ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے میں یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کر دیں تو پھر اس جائیداد کا ۱/۳ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جاویگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت میں کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کر دیں تو اس صورت میں بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد میں جو ترقی و تنزل ہوں گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہوں گے یعنی اس سب کا ۱/۳ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - انتخاب الاخبار

صفحہ ۳ - [illegible] - خاص شکریہ - وصیت

صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی - انی احافظ کل

صفحہ ۵ - من فی الدار - وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ

صفحہ ۶ - وصیت -

صفحہ ۷ - کمیاب ڈائری

صفحہ ۸ - احیائے موتی - جائے خوف پر جانا -

صفحہ ۹ - صحیح پتہ - اسلام کے نادان دوست

صفحہ ۱۰ - نظم

صفحہ ۱۱ - رسیدزر - مزید رعایت

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ - جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول مین نے حضرت کیخدمت مین تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماوین -

حضور کی جوتیون کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہین ہوُا - چند روز ہوئے - صرف یہ الہام ہُوا تھا -

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے مین تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا - والسلام

میرزا غلام احمدؐ

اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارُ

ہمارے بھائیون کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آب کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے جس کا جواب ریویو آف ریلیجز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہین۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے - کہ کشتی نوح مین کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہین اور اس کے ثبوت مین کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہین یہ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے - وہ اس میرے گھر مین داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام مین یہ وعدہ ہے - انی احافظ کل من فی الدار - یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوارکے اندر ہے - مین اس کو بچاؤن گا - اس جگہ یہ نہین سمجھنا چاہئیے - کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہین جو میرے اس خاک و خشت کے گھر مین بود و باش رکھتے ہین بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہین - میرے روحانی گھر مین داخل ہین چنانچہ اس عبارت کو نقل کرکے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے - لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہین مرے گا - افسوس ہے کہ ان لوگون کی کجدلی یہان تک بڑھ گئی ہے - کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہین کرتے - ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہین یہ کہان سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہین مرے گا پھر جہان سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے - اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے - دیکھو کشتی نوح کے ابتدا مین ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے - خدا نے چاہا ہے - کہ اس زمانہ مین انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے - سو اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا - اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقوےٰ سے تجھ مین محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائین گے - لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہین کرتا وہ تجھ مین سے نہین"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگون کے متعلق ہے - اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام - دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا - سوم - اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس مین محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگون کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے - اور نسبتاً اور مقابلتاً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا - گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح مین دونون وعدے الگ موجود ہین - مگر یہ دعویٰ کہین نہین کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا - اس کو طاعون نہین ہوگی - اس مین شک نہین کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہین اور جسمانی بھی - مگر روحانی معنون کے لئے یعنی اس صورت مین جب بیعت کرنے والے اس وعدے مین شامل کئے گئے ہین تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہون اور کھلے الفاظ مین یہ بھی لکھا گیا ہے - کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

خدا کے علم میں ہو۔ ان میں سے بعض لوگ اس بیماری سے مر بھی جائیں گے۔ پس جہاں تک دار کے جسمانی معنے ہیں۔ اللہ تعالے نے کھلے رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور کوئی شخص نہیں جو کہہ سکتا ہو کہ باوجود قادیان میں کئی دفعہ طاعون کے نمودار ہونے کے اس دار کے رہنے والوں میں سے جو قریب ستّر کے پہونچ جاتے ہیں ایک شخص بھی مرا۔ باقی رہے دار کے روحانی معنے۔ سو اس کا علم اللہ تعالی کو ہی ہے۔ کہ کون وہ شخص ہے۔ جو اس وعدہ میں آتا ہے ہاں جس رنگ کے معنے ہوں۔ اسی رنگ میں پیشگوئی پوری ہوئی

وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرماویں

(۱) جو بزرگ صاحب زرعی اراضی ہیں اور ان کی جائیداد میں کچھ حصّہ جائیداد منقولہ بھی ہے اور وہ وصیت کرنے کے وقت اپنی کل جائیداد کی قیمت لگا کر اس کا کوئی حصّہ وصیت میں لکھدیا کرتے ہیں۔ منقولہ جائیداد کی بعد از تلاش بحالات ہے اور یہ بہت کچھ پسماندگان کی امانت اور دیانت پر منحصر ہے اور بعض وقت ان کے لئے موجب ابتلاء ہو جاتا ہے نیز اگر پسماندگان لالچ میں آکر یہ کہدیں۔ کہ منقولہ جائیداد مندرجہ وصیت وصیت کنندہ اپنی ہی زندگی میں ختم کر چکا ہے۔ تو اس کے برخلاف انجمن احمدیہ کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے میری رائے میں آتا ہے۔ کہ اگر ہمارے دوست وصیت کے وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت لگا کر اور وصیت کا حصّہ متعین کر کے اسی قیمت کی زمین اپنی جائیداد اراضی میں سے انجمن کے لئے مخصوص کر دیں۔ اور نمبرات کی ہی تخصیص کرا کر اس وصیت کا ذکر بصورت داخل خارج کا غذات مال میں کرا دیں۔ تو بہت سا آرام ہو جائے گا۔ اور وصیت میں اراضی زرعی کا لکھدینا صدقات جاریہ میں رہے گا۔

(۲) میں وصیت کے مقابلہ میں ہبہ کو زیادہ پسند کرتا ہوں کیونکہ رواجاً اور قانوناً وصیت کے مقابل ہبہ کی کم قیود ہیں۔

(۳) اگر زرعی پیشہ ممبران سلسلہ عالیہ کے ورثا بازگشت از قسم برادران یا عمزاد یا ان کی اولاد میں سے ہوں۔ تو حتےالوسع اس امر کی کوشش چاہیئے۔ کہ اس قسم کے وارث بازگشت وصیت نامہ یا ہبہ نامہ پر دستخط بطور شہادت کر دیں اور اگر نہ کریں۔ تو تجویز امر دیگر ہے۔

۴۔ جن احباب کے ورثاء بازگشت سلسلہ کے عناد کے باعث دستخط نہ کریں وہ احباب اگر وصیت کے مقابلہ ہبہ کر کے داخل خارج کرا دیں تو بہت تنازعات آئندہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور بہت کچھ ان کی زندگی میں بھی ہو جائے گا۔

۵۔ کوئی امر اگر کسی دوست کے خیال میں اشکال طلب ہو تو وصیت کرنے سے پہلے مجھ سے خط و کتابت کر کے یہ وصیت لکھیں کیونکہ وصیت بعض وقت قانونی نقصوں سے خالی نہیں ہوتی۔ اور وصیت کو دیکھ کر بہت سے امور پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

۶۔ وصیت کنندگان کو حتےالوسع وصیت پر اپنی ورثا مثلاً بیوی لڑکا لڑکی وغیرہ جو بالغ ہوں ان کے دستخط یا نشان انگوٹھا لگا دینا چاہیئے۔

۷۔ وصیت عموماً فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

۸۔ وصیتوں پر حتےالوسع احمدی اور غیر احمدی گواہوں کی شہادت کرانی چاہیئے۔

۹۔ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ہی قلم اور سیاہی سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور
مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

سراج الاخبار میں خلاف بیانی

ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جلال الدین جس کے نام سے ایک مضمون سراج الاخبار میں چھاپا گیا ہے۔ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی گولیکی میں نہیں۔ اور جون کے سراج میں مان لیا گیا ہے۔ کہ واقعی یہ بات ٹھیک ہے اور مضمون ان پڑھ کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ مضمون اس نے خود بھی نہیں لکھوایا۔ بلکہ اسے اس بات کا علم بھی نہیں۔ اب دو تین اور خلاف واقعہ امر لکھدئے گئے ہیں۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر سراج کیوں اپنے نامہ نگار پر اس قدر اعتبار کر کے اپنے وقار کو گراتا ہے۔ دیکھئے دعویٰ تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ زلزال کی تفسیر نہیں سمجھے۔ اب بجائے اس کے کہ یہ الفاظ ہمارے سلسلہ کی کتابوں سے نکالدیتے۔ انکالا تو یہ کہ ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ زلزال کی یہ تفسیر کی ہے ...... یہ سراسر غلط ہے۔ اب یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہاں ہے؟ بتاؤ؟ اور علماء نے یہ کب ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہی معنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے خیر ہم ایسے اعتراضات کے جواب ایک علیحدہ مضمون میں دیں گے۔ یہاں صرف اشارۃً بتا دیا جاتا ہے۔ کہ براہین احمدیہ میں خدا فرماتا ہے"۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب کلام الٰہی ہے بلکہ یہ کہ اس میں الہام مندرج ہیں اور یہ آپ ہماری کسی کتاب میں نہیں دکھا سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی وحی غلط نکلی۔ بلکہ یہ ہے کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی وحی کے سمجھنے میں ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کو ہر ایک مومن تسلیم کرتا ہے۔ خوجیانوالی کا قصہ چھیڑ کر خود ہی یکے از حاضرین مجلس وعظ نے اپنے واعظ کی بدتہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ ذلک اکتابیع۔ دیکھئے خود ہی مانتا ہے کہ " بادشاہ نوی نے غلام رسول احمدی کو طمانچہ رسید کیا تھا۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر آپ پر گرا تھا"۔ کیا اس درندگی کے باوجود بھی کوئی قابل خطاب سمجھا جا سکتا ہے کیا مناظر ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ پھر دیکھئے احمدی اخلاق کہ باوجود اس کے کہ خود تمہارے لوگوں ہی نے مجلس وعظ میں ملامت کی ادھر سے صبر و تحمل سے کام لیا گیا۔ اس پر چالاکی دیکھئے کہ تھانہ میں اطلاع دی احمدی مجھ پر بلوہ کر کے آئے۔ کیا ایسا صریح جھوٹ ان لوگوں کو دل ہی دل میں نادم نہیں کرتا؟ جب کہ یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ حاضرین ہزار کے قریب غیر احمدی اور صرف پانچ چھ احمدی تھے۔ اور تمہیں لوگوں کے بار بار اصرار اور زبانی و عددوں سے آئے تھے۔ مگر پھر خلاف وعدہ جو سلوک کیا گیا اس کے خود مقر ہو باقی رہا ایک اور خلاف واقعہ بیان کہ مشتاب نکل گیا۔ اس کے جواب میں میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہاں کتاب کا رہ جانا اور اس کا واپس نہ کرنا یہ خود ہی مان لیا اچھا کیا کہ اپنے تقویٰ اور حقوق العباد کی نگہداشت کی گواہی دیدی۔ ایک اور بات سنئے سراج مورخہ ۵ جون میں ایک نظم شائع کی گئی ہے جو ہے میری مگر نام میرا نہیں بلکہ کسی اور کے نام سے منسوب ہے۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت نمبر ۴۲

مین مسمات راج بی بی اہلیہ اسماعیل ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل وضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ موسوم کے ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا

(۴) میری جایداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے پاس کچھ زیور ہے جو میرے باپ نے مجھ کو بخشش کیا ہوا ہے جس کی قیمت اس وقت ؎ روپیہ ہے۔ اور کچھ میرے پاس وہ زیور ہے۔ جو میرے خاوند اسماعیل نے جس کو حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ؎ ہے۔ اور ایک مکان بھی مجھ کو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت ؎ روپیہ ہے۔ اور یہ مکان موضع پنڈال تحصیل سیالکوٹ مین ہے اور اس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ شمال گلی شارع عام اور دکھن کی طرف سکونتی مکان دت نائی ولد بوٹے کا مکان ہے اور طرف شرق دت نائی کا صحن ہے اور مغرب کی طرف اس میرے مکان کا صحن ہے یہ تمام میری جایداد ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ کی ہوگی۔ اور اس جایداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے آج کی تاریخ سے اس جایداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد نصف حصہ جایداد کا صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جایداد سے الگ کرکے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جایداد کی مالک ہے اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس جایداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جایداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جایداد علاوہ جایداد مذکورہ بالا کے پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جایداد متروکہ ثابت ہو۔ تو اس جایداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر مین قادیان مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکون یا کسی اور جگہ دفن ہون۔ تاہم یہ وصیت میری بدستور قائم رہے گی۔ فقط

تاریخ ۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد۔ راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ اسماعیل احمدی خاوند راج بی بی

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار " " " "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل وضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی سکنہ " " " بقلم خود

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت نامہ بہاول شاہ

مین بہاول شاہ ولد شیر محمد قوم سید سبزواری ساکن کوال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا۔

۴۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

اس وقت دو قطعہ اراضی جن مین سے ایک قطعہ تعدادی دو بیگھہ موضع کارخانہ کلان اور دوسرا تعدادی ایک بیگھہ موضع کارخانہ خورد مین۔ اور ایک قطعہ ۱۰ بسوہ اراضی تعدادی دو بیگھہ موضع سید پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ مین بلاشرکت غیری میرے نام ہے۔ اور تخمیناً پانچ گھماؤن اراضی ۱۰ بسوہ میرے تیسرے حصہ کی منجملہ پندرہ گھماؤن جس مین میرے دو حقیقی چچا مسمیان ذری زر بخش والندر شاہ بحصہ برابر شریک ہین یعنے پندرہ گھماؤن مین سے دس گھماؤن ان کے حصہ مین اور پانچ گھماؤن میرے حصہ کی موضع شاہ پور سیدان تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر مین بروئے کاغذات سرکاری میرے نام ہے۔ سوائے اس کے موضع شاہ پور مین اور موضع الو وال مین مزارعہ موروثی بیٹھے ہین۔ جن پر میرا حق مالکانہ بھی ہے۔ سو مین نے بقائمی ہوش وحواس اپنی کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ سے دسوان حصہ دار الامان قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے قبرستان مقبرہ بہشتی کے نام وقف کر دیا۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد اس کا ثواب واجر مجھ کو پہنچتا رہے۔ انجمن یعنی کارپردازان مقبرہ بہشتی کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جایداد ہو اور میری لکھی ہوئی تعداد سے بموجب کاغذات سرکار کمی یا زیادتی ہو۔ کل کے دسوین حصہ پر اپنا قبضہ کرے۔ کوئی شخص میرے وارثون سے میری اس وصیت کا مزاحم نہ ہوگا۔ لہذا بروئے گواہان وصیت ہذا کو تحریر کرکے نام و انگوٹھے گواہان ثبت کرتا ہون تاکہ سند رہے۔ اور کوئی شخص مزاحم نہ ہو۔ المرقوم یکم جون ۱۹۰۷ء مطابق ۱۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ

العبد

بہاول شاہ ولد شیر محمد ساکن کوال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقلم خود

گواہ شد

احمد ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع کوال احمدی نشان انگوٹھا

گواہ شد

قادر بخش ولد نتھا قوم جٹ سکنہ موضع کوال احمدی نشان انگوٹھا قادر بخش

۱؎ موضع الو وال شاہ پور کی زمین مین آباد ہے جہان مزارعہ موروثی بستے ہین۔ اپنی عمر کی نسبت جو پہلے وصیت لکھ چکا ہون۔ وہی قائم رہے گی۔

براہین احمدیہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء تک نصف قیمت پر ملسکتی ہے۔

کمیاب ڈائری

احسان فرمایا۔ کہ احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ایک شخص تھا۔ جو کہ تمام لوگوں سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہاں تک کہ اس کے بھائی اور عزیز اقارب بھی اس سے تنگ آ چکے تھے اس سے میں نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ میں کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہاں آیا اور وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا۔ یہاں تک کہ جب اس کے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اتر آتا۔ اس نے یہاں آ کر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں اور وہابیوں کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہم نے اس کی کچھ پرواہ نہ کر کے اس کی خدمت خوب کی۔ اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جب کہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب گالیاں دے رہا تھا۔ کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا اور اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور میں مجھ کو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیوں کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی اس سے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی سے مجھ کو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھ کو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد میں جس کا کہ وہ امام مقرر ہوا تھا۔ مجھ کو بٹھایا۔ اور خود نوکروں کی طرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا۔ کہ کچھ چاء وغیرہ پی کر جاویں۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلوں کو مسخر کر لیتا ہے (احسان کے کرشمے اگر دنیا میں دیکھے جاویں تو اس قدر ہیں۔ کہ ان کو شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خود نبی کریم اور ان کے اصحابہؓ کی زندگی پر اگر غور کیا جاوے تو ایسے صدہا واقعات ملیں گے۔ کہ انہوں نے احسان کے زبردست حربے سے ایسے دشمنوں کو زیر کیا جن کے زیر کرنے کے لئے تلوار کو ایک بہت عرصہ درکار تھا۔ مثلاً فتح مکہ کو ہی دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مخالفان اسلام نے نبی کریم اور صحابہ کرام پر سخت سے سخت ظلم کئے تھے۔ ان کو وطن سے بے وطن کیا۔ ان کے رشتہ داروں اور عزیزوں کو نہایت بیدردی اور ظلم سے شہید کیا اور جب وہ وطن چھوڑ کر مدینہ میں چلے گئے۔ تو وہاں بھی جا پہنچے۔ اور بار بار غضب مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب سے شہید کیا۔ پھر سب سے بڑھ کر ان کے جان و مال سے پیارے دین کو خراب اور تباہ کرنا چاہا۔ مگر پھر بھی جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہہ دیا کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اور اسی طرح ان لوگوں کو بغیر کسی سزا کے بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ اور یہ ایک ایسا احسان تھا کہ اس کو تمام کفار نے دل سے محسوس کیا اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ اتنا احسان ایک نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ پس وہ ایسے سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور وہ کام جو تلوار سے نا ممکن اور بالکل ناممکن تھا۔ وہ ایک احسان سے دم بھر میں ہو گیا۔ پھر اسی طرح اور بہت سی مثالیں ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جو اور کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ احسان سے ہو جاتے ہیں خود خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اِنّ اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین۔ یعنی خداتعالیٰ محسنوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔ پس ہر ایک کو چاہیئے کہ محسن بننے کی کوشش کرے تاکہ مشکل اور تکلیف کے اوقات میں خدا اور اس کے بندے اس کے مددگار اور طرفدار ہوں پس مبارک ہے وہ جو محسن بنتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک صاحب کی لڑکی بیمار تھی انہوں نے اس کی دعا کے لئے تار بھیجا تھا۔ آپ نے اس کو پڑھ کر فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنا اخلاص رکھتے ہیں۔ جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو جھٹ ہماری طرف آتے اور دعا کے خواستگار ہوتے ہیں۔ میں دعا کروں گا آگے شفا خدا کے اختیار میں ہے۔ چند دن ہوئے۔ مجھ کو الہام ہوا تھا۔ کہ لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی۔ چنانچہ یہ چھپ بھی چکا ہے اور اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیجکر پچھوایا بھی تھا۔ کہ وہاں کے دوستوں کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔ (چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی۔ کہ مریض فوت ہو گیا ہے۔ چونکہ وہ ایک معصوم بچہ تھا۔ خداتعالیٰ نے اس کو بخش ہی دیا ہوگا۔ خدا اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرماوے۔ آمین۔ ایڈیٹر)

لنگر فرمایا۔ آج کل لوگ لنگر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں اور دوسری مدات کی طرف بہت متوجہ ہیں حالانکہ سب سے ضروری مد یہی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ علم حاصل کرتے ہیں۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک ایک ایک دو دو روپیہ ہی آتے ہیں اور خرچ دوسرے دن کا سو روپیہ ہوتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دوسری مدات کی تحریکات ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں اور لنگر کی کوئی تحریک نہیں ہوتی (اس جگہ یہ مضمون اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت توجہ فرمائے۔ خاص کر احمدی عورتیں اس کام میں بہت سست ہیں حالانکہ صحابہ کی عورتیں دین کی امداد کے لئے ایسی تیار رہتی تھیں کہ لڑائی کے وقت ساتھ رہتی تھیں اور موقعہ کے وقت خود میدان کارزار میں پہونچکر مریضوں کو اٹھا کر لاتیں اور مرہم پٹی کرتی تھیں اور مالی امداد میں بھی کچھ کم نہ تھیں۔ ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۳	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور ملاحظہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

احیائے موتی

بحال جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام از خاکسار منشی نبی بخش مثلخوان جناب مسٹر ہیرس صاحب بہادر ڈویژنل و سشن جج مجسٹریٹ لاہور عرض ہے کہ یہ عاجز ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بعارضہ سخت ترین نمونیہ بیمار ہوا۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء سے اخیر تک جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا علاج شروع کیا اور نیز جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور نیز محمد اسمعیل صاحب اسسٹنٹ سرجنان بھی ان کے ساتھ علاج میں شامل رہے۔ یہ صاحبان از حد جانفشانی اور مہربانی سے علاج کرتے رہے خصوصاً ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے برو ئے اخوۃ ہمدردی میں حد کردی۔ بیماری یہاں تک بڑھی کہ ظاہراً امید زندگانی یقیناً قطع ہوگئی۔ گھر کے تمام لوگ روتے تھے اور ہمسایہ وغیرہ لوگ کہتے تھے کہ نبی بخش کے بچے یتیم رہ جاویں گے برادرم ڈاکٹر نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور جو ہر روز کئی دفعہ خبرگیری کے لئے تشریف لاتے تھے وہ اور ڈاکٹر صاحبان بھی حیران تھے کہ کیا ہوگا۔ بعد مایوسی کے اتفاق رائے یہ ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں دعا کے لئے ہر روز ایک خط لکھا جاوے چنانچہ اس پر عمل شروع ہوا حضور کی طرف سے جواب آگیا کہ دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب نے قادیان میں پہنچ کر زبانی بھی خاکسار کے لئے دعا کرنے کے لئے عرض کیا اور حضور سے دعا کرنے کا وعدہ ہوا اور فرمایا کہ دعا کی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جاویگی۔ جون کو میرے کانوں میں آواز آئی کہ مرگیا ہے اور کئی آدمی ماتم پرسی کو بھی آگئے۔ تمام شہر و کچہری میں مشہور ہوگیا کہ منشی نبی بخش مرگیا ہے۔ دراصل میری حالت مردہ کے مشابہ تھی میرا ایمان اور یقین ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں مردہ تھا بلکہ لوگ بھی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا منظور ہوئی اور محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا جس کے گواہ لاہور کی جماعت کے اکثر آدمی ہیں۔ میں نے سنا تھا کہ مسیح ابن مریم مردہ زندہ کرتے تھے۔ اور اب بچشم خود دیکھ لیا کہ محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہوتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے ان لوگوں پر جو سنائی بات پر یقین رکھتے ہیں اور چشم دید امر کو بسبب ضد و تعصب ذاتی کے نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ اس محمدی مسیح کو ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے تاکہ سعید لوگ نشانات دیکھ کر فائدہ اٹھاویں۔

جلائے خوف پر جانا

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے ایک صاحب غلام محمد نام افغان کچھ عرصہ سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کے باپ نے ان کو اپنے وطن افغانستان میں واپس بلایا ہے۔ جس پر انہوں نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا ان کا خط اور حضرت کا جواب ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج کیا جاتا ہے غلام محمد صاحب کی اصل زبان پشتو ہے اور فارسی بہت کم جانتے ہیں۔ ان کی تحریر بامحاورہ فارسی نہیں۔ تاہم میں اس کو اصل الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

بحضور جناب حضرت اقدس رسول اللہ و خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مابعد عرض بندہ خاکسار این است کہ از جانب والد صاحب من مکتوب آمدہ است۔ نقلش بر پشت این کاغذ نوشتہ ام لیکن حاصلش این است کہ ضرور بخانہ خود بیائید و اگر نیامدی من در روز آخرت از شما بیزار ہستم و دل من از شما آزردہ است۔ و خود من درین امر بسیار عذرہا دارم اول این است کہ از حضور حضرت اقدس من دور مے شوم و این در دل من از قتل و از ہر مصیبت و از ہر خسران زیادہ تر محسوس مے شود۔ دیگر این کہ سبق قرآن شریف میخوانم بعض حاصل کردہ و اکثر ماندہ است و ایضاً کتابہائے حضرت اقدس مطالعہ مے کنم۔ اندک اندک مطالعہ کردہ ام اکثر ماندہ است و این ہر دو در آن ملک حاصل نمے شود من محروم مے شوم۔ این ہم از قتل بدتر و شدید تر است دیگر اینکہ در ملک من خوف ہلاکت جان ہم است و خوف ہلاکت دین ہم است و ہر دو را من خود بخود محسوس کردہ ام و تجربہ کردہ ام چنانکہ صاحب نور مرحوم برادر احمد نور بملک خود آمدہ بود پس او سپاہان شدید مقرر شدہ بود لیکن بسبب گریخت کردن نجات یافت والا ہلاک بود۔ و خود من در ملک خود از صاحب نور مرحوم در باب مریدی مسیح موعود در آن ملک در شہرت کم نیستم بلکہ مشہور تر ہستم۔ چراکہ در زمانہ سابقہ ہمراہ شہید عبد الرحمان اینجا آمدہ و در بیعت داخل شدہ بودم و در ملک خود مردان را حال من خوب معلوم است و ایضاً در حق خود من این تجربہ کردہ ام و محسوس نمودہ ام کہ بعد از شہادت شہید مرحوم مولوی صاحب آن ملک ہمراہان من بسیار نزاع کردند۔ چراکہ در آن ملک مثل روز روشن آشکارہ ہستم کہ این از پیروان و مریدان شہید مرحوم است۔ بسیار محنت ہا و خونہا بسر خود مے برداشتم۔ چراکہ والد صاحب من در آن وقت نیز ہمین گفت کہ اگر شما بروید من از شما ناراض ہستم۔ ازین سبب لاچاری کار دین را پوشیدہ مے کردم۔ خوب میدانستم کہ بسیار گنہگار ہستم چراکہ اقوال و افعال من مثل اہل تشیع بود در تقیہ کردن۔ علاوہ برین بعض دشمنان من کہ نہایت شدید تر مخالف اند بحاکمان آن ملک اطلاع کردن کہ این شخص از اتباع آن شخص است کہ خود را مسیح موعود و مہدی مے گوید و از تلمیذان شہید مرحوم است باید کہ محبوس شود و مثل استاد خود برجم شود۔ چراکہ در کفر او ہیچ شک نیست و آنہا این منظور کردہ بودند و نیز مطابق گفتہ آنہا قصد کردہ بود لیکن محض بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ شدہ این جا آمدہ ام۔ چراکہ دل خود فتوے داد کہ الحال درین باب ہجرت اطاعت والدین برمن لازم نیست و درین جا قصد محکم کردم کہ واپس نمیروم ہجرت اختیار کردم۔ اہل خانہ خود و مال و اسباب خود را خالصۃً للہ گذاشتم الحال اگر بروم ہجرت نیز شکستہ مے شود و ایضاً وصیت کردہ ام در باب مقبرہ بہشتی از دفن آن نیز محروم مے شوم۔ چراکہ باز آمدن نمے توانم بہ این سبب کہ ہر وقت کہ من نہ آیم والد صاحب من بانہ ناراض مے شود حال این است کہ مخالف ہم نیست و بذریعہ کاغذ در بیعت ہم داخل است۔ و برای اقوال خود۔ مولوی عبد الستار صاحب و سید احمد نور صاحب ہر دو را شاہدان دارم۔ الغرض برائے من نہایت ابتلا پیش شدہ است۔ چراکہ من تجربہ کردہ ام کہ در آن وطن دین بر دنیا مقدم نمے شود بلکہ ہرگز محفوظ نمے شود اگر حفاظت دین خود مے کند خود را در معرض ہلاک انداختن در حق خود من یقیناً محسوس مے بینم چراکہ من خود بخود دیدہ و تجربہ کردہ ام و از دیگر طرف حکم اطاعت والدین است۔ اولاً امید دارم کہ حضرت اقدس دعا برائے من نمایند کہ از ہر ابتلا و از ہر شر محفوظ شوم دوم درخواست فیصلہ این امر مذکور دارم۔ اگرچہ دل خود فتوے مے دہد کہ من معذور ہستم اطاعت والدین خود برمن لازم نیست لیکن کار دین باریک تر است بغیر از حکم و فیصلہ کردن حضرت اقدس فتوے و فیصلہ منظور و معتبر نیست۔

الـــــــــادمی

خاکسار غلام محمد افغان احمدی از قادیان

نقل مکتوب حضرت اقدس کہ بر پشت مکتوب من نوشتہ بود این است

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بغور خواندم نزدم بحکم آیت کریم لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ معذور ہستید جان خود

ناحق تلف کردن و ایمان را در معرض خطر انداختن روا نیست۔ بنویسید کہ من از اطاعت شما بیرون نیستم۔ و از دل و جان تا حکم شریعت اطاعت شما مے کنم۔ لیکن چون در آمدن جان خود را در معرض مے بینم۔ ازین وجہ معذورم۔ ازین پیش آنچہ بمولوی عبداللطیف کردہ اند مخفی نیست و من در آن ملک درین امر شہرت دارم کہ از جماعت مولوی عبداللطیف ہستم و در سلسلہ احمدیہ داخلم۔ نان بہتر است کہ زوجۂ من نزد من بیاید ہیچ مانع نیست غرض در رفتن خطر است در آن ملک خوف خدا نیست و مردم وحشی سیرت ہستند۔ والسلام

مرزا غلام احمد

صحیح پتہ

جب دنیا میں گناہ اور نافرمانی زیادہ پھیل گئی تو مہربان باپ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو بہت سے سچائی کے روشن نشان اپنے ساتھ لایا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور بہت تھوڑی سعید روحوں نے اس کی آواز کو سنا۔ تب باپ نے ناراض ہو کر طرح طرح کی بیماریوں طاعون وغیرہ زلازل کے دکھوں سے دنیا کو بیدار کرنا چاہا اور بہت سی خبیث روحوں کو ......

حتیٰ اس کے رسول کے کہ [illegible] ہلاک کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے رسول کی سچائی [illegible] آتا ہے مہربان [illegible] اس سال [illegible] مہربان بھی ناراض ہو گئی ہے۔ [illegible] پیداوار بہت کم ہوئی ہے اور [illegible] کی وجہ سے خراب اور [illegible] قحط کے آثار نمایاں ہیں اور روشیوں کا گھاٹا [illegible] ابھی [illegible] ہے۔ اور [illegible] ہے۔ وہ بھی خراب ہے اور ناقابل ذخیرہ ہے۔ علاوہ اس کے [illegible] کے باعث [illegible] کی طرف سے [illegible] اور کاروبار میں [illegible] ہوتی جاتی [illegible] صورت [illegible] ناراض اور دھرتی ماتا بھی ناراض اور بادشاہ وقت بھی ناراض ہے تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم باپ سے صلح کرو اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگو اور اپنی مادر مہربان کی گود میں شوخی سے شکوہ دو۔ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسکے کاروبار مملکت [illegible] ... میں حد سے زیادہ نکتہ چینی نہ کرو۔ تمہاری صلح کے واسطے ایک ایلچی اس وقت تم میں موجود ہے اس کی آواز پر کان دھرو۔ اور اس کی باتوں پر ٹھٹھہ اور مذاق نہ کرو۔ اور آنے والے عذابوں سے ڈرو۔ قحط کا عذاب سب عذابوں سے خطرناک ہے۔ یہ ایلچی تمہارا خیرخواہ ہے اور تمہاری ہی بہتری کے واسطے باپ نے اسے نازل کیا ہے اور یہ عین وقت پر تمہاری مدد کے واسطے آیا ہے اور اسی طرح اسکا ظہور ہوا ہے۔ جیسے کہ اس سے پہلے ایلچیوں کا ظہور ہوا تھا خوب یاد رکھو کہ اگر یہ ایلچی بھی تم سے تمہاری شوخیوں کی وجہ سے ناراض ہو گیا تو جیسے کہ اس سے پہلے ایلچی ناراض ہوئے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر چونکہ یہ ایلچی ایک ایسے ایلچی کا مظہر ہے۔ جس کو باپ نے رحمت للعالمین کے خطاب سے یاد کیا تھا۔ اس واسطے امید نہیں کہ یہ ناراض ہو تاہم تم کو چاہیئے۔ کہ حتے المقدور وہ فعل نہ کرو جو ناراضگی کا باعث ہو یہ ایلچی تم سے وہی چاہتا ہے جو پہلوں نے پچھلوں سے چاہا۔ میں بار بار تم سے یہی کہوں گا کہ تم سمجھو اور گستاخی نہ کرو اور اس کے نشانوں پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالو۔ فقط

رقیمہ نیاز۔ خاکسار شیخ عطا محمد اوورسیئر چھاؤنی انبالہ

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی واحادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے

ہمارے بعض [illegible] نے دشمنان اسلام و مخالفان دین خیر الانام کو جس [illegible] سے جا و الزامات ناروا کا موقعہ دیا ہے۔ وہ ناظرین کتب مخالفین سے مخفی نہیں آجکل ہمارے [illegible] ملاؤں کی تیغ فتوے سے جو [illegible] طاعون کے بارہ میں دیا۔ اسلام اور اہل اسلام کو جس ظلم کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں جاہل سے جاہل مخالف بھی [illegible] اور استہزا طعنہ ملاؤں کے علم سے بیزار اور سیہ دل سے سیہ دل دشمن کی آنکھ بھی مسلمانوں کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ [illegible] رحم کے بجائے آب خونبار ہے مسلمانان موضع دولمیال۔ تتراڑل۔ کہوہر بالا کو مسجد کے امامت پیشہ ملاؤں نے یہ حکم سنایا کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے۔ ایسے آدمی کے مرنے پر کفن دفن میں شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے جن لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی اب ان میں سے کچھ قلیل ہی زندہ ہیں سب کے کنبے اور گھروں کے گھر تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں بھیالوں اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہوں کے مرنے اور مریضوں کی قے و اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیوں سے گذرنا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار مکانوں میں جو طاعون کے زہریلے مواد سے پر ہیں۔ مسلمانوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بعض ہندو یہ کہتے ہیں اسلام میں وضو غسل وغیرہ طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے۔ مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا۔ مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے۔ تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی اور صحیح تجربہ کے برخلاف کیوں تعلیم دی۔ افسوس ہمارے ملاں محض اسقاط و صدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے میں کہیں اموات میں کمی واقعہ نہ ہو۔ قرآنی آیات۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ اور والرجز فاھجر وغیرہ کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور بطور علاج کے کھلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل و تقدیر کہہ کر ناواقف اور سادہ لوگوں کے زیورات و پارچات بلکہ مال مویشیوں تک اپنی چھومنتر سے لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ امسال بھی موضع مرقومۃ الصدر سے سینکڑوں روپے انہوں نے طرح طرح کے مکائد سے وصول کئے۔ کوئی تعویذ گنڈا سے پیٹ پالتا ہے کوئی [illegible] غرض ان کی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ تو بالکل موافق قضا و تقدیر ہیں۔ لیکن کسی دوسرے خیر خواہ کی خیرخواہی ان کے نزدیک کفر و گمراہی ہے۔ عوام کالانعام کو یہ کہہ کر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہے گا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ باہر بھی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے۔ تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیوں بھاگتے ہو۔ ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ جنازے کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے میں ذرا احتیاط نہیں کرتے۔ راقم نے ایک عورت ساکنہ تتراڑل کو یہ کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ چوہے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ بھلا ان ملاؤں سے کوئی پوچھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الٰہی۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کیوں مکہ مبارک سے بھاگ کر غار میں پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی کیا نعوذ باللہ انہوں نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔ اگر قبل از اجل کسی ہلاکت کا اندیشہ نہیں۔ تو حضرت نوح

www.aaiil.org

علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمیٰ کا کیا مطلب ہے ۔ بطور علاج تبدیلی مکان اگر شرک و کفر ہے ۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب وہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تہا کہ صحرا کے خدا میں صحت بخشی کی زیادہ قوت تھی ۔ اسلام کے نادان دوستو! تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام بھی بدنام ہوگیا ۔ اگر تم میں خداترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا ۔ تو طاعون کے اصل علاج یعنے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں اس مرض سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب ہلاکت پڑتے ۔ میں حیران ہوں ۔ کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا ۔ تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تہا ۔ یعنے حدیث فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ ۔ میں وہ قرار اور منہی عنہ ہے ۔ جو دوسری زمین میں ہوتا ۔ کہ اس زمین کے لوگ بہی اس مرض میں مبتلا نہ ہوں ۔ متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے ۔ فر من المجذوم کما تفر من الاسد ۔ اس نقل مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو شہر کی زمین خود شہر میں داخل ہے ۔ قرآن شریف میں ہے سقنٰہ لبلد میت ۔ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ ۔ ظاہر ہے ۔ کہ کھیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گہروں میں ۔ حدیث کا یہ جملہ ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ بتارہا ہے ۔ کہ توکل و تقدیر کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے سمجھ رکہا ہے ۔ ورنہ طاعون زدہ زمین میں جانے سے کیا خوف ہے وہاں بھی خدا اور وہی تقدیر ہے ۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سن کر واپسی کا حکم دیا ۔ تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افراراً من قدر اللہ ۔ کیا آپ تقدیر سے بہاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا ۔ نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ ۔ یعنی یہ بہاگنا بہی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے ۔ الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں سونپنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق اس حدیث المبطون شہید والمطعون شہید کو پڑھ کر یا سنکر کروٹن آئل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو بذریعہ اسہال ہلاک کرے تو کیا ایسا جاہل عنداللہ شہید کہلا سکتا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل شرک چوری ۔ زنا ۔ وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب سے مر رہے ہیں ہمارے مولویصاحبان بتادیں کہ آیا یہ سب کے سب ان کے نزدیک زمرۂ شہدا میں داخل ہیں ۔ میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہیں ۔ "دراہ جاندا ماریا دم ..... شہید" ۔ بیشک طاعون سے فوت ہونیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان دولمیال ۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں یہ تو بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن ۔ حدیث شریف میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدہما ۔ ومن دعی مومناً بکفر فہو کقتلہ ۔ اور یہاں کے لوگ باوجودیکہ ہم خدا ۔ رسول کے قائل ہیں نمازیں پڑہتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر بھی کافر ملعون ۔ مرتد کہتے ہیں ۔ ذرا نہیں ڈرتے ۔ کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے ۔ مسجدوں ۔ بیٹھکوں ۔ گلیوں جہاں تین چار جمع ہوکر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے کوئی ذکر نہیں کہ مرزائیوں نے اسلام بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑہنی چہوڑ دیں ۔

بعض شریر الطبع اور جوشیلے آدمی تو ہمیں اور ہمارے امام علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہیں کیوں محض اس لئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں نہ انکو انیس سو برس سے بغیر طعام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ انکو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہوکر جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام منسوخ کردیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بہی ہے ۔ کہ ہم دجال میں خدائی صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ انکا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہہ برسائیگا ۔ کھیتی پیدا کریگا ۔ مردے زندہ کریگا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ اب ہمکو کافر کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا کی رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم اور مقتول مومنوں کے قصاص میں آسمانی عدالت نے اپنی افواج کو حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکایا جائے جن کی لاشیں [illegible] سے تم لوگ اے باشندگان دولمیال وتترال تنگ آگئے ۔ رات کے اندہیرے اور طلوع فجر تک ہر رشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندہوں سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا ہے ۔ یہ جو دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے ۔ کیا پہلے ہی سے تم کو اس کی خبر نہیں دیگئی ۔ فصلوں کا گرنے اور کنگی سے ضائع ہو جانا ۔ ہر روز بارش اور آندہی کا آنا ۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا چلانا ۔ آسمان کا غضبناک ہوکر آگ برسانا ۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف کے گذارہ نہیں کیا اب بھی اے غافلو ۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" نہیں ۔ سو یاد رکھو بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبھی چھٹکارا نہیں ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بالآخر میں اپنے علاقہ کہون کے رئیس المکذبین کی چند اشعار میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتوے کفر سے باز آکر میرے لئے ثواب کا موجب ہو ۔

نظم

میرے بہائی میں گواہی سن گواہی آسمان ۔۔۔ روشنائی پر سیاہی آ دکہائی جس نشان
دل سے مانا ہے چہپانا جسنے آنا آگیا ۔۔۔ کب بہا نہ پیش جانا ہو روانہ قادیان
وہ پیارا سوہنا سارا دین ہمارا جس سنوارا ۔۔۔ فرض ہمارا سمجھ یارا کر نظارہ دلستان
ہند مارے بہی نصاری مارے سارے کر ذلیل ۔۔۔ رب آتارے دن میں تارے آگ لگا رہے سرکشان
ساتھ ڈولی جو کہ ہولی سمجھے کوئی کر خیال ۔۔۔ حق نکیولی راستگوئی پیشگوئی ہو عیان
جیو سامی لیکہرامی خود ناکامی میں گئے ۔۔۔ چہوڑ خامی دیدسامی کر جدامی ہندوان
سوم اول دوم اچہپر سوم ان کے رشتہ دار ۔۔۔ اوم والے ہوم گالے موم وانگر بدزبان
خود قصوری ہو قصوری بات پوری کر گیا ۔۔۔ اس کا یدری کچھ لاہوری دعوی طوری ہو کہاں
جہوٹ والا جو منہہ کالا طوق ذلت گل میں ڈالا ۔۔۔ لڑکا بالا بہی سنبہالا قہر بالا ناگہان
وہ لودہانی کرنا دانی جس نشانی طلب کی ۔۔۔ غم حیرانی میں رہانی عمر فانی رائگان
جب چہپائی تہی گواہی ڈیل آتہم بہر نہ پائی ۔۔۔ کچہ نہ آئی کام تنہائی اس خدائی ناتوان
دولمیالی ہاتہ خالی غیر حالی میں مرا ۔۔۔ دے پیالی رحیز والی جس نکالی ملک جان
رعب سایہ ہر جا چھایا دین غالب کر دکھایا ۔۔۔ جس بلایا دے گرایا ایسا آیا پہلوان
تا دیانی آسمانی ان کو بانی اے عزیز ۔۔۔ فانی کیڑے جاتی ان کے جانی دشمن بے نشان

کرم داد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

رسید زر

۲۱ جون ۱۹۰۷ء

عـ۱۶۰ حسن الدین صاحب ۸؍

۲۲ جون ۱۹۰۷ء

عـ۱۶۵۴ ۔ نظام الدین صاحب ۸؍

عـ۱۶۶۴ ۔ امیر الدین صاحب ۸؍

عـ۴۴ ۔ محمد اروڑا صاحب عہ؍

۲۳ جون ۱۹۰۷ء

عـ۸۳ ۔ مستری قطب الدین صاحب للعہ؍

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

رحمت اللہ ۔ گنگھالیاں پسرور سیالکوٹ

سلطان بی بی " " "

حکم الدین " " "

ساون " " "

شکر اللہ " " "

محمد علی " " "

احمد علی " " "

غلام علی " " "

محمد خورشید عالم " " "

مسمات راج بی بی " " "

مسمات حسن بی بی " " "

رسول بی بی " " "

رسول بی بی اہلیہ غلام علی " "

برکت بی بی " "

مسمات ریشم بی بی " "

طالت بی بی " "

رابعہ بی بی " "

فضل الدین " "

نظام الدین " "

فقیر " " "

جیوان " "

سلطان معہ اہلیہ " "

عمر الدین " "

خیر الدین " "

کرم الدین صاحب پوہلہ گلہ بہاران سیالکوٹ

مستری علم دین صاحب الوالی گکھڑ گوجرانوالہ

عبد الرحیم ولد شیخ عبد الکریم صاحب وزیر آباد

لدھا ۔ غلام محمد زرگر جموں

بقا محمد صاحب مدرس بوچھال کلان ضلع جہلم

فرید بخش ۔ میانوال

فتح الدین ولد نبی بخش خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

یار محمد کریام

عزیز الدین صاحب گرداور بہونہ فتح آباد ۔ حصار

رحمت خان گوریکی گوجرات

والدہ احمد الدین صاحب کہاریاں

حیدر خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

اسمٰعیل صاحب پٹواری کلاس والہ پسرور سیالکوٹ

محمد خان ۔ ڈھیری کلاں گجرات

حاکم پیر بخش " "

امیر بخش " " "

جلال الدین صاحب قانون گو گھمن کلاں تحصیل و ضلع گورداسپور

زینب ۔ عباس پور لائل پور

اہلیہ نیاز محمد " "

محمد " "

احمد " "

حاکم ۔ گنگھالیاں پسرور سیالکوٹ

حاکم بی بی " " "

نور بہری " " "

محمد علی " " "

اللہ دتا " " "

فتح دین " " "

عبد اللہ کشمیری پوہلہ گلہ بہاران رعیتہ ۔ سیالکوٹ

اللہ دتہ تحت ہزارہ بھیرہ

چودہری حسین بخش صاحب مہمووال جوینڈہ سیالکوٹ

شیخ محمد امین صاحب بھیرہ شاہ پور

ثناء اللہ صاحب کالاخطائی رعیتہ ۔ سیالکوٹ

امیر الدین صاحب سب انسپکٹر تونسہ ۔ ڈیرہ غازی خان

سلطان خان نمبر ۵۰۰ پولیس کنسٹبل ہانگ کانگ چین

احمد دین خانساماں شفاخانہ زنانہ بھیرہ

چراغ الدین ولد الٰہی بخش صاحب سیکہوان ۔ گورداسپور

عبد السبحان ولد سوہن سیکہوان گورداسپور

خیر الدین ولد نظام الدین صاحب تلونڈی گورداسپور

نور احمد ولد شرف الدین سوہنے گنگھالیاں پسرور سیالکوٹ

امام الدین ولد عیسیٰ سوہنے گنگھالیاں پسرور سیالکوٹ

صاحبداد ولد قطب الدین صاحب ماجرا ضلع گوجرات

عبد اللہ ولد رحمت اللہ صاحب طالب علم تعلیم الاسلام قادیان

صوفی کریم ولد بلند کشمیری معرفت میاں احمد دین صاحب محرر ڈسٹرکٹ بورڈ کوہاٹ

ظفر اللہ خان صاحب ولد عبد اللہ خان صاحب بہلول پور ۔ لائل پور

رانا ماں بی بی بہلول پور لائل پور ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

براہین احمدیہ کی نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کی کتابت دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت غیر مجلد ۵؎ اور مجلد ۶؎ ہے۔ بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تھی یعنی مجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ [illegible] کی گئی تھی اور مجلد کی ۳؎۔ چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس موسم میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کی میعاد ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواستیں آئیں گی ان کو براہین احمدیہ غیر مجلد ۲/۸ اور مجلد ۳؎ میں دی جائیگی اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی مجلد درثمین بجائے ۸؍ کے صرف ۴؍ اور غیر مجلد بجائے ۶؍ کے صرف ۳؍ میں ملیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں۔

ناظم بک ڈپو بدر ایجنسی قادیان

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرماویں

غیر معمولی رعایت

نادر موقعہ ۳۱ جولائی تک

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں ۳۱ جولائی تک رعایت کی گئی ہے اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۸؍ مجلد ۱۰؍ ہے - درثمین مجلد ۶؍ غیر مجلد ۴؍ رہے گی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ [illegible] ترک اسلام کا جواب [illegible] پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت [illegible]

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(یہ دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی [illegible] لغات القرآن [illegible])

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر تمام ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک سال میں کئی ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ [illegible] صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۸؍

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ار

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی [illegible] ایک مخالف کی کتاب کا جواب ہے۔ قیمت ۴؍

[illegible] | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۸؍

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] قیمت ۲؍

القول [illegible] | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱؍

آنہ ڈکشنری - طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ار

کامن احمدی - اللہ داد والے - قیمت ۱؍

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ کے ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴؍ - این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر - عاجز شیخ عبد الرشید - مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبة

ضرورت نکاح

ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے [illegible] ہیں۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی پیش ہے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار [illegible] لڑکی کی تلاش کی جائے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ [illegible] اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہئے [illegible] آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ - مدد خان ملازم [illegible] صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان احمدی نیک اور جوان ہیں - خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر کچھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں - اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں - مینجر روزانہ اخبار عام

یاد رہے

کہ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء ہے

وقت کو غنیمت سمجھیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

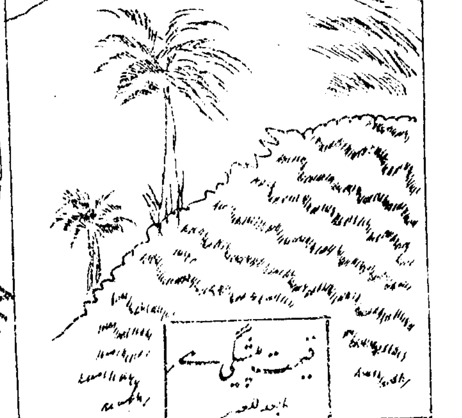

قیمت پیشگی سے / سالانہ للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۲۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بجہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۸

گورنمنٹ عہ / فی پرچہ / قادیان میں عہ / افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ، عسر اور یسر ، نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکسرے و دین از آن مایل بیاب | نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	۔ مد عنہ ۲
مہاجرین درجہ اول جن کو ۱ عا پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۸ عا پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے اُن سے بحساب مابعدی چارجکی جائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسکے بندہ ولیم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ ترسیل زر بنام میاں معراجدین عمر بورڈ ایڈیٹر ہونی چاہیئے ۔ او افریقہ سے للعہ

منیجر ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہیں

(رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے گرانٹ صاحب پی ایچ ڈی)

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

جس یسوع کا ذکر اناجیل میں ہے۔ یہ صرف چند قصے ہیں جو کہ ناول نویسوں نے اس زمانہ میں لکھے تھے۔ ورنہ در حقیقت اس زمانہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوا جس نے خدائی کا دعوے کیا ہو اور صلیب پر مر گیا ہو۔ اور پھر آسمان پر چڑھ گیا ہو۔ میں اس امر سے انکار نہیں کرتا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص ہوا ہو بلکہ بہتیرے اس نام کے ہوں گے کیونکہ یسوع یا یشوع نام تبرک یا تفاول کے طور پر عموماً یہود لوگ رکھتے تھے۔ لیکن جس طرح کا قصہ موجودہ انجیلوں میں لکھا ہے۔ ٹھیک اس طرز کا کوئی تاریخی آدمی قابل ذکر اس زمانہ میں نہیں گذرا۔ ہاں میں یہ مانتا ہوں کہ اس زمانہ میں چونکہ یہودی لوگ ایک تباہی کی حالت میں تھے ان کی یہ خواہشیں ضرور تھیں۔ کہ کوئی مسیح ان کے درمیان پیدا ہو جو کہ ان کی گم شدہ سلطنت کو پھر ان کے درمیان قائم کر دے اور اسی خواہش سے ان کے قصہ گوؤں اور ناول نویسوں سے ایسی کہانیاں لکھائیں۔ اس کے واسطے ایک بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ یہ باتیں درست ہوتیں جو انجیلوں میں درج ہیں تو ایسے بڑے مشہور آدمی کا ذکر اس وقت کی تاریخوں میں ضرور ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ:۔

(۱) **یوسیفس** جو یسوع کے بیان کردہ صلیب دئے جانے کے زمانہ کے قریب پیدا ہوا تھا۔ اور خود شہر یروشلم (بیت المقدس) کا رہنے والا تھا اور اس کا باپ سردار کاہن تھا اور اس نے یہودیوں کی تاریخ پر بیس مجلد لکھے ہیں اور خود یروشلم کی تاریخ لکھی ہے اور نہایت ادنے ادنے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس نے اپنی تمام تصانیف میں یسوع کا کہیں کوئی ذکر نہیں کیا۔ یوسیفس کی کتاب کے موجودہ ترجموں میں عیسائیت کا ذکر ہے۔ لیکن علم اور محقق لوگوں نے یہ امر بپایہ ثبوت پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ فقرات اصلی نہیں ہیں بلکہ یوسیفس سے کئی سو سال بعد بعض پادریوں نے اسی مذکورہ اعتراض کو رفع کرنے کے واسطے یہ فقرات کتاب کے قلمی نسخوں کے اندر ڈال دئے تھے اور عیسائی سلطنت کے زمانہ میں نہایت کوشش کے ساتھ وہی جعلی نسخے ملکوں میں پھیلائے گئے۔ آجکل علماء کے نزدیک ان پادریوں کی یہ کرتوت نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھے جاتے ہیں جنہوں نے مذہب کی آڑ میں آکر ایسی شرارت کے کام کئے۔

(۲) **پاسے نی اس** - ایک سیاح گذرا ہے۔ جس نے سنہ ۱۵ء میں ملک شلم کا سیر کیا اور دس مجلد میں ایک تاریخ اس ملک کی لکھی۔ اس نے اپنی ساری کتاب میں یسوع کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

(۳) **لوشین** - جو کہ سنہ [illegible] میں گذرا ہے اور ایک عالم سیاح اور شاعر تھا۔ اور مدت تک شہر یروشلم میں رہا۔ اور بہت سی کتابیں لکھ کر مرا۔ اس نے یسوع کے متعلق ایک لفظ نہیں لکھا۔

(۴) **یو وی نل** - رومی شاعر اور سیاح تھا۔ اس نے یسوع کے بعد کی پشت پر ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ مگر یسوع کے متعلق ایک لفظ نہیں لکھا۔

(۵) **فیلو یوڈی اس** - سکندریہ کا رہنے والا اور یسوع کا ہم عصر تھا۔ اس نے بہت علم حاصل کیا تھا۔ روما کا سفر کیا۔ پھر یہودیہ کا سیر کیا اور یہود کے رسم و عادات پر ایک بڑی کتاب لکھی۔ غالباً یسوع کے زمانہ میں یروشلم میں تھا۔ مگر اس کی کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے کبھی سنا ہی نہ تھا۔ کہ یسوع کوئی ہے۔

(۶) **پلوٹی نس** - جو سنہ ۱۵ء میں ہوا تھا۔ اس نے تاریخ اور اخلاق پر کئی کتابیں لکھی تھیں مگر یسوع کے متعلق اس نے کچھ ذکر مطلق نہیں کیا۔

(۷) **ہاں پلوٹی نس** کے شاگرد پورفری نے عیسائیت پر پندرہ مجلد لکھے اور یہ ثابت کیا تھا کہ انجیل فقط فسانوں کی کتابیں ہیں۔ ان میں حقیقت نہیں۔

(۸) مارکس آری لیس نے جو کہ شہر روما کا بادشاہ تھا یہ امر اپنی تصنیف میں ثابت کیا تھا۔ کہ عیسائیت صرف ایک فسانہ ہے۔ فقط

مذکورہ بالا دلائل جو قصہ یسوع کے فقط ایک فسانہ ہونے پر ڈاکٹر گرانٹ صاحب نے دئے ہیں۔ وہ اس بات کو منوانے کے واسطے کافی دلائل ہیں۔ کہ یسوع کا قصہ صرف ایک فرضی قصہ ہے۔ ہاں پاک دین اسلام کے طفیل اور آنحضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ایک الہامی شہادت ہمارے پاس اس قسم کی ہے۔ جس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ (یسوع تو نہیں) مگر عیسے مسیح نام خدا کا ایک نبی گذرا ہے۔ جس نے نہ کبھی خدائی کا دعوے کیا تھا اور نہ کبھی مصلوب ہو کر لعنتی موت مرا تھا۔ بلکہ ایک اونچے میدان (کشمیر) میں جہاں چشمے جاری ہیں۔ اس نے وفات پائی۔ تاہم یہ الہامی شہادت ڈاکٹر گرانٹ کی اس بات کی تکذیب نہیں کرتی۔ بلکہ تائید کرتی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل صرف قصہ نویسوں کے لکھے ہوئے افسانے ہیں۔ ہاں ممکن ہے کہ زمانہ حال کے ناول نویسوں کی طرح انہوں نے بعض صحیح واقعات کو بھی اپنے قصے میں شامل کر لیا ہو۔ اور اس طرح تھوڑا سا سچ اور بہت جھوٹ مل کر ان کتابوں نے یہ شکل اختیار کر لی ہو اس کے متعلق زیادہ حالات انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج کئے جائیں گے۔

نامہ نگار صاحبان توجہ سے پڑھیں

بعض احباب کوئی مضمون اخبار کے واسطے لکھتے ہیں تو اس کی دو نقلیں کر کے ایک اخبار بدر میں اور ایک اخبار الحکم میں چھاپنے کے واسطے بھیجتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض مضمون اس قابل ہوتے ہیں کہ ہر دو اخبارات میں شائع کر دئے جاویں لیکن چونکہ عموماً ہر دو اخبارات اکثر دوستوں کے پڑھنے میں آجاتی ہیں۔ اس واسطے میرے نزدیک سوائے نہایت ضروری مضامین کے جیسا کہ الہامات اور ڈائری وغیرہ ہیں۔ باقی مضامین ہر دو اخبارات کے متفرق ہونے چاہئیں۔ تاکہ احباب ہر دو اخبار کو پوری دلچسپی کے ساتھ خرید کر سکیں اور پڑھ سکیں۔ اس واسطے نامہ نگار صاحبان کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ دفتر بدر میں اگر وہ کوئی مضمون بھیجیں تو ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کریں کہ آیا انہوں نے اس کی نقل دفتر الحکم میں بھیجی ہے یا نہیں تاکہ مجھے اس بات پر غور کرنے کا موقعہ مل جائے کہ آیا یہ مضمون ہر دو اخبارات میں شائع کرنے کے لائق ہے یا نہیں۔ جو مضمون صرف اخبار بدر میں آئیگا اگر اس کے چھاپنے کی گنجائش نہ ہوگی تو وہ دفتر الحکم میں بھیج دیا جاویگا۔ جس مضمون کے ساتھ مذکورہ بالا اطلاع نہ ہوگی وہ اخبار بدر میں درج نہ ہو سکیگا۔

بعض نامہ نگار صاحبان اخبار کے واسطے مضامین بھیجنے کی طرف بالکل توجہ نہیں فرماتے حالانکہ اخبار باقاعدہ ان کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے اور ہماری جماعت کے دیگر اہل قلم کو بھی اس دینی خدمت میں پورے جوش کے ساتھ حصہ لینا چاہیے۔ ایڈیٹر

www.aaiil.org

خط

ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور مولوی نور الدین صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ہے کہ حسب ذیل سوالات کے جواب موافق قرآن و حدیث تحریر فرماوین ۔ وہو ہذا

(۱) امداد اللہ تعالیٰ نے مخصوص نہین کی ۔ مخصوص کرا کر تحریر کرا لینی کیا ہے ۔ یعنی چندہ ۔

(۲) قواعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹۰۵ء مین درج ہے کہ تولد پر اتنا شادی پر اتنا ختنہ پر اتنا ۔ منگنی پر اتنا دو کیا یہ شرعاً جائز ہے ۔ شہادت ساتھ ہو ۔ آیا نفل ہے یا فرض ۔

(۳) امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین فرض ہے یا نفل ۔

(۴) باقی رسالجات تعلیم الاسلام و تشحیذ الاذہان خریدنا فرض ہے یا نفل ۔

(۵) اخبارات الحکم و بدر خریدنا فرض ہے نفل ۔

(۶) زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات کی وصولی کیواسطے عامل ہونا ضروری ہے ۔ یعنی صدقات مذکور کی وصولی کیواسطے کوئی خاص شخص مقرر ہونا شرعاً جائز ہے ۔

ان سوالات مذکورہ بالا کے جوابات اخبار الحکم یا بدر میں شائع فرماوین ۔

العبد ۔ امام الدین بقلم خود ساکن سیالوالی ڈاکخانہ گلہماران تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس امت محمدیہ مین اللہ تعالیٰ خلفاء پیدا کرتا ہی رہے گا ۔ جیسے آیۃ سورہ نور مین فرماتا ہے ۔ وعد اللّٰہ الّذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض اور فرمایا ہے ۔ کہ جو کوئی ان خلفاء کا حکم نہ مانے گا وہ کافر و فاسق ہے ۔ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ھم الفاسقون ۔

اور ہم لوگ امام الوقت کو خلیفہ من الخلفاء یقین کرتے ہین ہان بہت بڑا خلیفہ ۔ پس اس کے احکام ۔ بعض تو فرض ہون گے اور بعض نفل بھی ۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے ۔ وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ ۔ پس ظاہر ہوا کہ نیکی اور تقوے کے کامون مین امداد کرنا شارع کا حکم ہے اقسام امداد مین فرض بھی ہو گی اور نفل بھی ۔

عام حکم مین جب عمل کرنا ہو گا تو خصوصیت ضرور ہو گی او لوالامر امام ابو بکر رضہ نے مثلاً جب کوئی خاص حکم دیا ہے تو وہ مخصوص حکم ہو گا نہ عام ۔ اگر ہمکو کوئی کہے کہ نور الدین! تجھ پر نماز ظہر کی فرض ہے تو نور الدین کا یہ جواب کہ عام حکم ہے مجھے خاص حکم دکھا کہ نور الدین کو بالخصوص کہا گیا ہو کہ نور الدین تو نماز ظہر پڑھ ۔ تو اس طرز پر تمام شریعت باطل ہو جاتی ہے بلکہ یہ اعتراض تو حضرت نبی کریم پر ہو سکتا ہے آپ غور کرین اور بہت غور کرین ۔ یہ سوال اول کا جواب ہے ۔

۲ ۔ قواعد انجمن سیالکوٹ مین نے نہین دیکھے بدون ملاحظہ اس پر کوئی رائے نہین دی جا سکتی ۔ البتہ تعاون کے ماتحت آپ بتر لگا سکتے ہین ۔

۳ ۔ امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین وغیرہ کو جو لوگ تعاون علی البر والتقویٰ کے ماتحت [illegible] بعض قسم ضروری اور بعض قسم اچھا [illegible] ہو گی ۔ امداد لنگر ان لوگوں کے لئے ہے جو یہاں [illegible] لوگون کے تزکیہ دین سیکھنے کو آتے ہین اور ایسے لوگون کے واسطے قرآن خاص حکم ہے ۔ للفقراء الّذین احصروا فی سبیل اللّٰہ لا یستطیعون ضربا فی الارض پر غور کرو ۔ مدرسہ و میگزین کی غرض اعلاء فی سبیل اللہ ہے

۴ ۔ رسائل ۔ کا مسئلہ بعینہ وہی ہے جو پہلے عرض ہوا عزیز من! ہم لوگ ان رسائل کو نصرت دین آلہی یقین کرتے ہین اور کونوا انصار اللہ کا صریح حکم قرآن مجید مین ہے

۵ ۔ اخبار الحکم اور البدر مین دو قسم کے مضامین ہوتے ہین ایک حصہ ان مین نصرت دین کا ہوتا ہے اور ایک حصہ وہ ہے جس سے اخبار فائدہ اٹھاتے ہین پس حصہ اول اوامر الہیہ کے نیچے ہو گا ۔ اور حصہ ثانیہ کسب و تجارت کے ماتحت اور کسب و تجارت مستحب بھی ہے ۔ اور ضروری بھی ۔

۶ ۔ عام صدقات پر عامل کا ارشاد قرآن کریم مین غور کرو ۔ انّما الصّدقات للفقراء والمسٰکین والعاملین علیھا ۔ آپ ان جوابات پر توجہ فرماوین ۔ مین نے بطور اصول مختصراً ذکر کئے ہین

نور الدین

٭ نیز صدقہ فطر کے لئے آپ نے عامل مقرر کیا ۔ ۱۲

فرقہ احمدیہ

ایک صاحب نے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے ایک سوال دریافت کیا جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک علیحدہ فرقہ بنایا حالانکہ عام مسلمانون مین اخوت اور محبت کو فروغ دینا چاہیئے ۔ حضرت مولوی صاحب موصوف نے مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا ۔

مکرم معظم ۔ جناب جج صاحب بالقابہ

بادب گذارش ہے کہ اس وقت قوم اسلام کا شیرازہ ٹوٹ گیا ہے ۔ شیعہ اور خارجی ۔ حنفی اور وہابی ۔ ظاہری علماء اور صوفی ۔ نقشبندی اور چشتی ۔ وجودی اور شہودی اور ہزارون فرقہ اسلام مین ہین اور ان کا نفاق اب حد سے بڑھ گیا ہے ۔ اس وقت منافقانہ رنگ اتحاد قوم کو ایک نہین کر سکتا ۔ ایک شخص ابو بکر رضہ کو کافر کہتا ہے عائشہ رضہ کو بری عورت ثابت کرتا ہے ۔ دوسرا کہتا ہے علی رضہ کا کیا ایمان تھا ۔ جس نے پندرہ ہزار مسلمان ہزارون مین قتل کر دئے ۔ قتل مومن متعمد کا مرتکب تھا ۔ وجودی کہتا ہے ہر ذرہ خدا ہے جس کو سنتا ہے کہ وہ مخلوق کو خالق سے الگ کہتا ہے اسے مشرک یقین کرتا ہے

اب قوم کا شیرازہ کیونکر باندھا جاوے اس کی ایک یہی ترکیب ہے کہ کوئی نیا انسان خدا سے قوت پاکر ایک زبردست طاقتور جماعت بنا دے سو اس مین فکر کا ٹھیکیدار انسان مرزا غلام احمد ہے ۔ جناب جج صاحب منت فرماوین بدون اس کے کوئی اور تدبیر ممکن ہے ۔ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام سے وحدت حقیقت نہین ہو سکتی ۔ نیچریون نے وحدت چاہی مگر خود اعمال اسلام مین ایسے سست نکلے کہ کفر بھلا ہے ۔ نور الدین اب ٹوٹے ہوئے شیرازہ کا از سر نو باندھنے والا چاہیئے ۔ ۵ر جولائی ۱۹۰۷ء

المفتی

۱۳۳ جس کے ہان ماتم ہو جائے اس کے ساتھ ہمدردی ۔ حضرت کی خدمت مین سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے ۔ کہ جب کار قضا کسی بھائی کے گھر مین ماتم ہو جائے تو دوسرے دوست اپنے گھر مین اس کا کھانا طیار کرین ۔ فرمایا نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائیت ـ نامہ نگار صاحبان توجہ سے پڑہین ـ
صفحہ ۳ - ایک خط اور اس کا جواب ـ المتقی
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ -
صفحہ ۶ - جلسہ تشحیذ ـ ذوق کی باتین فیصلہ کی آسان راہ ـ ایک الہام کی تفہیم ـ تفہیم الہام
صفحہ ۷ ، ۸ - درس قرآن شریف
صفحہ ۹ - نظم ـ چندہ مدرسہ معرفت طلبہ کشمیر
صفحہ ۱۰ ، ۱۱ - وصیتین
صفحہ ۱۲ ، ۱۳ - قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن احمدیہ ـ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر
صفحہ ۱۴ - اشتہارات

بدر مسیح
مورخہ ۲۹ ـ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۴ر جولائی ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اُمّ المومنین بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہلبیت و اقارب و خدّام و اہلبیت حضرت مولوی نورالدین صاحب قریباً اٹھارہ کس ہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ روز کے واسطے بغرض تبدیل ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا ـ کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزرو کئے جاویں ـ تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوالی جائے وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا ـ اور اس مین تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۴ر جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی ـ اسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مسجد مبارک مین حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جبکہ عاجز راقم بھی قریب ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ "آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شاید امرتسر پہنچ گئے ہون گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور مین پہونچ جائین ـ تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہون کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس مین کشمش کے دانے قریباً اسی قدر مین ادرمین اس مین سے کشمش کے دانے کہا رہا ہون اور میرے دل مین خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر مین ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے پھر اسی حالت مین میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی اور اس بارہ مین الہام ہوا ـ

خَیْرٌ لَّہُمْ ـ خَیْرٌ لَّہُمْ

یعنی اُن کے لئے بہتر ہے ـ اُن کے لئے بہتر ہے ـ بعد اس کے اسی نظارۂ خواب مین چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہین جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار امر رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے" فقط

یہ الہام اور خواب سُنا کر حضرت اقدس حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے مین اس وقت تمام جماعت جو نماز کیواسطے آئی ہوئی تھی شامل تھی خلیفہ رشیدالدین صاحب ـ حافظ احمداللہ صاحب ـ شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے ـ حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اُسی مسجد مین پھر یہ سب لوگون کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے اُنھون نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سنی تھی ـ غرض اس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح سے اشاعت ہو گئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا ـ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ مین دوپہر کی گرمی مین ریل کے اندر مسافرون کی کشاکش سے بچنے کیواسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا ـ کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہونچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی ـ اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی مین آرام سے بیٹھ کر چلے گئے ـ

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے مگر ایک خیال ـ مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزین جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہین وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہین یعنی اول چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے ـ ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لہم خیر لہم ـ اس لئے دل مین ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزین دکھلائی گئین کہ علم تعبیر کے رو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہین اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لہم خیر لہم ـ یہ میرا خیال ہے ـ خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے ـ آمین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد حاکم الدین صاحب سکنہ داور پور گردل ـ ضلع ہوشیارپور تحصیل ہوشیارپور
بوٹا ولد " " " " "
سید ولایت شاہ صاحب ولد حسین علی شاہ صاحب رعیۃ کوٹھی نہر ضلع گورداسپور
فقیر محمد ولد اللہ بخش صاحب سکنہ سرہند بسی ریاست پٹیالہ
عبدالحمید ولد مولوی خدایار صاحب ساکن بھینی ضلع لاہور

www.aaiil.org

حقیقۃ الوحی کے خریدار توجہ کرین

اکثر اصحاب ایسے وقت پر اطلاع طراز ہوئے تھے جبکہ کتاب چار پانچ جزو سے زیادہ نہ چھپی تھی اور نہ زیادہ ہونے کی امید تھی۔ بعض نے حالت مذکورہ مین چار پانچ جلدون کے بھیجنے کی ایک ہی پیکٹ مین اطلاع دی تھی۔ وہ درخواستین محفوظ ہین مگر ان کی تعمیل مین سکوت اور تردد پیش آتا ہے۔ جبکہ قیمت کتاب کی بجائے عمر روپیہ کے للعہ تک ترقی کر گئی ہے۔ خیال گذرتا ہے۔ کہ شاید کسی کو اس کی خریداری مین اب پس و پیش دیکھنا پڑے۔ اس لئے جن اصحاب نے دوبارہ درخواستین بھیجدی ہین۔ ان کو حسب درخواست ان کی کتاب بھیجدی گئی اور جنھون نے دوبارہ اطلاع نہین دی اُن کی خدمت مین احتیاطاً دوبارہ اطلاع دینے کے لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے لکھا جاتا ہے کہ اپنے منشا سے اطلاع دین تاکہ ان کی درخواستون کی حسب صورت مین وہ چاہین تعمیل کی جائے جو اصحاب اس اطلاع نامہ کے ایک ماہ بعد تک بھی کچھ نہ لکھین گے ان کی درخواستین کالعدم تصور ہونگی اور پھر اگر کتاب کے ختم ہو جانے کیوجہ سے وہ شکایت کرین کہ ہم کو کتاب باوجود دینے درخواست کرنے کے کیون نہین پہونچی تو وہ ناقابل التفات سمجھی جاوے گی۔ کیونکہ جس صورت مین کتاب کی اشاعت پر دو ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور قیمت مین ان کی درخواست بھیجنے کے بعد بہت تبدیلی واقع ہو چکی ہے انھون نے کیون توجہ سے کتاب نہین منگائی۔ یہ انتظام مجبور ہو کر مہتمم کو کرنا پڑا جبکہ بعض خریدارون نے کتاب کا وی پی انکاری کر کے واپس بھیجدیا ہے۔

والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

براہ مہربانی مندرجہ ذیل سطر اپنے اخبار "بدر" مین شائع فرمادین مین نے مولوی محمد علی صاحب کی ایک ضروری چٹھی جو اخبار الحکم نمبر ۲۳ جلد ۱۱ مین چھپی ہے۔ اس کو پڑھ کر مناسب سمجھا ہے کہ ۲۶ جولائی بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح لغایت ۵ بجے شام ایک جلسہ موضع ہیلان مین کیا جاوے۔ اور اس مین ایسی تحریک کے متعلق کارروائی کیجاوے۔ اس واسطے تحصیل پھالیہ کے رہنے والے ہر ایک احمدی کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ ضرور بالضرور مذکورہ جگہ پر مقررہ وقت مین تشریف لادین اور

ڈائری

القول الطیب

دجال ۶۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ فرمایا۔ دجال کی دو شاخین ہین۔ ایک تو پادری لوگ ہین جو گویا نبوت کا دعوےٰ کرتے ہین۔ ہر قسم کے مکر اور فریب کے ساتھ لوگون کو بہکاتے ہین اور عیسائی بناتے ہین۔ خود انجیل اور توریت کا ترجمہ در ترجمہ کرتے ہین۔ اصل کتاب ان کے پاس موجود نہین تراجم مین ہمیشہ تبدیلیان کرتے ہین اور اپنے خیالات کے الفاظ کو دنیا کے سامنے پیش کر کے بیان کرتے ہین۔ کہ خدا کا کلام ہے۔ یہ ایک طرح نبوت کا دعویٰ ہے۔ دوسرے اس زمانے کے فلسفی لوگ ہین۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے ہی منکر ہو بیٹھے ہین اور رات دن مادی دنیا کی طرف ایسے جھکے ہوئے ہین کہ دین کو کچھ نہین سمجھتے بلکہ دین کو غیر ضروری اور اپنی دنیوی ترقی کی راہ مین ایک حارج یقین کرتے ہین۔

کفر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی سے کوئی شخص کس طرح بچ سکتا ہے۔ جو لوگ اس زمانہ مین خدا تعالےٰ کے مرسل کو نہین مانتے وہ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جو یہود اور عیسائی تھے۔ وہ صاحب شریعت تھے۔ نمازین پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ تمام انبیاء کو مانتے تھے۔ مگر آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب وہ کافر قرار دئے گئے اس زمانہ کے لوگ جو نہ صرف ہمارے مخالف ہین بلکہ ہم کو کافر قرار دیتے ہین۔ وہ بموجب حدیث نبوی مومن کو کافر کہہ کر خود کافر بنتے ہین وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہین سکتے۔

زکوٰۃ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ تجارت کا مال جو ہے جس مین بہت سا حصہ خریدارون کی طرف ہوتا ہے اور اگراہی مین پڑا ہوتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہین۔ فرمایا جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہین جب تک کہ اپنے قبضہ مین نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہیئے۔ کہ حیلہ بہانے سے زکوٰۃ کو ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال مین سے برداشت کرتا ہے۔ تقوےٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہین۔ یہ درست نہین ہے۔

دین مقدم فرمایا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہین دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال مین نقصان ہو تو کس قدر اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر مین نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنالے۔ کہ دنیاوی نقصان کیواسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے جس طرح وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے۔ مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ ہی دھوکہ دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہین کرتا اور خیال کرتا ہے کہ مین دین کو مقدم کئے ہوئے ہون وہ پیچھے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہین بنا اور ظن کرتا ہے کہ مین مسلمان ہون جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے اور اس طرح اپنے آپ کو بچا لے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہان بھاگ کر جائیگا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکیگا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا کو سب چیزون پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا ہمارے دوستون کو چاہیئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک غور سے پڑھین بلکہ اس کو یاد کرلین کوئی مولوی ان کے سامنے نہین ٹھہر سکیگا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس مین بیان کیا گیا ہے اور اعتراضون کے جواب دئے گئے ہین۔

خواجہ غلام فرید صاحب فرمایا۔ خواجہ غلام فرید صاحب کی سوانح کی ایک کتاب لکھی گئی ہے اس مین خواجہ صاحب نے جا بجا ہماری تائید کی ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ بعض مولویون نے خواجہ صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ کیون ان کی تائید کرتے ہین مولوی لوگ تو ان کو کافر قرار دیتے ہین تو انھون نے کیا خوب جواب دیا کہ مولوی لوگون نے پہلے کس کو مانا ہے اور کس کو کافر قرار نہین دیا ان کا تو کام ہی یہ ہے۔ ان کی طرف خیال مت کرو

تصحیح۔ معزز ناظرین صفحہ ۹ کو ۱۲ اور ۱۲ کو ۹ بنا کر اخبار پڑھین۔ یہ غلطی سہواً اور اتفاقیہ کاتب سے ہو گئی ہے۔

ضلع گوجرات مین جسقدر احمدی انجمنین ہین ان کے سکرٹری صاحبان کی خدمت مین بھی تاکید عرض ہے کہ وہ بھی ضرور تشریف لادین تاکہ وہ رجسٹرون وغیرہ کے مرتب کرنے مین معاون و مددگار ہون جماعت ہیلان نے اس جلسہ کو منظور کر لیا ہے۔

جلسہ تشحیذ

یون تو مدینۃ المسیح میں ہر ایک لمحہ روحانی سرور کا گذرتا ہے۔ مگر ۸ ارمئی بعد جمعہ کے چند گھنٹے بھی نہایت ہی پُرلطف تھے

ایمان اور عمل صالح کیا ہیں اور ان کا آپس میں کیا تعلق ہے اور یہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں یہ ایک سوال تھا جس پر [illegible] نوجوانوں نے تقریریں کیں

خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سیدی محمود (ایدہ اللہ الودود) نے نہایت فصاحت سے جامع و مختصر عبارت میں اس کو جواب دیا۔ پھر محبی میر اسحٰق نے اس موضوع تقریر پر عجب [illegible] کی۔ مخدومی علامہ نور الدین نے جو کچھ فرمایا وہ یہ ہے کہ ایمان کے معنی ماننے کے ہیں [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان [illegible] [illegible] وملائکتہ وکتبہ ورسلہ [illegible] [illegible] [illegible] علی کی [illegible] حاصل ہو۔

ایمان [illegible] کل کو جز ہے۔ [illegible] ملزوم ہے [illegible] بات کہی کہ [illegible] ڈال وغیرہ [illegible] حال [illegible] بعض ڈال [illegible] درخت [illegible] بعض عمل [illegible] ایمان کا [illegible]

تیسرے سوال کے جواب میں [illegible] جو فرمایا وہ یہ ہے کسی بزرگ قوم کی دعا کا نتیجہ۔ ماں باپ کا جماع کے وقت شیطان سے محفوظ رہنے کی دعا تربیت خاندانی۔ فضل رحمانی۔ اسلاف یا اسلاف یعنی خلوص سے بیعت کرنے کے عمل۔ نصرت الٰہی۔ صادق [illegible] کی صحبت۔ دلائل نیرہ۔ [illegible] استفتاء ضمیر کی پیروی۔ مگر اس کے لئے کہ الہام کی روشنی میں دیکھا جائے۔ ملائکہ کی تحریک پر عمل ختم نبوت پر ایمان صفات الٰہی کا علم (الکمل آف گریکی)

ذوق کی باتیں

مدینۃ المسیح میں رہنے کے کئی فائدے میں مگر ایک فائدہ اب میرے خیال میں آیا ہے۔ کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے پانچ نمازوں کی مثال مومن کے حق میں کسی کے پانچ نہر میں غسل کرنے کی دی تھی اسی طرح یہان ہر روز کوئی نہ کوئی گروہ بیعت کے لئے آجاتا ہے اور ان کے ساتھ ملکر مامور من اللہ کے ہاتھ (ید اللہ فوق ایدیہم) پر توبہ کا موقعہ مل جاتا ہے اور گویا ہر روز آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی قدر کرے۔

۶۔ ایک تو ابن الوقت ہوتے ہیں اور آجکل کے جنٹلمین اسے موجب فخر سمجھتے ہیں یعنی زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز پر عمل کرنے والے دوسرے وہ جو اولوالعزم ہیں یعنے زمانہ پر پورے حاکم یہ زمانہ کی نہیں مانتے بلکہ زمانہ کو اپنی منواتے ہیں اور یہ [illegible] کا گروہ ہے اور کسی میں یہ طاقت نہیں [illegible] نورالدین فرمایا کرتے ہیں کہ ہم تو [illegible] اس کی ان لیتے اور کبھی ہم اس سے اپنی منوا لیتے اور ایک مومن کو یہی کرنا چاہیئے۔ ([illegible])

فیصلہ کی آسان راہ

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ذکر کیا کہ حضور کی اس تحریر پر جو اخبار میں چھپی ہے کہ اگر ہمارے مکذب ہمارے شائع کردہ الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افترا سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہم نے اپنے دل سے یہ بات بنائی ہے اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیئے کہ ہمارے مکذبوں میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے۔ تب اس کو جلد معلوم ہو جاویگا کہ افترا کا کیا نتیجہ ہے۔ اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم مفتری نہیں ہیں جو خدا تعالے پر افترا کریں۔ ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہی بات ہے جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی پر افترا کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالے کیطرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افترا ہوتا تو اللہ تعالے اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جب کہ ایک کلام صریح الفاظ میں پورا ہو گیا ہے۔ تو پھر اس کے ماننے میں کیا شک ہے لیکن ہم نے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے۔ کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علی من کذب وحی اللہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھا دے۔ تو خدا تعالے اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دے گا۔

چاہیئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔

ایک الہام کی تفہیم

ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے "قرآن خدا کا کلام ہے اور میرے مونہہ کی باتیں"۔ اس الہام الٰہی میں میرے کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے۔ یعنے کس کے مونہہ کی باتیں فرمایا۔ خدا کے مونہہ کی باتیں۔ خدا تعالٰی فرماتا ہے کہ میرے مونہہ کی باتیں۔ اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔

تفہیم الہام

فرمایا۔ بعض رؤیا یا الہامات ظاہر الفاظ میں منذر ہوتے ہیں اور ملہم اس وقت ڈرتا ہے اور خوف کھاتا ہے۔ مگر دراصل اس کے معنے کچھ اور ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم کو سخت درد گردہ تھا کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا۔ "الوداع" اس کے بعد درد بالکل یک دفعہ بند ہو گیا تب معلوم ہوا کہ یہ الوداع درد کا تھا۔

آریہ کب سمجھیں گے

فرمایا۔ بعض اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کی جلاوطنی سے آریوں کو پورے طور پر نصیحت حاصل نہیں ہوتی اس واقعہ کو وہ صرف ایک شخصی وبال خیال کرتے ہیں اور قومی وبال نہیں سمجھتے یہ ان کی غلطی ہے۔ گورنمنٹ ان لوگوں کے ایسے حالات دیکھ کر اب ان کی نسبت ضرور محتاط رہے گی ان کو چاہیئے کہ گورنمنٹ کے متعلق اپنے رویہ کو ہمیشہ کے واسطے درست کر لیں۔

طبی علوم

فرمایا۔ علم طب کی بنا ہی ظنیات پر ہے۔ جب مرض الموت آتی ہے تو کوئی دوا شفا نہیں دیتی بلکہ ہر ایک دوا الٹی پڑتی ہے لیکن جب اللہ تعالٰی شفا دینا چاہتا ہے۔ تو معمولی دوائی بھی کارگر ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱-اپریل سنہ ۱۹۰۷ء)

تفسیر سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان بار بار رحم کرنے والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ① فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ② وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ③ فَوَيْلٌ

کیا تو نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے جزا و سزا کو | پس یہ ہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو | اور نہیں رغبت دیتا کہ مسکین کو کھانا کھلایا جاوے | پھر افسوس ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ④ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ⑤ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ⑥ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ⑦

ان نمازیوں کیلئے | جو اپنی نمازوں سے | غافل ہیں | جو دکھلاوے کو کام کرتے ہیں | اور روکتے ہیں برتنے کی چیزوں سے

اس سورۃ شریف میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد چھ آیتیں ہیں جن میں پچیس کلمات اور ایک سو پچیس حروف ہیں

نوٹ - اگرچہ سورۂ کوثر کی تفسیر میں یہ تجویز قرار دی گئی تھی کہ آیندہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف شدہ عربی تفسیر کے اصل عربی الفاظ کو بمعہ ترجمہ نہ لکھا جاوے بلکہ اس کے مطلب کو بمع مطالب اور معانی کے ساتھ صرف اردو میں بیان کیا جائے۔ مگر حضرت مولوی صاحب موصوف کی تحریر کردہ تفسیر سورہ ماعون کو جو میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی مختصر ہے اور چند سطروں پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس واسطے مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ کم ازکم اس تفسیر کو بتمامہ عربی الفاظ میں پہلے کیطرح لکھ کر ساتھ ترجمہ کیا جائے اور اس کے بعد مفصل تحریر لکھی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ارایت الذی یکذب بالدین و قد سمع دین ابرہۃ والاستفھام لتشویق السامع الی تعرف المکذب والدین ثواب اللہ و عقابہ - والمکذب لا یطیع فی امرہ ولا یجتنب عن نواھیہ او بحکم اللہ قالہ ابن عباس و بالحساب قالہ ابن جریج و مجاھد

فذلک الذی یدع الیتیم - الفاء للسببیۃ وما بعدھا مسبب والاشارۃ للتحقیر والاشعار بعلۃ الحکم والموصول لتحقق الصلۃ

یدع - یدفع - قال ابو طالب ؎

کیا تو نے اس شخص کا حال دیکھا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے۔ ایسے ہی ایک مکذب ابرہہ نام شاہ حبش کا ذکر اس سورہ شریف سے پہلے سورہ فیل میں ہو چکا ہے اور اس کے بد انجام کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس سورہ شریف کے ابتدا میں بطور استفہام کے لکھا گیا ہے کہ کیا تو اس مکذب کو جانتا ہے۔ یہ استفہام اس واسطے ہے کہ سننے والے کو اس مکذب کے معلوم کرنے کا خیال پیدا ہو۔ دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور عقاب ہے۔ جو کہ انسان کو اس کے اعمال پر ملتا ہے۔ مکذب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت نہ کرے اور اس کی مناہی سے پرہیز نہ کرے اور ابن عباس نے لکھا ہے کہ مکذب وہ ہے جو خدا کے حکم کی تکذیب کرے اور ابن جریج اور مجاہد نے کہا ہے کہ مکذب وہ ہے جو وقت حساب کا انکار کرے۔

آیت شریف فذلک الذی یدع الیتیم میں ف سبب کے لئے ہے کسی کا یتیم کو دھکے دینے کا فعل اس کے لئے مکذب دین ہونے کا سبب ہو جاتا ہے اور اس میں ذلک کا اشارہ تحقیر کے واسطے ہے اور علت حکم کے بتانے کے لئے اور موصول صلہ کے تحقق کے لئے۔

یدع کے معنے میں دفع کرتا ہے۔ جیسا کہ ابو طالب کے شعر میں ہے۔ جس کے معنے میں

یقسم حقا للیتیم و لم یکن
یدع الذی بیار دھن الاصاغر
ویدفع حق الیتیم - قاله ابن عباس ویقهره و
یظلمه عن قتادة وهذا فی مقابلة اطعامهم و
امنهم عجیب -

ولا یحض علی طعام المسکین یحض یحث غیره علی اطعام
المحتاج وقت اطعمه الله -

فویل للمصلین الذین هم - ویل - وادی الذی
یسیل من صدید اهل جهنم

عن صلوتهم ساهون - یؤخرونها عن وقتها
عن ابن عباس ومصعب بن سعد عن ابیه و
تارکون کانوا هم المنافقون فمن هذا قالوا النصف
السورة مکی والنصف مدنی - و ساه لاه -

الذین هم یراؤن الناس - فی اعمالهم الفاضلة
ویمنعون الماعون - الماعون المنفعة
الماء الذی ینزل من السحاب ماعون -
قال عبید الراعی ؎
قوم علی الاسلام لما یمنعوا
ماعونهم ولیضیعوا التهلیلا
الطاعة والزکوة - وقال علی الماعون
الزکوة - والصدقة المفروضة - قاله ابن مسعود
وابن عمر - والمتاع الذی یتعاطاه الناس بینهم
کالقدر والدلو والفاس وشبهه -

یتیم کو اس کا حق تقسیم کرتا ہے اور امرا کی خاطر
غربا کو دھکے نہیں دیتا۔

اور یتیم کا حق مارتا ہے۔ یہ ابن عباس کا قول ہے اور قتادہ کا قول ہے کہ یتیم پر قہر کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے۔ یہ اس شریر کی بد اعمالی کیسی عجیب ہے۔ کہ کھانے کھلانے اور امن دینے کے بدلہ دھکے دیتا ہے۔

یحض کے معنے ہیں کہ دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ محتاج کو کھانا کھلائے اور دراصل سب کو خدا تعالیٰ کھانا کھلاتا ہے۔

ویل۔ اس وادی کا نام ہے۔ جو دوزخیوں کی پیپ میں سے بہ کر نکلے گی۔

ساھون کے لفظ میں ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ جو کہ نمازوں کے اوقات میں تاخیر کرتے ہیں۔ اور ابن عباس اور مصعب بن سعد سے روائیت ہے۔ کہ ساہون سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز کے تارک ہیں اور وہ منافق ہیں اسی سبب سے کہا گیا۔ کہ یہ سورت کی ہے اور نصف مدنی ہے اور ساہ کے معنے ہیں لہو کیا۔

ریاکرنے والے لوگ ہیں جو اپنے اچھے عمل لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔

ماعون منفعت کو کہتے ہیں۔ پس اس پانی سے منع کرنا جو بادلوں سے آتا ہے ماعون ہے۔

عبید الراعی نے ایک شعر میں کہا ہے ؎
وہ قوم جو اسلام پر ہے۔ انہوں نے کبھی ماعون سے منع نہیں کیا
اور نہ کبھی کلمہ لا الہ الا اللہ کو ضائع کیا ہے۔

یہاں ماعون سے مراد طاعت اور زکوۃ ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ ماعون سے مراد زکوۃ ہے اور صدقہ مفروضہ ہے یہ ابن مسعود اور ابن عمر کی روائیت ہے۔ اور ماعون ایسی متاع کو بھی کہتے ہیں جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو مانگنے پر دے دیتے ہیں۔ جیسا کہ ہانڈی اور ڈول اور کلہاڑی اور ایسی اشیاء۔

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف کردہ تفسیر عربی معہ ترجمہ ختم ہوئی ہے۔ اس کے بعد اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالیٰ مفصل تفسیر اردو میں درج کیجاوے گی"

معذرت۔ مجھے افسوس ہے کہ بسبب بعض مشاغل کے گذشتہ چند ہفتوں میں تفسیر درج اخبار نہیں ہو سکی۔ تفسیر کے لکھنے پر بہت وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ اور مجھے کافی فرصت نہیں ہوتی رہی کہ اس قدر محنت کروں۔ امید ہے۔ کہ ناظرین معاف کرینگے۔ اخبار کا اسٹاف تا حال ایسا وسیع نہیں۔ کہ اگر ایڈیٹر اور مینجر کو کسی وجہ سے اخبار کی طرف پوری توجہ کرنے کی فرصت نہ ہو یا کسی پرائیویٹ ضرورت کے واسطے رخصت کی حاجت پڑے تو اس کی جگہ مناسب انتظام اسی وقت ہو سکے۔ اگر احباب کوشش کر کے اخبار کے واسطے بہت سے خریدار بنا دیویں اور اخبار کی آمد معقول ہو جائے تو امید ہے کہ ایسی دقتیں رفع ہو جاویں۔ امید ہے۔ کہ دوست اس امر کی طرف توجہ کرینگے۔ کہ اخبار کے واسطے وقت پر قیمت ادا کرنے والے خریدار پیدا کئے جاویں۔

بشارت۔ اکثر احباب کی درخواست پر تفسیر القرآن جو سورۃ الناس سے اخبار بدر میں درج ہونی شروع ہوئی تھی دوبارہ چھپوانے کی تجویز کی گئی ہے۔ کچھ حصہ چھپ گیا ہے اور باقی کے واسطے انتظام ہو رہا ہے۔ جو صاحب اس کو جدا خریدنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔ جو دوست نومبر ۱۹۰۶ء سے اخبار کے خریدار بنے تھے۔ اگر اس وقت پہلے پرچے انکو مل سکے تھے انکو پہلے پرچے تفسیر کے بلاقیمت دئے جاوینگے۔ بشرطیکہ قیمت اخبار وہ ادا کر چکے ہوں

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از دفتر سکرٹری مجلس ناظم قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۷ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ منظور کردہ مجلس ناظم ارسال ہیں ۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ۔ انہیں اخبار میں شائع کر کے ممنون فرماویں ۔ والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۶ جون ۱۹۰۷ء میں شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے لئے چند قواعد تجویز کئے ہیں جو بغرض تعمیل شائع کئے جاتے ہیں ۔ اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ یہ قواعد ابھی مجلس معتمدین میں پیش نہیں ہوئے بلکہ مجلس ناظم نے پاس کئے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جولائی ۱۹۰۷ء کے آخر میں یہ قواعد مجلس معتمدین کے پیش کئے جاوینگے ۔ اور جو کمی زیادتی ہوگی ۔ اس سے پھر بذریعہ اخبارات اطلاع دیجاویگی فی الحال ان قواعد کی تعمیل کی جاوے اور جو جو انجمنیں ان قواعد کی تعمیل کریں ۔ وہ تعمیل شروع کرنے کے بعد مجھے اطلاع دیویں ۔

قواعد منظور کردہ مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ حسب ذیل ہیں

(۱) ہر ایک ایسے مقام پر جہاں احمدیوں کی کافی تعداد موجود ہو ایک مقامی انجمن احمدیہ قائم کی جاوے گی ۔ جو زیر دفعہ ۳ قواعد صدر انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی شاخ سمجھی جاویگی اور ان کے لئے ان قواعد کی پابندی ضروری ہوگی ۔

نوٹ ۔ جس مقام میں کافی تعداد نہ ہو ۔ وہاں کے احمدی اپنے کسی قریب کے مقام کی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاوینگے

(۲) ہر ایک مقام میں رہنے والے تمام احمدی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاوینگے ۔ اور ان کے واسطے ضروری ہوگا ۔ کہ قواعد و ضوابط انجمن کی پابندی کریں ۔

(۳) ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہوگا کہ ایک معین رقم چندہ کی لنگر خانہ ۔ مدرسہ ۔ اشاعت اسلام اور ضروریات مقامی میں داخل کرے ۔ ایسے چندے عموماً ماہوار وصول کئے جاوینگے ۔ مگر زراعت پیشہ لوگ اگر چاہیں ۔ تو چندہ ششماہی فصل خریف اور فصل ربیع کے موقعہ پر غلہ کی صورت میں ادا کر دیں ۔

(۴) جو ممبر اپنی آمدنی کا بیسواں حصہ امداد سلسلہ کے لئے فنڈ انجمن میں داخل کرتے ہیں ۔ ان کے سب معین چندے اسی رقم میں شامل ہونگے ۔

نوٹ ۔ ۱ ۔ رسالہ الوصیۃ کے شرائط کو اس بیسویں حصہ سے کوئی تعلق نہیں ۔ جو لوگ الوصیۃ کے شرائط کو پورا کرنا چاہیں ۔ وہ دسواں حصہ آمد کا دیں ۔

نوٹ ۔ ۲ ۔ ایسے چندوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی ۲ آنہ فی روپیہ مقامی ضروریات کے لئے وضع کر کے باقی چندہ حسب ہدایت صدر انجمن مختلف مدات میں تقسیم ہوا کریگا ۔

(۵) ہر ایک مقامی انجمن کا فرض ہوگا کہ ایک رجسٹر اپنے ممبروں کا حسب نمونہ ذیل رکھے ۔

رجسٹر اسمائے ممبران انجمن احمدیہ مقام

نمبر	نام [۱]	[illegible]	[illegible]	[illegible] [۲]	[illegible]	[illegible]	چندہ: [illegible]	چندہ: [illegible]	چندہ: [illegible]	چندہ: [illegible]	چندہ: [illegible]	[۵]

[۱] ۔ اگر بیاہی ہوئی عورت ہے تو خاوند کا نام ساتھ دیں

[۲] اصل سکونت ۔ ان ممبروں کی ضروری ہوگی جو عارضی طور پر کسی دوسرے مقام پر چلے گئے ہیں ۔

[۳] جہاں معین آمدنی نہ ہو ۔ اندازہ کافی ہوگا ۔

[۵] اگر کوئی ممبر فوت ہو جاوے ۔ تو خانہ کیفیت میں اس کی تاریخ وفات درج کر دی جاوے ۔

(۶) ہر ایک مقامی انجمن میں کم از کم حسب ذیل عہدہ دار ہونگے ایک میر مجلس ۔ ایک سکرٹری ۔ ایک محاسب ۔ ایک امین ایک ناظر ۔

(۷) ا ۔ میر مجلس کا فرض ہوگا کہ جب کبھی انجمن یا اس کی کسی کمیٹی کا جلسہ ہو ۔ تو وہ جلسہ میں امن قائم رکھیں اور باضابطہ حاضری ممبران کی پابندی کراویں ۔

ب ۔ سکرٹری کا فرض ہوگا کہ انجمن یا اس کی کمیٹی کا جلسہ ہو تو اس کے لئے سب ممبران کو باقاعدہ اطلاع دے اور تمام کارروائی کو ایک رجسٹر روئداد اجلاسہائے انجمن یا کمیٹی میں لکھے ۔ تمام ممبران انجمن کا اور اگر انجمن کی کوئی شاخیں ہوں تو ان شاخوں کے ممبران کے رجسٹر رکھیں جو حسب نمونہ قاعدہ ۵ ہوگا ۔ صدر انجمن احمدیہ کے تمام احکام اور فیصلہ جات کی تعمیل جہاں تک ان کا کسی انجمن سے تعلق ہو ۔ بتوسط سکرٹری انجمن احمدیہ عملدرآمد میں آئیں گی ۔

ج ۔ محاسب کا فرض ہوگا ۔ کہ انجمن یا اگر اس انجمن کے متعلق کوئی شاخیں ہوں ۔ تو ان شاخوں کی آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھیں اور تمام ممبران سے باقاعدہ چندہ وصول کرے اور ممبروں کے چندوں کا ایک کھاتہ رکھے جس میں تمام رقوم جو کوئی ممبر دے ۔ اس کے نام کے سامنے درج ہوتی رہیں

د ۔ ناظر کا فرض ہوگا کہ محاسب اور امین کی کتابوں اور اسلہ جات آمد و خرچ کی ماہوار پڑتال کر کے ان پر دستخط کرے کہ حساب و کتاب درست رہے ۔

ہ ۔ جو روپیہ از قسم چندہ وغیرہ محاسب کے پاس آوے وہ اسے روزمرہ امین کے پاس جمع کرائے گا اور جو بل پاس ہونگے وہ بھی بغرض ادائگی روپیہ امین کے پاس پیش ہونگے اور اسی کے پاس اسلہ جات اخراجات رہیں گے ۔

و ۔ جو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی کسی مد یا لنگر خانہ وغیرہ میں بھیجا جاوے گا ۔ وہ سکرٹری کے دستخطوں سے برآمد ہو کر جاوے گا ۔ اور سکرٹری کا فرض ہوگا ۔ کہ اس روپیہ کی رسید بعد میں بلوں کے ساتھ شامل کرے ۔

ز ۔ ہر ایک ممبر انجمن کو اختیار ہوگا ۔ کہ انجمن کا حساب و کتاب جب چاہے دیکھ سکے ۔ ایسا ہی صدر انجمن کے سکرٹری کو اور اس کے ناظر کو اختیار ہوگا کہ جب مناسب سمجھے کسی انجمن کا کوئی رجسٹر اور کاغذات موقعہ پر یا بذریعہ ڈاک قادیان میں منگا کر ملاحظہ کرے اور مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کو اختیار ہوگا ۔ کہ اگر کسی مقام پر اتفاقاً یا خاص اس کام کے واسطے جاویں ۔ تو وہاں انجمن کے کاغذات کو ملاحظہ کریں ۔

ح ۔ جہاں مناسب آدمی الگ الگ عہدہ دار رکھنے کے لئے میسر نہ آسکیں ۔ انجمن کو اختیار ہوگا ۔ کہ ایک ہی آدمی کے سپرد دو عہدوں کا کام کر دے ۔

(۸) ان عہدہ داروں کے علاوہ ہر ایک انجمن کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت دیگر عہدہ دار تجویز کرے ۔ جن کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی ۔ ایسا ہی ان قواعد کے ماتحت جو عہدہ دار مقرر کئے جاویں ۔ ان کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی ۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا ۔ کہ مصلحت وقتی کے لحاظ سے کسی عہدہ دار کے انتخاب کو نامنظور کر کے اس کی بجائے خود کوئی آدمی مقرر کرے یا نئے انتخاب کی ہدایت کرے ۔

وصیت نمبر ۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط
مین حکیم فضل الٰہی ولد حکیم سید محمد صاحب قوم نارد راجپوت ساکن موضع کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور محلہ ستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون (نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا ہر وصیت مین مضمون واحد ہے اور فارم مطبوعہ پر ہے اسلئے اسکا اندراج اس جگہ نہین کیا۔
نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون چونکہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کچھہ موضع کوٹ بھوانیداس تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مین واقع ہے اور کچھہ لاہور مین جو جائداد ضلع گوجرانوالہ موضع مذکور وغیرہ مین ہے وہ حصص غیر منقسمہ چاہات وغیرہ کے ہین جنمین منتظمان مقبرہ بہشتی قادیان کو دقت قانونی کا اندیشہ ہے لہذا مین اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ مقبوضہ واقعہ ضلع گوجرانوالہ کو نیز واقعہ لاہور تخمیناً دس ہزار کی قیمت سمجھتا ہون مناسب سمجھتا ہون کہ جائداد لاہور مین ہے جو خالص بلا شرکت غیری میری ہی تصرف اور قبضہ مین ہے ایک حویلی جس مین سکونت رکھتا ہون اسکا چہارم حصہ جو تخمیناً قیمت اس کی ایکہزار روپیہ سمجھتا ہون میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد چہارم حصہ حویلی کو فروخت کرین یا جسطرح چاہین فائدہ اٹھاوین غرضیکہ انجمن قادیان مجوزہ حضرت مسیح موعود کو کلی اختیار ہونگے جو میرے آقا اور شفیع نے تجویز فرما کر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی ہے۔ ۲۰ ماہ فروری ۱۹۰۷ء

العبد
حکیم فضل الٰہی بقلم خود
گواہ شد
شیخ وکیل
گواہ شد
حکیم محمد حسین احمدی تاجر مرہم عیسیٰ لاہور
گواہ شد
نبی بخش احمدی ملازم گورنمنٹ پریس شملہ حال وارد لاہور

وصیت نمبر ۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط
مین حافظ فتحدین ولد محکم الدین قوم آرائین ساکن مربور ریاست کپورتھلہ کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون
نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مواحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اسکا اندراج یہان پر نہین کیا:۔
نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد اسوقت قریباً اسّی گہماؤن اراضی ملکیت بروئے پیمایش ریاست ہے جسمین باغ بھی شامل ہے جس کی وصیت کرنے مین کچھہ روکین ہین اسواسطے اراضی کی قیمت تخمیناً ہفت ہزار روپیہ کرکے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت کل مبلغ ہفت صد روپیہ ہوا جو یکمشت مظہر ادا نہین کرسکتا فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا جسمین سے مبلغ یکصد روپیہ ۱۴۔ فروری ۱۹۰۷ء کو داخل کیا گیا بعد فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا اگر شاید مظہر فوت ہو جاوے تو میرے مرنیکے بعد میرے ورثا اس اقرار کے پابند ہونگے یعنی سو روپیہ فیسال ادا کرینگے اور آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ حسب وصیت مجلس کارپردازان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کی سپرد ہوگا۔ مگر آگہ وارثان کے دستخط بھی ثبت کرادئے ہین کہ کسی قسم کی دقت نہ ہو:۔

العبد
حافظ فتح دین نمبردار مربور بقلم خود
گواہ شد
امیرالدین ولد حافظ فتحدین نشان انگوٹھا
گواہ شد
نبی بخش ولد حافظ فتح دین نشان انگوٹھا
گواہ شد
احمد علی ولد حافظ فتح دین
گواہ شد
غلام محمد
گواہ شد
محمد علی ولد حافظ فتحدین دستخط انگریزی۔

وصیت نمبر ۱۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط
مین مسماۃ شرم خاتون بنت الٰہ بخش قوم کھوکھر ساکن موضع بستی دریام کملانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔
نوٹ:۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسجگہ درج نہین کیا۔
نمبر ۴ میری جائداد بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ کم قیمت صرف چاندی کے دو زیور ہین بالیان جنکی قیمت للعہ ہے اور دو عدد تکمہ جنکی قیمت عہ ہے اس کا پانچوان حصہ بتعمیل رسالہ الوصیۃ بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عنقریب ارسال کرونگی اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد سے بدستور اقرار الصدر تعمیل کرتی رہونگی
نمبر ۵ اور میرا حق مہر جو مبلغ للعہ روپیہ ہین وہ مین پہلے ہی سے نذر حضرت مسیح موعود کرچکی ہون کہ وہ روپے مذکور میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہین اور اس حق مہر کی نسبت میرا کوئی حق نہین رہا۔
نمبر ۶ میری یہ وصیت ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء کی تاریخ کو میرے خاوند کی وصیت نامہ مین لکھی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث علیحدہ از سر نو ترتیب کیگئی فقط مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد
شرم خاتون زوجہ نور احمد مدرس نشان انگوٹھا موضع بستی دریام کملانہ تحصیل کوٹ ضلع جھنگ
گواہ شد
محمد کملانہ احمدی بقلم خود ساکنہ بستی دریام کملانہ شور کوٹ ضلع جھنگ
گواہ شد
نور احمد احمدی مدرس بقلم خود۔
ضمیمہ وصیت ہذا مورخہ ۶۔ مئی ۱۹۰۷ء۔ آئندہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کرلون یا بعد وفات میری میراث کرنا بت ہو تو اسکی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے رقیمہ شرم خاتون معہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد
محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام کملانہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ط
مین نور احمد احمدی ولد محمد صالح قوم کھوکھر ساکن بستی دریام کملانہ ۔ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہین کیا ۔

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد جو بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ قلیل سا کچھہ گھر کا اسباب ہے جسکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ حسب ہدایات رسالہ الوصیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمعاہدہ واثق جبتک حیات تک ادا کرونگا

نمبر ۵ مین ایک مدرسہ امدادی کا معلم ہون جو کچھہ آمدنی سالانہ رقم نقد و جنس اس مدرسہ کے ذریعہ ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے اسوقت ہے یا آیندہ ہوگی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو بھیجتا رہونگا ۔ البتہ اس رقم مین جو اسطرح سالانہ بھیجتا رہونگا ۔ وہ چندے شامل تصور ہونگے جو بہ حضرت اقدس کے سلسلہ کی مختلف شاخون مین آج کل ادا کرتا ہون اور وہ حسب ذیل ہین لنگر ۔ مدرسہ وغیرہ اور یہ ساری رقم بنام صدر انجمن احمدیہ کے نام روانہ کردیا کرونگا جسکے ساتھہ مین تفصیل لکھدیا کرونگا تاکہ انجمن کو سرمایہ کو نکالکر باقی چندہ انجمن کا وہ عہدیدار جو اس کام پر سپرد ہوگا ۔ باقاعدہ ادا کردیا کرے ۔

نمبر ۶ میری وصیت ۱۳ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی تاریخ کو لکھی گئی تھی پھر بارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث از سر نو ترمیم کی گئی اور یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء سے تعمیل الوصیۃ مذکور ہوگی ۔ فقط مگر آنکہ اپنی زندگی مین یہ رقم وصیت کردہ ادا کر سکون تو انجمن میری جائداد متروکہ سے بعد وفات وصول کر سکتی ہے ۔ مورخہ ۱۹ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

العبد
مدرس نور احمد احمدی سکنہ موضع دریام کملانہ تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ وصیت کردہ بقلم خود

گواہ شد
محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد
محمد علی بقلم خود احمدی

وصیت نمبر ۱۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مین مسماۃ مہر بیوہ صدر الدین قوم موچی سکنہ موضع سیکھوان تحصیل و ضلع گورداسپور کی ہون مین اسوقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۴ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ اور لکھدیتی ہون کہ میری وفات کے بعد اسپر عمل ہو ۔

نوٹ : ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے اسلئے اس جگہ درج نہین کیا ۔

نمبر ۴ میری جائداد اسوقت نقدی و زیور کل مبلغ للعہ روپیہ کی ہے سو مین حسب جائداد مذکور موجودہ کا چوتھا حصہ یعنی مبلغ صہ برضا و رغبت خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر اپنی زندگی مین ہی قبل از وفات تعمیل وصیت سے سبکدوش ہوگئی ہون اور آیندہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائداد زاید از جائداد موجود ثابت ہو تو اسمین سے بھی چہارم حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے اور میری تجہیز و تکفین و جنازہ وغیرہ جماعت احمدیہ ادا کرے اور میری وفات کے بعد میری نعش [illegible] بہشتی مین دفن کرنیکے لئے قادیان پہنچایا جاوے ۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مصلحتاً دفن روک ہو تو انکے حکم کی تعمیل کرکے حسب ایماء انکے کسی اور جگہ دفن کرین خواہ کوئی صورت ہو ۔ میری اس وصیت مین خارج نہین [illegible] بدستور قائم رہیگی

مورخہ ۲۴ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۶ء

العبد
مسماۃ مہر بیوہ صدر الدین مذکور سکنہ سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
سادن ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
فتحدین ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
امام الدین ولد محمد صادق احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد
[illegible] ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مین حاکم علی ولد اللہ دتا قوم زمیندار ساکن چک بینار ضلع گجرات حال چک نمبر ۹ ضلع شاہپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسکا اندراج اس جگہ ضروری نہ سمجھکر چھوڑ دیا ۔

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ جو میری جائداد میرے ترکہ مین ثابت ہو ۔ اگر مین اپنی وصیت کے مطابق موعودہ رقم جو اپنی جدی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ آٹھ سو روپیہ جسکا باقساط ایکسو روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ اپنی زندگی مین ادا نہ کر سکا تو میری متروکہ جائداد سے وصول کرنیکا صدر انجمن کو حق ہوگا مین اپنے ورثا کو بھی یہ وصیت کرتا ہون کہ اگر میرے ذمہ موعودہ رقم مین سے انجمن کا روپیہ باقی ہو تو ادا کردین مین جیسا کہ اپنی پہلی وصیت مین لکھہ چکا ہون دوبارہ اس وصیت مین بھی لکھدیتا ہون کہ تین مربعہ نہر جہلم چک نمبر ۹ متصل بھلوال مین ہے اس کی آمدنی مین سے بھی ۱/۱۰ حصہ سال بسال تاحین حیات ادا کرتا رہونگا ۔ اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ میرے بعد میری روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایسا ہی کرتے رہین اس وصیت مین اپنے ورثاء کے دستخط کرا دیتا ہون ۔ اگر اس وصیت کے رجسٹری کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کسی دوسرے وقت کرا دونگا ۔ ۱۸ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

العبد
بقلم خود حاکم علی احمدی

گواہ شد
غلام مصطفےٰ معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد
غلام رسول بقلم خود معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد
غلام حسین معہ نشان انگوٹھا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبدأ ہستی تعریفن محترم — تجھ پہ ہیں لاکھوں سلام ذی حشم
ملک پنجاب کی آسمان ستارہ یہ جگی — ہو جو کچھ بھی ناز تجھ کو ہے بجا
کہ مبارک ہے زمین قادیاں — جس جگہ حضرت کے پڑتے ہیں قدم
حق ہی حق ہے ہر جگہ جلوہ کناں — ہو گئے باطل کے گھر سب منہدم
گرم بازاری ہے دین مصطفیٰ کی — نام کو باقی نہیں اسجا ستم
ہیں خدا کی نعمتیں نازل یہاں — ہو رہی ہے بارانِ رحمت دم بدم
گر کوئی قسمت سے حاضر ہو یہاں — مہربانی کرتے ہیں لطف و کرم
سب کا نمونہ ہے بہشتی مقبرہ — مغفرت بھی کھاتی ہو جس کی قسم
دیکھئے قسمت میں دیکھی یا نہیں — کب ایک عاجز و نازاں ہوتے ہیں ہم

دیگر

للہ الحمد کہ امید بر آئی دل کی — شکر صد شکر کہ تقدیر ہماری جاگی
حضرت مہدی مسعود جہان میں آیا — مرض کفر سے کیونکر دوا باقی تھی
قرب محشر کے ہیں آثار نمایاں دیکھو — شرک اور کفر کی گھنگھور گھٹا ہے چھائی
گیا ایمان ثریا پہ خدا شاہد ہے — اہل دنیا میں حیا نام کو باقی نہ رہی
نہیں طاعون یہ ہے قہر خدا تو کرو — ایک عرصہ سے خبر دی تھی یہی زنجیلی
باپ ماں بھائی بہن اور اعزا میں یار — نہ محبت ہے نہ الفت ہے نہ یکجہتی
آجکل باہمی دنیا میں نہیں ہے بالکل — ہار چار آنہ بھی ہر گروہی چھوٹی
نہ تو قرآن پہ عمل ہے نہ حدیث کی خبر — شرع اسلام پہ ہنستی ہر زمانہ میں یہ
پادری صاحبوں کی شکل میں دجال آیا — آنکھیں دجل سے اپنی تھیں ایک پھوٹی
رملی دکھلا کے یہ گمراہ کیا کرتا ہیں — میں پیدا ہیں اور بھی فتن کی بنی ہیں اکی
ایسے پرفتنہ زمانہ میں خدا نے سکو — ہو مبارک کہ وہ با مصلح دین نبوی
جس نے للکار کے دنیا میں منادی کر دی — ہر نقطہ ایک خدا ایک کتاب ایک نبی
اور ہیں جتنے مذاہب وہ ہیں ناکارہ — دین اسلام کو ہے سب پہ فضیلت ابدی
ہمکلامی کا شرف رب سے ہو حاصل جسکو — ہیں کرامات کا قائل سنا دوں اسکی
قتل خنزیر بھی کیا فرض سمجھے زمان — مرگ لیکھو کے لئے کیسی دعا آپنے کی
ایک کنہ اب تی اور ہوا تھا پیدا — تیرے قربان مسیحا کہ خبر دی اسکی
حق تعالیٰ نے نہ دی اسکو ذرا بھی مہلت — مر گیا ذلت و خواری کی وہ مردود ازلی
نہ تو ہے عمر کا کچھ نہ دنیا کو ثبات — بھائیو! قدر کرو نعمت رب کی جلدی
جا ملو تم سے بچو جلد یہ اقرار کرو — جو امام آج ہے دنیا میں وہی ہے مہدی
بوجھ سے نکو نہ ترددکے ہر اِک اسکی اعانت — یا نبی خذ بیدی خذ بیدی خذ بیدی

چندہ مدرسہ معرفت طلبا

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "بدر"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہایت شکر کا مقام ہے کہ جہاں جہاں مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبا ایام رخصت میں مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے گئے ہیں ۔ جماعت احمدیہ کے ممبروں نے بڑی خوشی سے ان کو چندہ دیا ہے اور ان کو چندہ کی فراہمی میں بہت مدد دی ہے ۔ لڑکوں نے بھی چندہ جمع کرنے میں بڑی محنت کو مد لیا ہے ۔ اور یہ کام بڑی محبت اور شوق سے کیا ہے اور جس خوشی سے ہماری جماعت نے ان لڑکوں کا استقبال کیا ہے ۔ مجھے امید نہیں کہ کسی اور مدرسہ کے لڑکوں کا اس طرح استقبال کیا گیا ہو ۔ میں اس خط کے ساتھ شیخ عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ کوہ کسولی کا ایک کارڈ بھیجتا ہوں ۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لوگ مدرسہ کے طلبا کو کس خوشی سے چندہ دیتے ہیں ۔ شیخ عبدالحمید صاحب کا اخلاص بہت ہی قابل تعریف ہے چونکہ وہ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں طلبار کے پہونچنے کی امید نہیں تھی ۔ اس لئے انہوں نے بطور خود عـــہ روپیہ بندہ کے پاس چندہ مدرسہ بھیجدیا ہے ۔ خدا تعالیٰ ان کو اور دوسرے جماعت کے ممبروں کو جزائے خیر دے ۔ جو اس اخلاص سے سلسلہ کی امداد کرتے ہیں ۔ اس پوسٹ کارڈ کو از راہ مہربانی درج فرما کر مشکور فرما دیں ۔

شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اخبار الحکم و بدر میں یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی ۔ کہ طلبار مدرسہ تعلیم الاسلام بغرض فراہمی چندہ دیگر شہروں میں گئے ہوئے ہیں ۔ چونکہ میں ایسی جگہ ہوں جہاں کسی طلبار نے آنا نہیں اس لئے میں نے کل بذریعہ منی آرڈر مبلغ عـــہ روپیہ آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں ۔ رسید سے مطلع فرمائیگا ۔ والسلام

الراقم

شیخ عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ ۔ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ ۔ کوہ کسولی

کشمیر

برادر محمد صادق صاحب لڈ راؤن ملک کشمیر سے تحریر فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفق مہربان مفتی محمد صادق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت اقدس کی ثلج والی وحی کی پوری تصدیق ہو چکی یہ نہایت گرمی کا موسم تھا ۔ مگر اس قدر سردی ہے ۔ کہ کشمیر میں شب و روز کانگڑی کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ شب جمعہ مبارک بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان بوقت سحر سخت زلزلہ تھا ۔ مگر نقصان سے خداوند کریم نے نجات بخشی ۔ ہمارے حق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرائیں ۔ ہمارے اردگرد بیماری ہیضہ و نمونیا شروع ہے ۔ خداوند تعالیٰ ہمیں نجات بخشے اور سعادت دارین نصیب ہو ۔ آمین ۔

وطن کی گورنمنٹ انگلشیہ سے لائلٹی

۲۸ر جون ۱۹۰۹ء کے اخبار جین رتن نے اخبار وطن میں گورنمنٹ انگلشیہ کے متعلق چند فقرات نقل کئے ہیں جو ذیل میں درج ہیں ۔ ہم امید نہیں کرتے کہ وطن نے اس طرح سے جہادی سپرٹ پھیلانے کی کوشش کی ہو ۔ امید ہے کہ وطن کا لائق ایڈیٹر خود جواب دیگا ۔ وہ فقرات یہ ہیں ۔

" یہ وہی وطن ہے جو سال گذشتہ میں جھگڑا مقدونیہ کے موقعہ پر بحمایت سلطان روم لال پیلی آنکھیں نکالکر اسی گورنمنٹ کو یوں دھمکاتا تھا یقین جانو کہ جب تک مقدونیہ میں ہیں تب تک انگریزی سلطنت کو ایشیا میں زوال نہیں اور یہ ایک جگہ یوں خامہ فرسائی کی ہے ۔ انڈیا میں انگریزوں کی تب تک ہی خیر ہے جب تک ترکی مقدونیہ پر قابض ہے اور یہی دفادار رقمطراز ہیں کہ اگر اسلام معرض خطرہ میں آیا تو ۳۰ لاکھ ترک اور ۳۰ لاکھ افغان شہادت کے پیاسے بیٹھے ہیں "

نظم

سنبھل جا اے جہاں تیری طرف کیسا سفیر آیا
خدائے ذوالمنن سے اک بشیر آیا نذیر آیا
گیا کٹ راستے میں سخت ناکامی و حسرت سے
مقابل میں کوئی اس کے اگر نفس شریر آیا
ضیار و نورِ کوکب کا نہیں کچھ ذکر تک باقی
زمیں پہ جلوہ افگن ہو کے جب مہر منیر آیا
ہوا پس پا زلزلے میں مٹا نام و نشان اس کا
مخالف ہو ترا دنیا میں گر جم غفیر آیا
معارف اور حقائق کے دُرّوں سے بھر گیا دامن
درِ دولت پہ تیرے گر کوئی ہو کر فقیر آیا
جبینِ عجز فرسا ہے ترے در پر ترا قاضی
نگاہ لطف کا خواہاں بصد صدقِ ضمیر آیا

(۹) جس انجمن کے متعلق اپنے ضلع کی شاخوں کا انتظام ہوگا۔ اسے اختیار ہوگا کہ ایک اسسٹنٹ سکرٹری یا سکرٹری مفصلات مقرر کرے۔ جو حسب ہدایت سکرٹری انجمن کام کرے گا۔

(۱۰) ہر ایک انجمن کے سکرٹری کا فرض ہوگا۔ کہ جب کوئی نیا ممبر انجمن مین داخل ہو تو اس کی اطلاع سکرٹری صدر انجمن کو کرے۔

(۱۱) عہدیداران انجمن کا انتخاب سالانہ ہوگا اور یہ انتخاب کثرت رائے سے ہوگا۔

(۱۲) ہر ایک ضلع مین ایک انجمن ضلع ہوگی جو صدر مقام ضلع یا کسی دوسرے مقام پر جسے صدر انجمن احمدیہ پسند کرے ہوگی۔ اور اس ضلع کی تمام انجمنوں کے چندے انجمن ضلع کی معرفت حضرت اقدس کی خدمت مین یا صدر انجمن احمدیہ مین بھیجے جاوین گے ایسا ہی ہر ایک قسم کی تحریک جو صدر انجمن احمدیہ مختلف انجمنون مین کرنی چاہیئے۔ وہ بوساطت انجمن ضلع ہوگی۔

(۱۳) صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ کہ انجمن ضلع کو ایک واعظ اور محصل مقرر کرنے کی ہدائیت کرے۔ جو ایک یا ایک سے زیادہ اضلاع مین حسب ہدائیت صدر انجمن احمدیہ دورہ کریگا ایسے محصل اور واعظ کی تنخواہ اگر انجمن ضلع پوری یا حصہ رسدی کے مطابق ادا نہ کر سکے۔ تو اسے لازم ہوگا کہ صدر انجمن احمدیہ سے مناسب امداد کی درخواست کرے۔ ایسا واعظ۔ صدر انجمن احمدیہ کی اجازت سے مقرر ہوگا اور ضروری ہوگا کہ اس نے قادیان مین کچھ عرصہ رہکر صدر انجمن کے اطمینان کیمطابق تعلیم حاصل کی ہو۔

(۱۴) ہر ایک انجمن ضلع ایک مختصر لائبریری رکھے گی۔ جس مین کوشش کی جاویگی۔ کہ سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات موجود رہین۔

(۱۵) جو چندہ کسی انجمن مین مقامی ضروریات کے لئے جمع ہوگا۔ اس کا نصف کم از کم انجمن ضلع کی مقامی ضروریات کی مد مین جمع ہوگا۔ جو ضروریات ضلع کے لئے جیسے محصل اور واعظ کا تقرر یا لائبریری کا قائم کرنا یا دیگر اخراجات مشترکہ مین صرف ہوگا ایسا ہی انجمن ضلع کو جو چندہ بحیثیت ایک انجمن مقامی ہونے کے مد ضروریات مقامی مین ہے اس مین سے نصف ان اغراض کے لئے محفوظ رہے گا۔ باقی نصف چندہ ضروریات مقامی میں ہر ایک انجمن حسب اقتضائے رائے خود خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

(۱۶) ہر ایک انجمن انتظامی اور مالی کاروبار کی سہولیت کے لئے ایک کارکن کمیٹی ممبران انجمن مین سے مقرر کریگی۔ جس مین علاوہ عہدیداران کے دیگر ذی رائے اصحاب بطور ممبر شامل ہونگی علاوہ عہدیداران کے دیگر ممبران کی تعداد تعداد عہدیداران سے دو گنے سے زیادہ نہ ہوگی۔ ایسے ممبرون کا انتخاب کثرت رائے سے اور سالانہ ہوگا۔

(۱۷) ایسی کارکن کمیٹیان ان قواعد کی پابندی سے کام کرین گی۔ جو انجمن ان کے لئے تجویز کرے۔ مگر نصف چندہ ضروریات مقامی جس کا ذکر قاعدہ ۱۵ مین ہے۔ اس کے خرچ کرنے کا اختیار ایسی کارکن کمیٹیون کو صرف اسی حد تک ہوگا۔ جس حد تک انجمن ان کو اختیار دے۔

(۱۸) انجمن ضلع کی کارکن کمیٹیون مین علاوہ منتخب شدہ ممبران کے اس ضلع کی مفصلات کی انجمنون کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ زائد ممبر ہون گے۔ اور ان کو کمیٹی کارکن کی کارروائی مین جب وہ موجود ہون۔ حصہ لینے اور رائے دینے کا حق ہوگا۔ لیکن جن امور کا اثر ضلع کی دیگر انجمنون پر پڑیگا۔ ان کے لئے انجمن ضلع کی کارکن کمیٹی کو واجب ہوگا۔ کہ زائد ممبرون کو بھی اطلاع دے۔

(۱۹) صدر انجمن احمدیہ ہر ایک انجمن ضلع کو جو اس کے قواعد کی پابندی کرے۔ ایک سرٹفکیٹ زیر قاعدہ ۲ ضمن ۵ قواعد صدر انجمن احمدیہ دیگی۔

نوٹ۔ انجمن ضلع جب کسی ممبر کی ممبر مجلس معتمدین ہونے کی سفارش کرے۔ تو ضروری ہوگا کہ انجمنہائے مفصلات کے سکرٹریون و ممبر مجلسون کو بھی ایسی کمیٹی مین بلائے۔

(۲۰) مجلس ناظم مین پاس ہونے کے بعد بجٹ سالانہ کی ایک ایک نقل ہر ایک انجمن ضلع مین بھیجی جاویگی اور ہر ایک انجمن ضلع کو واجب ہوگا۔ کہ فی الفور کارکن کمیٹی کا ایک اجلاس کرے۔ جس مین مفصلات کی انجمنون کے سکرٹری و پریزیڈنٹ کو بھی بلایا جاوے۔ اور اسی بجٹ پر اپنی رائے کا اظہار کر کے بجٹ پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر اس بجٹ کو سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے پاس واپس کرین۔ اور ان کو اختیار ہوگا کہ کسی آئیٹم پر کوئی اعتراض کرین۔ ایسے تمام اعتراضات پر مجلس ناظم غور کر کے بجٹ کی مناسب ترمیم کرے گی۔

نوٹ۔ مفصلات کی انجمنون کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ اگر خود ایسی کمیٹی مین حاضر نہ ہو سکین۔ تو اس انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ ان کی بجائے کوئی اور ڈیلیگیٹ بھیجدین۔

(۲۱) تمام انجمنہائے احمدیہ کا ایک سالانہ کانفرنس بمقام قادیان دار الامان ہوگا جس مین مجلس معتمدین کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ بھی شامل ہون گے۔ یا جس صورت مین سکرٹری یا پریزیڈنٹ نہ آسکینگے تو ایک یا دونون کی بجائے انجمن کو اختیار ہوگا کہ ڈیلیگیٹ بھیجدے۔ جو اس انجمن کے قائمقام سمجھے جاوین۔

(۲۲) کانفرنس انجمنہائے احمدیہ بجٹ منظور کردہ مجلس ناظم اور سالانہ رپورٹ پر غور اور بحث کرے گی اور آمد کے وسائل پوچھے گی اور کانفرنس مین بجٹ پاس ہونے کے بعد مجلس معتمدین مین پیش ہوگی۔ لیکن جو ضروری ترمیم بجٹ مین اثنائے سال مین کرنی پڑے گی۔ اس کی منظوری مجلس معتمدین بلا وساطت کانفرنس کریگی۔

(۲۳) ان قواعد کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے ضروری قواعد تجویز کرنے کی مجاز ہوگی۔ مگر ایسے قواعد کی منظوری ضروری ہوگی۔ کہ پہلے صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کی جاوے۔

محمد علی۔ سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بخش صاحب ہری پور۔ سیالکوٹ
برکت علی خان صاحب۔ چھاونی سیالکوٹ
کرم داد صاحب کٹھیالیان پسرور۔ سیالکوٹ
میان فضل دین صاحب " " " "
میان بوٹے خان صاحب " " " "
میان غلام رسول صاحب " " "
مسمات بھاگن " " "
مسمات کرم بی بی " " " "
اللہ بخش صاحب " " " "
میان کریم بخش صاحب " " " "
مسمات دولت بی بی " " "
میان شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ۔ دھیرکے کلان گجرات
میان فضل آلہی صاحب " " "
میان محمد دین صاحب " " "
میان آلہی بخش صاحب " " "
میان فتحدین صاحب " " "
میان اللہ یار صاحب " " "
میان محمد یار صاحب " " "

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

بکمل ہر چہار جلد
براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہوچکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے۔ اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵ اور مجلد ۶ ہی بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲/۸ کیگئی تھی اور مجلد ۳ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہوسکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ

اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو

براہین احمدیہ بیجلد ۲/۸ اور مجلد ۳ میں دیجاویگی اور اس کے ساتھ

درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶ کے صرف ۴ اور مجلد ۸ کی بجائے صرف ۶ میں ملیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہو قابل دید ہے۔ قیمت ۸

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمتہ ۲

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے مزوری ہیں۔ قیمت ۴

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں قیمتہ ۲

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمتہ ۱

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱

کامن احمدی — اللہ داد والے۔ قیمت ۱

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ لغات القرآن ہر دو حصہ ۸ صفحہ کیمہزار)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپا لیا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں۔ اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تہا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ (معرفت ایڈیٹر)

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ مدت سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر

نورالدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے قیمت ۱

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک عیدیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱

(بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR - QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت پیشگی ے
مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زماں

قادیان مین عہ

جلد (۶)

۶ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

گورنمنٹ سے عہ

نمبر (۲۹)

فی پرچہ ۲ ر

سرچہ گویم باتو گرآئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از فیقر للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے - اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایماے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسے عدول از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ
معاونین درجہ اول جن کو چار پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے عہ
معاونین درجہ دوم جن کو ایک پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ے
عام قیمت مابعد للعہ
قیمت فی پرچہ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئے تمام روپیہ بنام میان معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہئے - مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہدان محمداً عبدہٗ ورسولہ - آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین -

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرادنٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

اوپر آٹھ دلائل اس امر پر دئے جا چکے ہین کہ موجودہ اناجیل صرف افسانے ہین۔ کوئی تاریخی کتب بھی نہین ہیں۔ چہ جائیکہ الہامی کتابین ہو سکین۔ جس زمانہ مین یسوع کا ہونا بیان کیا جاتا ہے اور واقعات صلیب کا ذکر کیا جاتا ہے اس زمانہ کے رومی حکام نے جو کہ یروشلم مین متعین تھے اپنی سرکاری رپوٹون مین یا پرائیویٹ خطوط مین کبھی کوئی تذکرہ یسوع کا نہین کیا۔ ہیرودیس اگرپا۔ ایک حاکم رومی تھا۔ جو کہ ۲۵ سال تک یروشلم مین حکمران رہا تھا۔ مگر اس نے یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا یہ تمام مصنف اور حکام جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ یروشلم کے رہنے والے تھے۔ پھر تعجب ہے کہ اونہون نے انجیلی قصون کی نہ کوئی تصدیق کی ہے نہ تکذیب بلکہ ان کا ذکر بھی نہین کیا جس سے ظاہر ہے کہ انجیلی قصے فقط ناول ہین جن کے لکھنے کا رواج اس زمانہ مین بہت تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس قسم کی ستر اناجیل موجود تھین۔ گو ان مین سے کسی کا نام انجیل نہ تھا۔ تیسری صدی کے بعد جب پادریون نے ان ستر کتابون کے مجموعہ مین سے چند ایک کا انتخاب کیا اور ایک جلد مین ان کو مجلد کرایا تب اس کا نام انجیل رکھا گیا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان کتابون کے لکھنے والون کا یہ منشا رنہ تہا کہ ان کتابون کو انجیل کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

عیسائیون کے ابتدائی بزرگ کبھی یسوع کو اس طرح کا خدا نہ یقین کرتے تھے۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔ جیتن پلیدی جب رومی بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور رومی بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم یسوع کے متعلق کیا عقاید رکہتے ہو تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے عقائد کوئی خاص نہین جو اور مین اپنے بزرگون کے متعلق نہ رکہتی ہون۔ جیسا کہ رومیون کے بزرگ کنتور اور پرسیس کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تہے ایسا ہی ہم یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ بھی کنواری کے بطن سے پیدا ہوا تہا اور یسوع ہو تون کو اسی طرح نکالا کرتا تہا جیسا کہ رومی بزرگ الیسکیولاپس نکالا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عیسائی یسوع کو کوئی ایسی خصوصیت نہ دیتے تھے جو دوسرے انسانون مین نہ پائی جاتی ہو۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا جو کہ اناجیل نویس ہوئے ہین ان سے پہلے بہت سے بزرگ عیسائی گذر چکے تھے اگر یہ قصے قابل لکھنے کے اور درست ہوتے تو ضرور تہا کہ وہ بزرگ ان کے لکھنے کی طرف توجہ کرتے وہ بزرگ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اب تک بہت بڑے عظیم الشان آبا ریسوعیین سمجھے جاتے ہین اور مانے جاتے ہین بلکہ بعض فرقون مین پرستش کئے جاتے ہین ان کے نام یہ ہین۔ کلی منس۔ اگسنے شس۔ پولی کارپ بارناباس۔ پے پی اس۔ کلی منٹ۔ اوری جن۔ یوسی بی اس جیتن۔ جیروم اور حرمس۔

نپولین بونا پارٹ۔ یورپ کے مشہور فاتح نے ایک دفعہ جرمنی کے مشہور عالم یوحنا دان ہارڈر کو کہا تہا کہ یسوع کبھی کوئی دنیا مین ہؤا بھی ہے یا نہین یا کہ ہم اناجیل کو ناولون کی الماری مین رکھ چھوڑین۔

اگر آج سے پانچ سو سال بعد یعنی سنہ ۲۴۰۰ء مین اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھے اور اس مین یہ درج کرے کہ انگلستان کا ایک بادشاہ تہا جس کا نام ایڈورڈ ہفتم تہا اور وہ (خدانخواستہ) قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ وہ اپنی کتاب مین لکھے مگر زمانہ حال کے اخبارون اور تواریخون مین اس واقعہ کا ذکر نہ پایا جائے تو یقین کرنا پڑیگا کہ یہ ایک جہوٹا قصہ ہے یہی حال یسوع کے ساتھ ہؤا اور انجیلین ہرگز قابل اعتبار نہین ہین۔

عیسائی پادریون کی مہربانیون سے ایسے جہوٹے قصون اور افسانون کا ایک سچے قصہ کے رنگ مین شہرت پا جانا کوئی تعجب انگیز امر نہین کیونکہ اس کی مثالین عیسائیون کی تاریخ مین اور بھی پائی جاتی ہین جن مین سے ایک کا مین اس جگہ ذکر کرتا ہون۔

سنہ ۱۰۰۰ء ایک ہزار عیسوی مین شہر روما مین ایک پادری صاحب پوپ کے پاس ایک دن اچانک آئے اور بیان کیا کہ مجھے خداوند نے ہندوستان کے ملک کی طرف مشنری کر کے بھیجا تھا اور مین نے وہان جا کر بہت سے معجزات دکھلائے ہین اور خداوند کا جلال ظاہر کیا ہے ان کا نام یوحنا پرلیسٹر تہا۔ یوحنا پرلیسٹر صاحب اپنے عجیب عجیب واقعات اور معجزات بیان کرنے کے بعد پوپ سے برکات حاصل کر کے پھر اپنے مشن کے لئے ہندوستان کو چلے گئے ان دنون یورپ مین کسی کو معلوم نہ تہا کہ ہندوستان کس طرف ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے مگر جان پرلیسٹر صاحب غالباً روح القدس کی امداد سے وہان پہنچ گئے اور ان کی روانگی کے پانچ چھ سال بعد عیسائی ممالک مین یہ خبر مشہور ہو گئی کہ پرلیسٹر جان نے وسط ایشیا مین ایک زبردست عیسائی سلطنت کی بنیاد رکھدی ہے اور نہائیت شان و شوکت کے ساتھ وہ اس ملک پر حکمران ہے اور لکھوکہا آدمی اس کی رعایا ہے جن کا وہ نہ صرف بادشاہ ہے بلکہ روحانی حاکم ہے پھر یہ خبر مشہور ہوئی پرلیسٹر نے ایک بڑی فوج جمع کر لی ہے اور وہ عنقریب مشرق کی طرف سے بیت المقدس پر چڑہائی کریگا اور اسے مسلمانون کے قبضہ مین سے نکال لیگا اس بات کو سنکر عیسائیون نے خوشی کے نعرے مارے اور بہت سے جوشیلے عیسائی صلیبی جنگ کیواسطے طیار ہو گئے تا کہ پرلیسٹر صاحب کی امداد کیواسطے مغرب کی طرف سے مسلمانوں پر حملہ کرین لیکن سال پر سال گذرتا گیا اور بیت المقدس سے کوئی خبر اس کی تصدیق مین نہ آئی پوپ نے ہر چہار طرف پیغام بھیجے کہ کوئی صحیح خبر پرلیسٹر کی ملے۔ مگر پوپ کے ایلچی اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہ لا سکے کہ پرلیسٹر طیاری کر رہا ہے اور عنقریب چڑہائی ہو گی پھر پوپ کے ذریعہ سے مشہور ہؤا کہ پرلیسٹر کی سلطنت ہند ایران اور تاتار کے ملکون پر پورے طور سے ہو چکی ہے اور شہر بابل کے کھنڈرات تک اس کی سرحد ہے اور وہ تمام عجیب جانور جن کا ذکر عیسائیون کی پرانی کتابون مین موجود ہے، گو دنیا مین کہین دیکھے نہین جاتے وہ سب پرلیسٹر کی سلطنت مین پائے جاتے ہین۔ بے نظیر خوبصورتی کی عورتین اور ایسے مرد جن کی قدرتاً ایک ہی آنکھ ہوتی ہے وہ بھی پرلیسٹر کے ملک مین پائے جاتے ہین ایسے زبردست عیسائی بادشاہ کے ساتھ اتحاد قائم کرنا نہائیت ہی ضرور تہا اور یورپ کے عیسائی بادشاہون کی بڑی خواہش تھی مگر افسوس ہے کہ پرلیسٹر کی سلطنت تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا معلوم نہین کہ کس ذریعہ سے وہان سے خبرین تو پوپ تک آ جاتی تین لیکن وہان کوئی جا نہ سکتا تہا۔ سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے آخر ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا یہ زبردست اور باہمت جماعت جب واپس آئی تو اس نے بیان کیا کہ اگرچہ ہم پرلیسٹر کی سلطنت کے اندر نہین جا سکے تاہم اس کے قریب تک پہنچنے مین بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اگرچہ اس کی رعایا کے ساتھ ملاقات ہم نہین کر سکے تاہم قرب و جوار کی سلطنتون کی رعایا کے ذریعہ سے ہمکو خبر ملی ہے کہ وہ سلطنت کیسی شاندار ہے ہمارے نزدیک یہ کامیابی اس ڈیپوٹیشن کی کچھ تہوڑی سی نہ تہی کیونکہ قطب شمالی اور جنوبی کی تلاش مین پھر نیوالے بھی آجتک قطبین تک نہین پہونچے بلکہ صرف ان کے قریب سے خبرین لے آئے ہین (باقی آئندہ انشاء اللہ)

www.aaiil.org

ایک نیا فتوے

مولویوں کے ایمان اور تقویٰ کا نمونہ

علماء روہیلکھنڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے متعلق ایک نیا فتویٰ شایع کیا ہے جسمیں ان علماء نے مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حلفی بیان کے مطابق کہ مسلمان جھوٹ بولے چوری کرے زناہ کرے بغاوت کرے غرضیکہ کوئی بھی بدمعاشی کرے سنی کا سنی رہتا ہے۔ دل کھول کر افترا پردازی سے کام لیا ہے اس فتوی میں سے کچھ اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

فتویٰ علماء روہیلکھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت

میرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیا ساز شخص ہے ۔ ۔ ۔ ۔ غرضیکہ عیسائی و مسلمان و ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہو کر ۔ ۔ ۔ ۔ بہر حال سخت اور بے ادب اور منہ زور ہے ۔ ۔ ۔ ۔ لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت سے بھاگیں ۔ ۔ ۔ ۔ تو مرزا صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ اور تمام علمائے امت اور روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔ اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ محمد اعظم

بعض پیشگوئیاں اگر میرزا صاحب کی صحیح نکلیں تو ایسی تو کاہن منجموں کی بھی صحیح ہو جایا کرتی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ لہذا عوام کو اس سے محترز رہنا لازم ہے۔ ابویحیی محمد عفی عنہ

بیشک قادیانیوں کیساتھ مثل برادران اہل اسلام ارتباط نہیں رکھنا چاہیئے اور انکی امامت سے نماز نہیں ادا کرنی چاہیئے۔ محمد عبد الخالق مدرس مدرسہ عین العلم

اسی طرح اسی کا یہ دعوے ہے کہ میں مسیح اور مہدی ہوں بدین وجہ اور دیگر وجوہ لازم ہے کہ قادیانی معہ اپنے پیرو کے دائرہ اسلام سے خارج ہیں مسلمانوں کو ان سے کسی طرح تعلق برادرانہ جائز نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ عبد الکریم عفی عنہ

کوئی شخص دعویٰ رسالت صراحتہً یا کنایتہً کرے تو وہ شخص کاذب ہے کیا اس شریعت سے بہتر کوئی دوسری شریعت ہو سکتی ہے جو مدعی رسالت اسکو لائیگا۔ اور اسکو باطل کریگا ۔ ۔ ۔ ۔ کسی نے اس دین متین کو نظر انکار سے نہیں دیکھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
محمد غلام محی الدین عفی عنہ پیش امام مسجد شاہجہانپور

قادیانی کی مصاحبت عوام کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہے۔ اور نماز انکے پیچھے ناجائز۔ واللہ اعلم بالصواب محمد حسین عفی عنہ

مرزا قادیانی دین کو بدلنا چاہتا ہے اور ایک جدید مذہب کا امام خود بننا چاہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ایک وحی یہ بیان کی ہے کہ مجھکو وحی ہوئی ہے۔ کہ تیری عمر ۸۰ برس کی یا تین چار سال کم۔ یا چند سال زیادہ تو غور کرو کہ یہ کلام مشکوک وحی الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ اسکے قایل کو مجنون یا احمق تصور کیا جائیگا عاقل ایسا کلام مہمل مشکوک نہیں کر سکتا ہے چہ جائیکہ وحی الٰہی ہو نعوذ باللہ ۔ ۔ ۔ ۔ اور فرقہ اہلسنت و الجماعت سے خارج ان سے خلط ملط میل جول رکھنا اور انکے ساتھ کھانا پینا اور برتاؤ برادری کا برتن سخت ممنوع ہے اور انکے پیچھے نماز پڑھنا نادرست ہے :۔ حررہ محمد ریاست علی عفی عنہ

چنانچہ دعویٰ نبوت و انکار ختم نبوت من کل الوجوہ کی نسبت نیچریانہ خیالات ابن اللہ اور تثلیث کا اقرار اور حضرت عیسیٰ کی توہین اپنے کو مجدد و مخدوم ملائکہ قرار دینا وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۔ لہذا ان لوگوں سے عوام کو بچنا لازم ہے۔

کاتبہ العبد الاواہ ابو اسحق محمد عبد اللہ برادر و تلمیذ فاضل اجل مولانا حکیم حافظ ابو یحیی محمد صاحب محدث شاہجہانپوری

مرزا قادیانی کے کفر میں تردد نہیں اس کے اقوال کفریہ اس کے رسائل میں مرقوم ہیں۔ وہ اور اسکے متبعین سب ناری جہنمی کافر ہیں ان سے میل جول اور مخالطت وغیرہ رکھنا سب حرام ہے ۔ ۔ ۔ ۔ المشتہر

ابو المکارم محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ شاہجہانپور تلمیذ جامع معقول و منقول الشیخ الاعظم جناب مولانا سید محمد اعظم معتمد علیہ فی الفتویٰ

اس اشتہار میں بالخصوص باتیں دیکھنے کے قابل ہیں کہ ان مولویوں میں ایمان کا کتنا حصہ باقی رہگیا ہے ان کا اسلام کیسا ہے عیسائیوں اور ہنود کے مذہب کا جو رد حضرت کرتے ہیں وہ بھی ایک موجب کفر قرار دیا گیا ہے اور لوگوں کو بھڑکانے کے واسطے محض افترا پردازی سے لکھ دیا ہے کہ میرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور امام حسین اور تمام علماء کو کافر قرار دیتے ہیں یہ محض افترا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ایک نئی شریعت لائے ہیں۔ حالانکہ حضرت بار بار فرماتے ہیں کہ میں کوئی شریعت نہیں لایا سب سے بڑھکر یہ کہ حضرات تورات دین تثلیث کے رد میں اور اسکو جڑھ سے اکھاڑنے کی تجویز میں ہیں اور یہ لکھتے ہیں کہ وہ تثلیث کے قایل ہیں خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ انبیاء کے سوای کسی پر غیب کی خبر نہیں کھلتی۔ اور یہ مولوی لکھتے ہیں کہ منجموں کی پیشگوئیاں بھی پوری ہو جاتی ہیں حضرت کے الہام ۸۰ سال کے قریب عمر والے کو کلام مشکوک قرار دیتے ہیں کہ یہ وحی الٰہی نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ کے کلام شریف میں فی بضع سنین کے کلمہ پر ناجائز حملہ کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس ان لوگوں کے حالات پر کہ یہود کو بھی بڑھ گئے ہیں ایسا صریح افترا کرتے ہیں ایک دوست نے اس اشتہار کو پڑھکر حضرت کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایسے مجرموں پر عدالت میں نالش کرنی چاہئے۔ حضرت نے اس اشتہار کو پڑھکر اس پر جو کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ وہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت
صفحہ ۳ ۔ ایک نیا فتوے
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ اخبار قادیان ۔ سر سید لیڈر نہ تہا ۔
صفحہ ۶ ۔ ڈائری ۔ سفر پٹیالہ
صفحہ ۷ ۔ ۸ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ رقیمۃ الحکیم ۔ پاک شاعری
صفحہ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ وصیتین
صفحہ ۱۳ ۔ بدر خواتین
صفحہ ۱۴ ۔ اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یہ اشتہار (جس کا خلاصہ پچھلے صفحہ اخبار ہذا پر درج ہو چکا ہے) مین نے پڑہا ۔ اور ان لوگون کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا :۔ حالیا مصلحت وقت دران مے بینم ۔ اور یہ بات سچ ہے ۔ کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہین آیا ۔ جو اس کو ستایا نہین گیا اور عجیب بات یہ ہے ۔ کہ جہوٹون کے ساتھ ایسا معاملہ نہین ہوتا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہین جو نہین دیا گیا ۔ مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جہوٹے نبی جب اٹھے تو اون کو کسی نے نہین ستایا اور ہزارہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ۔ جب تک کہ خدا نے اونکو ہلاک کیا ۔ پھر حضرت عیسےٰ ہی کے وقت تین شخصون نے جہوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا ۔ مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہین چڑہایا لیکن حضرت عیسٰی کے ساتھ جو کچھ کیا ۔ اس کے بیان کی حاجت نہین اس سے ثابت ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سچے سے دشمنی کر تی رہی ہے ۔ اور سچون کو دکھ دیتی رہی ہے ۔ بعض ہماری جماعت کے لوگون نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنے والون پر گورنمنٹ مین نالش کرین مگر یہ درست نہین ہے اور ہم نہین چاہتے کہ دنیا کی عدالتون کی طرف جاوین ایک ہی ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جس طرح چاہے کرے گا ۔ اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ / جولائی ۱۹۰۷ء کو میرے پر ظاہر فرمایا ۔ اور وہ یہ ہے ۔

رب اخرجنی من النار ۔ الحمد للہ الذی اخرجنی من النار ۔ انی مع الرسول اقوم ۔ والوم من یلوم ۔ واعطیک ما یدوم ۔ ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے آگ سے نکال ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا ۔ مین رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس کو ملامت کرون گا جو اُسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرون گا جو ہمیشہ رہے اور وقت معلوم تک مین زمین پر رہون گا ۔

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیون نے پتنگ چڑہائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مین نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا ۔ پھر کسی نے کہا ۔ غلام احمدؐ کی جے ۔ یعنی فتح ۔

میرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین ولد بہولا ۔ ضلع سیالکوٹ گاؤن میانوالی ڈاکخانہ گالا تھانہ تلونڈی ۔ تحصیل رعیہ

منگو ولد چوغتہ بہوڑے وال کا لگا ضلع امرتسر تحصیل امرتسر ۔ ڈاکخانہ مجیٹھہ تھانہ کتھونگل

جہنڈو ولد دتا " " " "

بہولا ولد کالو " " "

حق نواز خان ولد محمد بخش ساکن بگول ڈاکخانہ گہوڑیواہ ۔ تحصیل گورداسپور

شاہ نواز خان " " " "

امام الدین " " "

محمد حسین ولد ابراہیم ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ سوک کلان ضلع گجرات

احمد بخش ولد سلطان احمد ۔ طالب علم مدرسہ قادیان

صاحبداد ولد علی شیر ساکن ویونا ضلع گجرات ۔

مرزا قائم علی صاحب مالک کارخانہ قاسمی ایجنسی مالیر کوٹلہ

کیا آنحضرتؐ کا سایہ نہ تہا

جہانسی سے ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں آیا جسمین یہ دریافت کیا گیا تہا کہ ”پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تہا یا کہ نہین بعض کتابون مین لکہا ہے کہ سایہ حضور پر نور کا زمین پر نہین گرتا تہا“ اس خط کے جواب مین حضرۃ نے تحریر فرمایا ۔ یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوتا اور نہ کسی ثقہ مورخ نے لکہا ہے جو معجزات محدثین نے اپنی کتابون مین جمع کیے ہین ان مین اس کا ذکر نہین ۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین جیسا کہ اگلے صفحہ مین مفصل لکہا جاتا ہے۔ حضرت ایک روز کیواسطے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور اُسی روز شام کے وقت واپس قادیان بمعہ قافلہ آ گئے تھے جو گفتگو وہان ہوئی تہی اس کا کچھہ حصہ صفحہ پر درج کیا گیا ہے اور باقی آیندہ انشاء اللہ تعالے لکہا جائے گا۔

اس ہفتہ مین قاضی سید غلام حسین صاحب ساکن بھیرہ حال ملازم حصار کیٹل فارم کا نکاح سید محمد حسن صاحب مدرس لوہاری کی لڑکی جمیلہ خاتون کے ساتہہ ہر دو صاحبان کی تحریری اجازت کے بعد قادیان مین پڑہا گیا جمعرات کے دن ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کو مسجد مبارک مین حضرت مولوی نور الدین صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑہا اور اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ سید محمد حسین صاحب نے اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کو وکیل مقرر کیا تہا۔ مگر چونکہ حضرت کی طبیعت علیل تہی اس واسطے انہون نے اپنی تحریری اجازت لکھکر حضرت مولوی نور الدین کو نکاح پڑہنے کے لئے فرمایا۔ مہر مبلغ تین سو روپے مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کیواسطے موجب برکات کرے۔ جس سید صاحب کا اشتہار برائے نکاح نمبر ایک مین دیا گیا تہا۔ وہ قاضی صاحب موصوف ہی تھے۔

ضرورت۔ دفتر میگزین کیواسطے ایک سکینڈ کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواستین بنام صاحب مینیجر میگزین آنی چاہئین۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

دعا مدد۔ مولوی عبد الرحمن صاحب برادر مولوی عبد الرحیم صاحب کنگی بیمار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

بابو گلاب خان صاحب کے گہر سے بیمار ہین اور احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔ خدا تعالے شفا دیوے۔

برادر علی بخش صاحب ساکن [illegible] کی بیوی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا فضل کرے۔

گوے کی آواز

ملک عادل شاہ صاحب ترنگ زئی ضلع پشاور سے اطلاع دیتے ہین کہ ۱۳ر جون ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے شام کے ایک توپ کے گوے کی طرح ایک آواز ہوئی۔ جو ۲۵ - ۳۰ میل تک تقریباً سنی گئی۔

سرسید لیڈر نہ تہا

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس زمانہ مین مسلمانون کے درمیان دو شخص قومی لیڈر ہوئے ہین اور ہندوون کے درمیان ایک۔ ہندوون کے درمیان دیانند تہا۔ اس کی تعلیم کے نتیجہ مین گورنمنٹ کے متعلق جو خیالات ہندوون کے بن گئے ہین وہ ظاہر ہین۔ مسلمانون کے دو لیڈر ہوئے سرسید اور حضرت مرزا صاحب ہر دو کی جماعت ایسی ہوئی جو کہ گورنمنٹ کی سچی خیر خواہ ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ درست ہے کہ سرسید کے کالج مین جو طلبا پڑہتے ہین یا جو لوگ ان کے ہمخیال ہین۔ وہ گورنمنٹ کی نسبت عمدہ خیال رکھتے ہین لیکن اصل مین سرسید نے کوئی مذہبی جماعت نہین بنائی اور نہ خود سرسید کوئی قومی امام یا لیڈر تہا۔ بلکہ اس کے پاس اہل الرائے کا ایک مجمع تہا جو کہ بعض باتون مین سرسید کے ساتہہ متفق تھے اور بعض مین مخالف بہی تھے۔ برخلاف اس کے یہ سلسلہ خدا تعالے نے قائم کیا ہے اور مجھے اس جماعت کا امام مقرر کیا ہے یہ ایک مذہبی جماعت ہے جو ہر ایک بات مین ہماری اطاعت کے واسطے ہر وقت طیار ہے اور ہمنے مذہبی عقاید کے طور پر ان کے ذہن نشین یہ امر کرا دیا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض مذہبی ہے۔ اس رنگ مین پہلے کبہی کسی نے گورنمنٹ کی اطاعت کی تائید نہین کی

اخبار بدر کی قدر اور ضرورت

برادر مکرم جناب مفتی صاحب دام مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نمبر ۲۳ بدر مجھے نہین ملا سخت الم ہوا ایسی درد سے چند اشعار موزون ہو گئے۔ جو بغرض طبع ارسال ہین۔ مین بدر کی ترقی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہون اور نیز اس کی باقاعدہ اشاعت اور بروقت ہونے پر۔ بارک اللہ فی سعیکم و جعلہ مشکوراً۔ آمین

خاکسار

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی از مالیر کوٹلہ ریاست

قطعہ اشعار ثاقب

ایک ہفتہ بدنصیبی سے مری
آنکھہ سے اوجھل رہا سیمائے بدر
میری پیشانی ہوئی مثل ہلال
چھپ گیا جب روئے نور افزائے بدر
دید کی حسرت مین آنکھین پہاڑ کر
نامہ بر سے مین نے پوچھا۔ لائے بدر
ہنس کے بولا وہ بھلا میری مجال
آپ کو لاکر نہ دون اور آئے بدر
ہوگیا بیہوش سنکر یہ سخن
رہگیا سکتہ مین کہکر ہائے بدر
چشم دل مین میرے آئے روشنی
رو برو ہو جب رخ زیبائے بدر
یہ نہین ممکن کہ وہ سب کو ملے
اور مجھہ سے روٹہہ جائے بدر
ہے خیال بدر دل مین روز و شب
رات اور دن سر مین ہے سودائے بدر
بدر کا دیوانہ ہون پروانہ وار
کون ہے مجھہ سا بڑا شیدائے بدر
ہوگیا وہ کامیاب اور دوست کام
دیکھتے ہی رنگ ہو اعدائے بدر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بھیجنے والے کی غفلت ہے ضرور
ورنہ میرے نام کا رہجائے بدر
گم ہوا تیئسوان پرچہ کہین
قلب مضطر کو مرے پرچائے بدر
دل سے کردے دور سب افسردگی
سعی حق مین طبع کو گرمائے بدر
یاد رکہئے ثاقب مہجور کو
حال دل پر یہ کرم فرمائے بدر

ڈائری

سفر بٹالہ

جیسا کہ گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و اقارب و خدام اظہار کس بغرض تبدیل ہوا ۱۴ جولائی ۱۹۰۷ء کو لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اور ۱۴ جولائی ۱۹۰۷ء کو بروز ایتوار ایک بجے دن کے بٹالہ مین واپس پہونچ گئے اس واسطے حضرت اقدس بمعہ چند خدام کے ۱۴ جولائی کی صبح کو بٹالہ تک تشریف لے گئے تھے چونکہ گرمی کا موسم ہے اس واسطے صبح سویرے پانچ کے قریب یہان سے روانہ ہوئے۔ آپ پالکی مین بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے عاشقانہ مزاج خدام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک گئے (اکبر شاہ خان صاحب ملان احمد نور صاحب۔ عبد اللہ افغان۔ غلام محمد افغان عبد الغفار خان۔ میان شادیخان۔ مستری دین محمد۔ میان عمر دین۔ شیخ عبد الرحمٰن نومسلم۔ حضرت گل افغان عرب عبد الحی وغیرہ) قریب دس بجے کے آپ بٹالہ مین پہونچے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب اور حافظ احمد اللہ صاحب اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور یہ عاجز بھی ہمرکاب تھا شیخ یعقوب علی صاحب بمعہ چند خدام کے صبح سویرے بٹالہ پہونچ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ مکان کا انتظام کرین بٹالہ کے شریف اور لائق تحصیلدار جناب رائے جسمل صاحب کا شکریہ ہے کہ جب انکو شیخ صاحب سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس تشریف لاتے ہین اور چند گھنٹہ وہان قیام کرین گے۔ تو انہون نے اسٹیشن کے پاس ہی اپنے مکان کے متصل ایک عمدہ آرام کی جگہ مہیا کر دی تحصیلدار صاحب خود بھی حضرت کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انکو اس خدمت کیواسطے جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب تحصیلدار صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے آئے۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے فرمایا۔ کہ مین شہر سے باہر اسی جگہ رہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ رہنا بہتر ہے کیونکہ شہر مین اکثر بیماری کا خوف ہوتا ہے اور گذشتہ موسم مین بٹالہ مین بہت طاعون تھی۔ اور اگرچہ اب آرام ہے۔ تاہم جائے امن نہیں

کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اصلاح عمل کی طرف توجہ نہین کرتے اور جب تک اصلاح عمل نہ ہوگا۔ یہ عذاب دور نہ ہوگا۔ پہلے پہل جب کہ طاعون سے بچنے کیواسطے ٹیکے کی تجویز کی گئی تھی اور بڑے زور شور سے ہر جگہ ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس وقت ہمنے بھی ایک کتاب بنام کشتی نوح لکھی تھی۔ جس مین ہمنے یہ بات ظاہر کی تھی کہ اس بیماری سے بچنے کا اصلی اور حقیقی علاج یہ ہے۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ کیطرف رجوع کرین اس وقت ایک انگریز اور ایک دیسی افسر جو کہ آئی۔ ایم۔ ایس تھا۔ ہر دو ٹیکہ لگانے کیواسطے قادیان مین بھی آئے تھے۔ تب ہمنے اپنی کتاب کا ایک نسخہ اس کو بھیجا تھا۔ جس کو اس دیسی افسر نے پڑھ کر اس انگریز کو سنایا۔ اس کو سنکر انگریز نے کہا کہ سچ تو یہی ہے جو اس کتاب مین لکھا ہے۔ باقی تو سب حیلے ہی ہین۔ اصلی علاج یہی ہے۔

غرض خدا سے جو ڈرتا ہے۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے مین حیران ہون کہ مین یہ باتین کس طرح لوگون کے دلون مین ڈالدون۔ کیونکہ یہ آسمانی اور روحانی باتین ہین اور زمینی لوگ ان کو نہین سمجھ سکتے۔ ابھی یہ عذاب ختم ہونیوالا نہین ہے جبتک لوگ اپنی اصلاح نہ کرین۔ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا رہے گا۔ خالی ان ظاہری حیلون سے کچھ نہین بنتا۔ خواہ چوہون کو مارا جائے خواہ مچھرون کو اور خواہ کوون کو جب تک کہ لوگ خدا کی طرف نہ جھکین گے اُنپر کس طرح رحم ہو سکیگا۔

ایک گاؤن کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بالکل ویران ہو گیا پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون نے بعض جگہ شہرون کے شہر بالکل ویران کر دئے اور جب سب آدمی مر گئے تب یہ بیماری جانورون پر پڑی اور جب وہ بھی مر گئے۔ تو پھر جنگل کے سانپون پر پڑی اور وہ ہلاک ہو کر بالکل ویرانہ رہ گیا۔ صدہا کوس تک آبادی کا نام ونشان مٹ گیا۔ خدا کے رحم کے سوائے کہین گذارہ نہین جو لوگ درد دل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہین۔ خدا ان پر اپنا رحم کرتا ہے۔ اور ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تبلایا گیا ہے کہ ابھی بیماری اس سے بھی زیادہ سخت پڑنے والی ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ آئندہ سال وہ سختی ہووے یا درمیان مین ایک سال نرم ہو کر پھر سختی دکھاوے۔ بہر حال آئندہ آنے والی طاعون گذشتہ سے بہت ہی سخت ہے اور ایسا ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ ایک سخت زلزلہ ابھی آنیوالا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگون کو ان باتون کی طرف کچھ خیال نہین کہ خدا تعالیٰ کا عذاب کس طرح بھڑک رہا ہے باوجود اس کے فریب اور چالبازیان بڑہتی چلی جاتی ہین۔ دنیا کی حرکت بے انصافی کی طرف ہے۔

اس کے بعد حضرت نے تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے آپکے واسطے مکان کا عمدہ انتظام کیا اور ان کی شرافت کی تعریف کی۔

مرزا اکبر بیگ صاحب نے حضرت کیخدمت مین اپنا ایک خواب بیان کیا کہ مین ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا کہ مجھے ایک شخص محمد حسین نے فوراً جگا دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جگانے والے کا وجود بھی خواب کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس کے نام مین اس خواب کے متعلق تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا اگر خدا تعالیٰ کا منشار نہ ہو۔ تو کوئی جگا ہی نہین سکتا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

قدر صحت مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی گیارہ بجے کی گاڑی پر شملہ سے بٹالہ پہونچ گئے تھے اور قادیان جانے کو طیار تھے۔ لیکن ایک آدمی نے اسٹیشن پر انکو اطلاع کر دی تھی کہ حضرت صاحب اسی جگہ ہین وہ بھی حضرت کیخدمت مین تیسرے پہر تک حاضر رہے اور پھر لاہور کو چلے گئے۔ شیخ صاحب موصوف ولایت کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ وہان بعض چشمے ایسے عمدہ ہوتے ہین اور سمندر کے کنارے بعض جگہ ایسے عمدہ ہوتے ہین۔ کہ چند روز اگر لوگ وہان جا کر رہین تو صحت بہت عمدہ حالت مین ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ صحت عمدہ شے ہے۔ تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہین۔ صحت نہو۔ تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔

اعلان

چونکہ گذشتہ اخبار نمبر ۲۸ جلد ۶ مطبوعہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء کو صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۱۶ مین بجائے ۱۴ فروری ۱۹۰۶ء کے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے لہذا اخبار ہذا مین تصحیح کیجاتی ہے کہ دراصل ۱۴۔ فروری ۱۹۰۶ء ہے۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ الماعون

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورت کے نام اس سورہ شریف کو اس کے پہلے لفظ کے لحاظ سے سورۃ ارءیت بھی کہتے مین جیساکہ اور بھی بعض سورتون کے نام ان کے پہلے الفاظ کے لحاظ سے ہین۔ مثلاً والصفت۔ الرحمٰن۔ النجم۔ الطور وغیرہ۔

دوسرا نام اس سورہ شریف کا الدین ہے کیونکہ اس مین جزاء وسزا کے ضروری اور اہم مسئلہ کی تکذیب کرنے والے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔

تیسرا نام اس سورہ شریف کا سورۃ الماعون ہے اور زیادہ تر مشہور یہی نام ہے۔ ماعون کے معنے مفصل آگے بیان ہوتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھا نام۔ اس سورہ شریف کا سورۃ الیتیم ہے۔ کیونکہ اس مین یتیم کے ساتھ محبت کرنے اور اس پر دست شفقت رکھنے کی طرف خاص طور پر ترغیب دیگئی ہے۔

مقام نزول بعض روایات کے مطابق یہ سورہ شریف مکہ مین نازل ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک نصف اول مکہ مین نازل ہوا تھا اور نصف دوم مدینہ مین نازل ہوا تھا اور چونکہ نصف آخر مین منافقین کی طرف اشارہ ہے اور مکہ معظمہ مین بسبب تکالیف اور مصائب کے ہنوز صرف مخلص لوگ شامل تھے اور ایسے وقت مین ممکن نہ تھا کہ کوئی منافق کمزور شامل ہو سکے اس واسطے قیاس بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ نصف آخر مدنی ہو۔ لیکن چونکہ اکثر آیات مین جو مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھین آئندہ حالات کی بھی پیشگوئیاں ہین اس لحاظ سے یہ قیاس بالکل صحیح نہین ٹھہرتا۔ ہان یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار اتری ہون۔ جیساکہ ہم حضرت مسیح موعود کے تازہ حالات مین دیکھتے ہین۔ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

شان نزول ایساہی شان نزول کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ عطاء وجابر کا قول حضرت ابن عباس سے ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرے قول مین ہے۔ کہ یہ سورۃ نصف اول عاص بن وائل کے حق مین ہے اور نصف ثانی عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول کے حق مین ہے۔ سدی نے کہا ہے۔ کہ ولید بن مغیرہ کے حق مین ہے۔ ضحاک نے کہا ہے کہ عمرو بن عائذ کے حق مین ہے۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ ابوسفیان کے حق مین ہے۔ یتیم کے جھڑکنے کے متعلق ابوجہل کا ایک قصہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کوئی دولتمند مکہ مین قریب المرگ ہوتا تو اس کے پاس جاکر کہتا کہ تیرے بال بچے تیرے بعد اور وارثون کے سبب خراب حال ہو جائین گے۔ بہتر ہے کہ تو اپنا مال متاع میرے سپرد کر دے۔ اس طرح یتیمون کا مال لے لیتا اور پھر جب وہ مرجاتا تو ان یتیم بچون کو صاف جواب دیدیتا اور جھڑک کر نکال دیتا۔ ذکر ہے کہ ایک یتیم جس کیساتھ اس نے ایساہی سلوک کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اپنا تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیمون پر بہت رحم کرتے تھے اس کی خاطر ابوجہل کے پاس چل کر گئے اور اُسے سمجھایا اور یتیم کی سفارش کی۔ مگر وہ نابکار اور بھی برافروختہ ہوا اور یتیم کو مارنے اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی۔ جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ایساہی بعض مفسرین نے ایک روائت یہ بھی لکھی ہے کہ ایک دن ابوسفیان یا ولید بن مغیرہ نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ہنوز اس کے حصے ہی کر رہا تھا کہ ایک یتیم نے آکر سوال کیا۔ اس نے لاٹھی سے اس یتیم کو مارا۔ تب حق تعالیٰ نے اس کی مذمت مین یہ آیتین نازل ہوئین۔

شان نزول ومقام نزول کے اختلافات مین ایک نکتہ یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کی طرح قرآن شریف مین ہر آیتہ کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہین۔ ابتداء سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہین لکھائے جیساکہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ یا عیسےٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خدا اس سے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کی طرح اس کی روانی ہے۔ جس مین کوئی رکاوٹ نہین۔ بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہین اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیساکہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی مین اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے۔ بلکہ خداتعالیٰ نے یہی چاہا۔ کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی۔ کہ یہ آیتین کب اور کس کے حق مین اول نازل ہوئی تھین یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خداتعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانون کے واسطے اور سب قومون کے واسطے خداتعالےٰ نے نازل فرمائی ہے۔

ربط سورہ ایلاف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلائے ہین اس کے بعد ان کو یہ سمجھایا گیا کہ جب خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل تم پر ہوئے ہین تو اب تمہین چاہیئے کہ ان رذائل اور بدیون سے بچو جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جن کا ذکر اس سورہ ماعون مین کیا گیا ہے۔

تشریح ومعانی الفاظ

اَرَاَیْتَ - آیا دیدی۔ کیا دیکھا تونے۔ اس مین بظاہر استفہام ہے اور دراصل مطلب تعجب ہے کہ کیا ایسے شخص کو بھی تم نے دیکھا ہے اس قسم کے طرز کلام مین ایک زور اور خوبصورتی ہے

الذی - جوکہ۔ وہ جو۔ جو شخص کہ

یکذب - جھٹلاتا ہے - تکذیب کرتا ہے -

بالدین - جزاء و سزاء کو کہتے ہیں

جزاء و سزاء کہ نیکی پر انعام یا بدی کی سزا یہ فرضی باتین ہین - اس دنیا مین انسان زندگی گذار کر مرجاتا ہے اور بس - پھر کچھ نہین - ایسے لوگ اس زمانہ مین بہی پائے جاتے ہین جو مادی لوگ یا میٹریلسٹ (کہلاتے ہین - انبیاء علیہم السلام کے بڑے اور عظیم الشان کامون مین سے ایک یہ ہے - کہ وہ لوگون کو ایمان بالآخرۃ پر قائم کرین - اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے بھی یوم الدین پر ایمان کا قائم کرنا امن و امان کے قیام کے واسطے نہایت ضروری ہے - جو شخص اعمال کی جزاء و سزاء کا قائل نہین وہ بے دھڑک ہو کر یتیم کا مال کھا جائے گا - ناجائز طور پر کھائے گا - ظاہری سلطنتین دلون کے درست کرنے سے قاصر ہین - دلون کو راہ راست پر لانا صرف روحانی سلطنت کا کام ہے - جو انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ سے دنیا مین ہمیشہ قائم ہوتی ہین -

مسیح موعود کا احسان تمدن پر اسی پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے - کہ مین گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت کی حفاظت کے واسطے ایک تعویذ ہون - کیونکہ آپ مخلوق کے دلون مین تقوے اور راستی کی بنیاد ڈال رہے ہین گورنمنٹ کے برخلاف جہادی خیالات جو اس ملک مین مشنری - عیسائی - پادری - مسلمان ملاں اور آریہ لوگ پھیلا رہے ہین اس کو اعتقادی رنگ مین لوگون کے دلون سے نکال رہے ہین اور علاوہ اس کے اپنے مریدون سے یہ اقرار لیتے ہین کہ وہ ہمیشہ نیکی کو اختیار کرین - راستبازی پر چلین - بدی کو چھوڑین - کسی قسم کی بغاوت مین ہرگز شامل نہ ہون - جو لوگ جزاء و سزاء کے قائل نہین وہ دنیوی مصائب سے گھبرا کر خودکشی کر لیتے ہین تاکہ اس عذاب سے چھوٹ جاوین - اگر ان کو معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ آگے ایک اور عذاب ان کے واسطے موجود ہے - تو وہ ایسا نہ کرتے - یہ یوم الدین کے انکار کا سبب ہے کہ یورپ امریکہ مین اس کثرت کے ساتھ خودکشی ہر سال ہوتی ہے - ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین خط لکھا کہ مین دنیوی مصائب سے تنگ ہون اور چاہتا ہون - کہ خودکشی کر لون - حضرت نے اس کو جواب لکھا کہ خودکشی سے کیا فائدہ ہے - مرنے سے انسان کا خاتمہ نہین ہو جاتا - بلکہ ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے خودکشی کرنا گناہ ہے اور اس کے واسطے عذاب ہے اس سے بچنا چاہیئے -

دین کے معنے مذہب کے بھی ہین اس صورت مین ارایت الذی یکذب بالدین کے یہ معنے ہین کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے - جو دین کو جھٹلاتا ہے اور آگے تشریح ہے کہ دین کے جھٹلانے سے اس جگہ کیا مراد ہے - یتیم کو دھکے دینا - مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہ دینا - نماز سے لاپرواہی کرنا - ریاکاری کرنا - ماعون سے روکنا - ایسا آدمی خدا تعالے کے نزدیک کینچہ ہے اور وہ دین کو جھٹلانے والا ہے کیونکہ ایسا کرنے والا درحقیقت اعتقاد یعنے ایمان متعلق جزاء و سزاء سے بے بہرہ ہے اور تہذیب اخلاق سے بھی عاری ہے کیونکہ نہ وہ دفع شر کرتا ہے اور نہ طلب منفعت کرتا ہے اور نہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ رکھتا ہے - کیونکہ نماز سے تساہل کرنے والا ہے اور ادنے اچیزون سے جو گھر کے اندر عام استعمال مین آتی ہے ایک دوسرے کو برتنے سے منع کرتا ہے اور اخلاق کے ادنی مراتب سے بھی گرا ہوا ہے -

(۱) - نماز پڑھتا ہی نہین
(۲) یتیم کو دھکے دیتا ہے
(۳) مسکین کو کھانا نہین دیتا
(۴) ادنے اچیزون کے باہمی استعمال سے مضائقہ کرتا ہے -

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

خوشخبری

قرآن شریف کی آخری سورتون کی جو تفسیر بہت محنت کے ساتھ وقتاً فوقتاً اخبار بدر مین لکھی جا چکی ہے وہ دوبارہ چھپ رہی ہے جو صاحب خرید کرنا چاہین - اپنے نام ابھی سے درج رجسٹر کرا دین - قیمت سردست مقرر نہین ہوئی

ایڈیٹر "بدر"

نصف قیمت پر

براہین احمدیہ ہر چہار جلد

۳۱ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء تک کی لکھی ہوئی جو درخواست دفتر بدر مین وصول ہوگی - اسپر براہین احمدیہ نصف قیمت پر روانہ ہوگی -

پوری قیمت صمہ ہے نصف قیمت ۸ر

مجلد کی قیمت ۲ ہے

مینجر "بدر"

www.aaiil.org

رقیمۃ الحکیم

چند سوالات کے جواب

(رقم زدہ حضرت مولوی نور الدین صاحب)

سوال نمبر ۱۔ نبی اور رسول میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ نبی کا لفظ نبوت سے نکلا ہے اور نبوت کے معنے رفعت اور بلندی کے ہیں یا لفظ نبا سے نکلا ہے نبا کے معنے خبر دینا۔ پس نبی کے معنے ہوئے بڑا۔ یا خبر دینے والا۔ رسول کے معنے بھیجا ہوا۔ دونوں کا فرق بالکل ظاہر اور صاف ہے۔

سوال نمبر ۲۔ لفظ آریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب۔ آریہ لفظ کی تشریح کرنا آریہ سماج کا کام ہے میرا کام نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ زمانہ سابق میں کسی پیغمبر نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اور آنکھ نکل گئی۔

جواب۔ تمام بیماریاں اور ہلاک کرنے کے اسباب ملک الموت ہیں یا ملک کے ماتحت۔ پس جس قدر علاج اور ازالہ امراض کے تدابیر ہیں اول تو یہ طمانچہ ہیں دوم ملائکہ ہمیشہ اپنے مقام معلوم میں رہتے ہیں جو کچھ ان کے نزول کا تمثل ہوتا ہے اسپر طمانچہ بھی لگ سکتا ہے اور روایات میں ایسا قصہ آیا ہے اس کے معنے میرے نزدیک یا میرے فہم میں یہ ہیں کہ اس متمثل کو مارا اور اس کا مقابلہ کیا۔

سوال نمبر ۴۔ لفظ مہتر کے کیا معنے؟ مہتر خاکروب کو کیوں کہا جاتا ہے۔

جواب۔ بڑا مہتر بہت بڑا۔ اور یہ لفظ ایسا ہے۔ جیسے چیچک جو آگ ہے اس کو سیتلا۔ ٹھنڈی کہا جاتا ہے اور زنگی کو کافور چلنی والی چیز کو گاڑی۔ خاکشی کو جو باریک ہوتی ہے خوب کلاں وغیرہ وغیرہ۔

سوال نمبر ۵۔ فرشتہ کسی انسان یا دیگر جانور وغیرہ کی ہیئت بدلکر زمین پر آتے ہیں؟

جواب۔ فرشتہ تو اپنے مقام پر رہتا ہے اس کا تمثل زمین پر نظر آتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک فرشتہ کا ذکر ہے۔ وہاں **فتمثل لها بشرا سویا** اور بخاری کے پہلے صفحہ میں ہے۔ **احیانا یتمثل لی الملک رجلا**۔ پس فرشتہ کا تمثل ہوتا ہے جیسے میرے خیالات کا تمثل آپ کے سامنے اردو حروف میں ہو رہا ہے۔

سوال نمبر ۶۔ کیا کلام اللہ یا حدیث صحیحہ میں یہ آیا ہے کہ کسی زمانہ میں دوزخ یا بہشت بالکل خالی ہو جائیگا۔

جواب۔ کلام اللہ یا احادیث میں ہرگز نہیں آیا کہ بہشت کبھی خالی ہوگا۔ جہنم کے متعلق بعض احادیث میں ذکر ہے مگر جہنم تو طاعون کو اور جنگوں کو بھی کہا گیا ہے۔ پھر بھی یہ حدیثیں اعلیٰ طبقہ میں نہیں۔ ہاں میرا اپنا اعتقاد ہے کہ جنت کا خلود اور دوزخ کا خلود و ابد مساوی نہیں۔

سوال نمبر ۷۔ تمام سمندر کا پانی زمانہ سابق میں کسی جانور نے پی لیا تھا۔

جواب۔ سمندر کا پانی کسی جانور نے پیا ہو یہ امر اسلام میں ہرگز نہیں آیا۔ والسلام

نور الدین ۔ ۷ جولائی ۱۹۰۷ء

۲ — خلاصہ سوالات۔ کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر برابر ہیں۔ لانبی بعدی کے معنے کیا ہیں۔ اگر نبی آسکتا ہے۔ تو ابوبکر وغیرہ نبی کیوں نہ ہوئے۔

میاں صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ہیں۔ پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کیحالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے۔

بہر حال گذارش ہے آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے۔ میاں صاحب! رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض" ابتداء پارہ تیسرا۔ جب رسل میں مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی۔ تو آپ ایسا خیال فرمالیں۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین

میاں صاحب! اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے۔ " لا نفرق بین احد من رسلہ" اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں۔ مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

نیز عرض ہے۔ خلفاء کے منکر بھی کفر کا فتوی قرآن مجید میں موجود ہے۔ آیۃ خلافت جو سورہ نور میں ہے اس میں ارشاد آلٰہی ہے۔ ومن کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون اور فاسق کو اللہ تعالیٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے۔ افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے۔ پارہ چھ میں ہے۔ یفرقوا بین اللہ ورسلہ۔ پھر فرمایا ہے۔ اولئک ہم الکافرون حقا

یہاں تفرقہ بین اللہ وبین الرسل ہی صریح کفر کا باعث قرار دیا ہے جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں۔ انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے۔

آپ اس آیت پر غور فرمادیں ۔ واذا قیل لہم آمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وہو الحق مصدقا لما معہم

دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں مانی جاتی۔ کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہیں ان کا انکار بھی کفر نہیں میرے خیال میں میں اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہیں مانتے کہ تمام مساوی ہیں۔ کفر دون کفر کے قائل ہیں۔

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے۔ نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ فرمایا ہے نیز ان الہامات و وحیوں نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئیں اگر آپ احادیث کو مانتے ہیں تو آپ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ۔ ولا دین لمن عہد لہ۔ لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب لا نکاح الا بولی۔ لا صلاۃ فی اثنین۔ میں غور فرماؤ کیا یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے۔ پھر غور کرو اور قرآن کریم میں تو خاتم النبیین بفتح تا ہے۔ خاتم بکسر تاء نہیں بھلا میاں صاحب! یقتلون النبیین میں آپ عموم کے قائل ہیں یا تخصیص کے۔ کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار میں ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں۔

ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا۔ اس عرض پر بس کرتا ہوں۔ یار باقی صحبت باقی۔

نور الدین ۔ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء

۳ — سوال۔ دجال کی حقیقت کیا ہے۔

جواب۔ دجال کے متعلق احادیث میں خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہیں کر سکا۔ اول تو اس لئے کہ محدثین اور فقہاء نے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی۔ آمین بالجہر اللہ

منج وغیرہ وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لئے دیکھو کس قدر رسالے اور کتابیں موجود۔ مگر پیشگوئیوں کی احادیث کی تحقیق ایسی نہیں کی گئی ان دجال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوٰۃ کو دیکھو کیسے مشکل امران احادیث کا ہے۔ میں بطور نمونہ عرض کرتا ہوں ذرا آپ بتلا دیں کہ ان ظاہر اور صاف لفظوں میں کیا تطبیق ہو سکتی ہے۔

اول دجال نبی کریم کے زمانہ مبارک میں تھا ابن صیاد تھا۔ حضرت عمر نے قسم کھائی کہ یہی دجال ہے۔

پھر ایک حدیث کہ تمیم داری نے اس کو کسی جزیرہ میں دیکھا کہ وہاں قید ہے۔

جب یہ دو دجال ہوئے تو اب تیسری حدیث میں ہے کہ سو برس تک جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں مرجائیں گے۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں سو برس تک مر گئے۔

دوم۔ ایک حدیث میں ہے۔ کہ دجال چالیس روز دنیا میں رہے گا اور ایک حدیث میں ہے۔ کہ چالیس برس دنیا میں رہے گا۔

سوم۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دن سال کے اور ایک دن مہینہ کے اور ایک دن ہفتہ کے برابر اور ۳۷ روز معمولی ہوں گے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ وہ ایام ایسے ہوں گے کہ ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی اور جھٹ پٹ جل گئی۔

چوتھے دجال جوان ہوگا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت نبی کریم کے زمانہ سے موجود ہے گویا اب تیرہ سو برس کا بڈھا ہے۔

پانچویں۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہوں گے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی اور پانی سے بھی ذلیل ہوگا۔

چھٹے۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ مکہ مدینہ سے رکا جائیگا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کہ حضرت نبی کریم کو دجال نے مکہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

ساتویں۔ پھر ایک حدیث میں ہے کہ دجال کی داہنی آنکھ عیب دار ہوگی۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کی بائیں آنکھ عیب دار ہوگی۔

آٹھویں۔ دجال کی آنکھ انگور کی طرح ہوگی جو ابھرا ہوا ہو دجال کی آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی۔ ابھری نہ ہوگی۔

نویں۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ بین الشام والعراق نکلیگا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ وہ مشرق سے نکلیگا۔ تمیم داری نے مغرب میں دیکھا۔

دسویں۔ اس کے زمانہ میں قحط شدید تین سال رہیگا کہ آخر کچھ بھی نہ رہے گا۔ لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ اتباع دجال عیش و آرام میں ہوں گے ان کے مویشی آسودہ حال ہوں گے۔ جب پیداوار ہی نہیں ہوئی۔ تو مویشی کا آرام کیسا۔

گیارہویں۔ ایک حدیث میں ہے کہ مار یگا اور زندہ کریگا مگر ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ربی الذی یحیی ویمیت

بارہویں۔ ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ دجال اس کے ماننے والے کے لئے باپ اور ماں اور بھائی بن دیگا اور شیاطین کو متمثل کر دیگا۔ مگر قرآن میں فرمایا ہے۔ اللہ خالق کل شئے اور قرآن کریم میں ہے کہ ابلیس اور شیاطین کو تم نہیں دیکھ سکتے۔

غرض بڑے بڑے مشکلات ان احادیث میں تھے اور یہ بارہ امور میں نے صرف مشکوٰۃ سے دکھائے ہیں آپ مشکوٰۃ سے دیکھ سکتے ہیں۔ پھر کہیں تو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ دجال بہت ہیں اور کہیں پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دجال ہے۔ اور اس کے اتباع بہت ہوں گے۔

غرض ان مشکلات پر نظر کرنے سے حیرت ہوتی تھی اس لئے امام صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ اصل دجال شیطان ہے اور وہ ایک ہے اور اس کا ایک مظہر ابن صیاد تھا جو مدینہ میں تھا اور وہ شیطان آخر مسلمان ہوگیا۔ پھر ایک گرجا والا دجال ہے جو ایک بڑی قوم مظہر شیطان ہے اور دجال کے پیادہ و سوار ہیں۔

تمام دنیا میں پھیل گئے۔ شراب اور زنا کو جرم ہی نہیں رکھا۔ ایک آدمی کے خدا بنانے میں کروڑوں روپیہ خرچ کر دیا۔ اور روپیہ ان کا عملاً سب کچھ شریعت کا بنا یا ترک کر دیا۔ قوم یہود کا دجال ابن صیاد تھا جو مدینہ میں گذر گیا اور جس دجال سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ شیطان اور اس کے سوار پیادہ یہ کفار ہیں۔

موجودہ دجال کی موت مسیح عیسے بن مریم کے ہاتھ پر مقدر ہے مگر یہی احادیث میں ہے کہ مسیح اپنی قوم کو طور میں لیجائیگا اگر اس تحریر نے کچھ بھی ان کو فائدہ دیا۔ تو آئندہ آپ پر چہ بھیجیں والا خاموشی اچھی ہو۔ مجھے حکیم الامت کا خطاب یا لقب کس نے دیا ہے۔ نور الدین ۱۰ر جولائی ۱۹۰۸ء

پاک شاعری

(از عاجز عبد الخالق مظفر نگری)

احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمدؐ
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمدؐ

رخ انور سے اگر پردہ اٹھائے احمدؐ
جان قربان ہو دل ہو وے فدائے احمدؐ

سر کے بل قادیان جاؤں جو بلائے احمدؐ
صدقہ ہو جاؤں اگر خواب میں آئے احمدؐ

رات دن شام و سحر لو یہ لگی ہے دل کو
اپنی صورت ہمیں للہ دکھائے احمدؐ

اس سے راضی ہے خدا جس سے ہے احمد راضی
وہ خدا کی ہے رضا جو ہے رضائے احمدؐ

ہے تمنائے غلامی غلام احمدؐ
اپنی آنکھوں سے ملوں میں کف پائے احمدؐ

تو ہی لاریب خدا کا ہے مسیح و مہدی
تجھ پہ ایمان بصد صدق ہیں لائے احمدؐ

تھا مسیحا کا گذر مسند احمدؐ پہ محال
اس لئے آئے میں احمدؐ ہی بجائے احمدؐ

کیسا ناپاک عقیدہ ہے معاذ اللہ
عرش پر جائے مسیح خاک میں جائے احمدؐ

ساتھ دجال کا دو حیف مسلمان ہوکر
زندہ عیسے کو کہو مانو فنائے احمدؐ

اس عقیدے کے مسلمان الٰہی توبہ
دعوی کرتے ہیں کہ ہیں ہم ہی فدائے احمدؐ

مر کے جنت میں گئے حضرت عیسیٰ بخدا
مردہ روحوں میں انہیں دیکھ کے آئے احمدؐ

بعد مرنے کے کوئی آیا جو آئے عیسے
ہاں یہ آیا ہے کہ بعد عیسیٰ کے آئے احمدؐ

بیوقوفو اگر عیسیٰ کو کہو گے زندہ
تو یہ پھر ماننا ہوگا نہیں آئے احمدؐ

کس کو معلوم تھا یہ قادیان رہنیوالا
پہنکر آئے گا اس طرح قبائے احمدؐ

احد احمد کا تعلق ہے اسی کو معلوم
حق کا شیدا جو ہوا اور فدائے احمدؐ

حق نہ تھا غیر کا منکم سے یہ ہے صاف عیاں
ملی احمد کو ہی والد قبائے احمدؐ

وصیت ۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں مسمی مرد خان ولد نتھ محمد خان سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو اور مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون ۔ مین اپنی آمد سے دسوان حصہ ماہوار بہشتی مقبرہ کے متعلق چندہ دیتا رہون گا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جاوے ۔ میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ مین دفن کیا جائے اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس کا اثر وصیت ہذا پر نہ ہوگا ۔ وصیت ہمہ وجوہ قابل تعمیل سمجھی جاوے ۔ فقط زیادہ والسلام ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

العــــــــــبد

مرد خان ۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ شیخ غلام احمد بقلم خود ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء
گواہ شد ۔ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین سلطان حامد ولد میان صلاح الدین قوم لعلہ المعروف نقیر ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ ونمبر ۲ ونمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ لہذا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔
نمبر ۴ ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون مین اقرار کرتا ہون کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجدیا کرون گا اس مین مین خود امین رہون گا ۔ یہ اقرار نامہ محض ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کرون یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۱۰ کی ہے ۔ یکم جنوری ۱۹۰۷ء

تفصیل حسب ذیل

اسباب خانہ داری تخمیناً	آمدنی ماہوار تخمیناً
لـعـہ	عـہ

العــــــــــبد

سلطان حامد احمدی بقلم خود
گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود
گواہ شد ۔ محمد مراد احمدی بقلم خود

وصیت ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین کریم بخش ولد لسنا قوم ارائین ساکن رائے پور علاقہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ ونمبر ۲ ونمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے ۔ لہذا اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔
نمبر ۴ مین اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین اپنی وصیت کے متعلق ۸/۵ مکان اور زمین وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کر چکا ہون اور انشاء اللہ العزیز اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہون گا ۔ فقط ۱۴ ۔۔
مگر یہ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے

العــــــــــبد

کریم بخش سکنہ رائے پور علاقہ ریاست نابھہ

گواہ شـــــــد

مہدی حسین مہاجر قادیان خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شـــــــد

میان کریم بخش باورچی لنگر خانہ حضرت اقدس قادیان

وصیت ۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ ونمبر ۲ ونمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔
نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین شرح صدر سے اقرار کرتا ہون کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجدیا کرون گا ۔ اس مین مین خود امین رہونگا یہ اقرار نامہ ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے ۔ ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

العبد لعل الدین باغبان
گواہ شد ۔ سلطان حامد احمدی بقلم خود
گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

وصیت ۲۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین عبد الخالق ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم ارائین ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔
نوٹ ۔ چونکہ شرط نمبر ۱ ونمبر ۲ ونمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے یہاں درج نہین کیا گیا
نمبر ۴ ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ چونکہ اس وقت کسی جائداد پر میرا مالکانہ قبضہ نہین ہے اس لئے فی الحال مین اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا اور اگر مین نے اپنی زندگی مین کچھ اور جائداد حاصل کی ۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو پانچوان حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا والسلام

العــــــــــبد

عبد الخالق تھرڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

گواہ شـــــــد

خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ نائب ناظم سیکرٹری

گواہ شـــــــد

خاکسار فضل کریم کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان
۸ مئی ۱۹۰۷ء

www.aaiil.org

وصیت ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اُس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکاء جائداد غیر احمدی ہیں جائداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانے کا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ ماہ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ ہجری القدسی۔

العبد
اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن نینو بقلم خود

گواہ شد
بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

گواہ شد
فتح محمد کمپونڈر پنڈی گھیپ

وصیت ۱۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ عبد العزیز احمدی ولد امام الدین قوم ارائیں ساکن موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں جو کہ میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں

نمبر ۴ میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے موازی اراضی اٹھاراں گھماؤں بشراکت بھائی محمد جان برادر حقیقی زیر قبضہ ہماری ہے جس میں مظہر نصف حصہ کا مالک ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً ساڑھے چار گھماؤں جو علی گوہر چچازاد برادر سے بعوض مبلغ ۔/۷۰ روپیہ کے بصورت رہن باقبضہ لی ہوئی ہے جس میں محمد جان مذکور مظہر بحصہ مساوی قابض ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً گیارہ گھماؤں بشراکت عبد المجید مرحوم عوض مبلغ ایک ہزار چار سو تیس واقعہ موضع اوجلہ میں از طرف جٹاں لی ہوئی ہے۔ جس میں مظہر نصف حصہ کا حق رکھتا ہے اور واضح ہو کہ جو اراضی جٹاں والی میرے حصہ کی ہے اس میں نصف کی حقدار میری بیوی ہے اگرچہ کاغذات سرکاری میں میرا ہی نام ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نصف حصہ کی حقدار ہے اور میں اس کے حصہ میں دست انداز نہیں کرتا۔ غرض یہ میری جائداد ہے جس پر میرا قبضہ ہے اب میں اپنی مقبوضہ جائداد میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری یہ جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہیں اور انشاء اللہ عنقریب اس وصیت کردہ جائداد کا ہبہ نامہ بنام انجمن احمدیہ کرا دوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد علاوہ جائداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے میں ایسی جائداد کی انجمن مذکور کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہونگا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور میرے ورثاء پر فرض ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان میں پہنچاویں اور بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کریں اگر وہ روک دیں تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں خواہ وہ روک کریں یا نہ کریں۔ یہ امر میری وصیت کے معاملہ میں خلل نہیں ہے میری وصیت بدستور قائم رہیگی
مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۶ء ۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ساکن اوجلہ بقلم خود گواہ شد حکیم محمد زمان بقلم خود ۔ گواہ شد احمد نور بقلم خود ۔ گواہ شد عبد الرحیم اسکول ماسٹر

گواہ شد۔ محمد حسن دفتری میگزین قادیان برادر چچازاد بقلم خود
گواہ شد۔ فضل محمد احمدی ساکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
گواہ شد۔ خیر الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود
گواہ شد۔ امام الدین ولد محمد صدیق احمدی ساکنہ سیکھواں بقلم خود
گواہ شد۔ خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ ہیڈ کلرک میگزین ۲۷/۶

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مسمی کریم بخش ولد امام بخش سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔
عـہ روپیہ نقد بطور چندہ مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتا ہوں اور جو میری آمد ہو اکرے گی اسکا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اور اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس سے میری وصیت پر اثر نہ ہوگا میری وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل ہوگی۔ فقط زیادہ والسلام۔ العبد۔ کریم بخش ولد امام بخش قادیان
نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ ماسٹر محمد دین حال وارد قادیان
گواہ شد۔ عبد الرحیم ولد جھنڈا سنگھ حال وارد قادیان

وصیت ۱۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ مسمی صاحب نور ولد اللہ نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس خود میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام کے دیا جاوے یہ امر کا حق ہے یہ وصیت نامہ واسطے سند اثبات کے لکھتا ہوں کہ کام آوے اور یادداشت رہے اور یہ وصیت نامہ روبروئے گواہان مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے اس کے خلاف اگر کوئی میرا وارث دعویٰ کرے تو وہ باطل سمجھا جاوے۔ المرقوم ۵ جنوری ۱۹۰۶ء
العبد۔ صاحب نور بقلم خود۔ گواہ شد۔ ناصر نواب بقلم خود

بدر خواتین

ایک لڑکی کی فریاد

بخدمت شریف حضرات جماعت احمدیہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مین کس لائق ہون کہ کوئی مفید مضامین لکھہ کر آپ کیخدمت مین پیش کرون - اخلاص اور جوش کے سوائے ناموری مفید نہین - اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے - بہرحال اپنی بہن صاحبہ خاتون گوریکی کے فرمانے پر آج برا بھلا لکھکر قسمت آزمائی کرتی ہون جو کہ گذشتہ اخبار بدر مین ایک احمدی بہن کا عمدہ مضمون تعلیم مستورات کے بارہ مین درج تہا مین بھی اپنی رائے سے ان کی تائید کرتی ہون کہ بے شک مستورات بغیر تعلیم کے پوری دیندار نہین ہوسکتین اور نہ عقل بڑہتی ہے - عقل ایک جوہر ہے خدا جس کو عنایت کرے مگر اگر کوئی مسلمان فرقہ اس بات پر توجہ کرتا تو آجتک بڑا زور تعلیم کا ہوجاتا لیکن تعلیم کا ذکر کرنا نامناسب جانتے تہے کہتے تہے کہ لڑکیون کو اردو پڑہانے کی کیا ضرورت ہے کیا انہون نے عیسائی عورتون کیطرح نوکری کرنی ہے - نماز روزہ ہی کافی ہے مگر قرآن شریف بھی پڑہانے کا کسی کو شوق نہ تہا اگر کسی نے پڑہا بھی تو طوطی کی مانند رسمی طور پر پڑھ لیا - اب اگر ایک ہزار عورت جمع کرین تو شائد ایک دو عورتین باترجمہ قرآن شریف پڑہی ہوئی نکل آوین مگر کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ انکی زبان فرقہ نے کیا ایسا بڑا قصور کیا کہ اس کو اپنے پیارے مذہب کی بابت کچھ تبلایا نہین جاتا اور محروم رکھا جاتا ہے لیکن اب خدا کے فضل اور رحم سے بہت تعلیم کا چرچہ ہوتا جاتا ہے - جیسے کہ تعلیم پھیلانے کے لئے عیسوی مذہب نے کوششین کی ہین کہ شہر بہ شہر گلی کوچہ مین سکول جاری کر دئے ہین اور علاوہ تعلیم کے انجیل وغیرہ بھی پڑہائی جاتی ہے - غرض کہ تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے میرا مطلب یہ تو نہین کہ ہماری بھی لڑکیون کو اسی طرح انجیل کی تعلیم دیجاوے نہین بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ جب جہوٹے مذہب نے یہ کوشش کی ہے تو سچے مذہب اسلام کی تعلیم کیا کچھ اثر کرتی - تعلیم کے علاوہ اخبار الحکم اور بدر پڑھ کر گھر مین سنایا جاوے اور نیز حضرت پاک امام علیہ السلام کے الہام مبارک اور چھوٹی بڑی کتابین پڑھ کر سنائی جاوین تا کہ سنتے سنتے دلون پر دین کا ایسا شوق اور اثر پڑ جاوے کہ زندگی بھر نہ بہولے اور بہت دین پھیل جاوے اس لئے مین یہ بھی التماس کرنا ضروری سمجھتی ہون کہ مثلاً شہر سیالکوٹ مین خدا کے فضل سے کثیر جماعت احمدیہ ہے، وہان ایک یا دو گرل سکول ضرور ہونے چاہئین اور ایسے ہی اور بڑے بڑے شہرون مین جہان بڑی جماعت احمدیہ ہو اسی طرح ہونا چاہیئے اور جہان تہوڑی جماعت ہو وہان پر ایک ہی سکول کافی ہو جیسے کہ ہمارے راولپنڈی مین بھی تہوڑی سی جماعت ہے اس جگہ ہی ایک ہی کافی ہے اسی طرح تمام جگہ اندازہ ہو سکتا ہے لہذا پہر مین باادب اسی بات پر اپنی بزرگ اور پاک احمدیہ جماعت کو توجہ دلاتی ہون کہ خدا کی مدد کے ساتھ ضرور کوشش فرماوین اگر یہ بندوبست ہو جائے تو ہماری بے زبان فرقہ سے بڑی بڑی دعائین نکلا کرین اور بہت فائدہ ہو اور دین کی ترقی ہم سے بھی ہو سکے تاہم مین یہ بھی نہین کہہ سکتی کہ دینداری علم پر موقوف ہے کیونکہ ساری جہان کے مرد و زن تعلیمیافتہ نہین ہوتے جہانتک ہو سکے اس وقت امام کے زمانہ مین مستورات کو تعلیم ہونی بڑی ضروری ہے کیونکہ خداوند کریم نے اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب کو تعلیم ہی دیکر دنیا پر بھیجا ہے اب اگر کوئی مخالف ہماری عورتون سے سوال کرے کہ تم نے مرزا صاحب کو کسطرح مان لیا ہے تو سوائے اس کے کہ میرے آبا جان نے مان لیا ہے یا میرے خاوند نے مان لیا ہے اس واسطے مین نے مان لیا ہے یہ تو کوئی جواب نہ ہوا بلکہ ایک قسم کی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے - ہان اگر تعلیم ہوگی اور پہر حضرت امام کی صداقت مبارک پر نظر غور سے گذری ہوئی ہوگی تو مخالف کو جواب قرآن اور حدیث کے رو سے دے سکتی ہین اب مین آپ سبکو دعا دیکر خدا کے پاک نام پر ختم کرتی ہون خداتعالیٰ ہم سب کو دین اور دنیا کے مکر سے بچاوے - اور عاقبت نیک کرے - آمین - راقمہ - ح - ب از راولپنڈی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتھو - مہدی پور - کلاس والہ سیالکوٹ
عمر دین - اروپ - گوجرانوالہ
احمد دین خانساماں - بھیرہ
محمد نواز کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
قادر بخش - بھرتانوالہ بھیرہ شاہ پور
فتح خان چک اسکندر - گوجرانوالہ
علی محمد - منڈی کے سیالکوٹ
نعمت خان - بنگہ جالندہر
غلام نبی کریہہ نوان شہر "
شیر محمد خان - رہتاس جہلم
بقا محمد صاحب " "
محمد خان ودالمیال جہلم
عبدالرحمن " "
میر زمان " "
فضل دین - کنہالیان پسرور سیالکوٹ
بوٹا " " "
غلام رسول " " "
فتح علی - موضع بہوہا حاجیوالہ گوجرات
عبدالرحمن افغان میرام شاہ
ٹوچی -
اہلیہ چودہری غلام علی کالی صوبہ
پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری مشرف علی
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اشرف علی
کالی صوبہ - پسرور - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری جہانداد خان
معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حفظ علی معہ دختر
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
بنت میاں اللہ دتا صاحب
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
چودہری کریم داد معہ اہلیہ و فرزند
و والدہ - واقعہ زید کا پسرور
سیالکوٹ
چودہری خوشی محمد معہ اہلیہ و فرزند
پسرور - سیالکوٹ
ہر دو بیوہ چودہری حیات محمد
معہ دختر تلواڑہ بدوملی رعیہ
سیالکوٹ
بیوہ چودہری امین بخش تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اللہ بخش تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فضل احمد - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری سید محمد - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ چودہری پیراندتا - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں غلام محمد - تلواڑہ
بدوملی - رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں حاکم صاحب
تلواڑہ - رعیہ سیالکوٹ
احمد میر - بوکام کولگام کشمیر
شاہ محمد معہ اہلیہ دہیرکے کلاں
گجرات
رنگ علی شاہ معہ اہلیہ کریام
نوان شہر جالندہر
منشی عبدالرحمن صاحب
ڈویژنل نہر لائل پور
مسمات گلاب بی بی اہلیہ بوٹا
پوہلہ - رعیہ - سیالکوٹ
غلام نبی - سمبڑیال
شاہ دین - بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے گوجرانوالہ
مسمات کرم بی بی - بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے - گوجرانوالہ
مسمات فاطمہ - بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے - گوجرانوالہ
مولا داد - گلوکے گوجرانوالہ
سراج الدین - سمبڑیال
اہلیہ چودہری فضل داد صاحب
تلواڑہ - رعیہ - سیالکوٹ
اہلیہ ثانی " " " "
اہلیہ غلام رسول تلواڑہ - رعیہ
سیالکوٹ
محمد بخش ولد محمد حسن صاحب
موضع بہوڑی
اہلیہ راجہ عبدالرحمان خان
پانپور کشمیر
گلاب - کنہالیان پسرور سیالکوٹ
مسمات عظمت بی بی اہلیہ غلام محمد
بنگہ - نوان شہر جالندہر
میرا احمد شاہ محرر جنگی پشاور
غلام احمد - تلونڈی - گورداسپور
محمد دین - کترالی سیالکوٹ
میاں شہاب الدین صاحب ولد
احمد یار صاحب ساکن بھینی
ضلع لاہور
چودہری بہولا ولد اللہ جوایا
ویرووال - تحصیل ڈسکہ ضلع
سیالکوٹ
نظام الدین صاحب ولد سوندا
ساکن ویرووال سیالکوٹ
عبداللہ ولد الہی بخش صاحب
ساکن بدروال تحصیل بٹالہ
ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴ جون سنہ ۱۲ء ۱۶۲۳ فقیر علی صاحب ے
۱۶۰۴ نیاز محمد صاحب عہ
۱۲۵۵ چودہری حاجی احمد صاحب ے
یکم جولائی سنہ ۱۲ء ۴۹ نادر خان صاحب للعہ
۴ " " ۱۹۱ محمد عبداللہ صاحب ۸
۷ " " ۱۲۳۴ شمس الدین صاحب ے
۸ " " ۱۵۲ عبدالعزیز صاحب ے
۸ " " ۲۹۹ عطا محمد صاحب ے

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

مزید رعائت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد ۲ر تھی بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعائت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ر کیگئی تھی اور مجلد ۳ر۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲ر اور مجلد ۳ر میں دیجاویگی اور اس ساتھ سرمہ چشم آریہ کی قیمت میں بھی رعائت کیگئی ہے یعنی بیجلد سرمہ چشم آریہ بجائے ۱۲ر کے صرف ۸ر اور مجلد ۱ر کی بجائے صرف ۱۲ر میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعائتی قیمت پر کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں

ناظم بدر ایجنسی قادیان

طریقہ احمدیہ (پنجابی نظم) تمام عقائد احمدیہ با دلائل نیلہ ۱م ۵ر جلد ۶ر

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ا ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ا ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کسوف خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر
رویائے صالحہ	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر
الوصیّۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ا ر

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ا ر
نظم مستورات۔ مستورات کے لیے پر۔ قیمت ۲ر
آئینہ وکٹوری۔ طالب علموں کے لئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ا ر
کامن احمدی۔ اذا اذا والے۔ قیمت ا ر

سر الشہادتین	مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ا ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ر لغات القرآن ہر دو حصہ ۲ر کیر ار منگو)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۲) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چپسال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اولاد کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۲ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہش مند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

روزنامہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر اخبار روزانہ اخبار عام

نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

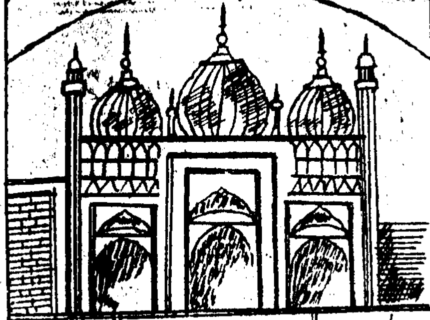

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلہ

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کائد ولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

بدگو گم یا تو گرآئی چہادر قادیان بیتی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶ | نمبر (۳۰)

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسے معدوم از آن عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اختبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — للعہ

عام قیمت پیشگی — سے

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲؍

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچا ہو پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی ۔ منی آرڈر ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرا ونٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

گذشتہ اخبار مین ہم پریسٹر صاحب کے قصے کا بہت سا حصہ بیان کر چکے ہین کہ پریسٹر عیسائی بادشاہ کے ایران ہندوستان اور ترکستان پر حکمران ہونے کی بڑی گرم خبرین یورپ مین مشہور تہین ۔ حالانکہ دراصل کوئی ایسا عیسائی بادشاہ ایشیا مین آج تک نہین ہوا۔ ایسے جہوٹے قصے بنانے ہمیشہ سے عیسائیون کا کام ہے۔ اس مضمون کا باقی حصہ لکھنے سے پہلے مین مخدومی مولوی حافظ احمد اللہ صاحب کا رقعہ درج کرتا ہون کہ حافظ صاحب موصوف نے اس مضمون کو پڑہ کر مجھے لکھا اور وہ یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بدر نمبر ۲۸ ڈاک ولائت کے زیر عنوان ٹرتھ سیکر سے جو ترجمہ منقول ہوا ہے اس کے بقیہ مضمون کے متعلق آئندہ اشاعت کا جناب نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کے سلسلہ آیۃ کریمہ و ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولدا ۔ مالھم بہ من علم ولا لآبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ﴿۱۵﴾ (نزول قرآن کریم کی اغراض مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) عذاب خدا سے ڈراوے اس قوم کو جو خدا کے لئے ولد قرار دیتی ہے نہ توان کو خود اس عقیدہ پر علم ہے اور نہ ان کے اگلے بزرگون کو اس عقیدہ پر علم تہا۔ بڑی بہاری افواہ ہے جو ان کے موہنون سے نکلتی ہے ۔ اگر درج اخبار کیا جاوے تو موجودہ تحقیق اور دعوے قرآن کریم دونون کا پوری طرح سے توافق ہو جاتا ہے کیونکہ آیت باب مین اسی بات پر زور دیا گیا ہے ۔ کہ ابنیت والوہیت مسیح کی نسبت ۔ جو کچہہ کہ مخالف کہتا ہے یہ ایک ایسی ناول ہے کہ جس کا علم نہ تو خود قائل کو ہے اور نہ اس کے کسی بزرگ کو بلکہ جو کچہہ وہ کہتا ہے صرف اس کے منہ کی افواہ ہے ۔ جہوٹ کے سوا اور کوئی بات نہین جو بڑے بہاری گرنت اور مواخذہ کے قابل ہین ۔ احمد اللہ حافظ

باقی حصہ جان پریسٹر صاحب کا اس طرح سے ہے کہ اگرچہ کسی عیسائی کو اس کی سلطنت تک پہونچنے یا اس کو ملنے کا موقعہ نہ ملا تاہم اس کے متعلق اور اس کی سلطنت کے متعلق عجائب قصے پوپ اور اس کے پوپیون کی معرفت ملک مین برابر مشہور ہوتے رہے ۔ جب کولمبس ہندوستان کی تلاش مین پہرتا پہرتا امریکہ پہونچا ۔ تو اس کے پاس بہی یورپ کے ایک بادشاہ کا خط بنام بادشاہ پریسٹر جان تہا۔ کیونکہ کولمبس کے متعلق بہی خیال تہا کہ وہ ہندوستان کو تلاش کریگا ۔ اور ہندوستان کے قریب ہی پریسٹر جان کی سلطنت موجود تہی ۔ سنہ ۱۲ مین پرتگال نے دوبارہ ایک ڈیپوٹیشن پریسٹر جان کی سلطنت کی تلاش مین روانہ کیا ۔ مگر اس ڈیپوٹیشن مین بعض ایسے لوگ بہی تھے ۔ جو اس قدر تہذیب یافتہ ہو چکے تھے ۔ کہ انہون نے عیسوی مذہب کی خاطر جہوٹہ بولنا پسند نہ کیا اس واسطے اس ڈیپوٹیشن نے واپس آکر صاف لفظون میں یہ بیان کر دیا کہ جان پریسٹر کا کچہہ پتہ نہین لگتا ۔ تب یورپ کے دانا لوگون مین یہ بحث اٹہی ۔ کہ آیا یہ تمام واقعہ صرف ایک جہوٹہا قصہ ہے یا کہ اس کی کچہہ بنیاد بہی ہے جہلا کے دلون سے تو یہ باتین اور دو سو سال تک نہ نکل سکین لیکن اس عرصہ مین ہندوستان کی طرف بہی آمد و رفت شروع ہو گئی تہی اس واسطے دانا لوگون نے سمجہہ لیا کہ یہ سب پادریون کا افترا ہے ۔ اس طرح رفتہ رفتہ اس کی اصلاح ہو گئی ۔

غرض اس قسم کے قصے بنانا جیسا کہ انجیلون کے ناول مین عیسائیون کی قدیمی عادت ہے ۔ کوئی نئی بات نہین

ریویو

اسلام کی پہلی کتاب

برادرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب نو مسلم نے جو ہمیشہ باوجود عدیم الفرصتی کے کسی نہ کسی مفید تصنیف مین لگے رہتے ہین ۔ یہ نئی کتاب تالیف کر کے احمدی لٹریچر مین ایک مفید علمی اضافہ کیا ہے ۔ اس مین آپ نے صاف و سلیس عبارت مین نہایت خوبی کے ساتہہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو ثابت کیا ہے اور آپ کے متعلق جس قدر اعتراضات عوام الناس کی زبان پر رہتے ہین ۔ ان کا جواب بطور سوال و جواب دیا ہے ۔ لڑکون اور مبتدیون کے لئے واقعی یہ کتاب بہت مفید ہے ۔ بچون کی خاطر آپ کسی دقیق علمی بحث مین بہی نہین پڑے بلکہ صاف صاف موٹے موٹے جواب دئے ہین اور آیت و حدیث کا پتہ بقید صفحہ بہی دیدیا ہے احمدی بہائی اس کی قدر کرین اور ۴ر قیمت پر ۱۲۰ صفحہ کی کتاب غنیمت سمجہین ۔ عمدہ کاغذ پر خوش خط سرکاری کتابون کی تقطیع پر چہپی ہے ۔ اور دفتر اخبار بدر قادیان سے مل سکتی ہے ۔

مرقع قادیانی

ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مامورین اللہ کے مقابل مین ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے ۔ ایک رسالہ اس کا نام ہے نکالا ہے ۔ دو نمبر چہپ چکے ہین ۔ طرز استدلال ایسا بہونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہین کہ میرے خیال مین جواب کی بہی بہت کم ضرورت ہے ۔ جو عبارتین ہماری کتابون سے نقل کرتا ہے انہی مین اس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہے ۔ حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عمر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½

www.aaiil.org

ایک نیا مسیح

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

یہ بات افواہاً سنی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق کوئی پیش گوئی شائع کی ہے اسپر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ اصل خط معہ جواب درج ذیل ہے۔

خط از جانب حضرت مولوی نور الدین صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے کسی نے اطلاع دی ہے کہ جناب کو منجانب اللہ آگہی ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ اور یہ بھی کہ آپ یقیناً طاعون سے محفوظ رہیں گے خاکسار آپ سے ان دونوں امور کی تصدیق چاہتا ہے آپ مختصراً آگاہ فرما دیں۔

آپ گالیوں پر بہت جلد اتر آتے ہیں وہ تو مجھے پسند نہیں۔ گو حق ہوں تو آپ تصنیف میں دے جائیں۔ خط میں اصل مطلب کافی ہوگا۔ نور الدین

جواب از جانب ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین

(۴) انک لمن المرسلین

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان

(۶) انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔

مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے آجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت۔ شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔

واللہ علیٰ ما نقول شہید۔

تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہوگیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ایک بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے۔ مگر اسپر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

مذکورہ بالا خط میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں ایک تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس میں صاف طور پر پیشگوئی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یہ دوسری پیشگوئی ہے جو ڈاکٹر نے حضرت کے متعلق کی ہے پہلی پیشگوئی میں اس نے تین سال کی میعاد مقرر کی تھی اور اس میں چودہ ماہ کی ہے۔ اس پر کچھ لکھنے کی ہم کو ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود اس کے کذب صدق کا حال دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔

امر دوم۔ قابل غور یہ ہے کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوی مسیح اور عیسیٰ ہونے کا کیا ہے۔ اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علمائے زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے طیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھنے بھی نہ پائے اسکا سبب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پوری زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے ضروری انجام کو دیکھ لیگا۔ امید ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اڈیٹر پیسہ اخبار جو ڈاکٹر موصوف کو پکا مسلمان لکھا کرتے ہیں۔ اس کے ان دعاوی پر کچھ روشنی یا تاریکی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

ثناء اللہ موجب ہدایت ہوا

بابو نور الدین صاحب بمقام نگوے ملک برہما سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از عجز وانکسار بے پایان عرض پرداز ہوں کہ میں ملک بنگالہ ضلع میمن سنگھ کا رہنے والا ہوں اور اس وقت نگوے ضلع ملک برہما میں پوسٹماسٹر ہوں افسوس کہ بسبب دوری کے مدت دراز کے بعد امام اقدس کی پہچان کی توفیق ملی افسوس پر افسوس ہے کہ سابقین میں داخل نہ ہو سکا۔ تس پر بھی ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجا لاتا ہوں کہ اب بھی اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے بے نصیب نہ چھوڑا اور امام برحق کی پہچان کی ہدایت کی اور گروہ ناہنجار سے نکالکر کنار عافیت میں لایا۔ اور کنار عافیت پر پہونچنے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار اہلحدیث جو کہ مولوی محمد عثمان صاحب حال وارد نگوے کے پاس آتی ہے مجھے دیکھنے کو ملی اسمیں جس قدر گندے مضمون مخالفت کے پڑھے تو دل میں یہ خیال آیا کہ اس کا جواب بھی دیکھا جائے تس پر حوالدار نور الدین ملازم ملٹری پولیس سے الحکم لیکر مقابلہ کیا اور ہر وقت یہی شغل رکھا اور بہت سے پرانے الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ... ئیت
صفحہ ۳ - ایک ... یا مسیح
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - خط
صفحہ ۶ - مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کرلیا ہے۔
صفحہ ۹ - نظم - صفحہ ۱۰ - المفتی
صفحہ ۱۱ - التماس ضروری - ایک عجیب نظارہ

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ جماوی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء - ۱ - اِنّی مع الرسول اقومُ و ادومُ ما یرومُ

ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہون گا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے۔

۲ - کشفی رنگ مین مغز بادام دکھائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تھا کہ مین اٹھا کہ بادام لون۔

۳ - ربّ ارنی حقایق الاشیاء۔

ترجمہ - اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔

۴ - ایسوسی ایشن

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد احمد دین ساکن خوشاب
برکت اللہ ولد باقر خان ساکن کچھی
علی بہادر ولد ہاشم علی خان ساکن کچھی
نور محمد ولد فقیر محمد ساکن نوشہرہ
مہر زمان ولد مہندا ساکن کچھی
علی بخش ولد عمر بخش از لاہور
ولی داد ولد عبد اللہ گوجر - بھور پنا والی تحصیل کھاریان ضلع گجرات
غلام محمدؐ ولد اللہ دو دیا " "
غلام حیدر ولد حسن ضلع شاہ پور موضع بہرہ وال
نعمت خان ولد دارے خان ضلع جالندہر تحصیل نوان شہر - موضع کلیان
عبد اللہ ولد اللہ بخش موضع بھینی ضلع رہتک
قائم الدین ولد شرف الدین ضلع شاہ پور موضع سرودال

معذرت

افسوس ہے کہ اپنے مطبع مین ایک ہی کل ہونے کے سبب اور قادیان کے دوسرے مطبعون مین فراغت نہ ہونے کے سبب اس اخبار کا صفحہ ۷ اور ۸ بر وقت نہین چھپ سکا انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار کے ساتھ یہ صفحے روانہ کئے جاوینگے - خریداران ان صفحات کو اپنی جگہ لگا لین - صرف ایک ورق کی خاطر اخبار کی روانگی مین دیر کرنا مناسب نہین سمجھا گیا - اس واسطے یہ اخبار ان صفحون کے سوائے ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ منیجر بدر

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین - حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ دو فرزندان کے واپس قادیان آ گئے ہین گذشتہ ہفتہ مین ایک رات خوب بارش ہوئی اس کے بعد آسمان پر بادل چھایا رہتا ہے - مگر بارش نہین ہوئی۔

۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء روز جمعرات کو حضرت اقدس کی اجازت سے حضرت حکیم الامۃ نے بابو وزیر محمد ولد میان غلام محمد صاحب احمدی بن میان محمد دین صاحب کا نکاح مساۃ قمر النساء بنت غلام محمد احمدی بن میان نتھا صاحب سکنہ لاہور سے پڑہا مہر چار سو روپیہ مقرر ہوا - فریقین نے تمام رشتون اور قرابتون کو چھوڑ کر یہی پسند کیا کہ دار الامان مین نکاح پڑہا جاوے - اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الخطبۃ

میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۵ - ۱۶ سال ہوگی - مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی - انبالہ - مظفر نگر - سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون - خط و کتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو -

ایم - اے - ایس - سکنہ ضلع میرٹھ

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا فرزند محمد افضل بیمار ہے - احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے - آمین -

ایسا ہی برادر محمد عبد الرزاق صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین احباب توجہ فرما دین - کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت بخشے - آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محب قدیم حضرت مولوی محمد حسین صاحب آپکا ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۷ء مین طبع ہوا ہے منجملہ دیگر مضامین کے آپنے عبد الحکیم خان صاحب ڈاکٹر کو جو دربارہ نجات اخروی کے اتباع و ایمان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہین سمجھتے ہین۔ **سچا مسلمان** تحریر فرمایا ہے۔ مین اس حیرانی مین تہا ہی جو ایک خط ڈاکٹر صاحب کا موسومہ مولوی نور الدین صاحب جس کی نقل بجنسہ یہان پر تحریر کی جاتی ہے۔ مین نے مطالعہ کیا۔ اصل خط اس کے ہاتھ کا لکہا ہوا ہمارے پاس موجود ہے آپ یا جو چاہے دیکھ لیوے اور اگر اب بہی جناب کو میرے اس قول کی صداقت مین نسبت خط مذکور کے کچھ شک ہو تو آپ خود ڈاکٹر صاحب سے تصدیق فرما سکتے ہین آپ اس خط کو ملاحظہ فرماوین کہ اس خط مین ڈاکٹر صاحب نے دعوے رسالت کا بہی کیا ہے اور مسیح ہونے کا بہی دعوے ہے بشیر و نذیر ہونے کا بہی دعوے ہے اس خط کے مطالعہ سے وہ حیرانی میری دوچند ہو گئی کیونکہ آپنے اول تو کذا مر سابقہ مین بنا ارتداد فرقہ احمدیہ کی اسی امر کو قرار دیا تہا جواب عبد الحکیم خان صاحب کا اعتقاد اپنی نسبت ہے اور پرچہ گزٹ مذکورہ مین بہی مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے ارتداد کی وجہ اور ان کے قتل کئے جانے کی وجہ موجبہ آپنے یہی تحریر فرمائی ہے جو عبد الحکیم خان صاحب دعوی کر رہے ہین۔ ایک حیرانی تو یہ تہی ہی کہ جو شخص اتباع و ایمان نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو نجات اخروی کے بارہ مین ضروری نہین سمجہتا آپکے نزدیک وہ کیونکر **سچا مسلمان** ہو سکتا ہے۔ اس پر علاوہ یہ حیرانی ہوئی۔ کہ جو شخص دعوی رسالت اور نبوت کا دعوے یہان تک کر رہا ہے۔ کہ و ما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ مگر پھر بہی حضرۃ مولوی صاحب کے نزدیک کیونکر وہ **سچا مسلمان ہے**۔

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔

اس لئے مین نے ضروری سمجہا کہ بذریعہ اخبار بدر کے اس کی خط کی بجنسہ نقل کر کے آپسے یہ استفسار کرون۔ کہ کیا عبد الحکیم خان صاحب آپکے نزدیک اب ہی سچے مسلمان ہین پھر کیا وجہ کہ جس امر کو آپ بڑے زور و شور کے ساتھ موجب ارتداد و کفر بلکہ واجب القتل ہونے کا موجب ایک شخص کے حق مین قرار دے چکے ہین اسی امر کو دوسرے کے حق مین سچائی اسلام کا موجب قرار دیتے ہین۔ تلک اذا قسمۃ ضیزی۔ اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بموجب اس محاکمہ مندرجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بموجب پہلے فتوے کے مرتد اور کافر اور واجب القتل سمجہتے ہین تو آپ پر ضروری ہے کہ سول گزٹ ہی مین اپنی غلطی کا ازالہ فرماکر یہ مضمون بہی چہپوا دیوین کہ مجہسے یہ سخت غلطی ہوئی اور مجہ کو معلوم نہ تہا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے دعوے کرتے ہین اب معلوم ہوا ہے۔ لہذا اب مین ان کو مرتد کافر واجب القتل بموجب اپنے فتوے کے سمجہتا ہون میری طرف سے اب یہ اشتہار دیدیا جاوے خاکسار نے اس ازالہ غلطی کے طبع کرانے کی قید سول اینڈ ملٹری گزٹ مین اس لئے لگائی ہی کہ قضیہ زمین بر سر زمین کا مصداق وقوع ہو جاوے اور اسی لئے خاکسار نے نہایت ضروری سمجہ کر یہ استفسار بذریعہ اخبار بدر کے آپ کی خدمت عالی مین افادہ عام و خاص کے لئے کیا ہے اور جو جواب آپکا آوے گا اس کو بہی انشاء اللہ تعالے واسطے فائدہ عام کے بدر ہی مین طبع کرا دون گا۔ اور جواب بہت جلد وقت ہو پہنچنے کہ سے آپ کیلئے تعین میعاد ایک ہفتہ تک در صورت دو ہفتہ تک خاکسار کے پاس جواب پہنچ جاوے۔ ورنہ ثابت ہو گا کہ آپنے پہلے فتوے سے رجوع کیا ہے۔ اگر اس صورت مین آپ کو یہ مشکل ہی پیش آوے گی۔ کہ جو شخص انک لمن المرسلین کا مصداق ہو اور اس کی شان مین ما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین بہی ارشاد ہوا ہو۔ اس کی بیعت کرنی ہی آپ پر ضروری ہو گی اور ایمان لانا بہی ضروری ہوگا۔ بہرحال یا تو آپکو اس اعتقاد جنے سچے مسلمان ہونے عبد الحکیم خان صاحب سے رجوع کرنا ضروری ہوگا یا پہلے فتوے اور نیز اس محاکمہ مندرجہ سول گزٹ سے رجوع کرنا پڑے گا۔ جواب اندر میعاد مذکور ضرور مرحمت ہو۔

رقیمہ۔ خاکسار جو آپکا دوست قدیم ہے۔ محمد احسن امروہوی

۲۲ر جولائی ۷ء نزیل قادیان

جناب مولوی محمد حسین صاحب۔ یہ نقل خط عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ موسومہ مولوی نور الدین صاحب کی۔ اگر آپ کو اس نقل پر اعتماد نہ ہو تو تصحیح نقل ڈاکٹر صاحب سے فرما لیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجہ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہین۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پہیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہو گا کیونکہ خداوند عالم تجہ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا حافظ۔

(۳) وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین۔

(۴) انک لمن المرسلین۔

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔

(۶) انا ارسلنک بالحق بشیرا و نذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہو گا اور مین مسیح ہون

(۸) یا عیسی انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ مولانا کا ایمان انکا انا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آج تک ایک جو [illegible] مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے [illegible] بلکہ وہی کہا اور وہی لکہا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالی کی طرف سے [illegible] مجہے معلوم [illegible] [illegible] الالوہیت [illegible] وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہو [illegible] اور پہر واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون مین شمار کرتے ہین۔ ان خوابون مین مجہے مرزا کی حالت ایک شیشہ کی صورت مین دکہلائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تہوڑا شفاف ہے اس تہوڑے سے حصہ پر کبہی سیاہی پہر جاتی ہے اور کبہی پہر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اسپر نفس پرستی کی سیاہی پہر گئی ہے جب کبہی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا اور اضطراری دعائین کرتا ہے تب کچہ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پہر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ والسلام۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

www.aaiil.org

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے

اُمید ہے کہ دوسرے علماء بھی جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں اپنے عقیدے سے آگاہی عطا فرماوینگے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا۔ کہ آپکا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہیں چلائیگا۔ نہ کفار کو قتل کرے گا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کی فتح تمام ادیان باطلہ پر کر دیگا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب میں درج ہے یہ ہے۔ کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کر دیگا اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۸ء میں جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں میں **علماء** کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہیں چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانیوالے یا جلالی سلطنت قائم کرنیوالے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگوں کا ہے جو کہ **جاہل** ہیں۔ ہمیں اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب اپنی مدت سے شائع کر رہے ہیں اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولویصاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سردست انگریزی زبان میں ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مولویصاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویوں میں سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہیں اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرما دیں جو صاحب اطلاع نہ دینگے ان کی نسبت بہر حال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پرانے عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کر لیگا۔ بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہیں اور اس غرض سے ان کی خدمت میں یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی — مولوی عبد الحق صاحب غزنوی — مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی

مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ قاضی سلیمان پھلواری۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب پٹیالہ — مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی۔ مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبد الواحد صاحب امام مسجد چینیاں۔ حافظ عبد المنان صاحب وزیر آباد

www.aaiil.org

قصیدہ در مدحیہ شان حضرت مسیح موعود و مہدی آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف محمد سلیمان صاحب احمدی ملازم حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم مظفر نگر

شاگرد حضرت عبدالخالق صاحب

اے مجدد اے مسیح اے مہدئ آخر زمان
کیا لکھوں توصیف تیری اے امام با صفا
مرحبا اے حجۃ اللہ وقت پر آیا ہے تو
شرک کا اور کفر کا تھا ہو رہا شور و فساد
ہوگیا تھا بحر و بر میں واقعی ظہر الفساد
کچھ نہ برکت تھی نہ تھے انوار و تاثیرات خیر
خشیۃ اللہ اور تقویٰ کا نہ تھا دل میں خیال
الغرض اے نور حق ہر چار سو اندھیر تھا
تو نے آکر اپنے قدموں سے کری روشن زمین
سارے عالم کے مقابل ہوگیا تنہا کھڑا
میں مجدد اور مسیح اور مہدی مسعود ہوں
میں ہوں مامور من اللہ صدق پر میرے گواہ
آسمان پر چاند و سورج نے گواہی دی مری
دی شہادت زلزلے نے بھی صداقت کی میری
اونٹنی بیکار حق نے کی زمانہ میں مرے
سب نشان پورے ہوئے مہدی کی آمد کے جو تھے
میں ہی ہوں وہ جس کا تم کرتے تھے ہر دم انتظار
صدق دل سے ہوگیا جو مری کشتی پر سوار
جس کو اس میں کچھ بھی شک ہو صدق دل سے چند روز
پر کوئی ترے مقابل پر نہ آیا اے جری
معرکہ جنگ مقدس میں کئے تو نے ہلاک
انہیں در پردہ مسلمان ہوکے آتھم نے کہیں
پر جو پاس قوم سے حق کو چھپاتا وہ رہا
حسب وعدہ ہاویہ میں کر دیا داخل اسے
بد دعا سے مرگیا تری مکذب لیکھرام
وقت اور تاریخ صورت موت کا نقشہ تمام
تھے بڑے معاند گنگوہی قصوری دہلوی
اور الٰہی بخش ملہم اور سعد اللہ شریر
سب کے سب ترے مخالف ہوگئے خوار و تباہ
وہ جو اک جموں سے اٹھا تھا مخالف بدگہر

اے مرے آرام جان قربان تجھ پر مری جان
جب کرے اوصاف تیری خود ہی خلاق جہان
بڑھ گئیں تھیں خلق میں حد سے سوا گمراہیاں
جابجا بدعات کی تھیں چہار میں تاریکیاں
تھی نحوست ہر طرف ادبار تھا ہر سو عیاں
نے نمازوں میں مزا آتا نہ تھا لطف قرآن
خوف دوزخ کا تھا جی کو نہ پروائے جنان
ہوگیا ہر ایک تھا تاریک دل تاریک جان
تو نے ہے مشک بنایا اس زمین کو آسمان
اور کہا للکار کر میں ہوں مسیحائے زمان
مجھکو اک دعوی پر حق نے دئے سو سو نشان
ہیں احادیث و قرآن اور خارق عادت نشان
اور زمین پر ہے مرا طاعون شاہد بیگمان
ہوگئے ہیں صدق کے ہر سمت سے ظاہر نشان
اس طرح حق نے بڑھائی ہے میری توقیر و شان
غور سے پڑھکر ذرا دیکھو احادیث قرآن
میں ہی ہوں لاریب ہادی اے گروہ گمرہان
اس سے ہی دونوں جہان میں خوش ہے خلاق جہان
آکے مرے پاس دیکھے خارق عادت نشان
یہ ہی ہے تری صداقت کا بڑا بھاری نشان
جو ہوئے ترے مقابل آکے تھے عیسائیان
حق کے وعدے کے موافق تھی بچائی اپنی جان
صاف پھر حق نے صداقت کا دیا تری نشان
اور بڑھائی دو جہان میں حق نے تیری عز و شان
جس کے غم میں آجتک ہیں آریہ گریہ کنان
مدتوں پہلے بتا تو نے دیا فخر زمان
اپنے علم و فضل پر کرتے تھے بیجا شوخیان
اور رسل بابا جو تھا امرتسری وہ ہے کہاں
اور ہوا دارین میں روشن ترا نام و نشان
اس کو معذبوں کے اسکے کہا گیا طاعون خان

تو نے جب دیکھا کہ اک دجال امریکہ میں ہے
غیرت اسلام سے تو جوش میں تھا بھر گیا
یاد رکھ آئیگی آفت وہ ترے صیحون پر
دم ہے کا فرکش ترا کیسی بلا کا اے مسیح
کامیابی تجھ کو ہر پہلو سے دی اللہ نے
شرق سے تا غرب کوئی بچہ رہا دنیا میں نہیں
تیرے اوصاف حمیدہ کا بیان کیا ہو سکے
کوئی بھی میدان میں آتا نہیں آگے ترے
ہر عدوئے دین کے حق میں ہے تو قہر خدا
تو نے اس باطل کے بت کو کر دیا ہے پاش پاش
تو نے کفارہ کو اور تثلیث کو غارت کیا
مرہم عیسے کا بھی آکر پتہ تو نے دیا
شرک و بدعت کفر و ظلمت ہوگئے کافور ہیں
منبع البرکات اور حسنات تیری ذات ہے
تری خاک کفش پا سے ہی ہر اک پاتا ہے فیض
تو نے ہی کہدی حقیقت کشف اور الہام کی
کر دیا سب دور تو نے اختلاف و جہل کو
خوبیوں کا تری اک عالم ہوا ہے معترف
گر زبان گردد سر موئم زمدحت عاجزم
چشم رحمت بر کشا سوئے من مسکین ہمین
ہے سلیمان احمدی کی رات دن یہ ہی دعا
اور بھائی میرا اکبر شاہ خان خورم رہے
اور مرا اوستاد جس کا عبد خالق نام ہے

اس کا دعوے ہے مٹا دونگا نشان سو سان
اور لکھا اس کو کہ او گستاخ کیا بکتا ہے ہاں
جان جائیگی تری اور سب یہ تری عز و شان
کر دیا مردہ اسے بیٹھے ہوئے ہندوستان
ہر مخالف کے مقابل میں رہا تو کامران
راست کہتا ہوں نہیں ہرگز غلط میرا بیان
تری ہر حرکت میں پاتے ہیں کرامت کے نشان
اس قدر دی حق نے تجکو قوت و تاب و توان
اور دیندارون کے حق میں رحمت حق بیگمان
اور دکھایا تو نے ہی ہر ایک کو حق کا نشان
تو نے ہی عیسے کی تربت کا بتایا ہے نشان
ورنہ ان باتوں کا ہوتا ہی نہ تھا وہم و گمان
تیرے پاک انفاس اور انوار سے فخر زمان
مجمع اوصاف ہے اور مرجع صاحبدلان
گو کہ ہے وہ غوث یا ابدال یا قطب زمان
تجھ سے ہی دیکھے ہیں ہمنے خارق عادت نشان
اور کیا راغب ہر اک کو جانب نور القرآن
مجھ سے کیا اوصاف ہوں کیا میں ہوں کیا مری زبان
قبلہ حاجات من وے کعبۂ ہر دو جہان
زانکہ ذات تو کرم فرمائے دور افتادگان
ساتھ ہوں دنیا و عقبیٰ میں تری باعز و شان
جو ترے در پر پڑا ہے اے مسیحائے زمان
وہ رہے شاداں و فرحاں دہر میں باعز و شان

غزل

(مولٰنا تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر قادیانی)

خدایا ہم ترا اپنے پہ بیحد فضل پاتے ہیں
امام مہدی آخر زمان تک تو نے پہونچایا
تمنا ہو امام وقت سے ملنے کی جس دل کو
صداقت کے نشانوں کی ترا اک بارش بنی ہے
دکھلاتے ہیں وہ نادانوں کو نقشہ ترک دنیا کا
نصیبہ کے سکندر ہیں جو پیر احمد مرسل
خدا کے فضل نے پکڑا ہے جن کا ہاتھ دنیا میں
ملاجن نیک بختوں کو ہے حصہ عشق احمد سے
ہوائے جنت الفردوس ان کے دل میں کیا ہوگی

ترے احسان بے پایاں کے ہر دم گیت گاتے ہیں
کہ اس کے در پہ رکھکر رات دن خوشیاں مناتے ہیں
دعاہائے سحر کا اس کو ہم نسخہ بتاتے ہیں
مگر اندھوں کی اور آنکھوں پہ پردے پڑتے جاتے ہیں
دیار و شہر کو جو چھوڑ کر اس در پہ آتے ہیں
وطن کو ترک کرکے قادیان مسکن بناتے ہیں
وہی راہ خدا میں جان و مال اپنا لٹاتے ہیں
ہتھیلی پر وہ اپنی جان کو رکھکر دکھلاتے ہیں
بہار باغ احمد کی ہوا جو لوگ کھاتے ہیں

www.aaiil.org

سرِ نو زندگی پاتے ہیں اسکے دوست دنیا میں
مخالف کیا بُری حالت سے دیکھو مرتے جاتے ہیں

جسے وہ کہتے ہیں جھوٹا وہ ہے سرتاج صدیقان
جہنم میں یہ اپنا دشمنی سے گھر بناتے ہیں

خدا کیواسطے لوگو ذرا تو آنکھ کو کھولو
کہیں جھوٹے نے بھی عزت درگہ مولا میں پاتے ہیں

خدا کیواسطے ہٹ چھوڑ دو راہ راست پر آؤ
تمہیں ہم جنگ حق سے صلح کا رستا بتاتے ہیں

بہت اس ہٹ سے جی جلتا ہے اور افسوس آتا ہے
تمہیں اس بات کے کاٹے کے اتنک سکتے آتے ہیں

بُرا ہے دل دکھانا یار وا س اللہ کے ... کا
فرشتے روبرو جس کے ادب سے سر جھکاتے ہیں

مخالف سامنے آئیں تو پتہ ان کا پانی ہو
ہزاروں یوں تو گھر بیٹھے ہوئے باتیں بناتے ہیں

نہ جانو مسیح زم اس کو مت جاد و کہو ہرگز
خدا کی شان ہے یہ تمکو ہم سچ سچ بتاتے ہیں

پھرا جو احمد آخر زماں سے دشمن حق ہے
برستی دہر میں لعنت خدا کی اوسپہ پاتے ہیں

عذاب حق اگر درکار ہے تو لو سنبھل بیٹھو
بلا کے چاہنے والو بلا کے دن ہی آتے ہیں

تمہیں لازم نہ تھا اتنی شرارت کام میں لانا
خدا سے ڈرنے والے کب کسیکو یوں ستاتے ہیں

مصائب سہکے جو ایمان سلامت اپنا رکھتے ہیں
وہ بعد مرگ جنت میں بہت اعزاز پاتے ہیں

مسیحا کی ہمارے یا خدا امداد کر جلدی
تری درگاہ میں ہم عاجز سے ہاتھ اٹھاتے ہیں

اوریں اپنا یہ منشاء ہے کسی کے کان تک پہنچے
اسی باعث غزل میں لکھ کے یہ مضمون سناتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

کس کا لوگوں کو انتظار ہے آج
آگیا فخر روزگار ہے آج

جس کے آنے کی بس ضرورت تھی
آگیا وہ ہمارا یار ہے آج

کس لئے انتظار عیسےٰ کا
یار واس کے سر مزار ہے آج

موت قرآن سے اسپہ آئی ہے
احمدؐ اک زندہ کا مگار ہے آج

جا پہ اس کی غلام احمدؑ کو
قادیان میں ہوا قرار ہے آج

دیکھو عیسائیوں کا گھر گر جا
فوت عیسےٰ پہ سوگوار ہے آج

نام مہدی کا سنکے آریوں کو
خنجر غم جگر کے پار ہے آج

سوزش دل نے کر دیا انکو
مبتلائے عذاب نار ہے آج

میرے مہدی ترا عدو ہر دم
پڑا روتا جگر فگار ہے آج

تیری تعلیم کے مخالف کی
آنکھ دیکھیں تو اشکبار ہے آج

قتل کرنے کو ان شریروں کے
یہ قلم تیرا ذو الفقار ہے آج

جتنے مذہب ہیں مرتے جاتے ہیں
دین احمدؐ کا پائدار ہے آج

ہو چکا موسم خزان کا دور
ہر طرف موسم بہار ہے آج

مرے مہدی کھڑا ترے در پر
تیرا مسعود جان نثار ہے آج

سو عطا مجھ کو دین کی دولت
عرض میری یہ بار بار ہے آج

بار سر پہ پڑا گناہوں کا
چشم زار اور دل نزار ہے آج

بخش میرے گناہ یا اللہ
تیری رحمت جو بیشمار ہے آج

مسعود مدرس جموں

المفتی

۴۲ سالی سے بعد ایک واقعہ ناجائز کے نکاح

لکھنؤ سے ایک استفتاء بمعہ ایک جواب حضرت کی خدمت میں آیا تھا ۔ حضرت کے حکم سے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جواب لکھا ۔ اصل استفتا بمعہ فتوے فائدہ ناظرین کیواسطے درج اخبار کیا جاوے ۔

بخدمت جناب فیضدرجت مولانا فرنگی محل دام اقبالہٗ بعد السلام علیک و تمنائے قدمبوسی کیواضح رائے عالی ہو کہ ہم جملہ سلمانان چاردنی دلکشاہ لکھنؤ کی طرف سے التماس خدمت شریف میں یہ ہے ۔ کہ مسمی بلٹو نے اپنی سالی کو بعد فوت ہونے اس کی ماں باپ کے حالت طفلی اور لڑکپن میں بطور اپنی بیٹی کے پرورش کیا تھا ۔ بوقت بالغ ہونے اس لڑکی کے بلٹو نے نکاح اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کیا تھا اور جس قدر حقوق پدری ہوتے ہیں ... اپنے کو ذمہ دار ہونے کر ادا کئے بعدہ مسمی بلٹو کی زوجہ نے انتقال کیا بطور رسم دنیا وہ لڑکی اس کے گھر پر گئی اور شریک غمی ہوئی اس درمیان میں مسمی بلٹو نے اس کو بہکا کر اس کے ساتھ زنا کیا اور زنا کرنے کا ہم چند لوگوں کے سامنے اقرار کیا اور لڑکی بھی اقراری ہے اور اب وہ ہی شخص اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس کے شوہر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی زوجہ کو پسند نہیں کرتا ہے ۔ اور وہ فارخطی دینا چاہتا ہے ۔ اول تو آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے ۔ کہ فارخطی کا قاعدہ موافق شرع وحدیث کے آپ تحریر کریں ۔ دوسری موافق شرع وحدیث کے مسمی بلٹو کا نکاح اس کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں اور موافق شرع کے جو کچھ سزا یا کفارہ ہو تحریر فرمایئے گا ۔ فقط ۔ والسلام

العبد العبد العبد العبد
مراد بخش نتھو امام بخش محمد شیر الدین حال وارد داکخانہ دلکشاہ لکھنؤ

ہو المصلوب

بلٹو اپنی سالی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے اگر اس کا شوہر طلاق دے اور عدت گذر جاوے اور طلاق زبان سے کہدینے سے پڑ جاتی ہے پس شوہر دو شخصوں کے سامنے کہے کہ فلان عورت کو میں نے طلاق دی ۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو الغفار محمد عبد المجید غفرلہ ۔ مُہر

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

(۱) بلٹو کا نکاح اس کی سالی کے ساتھ بعد فوت ہو جانے اس کی بہن کے جو منکوحہ بلٹو کی تھی حکم جواز کا رکھتا ہے ۔ بشرطیکہ اس کا زوج اصل اوس کو طلاق یا فارغخطی دیدیوے اور عدت بھی گذر جاوے ۔ اور بلٹو کا اس لڑکی کو بطور دختر کے پرورش کرنا اس جواز کا منافی نہیں ۔

(۲) فارغخطی کو عربی میں خلع کہتے ہیں ۔ خلع یہ ہے ۔ کہ عورت اپنے مہر وغیرہ میں سے جزو یا کل اپنی خوشی سے واسطے آزادی حاصل کرنے کے خاوند کو دیوے یہ خلع ہوتا ہے اور طلاق کیصورت میں مہر عورت کا کل دینا پڑتا ہے ۔

(۳) اب چونکہ بلٹو کی سالی کا خاوند اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا ہرگز نہیں چاہتا انھیں صورت

www.aaiil.org

بعد فسخ طلاق یا فار غخطی کے جب عدت گذر جاوے تو نکاح بلیٹو کا اس سے درست ہو سکتا ہے اگرچہ بلیٹو سے اس کے ساتھ زنا ہی واقع ہوا ہے۔ مگر یہ زنا ر نکاح کو جو حلال ہے حرام نہیں کرتا۔ لانہ روی انہ صلعم سُئل عن ذلک فقال اوّلہ سفاح واٰخرہٗ نکاح والحرام لایحرم الحلال ۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مسئلہ کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس کے اول میں زنا رہی اور آخر نکاح حلال ہے اور فعل حرام فعل حلال کو حرام نہیں کرتا اور حدود شرعیہ کے اجراء کے لئے مخاطب صرف حکام ہیں۔ سوائے حکام کے دوسرے لوگ حدود شرعیہ کو جاری نہیں کر سکتے اس لئے بلیٹو اور اس کی سالی توبہ و استغفار کرتے رہیں۔ مورخہ ۱۷ر جولائی ۷ء

کتبہ محمد احسن احمدی نزیل قادیان

نابالغ کے نکاح کا فسخ سوال پیش ہوا کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کر دے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو اور ایسی ضرورت پیش آوے تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ دے سکتا ہے

التماس ضروری

جس قدر وصایا درست اور نقص قانونی سے پاک ہیں اُن کے سرٹیفکیٹ لکھ کر تیار ہو گئے ہیں جس میں سے چند بغرض تصدیق شرط اول رسالہ الوصیۃ خدمت میں مناسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بھیجے گئے تھے چنانچہ کیفیت دفتر محاسب سے واضح ہے کہ موصیان نے بہت کم شرط اول رسالہ الوصیت کو پورا یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی داخل کیا اور انکو بذریعہ خطوط یاددہانی کی گئی ہے اور اب اس تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہے کہ شرط اول رسالہ الوصیۃ کی تکمیل یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی جو اجراء سرٹیفکیٹ کے لئے لازمی امر ضروری ہے حسب حیثیت جلد ادا فرماویں۔ تاکہ روانگی سارٹیفکیٹ میں توقف نہ ہو۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

ایک عجیب نظارہ مخدومی چودہری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات بوقت ڈیڑھ بجے شب آسمان پر ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ شمالاً جنوباً قوس و قزح کی شکل میں نہ رنگ میں ایک سفید سفید محراب آسمان پر ستاروں کا تھا۔ باقی سارا آسمان مدہم تھا۔ اور یہ گول محراب نصف دائرہ کی شکل میں تھا۔ قریب دو بجے یہ نظارہ بدل گیا معلوم نہیں۔ کہ کس وقت سے یہ سفید سفید ستاروں کی قوس و قزح بنی ہوئی تھی جو کہ دو بجے تک رہی۔ چوڑائی میں یہ محراب تین چار گز کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ معمولی کہکشان نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی عجیب و غریب نظارہ سفید موٹے موٹے ستاروں کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے کل بڑے روشن ستارے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔

حکیم الامۃ کی کرامت میرے والد ماجد جناب مولوی نادر شاہ خان صاحب سخت قسم کے بخار میں مبتلا ہوئے بجنب آباد سے آئے ہوئے خطوط روزانہ ان کی اندیشہ ناک علالت کے حالات بتلاتے رہتے تھے شدت بخار سے بیہوشی یہاں تک تھی کہ کوئی شخص آواز دیتا تھا تو جواب نہیں پاتا تھا۔ اس بیماری کا حال ظاہر کرنے والا پہلا خط میرے سخت قلق کا باعث ہوا لیکن جبکہ اگلے روز دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ والد صاحب کے مرض میں ترقی ہے اور آج والدہ بھی بیمار ہو گئیں۔ تب میرا اضطراب اضطرار کے درجہ پر پہونچگیا اور میں نے حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ دعا کے لئے التجا کی آپ نے لکھ بھیجا کہ انشاء اللہ دعا کریں گے۔ پھر اگلے روز تیسرے خط سے دونوں کی بیماری میں ترقی کا حال معلوم ہوا۔ اور میں بیتابانہ وہی خط لئے ہوئے خود حکیم الامۃ کی خدمت میں حاضر ہوا (۱۵ر جولائی ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) میں نے دیکھا کہ آپ کچھ لکھنے میں مصروف ہیں۔ میرے سلام کا جواب دیکر جب میری طرف دیکھا تو میں نے والدین کی بیماری کے متعلق کچھ کہنا چاہا۔ میں شاید ایک یا دو ہی لفظ زبان سے نکالنے پایا تھا کہ آپ نے بڑی بے التفاتی کے ساتھ فرمایا " وہ اچھے ہو گئے یا وہ اچھے ہو جائیں گے " یہ فرمانا کچھ اس طرح غیر معمولی سا تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ نے بے رغبتی اور تحقیر کے ساتھ ٹالدیا ہے۔ لیکن میرے دل میں اسی وقت بجلی کی طرح یک لخت رُبّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا اور مجھ کو حکیم الامۃ کے ان الفاظ سے کہ وہ اچھے ہو جائینگے یہ یقین ہو گیا کہ میرے والدین ضرور تندرست ہو جائیں گے۔ میں فوراً وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا آیا اور پھر میرے دل میں کوئی اضطراب اور ملال پیدا نہیں ہوا۔ پرسوں والد صاحب کا خط آیا۔ کہ ۱۵ر جولائی کو گیارہ بجے کے قریب (ٹھیک یہی وقت حکیم الامۃ کی خدمت میں میرے حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہو گئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہیں پھر کل اُن کا خط آیا اس میں بھی یہی استعجاب ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ہمارا اس طرح اچھا ہونا کسی دوا سے نہیں بلکہ محض تمہاری یا مولوی نور الدین صاحب کی دُعا سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر آج تیسرا خط والد ماجد کا آیا اس میں بھی انہوں نے بڑی مسرت آمیز حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ مرض رفتہ رفتہ نہیں بلکہ یکایک جاتا رہا اور خاندان کے تمام آدمی بڑی خوشیاں کر رہے ہیں ہزاروں لاکھوں بلکہ لاتعداد رحمتیں ہوں اے مسیح موعود تجھ پر کہ تیری تعلیم کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نور الدین رضؓ کی دُعا سے مُردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار

اکبر شاہ خان اکبر بجنب آبادی ۲۰ر جولائی ۷ء

دُعا مدد

برادر غلام صفدر صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب بیمار ہیں ان کے واسطے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

---

www.aaiil.org

وصیت ۱۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین مسمی طفیل احمد ولد منشی نور محمد قوم شیخ ساکن مراد آباد محلہ نئی بستی بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ درج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میرے قبضہ مین اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے ۔ لیکن مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کا میونسپل بورڈ چندوسی ضلع مراد آباد مین سپرنٹنڈنٹ ہون اس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ للعہ روپیہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا ۔

پنجم ۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی ۔ اور اس کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائیداد کو بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا ۔

ششم ۔ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے ۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کیجائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیوین ۔ میری نعش کہین اور دفن نہ کیجائے ۔ البتہ امانت کے طور پر صندوق مین رکھ کر دفن کیجا سکتی ہے ۔

ہفتم ۔ اگر کسی وجہ سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ مین سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا ۔

المرقوم ۳۰ر مئی ۱۹۰۷ء ۔

العبد

طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی ۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد

عبد الرشید خان احمدی سگنیلر انچارج چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ عبد العلیم خان احمدی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ محمد حمید اللہ خان مختار فوجداری ضلع مراد آباد بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ عبد الحی عفی اللہ عنہ ساکن بدایون وکیل چندوسی ضلع مراد آباد بقلم خود ″

گواہ شد ۔ نور محمد ولد داس قوم شیخ ساکن مراد آباد بقلم خود ۔ نشان انگوٹھا

وصیت ۱۲۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

مین مسمی الٰہی بخش ولد قادر بخش قوم بھٹی پیشہ حجام ساکن اندرون پاک دروازہ محلہ پوگران کا ہون ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون اور اپنی حین حیات مین ادا کرتا رہون اور ادا کرنے کو مستعد ہون ۔ خداوند کریم اس مین پوری استعانت بخشے اور میری وصیت کردہ کو پورا کرے ۔ آمین ثم آمین

۱ میری جائیداد اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کی ہے اور مبلغ دو سو روپیہ بابت قرض و حق دھرا ہیہ کا ادا کیا گیا ہے ۔ باقی مکان کی قیمت صرف یکصد روپیہ بعد ادائگی قرض و حق مہر ہوتے مین اس حساب سے یکصد روپیہ کا آٹھوان حصہ مبلغ ۱۲ء۸ روپیہ ہوتے ہین ۔ مین مبلغ ۱۲ء روپیہ اپنی حین حیات مین ادا کرنے کیواسطے آٹھ ماہ کے اندر تیار رہونگا اور مبلغ ۱۳ روپیہ مقرر کردہ جائیداد غیر منقولہ کو آٹھ ماہ کے اندر اندر اپنا فرض سمجھونگا ۔ خداوند کریم و رحیم مجھے ہمت و استعانت عطا فرمائے ۔ کہ فرض مقدم مجھ سے پورا ہو ۔ آمین ثم آمین ۔ مکرر آنکہ ۔ کہ مین مبلغ ۱۲ء روپیہ مجلس کارپردازان سے شائع کرا دونگا ۔

۵ ۔ علاوہ مکان کے باقی اشیاء وغیرہ جن کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہوتی ہے چنانچہ ان اشیاء کی قیمت کا اندازہ لگا دیا گیا ہے اور ان اشیاء کی قیمت کا آٹھوان حصہ مبلغ صہ روپیہ ہے جو مین وہ آج کی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہون اسیطرح آئندہ بھی مین اپنی محنت اور مزدوری کا آٹھوان حصہ جمع کرکے سہ ماہ کے بعد ادا کرتا رہونگا چنانچہ اسوقت میرے پاس مبلغ تین روپیہ جمع ہوئے ہین وہ بھی آجکی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور آپ میری مزدوری کی سہ ماہ کی رقم میز سے حسب ذیل لنگرخانہ مدرسہ اعانت میگزین کل موازی ۲ر ماہوار کے حساب سے تین ماہ کے ۲ر وضع کرلیا کرین اور باقی رقم مجلس کارپردازان مقبرہ بہشتی کے حوالے ہوگی آج مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مبلغ صہ روپیہ آٹھوان حصہ اشیاء وغیرہ جنکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اور مبلغ تین روپیہ اپنی محنت و مزدوری کا ۔ کل مبلغ آٹھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمتمین ارسال کرتا ہون وصول فرماکر مشکور فرماوین

۶ ۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آئندہ شائع ہونگے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے ۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے ۔

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی تکفل میری وہ جائیداد نہوگی جو حسب وعدہ بموجب اشتہار الوصیت حوالہ انجمن کردی ہے بلکہ میری ورثا کی مقبوضہ جائیداد سے ہوگا بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے اور یہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالہ نکیا ہو اور انجمن نے اسکا اعلان باقاعدہ نہ کیا ہو اسحالتمین اگر زائد رقم خرچ ہوگی تو وہ بھی میری جائیداد مقبوضہ ورثان سے ویجادیگی اور میرے وارث ذمہ وار ہون گے کہ ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے ۔ اور مین اپنی زندگی مین خرچ اخراجات ۲

صہ تجہیز و تکفین انجمن احمدیہ کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرا دونگا ۔ (۸) یہ کہ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے ۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہونگا یا کردونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہین ۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا (۹) مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی اور جائیداد اس کے

علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۴ ۵ مین کیا ہے مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہون گا ۔ (۱۰) یہ کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیۃ مین یہ بھی شرط فرمائی تھی کہ جو شخص اس مقبرہ بہشتی مین دفن ہونا چاہے ۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے سو وہ بھی مین حسب توفیق پہلے ادا کرچکا ہون ۔ فقط ۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۔ العبد ۔ الٰہی بخش حجام ولد قادر بخش احمدی سکنہ ملتان [illegible] مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۰۶ء نویسندہ ۔ خاکسار سربلند محمد منیر احمدی دیوانہ لنگانہ ۔ گواہ شد ۔ محمد بدر الدین احمدی ہیڈ ماسٹر مدرسہ سنی سنٹرل میونسپل بورڈ ملتان شہر ۔ گواہ شد ۔ الٰہی بخش احمدی سیکنڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ ملتان شہر ۔ گواہ شد ۔ عبد الرحمٰن ولد غلام نبی رنگریز احمدی بقلم خود

www.aaiil.org

وصیت نمبر ۱۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین اللھم صل علی محمد و ال محمد و بارک وسلم بعبدک المسیح الموعود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اما بعد - مین مسمی شیخ غلام احمد نومسلم سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون - اور ان کا مرید اور پیرو ہون مین شیر فروشی کی دوکان کرتا ہے میری آمدنی مستقل صورت مین نہین ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ایک روپیہ ماہوار حضرت اقدس کی خدمت مبارک مین دیدیا کرتا ہون اور انشاء اللہ تعالی معرفت انجمن دیتا رہونگا میری مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا جائے میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائین اور بہشتی مقبرہ مین مجھے دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت کے باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی - فقط

العبد

شیخ غلام احمد بقلم خود

گواہ شد

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد

صفیہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد

قدرت اللہ خان نشان انگوٹھا

گواہ شد

خاکسار محمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین - اللھم صل علی محمد و علی ال محمد و عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - فاما بعد مین مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو :-

مین اقرار کرتی ہون کہ مین حضرت میرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور انکی مرید اور پیرو ہون ۴ ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کی خدمت مین دیتی رہتی ہون اور انشاء اللہ العزیز آیندہ ادا کرتی رہونگی میری مرنیکے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اسکا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جاوے -

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائین اور بہشتی مقبرہ مین دفن کیا جاوے - اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ مین دفن نہ ہو سکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے - فقط زیادہ والسلام

العبد :- صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا

گواہ شد - قدرت اللہ خان گواہ شد عبد المجید خان

گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - مین امیرہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان قوم جٹ دالہ ساکن بہلولپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون - نوٹ :- چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اس جگہ اندراج نہین کیا گیا +

بمد اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی ال۔۔۔ ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اسکا دسوان حصہ مبلغ ایکسو روپیہ مین اپنی زندگی مین ادا کردونگی میری مرنیکے بعد اگر مین اپنی زندگی مین نہ ادا کرسکون تو میری وارث اسکے دینے کے ذمہ دار ہونگے اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کرون تو اسکا بھی دسوان حصہ ادا کردونگی اور اسی طرح میری وارث میری بعد اگر مین اپنی زندگی مین نہ ادا کرسکون ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے -

العبد

امیرہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان احمدی نمبردار بہلولپور ۱۲۷ ضلع لائلپور بقلم خود

گواہ شد

اللہ بخش ولد نبی بخش دخلیکار ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبد اللہ خان ولد چودھری غلام حسین احمدی نمبردار بہلولپور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور بقلم خود

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش خط لکھائی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۵؍ اور مجلد ۶؍ ہے جس کی تحریک پر بغرض اشاعت مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؍ کیگئی تھی اور مجلد ۳؍ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲؍ اور مجلد ۳؍ میں دیا جائیگا اور اسکے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے بیجلد درثمین بجائے ۴؍ کے صرف ۳؍ اور مجلد ۸؍ کی بجائے ۷؍ مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت میں تعداد میں کچھ بات نہیں۔

ناظم بک ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ۱؍
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ جس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸؍
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱؍
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ [illegible] جواب ۔ قیمت ۲؍
رویائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ [illegible] حضرت مسیح [illegible] ۔ قیمت ۱؍
الوصیتہ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے [illegible] اور مریدان کو [illegible] میں ۔ قیمت ۱؍
القول الصحیح	اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی [illegible] ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف ۔ قیمت ۱؍
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱؍
نظم مستورات	مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱؍

آنڈو ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؍

کامن احمدی ۔ الاداودوا ۔ قیمت ۱؍

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳؍ لغات القرآن ہر دو حصہ ۲؍ مجموعہ ۴۰۰ صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب بہت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں ۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں ۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات القرآن ضروری ہے ۔

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۴) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور [illegible] کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں ۔ [illegible] حالات جو صاحب معلوم [illegible] وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

(۵) [illegible] ایک ۔ بارت میں معزز [illegible] کے متعلقین میں سے ہیں [illegible] اور ان کو [illegible] دوسری شادی کی غرض [illegible] ۔ کہ وہ [illegible] حضرت [illegible] ہے کہ بذریعہ اخبار واقعہ [illegible] حضرت نے خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کی جاوے اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت کے حکم سے ہوگا ۔

(۶) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو ۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۲ سال سے قادیان میں مقیم ہیں ۔ نکاح کے خواہاں ہیں ۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے ۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے ۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا ۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے ۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ منیجر روزانہ اخبار عام

نور الدین ۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸؍

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

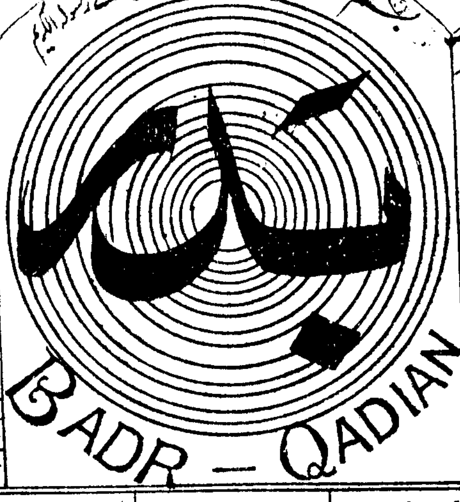

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔۔ سے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد وستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

قیمت از معاونین ۔ قادیان مین عہ

۲۰ ۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۳۱)

قیمت از غربا و طلبا و غیر صاحب عہ ۱۲ر — گورنمنٹ ططنہ

سر چگونم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ر — از ایوللعمر

دس شرائط بیعت

[illegible] اس بات کا [illegible] کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکقدم دوری از آن عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ	[illegible]
معاونین درجہ اول جن کو علم پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۔۔ر
عام قیمت مابعد	معہ ر
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد مین نہین مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے ۔ تمام روپیہ بنام میان معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ ۱ ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ ۔ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ ۱ ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ ۔ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلیے دعا کرتے ہین ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

مشنریوں کی ناکامی لنڈن مین مشنری پادریون کا ایک جلسہ ۶۔ مئی ۱۹۰۹ء کو ہوا تھا۔ اس مین لنکولن کے بشپ نے تقریر فرمائی۔ کہ یہ بات افسوس ناک اور مایوس کر دینے والی ہے مگر سچ ہی ہے۔ کہ ایشیا کے مذاہب ایسے نظر نہین آتے۔ کہ عیسائیت کو ان لین۔ لارڈ سیسل نے اپنی تقریر مین فرمایا۔ کہ یہ ایک دل شکن حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان جاپان مین اتنی مدت سے مشن کام کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس ملک کا ایک آدمی بھی عیسائی ہو کر بشپ نہین بنا۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی عیسائیت کیسی ناقص ہے۔

کلیسیا ناکام پادری گوڈمن صاحب نے شہر سینٹ لوئس کے گرجہ مین بڑی جماعت کے سامنے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ عیسائی کلیسیا اب ناکام ہے۔ موجودہ زمانہ مین پادریون کی باتین نہیں چل سکتین۔

پادری پکڑا گیا شہر ڈی کے ٹر کے پادری ای ایل۔ جیمز صاحب نے ایک عورت پر مجرمانہ حملہ کیا تھا اور بھاگ گئے تھے لیکن آخر کار شہر موری مین پکڑے گئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے۔

زمین کے مالک ولائیت اور امریکہ مین لوگ پادری صاحبان کی عزت کر کے ان کو اپنی زمینین اور مکان رہائش کے واسطے مفت دیدیتے ہین۔ اس سے پادری صاحبان کو عادت ہو گئی ہے اور وہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ تمام زمین اور مکانات کے وہی مالک ہین چنانچہ اسی سمجھ کے مطابق شہر کلیولینڈ کے پادری بروننگ صاحب نے ایک زمین جو کسی دوسرے شخص کی تھی۔ بارہ ہزار روپے لیکر رہن کر دی ہے اب پادری صاحب پر مقدمہ بنا ہوا ہے۔

ایک پادری کی کرتوت شہر دناپی کے پادری جے۔ اپچ کالن صاحب نے ایک سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ ناجائز حرکت کی لڑکی کو حمل ہو جانے اور بچہ پیدا ہو جانے پر افشائے راز ہوا۔ مقدمہ عدالت مین ہے۔ پادری صاحب بر ضمانت ہین۔

بیوی کا قاتل پادری شہر دی شیٹا کے پادری بربرج صاحب نے اپنی بیوی پر ناراض ہو کر اُسے طلاق دے دی تھی۔ مگر پادری صاحب کا غصہ طلاق دینے پر بھی تھم نہ سکا اور آخر اپنی سابقہ بیوی کے مکان پر جا کر اُسے پستول سے مار ڈالا۔ پھر اپنے آپکو بھی پستول ماری مگر کچھ دن جیل خانہ کی سیر کرنی باقی تھی اس واسطے مرنے سے بچگئے۔

باغی پادری امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ پادری لوگ حکومت وقت کے ساتھ بغاوت کا ایک خاص مادہ رکھتے ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ایسی بغاوت کے واسطے ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ چنانچہ پادری آمس صاحب جو گرجہ ہاٹ سپرنگ کے افسر ہین۔ جج سپٹر کی عدالت مین ایسی ہی گستاخانہ گفتگو کی۔ جس پر پچھتر روپے جرمانہ دیکر کمرہ عدالت سے باہر تشریف لائے۔

قمار باز پادری شہر نیویارک کے کوچہ ایسٹ کورٹ سٹریٹ نمبر ۶۱۸ کے پادری الگزینڈر صاحب پر پولیس کا مدت سے شبہ تھا کہ پادری صاحب نے اپنے گھر مین قمار خانہ بنایا ہوا ہے۔ آخر کار ایک دن پولیس نے اچانک جا کر پادری صاحب کو چھ اور آدمیون کے ساتھ قمار بازی کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔

تیرہ عورتون کا خاوند شہر ٹولیڈو کے پادری ہولڈن صاحب ایک بڑے جوشیلے پادری تھے۔ ان پر اچانک روح القدس کے نزول کے سبب ایک حالت پیدا ہوا کرتی تھی۔ ایسی ہی حالتون مین انہون نے تیرہ مختلف عورتون کے ساتھ نکاح کیا۔ جس پر پولیس نے دخل اندازی کی۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادری صاحب نے یہ عرض کیا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہو گیا ہے کہ بعض خواہش مند عورتون کے ساتھ بے اختیار میرا تعلق ہو جاتا ہے۔ جج صاحب کو غالباً معلوم تھا کہ وہان پادریون مین یہ مرض عام ہے اور اس کا انسداد ضروری ہے اس واسطے پادری صاحب کو چھ سال کی قید کی سزا دی۔ پادری صاحب بائبل کو بغل مین دبائے ہوئے داخل جیل ہوئے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دوماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۳	۲½	۱
فی سطر کالم	۶	۵	۳	۲	۱	۱/۲

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی سب بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین دونون کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران اشاعت مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸/ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑ نے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت لیبت کردیگا۔

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

آجکل کا فقر اور فقراء ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ آجکل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں جب دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتیں ہیں اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے اصلی فقیر تو وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے۔ تب اس کو حالت عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوت ایمانی کو پاتا ہے آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے۔ اس کی یا تو پرواہ نہیں کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہیں۔ جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے۔ اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر آرہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقتوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض مر جاتے ہیں جو دیوانے ہو جاتے ہیں انکو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں سے راضی ہوتا ہے۔ کہ انسان خود [illegible] اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار کرے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے نماز انسان کو منزّہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے۔ یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔ ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل۔ سورج اور چاند ستارے اور دریا سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں اسی پر کسی نے کہا ہے۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آجکل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے۔ اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس میں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو بھی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے پاس ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پر تاثیر ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ہدًی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو کل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا لیکن یہ بات بلال کو فرمائی۔ ہر کسی کو نہیں فرمائی اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں پہلے فقرا کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی مشکل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا نئے سرے سے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو۔ اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے۔ خدا اس پر راضی ہوتا ہے۔

اختلاف فقہاء فرمایا۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ لاہور میں ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کی اس ملک میں رسم ہے۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ یہ دوا گرم ہے یا سرد۔ تو میں نے اس کے جواب میں ایک بات رکھی ہوئی ہے۔ میں کہہ دیا کرتا ہوں کہ اختلاف ہے۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہیں۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیوں کا ہے ان میں سے آپس میں اختلاف ہے۔ پھر خود امام ابو حنیفہ کے اقوال میں اختلاف ہے۔

آجکل کے پیر اور مرید فرمایا۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتوں کو مرید بنا لیتے ہیں۔ بعض ہندوؤں کے پیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی بدکاریوں پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہیں صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہیں۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا۔ تو آنحضرت ابوجہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش بھی کرتا رہتا اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر یہ باتیں بالکل گناہ ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ۔ ڈائری
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ عملی نمونہ دکھاؤ
صفحہ ۱۱ ۔ بدر خواتین
صفحہ ۱۲ ۔ المفتی
صفحہ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ومتین سلسلہ بقعۂ کے نو کمیہ
صفحہ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدر قادیان

مورخہ ۲۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق یکم اگست سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

(۱) حیضہ کی آمدن ہونیوالی ہے (یہی الفاظ مین واللہ اعلم)

(۲) اِنّی مُھینٌ من اراد اھانتک ۔ اِنّی معینٌ من اراد اعانتک ۔

(۳) اور خواب مین دیکھا کہ مین نے ایک عورت کو تین روپیہ دئے ہین اور اُسے کہا ہے کہ کفن کے لئے مین آپ دونگا ۔ گویا کوئی مرگیا ہے اُس کی تجہیز وتکفین کے لئے طیاری کی ہے ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر وعافیت ہین ۔

میان عبد الغنی صاحب افسر فراشخانہ ریاست پٹیالہ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح جناب سید عبد الحی صاحب عرب مولف کتاب لغات القرآن کے ساتھ کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے عرب صاحب موصوف شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے ہمراہ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہین جناب ابو سعید عرب صاحب آب وہوا کی تبدیلی کیواسطے کشمیر تشریف لے گئے ہین اور ان کے ۲۷ جولائی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخیریت اسی جگہ پہونچ گئے ہین ۔ آپکا خط متعلق قبر کشمیر نیچے درج ہے

ایک خط اور اس کا جواب

(۱) سوال ۔ سونا اور ریشم کی حرمت کی دلیل قرآن کریم سے تحریر فرماوین ۔

(۲) سوال ۔ طاعون زدہ مقامون مین سے ہجرت کی دلیل کونسی ہے اور متفق علیہ حدیث جو معروف ہے ۔ اس کا کیا جواب ۔

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ اما بعد ۔ احادیث صحیحہ مین پارچہ ریشمی حریر وغیرہ کا پہننا مردون کو ممنوع ہے اور سنت نبوی بیان کرنیوالی ہے ۔ قرآن مجید کی ہے ۔ پس اگر قرآن مجید مین ہم کو کوئی مسئلہ بہ تصریح نہ ملے تو سنت صحیحہ سے معلوم کرنا چاہیئے ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم ۔ ما اٰتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا ۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ سنت صحیحہ یہ ہے کہ لئبث حدیث مین ۔ انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الاخرۃ پہنتے ریشمی حریر کے کپڑے وہ شخص پہنتا ہے جس کو آخرت مین کوئی حصہ نہین ۔ روایۃ مسلم اس حدیث سے ہی مردون کے لئے حرام ہونا پارچہ ریشمی کے پہننے کا ثابت ہوتا ہے روایۃ حدیث مسلم مین ہے ۔ لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ پہنتے مت پہنو تم کپڑے ریشمی حریر کے ۔ کیونکہ جو شخص دنیا مین اس کو پہنے گا ۔ تو آخرت مین اس کو نہ پہن سکے گا ۔ طاعون کی نسبت حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہمارے لئے کافی ہے جو صحیح مسلم مین بھی مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ملک شام مین گئے ۔ یہانتک کہ مقام سرغ مین پہونچے تو آپکے پاس امرا فلسطین ۔ اردن دمشق ۔ حمص اور قنسرین کے آحاضر ہوئے انہون نے آپ سے کہا کہ ممالک شام مین وبا ر طاعون کی پڑی ہوئی ہے تو حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا تو انہون نے باہم اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپنے جس کام کے لئے خروج کیا ہے اس امر سے لوٹ جانا نہین چاہیئے بعض نے کہا کہ آپکے ہمراہ کچھ اصحاب رسول صلعم کا بقیہ ہے ہماری رائے مین نہین تا کہ انکو آپ وبائے طاعون کے محل مین لیجاوین ۔ پھر حضرت عمرؓ نے جماعت انصار کو طلب فرمایا اور ان سے مشورہ طلب کیا تو انصار نے بھی ویسا ہی اختلاف کیا جیسا کہ مہاجرین اولین نے کیا تھا تب بڈھون قریش کو جو تجربہ کار تھے بلایا ۔ جو قبل فتح مکہ کے اسلام مین داخل ہوئے تھے ان شیوخ قریش نے اختلاف نہین کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ آپ محل طاعون مین نہ جاوین اور یہان سے لوٹ جاویں پھر حضرت عمرؓ نے منادی کرائی کہ صبح کو فلان ٹیلے یعنے اونچے مقام کیطرف کوچ کرینگے اور وہین ٹھہرین گے پس صبح کو آپنے وہان سے کوچ کیا اور اسی اونچے مقام مین جا ٹھہرے تو حضرت ابو عبیدہؓ نے آپ پر اعتراض کیا کہ اے عمرؓ ! کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے تم بھاگتے ہو تو آپنے حضرت عبیدہؓ سے فرمایا کہ اگر اے عبیدہ تیرے سوائے کوئی اور یہ اعتراض کرتا تو اس کو مین ٹھیک کر دیتا (حالانکہ حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ کا خلاف کرنا بہت ناپسند کرتے تھے) اور پھر ان سے فرمایا کہ ہان ہم تقدیر اللہ سے فرار کرتے ہین مگر تقدیر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہین یعنی یہ ہمارا پھرنا بھی تقدیر اللہ سے باہر نہین ہے اور ایک دلیل عقلی بھی بیان فرمائی کہ اگر ایک وادی کی ایک طرف تو سبزہ زار ہو اور دوسری طرف خشک ہو تو اگر اپنے اونٹون کو تو سبزہ زار مین چراوے تو یہ بھی تقدیر اللہ مین داخل ہے اور خشک طرف مین اونٹون کا چرانا بھی تقدیر اللہ مین داخل ہے یعنے چونکہ اللہ تعالےٰ نے تجھ کو عقل بھی دی ہے اس لئے بالضرور تو اپنے اونٹون کو سبزہ زار ہی مین چراویگا مگر اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ تقدیر اللہ کو ہم رد کرتے ہین بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسباب ہلاکت سے پرہیز کریں ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ۔ محررہ ۲۷ جولائی سنہ ۶ ۔ محمد احسن ۔ کمترینکہ وہ حدیث متفق علیہ جو منافی اس فیصلہ کی ہو بیان کی جاوے اور احادیث صحیحہ تو یہ مشہور ہین ۔ کہ فر من المجذوم کما تفر من الاسد ۔ یعنی بھاگ تو مجذوم سے جیسا کہ بھاگتا ہے تو شیر سے ۔ اور لا عدوی … لتسلیم … اعتقاد فاسد مشرکین کو رد فرمایا ہے کہ مشرکین ان امور کو موثر حقیقی جانتے تھے ۔

معذرت ۔ اس ہفتہ مین بھی صفحہ ۶ ونہین چھپ سکا اور نیز صفحات ۵ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ کی بجائے غلطی سے ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ کے ہندسے لگ گئے ہین ۔ ناظرین درست کرلین ۔ مینجر

عملی نمونہ دکھاؤ ہم بعض اعرابیوں کا قصہ احادیث میں پڑھکر تعجب کیا کرتے تھے اب بعض اوقات مدینۃ المسیح مین یہ نظارہ ان آنکھون دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے آج ۲۱ جولائی قبل از خطبۂ جمعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص (جسے اعرابی ہی کہنا چاہیئے) عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت مین مسلمان نہین ہوتی۔ کیا کرون مین قولسے بہتیرا سمجھا چکا ہون۔

فرمایا۔ دیکھو زبانی واعظون سے اتنا اثر نہین ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئین نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھین اب تم وہ نہین رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلین گے۔ حدیث مین آیا ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہ۔

پس جب بیوی سے تمہارا سلوک اچھا ہوگا۔ تو وہ خودبخود مجبور ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑدے گی اور دل سے جان لیگی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے۔ جس مین ایسے نرم و عمدہ سلوک کی ہدایت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کی۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہین ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہین ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جب کسی دل میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے تو کسی چھوٹی سی بات سے کر دیتا ہے۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہین جاتی اور لطیف پیرائے مین نصیحت بھی کرتے رہین مگر سختی نہ کرین۔ اسے سمجھائین۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہین وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی زکوٰۃ۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ باتین جو صرف جسم بے روح رہ گئی ہین۔ ہم ان مین اخلاص کی خاص روح پیدا کرنا چاہتے ہین اور ان کے اثر جو مرتب نہین ہوتے۔ ہم چاہتے ہین کہ ایسے طور سے ادا کئے جاوین۔ کہ ان مین اثر پیدا ہون۔ عقیدہ مین یہ بات ہے کہ حضرت عیسےٰ کو ہم اور نبیون کی طرح فوت شدہ مانتے ہین اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ جب آپ فوت ہو گئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے۔ صحابہ کرام کس قدر درد والم مین تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا۔ تو سب کو ٹھنڈ پڑ گئی۔ مگر یاد رکھو ان وعظون سے کچھ نہین بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ ہر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہین مگر خاک بھی اثر نہین ہوتا کیون؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہین۔ ان کا خود اس پر عمل نہین۔ جتنے پیغمبر دنیا مین آئے۔ ان مین سے کسی نے بھی وعظون پر اتنا سر نہین مارا۔ جتنا دعا و عملی نمونہ کام دیتا ہے۔ سو اس کے میسر لانے کی کوشش کرو۔

الملل آف گولیکی

قبر عیسےٰ مکرمی حضرت صادق الآثر مفتی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین باعث علالت طبع حسب مشورہ ڈاکٹر صاحب کشمیر کی طرف چلا آیا سفر مین قسم قسم کے لوگ ملتے رہے اور بعض تو نہایت مشرکانہ عقیدہ کے لوگ قبرون پر سجدہ کرنے والے دیکھنے مین آئے مین جمعہ کے روز سری نگر مین پہنچا تھا۔ اسی روز اپنے دو ہم سفرون کو ساتھ لے کر پہلے جامع مسجد دیکھی جس کی نسبت عامیانہ روایت مشہور ہے۔ کہ اس کے منار کوئی گن نہین سکتا۔ کئی جگہ سے اس کو نہایت شکستہ پایا اس کے بعد مجھے مسیح اسرائیلی کی قبر دیکھنے کا شوق ہوا۔ مین نے ہمراہیون کو مجبور کیا کہ خان یار محلہ کی طرف چلو۔ طوعاً و کرہاً میرے ساتھ ہو لئے۔ شاہ نقشبند رح کی زیارت کے آگے سے گذرے تو ایک شخص سے مین نے دریافت کیا کہ یوز آسف نبی کی قبر کہان ہے اس نے اشارہ کر دیا۔ ہم چلنے لگے تو ایک شخص نے جو نہایت جلا بھنا ہوا اور ناک اس کا نصوار سے بھرا ہوا تھا۔ ہم کو آواز دی کہ ادھر آؤ۔ خیر ہم گئے مارے جوش کے جھاگ اس کے منہ سے بہنے لگی اور یون گویا ہوا کہ وہ حضرت عیسےٰ کی قبر نہین بلکہ سید نصر الدین کے ایک غلام کی ہے جس کو پانسو برس گذرے ہین۔ میرے ساتھیون کو تو اس کا کہنا بڑی دلیل ہو گیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ کہتے ہین کہ مسیح کی قبر ہے۔ پس مین نے کہا کہ ٹھہرو۔ ابھی مین اس پر جرح کرتا ہون مگر وہ اس طبیعت کے آدمی تھے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی عمدہ ہو مگر وہ حضرت مرزا صاحب کے منہ یا قلم سے نکلے تو اس کو نہین مانین گے۔ انہون نے کاغذ و قلم مانگی اور اس کے فرمودہ کو لکھنے لگے۔ مین نے کہا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی اتنی بھی وقعت نہین جتنی اس شخص کی۔ جب آپنے اس پر کوئی دلیل نہین مانگی اور مان لیا ہے۔ مرزا صاحب نے تو دلائل بے شمار دئے ہین۔ آپ بے دلیل مانتا تو کیا با دلائل بھی نہین مان سکتے اور نہ انکار کی کوئی وجہ معقول اپنے پاس رکھتے ہین میری جرح۔ سید نصر الدین کون تھے اور آپ کس سن میں وفات کیا ہے اور کس مورخ نے ان کو اپنی تاریخ مین لکھا ہے۔ جواب۔ سید نصر الدین ایک بزرگ تھے۔ سن وفات معلوم نہین پانسو برس گزرے کہ فوت ہو گئے۔ سوال۔ یوز آسف کون تھا۔ جواب۔ ان کا غلام تھا۔ سوال کیا دلیل جواب۔ حسن نے لکھا ہے۔ سوال۔ حسن بن صباح نے جواب۔ نہین اور ایک بزرگ تھے۔ سوال۔ انہون نے کس کے حوالے سے لکھا ہے۔ جواب۔ ایک سنسکرت کی کتاب کے حوالے سے جسکو پانسو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ سوال مسلمانون نے کیون اس واقعہ کو نہین لکھا۔ جواب یہ پرانی بات ہے اس واسطے ان کو معلوم نہین۔ ہندون نے لکھی۔ سوال۔ جب یوز آسف غلام سید نصر الدین کو فوت ہوئے ۵۰۰ برس گزرے مین تو پھر ہندون کو یہ روایت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کیا اس وقت مسلمان نہ تھے پیر صاحب جناب کی عقل قبر کے چڑھاوے کھا کھا کر ماری گئی ہے۔ اس وقت تو اسلامیون کی سلطنت تھی۔ آخر وہ چپ ہو گیا۔ مین نے ساتھیون سے کہا کہ چلو۔ انہون نے انکار کر دیا اور علیحدہ ہو گئے۔ مجھے چونکہ شوق تھا۔ خان یار کے محلہ مین چلا گیا اور سید نصر الدین کی قبر دریافت کرنے لگا کہین پتہ نہ لگا۔ آخر جس راستہ سے مین کئی دفعہ گذرا تھا وہان ذرا بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا کہ کس کی قبر ہے اس نے کہا کہ (حضرت ییس نوں نبی نوں قبر ہوندی) یعنے یہ نبی کی قبر ہے۔ مین اندر گیا۔ تو کیا سنا مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کیونکہ مین نے خدا کو جان دینی ہے اور جھوٹی قسم کی وعید سے ڈرتا ہون اور سچ سچ کہتا ہون کہ اس عورت نے کہا کہ یہ حضرت عیسےٰ کی قبر ہے۔ میرے دل کو بڑی تسلی و اطمینان ہوا بہت دیر تک دعا کرتا رہا اور قبر پر سے کچھ پتے خوشبودار اٹھا لایا۔

عاجز ابو سعید عربی۔ معرفت خواجہ جمال الدین صاحب۔ بی۔ اے انسپکٹر مدارس
ریاست جمون و کشمیر

www.aaiil.org

(مسلسل صفحہ ۳)

آخری مرحلہ

۲۱ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے اس کا ذکر تھا ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ یہ آخری مرحلہ ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے براہین احمدیہ کے آخر میں وحی الٰہی درج ہے ۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً ۔ وہ یہی فتح ہے ۔ اس پر اللہ تعالےٰ ایسے امور ظاہر کرے گا ۔ کہ لوگ سمجھ لیں گے ۔ کہ اب آخری فیصلہ ہے ۔

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کا ایک پرانا الہام ہے ۔

لاتنقطع الاعداء الا بموت احد منہم

ترجمہ ۔ دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ ۔ فرمایا ۔ ہاں یہ پرانا الہام ہے ۔ ہمیں اس وقت یاد نہیں کہ یہ الہام کہیں چھپ چکا ہے یا نہیں ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے مگر جھوٹا ہمیشہ بعد میں پیدا ہوتا ہے ۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے ۔ تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں ۔ ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح خدا تعالےٰ سے الہام پاکر مسیح ہونے کا دعوے کیا ہو ۔ مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغدین اور عبدالحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں ۔

جلد باز نکتہ چین

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں جگہ گیا تھا اور میں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز کی بر وقت پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے میں قاصر پایا ۔ فرمایا ۔ اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے ۔ بعض متعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں ۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالےٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے ۔ بہت لوگ ایسے ہیں ۔ جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں ۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے ۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا ۔ اُس دن اس کی حالت وہ تھی ۔ جو آج اس کی ہے ۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے ۔ لوگ درمیان آہستہ آہستہ درست ہو جاتے ہیں ۔ گھبرانا نہیں چاہیئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے ۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو ۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو ۔ بلکہ اس کو اصلاح کا موقعہ دو ۔

موت کو یاد رکھو

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی ۔ فرمایا ۔ کہ موت کو یاد رکھو ۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے ۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے ۔ اس کی اصل جڑ یہی ہے ۔ کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے ۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے ۔ وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا ۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے ۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے ۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے ۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے ۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہ گاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے ۔ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے ۔ اس واسطے گناہ نہیں کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے ۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو ۔

سلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا ۔ فرمایا ۔ تم نے ان کے سلام میں سے کیا حاصل کر لینا ہے ۔ سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو ۔ خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا ۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو ۔ بندے اس پر ہزار سلام کریں ۔ اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے ۔ قرآن شریف میں آیا ہے ۔

سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم ۔ ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی ہم نے دعا کی الہام ہوا السلام علیکم ۔ اسی وقت تمام بیماری جاتی رہی سلام وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو ۔ باقی سب رسمی سلام ہیں

چکڑالوی لوگ غور کریں

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک فقہی مسئلہ پیش کر کے درخواست کی کہ اس کا جواب صرف قرآن شریف سے دیا جاوے ۔ حضرت نے فرمایا کہ متقی کے واسطے مناسب ہے ۔ کہ اس قسم کا خیال دل میں نہ لاوے کہ حدیث کوئی چیز نہیں ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمل تھا ۔ وہ گویا قرآن کے مطابق نہ تھا ۔ آج کل کے زمانہ میں مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاروبار قرآن شریف کے تحت تھے ۔ اگر قرآن شریف کے واسطے معلم کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن رسول پر کیوں اُترتا ۔ یہ لوگ بہت بے ادب ہیں ۔ کہ ہر ایک اپنے آپکو رسول کا درجہ دیتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے ۔ کہ قرآن شریف اسی پر نازل ہوا ہے یہ بڑی گستاخی ہے ۔ کہ ایک چکڑالوی مولوی جو معنے قرآن کے کرے ۔ اس کو مانا جاتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے اور خدا کے رسول پر جو معنے نازل ہوئے ۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا ہے ۔ خدا تعالےٰ نے تو انسانوں کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی رسول مامور مجدد ہو ۔ مگر یہ چاہتے ہیں ۔ کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اور اپنے آپ کو غنی اور غیر محتاج قرار دیتے ہیں ۔ یہ سخت گناہ ہے ۔ ایک بچہ محتاج ہے کہ وہ اپنے والدین وغیرہ سے تکلم سیکھے اور بولنے لگے ۔ پھر استاد کے پاس بیٹھ کر سبق پڑھے ۔ جائے استاد خالی است ۔ چکڑالوی لوگ دھوکہ دیتے ہیں ۔ کہ کیا قرآن محتاج ہے ۔ اسے نادانو کیا تم بھی محتاج نہیں اور خدا کی ذات کی طرح بے احتیاج ہو ۔ قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو ۔ کہ قرآن کو پڑھو سمجھو اور سیکھو ۔ جب کہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو ۔ تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں ۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگیگا ۔ بہرحال معلم کی ضرورت ہے ۔ جب مسجد کا ملاں ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہے دیکھو قانون سرکاری ہے اس کے سمجھنے اور سمجھانے کے واسطے بھی آدمی مقرر ہیں حالانکہ اس میں کوئی ایسے معارف اور حقائق نہیں ۔ جیسے کہ خدا کی پاک کتاب میں ہیں ۔ یاد رکھو کہ سارے انوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہیں ۔ جو لوگ آنحضرت کا اتباع نہیں کرتے وہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بجز نور اتباع خدا کو بھی پہچاننا مشکل ہے ۔ شیطان شیطان اسی واسطے ہے کہ اس کو نور اتباع حاصل نہیں ۔ آنحضرت صلعم ۲۳ سال دنیا میں رہے ۔ متقی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ایسی باتوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھے کہ آنحضرت صلعم کا کیا طریق عمل تھا ۔

بدرِ خواتین

احمدی خاتون کا پیغام اپنی بہنون کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

مخدومی حضرت مفتی صاحب زاد عنایتہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ محترم قاضی صاحب اکمل کی زبان سے معلوم ہوا کہ چند ہفتون سے اخبار بدر زائد چھپتا ہے اس لئے باوجود عدیم الفرصتی و چند دیگر وجوہات کے جن کے سبب مین کچھ مدت سے بدر مین مضمون لکھنے کا فخر حاصل کرنے سے قاصر ہون اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین یہ پیغام بھیجنا چاہتی ہون آپکی بڑی مہربانی ہوگی ۔ اگر اسے اسی ہفتہ کے پرچے مین درج فرمائینگے ضرور ممنون ہون گی ۔ فقط

میری پیاری بہنون ! اگرچہ مین اس لائق نہین کہ آپسے کچھ نصیحتاً عرض کرون مگر تاہم جب آگ لگ جاتی ہے ۔ تو چھوٹے بڑے سب چیخ اٹھتے ہین ۔ پس مین بھی کیسے خاموش رہ سکتی ہون تم دیکھتی ہو کہ آج کل دنیا پر تباہی و بربادی آرہی ہے نہ ہمارے اموال محفوظ ہین نہ جانین ایک طرف طاعون ہمارے عزیز و نکو ہم سے جدا کر رہی ہے ۔ زلزلے الگ قیامت ڈھا رہے ہین اور بنے ہوئے مکان گرا رہے ہین ۔ موسم کی یہ کیفیت ہے کہ جب مینہ کا وقت نہ تہا تو ایسا کھل کر برسا ! کہ جو فصل پک چکی تھی اسے خراب کر دیا اگر کچھ کسر تھی تو ژالہ باری نے پوری کر دی ۔ چنانچہ جہان چھ سات مانیان غلہ (مانی ۔ امن پختہ) ہوتا تہا وہان اس دفعہ ایک مانی ہوا ہے اور جو ہوا ہے وہ بھی ایسا خراب ہے کہ کہانے کے کام کا نہین اب ساون کا مہینہ ہے اور بارش کا نام تک نہین سخت لو چلتی ہے جس سے بدن جھلستا ہے ۔ کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہین اور سب کی نگاہین آسمان کی طرف لگی ہوئی ہین موت نے وہ دامن پھیلایا ہے کہ کئی گھرون مین قفل لگ گئے ہین کئی محلے خالی ہو گئے ۔ آپس مین اتفاق اتحاد کچھ ایسا مفقود ہوا ہے کہ اخوۃ نام کو نہین بس عدالتون مین مقدمہ بازی ہے اور جو اثاثہ بچ گیا اسے اس طرح برباد کر رہے ہین ۔ غرض کوئی متنفس نہین (سوائے مومنین مخلصین کے) جسے ذرا بھی آرام ہو ۔ سب کا قدم اگلا رون پر ہے باوجود اس کے یہ تعجب سے دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ دنیا سے دل برداشتہ نہین ہوئے بلکہ آگے سے زیادہ کیڑون کی طرح اس کے جمع کرنے مین سرگردان ہین ۔ دین کا کچھ فکر نہین اپنی اصلاح کا خیال تک نہین بس فکر ہے تو دنیا کا ۔ فکر ہے تو اس کے جمع کرنے کا ۔ سو مین سے دو عورتین بھی نمازمین نہین پائی جاتین حالانکہ نماز ہی ایک ایسی علامت ہے جو دوسرے مذہبون سے اسلام کو امتیاز بخشتی ہے ورنہ اور باتین تو تقریباً مشترک ہین جو پڑھتی بھی ہین وہ محض رسمی طور سے اصلی اور حقیقی تقوے و طہارت سے کسی کچھ غرض نہین نہ حقوق اللہ کے ادا کرنے کا خیال ہے ۔ نہ حقوق العباد کی عدم ادا سے ملال ۔ مین حیران ہون اور جی ہی جی مین کڑہتی رہتی ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا ۔ ؎

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے خاندان کو ایسی سستی اور ایسی بے پروائی سے جو جہنم کا پیش خیمہ ہے محفوظ رکھے خدا تعالیٰ نے تو صاف فیصلہ فرما دیا ہے ۔ جیسا کہ سورۃ نازعات مین ہے کہ فاما من طغیٰ و اثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ ۔ کہ جو دنیا کو دین پر مقدم کرے اس کی جگہ دوزخ ہے یہ دوزخ کوئی معمولی چیز نہین ۔ بلکہ اس کا ایک ادنیٰ نمونہ طاعون ہے ۔ چنانچہ اسے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامون مین بھی جہنم کہا گیا ہے ۔ اب ہمین دیکھنا چاہئے اور رات کو جب بستر پر لیٹین تو خیال کرین کہ آیا ہمارے افعال ہمارے اذکار مین زیادہ حصہ دنیا کا ہے یا دین کا اور پھر اس کے انجام پر نظر کرکے خشیۃ اللہ اختیار کرین ۔ یہ تو متفق اللفظ سب نے تسلیم کیا ہوا ہے ۔ کہ آجکل ہم پر عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے ۔ مگر یہ عذاب کیون ہے اس کا جواب ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً یعنے یہ کہ ہم جب تک رسول نہ بھیج لین اور لوگ شوخی و شرارت سے اس کا انکار نہ کرین اسے ایذا نہ دین عذاب نہین دئے جاتے ۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے مگر جبکہ اس بستی کے باشندے ظالم ہون یعنے اللہ اور بندون کے حقوق کو ادا نہ کرین ۔ عذابون سے چھٹکارے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہین ۔ ضرور ہونی چاہیئے چنانچہ قرآن مجید مین ہے ۔ ماکان اللہ لیعذبھم و انت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون ۔ اللہ تعالیٰ انکو عذاب نہین دیگا اگر وہ استغفار کر رہے ہین یعنی عاجزی سے اپنے پچھلے گناہون کے برے نتیجون سے معافی مانگتے ہون اور آئندہ کے لئے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہتے ہون اور پھر سورۃ نوح مین فرماتا ہے ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمیٰ ۔ کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس سے متقی بن جاؤ اور میری (وقت کے امام و رسول کی) اطاعت کرو ۔ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک مہلت دیگا یعنی ہلاکت سے بچا لیگا ۔ پس عذاب آلہی سے بچنے کے لئے ایک تو خدا تعالیٰ کے حضور مین استغفار کرنا چاہیئے اور تقوے سے زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اس کے حکمونکی فرمانبرداری مین اپنے آپ کو فنا کر دینا چاہیئے اور وقت کے رسول کی اطاعت ۔ اس کے بعد یقیناً وہ عذاب اٹھایا جاتا ہے ۔ کاش کوئی ان باتونکو سمجھے اور اس پر غور کرے (آلہی اس عاجزہ کو بھی توفیق دے) ایک اور علاج ہے ۔ جس پر سب مذہبون والے اتفاق رکھتے مین وہ صدقہ ہے ۔ صدقہ کی نسبت لکھا ہے ۔ کہ صدقہ رب کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور موت کے سوا سب بلاؤن سے نجات دیتا ہے ۔ عورتین مردون سے طبعاً زیادہ بخیل ہوتی ہین ۔ پس ہماری احمدی بہنون کو اس نقص کی خاص کرکے اصلاح کرنی چاہیئے صحابہ کرام کی عورتین تو جنگلون مین اپنے بھائیون اور خاوندون کے ساتھ کام کرتی تھین ۔ اب وہ وقت نہین اس لئے ہمین چاہیئے ۔ کہ مالی خدمت سے فائدہ اوٹھاوین مردون مین کمیٹیان بن رہی ہین ۔ مین چاہتی ہون ۔ کہ ہم عورتین بھی اس مالی جہاد مین شامل ہون اور ہر روز آٹا گوندہتے وقت صرف ایک لپ آٹا ایک برتن مین رکھدینے سے اس کار خیر کو شروع کرین ۔ جن کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے وہ دوسری طرح بھی اس سلسلہ کے مسکین یتیم لڑکون کی امداد کرین اور اسلام کی اشاعت مین حصہ لین ۔ مگر جو معمولی حیثیت کے خاندان مین اور غریب ہین ان کو یہ بات گران نہ گذرے گی ۔ مگر اس سے بہت سی امداد ماہوار جمع ہو سکتی ہے ۔ اب مین دیکھتی ہون کہ کتنی بہنین اس پر عملدرآمد شروع کرتی ہین ۔ اس طرح ہر روز ان کے گھر سے خیرات نکل کر امن و عافیت کی پہرہ دار بنے گی ۔ یا آلہی میری اس تحریر مین ایسا اثر دے کہ اس کا غیر معمولی اثر ہو ۔ آمین ثم آمین

اپنی بہنون کی خادمہ
خاکسار احمدی خاتون گولیکی ضلع گوجرات
عفی عنہا

عیسائی نجات سے محروم ہین

یون تو عیسائی صاحبان ہر جگہ گلی کوچون مین منادی کرتے

پھرتے ہیں۔ کہ نجات یافتہ گروہ ہمارا ہے اور حقیقی نجات کا ثمرہ کہلانے والا خداوند یسوع مسیح ہے لیکن ان کی کتب مقدسہ پر سرسری نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ نجات سے بے بہرہ ہے اور غضبناک آتش کا شکار ہوگا۔ دیکھو عبرانیون ۱۰ باب ۲۶ آیت۔ کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کے عوض کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھائیگی۔ یعنی بپتسمہ حاصل کر کے کفارے پر ایمان لانا صرف پہلے گناہوں کے واسطے کافی ہوسکتا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی عیسائی گناہ کا مرتکب ہو تو اس کے واسطے کوئی قربانی باقی نہیں جو اس کے گناہوں کا عوضانہ ہو اگر عیسائی صاحبان کہیں کہ کفارے پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو یہ بات سراسر غلط اور باطل ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے اور عیسائیوں کے خدا کے جد امجد ہونے کے گناہ سے نہ بچ سکا۔ تو یہ بیچارے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق کے باب ۲ فصل ۲ کے صفحہ ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بے گناہ نہیں اور اس بات پر مندرجہ ذیل شہادتیں پیش کرتا ہے۔ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۸ فصل ۲۱ آیت میں لکھا ہے۔ آدمی کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے اور زبور ۱۴۳ کی ۲ آیت میں لکھا ہے۔ کہ اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹھہر نہیں سکتا اور پہلے یوحنا کی پہلی فصل کی ۸ آیت میں مذکور ہے۔ اگر ہم کہیں کہ بے گناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں اور رومیوں کے ۳ فصل کی ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۷ - ۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ہے۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کے ڈھونڈھنے والا نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکی کرنیوالا نہیں ایک بھی نہیں اور انہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی اور ان کی نظروں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں اور کتب مقدسہ سے عیسائیوں کا اپنی ماؤں سے زنا کرنا مسطور ہے قرنتان ا باب ۱۵ آیت۔ اور خاصکر مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تعلیم انجیلی پر عمل نہ کر سکے۔ کسی نے بیٹے کے حق میں کفر کیا اور کسی نے خداوند یسوع چند پیسے رشوت لے کر پکڑوا دیا۔ اور عیسائیوں سے نمک حرام ہونیکا خطاب حاصل کیا اور اب یہ امر تو بخوبی ثابت ہوگیا کہ کوئی عیسائی گناہ سے بچ نہیں سکتا اور گناہ کرنے والے کیواسطے کوئی قربانی نہیں۔ جو عیسائیوں کو نجات بخشے۔

سید محمد نذیر حسین گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

المفتی

۸۶ ساندھ رکھنا ۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ خالصۃً لوجہ اللہ۔ نسل افزائی کی نیت اگر کوئی سانڈھ چھوڑے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

فرمایا۔ اصل الاشیاء اباحۃ۔ اشیاء کا اصل تو اباحت ہی ہے۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے حرام فرمایا وہ حرام ہیں باقی حلال۔ بہت سی باتیں نیت پر موقوف ہیں میرے نزدیک تو یہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ عرض کیا گیا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ فرمایا میں نے جواب دیتے وقت اسے زیر نظر رکھ لیا ہے۔ وہ تو دیوتوں کے نام پر دیتے یہاں خاص خدا تعالیٰ کے نام پر ہے۔ نسل افزائی ایک ضروری بات ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں انعام وغیرہ کو اپنی نعمتوں سے فرمایا ہے۔ سو اس نعمت کا قدر کرنا چاہیئے اور قدر میں نسل کا بڑھانا بھی ہے پس اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر چار پائے کمزور ہونگے اور دنیا کے کام بخوبی نہ چل سکیں گے اس لئے میرے نزدیک تو حرج کی بات نہیں۔ ہر ایک عمل نیت پر موقوف ہے۔ ایک ہی کام جب کسی غیر اللہ کے نام پر ہو تو حرام اور اگر اللہ کے لئے ہو تو حلال ہو جاتا ہے۔

(نوٹ) یاد رہے کہ سانڈھ کو کسی رسم کی پیروی میں یا اس پر یا بیر لکھ کر یا اسکی پشت پر کچھ لادکر یا تعظیم کے خیال سے یا کسی بیمار کے گرد پھرا کر چھوڑنا حرام اور قطعی حرام ہے (اکمل)

۸۷ نماز میں دُعا ۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور! امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اُردو میں) باآواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کرتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو فرمایا۔ دعا کو باآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا۔ تضرعاً و خفیۃ۔ اور دون الجہر من القول۔

عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آچکی ہیں۔ وہ بے شک پڑھ لیا دیں باقی دعائیں جو اپنے ذوق و حال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

۸۸ کنوئیں کو پاک کرنا سوال ہوا۔ کہ یہ جو مسئلہ ہے۔ کہ جب چوہا یا بلی یا مرغی یا بکری یا آدمی کنوئیں میں مرجاویں تو اتنے ڈول پانی نکالنے چاہئیں۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

پہلے تو ہمارا یہی عمل تھا کہ جب تک رنگ۔ بو مزہ نہ بدلے پانی کو پاک سمجھتے۔

فرمایا۔ ہمارا تو وہی مذہب ہے جو احادیث میں آیا ہے یہ جو حساب ہے کہ اتنے ڈول نکالو اگر فلاں جانور پڑے اور اتنے اگر فلاں پڑے۔ یہ ہمیں تو معلوم نہیں اور نہ اس پر ہمارا عمل ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ جہاں سُنّت صحیحہ سے پتہ نہ ملے۔ وہاں حنفی فقہ پر عمل کر لو۔

فرمایا۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں بھی کب ایسا تعین ہے۔ ہاں نجات المومنین میں لکھا ہے۔ سو اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔

سرٹوئے وچ وے کے بیٹھ نماز کرے

کیا اس پر کوئی عمل کرتا ہے اور کیا یہ جائز ہے۔ جب کہ حیض و نفاس کی حالت میں نماز منع ہے۔ پس ایسا ہی یہ مسئلہ بھی سمجھ لو۔

میں تمہیں ایک اصل بتا دیتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ والرجز فاھجر۔ پس جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے۔ جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تو صاف کر لینا چاہیئے مثلاً پتے پڑ جاویں یا کیڑے وغیرہ (حالانکہ اس پر یہ ملاں نجس ہونے کا فتوے نہیں دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہیں۔ جب تک رنگ بو و مزہ نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے۔

(اکمل آف گولیکی)

www.aaiil.org

وصیت ۱۹۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مَین امام الدین ولد مولوی بدرالدین مرحوم ساکن گوئیکی ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کرتا ہون

(نوٹ)۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اسجگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جائیداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ سے جو فی الحال ۱۲ ہے دسوان حصہ اور ایسا ہی اپنی زمین کی آمدنی سالانہ جو فی الحال قریباً دو مانی گندم ہے کا دسوان حصہ جب تک زندہ رہون گا۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا اور مختلف مدات مین تقسیم کرنے کے لئے ہدایت کردون گا۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ موجودہ اشیاء مع کتب خانے کے تخمیناً ایک سو پانچ روپے کی ہین۔ ان کے ساتوین حصے کے مبلغ ۱۵ روپیہ مین اپنے ذمے لیتا ہون جو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ خود ہی ادا کر دیا کرون گا اگر نہ کر سکون تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ اسے ادا کرین۔ اور آج کی تاریخ سے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کرون تو وہ جائداد اگر از قسم زمین ہو تو اس کی آمدن سالانہ کا عشر اگر کچھ اور ہو تو اس کی قیمت کا عشر مین خود ہی ادا کر دیا کرون گا۔

۵ - میرا جنازہ احمدی امام پڑھائے اور میری آرزو ہے کہ مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ تو مین نعش کے قادیان پہنچانے کے اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان جمع کرا دونگا لیکن اگر نہ کرا سکون تو میرے ورثاء پر کچھ جبر نہین اور نہ جائیداد مندرجہ وصیت اس کی ذمہ وار ہے اور خواہ مین مقبرہ بہشتی مین دفن کیا جاؤن یا نہ کیا جاؤن اس وصیت کو اس سے تعلق نہین یہ محض ابتغاءً لوجہ اللہ ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد الموصی

امام الدین بن بدرالدین مرحوم عفی عنہ ساکن گوئیکی ضلع گوجرات

بقلم خود ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء

گواہ شد۔ محمد دین احمدی سندھو بقلم خود

گواہ شد۔ محمد رمضان بقلم خود از گوئیکی

وصیت ۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مَین احمد دین عمر ۳۰ سال ولد نبی بخش قوم گوجر ساکن کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میری جائیداد جو اس وقت ۳۶ کنال ۲ مرلہ اراضی ہے اس وقت اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے علاوہ ازین ایک مکان سکونتی ہے اور ایک حویلی ہے اور ماسوائے ان کے زیور اور مال مویشی بھی ہین اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین مین آج کی تاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء سے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت (اراضی مذکورہ کی قیمت تین ہزار روپیہ و مکانات سکونتی دو صد روپیہ و حویلی یک صد روپیہ زیورات پچاس روپیہ مال مویشی دو صد روپیہ ہے) ساڑھے ۳۵۵ روپیہ ہوتے ہین۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین رہنے دے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ انجمن مذکور کو ہر طرح سے اختیار ہوگا اور کسی وارث کو گو احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ سے کوئی تعلق نہین۔ اگر پھر سب وصیت کردہ جائیداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے یا کم ہو جائے تو اس کی مالک یہی انجمن ہے اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے، اس جائیداد کے متعلق بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا۔

العبد۔ احمد دین ولد نبی بخش سکنہ کریم پور

گواہ شد۔ رحمت اللہ نمبردار ولد نبی بخش ساکن کریم پور بقلم خود برادر احمد دین

گواہ شد۔ سلیمان ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر۔ ناخواندہ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ اسمٰعیل ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور ناخواندہ۔ نشان انگوٹھا

۱۸

وصیت ۱۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مَین امیر دین ولد نورالدین قوم کشمیری ساکن گوجرات بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴ - اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرا مکان جو برادرم محمد بخش حقیقی کے ساتھ مشترکہ ہے۔ بحصہ نصف جو میرے قبضہ مین مغربی طرف کا ہے اس مین سے دسوان حصہ بعد جو میری موت کے بعد ادائے قرض کے نقد ہو اس مین سے دسوان حصہ انجمن مقبرہ بہشتی کو دیا جاوے۔ مکان مذکورہ کے حدود اربعہ یہ ہین۔ مغرب مکان خدابخش چپراسی۔ مشرق مسجد بوگر شاہیان شمال مکان عمر شاہ۔ جنوب شارع عام

یکم اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

امیرالدین ولد نورالدین احمدی ملک بقلم خود

بیٹے کے دستخط

احمد ولد امیرالدین بقلم خود

گواہ شد

نظام الدین عطار بقلم خود

گواہ شد

شیخ محمد ابراہیم ولد قطب الدین گوجرات بقلم خود

گواہ شد

محمد دین ولد میان جواہر ورق ساز ساکن گجرات بقلم خود

گواہ شد

امیرالدین ولد میان امام الدین احمدی ساکن گجرات بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

منکہ اروڑا ولد منصبدار ذات ارائیں سکنہ محلہ اراضی یعقوب

شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ... مارچ ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔

۴ ۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ۔ یعنی ہم چار بھائی ہین اراضی اور مکان مشترکہ ہین ۔ اراضی چھ گھماؤن ایک مکان جس کی چار کوٹھڑی بمعہ صحن ایک ڈیوڑھی جس کے حدود اربعہ یہ ہین ۔ مشرق گلی ۔ مغرب مکان نواب خان عمر خان افغان ۔ شمال مکان عمر الدین ۔ جنوب مکان غلام حسین ۔ جس پر ہمارا چارون بھائیون کا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین ہمارا کوئی شریک نہین ۔ سب آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے چہارم حصہ کے حصہ مین سے ۱/۱۰ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون ۔ کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے اور اس کا دسوان حصہ پچھتر روپیہ ہوئے اور دو صد روپیہ نقد میرے پاس ہے ۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ۔ کل ۹۵ روپیہ ہوا ۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے ۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے ۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو ۔ کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی ۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے ۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

۷ ۔ میری یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ اور ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین ۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا ۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا ۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور یا ایسا اگر وہ رقم ادا کردہ اصل اخراجات سے کم ہوئے تو دیگر متروکہ جائیداد جسمین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے ۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے ۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

۸ ۔ یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین دفن پہنچانے کی کوشش کیجاوے ۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے ۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے ۔

۹ ۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہون ۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔ فقط ۲۰ ۔ مارچ ۱۹۱۰ء

العــــــبد

اروڑا ولد منصب دار ۔ نشان انگوٹھا

العبد ۔ منصبدار ولد فضلدین ” ”

العبد ۔ عمردین ولد منصبدار ” ”

العبد ۔ امام الدین ولد منصبدار نشان انگوٹھا

العبد ۔ ہاشم ولد منصبدار ” ”

گواہ شد ۔ حسن دین کرم دین ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ حاکم خان و میر خان افغان ” ”

گواہ شد ۔ عمر الدین ولد بوڑا احمدی ۔ ذات ارائین ” ” ”

وصیت ۲۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

(نوٹ) ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بابت مین وصیت کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سپرد کیا جاوے ۔ اور باقی ۹/۱۰ میرے ورثاء ان کو ملے ۔ نیز مین عہد کرتا ہون کہ آئندہ مین اپنی زندگی مین ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسوان حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد مین دیا کرون گا ۔ بالفعل میری ماہواری آمدنی مبلغ ۲۰ روپیہ ہے اس کا دسوان حصہ مبلغ ۲ روپیہ سلسلہ عالیہ کی امداد مین دیتا رہونگا

مورخہ ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۱۰ء

العــــــبد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال محرر جوڈیشل تحصیل ظفر وال بقلم خود

گواہ شــــــد

شاہ محمد ولد محمد یار قوم جٹ شاہی ساکن پٹیالہ تحصیل کھاریان ضلع گجرات حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کنسٹبل دوم ۔ بقلم خود

گواہ شــــــد

محمد حسین وزیر قانونگوئی ظفر وال بقلم خود

وصیت ۲۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امام الدین پٹواری لوہ چپ ولد حکم الدین قوم ارائین ساکن قلعہ درشن سنگہ تحصیل بٹالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ کہ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

اراضی مزروعہ تخمیناً اکیس ۲۱ کنال جس کی قیمت مبلغ ۱۱۰۰ روپیہ ہے اور مال مویشی قیمتی للعہ۴۰ اور نقد مبلغ لـــہ روپیہ کل جائیداد مبلغ صہ روپیہ کی ہے ۔ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ جس کے مبلغ سلـــہ روپیہ ہوتے مین ۔ سو حسب ذیل ادا کرون گا ۔ نقد مال مبلغ ـــہ روپیہ ادا کر دئے ہین اور باقی مبلغ ـــہ روپیہ عرصہ ایک سال مین بہ دو اقساط ادا کر دون گا اور خدانخواستہ قبل از ادائے بقیہ مبلغ ـــہ روپیہ مجھ کو موت آ جاوے ۔ تو میرے ورثا اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون گے اور اگر آئندہ علاوہ جائیداد مذکورہ کے میری وفات کے بعد میری اور جائیداد ثابت ہو ۔ تو جائداد پیدا شدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے ۔ فقط

مورخہ ۴ مئی ۱۹۰۷ء

العبد

امام الدین پٹواری لوہ چپ تحصیل بٹالہ اصلی سکونت قلعہ درشن سنگہ بقلم خود

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری موضع سکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین احمدی ساکن سکھوان بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین خاکسار احمد حسین احمدی ولد شیخ غلام حسین مرحوم قوم شیخ ساکن فرید آباد ضلع دہلی حال تاجر کتب و سٹیشنر امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

(۴) اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری جائیداد اسوقت صرف یہ ہے ۔ ا ۔ مکان سکونتی کا حصہ واقع قصبہ فرید آباد ضلع دہلی محلہ سیدان جس کی پیمائش زمین وغیرہ مجھے معلوم نہین اور اس کی مکانیت خام اور معمولی ہے ۔ ب ۔ دکان کا مال یعنی کچھ حصہ کتب کچھ سامان سٹیشنری اور چند الماریان وغیرہ ج ۔ گھر کا ذاتی اسباب یعنی ظروف صندوق وغیرہ۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ خداوند کریم مجھے اپنی زندگی مین عطا فرمائے (یا بوقت وفات مین اس کا حقدار قرار پاؤن) وہ بھی میری اس وصیت کے زیر اثر ہوگی۔

(۲) میری وفات کے بعد اگر میرے ذمہ کسی قسم کا قرضہ شرعی یا قانونی ثابت ہو سب سے پہلے وہ میرے مال متروکہ سے ادا کیا جاوے۔

(۳) باقیماندہ کا کم از کم دسوان حصہ خدمت اسلام کیلئے صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان شریف کے حوالہ کیا جاوے اور اگر میرے ورثا اس کو زیادہ دینے پر راضی ہون تو یہ امر ان میری نجات اور تسکین روح کا موجب ہوگا۔

(۵) میری بیوی کا (کہ وہ بھی بفضلہ احمدی خاتون ہے) زیور اور دیگر اسباب اس وصیت سے علیحدہ رہیگا یہ وہی کی اپنی ملکیت متصور ہو۔

(۶) مین نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے جنوری سنہ حال سے اپنی آمدنی کا عشر اپنی زندگی مین ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجنا شروع کر دیا ہے ۔ (خدا تعالیٰ مجھے اس مین تا دم مرگ ثابت قدم رکھے) آمین ۔ یہ میرا فعل جو خالصتہً لوجہ اللہ ہے میری اس وصیت مابعد الموت مین کسی طرح مانع و خارج نہ ہوگا۔

العبد

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی تاجر کتب و سٹیشنر (انچارج رفیق ایجنسی) ال بازار امرتسر بقلم خود

نوٹ ۔ وصیت ہذا جب ۱۳ فروری ۱۹۰۶ء کو بطور خط آ گئی تھی اس وقت اس کے گواہ قاضی اکمل علی نجف گڑھی کے علاوہ جو زوجہ ہوں کے حقیقی بھائی مین امر سنو احمدی نہین ہوئے ۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب احمدی امرتسری اور منشی عبدالحی احمدی سنوری بھی بطور گواہان حال حسب ذیل ہین

گواہ شد ۔ حکیم غلام غوث کٹڑہ بگھیان امرتسر بقلم خود

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام محمد معہ اہلیہ ۔ منارہ ۔ نور پور ضلع جہلم

مسمات جیونی اہلیہ خدا بخش چک اسکندر ۔ گوجرات

شیخ علی بخش ولد شیخ عمر بخش دوکان محمد معراج بوٹ مرچنٹ انار کلی ۔ لاہور

ابوبکر ابن محمد جمال یوسف مکان منشی روشن الدین محمود ابراہیم انجینئر ۔ کالی چوکی ۔ بمبئی

عبداللہ احمدی ملازم محکمہ آبادی نہر سرگودہ جہلم

اہلیہ چودہری نذر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

مسمات عمر بی بی اہلیہ بہادر بیگ ملوانے تحصیل و ضلع گجرات

زینب بی بی ۔ حسین بی بی دختران 〃 〃 〃 عزیز بیگ

میر نثار علی ۔ محی الدین پور سونگرہ کٹک

بگا ولد مرزا چک اسکندر ۔ گجرات

مسمات زینب زوجہ عبداللہ 〃 〃

مہدی خان صاحب چھچھ چھان چونترہ اٹک

حمزہ 〃 〃 〃

عباس 〃 〃 〃

سید غلام رسول معہ اہلیہ ۔ گکھڑالیان پسرور ۔ سیالکوٹ

کرم داد معہ اہلیہ 〃 〃 〃

جواہر معہ اہلیہ و پسر 〃 〃 〃

حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃

اسپیل ذر

۹ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء عہ ۱۱۹۶ ۔ عبداللہ صاحب ۱۲ر

۱۰ 〃 〃 عہ ۱۹۶۶ چودہری محمد اسمٰعیل صاحب ســہ

۱۲ 〃 〃 عہ ۳۷۶ ۔ غلام احمد صاحب ـــے

۱۴ 〃 〃 عہ ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۴ر

۱۴ 〃 〃 عہ ۶۵۴ ۔ منشی ناظر حسین صاحب ســے

۱۵ 〃 〃 عہ ۱۱۱۲ ۔ محمد یار آتشباز ھر

۱۶ 〃 〃 عہ ۱۰۹۲ فضل احمد صاحب عہ

۱۸ 〃 〃 عہ ۱۲۷۶ محمد بخش صاحب مدرس ۱۲ر

۱۹ 〃 〃 ـــہ محمد رشید صاحب ـــے

۲۰ 〃 〃 عہ ۱۲۱۲ اقبال علی غنی ـــے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۸ روپیہ اور مجلد ۱۰ روپیہ ہے بعض کی تحریک سے ایام تعطیلات میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۴ روپیہ کی گئی تھی اور مجلد ۵ روپیہ۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک

جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۴ روپیہ اور مجلد ۵ روپیہ میں دیجاویگی۔ اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶ آنہ کے صرف ۴ آنہ اور مجلد ۸ آنہ کی بجائے صرف ۶ آنہ میں مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ آنہ
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ آنہ
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ آنہ
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ آنہ
رویائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان خوابوں کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ آنہ
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ آنہ
نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پرزور بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱ روپیہ

کامن احمدی۔ الاداد والے۔ قیمت ۱ آنہ

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۳ آنہ لغات القرآن ہر دو حصہ یکہزار صفحہ ۴ روپیہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے دوبارہ چھپوایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کی طرف خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۲) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہے مگر چونکہ سال ہوئے کہ بغرض تکمیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت اڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۳۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

(۸) میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفرنگر سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

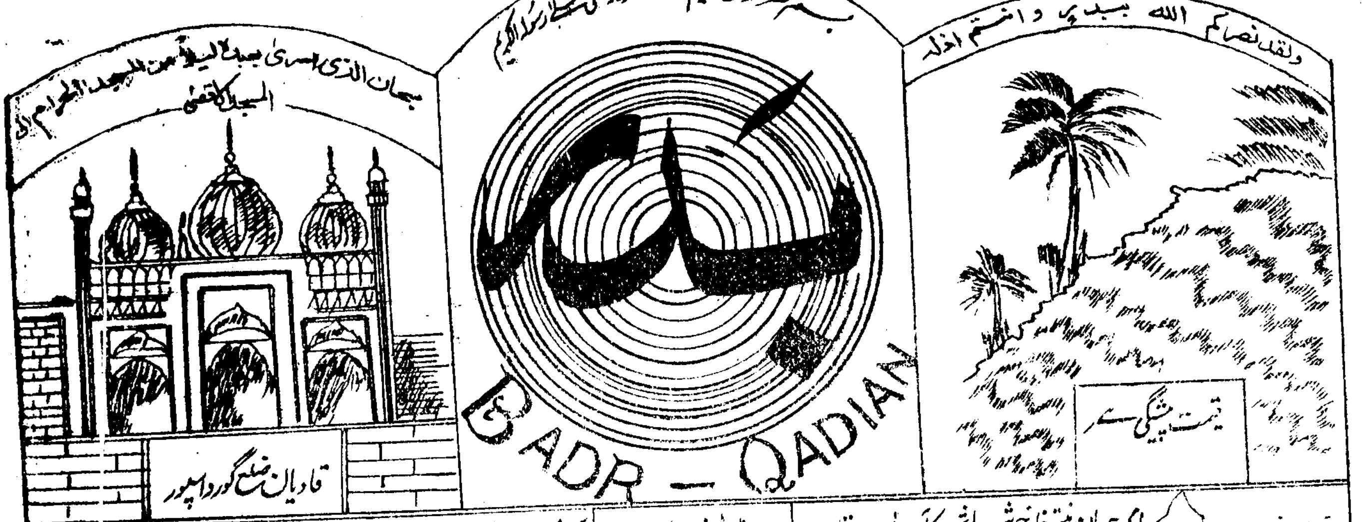

قیمت از معززین ہے / قادیان مین عہ	ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد دستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۰	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	گورنمنٹ ۲۰ / واسطہ اجرت وغیرہ اصحاب
جلد ۶	مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء			نمبر ۳۲
فی پرچہ ۲	چہ گویم با تو از رانی چہا در قادیان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی	از یتیم للعہ

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک آنچہ او فرمود معاد
ہر چہ گفت آن مرسل ربّ العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰
معاونین درجہ اول جنکو ۴ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵
معاونین درجہ دوم جنکو ۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۳
عام قیمت پیشگی	۲
عام قیمت مابعد	۳
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیا جاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین صاحب عمر مینیجر قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنہین حضرت اقدس بیعت لیتے ہوئے ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ بار ربّی مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ربّ انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے ربّ مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الہامی پیشین گوئی اور اٹکل بازی میں فرق

قال اللہ تعالیٰ - فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول - یہ بالکل سچ ہے کہ غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوا اور کسی پر غیب ظاہر نہیں کرتا۔ نادانوں کا یہ اعتراض کہ پھر نجومیوں یا پالیٹیشن لوگوں کی پیشگوئیاں کیا ہوئیں آخر یہ بھی تو آیندہ کی خبریں دیتے ہیں اور بعض دفعہ ویسا ہی ظہور میں بھی آجاتا ہے۔ محض کم فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ غیب نہیں کہلا سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل نجومیوں سائنس دانوں پالیٹیشنوں کی پیشین گوئیاں غیب نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف چند اصولوں اور قاعدوں کی بنا پر جو مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ موجودہ حالت سے آیندہ کی حالت پر قیاس دوڑایا جاتا ہے اور اس طرح یہ ایک علمی نتیجہ ہوتا ہے جو محض قیاسی ہوتا ہے اس میں کوئی تحدی اور یقین نہیں ہوتا بلکہ صحت اور غلطی کے دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں مثلاً ہوا بند ہوا اور سخت گرمی اور اُمس ہو تو پچھلے مشاہدہ یا تجربہ کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آندھی آئے گی۔ بارش ہوگی۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ قوانین فطرت کو مشاہدہ کرکے ایک نتیجہ نکالا گیا جو صحیح ہو گیا۔ مگر اس میں غلطی کا بھی امکان ہوتا ہے۔ نتیجہ کبھی صحیح ہوتا ہے کبھی غلط۔ دونو پہلو ہوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ ایک طالب علم ریاضی کے سوال نکالنے میں کچھ باتیں مان کر اور فرض کرکے ان سے قواعد کے رو سے ایک نتیجہ نکالتا ہے مثلاً اربعہ میں تین باتیں معلوم ہوتی ہیں تو چوتھی بات قاعدہ سے معلوم ہو جاتی ہے اس کا نام غیب پر اطلاع پانا ہرگز نہیں رکھا جا سکتا۔ پھر سوال کے جواب نکالنے میں دونو پہلو غلطی اور صحت کے موجود ہوتے ہیں اب ذرا اور وسعت نظر سے کام لو تو طبابت و ڈاکٹری میں بھی یہی حال ہے ایک ڈاکٹر ایک مریض کو مسہل دیکر بتا دیتا ہے کہ دست آئیں گے اور دست آجاتے ہیں تو یہ غیب نہیں کیونکہ تجربہ سے یہ معلوم کر لیا گیا ہے کہ فلاں دوا سے دست آتے ہیں تو یہ بتلا دینا کہ اس دوا سے دست آئینگے غیب نہیں یا ایک مریض کو دیکھ کر بتلا دینا کہ وہ شفا پا جائیگا یا مر جائیگا غیب نہیں کیونکہ آثار اور علامات سے ایک نتیجہ نکالا گیا جو حسن اتفاق سے صحیح ہو گیا مگر بعض دفعہ غلط نتیجہ بھی نکل آتا ہے چنانچہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس مریض کو کہا گیا مر جائیگا وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور جسے کہا گیا صحت یاب ہو جائیگا وہ مر جاتا ہے۔ مسہل دیتے ہیں مگر دست نہیں آتے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اسی لئے کہ غیب کا علم ڈاکٹر کو نہیں ہوتا۔ باریک در باریک اسباب جو مخفی ہوتے ہیں یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی اس ڈاکٹر کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں وہ مریض کی حالت کو بدل دیتے ہیں اور نتیجہ خلاف امید نکل آتا ہے اب غور کی جا رہے کہ جس جگہ غیب آجاتا ہے وہیں طبیب ٹھوکر کھا جاتا ہے جہاں تک اسباب ظاہر ہوتے ہیں وہاں تک تو صحیح نتیجہ نکل آتا ہے مگر جہاں غیب کا رنگ آجاتا ہے اور اسباب مخفی ہوتے ہیں۔ وہیں ایک ڈاکٹر منہ کے بل گرتا ہے۔ اسی طرح ایک پولیٹیشن آدمی ایک قوم کی حالت دیکھ کر حکم لگاتا ہے کہ یہ ترقی کریگی یا تنزل کرے گی مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ ایک قوم میں نااتفاقی خود غرضی۔ کاہلی۔ عیش پسندی۔ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہے تو وہ اس کے لئے ان اسباب سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ قوم تباہ ہو جائیگی۔ نیست و نابود ہو جائے گی ممکن ہے یہ نتیجہ صحیح نکلے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ اس قوم میں کوئی عظیم الشان مصلح پیدا ہو جائے۔ اور وہ قوم میں ایک نئی رُوح پھونک دے اور وہ قوم ترقی کر جائے اور اس طرح نتیجہ غلط ٹھہر جائے اس انقلاب کا پیدا ہونا بھی اس پولیٹیشن کے لئے غیب کا حکم رکھتا ہے اور اسی کی نسبت وہ کچھ نہیں بتلا سکتا۔ ورنہ قوم کی موجودہ حالت سے آیندہ کے لئے قیاس دوڑانا غیب نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح ہیئت دان یا منجم لوگ ہوا۔ آفتاب۔ زمین کی گردش وغیرہ سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال بارش زیادہ ہوگی یا کم وغیرہ وغیرہ یا بعض ستاروں کے سعد اور نحس خواص مان کر ایک قیاسی نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال سختی ہوگی یا آرام جو اکثر غلط ثابت ہوتا ہے تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ صرف حالت موجودہ اور زمین اور ستاروں کی گردش ہواؤں کی رفتار وغیرہ سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو قیاس کیا جاتا ہے کہ صحیح ہوگا مگر بسا اوقات یہ غلط بھی ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض اسباب مخفی در مخفی ہوتے ہیں یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی ایک سائنس دان یا منجم کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں اور اس کی ناکامی بوجہ غیب سے لاعلمی پر ایک دلیل میں ٹھہرتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں جب روس اور جاپان کی جنگ ہوئی تو بعض بڑے بڑے پالیٹیشنوں کے خلاف امید جاپان فتحیاب ہو گیا چنانچہ جب بالٹک بیڑہ جاپان کیطرف بڑھا تو ایک اخبار نے جس کو اپنی پولیٹیکل رائے پر بڑا ناز ہے اور اس کے ایڈیٹر کو اکثر دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر بھی بڑا پولیٹیشن سمجھتے ہیں یہ تحریر کیا کہ بس اب جاپان کے تقدیر کی قیامت آگئی اور بڑے بڑے وجوہات اور دلائل اپنی رائے پر قائم کئے جو نہایت معقول تھے مگر جب بالٹک بیڑے کو شکست فاش ہوئی اور وہ کالعدم ہو گیا تو لگے توجیہیں کرنے۔ کہ ہوا مخالف تھی۔ طوفان کا رُخ بالٹک بیڑے کے مخالف تھا۔ وغیرہ وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب سچ ہے یہی تو غیب تھا جو اس کی نظر سے پوشیدہ تھا ورنہ موجودہ حالت پر قیاس دوڑا کر نتیجہ تو صحیح نکالا تھا مگر غیب کی کس کو خبر تھی کہ آیندہ نئے اسباب کیا پیدا ہو جائیں گے یہی غیب تو ہوتا ہے جو اللہ کے پاس ہوتا ہے اور وہ سوائے اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح ہندو نجومیوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک انقلاب دیکھ کر اپنے سنبھالے اپنی پردہ پوشی کے لئے بہت سی توجیہیں کر لیا کرتے ہیں۔ کہ یہ کل جگ کا زمانہ ہے اس میں زمانہ کے قوانین بدل گئے۔ اگر جوتش غلط ثابت ہو جائے تو تعجب نہیں کرنا چاہئے۔ اور ان تمام بیہودہ باتوں کی آڑ ڈھونڈتے ہیں کیونکہ سچ میں تو وہ جانتے ہیں کہ یہ محض قیاسات ہیں جن کے غلط ہو جانے کا بڑا بھاری احتمال ہے۔ کیونکہ جتنا انسان کمزور اور اس کا علم ناقص ہو اتنا ہی غلطی کا زیادہ احتمال ہو پس موجودہ کیفیت آیندہ کی نسبت مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر چند اصولوں اور قاعدوں سے ایک قیاسی نتیجہ نکالنے کا نام غیب گوئی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اب دوسری طرف نظر کرو۔ رسولوں کی پیشگوئیوں کی شان ہی الگ ہے وہاں یہ عالم ہے کہ مشاہدہ اور تجربہ جو کچھ بتا رہا ہے اور اس سے جو ایک عقلمند و فہیم نتیجہ نکالتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف بتاتے ہیں حالت موجودہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سے ان کی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے بالکل خلاف ہوتا ہے جو انسانی عقل کو بالکل حیران کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اوپر مجنوں کا فتوے لگوا لیتے ہیں اور پھر جو وہ آیندہ کی نسبت خبریں دیتے ہیں اس میں وہ تحدی اور یقین اور اقتدار اور رعب ہوتا ہے کہ ایک دفعہ تو مخالفین کے دل بھی سنکر ہل جاتے ہیں بعد میں چاہے انکار ہی کریں وہ وقت یاد کرو۔ جب ایک بڑے صاحب جبروت و سطوت بادشاہ فرعون مصر کے سامنے ایک مسکین و بیکس انسان نے بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہا کہ میرا خدا کہتا ہے کہ اگر تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ نہ کر دیگا اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیگا تو مع اپنی فوج اور لشکر

(باقی)

کے ہلاک ہوجائیگا۔ کیا دربار کے لوگون نے اور خود اس بادشاہ نے ٹھٹھا نہین کیا؟ کہ یہ کیسے پاگلون کی سی باتین کرتا ہے۔ مگر تعجب کی بات سنو کہ ویسا ہی ہوا جیسا اس برگزیدہ نے پہلے سے بتلایا تھا۔ پھر وہ وقت بھی یاد کرو کہ عرب کے ایک شہر کہ مین ایک یتیم و بیکس بے یار و مددگار انسان نے اٹھ کر کہا کہ میرا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میری متابعت کریگا وہی بچایا جائیگا اور جو مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوگا اور باوجود اس کے کہ مین ابھی تنہا اور بے یار مددگار ہون مگر وہ وقت قریب ہے جب ایک بڑی جماعت میرے ساتھ ہوگی اور مین مظفر و منصور ہونگا اور دین اور دنیا کی برکتین سب میرے قدموں میں ہونگی اور میرے مخالفین باوجود اپنی شان و شوکت کے نیست و نابود ہوجائین گے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اسوقت قوم کے داناؤن نے ٹھٹھے کئے۔ کہ کیسی خلاف قیاس اور خلاف تجربہ و مشاہدہ بات کہی یہانتک کہ مجنون کا خطاب دیا کیونکہ کوئی دنیوی عقلمند حالت موجودہ کو دیکھ کر ایسا نہین کہہ سکتا پھر ایک مخالفت کا طوفان اٹھایا گیا اور اس تنہا انسان کے نیست و نابود کردینے اور اس کے سلسلہ کو فنا کردینے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا گیا مگر اس خدا کے برگزیدہ کی تحدی بڑھتی چلی گئی جس جس طرح مخالفت کا زور بڑھتا گیا اس اس طرح پیشگوئیوں کی تحدی اور شوکت بھی بڑھتی چلی گئی یہان تک کہ وہ وقت آگیا کہ خدا کے برگزیدے کو اپنے وطن کو خیرباد کہنا پڑا اگر ایسے نازک لمحہ مین بھی جبکہ چارون طرف مایوسی کی بھیانک شکل نظر آرہی ہے اور ایک نیا دار فلاسفر اور پالیٹیشن پیچ و تاب کھاکے خودکشی کرلینے کا وقت ہے اس برگزیدہ کا صدق اور استقامت وہی ہے وہ بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ مین تجھے پھر اس شہر مین مظفر و منصور واپس لاونگا اور میرے دکھ دینے والے ذلیل اور نیست و نابود ہوجائین گے۔ اللہ اللہ کیا یہ انسان کا کام تھا۔ کیا قیاس کہتا تھا یا کوئی تجربہ اور مشاہدہ یہ نتیجہ نکالتا تھا ہرگز نہین ہرگز نہین پھر کیسی عجیب بات ہے کہ وہ باتین سب پوری ہوئین ہان اسی طرح پوری ہوتی ہین جس طرح اس برگزیدہ نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر ہمارے زمانہ کا ایک عجیب واقعہ سنو۔ کہ پنجاب کے ایک گمنام گاؤن قادیان مین سے ایک شخص اٹھا جو نہایت درجہ خلوۃ پسند تھا اور شہرت سے کوسون دور بھاگتا تھا اور دنیا کے پرفتن راستون اور پیچیدہ مشکلات سے بالکل ناواقف تھا ہان وہ اٹھا اور بولا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوا اور اس نے مجھے بتایا کہ تو دنیا مین نہایت درجہ شہرت پائیگا اور اگرچہ ابھی اکیلا ہے مگر ایک بڑی جماعت عنقریب تیرے ساتھ ہوگی اور لوگ کثرت سے تیرے پاس آئینگے تو تنہا نہین اور تحائف کی کثرت ہوگی اور مخالفین جو تیرے برخلاف منصوبہ بازیان کرین گے اور تجھے مٹا دینا چاہینگے وہ

ناکام اور نامراد ہون گے اور تو کامیاب ہوگا چنانچہ اس دعوی کے ساتھ ہی ایک مخالفت کا طوفان اٹھا اور اپنے پرائے سب دشمن ہوگئے اور طرح طرح سے اس بے یار و مددگار مسکین انسان کی مخالفت کی گئی اور اس کے نیست و نابود کرنے مین ناخنون تک کا زور لگایا گیا اور ایسے وقت بھی آگئے کہ دنیا کے عقلمند کہلانے والون نے یہ حکم لگا دیا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے مجھے وہ وقت کبھی نہین بھولیگا جب اس برگزیدہ پر پادریون نے ایک جھوٹا خون کا مقدمہ بنایا اور ایسا فتنہ برپا کیا کہ مقدمہ کی روئیداد پر نظر کرکے ایک شخص نے جو دانا اور صائب الرائے ہونے مین بڑا مشہور تھا مجھ سے کہا کہ بس اب اس سارے سلسلہ کا خاتمہ یقینی ہے مگر دیکھو اس برگزیدہ کی صدق اور استقامت وہی تھی بلکہ جون جون مخالفت ترقی کرتی گئی ویسے ویسے اس کی تحدی بھی بڑھتی چلی گئی اور عجیب اور کیسی عجیب بات یہ کہ وہی ہوا جو اس برگزیدہ نے قبل از وقت کہا تھا کیا یہ کوئی مشاہدہ اور تجربہ تھا یا حالت موجودہ سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ ایک مسکین انسان جس کے مقابل پر ساری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ کامیاب ہوجائیگا۔ نہین۔ بلکہ عقل اور مشاہدہ اور تجربہ کا فتوی تو یہ تھا کہ بس اب خاتمہ ہے کہان ایک کہان لاکھون تعداد۔ ظاہری قوت شوکت۔ امارت دولت دنیوی وجاہت سب اس کے برخلاف تھین اور نتیجہ ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس تنہا و بیکس انسان کی ہستی ہی کیا ہے۔ یہ پیشگوئی یا تو مذاق ہے یا مجنون کی بڑ ہے کیونکہ حالت موجودہ سے نتیجہ اس کے خلاف نکلتا تھا یہی تو غیب ہوتا ہے جو مولا کریم سوا اپنے برگزیدہ رسولون کے کسی کو نہین دیتا اور لوگون کا رسول کو مجنون کہنا گویا غیب کے متعلق ان کی لاعلمی پر ایک حجت روشن ہے ورنہ اگر کچھ بھی تھوڑا بہت حالت موجودہ سے قیاس کی دوڑین لگ سکتی تو وہ مجنون ہرگز نہ کہتے بلکہ قیاس تو اس کے برخلاف چلتا ہے ابھی کی بات ہے کہ ایک ماہر طبقات الارض نے زمین کی حالت کو دیکھ کر حکم لگایا تھا کہ دو سو برس تک کوئی سخت زلزلہ نہین آئیگا۔ مگر ایک خدا کا رسول بول اٹھا کہ اس کو غیب سے حصہ نہین بلکہ محض قیاس دوڑاتا ہے۔ آئندہ بہار مین ہی نہایت سخت زلزلہ آئیگا اور عنقریب اور بھی بڑے سخت زلزلے آئین گے جن مین سے ایک قیامت کا نمونہ ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ بہار مین پھر سخت زلزلہ آیا اور دوسرے ممالک مین بھی سخت زلزلے آئے اور باقی کا ابھی انتظار ہے ایک لڑکے کو باؤلے کتے نے کاٹا کسولی پر علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے اپنی تسلی کے بعد واپس بھیجدیا۔ مگر پھر بھی آثار ہائیڈروفوبیا

کے پیدا ہوگئے۔ اور حالت ردی ہوگئی۔ ڈاکٹر مذکور کو لکھا گیا تو اس نے نتیجہ یہ نکالا کہ اب بچ نہین سکتا کوئی علاج نہین کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ یہی کہتا تھا مگر دیکھو خدا کے رسول نے تبلایا کہ نہین وہ بچ جائیگا اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بچ گیا کہان تک لکھا جاوے صاحبدل کے لئے سینکڑون نہین ہزارون لاکھون مثالین موجود ہین مذکورہ بالا مثالون مین نتیجہ جو مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر نکالا گیا غلط ہوگیا کیونکہ غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ اللہ نے اپنے رسول کو اس غیب کا علم دیدیا پس غیب اس کا نام ہے نہ کہ چند مفروضات کی بنا پر قیاس دوڑانے کا نام غیب ہے جس طرح نجومی یا جوتشی چند مفروضات سے نتیجہ نکالا کرتے ہین نادان لوگ اسے غیب سمجھا کرتے ہین اور لطف یہ ہے کہ کثرت سے غلطیان ہوتی ہین کیونکہ بعض ستارون کی گردش اور دنیا کے واقعات کو بالمقابل مشاہدہ کرکے اور ان کے درمیان تعلق فرض کرکے یا دیگر طریقون سے بعض قاعدے بنالئے گئے ہین یا فرض کرلئے گئے ہین اور ان کے مختلف مقامات کو سعد اور نحس قرار دے لیا گیا ہے۔ (یہ کہان تک صحیح ہے یا غلط اور کہ اس کی اغویت پر یا صحت جدید سائنس نے کیا روشنی ڈالی ہے یہ ایک جدا امر ہے جو اس وقت ہماری بحث سے خارج ہے) اور ریاضی کے سوال کی طرح انہی مفروضات سے ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو کسی ملک کی نسبت ہوتا ہے یا کسی شخص کی نسبت۔ مگر وہ بالکل ایک قیاسی امر ہوتا ہے جس مین غلطی اور صحت کے دونو پہلو موجود ہوتے ہین بلکہ غلطی کا کثرت سے احتمال ہوتا ہے۔ پھر چالاکی کو بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ مثلاً فلان شخص کو کچھ خوشی پیش آئیگی یا کچھ تکلیف پہونچیگی۔ اسی قسم کے اور فقرے ہوتے ہین جو بالکل گول مول اور ہر ایک پہلو سے مڑے ہوتے ہین تاکہ پردہ رہ جائے کون شخص ہے جس کو خوشی یا غم پیش نہین یہ تو عام چیزین ہین برخلاف اس کے رسولون کی پیشگوئیان کثرت سے ایسی ہوتی ہین جو بالکل صاف اور کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی ہین اور اس مین تحدی اور شوکت ہوتی ہے چونکہ نجومی زمین کا فرزند ہوتا ہے اس لئے ہزارون باتون مین سے اگر ایک قیاس بھی اس کا صحیح نکل گیا جو بزدلی سے اس نے قبل از وقت اچھی طرح مشتہر بھی نہ کیا تھا۔ تو شیلان کی چڑھ مچ جاتی ہے اور وہ اپنے چیلون چانٹون کو لیکر ساری دنیا مین اس کو مشتہر کراتا ہے اور اس کے چیلے بڑی تعریفین کرتے اور بغلین بجاتے پھرتے ہین مگر رسول چونکہ آسمانی ہوتا ہے اور حق کے ساتھ دنیا کو دشمنی ہوتی ہے اس کی ہزارون صاف صاف پیشگوئیون کو جو کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی

www.aaiil.org

ہیں۔ نظر انداز کر دیتے ہیں اور توجیہیں کرتے ہیں یہ کیسی بے حیائی ہے۔ یہاں یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ نجومی تو ایک شخص کی نسبت صرف قیاسی طور پر گول مول لفظوں میں کسی خوشی یا غم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مگر رسول ایک ہی شخص کی نسبت یقین اور تحدی کے ساتھ ایک ہی وقت میں خوشی اور غم اور سختی اور نرمی اور ثواب اور عذاب کی پیشگوئی کرتا ہے۔ وہ ایک ہی شخص کے لئے ایک ہی وقت میں بشیر بھی ہوتا ہے اور نذیر بھی۔ وہ کہتا ہے۔ میری اطاعت کرو۔ تا تم عذاب سے بچ جاؤ اور فضل کے وارث بنو اب دیکھو کہ وہاں سعد اور نحس سب کچھ کالعدم ہو گیا اور نجوم کا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بس سعادت اسی میں ہے۔ کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور نحوست یہی ہے۔ کہ اس کی مخالفت کی جائے نہ وقت اور نہ مقام اور نہ ستارہ اور کسی برج کا کوئی اثر باقی رہ گیا رسولوں کا وجود بھی عجیب بت شکن وجود ہوتا ہے ایک ایک حربہ سے کئی کئی بت ٹوٹتے ہیں اور اگر اس نجوم والے بت کا پجاری کوئی نجومی یا جوتشی ہے جو اپنے بت کی حمایت کرنا چاہتا ہے تو خدا کے رسول کے مقابل پر کھڑا ہو کر اپنے اس بت سے دریافت کر کے پیشگوئی کرے تا کہ سعادت اور نحوست کا تماشہ سب دنیا کو نظر آ جائے اور حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے ورنہ شیر کا جھوٹا کھانے کو تو گیدڑ اور لومڑ بہت سے بعد میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جب خدا کے رسول کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو ایک گیدڑ صفت اور لومڑ طینت نجومی بھی کہہ اٹھتا ہے کہ ہم نے بھی پیشگوئی کی تھی اور اس طرح خدا کے شیر کا جھوٹا کھانے کے لئے لپکتا ہے یہ کیسی بے حیائی ہے جب خدا کے رسول نے پیشگوئی کی تھی اُس وقت وہ کہاں مر گیا تھا۔ کیوں نہیں ویسی ہی دلیری سے اس نے پیشگوئی شائع کرا دی تھی گر نہیں یہ وہی شیر کے شکار پر لومڑوں کے جمع ہونے کی مثال ہے۔

رسولوں کی شاذ و نادر اجتہادی غلطی پر اعتراض کرنا نادانوں کا کام ہے۔ اول تو اجتہاد کو نفس پیشگوئی سے کوئی تعلق نہیں۔ دوم ایسی شاذ و نادر اجتہادی غلطی کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل میں ہوتی ہے ورنہ عظیم الشان پیشین گوئیوں کی تفصیل میں جن پر دعوے کی بنا ہوتی ہے اجتہادی غلطیاں ہرگز ہرگز نہیں ہوتیں۔ سوم ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے پھر اگر کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل میں اجتہادی طور پر غلطی ہو گئی تو یہ بات تو بدرجہ اولیٰ ثابت کرتی ہے۔ کہ غیب سوا خدا کے کسی کے پاس نہیں۔ انسان کا کام نہیں کہ غیب بیان کرے۔ کیونکہ پیشگوئی تو الہام کے الفاظ کے مطابق پوری ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے پورا ہونے کی مفصل کیفیت قبل از وقت خود ملہم کو بھی معلوم نہ تھی اور اس طرح اجتہادی طور سے اس کی تفصیل کرنے میں غلطی ہو گئی۔ اس صورت میں پیشگوئی کی مفصل کیفیت خود ملہم کے لئے بھی غیب کا حکم رکھتی تھی اور جب تک خود اللہ تعالیٰ ہی غیب نہ کھولے رسول کو بھی علم نہیں ہوتا۔ ورنہ رسول جو کثرت سے غیب کی پیشگوئیاں کرتے ہیں اگر انسانی قدرت میں غیب ہوتا۔ تو ہرگز اجتہادی غلطی نہ کرتے یہ اسی لئے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ غیب صرف اللہ کے پاس ہے اور جو کچھ رسول بتلاتے ہیں یہ غیب منجانب اللہ ہے جو ان کو اللہ نے بتایا ہے ورنہ ان کو خود غیب کا کوئی علم نہیں اور یہ کہ غیب بتلانا انسانی قدرت سے باہر ہے۔ گو انسانی فطرت کیسی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے اور کیسا ہی کمال کیوں نہ پیدا کر لے اور اس طرح ایک قادر مقتدر عالم الغیب ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے اور سعید انسان کی روح معرفت میں ترقی کرتی ہے پس جہاں رسولوں سے اجتہادی غلطی ہوتی ہے دراصل وہ ایک ایسا لطیف غیب در غیب ہوتا ہے۔ کہ خود رسولوں کے لئے بھی اس کی مفصل کیفیت غیب کا حکم رکھتی ہے اور اس طرح وہ پیشگوئی جب مطابق الہام کے ایک نئے رنگ کی کیفیت میں پوری ہوتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا تو پھر وہ ایک عظیم الشان نشان ٹھہرتی ہے کیونکہ یہ دوہرا غیب ہوتا ہے جو اپنے موقعہ پر کھلتا ہے اس لئے اجتہادی غلطی کا ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور پیشگوئی کی عظمت کے متعلق ترقی ایمان کا باعث ہونا چاہیئے نہ کہ جائے اعتراض۔ ہاں جب تک خدا ہی کا فضل نہ ہو چشم بصیرت وا نہیں۔ ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر

راقم۔ احمدؑ کے در کا ایک غلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲-۳۔ الہامی پیشگوئی اور اٹکل بازی میں فرق

صفحہ ۴۔ خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵۔ الفتی

صفحہ ۶۔ ڈائری

صفحہ ۷۔ حقیقۃ الوحی۔ پوا پتہ بتاؤ۔ نہ جھوٹ نگر نہ جھوٹ نکر کبھی اسلام میں

اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو۔ آتش زدگی

صفحہ ۸-۹۔ ڈائری

صفحہ ۱۰-۱۱۔ یسوع کی ناکامی اور انبیاء کی کامیابی

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ ۱۔ رَبِّ اجْعَلْنِی غَالِبًا عَلٰی غَیْرِی

ترجمہ۔ اے میرے رب مجھے میرے غیر پہ غالب کر

۲۔ میری فتح۔

۳۔ اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً

ترجمہ۔ میں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤنگا۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خدا بخش ولد نتھ علی ساکن بوریانوالی ڈاکخانہ کھاریاں گوجرات

برکت علی ولد جیون شاہ سکنہ ماچھیان ضلع گورداسپور

المفتی

۷۹ مرشد کو سجدہ کرنا ناجائز - ۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء -
ایک شخص حضرت کی خدمت مین آیا - اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤن پر رکھنا چاہا - حضرت نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہین - السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیئے -

۸۰ دوکانداری کے مشکلات - اگست ۱۹۰۷ء
ایک شخص نے عرض کی - کہ مین ایک گاؤن مین دوکان پر گڑ شکر بیچتا ہون - بعض دفعہ لڑکے یا زمینداروں کے مزدور اور خادم چاکر کپاس یا گندم یا ایسی شے لاتے ہین اور اس کے عوض مین سودا لے جاتے ہین جیسا کہ دیہات مین عموماً دستور ہوتا ہے لیکن بعض لڑکے یا چاکر مالک سے چوری ایسی شے لاتے ہین - کیا اس صورت مین ان کو سودا دینا جائز ہے یا کہ نہین -

فرمایا - جب کسی شے کے متعلق یقین ہو - کہ یہ مال مسروقہ ہے - تو پھر اس کا لینا جائز نہین - لیکن خواہ مخواہ اپنے آپ کو بدظنی مین ڈالنا امر فاسد ہے - ایسی باتون مین تفتیش کرنا اور خواہ مخواہ لوگون کو چور ثابت کرنے کی کوشش کرنا دوکاندار کا کام نہین - اگر دوکاندار ایسی تحقیقات مین لگے گا - تو پھر دوکانداری کس وقت کریگا ہر ایک کے واسطے تفتیش کرنا منع ہے - قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے - کہ اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا - کہ گائے ذبح کرو - بہتر تھا کہ ایک گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے - حکم کی تعمیل ہو جاتی - انہون نے خواہ مخواہ اور باتین پوچھنی شروع کین کہ وہ کیسی گائے ہے اور کیسا رنگ ہے اور اس طرح کے سوال کر کے اپنے آپ کو اور وقت مین ڈالدیا - بہت مسائل پوچھتے رہنا اور باریکیان نکالتے رہنا اچھا نہین ہوتا -

۸۱ گزشتہ بزرگون کو ثواب - ۲ اگست ۱۹۰۷ء
ایک شخص کا سوال پیش ہوا - کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبد القادر کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے - تو کیا یہ جائز ہے -

حضرت نے فرمایا - کہ طعام کا ثواب مُردون کو پہنچتا ہے گزشتہ بزرگون کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے - تو یہ جائز ہے لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے - اگر کوئی شخص اس طرح کے کھانے کیواسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے - تو یہ ایک بت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام ہے - اور شرک مین داخل ہے پھر تاریخ کے تعین مین بھی نیت کا دیکھنا ہی ضروری ہے - اگر کوئی شخص ملازم ہے اور اسے مثلاً جمعہ کے دن ہی رخصت مل سکتی ہے تو حرج نہین کہ وہ اپنے ایسے کام کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کرے - غرض جب تک کوئی ایسا فعل نہ ہو جس مین شرک پایا جائے - صرف کسی کو ثواب پہنچانے کی خاطر طعام کھلانا جائز ہے -

۸۲ ادب اوراق قرآن شریف - ایک شخص نے عرض کی - کہ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کیواسطے جلا دیا جائے تو کیا جائز ہے -

فرمایا - جائز ہے حضرت عثمان نے بھی بعض اوراق جلائے تھے - نیت پر موقوف ہے -

مین نے خود نشان دیکھا

نوازش فرمائے من منیجر اخبار بدر
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اگر آپ مناسب سمجھین تو اخبار بدر مین مضمون ذیل درج فرما دیجیگا - میرا لڑکا محمد عطاء الرحمن آنحضرت اقدس سے کامل محبت اور اخلاص رکھتے ہین - اس دفعہ اس کا جب کلکتہ مین بی - اے - کا امتحان دیکر مکان آیا - تو بندہ نے مرشدنا و مولانا جناب امام الزمان کی خدمت اقدس مین ان کے امتحان کے کامیابی کے بارہ مین دعا کیواسطے درخواست کیا تھا - اغلب کہ ضرور بالضرور آنحضرت اقدس نے دعا کی ہوگی - کیونکہ اسی وقت ان کی کامیابی ایک عجیب و غریب بشارت سے ظہور پذیر ہوئی - ہمنے اندازاً دس تاریخ اپریل گذشتہ کو حضرت کی خدمت مین خط روانہ کر دیا تھا جو غالباً چودہ خواہ پندرہ تاریخ کو وہان پہونچا ہوگا اور ضروراً اسی تاریخ کو غالباً دعا ہوئی ہوگی کیونکہ پندرہ کی شب کو میرے لڑکے محمد عطاء الرحمن کو خواب مین بشارت دیگئی اور ساتھ ان کو **یوم السبت** بتلا دیا گیا - بعد از بیداری خواب ہمارا لڑکا **یوم السبت** کا منتظر رہا اور سنیچر روز کا تذکرہ کرتا رہا - چنانچہ بفضل خداوند بزرگ اور بطفیل آنحضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام دو چار ہی روز کے اندر عین یوم السبت یعنے سنیچر ہی کے روز میرے لڑکے کی کامیابی کے تین عدد ٹیلیگراف میرے لڑکے کے نام سے کلکتہ اور گومٹی وغیرہ جگہ سے موصول ہوئے - واقعی امر یہ ہے - مجھ کو اس کے اس امتحان سے اس قدر خوشی حاصل نہین ہوئی جس قدر خوشی کہ آنحضرت اقدس کی اجابت دعا اور عجیب و غریب بشارت بتعین روز سنیچر (یوم السبت) کے ہم لوگون کو حاصل ہوئی - ع

بلاین مژدہ گر جان فشانم رواست

الراقم - خاکسار محمد امیر احمدی عفی اللہ عنہ خریدار نمبر ۱۳۴

دعا مدد برادر محمد شفیع اپنے بیمار چچا کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین - برادر عبد الرحمن صاحب ڈیرہ دون سے اپنی بیمار چشم خوشدامن صاحبہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین -

---

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین
حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اسی جگہ ہین - احباب جو خطوط ان کے نام بھیجین وہ قادیان کے پتہ پر ہی آنا چاہیئے -

عرب صاحب سید عبد الحی شادی کر کے پٹیالہ سے واپس قادیان آگئے - اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منشی عبد الغنی صاحب اور ان کے برادرون کو خدا جزائے خیر دے کہ انہون نے محض دینی فوائد کو مدنظر رکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عرب صاحب موصوف سے کر دیا -

اس ہفتہ مین شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے اور دیگر احباب مختلف مقامات سے قادیان مین تشریف لائے -

---

عصمت انبیاء اور غلامی - ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کار خانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع

دشنام گو آریہ کا کیا حال ہوا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آریہ کا گالی دینا

ایبٹ آباد میں دھنی رام آریہ بزاز دوکاندار صدر بازار جو پریزیڈنٹ یہاں کے آریہ سماج کا بھی رہ چکا ہے نے چند روز ہوئے کہ بوقت صبح ۸ بجے کے قریب اپنی دوکان پر ایک دودھ فروش سے دودھ لیتے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالیں۔ ہم یہاں ان الفاظ دشنام کو لکھکر اس تحریر کو ناپاک نہیں کرنا چاہتے۔ اہل اسلام ایبٹ آباد نے بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ بمقام نتھا گلی استغاثہ بزیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کا دائر کیا۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ملزم کو طلب کیا اور باندیشہ فساد ملزم کو تخمیناً ایک ماہ تک نتھا گلی رکھا۔ آخر شہادت قلم بند کرنے کے بعد اور مقامی تحقیقات ہو چکنے کے بعد صاحب ممدوح نے سرحدی کارروائی کرنی مصلحت وقت خیال فرماکر رپورٹ برخلاف ملزم بحضور والا جناب چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحدی ملزم کے اخراج از ضلع کی کردی۔ جناب چیف کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں اہل اسلام ایبٹ آباد نے میموریل بھیجا جس پر صاحب ممدوح نے امام مسجد صدر مسجد ایبٹ آباد کے نام پروانہ پسندیدگی کارروائی وطریق عمل اہل اسلام کا اظہار فرماکر انصاف کرنیکا وعدہ دلایا۔ اور امام مسجد نے سب اہل اسلام کے جوش کو وعظ شفقت سے فرو کرنے کی کوشش کی جس میں بہت کامیابی ہوئی ورنہ اس سرحدی ضلع میں احتمال نقض امن کا تھا۔ آخر جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے پریزیڈنٹ آریہ سماج کو ایک سال کے لئے ضلع سے خارج کردیا۔

یہ واقعہ آریوں کی روش اور طریق عمل پر پوری روشنی ڈال رہا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور بجائے امن اور صلح کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے نفاق اور دشمنی کا بیج بو رہے ہیں۔ ابھی لاہور کے چند اکابر کے نام جو دشنام سے پر خطوط پہونچے تھے وہ بات فراموش نہیں ہوئی تھی۔ کہ یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آریہ آئندہ سمجھ سے کام لیں گے اور خواہ مخواہ مسلمانوں کی دل آزاری کے خیال سے آئندہ باز آجاوینگے

اس مقدمہ میں بھی ملزم نے بالمقابل استغاثہ چند شرفار ایبٹ آباد پر . . . . . دائر کیا کہ اس وقوعہ کے وقت وہ اس کی دوکان پر حملہ کر کے گئے۔ جس کو صاحب ضلع نے پڑھتے ہی جھوٹا خیال کر کے داخل دفتر کردیا

کیا آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جھوٹ کا یہی نمونہ پیش کرنا تھا اور اپنے اصولوں پر جن پر کہ ان کو بڑا ناز ہے یہی عملی نمونہ سچ کے اختیار کرنے کا دکھلانا تھا اگر پریزیڈنٹ کی راستبازی کا یہ نمونہ ہے جو اس نے دکھلایا تو عام ممبران کا کیا کہنا۔

ایک انصاف پسند از ایبٹ آباد

چکڑالوی نامرادی

چکڑالوی ملاں کے حصہ میں ہر طرف سے ناکامی اور نامرادی ہی لگی ہوئی ہے اور جو ایک آدھ بدقسمت بھولا بھٹکا اس کے ساتھ شامل ہوتا ہے اسے بھی وہی کچھ دیکھنا پڑتا ہے۔ سینکڑوں لوگ مساجد اور معبد بناتے ہیں۔ کسی کے واسطے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ مذہبی معاملہ ہے گورنمنٹ اس میں مداخلت نہیں دیتی لیکن چکڑالوی ملاں کے سر پر ایسا نحوست کا بھوت سوار ہے۔ کہ اس نے اپنے دو چار ساتھیوں کے ساتھ اپنی ایک مسجد بنانی چاہی تھی محلہ والوں کی شکائت پر سرکار نے وہ بھی روک دی چنانچہ ایک اخبار نویس لکھتا ہے۔

تعمیر مسجد کی ممانعت

لاہور میں ایک مذہبی تنازعہ کا مقدمہ حال میں فیصل ہوا ہے جس میں اکثر اسلامی انجمنوں اور بے شمار مسلمان باشندگان لاہور کو بیحد دلچسپی تھی۔

مسٹر ٹانٹ پریسیڈنٹ لاہور میونسپلٹی و ڈپٹی کمشنر لاہور نے نہائت دوراندیشی کو کام میں لاکر اس کا فیصلہ کیا بات یہ تھی۔ کہ شیخ محمد چٹو نے بازار شیرانوالہ میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی یہ مسجد مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے فرقہ کے لئے بننے والی تھی جو اپنے تئیں اہل قرآن کہتے ہیں اور جن کے عقائد دیگر فرقہ ہائے اسلام سے مختلف ہیں۔ شہر کے جس حصہ میں مجوزہ مسجد کے بنانے کا ارادہ تھا وہاں اہل قرآن کی آبادی بہت کم ہے اور محلہ کے باقی تمام مسلمان ان کے سخت خلاف تھے مسٹر ٹانٹ نے ہر قوم کے مذہبی حقوق کی آزادی کے سوال پر غور کر کے یہ مناسب سمجھا کہ اس معاملہ میں کثرت رائے کی خواہشات کا لحاظ کرنا چاہئیے۔ اگر اس طرح میں اہل قرآن کی مسجد تعمیر ہوئی تو روز جھگڑے اور فساد رہا کرینگے اس لئے درخواست تعمیر مسجد نامنظور کی گئی۔

بدر خواتین

۱۴۔ فروری کے بدر میں میری مخدومہ ص۔ ب۔ احمدیہ خاتون قادیان نے ایک مختصر مضمون میں اپنی بہنوں کو تعلیم دینی و دنیوی کی طرف توجہ دلائی تھی یہ مضمون اس قابل تھا۔ کہ میری مخدومہ اس کو آئندہ حسب وعدہ نیز اس کی ضرورت کو زیادہ تفصیل سے اور تواریخ اسلام سے اور ضرورت کو تجربات سے ثابت کر کے دکھلائیں بے ادبی معاف۔ صرف اس قدر کافی نہیں کہ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اپنی والدہ ماجدہ سے مسائل پنجابی کے شعروں میں یاد ہیں۔

ا۔ بلکہ محترمہ فاضلہ کو یہ تبلانا چاہیئے تھا کہ مسلمان خواتین کو علم کی ضرورت اس لئے ضروری ہے۔

ب۔ علم دینی یا دنیاوی۔ علم دینی کس قدر اور دنیاوی کس قدر۔

ج۔ مسلمان خواتین نے علم دینی میں کیا کیا کمالات حاصل کئے اور ان کے نام اور مختصر حالت۔

د۔ موجودہ زمانہ میں کس قدر تعلیم نسوان کی ہم کو ضرورت ہے۔

چونکہ تعلیم نسوان کا مسئلہ مدت سے مدبران قوم کے زیر بحث ہے۔ اور اس بحث کا مدار امورات بالا کے فیصلہ نہ ہونے سے زیر بحث چلا آتا ہے۔ مجھے اس لئے ادب سے گذارش کرنا پڑا۔ کہ ہماری محترم بزرگ ص۔ ب۔ جنسے مجھے نیاز حاصل ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ خواتینوں میں سے ہیں اس مسئلہ کو وضاحت سے بپابندی قال اللہ و قال الرسول آئندہ کسی اشاعت میں درج فرماکر ممنون فرماوینگی۔

راقمہ

ز۔ ج۔ احمدی از راولپنڈی

اطلاع

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجالاتا رہا ہے وہ آپ صاحبان پر روشن ہے۔ اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تاحال ارسال نہیں فرمائی ان کے نام وی پی کئے جاوینگے امید ایسے موقعہ پر وی پی وصول کر کے مشکور فرمادیں اور واپس کر کے زیادہ زیر بار نہ کریں۔ منیجر

حقیقۃ الوحی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے ایک خط میں جو حضرت کے نام ہے۔ تحریر فرماتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ غلام پچھلے دنون حقیقۃ الوحی پڑھنے مین مصروف رہا۔ قریباً ۱۵ یا ۲۰ روز مین ختم کی اور بفضل خدا خوب غور سے پڑھا۔ عجیب عجیب اسرار معرفت کے پڑھے اور نئے نئے نشانون سے نہایت ایمان تازہ ہوا۔ مخالفون پر حضور کی طرف سے حجت بوجہ اولیٰ تمام کی گئی۔ اب بھی اگر نہ مانین۔ تو مثل چمگادڑ کے ہین کہ روز روشن مین بھی آفتاب کو نہین دیکھتے۔ حضور کی طرف سے تو دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کا آفتاب چڑھ گیا ہے۔ اب سوائے ہٹ دہرمی اور تعصب کے مخالف مولویون کے ہاتھ مین کچھ نہین نشانات کی بارش ہو رہی ہے۔ اگر تھوڑا سا بھی صاحب ذوق اور ایمان شخص ہو تو اس کے لئے نشانات الہیہ کا ایک سمندر ہے جو حضور کے ہاتھ پر بہ رہا ہے۔ مگر اصل یہی ہے کہ ان مخالف مولویون کی فطرتین جوش تعصب اور جہالت سے مسخ ہو گئی ہین۔ ورنہ صاحب ذوق و ایمان کے لئے تو کافی نشانات سے بھی زیادہ ہین۔

پورا پتہ بتاؤ

ایک روپیہ مسمی عبد اللہ نے بنام مقبرہ روانہ کیا ہے۔ چونکہ عبد اللہ مسمّی دہین کوئی مین کوئی تعین نہین کی لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مرسل اپنا پتہ معہ سکونت و ولدیت کے بنام نائب ناظم مقبرہ روانہ فرما دوین ابھی وہ ایک روپیہ بمد امانت دفتر مین جمع ہے۔ حررہ یکم اگست ۱۹۰۷ء

ناظم مقبرہ بہشتی

نہ چھوڑین نہ چھوڑین گے کبھی اسلام کا دامن

بخیک دنیا بھر مین منبع صداقت مخزن شرافت بندے کو خدا سے ملانیوالا دنیا اور عاقبت کے وسایل بہبودی تبلانے والا اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہین ہے۔ ایک بار آفتاب اسلام کا پرتو جس ظلمت کدہ پر پڑا۔ پھر تا قیامت وہان شرک اور کفر کی سیاہی جاگزین نہ ہو گی جس شخص کے دل مین اسلام کا چراغ روشن ہو گیا اگر تمام دنیا مل کر اسے بجھانے کی کوشش کرے مگر اس کی روشنی مین کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہو گا۔ اس وقت معزز ناظرین کے پیش نظر روسی حکومت کا ایک تازہ واقعہ کہتے ہین کہ وہان اسلام کس طرح اپنی نورانی شعاعین پھیلاتا ہے۔ روس کا مشہور اخبار الوقت رقمطراز ہے۔ کہ ممالک روس کے ایک بڑے پادری صاحب غروسف نامی ایک عرصہ سے اسلامی کتابون کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ ان کے آئینہ قلب سے زنگ تثلیث دور ہوتا گیا یہان تک آپ ایک روز علانیہ مسلمان ہو گئے۔ اور آپکے مسلمان ہوتے ہی اور کئی سو عیسائی بھی مشرف باسلام ہو گئے آپکے اسلام لانے سے روسی پادریون مین بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آپ کو تمام پادریون مین خاص امتیاز اور شہرت حاصل تھی اور کوئی بھی علم وقابلیت مین آپکے ہم پلہ نہ تھا۔ مشرف باسلام ہونے کے بعد حکومت روسیہ کے نام آپ نے عرضیہ روانہ کیا تھا۔ کہ آیندہ سے مجھے مسلمانون مین شمار کیا جاوے۔ دشمن اسلام حکومت روسیہ آپ کی اس درخواست سے بہت سخت برہم ہوئی اور پادری صاحب کو بلا کر جیل مین کر دیا۔ ساتھ ہی اس کے روسی پادری نہایت ہی زور دون سے یہ کوشش کر رہے ہین کہ کسی طرح غروسف صاحب دوبارہ جامۂ تثلیث پہن لین مگر آپ سد سکندری کی طرح اسلام پر قایم ہین اور آپ کا بیان ہے۔ کہ مجھے دنیاوی تکلیفون کا کچھ خیال نہین ہے۔ مین نے ایسی شاہراہ ہدایت پائی ہے۔ کہ کسی طرح اس سے ہٹ نہین سکتا۔ سبحان اللہ آفرین ہے آپ کی عالی ہمتی پر اور روسی طرز عمل بلاشبہ لائق نفرین ہے۔ (سلطان الاخبار)

اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو

چند روز ہوئے کوئینک مینس کرسچین ایسوسی ایشن کلکتہ کے جلسہ مین ایک پادری صاحب نے لیکچر دیا ہے جس مین انہون نے بتایا ہے۔ کہ کلکتہ کی سوشیل حالت سخت قابل نفرت اور اصلاح طلب ہے۔ وہان کی بہت سی گذرگاہین مشتبہ اور آوارہ عورتون کی کثرت کے باعث سخت بدنام ہین جب لارڈ کرزن نے اپنی مشہور اور تاریخی تقریر کانووکیشن مین ہندوستانیون کی بداخلاقیون کا ذکر کیا تھا تو کیا کلکتہ ہی ایسا مقام نہ تھا جہان سے سب سے پہلے ان کی مخالفت کی صدا بلند ہوئی تھی۔ وغیرہ،،

افسوس کہ پادری صاحب نے کلکتہ کے چند مشتبہ عورتون کی وجہ سے بداخلاقیون کا دھبہ تمام ہندوستانیون پر لگانے کی کوشش کرتے ہوئے لارڈ کرزن کی تائید کی ہے۔ لیکن ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہین آیا۔ ہم ان سے پوچھتے ہین۔ کہ کیا وہ پیرس۔ رومانیہ۔ سرویا اور یورپ کے دیگر بڑے بڑے شہرون کے عام باشندون کی سوشل حالت کی بابت کچھ بتا سکتے ہین۔ جن کے مقابلہ مین بیچارہ کلکتہ ہزارویں حصے کے برابر بھی نہین ہے۔ امریکہ مین لاکھون کی تعداد مین ہر سال طلاق ہوتے ہین اور بڑے بڑے گھرانون کی عورتین اپنی عمر مین سینکڑون خاوند کرتی ہین۔ لیکن پادری صاحب ان سب باتون کو بیچارے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فراموش کر گئے۔ ہندوستان کو شوشل اصلاحات کی بیشک ضرورت ہے۔ جو ممکن ہے۔ کہ چند سالہ کی کوشش سے ہو جائین۔ لیکن یورپ امریکہ کے بہت سے مقامات مین اب ان اصلاحات کی کوشش جو ممکنات سے باہر ہو گئی ہے۔ ہمارے پادری صاحب جو ایک مذہب کے پیشوا ہونے کی وجہ سے اخلاق مجسم ہونے چاہئین۔ کاش آیندہ ایسی باتین سوچ سمجھ کر زبان سے نکالا کرین۔ (اردو ربن گزٹ)

آتش زدگی

کونی آئیلنڈ (متصل نیو یارک) ایک ثلث جل گیا۔ بیس ہوٹل بھی جل گئے۔ ہوٹلون مین لوگ شب خوابی کے کپڑے پہنے سو رہے تھے۔ ۲۰۰ آگ بجھانے والے زخمی ہوئے۔ بوسٹک کے چڑیا خانہ کے شیرون اور دوسرے جانورون کے شور سے قیامت برپا تھی۔ چڑیا خانہ کا ایک آدمی کم ہے۔ ۔۔۔

فیصلہ مقدمہ انڈیا وغیرہ

۳۰ جولائی کو بائیڈ صاحب سپیشل مجسٹریٹ نے اس مقدمہ سڈیشن مین ساڑھے تین بجے فیصلہ سنایا کہ پنڈی داس اور دینا ناتھ کو پانچ پانچ سال قید سخت اور پریس ضبط کی سزا دین۔

فیصلہ مقدمہ بلوہ

اس مقدمہ مین رام چند اور نند سنگھ بری کئے گئے۔ گنیش سین کو تین ضرب بید۔ لال چند [illegible]

ڈائری

القول الطیّب

حضرت حج کو نہین جاتے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہین۔ کہ مرزا صاحب حج کو کیون نہین جاتے۔ فرمایا۔ یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ مین رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ مین تھا مگر آپنے دس سال مین کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کیواسطے صرف یہی شرط نہین کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہان تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہین اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہین کرتے۔ تو وہان یہ لوگ کیا نہ کرین گے۔ لیکن ان لوگون کو اس امر سے کیا غرض ہے۔ کہ ہم حج نہین کرتے۔ کیا اگر ہم حج کرینگے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لین گے اور ہماری جماعت مین داخل ہو جائین گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھدین۔ کہ اگر ہم حج کر آدین تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت مین داخل ہو جائین گے اور ہمارے مرید ہو جائین گے۔ اگر وہ ایسا لکھدین اور اقرار حلفی کرین تو ہم حج کر آتے ہین۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آیندہ مولویون کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہین پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال مین حج کیا تھا۔

توکل فرمایا۔ توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہین ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششون مین رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے۔ کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہین وہ اس کو پاتے ہین۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہین وہ اس سے محروم رہتے ہین جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہین رکھتے وہ اگرچند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لین۔ تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام مین عمدہ لوگ وہی گذرے ہین۔ جنہون نے دین کے مقابلہ مین دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان مین قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیا گذرے ہین ان لوگون نے پوشیدہ خدا کی عبادت کی مگر خدا نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔ ہمنے ٹبالہ مین ایک پیرزادہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین کے مقدمات کے واسطے غبار آلودہ ہوا کسی ڈپٹی کے پیچھے پھرتا تھا مین حیران ہوا کہ اگر اس شخص مین سچی نیکی ہوتی اور یہ خدا پر توکل کرنیوالا ہوتا۔ تو ایسے مکدرات مین کیون گرتا۔

اخلاق کو خراب کرنیوالی پادری ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ دیسی عیسائی ہے اور اب مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر روپے مانگتا ہے یا تنخواہ مانگتا ہے۔ حالانکہ لیاقت کچھ نہین۔ حضرت نے فرمایا کہ پادریون نے ہندوستانیون کے اخلاق خراب کر دئے ہین اور ان کو مذہب فروش بنا دیا ہے۔ کئی عیسائی دیکھے ہین کہ وہ ہندوؤن یا مسلمانون کے پاس جاتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ ہم مسلمان یا ہندو ہونے کے واسطے تیار ہین لیکن عیسائی لوگ ہم کو اس قدر تنخواہ دیتے ہین تم کیا تنخواہ دو گے۔ جدھر سے زیادہ تنخواہ کی امید ادھر ہی جھک پڑتے ہین اور بسا اوقات کبھی ادھر سے اور کبھی اُدھر سے بطور نیلام کے اپنی قیمت کے بڑہانے مین کوشش کرتے رہتے ہین۔ یہ بداخلاقی ہندوستان مین پادریون نے ہی پھیلائی ہے ورنہ ان سے پہلے ہندوستانی لوگ مذہب کے معاملہ مین ایسے رذیل اخلاق رکھنے والے نہ تھے۔ آدمیون کو چاہیئے۔ کہ جب ایک مذہب کو سچا سمجھ کر قبول کرے تو پھر اس پر استقامت دکھلائے۔ خدا تعالیٰ رازق ہے وہ خود تمام سامان مہیا کر دیگا جب انسان خدا کے واسطے کوئی کام کرتا ہے تو پھر اس کو موت کی پرواہ نہین رہتی اور نہ اسے خدا تعالیٰ ضائع کرتا ہے اندرونی تقویٰ اور طہارت کا خیال کرنا چاہیئے۔ جن لوگون کے دل اور دماغ مین صرف دنیا ہی رہ جاتی ہے وہ کس کام کے آدمی ہین جو لوگ سچے دل کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ خدا کی طرف جھکتے ہین خدا ان کی دستگیری کرتا ہے اس قسم کے عیسائی نومسلمون کی نسبت تو ہمنے ان لوگون کو بہت ثابت قدم دیکھا ہے۔ جو ہندؤن مین سے مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے ہین۔ جیسا کہ شیخ عبدالرحیم ہین۔ سردار فضل حق ہین۔ شیخ عبدالرحمن صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب ہین۔ ان لوگون نے اسلام کی خاطر بہت دکھ اٹھائے مگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ جب سردار فضل حق صاحب مسلمان ہوئے۔ تو ان کو قتل کرنے کے واسطے کئی سکھ یہان تک آئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکو بچایا اور سردار صاحب نے کسی کا خوف نہ کیا۔ ایسا ہی شیخ عبدالرحیم کے چہرے سے نیک بختی کے آثار نمایان ہین۔ شیخ عبدالرحمن صاحب کو ایک دفعہ ان کے رشتہ دار دھوکے سے لے گئے تھے اور وہان لے جا کر ان کو قید کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور خود بخود یہان چلے آئے۔ برخلاف عیسائیون کا مذہب عموماً تنخواہ پر ہے۔ اگر آج ان کو موقوف کر دیا جائے۔ تو بس ساتھ ہی ان کی عیسائیت بھی موقوف ہو جائے۔ امرتسر مین ایک پادری رجب علی تھا۔ وہ کئی مرتبہ مسلمانون مین آکر ملتا تھا۔ پھر عیسائی ہو جاتا تھا۔ عیسائی ہونے کی حالت مین اس کا ایک اخبار نکلتا تھا۔ عیسائیون سے کچھ ناراض تھا ان دنون مین ایک گرجہ پر بجلی گری تھی۔ اس خبر کو اپنے اخبار مین درج کرتے ہوئے اس نے لکھا کہ گرجے پر بجلی گرنا دو اسباب سے خالی نہین۔ یا تو اس کا یہ سبب ہوا ہے کہ روح القدس کو مصلوب بہت لگ گیا تھا اور اس نے گرجے پر اتر کر گرجے کو جلا دیا۔ اور اگر یہ سبب نہین تو پھر یہ سبب ہے، کہ میری آہ گرجے پر پڑی ہے اور اس نے گرجہ کو جلا دیا ہے اکثر اس قسم کے عیسائی دہریہ اور کمینہ طبع ہوتے ہین عیسائی مذہب کے کفارہ نے ایسی بے قیدی کر دی ہے۔ کہ جو گناہ چاہو کر لو۔ سزا تو یسوع بھگتیگا۔ اسی واسطے ضرب المثل ہو گئی ہے کہ ؎

عیسائی باش ہرچہ خواہی کن

کیونکہ اگر زنا اور شراب حرام ہے۔ تو پھر کفارے سے فائدہ کیا کفارے کا یہی تو فائدہ ہے کہ اس نے معافی کی ایک راہ کھول دی ہے۔ اگر عیسائی بھی گناہ کرنے سے پکڑا جاتا ہے جیسا کہ غیر عیسائی پکڑا جاتا ہے۔ تو پھر دونون مین فرق کیا ہوا اور کسی کو عیسائی بننے سے فائدہ کیا حاصل ہوا۔

ڈاکٹر مرتد یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام الٰہی۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ قریب العہد اہانت کرنے والا تو ڈاکٹر عبدالحکیم ہے۔ جس نے بہت اہانت کے لفظون مین ایک خط لکھا ہے اور ہماری موت کے متعلق پیش گوئی کی ہے۔ یہ وحی الٰہی پہلے بھی بہت بار نازل

www.aaiil.org

ہو چکی ہے۔ مگر ہر بار اس کا شان نزول جدید ہوتا ہے ایسے لوگوں کی مخالفت سے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔ ضرور تھا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے تا کہ صادق اور کاذب کے درمیان ایک فرق ہو جائے۔ سب انبیاء کے وقتوں میں ایسے مخالف ہوتے چلے آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے آدمی موجود تھے۔ مگر اس قسم کے لوگ ہمیشہ بعد میں آتے ہیں۔ شروع میں صادق ہی ظاہر ہوتا ہے پھر اس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ریس کرتے ہیں اس میں خدا تعالے کی حکمت ہے۔ کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوی اچھی طرح سے شائع نہ ہو گیا تب تک کوئی آدمی ایسا پیدا نہ ہوا جس نے نبوت کا دعوے کیا تا کہ کوئی ایسا نہ کہہ سکے۔ کہ اس شخص نے فلاں شخص کی ریس کر کے دعوی نبوۃ کر دیا ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں مطلق خاموشی تھی۔ کوئی شخص خدا سے وحی پانے کا اور مسیح موعود ہونے کا مدعی نہ تھا۔ ایسے وقت میں خدا تعالے نے ہم پر اپنی وحی نازل کر کے ہمیں مسیح موعود بنایا۔ یہ امر بھی منہاج نبوت میں داخل ہے کہ صادق کا دعوے اول ہو اور کاذب پیچھے ہوں اور لوگوں کی بے خبری کے علاوہ ہم تو خود بھی بے خبر تھے۔ اپنے طور پر میری عادت تھی۔ کہ غیر مذاہب کے برخلاف اخبارات میں مضامین دیتا تھا اور اسلام کی صداقت کے ظہور میں کوشاں رہتا تھا۔ ان ایام میں ایک عیسائی کا اخبار سفیر ہند نام نکلا کرتا تھا۔ اور ایک برہموؤں کا رسالہ نام برادر ہند شائع ہوتا تھا۔ ان ہر دو میں بعض مضامین میں نے لکھے تھے۔ مگر ان مضامین میں ہمارا مطلب صرف عقلی دلائل کے پیش کرنے کا ہوتا تھا۔ اور وحی الٰہی اور نشانات کے دکھانے کا کوئی خیال نہ تھا۔ دو جلدیں براہین احمدیہ کی میں لکھ چکا تھا اور اس وقت تک مجھے خبر نہ تھی جب کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا۔ الرحمٰن علم القرآن۔ قل انی امرت و انا اول المومنین۔ اسی براہین احمدیہ میں ہمنے یہ الہام بھی درج کیا ہے۔ کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی اور اسی میں ہمنے حضرت عیسےٰ کے متعلق اپنا وہی عقیدہ پیش کیا ہے جو پرانا عقیدہ تھا۔ کہ مسیح آسمان پر ہے اس کو دیکھنے والے کے واسطے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم تصنع اور بناوٹ سے کوئی کام کرتے اور افترا کے ساتھ یہ باتیں بناتے۔ تو ہم ایسا کیوں کرتے۔ جو شخص افترا کرنے لگتا ہو وہ تو اول ہی سب پہلو سوچ لیتا ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ کی ایک مصلحت تھی۔ کہ ہمنے ایسا لکھ دیا۔ تا کہ ہماری سچائی پر ایک دلیل قائم ہو جائے۔ پہلے سے ہی براہین کے اندر ایک تناقض ہو گیا اور ہم خود بھی اس تناقض کو نہ سمجھ سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی حکمت تھی۔

کوئی اور نشان فرمایا۔ گذشتہ دنوں میں خدا تعالیٰ بہت سے نشانات دکھا چکا ہے جن میں سے بعض کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہو چکے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان پر کسی اور نشان کی طیاری ہو رہی ہے۔ تا کہ ایمانداروں کے ایمان اور قوی ہو جاویں۔ ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے اس سے لوگوں کے ایمان قوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کس بات میں راضی ہے اور کس دین کے حق میں وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے۔ تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے نشانات کے ذریعہ سے تکمیل ایمان ہوتی ہے۔ جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ ایک عمدہ راہ نکالی ہے۔ جب خدا کی فرمائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں تو دل کو سرور اور خوشی ہوتی ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے سیراب ہو جاتا ہے اور اس کا یقین بڑھتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اختیار کرنے میں میں نے کوئی غلطی نہیں کھائی مگر یہ مت خیال کرو۔ کہ غلطی کے نہ کھانے میں تمہاری کوئی بہادری ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ تمنے غلطی نہیں کھائی ورنہ بڑے بڑے فاضل اور مولوی لوگ اس جگہ ٹھوکر کھا گئے ہیں۔

تصحیح

۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں قاضی غلام حسین صاحب کے نکاح جو خبر درج کی گئی تھی۔ اس میں لڑکی کے والد کا نام کاتب کی غلطی سے سید محمد حسین لکھا گیا ہے۔ اصل نام احمد حسن ہے۔

اطلاع۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ منیجر

براہین احمدیہ

میعاد ختم

براہین احمدیہ کی جو نصف قیمت کی گئی تھی۔ اس کی میعاد ۱۳ جولائی ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے جس قدر کتابیں نصف قیمت کے واسطے موجود تھیں وہ بھی جلد ختم ہو جانے کے باعث بعض درخواستوں کی تعمیل بھی نہیں ہو سکی۔ بعض دوستوں نے درخواستیں بہت دیر میں کی تھیں۔ ایسے موقعہ سے ہمیشہ جلد فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اب براہین احمدیہ صرف اصلی قیمت پر فروخت ہو سکتی ہے یعنی صہ روپے بے جلد اور مجلد کے واسطے صہ
البتہ اخبار بدر کے خریداروں کیواسطے جو ایک روپیہ فی کتاب کی رعایت ہے وہ بدستور قائم ہے۔ یعنی خریداران بدر کو براہین احمدیہ بیجلد للعہ اور مجلد للعہ میں مل سکیگی۔

درثمین کی قیمت میں اب کوئی رعایت نہیں۔ لہذا درثمین کی قیمت بے جلد ۶ اور مجلد کی ۸ ہوگی

منیجر بدر ایجنسی

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی لغات القرآن ۸۰۰ صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے۔ کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	[illegible]	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
¼ "	۴۰	۲۲	۱۲	۸	۵	۲
⅛ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
1/16 "	۲۵	۱۰	۶	۴	۲½	۱
فی سطر عام	۶	۴	۳	۲	۱	[illegible]

۱۔ یہ اجرت بہر حالت پیشگی آنی چاہئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں حرج ہی کا موجب ہے۔

۲۔ مینیجر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بذریعہ یا بدست خود مینیجر کے پاس آنا چاہئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرانی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ؍ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرۃ کے ساتھ وصول ہونی چاہئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑ چھوڑ کر کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یسوع[1] کی ناکامی

اور

سرور انبیاء کی کامیابی

(رقم زدہ میاں عبد السلام طالب علم درسگاہ حضرت استاذی المعظم مولوی نور الدین صاحب)

ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے جو درخت عمدہ اور میٹھا پھل لاوے وہ اچھا اور قیمتی کہلاتا ہے اور جو اچھا پھل نہ لاوے اس کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کچھ زیادہ قیمت ہوتی ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ عمدہ اور پھلدار درخت جہاں خود اس باغبان کی دیانت اور دانشوری پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ کیا ہی سمجھدار مالی ہے کہ جسکے پھلدار درخت لگائے ہیں اور ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو ان سے فائدہ پہنچتا ہے اور اس کو کیسی اچھی ترکیب آتی ہے کہ ان پھلدار درختوں کی پرورش کر رہا ہے اور انہیں ہر ایک آفت سے بچاتا ہے اور ان کو مناسب طور پر پانی دیتا ہے اور ان پر نئے نئے پیوند چڑھاتا ہے اور اس کے درخت کیسے عمدہ اور لذیذ پھل لاتے ہیں اور وہ دنیا میں ہزاروں فوائد کا موجب ہوتے ہیں اور صدہا بیماریوں سے شفا پانے کا باعث ہوتے ہیں۔

لیکن کیسا ہی سست اور ناسمجھ اور بھولا مالی ہے جو کہ ایک باغ لگاتا ہے اور اس میں کچھ بوٹے لگاتا ہے اول تو اسے بوٹے ملتے ہی نہیں اگر دس بارہ مل بھی گئے تو وہ بھی کس کام کے نہ انکو وقت پر پانی دیا اور نہ ان کے نیچے کھاد ڈالی اور نہ ان کی اچھی طرح حفاظت کی۔ نہ اس کے ارد گرد سے جھاڑیوں کو صاف کیا اور نہ انکو وقت پر پیوند لگایا اور نہ اس کے گرد احاطہ کیا تاکہ کوئی دشمن اس میں داخل نہ ہوسکے۔ تو آپ ہی فرمائیں۔ کہ ایسے بوٹے کیا عمدہ پھل لاسکتے ہیں اور کیا اس کے باغبان کی قدر ہوسکتی ہے کیا ایسے باغبان کو کوئی مفید کہہ سکتا ہے یا ایسی سمجھ والا باغبان بنانے کے لائق ہوسکتا ہے ہرگز نہیں ایسے کو باغبان بنانا ہی فضول ہے کیونکہ اس نے بوٹوں کو ایسے طور سے پرورش نہیں کیا کہ عمدہ پھل دیں اور وہ پھل مفید ہوسکیں اور تو کیا اس کو مفید پھل کہیں یا نہ کہیں گو خود باغبان بھی وہ بھی کہتا ہے کہ یہ پھل کڑوا ہے اور یہ پھل ترش ہے تو ان پھلوں کی طرف کون توجہ کریگا۔

اسی طرح یہ دنیا بھی ایک باغ ہے اس کے اچھے پھل تیار کرنے کے لئے بھی باغبان آتے ہیں تاکہ انسانوں کو پھلدار بنائیں اسی واسطے بہت سے باغبان آئے۔ لیکن یہاں پر دو باغبانوں کا ذکر کروں گا جن کو کہ دو مختلف گروہ مانتے ہیں کہ یہ حقیقی مالی ہیں اور پھلدار بوٹے پیدا کرگئے ہیں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کروں گا کہ کون حقیقی باغبان ہے اور کس کو یونہی باغ کا نیا مالی قرار دیا گیا حالانکہ اس نے ایک بھی بوٹا تیار نہیں کیا اور وہ خود بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے کوئی پھلدار درخت تیار نہیں کیا لیکن کم اعتقاد و سخت دل ضرور تیار کئے۔

ان دونوں میں سے اول الذکر تو ہمارے سردار ہادی و امام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے انسانوں کو پھلدار بنایا اور نافع الناس بنایا اور دیندار اور امین اور مسکینوں کو کھانا کھلانیوالے اس کی صحبت سے پیدا ہوئے۔ آخر الذکر یسوع مسیح ہیں جنکو کہ یونہی باغبان اور مصلح قرار دیا گیا اور کوئی مفید انسان ان کی صحبت سے پیدا نہ ہوا بلکہ بے اعتقاد اور پکڑنے والے اور فرار کر جانیوالے پیدا ہوئے جن کی بابت وہ خود فرماتے ہیں۔

متی باب ۸ آیت ۲۶۔ اپنے شاگردوں کو کہا "اے کم اعتقادو"

مرقس باب ۴ آیت ۴۰۔ "اب تک ایمان نہیں رکھتے"

لوقا باب ۸ آیت ۲۵ "تمہارا ایمان کہاں گیا"

متی باب ۱۶ آیت ۸۔ "اے کم اعتقادو"

مرقس باب ۸ آیت ۱۷۔ "کیا تمہارا دل سخت ہوگیا ہے۔ آنکھیں ہیں مگر تم دیکھتے نہیں۔ کان ہیں اور سنتے نہیں"

متی باب ۲۶ آیت ۲۱ یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۱ "تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا"

یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۷، ۳۸۔ (پطرس) مرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین بار میرا انکار نہ کریگا۔ مرقس باب ۹ آیت ۱۹ "اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔"

[1] یسوع سے مراد وہ شخص ہے جس کا قصہ عہد جدید کے ناول میں بعض مجہول الاحوال اشخاص نے لکھا ہے جن کا نام متی مرقس وغیرہ تبلایا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

www.aaiil.org

یہ پودے ہیں کہ یسوع صاحب ناصری نے لگائے ہیں اور یہ وہ پودے ہیں جو خود یسوع صاحب نے دئے ہیں اس کے بعد ہم کو اور ضرورت نہیں رہتی کہ ہم ثابت کریں کہ اس کے تعلیم یافتہ کیسے تھے اور کیا کچھ اس نے طیار کیا یا کیا کچھ اس میں طاقت تھی کہ ایک شاگرد کو طیار کرے اس کے مقابل پر میں اپنے سردار افضل الانبیاء کو پیش کرتا ہوں کہ وہ کیسا معلم تھا۔ اور اس نے کیا طیار کیا اور اس نے کیا اپنے شاگردوں کے بارے میں فرمایا۔

مسلم بفضائل ابی بکر۔ عن ابی سعید۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امن الناس علی فی مالہ و صحبتہ ابوبکر

ترجمہ۔ ابی سعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ مال کا بھی اور صحبت کا بھی۔

مسلم فضائل ابی بکر۔ عبد اللہ بن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا۔

ترجمہ۔ عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے

مسلم۔ فضائل ابی بکر۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما۔ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا۔ قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضا قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنۃ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ ہوگا۔ ابوبکر نے کہا کہ میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا۔ ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی یعنی عیادت کی۔ ابوبکر نے کہا کہ میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائیگا۔

مسلم۔ فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک۔ ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا ما ذا اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین۔

ترجمہ۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے اور عمر نکلے تو وہ اتنا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا دین۔

مسلم۔ فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرأیت فیہا دارا او قصرا فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب

ترجمہ۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کس کا ہے۔ لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔

عن سعد ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو (عمر) ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہو تو اس راہ کو جس پر تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

مسلم۔ فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ عن ابی موسی الاشعری .... قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ

ترجمہ۔ ابوموسی اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو (عثمان) جنت کی خوشخبری دے۔

مسلم۔ فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی۔

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام پاس

مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص۔ عن علی یقول ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعید بن مالک

ترجمہ۔ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک کے لئے۔

مسلم۔ باب فضیلت زبیر رضی اللہ۔ عن جابر بن عبد اللہ ..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر۔

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

مسلم فضائل طلحہ۔ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو وابوبکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تو اس کا پتھر ہلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا کیونکہ تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

مسلم فضائل ابی عبیدہ بن جراح۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امینا وان امیننا ایتہا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح۔

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

مسلم فضائل حسن علیہ السلام۔ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لحسن اللہم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اسے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اسے اور محبت رکھ اسے جو محبت رکھے اسے۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے۔ دونوں استادوں کی سندات پبلک کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ اب وہ خود فیصلہ کرے کہ کون باغبان لائق ہے اور کس نے پودے تیار کئے ہیں۔ ہم یسوع صاحب کی زبان پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اس کا اپنے چیلوں کی بابت کیا خیال تھا اور وہ ان کو کیسے سمجھتا تھا جو کہ رات دن کے ان کے حالات سے واقف تھا اور اس نے کیا تیار کیا اور اسے آپ خود ہی اندازہ کریں کہ آجکل کے مسیحی کیا کر دکھائیں گے جبکہ ان کے استاد کی تمام محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سوائے ایک کجرو قوم بنانے کے سوا اور کچھ نہ کر سکا تو ان کے بعد کون مصلح پیدا ہو کیونکہ شاگرد تو خمیر کی مانند تھے جیسا کہ یسوع صاحب نے بائیبل میں لکھا ہے جبکہ خمیر ہی خراب ہے۔ تو آٹے کے عمدہ ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ عبد السلام۔

www.aaiil.org

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان خراتی درویش ۔ ماہل پور ۔ ہوشیار پور
میان تاج الدین صاحب مالوکے ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
مستری احمد دین صاحب ۔ این والی ۔ ضلع گوجرانوالہ
میان محمد خان صاحب ۔ دوالمیال ضلع جہلم
عباس خان صاحب " " "
حبیب خان صاحب " " "
میان فقیر محمد صاحب ۔ بنوڑ ۔ ریاست پٹیالہ
میان سراج الدین صاحب ۔ چاندپور ۔ ضلع بجنور
مستری غلام محمد صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
مظفر خان صاحب ۔ ٹوچی ۔ سرحد
سید دلیر علی صاحب ۔ سونگڑہ ضلع کٹک
میان غلام قادر صاحب ۔ تاجر عطر ۔ بنگلور
میان نور نگ صاحب ۔ واعیوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ
میان امام الدین صاحب ۔ گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
میان محمد دین صاحب " " " " "
میان احمد صاحب " " " " "
میان رحمت " " " " "
مسمات گوہری " " " " "
میان سلطان محمد صاحب ۔ کوٹلی لوہاران ۔ سیالکوٹ

رسید زر

۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء ۱۴۹۶ لعل محمد خان صاحب عہ
۲۷ " " ۱۴۷۹ مستری عبدالرحمٰن صاحب ے
۲۸ " " ۶۶۶ مولوی غلام رسول صاحب ۱۲
۲۸ " " ۱۴۷۷ ۔ عبدالرزاق صاحب عہ
۲۸ " " ۱۶۹۲ ۔ منشی امام الدین صاحب عہ
۲۹ " " ۶۲۴ ۔ ملک شاہباز خانصاحب ے
۲۹ " " ۱۱۷ ۔ میان محی الدین صاحب عہ

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں ۔ قیمت ار
نظم مستورات ۔ مستورات کے بہبہ پر ۔ قیمت ۔ر
آنہ وکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے ار
کامن احمدی ۔ اللہ داد والے قیمت ۔ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۔ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمۂ فصل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

القول الفصیح | اردو ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ار

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر نیکو بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے مجرب ہے ۔ قیمت ۸ر

لغات القرآن ہر دو حصہ | ایک کالم میں عربی اور دوسرے میں اردو ۔ تصنیف سید عبد الحی صاحب عرب کی ۔ پسندیدۂ حضرت اقدس ۔ قیمت عہ

رسید زر

۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ مرزا محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ عہ
۲۲ " " ۱۶۸۲ ۔ نظام شاہ صاحب ے
۲۳ " " ۹۷۹ بابو امام الدین صاحب ے
۲۵ " " ۱۶۸۴ ۔ محمد جہان صاحب عہ
۲۵ " " ۲۹۳ ۔ محمد سلطان صاحب ے
۲۵ " " ۴۵۳ ۔ شیخ امیر اللہ صاحب ے
۲۶ " " ۱۶۹۸ ۔ نظام الدین صاحب عہ
۲۶ " " ۱۴۳ ۔ سلطان احمد صاحب ے
۲۷ " " ۱۶۷۲ ۔ مرزا عباس بیگ صاحب عہ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے ۔ کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیا دے ۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں ۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں ۔

۷ ۔ میان محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں ۔ نکاح کے خواہان ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے ۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے ۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا ۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرینگے ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ ۔ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں ۔ خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ انیس سکنہ ضلع میرٹھ ۔

روزانہ اخبار عام ۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور خود اخبار اخبار عام ہی ہے ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ منیجر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

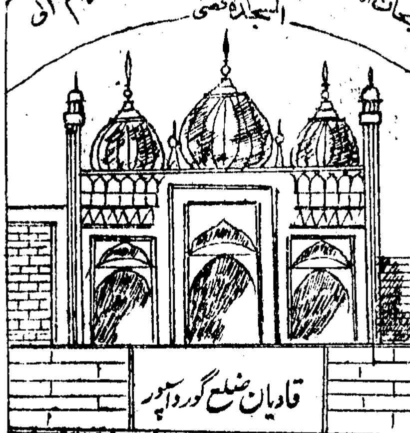

بدر
BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاں آمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — نمبر (۳۳)

مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ ر — قیمت اشتہارات فی سطر — گورنمنٹ ۲۰ — ازنقد للعہ

درشرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب بعد اجرا اخبار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ ۱ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین اس کے بعد سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے

www.aaiil.org

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت تہذیب کی دشمن ہے

پروفیسر نے لکس این آس ولڈ صاحب بہادر نے ایک کتاب بنام راز مشرق لکھی ہے جس میں پروفیسر صاحب نے سات اعتراض مذہب عیسوی پر نہائت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اعتراض اول یہ ہے کہ جب عیسائیت کو ترقی ہوئی تو جنوبی یورپ میں جو بہت بڑی مذہبی سلطنت قائم تھی وہ عیسائیت میں داخل ہونے کے سبب زوال پذیر ہو گئی۔ اعتراض دوم جب عیسائیت کو یورپ میں خوب ترقی ہوئی تو اس کے سبب سے وسطی زمانہ کے وحشیانہ رسوم عملدرآمد میں آئے۔ اعتراض سوم۔ جب یورپ کی عیسائیت میں زوال شروع ہوا۔ تو اس زوال کی برکت سے شمالی یورپ میں تہذیب پھیلنی شروع ہوئی۔ اعتراض چہارم۔ آزادی اور سائنس نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ سب عیسائیت کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے اور عیسائیت کو خوفناک شکست دیکر اسے حاصل ہوئیں۔ اعتراض پنجم۔ عیسوی مذہب کے اصول ہیں کہ وہ ہمیشہ ملکی اور قومی ترقی اور اصلاح کی مخالفت ہی کرتے رہتے ہیں۔ اعتراض ششم۔ پولیٹیکل اور علمی آزادی کے کٹر سے بڑے دشمن ہمیشہ وہی لوگ ہوئے ہیں جو انجیل کے بڑے مومن ہیں اعتراض ہفتم عیسائی عمومات کے درمیان جس قوم نے انجیل کی پروا نہ کی اس نے ترقی پائی اور جو انجیل کی دیندار تھی وہ ہمیشہ تنزل میں رہی۔

ان ساتوں اعتراضات کو پروفیسر صاحب موصوف نے نہائت تفصیل کے ساتھ ایک ایک باب میں تاریخی شہادت کے ساتھ قائم کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی عیسوی دین پر پابند ہونے کے سبب سے نہیں ہے بلکہ عیسوی دین کو حقارت اور نفرت سے دیکھنے کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

کاش اگر ایسے دانا پروفیسر بجائے مشنریوں کے ہندوستان میں بھیجے جایا کریں۔

پیارے ہندوستان ۔۔۔ مسلمانوں کے دھوکہ میں آور ۔۔ سارا یورپ عیسائی ایمانداروں سے بھرا پڑا ہے۔ کوئی دانا آدمی یورپ میں ہو یا ہندوستان میں تثلیث اور کفارہ کی بیہودگی پر ایمان نہیں لاسکتا۔

قیامت

ڈبلیو ایم ہیڈ صاحب ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس بات کو اچھی طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے اور بار بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مقناطیسی سوئی مشرق کی طرف ہٹتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ ہٹتے ہٹتے مغربی کونے تک پہنچ گئی۔ تو زمین جھٹکا کر دوسری طرف کو پھرے گی اور یہ جھٹکا ایسا سخت ہوگا۔ کہ تمام زمین کے پہاڑ اور آب تہ و بالا ہو کر تمام جاندار فنا ہو جائیں گے۔ اور کوئی انسان زندہ باقی نہ رہے گا۔

اس زمانہ کے دہریہ طبع لوگ انبیاء کے فرمانے پر تو قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔ مگر امید ہے کہ اس بات کو سنکر فوراً مان جاوینگے۔

سبت کے دن مزدور

امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ یہودیوں کے درمیان سبت کے احکام نہائت سخت تھے۔ اگر سبت کے دن کوئی شخص مزدوری کرتا۔ تو وہ آگ میں جلایا جاتا تھا۔ اسی کے مطابق عیسائیوں کا عملدرآمد ہے۔ سبت کے دن تمام دکانیں وغیرہ بند کر دی جاتی ہیں اور کوئی مزدور مزدوری نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ خود گرجا کے اندر عین اسی دن مزدوری کا کام کھلا رہتا ہے گیت گانے والے اور باجا بجانے والے گرجے کے اندر سبت کے دن مزدوری پر رکھے جاتے ہیں خود پادری صاحب جو وعظ سنانے آتے ہیں وہ بھی اجرت پر آتے ہیں اور بعد وعظ کے جب تک پادری صاحب کو مبلغ فٹ ڈالر اسی اتوار کے دن دے نہ دیئے جاویں پادری صاحب پادری صاحب وہاں سے ٹلتے نہیں یہ مزدوری نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن مزدوری گناہ ہے تو خود پادری صاحب کیوں مزدوری کرتے ہیں اور اگر پادری صاحب کے پیٹ میں کباب اور شراب کا پڑنا ضروری ہے تو ایک غریب مزدور کے پیٹ میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا جانا کیوں ضروری نہیں پادری صاحب دوسروں کے حق میں سبت کے معاملہ میں ایسی سختی کرتے کہ خواہ مخواہ غریب لوگوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں حالانکہ یسوع مسیح خود ۔۔۔

[illegible]

وصیت کنندہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

برادران السلام علیکم۔ ذیل کے امور پر ضرور وصیت کرنے کے وقت توجہ فرمالیا کریں۔

۱۔ اگر وصیت جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ تو اس میں یہ نہ لکھا جاوے۔ کہ میں اس جائداد کو بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کرتا ہوں۔ صرف یہ لکھ دینا کافی ہے۔ کہ میں نے اپنی جائیداد کے اس قدر حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کر دیا ہے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ وہ اغراض انجمن کی تکمیل کے لئے جائیداد وصیت کردہ کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ لفظ وقف بہت ہی قانونی نقصوں کا موجب ہے۔ حتی الوسع لفظ وقف کا ذکر وصیت میں نہ کیا جاوے۔

۲۔ جو دوست صاحب اراضیات زرعی ہیں اور بالعموم وہ بدقسمتی سے محض رواج کے ماتحت ہوں گے۔ اگر ان کے قبضہ میں پیدا کردہ جائیداد بھی ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ کل جائیداد کا کوئی حصہ بحیثیت مجموعی ہبہ یا وصیت کریں وہ اپنی جائداد کا کل اندازہ لگا کر اور اس میں سے جسقدر حصہ وہ وصیت کرنا چاہیں الگ کر کے اپنی پیدا کردہ جائیداد اس سے اس قدر الگ کر کے اس کے متعلق وصیت کر دیں۔ پیدا کردہ جائیداد کو ہبہ وصیت کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۳۔ اگر اراضی یا جائیداد سکنی وغیرہ مختلف ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک جائیداد کا خاص حصہ وصیت ہو۔ بہتر ہے کہ کل جائیداد کا حساب لگا کر ایک خاص جائیداد وصیت کے لئے الگ کر دیجاوے اس میں بہت آرام ہے۔

۴۔ جائیداد غیر منقولہ کے عوض میں بھی اگر غیر منقولہ جائیداد دی جاوے۔ تو آئندہ ورثاء کو گویا ابتلاؤں سے محفوظ رکھنا ہے۔

یہ چند امور بطور مشورہ میں نے لکھے ہیں اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مسودہ وصیت لکھنے سے پہلے اگر بذریعہ خط اپنے ارادہ سے مجھے براہ راست یا نائب ناظم صاحب مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیدی جاوے اور ساتھ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ کیا وصیت کرنے کا ارادہ ہے۔ تو پھر مسودہ ہماری طرف سے نمونہ ہو کر آئندہ کی خط و کتابت سے نجات ہوگی۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سیکرٹری دائرہ ولی

صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیگر یورپین سلطنتین

انگریزون کی سلطنت ہمارے واسطے ایک رحمت اور برکت اس لحاظ سے تو ہے ہی کہ وہ ایک مہذب اور منصف مزاج قوم کی سلطنت ہے۔ لیکن یورپ کی دیگر مہذب سلطنتین جو سلوک اپنی اسلامی رعایا کے ساتھ کرتے ہین اگر اس کو دیکھا جاوے تو یہ قدر اس برکت کی شکرگزاری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ افریقہ یا آسٹریلیا یا ایشیا مین جہان کہین دیگر یورپین سلاطین مسلط ہین۔ وہان سے مسلمانون کی حقوق تلفی کی شکایت ہمیشہ اخبارون مین ہوتی رہتی ہے مگر حال مین بوسنیا و ہرزی گونیا کے جو حالات فرانس کی میگزین

بوسنیا

اسلامی دنیا نام سے ترجمہ کر کے مختلف ہندوستانی اخبارات مین چھاپے گئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یورپین تہذیب کے عین وسط مین بھی مسلمانون کے ساتھ کوئی نیک سلوک نہین کیا جاتا۔ بلکہ ہر طرح انہین کمزور اور جاہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہان کی رعایا کا بہت حصہ تنگ آ کر وہان سے نکلا جاتا ہے۔ بوسنیا اور ہرزی گونیا آسٹریا کے صوبے ہین اور ترکی روم کی سرحد پر واقع ہین۔ میگزین اسلامی دنیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جدید مردم شماری جو بوسنیا اور ہرزی گونیا مین ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکون مین مسلمانون کی تعداد اس وقت ۵۸۷۱۶۸ ہے حالانکہ ۱۸۹۵ء مین ان کی تعداد (۵۴۸۶۳۲) یعنی اس عرصے مین چھتیس ہزار کے قریب ان کی مردم شماری مین اضافہ ہوا ہے اکثر مسلمان تجارت یا صنعت و حرفت مین مشغول رہتے ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین یہ تمام مسلمان حنفی المذہب ہین جس وقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہے ان کی تعداد مین بہت تنزل ہوا۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت کر گئے اس کا سبب تھا۔ کہ ۱۸۲۲ء مین مسلمانون مین اعلان کیا کہ وہ اپنے مذہب مین اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے مین آزاد ہین اور ان کو گورنمنٹ کے کسی ایسے حقوق کی پابندی منظور نہین ہے جس سے ان کی مذہبی فیلنگ یا مذہبی احساس کو صدمہ پہونچے گورنمنٹ نے ان کی فیلنگ کی اور ان کی اغراض کی مطلق پرواہ نہین کی۔ مجبوراً انہون نے ہجرت اختیار کی ان ملکون کے مسلمان گورنمنٹ کے طریقہ حکومت سے ناراض رہتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانون کی خصوصیات کا مطلق لحاظ نہین کرتی رومن کیتھلک عیسائی جبراً مسلمانون کے بچون کو عیسائی بناتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بازپرس نہین کیجاتی۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی ناراضگی رفتہ رفتہ شورش کے درجہ تک پہونچ گئی اور انہون نے عام اعلان کیا کہ اپنے مذہب اور تمدنی معاملات مین گورنمنٹ کی دخل دہی کو پسند نہین کرتے کسی ایسے قانون کی پابندی پر مجبور نہین ہو سکتے جس سے ہماری مذہبی اور قومی فیلنگ کو صدمہ پہونچے۔

آسٹریا کی گورنمنٹ نے اس شورش کو رفع کرنے اور مسلمانون کی عرضداشت پر توجہ کرنے کے لئے جو سرکاری ممبر مقرر کئے انہین اور ان ممبرون مین جو ملکون کے مسلمانون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بہت بڑا اختلاف اس امر مین تھا کہ مسلمان ممبر چاہتے ہین کہ ان کو مذہبی مجلس کے ممبرون کو آسٹریا کی گورنمنٹ نامزد کیا کرے۔ بلکہ ان کا انتخاب اور ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی طرف سے ہوا کرے مگر سرکاری ممبر اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے آسٹریا کی گورنمنٹ اس بات پر زور دیتی تھی کہ ہماری حکومت کے مسلمانون کو دوسری حکومت کے مسلمانون سے کوئی تعلق نہین رکھنا چاہیئے مسلمانون نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ رومن کیتھلک پادری جو بوسنیا مین مقرر ہوتے ہین وہ آسٹریا کی گورنمنٹ کے مقرر کردہ نہین ہین بلکہ ان کو روم کا پوپ انتخاب کرتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ارتھوڈاکس چرچ کے پادری جو ان ممالک مین ہین ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے ارتھوڈاکس چرچ کی طرف سے ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ ہمارے مذہبی علماء اپنی طرف سے نامزد کرتی ہے اور ہم کو اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ ان کا انتخاب ہم شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے کرائین اس رد و قدح کے بعد مسلمانون کا ایک ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ مین پہونچا اور انہون نے ایک عرضداشت حضور سلطانی مین پیش کی اس کا مضمون یہ تھا کہ حضور اپنے ذاتی اثر سے اس مشکل کو حل فرماوین اور اسباب مین ہماری تائید و حمایت کرین۔

آسٹریا کی گورنمنٹ مسلمانون کی اس حرکت سے ناراض ہو گئی اور اس نے اعلان کیا کہ جو مسلمان قسطنطنیہ کے ڈیپوٹیشن مین شریک ہین۔ وہ دوبارہ اپنے وطن کو واپس نہ آئین کیونکہ ان کے حقوق اس ملک مین ضائع ہو گئے ہین مجبوراً یہ مسلمان قسطنطنیہ مین رہ گئے اور اپنے وطن کو واپس نہین گئے اور اب سلطانی محکمون مین مختلف عہدون پر ملازم ہین یہ مہتم بالشان مسئلہ ان ممالک کے مسلمانون اور آسٹریا کی حکومت کے درمیان آج تک زیر بحث ہے۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ اب تک ان ملکون مین بہت سے ابتدائی مکتب جاری ہین جنہین معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے سرکاری مدرسون مین بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فیصدی طلبار مسلمان ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان طلبا اپنی مذہبی رسوم ادا کر سکین۔ وائنا (دارالحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلباء کی تعداد ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیان چالیس سے زیادہ نہین تھی اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے جس پر نہائیت افسوس ہوتا ہے۔ بوسنہ سرائے کے مسلمانون نے ۱۹۰۲ء مین ایک انجمن قائم کی جس کا نام "انجمن غیرت" ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ غریب مسلمان طلباء کے لئے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جاوین اور ان کی مالی مدد کی جاوے۔

فرانس کے نامور میگزین "اسلامی دنیا" کے نامہ نگار نے جو حالات شائع کرائے ہین ان کو ہم یہان تک درج کر چکے ہین۔ اب ایک اور واقف نامہ نگار کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہین۔ جس نے آسٹریا کی حکومت کی ان کوششون اور سرگرمیون پر ایک نظر دوڑائی ہے جو اس نے مسلمانون کی حالت درست کرنے کے لئے اخیر پانچ سال مین کی ہین وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لئے تعمیر کرائی ہین قدیم طرز کے مکتبون کو از سر نو زندہ کیا ہے اور انہین طرز جدید کی روح پھونکی ہے۔

بوسنہ سرائے کی مسجدون مین گورنمنٹ کے حکم سے برقی روشنی کی جاتی ہے۔ مسلمانون کے اوقات مسلمانون کی کمیٹیون کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہے وہ بینک مین جمع کی جاتی ہے اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہے۔

اس دوسرے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ اب مسلمانون کی حالت پر بہ نسبت پیشتر کے مہربان ہوتی جاتی ہے اور ان کی اصلاح اور ترقی کے کامون مین دلچسپی لینے لگی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائیت
صفحہ ۳ - دیگر یورپین سلطنتین
صفحہ ۴ - ۵ - خدا کی تازہ وحی - چند استفسار
صفحہ ۷ - بدر خواتین - بارہ کا مبارک عدد
صفحہ ۹ - قادیان کی آمد و رفت کے اوقات - ٹبا کو نوشی کا انسداد - الفاظ کی غلط فہمی - زنان رویار
صفحہ ۱۰ - نماعولی نقشہ ن - ایک دیانتدار طلب ا...
صفحہ ۱۱ - تبلیغ -

بدر - مسیح

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریباً ۸ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - شرفنا بکلام منا

ترجمہ - ہمنے اپنے کلام سے مشرف کیا

۲ - شرفنا باکرام منا

ترجمہ - ہمنے اپنے اکرام سے مشرف کیا

۳ - سلام علیکم

۴ - انی مبشرکم - ترجمہ مین بشارت دینے والا ہوں

۵ - ان اللہ معنا - ترجمہ - خدا ہمارے ساتھ ہے

۶ - انی مع اللہ - ترجمہ - مین خدا کے ساتھ ہوں

۱۳ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - عبرت بخش سزائین دی گئین

۲ - انی من الناظرین

ترجمہ - مین دیکھنے والون مین سے ہون

۳ - انی انزلت معک الجنۃ - مین تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے -

۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء - آج ہمارے گھر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے - آگئے - عزت اور سلامتی -

چند استفسار بر خط مولوی محمد حسین صاحب از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلیاً

حبی القدیم مولوی محمد حسین صاحب - آپکا محبت نامہ جو نہایت درجہ ایسا مشکوک اور مکروہ اور غلط در غلط تہا جسکی نسبت خود آپنے تحریر فرمایا ہے - کہ "اگر آپ اس کو پڑھ سکین تو مدیح اخبار کرین ورنہ واپس کرین - تاکہ مین نقل کرا کے ارسال کرون" الخ موصول ہوا - خاکسار کو بڑا تعجب ہوا کہ مولوی صاحب نے ایسا خط غلط در غلط ارسال ہی کیون فرمایا - جسکو واپس بھی طلب فرماتے ہین اور تعجب پر تعجب یہ ہوا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ محض نسیہ ہی نقد نہین کیونکہ عدد ۱۲ جلد ۲۱ - اشاعۃ کا اسمین جابجا حوالہ دیا گیا ہے جو ابھی تک شائع بھی نہین ہوا - پھر گھوڑا انساس مول - اور اس سے بہت ہی حیرانی ہوئی کہ مولوی صاحب نے خاکسار کے سوالات کا جواب ایسا ادھن من پست انخنکبوت کیون عنائیت فرمایا جسمین جواب نسیہ ہی نسیہ ہے اور نقد کچھ بھی نہین بہرحال خاکسار نے آپکے خط کو بخوبی پڑھ لیا - خواہ وہ آپکے نزدیک کیسا ہی مشکوک یا محکوک تہا -

ع بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش - من انداز قدت را مے شناسم - مگر مین ابھی تو اوس کا جواب لکھنا مناسب سمجھتا ہون جب تک حوالجات نسیہ نقد وصول نہو جاوین اور نہ اس خط کا طبع کرانا مناسب ہے کیونکہ مبادا آپ خود ہی شکائیت نہ کرین کہ میرا ایسا خط مشکوک کیون طبع کرایا ہان بالفعل واسطے استفسار و تعین چند امور منجملہ متنازعہ فیہا مندرجہ خط کے آپسے استفسار کر کر جناب کو تکلیف دیجاتی ہے - تاکہ آئندہ خلط مبحث نہو جاوے اور امور تنقیح طلب منقح ہو جاوین - استفسار اول - اگر تسلیم کیا جاوے - کہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے اخبار وطن مین جسکی اصل عبارت عدد ۱۲ جلد ۲۱ مین آئندہ شائع فرماوینگے - ایمان و اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے لئے شرط نجات قرار دیا ہے جسکو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو مگر مولوی صاحب نص قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ کوئی نہ کوئی وقت بعد نزول قرآنی کے ایسا آنیوالا ہے جسمین آنحضرت صلعم کی دعوت عامہ کل زمین کے لوگونکو پہونچ جاویگی - قال اللہ تعالے - قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض - وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ معہذا اب اس زمانہ مین جو مصداق ہے لیظہرہ علی الدین کلہ کا - ڈاکٹر صاحب اور وطن اور جناب کو کونسی ایسی ضرورت واقع ہوئی ہے جو پرانے متکلمین کی طرح یہ تقسیم حال کے زمانہ کے لئے کی جاتی ہے - کہ جن کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہے ان کے لئے تو ایمان و اتباع آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی ہے اور جن کو نہین پہونچی ان کے لئے شرط نجات کی نہین - پھر اس تقسیم کے لئے اولاً متفق صاحبون پر ضروری ہے کہ اس زمانہ مین کسی ایسی بستی کا وجود دکھلاوین جس مین دین اسلام بذریعہ کسی مسلمان کی موجودگی کے پہونچ چکا ہو ورنہ خاکسار تو اس مصرعہ کے پڑھنے کے لئے مجبور ہے کہ ع خوئے بدرا بہانہ بسیار - استفسار دوم - دعوت اسلام پہونچ جلنے کی حد مقرر فرمائی جاوے کہ کیا ہے کیا آپ صاحبون کے نزدیک جن لوگون نے ترجمہ قرآن مجید کا نہین پڑھا یا کسی واعظ اسلام کی مجلس مین نہین بیٹھے وے سب لوگ مصداق ہین اس کے کہ انکو دعوت اسلام نہین پہونچی اور ان کے لئے آپکے نزدیک ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی نہین - پس بجواب استفسار ہذا دعوت اسلام کے پہونچنے کی تحدید فرما دیجاوے کہ اس کی حد کیا ہے - استفسار سوم - علم مناظرہ مین جواب الزامی دینا اور مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا آپکے نزدیک آداب علم مناظرہ سے ہے یا نہین - بشق ثانی آپ کسی کتاب علم مناظرہ کے حوالہ سے ثابت فرماوین

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت ہے - وہ فرماتے ہین کہ احباب بیمار پرسی کے خطوط کی بجائے دعا کر چہوڑین - خطوط کا پڑھنا اور جواب لکھنا موجب تکلیف ہے -

کہ مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا خارج از آداب علم مناظرہ ہے ۔ مگر اندرینصورت آپ کو اکثر مناظرات مندرجہ قرآن مجید سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا ۔ بلکہ بہت ایسی آیات بینات کی تکذیب کا الزام آپ پر عائد ہوگا ۔ جس طرح آپ حضرت مرزا صاحب کے جوابہائے مسلمات ہم الزامی کو تکذیب کر رہے ہیں ۔ ونعوذ باللہ منہ اور لیتق اول حضرت عیسیٰ یا کسی نبی کی توہین نعوذ باللہ کس مردود یا کافر نے کی ہے ۔ کلا و حاشا ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔ بلکہ مسلمات خصم سے ہم الہامی الزامی و دندان شکن بموجب آداب علم مناظرہ کے دئے گئے ہیں اور پھر معہذا ہزاروں اشتہاروں میں اس امر کی تصریح بصراحت کھول کھول کر باعلان ہی کر دیگئی ہے پھر باوجود اس کے آپ جیسے مدعی حقیت و حق گوئی کا ایسا الزام کسی پر قائم کرنا جس سے یا تو تکذیب صدہا آیات قرآنی کی لازم آتی ہو یا نصف علم مناظرہ کو ضائع کر دینا واقع ہوتا ہو ۔ آپ ہی جیسے اہل فضل و علم کا کام ہے ۔ ؎ اینکار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ افسوس کہ آپ کی ایسی ہی تحریروں نے سرحدی لوگوں اور ہز میجسٹی امیر کابل کو قتل نفوس زکیہ پر آمادہ کیا ہے کیونکہ جس مسئلہ کو وہاں کے عوام اور جہلا مسلمانوں نے مطابق اپنے خیال کے نہیں پایا اس کا قائل آپ کے اور ان کے نزدیک واجب القتل ہو گیا ۔ حالانکہ وہ مسئلہ کتاب و سنت صحیحہ کا لب لباب ہے ۔ جیساکہ مانحن فیہ میں محض خلاف در خلاف الزام توہین حضرت عیسیٰ کا اپنے خیال میں لگا کر قتل نفوس زکیہ کا فتویٰ آپنے لگا دیا اب فرمائیے کہ نقض امن عامہ خلائق کا آپ کی طرف سے واقع ہوا یا کسی اور کی طرف سے ۔ جو ہوا تو ہو ہوا ہز میجسٹی امیر تو اپنے نزدیک شاید کسی قدر اس جرم قتل سے دنیا میں بری بھی ہو جاویں تو ہو جاوے مگر آپ اس اعتراض سے ہرگز بری نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو آپ لوگوں کے فتوے کا تابع ہے نہ متبوع ۔ پس اسی لئے مترجم انگریزی نے آپ کے منشاء کے بموجب صرف دعویٰ نبوت کو بھی داخل سبب قتل کا کر دیا ہے ۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس کی شکایت کیوں فرماتے ہیں ۔ اور اگر آپ کا یہ منشاء نہیں ہے تو ضرور بالضرور بہت جلد اس غلطی کا ازالہ معہ لطری بہت جلد کرایا جاوے کیونکہ مسئلہ قتل مومن کا فتویٰ نہایت نازک ہے ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا ۔ الایۃ

استفسار چہارم ۔ آپ کا مضمون کفر کا مندرجہ جلد چہارم اشاعۃ السنہ ۱۸۸۱ اور نیز ریویو براہین احمدیہ مندرجہ جلد ہفتم اشاعۃ سنہ ۱۸۸۴ ۔ اگر ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو کفر و جواز قتل سے بچاتا ہے اور بموجب آپ کے اقرار کے حضرت مرزا صاحب کو بھی سابق میں اسی مضمون نے بچایا تھا مگر اب یہ استفسار آپ سے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے تو سالہا سال ہو گئے کہ صدہا اشتہارات میں اور نیز بدر کے اول ہی سر لوح پر ہر ایک ہفتہ میں بضمن دس شرائط بیعت اور بضمن اظہار اپنے مذہب حقہ اسلامی کے تمام دنیا میں نظم و نثر میں اشتہار دیا جاتا ہے اور نظم کا اول شعر یہ ہے ۔ ؎ ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا ۔ اور آخری شعر ان ۱۱۶ اشعار کا یہ ہے ۔ ؎ یک قدم دوری از آں عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب ۔ اور پھر ہر ایک اس کے شعر میں اتباع کتاب و سنت کو ہی اپنے مذہب کا مرکز اور دارومدار نجات کا قرار دیا گیا ہے اور ہماری طرف سے ہر ایک رسالہ اور کتاب میں بھی بدلائل قاہرہ اس امر کو ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب جناب سے ابھی تک نہیں ہو سکا پھر معہذا اسکی کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو باوجود اس کے کہ اپنے تئیں رسول رحمۃ للعالمین و عیسیٰ نبی حق و غیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں اور ابھی تک بموجب آپ کے اقرار کے کوئی تاویل بھی انہوں نے اس کی نہیں کی ۔ وہ تو آپ کے نزدیک سچے مسلمان ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب باوجود اعلان کرنے مرادات صحیحہ اپنی مذکورہ بالا کے مرتد واجب القتل ہو گئے اگرچہ آپنے ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی بطور رفیہ کے واجب القتل ہونیکا فتویٰ عطا فرما دیا ہے مگر استفسار تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو کچھ عذر آئندہ کو کریں گے وہ تو آپ کے نزدیک مقبول ہو جائیگا اور حضرت مرزا صاحب کی طرف سے جو دلائل قاہرہ کتاب و سنت کے اور نشانہائے آسمانی اور وجوہ موجہ نقلی و عقلی حقیت اپنی دعاوی کی نسبت پیش کرنے کے اور باوجود اشتہار و اعلان اس قسم کے مضامین کے ۔ آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام ۔ مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن ۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام ۔ ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست ۔ ؎ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ۔ ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم وغیرہ وغیرہ کے مرتد اور واجب القتل ہیں ۔ دلشم تا قبل ؎ چون دہد قاضی بدل رشوت قرار ۔ کے شناسد ظالم از مظلوم زار ؎ چون قلم در دست غدارے فتاد ۔ لاجرم منصور بر دارے فتاد ۔ استفسار پنجم ۔ آپ فرماتے ہیں کہ چراغ الدین جمونی کی طرح اگر ڈاکٹر صاحب مرتد ہو جاویں تو یہ سب آپ ہی کی نفس تقلید سے ہے یعنی مطلب یہ کہ نہ مرزا صاحب ان دعاوی کے بانی ہوتے اور نہ یہ لوگ مرتد ہو جاتے یہاں پر صرف یہ استفسار ہے کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی وغیرہ وغیرہ جو مدعی نبوۃ ہو کر ہلاک و تباہ ہو گئے اور آنحضرۃ صلعم کے دعاوی کی حقیت دنیا میں ترقی پذیر ہوتی چلی گئی تو ان سب مرتدین کے دعاوی جو بعد دعویٰ نبوۃ خاتم النبین صلعم کے واقع ہوئے ہیں کس کے نفس تقلید سے تھی اگر حضرت صلعم کی نفس تقلید سے ہی تھی تو یہ تقلید تو قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الایۃ کے مصداق نہ ہو وہ بیچارے ہلاک اور تباہ کیوں ہو گئے ۔ جس طرح جناب نبی کریم کی یونانیوں ترقی ہوتی گئی ہو اسی طرح انکی ترقی ہوتی اور اگر اس ارتداد کا سبب کچھ اور تھا یعنی وساوس شیطانی بسبب حسد و بغض و حرص تحصیل جاہ وغیرہ کے ۔ تو پھر یہاں پر بھی ایسا ہی کچھ سمجھ لیجئے کیونکہ یہاں پر بھی ویسا ہی حال شر البشر واقع ہوا ہے ۔ والعاقل تکفیہ الاشارہ دیکھو حقیقۃ الوحی کو ۔ استفسار ششم ۔ اگر تسلیم کیا جاوے کہ آپ نے سابق میں کسی اپنی تحریر یا تقریر زبانی میں بتصریح اس عقیدہ پرانے کا اثبات ظاہر نہیں فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی علیہما الصلوۃ والسلام اگر تلوار چلاویں گے مگر آپنے تو اشاعۃ میں اس کا رد بھی نہیں فرمایا اور چونکہ آپ ایڈووکیٹ یا وکیل ان علماء اور نیز ان عوام رہی ہیں اور اب بھی ہیں جو کہ یہ عقیدہ رکھتے تھے یا اب رکھتے ہیں اور انہیں علماء اور عوام کی مہر آپنے فتویٰ کفر نامہ پر ثبت کرائی تھیں تو اس وکالت سے بھی آپ کی یہ مفہوم ہوتا رہا کہ آپکا بھی عقیدہ یہی تھا مگر اب تو راز کھل گیا اور آپنے ہمارا اصل الاصول مذہب کا اختیار فرما لیا گو بعد تامل بسیار کی ہو جیسا کہ کہا گیا ہو ؎ ہرچہ دانا کند کند ناداں لیک بعد از تامل بسیار ۔ بس چونکہ آپ اس عقیدہ مہدی خونی سے انکار ہی فرماتے ہیں تو اب ہم کو آپ سے اس بارہ میں بحث کرنا بھی ضروری نہیں ہے مگر یہ استفسار ہفتم ضروری ہے کہ آپ اور نیز ڈاکٹر صاحب بھی ضرور بالضرور اپنا اپنا عقیدہ حضرت مسیح بن مریم موعود کی نسبت اور خوب واضح طور پر تحریر کر دیویں کہ آیا آپ کے نزدیک مسیح بن مریم اسرائیلی اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر بقید حیات ابتک زندہ موجود ہیں اور اسی جسم عنصری سے کسی زمانہ آخری میں نزول فرما کر اسلام کی اشاعت و تائید فرماویں گے اور آیا ابھی تک ان کے جسم اور جسمانی حالتوں میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں آیا الان کما کان کے مصداق ہیں یا کیا جو کچھ آپکا اور نیز ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس بارہ میں ہو اسکو واضح طور پر تحریر فرما دیویں تاکہ آئندہ گفتگو میں خلط مبحث واقع نہ ہو اور طوالت موجب ملالت ناظرین نہ ہو جاوے حضرت امام مہدی کی نسبت تو آپنے ظاہر کر ہی دیا ہے کہ وہ اگر جہاد نہ کریں گے بلکہ نشانہائے آسمانی سے دین اسلام کی تائید کریں گے فنعم الوفاق اور آپ جو ہم سے اس بارہ میں حدیث صحیح بشرائط مندرجہ خط تحریر فرماتے ہیں وہ تو محض عکس القضیہ ہے جس کیلئے ایک کتاب حقیقۃ المہدی کا کیا ذکر ہے ۲۵ یا ۲۶ سال سے صدہا اشتہار اور رسائل اور کتب ہماری طرف سے تمام دنیا میں اسی مسئلہ کی تحقیقات میں شائع ہو چکی ہیں یہ تو خیال آپکا سابق میں ہو گا یا آپ کے ان لوگوں کا خیال ہے جو لیضعن الجزیۃ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ لا یقبل الا الاسلام او القتل ھکذا قالہ الخطابی ہیہات ہیہات ۔ مصنف حضرت نواب صاحب آپ کے نزدیک مجدد بھی ہیں چونکہ اس زمانہ امن و آسائش گورنمنٹ عالیہ اور اقبالہا میں ایسا اعتقاد باطل خلاف تعلیم الاسلام اور ضد ہدایات قرآنی کا تھا اور یہ اعتقاد مذہب اسلام میں داخل ہو چلا تھا دیکھو اس قسم کی روایات غلط اکثر کتابوں میں مندرج ہو گئیں مثلاً یہ روایت ابوہریرہ رض کی کہ سمعت رسول اللہ صلعم وذکر الہند فقال لیغزون الہند لکم جیش یفتح اللہ علیہم حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفون حین ینصرفوا فیجدون ابن مریم بالشام اخرجہ نعیم بن حماد ۔ و این صریح است درانکہ مراد غزوہ ہند در زمان مہدی و عیسیٰ علیہما السلام است الی قولہ پس شبہ نیست کہ مراد بدان غزوہ اخرین ہند است کہ دراں ملوک او را گرفتار کردہ بیارند و اینچنین غزوہ تا حال نشان نداد و اندلس متعین شد کہ وقوع آن در آخر زمان خواہد شد واللہ اعلم ۔ پھر اس کے آگے یہ روایت بھی موجود ہے مسلم از مستورد روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر از ہمہ کس مراد بروم دریں جا نصرانیانند کہ قریب

الی اخافت اللہ رب العالمین الایۃ ۔ استفسار ہشتم ۔ آپ کن کن علمائے ہندوستان کیطرف سے بشرطیکہ نیچری نہوں اس مسئلہ میں ایڈووکیٹ ہیں ان جملہ علماء سے آپ دستخط اپنی وکالت کی نسبت کرا کر خاکسار کے پاس روانہ فرما دیجئے میں انشاء اللہ تعالیٰ بدر و الحکم میں بھی اس آپ کی وکالت کو شائع کرا دوں گا کیونکہ اس میں ہمارا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو اصل الاصول ہمارے مذہب کا ہے آپ کی معیت کے طفیل میں اس اصل الاصول میں انکی شرکت بھی ہو جاویگی ۔ ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ۔ اور واضح ہو کہ خاکسار نے دو کارڈ آپ کی خدمت میں روانہ کئے ہیں لیکن خاکسار کے پاس انکے جواب میں کوئی خط یا کارڈ نہیں آیا اطلاعاً عرض کیا گیا محصول بیرنگ کی نسبت جو آپنے عذر تحریر فرمایا ہے اس کی کچھ ضرورت نہیں تھی ۔ مجھ کو آپکا عنایت نامہ اگرچہ بیرنگ ہی ہو مگر بارنگ ہی معلوم ہوتا ہے ۔ ضرب الحبیب لذیذ ۔ پرانی دوستی جو ٹھہری ۔ باقی آئندہ ۔ راقم محمد احسن نزیل قادیان ۔ مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۶ء

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بچپن کی بیداری

مین ایک چھوٹی لڑکی ہون میری کیا بساط کہ کوئی مضمون لکھون مگر چونکہ میرے دل مین خدمت دین کا شوق ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے توفیق مانگ کر اپنی چھوٹی بہنون کے لئے کچھ اپنے خیال ظاہر کرتی ہون یہ بات تو سب جانتے ہین کہ جن باتون کی عادت بچپن مین پڑجاتی ہے اور جو خیالات ذہن نشین ہوجاوین ان کا اثر عمر بھر رہتا ہے اس لئے والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم اور تربیت کا بچپن مین بہت خیال رکھین تاکہ وہ بڑے ہوکر پکے مسلمان اور احکام شریعت کے پابند ہون۔ مگر اکثر والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم کی طرف سے بہت بے پرواہ رہتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ بڑے ہون گے تو آپ ہی سب کچھ آجائیگا مگر یہ غلطی ہے۔ جس بات کی بچپن سے عادت نہ ہوئی وہ بڑے ہوکر کب ہونے لگی۔ اسلامی احکام مین سب سے مقدم نماز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہین جو بچپن مین نماز نہ پڑھنے کے باعث عمر بھر وقت پر نماز نہین پڑھ سکتے۔ مشکل سے مشکل کام کرنے مین ان کو اتنی الکس نہین آتی جتنی نماز پڑھنے مین بچپن مین بھی نماز پڑھنے مین سستی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اگر بچون کے لئے انعام مقرر کیا جائے کہ اگر تم چالیس روز برابر وقت پر نماز پڑھو گے۔ تو تمہین اتنا انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک میعاد ختم ہونے پر دوسری میعاد مقرر کرسکتے ہین۔ تو بچے خواہ مخواہ نماز وقت پر پڑھین گے۔ اس طرح ان کو عادت ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اور احکام کی نسبت خیال کرلینا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچے جس طرح بڑون کو کرتا دیکھین ویسے ہی خود بھی کرتے ہین۔ اس لئے بڑون کو چاہیئے وہ خود بھی مذہبی احکام کی پابندی کرین۔ اخیر مین اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہون کہ وہ ہمین نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

راقمہ ایک احمدی لڑکی

بدر کی عزت افزائی

اور نیز میرے نام بدر نمبر ۳۱ یکم اگست ۱۹۰۸ء کا نہین آیا جس کا مجھے نہایت غم ہے۔ کیونکہ آپ شائد نہ جانتے ہون گے کہ مجھے بدر سے کس قدر محبت ہے اور اس کا آنا میرے لئے کس قدر خوشی اور مسرت اور نہ آنا کس قدر غم کا موجب ہوتا ہے۔ مہربانی فرماکر بواپسی ڈاک پرچہ مذکور روانہ فرما دین۔ مین عنایت ہوگی۔ والسلام

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

بارہ کا مبارک عدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً بگرامی خدمت اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ ہے ایک رسالہ میرٹھ سے نکلتا ہے جس کا نام تحفہ محمدیہ ہے وہ رسالہ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ خاکسار کی نظر مین گذرا۔ اس مین عبارت ذیل درج ہے۔

مین ایک دن کتاب ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب کو دیکھ رہا تھا کہ اس مین حضرت مولانا امام ابو یعقوب اسحاق متوفی ۳۳۸ ہجری نیشاپوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے مناسبت اسرار الٰہیہ کے درمیان خداوند تعالےٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یون نقل کی ہے۔ کہ جس طرح لفظ (اللہ) تعالیٰ کے چار حروف ہین۔ اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک (محمدؐ) صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چار ہی حروف ہین۔

(اولاً) جس طرح کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح تصدیق رسالت (محمدؐ رسول اللہ) کے بھی باران حروف ہین۔

(ثانیاً) جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق کے بھی باران ہی حروف ہین۔

(ثالثاً) جس طرح ابوبکر الصدیق کے باران حروف ہین اسی طرح عمر ابن الخطاب کے بھی باران حروف ہین۔

(رابعاً) پھر اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان کے بھی باران حروف ہین۔

(خامساً) پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب کے بھی باران حروف ہین۔ یہان پر روایت حضرت نیشاپوری کو ختم کیا گیا۔ بعد مین نماز عصر مین مشغول ہوگیا۔ مگر نماز مین بھی یہی مضمون میرے قلب پر رہا تو معاً میری آنکھون پھرنے لگا اور مجھے معلوم ہوا۔

(سادساً) نعمان ابن ثابت یعنی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے بھی باران حروف ہین۔ بعد ازان اس کتاب کے حاشیے پر مین نے یہ عبارت نقل کردی اور خیال ہوا کہ حضرت نیشاپوری کو یہ مناسبت صریحہ کیون نہ گذری اس کا باعث سوائے اس کے اور کچھ نہ معلوم ہوا کہ وہ شافعی المذہب ہے۔

(سابعاً) پھر ان اسرار الٰہیہ و نکات کے مطابق آیت شریفہ ولقد کتبنا فی الزبور الی آخرہ پر غور کی تو معلوم ہوا کہ عیش گولی مین بھی جس کا زمین کا وارث ہونا بندے صالحون کو فرمایا ہے۔ (ان الارض یرثھا) موجود ہے اس کے بھی اسی مناسبت سے باران ہی حروف ہین۔

(ثامناً) پھر جس مسجد کا وارث ہونا خدا تعالےٰ کے حکم مین ہے اس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اس کے بھی باران ہی حروف ہین۔ اور مسلمانون کے قبلہ کا نام المسجد الحرام ہے اس مین بھی وہی حکمت اور سر ہے۔ کہ اس کے بھی باران ہی حروف ہین۔

(تاسعاً) عبادی الصالحون کے بھی جو وارث قرار دئے گئے ہین ان کے بھی باران ہی حروف ہین۔

این صداقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار نے پڑھکر شیخ غفور بخش صاحب احمدی کو جو اتفاقاً تشریف لائے تھے وہ عبارت دکھائی اور آپ نے بھی غور کرنا شروع کیا۔ ہم دونون کے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور ان کے چار اصحاب کبار کے نام نامی مین بھی پہلے سے ہی یہی مناسبت موجود ہے اور ان اسماء گرامی مین بھی یہی نکتہ اور سر ہے اور ہر ایک اسم گرامی کے باران باران ہی حروف ہین۔

(مرزا غلام احمدؐ) (حکیم نورالدین) (مولوی کریم بخش) اصل نام مولوی صاحب کا جو والدین نے رکھا تھا۔ یہی تھا بعد مین بہ تغیر الفاظ انہون نے عبدالکریم پسند کیا۔ (مولوی محمدؐ علی) (سید محمدؐ احسن)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار محمدؐ الدین اپیلنویس سیالکوٹ۔

www.aaiil.org

بیت الصدق

میرے دوستوں کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی۔ کہ عاجز نے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو حضرت مسیح موعود کے قدموں میں گذارنے کا ایک حیلہ اس صورت میں بھی کیا ہے۔ کہ اپنے واسطے ایک مکان سکونت کے لئے یہاں طیار کیا ہے اور درس قرآن شریف میں دعا کرانے اور حضرت اقدس کی دعا اور اجازت کے بعد ۵۔ اگست ء روز پیر کو ہم اس مکان میں داخل ہو گئے ہیں احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے خیر و برکت سے مشکور فرمادیں میری عرض پر حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ بیت الصدق کا نام اس مکان کے واسطے موزون ہے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ایک پرانا خط

تبدیلی مکان میں پرانے کاغذات کے درمیان مجھے ایک خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ملا ہے جو ان ایام کا ہے۔ جب کہ حضرت مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے اور عاجز ہنوز لاہور میں ملازم تھا۔ چونکہ یہ خط کئی ایک معارف سے پر ہے اس واسطے اُسے میں فایدہ عام کیواسطے درج ذیل کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر صادق ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

مولوی صاحب تو چند روز کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے اور پیر سراج الحق صاحب خط و کتابت کا کام کرتے ہیں لیکن میرے جی میں آیا کہ حضرت اقدس کی ایک دو باتیں جن سے میرے دل کو خوشی اور میری رُوح کو تازہ ایمان نصیب ہوا مفتی صاحب کو سنا دوں۔ شاید اگر ان کو بھی خوشی ہو تو فتویٰ دیدیں۔ کہ یہ شخص دعا کے لائق ہے۔ اس لئے دعا کی جائے۔ پرسوں شام کیوقت ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہیں اپنے لئے کر رہے ہیں۔ یعنی کتابوں میں اپنے ہی دعوے کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ اسپر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتوں کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہمپر نہیں آتا سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا سب نے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتیں اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس اپنے آپ کو منوانے میں ان کا مقصد اور مدعا کیا تھا۔ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں۔ اسی طرح پر ہم جو اپنی تائید میں باتیں پیش کرتے ہیں تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہوتا ہے۔ کہ اپنی پرستش کرائیں یا کوئی اپنا قبلہ قائم کریں یا اپنی نماز پڑھوائیں یا ہماری ساری کارروائیوں کا آخری مدعا اسلام کی طرف بلانا ہوتا ہے کیا ہم اپنی ذات کے لئے کچھ کر رہے ہیں یا جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ اسلام کے لئے کرتے ہیں جو نشان ہم دکھانے کا دعوے کرتے ہیں اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خود پسندی خیال کرتے ہیں اور خود اعتراض ٹھہراتے ہیں تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جاوے۔ تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو خود نمائی کرتے ہیں اور اپنا فخر دکھاتے ہیں کہ ہم میں یہ روشنی ہے اس لئے آؤ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جائیں۔ تا خدا تعالیٰ روشنی ہمیں کسی سیدھی طور پر پہونچائیں۔ نہ ایسی اشیاء کی وساطت سے جو خود اپنی بڑائی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کس قدر حماقت ہے۔ کہ جن ذریعوں سے خدا تعالےٰ نے روشنی کو پہونچانا پسند کیا ہے۔ ان کو داخل شرک خیال کیا جاوے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف خلقت کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اپنے ہی ایک بندے کے ذریعہ سے کرتا ہے اور پھر جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے اس میں ہو کر کرتا ہے اور اس کا ہر فعل خدا تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے۔ و ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمیٰ۔ برہموؤں نے بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ تو ہوا مگر یہ ساتھ محمد الرسول اللہ کیسا لگا دیا ہے۔ فرمایا۔ ہم خود کیا ہیں۔ ہم زمین پر حجۃ اللہ ہیں ہم خدا تعالےٰ کے مجسم نشان ہیں۔ مگر کس کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔ ہماری سب کارروائیاں اسلام کیخاطر ہیں نہ اپنی ذات کے لئے۔ پھر فرمایا کہ اس کے علاوہ ان لوگوں کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دن رات جو دوسرے ادیان کے ابطال کی فکر میں ہیں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا ہم نصیبین یا کشمیر آدمی اسی لئے بھیجتے ہیں کہ ہماری بڑائی ہو یا دین اسلام کی حقانیت روشن ہو۔

ایک دن سیر میں صبح کو فرمایا کہ میری نسبت براہین میں فبرّاہ اللہ مما قالوا۔ اور یہ کلارک والے مقدمہ کی نسبت ہے اور یہی لفظ یعنی برّا کا سب جگہ قرآن شریف میں آتا ہے ایک حضرت موسےٰ کے لئے ایک حضرت یوسف کے لئے۔ حضرت موسےٰ پر ایک عورت نے قارون کے سکھلانے سے نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا تھا اور یہ اس عورت کا پہلا بیان تھا۔ پھر دوسرا بیان اس کا اس وقت ہوا۔ جب حضرت موسےٰ عدالت کی کرسی پر بیٹھے اور تمام لوگ حاضر تھے۔ اس دوسرے بیان میں اس عورت نے یہ کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا اور مجھے سکھلایا گیا تھا اور اسی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت موسےٰ بری ٹھہرائے گئے۔ خلقت کی طرف سے بھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے حق میں پہلا بیان زلیخا کا تھا۔ کہ حضرت یوسف نے بُرا ارادہ اس کی نسبت کیا اور پھر دوسرا بیان اس وقت ہوا۔ جب حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید خانہ سے بلوا بھیجا تو انہوں نے انکار کیا کہ پہلے عورتوں سے پوچھو اس وقت زلیخا نے کہا۔ و ما ابری نفسی۔ یعنی حضرت یوسف بری ہیں۔ یہاں بھی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت یوسف بری ٹھہرائے گئے۔ اب محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہاں ان دو صورتوں میں دوسرا بیان صحیح مان کر ان دو نبیوں کو بری ٹھیرایا گیا ہے تو افسوس ہے اس پر کہ ہماری صورت میں کیوں انکار کرتا ہے۔

خاکسار محمد علی ۔ ۲۰ر اکتوبر

(غالباً یہ خط ۹۹ء کا ہے)

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا بیٹا محمد افضل تیرہ سال کی عمر میں فوت ہو گیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کے واسطے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور مرحوم کو جنت میں جگہ دے۔

گذارش

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ احباب پر روشن ہے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تا حال ارسال نہیں فرمائی ان کے نام وی پی کی

قادیان کی آمد و رفت کے اوقات

منقول از جدید ٹائم ٹیبل ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ بٹالہ سے قادیان تک یکہ مین آمد و رفت ہوتی ہے۔ جس پر فی سواری ۶ر ڈاک کے یکہ کا نرخ مقرر ہے۔ سڑک کچی ہے۔

بٹالہ سے امرتسر جانے کے اوقات ریلوے صبح ۱۰ بجے
سہپہر ۲ بجے
شام ۶ بجے

امرتسر سے دہلی کی طرف جانے کے اوقات دن کو ۱۲ بجے ۹ منٹ
سہپہر ۵ بجے
رات ۹ بجے ۱۶ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیان بھی ہین مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیون کو یہی گاڑیان ٹھیک ملتی ہین۔

امرتسر سے لاہور وزیرآباد جہلم جانے کے اوقات دن کو ۱۱ بجے ۸ منٹ
سہپہر ۳ بجے ۲۵ منٹ
شام ۷ بجے ۳۰ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیان بھی ہین مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیون کو یہ گاڑیان ٹھیک ملتی ہین۔

تمباکو نوشی کا انسداد

بعض ممالک مین تمباکو نوشی پر قانونی قیود عائد ہین۔ مثلاً امریکہ کی بعض ریاستون مین ۱۸ سال سے کم عمر والون کے لئے تمباکو پینا ممنوع ہے۔ جاپان مین اس کے لئے عمر کی قید ۲۰ سال ہے بلکہ شہنشاہ مکاڈو کی قلمرو مین جن والدین کے نوجوان بچے تمباکو پیتے دیکھے جاتے ہین انپر جرمانہ ہوتا ہے۔ علی ہذا ان دکانداروں پر جن کی نسبت یہ ثابت ہو جائے۔ کہ انہون نے بچون کے ہاتھ تمباکو بیچا ہے۔ کیپ کالونی نے بھی اس جانب توجہ شروع کر دی ہے اور ۱۶ سال سے کم عمر کے بچون کو تمباکو پینے پر سزا ملتی ہے۔ اس کی شکایت ہندوستان مین بھی ہے۔ کہ کم سن "خصوصاً طلبائے مدارس مین تمباکو نوشی روزافزون ہے۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ سے کوئی قانون وضع کرنے کی درخواست کی جائے۔ پہلے یہ مناسب اور آسان ہے کہ خود والدین اپنے بچون کی نگرانی کرین اور دیگر افعال قبیحہ کی طرح انہین تمباکو نوشی سے بھی بچانے کی کوشش کرین۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے ہاتھ چونکہ زیادہ لمبے اور مضبوط ہین وہ بھی اس بارہ مین اپنا فرض ادا کرے (پیسہ)

مشن سکولون مین لڑکیون کو بھیجنے کے نتائج

لندن مشن بائبل

ویمین ٹریڈنگ کی عورتین شہر مدراس کی ایک ہندو لڑکی مسماۃ جگا تھن کو عیسائی کرنے کے لئے بھگا لی گئی ہین۔ مسمات مذکورہ کے وارثون نے ان مشنری مسس پر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت مین نالش دائر کر دی ہے۔ مگر ہمین اس کارروائی کے سننے سے اس شیخ شیرازی کا آب زر سے لکھنے کے قابل یہ قول ؎

توانگہ نہ بستی کہ سرچشمہ بود - چو سیلاب شد باز بستن چہ سود

عجب کیفیت سے دل پر کھٹکتا ہے۔ جو ایسے ہی کوتہ اندیش سرپرستون کی نسبت صادق آتا ہے۔ جو پہلے خوشی خوشی اپنی بہو بیٹون کو مشنری مسون کے پاس بھیجتے یا ان کار ساز لیڈیون کو کھلم کھلا اپنے گھرون مین آنے دیتے ہین اور جب ان کا جادو ان کی سادہ لوح لڑکیون پر اپنا کام کر جاتا ہے۔ تو پھر سر پیٹنے اور بے فائدہ ہاتھ پاؤن مارنے لگتے ہین۔ ہندوستان مین جو لاکھون دیسی لوگ اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو چکے اور ہو رہے ہین وہ سب ایسی ہی سہل انگاریون کے نتائج ہین۔ اوائل مین معاملہ نافہم اور حقیقت ناشناس لوگ اس گھمنڈ پر کہ کیا زور سے گھول کر عیسائیت کا عقیدہ ہمارے یا ہماری بہو بیٹیون کے دلون مین بہا دیسکتی ہین۔ ان میم صاحبون سے راہ و رسم اور میل جول پیدا کرنا فخر اور تہذیب سمجھتے ہین اور جب اندر ہی اندر چپکے چپکے پھوڑا پکتے پکتے علانیہ پھوٹ کر بہنے لگتا ہے تو پھر آنکھین کھلتی ہین مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیان چگ گئین کھیت

یہ مشنری لیڈیان ہر داؤ اور حیلے سے غیر مذاہب والون کو پھسلا کر عیسائی بنانے کے فن مین ابتدا ہی سے نہایت کامل ٹرینڈ ہو کر آتی ہین پھر بھلا انہین سیدھی سادی اور سادہ خیال بھولی بھالی ہندوستانی لڑکیون کو اپنی خوش پوشی آزادی اور خودسری کی مثالین دے دلا کر باتون ہی باتون مین پھسلا لینا کونسی بڑی بات ہے۔ یہان تو صرف سر جوڑ کر باتین کرنے اور مل کر بیٹھنے کا موقعہ ہی ملنا چاہیئے۔ پس جو لوگ انہین گھرون مین آنے یا اپنی مستورات کو ان کے ہان جانے کی اجازت دیتے ہین وہ دیدہ دانستہ آپ اپنے پاؤن پر کلہاڑی مارنے اور ؎

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وائے من و دست من و دامن خویش

کے مصداق بنتے ہین اور یہ موٹی سی بات نہین سمجھتے۔ کہ مشنری مسین محض اسی غرض سے اپنا ملک و دیس اور گھربار خویش و اقربا چھوڑ چھاڑ کر ہزارون کوسون کی مسافت اٹھا اور سینکڑون مصائب جھیل کر غربت اور تنہائی مین دیس بدیس پھر رہی اور لاکھون روپے خرچ کر رہی ہین کہ جہان کہین کوئی ان کو شکار ملے تو جھٹ اپنے مذہب پر اس کو لے آئین پھر ایک دو کیا بلکہ ہزارون ان کے ہتھکنڈون پر چڑھ کر اپنے خاندانون کا روزمرہ ناک کاٹ کر ان کے ساتھ ہو لیا کرین۔ تو ان پر کوئی ملامت عائد نہین ہو سکتی بلکہ تمام الزام ان سرپرستون پر آتا ہے جو اپنی بہو بیٹیون کو ان کی صحبتون سے محفوظ رکھنے مین احتیاط سے کام نہین لیتے۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم - کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

الفاظ کی غلط فہمی

اکثر عربی کے الفاظ اردو زبان مین پائے جاتے ہین اور اگرچہ اس مین کچھ شک نہین کہ اردو مانند عربی و فارسی زبان بھی ہے گر اکثر الفاظ عربی کے اردو مین آکر بالکل مختلف معنی رکھتے ہین اور کم از کم ان ہندوستان مین جہان اردو بولنے کا عام رواج ہے یا جن جگہون مین اردو مادری زبان ہے وہان اس قسم کے الفاظ سے اہل اسلام اور اہل ہنود کے مابین مذہبی عداوت تک آجکل نوبت پہنچ گئی ہے۔ مگر اس مین اہل اسلام کا کچھ قصور نہین اگر ہے تو اس قدر صرف کہ اپنی مذہبی کتب کے تراجم مین ایسے الفاظ داخل نہ کرتے جن سے غیر کو ٹھوکر لگتی مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اردو مین بہتر الفاظ کی عدم موجودگی کے سبب ایسا ہو گیا ہے اہل ہنود کا یہ قصور ہے کہ ایسے الفاظ کے معنون کو اصل زبان کے محاورہ پر نہ پرکھا اب خواہ کچھ کہو اس مین کچھ شک شبہ نہین کہ طرفین مین اس سبب سے ضرور ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم چاہتے ہین۔ کہ اس پر کچھ روشنی ڈالین تاکہ انصاف پسند دلون سے کدورت دور ہو بطور مثال کے اس وقت ہم ذیل کے صرف دس عربی الفاظ کو لیتے ہین جو اردو مین بالکل ان معنون مین مستعمل نہین ہوتے جن مین عربی زبان اور محاورہ مین ہوتے ہین۔ قصد۔ قہر مکر۔ شراب۔ عزیز۔ جبر۔ سبب۔ نفر۔ اب ہر ایک

کے معنی بقید زبان لکھے جاتے ہین جس سے اختلاف محاورہ کا پتہ مل جائے گا۔ قصد۔ عربی مین سیدھا راستہ اور اردو مین ارادہ۔ قہر۔ عربی مین اعلیٰ طاقت جس سے صفت قہار نکلتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے۔ اردو مین زبردستی ہے۔ مکر۔ عربی مین جب خدا تعالیٰ برگزیدون کے مخالفون کی تدبیر کو ناکام کر دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ خدا کی تدبیر پر بولا جاتا ہے مگر مخلوق کی کل تدبیرون کے اقسام پر یہ لفظ فریب اور داؤ کے معنون مین استعمال ہوتا ہے اور اردو مین بھی دوسرے معنون مین ہمیشہ لیا جاتا ہے۔ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ کید ہے۔ شراب۔ عربی مین صرف پینے والی چیز کے واسطے آتا ہے مگر اردو مین ہمیشہ مشہور نشہ لانیوالی چیز ہے۔ عزیز۔ عربی مین خدا تعالیٰ کا ایک نام بمعنی غالب ہے اور اردو مین پیارے کو بولتے ہین۔ خصوصاً قریبی رشتہ دارون کو۔ جبر۔ عربی زبان مین نقصان کا پورا کر دینا پٹی باندھنا اور اسی لفظ سے جبیرہ بنا ہے یعنی وہ لکڑی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہین۔ صفت اس کی جبار۔ نام خدا تعالیٰ کا ہے یعنی نقصان کا پورا کر دینے والا۔ مگر اردو مین زبردستی کے معنون مین آتا ہے۔ سوائے خدا تعالیٰ کے عربی مین بھی زبردستی پر گاہے گاہے اطلاق کرتا ہے۔ سبب۔ عربی رستی اور پیوند۔ مگر اردو مین باعث اور وجہ۔ نفر۔ عربی مین گروہ پر بولا جاتا ہے۔ جس مین تین سے لے کر دس تک داخل ہون مگر اردو مین ایک آدمی پر بولا جاتا ہے اور نوکر کے معنی بھی دیتا ہے یہ مذکورہ تفصیل از روئے لغات عربی و محاورہ اردو ثابت ہوتی ہے۔ اہل عرب کے اشعار سے بھی یہی مراد پائی جاتی ہے۔ اردو زبان مین جو مراد ہمیشہ ان الفاظ سے لی جاتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے۔ کہ مخالفین اس سے ایک ایسی مراد خود بخود پیدا کر لیتے ہین جو نہ از روئے لغت درست ہے نہ محاورہ کے رو سے صحیح۔ بعض مخالفین کم فہم نے جب قرآن شریف مین لفظ مکر کا خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال ہوتا دیکھا تو فوراً بول اٹھے۔ کہ مسلمانون کا خدا مکار ہے انہون نے باہمی تعلقات کو اور بھی کشیدہ کر دیا اگر وہ قرآن کے سیاق و سباق پر نظر ڈالتے لغات عربی سے مشورہ کرتے عربی محاورہ کو پرکھتے۔ تو بلا ریب ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ لفظ خالق پر کیا مراد رکھتا ہے۔ اور مخلوق پر کیا۔ (سراج الاخبار)

نشان دیا

ذیل کا خط نور محمد صاحب خانساماں کیطرف سے ہے۔ چونکہ کاتب نوشت و خواند مین پوری لیاقت نہین رکھتا اس واسطے عبارت اور املا مین غلطیان ہین اور اردو صحیح نہین لیکن چونکہ یہ خواب کا بیان ہے اور موکد تقسیم ہے اسلئے مین اس کو اسی طرح چھاپ دیتا ہون جس طرح اس نے لکھا ہے۔

مین قسم واحد لاشریک کی کھا کر صحیح اور سچ لکھتا ہون کہ مین ایک دفعہ ۱۸۹۱ء مین جہلم نوکر بنام خورشید علی نادر کے پاس تھا۔ مین نہین جانتا۔ کہ تاریخ کون تھی مگر ہان اتنا یاد ہے۔ کہ دن ہفتے رات جمعرات کی تھی اور وقت صبح صادق کا تھا۔ کہ مین نے دیکھا کہ ایک پہاڑ قطب کی طرف واقع ہے اور تین طرف بالکل صاف زمین ہے اور لاکھون بلکہ کروڑون آدمی سرون پر ہاتھ رکھ کر روتے ہین مین یعنی اینجانب بھی ان لوگون مین جاکر داخل ہوا تو اینجانب نے بھی ان لوگون سے رونے کا حال دریافت کیا تو انہون نے جواب دیا۔ کہ آج روز محشر یعنے روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتے ہین کہ آج نیکی اور بدی کی ترازو ہوگی۔ جس وقت یہ حال معلوم ہوا تو مین بھی رونے لگا۔ اتنے مین آسمان کھل گیا جیسے کوئی چیز شگاف ہو جاتی ہے۔ اس مین سے ایک تخت اترا اور ایک آدمی اس پر سوار تھا۔ جس کا جسم شیشہ کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ جب زمین پر تخت اتر آیا۔ تو ایک پایہ مین نے پکڑ لیا جو مشرق کی طرف پائے ہوتے ہین ان مین سے جو قبلہ کی طرف منہ کر کے جب آدمی کھڑا ہو دے تو بایان ہوتا ہے۔ یعنی مشرق کے دو جو پائے ہوتے ہین بایان پایہ پکڑ کر مین رونے لگا جو حضرت تخت نشین تھے وہ میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کیون روتے ہو۔ مین نے عرض کی کہ روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتا ہون کہ نیکی تو کوئی نہین کی اور آج وقت آگیا اس واسطے ڈرتا ہون تب حضرت تخت نشین فرمانے لگے۔ کہ تم کو اجازت ہے چلے جاؤ برا کام نہ کرنا بخشش کے ہم ذمہ وار ہین پھر میری آنکھ کھل گئی۔ پھر بعد اس کے سنہ ۱۹۰۶ء ماہ جون یا جولائی تھا کہ مین بڑا بیمار تھا اور مین قریباً اس سے پہلے چار برس اپنے ٹبر کا معالجہ کرتا رہا اور قریباً چار صد روپیہ خرچ کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا ناچار ایک تجویز کی کہ آج زمانہ مین مسیح موعود موجود ہین اور مجھ کو حاجت ہے مین کیون نہ فریاد کرون اس واسطے واجب جان کر ایک کارڈ ڈاک خانہ ڈلوال مین ڈالا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرا ٹبر بیمار ہے جس کی دعا سے میرا ٹبر اچھا ہو جائے گا اس کو مرشد پکڑون گا اس کا جواب حضرت اقدس نے دیا کہ معجزہ طلب کرنے والے اچھے نہین ہوتے۔ خدا کے حضور دعا کرو اور نماز کو قائم کرو اور ہم بھی دعا کرین گے۔ یہ خط حضرت اقدس کا تحریر فرمایا ہوا ڈاک خانہ ڈلوال مین تھا اور ڈاک خانہ مجھ سے قریباً آٹھ میل پر تھا۔ کہ مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کوئی آدمی مجھ کو کہتا ہے کہ تم نوکری کر رہے ہو اور تمہارا مرشد گھر مین ہے اس بات کو سنکر مین چھٹی لے کر گھر آیا اور دیکھا کہ حضرت اقدس میرے گھر مین موجود ہین مگر ایک آدمی ہمراہ ان کی ہم شکل ہے وہ بھی موجود ہین جب مین مصافحہ کرنے سے فارغ ہوا۔ تو مین نے سنا کہ کوئی کہتا ہے کہ تیرے مرشد کی تیرے گھر والون نے خدمت نہین کی۔ اس واسطے گھر والون پر ناراض ہین تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ہماری خدمت انہون نے بہت کی ہے اور بیمار تمہارا اب اچھا ہے اور اب ہم گھر کو جاتے ہین۔ مین نے عرض کی کہ مین ٹکٹ لے کر آپ کو گاڑی پر سوار کراتا ہون تو آپ نے فرمایا۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہم کو آگے لے آیا ہے۔ اسی طرح سے ہم کو لے جائیگا اور اسٹیشن ملا ایک ضلع جہلم مین ہے۔ اس پر مین اور حضرت اقدس اور تیسرا آدمی یعنے حضرت اقدس کا ہمراہی تینون پہنچے اور ادہر مغرب کی طرف سے گاڑی آگئی اس نے وصل کیا تو میری آنکھ کھل گئی اور بعد دوپہر اسی روز وہ خط میرے پاس حضرت اقدس کا تحریر کیا ہوا صادر ہوا جس کا نام تھا کہ میرا ٹبر اچھا ہو گیا۔ اچھا کیا تھا۔ کہ آگے لاٹھی کے سہارے پر چلتے تھے۔ اور اسی روز لاٹھی پھینک دی۔ اور چلنے لگ پڑے۔ حقیقت بیماری کی یہ تھی۔ کہ پاؤن کے درد سے ایک ٹانگ کم ہو گئی تھی اور زمین پر نہین لگتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کا خط آنا تھا کہ پاؤن زمین پر ٹیک کر چلنے لگ پڑے یہ بات مین اپنے اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے اور قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ سب سچ اور صحیح ہے

خاکسار نور محمد خانساماں ملازم مسٹر اسکاٹ صاحب بہادر محکمہ نمک کھیوڑہ۔ ضلع جہلم۔

طاعونی نشان

مخدومی حکیم فضل دین صاحب نے گذشتہ طاعون کے ایام میں بھیرہ سے چند اشد مخالفون کی ہلاکت کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جو قابل اندراج اخبار تھا مگر اس وقت بہ سبب کاغذون بن مل جانے کے گم ہوگیا اب مل گیا ہے اور درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء

حضور کے چار اور دشمن شکار طاعون ہوئے۔ اور انی مهین من اراد اهانتک پر بھی مہر کر گئے (۱) غلام محمد مولوی سکنہ چکوال جو کرم دین کا گواہ تھا (۲) فضل کریم خواجگان کی قوم سے ایک ایسا شخص تھا کہ گاہ گاہ درس قرآن مجید میں بھی آیا کرتا تھا۔ مگر غائبانہ بدگوئی کرتا چنانچہ ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے کہا سارا جہان عذاب میں گرفتار ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) ایک آدمی مرزا (صاحب) مرجاتے تو جہان کی نجات ہو جاتی۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر کو گرفتار طاعون ہوا۔ چار۔ پانچ روز سخت تکلیف سے ہانپتا تڑپتا بکواس کرتا مرگیا۔ (۳) ایسا ہی ایک شیخ تھا۔ یہ سخت دشمن بدخواہ حاسد سلسلہ مبارکہ کا تھا۔ یصدون عن سبیل اللہ سے بہت حصہ لیتا۔ جب کسی احمدی کمزور علم سے ملاقات ہوتی یا کسی کے احمدی ہونے کی خبر سنی اسے بہت ملامت کرتا۔ کسی قدر چونکہ مطب بھی کرتا بعض کمزور اس کو جواب نہ دیتے۔ قریب ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء کو گرفتار طاعون ہوا۔ سنا گیا ہے۔ اس کے پڑوسی کہتے ہیں۔ کہ اس کے فرزند نے اس کو باہر سے دروازہ بند کردیا۔ وہ کوٹھری میں سخت چلاتا شور مچاتا بکواس کرتا رہا یا کوئی چیز (پانی وغیرہ) مانگتا رہا۔ اسی حالت میں چند روز تڑپتا رہا۔ چارپائی سے زمین پر گر پڑا زمین پر گھسٹتا رہا۔ تمام بدن اور چہرہ زخم زخم ہوگیا۔ مرنے کے بعد بھی سنا گیا ہے۔ کہ خوف طاعون سے اس کا کچھ عرصہ تک نزدیک نہیں گیا۔ اس لئے اس کا منہ بہت ہی کھلا رہ گیا جو نہایت ہی بدنما ہوگیا۔ کچھ تو منہ زخمی تھا کچھ کھلا ہوا حد سے زیادہ جیسے تنّور کے وقت۔ پھر وہ پرانے کپڑے کے ٹکڑوں سے بھر دیا گیا۔ بس پھر کیا تھا ہیبت ناک نظارہ نکل آیا اور اس طرح یہ کہ ایک بازو بالکل سیدھا ہوگیا اور ایک ٹانگ بالکل ہوا میں اٹھی ہوئی تھی۔ اب مرنے کے بعد پڑا ہے نہ کوئی نہلاتا ہے نہ میت اٹھاتا۔ اسی طرح قبر میں رکھنے کے وقت کوئی قوم کا آدمی یا رشتہ دار نزدیک نہ آتے تھے۔ ذلت کے ساتھ بیمار رہا ذلت کے ساتھ مرا ذلت کے ساتھ دفن ہوا۔ خدا تعالیٰ پچھلوں کو عبرت دے اور راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین۔

(۴) محمد امین پراچہ۔ یہ سلسلہ کا بڑا حاسد تھا۔ اپنے محلہ میں یضلون عن سبیل اللہ میں برابر مشغول رہتا ایک دفعہ جب میرا مباحثہ محلہ خواجگان میں ہوا تو پہلے مولوی بہاؤالدین پھر مولوی چاوہ والا پھر یہ شخص نوبت بنوبت مقابلہ پر آئے تھے۔ اس وقت یہ بیوپاری تھا پھر برخاست ہوگیا۔ آجکل کسی زمیندار کا محصل تھا۔ جب آثار بیماری ظاہر ہوئے گھر کو چلا آیا۔ دوسرے دن مرگیا۔

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل ہیں۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہائیت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضون کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالون میں بہت عمدہ چھاپدئے یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۳/ ۔ عصمت انبیاء ۲/

ایک دریافت طلب امر

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

سال گذشتہ کے اختتام پر ایک قاعدہ تجویز کیا گیا تھا جس کا منشاء یہ تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام مدات کی آمد مفصل ماہوار شائع ہوا کرے۔ لیکن پہلے ہی مہینہ میں جب اس آمد کی تفصیل کمیٹی کے سامنے آئی تو معلوم ہوا کہ اس تفصیل کے طبع کرانے میں بہت سا خرچ پڑے گا اس لئے اس کی بجائے یہ قاعدہ تجویز کیا گیا۔ کہ ہر ایک رقم کی جو دفتر محاسب میں پہونچے۔ خواہ وہ کسی مد کی ہو۔ ایک رسید باضابطہ دفتر محاسب سے دی جایا کرے۔ جس کا مثنی دفتر محاسب میں رہے مگر ۱۸ سے کم رقم کی رسید نہ دی جاوے اور یہ اعلان کردیا جاوے۔ کہ فرستندہ روپیہ کو اگر دفتر محاسب کی رسید نہ پہونچے۔ تو اسے اپنے روپے کے متعلق فی الفور خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو رسیدیں کارڈون پر فرستندگان رقوم کی خدمت میں بھیجی جاتی ہیں۔ ان کا یہ عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی رقم دفتر محاسب میں بھیجدیں اور انہیں باضابطہ رسید محاسب کے دفتر سے محاسب کے دستخطی نہ پہونچے۔ وہ اپنی رقم کے متعلق خط وکتابت کرکے دریافت کریں۔

اب بعض احباب نے پھر یہ تحریک کی ہے۔ کہ کل رقوم کی جو دفتر محاسب میں وصول ہون بالتفصیل رسیدیں بطور ضمیمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز چھپنی چاہیئے۔ اس پر مجلس ناظم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے احمدی پبلک کی رائے اس معاملہ میں لی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبارات تمام احمدی احباب اور بالخصوص احمدی انجمنون کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سوال کے دونون پہلوؤں پر غور کرکے اپنی رائے سے سکرٹری مجلس ناظم کو مطلع کرین چونکہ ایک ایک فرد کی رائے سے معاملہ طول پکڑے گا۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہر ایک جگہ احمدی احباب اپنی اپنی انجمنون میں اس معاملہ کو پیش کرکے انجمن کے فیصلے سے اطلاع دین۔ اس طریق سے مجموعی رائے سب احمدی احباب کی مجلس ناظم کے سامنے آجاویگی ان تمام۔ ہدایتون پر غور کرکے مجلس ناظم اپنی رائے کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس معتمدین

www.aaiil.org

میں پیش کرے گی۔ تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ماہ اگست کے اندر اندر اس معاملہ پر بحث کر کے آخری رائے سے مجلس ناظم کو اطلاع دیں۔ چونکہ یہ معاملہ جلدی پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے صرف اختتام اگست تک ایسی راؤں کا انتظار کیا جاوے۔

وجوہات رسیدوں کے چھپوانے کی ضرورت کی حسب ذیل دیئے گئے ہیں۔

۱۔ اس سے تحریص چندہ دہندگان وغیرہم میں زیادہ چندہ دینے یا از سر نو چندہ شروع کرنے کی پیدا ہوتی ہے

۲۔ چندہ دہندگان باقاعدہ ماہوار چندہ بھجوانے کی کوشش کرتے ہیں۔

۳۔ مخالفوں یا منافقوں کی بہت سی بدظنیاں اس سے رفع ہو جاتی ہیں۔

۴۔ اس سے ہر قسم کی رسید خواہ وہ رقم ۴ر سے بھی کم ہو۔ شائع ہو سکتی ہے۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی رقومات کی رسیدات شائع کرنی بہ نسبت بڑی کے ضروری ہیں۔ کیونکہ غلطیاں عموماً ایسی رقومات میں ہی واقع ہو جایا کرتی ہیں۔

۵۔ چونکہ یہ انجمن پبلک اور رجسٹرڈ ہے اس واسطے بھی اس کی آمد شائع ہونی ضروری ہے۔ ان کے بالمقابل حسب ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ کل آمد کی چھپوائی پر ایک کثیر رقم صرف ہوگی۔ جو اور کسی دینی ضرورت کے لئے خرچ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ آمد کے چھپوانے کا جب اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر پچھتر روپیہ ماہوار یعنے نو سو روپیہ سالانہ خرچ ہوگا اور جوں جوں آمد بڑھے گی یہ چھپوائی کا خرچ بھی بڑھتا چلا جاویگا۔ یہ خرچ صرف اس صورت میں ہے۔ کہ آمد بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرائی جاوے

۲۔ اپنی رقم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک شخص کو قریباً سو صفحہ باریک لکھے ہوئے پڑھنے پڑا کریں گے۔ جو محض تضیع اوقات ہے۔

۳۔ ریویو آف ریلیجنز کا ضمیمہ کرنے سے چھپی ہوئی فہرست اصل فرستندگان رقوم کو نہ پہونچے گی۔ بلکہ صرف ان لوگوں کو جو رسالہ خریدتے ہیں۔

۴۔ باضابطہ رسیدیں بھیجنے کا خرچ آٹھ دس روپے ماہوار سے زائد نہیں اور اس سے فرستندہ کو جلدی اطمینان بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ رسیدوں کے لئے بعض احباب کو ڈیڑھ ماہ کے قریب انتظار کرنا پڑا کریگا۔ اور اتنی دیر بعد تحقیقات میں بھی مشکلات پیدا ہوں گے پس اگر رسیدیں بھی چھپوائی جاویں۔ تو بھی باضابطہ رسید فرستندہ کو دینے کے واسطے کام نہیں چل سکتا۔

۵۔ اگر بطور ضمیمہ رسیدیں نہ چھپوائی جاویں بلکہ الگ رسالہ کی صورت میں چھاپ کر بھیجے جاویں۔ تو خرچ اور بھی بڑھ جائے گا۔

۶۔ اکثر چندہ دینے والے اس قسم کی تحریص کے محتاج نہیں۔ کہ ان کے نام چھپوائے جاویں۔ بلکہ چندوں کی زیادتی اور قسم کی تحریکات سے ہوتی ہے۔

۷۔ بدظنی کے دور کرنے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ رقم کی باضابطہ رسیدیں دی جاویں۔ جس فرستندہ رقم کو رسید نہ پہونچے وہ اپنی رقم کے متعلق تحقیقات کرے اور کسی تنازعہ کی صورت میں بھی رسید کافی شہادت ہوگی۔

۸۔ مخالفوں اور منافقوں کی بدظنیاں باوجود طبع آمد کے دور نہیں ہو سکتیں۔ معمولی بدظنیوں کے دور کرنے کے لئے ایک مجمل نقشہ ہر مد کی آمد اور خرچ ماہوار کا طبع ہونا کافی ہے۔ جس پر صاحب امین اور ناظر اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے دستخط تصدیقی ہوں۔

۹۔ پبلک یا رجسٹرڈ انجمن کے لئے اپنی آمد شائع کرانا ضروری نہیں ہے۔ زیادتی خرچ کے خلاف دلیل دیگئی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہوگا اس کے بالمقابل رسیدوں کے شائع ہونے سے آمد بڑھ جائیگی۔ دوسری طرف سے یہ دلیل اس کے خلاف دیگئی ہے کہ محض طبع آمد سے آمد میں ترقی ہونا ایک موہوم امید ہے اور خرچ کثیر مستقل ماہوار پڑتا رہیگا۔

جملہ احمدی انجمن اس معاملہ پر غور کر کے جلد تر اپنی اپنی راؤں سے مطلع فرما دیں۔ والسلام

خاکسار محمد علی سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۰۶ء

تبلیغ

خاکسار معہ سید ستار شاہ صاحب ڈاکٹر رعیہ بماہ مئی ۱۹۰۶ء بحضور والا شان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض زیارت قادیان دارالامان پہونچا بر وقت رخصت حضرت اقدس نے فرمایا کہ تمہارا تعلق بوجہ ہم اعتقادی و ہم طریق مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد الجبار وغیرہ غزنوی سے رہا ہے انکو ہمارے دعوے میں شک ہے۔ تو انکو زبانی امورات ذیل سے آگاہ کرو۔ شاید کوئی سعید فطرت سمجھ جائے (۱) پیشگوئیاں انبیاء سابق (۲) شہادت اللہ تعالیٰ بذریعہ مکالمہ و مخاطبہ بمصداق قولہ تعالیٰ قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم۔ یعنے امور غیبیہ کا اطلاع دینا قبل وقوعہ امر واقعہ اور پھر ان کا ظہور ہو جانا۔ (۳) ترقی جماعت متابعین اور تبدیلی حالات بہ تحت احکام ہو کر مقتضی ہونا مخلوق اللہ کا یہی سنت اللہ چلی آئی۔ جس پر غور و نظر کیا جائے۔ امورات مذکور سے ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے سو کمترین معہ ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبان مذکور کی خدمت میں حاضر ہو کر سنائے گئے انہوں نے جو جواب دئے بذریعہ نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا گیا تھا۔ جس پر حضرت اقدس نے نوازنامہ بنام کمترین رحیم بخش عرائض نویس درجہ اول بمقام رعیہ سکنہ تلونڈی دستخطی خود ارسال فرمایا جو ذیل میں حرف بحرف مشتہر ہونے کے لئے باجازت حضرت ممدوح درج اخبارات بدر و الحکم کے پیش کرتا ہوں اور اجازت طبع ہونے کی بذریعہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر جلد عام ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محبی اخویم مولوی رحیم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا جس قدر آپ نے کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو اس کا اجر بخشے۔ درحقیقت علماء کو اپنے شائع کردہ اقوال اور عقائد سے رجوع کرنا مشکل ہے ورنہ یہ مسائل ایسے صاف ہیں کہ ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ آپ اسی طرح کوشش جاری رکھیں۔ اور ہر ایک نیک طبع انسان کو یہ مسائل سنا دیا کریں۔ جو لوگ قرآن شریف کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ ان کا سمجھانا مشکل ہے ورنہ بات تو بہت سہل ہے۔ میں درد نقرس سے بیمار ہوں چلنے کی طاقت بھی نہیں۔ بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے مگر طاقت رفتار نہیں۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بخدمت اخویم سید عبد الستار شاہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ برسد

الراقم

مرزا غلام احمد۔ ۳ اپریل ۱۹۰۶ء

www.aaiil.org

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبیدار ہاسپٹل اسسٹنٹ نوشہرہ۔
سلطان محمد ولد گاما کوٹلی لوہاران ۔ سیالکوٹ ۔
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب ۔ کریام ضلع جالندھر۔
میاں غلام رسول صاحب نمبردار ۔ مالوکے ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ ۔
میاں عطا محمد صاحب شملہ
اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمینر شملہ ۔
سید ولادت حسین صاحب مظفرنگر ۔
سید رستم علی صاحب
میاں پیر بخش صاحب ۔ کریا نوالہ ضلع گوجرات
میاں کرم الٰہی صاحب " " "
فضل الٰہی صاحب " " "
مستری محمد شاہ صاحب اندر گڑھ ناگدا متھرا ریلوے
میاں روشن دین صاحب ۔ مردان
میاں نعمت علی صاحب بھیڈی کلاں ۔ سیالکوٹ
میاں کریم بخش صاحب " "
میاں خیر الدین صاحب چک ۹۹ نہر جہلم سرگودہ
میاں اللہ دتا صاحب چک ۱۰۲ گودہ پور نہر جہلم
میاں علی گوہر صاحب " " "
چودہری میر بخش صاحب ۔ اکبر پور پھلورہ سیالکوٹ
میاں نبی بخش صاحب " " " "
جوایا " " " "
میاں محمد حسین صاحب ۔ سعد اللہ پور گوجرات
میاں عبد اللہ خان صاحب ۔ چنگا گوجر خاں
میاں نظام الدین صاحب ۔ گروبہ ضلع ہوشیارپور
چودہری حسن محمد صاحب ۔ کھیوہ باجوہ کلاس والہ سیالکوٹ
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ " " "
میاں محمد حسن صاحب " " "
میاں علی احمد صاحب " " "
میاں سید احمد صاحب " " "
مسمات طالع بی بی " " "
مسمات کاکو " " "
میاں فقیر اللہ صاحب شہر سیالکوٹ
میاں خیراتی معہ اہلیہ " "
میاں مہر دین صاحب " "
میاں محمد عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام محمد صاحب لالکی پور

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا/

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے قیمت ۱۰/

جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱/

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۲/

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان منشاؤں کا ذکر ۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲/

نور الدین ۔ مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۱۲/

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا/

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا/

نظم مستورات ۔ مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ا/

کامن احمدی ۔ الہ داد والے ۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب ۔ بچوں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴/

رسید زر

۱۳۱۔ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ مسٹر عبد العلی صاحب ۱۵/
۱۳۱ " " ۔ نعمت اللہ صاحب ۶/
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۱۲۶۴ ۔ تاج الدین صاحب ۱۰/
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۱۲۶۵ ۔ نور علی صاحب ۸/
یکم اگست ۱۹۰۷ء ۔ ۷۷۵ ۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ۱/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیلئے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کروں ۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام ۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مردخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مردخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت میرے نام معرفت اڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے ۔ آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

۷ ۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۶ سال سے قادیان میں مقیم ہیں ۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے ۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے ۔ امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے ۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ ۔ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفرنگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں ۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو ۔ ایم ۔ اے ۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ ۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار ۔ گجرات گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں ۔
اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR – QADIAN

قیمت پیشگی سے
مابعد للعہ

یکمشت از معاونین صہ
قادیانین عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶)

مورخہ ۱۲ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۲ ۔ اگست ۱۹۰۷ء

نمبر (۳۴)

فی پرچہ ۲ سرچشمے

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	عـــہ
معاونین درجہ اول جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ہے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

www.aaiil.org

ڈاکٹر عبد الحکیم کا خط اور اس کا جواب

مولانا۔ السلام علیکم۔ چونکہ آپ میرا پہلا خط جو مختصر تھا الحکم و بدر میں شائع کرا چکے ہیں۔ اس لئے مضمون ذیل بھی جو الحکم و بدر کے مزخرفات کا جواب ہے شائع کرا دیں ساتھ ہی جو تردید ہو سکے وہ بھی۔ تاکہ پبلک فیصلہ کر سکے۔ والسلام
خاکسار عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن۔ پٹیالہ۔ ۴ اگست ۱۹۰۶ء

مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی

میں نے ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا۔ جس میں الہام ذیل بھی درج تھا "دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ اس الہام کے ساتھ یہ نوٹ تھا۔ (اسی مفہوم اور مراد کے لحاظ سے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں نہ کہ میں مسیح ہوں یا امام ہوں) ایسا ہی انک لمن المرسلین والے الہام کی نسبت میں المسیح الدجال میں شائع کر چکا تھا کہ اس سے مراد محض اس قدر ہے کہ میں مرزائیوں کی تلوار سے محفوظ رہوں گا۔ پھر اخبار روزگار اور اہلحدیث میں شائع کرا چکا ہوں کہ میرا دعوےٰ رسالت یا نبوت کا ہرگز نہیں ہے۔ ایسے خوابات و الہامات کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ بشارات ہیں جو دینی و دنیوی فلاح اور کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب محض مبشرات باقی ہیں۔ پس اگر خواب میں کسی مومن کو محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح عیسےٰ۔ ابراہیم۔ رحمۃ للعالمین۔ مرسل وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارا جاوے۔ تو وہ اس کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے نہ کہ واقعی وہ نبی یا کسی نبی کے برابر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ

پھر مولوی نورالدین صاحب کا ایک خط اس عاجز کے نام ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء کو موصول ہوا۔ جس کے جواب میں عاجز نے ایک مختصر خط لکھا۔ کیونکہ نوٹ پہلے خط میں درج کر چکا تھا اور اخباروں میں اشاعت ہو چکی تھی۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نورالدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے۔ مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے (۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ (۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۴) انک لمن المرسلین (۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان (۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ اور میں مسیح ہوں۔ (۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

مرزا کی نسبت ۱۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا ہے "آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا" مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح کا اور مرسل کا خداوند عالم شاہد ہے۔ کہ میں نے آج تک ایک بھی لفظ سخت مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما نقول شہید تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھ کو مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے۔ اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں مانگتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم از پٹیالہ۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

میرے اس خط کے الہامات کو پرچہ الحکم و بدر نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ شائع کر دیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوےٰ عیسےٰ اور مسیح اور رسول اور بشیر ونذیر ہونے کا کیا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط بھی شائع کیا کہ جس میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو میری تکفیر پر برانگیختہ کیا۔ اگر مرزائیوں کا یہ استدلال صحیح ہے تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ مرزا نے ابن اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ نہیں۔ بلکہ اس نے خود خدا ہونیکا دعوےٰ کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ سرک سری وظہورک ظہوری۔ نہیں بلکہ خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت شائع کر چکا ہے کان اللہ نزل من السماء۔ انت منی وانا منک۔ مرزائیوں کا اصل مقصود اس اعلان سے یہ ہے۔ کہ خاکسار کی نسبت مسلمان بدظن ہو کر میری دجال کش تحریرات نہ پڑھ سکیں اور کبڑی بڑھیا کی طرح اور لوگ بھی ایسے ہی ہو جاویں۔ جن پر علماء کے فتاوےٰ کفر شائع ہو جاویں۔ خیر اگر ایسا ہو بھی تو میری کوئی دوکانداری نہیں ہے جو ٹھنڈی پڑ جاوے گی۔ نہ مریدوں سے مجھے چندے وصول کرنے ہیں جن میں کمی آجاوے گی۔

اللہ کریم نے اپنے خاص فضل سے ان تمام مشکلات سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے۔ رہا عاقبت کا حساب وہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تمام عالم کی تصدیق سے اس میں ذرہ بھر بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ تمام عالم کی تحقیر سے کمی آسکتی ہے تاہم عام خلق اللہ کو دجال اور دجالیوں کے دھوکے سے بچنے کے لئے اپنے الہامات بالا کی تاویلات صحیحہ۔ جو میں سمجھتا ہوں۔ ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس کی اس قدر تعبیر ہے۔ کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جس نے چار لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا اور تیس کروڑ مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً طاعون۔ زلزلوں۔ آتش نشانیوں اور قحطوں کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ (۲) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ مسیح علیہ السلام کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے۔ کہ یہ دجال قادیانی میرے سامنے ہلاک ہوگا اسی مناسبت سے میرا نام دوسرے الہام میں عیسےٰ رکھا گیا ہے (۳) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اس میں یہ بشارت ہے۔ کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے کامل طور پر سنن انبیاء کے مطابق انجام پذیر ہوگی۔ بہت سے رگ دجالی فتنہ

سے نجات پائیں گے۔ بہت سے ہلاک ہوں گے۔

ہاں چند سوال مرزائیوں سے بھی کرنے ضروری ہیں

اول یہ کہ مرزا اپنی تحریرات میں بار بار لکھا کرتا ہے کہ بلا تحقیق کامل کسی شخص پر الزام لگانا حرام زادوں کا کام ہے براہ کرم مرزائی فرماویں کہ وہ اب کیا ہوئے؟

دوم۔ کیا تحقیق کامل کے بغیر الزام لگانا اوروں کو تو حرام زادہ ثابت کرتا ہے اور مرزائیوں کو حلال زادہ ثابت کرتا ہے۔

سوم۔ جبکہ مرزائیوں کی تعلیم یہی ہے کہ ظلی اور بروزی اور جزئی اور امتی نبی ہمیشہ ہوتے رہیں اور قرآن مجید کی یہ آیۃ اکثر سنایا کرتے ہیں۔ فاما یاتینکم رسل منکم۔ اور مولانائے روم کا یہ مصرعہ بھی پڑھا کرتے تھے "ہر دو چون وقت باشد در زمان" اور مرزا شائع کر چکا ہے۔ کہ امت محمدی میں دس لاکھ مسیح ہو سکتے ہیں تو پھر کسی کے مسیحیت یا نبوت یا رسالت پر ان کا شور مچانا سوائے شرارت محض کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔

چہارم۔ جن علماء کو وہ حرامزادہ۔ کتے۔ سور۔ ملعون جہنمی اور کافر کہتے رہے ہیں۔ پھر انہی سے استدعائے تکفیر کے کیا معنے۔

پنجم جبکہ تمام لوگ جو مرزا کو نہیں مانتے ان کے نزدیک قطعاً کافر ہیں تو پھر کافروں کی تکفیر سے کیا مطلب؟

ششم۔ اگر مرزا صاحب جیسا کذاب۔ عیار۔ بدعہد۔ خائن اور شریر انسان مسیح ہو سکتا ہے تو عبد الحکیم خان کیوں مسیح نہیں بن سکتا۔

اگر تین سو پیشگوئیوں کا پورا ہونا مرزا کے حق میں مسیحیت کی قطعی دلیل ہے۔ تو بندہ نے بھی اسی قدر اور اسی قسم کے نشانات بالمقابل کانے دجال میں شمار کر دئے ہیں جو عنقریب شائع ہوگا جس کی تردید کے لئے میں نے پانچ ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی شائع کر دیا ہے اور شرط محض اس قدر ہے۔ کہ تین منصف جو فریقین سے کوئی علاقہ نہ رکھتے ہوں یہ فیصلہ کر دیں کہ واقعی تردید صحیح ہو چکی۔ تو پھر بندہ کے حق میں وہی نشانات مسیحیت کی قطعی دلیل کیوں نہیں ہو سکتے۔ اگر اس کے جواب میں مرزائی میری عیب شماری شروع کر دیں تو استدلال مرزا کے مطابق میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کوئی بھی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکیں گے جو مرزا پر روز روشن کی طرح ثابت نہ کیا گیا ہو۔ مرزا کی طرح میں یہ کفر تو نہیں بک سکتا اور مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا گیا جو انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو۔ ہاں ہر امر میں مرزا کے مقابل ثبوت دینے کو تیار ہوں اور یہاں تک ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ اگر مرزا کا کوئی بھی حق نبی یا رسول یا مسیح یا امام ہونے کا ہے تو مجھے اس کے مقابل پر سینکڑوں گنا حاصل ہے۔ یہی راز ہے کہ خداوند عالم نے ایک ادنیٰ امتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح۔ عیسےٰ۔ رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ ناموں سے پکارا تاکہ وہ دجالی دعووں کا ہر طرح پر مقابلہ کر سکے زیادہ تفصیل کے لئے کانا دجال ملاحظہ ہو جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے۔ فقط۔

جواب از جانب حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ خاکسار کے ایک خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب کی بنا پر آپ نے ایک خط بنام حضرت مولوی نور الدین صاحب لکھا ہے جس میں خاکسار کی نسبت بھی کچھ عتاب فرمایا ہے۔ اگرچہ خاکسار کو آجتک نہ آپ نے مخاطب کیا اور نہ میں نے جناب کو کوئی خطاب کیا ہے مگر چونکہ آپ نے اس خط میں مجھ پر بھی خطاب پر عتاب تحریر فرمایا ہے لہٰذا در جواب اس کے بذریعہ اخبار بدر یہی کے جیسا کہ آپ کی درخواست ہے چند کلمات گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) جناب نے اپنے خط کا عنوان بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ قائم کیا ہے (مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی) اگر آپکے نزدیک میں بھی اس فقرہ میں شریک ہوں اور ضرور شریک ہوں تو اس پر عرض ہے کہ میں نے آپکے خط کو بلا تغیر و تبدل بعینہا نقل کیا تھا ایک ذرہ بھر تفاوت نہیں کیا کیونکہ النقل کالاصل لکھا گیا ہے اور جو نتائج اس خط سے میں نے نکالکر مولوی محمد حسین صاحب کو تحریر کئے تھے وہ نتائج بھی ضرور بالضرور اس خط سے برآمد ہوتے ہیں چنانچہ آپ نے بھی درباره ان نتائج کے خط حال میں کوئی نقض نہیں فرمایا اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اپنے خط میں تقریباً ان نتائج کو مسلم رکھکر صرف دبی دبی سی طرفداری کی ہے جو آپ نے اس خط حال میں کی ہے یعنی یہ الہامات ماول ہیں اور ان تاویلات کے ساتھ جو رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں کی گئی ہیں مگر آپ نے میرے پاس نہ تو رسالہ المسیح الدجال بھیجا ہے نہ اور کوئی رسالہ جس میں یہ تاویلات درج ہوئی ہوں اور نہ میں نے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ کو کسی اور شخص سے لیکر دیکھا ہے۔ کفی باللہ شہیدا۔ پھر آپ نے بغیر تحقیق کرنے کے خاکسار سے مجھ کو جھوٹا کس وجہ سے قرار دیا ہے۔ یہاں پر تو عکس القضیۃ ثابت ہو جاتا ہے اور فقرہ اول اور دوم مندرجہ خط حال کے مصداق جناب ہی ثابت ہوتے ہیں۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

پھر اگر آپ اس خط سابق میں اس قدر اشارہ بھی فرما دیتے کہ ان الہامات کی تاویلات کہ فلاں فلاں اخبار یا رسالہ میں چھپ چکی ہوں تو بھی شاید مجھ پر لازم تھا کہ ان تاویلات کو میں اولاً دیکھ لیتا کہ وہ تاویلات کیسی ہی ہوتیں۔ تب میں مولوی محمد حسین کو کچھ لکھتا لیکن صورت موجودہ میں تو آپ خود معنی الشعر فی بطن الشاعر کے مصداق ہیں۔ معہذا آپ اس الزام کو جو آپ پر عائد ہوتا ہے وہ الزام دوسروں پر آپ کیوں عائد کرتے ہیں ؎

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور آپکے اس ... جھوٹ پر تو اب مجھ کو یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ واللہ اعلم اصل کارروائی ان تاویلات کے شائع ہونے کی کس طرح پر ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی تاویلات تو ان کو بھی نہیں پہونچی ہیں اگر شائع ہو چکی ہوتیں تو ان تک جو آپکے موید اور ممد ہیں ... کیوں نہ پہونچتیں اور وہ کیوں لکھتے کہ ان سے تحقیق کیا جائیگا بہرحال اب آپ کی تاویل پر بھی نظر کی جاتی ہے آپ اپنے ان الہاموں کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں اس معنے کر کہ میں مسیح ہوں یا رسول یا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ نہ کہ فی الحقیقت مسیح ہوں یا امام ہوں یا نبی ہوں نعوذ باللہ

ڈاکٹر صاحب یہ تاویل بارد تو آپکے عذر بدتر از گناہ کے مصداق ہے کیونکہ (۱) انبیاء کے ناموں پر تو ہر ایک شخص اپنی اولاد کا نام محمد احمد یوسف۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل وغیرہ وغیرہ رکھ لیا کرتا ہے۔ پھر آپکے الہام میں اوہان کے تسمیہ کذائی میں یہ امتیاز کیا ہوا بلکہ اکثر جگہ پر یہ تسمیہ تو مصداق اس مثل کا ہوا کرتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ چنانچہ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا کہ نام ان کا محمد عمر و محمد احمد۔ عبد الغفور۔ عماد الدین۔ صفدر علی وغیرہ ہے اور وہ مرتد ہو کر یعنے آریہ یا عیسائی ہو کر اسلام کے لئے خود فتنہ دجالی ہو گئے ہیں کیونکہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان کے والدین یا ان کے احباب کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ پس آپ خود غور فرمائے کہ جب آپ ایسے مسیح کذائی ہیں تو آپ فتنہ دجالی کو کیوں کر پاش پاش کریں گے۔ ایسے مسیح تو خود مسیح دجال ہی ہو جانے کے ہیں جیسا کہ نمبر اول میں بیان ہوا ہے تاکہ خیر میں تو نام سے مراد نام پر معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً [illegible] نہ کہ ان کا باپ یا اس کے احباب یا کسی اور نے رکھا ہوا ہو جیسے کہ ابوجہل کی کنیت ماں باپ یا احباب کی طرف سے ابوالحکم [illegible]

www.aaiil.org

کچھ مفید نہ ہوئے اور ابوجہل ہی قائم رہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ جب آپ وہ مسیح موعود نہ ہوئے جس کا ذکر احادیث صحیحہ مین آیا ہے تو پھر آپ اس فتنہ دجالی کو جس کا ذکر بھی احادیث صحیحہ مین موجود ہے کہ مسیح موعود اوس کو پاش پاش کرے گا آپ کیونکر پاش پاش کرین گے کیا عجیب ہے کہ آپ خود ہی پاش پاش ہو جاوین اور عقل کے نزدیک بھی یہی شق قریب تر قیاس ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کو اور آپکے اتباع اور اقتداء کو شرط نجات دل سے نہیں سمجھتے ہین گو کہ مصلحتاً آپنے کسی اخبار مین اس کی کچھ تاویل کر دی ہو کیونکہ آپنے اپنے خط سابق اور اس خط حال مین بھی اس مسئلہ کی نسبت کچھ بحث نہین کی باوجودیکہ خاکسار کے خط موسومہ مولوی محمد حسین کی بنا صرف یہی مسئلہ تہا ۔ جس پر یہ سب عمارت مراسلت کی قائم ہوتی چلی جاتی ہے ۔ اگر آپکے اعتقاد مین ایمان لانا آنحضرت صلعم پہ شرط نجات اور اتباع آنحضرت صلعم نجات کے لئے ضروری ہوتا ۔ تو اوس خط اول مین اور خط حال مین بھی بالضرور اس مسئلہ کو مفصلاً تحریر فرما دیتے ۔ کیونکہ اصل بنا تو اس تنازع اور خلاف کا یہی مسئلہ تہا ۔ اندرین صورت یہ دعویٰ آپکا محض لغو ہوا ۔ کیونکہ الشئ اذا خلی عن مقصوده لغی (۲) آپکا دعوے دو حال سے خالی نہین اگر آپ کو ایسا مسیح مانا جاوے جیسا کہ آپ کی تاویل ہے تو آپ صرف نام کے مسیح ہین نہ کام کے ۔ بلکہ اندیشہ عکس القضیہ ہو جانے کا بھی ہے ۔ اندرین صورت اس نام سے آپ کو کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا ۔ کہ الشئ اذا خلی عن مقصوده لغی ۔ اور اگر آپ ان الہامات مین کوئی تاویل نہ کرین اور وہی سچے مسیح موعود اپنے زعم مین ہین تو مولوی محمد حسین صاحب و دیگر علماء جو ہر لئے طیار بیٹھے ہوئے ہین ان کا فتوے تکفیر اور وجوب قتل کا آپکے لئے طیار ہو جائے گا ۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے یہ امر اپنے خط مین تحریر فرمایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعد ہماری فہمائش کے اگر اس دعوے سے دست بردار نہ ہون گے ۔ تو اون کے لئے بھی وہی فتوے جاری ہوگا ۔ یہ خط مولوی صاحب کا جو دستخطی مولوی صاحب کا ہے ۔ ہمارے پاس موجود ہے آپ کے لئے یہ دونون ابتلاء ایسے درپیش ہین ۔ کہ

این ہم مشکل و آن ہم مشکل پیچ ہے

تکیہ بر جائے بزرگان نتوان زد بگزاف
گر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

داب اطلاعاً آپکی خدمت مین یہ عرض کرتا ہون ۔ کہ مین نے اسی لئے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت مین بہت التجاء کے ساتھ عرض کیا ہے کہ آپ ایسے فتوؤن تکفیر اور موجب قتل کے دینے سے ضرور بالضرور اجتناب فرماوین کیونکہ اس مین مواخذہ گورنمنٹ عالیہ کا اندیشہ ہے اور عذاب آخرت کا اس پر علاوہ ہے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا ۔ وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذاباً عظیما ۔ الایۃ ۔ آئندہ معلوم نہین ۔ کہ مولوی صاحب ایسے فتوؤن کے دینے سے باز آوین گے یا باز نہ آوین گے ۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس ۔ آپنے اس خط میں بعض الہامات عربی پر بھی کچھ نکتہ چینی تحریر فرمائی ہے چونکہ آپ محاورات قرآنی اور لسان عرب سے محض ناآشنا ہین اس لئے خاکسار نہین چاہتا تہا ۔ کہ اس بارہ مین آپسے کچھ خطاب کرے مگر چونکہ آپنے اپنے اس خط مین بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس خط کے جواب کو بھی جو کچھ ہو سکے بدین طبع کرا دیوین اس لئے مختصر طور پر کچھ گذارش کرنا ضروری سمجھا گیا تعلم متن قرآن مجید سے بے خبری اور زبان عرب سے آپکا ناواقف ہونا تو آپ کی تفسیر سے ظاہر ہے آپنے ایک آیت کی تفسیر مین جسمین ھو یحاورہ وارد ہے اس کا ترجمہ آپ لکہتے ہین اور وہ اس کے پڑوس مین رہتا تہا ۔ او کما قال ۔ یہ تو آپ کی قرآن کی صحت تلاوۃ تعلیم قرآنی و تفسیر دانی کی لیاقت ہے پھر عربی الہامات کے حقایق اور معارف کو آپ کیا سمجھین گے اور مجاز و استعارات جو اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام مین وارد ہوتے ہین اس کے تفقہ تک آپ کو کہان رسائی ہو سکتی ہے ۔ مگر واسطے افادہ سائر ناظرین کے مختصراً آپ کی نکتہ چینی کا جواب بھی کچھ لکھا جاتا ہے

انت منی بمنزلة اولادی

آپ لکھتے ہین ۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انت منی بمنزلة اولادی الہام سے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا ڈاکٹر یہ قول آپکا جھوٹ نہین ہے کیا اب بھی آپ اپنے فقرہ اول اور دوم مندرجہ اس خط کے مصداق نہین ہوئے ۔ ورنہ یہ دعوے حضرت مرزا صاحب کا کسی تحریر آنحضرت سے نکال کر دکھلا دیجئے ورنہ آپ ضرور بالضرور اون اپنے دو فقرون کے مصداق ہین خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جس جگہ پر یہ الہام لکھا ہوا ہے اسی جگہ بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ الہام متشابہات مین سے ہے اور حقیقی معنے اس کے مراد نہین ہین بلکہ ایک قسم کا مجاز اور استعارہ ہے اور کلام الٰہی مین بھی ایسا محاورہ وارد ہوا ہے ۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا چونکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے ضروری تہا کہ بعض الہامات موافق بعض محاورات وارده کتاب و سنت کے بھی واقع ہو جاتے ۔ چنانچہ واقع ہوئے اور پھر اگر ایک ذرہ بھر بھی امعان نظر کی جاوے تو خود لفظ بمنزلۃ کا بتلا رہا ہے کہ اس سے مراد معنی مجازی ہین نہ حقیقی ۔ حاشا و کلا ۔ پس باوجود موجود ہونے لفظ بمنزلہ کے جو الہام مین موجود ہے اور نیز موجود ہونے اس کی شرح کے جو الفاظ الہام کے تحت مین لکھے ہوئے تھے ایسا جھوٹ بولنا آپ کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ دروغ گویم برروئے تو کا مصداق ہے پھر آپ کان اللہ نزل من السماء پر اعتراض کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے یہ دعوے خدا ہونے کا کیا ہے اور الہام سر لک سری اور ظہورک ظہوری کو اس اعتراض کا مؤید قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من سوء ہذا الفہم ڈاکٹر صاحب آپ تو تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہین ۔ یہان تو لفظ کان بھی موجود ہے ۔ لیکن قرآن مجید مین تو بغیر لفظ کان کے اس قسم کا محاورہ آگیا ہے ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ قد مکر الذین من قبلہم فاتی اللہ بنیانہم من القواعد الایۃ پ۱۴ ڈاکٹر صاحب خود قرآن مجید مین آیات دونون قسم کی موجود ہین یعنی اول محکمات دوسری متشابہات ۔ قال اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات ۔ ہان البتہ یہ ضروری ہے ۔ کہ آیات متشابہات کے معنی مطابق محکمات کے لئے جاوین نہ اپنے خیالات کے مطابق چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کے الہامات متشابہات کے ایسی ہی مراد لی ہے جو مطابق آیات محکمات اور الہامات محکمہ کے ہین پھر جو آپنے بغیر تحقیق کے ایسے الزامات بیجا حضرت مرزا صاحب پر قائم کر دئے تو کیا اب بھی آپ مصداق اپنے فقرہ جات اول و دوم کے نہین ہوئے ۔ شاید آپ کی مزاج مین غضب اور غصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے ۔ جو کسی کے کلام کی نشیب و فراز و ما لہ و ما علیہ پر بھی لحاظ نہین فرماتے ۔ یا کلام عربی کے سمجھنے کی استعداد ہی آپ کو نہین ہے ۔ اندرین صورت ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

اور یہین وجہ آپنے سورہ کہف مین یحاورہ کا ترجمہ محض غلط کر دیا ہے جو وہ ترجمہ یجاورہ کا ہے ۔ پھر آپ انت منی وانا منک وغیرہ پر اعتراض کرتے ہین ۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خدا کے باپ ہونیکا بھی دعویٰ کیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب یہ دعوے کس اشتہار یا رسالہ یا کتاب مین لکھا ہوا ہے اگر آپ اس دعوے کو کسی جگہ سے نکال دیوین تو پھر وہ انعام جو آپنے اپنے کسی رسالے کے جواب دینے مین جو ابھی تک طبع نہین ہوا یعنی پانچہزار کا انعام موعود فرمایا ہے اسی مقدار کا انعام آپ یہان سے لیجئے اور یہ دعوے نکال

www.aaiil.org

دے دیجئے اور اگر آپ کہیں۔ کہ اس الہام سے یہ دعوےٰ بصراحت تو نہیں نکلتا ان مستنبط ہوتا ہے۔ تو پھر یہ گذارش ہے کہ آپ محاورات کتاب و سنت سے محض نا آشنا ہیں دیکھو احادیث صحیحہ میں ایسے محاورات موجود ہیں کہ ان اللّٰہ عز وجل یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی۔ یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی۔ ایسے حدیث کنت یدہ التی یبطش بی وکنت سمعہ الذی یسمع بی و کنت رجلہ التی یمشی بی ہے۔ الحدیث۔ اور خود قرآن مجید میں موجود ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی۔ اب جو معنے آپ ان احادیث صحیحہ اور آیات کے کسی واقف سے سمجھ لیوین وہی معنے ان الہامات کے کر لیجئے اور سمجھ لیجئے۔ مگر آپ جبکہ قرآن مجید کے نظم الفاظ سے بھی واقف نہیں اور محاورہ کو محاورہ پڑھتے ہیں تو پھر ایسے حقائق و دقائق احادیث و آیات کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اسی لئے عارفین نے ایسی ہی احادیث کے ذیل میں فرمایا ہے۔ اذا نزل الحق من عزہ الی منزل الجوع وا خرجہ فخذہ علی ما قالہ فان بہ یحصل المکرمہ۔ ولا تلقینہ علی جاھل۔ فیحصل فی موطن المذمۃ اور انت منی وانا منک پر جو آپ کا وہ بڑا اعتراض ہے جو مذکور ہوا وہ بھی آپ کی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ مراد اس کلام الٰہی کی بھی نہایت واضح اور ظاہر ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ ہی سے پیدا ہوئی ہے اور سب کا خالق وہی ہے۔ چہ جائے مامور من اللہ کی کہ وہ تو ایک خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف سے ہی آتا ہے۔ پس انت منی میں اب کونسا شک یا اعتراض باقی رہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ذات و صفات کی معرفت ہر ایک مخلوق پر نظر کرنے سے تدبر کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عرب کہتا ہے ؎ ففی کل شیٔ لہ ایۃ تدل علی انہ واحد

پھر مامور من اللہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ تو خاص اسی معرفت الٰہی کے دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتا ہے اور معرفت توحید الٰہی کے اس کی وساطت سے دنیا میں شائع ہوتی ہے اور اس کے معجزات و نشانات بینہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود لوگوں کو ثابت ہو جاتا ہے پس انا منک یعنی میری ہستی کی پہچان اور میری معرفت تیری وساطت سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ کیسا معرفت آمیز کلمہ ہے جو ایک مومن کے دل کو اس سے ایک لذت روحانی و ایمانی حاصل ہوتی ہے اور پھر غور کرو۔ حدیث۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف پر۔ کہ جس پر غور کرنے سے آپکو یہ الہام بھی حل ہو جائے گا۔ باقی آپ کی سب و شتم کا جواب اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ اور کانا دجال جب پٹیالہ سے آویگا اس وقت اس کو بھی دیکھا جاوے گا۔ کیونکہ بہت سے کانے دجال مثل عصا لیکھ مرے۔ چراغ الدین۔ جمونی اور سعد اللہ وغیرہ وغیرہ کے بکثرت سے یہاں پر مباہلہ و مقابلہ آئے ہیں اور انہوں نے وہی انعام پایا ہے۔ جو آیت ذیل میں مذکور ہے۔ فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ یستھزءون۔ اور فقرہ سوم میں جو آپنے دعوےٰ کیا ہے اس کا حال یہ ہے۔ کہ بعد حصول ایمان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مومن صادق بھی ہو۔ تب وہ منعم علیہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن جو ایسا جھوٹ بولتا ہو جیسا کہ آپ کے خط میں لکھا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی بھی کچھ پرواہ نہ ہو۔ تو اس کے ظلی نبی ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ وہ تو مصداق ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مصداق ہے اور صرف امکان سے جو آپنے اپنا نبی وغیرہ ہونا سمجھ لیا ہے وہ تو بغیر برہان اور بغیر فعلی شہادت کے ہے لہذا وہ محض آپ کا ادعائے باطل ہے ورنہ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور ایسے شخص کی نجات تو اخروی بھی نہیں ہو سکتی۔ کما ثبت فی محلہ ولنعم ما قال المسیح الموعود ؎

ما از دیا بیم ہر نور و کمال + وصل دلدار ازل بے او محال

فقرہ چہارم میں جو کچھ ارشاد ہے اس کے جواب کے لئے حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کافی ہے۔ علمائے مکذبین میں سے اکثر تو ہلاک اور تباہ ہو گئے اور باقی جو ہیں وہ مورد الہام انی مھین من اراد اھانتک کے ہو رہے ہیں اگر وہ سچے تھے تو اس مباہلہ یا مقابلہ میں کیوں ہلاک و تباہ ہوئے اور ان کی تائید منجانب اللہ کیوں نہ ہوئی۔ اگر آپ فرماویں۔ کہ باوجود میری سخت مخالفت کے میری تو تائید ہو رہی ہے تو گذارش ہے۔ کہ کیا آپکو تفسیر اعلم روئیداد کی یاد نہیں۔ رہی اور پھر آپنے اپنے زعم کے بموجب ہزاروں روپیہ تائید اسلام میں صرف کیا ہے۔ تو بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے اس کی جزا بھی تو ملنی ضروری تھی مہلت ہی سہی مگر انجام کار کو تو نصرت اور فتح اسی کو ہوگی جو متقی ہے۔ وبس۔ والعاقبۃ للمتقین۔ فقرہ پنجم کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ نہ ماننے والوں کی نسبت ہماری طرف سے کوئی کفر نامہ اولاً شائع ہوا ہے کہ نہ ماننے والے بالکل دائرہ اسلام سے خارج ہیں ہاں اگر کوئی شخص ایسے مسلمانوں کو جو ہزاروں اخباروں اور اشتہاروں میں اپنے اسلام اور اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا مشتہر کر رہے ہوں اور اپنے مسائل کل ثبوت نصوص نبیہ کتاب و سنت سے تمام دنیا میں اعلان کر رہے ہوں۔ کافر، مرتد اور واجب القتل ہونے کا فتوے دیوے۔ تو بموجب حدیث صحیح کے وہ کفر اسی پر عائد ہو جائے گا سو یہ بات علیحدہ ہے۔ ہماری طرف سے تو نہیں ہے بلکہ خود اسی مفتی کی طرف سے کفر خریدا گیا ہے ؎

جملہ بر خود مے کنی اے سادہ مرد

ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اور یہ امر تو ہم کو بھی مسلم ہے۔ کہ صرف مخالفین علماء کے فتوے تکفیر سے کوئی مسلمان اور مومن کافر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ کفر اس میں موجود نہ ہو جائے۔ کیا آپنے ہمارا رسالہ تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مطالعہ نہیں فرمایا۔ ضرور مطالعہ فرمایا ہوگا۔ کیونکہ یہ رسالہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ آپ طالب علم تھے۔ اور لاہور میں خاکسار کے پاس تشریف بھی لاتے تھے۔ فقرہ ششم کے بارہ میں بجز آیت سیعلمون غدا من الکذاب الاشر کے کچھ اور کیا عرض کیا جاوے اور مسیح موعود تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو مصداق اس کلام نبوت کا ہو کہ لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ۔ جیسا کہ حضرت اقدس اس حدیث کے مصداق کامل ہندوستان سے لے کر امریکہ تک ہو چکے ہیں۔ عبد الحکیم خان صاحب کی نسبت یہی عرض ہے۔ کہ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ عبد الحکیم خان بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت پیش کریں۔ کیونکہ مدار کل دعاوی مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وکفی باللہ شہیدا۔ اور آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ خاکسار نے مولوی محمد حسین صاحب کو آپ کی تکفیر پر برانگیختہ کیا ہے یہ امر محض خلاف واقعہ اور آپ کا سوء ظن ہے۔ میرے خط کو دوبارہ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ اس خط کے لکھنے کی علت غائی اور مقصود اہم تو صرف یہی امر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اپنے مضمون کے بموجب فرقہ احمدیہ کی تکفیر اور فتویٰ قتل دینے سے اجتناب یا رجوع فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ اہل عقل کا ہے۔ کہ جب کسی کا طعن مطعون اور غیر مطعون میں مشترک ہو جاتے تو پھر وہ طعن طعن نہیں رہ سکتا۔ ورنہ لازم آوے۔ کہ

غیر مطعون بھی مطعون ہو جاوے۔ بنا بریں اسی لئے خاکسار نے اپنے خط میں مولوی صاحب کو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب آپ ڈاکٹر صاحب کو باوجود ان دعاوی کے جو ہمرنگ دعاوی حضرت اقدس مرزا صاحب کے ہیں سچا مسلمان جانتے ہیں تو پھر آپ جماعت احمدیہ کے لئے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونے کا کیوں فتوے دیتے ہیں ورنہ پھر تو آپ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کافر مرتد ہو جائیں گے۔ خلاصہ اس خط کا یہ ہے جو یہاں پر لکھا گیا۔ دگر ہیچ یعنی صرف اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ لاغیر۔ اور جو پیشین گوئیاں حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں میں نسبت مخالفین علماء کے شائع کی تھیں جن کا نام آپ نے دھمکیاں کہا ہے سچ فرماؤ وہ سب کے سب یعنی طاعون زلازل۔ آتش فشانی اور قحط وغیرہ کیا دنیا میں بشدت واقع نہیں ہوئے۔ بینوا توجروا۔ ہاں مجھ کو ایک فقرہ آپ کے خط کا اور یاد آگیا اس کی نسبت بھی کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ (وہ کوئی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکیں گے۔ جو روز روشن کی طرح مرزا پر ثابت نہ کیا گیا ہو) ڈاکٹر صاحب آپ تو ایک ایسے اعتراض اور عیب کے مورد ہو گئے ہیں۔ کہ جو حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک کسی ایسے مامور من اللہ پر نہیں لگایا گیا۔ جو مصداق انک لمن المرسلین وغیرہ کا ہو اور آپ پر وہ اعتراض روز روشن ہی کی طرح وارد ہوتا ہے۔ امید وار ہوں کہ ضرور بالضرور آپ جواب اس کا روز روشن ہی کی طرح غور فرما کر عنایت فرماویں۔ اندھیری رات کی طرح وہ جواب نہ ہو۔ مگر آپ کو لازم ہے کہ اولاً دو مقدمے یہاں پر آپ یاد رکھیں۔ مقدمہ اول تو یہ ہے۔ کہ جب تک کسی مدلول کی دلیل غیر منقوض قائم اور موجود رہی۔ تب تک اس مدلول کے موجود ہونے میں کوئی اہل عقل کلام یا شک نہیں کر سکتا۔ مثلاً وجود آفتاب کا دن کے موجود ہونے کے لئے دلیل ہے اور دن کا وجود اس کا مدلول ہے۔ تو جب تک آفتاب موجود رہیگا دن کے وجود میں کوئی انسان ذی عقل شک یا کلام نہیں کر سکتا ہے۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے۔ کہ دلائل کتاب وسنت کے اگر کسی مسئلہ کے اثبات میں .. ..

- - .. - .. - .. - .. - -

- - .. - - - .. - - ..

- - .. - - .. - - - ..

- - - - - - - - - -

مثل روز روشن کے واضح وقوی اور مستحکم ہوں تو ان کی مدلول کی تکذیب کرنا ایسی ضلالت اور گمراہی ہے جو موجب ہلاکت اور تباہی کے ہو جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ لیهلك من هلك عن بينة ويحيى من حيّ عن بينة بعد تمہید۔ ان دونوں مقدموں کی عرض ہے۔ کہ آپ نے اپنی تفسیر اور بعض رسائل میں سلسلہ حقہ احمدیہ اور اس کے بانی کے دعاوی کی حقیت بحیثیت دلائل کتاب وسنت سے بخوبی ثابت کی تھی اور بانی سلسلہ کو مہدی ومسیح موعود اور تمام ان کے دعاوی کو ان دلائل کا مدلول قرار دیا ہے اور ان دلائل کا نقض آپ نے اب تک نہیں کیا اور وہ دلائل آپ کی تفسیر وغیرہ میں اب تک موجود ہیں لیکن با ایں ہمہ آپ بدول ان دلائل شرعیہ سے ایسے مرتد ہو گئے۔ کہ بانی سلسلہ کل اس کی جماعت کو دجال کذاب وغیرہ وغیرہ قرار دینے لگے۔ اب فرمائیے۔ کہ یہ عیب بجز مرتدین کے کونسے نبی یا مامور من اللہ میں پایا گیا ہے۔ کہ سالہا سال تک اس نبی یا مامور نے دلائل شرعیہ سے ایک سلسلہ حقہ کو محض دین اسلام سمجھا ہو اور باوجود موجود ہونے دلائل شرعیہ اس کی حقیت کے جو خود اس نے قائم کی ہیں ان کی مدلول سے برگشتہ ہو کر مکذب سلسلہ حقہ ہو گیا ہو۔ پس یہ کس قدر عیب شرعی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے لئے رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کا مدعی ہو۔ جس سے تمام دعاوی اس کے ہباءً منثوراً ہوئے جاتے ہیں ؂

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد ۔ ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اس اعتراض کا جواب شافی وکافی جب تک آپ کی طرف سے مرحمت نہ ہو تو خوب یاد رکھیں کہ آپ رحمۃ للعالمین بالضرور ہیں نہ رحمۃ للعالمین آپ کے الہام یا رؤیا میں نرائی مجھے حضرت مسیح موعود سے کبھی ایسے فعل کا ارتکاب ہوا کہ کسی بانی سلسلہ سے بیعت کر کر اس کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہوں اور اس کی حقیت دلائل شرعیہ سے بھی ثابت کی ہو اور باوجود غیر منقوض ہونے ان دلائل کے اس کے مدلول کے مکذب ہو گئے ہوں جیسا کہ اس فعل قبیح شرعی کے آپ مرتکب ہو گئے ہیں آپ کے رسائل سابقہ اور حال کے موجود ہیں کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا اور علاوہ اس پر یہ ہے۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کی حقیت کسی قدر الہام اور رؤیا سے بھی ثابت ہوئے تھے جن کو الحال آپ وساوس شیطانی سمجھتے ہوں گے۔ پس یہ عیب شرعی متعلق الہام ورؤیا دوسرا پیدا ہو گیا جو آپ میں ایسا موجود ہے کہ نہ حضرت اقدس مسیح موعود میں ہے اور نہ کسی مامورین سابقین میں یہ عیب پایا جاتا ہے اور روز روشن کی طرح آپ میں یہ عیب موجود ہے۔ کیونکہ آپ کی ارادت سابق کا حال بھی آپ کے رسائل اور تفسیر میں چھپ چکا ہے اور ارتداد حال بھی بذریعہ اشتہارات ورسائل کے ہر کہ ومہ کو واضح ہو گیا ہے۔ فثبت المدعا۔ بالآخر آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ آپ اپنا عقیدہ نسبت مسیح موعود کی جو احادیث میں آگیا ہے۔ واضح اور متعین کر کر اس عریضہ کے جواب میں ضرور بالضرور تحریر فرما دیجئے۔ کہ کیا ہے اور نیز دجال معہود مندرجہ احادیث کی نسبت بھی تشریح فرما دیجئے کہ وہ کون ہے اور وہ کون سے مسیح کے ہاتھ سے ہلاک اور تباہ ہو گا۔ آیا ایسے مسیح کے ہاتھ سے پاش پاش ہو گا۔ جیسا کہ اپنے ماں باپ کی طرف سے کوئی مسیح نام رکھا گیا ہو اور اس کے خود دجال ہونے کا بھی احتمال ہو۔ کما مر بیانہ آنفاً۔ اس امر کی تنقیح ضروری ہے تا کہ بوقت مطالعہ آپ کے رسالہ کانے دجال کے کارآمد ہو اور خلط مبحث نہ ہونے پائے اور نیز آپ کا دعوے دربارہ مسیح ہونے کے بھی منقح ہو جاوے کہ آپ کونسے مسیح ہیں جو معہود دجالی فتنہ کو پاش پاش فرما دیں گے اور وہ دجالی فتنہ موعود مندرجہ احادیث کونسا فتنہ ہے۔ جو آپ کے ہاتھ سے پاش پاش ہووے گا۔

والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء

غسل صحت وشکریہ احباب

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بحمد اللہ الشافی میں نے جمعہ کو غسل صحت کر کے خود مختصر جمعہ پڑھایا۔ میں تمام عیادت کرنے والوں کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء ادا کرتا ہوں۔ خاص کر ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کا جنہوں نے کتنی راتیں میرے ساتھ بے خوابی کے ساتھ کاٹیں اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنہوں نے ہمدردی سے میرا اور میری بیماری ناجرہ کے علاج میں بہت بڑی تکلیف کو گوارہ فرمایا نیز دونی احباب میں ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور جماعت نجیب آباد کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان سب سے بڑھکر شکریہ میاں محمد حسین پھیلولی مقیم لائل پور کا کرتا ہوں جنہوں نے ہمدردی میں بے نظیر غمگساری کی ہو۔ ان یہ سب کچھ امام الزمان مہدی دوران مسیح اللہ الموعود والمجدد المسعود کا طفیل ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ اِنَّ خبر رسول اللہ واقعٌ

ترجمہ۔ رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی۔ وہ واقع ہونیوالی ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔

۱۸۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا کہ "ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب نور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہوگیا ہے"

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے۔ کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھواں ہوکر چلے جاتے ہیں ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ خواب شائد ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔

۱۹۔ اگست ۱۹۰۷ء۔ "می آید آن روزے کہ مستخلص شود"

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات جنت بی بی۔ ملک افغانستان	علی محمد صاحب ملک افغانستان
بے بے " "	عطاء اللہ " "
گل حبیبہ " "	اہلیہ برادر نظر محمد صاحب محرر چوڈیشل ڈیرہ غازیخان

زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کے متعلق اس سال میں جس قدر تکلیف رہی ہے اس کا ذکر وقتاً فوقتاً الحکم میں ہوتا رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کرنے اور حسب منشائے شریعت تقسیم کرنے کی تحریک پہلے پہل سال گذشتہ میں کی گئی تھی اور اس تحریک میں اس قدر کامیابی ہوئی اور جماعت نے اس قدر توجہ کی کہ اوسط آمد گذشتہ سال کے آخری چند مہینوں میں دو سو روپے سے بھی زائد رہی۔ چنانچہ اسی آمد کو خیال میں رکھکر اس سال اس مد کے منتظمین نے ابتدائے سال میں ہی اس کے خرچ کو دو سو روپیہ ماہوار کے قریب کردیا۔ یا اس سے بھی زیادہ کردیا۔ جس میں مستقل خرچ ہی کوئی سوا سو یا ڈیڑھ سو ماہوار کے قریب ہوگیا۔ مگر تین چار ماہ گذرنے کے بعد اس مد میں آمد کی اس قدر کمی ہوئی۔ کہ اخراجات کا ادا ہونا مشکل ہوگیا اور جن لوگوں یا طالب علموں کے لئے اس مد سے وظائف مقرر کئے گئے تھے۔ ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس پر اخبار میں بار بار تحریک کی گئی مگر تین چار ماہ سے اس کی حالت وہی رہی ہے اور اس وقت نہ صرف یہ مد تین سو روپے سے زیادہ کی مقروض ہے بلکہ قریباً دو ماہ کا خرچ ہی اس وقت قابل ادائگی ہے جو اس مد میں روپیہ نہ ہونے کے سبب ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ تخفیف اخراجات کی بھی بہت کوشش کی جارہی ہے مگر اس وقت تخفیف اخراجات بھی آسان کام نہیں یہ واقعات میں نے صحیح صحیح لکھدیئے ہیں۔ کیونکہ جس قدر یہ واقعات صاحب نصاب احباب کے لئے باعث تحریک ہوسکتے ہیں۔ اس قدر میرے خالی الفاظ نہیں ہوسکتے بہت سے مساکین جن کی مدد کی جاری تھی۔ اس وقت تکلیف میں ہیں اور آئندہ جس قدر درخواستیں آتی ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سے لوگ مستحق امداد بھی ہوتے ہیں۔ مگر اسی تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ یہ رجب کا مبارک مہینہ ہے اور عموماً لوگ اس مہینہ میں زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے میں مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی احباب کیخدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ فی الفور اپنی اپنی زکوٰۃ کے روپے کا حساب کر کے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرماویں اور کوپن میں اس امر کی تشریح کردیں کہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے تاکہ کسی اور مد میں جمع نہ ہوجاوے۔ اگر جملہ احباب توجہ فرماویں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں بھی تحریک کریں۔ تو بہت جلد یہ تمام مشکلات رفع ہوسکتی ہیں۔

خاکسار محمد علی ۔ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

۱۸۔ اگست ۱۹۰۷ء۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب منشی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوسرے روز حضرت کیخدمت میں حاضر ہوکر واپس گئے اور جناب مولوی غلام حسین صاحب بمعہ اہل خانہ پشاور سے تشریف لائے حافظ محمد اسحٰق صاحب بہ تقریب رخصت موسم گرما قادیان آگئے ہیں۔

بارش دوسرے تیسرے روز اکثر ہوتی رہتی ہے۔

مطبع انوار احمدیہ میں عنقریب چھاپنے کی مشین آیا چاہتی ہے۔

اہل حدیث کا دروغ گو راوی

مکرمی ایڈیٹر اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ -

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں - کیونکہ چند ایک دروغ بیانیوں کی تردید میری دانست میں ضروری معلوم ہوتی ہے - ۹ ماہ اگست ۷ء کو اپنے سلسلہ کے ایک معزز بھائی کے اشارہ سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کے مطالعہ کی ضرورت ہوئی - اس پرچہ کے صفحہ ۲ کے سر پر ایک خط چھپا ہے جسکے نیچے لکھنے والے کا نام نہیں بلکہ صرف راقم ..... از میانوالی کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں - خط کے مطالعہ سے مجھے بڑی حیرانی یہ ہوئی کہ راقم خط نے ایک درجن سطروں کی تحریر میں صرف ایک جھوٹ نہیں بولا - بلکہ اپنے آپ کو اہل حدیث کے ایڈیٹر کا پکا متبع ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ کی نجاست پر منہ مارا ہے - خط کی دو سطروں کے بعد جس میں اس نے مجھے مرزائی المذہب وغیرہ کے نام سے پکارا ہے اس نے جھوٹ ملا یوں تحریر کیا ہے - "مرزائی المذہب نے فی الحال کہا ہے - کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مر جائیگا اور یقیناً مر جاتے گا" میں نے مباہلہ کا کبھی ذکر نہیں کیا - کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرأت ہو سکتی ہے - کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا - لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس کا وتیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا - آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ اخیری فیصلہ" کے عنوان کا ایک اشتہار دیدیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے - مولوی ثناء اللہ بیچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے - مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے - بھلا راقم خط بتلادے کہ ڈوئی صاحب کو امریکہ میں جا کر کس نے ہلاک کر دیا الہی بخش لاہوری کی ایک ہی دن میں کس نے ستیاناس کر دی - چراغ الدین جمونی کو کس نے خاک میں ملایا - یہی تو دعا کے تیر ہیں جن کے بدبخت لوگ شکار ہو رہے ہیں - پھر راقم خط جس کی دروغ گوئی کی تردید میں یہ چند سطور لکھے جاتے ہیں - جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہوئے وہ صریح کذب تحریر کرتا ہے جس کے نیچے میں نے لکیریں کھینچ دی ہیں - وہو ہذا - " ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اس نے بوجہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صحت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہوں گا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی المذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا مطمئن رہنا شائد استدراج ہو جاوے" - اس کے جواب میں گذارش ہے کہ راقم خط نے صریح کذب بیانی کی ہے - میں نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت صاحب نے مجھے کبھی لکھا ہے کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا - مطمئن رہنا بلکہ ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حضرت اقدس نے آخری فیصلہ دیا ہے - اشتہار میں لکھا ہے وہ مشیت ایزدی کے مطابق کسی نہ کسی صورت میں پورا ہو کر ہی رہیگا - راقم خط کو جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اہل حدیث کے قول الکل اجل کتاب کے مطابق انتظار کرنا چاہیئے - باقی رہا قدرے خواندہ آدمی اور اس کی قلت فہمی والا معاملہ - سو اس کی بابت گذارش ہے - کہ وہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور بڑا سعید اور نیک بخت ہے - اس نے گذشتہ بہار میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ارضی اور سماوی واقع ہوتے دیکھے تو اس سعید شخص کے دل پر بڑا اثر ہوا - ڈوئی صاحب کی موت کی خبر سنکر وہ حیران رہگیا اور ساتھ ہی جب الہی بخش اکونٹنٹ لاہوری کی ہلاکت کی خبر دار د ہوئی تو اوس کی حیرت اور بھی زیادہ ہوئی - لہذا جب اس نے حضرت کا اشتہار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ والا دیکھا تو اس نے خود حیرت زدہ ہو کر اقرار کیا - جو راقم خط نے درج کیا ہے ورنہ ہمیں تو کوئی ضرورت نہیں کہ مولوی ثناء اللہ مرے یا عبد الحکیم ہلاک ہو - تو تب ہم مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لاویں - ہمنے تو حضور والا جناب کے کئی ایک نشان بچشم خود ایسے دیکھے ہیں - اور ہر روز دیکھتے ہیں - کہ اگر ادھر کی دنیا اُدھر ہو جاوے - تو ہمارے ایمان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی بابت ذرا بھر یاس نہیں گذرتا اور نہ انشاء اللہ گذرے گا اور ہم منتظر ہیں - کہ اللہ تعالی کئی ایک نشان ایسے دکھلاوے جو کئی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوں پھر آگے چل کر راقم خط نے تیسرا جھوٹ بدیں الفاظ بولا ہے " اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں - زہر دیدیتے ہیں - چونکہ آنجناب سب اسلام کے عمد ہیں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنۃ والجماعۃ کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپکا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں - کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہونچ جائے - خدا آپکا محافظ اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے" - راقم خط جو اپنے آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث کا خادم تصور کرتا ہے - اپنے مخدوم کی طرح کذب بیانی میں بھی خوب کمال رکھتا ہے - کیا وہ کسی زہر خوراں یا جاسوس کا نام لے سکتا ہے یا راہ مخالف اشخاص کا جن کو زہر کہلا کر ہلاک کیا گیا ہو یا تحقیق کا مادہ ہے - اس کے مغز سے مفقود ہو چکا ہے - کیا راقم خط کی اتنی ہی عقل نہیں - کہ ایسا مسیح جو اپنے مریدوں کے ذریعہ لوگوں کو زہر دلوا کے ان کو قتل کرائے - کبھی کامیاب ہو سکتا ہے یا لوگ ایسے شخص کے کبھی مرید ہو سکتے ہیں کیا راقم خط کا دل گواہی دیتا ہے - کہ ایک مرشد اپنے مریدوں کو لوگوں کے ناحق زہر خورانی اور قتل کی ترغیب دیوے اور پھر وہ مرید اس کی عزت اور توقیر کریں - کم از کم راقم خط کا اگر کوئی مرشد ہے تو اس کی بابت ہی خیال کر لیوے کہ اگر وہ اسے کسی کے قتل یا زہر خوراتی پر آمادہ کرے - تو کیا وہ ارتکاب ایسے جرم کا کریگا اگر کرے گا تو ہمیں اطلاع دیوے ورنہ سمجھ لیوے کہ ایسے مرشدوں اور مصلحوں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے - راقم خط نے یہ خط جیسا کہ اس کے اخیری فقروں سے معلوم ہوتا ہے - از روئے ہمدردی لکھا ہے - لیکن مولوی ثناء اللہ اپنے ہمدرد ناصح سے زیادہ ہوشیار ہے - کہ کسی جاسوس کے زہر ریز یا کسی مرید کے چھرہ مارنے وغیرہ سے نہیں مریگا - کیونکہ وہ اپنی خط پر نوٹ چڑھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نے (مرزا صاحب نے) لکھا ہے - کہ مولوی ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا کسی انسان کی شرارت سے نہیں - پس میرے دوستو! یاد رکھو "اکل اجل کتاب" اب ناصح ہمدرد کو مولوی ثناء اللہ سے خود فیصلہ کر لینا چاہیئے - کہ اس کا دل کونسی آفت سے جو موت کے برابر ہو - خائف ہے اور پھر بعد از فیصلہ اس کا تدارک اور علاج کریں اور جیسے جھوٹ چاہیں - بولیں -

الراقم

غلام محمد - ہیڈ ماسٹر - میانوالی - ۱۲ اگست ۷ء

www.aaiil.org

در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عاشق صادق شدم بر مہدئ آخر زمان
ہم مثیل حضرت عیسیٰ ... غلام احمدؐ بود
آمدہ بر رنگ احمد در جمالی پو ستے
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
اے کہ دانش داد ستایزد چند حرفم گوش کن
گر نہ دادی خبر آن مخبر صادق ز پیش
یا نمیگفتی کہ لا مہدی مناسب انتظار
از شما باشد امام اسم او اسمم بود
نور ایزد در جبینش شیر یزدان باشد او
آورد آن مرد حق از بہر مردانے کہ شان
ہر دفینہ ہر خزینہ خود بخود ظاہر شود
امن باشد انچنین کس را تعدی بر کسے
شیر و بز یک جا بیایند و بنوشند آب جو
درمیان ماہ رمضان ہم کسوف وہم خسوف
دجل باشد این قدر کز کثرت مکر و فریب
اختر معروف ذو سنین نام آن بود
این ہمہ آثار و ہمچون نکتہ ہائے بیشمار
کو بسیہ بختے بمیدانش مقابل مے شود
بست و سہ بگذشت وز اندازہ ہمیں میعاد ہم
باوجود اینکہ ہر شب بر خدا بندد دروغ
عظمت آن رب عزت شوکت سردار دین
عیسیٰ ما مے بگوید رب من باشد خدا
عیسیٰ مریم کہ از جہل ہوا خواہان او
اب ندار و دبستی با رب برادر گوش کن
مولوی مثنوی در یک دو مصرع حل بکرد
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام اے جان من
کہ بباطن گفت این باشد دلیل او اگون
مطلب او این بود کز فیض خدائے لایزال
این را با اب تعلق صرف باشد تا بزیست
فیض رب بر عبد باشد از ازل ہم تا ابد
باوجود اینکہ در دنیا بسے ایجاد ہا
گر ز چشم دین این دجال گشتہ بے بصر
گر مسیح اللہ روحانی بود این خدا
در تعلق باشدش با اب مجاز جسم ہم

زانکہ او باشد ز ایزد ہم بود صاحب قران
ہم مطہر ہم مقدس گشتہ نازل ز آسمان
مظہرے باشد عجائب ہم غرائب بے گمان
کیست کو باطل کند از صد ہزاران یک نشان
یک اشارہ بس بود از بہر زیرک عاقلان
مہدئ آید بہ دنیا دستگیر بیکسان
بود تا میگفت و الّا عیسیٰ اے دانشوران
در مصائب کوہ باشد در رہ خالق دوان
گر بود ایمان معلق با ثریا ہم از آن
روز و شب باشند بہر حق پریشان و دوان
قحط ہائے سخت آید جابجا اندر جہان
ہیچ نبودے کسے باشد ہراسان آن زمان
بچہ ہم با مار بازیہا کنند چون ریسمان
اول و وسطش پدید آید جہان بیند عیان
فرقۂ مذموم را دجال باشد نام شان
آشکارا گردد اندر وقت آن شاہ جہان
گشتہ ہم مشہود در عصر امام عارفان
نصرت حق بہر استقبال او آید دوان
کین امام حق کند دعوے وحی ای صاحبان
لو تقول ہیچگہ واقع شد نقصان رسان
این علم بر دار سرور کرد قائم در جہان
از ازل ہم تا ابد فیضش ببینم بیکران
بچۂ رحمٰن بپندارندش این عیسائیان
حیف بر حالت ندانی مثنوی ہم اے جوان
نکتۂ باریک گیرند پندے کافران
ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام باشد عیان
نور شمس آید بچشم شب پرک تاریک دان
سبزہ بودم دانہ گشتم نطفۂ وانگہ جوان
چون نماند زیست رشتہ قطع گردد درمیان
ہیچگہ نے کم شود نے ختم گردد دوستان
کردہ مشہور گشت این فرقۂ دجالیان
چیست مشکل کان ندانند از خرد بے بہرگان
ہمچنین شامل شوند او را تمامی کل بندگان
پس ضرور است اختلافش با خدائے لامکان

مختلف اجسام چون پیوند گیرند ہر کجا
زین سبب او را نشاید گفتن کہ در خدا ست
گر بود حیوان یا باشد نباتات زمین
پس نمیدانم ز پیوند خدا و بندہ
چون شود پیدا خدا ہم مادرش مریم بود
از دلا ہردم دعا از رب لم یولد بخواہ
دل بدست آور کہ حج اکبر است نشنیدہ
گر نمیدانی کجا باشد چنین صاحبدلے
بارہا نشنیدۂ یک علم مے باشد خفی
آن نہ در صوفی بود نے در مشائخ گوش کن
تو مگر نشنیدہ باشی قصۂ موسیٰ و خضر
گرچہ این لفظ لدنی خود بخود بختے طلب
چیست آن دار الامان حالش اگر پرسی ز من
سینہ ام از عشق آن غوث زمان برسوختہ
ہرچہ در دل میکشد لاجرم بیرون شود
نعرہ ہا زن اے عزیزم گہ یمین و گہ یسار
گہ بمشرق رخ کن و گہ سوئے مغرب میشتاب
لافتا ذا الا مسیح لاسیف الا علم دینی
حیرتم گیرد چو بینم ابلہان را در خروش
بعد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
احمقان را کم ز کفر این کلمہ ناید در نظر
بے کسنہ انصاف اے آنکہ او منصف بود
او امامکم بود منکم بحکم او شوید
آیت لاینطق ظاہر کند این نکتہ را
پس درین جا فکر مے باید عزیز از جان من
یا نہ اہل بیت بودند حاضر اندر آن زمان
یا مگر بہتر نہ پنداری امام از مقتدی
پس چو افضل گشت آن مہدی ز اصحاب دگر
کو کند دعوے کہ من بہتر ز آن نور خدا
گر کسے را در حق حضرت بیاید شک دل
این دگر امر است گر باشد دل او حق طلب
لیک دیدم ناخدا ترسان بگویند اکثرے
ہم نمے باید گروہ احمدی را اینچنین
این نہ جاہل از جہالت بر زبان راند چنین
از تعصب راستی را اینچنین بگذاشتند
باغبان گلستان آن رسول عالمین
یا خداوندا بحق عزت فخر الرسلؐ

نیست ممکن زان شود پیدا یکے از قسم شان
ہیچگہ ثابت نشد از تجربہ این داستان
از دو قسم مختلف آید برون یک مثل آن
کہ او ندارند جنسیت ہا ہیچ نسبت درمیان
این عجب منطق شنفتم زین گروہ ابلہان
دہ نجاتم زین گروہ ضالین و گمرہان
دل بدنیا نیست کم باید دل صاحبدلان
رو ببین مہدی وقت وہم مسیح این زمان
آنکہ سینہ بسینہ از رسول انس و جان
سیزدہ صد سال رفت و شد جلی در قادیان
نام آن علم لدنی کردہ اند این عالمان
صاحب علم لدن را بین برو دار الامان
مسکن مہدی بود خلقہ زدہ گرد بیان
چون بجوشم اے برادر وجدم آید ہر زمان
گر ترا باور نہ باشد این سخن از عاشقان
چہچہا زن تا رسد آوازہ ات بر آسمان
بر زبان جاری بدار این قال با تاب و توان
دین کتاب اللہ بود شد ہم مسیح در قادیان
گر کسے گوید کہ حضرت بہ زکل مردمان
ہست خواہ اصحاب مے باشند یا خود غیر شان
بعض شان را با خدا ہمسر گمارند مشرکان
خود نمود ارشاد آن ختم الرسل در شان شان
ہم سلامم را بگوئید اے گروہ مومنان
این نہ پیغمبرؐ بگفتا بل خدائے انس و جان
یا نہ بودہ در مخاطب آن زمان اصحابیان
یا نہ ارشاد نبی بود است با آن سیدان
یا بگو این بود مختص با زمان و یا مکان
ہم ز اہل بیت آن ختم الرسل گو کیست آن
بودم و ہستم میرس از سر و زر پیغمبران
نیست او مہدی و یا باطل بود دعوی شان
میتوان سنجید ہر یک مرد حق را با قران
فرض کن مرزا بود گر مہدئ آخر زمان
بہ ز اصحاب و امام و غوث سازندش بیان
بلکہ اکثر عالمان بے عمل گویند ہان
کہ نخواہند ذرۂ حق ہم بماند در جہان
شد غلام احمد مخدوم و پیر سالکان
کن نگہ از بہر لطف این باغبان و بوستان

یارسول اللہ نظر برامت بے چارہ کن
اے فدائے خاکپایت گرد این عاصی مدام
اے کہ غوثان زمان در آرزوئے دیدنت
اے کہ غوث اعظمی و قطب اقطاب ہدیٰ
اے کہ باشمس ہدایت چون شد دستی طلوع
اے کہ پیر دستگیر و مرشد کامل توئی
ہم مثیل ابن مریم ہم بروز احمدی
یا امیر المومنین بہر خدا حالم بہ بین
کن نظر بر حال من کز دست این دیو لعین
خاکسار اقصہ ات کوتاہ کن کہ این کافی است
من نہ شاعر ہستم و نے شعر بازی میکنم
ہستم و بے ساختہ در الفت آن شاہ دین
بے تکلف بے تصنع بے مزاق شاعران
عبد خالق باشم و جائم پشاور بودہ است

گرگ میجویند چوپان نفرت است از پاسبان
اے کہ سر تاج ولایت گشتۂ از آسمان
عمرہا کردہ بسر رفتند بحسرت زین جہان
اولیاء را فخر بر تو کامدی بر نام شان
از خجالت روئے خود پوشیدہ خود سیارگان
ہم مسیح و مہدئی وہم رہنمائے عاصیان
خادم یک سید و سروار و سالار جہان
الغیاث اے سید مولیٰ ملائک پاسبان
گشتہ ام برباد و خوار و زار و بے حد ناتوان
ورنہ افسردہ شود سامع ز سمع داستان
بل کمینہ چاکران حضرت والا مکان
چند اشعارے کہ در آن راستی کردم بیان
دل بجوشم آمد و جاری شدندم بر زبان
یک ز قوم قاضیان و تہانہ دار یار کہان

عبدالخالق از پشاور

احمدیہ انجمنوں کیلئے قواعد

یہ قواعد جن کے متعلق پہلے بھی احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب چھپکر تیار ہیں۔ انجمنوں کا جلدی قائم ہو جانا ازبس ضروری ہے غالباً یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء تیار ہو کر مختلف انجمنوں کے پاس بھیجا جائیگا۔ لہذا جہاں جہاں ضلعوں کی انجمنیں قائم ہوئی ہوں چاہیئے کہ ایک ایک کاپی قواعد کی منگوا کر فی الفور انجمنیں قائم کریں اور مفصلات میں اپنی شاخیں قائم کرنیکا انتظام کریں اس معاملہ میں زیادہ التوا نہ ہونا چاہیئے میں دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس بھی بار بار تاکید فرماتے ہیں کہ یہ کام جلدی ہونا ضروری ہے جہاں جہاں احمدی احباب انجمنیں قائم کرنیکے لئے تیار ہوں وہ کاپی قواعد کی راقم سے طلب کریں ضلع کی انجمنیں اگر خود ہی مفصلات میں کاپیاں بھیجنے کا انتظام کر سکتی ہوں تو زیادہ کاپیاں طلب کریں ورنہ مفصلات میں احباب براہ راست کاپی قواعد کی طلب کر کے انجمنیں قائم کریں۔

المعلن خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ جہاں جہاں انجمنیں قائم ہونے کی اطلاع دفتر سکرٹری میں پہونچ چکی ہے وہاں بغیر طلب کرنے کے قواعد کی کاپیاں [illegible]

واعظین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا یہ فرما چکے ہیں کہ جماعت کی تعداد تو بہت بڑی ہو اور دن بدن ترقی بھی خدا کے فضل سے خوب ہو رہی ہے حالانکہ ہماری طرف سے کوئی واعظ بھی مقرر نہیں ہیں بلکہ خود ہی خدا تعالیٰ دلوں میں ڈال رہا ہے اور لوگ کثرت سے اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں مگر ابتک اس اتنی بڑی جماعت میں کوئی ایسا انتظام نہیں ہوا جس سے وہ سب لوگ جو بیعت میں داخل ہو رہے ہیں اسکی اعانت میں بھی حصہ لیں اور نہ ہی ابتک کوئی ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے ان لوگوں کو جو سلسلہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس کے حالات سے پوری پوری آگاہی ہوتی رہے چنانچہ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل میں اس سال میں کئی دفعہ انجمنیں قائم کرنیکے لئے میں بھی تحریک کر چکا ہوں جسکی طرف بہت سے احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر کثیر حصہ جماعت کا ابھی خاموش ہے اسی غرض کے لئے اب قواعد بھی تجویز ہو کر چھپ گئے ہیں جو ... ہر ایک مقام پر احمدی احباب کی خدمت میں طلب کرنے پر بھیجے جاوینگے تاکہ اس کے مطابق ہر ایک ضلع میں اور دیہات میں انجمنیں قائم ہوں جنکا باہمی تعلق ہو اور اس طرح سے احباب کا باہمی تعلق اور تعارف بھی بڑھے اب اپنے عمل کر کے دکہانا ہمارے احباب کا کام ہے میں تمام احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس کی یہ عین خواہش اور منشاء ہے کہ اس قسم کا نظم سلسلہ میں قائم ہو کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جسقدر کام اشاعت اسلام کے اس سلسلہ نے شروع کئے ہوئے ہیں اور جو روز بروز ترقی پر ہیں وہ کثیر اخراجات کو چاہتے ہیں اور اگر یہ نظم سلسلہ میں قائم ہو جاوے اور تمام احباب سے باقاعدہ چندہ وصول کیا جاوے تو ایک ایسی رقم کثیر جمع ہو سکتی ہے جو آئے دن کی تحریکوں سے مستغنی کر سکتی ہے یہ چندہ جیسا کہ حضرت اقدس بارہا فرما چکے ہیں کسی پر بوجھ کے طور پر نہیں ڈالا جاتا بلکہ طیب خاطر اور انشراح صدر سے جو شخص کچھ چاہے دے لیکن اگر تمام احباب سے چندہ وصول ہو تو تھوڑے تھوڑے سے ہی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر کچھ نہ کچھ اعانت کرنا ضروری ہے کیونکہ جبتک کوئی شخص سلسلہ کی اعانت نہیں کرتا اس کا سلسلہ میں شامل ہونا اس کے اپنے لئے بھی مفید نہیں ہو سکتا بہرحال یہ ایک ضرورت ہے جسکو خود حضرت مسیح موعود نے محسوس فرمایا ہے آج ہی اسی امر کا ذکر درمیان میں تھا کہ جیسی کہ تجویز کیگئی تھی کہ ہر ضلع میں وہاں کی جماعت اپنے سارے ضلع میں انجمنیں قائم کرنے اور چندہ وصول کرنیکا انتظام کرے اسمیں اکثر احباب ابتک سستی دکھا رہے ہیں اسپر حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا کہ خود ایسے واعظین مقرر کر کے مختلف ضلعوں میں بھیجدئے جاویں جو ہر ایک ضلع میں دورہ کر کے چندوں کی وصولی کا مستقل انتظام کریں اور فرمایا کہ عام اعلان کر دیا جاوے کہ جو لوگ اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں ایسے واعظین کیلئے فرمایا تین چیزیں ضروری ہیں اول یہ کہ دیانتدار ہوں دوم محنتی ہوں اور اس قسم کی مشقت جو وہ بہ وعظ کرنے میں پیش آئیگی برداشت کرنیکے لئے طیار ہوں تیسرے اس قدر علم رکھتے ہوں کہ وہ وعظ بھی کر سکیں چنانچہ اسی ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہوں اور حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس خدمت کو قبول کر سکیں وہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں اس معاملہ میں خط و کتابت راقم کے ساتھ ہو۔

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

دُمدار ستارہ۔ کوئی بیس روز سے پچھلی رات کو چار بجے کے قریب مشرق کی طرف آسمان پر ایک دُمدار ستارہ دکھائی دیتا ہے بہت سے لوگوں کے خطوط آرہے ہیں جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ یہ ستارہ خدا کے مسیح کے ظہور کے لئے کسی خارق عادت نشان کا پیش خیمہ ہے اور یہ امر کہ [illegible] واقعات سے

اسلام اور عیسائیت

کے نام سے ایک جدید کتاب انگریزی زبان مین شائع ہوئی ہے جسکی مصنفہ ایک انگلش لیڈی ہین جو مسز لاین کے نام سے مشہور ہین۔ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ان لوگون کے مطالعہ کے قابل ہے جو بوجہ نادانی ولاعلمی مسلمانون کے تمدن اور ان کے مذہب پر بیجا اعتراض کرتے ہین اور اسلام کو مسلمانون کی ترقی کا سد راہ قرار دیتے ہین یہ کتاب اسلام کے حق مین ایک شہادت ہے جو ایک غیر مذہب اور غیر قوم کی لیڈی نے بلاد اسلامیہ مین سفر کرنے، مسلمانون کی سوسائیٹی مین ایک حصہ زندگی بسر کرنے اور اسلامی لٹریچر سے کافی طور پر آگاہ ہونے کے بعد پیش کی ہے۔ مصنفہ اس کتاب کے دیباچہ مین لکھتی ہے

"یہ کتاب مین اس لئے لکھتی ہون کہ یورپ مین مذہب اسلام اور مسلمانون کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کے فیلنگس پیدا ہون۔ اس کتاب کی بنیاد اصلی اسلامی لٹریچر پر اور میرے ان ذاتی تجربون پر ہے جو مسلمانون مین مدت دراز تک زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوئے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کی پستی اور ادبار کا سبب اُن کا مذہب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان وحشی ہین اور شائستگی اور ترقی کے راستہ مین حائل ہین مگر مین نے جو اس کتاب مین لکھا ہے اس سے مدلل طور پر معلوم ہوگا۔ کہ یورپ کے تمام موجودہ تمدنی انتظامات کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔ اسلام نے دنیا مین بے شمار نیکیان پھیلائی ہین اور بدیون سے صدیون تک جنگ کی ہے۔ مسلمانون مین مذہب اسلام کی اخلاقی اور تمدنی خوبیان آج تک موجود ہین وہ اس لائق نہین کہ ان کو مذہب عیسوی کا وعظ سنایا جائے کیونکہ ان خوبیون کے لحاظ سے مسلمان عیسائیون سے کہین زیادہ شائستہ ہین۔ اسلامی حکومتین کمزور ہوگئی ہین۔ مسلمان لیڈر پست ہمت ہین۔ مسلمانون مین اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ذریعے موجود نہین اور اسلامی گروہون مین نااتفاقی ہے۔ مگر مین نے مسلمانون مین عمدہ اخلاق اور شائستہ عادات کی جھلک ہر جگہ پائی ہے اور یہ مذہب اسلام کا اثر ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب کے بالاتر ہے اور وہ نوع انسان کے دلون اور دماغون کو شائستگی کے نور سے بخوبی منور کر سکتا ہے مجھے امید ہے کہ میرے ہم وطن اس کتاب کو نہایت دلچسپی اور غور سے پڑہین گے اور اس قوم کے ساتھ نہایت انصاف اور ہمدردی سے پیش آئین گے۔ جس کی قومیت اور مذہب پر آج تک یورپ مین بیدردانہ اور ظالمانہ حملے ہوتے رہتے ہین۔ (وکیل)

نشان ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

حضرت اقدس جناب مفتی صاحب رضہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مظفر نگر سے جناب منشی عبدالخالق صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر نگر کا خط آیا اس مین وہ لکھتے ہین "مظفر نگر مین ۷ اگست کی شب کے ۸ بجے ایک ایسا عظیم الشان ستارہ ٹوٹا کہ جس سے نہائیت درجہ روشنی ہوگئی۔ جو ایک ہیبت ناک حالت لئے ہوئے تھا اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہماری یاد مین کبھی اس قسم کا ستارہ نہین ٹوٹا۔

راقم۔ آپکا نیازمند اکبر شاہ خان نجیب آبادی سفیر انجمن احمدیہ مظفر نگر ۹۔ اگست ۱۹۰۷ء

مکمل نجات

عیسائی اخبار نور افشان لکھتا ہے۔ "اس مکمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو جس کو مسیح نے صلیب پر پورا کیا۔"

یہ نجات کس بات سے ہے اس گناہ کی سزا سے جو آدم اور حوا دنیا مین لائے تھے۔ گناہ کے سبب آدم کو یہ حکم ہوا تھا کہ تو اپنے ماتھے کے پسینہ سے روٹی کھائیگا اور حوا کو یہ حکم تھا کہ تو تکلیف سے بچہ جنے گی۔ یہ دو سزائین ہین جو شامت گناہ تھین۔ یسوع مصلوب کے طفیل ہمارے ملک کے کاہل اور نالائق مردون کے واسطے تو نجات کی راہ مشن کمپونڈ مین پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے واسطے ہم بھی شکر گزار ہین لیکن افسوس ہے کہ عورتین ہنوز دکھ کے ساتھ بچے جنتی ہین اس واسطے یہ نجات تاحال مکمل نہین ہوئی بلکہ ناقص رہی۔ ایڈیٹر صاحب نور افشان نظر ثانی فرماوین۔

نظم

دل کو الفت مین شہ دین کے لگایا ہم نے
ہاتھ دنیا سے سردست اٹھایا ہم نے
دل کو اک ہادیٔ صادق سے لگایا ہم نے
سچا رہبر اُسی سالک کو بنایا ہم نے
کس زبان سے ہو ادا شکر الٰہی تیرا
جستجو تھی ہمین جس کی وہی پایا ہم نے
پڑ گئی سارے طرحدارون کی رنگت پھیکی
جب سے دل مین یہ ترا رنگ جمایا ہم نے
جو مزا تیری محبت مین ملا ہے ہمکو
وہ مزا غیر کی الفت مین نہ پایا ہم نے
تیری خاکِ قدمِ پاک کو سرمہ سمجھین
اس کو آنکھون مین بصد شوق لگایا ہم نے
جب ٹھکانہ نہ ملا ہم کو کہین دنیا مین
آستانہ پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
سینکڑون ہم کو زمانے نے دئے مکر و فریب
مگر اے جانِ جہان دہوکہ نہ کھایا ہم نے
برگزیدہ تو خدا کا ہے خدا تیرا ہے
تجھ کو جیسا تھا سنا ویسا ہی پایا ہم نے
کچھ کشش آپ کی تھی کچھ تھا خدا کو منظور
تیری الفت مین قدم کو جو بڑھایا ہم نے

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی سوہاروی سگنیلر انچارج محکمہ ریلوے بھٹنڈہ

نظم

السلام اے تاجِ عزت شمس دینِ احمدی
احمدؐ آمد نام تو سیرت آمد احمدی
حجۃ اللہ آمدی از کردگار ذوالجلال
تاج تارک برنہادہ ز افتخار احمدی
نور نورِ مصطفےٰ دراز سر سر مدی
گل ز چمنِ مرتضےٰ در بوستان احمدی
ہر صبح در صدرِ جنت مے سرایند طوطیان
الله الله احمدؐ آمد راز دار احمدی
شور جیم درفتادہ بر زمین و آسمان
شہرت بردہ خاندان میرزایان احمدی
آنکہ تا بد روئے دسراز آستانت لاجرم
ظل رحمت در نیابد ز آستان احمدی
غم مدار اے شاہ عاصی در زمان احمدی
حمد للہ آمدی در ظلِ احمد احمدی

نیازمند نواب شاہ احمدی از متی وارہ ضلع لدہیانہ

www.aaiil.org

غلامی اور عصمت انبیا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ہیں۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور پر دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کا ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دہوم مچ گئی ہے۔ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق سپرنٹنڈنٹ پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ہیں۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۱۰/ — عصمت انبیاء ۶/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۶/

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ۱/

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود سے ہوئے ضروری ہیں۔ قیمت ۱۰/

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

نور الدین — مصنفہ علامۂ زمان حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پرکیف بحث فرمائی ہے۔ موافقین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸/

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ۱/

نظم مستورات — مستورات کے لئے بہت مفید۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۲/

کامن احمدی۔ الا ... قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱/

رسید زر

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء	۹۷۹ - محمد دین صاحب	عہ/
" " "	" - سید محمد حسین صاحب	عمر/
۵ " "	۱۵۵۲ - نظام الدین صاحب	عہ/
۵ " "	۸۷۵ - میاں احمد حسین صاحب	سے/
۵ " "	۳۹۱ - حکیم محمد دین صاحب	سے/
۵ " "	۴۹۹ - چودہری فیروز الدین صاحب	سے/
۶ " "	۱۶۸۷ - غلام حسین صاحب	۱۲/
۶ " "	۴۸۶ - محمد نصر اللہ خان صاحب	عمر/
۸ " "	۱۵۹۹ - سید مبین الدین صاحب	سے/
۸ " "	۱۶۸۳ - میاں غلام محمد صاحب	عمر/
۹ " "	۱۱۷۱ - سید محمد شاہ صاحب	عمر/
۹ " "	۱۶۴۸ - میر جیون علی صاحب	سے/
۱۰ " "	۱۷۱۵ - حکیم عبد الغنی صاحب	عمر/
۱۰ " "	۱۷۱۷ - سید نواب شاہ صاحب	عمر/
۱۰ " "	۱۶۱۸ - مولوی صدر الدین صاحب	عمر/
۱۲ " "	۱۶۶۴ - عنوان الدین صاحب	عمر/
۱۲ " "	۱۷۱۹ - لطف الرحمان صاحب	عمر/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیلئے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام بمعرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ گو چند سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آتے تھے اور تب اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں۔ بلکہ خواہشمند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفر نگر۔ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

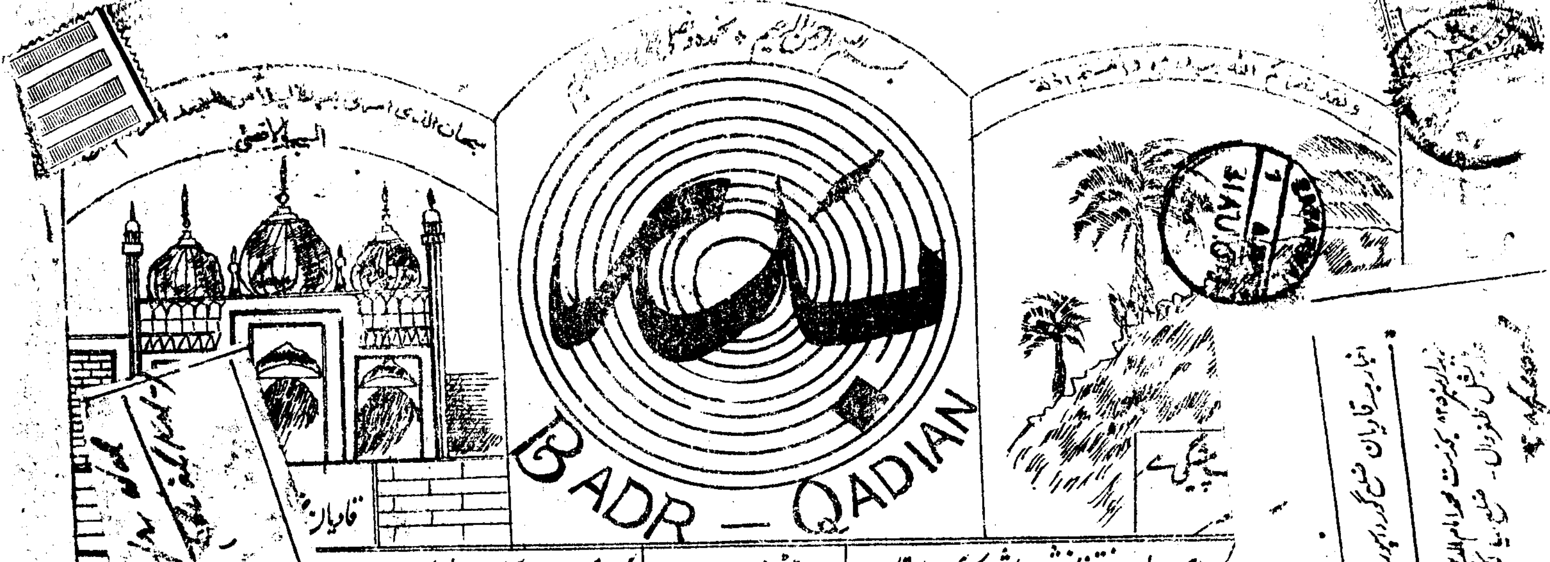

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

مورخہ ۱۹ ۔ رجب ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ ۔ اگست ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۲۵

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا اسے ... آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو ... مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	ہ عہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ہے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کر لینا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ (تین بار) آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ (تین بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوع ہندوؤں کا شاگرد تھا ایک صاحب لکھتے ہین کہ یسوع کا یہ قول کہ اپنا خزانہ زمین پر نہ جمع کرو۔ بلکہ آسمان پر۔ ہندوؤن کی پرانی کتابون مین موجود ہے اور ایسا ہی یہ قول کہ زندگانی کا دروازہ تنگ ہے اور تھوڑے ہین جو اس مین سے گذرتے ہین مہابھارت مین موجود ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اقوال یسوع نے ان کتابون سے لئے۔ (بامطابق اصطلاح پادریون کے جو وہ ہمارے بزرگون کے حق مین استعمال کیا کرتے ہین۔ چوری کئے ہیں) چونکہ یسوع مسیح کا ہندوستان مین آنا ایک ثابت شدہ امر ہے اس واسطے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نام چوری نہین۔ بلکہ یسوع مسیح ایک انسان اور خدا کا نبی تھا اور ایسے ہی ہندوستان مین بھی خدا کے نبی گذرے ہین اس واسطے ممکن ہے۔ کہ ہر دو کے الفاظ ایک ہوں صداقتین آخر ایک ہی ہین۔

یہ سزا نہین یورپ کے علاقہ ہنگری مین دو بیویان کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ قانونی مجبوری مقرر ہے۔ کہ دونون بیویون کو ایک ہی گھر مین رکھے اور خود بھی اس مین رہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی سزا نہین۔ بلکہ اس ملک مین تعدد ازدواج کے پھیلنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر عورت کے واسطے ایک جدا بیت کا ہونا ضروری ہے گھر خواہ ایک ہی ہو۔ بلکہ مرد کا کمرہ بھی جدا ہونا چاہئے اس کے سوائے ایک گھر کے اندر رہنا کوئی تکلیف کا موجب نہین بلکہ دانا لوگ ایک ہی جگہ رہنا باہمی تعلقاتِ محبت کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیتے ہین۔ معمولی اختلاف کسی امر مین ہو کر کچھ بحث مباحثہ یا وقتی ناراضگی کا ہو جانا تعدد ازدواج پر کوئی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر اس تعلق کے بھی اگر کچھ مرد یا عورتین ایک جگہ جمع ہوں تو بسبب اختلاف عادات اور طبائع کے کچھ نہ کچھ تنازعہ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔

دہریہ پادری انگریزی دنیا پادری لیزلی سٹیفن صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ پادری صاحب موصوف بائبل اور یسوع کے مذہب پر بالکل ایمان نہ رکھتے تھے اور دہریہ مزاج آدمی تھے۔ باوجود اس کے انہون نے پادری پنے کی ڈگری حاصل کی تھی اور تمام پادریانہ اختیارات اور حقوق ان کو حاصل تھے۔ ان کے ڈگری حاصل کرنے پر لنڈن کا میگزین کوارٹرلی ریویو جولائی ۱۹۰۷ء کے نمبر مین لکھتا ہے۔ کہ باوجود بے دین ہونے کے پادری بن جانے مین لیزلی سٹیفن صاحب کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ یہ فعل ان کے واسطے جائز اور ضروری تھا کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق وہ یونیورسٹی کے فیلو بن نہ سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ پادری نہ بنتے اور فیلو بننا ضروری تھا۔ اس واسطے وہ پہلے پادری بن گئے اور اس امر کو مذہب کے گہرے خیالات کے ساتھ کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ بہت سے آدمی اس قسم کے ہین جو صرف عیسائیت کو اس واسطے لئے پھرتے ہین کہ ان کے باپ دادا عیسائی تھے ورنہ انہون نے کبھی کوشش ہی کر اس امر پر غور نہین کیا۔ کہ مذہب کیا شے ہے اور عیسائیت کیا چیز ہے؟ دوسرے الفاظ مین وہ گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہین۔

کیا سچ فرمایا ہے۔ قرآن شریف نے مالهم به من علم ولا لآبائهم ـ كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا۔ اس بات پر نہ ان کو کچھ علم حاصل ہے اور نہ ان کے باپ دادون کو کچھ علم حاصل تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے مونہہ سے نکلی اور بالکل جھوٹھ بولتے ہین۔

ملوث عیسائیت

(ترجمہ واقتباس از میگزین لائٹ آف انڈیا برائے ماہ مارچ ۱۹۰۷ء)

(مطبوعہ شہر لوس انگلیس واقعہ ملک امریکہ)

جب سے یسوع کا خون کلوری پہاڑ پر گرایا گیا ہے اس مقدس خون کے قدم بقدم اور اس کے نام کی خاطر دنیا خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صلیبی پیغام تو صلح اور محبت کا تھا اور یسوع کا سبق تو نرمی اور امن کا تھا۔ پر خود صلیب اور یسوع کے نام سے تب سے لیکر آج تک دنیا نے مجنونانہ خون ریزیون اور کشت و خون کا کام کیا ہے۔

یسوع کا کچھ قدم ہی ایسا مبارک تھا کہ جب اس نے دنیا مین جنم لیا۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی ہزارون بے گناہ بچے بے دریغ تہِ تیغ کئے گئے۔ جب وہ بڑا ہوا تو وہ خود اسی ظلم کا شکار ہوا اور اس کے بعد اس کے ساتھی خون آلودہ کئے گئے۔ یہان تک کہ ان ساتھیون نے طاقت پکڑی۔ تو انہون نے اپنے دشمنون کا خون بہانا شروع کیا اور جب وہ بھی ختم ہوا تو عیسائی فرقے آپس مین کشت و خون کرنے لگے اور اس طرح خداوند کی بھیڑون نے اس ناصری بزرگ کے نام کو سُرخ حروف کے ساتھ ہمیشہ روشن رکھا۔

وہ دن تو گذر گئے۔ جب کہ پادری لوگ اپنے مذہب کی خاطر تلوار چلانے کی منادی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ دنیا اب دانا ہو گئی ہے اور مدرسون کے پڑھے ہوئے طالب علم ان کے کہنے مین نہین آ سکتے۔ تاہم اب غیر مذاہب پر ناجائز حملے کرنے کے واسطے ایک نئی راہ اختیار کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے شہرون مین ایسے مدرسے بنائے گئے ہین جہان کہ لوگ مشنری بنائے جاتے ہین چونکہ امتحان بہت آسان ہوتا ہے اس واسطے اکثر لوگ جو قانون اور ڈاکٹری کی محنت برداشت نہین کر سکتے۔ اس کشادہ راستہ سے بآسانی گذر جاتے ہین اور پیشتر اس کے کہ عقل و فکر کی جوانی حاصل کرین۔ ہنوز سچ مچ لیسلے ہی ہوتے ہین۔ جبکہ غیر ملکون مین وعظ کرنے کے واسطے بھیجدئے جاتے ہین۔ یہ بیچارے لیسلے طبعاً اتنے فہیم نہین ہوتے۔ کہ غیر ملک کے بزرگون اور دیگر ادیان کے سردارون کو کس طرح مخاطب کرنا چاہئے اس واسطے وہ اپنے گرجے مین کھڑے ہو کر سب کو بے دھڑک گالیان سناتے ہین اور ہر ایک پر عیب لگانے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتے ہین۔

برقی طوفان کی آمد مسٹر ٹی۔اے۔ ایڈیسن اپنے حیرت انگیز ایجادون کے علاوہ فونوگراف کی وجہ سے دنیا کے دور افتادہ حصون مین اس قدر شہرت رکھتے ہین کہ اس کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا خیال ہے کہ آئندہ دس سال مین اہل دنیا ایسے ایسے عجیب و غریب ترقیات اور اس قدر حیرت انگیز ایجادات دیکھین گے جو گذشتہ نصف صدی مین بھی نصیب نہوئے ہون گے کچھ ہی عرصہ بعد کاشتکار بذریعہ ناٹٹروجن اپنے کھیتون کو مالا مال کرین گے الکٹریسٹی یعنی علم البرق ابھی حالت طفلی مین ہے اور باوجود اس کے سالہا سال سے سرگرمی سے اسکی تحقیقات مین معروف ہون پھر بھی مین اعتراف کرتا ہون کہ اس کے عجیب وغریب اسرار قدرت کو ہنوز مین نے کچھ بھی نہ سمجھا ابھی کہین زیادہ اور کہین حیرتناک دریافتون کا ہونا باقی ہے امید ہے کہ عنقریب ایک ایسا سہل اور کم خرچ بالانشین طریقہ نکل آئیگا۔ جس کے ذریعہ کوئلے سے برقی رو پیدا ہو کر براہ راست کام دے سکے۔ (ریاض الاخبار)

کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آجکل کشمیر میں عرصہ چار ماہ سے ہیضہ کی بیماری بڑی سخت پڑی ہوئی ہے۔ ہزاروں آدمی اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر ملک عدم کو چلے گئے گھروں کے گھر خالی ہو گئے۔ چیف میڈیکل آفیسر دورہ کر رہا ہے۔ چونکہ کشمیر کے باشندے تو پہلے ہی کم حوصلے ہیں۔ اب اس پر بھی زیادتی ہوئی۔ خصوصاً ایک گھر میں ایک شخص جو کہ اس گھر کا مالک تھا۔ بعارضہ کالرا بیمار ہو گیا۔ اس کے بال بچے جتنے تھے وہ سب بھاگ گئے جب وہ بیچارہ "العطش العطش" کی حالت میں مر گیا۔ تو گاؤں کے نمبردار نے بغیر تجہیز و تکفین کے اس مردے کی لاش دفن کر دی۔ راقم بھی اسی بیماری کے عارضہ سے بیمار پڑا۔ اور کسی شخص کو میرے بچنے کی امید نہ رہی اور میرے مخالف نہایت خوش اور خورم ہوئے اور ہر ایک آدمی کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ جو شخص اس کی خبر گیری کے لئے چلا جاوے۔ تو وہ قیامت کے دن قادیانی جماعت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو گا۔ یہاں تک کہ حکیم بھی ڈر کے مارے میرے علاج کے لئے نہیں آیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے صحت کامل عطا کی۔ اور میرے مخالفوں کا موہنہ کالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اس سلسلے پر ناسزا کہنے سے باز آ گئے۔ لیکن شریر ملانے کہاں ماننے گے۔ وہ تو "صد نشان بیند غافل بگذرند" مخبر صادق کی باتیں نہایت صفائی اور روشنی سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہاں کا میر واعظ رسل بابا صاحب جس کو سری نگر کے لوگ عالم بڑا اعلم الاُمّا(؟) مانتے ہیں اس کی یہ تقریر ہے کہ جو کچھ حضرات مفسرین اور محدثین لکھ گئے ہیں وہی سچ ہے۔ باقی سب جھوٹھ۔

اور گاکدل میں تو ایک علیحدہ میر واعظ صاحب ہے جن کا مرتبہ وہ لوگوں نے شاہ عبدالحق صاحب دہلوی سے بھی بلند کر دیا ہے۔ جو کہ اپنی کج فہمی سے مد "چند واعظ نشت و نانع خطیب" کا مصداق ہو رہا ہے۔ وہ تو یوں اپنے سامعین کو وعظ و نصیحت سے سرشار کرتے ہیں۔ کہ سید عبدالقادر صاحب گیلانی (نعوذ باللہ) ذات ذوالجلال کا قلم ہے۔ جو کچھ قلم سے لکھا جائیگا وہ صحیح اور درست ہے۔ یعنے جو کچھ سید عبدالقادر صاحب نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ پس جو شخص قلم سے (سید عبدالقادر صاحب سے) منکر ہو جاویگا۔ وہ تو لکھنے والے (اللہ تعالیٰ سے) بھی منکر۔ اب یہاں پر جائے غور ہے۔ کہ گو مندرجہ بالا فقرات سے یہ مراد ہو کہ ایمان کی جڑھ سید عبدالقادر صاحب کے قول و فعل پر چلنے اور یقین کرنے پر ہی منحصر ہے اگر ان کے قول و فعل پر چلنا ایک باایمان مسلمان کے لئے کوئی کفر کا الزام نہیں لیکن صاف طور پر یہ بات دل پر جم جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ وہ صرف صاحب موصوف کے غرض سے کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے۔ کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ صاحب ممدوح کے ہی حوالہ کر دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چون ہمین مکتب است این ملا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔

مسلمانو! ایسے آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرو دیکھو دنیا پر کیسے کیسے عذاب نازل ہوتے جاتے ہیں اب بھی بدیوں سے باز آؤ۔ نہیں تو بعد میں پچھتاؤ گے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

نصیحت بگفتم اگر بشنوی ❊ دگر نشنوی خود پشیمان شوی

خاکسار میر غلام احمد مہجور از یار کلاں ریاست کشمیر

نظم

(از سخاوت علی صاحب روہیل کھنڈ شاہجہانپور)

ہو اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی ورد زبان مجھ کو
کرم سے اپنے پہونچا دے الٰہی قادیان مجھ کو
تصدق احمد مرسل کا صدقہ اپنی رحمت کا
دکھا دے جلد یارب سرزمین قادیان مجھ کو
تپ فرقت سے کل پڑتی نہیں ہر سخت بیکل ہوں
ملا یارب مسیحا سے دکھا دار الامان مجھ کو
ہو صدمہ رفت پر دل میں چبھا ہے خار حسرت کا
غم دوری حضرت نے کیا ہے نیم جان مجھ کو
مرے ہادی ترے قدموں پہ مٹ جاؤں یہ حسرت ہے
ترے صدقہ سے حاصل ہو حیات جاودان مجھ کو
بھلا کیوں کر نہ ہوں نازاں میں اپنی خوش نصیبی پر
ملا ہے میری قسمت سے مسیحائے زمان مجھ کو
عدو کی بدزبانی پر ہوں چپ میں حکم حضرت سے
نہ سمجھے کوئی بدگو سے ہوں اور بے زبان مجھ کو
کراماتیں ہزاروں سینکڑوں اعجاز ظاہر ہیں
خدا شاہد دکھلائے اپنے لاکھوں نشان مجھ کو
خبر قرآں دیتا ہے وفات ابن مریم کی
بھلا ہو زندگی کا کس طرح سے پھر گمان مجھ کو
یقین رکھتا ہوں بیشک آپ ہی ہیں مہدی و عیسیٰ
نہیں کچھ غم کہے کافر اگر سارا جہان مجھ کو
دعا ہے یہ سخاوت کی یہی میری کہ حضرت کی غلامی میں
یونہی ثابت قدم رکھے خدائے مہربان مجھ کو

تاریخ بناء مکان

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے عاجز کے مکان کے واسطے ایک تاریخ ازروئے محبت لکھ کر ارسال فرمائی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو بھی ان کے والدین مرحوم کی طرح جائے نزول مسیح موعود کیواسطے مہاجر بنا کر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ ؎

محمد صادق با مفتیِ صدق
کہ باشد بدر او انوار خورشید
بنا یک منزل اندر قادیان کرد
ضیاء او بود آثار خورشید
حسین از دے نویسد سال تعمیر
۱۳۲۵
بنام او کہ باشد دار خورشید
الٰہی باد روشن تا قیامت
مکان چون رونقِ بازار خورشید

الخطبة

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د

خط و کتابت بمعرفت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائیت
صفحہ ۳ - کشمیر نظم - تاریخ بناء مکان
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - ۶ - ایک خط اور اس کا جواب
صفحہ ۷ - ۸ - مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت
صفحہ ۹ - تمام مریدوں کیلئے عام ہدایت
صفحہ ۱۰ - نظم
صفحہ ۱۱ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۱۹ - رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - اِنّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربّھم

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کے راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہونچیگا -

۲ - یوم تأتی السماء بدخانٍ مبین

ترجمہ - جس دن آسمان کھلے طور پر دھواں لائیگا -

۳ - انّ خبر رسول اللہ واقع

ترجمہ - اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے -

۴ - لا تحزن انّ اللہ معنا -

ترجمہ - غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے

۵ - انّ ربی کریمٌ قریبٌ

ترجمہ - تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے

۶ - انّہ فضل ربّی - انہ کان بی حفیا

ترجمہ - میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے

۷ - انّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۸ - لا تخف صدقت قولی

ترجمہ - تو کچھ خوف نہ کر - مین نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کرکے دکھاؤنگا -

۲۷ اگست ۱۹۰۶ء - صاحبزادہ میان مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہین اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہین ان کی نسبت آج الہام ہوا

قبول ہوگئی - نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میان صاحب موصوف کو شفا دے - یہ پختہ طور پر یاد نہین رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میان کی صحت کی بشارت دی اور نوین دن تپ کے ٹوٹ جانیکی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے نوین دن کی تصریح نہین کی اور نہ ہو سکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا - واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
حامداً و مصلیاً

ایک سوال از مولوی عبد الوہاب دہلوی اور اوس کا جواب شافی و کافی

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے رسائل اور کتب میں تحریر فرمایا ہے ۔ کہ درصورت دوبارہ نزول حضرت عیسیٰ کے جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ ہے ۔ حضرت عیسیٰ کا جواب جو فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ہے ۔ غلط ہوا جاتا ہے ۔ کیونکہ دوبارہ نزول ان کا اگر مانا جاوے تو حضرت عیسیٰ کو اہل کتاب کے مشرک ہونے کی خبر ضرور ہوگی کیونکہ انہوں نے اہل کتاب کو بوقت نزول ثانی اپنے کے اتخاذ الٰہ کا قائل پایا ہوگا اور آسمان سے اوتر کر اسی کفر و شرک کو اون کے دور کیا ہوگا ۔ حتی کہ تمام اہل کتاب اون پر ایمان لے آویں گے ۔ انتہٰی ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر ہے جو ان کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن یہ استدلال مرزا صاحب کا عدم نزول ثانی مسیح پر غلط ہے کیونکہ اسی رکوع سے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ اس آیت میں تمام رسولوں نے بالکل اپنے علم کی نفی ہی کی ہے ۔ کیونکہ لفظ علم کا جو نکرہ ہے جیز نفی میں وارد ہوا ہے اور الرسل سے بھی جملہ رسل مراد ہیں جبتک کہ کوئی مخصص موجود نہو اور چونکہ حضرت عیسیٰ بھی رسول ہیں تو اس لئے وہ بھی الرسل میں داخل ہیں ۔ پس جس طرح کہ اس آیت میں نفی علم کی قائل تمام رسول ہوئے اوسی طرح حضرت عیسیٰ بھی باوجود نزول ثانوی کے نفی علم کے قائل ہوئے ہیں ۔ باوجودیکہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیۃ میں نفی علم کی حضرت عیسےٰ سے صرف مفہوم ہوتی ہے ۔ منطوق نہیں ہے لیکن آیت قالوا لاعلم لنا میں نفی علم کی منطوقاً و نصاً موجود ہو پس جو تاویل قالوا لا علم لنا میں کی جاوے گی وہی تاویل بعینہا کنت انت الرقیب میں بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ الحاصل یہ استدلال حضرت مرزا صاحب کا عدم نزول ثانوی حضرت عیسےٰ پر ٹھیک نہیں ہوسکتا اور نہ آیت کنت انت الرقیب علیھم منافی ہے ۔ نزول ثانوی عیسےٰ پر اور سائل یہ نہیں کہتا ہے ۔ کہ قالوا لا علم لنا میں کوئی تاویل صحیح نہیں ہوسکتی ۔ مگر یہ ضرور کہتا ہے ۔ کہ جو تاویل قالوا لا علم لنا میں کی جاسکتی ہے ۔ وہی تاویل یہاں پر بھی ہوسکتی ہے ۔

الجواب

یہ سوال ناشی ہے علوم آلیہ کی بے خبری کی وجہ سے ۔ کیونکہ دونوں سوالوں اور اون کے جوابوں میں تفاوت زمین و آسمان کا ہے ۔ اب اس تفاوت کو سمجھ لو ۔ کہ لفظ ما ذا میں حرف ما استفہام کے لئے ہے اور ذا بمعنی الذی کے ہے دیکھو وجوہ الاعراب امام ابو البقا وغیرہ کو ۔ اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ لفظ الذی کا بسبب موصول ہونے کے حقیقتاً عموم کے لئے آتا ہے ۔ اس لئے لفظ ماذا اون کی تمام حالات کو شامل ہے ۔ خواہ وہ حالات ظاہری ہوں یا باطنی ۔ جسمانی ہوں یا روحانی ۔ اور قرآن مجید میں یہ لفظ ماذا کا جس کے بموجب تصریح امام فن لغت اور امام فن اعراب کے بمعنے ماالذی کے ہی بہت جگہ وارد ہوا ہے اور اکثر جگہ پر اوس سے عموم ہی مراد ہے ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ماذا اراد اللہ بھذا مثلاً یعنی ماالذی اراد اللہ بھذا مثلاً ایضاً فماذا تامرون ۔ ماذا تفقدون فانظر ماذا یرجعون ۔ فانظری ماذا تامرین ۔ قالوا ماذا قال ربکم ارونی ماذا خلقوا ۔ ماذا تعبدون ۔ ارونی ماذا خلقوا من الارض ماذا قال انفا ۔ وغیرہ وغیرہ ان جملہ آیات میں ذا بمعنی الذی کے ہی آیا ہے ۔ پس ماذا اجبتم کے معنی ماالذی اجبتم ہوئے جو عموم حالات سے سوال کیا گیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ حالات انسانی خواہ ظاہری ہوں یا باطنی ۔ جسمانی ہوں یا روحانی ۔ یعنے اعمال ہوں یا عقائد تحت احکام آلہی کے ہونے ضروری ہیں ۔ کہ درصورت موافقت کے باعث نجات ہیں ۔ اور درصورت مخالفت کے موجب سخط آلہی کے ہیں اور پھر اگر امعان نظر کی جاوے تو ان اعمال اور عقائد کے مراتب باعتبار اخلاص و کمال اخلاص و ضعف اخلاص کے بھی درجات مختلفہ رکھتے ہیں مثلاً ایک تو عمل نماز کا وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور دیگر مخلصین صحابہ سے صادر ہوتا تھا اور دوسرا نماز کا عمل وہ ہے جس کو شیخ سعدی نے بیان کیا ہے ۔

کلید در دوزخ است آن نماز ۔ کہ در روئے مردم گذاری دراز ۔ کہ داند کہ در بند حق نیستی اگر بے وضو در نماز ایستی ۔

یہ تو تذکرہ ہے اعمال ظاہری کا ۔ آگے رہے عقائد متعلق الٰہیات و نبوات و معاد کے اون کی خبر سوائے علام الغیوب کے کسی کو بھی نہیں ہوسکتی ہے خاکسار نے مالک یوم الدین کی تفسیر میں ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اولیٰ یعنے دنیا و عقبےٰ یعنی آخرت دونوں کا مالک ہے ۔ پھر ملکیت کی تخصیص یوم الدین کی ساتھ کیوں فرمائی گئی ہے ۔ وجہ یہ کہ ذات پاک مالک دار الجزا کے لئے لازم ہے کہ دار العمل دنیا کے ہر ایک عمل جزوی و کلی مخلصانہ و غیر مخلصانہ کو بھی بخوبی جانتا ہو اور مقدار اخلاص و کمال اخلاص و عدم اخلاص و ضعف اخلاص وغیرہ وغیرہ سے پورا علیم و خبیر ہو تا کہ بحکم جزاءً وفاقاً کے عمل کے موافق جزا دیجاوے ورنہ ظلم لازم آویگا ۔ پس جو ذات پاک مالک دار الجزا یعنی مالک یوم الدین فرمادینے کی کوئی ضرورت نہ رہی ۔ کہ مالک دار العمل فرمایا جاتا ۔ کیونکہ کلام بلیغ کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری شے کا ذکر نہ کیا جاوے تاکہ حشو لازم نہ آوے ۔ اس لئے صرف مالک یوم الدین ہی فرمایا گیا ۔ الحاصل چونکہ جملہ اعمال و عقائد امت کی تبلیغ و تعلیم انبیاء کے لئے ضروری تھی اس لئے ماذا اجبتم اون سب کو شامل ہے ۔ پس اس لئے ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ ہر ایک اعمال و عقائد اور ان کے مدارج کا احوال بجز علام الغیوب کے نہ کسی نبی کو معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کسی ولی کو ۔ اور آیت فلما توفیتنی میں جو ایک خاص سوال کے جواب میں ہے اس کا قیاس کرنا آیت قالوا لا علم لنا پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہاں پر ایک سوال خاص ہے ۔ یعنی صرف اتخاذ الٰہ کا سوال ہے لہذا ایک خاص جزئی سوال کے جواب میں حضرت عیسیٰ کو اپنی لاعلمی کا بیان کرنا خلاف واقع ہے اس لئے حضرت عیسےٰ کے نزول ثانی کے لئے یہ آیت منافی ہوئی جاتی ہے اس جگہ پر ایک سوال اور ہے وہ یہ کہ انبیاء اور نیز بعض اولیا قیامت کے روز اپنی اپنی امت اور جماعت کے لئے گواہ ہو کر بھی پیش کئے جاویں گے ۔ کما قال اللہ تعالےٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا ۔ ایضاً و کذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم

۵ یہ بھی کہ ضرور بالضرور دار الجزا کے لئے مالک دار العمل بھی ہو اور یہ بھی نہ تھا باوجود مالک یوم الدین

www.aaiil.org

شہیدًا ۔ پس جبکہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اپنی اپنی اُمت اور جماعت کا علم ہی نہین ہے ۔ تو پہر وے شہادت کیون کر دے سکین گے ۔ شاہد کے لئے ضروری ہے ۔ کہ مشہود علیہ کے حالات سے واقف ہو ۔

الجواب

ان آیات مین جملہ حالات جزوی وکلی کی شہادت مفصلاً مراد نہین ہے ۔ بلکہ صرف وہ کفر وشرک ، وتکذیب ظاہری یا اسلام ظاہری مراد ہے ۔ جہان تک انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ ہوا تہا یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اون کو معلوم ہوگیا تہا یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی منافق یا کافر یا مومن کسی مخفی حال سے ان کو مطلع فرمایا تہا یا کسی مومن کے صدق وکمال اخلاص سے اون کو اطلاع دی تہی کیونکہ علم غیب خاصہ اسی علام الغیوب کا ہے ۔ حدیث متفق علیہ مین موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہین ۔ انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ بحجتہ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیحملہا او یذرہا ۔ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ مین بہی بشر ہون اور یہ اتفاق ہوجاتا ہے کہ مقدمات مین جہگڑنے والے میرے پاس آتے ہین اور بعض خصم ایسے لسّان ہوتے ہین کہ اپنی حجت کے بیان کرنے مین دوسرے فریق پر غالب آجاتے ہین اور مین اچہا سمجہ لیتا ہون کہ وہ صادق ہے ۔ یعنے باوجودیکہ نفس الامر مین وہ کاذب ہے اور اسی کے حق مین فیصلہ کر دیتا ہون حالانکہ وہ اصل مین باطل پر ہوتا ہے ۔ پس جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا مین بظاہر فیصلہ کردون تو وہ اندرین صورت اس کے لئے ایک ٹکرا دوزخ کا ہوتا ہے ۔ چاہے تو وہ دوزخ کو خریدے ۔ یا دوزخ کو چہوڑ دیوے مطلب یہ کہ دوزخ کا خریدنا اس کو ہرگز نہین چاہیئے اور میرے ظاہری فیصلہ پر بہی فریفتہ ہونا نہین چاہیئے ۔ انتہی ۔ اور ہی صدہا نصوص بینہ قرآن مجید کی دلالت صریحہ کر رہی ہین ۔ کہ انبیاء و اولیاء عالم الغیب نہین ہوتے ہین ۔ قال اللہ تعالےٰ ۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ایضاً ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء ۔ پس توفیق وتطبیق ان آیات اور آیات شہادت مین یہی ہے ۔ کہ مراد شہادت انبیاء سے اونہین امور کی شہادت ہے جو انبیاء کو مشاہدہ مین آگئی ہون ۔ یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اونہون نے کوئی حال معلوم کر لیا ہو یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی کے حال صدق واخلاص یا نفاق وکفر سے دنیا مین ان کو اطلاع فرمادی ہو ۔ اور پہر دیکہو کہ اسی آیت کو کہ لا علم لنا کے سیاق مین کہا گیا ہے ۔ کہ انک انت علام الغیوب ۔ یعنے وہ حالات جزئیہ جو ہماری نظرون سے مخفی ہین ۔ اس کا علم ہم کو ہرگز حاصل نہین ہوسکتا اون سب کا جاننے والا تو ہی ہے ۔ نہم پہر مین اصل مطلب کی طرف عود کرتا ہون کہ جو سوال حضرت عیسےٰ سے کیا گیا ہے وہ تو اونکی خاص حالت سے سوال ہے ۔ جس کا علم حضرت عیسےٰ کو بوقت نزول ثانوی کے یقینی طور پر ہوگیا ہو گا کیونکہ بصورت نزول ثانوی کے اس کو مشاہدہ کر لیا ہو گا ۔ مثلاً ہمارے اس زمانہ مین کون نہین جانتا ۔ کہ عیسائیون نے حضرت عیسےٰ اور اون کی والدہ کو معبود قرار دے لیا ہے اور مخالفین کے نزدیک نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا اگر ہووے گا تو خاص اسی اتخاذ الٰہ کے رد اور نفی کرنے کے لئے وقوع ہووے گا اور انہین شرکیات کا قلع وقمع حضرت عیسےٰ بوقت نزول ثانوی کے فرماوین گے ۔ پس اس خاص امر یعنی اتخاذ الٰہ کی نسبت حضرت عیسےٰ کا یہ کہدینا کہ یا اللہ تجہی کو اس کی خبر ہے یعنی مین کچہ نہین جانتا بالضرور خلاف واقع اور کذب ہے جس کی تکذیب کے لئے یوم ینفع الصادقین صدقہم ۔ اسی کے آگے فرمایا گیا ہے ۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے ۔ کہ ایسے روز حشر مین حضرت عیسےٰ ایسا کذب صریح جناب باری مین بیان کرین ۔ پس دونون سوالون اور ان کے جوابون مین بون بعید موجود ہے

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا ۔ بڑے افسوس کی بات ہے ۔ کہ سائل حضرت عیسےٰ کے نزول ثانوی کا ایسا معتقد ہے ۔ کہ قرآن مجید مین بہی تناقض ثابت کرنا چاہتا ہے ۔ اس کی خواہش ہے ۔ کہ قرآن مجید مین تناقض ثابت ہو جاوے تو ہو جاوے ۔ مگر حضرت عیسےٰ کی حیات اور نزول ثانوی قائم رہے وانّی لہ ذلک ۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کی وفات تو قطعی طور پر فلما توفیتنی سے اور نیز دیگر نصوص قرآنیہ سے ثابت ہو چکی ہے اور آیت کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ۔ تو جواب واقع ہوا ہے فلما توفیتنی کا اور معنی توفیتنی کے یہان پر بجز موت کے نوم کے بہی نہین ہو سکتے ہین جیساکہ کتب ورسائل سلسلہ مین کالشمس فی نصف النہار ثابت کیا گیا ہے ۔ پس حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید کیا صادق مقولہ ہے جس مین ایک ذرہ بہر خلاف نہین ۔ مگر اوسی صورت مین کہ وفات کے بعد نزول ثانوی واقع نہ ہووے ۔ کیونکہ کسی نبی کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کا حال کچہ بہی معلوم نہین ہوسکتا ہے ۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ ۔ اور پہر جب کہ یہ لحاظ کیا جاوے کہ نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا شاید تب ہوسکتا ہے کہ اون کی وفات واقع نہ ہوئی ہوتی اور جبکہ وفات ہو چکی ہے تو پہر نزول ثانوی چہ معنی دارد ۔ بالآخر یہ عرض ہے ۔ کہ قرآن مجید مین تعارض ہرگز ہرگز واقع نہین ہوسکتا ۔ وان کان علی زعم المخالف ۔ پس ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ اپنی جگہ پر نہایت مناسب اور صحیح ہے ۔ کہ ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچہ ہو ہی نہین سکتا اور فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا اپنے معنے اور مراد کے ساتہ نہایت درست ہے ۔ کہ شہادت انبیاء کی بروز قیامت انہین اعمال اور عقائد پر ہووے گی جو اون کو دنیا مین معلوم ہو چکے تہے اور جواب حضرت عیسےٰ کا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ۔ کیا اصدق الاقوال ہے ۔ کہ بعد اون کی وفات کے نصاریٰ کے اتخاذ الٰہ کی اون کو کیا خبر ہو سکتی ہے لیکن یہ جواب مذکور حضرت عیسیٰ کا درصورت ان کے نزول ثانوی کے حسب تقریر حضرت اقدس کے ضرور بالضرور غلط ہے ۔ لہٰذا ایسے امر غلط کا اندراج قرآن مجید کی شان عالی سے بالکل پاک اور مبرا ہے ۔ بشرطیکہ تدبر کیا جاوے ۔ صدق اللہ تعالیٰ ۔

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

محمد احسن امروہی

(۶)
(۴)

www.aaiil.org

مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت

برٹش گورنمنٹ کو ہندوستانی مسلمانون پر حکومت کرنے کے راہ مین سب سے بڑی مشکل مسئلہ جہاد ہے جسکو ممکن ہے کہ بعض دیگر تعلیمیافتہ مسلمانون نے بھی کسی حد تک ایسے رنگ مین سمجھا ہو جو درست ہو لیکن وہ شخصی اور مختلف رائین عوام کو ایسا فائدہ نہین دے سکتین جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا حکم بحیثیت ایک چار لاکھ اور اسپر روز افزون ترقی کرنیوالی تعداد کی جماعت کے لئے جہاد کی خرابیون سے رکنے اور دوسرون کے روکنے کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے راہ سے ان کانٹون کو ہٹاتا ہے۔ چونکہ آجکل پولیٹیکل اہلکار کا زمانہ ہے اسواسطے ہم اپنی جماعت کی یاد دہانی اور سرکاری افسرون کی توجہ کیواسطے حضرت کا حکم جو آج سے آٹھ نو سال پہلے ممانعت جہاد کے لئے نظم کے لطیف پیرایہ مین شائع ہوا تھا اس جگہ خوشخط درج کر دیتے ہین۔

ممانعت جہاد

۱۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

۲۔ اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کے تمام جنگونکا اب اختتام ہے

۳۔ اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

۴۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

۵۔ کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

۶۔ کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھول کر

۷۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ — عیسیٰ مسیح جنگون کا کر دے گا التوا

۸۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا — جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

۹۔ پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلینگے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند

۱۰۔ یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

۱۱۔ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

۱۲۔ اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

۱۳۔ القصہ یہ مسیح کے آنیکا ہے نشان — کردیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان

۱۴۔ ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین — اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین

۱۵۔ اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی

۱۶۔ وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی

۱۷۔ وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی

۱۸۔ وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی

www.aaiil.org

۱۹۔ دل میں تمہارے یار کی اُلفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی

۲۰۔ حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی

۲۱۔ وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

۲۲۔ دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

۲۳۔ وہ اُنس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

۲۴۔ ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

۲۵۔ سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

۲۶۔ خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

۲۷۔ مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

۲۸۔ سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودّت نہیں رہی

۲۹۔ تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

۳۰۔ اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

۳۱۔ اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

۳۲۔ ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

۳۳۔ اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

۳۴۔ اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

۳۵۔ کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

۳۶۔ تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

۳۷۔ کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

۳۸۔ سب تم تو خود ہی موردِ خشم خدا ہوئے
اُس یار سے بشامتِ عصیاں جدا ہوئے

۳۹۔ اب غیروں سے لڑائی کے معنے ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیروں کے محلِ سزا ہوئے

۴۰۔ سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

۴۱۔ پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

۴۲۔ پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے

۴۳۔ ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا

۴۴۔ اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

۴۵۔ یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

۴۶۔ اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

۴۷۔ تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

۴۸۔ پر تم نے اُن سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ

۴۹۔ بخلوں سے یارو باز بھی آؤگے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤگے یا نہیں

۵۰۔ باطل سے میل دل کی ہٹاؤگے یا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤگے یا نہیں

۵۱۔ اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤگے یا نہیں
مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤگے یا نہیں

۵۲۔ آخر خدا کے پاس بھی جاؤگے یا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤگے یا نہیں

۵۳۔ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار

۵۴۔ لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

۵۵۔ ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام مریدوں کیلئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب ویسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں طاعون پیدا ہو۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے۔ فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں۔ اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے۔ رہائش اختیار کریں۔ سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں۔ کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو۔ تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیئے۔ کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقلمندی میں داخل ہے۔ کتب تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے۔ تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمر رضؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگوں نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیوں آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہیں۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں تو انہوں نے فرمایا۔ کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں۔ سو مسلمان کو نہیں چاہیئے۔ کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اُس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے ان کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائیگا میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے۔ تو سب سے پہلے تم اُس زمین کو چھوڑ دو۔ جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کروں گا۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک میں نہیں آئی۔ بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے۔ جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے۔ سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑو گے۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔ اے میری جماعت! میں ہمیشہ تم میں نہیں رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پا لے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو۔ کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہیں۔ منہ پھیر لو۔ میں وہی بات کرتا ہوں جو تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوشامد کروں۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے۔ جس کا میں نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں۔ کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونگا۔ مگر اس بات کو کیوں کر چھپایا جائے۔ کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہوں گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کریں اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ۔ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے تم سن چکے ہو۔ کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کروڑہا انسان ہیں صدہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں۔ اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہیں۔ بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے۔ اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوی ہمارے واجب القتل ہونے کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں اب بتلاؤ۔ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو۔ کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے۔ کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالیٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے۔ کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں۔ ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں۔ کہ ایسے اضلاع میں جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہیں۔ جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے۔ اور خصوصاً احمدیوں کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہیں۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالوں کی محافظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی۔ پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیئے۔ کہ گورنمنٹ میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ ان کی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے

والدعا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ

۲۲ اگست ۱۹۰۷ء

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

جو اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی نے بروز جمعہ قبل از نماز عصر حضرت کی خدمت میں سنائی اور حضرت نے فرمایا کہ بڑی لطیف نظم ہے۔ اخبار بدر میں چھپنے کیلئے دیدو

بچالے رنج و حرماں سے چھڑا لے قید عصیاں سے
مخاطب ہو کے یہ کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے

مسیحائے زماں ٹھہرا ہے تو ہر جن و انساں کو
ترے رتبہ کو دیکھے کوئی اگر چشم عرفاں سے

ترا رتبہ ہے بڑھ کر جبکہ داؤد و سلیماں سے
تو ہو سکتی نہیں دارا کو نسبت تیرے درباں سے

ہے تیرے آستاں پر اک ہجوم راستاں ہر دم
ترے خدام میں اکثر سوا رتبہ میں لقماں سے

بنایا اس نے وقتِ تلخکامی جانِ شیریں کو
نہیں ہے چاشنی چشش جو تری اس بزم عرفاں سے

نجیب آباد ہو یا لکھنؤ ہو یا کہ دلّی ہو
بھلا جاتا کہاں ہوں میں بہشت کوئے جاناں سے

نہ کچھ گلچیں کا کھٹکا ہے نہ کچھ صیاد کا غم ہے
یہ کسکی تاب ہے مجھ کو نکالے اس گلستاں سے

کلیدِ کامیابی بن گئی ہر ایک ناکامی
عجب کچھ گل کھلے گل چینیٔ خار مغیلاں سے

اتارے جن عقارب نیش زن احباب سب دشمن
چھٹا ہوں احمدی بن کر میں بکی قید احساں سے

بھرا ہے دامن امید کیا کیا کامیابی سے
ہے جب سے گوہر غلطاں کی بارش ابر مژگاں سے

بہت سی نخوتیں اب تک بھی ہیں زنجیر پا باقی
مثال نالۂ زنجیر میں نکلا ہوں زنداں سے

غمِ فرطِ گنہ گاری ہے نشتر زن رگ جاں پر
عطا کر مرہم تسکین مسیحا دست احساں سے

غمِ روزِ جزا نے لوٹ لی جمعیتِ خاطر
پریشاں میں سوا ہوں آجکل زلف پریشاں سے

ترا دستِ توجہ دستگیری کچھ بھی فرمائے
تو مثل آئینہ دامن ہو میرا پاک عصیاں سے

تسلط قلب پر میرے نہ حاصل اس کو ہو ہرگز
بچالے اپنے خادم کو مسیحا دست شیطاں سے

تعلق مدتوں میرا رہا عشق مجازی میں
کبھی گیسوئے پیچاں سے کبھی زلف پریشاں سے

مگر اب تو تصور سے بھی اس حالت کے نفرت ہے
نہیں گرتی ہے اب بجلی تبسم ہائے جاناں سے

ہے تیرے عشق میں لیکن عجب حالت مرے دل کی
زباں سے ہو وہ ظاہر ہے یہ باہر میرے امکاں سے

ہے کوئی چیز سینہ میں گھسا جاتا ہے دم جس سے
پھٹی جاتی ہے چھاتی ضبط ہو کس طرح انساں سے

اسی کو عشق کہتے ہیں جو ہے غارت گرِ راحت
مگر راحت عجب کچھ ہے اسی میں سوز پنہاں سے

سوا ہے عشق احمدؐ جبکہ اُس عشق مجازی سے
تو خون ضبط بہ نکلے نہ کیونکر پھر رگ جاں سے

وہی جوش جنوں ہے پھر وہی بیتابیاں دل کی
لہو جاری ہے پھر بن کے پانی چشم گریاں سے

بہارِ باغِ احمد جوش پر ہے ضبط ہو کیونکر
جنوں تازہ ہوا پھر نالہ ہائے عندلیباں سے

مجھے امید ہے یہ جوشِ الفت رنگ لائیگا
سنوں گا حرف تسکیں میں لب مہدیٔ دوراں سے

جسے فرہاد کہتے ہیں وہ اک مزدور ہی تو تھا
بھلا کیا مجھ کو نسبت ایسے اک کم رتبہ انساں سے

اگر اب قیس بھی ہوتا تو وہ غرقِ عرق ہوتا
طریق عشق مجھ سے سیکھتا اگر بیاباں سے

نہ ہوں میں بلبلِ خستہ نہ ہوں قمریِ افسردہ
نہ گل سے واسطہ مجھ کو نہ کچھ مطلب گلستاں سے

مگر [illegible] مہدی سروِ گل ہے تو میں بلبل ہوں
غرض ہے عشق مجھ کو تو فقط مہدی دوراں سے

بس اب [illegible] لے اکبر بیانِ وجہِ دل تیرا
طبیعت میں نہ بڑھ جائے شب تاریک ہجراں سے

مخاطب ہو کے پھر کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے
بچالے رنج و حرماں سے چھڑا لے قید عصیاں سے

نظم

(از حافظ سید تصدق حسین صاحب مہاجر)

کیوں مجھ پہ نظر مہر کی شاہا نہیں کرتے
کیوں ذرہ نوازی میرے مولا نہیں کرتے

کیوں میری دوا میرے مسیحا نہیں کرتے
کیوں آپ علاجِ دلِ شیدا نہیں کرتے

جاں بخشی تو ادنیٰ ہے اک اعجاز تمہارا
کیوں میرے دلِ مردہ کو زندہ نہیں کرتے

بے دین ہیں بدبخت ہیں مردودِ ازل ہیں
خاکِ درِ والا کو جو سرما نہیں کرتے

جو دل سے مٹاتے نہیں اس نقشِ خودی کو
دیدارِ خدا مر کے بھی پایا نہیں کرتے

وہ دشمنِ جاں اپنے ہیں اور اندھے ہیں دل کے
جو قلب میں الفت تری پیدا نہیں کرتے

ایمان ہے مرا آپ مسیحائے زماں ہو
وہ کرتے ہو جو حضرت عیسیٰ نہیں کرتے

پرواہ نہیں جز غم دیں ان کو شب و روز
دنیا پہ نظر بھی تیرے شیدا نہیں کرتے

اللہ کی امداد ہے جن لوگوں کے ہمراہ
جو لڑتے ہیں ان لوگوں سے اچھا نہیں کرتے

اے منحرفو! تم کو تکبر نے ڈبویا
ورنہ یم رحمت سے کنارا نہیں کرتے

مامور من اللہ سے ٹھانی ہے لڑائی
کیوں بے خرد و خوف خدا کا نہیں کرتے

اللہ کے غصہ کے نشان دیکھ رہے ہو
پھر ڈرتے نہیں قہر سے تقویٰ نہیں کرتے

اللہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے مسیحا
تم پھر بھی علاج اپنے مرض کا نہیں کرتے

پیدا ہی نہیں جن کی طبیعت میں رسائی
وہ بات کی تہ تک کبھی پہنچا نہیں کرتے

جھٹلاتے ہیں بدبختی سے صادق کو ستم ہے
مطلق یہ کبھی خوف خدا کا نہیں کرتے

کچھ دل میں ڈرو قہرِ خدا سے میرے پیارو
دن کاٹتے غفلت میں ہو اچھا نہیں کرتے

خفاش بصیرت جماعت سے ہیں [illegible]
خورشید کے جلوے انہیں سوجھا نہیں کرتے

دیگر

عزیزو جو حق کی رضا چاہتے ہو
خدا کے پیارے بنا چاہتے ہو

کرو خاک بوسی مسیح زماں کی
جو اللہ کو خوش کیا چاہتے ہو

کرو زہد و تقویٰ شرارت کو چھوڑو
جو دونوں جہاں کا بھلا چاہتے ہو

نہ ٹھٹھا کرو بات پر مرسلوں کی
خدا سے جو نور و صفا چاہتے ہو

نہ تکلیف دو بندگان خدا کو
اگر رحمت کبریا چاہتے ہو

خدا سے ڈرو یہ مصیبت کے دن ہیں
دعائیں کرو جو بھلا چاہتے ہو

خبر زلزلوں کی خدا دے رہا ہے
تم اس فتنہ سازی سے کیا چاہتے ہو

جفاکاریاں چھوڑ دو بہر مولا
جو اللہ سے تم وفا چاہتے ہو

طبیب الٰہی بلاتا ہے تم کو
چلو جو مرض کی دوا چاہتے ہو

بنو تم گدا آج احمدؐ کے در کے
جو سلطان [illegible] بنا چاہتے ہو

کرو آ کے بیعت امام زماں کی
جو نار سقر سے بچا چاہتے ہو

اویس اس کے در پر کرو جبہ سائی
اگر تم خدا کی رضا چاہتے ہو

www.aaiil.org

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تاج الدین ولد عبد اللہ ۔ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ
بہاؤ الدین ولد شاہ دین صاحب " "
محمد دین ولد حسین بخش صاحب " "
حسین بخش ولد نظام الدین " "
یوسف علی ۔ محرر چونگی چنیوٹ ضلع جھنگ
فضل کریم ۔ ویٹرنری اسسٹنٹ ۔ گوجرات
خلیل محمد نمبردار ۔ ہمران ضلع لودیانہ
عنایت اللہ ۔ کھماچوں ۔ بنگہ ۔ جالندھر
عبد المجید خان ویٹرنری اسسٹنٹ کیمپ ڈورہ لاہور
بڈھے خان ۔ انجن ڈرائیور ۔ اوجھانوالی
غلام حیدر ۔ نیکسیرنج ۔ تحصیل مردان
سعد اللہ " " "
فقیر محمد ۔ محکمہ بارک ماسٹری ۔ نوشہرہ
مساۃ پیاو بی بی گھٹالیاں ۔ پسرور سیالکوٹ
حسین بخش معہ اہلیہ " "
نواب خان معہ اہلیہ " "
زینب " " "
غلام قادر دوگامان " " "
اہلیہ نظام الدین صاحب " "
اہلیہ بہاؤ الدین صاحب " "
مسمات جنت بی بی " "
اہلیہ میاں شہاب الدین صاحب "
میاں فیروز الدین صاحب
میاں بہاول خان صاحب " "
میاں غلام محمد صاحب نقل نویس راولپنڈی
میاں کلن خان صاحب میرٹھ مقبرہ آگرہ
میاں بوستان خان موضع جلال سندر راولپنڈی
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
میاں قطب الدین صاحب ۔ حسن پور
محمد علی صاحب ۔ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
احمد علی صاحب " "
غلام محمد صاحب " "
میاں خورشید عالم صاحب " "
مسمات حسن بی بی " "
مساۃ رسول بی بی " "

مساۃ رسول بیگم گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
مساۃ سردار بیگم " " "
مساۃ رابع بی بی " " "
مساۃ ریشم بی بی " " "
اہلیہ احمد علی صاحب " " "
رسول بی بی اہلیہ میاں غلام علی " " "
طالع بی بی اہلیہ کرم دین صاحب " "
مسمات رابعہ بی بی " "
مسمات فاطمہ بی بی " "
میاں اقبال احمد صاحب " "
میاں بشیر احمد صاحب " "
میاں مولا بخش صاحب " "
مدد خان صاحب ٹرک کمپنی نمبر ۵ سرج گورکھ کشمیر
سندھو خان صاحب معہ اہلیہ رکالٹھ گڑھ ہوشیارپور
میاں نذر محمد صاحب " "
مسمات دولی " "
مسمات اللہ دتی بی بی " "
مسمات رحیمی " "
مسمات عظمت بی بی " "
گھسیٹا ۔ چونڈہ ۔ سیالکوٹ
میاں احمد دین صاحب " "
میاں اللہ دتا صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب " "
مسمات تابی " "
مسمات محمد بی بی " "
میاں چراغ دین صاحب معہ اہلیہ " "
میاں بڈھا معہ اہلیہ " "
میاں سمیع اللہ صاحب " "
میاں حاکم " "
میاں فضل دین صاحب معہ اہلیہ " "
ملک محمد صاحب معہ اہلیہ " "
سید محمد ارزانی صاحب " "
میاں بوٹا معہ اہلیہ " "
میاں حسین معہ اہلیہ " "
میاں حاکم معہ اہلیہ " "
میاں سید احمد صاحب معہ اہلیہ " "
میاں مہتاب خان صاحب " "

نواب ۔ گھٹالیاں ۔ پسرور سیالکوٹ
سردار معہ اہلیہ " "
منشی راول معہ اہلیہ ۔ سرہالہ کلاں ہوشیارپور
میاں کرم بخش صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم ۔ رام سر بھاگلپور
میاں عبد المطلب صاحب کوٹ چہوکرہ مردان
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
قادر " "
میاں بابا " "
میاں محمد دین صاحب " "
میاں کرم دین صاحب " "
میاں غلام حیدر صاحب " "
میاں حسین صاحب " "
لا معہ اہلیہ " "
حسین بی بی اہلیہ حسین " "
ابراہیم معہ اہلیہ " "
مساۃ حیات بی بی اہلیہ نظام الدین " "
امام بی بی والدہ ابراہیم " "
رحمت خان ولد عبد الکریم " "
محمد بی بی اہلیہ حیات محمد " "
رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ " "
عمر بی بی " "
میاں رحمت اللہ صاحب " "
نور احمد صاحب " "
سید بی بی والدہ نور احمد صاحب " "
مسمات بڈھی اہلیہ جھنڈا " "
یوسف علی شاہ صاحب چنیوٹ جھنگ
میاں نتھو گڑھ شنکر
میاں عبد الصمد طالب علم انگلش ہائی سکول بیگوسرائے مونگیر
مسمات غلام فاطمہ دختر محمد دین دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور
میاں مسے ۔ نذیر پور چک ۲۳۴ تحصیل سمندری
میاں امام الدین صاحب وزیر آباد
مستری حسن الدین صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کرم بخش صاحب ملتان
میاں عبد الواحد صاحب " "

میاں محمد ۔ ملتان
میاں سلطان محمد صاحب کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ
میاں شمس الدین صاحب پیرزادہ سرہند
نواب خان صاحب سفید پوش موضع مدام بھگواڑہ ۔ جالندھر
میاں رمضان ۔ بن باجوہ ۔ سیالکوٹ
میاں محمد بخش صاحب ۔ کہاریاں ۔ گجرات
شیخ نیاز دین صاحب ۔ مردان
رحیم بخش صاحب کمپونڈر ملٹری ہسپتال مردان
مسمات بیگم بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب
مسمات مائی مسوراں کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازی خان
مسمات عائشہ " " "
میاں محمد دین صاحب نمبردار موضع لاٹھر علاقہ سانگلہ ۔ گوجرانوالہ
محمد شریف ولد امیر شاہ صاحب تاجر کرنگو برٹش ایسٹ افریقہ ۔
میاں عبد اللہ خان صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ادیرو پور ۔ ضلع کراچی ۔
میاں رحمت اللہ صاحب معمار بنوڑ ریاست پٹیالہ
اہلیہ امام الدین صاحب جسوکے دیار ردالہ گجرات
مسمات محفوظ بی بی بنت حافظ نور الحسن صاحب منٹگمری ۔
میاں اللہ بخش معہ اہلیہ ۔ کٹڑہ رام گڑھیاں امرتسر
جھنڈا " " "
میاں نور حسین صاحب نائب مدرس لونڈہ دال چوہترہ ۔ اٹک
میاں عبد الغنی صاحب سپاہی کمپنی علا پلٹن ۵۵ نوشہرہ
منشی قربان علی ۔ سب پوسٹ ماسٹر ۔ مراونگ ضلع میرٹھ
میاں برکت علی صاحب ۔ مائل پور
اہلیہ غلام حسن سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد لائل پور
میاں محمد بخش صاحب محلہ خوجیاں گجرات

مشتہر اپنے اشتہار کا آپ ذمہ وار ہے۔ کارخانہ بدر کو اس سے کچھ تعلق و خبر نہیں

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

چونکہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنیکے لئے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدیں مناسب سمجھیں پتہ ذیل پر بالکل مفت منگا کر (جن پر محصول ڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کرکے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

از جنرل مینیجر لائبریری بک ایجنسی پرانڈیلہ جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۔۔ ۱۰ر

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۔۔ ۲ر

جام شہادت ۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۔۔ ار

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۔۔ ۳ر

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور ہر بد عملی کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۔۔ ۲ر

نور الدین ۔ مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بہترین بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۔۔ ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۔۔ ار

اسلام کی پہلی کتاب ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۔۔ ۳ر

نظم مستورات ۔ مستورات کے سمجھ پر ۔ قیمت ۔۔ ار

مکاشفات احمدی ۔ ۔۔ ۔ قیمت ۔۔ ار

آئینہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۔۔ ار

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل ہے۔ حقیقت میں اس رسالے نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے۔ وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کرکے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت رعایتی یہ ہے۔

غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

نمبر ۳۶

۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

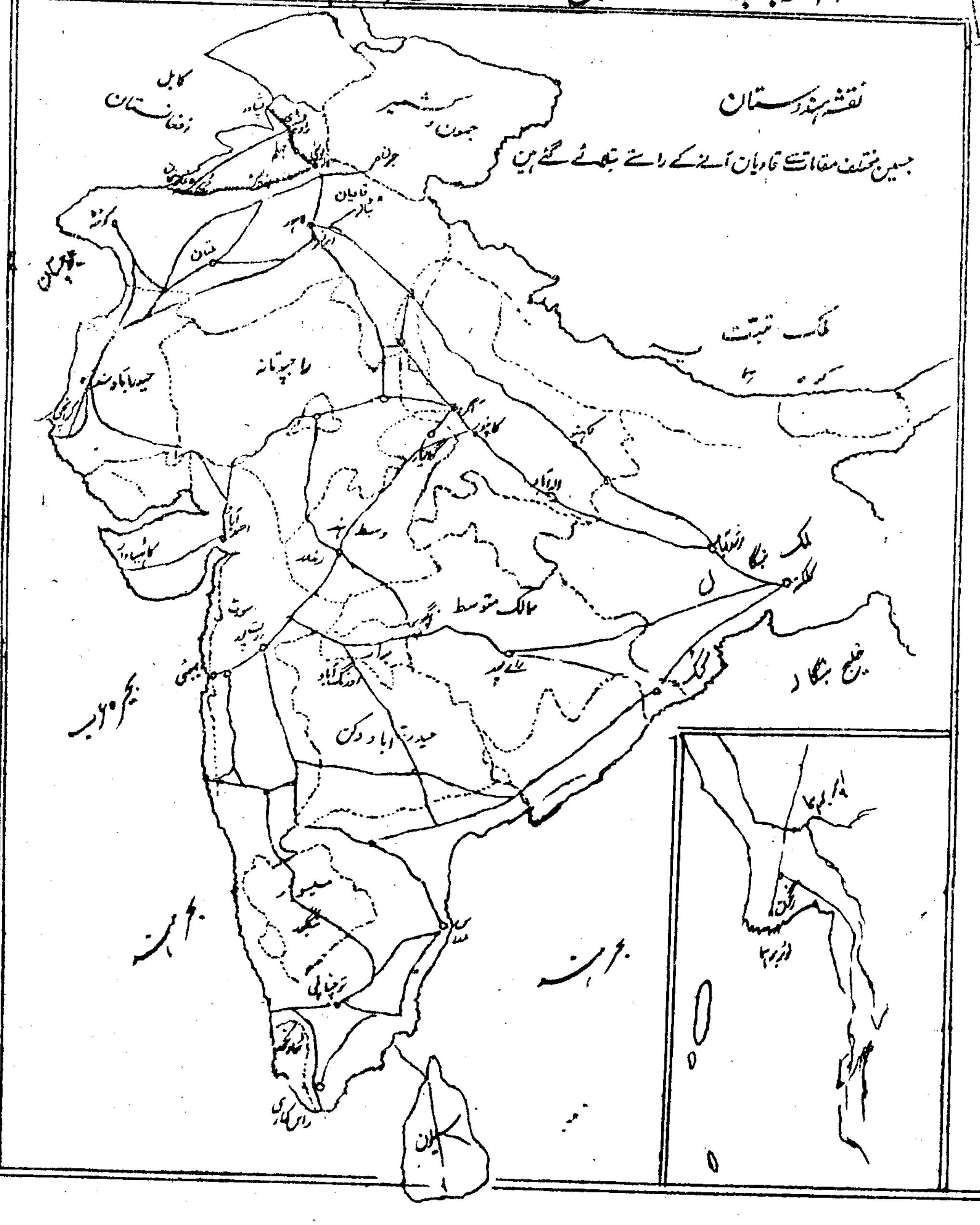

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

امریکہ کے اخبارات نے ڈوئی کی موت کے عظیم الشان نشان کے پورا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

امریکہ سے چند ایسے اخبارات کے کاغذ آگئے ہیں جن میں وہاں کے اہل الرائے نے اخباروں کے درمیان ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی ہے وہ شہادتیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ کاش کہ ہندوستان کے اخبار بھی تعصب کو چھوڑ کر اس صاف نشان پر سچائی سے اپنی رائے کو ظاہر کرتے۔

ٹرو تھ سیکر نیو یارک میں ۱۵ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں لکھا گیا ہے۔

"جس پیشگوئی کا ذکر مندرجہ بالا عنوان کے رسالہ میں ہے (اس سے مراد وہ رسالہ ہے جو ڈوئی کی موت میں خدائی فیصلہ کے عنوان سے لکھ کر شائع کیا گیا تھا) اسی کی طرف ہم اس سے پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں۔ ڈوئی جو کہ مر چکا ہے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (نعوذ باللہ) مفتریوں کا بادشاہ کہا کرتا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ صیہون (یعنی اس کا قائم کردہ سلسلہ) تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دیگا بلکہ وہ ہر روز خدا سے یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ وہ وقت جلد آوے جب ہلال (یعنی اسلام) دنیا سے نیست و نابود ہو جاوے جب اس بات کا علم ہندوستانی مسیح کو ہوا تو انہوں نے الیاس ثانی کے نام کا ایک چیلنج عام طور پر دنیا میں شائع کیا۔ جس میں اس کو اس مباہلہ کی طرف بلایا گیا تھا کہ دعا کی جاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اسے دوسرے کی زندگی میں ہلاک کرے۔ قادیان کے رہنے والے نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ اگر ڈوئی یہ چیلنج کو قبول کرے گا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے دنیا کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ چھوڑے گا مرزا صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کے قبول کرنے سے انکار کیا تو اس کی ہلاکت میں صرف چند روزہ توقف ہوگا۔ موت دونوں صورتوں میں اس کے لئے تیار ہے اور اس کے صیہون پر جلد تر آفت آوے گی۔ یہ تھی عظیم الشان پیشگوئی کہ صیہون تباہ ہو جائے گا اور ڈوئی احمد کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ الیاس کو اس طرح چیلنج کرنا جس میں موت صداقت کا معیار تھا۔ مسیح موعود کے لئے ایک خطرہ والا امر تھا۔ کیونکہ چیلنج کرنیوالا شخص دوسرے سے عمر میں پندرہ سال بڑا تھا اور ایک ایسی سرزمین میں جہاں ایک طرف طاعون پُرزور ہوا اور دوسری طرف مذہب کی خاطر قتل کر دینے والے لوگ کثرت سے موجود ہوں ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے۔ مگر وہ جیت گیا۔

اسی پیش گوئی پر ایک رائے اخبار ہیرلڈ۔ بوسٹن کی نیچے درج کی جاتی ہے۔ جو اس اخبار کے ۲۳ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں ظاہر کی گئی ہے اس کا عنوان یوں ہے۔

مرزا غلام احمد مسیح ایک عظیم الشان انسان ہے انہوں نے ڈوئی کی حسرتناک موت کی پیشگوئی کی اور اب وہ طوفان اور زلزلہ کی پیشگوئی کرتے ہیں" اس عنوان کے نیچے لکھا ہے۔

سال ۱۹۰۳ء میں اگست کے تیئیس (۲۳) دن گذرے تھے جب مرزا غلام احمد قادیانی (ہندوستان) نے الگزنڈر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی جو الیاس ثالث کہلاتا تھا اور جس کی موت گذشتہ مارچ میں واقع ہوئی۔ اور اب مرزا غلام احمد قادیانی پھر ۲۳ جون کو کہتے ہیں کہ اب اس ملک کی باری بھی قریب آگئی ہے۔ ایسے زلزلے آئیں گے جن کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہ ملے گی اور وہ قیامت کا نمونہ ہوں گے اور یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک میں ایک قسم کی طاعون ظاہر ہوگی جو بہت سخت ہوگی وہ کہتے ہیں کہ میرے آنے سے خدا تعالیٰ کے غضب کے مخفی ارادے ظہور میں آگئے ہیں۔ پھر دنیا پر نوح کا زمانہ آئیگا اور جو حالت لوط کی زمین پر گذری تھی اس کو تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرو گے۔ × × × × × یہ صاحب ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ دنیا کے مشرقی ممالک میں کئی سال سے مشہور ہیں ان کا دعوےٰ یہ ہے کہ میں وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونیوالا تھا اور خدا نے اپنے فضل کی بارش مجھ پر کی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی توجہ ان کی طرف پہلے پہل ۱۹۰۳ء میں ہوئی اور اس کی وجہ ان کا ایک مباہلہ الیاس ثالث کے ساتھ تھا۔ ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہوگئی ہے۔ کیونکہ کیا یہ سچ نہیں کہ انہوں نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ مسیح کی یعنی مسیح کی زندگی میں واقع ہوگی۔ اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہوگی۔ ڈوئی کی عمر انسٹھ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنیوالے کی پچھتر سال کی۔ یہ وہ لفظ تھے جن میں ڈوئی کی موت کی پیش گوئی کی گئی تھی۔" (اس کے بعد اصل الفاظ پیشگوئی کے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے اشتہار "ڈوئی اور پگٹ کی موت کی پیش گوئیوں" سے لئے گئے ہیں یہ پیشگوئی دعا کے الفاظ تک نقل کی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد ہی اخبار ندا لکھتا ہے) "ڈوئی نے اول اول اس چیلنج کی طرف جو کہ دور مشرق سے آیا تھا کوئی توجہ نہ کی۔ مگر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے صیہون شہر کے اخبار میں یہ لکھا کہ لوگ بعض وقت مجھے کہتے ہیں کہ تم فلاں فلاں بات کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں مچھروں اور مکھیوں کو جواب دونگا اس کے بعد ایسے ہی اور فقرات اس کے نقل کئے ہیں۔ پھر لکھتا ہے۔

"ڈوئی ایسی حالت میں مرا جبکہ اس کے تمام دوستوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی دولت اور اقبال جاتے رہے۔ وہ مفلوج اور دیوانہ ہو گیا اور ایک نہائت ہی بُری موت مرا اور اس کا صیہون بھی اندرونی جھگڑوں اور فسادوں کے سبب سے نہائت خراب حالت میں ہو گیا۔

اب مرزا صاحب پھر صفائی کے ساتھ اس بات کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس چیلنج یا پیشگوئی میں وہ کامیاب ہوئے ہیں اور ہر ایک طالب حق کو بھی بلاتے ہیں کہ چونکہ حق اسی طرح ظاہر ہوا جس طرح انہوں نے کہا تھا اس لئے طالبان حق کو چاہیئے کہ اسے قبول کریں

ایک تجویز

احباب اپنی رائے سے مشکور فرماویں

ڈاک ولائت میں جہاں دیگر مذہبی دلچسپی کے مضامین چھپتے ہیں وہاں اکثر ولائتی پادریوں کی کرتوتوں کی خبریں بھی دیجاتی ہیں۔ یہ حصہ اخبار کا جس میں اس قسم کے واقعات لکھے ہیں میرے واسطے کوئی خوشگوار ڈیوٹی نہیں ہے مگر ضرورتاً اس کو اتنے عرصہ تک نبھایا گیا ہے اور اکثر دوستوں کیطرف سے اس کالم کے ضروری اور مفید ہونیکے خطوط بھی میرے پاس آتے رہے ہیں اب بعض دوستوں کی رائے پر میرا خیال ہے کہ پادریوں کی اخلاقی حالت کے اظہار کیواسطے ایک کافی فہرست ان کالموں

بارہ عدد کی خصوصیت

سراج کا نامہ نگار اپنی طرف سے مجبور کر خواہ مخواہ اعتراض کرتا ہے۔ خواہ وہ اعتراض بجنسہ اسی کے معتقد علیہ پر پڑتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر چہار خلفاء اور نعمان بن ثابت کے بارہ حروف لکھ کر کہتا ہے۔ کہ یہ عطیات قدرت ہیں۔ مگر دوسری جانب جب حضرت مسیح موعود کے نام اور ان کے چار اصحاب کے ناموں کے حروف بتائے گئے۔ تو المسیح الدجال وغیرہ کو پیش کرتا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض اگر کوئی عیسائی یا آریہ اس پر کرے۔ تو پھر وہ کیا جواب دیگا پس وہی جواب ہمارا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ وہ سیدھا سادہ نام لیا جاتا جو ان کے والدین نے رکھا۔ میرا سوال ہے کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ رکھا گیا تھا۔ یہ صرف اس کے اعتراض کی کمزوری دکھانے کے لئے ہے۔ پھر مرزا پر اعتراض ہے۔ کہ غلام احمد کے ساتھ کیوں شامل کیا۔ شائد اسے معلوم نہیں۔ کہ حضرت صاحب ہمیشہ اپنے دستخط میں یہ لفظ لکھا کرتے ہیں۔ گویا جزو لانیفک ہے۔ باقی رہی یہ بات ہے یا میرزا۔ سو اپنی تحریر ہی دیکھ لو۔ کہ آپ نے جابجا لکھا ہے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ دیگران را نصیحت ... خود را فضیحت۔ سید محمد احسن میں سید کی دو یا ہیں۔ پس ضرور اس کے ... بارہ[12] حروف ہیں مد اصل یہاں مفتی محمد صادق تھا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے کسر نفسی سے اس کو قبول نہ فرمایا۔ بہر حال مقصد حاصل ہے اور یہ جو تم نے اور نام لکھے ہیں۔ اس طرح تو کئی ہندوؤں اور عیسائیوں کے نام بھی بارہ حرفی پیش کئے جاسکتے ہیں پس کیا انہیں بھی صادق کہو گے اور یہ اعتراض اگر مجھ پر ہوسکتا ہے۔ تو آپ پر بطریق اولیٰ ہوسکتا ہے۔ ہماری طرف سے تو یہ جواب دیا جاویگا۔ کہ مدعی نبوت اور اس کے خلفاء مراد ہیں۔ جو دیگر دلائل قاطعہ سے اپنا صادق ہونا ثابت کرچکا ہے۔ مگر آپ پیر مہر شاہ وغیرہ کو شامل کرتے ہوئے کیا جواب دینگے اصل میں یہ ایک لطیفہ تھا۔ مگر آپ اسے مذہبی دلیل قرار دے کر اپنی تحذ رسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

الـقـاسـم

وہی تمہارا پُرانا واقف کار

"مُحقق" (الحکم)

یہ ایک شاعرانہ لطیفہ ہے کوئی تحقیقی امر نہیں اس واسطے اس بات کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ایڈیٹر

المفتی

۸۳ لڑکے کی بسم اللہ

ایک شخص نے بذریعہ تحریر عرض کی۔ کہ ہمارے ہاں رسم ہے کہ جب بچے کو بسم اللہ کرائی جاوے۔ تو بچے کو تعلیم دینے والے مولوی کو ایک عدد تختی چاندی یا سونے کی اور قلم و دوات چاندی یا سونے کی دیجاتی ہے اگرچہ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر چاہتا ہوں کہ یہ اشیاء اپنے بچے کی بسم اللہ پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا تختی اور قلم دوات سونے یا چاندی کی دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور باوجود غربت کے اور کم جائداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے

۸۴ جماعت جمعہ

سوال پیش ہوا۔ کہ نماز جمعہ کیواسطے اگر کسی جگہ صرف ایک دو مرد احمدی ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو کیا یہ جائز ہے۔ کہ عورتوں کو جماعت میں شامل کرکے نماز جمعہ ادا کی جائے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ جائز ہے۔

۸۵ دریائی جانور

سوال پیش ہوا۔ کہ دریائی جانور حلال یا نہیں؟

فرمایا۔ دریائی جانور بے شمار ہیں ان کے واسطے ایک ہی قاعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرما دیا ہے۔ کہ جو ان میں سے کھانے میں طیب پاکیزہ اور مفید ہوں۔ ان کو کھالو۔ دوسروں کو مت کھاؤ۔

۸۶ ناول نویسی و ناول خوانی

حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا۔ کہ ناولوں کا لکھنا اور پڑھنا کیسا ہے فرمایا۔ کہ ناولوں کے متعلق وہی حکم ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کے متعلق فرمایا ہے کہ:۔

حسنہ حسنٌ وقبیحہ قبیحٌ

اس کا اچھا حصہ اچھا ہے اور قبیح قبیح ہے اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ مثنوی مولوی رومی میں جو قصے لکھے ہیں وہ سب تمثیلیں ہیں اور اصل واقعات نہیں ہیں۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ یہ بھی ... ایک قسم کے ناول ہیں۔ جو ناول نیت صالح سے لکھے جاتے ہیں۔ زبان عمدہ ہوتی ہے۔ نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے اور بہر حال مفید ہیں ان کو حسب ضرورت و موقعہ لکھنے پڑھنے میں گناہ نہیں۔

بیعت

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت ہے۔ براہ مہربانی اس کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

وھو ھذا

مجھ کو مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی کتب و اخبار دیکھنے کا از حد شوق ہے۔ چنانچہ چند اصحاب جماعت احمدیہ لودیانہ مثلاً منشی فتح محمد سکنہ کلیہ وال عرائض نویس و منشی رحیم بخش صاحب عرائض نویس لودیانہ میری خوش اعتقادی و اشتیاق دلی سے جیسا کہ مجھ کو سلسلہ حقہ سے بخوبی واقف ہیں بعد تحقیقات مدت مدید او مطالعہ کتب و اخبار و رسالہ جات دلائل عقلی و نقلی مجھ پر یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ فی الحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود مامور من جانب اللہ ہیں اور آنحضور کے جملہ الہامات و پیشگوئیاں کھلے طور پر ہمیشہ سے پوری ہو رہی ہیں اور واقعی آنحضرت شب و روز اسلام کا نورانی چہرہ مخالفین اسلام کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس سے سینکڑوں مخالفین اسلام زیور اسلام سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مخالفین اسلام اپنی تحریرات میں اقرار کر چکے ہیں کہ درحقیقت حضرت مرزا صاحب کی تحریر و تقریر زبردست ہے اور قابل اعتراض نہیں۔ خاکسار نے آج کی تاریخ سے آنحضرت کی بیعت اختیار کرلی ہے۔ اور اخبار بدر کے صفحہ اول پر جو شرائط بیعت شائع ہوتی ہیں انکو سچے دل قبول کرلیا ہے اور میں ایمان سے اقرار کرتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود سے بادب ملتجی ہوں۔ کہ میرے حق میں دعا کی جائے۔ کہ خداوند کریم بطفیل آنحضرت برکت ایمانی و روحانی سے مستفیض کرے۔ آمین ثم آمین

بندہ حضور علی سکنہ جمال پور اوانا ضلع لودیانہ

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء

www.aaiil.org

سب کسی کو مبارک

عیسیٰ کی مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بزرگ نشان

معہ تقریب شادی

سب حمد و ثنا اس قادر توانا کے لئے ہے۔ جو غیب کی خبریں صرف اپنے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُن رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ پر ہوں جس کے معجزات اور کرامات نے آج مسیح موعودؑ اور اس کے کاموں میں نمودار ہو کر دنیا پر خدا کی ہستی کو پھر ظاہر کر دیا۔ کیا ہی مبارک ہے اس مبارک (حضرت صاحبزادہ مبارک احمدؐ فرزند مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا وجود جو بہت سے نشانات سماوی کا مظہر ہو کر خود آیت اللہ ہے اس کے متعلق تازہ نشان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار ہا غشی تک نوبت پہونچ گئی اور اکثر تپ ۱۰۴ سے بھی زیادہ ۱۰۵ درجہ تک پہونچ جاتا۔ اور سرسام کی حالت ایسی تھی جو سرسام کا خوف دلاتی تھی رات کیوقت اس نومیدی کی حالت میں حضرت مسیح موعود نے دُعا کی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ ”قبول ہو گئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا“۔ یعنی دعا قبول ہو گئی اور تپ جو لازم حال ہو رہا ہے۔ وہ نو دن پورے کر کے دسویں دن ٹوٹ جاوے گا۔ (یہ الہامات اخبار بدر مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۷ء میں شائع ہو گئے تھے) چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور خدا تعالیٰ نے دسویں دن بخار توڑ دیا یہاں تک کہ لڑکا تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا یہ خدا کا بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا کیونکہ اس میں ایک دعا کے قبول ہونے کی بشارت ہے اور دوسرے تاریخ صحت مقرر کر دی گئی ہے۔ جس کی تمام جماعت گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فلا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ یعنے خدا تعالیٰ کھلے کھلے غیب پر اسی کو اطلاع دیتا ہے جو اس کا پسندیدہ رسول ہو اور اس الہام کے ساتھ یہ بھی الہام تھا۔ اِنّی معک یا ابراھیم لا تخف صدقت قولی۔ یعنے اے ابراہیم۔ میں تیرے ساتھ ہوں کچھ خوف نہ کر میں اپنی بات کو سچی کر دوں گا چنانچہ وعدہ خدا تعالیٰ سچا ہو گیا۔ اور اس خوشی کے ساتھ یہ مبارک تقریب بھی پیش آئی۔ کہ مبارک احمد کا نکاح ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کی لڑکی مریم کے ساتھ اُسی مبارک دن (۳۰ اگست ۱۹۰۷ء) میں ہو گیا۔ خدا اس نکاح کو مبارک کرے اور اسی روز اسیوقت حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے لڑکے عزیز عبد الحی کا نکاح پیر منظور محمدؐ کی لڑکی حامدہ کے ساتھ ہو گیا خدا تعالیٰ دونوں کا نکاح مبارک کرے اور دونو بچوں بیویوں کے عمر دراز کرے۔ آمین۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بعد از نماز عصر خطبہ نکاح پڑھا اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کیخدمت میں اور حضرت ام المومنین اور والدہ صاحبہ عزیز عبد الحی کیخدمتمیں اور حضرت میر صاحب اور والدہ صاحبہ محمد اسحٰق کیخدمت میں اور اُن کے تمام لواحقین اہل البیت کیخدمت میں اور جناب ڈاکٹر میر عبد الستار شاہ صاحب اور پیر منظور محمدؐ صاحب اور انکے لواحقین کیخدمتمیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات میں اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین۔

”بدر“

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیّب

صحیح عہد
فرمایا۔ صحیح عہد وہ ہوتا ہے۔ کہ عہد کرنے سے پہلے طرفین نے قلب صافی کے ساتھ تمام معاملات ایک دوسرے کو سمجھائے ہوں اور کوئی بات ایسی درمیان مین پوشیدہ نہ رکھی ہو جو کہ اگر ظاہر کی جاتی۔ تو دوسرا آدمی اس عہد کو منظور نہ کرتا۔ ہر ایک عہد جایز نہین ہوتا۔ کہ اس کو پورا کیا جائے۔ بلکہ بعض عہد ایسے ناجایز ہوتے ہین۔ کہ ان کا توڑنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ انسان کے دین مین سخت حرج واقع ہوتا ہے۔

تزکیہ نفس
فرمایا۔ پورے طور پر تزکیہ نفس تھوڑے ہی شخصوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جو نیک ہوتے ہین وہ بہ سبب کمزوری کے کچھ نہ کچھ خرابی اپنے اندر رکھتے ہین۔ اور ان کے دین مین کوئی حصہ دنیوی ملونی کا بھی ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے سارے امور مین صاف ہو اور ہر بات مین پوری طرح تزکیہ نفس رکھتا ہو وہ ایک قطب اور غوث بن جاتا ہے۔ آپ نے ایک مشہور مولوی کا نام لیا اور فرمایا۔ کہ وہ ایک رسالہ ماہواری نکالتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ خدمت رسالہ کی خالصتہً اللہ کے واسطے ہے۔ یا اس مین کچھ ملونی دنیا کی بھی ہے۔ اُن دنون مین اس کے دل کی حالت کچھ اچھی تھی۔ اس نے صفائی سے کہدیا ہے۔ کہ یہ خالص اللہ کے لئے نہین ہے۔ بلکہ اس مین دنیا کی ملونی بھی ہے۔ اگر کوئی فعل محض خاص خدا کے لئے کرے۔ تو وہ انسان کو یک دفعہ آسمان پر لے جاتا ہے۔

براہین کا اشتہار صدق نیت سے تھا
فرمایا۔ جب کہ ہم نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا۔ کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑے۔ تو اس کو ہم دس ہزار روپیہ دین گے۔ تو یہ اشتہار صدق نیت سے تھا۔ ہم نے اتنا ہی روپیہ لکھا تھا جتنا کہ ہم دے سکتے تھے اور یہی اس وقت ہمارے پاس جمع ہو سکتا تھا۔ صرف اسلام کی محبت کے واسطے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قائم کرنے کی خاطر ہم نے ایسی کتاب لکھی اور اس کے ساتھ اتنا اشتہار دیا۔ ورنہ ہم کو ہرگز وہم گمان بھی نہ تھا۔ کہ ہم اس کے ذریعہ سے کوئی روپیہ کمائین اور کسی قسم کی دنیوی ملونی اس مین نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمین دس ہزار چھوڑ کر ایک روپیہ بھی نہ دینا پڑا بلکہ کئی دس ہزار روپیہ اس کے بعد ہمارے پاس آیا۔ یہ خلوص نیت کا نتیجہ ہے۔

مولوی نورالدین صاحب جیسا طبیب چاہیئے
ایک بیمار جو کہ باہر سے حضرت مولوی نورالدین کے پاس معالجہ کے واسطے آیا تھا۔ حضرت کی خدمت مین بھی سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ حضرت نے اثنائے گفتگو مین فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے۔ آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہین۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہان مل سکتے ہین۔

گوشت کھانا چاہیئے
مذکورہ بالا بیمار ہندو تھا۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ گوشت کھایا کرتے ہین۔ اس نے عرض کی۔ کہ ہان مین کھایا کرتا ہون۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی بیماریون مین قوت کے قائم رکھنے کے واسطے گوشت کی یخنی مفید ہوتی ہے اور وہ لوگ بیوقوف ہین جو کہتے ہین۔ کہ گوشت حرام ہے۔ طبیب اور ڈاکٹر لوگ جانتے ہین۔ کہ انسان کے واسطے گوشت کی خوراک کیسی مفید ہے۔ کس قدر انسانی ضرورتین ہین جو مثل گوشت کے ہین۔ اگر جانورون پر رحم کے یہ معنے ہین۔ کہ گوشت حرام کیا جاوے۔ تو پھر تو بہت سی چیزین ایسی ہین جن کو حرام کرنا پڑے گا۔ اول تو دودھ کو ہی حرام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جانورون کے بچون کی خوراک ہے۔ پھر ریشم کو لو۔ جو کیڑون کے مارنے سے نکلتا ہے۔ پھر شہد کو دیکھو۔ جو ہزارہا مکھیون سے چھین کر انسان اپنے موہنہ مین ڈال لیتا ہے حالانکہ مکھی ایک غریب اور چھوٹا سا جانور ہے۔ پھر کستوری کو دیکھو جو آریون اور ہندوٗن کی عبادت مین مانند شہد کے استعمال ہوتی ہے۔ وہ ایک ہرن کو مار کر اس کی ناف مین سے نکالی جاتی ہے۔ پھر موتی کو لو جن کے تاجر سب ہندو ہی چلے آتے ہین وہ بھی جانور کو مار کر اس کے پیٹ مین سے نکالا جاتا ہے پھر انسان اپنے پاؤن کی جوتی کو ہی دیکھے کہ وہ کس سے بنتی ہے۔ غرض کس کس چیز کو گنا جائے کیا لباس انسانی کیا خوراک انسانی کیا دیگر ضروریات سب مین اس قسم کی اشیا ہین۔ جو کسی جاندار کے مارنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہین۔ بعض انسانون کو ایسی بیماری ہوتی ہے۔ کہ ان کے ناک مین کیڑے پڑ جاتے ہین۔ لاجرم ان کیڑون کو مارنا پڑتا ہے بعض آدمیون کے زخمون مین کیڑے پڑ جاتے ہین تو زخم کے اندر ایسی دوائی ڈالی جاتی ہے جس سے وہ کیڑے مر جاوین۔ ایام برسات مین جب کنوئین کے پانی مین کیڑے ہو جاتے ہین۔ تو کنوئین کے اندر دوائی ڈال دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ کیڑے مر جاوین۔ کس کس شے کا ذکر کیا جائے۔ ہندون کے بڑے بزرگ راجہ رامچندر وغیرہ سب شکار کھیلتے تھے۔ خدا کے قانون کی رعایت رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ آیا بغیر اس کے انسان کا گذارا چل سکتا ہے۔

بڑائی ایمان سے ہے
فرمایا۔ بہت عورتین گھر مین اکر بیعت کرتی ہین۔ ان کے نام بائعین کے درمیان لکھنے کا تا حال کوئی انتظام نہین ہے۔ مین نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتین بہ سبب اپنی قوت ایمانی کے مردون سے بڑھی ہوئی ہوتی ہین فضیلت کچھ مردون کا ٹھیکہ نہین جس مین ایمان زیادہ ہوا وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔

خدا کو مقدم کرو
ایک دوست جو باوجود ایک لمبی رخصت لینے کے قادیان نہ آ سکے تھے۔ کیونکہ وہ ایک عدالت میں کام کر رہے ہین۔ ایک دو روز کے واسطے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے کسی نے عرض کی۔ کہ ان کی رخصت لمبی ہے انکو قادیان رہنا چاہیئے۔ فرمایا ایک پنجابی ضرب المثل ہے کہ۔ ع
یاتوں لوڑ مقدمین یا اللہ نون لوڑ
یعنے یا تو انسان خدا کی عبادت مین مصروف ہو یا دنیاوی دھندے مثلاً مقدمہ بازی وغیرہ مین لگے۔ ایک طرف کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ دو طرفہ چلنا مشکل ہے۔

www.aaiil.org

صفاتِ ملازم

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاوین جو مختلف شہرون اور گاؤن مین جاکر وعظ بھی کرین۔ اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے بھی جمع کرین۔

حضرت نے فرمایا کہ جب تک کسی مین تین صفتین نہون وہ اس لائق نہین ہوتا۔ کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتین یہ ہین۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک کہ یہ تینون صفتین موجود نہ ہون تب تک انسان کسی کام کے لائق نہین ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو۔ لیکن جس کام مین اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہین رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کرسکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے۔ محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہین تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہین اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام مین خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہین کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہیگا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا۔ کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہین ایسے لوگون کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہین گذرتا۔ خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے۔ اس مین کوئی اسراف نہین۔

تین بھائی

سیکھوانی برادران میان جمال الدین میان امام الدین میان خیر الدین صاحبان کا ایک دوست نے ذکر کیا کہ وہ بھی اس کام کے واسطے رکھے جاسکتے ہین حضرت نے فرمایا بے شک وہ بہت موزون ہین۔ مخلص آدمی ہین۔ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہین۔ تینون بھائی ایک ہی صفت کے ہین۔ مین نہین جانتا۔ کہ کون ان مین سے دوسرون سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا۔ بیرونجات مین جو لوگ چندہ لینے کیواسطے بھیجے جاوین۔ انکو سمجھا دین۔ کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہیئے۔ کہ لوگ جو کچھ طیب خاطر سے دین وہ قبول کیا جائے۔ کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ دے خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہیئے۔

کسرِ صلیب

فرمایا۔ چند روز سے میرے دل مین خیال تھا۔ کہ کسر صلیب سے کیا مراد یہ بات تو صحیح نہین ہوسکتی۔ کہ مسیح لکڑی یا پتھر کی صلیبین توڑتا پھرے اس سے کچھ حاصل نہین۔ بعد سوچنے کے یہی بات دل مین آئی۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک زمانہ ہی ایسا لائیگا۔ کہ اس مین خود بخود آسمان سے ایک ہوا ہی ایسی چلیگی کہ خواہ مخواہ عیسائیت کے بے ہودہ مذہب سے لوگون کے دل ٹھنڈے پڑنے لگ جائینگے۔ عیسائیت جیسے مذہب کو دنیا سے مٹانا اور چالیس کروڑ آدمی کی اصلاح کرنا یہ واحد جان کا کام نہین ہوسکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگون کے دلون مین ایسی تحریک نہ ہو جس سے وہ خود بخود اس مذہب سے بیزار ہوتے چلے جائیں اور اگر غور سے دیکھو۔ تو یہ کارروائی شروع ہوگئی۔ لوگ تربیت یافتہ ہوتے جاتے ہین اور عقلی اور دماغی قوتین بڑھتی جاتی ہین اب ایسی کچی باتون کو کون مان سکتا ہے۔ اگر تھوڑا بہت کچھ ایمان ہے تو عورتون مین ہو اور بس۔

مولوی ثناء اللہ صاحب ریویو مانگتے ہین

مولوی ثناء اللہ صاحب کے پرچہ اہل حدیث کے تبادلہ مین یہان سے میگزین اردو جاتا تھا۔ مینجر ریویو نے بدین خیال کہ یہان اہلحدیث اور دفتر دون مین آتا رہتا ہے ضروری نہ سمجھا کہ اس کے ساتھ تبادلہ وہ بھی جاری رکھین اس واسطے بند کر دیا تھا۔ جسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت کے نام ایک کارڈ لکھا۔ کہ کیا یہ تجویز آپ کی منظوری سے ہوئی ہے اس پر حضرت نے دریافت کیا کہ تبادلہ کیون بند کیا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ تبادلہ جاری رکھنے مین یہ فائدہ ہے کہ مولوی صاحب پر اتمام حجت ہوتا رہے گا اور شاید کوئی بندۂ خدا ان کے دفتر مین اس کو پڑھ کر اس سے مستفید ہوجاوے۔

ادائگی قرض

۱۳ اگست ۱۹۰۶ء۔ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہین چلا گیا ہے۔

فرمایا۔ ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی مین بہت کم لوگ صادق نکلتے ہین اور لوگ اس کی پرواہ نہین کرتے حالانکہ یہ نہائت ضروری امر ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہین پڑھتے تھے۔ جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہین اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہین کرتے بلکہ واپسی کیوقت مزدد کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہوجاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی مسیحیت کا ذکر تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمارا نام وہ دجال رکھتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بیس برس تک دجال ہی کا مصداق رہا ہے اور اسی کے ماتحت رہا ہے بھلا کوئی دنیا میں ایسا بھی مسیح گذرا ہے جو بیس سال تک دجال کے ماتحت رہا ہو۔

ایک ہندو نے عبد الحکیم کی نسبت لکھا ہے کہ جنکی وہ بیعت سے ہے، انکی زبان سے تو کوئی گندہ لفظ تک نہین نکلا مگر یہ بڑا کم بخت ہے، کہ جس کی بیس برس تک بیعت رہا ہے اس کو گالی نکالتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب سننے کا مجھے بہت شوق ہے کہ وہ کیسا مسیح ہے جو بیس برس تک دجال کے ماتحت رہے کیسی عجیب بات ہے کہ سچا بھی تھا مسیح بھی تھا اور رسول بھی تھا مگر بیس برس تک دجال کی بیعت رہا اس کا مصدق رہا اس کی تائید مین سچی خوابین رویاء اور الہامات بھی سناتا رہا۔

ایک شخص کی بابت کسی کو لکھتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی ہے کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہوگا کیونکہ یہ سچے مسیح کا منکر ہے اور پھر اپنے خواب کے سچا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اسپر ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ حضور اس کے دل مین تو یہ بات ہوگی۔ کہ آپ ہی سچے مسیح ہین۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مسخ ہوگیا ہے مسیلمہ کذاب کی طرح پہلے مانا پھر انکار کردیا۔ ختم اللہ علیٰ قلوبھم کے بھی یہی معنے ہین۔ مسیلمہ کذاب کی تو پہلے نظیر بھی موجود تھی مگر اس کی تو نظیر ہی کوئی نہین۔

چھ روپیہ کی کتابین تین روپیہ مین

عرب صاحب عبد الحی کا اشتہار کتب اس اخبار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوتا ہے اسمین عرب صاحب نے تمام کتب کی قیمت نصف کردی ہے لیکن یہ لکھنا بھول گئے ہین کہ نصف قیمت پر خریدنے کا حق صرف اس شخص کو ہوگا جو ہر ایک کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید کرے جو شخص سب کتب یکدفعہ منگوائے صرف اسکو تمام کتب جن کی کل قیمت مبلغ ۶ روپیہ ہے صرف تین روپیہ مین مل سکینگی۔ تمام کتب دفتر سے ملسکتی ہین لغات القرآن بھی رعایتی قیمت پر علیحدہ فروخت نہوگا

ناظم بدر ایجنسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ ماعون

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء)

فذالک ۔ پس یہی ہے۔
الذی ۔ وہ جو
یدع ۔ دھکے دیتا ہے۔
الیتیم ۔ یتیم کو

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے درمیان شمار فرمایا ہے۔ جو کہ دین کے مکذب ہیں۔ یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامیٰ کی بہت خبر گیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت اسلام نے بھی اپنے اخراجات میں ایک مد یتامیٰ کی رکھی ہے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہیں جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور خوراک پوشاک وغیرہ کے انجمن برداشت کر رہی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب عموماً ایک نہ ایک یتیم اپنے گھر میں رکھتے ہیں جس کی مثل اپنے بچوں کے پرورش کرتے ہیں۔ غرض یتیم کی خبر گیری ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔

ولا یحض ۔ اور نہیں رغبت دلاتا اور نہیں تاکید کرتا۔
علیٰ طعام المسکین ۔ مسکین کے کھانا کھلانے پر۔

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے۔ کہ وہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذب کی دو بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں ایک یہ ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہیں دیتا۔ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہیں اور ہر ایک شخص جو مساکین اور یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کر لیگا۔ لیکن اس میں ایک باریک اشارہ ایک خاص یتیم اور مسکین کی طرف بھی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیوی تعلقات کو قطع کر دیا ہے اور دنیوی اموال اور جاہ و حشم کو بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ خدا کی خاطر ایک یتیم اور مسکین بن گیا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی ہستی کے ثبوت کے واسطے ایک حجت اور نشان مقرر کر کے دوبارہ دنیا میں داخل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے اور وہ لوگ جو دنیا میں عام طور پر اپنی بے دینی کے باعث یتامیٰ اور مساکین پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ وہ اپنی عادت کے مطابق ان آیات اللہ کے ساتھ ٹکر کھا کر اپنی بد اعمالیوں کا آخری نتیجہ پا لیتے ہیں جن لوگوں نے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یتیم اور مسکین بے کس اور بے بس ایک اکیلا انسان سمجھا اور آپ کے ساتھیوں کو چند غربا و ضعفاء کے سوائے نہ پایا اور آپ کے قتل کے درپے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے منصوبوں کو ایسا خاک میں ملایا اور ان کو ایسی ناکامی کا منہ آنحضرت کے سامنے ہی دکھایا۔ کہ اس کی نظیر تاریخ دنیا کے معرکہائے جنگ و جدال میں نظر نہیں آتی۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے درمیان موجود ہے جس نے آبائی عزت و جاہ اور اموال و جاگیر کو اپنے خدا کی محبت کے آگے ہیچ جان کر سب کچھ ترک کیا اور گوشہ میں بیٹھ کر گمنامی کے درمیان اپنے خدا کی یاد کو سب باتوں پر ترجیح دی۔ دنیا نے اس کو یتیم اور مسکین دیکھا اور دنیا کے فرزندوں نے چاہا کہ اس مسکین کو کوئی کھانا نہ دے اور نہ اس کو کوئی ملے اور نہ اس کے ساتھ کوئی بات کرے۔ اور اس کے حق میں سخت سے سخت کفر کے فتوے لگائے لیکن خدا تعالیٰ کا غضب ایسے کفر بازوں پر نازل ہوا اور ان کے نوجوانوں کو کھا گیا اور ان کے بچوں کو یتیم کر گیا اور ان کے گھروں کو ویران کر گیا۔ پر وہ جس کے لئے کہا گیا تھا کہ کوئی اس کو کھانا نہ دے اس کا گھر خدا نے ہر قسم کی نعمتوں کے ساتھ بھر دیا۔

پس بڑا بدنصیب وہ ہے۔ جو خدا کے فرستادہ کو یتیم اور مسکین دیکھ کر دھکے دے اور دوسروں کو بھی اس کے پاس جانے سے روکے۔

فویل ۔ پس وائے ہے پس افسوس ہے پس ہلاکت ہے۔
للمصلین ۔ واسطے نمازیوں کے۔
الذین ۔ وہ جو
ہم ۔ وہ
عن صلوتہم ۔ اپنی نماز سے
ساہون ۔ سہو کرنے والے ہیں غفلت کرنیوالے ہیں تساہل کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو نماز کے معاملہ میں سستی اور غفلت کرتے ہیں۔

مصلین ۔ وہ لوگ ہیں۔ جو نماز کیواسطے مکلف ہیں نماز میں غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

(۱) بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں۔ رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک کہ وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقت نماز کے آنے پر تمام دنیوی خیالات کو بالائے طاق رکھکر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا تب تک اس میں اسلامی نشان نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک قوم والوں کے درمیان کوئی مذہبی نشان ہوتا ہے۔ عیسائی لوگوں نے وہ نشان صلیب کا رکھا ہے جس کو وہ لکڑی یا لوہے یا چاندی سونے کی بنوا کر اپنی چھاتی پر یا سر پر اور معبد خانوں کے اوپر لگاتے ہیں۔ اس واسطے عیسوی مذہب کو صلیبی مذہب کہتے ہیں اور عیسائیوں نے جو لڑائیاں اپنے مذہب کیخاطر مسلمانوں کے ساتھ کیں انکو صلیبی جنگ کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہندو لوگ اپنے ہندو ہونے کی نشانی میں بدن پر ایک تاگہ رکھتے ہیں۔ جسے زنار یا جنیو کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان ان کے اسلام کی نشانی یہی ہے۔ کہ مسلمان ہر حالت رنج و راحت، صحت و بیماری، امن و جنگ میں اپنے وقت پر اپنے خدا تعالےٰ کے حضور میں حاضری بھرنے کے واسطے چست ہو جاتا ہے۔ عین جنگ کے موقع پر جہاں دشمنوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہوتی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ صف بندی کر کے نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اس سے بڑھکر نماز کے واسطے اور کیا تاکید ہو سکتی ہے۔

(۲) وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی۔ جس دن کپڑے بدلے یا صبح کے وقت جب ہاتھ موہنہ دھویا تو نماز بھی اس اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستوں میں قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہاں ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والوں میں شامل ہیں

(۳) پھر کچھ ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں مگر بہ سبب

www.aaiil.org

تکبر کے یا بسبب سستی کے اپنے ہی گھرون مین پڑھ لیتے ہین۔ ہر وقت اپنے کام مین مصروف رہتے ہین جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی۔ گویا ایک رسم ہے جس کو ادا کرتے ہین یا ایک عادت ہے جس کو پورا کرتے ہین مسجد مین جانا او جماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین مین شامل ہین۔ اکثر آج کل کے دنیوی رنگ مین بڑے لوگون مین اگر کسی کو نماز کی عادت ہے تو اس کا یہی حال ہے۔

(۴) پھر بعض لوگ مسجد مین بھی جاکر پڑھتے ہین۔ مگر بیدلی کے ساتھ۔ ان مین تعدیل ارکان کا خیال نہین۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف پوری توجہ سے نہین جھکتے اور جلدی جلدی نماز کو ختم کرنے مین اور نماز کے اندر وساوس کو اور غیر خیالات کو بلاتے ہین۔

(۵) پھر وہ لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین مگر ویسی نماز نہین پڑھتے جو خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو سکھلائی اور اس کے رسول نے اپنی امت کو سکھلائی۔ بلکہ وہ اپنے لئے ایک نئی نماز ایجاد کرتے ہین اور وہ نہین جانتے کہ جس وقت یہ سورہ شریف نازل ہوئی تھی اس وقت بھی تو نماز پڑھی جاتی تھی اور ظن کرتے ہین کہ تاریخی شہادتیں تمام جھوٹی ہین۔ خواہ کس قدر جانفشانی کے ساتھ وہ واقعات سینہ بسینہ جمع کئے گئے ہون۔ گویا ان کے نزدیک تمام جہان کی تاریخ جھوٹھ ہے اور اس مین کچھ راستی نہین اور کہتے ہین اور گمان کرتے ہین۔ کہ ہر ایک انسان اپنے لئے آپ قرآن شریف کو سمجھیگا اور وہ دنیا مین ہزارہا اشیاء کے محتاج ہین لیکن جب ان کو کہا جائے۔ کہ تم قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے بھی کسی کے محتاج ہو۔ تو اپنے نفس کو دہوکہ دیتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ قرآن شریف کسی کا محتاج نہین وہ کلام الٰہی ہے اور سچ ہے کہ وہ محتاج نہین لیکن کیا انسان بھی محتاج نہین۔ کیا ماں کے پیٹ سے کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر نکلا تھا اور وہ کہتے ہین کہ وہ نماز جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہین وہ درست نہین خواہ اس کے متعلق سچی اور حقیقی شہادت دکھائی جاوے کہ آن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اسی طرح پڑھی تھی اور کہتے ہین کہ جن لوگون نے آنحضرۃ سے روایت کی وہ قابل اعتبار نہ تھے اور نہین سوچتے کہ اگر وہ سب کے سب ایسے ہی تھے تو پھر قرآن شریف

بھی ہم تک انہین بزرگون کے ذریعہ سے پہونچا ہے پس کیون کر یقین ہو۔ کہ قرآن شریف بھی اصلی ہے کیونکہ یہ سچ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے مگر کیا ایسا نہین ہو سکتا۔ کہ حفاظت کی آیتہ بھی ان لوگون نے اپنے پاس سے ڈال دی ہو۔ جنھون نے ہم تک قرآن شریف کو پہونچایا پس یہ راہ بہت ہی خطرناک ہے جو چکڑالوی اور اس کے ہمخیالون نے اختیار کی ہے۔

الّذین - وہ لوگ جو

ھم یراءُون - دکھا وا کرتے ہین۔ ریاکاری کرتے ہین وہ لوگ جو لوگون کی خاطر یا لوگون کے سامنے لمبی نماز پڑھتے ہین اور جب علیحدہ ہوتے تو کچھ نہین پڑھتے۔ یا کسل کے ساتھ نماز کو ادا کرتے ہین لیکن اصل بات نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص سچے اخلاص کے ساتھ اور صدق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ تو خواہ اس کو کوئی دیکھا کرے اس امر کا اس کو کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین۔ کہ مین ایک دن نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی آیا اور مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس کا یہ دیکھنا مجھے بھلا معلوم ہوا۔ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ کہ تیرے لئے دہرا اجر ہے۔ ایک سر کا اجر اور ایک علانیہ کا۔ غرض یہ باتین زیادہ تر نیت پر موقوف ہین بعض لوگ اس نیت سے ظاہری طور پر صدقہ خیرات کرتے ہین۔ کہ دوسرون کو بھی نیک کام کے واسطے ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اندر سے ایک نیکی کا کام کرتے ہین اور ظاہر مین اس کو بدی کا رنگ دیتے ہین تاکہ خلقت کی نظرون مین وہ بد دکھائی دین۔ میرے نزدیک یہ بھی ریاکار ہین کیونکہ انہون نے اپنے عمل مین خلقت کی نظر بد یا نیک کی پرواہ کی ہے۔ انسان کو چاہئیے۔ کہ اپنے خدا تعالیٰ کے واسطے خالصۃً عبادت کرے پھر خواہ خلقت اس کو برا سمجھے یا بھلا اس امر کی پرواہ نہین چاہئیے۔ اور اپنے ظاہر کو جان بوجھ کر برا بنانا آنحضرۃ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی اس دعا سے ناجائز ثابت ہوتا ہے وہ دعا آنحضرت نے حضرت عمر کو سکھلائی تھی اور اس طرح ہے۔

اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی

واجعل علانیتی صالحۃً

ترجمہ۔ اے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر بنا اور میرے کو اچھا کر۔

و یمنعون الماعون - اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز سے ماعون بروزن فاعول۔ تھوڑی چھوٹی اور ادنیٰ شے کو کہتے ہین جو ایک دوسرے کو مانگنے سے استعمال کیواسطے دیجاوے تو دینے والے کا حرج نہو اور لینے والے کو فائدہ ہو جائے۔ جیسا اس ملک مین پینے کے لئے پانی۔ چولھے کی آگ۔ تھوڑا نمک۔ کلہاڑی۔ ہاون دستہ وغیرہ گھر مین ایسی اشیاء کا رکھنا جو ہمسایہ کے کام کبھی کبھی آویں موجب ثواب ہے بعض کے نزدیک ماعون زکوٰۃ کو کہتے ہین

اس سورہ شریف مین جو نشانیان مکذبان دین کے واسطے بیان کی گئی ہین۔ وہ سب یورپ کے عیسائیون پر ایسی چسپان ہوتی ہین کہ گویا یہ سورہ شریف ان کے ہی حق مین نازل ہوئی تھی۔ سب سے اول دین کی تکذیب ہے۔ سو یورپ کے علماء ہی ہین جنہون نے دنیا مین سب سے پہلے یہ بات ظاہر کی ہے۔ کہ دین ایک لغو امر ہے۔ مذہب کی طرف توجہ ہی کرنا بے فائدہ سمجھتے ہین۔ یتیم اور مساکین کو جھڑکنے کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کوئی مسکین یتیم راہ مین کسی سے سوال کر بیٹھے۔ تو وہ مجرم گردانا جاکر جیل خانہ مین بھیجا جاتا ہے۔ کسی غریب کو اپنے گھر بلاکر روٹی کھلانا یا مسافر کی خاطر داری کرنا زمانہ جہالت کا طریق خیال کیا جاتا ہے۔ نماز سے غفلت کا یہ حال ہے۔ کہ ہفتہ مین ایک دن اور اس دن مین بھی ایک گھنٹہ نماز کے واسطے مقرر ہے۔ اس مین کوئی دس فیصدی عیسائی شاید گرجا جاتے ہون گے۔ ان دکھاوے کے کام بہت ہین۔ چندہ دن کی لمبی فہرستین شائع کی جاتی ہین۔ ایک دوسرے کو برتنے کے واسطے کوئی شے لینا دینا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس سے خیال پڑتا ہے۔ کہ شاید یہ سورت بھی دجال کے حق مین ہی نازل ہوئی ہو۔ جس کے مقابلہ کے واسطے خدا نے اس زمانہ مین اپنا مسیح بھیجا ہے۔ فقط۔

تفسیر سورہ ماعون ختم ہوگئی ہے۔ اب اس کے بعد تفسیر سورۂ قریش لکھی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ (۹)

www.aaiil.org

بدر ۔ مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

احمدی قوم

پیاری قوم! خدا کے آگے شکر کے سجدہ مین گر کہ اس نے اپنی زبردست طاقتون کے ساتھ تیری تعداد کو بیس سال کے عرصہ مین ایک سے چار لاکھ کر دیا۔ آج سے بیس سال پہلے احمدؑ اکیلا تہا مگر آج وہ خدا کے فضل سے چار لاکھ آدمی کا سردار ہے کیا یہ امر خدا تعالی کے عجائب کامون مین سے نہین۔ کاش کوئی سمجھے تو یہ ایک معجزہ برگزیدۂ خدا کی صداقت کے ثبوت کے واسطے کافی ہو۔

دنیا مین ہر ایک شخص اپنا کچھ خیال اور رائے رکھتا ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس خیال مین اور لوگ بھی اس کے ہمخیال ہون۔ لیکن منفرق رائین اپنی اپنی جگہ کوئی جمعیت نہین رکھتین اور ان سے قوم نہین بن سکتی جب تک کہ ایک باقاعدہ اور باضابطہ سلسلہ کے اندر ان سب کو ایک جگہ ایک سردار اور ایک امام کے ماتحت جمع نہ کیا جاوے۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ اس نے اس زمانہ مین ہم کو ایک امام کے ماتحت ایک جگہ جمع کر دیا ہے دراصل اس وقت سوائے احمدی قوم کے دیگر تمام جماعتین مثل اُن زنان بیوہ کے ہین۔ جن کا کوئی نگران نہین۔ یا مانند اس ریوڑ کے ہین۔ جس کا کوئی چرواہا نہین۔

خدا تعالے کے اس احسان کے شکریہ مین کہ اس نے ہم کو اپنے ہاتھ سے قایم کردہ جماعت کے اندر داخل کر دیا ہے۔ ہمارا فرض تہا کہ ہم اپنی جماعت کے افراد کو ایک باقاعدہ رجسٹر مین درج کرین اور ہر ایک شہر اور ضلع مین احمدی جماعت کی انجمنین قائم کی جاوین۔ مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے سب سے اول اس امر کی طرف قوم کو توجہ دلائی اور چند ایک مضامین شیرازہ قوم کی سرخی کے ساتھ لکھے تھے۔ مگر ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت مقدر ہوتا ہے۔ اور بالآخر وہ وقت اب آیا ہے۔ جب کہ حضرت مسیح نے ایسے کامون کیواسطے انجمن اشاعۃ الاسلام بنائی ہے اور اس انجمن نے مختلف شہرون اور ضلعون کے احمدیون کے نام احکام جاری کئے ہین۔ کہ سب اپنے اپنی جگہ مقامی انجمنین قائم کرین اور ہر ایک ضلع مین ایک ضلع کی انجمن ہو۔ اور اس کے ماتحت ہر ایک شہر اور مقام مین جہان احمدیون کی کچھ جماعت ہو۔ ایک مقامی انجمن ہو اور جن گاؤن مین تہوڑے آدمی ہون وہان کے احمدی اپنے قریب کی انجمن کے ممبر بنین۔ اور اس طرح یہ سب ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو جاوین

تمام جماعت کے آدمیون کو جہان کہین وہ ہون فوراً اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور بہت جلد جہان جہان انجمنین بن سکتی ہین وہان انجمنین قائم کر کے صاحب سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دین۔

صاحب سکرٹری خواہش رکھتے ہین کہ ایسی اطلاعان کنجدہ ستمبر ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں اور اطلاع مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہو۔

(۱) آپ کی انجمن مین ممبرون کی تعداد کس قدر ہو۔

(۲) کون کون صاحب کس کس عہدہ کے لئے تجویز ہوئے ہین۔

(۳) ہر ایک ممبر کس قدر چندہ ماہوار کا وعدہ ہے۔

(۴) کیا آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو سکتی ہے یا نہین۔ اگر ہو سکتی ہے۔ تو کون کون سی مضافات کی انجمنین آپ کے متعلق ہون گی۔ اگر نہین تو کون سی انجمن ضلع کیساتھ متعلق آپ کی انجمن ہوگی۔

(۵) اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو تو آپ کون کون سی حدود کے اندر اور کس قدر عرصہ تک اپنی شاخین قائم کر کے ان کے ممبران کی تعداد اور رقم چندہ سے اطلاع دے سکتے ہین۔

چونکہ سکرٹری صاحب کے دفتر سے مضمون بالا کے کارڈ شائع ہو چکے ہین اس واسطے امید ہے۔ کہ احباب اکثر اب تک ان باتون کا جواب دے چکے ہون گے۔ جو نہ دے چکے ہون وہ اس عرض کو بطور یاد دہانی کے تصور فرماوین۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فایدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے سب سے پہلے اور یہان سے ایسے احکام کے جاری ہونے سے بھی کئی سال پہلے اپنے ضلع کی ایک انجمن بنائی ہوئی ہے اور ان کے سکرٹری مضافات چودہری مولا بخش صاحب خاص شکریہ کے قابل ہین کہ انہون نے تمام ضلع کے دیہات کے احمدی برادرون کو ایک باقاعدہ برادری مین جمع کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ضروریات دینی کیوقت جس قدر چندہ سیالکوٹ سے جمع ہو کر آتا ہے اور کسی ضلع سے یا مقام سے نہین آتا۔ اللہ تعالی چودہری صاحب کو اس محنت اور جوش کیواسطے جزائے خیر دیوے۔ شہرون کا انتظام ایسا مشکل نہین جیسا کہ دیہات کا کیونکہ شہر کے لوگ کثرت سے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اپنے علم اور واقفیت مین بآسانی ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہین لیکن دیہات کے واسطے بہت مشکلات ہین۔ سوسائٹی سے دور رہنے کے سبب دیہاتی لوگ اکثر صحیح اور ضروری واقعات سے بے خبر ہو کر جہالت مین پڑ جاتے ہین اور بڑے بڑے ثواب کے کامون سے محروم رہ جاتے ہین یہی وجہ ہے۔ کہ دانا لوگون نے دیہاتی زندگی کو عموماً پسند نہین فرمایا۔ لیکن ضروریات زمانہ ایسی ہین کہ دیہاتی زندگی کا بسر کرنا ایک جماعت کثیر کی قسمت مین ہمیشہ سے لکہا جاتا ہے۔ اس واسطے ان لوگون کی خبرگیری کرنا ایک بڑے ثواب کا کام ہو۔

آسمان سے آوازہ توپ

برادر محمد اشرف بیگ صاحب موضع چندیری ضلع مظفرنگر سے لکہتے ہین

۲۰ اگست ۱۹۰۷ء منگل کے دن غروب ہو کر ۸ بجے شب کو ایک روشنی ایسی آسمان سے ٹوٹتی ہوئی دیکھی۔ کہ جیسا ستارہ ٹوٹتا ہے اس کی روشنی کی خبر چوطرفہ پچاس پچاس کوس تک سے آئی اور ایک آواز مثل گولہ توپ کے اسی دم ہوئی۔ یہ جدید بات ہو۔ دیکھیو کیا ظہور ہوتا ہے

(وہ نظم جو صفحہ ۱۱ سے باقی رہگئی تہی۔)

منور مرقدے روشن مزارے / درین خوابیدہ دین راغمگسارے
مسیح پاک را مخلص مریدے / کمربستہ بخدمت استوارے
جوانمردے بنام عبد الکریمے / بسر بردہ بعزت روزگارے
کلام پاک حق را عاشقے بود / ز قرآن خدا مضمون نگارے
سر ہر بلطلے راخوب میکوفت / نہ قلمش بود بلکہ ذوالفقارے
دلش روشن شدہ از نور دینے / مسیح پاک را شیدا غارے
خدا فرمود او را لیڈر قوم / خطابے یافت باعز و وقارے
چہ بخشیدہ خدا حسن بیانش / چہ خوش تقریر بود آن لکچرارے
بدنیا زیست تا ہفت و چہل سال / بماند اسلام را خدمتگذارے
بہشتی مقبرہ شد دفن او / چہ خوش قسمت چہ مرد بختیارے
ز ہجری چار دہ صد لبست و سہ بود / کہ جان دادہ بحق آن جان نثارے

خاکسار سید حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

مراسلات

ایک پیشگوئی کے ظہور کے ابتدائی نشانات

ایک مومن کے ایمانی جوش کیوقت کا لکھا ہوا ایک خط ذیل میں درج کرتا ہوں جو حضرت اقدس کیخدمت میں پہنچا ہے۔

پیارے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت سول اور ملٹری گزٹ اخبار پڑھا۔ اللہ اللہ دل اچھل اچھل پڑا۔ ایمان کو عجب ترقی ہوئی۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یورپ کے ممالک میں طاعون کی پیشنگوئی بہت جلدی اور حرف بحرف پوری ہوئی اور جناب کا ہستی باری تعالےٰ کی طرف سے ہونا اندھوں پر بھی ثابت ہوگیا۔ اب اگر کوئی نہ مانے تو اس سے زیادہ بدقسمت کون ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ

پلیگ سان فرانسسکو ملک امریکہ میں اور جنوبی انچوریا ملک چین میں ظاہر ہوگیا ہے۔ اللہ اللہ غیب کی باتوں کا علم اسی پاک ہستی کو ہے۔ جو کہ اس ساری دنیا و ما فیہا کا مالک ہے۔

جناب کے غلاموں کا غلام
خاکسار محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

وفات

جناب نواب محمد عمر خان صاحب اپنی والدہ کے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو وفات پاجانے کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور نواب صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

احمدی جماعت کے ارکین اس سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ کہ سیالکوٹ اور لودیانہ کی طرح ہوشیارپور کو بھی ایسی کس پرسی کی حالت میں ایک فخر ضرور حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام اپنی گمنامی کے زمانہ میں ایک مدت تک اپنی چند ماہ کی رہائش سے اس زمین کو ایک شرف بخش چکے ہیں اس میں کلام نہیں کہ یہ غریب شہر ان مندرجہ بالا شہروں سے ترقی کے لحاظ سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس کیمتعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے۔ وہ یہ کہ "ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار میں ہوگی" بہ این الفاظ یا بہ این معنی۔ یہ الہام اس زمانہ کا ہے جبکہ اس بندہ کو طلوع بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق بڑی شہادت شیخ حامد علی صاحب ہیں جو اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھے۔

میں اس الہام کو کسی خاص واقعہ کے ساتھ محدود نہیں کرتا بلکہ اس کے پیدا ہونے کے عجائبات کو دیکھنے کے لئے آئندہ منتظر ہوں اور دوسری طرف اس عام اصول کو قائم رکھ کر کہ (دیر آید درست آید) میں اس بات کا امیدوار ہوں کہ اگرچہ یہ شہر اس وقت تک مذکورہ بالا شہروں سے بہت پیچھے رہ چکا ہے۔ تاہم آئندہ کسی وقت یہ صبر کا شیرین پھل ضرور چکھیگا اور "ان مع العسر یسرا" کی بشارت سے ضرور حصہ لیگا۔ سردست اس کے متعلق ایک تحریک کا باعث یہ امر ہوا ہے کہ اس خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی اجازت بلکہ رضامندی سے اسلامیہ سکول ہوشیارپور میں ملازمت اختیار کی ہے۔ اس سکول کے ہیڈماسٹر بابو عبدالرحمن صاحب بی۔ اے سینیر سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ جن کی بے تعصب سیرت نے مجھے اس پر مجبور کیا۔ کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں اس وقت جناب ہیڈماسٹر صاحب کی نہایت قابل شکر گزاری یہ کارروائی ہے۔ کہ آپنے اپنے سٹاف کے لئے منت و خوشامد تک کے ساتھ یہ امر لازمی کر رکھا ہے کہ سکول ٹائم کے بعد ایک گھنٹہ دینی کتابوں کا مطالعہ کیا کریں۔ اور پھر آپ کی بے تعصبی کا نمونہ یہ ہے۔ کہ آپنے بڑی خوشی سے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب لائبریری میں رکھی جائیں اور خود مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر فرمایا ہے۔ اس پر میں احمدی جماعت کے پرجوش سکرٹری صاحبان کو یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ ایک آدھ کتاب اس لائبریری کے لئے عطا فرماویں۔ کہ انہیں بھی ثواب حاصل ہو یہ میں مانتا ہوں کہ احمدی جماعت کو اپنے ضروری فنڈوں سے فراغت نہیں مگر نیکی کو عام کرنا اعلیٰ لوگوں کا کام و شیوہ ہے اور خاصکر وہ چیز جو میں نے اسلامیہ سکول ہوشیارپور کیلئے طلب کی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ اس کا ایثار غیر پر بھی ہونا موزوں ہو۔ میں کامل امید رکھتا ہوں۔ کہ اس میری درخواست کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جاویگا۔ فقط۔

خاکسار یار محمد احمدی۔ بی۔ او۔ ایل اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول۔ ہوشیارپور

یاد رفتگان

عالم آخرت کی طرف جانیوالے کچھ ایسے گئے ہیں کہ پھر اس عالم کی طرف واپس آنے کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ انھم لا یرجعون کا اتبدیل قانون نافذ ہوچکا ہے۔ کہ وہ پھر نہیں آئیں گے۔

عزیزوں کو یقین ہے اور حق الیقین ہے۔ کہ ان کی پیاری صورت پھر وہ دیکھیں گے اور یہ ایسا سفر ہے کہ جس کی واپسی نہیں۔ یہ ایسی غیبت ہے کہ جس کا شہود نہیں۔ رہنے والے روتے ہیں اور جانے والے کے ماتم میں نالہ نالیاں کرتے ہیں۔ مگر اس کی طرف کی کشش کچھ ایسی غالب ہے۔ کہ پسماندگان کے آہ و بکا اور دردانگیز بیانوں پر کچھ رحم نہیں کیا جاتا۔ جانے والے کی روح تڑپتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے کچھ مہلت پائے۔ مگر اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کا حکم ایسا سخت ہے کہ نہیں ٹلتا پر نہیں ٹلتا۔ دیکھتے دیکھتے مرغ روح حصص عنصری سے پرواز کرجاتا ہے۔

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر پھر بھی یاد رفتگان کا خیال کچھ ایسا جما ہے۔ کہ کوئی گھر نہیں جو اس سے خالی ہو کوئی دردمند دل نہیں جو اس سے فارغ ہو۔ مختلف طبقوں میں مختلف موقعوں پر مختلف تعلقات کی وجہ سے مختلف ضرورتوں کے پیش آنے پر کسی گذر سے ہوئے کی یاد آکر دل پر غم کا ایک ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس عالم کی سب خوشیوں کو فراموش کرتی اور سب عیشوں کو مکدر بنا دیتی ہے۔ عین شادی کے موقعوں پر اداسی کا عالم چھا جاتا اور بشاش چہروں پر درد غم سے سرد آہیں بھرتے ہوئے آنسوؤں کا پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے ہر مجلس میں یاد رفتگان کا کچھ ایسا دخل ہے کہ کسی نہ کسی پہلو سے غمزدوں کو اپنے پیاروں کا خیال جو مدت کے بچھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا ایسا تصور باندھ دیتا ہے کہ ان کی زندگی کے کارنامے آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور ان کی نفع رسان و مفید خدمات کا خیال ایسا غالب آتا ہے کہ دل بے اختیار ہو کر کچھ ایسے لذت سے بھرے ہوئے درد کا سماں دکھاتا ہے کہ اس قابل قدر۔ عزیز۔ محب مخلص کا تذکرہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔

یاد رفتگان اپنے اپنے رنگ میں کسی یاد آنیوالے کے تعلقات کی وجہ سے نرالی ہوتی ہے۔ مگر ایک ہمدرد محب قوم کی خدمات جو وفادارانہ کارروائیوں سے اس کی زندگی کو مفید اور قابل قدر بنائے ہوئے ہیں۔ جو شان رکھتی ہیں۔ الخ

رکھتی ہے وہ شان سب سے نرالی شان ہے۔

وہ مقدس انسان جو قومی اصلاح و فلاح کے لئے دنیا میں بھیجے جاتے ہین۔ ان کے پاک مشن کے اعوان و انصار کی زندگیان ہی وہ زندگیان ہین۔ کہ جو نسل انسانی کے واسطے آخرکار بابرکت اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ان خدا کے برگزیدون کو جو جماعت دی جاتی ہے وہ اپنی مخلصانہ خدمات کا وہ نمونہ دکھلاتی ہے۔ کہ جس کا اثر انسانی نسلون کے حق مین ہمیشہ کیلئے ان کی اصلاح و فلاح کو اعلیٰ عروج پر دکھلاتا ہے جن کے نقش پا سے گم گشتگان سلامتی کے طریق کو پا لیتے ہین اور ہر قسم کے آئندہ آنے والے خطرات سے محفوظ ہو کر منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہین۔ مبارک ہین وہ رفتگان جو ایسے بابرکت نشان پیچھے چھوڑتے ہین اور نہائت ہی خوش قسمت ہین وہ پیچھے رہنے والے یاد کنندگان جو ان اخلاص مند خادمون کے قدمون پر چل کر اپنی زندگیان کو ہر قسم کی آلودگیون سے پاک و صاف رکھ کر مرضیات الٰہی کے تابع ہونے کی قوتین اپنے اندر پیدا کرتے ہین۔ ایسے پاک نفس رفتگان کی یاد ہی وہ یاد ہے جو یاد کرنے والے کو درگاہ الٰہی مین مستحق اجر و ثواب بناتی ہے اور پاک مشن یا سلسلہ حقہ کے سردار کو سچی اور مستقل راحت و سرور پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضامندی کی لازوال دولت دلاتی ہے

اے سلسلہ احمدیہ کے مخلص جان نثارو! اس وقت جبکہ مین کچھ دنون کی رخصت لیکر حضور مسیح موعود کے قدمون مین آبیٹھا ہون۔ مجھے اپنے اس عارضی قیام مین پچھلی صحبتون کا خیال کر کے اس پاک سلسلہ کے ایک مخلص خادم کی یاد آئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وفادار خادم سابقین اولین مین سے تھا اور عالم آخرت کی طرف جانے مین بھی سابق و اول ہوا جس کا مرقد منور تم مقبرہ بہشتی مین دفن شدہ احمدیون کی صف اول مین نمبر اول پہ پاتے ہو۔ اے مولوی عبدالکریم کے غمگسار انیسو! جب تم دارالامان مین حضرت مسیح موعود کے قدمون مین بحصول زیارت حاضر ہوتے ہو اور تمہارے قدم مقبرہ بہشتی کی طرف ایک دردمندانہ یاد کو لئے ہوئے اٹھتے ہین تاکہ تم اس مسیح کے پیارے اپنے یگانہ محبت و مونس کی قبر پر فاتحہ پڑھو تو اس وقت ساتھ ہی اس کے ان مخلصانہ خدمات کو جو مرحوم و مغفور یکرنگی اور وفاداری کے تعلق کے ساتھ اپنی زندگی مین رکھتا تھا یاد کر لیا کرو۔ اور ایسے سوز و گداز کی حالت مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ تم کو بھی ایسا مخلصانہ رنگ مسیح کی خدمات کا عطا کرے۔ ہان تم اپنے پیارے دوست عبدالکریم کی طرح جناب مسیح کے مقاصد پر جان و دل سے قربان ہونے کی توفیق مانگو۔ دیکھو وہ عاشق مسیح عزیز و اقربا اور وطن کو چھوڑ کر کس طرح اس کیخدمتین فنا ہوا

ہان اے دارالامان کے رہنے والے بزرگو! جن کی زندگیان اطاعت الٰہی اور اطاعت امام مین وقف ہو چکی ہین جب آپ عبدالکریم کے لئے دعا کا تحفہ تیار کرو یا مالی طور پر کوئی ثواب پہنچانے کا ارادہ کرو تو ساتھ ہی اس کے اس عاشقانہ جوش کا اندازہ کر لیا کرو جو اس پاک سلسلہ کی ترقی کیلئے رکھتا تھا بیرونجات کے اصحاب اس کی تحریر سے امام برحق مسیح موعود کی جناب مین عشق و وفا کا سبق لیتے تھے اور دارالامان کے واردین و صادرین کو اسکی تقریرین امام پاک کے اغراض کا سچا اور یقینی علم پیدا کراتی تھین اس کے پرجوش تہ دل سے نکلے ہوئے کلمات ایک خاص اثر سے احباب کے خاطر نشین ہوتے تھے وہ ہر ایک طالب کو جو امام موعود ع کے دروازہ پر حاضر ہوتا تھا امام کی جناب مین باریاب کرنے کی فکر مین رہتا تھا اس کے ۲۴ گھنٹہ سے ضروریہ کے اوقات کے سوا بالکل بے نفسی کے ساتھ اس خدمت مین صرف ہوتے تھے اس شغل کے سوا اس صدق و وفا کے پتلے کو اور کوئی شغل نہ تھا واردین اور صادرین کے حفظ مراتب کا وہ خوب ملکہ رکھتا تھا اور ہر ایک کی طبیعت کیموافق پیش آنا وہ خوب جانتا تھا یہان کے عملہ فعلہ متعلقہ لنگر خانہ مہمان خانہ اور انتظامات اندرون و بیرون کے باقاعدہ سرانجام کرانے کی اس کو خاص فکر رہتی تھی بڑی بڑے ابتلاء کے موقعون پر اس کا دل جو ایک خاص کام کرتی تھی جس عاشقانہ رنگ مین وہ خود رنگین تھا۔ وہ کوشش کرتا تھا۔ کہ ہر ایک طالب اسی رنگ مین رنگین ہو جاوے۔ اس کے کامل اخلاص نے حضرت امام موعود کے قلب پاک مین جگہ حاصل کر لی تھی۔ جب وہ مجلس مین بیٹھتا تھا۔ تو امام موعود کا تعلق خاطر خاص طور پر محسوس ہوتا تھا۔

اے دارالامان کے بزرگو! بیرونجات کے آنیوالے احباب بہت محتاج ہین وہ آپکے اخلاق و عادات سے جو امام پاک کی لمبی صحبت سے آپنے حاصل کئے ہین پورا حصہ لینا چاہتے ہین وہ حضور مسیح موعود کی تعلیمات کا نمونہ سب سے اول آپکی ذات ستودہ صفات مین ملاحظہ کرنے کے خواہشمند ہین ان کے اہل و عیال آپکے پاک اہل و عیال کو نمونہ بنانا چاہتے ہین تاکہ وہ پوری جرأت اور سچائی سے دارالامان کی دینداری کی مثال دیکر اپنے عزیزون اور دوستون کو شوق دلادین انکی اندرونی اور بیرونی اصلاحیں صرف آپکے حسن اعمال پر منحصر ہین مین خوب جانتا ہون کہ عبدالکریم مرحوم ان باتون کا بہت اہتمام کراتے تھے اور اسی واسطے خدا نے ان کو لیڈر قوم کا خطاب دیا تھا۔ اسمین شک نہین کہ اس آسمانی سلسلہ کی ترقی کا مدار کسی خاص انسان پر نہین ہے وہ قادر مطلق خدا جس نے احمد کے غلام کو مسیح موعود بنایا ہے وہ خود اس کا ہر حال مین ناصر و معین ہے عبدالکریم کو اپنے پاس بلا لینے سے اس نے ان نادان مخالفون کو جو خیال کرتے تھے کہ اس سلسلہ کی شہرت دینے والا یہی ایک شخص ہے۔ دکھلایا ہے کہ اپنے بندہ کی تائید مین خاص اسی کی قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہے گو ہم مولوی عبدالکریم کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہین اور امام موعود علیہ السلام بھی اسکی وفادارانہ زندگی کے زمانہ کو اکثر یاد کرتے ہین مگر ساتھ ہی اس پاک سلسلہ کے مخالفون نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عبدالکریم کو اپنے جوار رحمت مین شامل کر کے مخالفون کی جماعت مین کیسے کیسے زبردست نشان دکھلائے ہین اور اس مرحوم کے وصال کے بعد اس پاک سلسلہ کے ہر ایک صیغہ مین نمایان ترقی ہوئی ہے خدا کی وہ نصرتین شامل حال ہوتی ہین کہ امصار و دیار سے لوگ آ آ کر سلسلہ بیعت مین داخل ہو رہے ہین نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے ہین مخالفین ہر پہلو مین پست ہوتے جاتے ہین ذلت اور موت نصیب اعدا ہو رہی ہے وہ اپنے مقاصد مین ناکامیاب ہوتے جاتے ہین خدا کے غضب کی آگ ان کو کھائے جا رہی ہے اور ہر طرف سے انصار و اعوان کا ہجوم ہے اور ہر طرح کی نصرتون کی دھوم ہے۔ مگر مرحوم عبدالکریم کی یاد تقاضا کرتی ہے کہ اس کے کبھی نہ فرد ہونیوالے جوش کا نمونہ ہر ایک فرد سلسلہ مین ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہزارون عبدالکریم ہم مین پیدا کرے خدا کی شان ہم ہر آن مین دیکھنا چاہتے ہین وہ جوش محبت جو اس مرحوم مریدین تھا وہ جوش ہان غیرت کا بھرا ہوا جوش مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند آتا تھا اور اسی لئے وہ مرحوم کو پیار کرتے تھے جس مرید مین وہ مخلصانہ جوش ہے اسکو مبارک ہو کہ وہ مسیح کا پیارا ہے اور جسمین وہ جوش نہین ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ہمت کرے اور وہ جوش پیدا کرے۔ دین کیواسطے غیرت عملی رنگ مین ظاہر ہونی چاہئے۔ بجا آوری فرائض کا جوش ہر ایک فرد سلسلہ مین خواہ وہ ذکور مین سے ہو یا اناث مین سے۔ چھوٹا ہو یا بڑا دارالامان مین ہو یا قادیان سے باہر اپنے گھر مین ہر مکان مین ہر زمان میں خاص طور پر نظر آنا چاہیئے مین سچ کہتا ہون جو ایسا ہے وہی مسیح کا پیارا ہے عبدالکریم مرحوم کی زندگی اس کے پیارے احباب کو خوش کرتی تھی اب اگر وہی جوش ان مین پیدا ہو جاوے تو پھر اس کی یاد مرگ بھی ان کی اس خوشی کو ترقی دینے والی اور خود مرحوم کو خوش کرنیوالی اور خدا اور اس کے مسیح موعود کی خوشنودی کا باعث ہوگی وہ سنگ مزار جو مرحوم کے سرہانے کھڑا ہے اسکو دیکھو خود حضور مقدس مسیح موعود نے جو اشعار اس پر کندہ کرائے ہین انکو ضرور پڑھو وہ اس مرحوم مخلص دوست کے صدق و اخلاص کے گواہ ہین اسکی خدمات کا اعتراف کس رنگ مین خود مسیح موعود نے کیا ہے مبارک ہے وہ انسان جو مسیح موعود کا تتبع کرتا ہے ای دوستان مخلص یہ عاجز آپ کیخدمتین اپنی پیارے رفیق عبدالکریم کی ایک تحریر کے ذریعہ تازہ کرتا ہے میری اس التماس کو سرسری نہ سمجھیں غور فرماوین اور پھر غور فرماوین عبدالکریم کے مخلصانہ صفات کا رنگ حاصل کر کے آؤ سب ملکر ہم اس مرحوم کی روح کو خوش کرین اور اس کی صفات کا ذکر کر کے نزول رحمت کا موجب بنین۔ خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

نوٹ۔ اس مضمون مین ایک نظم تھی۔ جو بوجہ کمی گنجائش کے یہان درج نہین ہو سکی۔ یہ نظم اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرماوین۔

www.aaiil.org

"لغات القرآن ایک وسیع پیمانہ مین"
ایک خاص رعائت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین عرب صاحب نے نہائت محنت کے ساتھہ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور دوسرے کالم مین اُردو ہے اس واسطے ہر ایک اُردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کرسکتا ہے کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابین عرب صاحب کے حق تصنیف مین ملی ہین انکی قیمت بعض مالی مجبوریون کے سبب عرب صاحب نے نصف کردی ہے جو صاحب خریدنا چاہین ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ مین ملتی ہے۔ گویا مفت ہے یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب کرنی چاہیے

حصہ اول ۸ر - حصہ دوم ۱۲ر کل عہ ناظم بدر ایجنسی

ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہین۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف خسوف رمضان اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۶ر

القول الصحیح اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید مین مصنفہ خلیفہ ہدایت حسین صاحب شاعر - قیمت ار

رویائے صالحہ مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین - قیمت ۴ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے پڑھنے کے لئے ہے - قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

کاسن احمدی - الاداد والے - قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری - طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - غلامی ۳ر عصمت انبیاء ہر

رسید زر

۱۲ - اگست ۱۹۰۷ء نمبر ۱۷۰۰ - سید محمد شاہ صاحب عہ
۱۲ " " نمبر ۱۷۲۱ - مرزا حاکم بیگ صاحب عہ
۱۲ " " نمبر ۱۷۲۲ - حکیم رحمت اللہ صاحب عہ
۱۲ " " نمبر ۱۷۲۳ - برکت علی صاحب عہ
۱۲ " " نمبر ۱۷۲۴ - غلام حیدر صاحب عہ
۱۲ " " نمبر ۱۷۲۵ - ارشاد علی خان صاحب عہ
۱۳ " " نمبر ۱۷۲۶ - بابو نظام الدین صاحب عہ
۱۳ " " نمبر ۱۰۹۳ - رحیم بخش صاحب ۱۲ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط و کتابت ... ... بمعرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھہ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - نکاح کی خواہش رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین۔

۷ - میان محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان مین مقیم ہین نکاح کے خواہاں ہین ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے حضرت اقدس کے حکم سے انہون نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت مین سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا - حدیث نبوی کی متابعت مین وہ راضی ہین بلکہ خواہشمند ہین کہ اولاد والی عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرین گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی - مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ - دہلی انبالہ - مظفر نگر - سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون - خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم - اے - ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوٹریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھہ سے کرین

اکمل آف گوٹریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے بدین شرائط - لڑکا احمدی صحیح النسب متعل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - راقم ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو

مطبع پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

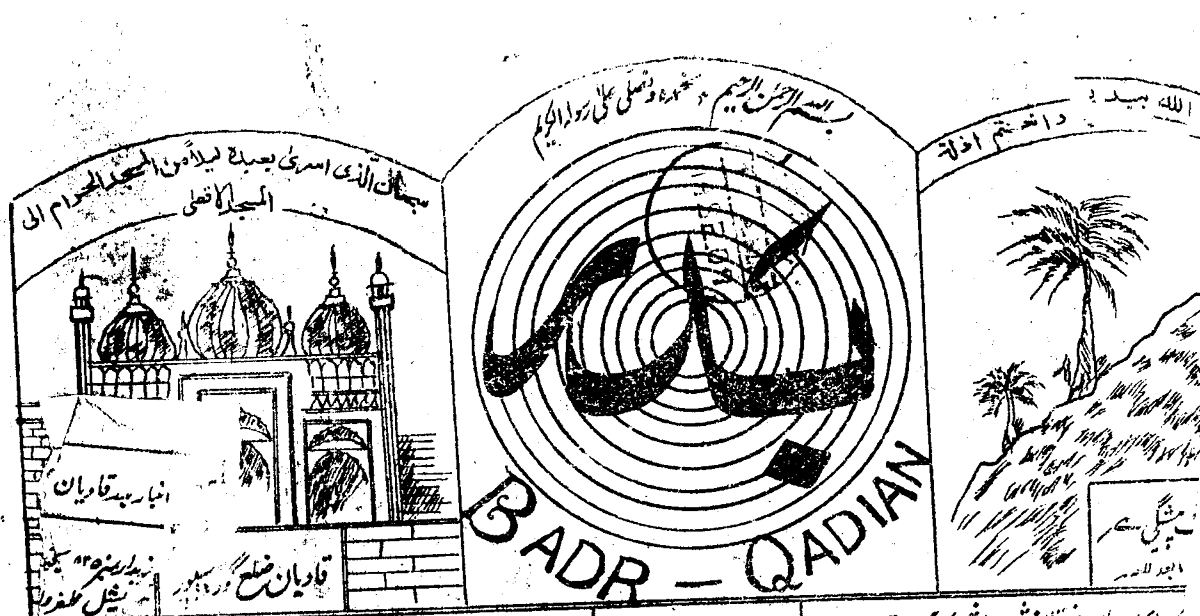

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶ — نمبر (۳۷)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عـــہ ؎
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ
عام قیمت پیشگی — سے
مابعد — للعہ
فی پرچہ — ہر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہدان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے ...

www.aaiil.org

تعداد مسلمانانِ دُنیا

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
مراکو	۹۰۰۰۰۰۰	الجیریا	۴۷۵۰۰۰۰
تونس	۱۵۰۰۰۰۰	طرابلس الغرب	۱۴۰۰۰۰۰
مصر	۱۰۰۰۰۰۰۰	سوڈان مصری	۶۰۰۱۰۰۰
صحرائے اعظم	۴۰۰۰۰۰۰	فرانسیسی سوڈان	۱۳۰۰۰۰۰۰
انگریزی سوڈان	۹۰۰۰۰۰۰	وسطی سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰
کونگو	۱۵۰۰۰۰	کامرون	۴۰۰۰۰۰۰
اوگنڈہ	۳۰۰۰۰۰۰	ملک حبش	۳۵۰۰۰۰۰
موزمبیق۔ مڈغاسکر۔ کیپ			
زنجبار۔ احق۔ وسطی افریقہ	۳۰۰۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان افریقہ ۱۰۶۴۰۰۰۰۰

یہ تعداد ظاہر کرتی ہے کہ براعظم افریقہ میں کتنے مسلمان آباد ہیں اب حسب ذیل ملاحظہ فرمائیے

یورپین ٹرکی	۲۵۰۰۰۰۰	مجموعہ	۴۲۶۰۰۰۰
بوسینیا اور ہرسک	۷۰۰۰۰۰		
بلگیریا۔ رومیلیا	۱۰۰۰۰۰۰		
رومانیا	۶۰۰۰۰		
سرویا	۶۰۰۰۰	جبل اسود	۱۰۰۰۰
یونان	۳۰۰۰۰		
یورپین روس اور کوہ قاف	۲۵۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان یورپ ۲۵۰۰۰۰۰

یورپ کے بعد اب ہم ایشیاء کی جدول پیش کرتے ہیں

اناطول	۷۰۰۰۰۰۰	آرمینیا	۴۰۰۰۰۰۰
عراق	۲۵۰۰۰۰۰	شام	۱۲۰۰۰۰۰۰
جزیرہ عرب	۱۲۰۰۰۰۰۰	ایشیائی روس	۱۰۰۰۰۰۰۰
ایران	۱۲۰۰۰۰۰۰	افغانستان	۹۰۰۰۰۰۰
بلوچستان	۵۰۰۰۰۰	ہندوستان	۹۰۰۰۰۰۰۰
سیام	۱۰۰۰۰۰۰	چینی ہند	۲۰۰۰۰۰۰
چین	۴۵۰۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان ایشیا ۱۶۷۰۰۰۰۰۰

یہ تعداد مسلمانوں کی ایشیا میں اس وقت ہے اب ہم اوقیانوس میں مسلمانوں کی تعداد ظاہر کرتے ہیں۔

فلپین	۵۰۰۰۰۰	سوماٹرا	۴۰۰۰۰۰۰
جاوا	۳۷۰۰۰۰۰۰	بورنیو	۵۰۰۰۰
ملیسیا	۹۰۰۰۰۰		

مجموعی تعداد مسلمانان اوقیانوس ۵۱۰۰۰۰۰۰

افریقہ کے سوا باقی مسلم شماری بیس کروڑ۔ مسٹر ایل اور ملٹین۔ ولیم ولکنس سے بتلائی ہے (سہارنپور گزٹ ۱۰ مارچ ۱۸۷۱ء جلد ۱ نمبر ۴ صفحہ ۸)

اگر افریقہ کا یہ شمار ساتھ ملایا جاوے۔ تیئس کروڑ ۴ ۵ لاکھ ہوتے ہیں۔ اور اگر بہ مردم شماری کا لحاظ رکھا جاوے تو ہر ملک میں اور دنیا کے ہر گوشہ میں مسلم شماری بکثرت اور رو بہ ترقی ہے۔ (انوار الاسلام)

معراج ایک جسم نورانی کیساتھ ہوا

مکرمی مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج میں کتاب ویاق مغل پڑھ رہا تھا کہ حضرت سرمد علیہ الرحمۃ کا حال دیکھا ان کی وفات کا باعث فتوے قتل ملایان ظاہرین بباعث انکار معراج بالجسد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یہ مضمون قابل درج اخبار گوہر بار بدر کے ہے۔ حضرت سرمد نے اس مسئلہ کو کیسے لطیف معانی میں ادا کیا ہے۔ سبحان اللہ پہلے لوگوں میں سے بھی کیسے کیسے منصف لوگ گذرے ہیں۔

(محمد حسین طبیب احمد آبادی)

(نقل عبارت از ویاق مغل صفحہ ۵۵ مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر)

سرمد سعید ازلی حکیم سعید ارمنی فرنگی بود۔ در شہر ٹھٹہ بعشق ہندو پسرے پیراہن را از تن برانداخت و برہنہ زیستے صوفی بود۔ کہ جذبہ از جذبات آلہی او را از در ربود شاہ بلند اقبال دارالشکوہ باآں مست بادۂ عرفان بسیار صحبت داشتے۔ در عہد عالمگیر بادشاہ او را تکلیف لباس دادند قبول نہ کرد۔ ملایان ظاہر بین بسبب این رباعی فتوے قتل او دادند۔ آنکو کہ سر حقیقتش باور شد ٭ خود پہن تر از سپہر پہناور شد۔ ملا گوید کہ بر شد احمد بہ فلک ٭ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد۔ گفتند کہ ازین انکار معراج ظاہر میشود (یعنی کفر کا فتوے اور قتل کا حکم ان سینہ زور مولویوں کے پاس تو آگے ہی تیار ہوتا ہے۔ ہائے غضب اس لطیف رباعی کے معانی میں کسی نے نہ سوچا کہ ہم انکار معراج کہہ رہے ہیں اور حضرت سرمد نے تو وہ رتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کیا ہے جو ہم نہیں کرتے یعنی یہ کہ آسمان و مافیہا آپکے پاس چل کر آیا نہ یہ کہ آپ اس کے پاس چلکر گئے)

چندروز قبل از شہادت این شعر مے خواند ؎ عمریست کہ آن جلوۂ منصور کہن شد ٭ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را ٭ در ۱۰۷۱ھ مردانہ وار سر زیر تیغ شریعت نہاد۔ وقت قتل سوئے جلاد دیدہ تبسم فرمود و این شعر خواند ؎

شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم ٭ دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

(رحمۃ اللہ علیہ الف الف رحمۃ) اسی عقیدہ کے مطابق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب ۱۰۲ میں فرماتے ہیں۔ کہ معراج بسط زمانی کے قبیل سے تھا یعنی ایک قسم کا کشف جسکو واقعات یا رویا سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ اب حضور امام الزمان علیہ السلام پر حملہ کرنیوالے چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔

نظم

اے شعاع نورِ حق از نامِ تو ٭ اے فروغِ نامِ حق از نامِ تو
نے غلط گفتم خدا دارم گواہ ٭ انبیاء را ناز بر ایامِ تو
آمدستی از پئے اظہارِ دین ٭ بود در قرآن این پیغامِ تو
شاہ زئی اے شاہ سلطان القلم ٭ دو قلم! شیطان کش صمصامِ تو
شاہ زئی نے شاہ خوبان شاہ زئی ٭ قربان تو این یوسفِ گمنامِ تو

(محمد یوسف اپیل نویس مردان)

کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے

(رقم زدہ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

معزز ناظرین بدر و الحکم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں نے ابھی ڈاکٹر عبد الحکیم کے بارے میں ... کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ میں ہر دو اخبارون میں اکثر مضامین دیتا رہتا ہون اس غیر معمولی خموشی کی وجہ بعض احباب نے دریافت بھی کی۔ جس کا جواب یہ دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ کہ مین نے اس کے ارتداد کو ایک معمولی بات تصور کیا ہے اور میرے خیال مین اس سے کوئی فتنہ نہین پڑ سکتا کیونکہ جو شخص تکبر و غیظ مین ایسا خود رفتہ ہو رہا ہو کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ مین اس سے پہلے کیا کہہ چکا ہون۔ اس کو مخاطب کرنا بیہودہ وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ جن اصحاب نے الذکر الحکیم دیکھا ہے وہ میرے بیان کی تصدیق کرین گے کہ ...کے مصنف کا ہوش ٹھکانے نہین۔ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ ...ب خدا نے اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے اور ...ہادت ہمین صادق و کاذب مین امتیاز کر کے دکھانیوالی ...ہمین بحث کرنے کی ضرورت نہین۔ سوم۔ جس شخص ...بھی عقل ہو وہ خوب سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص اپنی ...الواب بلا وجہ وشبہ جھٹلا رہا ہے اس کا قول کہان ...ہو سکتا ہے۔ چہارم۔ جس عقیدہ فاسدہ کے سبب ...ع کیا گیا ہے وہ ایسے مسئلہ کی مخالفت ہے جس پر جمہور اہل اسلام ...یعنی نجات بجز ایمان بالرسل نہین۔ ان غلط فہمیون ...یلئے میرے محترم بھائیون نے جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ...ن آج مجھے بعض مخالفین کی تعلّیون کا نوٹس لینے کی ضرورت ...کیونکہ وطن کے کسی گذشتہ پرچہ مین اسی ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مستفید ہو کر ...نہ "انما اوتیتہ علیٰ علم عندی" اور آپکا یہ قول کہ ...روحانیت نہین " صرف بوجہ مخالفت ہے اور بعض ...ن بھی کہا کرتے ہین کہ اتنا بڑا عالم فاضل و پرانا مرید آخر ...ہو کر ہی مخالف ہوا ہے۔ سو یہان مین یہ دکھانا چاہتا ہون ...اس کی تفسیر سے وہ حصہ نکال دیا جاوے۔ جو حضرت اقدسؑ کی ...یدین عسل مصفےٰ وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے اور نیز وہ جس مین مولانا حکیم الامۃ سلمہ کی کتابون کا جیمین سے بعض قلمی نسخے تحریر انتخاب ہے۔ تو پھر پیچھے سوائے نیچری خیالات یا غلطیون کے بہت کم حصہ قابل لحاظ رہ جاتا ہے۔ پہلے پہل جب تفسیر القرآن کا اشتہار دیکھ کر مین نے یہ تفسیر منگوائی۔ تو مین اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ کہ یہ ایک ہمارے بھائی کی تفسیر ہے اور مین نے اسی حسن ظن و شوق مین بڑے فخر کے ساتھ اپنے ابا جان کو دکھائی۔ ابا جان جو خدا کے فضل سے ایک عالم فاضل شخص ہین اسے دو ہفتے مختلف مقامات سے دیکھتے رہے اور فرمایا۔ کہ میرا دل اسے دیکھنے کو نہین چاہتا اسمین روحانیت نہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنیوالا کوئی نیچری ہے۔ اس وقت سچ کہتا ہون مجھے ابا جان کا یہ قول بہت برا معلوم ہوا اگر ادب کے واسطے بولا نہین۔ آخر جب مین نے بھی اس کا مطالعہ شروع کیا اور باقاعدہ طور سے فجر کے درس مین اسے آگے رکھنے لگا تو مجھے بہت کچھ قابل اصلاح معلوم ہوئی۔ چنانچہ انہی دنون مین ایک مضمون بدر مین شائع کروایا گیا تھا۔ جسمین ڈاکٹر صاحب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ تفسیر کی مہربانی فرما کر اصلاح کرین افسوس تو یہ ہے کہ متن قرآن بھی ایسے کاتب کے حوالے کیا گیا جو کوئی ورق غلطی سے خالی لکھنا نہین جانتا۔ اس مضمون کے نیچے مخدومی مولوی نور الدین صاحب کی تائید بہ این الفاظ بلا میری تحریک کے درج تھی۔ کہ "نور الدین کو اس سے کامل اتفاق ہے" اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب (مرحوم رضی اللہ عنہ) ایک علیحدہ مضمون لکھین گے یہ ان دنون کی بات ہے جبکہ ابھی ڈاکٹر صاحب کی مخالفت موجودہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اب دیکھئے ڈاکٹر صاحب باوجود احمدی ہونے کے اس پر بہت جھنجلائے اور منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر بدر نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ وہ لکھتے ہین عنقریب معترض کو الٰہی سزا اس کا جواب دیگی۔ کچھ ایسے ہی الفاظ تھے ٹھیک یاد نہین رہا (مگر معترض بفضل الٰہی آج تک بخیریت ہے) اور اس مدت یہ مضمون لکھ رہا ہون کہا یہ حضرۃ علیہ السلام من اللہ و الحکم منتی مین گو خیر اپنا ایک بھائی سمجھ کر خاموش رہا اس کے بعد آخر وہ دن آ پہونچا جب کہ مین نے حضور الحکم علیہ السلام کے یہ الفاظ پڑھے کہ اسمین روحانیت نہین اسوقت مجھے اپنے ابا جان کے الفاظ یاد آئے اور مینے کہا کہ واقعی سچ کہتے تھے یہ باتین مینے اس لئے لکھین تا کوئی یہ نہ کہے کہ جبتک ڈاکٹر مرید رہا اس کی تفسیر کی کیون تائید ہوتی رہی اور اب کیون مخالفت کیجاتی ہے۔ سو ایسے معترضین پر مخفی نہ ہو کہ تفسیر کے متعلق یہ خیالات پہلے ہی تھے صرف اس خیال سے کہ احمدی جماعت کے پاس ان کے خیالات کے مطابق کوئی تفسیر نہین۔ تسامحاً اسے ہی خریدتے رہے کہ آخر کچھ تو ہے باقی خود صحیح کرین گے۔ اخیر مین مین چند آیات کے معنے حمائل التفسیر سے دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہون کہ جو شخص صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو وہ کیا تفسیر کریگا مندرجہ ذیل غلطیان جو محض سرسری نظر سے ایک آدھ گھنٹے کی ورق گردانی سے معلوم کی گئی ہین ایسی ہین جن پر یہ گمان بھی نہین ہو سکتا کہ سہو کتابت ہے، اور پھر یہ اس حمائل میں جسکی نسبت آپ لکھتے ہین۔ بعد ازان حمائل کی صورت مین طبع کرانے کیواسطے مین اسپر نظر ثانی کر سکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح کیگئی" دیکھئے اس قدر کوشش کے بعد ترجمہ کا یہ حال ہے حالانکہ ایک معمولی طالب علم بھی اگر مولوی نذیر احمد شاہ عبد القادر شاہ رفیع الدین صاحبان کا ترجمہ آگے رکھے تو یہ غلطیان نہین کرتا۔

(۱) ولا یغرنکم باللہ الغرور فاطر ع ۱ ۲۲ (ترجمہ ڈاکٹر) نہ تم کو غرور اللہ سے بہکا دے آپ (ظریبال) غرور بالفتح اور غرور بالضم مین فرق نہین کر سکے یہان غرور کے معنے ہین دھوکہ دینیوالا۔ دغاباز یعنی شیطان اور آپ غرور رکھ رہے ہین یعنی تکبر سبحان اللہ!

(۲) ولقد اضل منکم جبلاً کثیراً یٰسین ع ۴ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) اور تم مین سے بہت سی فطرتین بہک گئین۔ اضل کو لازم سمجھ لیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہین شیطان نے گمراہ کر دیا (۳) بل جاء بالحق وصدق المرسلین الصفت ع ۲ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولون نے سچ کہا ہے (اکمل) صدق کے معنے سچ کہا ہے کئے مین حضرت یہ صدق نہین بلکہ صدّق ہے یعنی سچا کیا ہے۔ (۴) لشوباً من حمیم الصفت ع ۳ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) ملا ہوا پانی۔ حمیم کے معنے گرم پانی ہے آپ صرف پانی لکھتے ہین۔ (۵) نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل الزمر ع ۱ ۲۴ (ترجمہ) ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس کو پہلے پکارا ہی نہ کرتا تھا۔ یہان ما کو بلا وجہ و بغیر لحاظ ترکیب نحوی نافیہ بنا دیا ہے حالانکہ اس کے معنے ہین بھلاتا ہے اس بات کو (مصیبت) جس کیلئے پہلے دعائین کرتا تھا یا اپنے رب کو (مدارک)

(۶) تنزیل الکتاب من اللہ (ترجمہ ڈاکٹر) یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہان تنزیل کے معنے ندارد۔

(۷) ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ (ترجمہ ڈاکٹر) اور جو اس دن دکھون سے بچا۔ لاحول ولا قوۃ تق کے معنے "بچا" یہ صرف و نحو پر عبور کا ثبوت ہے اس کا سنئے "اور جسے تو اس روز عقوبات سے بچائی پس تو نے اسپر رحم کیا"۔

(۸) سبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ یہان عشے کے معنے "شام" کئے ہین یہ بھی زیادہ اعتراض نہین لیکن واضح رہے کہ عشے دوپہر کے بعد کو کہتے ہین ۱۲

(۹) وھم فیھا مبلسون الزخرف ع ۷ ۲۵ مبلسون کے معنے "اوندھے منہ" لکھے ہین حالانکہ ترجمہ کرنیوالے اس کے معنے "نا امید" کرتے ہین۔

(۱۰) اضل اعمالھم محمد ع ۱ ۲۶ یہان یہ ترجمہ کیا ہے ان کے اعمال برباد ہو گئے تعجب کہ اعمالھم ہی نہین سوجھا اس کا ترجمہ ہے اللہ نے ان کے عملون کو اکارت کر دیا یعنی جو کوششین دین اللہ کے مٹانے مین کرتے ہین سب عبث جائینگی اور کبھی نبی کے مقابلہ مین کامیاب نہ ہونگے (۱۱) ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولی لھم محمد ع ۳ ۲۶ یہان اولی لھم کے معنے ہین بہتر تو یہ ہے کہ تابعداری کرین حالانکہ سیاق کلام کے لحاظ سے خدا ہی ان کا کھوج اٹھا لے یا پیچھے سے منہ ان کے معنی ہونے چاہئین۔ تعجب تو یہ ہے کہ کہین اولیٰ لک فاولیٰ مین جی ہی معنے زیادہ مین۔ (۱۲) فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون (ترجمہ ڈاکٹر) پس سستی نہ کرو اور اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو بندۂ خدا یہ تو خیال کرو کیا تدعوا امر کا صیغہ ہے کیا اسی لئے مفتاح القرآن تالیف کی ہے اگر تدعوا امر کا نہین تو پھر اس کا نون کہان گیا اس کے معنے ہین اور نہ صلح کیطرف ان کفار کو بلاؤ کیونکہ تم...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ نقشہ تعداد مسلمانان دنیا ۔ معراج ایک جسم خداق کے ساتھ ہوا ۔
صفحہ ۳ ۔ کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی ۔ تازہ اخبار
صفحہ ۵ تا ۱۰ ۔ تنبیہ السفیہ
صفحہ ۱۱ ۔ مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت ہندو مسلمان اخبارات
صفحہ ۱۲ ۔ رسید زر ۔ سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بدر مسیح

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ سینالھم غضبٌ من ربّھم

ترجمہ ۔ قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا

۶ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ من کان فی نصرۃ اللہ کان اللہ فی نصرتہ

۱۰ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا ۔ ترجمہ ۔ تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے ۔

۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون ۔

۵ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ توکلوا علیہ ان کنتم مؤمنین ۔

۵ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ بسلامٍ منّا

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا ۔

تازہ اخبار

۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور منشی محبوب عالم صاحب لاہور سے اور میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ قبل ظہر حضرت نے فرمایا ۔

برکات الابتلاء

اصل میں دیکھا گیا ہے ۔ کہ ابتلاء اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے ۔ وہ اس کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے ۔ مجاہدین دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالےٰ کے راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور وہ دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی ۔ کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں ۔ جس زمانہ کو انسان بہ سبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا ۔ کہ ویسا زمانہ اس پر آوے ۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے ۔ بہ شرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے ۔ حسن بصری کا ذکر ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا ۔ کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا ۔ کہ جب کہ غم نہ ہو ۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جب تلخ زندگی مصائب کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ اون کو برداشت کرتا ہے ۔ تو اس کے وارد ہوتے ہیں ۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے ۔ کہ اول تکلیف ہو پھر آرام حاصل ہوتا ہے ۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو ۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے سے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے ۔ معمولی طور پر ہر روز کھایا جو اس میں وہ لطف نہیں ۔ جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے ۔ جو مثلاً سفر کی شدت سے حاصل ہوتا ہے ۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے ۔ کہ مدد حاصل ہوتی ہے ۔

مزید رعایت

عرب صاحب عبد الحی کی کتب کا اشتہار بطور ضمیمہ کے اخبار کے ساتھ شائع ہوتا ہے ۔ عرب صاحب نے گذشتہ ایک اور رعایت یہ زیادہ کر دی ہے ۔ کہ اگر کوئی چاہے ۔ تو صرف ایک کتاب کر اس میں بھی رعایت دیجاویگی ۔ تمام کتابوں کا یکدفعہ خریدنا ضروری نہیں ۔ ہر ایک کی قیمت نصف کر دی گئی ہے ۔ چونکہ عرب صاحب مقروض ہیں ۔ اس واسطے کہ احباب عرب صاحب موصوف کی امداد میں بہت کوشش کریں گے ۔ کتابیں مفید ہیں ۔

(اڈیٹر)

تنبیہ السفیہ

جواب خط ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ خط محررہ ۲۳ اگست ۱۹۱۱ء درجواب خط عاجز کے صادر ہوا (۱) الذکر الحکیم نمبر ۴ رسالہ جناب موصول ہوا بموجب آپکے ارشاد کے خاکسار نے اس نمبر کو کسی قدر دیکھا ۔ آپ جس امر کا انکار محض فرماتے ہیں ۔ وہ صفحہ دہم میں صاف لکھا ہوا ہے وہو ہذا بقلم جلی نقل کرتا ہوں ۔

(۱) الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس ہی ۔ مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر ۔ اگر کہیں کہا ہو ۔ تو وہ آیت تبلائی ہوتی

(۲) ایضاً ۔ آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہ ورسولہ ہے نہ کہ مدار نجات ۔ اور بھی چند فقرات اس نمبر میں وغیرہ ایسے ہی مندرج ہیں ونعوذ باللہ منہا ۔ ان اقوال سے آپکا سخت الحاد اور ارتداد ثابت ہوتا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنا بہت جلد نہائت ضروری تھا مگر آپنے بعوض توبہ کے اور صریح جھوٹ بولا اور جن آیتوں سے آپنے اپنے ان اقوال پر استدلال کیا ہے اسمیں سخت غلطی کھائی ہے جواب اس کا شافی وکافی حقیقۃ الوحی میں لکھا ہوا ہے ۔ اس کو ملاحظہ کرو ۔ افسوس کہ آپ تمام قرآن مجید کو تفسیر لکھ کر بھول گئے اور کوئی آیت آپکو ایسی یاد نہیں رہی ۔ کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ پر ایمان لانے کو دار مدار نجات کا قرار دیا گیا ہو ۔ یہاں پر واسطے آپ کی تنبیہ کے بطور مثال کے ایک ہی آیت کو پیش کرتا ہوں ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پ ۳ ع ۱۲

ڈاکٹر صاحب ذرا آنکھیں کھولکر دیکھو ۔ کہ اس آیت میں تو حضرت اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی واسطے مغفرت ذنوب کے اور نیز واسطے محبوب الٰہی ہونے کے کافی قرار دیا گیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا دار مدار نجات کا ہوگا اور پھر اس اتباع سے اعراض کرنے والوں کو مبغوض اور کافر فرمایا گیا ہے مگر مجھ کو یہاں پر آپ کی سلک اور فہم سے یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس آیت سے برعکس سابق کہیں یہ کہدیویں ۔ کہ دار مدار نجات اور محبوب الٰہی ہونے کے صرف اتباع آنحضرت صلعم کا ہی کافی ہے ۔ نہ توحید الٰہی ۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ توحید الٰہی پر دار مدار نجات کے کا نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں اثبات توحید الٰہی کا بصراحت مذکور نہیں ہوا ہے ۔ مگر یہ الحاد اور مسلک آپکا محض فاسد اور باطل ہے ۔ کیونکہ ؎ ہر سخن وقتی وہر نکتہ مقامی دارد ۔ اور اسی مسلک نے آپ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود سے مرتد کر دیا ہے ڈاکٹر صاحب خود تدبر کرو کہ منہاج استدلال قرآنی کا یہ ہے ۔ کہ جن آیات میں بحث توحید یا رد شرک کی ہے اون آیات میں مسئلہ نبوت کو بصراحت داخل نہیں فرمایا گیا اور جن آیات میں اثبات نبوت فرمایا گیا ہے ۔ اون میں بحث توحید کو بصراحت نہیں چھیڑا کیونکہ ہر ایک مسئلہ اپنے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے ۔ ہاں یہ کلام الٰہی کی خوبی ہے کہ جن آیات میں اثبات توحید کا ہے اون میں بطور اشارات لطیفہ کے اثبات نبوت کا بھی پایا جاتا ہے اور جن آیات میں اثبات نبوت کا ہے اون سے اثبات توحید کا بھی مفہوم ہو جاتا ہے اور کلام بلیغ وفصیح کا ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا ۔ تاکہ خلط مبحث نہ ہو جاوے ۔ جن آیات سے آپنے استدلال کیا ہے ان میں سے آپ کی تنبیہ کے لئے صرف ایک آیت یہاں پر لکھی جاتی ہے ۔ تا کہ آپکے استدلال کا حال پر اختلال ہر ایک اہل بصیرت پر واضح ہو جاوے ۔ قولہ تعالیٰ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ڈاکٹر صاحب لفظ فطرۃ اللہ آیت میں منصوب واقع ہوا ہے ۔ اس لئے کسی فعل کا مفعول یا مصدر واقع ہوا ہو گا ۔ کیونکہ مبتدا خبر نہیں جو جملہ اسمیہ ہو کر کلام تام ہو جاوے ۔ فعل فاعل نہیں جو جملہ فعلیہ ہو کر پورا کلام ہو جاوے ۔ اب جناب سے استفسار یہ ہے ۔ کہ جب فطرۃ اللہ کلام پورا ہی نہیں ہے بلکہ ایک فضلہ ہی جو منصوب ہے ، اور مرفوع نہیں ۔ تو آپ اس سے کسی مدعا پر کیونکر استدلال فرما سکتے ہیں ۔ ہاں مجھ کو خوب یاد آیا ۔ کہ آپ

اس خط مردودہ میں خود اقرار کرتے ہیں کہ میری تفسیر مسائل نحویہ وعلم لغت واعراب القرآن وغیرہ سے محض عاری ہے ۔ اندریں صورت جبکہ آپ علوم آلیہ سے محض نا آشنا ہیں تو پھر اس آیت سے آپ کیونکر استدلال فرماوینگے اور میں بھی جو کچھ بیان کرونگا ۔ اس کو کیونکر آپ سمجھ سکینگے مگر شاید دوسرے ناظرین کو فائدہ حاصل ہو جائے اس لئے لکھتا ہوں ۔ کہ فطرۃ اللہ کے قبل فاقم وجہک للدین حنیفا وارد ہے اور یہی فعل عامل ہے یعنی فعل فاقم فطرۃ اللہ کا ناصب ہے ، اور فطرۃ اللہ بحذف حرف جار اس کا منصوب ہے ۔ اب معنے آیت کے یہ ہوئے کہ فطرۃ الٰہی پر قائم رہو ۔ کہ جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے ۔ اول حکم یہ تھا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہو جاؤ ۔ اس حکم اول کی تعمیل کے لئے تائیداً یہ ارشاد ہوتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ پر قائم رہو ۔ یہ اس لئے فرمایا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہونا کوئی دشوار امر نہیں ہے ۔ کیونکہ فطرت انسانی اس کی معاون اور مددگار پڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہے ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہو کر قائم ہونے کا امر تکلیف مالایطاق نہیں ہے ۔ کیونکہ فطرۃ انسانی اس کے لئے معین پیدا کی گئی ہے ۔ اب اوسی دین اسلام پر قائم ہو جانے کو جس کی معاون فطرۃ اللہ ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ کہ ذالک الدین القیم ۔ یعنے یہ وہی دین ہے جو تمہارے امور دینی و دنیوی کی اصلاح کرنے والا اور تم کو سیدھا رکھنے والا ہے ۔ اب فرمایا جاتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ جو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے معاون ہے وہ سب بنی آدم میں پیدا کی گئی ہے ۔ کہ لا تبدیل لخلق اللہ ۔ خواہ یہ جملہ جو خبریہ ہے ۔ بمعنے خبر کے ہی لیا جاوے ۔ یعنی کہ ہماری طرف سے یہ فطرت انسانی کسی انسان میں مفقود نہیں کی گئی کیونکہ جملہ انسانوں میں توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے عقل وفطرۃ پیدا کی گئی ہے ۔ کہ جس کی وجہ سے توحید الٰہی کا سمجھنا دشوار نہیں رہتا ہے اور اگر یہ جملہ خبریہ بمعنی انشا کے ہو ۔ تو یہ مراد ہوگی ۔ کہ ہر ایک انسان پہ لازم ہے کہ اس فطرۃ اللہ کو جو دین اسلام اور توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے ایک معاون ہے ۔ اس کو ہرگز تبدیل کرنا نہیں چاہیئے مگر چونکہ اس فطرۃ میں خلط کر دینے ۔ توہمات باطلہ سے اور عادات ورسومات فاسدہ کے امیزش سے اکثر لوگ اس فطرۃ اللہ کو تبدیل کر دیتے ہیں ۔ لہذا فرمایا جاتا ہے کہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا یہ حال ہے ۔ کہ شرک

اور ... مات اور رسومات قبیحہ کو فطرۃ انسانی کی جان سمجھ لیتی ہین اور یہی نام کی نطرۃ وہی فطرت ہے جس کو حضرت امام نے لعنتی فرمایا ہے اور ایسی فطرت مبدلہ کے لعنتی کہنے پر بسبب جہالت کے آپنے بڑے بڑے اعتراض کئے ہین۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ اب دیکھو کہ یہ آیت اثبات توحید اور رد شرک کے لئے بیان کی گئی ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ اس آیت مین اثبات نبوت بصراحت تامہ مذکور نہین ہے لیکن اشارات لطیفہ کے ساتھ اسی آیت سے اثبات نبوت بھی ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام جس کو ذالک الدین القیم فرمایا گیا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کون لایا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا گیا کہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یہ آیت بھی انبیاء علیہم السلام کی ضرورت کو کس زور و شور سے بیان فرما رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء ہی مبعوث ہوکر اوس فطرۃ اللہ کو یاد دلاتے ہین کہ فلان فلان امور فطرۃ اللہ کے مطابق ہین اور فلان فلان امور غیر مطابق اور نیز آیت کے آگے جس قدر جملے بیان فرمائے گئے ہین وہ سب ضرورت انبیاء کو ثابت کرتے ہین۔ کہ واتقوہ۔ یعنی اوامر آلہی کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب کرنا بغیر ہدایت انبیاء کے کیونکر ہو سکتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ اور مختلف فرقون کے حق مین ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یہ سب جملے ضرورت انبیاء کو ثابت کر رہے ہین غرضیکہ بالفرض آیت مذکورہ اثبات توحید کے لئے مسوق و روان ہے لیکن باشارات لطیفہ ضرورت نبوت کو بھی ثابت کر رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب میری اس نصیحت کو یعنے کہ۔ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد کو اگر آپ تسلیم نہ کرین گے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود سے ارتداد کے سوا یا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہونے کے علاوہ آپ اپنے عہدہ ڈاکٹری کو بھی خاک مین ملا دین گے۔ کیونکہ آپنے اپنے ارتداد کا ایک بڑا سبب یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدی مین بڑا زور حضرت عیسےٰ کی وفات پر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت اقدس کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے پر وغیرہ وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپکے شفاخانہ مین جو کوئی شخص کسی مرض کا مریض آتا ہے تو کیا اس مرض کے دفعہ کرنے مین آپ زور نہین دیتے۔ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی

طریقہ رہا ہے کہ اون کے زمانہ بعثت مین جن مفاسد کا غلبہ ہوتا تھا۔ اسی کے دفعہ کرنے مین زیادہ زور دیا گیا ہے قرآن مجید کو تو آپنے بالکل نسیاً منسیاً کر دیا ہے کیا فرائض منصبی ڈاکٹری کو بھی بالکل فراموش کر دیا کہ مقتضائے حال مریض پر بھی نظر کی جاوے۔ فدہ تدبر کرو۔ ایک اس آیت ذیل مین قال تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق اللہ السمٰوات والارض منھا اربعۃ حرم ذالک الدین القیم۔ اس آیت مین مثل آیت سابق کے سال بھر کے بارہ مہینون کی گنتی کو اور اون مین سے چار مہینون کی محترم سمجھنے کو ہی دین قیم فرما دیا گیا ہے۔ اگر آپکا مسلک باطل اس آیت کے سمجھنے مین تسلیم کیا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ سوائے اس مسئلہ کے جملہ مسائل اسلام توحید و نبوت و معاد و اعمال صالحہ و اخلاق مامور بہا اور جملہ نواہی کی کچھ ضرورت نہین رہی افسوس ڈاکٹر صاحب ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی۔ ببری رونق مسلمانی۔ کیا آپ کی نظر مذہب عیسائی دنیا پر نہین پڑی۔ بلکہ عیسائی تو ایک طرف رہے۔ اکثر مسلمانون نے بلکہ علمائے اہل اسلام نے حضرت عیسےٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا اعتقاد کر رکھا ہے۔ کہ صفات الوہیت کا اثبات اون مین کر رہے ہین اور ہزارون مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے۔ اس فتنہ کے برابر اس وقت تو دنیا مین کوئی فتنہ اسلام پر نظر ہی نہین آتا ہے اور دوسرے جس قدر فتنہ مین وہ بھی اسی فتنہ عظیمہ کی شاخین ہین۔ تو کیا اس پر بھی اب تک حکمت آلہی مقتضی نہین تھی۔ کہ مسیح ناصری کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کو بڑے زور سے رد و مردود کیا جاوے اور اس کا رد تو اسی مین ہے کہ مسیح ناصری فوت ہو گیا۔ اگر خدا یا ابن اللہ ہوتا۔ تو کیون فوت ہوتا۔ اور مسیح موعود آگیا جس پر ہزارون ادلہ شرعیہ اور نشانات آسمانی و زمینی قائم ہو گئے۔ اگر آپکا بیہودہ (؟) کیا جاوے۔ کہ حسب مقتضائے حالات زمانہ کے جماعت احمدیہ مین اس مسئلہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو یہ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے منہاج کے مطابق ہے۔ جس پر آپ بھی بموجب فرائض منصبی ڈاکٹری کے عامل ہین اگر جماعت احمدیہ بھی اس فتنہ عظیمہ کے رد مین زیادہ زور دیوے۔ تو عین مقتضائے حکمت الہی ہے پھر جو قصص انبیاء مندرجہ قرآن مجید کو۔ بس بموجب تعلیم قرآن مجید کے جماعت احمدیہ بھی اس پر زور دیتی ہے

کہ مسیح مرگیا مسیح مرگیا موعود مسیح آگیا آگیا ذالک الدین القیم ڈاکٹر صاحب دنیا مین ہمیشہ رہنا نہین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی حالت ارتداد مین موت آجاوے اور پھر کچھ اصلاح نہ ہو سکے کما قال اللہ تعالیٰ و بدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون و بدا لھم سیئات ما کسبوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔ آپنے حضرت مسیح موعود سے کیا ارتداد کیا۔ آنحضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مرتد ہو گئے۔ افسوس صد افسوس۔ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ پھر آپ نمبر ہفتم مین یہ بھی لکھتے ہین۔ کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہین ملا۔ ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہین۔ الیٰ اخرہ۔ اس قول مین بھی آپنے بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ آپ المسیح الدجال صفحہ ۳۴ مین خود تحریر فرماتے ہین جسکی عبارت نقل جلی تحریر کرتا ہون۔ وھو ہذا اون کا حکم عدل ہونا کسر صلیب کرنا الخنزیر کو قتل کرنا اور جزیہ موقوف کرنا یہ تمام امور اون کی سلطنت ظاہری پر دلالت کرتے ہین چنانچہ حکم و عدل وہی ہو سکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو وہی کسر صلیب کر سکتا ہے تمام سورون کو مروا سکتا ہے اور جزیہ موقوف کر سکتا ہے الخ بعد اس کے پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر یون استدلال کرتے ہین۔ کہ صلیبی مذہب بڑے زور کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے ہزارون صلیبین نئی قائم ہو رہی ہین الخ اس کے بعد پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر استدلال فرماتے ہین۔ کہ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال مین کوئی کمی چھوڑ دی ہے۔ ﷺ غرضکہ یہ مذہب آپکا آپکے المسیح الدجال مین موجود ہے مگر اس خط مردودہ مین آپ فرماتے ہین کہ اس مسئلہ کو ظاہری علوم کے رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہین اس لئے ظن اغلب ہے کہ آپنے اپنا یہ مذہب بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے علمائی دین ہی سے اب بعد ارتداد کے حاصل کیا ہوگا کیونکہ پہلے تو ۲۰ سال تک حضرت اقدس سے وہی تعلیم حاصل کی تھی کہ مسیح موعود تو دلائل قاطعہ سے اور نشانات آسمانی سے تائید دین اسلام کی کریگا اور براہین باہرہ سے مذہب عیسوی کو باطل کرے گا اور اس کی

اور اوس مرض خاص کے علاج مین کیا دوسری امراض کا علاج بھی شامل کر دیتے ہیں۔

ﷺ ان جملون سے آپ کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کا مسیح موعود جب سورون کے قتل سے اسکو کچھ فرصت ملیگی تو تمام گرجاؤن کی صلیبین توڑتا پھریگا اور عجیب نقض امن کا موجب ہوگا۔ نعوذ باللہ منہ

www.aaiil.org

بعثت کے زمانہ مین جہاد موقوف کردیا جاویگا۔ کہ یضع الحرب وغیرہ وغیرہ۔ افسوس کہ آپ حضرت اقدس سے مرتد ہو کر جیساکہ مغز دین اسلام یعنی اتباع آنحضرت صلعم سے مرتد ہو گئے۔ کما مرّ تصریحہ ویسے ہی آپنے اپنی محسن گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ بھی آثار بغاوت کے مثل قوم آریوں کے کتابوں مین لکھنے شروع کر دئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مجھ کو بڑا تعجب آتا ہے کہ مزعوم مہدی خونخوار جس کی نسبت لایقبل الا السیف او الاسلام جیسی روایات باطلہ وارد ہوئی ہین انکو بھی آپ صحیح اعتقاد کرنے لگے ہین چنانچہ صفحہ ۲۵ کے آخر مین اسی رسالہ کے آپ لکھتے ہین کہ حضرت اقدس نے ساتھ وہ علامات کہان ہین جو احادیث صحیحہ مین مسیح موعود کی نسبت مذکور ہین مثلاً اون کے نزول سے پیشتر امام مہدی کا موجود ہونا۔ الخ۔ ڈاکٹر صاحب افسوس کہ ایسے خطرناک اعتقادات اور نقض امن کے عقائد جس کے بارہ مین ایک حدیث صحیح بھی دربارہ مسیح موعود وارد نہین ہوئی ہے اون کی نسبت آپ لکھتے ہین کہ بہت سی حدیثین صحیح مصنوعی مہدی خونخوار کے بارہ مین وارد ہوگئی ہین۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اب تو یہ اشتہار دے رہے ہین خواہ یہ اشتہار اون کا اپنی کسی مصلحت ہی پر مبنی ہو کہ جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کے (یعنے ایسے آخری مہدی خونخوار کی نسبت) کوئی پیش کرے تو اوسیقدر بحساب فی حدیث صحیح ایک اشرفی انعام پاوے اب بھی آپکو معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سے مرتد ہو کر آپ کہان سے کہان تک پہونچ گئے اور جو علم وعقل آپ کو حاصل شدہ تھا سب تلف ہوگیا یہ وہ پیش گوئی مسیح کی پوری ہوئی جو اناجیل میز لکھی ہوئی تھی۔ کہ جو کوئی شخص میرے دوبارہ آنے مین مجھ کو قبول کریگا۔ اوس کو اور زیادہ دیا جاویگا اور جو کوئی قبول نہ کریگا اوس سے وہ دیا ہوا بھی چھین لیا جاویگا جو اس کو پہلے دیا گیا ہے او کما قال الفاظ کچھ ہون مطلب یہی ہے چونکہ مین آپکا قدیم سے خیر اندیش ہون لہذا اس اعتقاد موجب نقض امن کی نسبت پھر بھی عرض کرتا ہون۔ کہ آپ بہت جلد اس اعتقاد نقض امن سے اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے اور لکھدیجئے کہ میرا رسالہ المسیح الدجال خود المسیح الدجال ہے اور وہ رسالہ خود باطل ومردود ہے ورنہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ آپ سے کہین ایسا مطالبہ نہ کرے جیساکہ آریون سے کیا گیا ہے اور اغلب کہ میرے پرانے دوست مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اسی لئے ایسے مہدی ومسیح سے اور نیز ایسی احادیث سے اپنے انکار کو اخبارات اردو وانگریزی مین شائع فرما دیا ہے اور مخالف مولویون کی کچھ پرواہ نہین کی۔ مین اپنے اس پرانے دوست

کو بڑا عقلمند اور بہادر سمجھتا ہوں کہ رفتہ رفتہ اور بتدریج ہمارے اصول مذہب کی طرف میل کرتا چلا آرہا ہے ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اس خط مردودہ مین جو آپ لکھتے ہین کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہین ملا ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہین باوجودیکہ آپ اپنا الحال کا مذہب اور علم المسیح الدجال مین تحریر فرما چکے ہین مگر اتماماً للحجۃ۔ مین اس قدر گزارش اور کرنا چاہتا ہون کہ اگر آپنے یہ اپنا مذہب اپنے رسالہ المسیح الدجال مین سرسری طور پر ہی لکھا ہو۔ گو یہ احتمال آپ کی پرزور تحریر کے بالکل خلاف ہے تو یہ گذارش ہے کہ دو باتون مین سے ایک بات کی تو آپ ضرور بالضرور تعمیل کیجئے یا تو بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے آپ ان علمائے دین سے جو آپ انکو علم دین میں اپنے سے بہتر سمجھتے ہین اس مسئلہ مہدی ومسیح خیالی کو حل فرما کر معہ اون کی اسمائے گرامی کے مجھ کو مطلع فرمایئے کیونکہ آج کل یہی ایک مسئلہ تمام دنیائے اسلام مین زیر بحث ہو رہا ہے اور چار لاکھ آدمی جو حضرت اقدس کے مرید ہو چکے ہین وہ سب کے سب اس مسئلہ مہدی ومسیح مزعوم کے رد اور نفی مین دلائل قاطعہ کیساتھ ہمہ تن مصروف ہو رہے ہین چنانچہ آپ کی بھی بڑی شکایت اور فریاد یہی ہے کہ احمدیون مین سوائے اس مسئلہ کے اور کسی مسئلہ اسلامی پر زور نہین دیا جاتا اور اگر آپ سے آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل نہ ہو سکے تو چونکہ آپکو دعوائے الہامات وکشوف ورویائے صالحہ ہونے کا بھی مدت سے ہے اس لئے برائے خدا آپ بحیثیت مسیح ورسول آپ کو جناب الٰہی علام الغیوب سے کشوف ومنکشف ہو جاوے تو پھر اس سے مجھ کو بھی مطلع فرمایئے لیکن اگر آپ باوجود رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کے اور دافع ہونے سخت ضرورت کے اس مسئلہ کی نسبت اپنی توجہ روحانی کو اس طرف مبذول نہ فرماوینگے تو اور کس وقت مین آپ اس توجہ روحانی کو کام مین لاوینگے گویا آپ بجائے رحمۃ للعالمین ہونے کے زحمۃ للعالمین بزائی معجمہ ہی ہوگئے ؎

کس مرض کی ہین دوا یہ لب جان بخش تری جان لب پہ مین تری آزار محبت والے۔ اگر آپ مجھ کو بذریعہ اپنے دستخطی خط کے اس مسئلہ کے حل سے مطلع نہ فرماوینگے تو بخوبی ثابت ہو جاویگا کہ آپکے جملہ رسائل اور اشتہارات بلکہ خود آپ بھی تو المسیح الدجال پورے ہین یا کانے دجال ہین وغیرہ وغیرہ اور پھر مجھ کو کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ کہ آپ کو مخاطب کیا جاوے۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ

والذین ھم عن اللغو معرضون تا اس مسئلہ کے اگر دیگر لوازم کو بھی دیکھا جاوے جنکو خاکسار خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب مندرجہ بدر نمبر ۳۳ مین درج کرکر اونکو اس مسئلہ کے مفاسد سے مطلع اور متنبہ کر چکا ہے تو پھر فرمائیے کہ کس قدر مفاسد جہلا اور عوام سے ایسے اعتقادات فاسدہ پر پیدا ہو سکتی ہین و نعوذ باللہ منہا۔ الحمد للّٰہ کہ اللہ تعالیٰ نے مین اپنے وقت پر مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنی بندون کی خبر لی کہ پچیس سال سے وہ مامور من اللہ ایسے مفاسد نقض امن کے دفع کرنے مین ہمہ تن مصروف ہے اور اپنی کوشش مین کامیاب بھی ہوگیا ہے کہ چار لاکھ آدمی اس کوشش مین اس کی تائید کر رہے ہین اور یوماً فیوماً ترقی ہی ہے چونکہ آپنے اپنی ایسی تحریرین بعبارت مغائر کے اپنے رسالہ مین شائع کر دی ہین لہذا آپنے ریاست پٹیالہ کو بھی جو ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے اور گورنمنٹ عالیہ کی خیرخواہ ہے۔ ایک خطرہ مین ڈالدیا لہذا آپ بہت جلد اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ریاست سے بھی علیحدہ کر دئے جاوین کیونکہ ریاست پٹیالہ بڑی خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اگر اس کو آپ کی یہ تحریرات فاسدہ معلوم ہو جاوینگی تو آپکو ریاست سے یک قلم علیحدہ کر دیوے گی۔ مین نے حق دوستی ادا کر دیا ہے ؎ بر رسولان بلاغ باشد وبس۔ نمبر ۱۲ مین آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہین کہ جس صفائی اور کثرت کے ساتھ مجھے ایام مخالفت مین بشارات ملین کبھی نہین ملی تھین وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپنے اس نمبر ۱۲ کے لکھتے وقت قرآن مجید کی تمام وعدہ وعید کو نسیاً منسیا کر دیا ہے اس لئے نمبر ۱۲ کے رد کے لئے صرف چند آیات ہی پیش کی جاتی ہین۔ قال اللّٰہ تعالیٰ ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من قبلھم المثلٰت۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللّٰہ وعدہٗ۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون۔ ڈاکٹر صاحب مکذبین اور مرتدین کا تو یہ مقولہ ہمیشہ رہا ہے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر یہ آیات بھی آپکو یاد ہوتین تو یہ قول نمبر ۱۲ مین آپ ہرگز ہرگز تحریر نہ فرماتے۔ آپ یہ بھی لکھتے ہین کہ خدا کے مامور اور برگزیدہ کا مخالف ملعون ہوتا ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشارتین نہین ملتین۔ اقول۔ اعتبار انجام کا ہوتا ہے۔ والعاقبۃ للمتقین۔ دیکھو قصہ شیطان اور آدم کو جو قرآن مجید مین متعدد جگہ پر بیان فرمایا گیا ہے کہ اس کے ارتداد کے بعد جو حضرت آدم کی نسبت اس سے واقع ہوا اس کو مکالمات الٰہیہ

www.aaiil.org

بھی ہونے لگی اور نوبت ان مکالمات کی یہان تک پہونچی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ مناظرات بھی کرنے لگا کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ ڈاکٹر صاحب بمقابلہ نصوص الٰہیہ کے نہ الہامات معتبر ہوسکتی ہین اور نہ بشارات کیونکہ بعد ارتداد کے بھی شغل شیطانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ . . . . انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزہم ازا۔ ایضا قال اللہ تعالیٰ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم۔ آپ ایسے الہامات پر دہوکا نہ کہایئے کیونکہ ابھی تک ایک ذرہ بھر بھی آپ کو کوئی کامیابی حاصل نہین ہوئی اور نہ ایسی بشارات پر آپ مطمئن رہین۔ شیطان کو بھی اس کی دعا پر بشارت ملی تھی۔ انظرنی الی یوم یبعثون۔ انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ اور اپنی پیشگوئی چودہ ماہ کے منتظر رہیئے۔ کیونکہ کسی قدر غلط سلط استراق سمع شیاطین کو بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر ایسے استراق سمع کے بعد شیاطین ہلاک بھی ہو جاتے ہین۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین۔ ایضا الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب۔ مجھ کو آپ کی نسبت خوف ہے۔ کہ کہین اس استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب یا شہاب مبین آپ پر نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ سنت اللہ یون ہی ہے۔ کہ استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب ٹوٹا کرتا ہے دیکھو حقیقۃ الوحی کو کس قدر ایسے انسانون پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے۔ بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب اور شہاب مبین گرے ہین لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہین وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہین ہوسکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربہم۔ سو اگر آپ کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ حاصل ہے اور یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا فیصلہ چودہ ماہ تک ابتدائی جولائی ۱۹۱۰ء سے ہوجاویگا۔ صبر کیجئے اس نمبر مین آپنے خاکسار کو دو ہفتہ کے لئے واسطے تصدیق اپنے الہامات کے طلب بھی فرمایا ہے کہ اور نہین میری رویائے صادقہ کا اور الہامات کا امتحان ہی سہی۔ ڈاکٹر صاحب مین آپ کی رویا کی تکذیب نہین کرتا مین تو کافرون کے رویا کے لئے بھی امکان صدق کا معتقد ہون کیا آپکو حضرت یوسف کے بادشاہ وقت کا خواب جو قرآن مجید مین مندرج ہے یاد نہین رہا کہ کیسا سچا واقع ہوا۔ اے ڈاکٹر صاحب یہان تو گفتگو اون رویا اور الہامات مین ہے جو بمقابلہ ایک مامور من اللہ کے تحدی کے ساتھ واقع ہو ابھی تک تو مین نے ایک متنفس کی نسبت بھی نہین سنا۔ کہ آپکے الہام مباہلہ متحدیانہ سے ہلاک ہوا ہو۔ ہان آپنے پیشگوئی چودہ ماہ کی حضرت اقدس کے مقابلہ مین شائع کی ہے سو اسکی نسبت آپکا ناز کرنا قبل از وقت ہے۔ اس کی نسبت یہ قول اللہ تعالیٰ کا تلاوت کیا جاسکتا ہے۔ کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر۔ اگرچہ کس قدر آپ کی غلطی ہے کہ مولانا عبدالکریم مرحوم اور محمد افضل صاحب اور محمد یوسف کی نسبت آپ لکھتے ہین۔ کہ میری تفسیر کی مخالفت کی وجہ سے دنیا سے اوٹھا لئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب یون تو صدہا بلکہ ہزارہا آدمی بحکم انک میت و انہم میتون کے فوت ہو چکے ہین۔ یہان تو گفتگو اون موت و موت مین ہے جو بمقابلہ مدعی ماموریت کے مخالف کی نسبت متحدیانہ طور پر واقع ہو۔ لہٰذا آپ ارشاد فرمایئے کہ آپنے کونسا اشتہار یا الہام متحدیانہ ان کی نسبت شائع کیا تھا افسوس کہ بعد ارتداد کے آپکی مت ایسی ماری گئی اور عقل ایسی جاتی رہی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ا۔ یتخبطہ الشیطان من المس یا ان الذین ارتدوا علی ادبارہم من بعد ما تبین لہم الہدی الشیطان سول لہم واملی لہم۔ نمبر ۱۳ مین آپنے لکھا ہے کہ براہین احمدیہ مین شائع کیا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہون گے اور ظاہری وباطنی بادشاہ ہون گے پھر اس سے ارتداد کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے پس جو اسکا جواب ہوگا وہی اس کا جواب ہے الخ ڈاکٹر صاحب آپکے ارتداد اور حضرت اقدس کے رجوع مین زمین و آسمان کا فرق ہے اور بعد المشرقین واقع ہے اور یہ قیاس آپکا قیاس مع الفارق ہے۔ قیاس کی دو قسمین ہین ایک تو وہ قیاس ہے جو ماموربہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور دوسرا قیاس وہ ہے جو اول من قاس ابلیس کا مصداق ہے اب دونون امرون مین جو امور کہ فارق ہین اون کو سنئے۔ اول تو مسیح موعود کا جسمانی طور پر آسمان سے اوترنا حضرت اقدس نے نہ براہین احمدیہ مین لکھا ہے اور نہ کسی اور کتاب مین اور نہ جہاد کرنا اور نہ غنائم کا لوٹنا وغیرہ وغیرہ کہین لکھا ہے یہ آپکا سراسر کذب ہے کہ براہین احمدیہ مین یہ شائع کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہون گے۔ وکذا وکذا جواب آپکا اعتقاد مندرجہ المسیح الدجال ہے تو اس خیال کے اثبات مین نہ کوئی آیت لکھی ہے اور نہ کوئی حدیث پھر آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی بنا پر لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہون گے کس قدر افترا ہے ہان البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا قرآنی اشارہ اس آیت مین ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ اور بموجب اقوال مفسرین کے نہ اپنے الہامات اور کشوف سے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشینگوئی ہے اور پھر چند ایام کے بعد اس قول سے رجوع بھی کیا گیا ہے۔ پھر کہان تو ایسے قول سے چند روز مین رجوع کرنا جس کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قول کی طرف آیت مین صرف ایک اشارہ ہی ہے یعنی اسباب مین یہ آیت نص صریح نہین ہے اور کہان آپکا ارتداد دین اور سلسلہ حقہ سے جس کو آپ مدت پچیس سال تک دین و ایمان اعتقاد کرتے رہے اور آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ سے مدت دراز تک اس کو ثابت کرتے رہے ہین سو

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور پھر با این ہمہ خود براہین احمدیہ مین دو سطرون کے بعد ہی یہ عبارت بھی موجود ہے لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہین اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے آخر تک اہل بصیرت پر اس عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہین اول یہ کہ پہلا قول یعنی جسمانی اور سیاست ملکی کا قول مسیح ثانی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے وہ آپکا الہام یا کشف نہین ہے ہان آپکا غربت اور انکسار اور توکل وغیرہ مین نمونہ مسیح ہونا اور مسیح کے ساتھ نہایت درجہ کا اتحاد ہونا یہ امر الہامی اور کشفی ہے جس کو یہ فقرہ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے ثابت کر رہا ہے اور دیگر الہامات مندرجہ براہین بھی اس امر کو ثابت کر رہی ہین۔ کہ مسیح اول کے ساتھ آپکو انتہا درجہ کی مشابہت ہے، کہ عالم کشف مین دونون مسیحون کی درمیان امتیاز کرنا نہایت دشوار ہے پس اگر نشانات آسمانی اور دلائل نقلیہ وعقلیہ سے ثابت ہو جاوے کہ یہی شخص جو مجسم کے ہے مسیح موعود ہے جس کو عالم کشف مین مسیح اول سے انتہا درجہ کی مشابہت ہے، تو قول جسمانی اور سیاست ملکی کا جو نسبت مسیح موعود کے نقل کیا گیا ہے۔ بموجب اون خیال

علمائے مخالفین کے جو دوبارہ مہدی اور مسیح کے رکھتے ہیں کہ جہاد کریگا غنائم لوٹیگا وغیرہ وغیرہ۔ غلط اور باطل ہے بخصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے۔ کہ آیت مین جسمانی اور سیاست ملکی کی طرف اشارہ ہے۔ آیت مذکورہ کوئی نص اس باب مین نہین ہے۔ تو اس قول کا غلط ہوجانا کیا بڑی بات ہے اور ایسے اشارات سے رجوع کرنا کون سا بڑا رجوع ہے بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جاوے اس امر کی طرف کہ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی رعایا کو اس قدر آزادی عنایت فرمادی ہے اور اپنی قوانین ملکی ایسے عام کردئے ہین کہ ان قوانین کے ماتحت رہکر ہر ایک قوم نے انجمنین قائم کرلی ہین اور قوانین گورنمنٹ عالیہ کے ماتحت ہوکر ایک انجمن ایک حاکم تصور کی جاتی ہے اور اس کے ماتحت جس قدر لوگ عہدے دار اور مناصب مقررہ والے ہین۔ وہ سب کے سب انجمن کے ماتحت ایسے ہی ہین جیسے انجمن ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے پس اگر مسیح موعود کی سیاست جسمانی اور ملکی سے یہ مراد لی جاوے۔ تو یہ ایک دوسری پیشینگوئی لطیف ہے کہ گورنمنٹ عالیہ وعادلہ کی اُس رعایا مین جو تعلیم یافتہ ومہذب اور اہل الرائے ہے گورنمنٹ عالیہ کی فیض آزادی سے جبکہ یہ حکومت اس کو بھی حاصل ہے۔ تو جماعت احمدیہ جو سب سے زیادہ خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اس فیض سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے لہذا اس مین بھی انجمنین قائم ہوتی چلی جاتی ہین۔ جیسا کہ کلام نبوت مین موجود ہے۔ کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ اس کلام نبوت کا پورا ظہور اسی گورنمنٹ عادلہ کے عہد مین ہو رہا ہے۔ پس ایسے اشتہارات سے رجوع کرنا یا یہ تاویل صحیح کر لینا ایک قول لطیف ہے۔ اور نہایت صحیح مطابق واقعات کے بھی ہے۔ صحابہ کرام وتابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین نے بوقت ملجائے نصوص کے اپنی اجتہادات جلیہ سے رجوع کیا ہے اور امرہم شوری بینہم اسلام کی تعلیم ہے پس یہ تو سنت قدیمہ ہے۔ جو اسلام مین چلی آتی ہے ابدالسے اعلیٰ کی طرف رجوع ہے۔ لیکن آپ کی ارتداد کی کوئی نظیر اسلام مین نہین ملتی ورنہ آپ بتلاوین۔ کہ کسی صحابی یا تابعی یا کسی مجتہد نے ۲۵ سال تک کسی سلسلہ حقہ یا مسئلہ کو دین وایمان اعتقاد کیا ہو اور نصوص کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے اس کی حقیت کا اثبات بھی کیا ہو۔ اور پھر وہ اوس سلسلہ حقہ یا اوس مسئلہ سے مرتد ہوگیا ہو اور پہلی عقائد اور ارتدادی عقائد مین اللہ نقص امن کا فرق ہو یعنے اعلیٰ مرتبہ سے گرکر اسفل السافلین مین گر پڑا ہو۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اپنے رسالہ مین آپنے ایک نظیر حضرت اقدس کے رجوع کی بلعم کے ارتداد کے ساتھ بھی دی ہے۔ مگر وہ بھی قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ بلعم تو حضرت موسیٰ کے مقابلہ مین ہلاک اور تباہ ہوگیا اور یہان پر جتنے بلعم موسے یا عیسیٰ بن کر مقابلہ مباہلہ مین آئے وہ خود تباہ ہوگئے غارت ہوگئے اور ہلاک ہوگئے۔ ایک تو نہین ہلاک ہوا دو ہی نہین ہلاک ہوئے جن کی ہلاکت کو امر اتفاقی کہا جاوے بلکہ جو مقابلہ یا مباہلہ مین آیا وہ تباہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو غرضکہ آپکے جملہ قیاس اول من قاس ابلیس کے مصداق ہین۔

ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ سلسلہ حقہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے اس رجوع کی نظیر قرآن مجید اور کار رفتہ نبوت مین بھی واقع ہے۔ اگر آپ کو اس رجوع کا قیاس کرنا منظور ہے جو ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ہے۔ تو اس نظیر پر قیاس کیجئے۔ اور وہ نظیر تحویل قبلہ کا مسئلہ ہے آپ جانتے ہون گے۔ کہ اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین تشریف لائے۔ تو بسبب کسی مصلحت اور حکمت الٰہی کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف موںھ کرکر نماز پڑھتے رہے۔ جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے ہان بیت المقدس کے قبلہ گردانے مین کوئی حکم صادر نہین ہوا تھا صرف انبیائے بنی اسرائیل کے طریق عمل کو مستحسن خیال کرکے بیت المقدس کو قبلہ گردان لیا گیا تھا۔ کیونکہ اہل کتاب کے یہان تمام انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا۔ جیسا کہ مسیح موعود کا جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لانا درمیان یہود اور نصاریٰ کے اور نیز بعض اہل اسلام کے یہان قدیم سے ایک مذہب چلا آتا تھا۔ حالانکہ اس بارہ مین نہ کوئی نص صریح قرآنی وارد ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح آئی ہے۔ البتہ بے بل مین مسیح کا دوبارہ آنا جلالی شان سے لکھا ہوا ہے۔ حضرت اقدس کو بھی تشریح قول جسمانی اور سیاست ملکی مسیح موعود کی نسبت کوئی الہام یا رویا ابتدا میں بھی نہین ہوا۔ لہذا حضرت اقدس نے براہین مین مسیح موعود کے جسمانی اور سیاست ملکی کی کوئی ایسی تشریح نہین فرمائی۔ جیسا کہ روایات مصنوعہ موضوعہ میں مہدی کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کے بارہ مین وارد ہین اور وہی عوام کا خیال ہے یا کتب اور رسائل مخالفین مین اون دونون کا جہاد کرنا لکھا ہوا ہے۔ ہان مجملاً لفظ جسمانی اور سیاست ملکی کا قول جس کی تاویل صحیح بھی موجود ہے۔ کما مر بطور ایک اشارہ کے نقل فرمادیا گیا ہے۔ دگر ہیچ

پس ایسے قول سے رجوع کرنے پر اعتراض کرنا کمال سفاہت ہے۔ جیسا کہ تحویل قبلہ پر اہل کتاب نے اعتراض کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایسے معترضین کا نام سفہا رکھا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ سیقول السفہاء ما ولّٰھم عن قبلتہم التی کانوا علیہا۔ یعنی جن لوگون کی مت ماری گئی ہے وہ اعتراض کرین گے کہ مسلمان جس قبلہ پر پہلے تھے یعنی بیت المقدس اوس سے کس چیز نے اون کو پھیر دیا۔ سفیہ اونکو اس لئے فرمایا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ کی عظمت شان معترضین کو بھی مسلم تھی اور نیز کتب سابق سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ خاتم النبیین سید المرسلین کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی ہوگا کیونکہ کعبۃ اللہ کو بیت المقدس پر بدرجہا فضیلت حاصل تھی۔ سیقول السفہاء سے پہلے آیات مین تدبر کرنے سے یہ فضیلت ثابت ہوجاتی ہے دیکھو کہین ارشاد فرمایا گیا ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃً للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ اس مین اشارہ ہے۔ کہ کعبۃ اللہ موضع حصول ثواب گردانا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ یہان آکر مناسک حج کو ادا کرین گے اور اسی لئے وہ امن کی جگہ کی گئی تاکہ حجاج کو ایذا نہ پہونچے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلےٰ گردانو۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جو سب کے امام اور مقتدا تھے اونہون نے اسکو مصلے مقرر کیا ہے یعنے بالاخر یہی قبلہ ہوگا اور کہین فرمایا گیا ہے کہ وعہدنا الیٰ ابراہیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ اس مین بھی اس کی بڑی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر کو واسطے طواف کرنیوالون اور اعتکاف کرنیوالون اور رکوع کرنیوالون اور سجدہ کرنیوالون کے اے ابراہیم واسمٰعیل پاک وصاف رکھو اور پھر حضرت ابراہیم کی ایک دعا نقل فرمائی گئی ہے۔ واذ قال ابراہیم رب اجعل ھذا بلداً امنا وارزق اھلہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الاخر۔ یہ سب تمہید حجاج کے لئے ہے پس جبکہ یہ خانہ کعبہ ایسا افضل ہے۔ کہ مناسک حج کو یہان کی حجاج آکر ادا کرین گے۔ تو اس سے بڑھ کر اور کونسی فضیلت کسی مکان کو حاصل ہوسکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم کی یہ دعا بھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور حضرت ابراہیم جو خلیل اللہ ہین۔ ان کی دعا کیونکر قبول

www.aaiil.org

نہ ہوگی۔ پھر اس خانہ کعبہ سے بڑھکر بیت المقدس وغیرہ کیونکر ہو سکتا ہے جو حضرت ابراہیم کی دعا سید المرسلین اور خاتم النبین کے لئے جو بنی اسمٰعیل میں سے اسی مکہ معظمہ میں مبعوث ہونیوالی تھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا رسول عظیم الشان جو ان صفات مندرجہ آیت کا مصداق ہو اور دوسرا کوئی نبی یہاں پر مبعوث نہیں ہوا کہ جو علم ظاہر اور باطن کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اس گھر کی فضیلت کو آیات الٰہیہ سے ثابت کرنیوالا ہو اور تمام بدعات اور شرک کی نجاستوں سے انسانوں کو پاک و صاف و مطہر کرتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عزیز و حکیم ہے۔ اس کو عزت اور غلبہ بھی حاصل ہو اور لاکھوں اسرار اور حکمتیں الٰہیہ اس کے دین متین میں موجود ہوں۔ جبکہ ایسا رسول بھی اسی مکہ معظمہ میں پیدا ہوا۔ پس اس مسجد کعبہ سے روگردانی کرنا یا اس رسول کے دیگر احکام دین اسلام سے اعراض کرنا اور اس پر معترض ہونا بڑی سفاہت ہے چنانچہ فرمایا گیا۔ کہ من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من سفہ نفسہ۔ ان جملہ آیات سے عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ بیت المقدس کا قبلہ ہونا ایک عارضی امر ہے جسمیں کچھ مصالح الٰہیہ ہوں گے جو چند روز کے بعد موقوف کردیا جاویگا اور کعبہ معظمہ ہی ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر ہوگا پس معہذا جو کوئی شخص اس تحویل قبلہ پر اعتراض کرے وہ نہایت درجہ کا سفیہ ہے جس کی عقل ہی جاتی رہی ہو اور مت ماری گئی ہو۔ اسی طرح چونکہ مسئلہ مسیح موعود کے دوبارہ آنیکا اہل مذاہب آسمانی میں موجود تھا۔ کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر دوبارہ آویگا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح سے اس کو نقل کر دیا۔ مگر باایں ہمہ ان لغویات کے نقل ہرگز نہیں فرمائی۔ جو قوم میں مشہور تھیں۔ کلا وحاشا۔ ہاں الہامات مندرجہ براہین احمدیہ باشارات لطیفہ بتا رہی ہیں کہ خود حضرت اقدس ہی مسیح موعود ہونیوالے ہیں لاغیر یہ امر بھی کمال درجہ کی سادگی اور احتیاط حضرت اقدس پر دلالت کر رہا ہے کہ جب تک امر الٰہی اس بارہ میں صادر نہوا اور فاصدع بما تؤمر نہ فرمایا گیا تب تک اس کا اظہار نہ کیا گیا اور جس طرح جو لوگ معترض تحویل قبلہ پر ہوئے وہ محض سفیہ اور بیوقوف کہلائے گئے۔ اسی طرح جو لوگ اس تحویل خیال پر اعتراض کریں گے وہ بھی سفیہ محض ہیں اسی لئے الہامات حضرت اقدس میں

یہ الہام بھی موجود ہے۔ کہ الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون۔ اور جس طرح اس تحویل قبلہ پر بعض سفہاء مرتد ہوگئے اسی طرح بعض سفہائے اہل اسلام بھی اس تحویل خیال پر مرتد ہوگئے۔ گویا ان کا قبلہ ہی خیال تھا ان معترضین اور مرتدین کی سفاہت ظاہر ہے کیونکہ جو قول مؤید بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہو بلکہ مخالف ہو اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہو اس سے رجوع کرنا طرف اس قول کے جس کو کتاب اللہ بھی اور نشانات آسمانی ثابت کرتی ہوں اور سنت رسول بھی اور دلائل عقلیہ بھی اسی کی مثبت ہوں وہ قول عند العقل والنقل نہایت عمدہ اور احسن طریق ہے پھر اس پر اعتراض کرنا اگر سفاہت نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ کہ واللہ یھدی من یشاء الٰی صراط مستقیم اور الہامات میں بھی وارد ہوا ہے۔ انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم اور جس طرح کہ تحویل قبلہ سے امتحان مخلصین اور غیر مخلصین میں واقع ہوا اسی طرح اس تحویل خیال سے بھی تمیز درمیان طیب اور خبیث کے بھی حاصل ہوگئی جیسا کہ الہامات میں بھی ہے وما کان اللہ لیترککم حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ اور جن مومنین مخلصین نے تحویل قبلہ کو بسر و چشم مان لیا اون کے اعمال صالحہ سابقہ اور ایمانیات ضائع نہیں ہوئے اسی طرح ایسے مومنین مخلصین کے اعمال صالحہ و ایمانیات بھی ضائع نہیں ہوئے جس کا اشارہ ان الہامات میں ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ وکمثلک در لا یضاع۔ اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم نے تحویل قبلہ اس وقت کیا کہ حکم الٰہی صاف نازل ہوگیا۔ مسیح موعود نے بھی اس خیال کی تحویل اور دعویٰ مسیح موعود اس وقت تک نہیں کیا جب تک کہ حکم تاکیدی فاصدع بما تؤمر صادر نہیں ہوا اور جس طرح کہ مختلف پیرایوں میں تحویل قبلہ کے بارہ میں تاکیدات قرآن مجید میں مکرر وارد ہوئی ہیں اسی طرح پر مسیح موعود اس تحویل خیال کو بہ تاکید بار بار بیان فرمایا کرتے ہیں جلسوں میں اشتہاروں میں رسائل میں بھی کیونکہ یہ خیال عوام میں بڑھتے بڑھتے اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ایک ستون شرک کا بھی بن گیا تھا اور ہزاروں مسلمانوں کے ارتداد کا موجب بھی ہوگیا اور علاوہ ان دینی مفاسد کے دنیوی مفاسد یعنی عوام کے درمیان میں موجب فتنہ و فساد کا اور نیز اپنی گورنمنٹ عادلہ عالیہ کے خلاف منشاء اور باعث نقض امن کا بھی تھا۔ اگرچہ اب نہو تو کسی عرصہ کے بعد ہو جاتا۔ اگر یہ خیال مسیح موعود کی صرف جسمانیا سیاست ملکی ہی تک رہتا تو بھی اس قدر مفاسد کا موجب نہ ہوتا لیکن روایات موضوعہ نے عوام کے خیال میں ان قدر حواشی

اسپر چڑھائے تھے کہ الامان الامان و نعوذ باللہ منھا کہیں یہ کہا جاتا ہے کہ دین اسلام جو اپنے لفظوں ہی سے امن اور سلامتی کو بندا پکار رہا ہے وہ لا یقبل الا السیف الا الاسلام میں منحصر ہوگیا اور جس طرح اہل کتاب اپنی کتاب کے بموجب بخوبی جانتے تھے کہ خاتم النبین صلعم کا قبلہ کعبہ معظمہ ہوگا چنانچہ اب تک باوجود جاننے کے صدہا تراجم مخالف کے یہ امر مفہوم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔ اسی طرح علمائے مخالفین ہمارے خوب جانتے ہیں کہ مسیح اسرائیلی کا بجسد عنصری آسمان پر چڑھنا اور پھر آسمان سے نازل ہونا اور دو ہزار برس تک یا زیادہ مدت تک آسمان پر زندہ رہنا محض غلط ہے اور حق وہی ہے جو مسلک سواد جماعت احمدیہ کا ہے مگر عناد اور تعصب ان علماء کا اب تک روز بروز روبہ ترقی ہے صدق رسول الکریم لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم کو حکم تحویل قبلہ کا نہایت بڑی صفائی کے ساتھ نازل ہوا اور اس کے بعد ترقی روز افزوں دین اسلام کی ہمیشہ ہوتی رہی اسی طرح اس خیال کی تحویل کے بعد روز افزوں ترقی علوم حقہ و دینیہ اشاعت کتب و رسائل اور احمدیہ کی دیگر فتوحات دینی و دنیوی کی بھی ترقی یوماً فیوماً ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اکثر الہامات حضرت مسیح موعود کے ان اسرار عجیبہ اور معارف لطیفہ کی طرف اشارات بھی کر رہی ہیں۔ مثلاً مضمون مندرجہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کعبۃ اللہ کیلئے ارشاد فرمایا گیا تھا بعینہ مناسبت یہی مضمون الہام میں وارد ہوا کیونکہ اس خیال کی تحویل کی نظیر تحویل قبلہ ہی مناسب ہے جو آنحضرت صلعم کے وقت میں واقع ہو چکی ہے۔ یا مثلاً الہام سلام علی ابراھیم ہے اوس میں بھی یہ مناسبت موجود ہے یعنی جس طرح آنحضرت صلعم کے وقت میں مسجد ابراہیمی یعنی خانہ کعبہ کی طرف تحویل واقع ہوئی اسی طرح زمانہ مسیح موعود میں جو ابراہیم وقت ہے۔ اس خیال قدیمہ کی تحویل سلامتی کے ساتھ طرف صراط مستقیم کے واقع ہوگی جو ملت ابراہیمی ہے۔ یا الہام الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے اس میں بھی یہ مناسبت بشدت موجود ہے۔ یعنی جس طرح اصحاب فیل کی کوشش خانہ کعبہ کے استیصال میں ضائع کی گئی تھی اور وہ سب اصحاب الفیل بھی کعصف ماکول کر دئے گئے تھے۔ اسی طرح جو بڑی بڑی صنادید قوم اس خیال کی تحویل میں جو طرف صراط مستقیم کی ہو رہی ہے بدکنی میں سعی اور کوشش کریں گے اون کی وہ جملہ کوششیں ضائع کردی جاوینگی اور خود مخالفین کو ذریعہ سم قاتل یعنی سنگ نیز... کعصف ماکول کر دیا جاویگا جیسا کہ واقع ہوا۔ ... یا مثلاً الہام واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ... مناسبت کا موجود ہونا ظاہر ہے یعنی جس طرح کہ ...

مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت

زبانی باتوں میں تو مسلمان بہت بڑھ بڑھ کے بولنے کے عادی ہیں۔ لیکن عملی طور پر اُن کے افعال کی پڑتال کرو تو سخت مایوسی ہوتی ہے۔ کہ جس قوم کے لیڈروں کا یہ حال ہے اس کے عوام کی حالت جتنی کچھ افسوسناک ہو۔ تھوڑی ہے۔ اس وقت ہمیں اسلامی اخبارات سے شکایت ہے کہ وہ حق پسندی اور اخلاقی جرأت میں بہت گرے ہوئے ہیں۔ عوام کو تو خیر ہم اس وجہ سے معذور سمجھ لیں کہ وہ بے علم یا کم عقل ہونے کے علاوہ ضدی اور متعصب ملاؤں کے زیر اثر بھی ہیں۔ لہذا حق و ناحق کی تمیز اور تائید و تردید کا حوصلہ و اہلیت اُن میں نہیں مگر ہمارے اہل قلم اور خصوصاً اخباروں کے اڈیٹرز کو کیا خدا کی سنوار ہے۔ کہ اس بارہ میں وہ بھی علی العموم عوام سے کچھ کم نہیں۔ الّا ماشاء اللہ۔

جب سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا امر پبلک میں پیش ہوتا ہے۔ جس کے ماننے میں معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی انکار و تامل کی گنجائش نہ ہو یا جو بالکل واقعات صحیحہ پر مبنی ہو۔ مگر اس سے براہ راست یا ضمناً بھی سلسلہ موصوفہ کی تائید ہوتی اور اس کے کاز کو کچھ تقویت پہنچتی ہو۔ تو ان حضرات کی ایمانداری و انصاف پسندی کا پردہ فاش ہو جاتا اور عقل و فہم کی قلعی کھل جاتی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے غیر احمدی مسلمان ہمعصروں میں اس وقت بمشکل دو چار ہی ایسے نکلیں گے جو اس امر کی تائید کریں یا احمدیوں کی تحریرات متعلقہ کو کم از کم اپنے پرچوں کے بہرۂ منقولات ہی میں لے لیں۔ عیسائیوں ہندوؤں۔ دہریوں۔ فاسقوں۔ فاجروں۔ غرض کہ ہر قسم کے دشمنان اسلام کی تحریکوں پر متوجہ ہونا اور انکی تحریروں کا اقتباس لینا گناہ کبیرہ ہے۔ خواہ وہ بات کیسی ہی سچی اچھی اور مفید و کارآمد ہو۔ آخر اس کی وجہ؟ وہی تعصب سخن پروری اور دنیا پرستی ہے۔ جس نے آج کل کے علماء مخالفین کی عقلوں پر دبیز در دبیز پردہ ڈال رکھے ہیں۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے سلسلہ احمدیہ کی تائید میں کوئی کلمہ خیر کہہ دیا تو ہمارے خریدار اور ناظرین ہماری طرف سے بدظن و بیزار ہو جاویں گے کہ وہ بھی یہ بھی مرزائی ہو گئے۔ اور اس طرح ہمارے کاروبار کی کساد بازاری ہوگی اور روزی میں فرق آویگا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان حق اور صداقت کی اتنی پروا نہیں کرتے۔ جتنا کہ اپنی دنیا داری کی ناک اور بات کو عزیز رکھتے اور اس کی پچ کرتے ہیں۔ وہ خدا کے رسول کی بات اور دین اسلام کے ایسے حامی نہیں۔ جیسے کہ بھائی برادری کے زیر اثر ہیں اور اہل یورپ کی سی قومیت پر فلاح دارین کو سمجھتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا معرکۃ الآرا مضمون درباره عقیدۂ جہاد و خونی مہدی شائع ہوا۔ کتنے مسلمان اخبار ہیں جنہوں نے اس پر نوٹس لے کر سلسلہ احمدیہ کی تائید فرمائی ہے؟ چند روز سے ایک عیسائی فرم کی طرف سے قرآن شریف کے ترجمہ بلا متن کا اشتہار بعض اسلامی پرچوں میں ہو رہا ہے جو ایک سخت قابل گرفت معاملہ اور اسلام کو ضرر عظیم پہنچانے کا پیش خیمہ ہے۔ مگر کس کس اسلامی ہمعصر نے از خود اس کے نفع و نقصان کی پرواہ کی ہے اور اگر از خود اتنی توفیق اور اسلامی حمیت نہ تھی تو کم از کم احمدی اخبارات الحکم وغیرہ کے لکھنے پر بھی کان دھرتے۔ مگر افسوس! دنیا کی ناک لاج اور روزی کی فکر انہیں ایسے امور پر متوجہ ہونے ہی نہیں دیتی۔ اور تو اور۔ ان کا تعصب اور تنگ ظرفی و تنگ خیالی تو اس درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اپنے اخباروں میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف مضامین تو جھوٹے سچے لغو و لچر بھی شائع کر دیتے ہیں لیکن ان کے جواب اور تائیدی مضامین درج کرتے ہوئے ان کا سر گھٹتا ہے۔ ہمعصر پیسہ اخبار کا طرز عمل اس بارہ میں پھر بھی بس غنیمت ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیوں کے مضامین بھی شائع کر دیتا ہے گو وہ بھی سلسلہ حقہ کے سخت مخالفین میں ہو اور بعض دیگر اسلامی معاصرین اسکو یہ طعنے دیتے ہوں کہ "وہ کوئی قومی یا اسلامی پرچہ نہیں بلکہ ایک عام مذاق کا اخبار ہے۔ پیسہ اس کا مذہب ہے لہذا اس کی پالیسی بھی اسی کے مناسب حال ہونی چاہیئے" لیکن ہم تو اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا مذہب خواہ کچھ ہو پھر وہ تمہاری طرح ایسا تنگ خیال اور متعصب تو نہیں کہ وہ احمدیوں کے معمولی اخبار میں بخل کرے۔

پیسہ پرستی کی دھن سے طعنہ زن حضرات کب خالی ہیں وہ بھی اکثر موقعوں پر دنیوی نفع و ضرر کے خیال سے حق پوشی و ضمیر فروشی کر جاتے ہیں۔ خدا ہی بچائے ان لیڈروں اور کشتی قوم کے ناخداؤں سے جن کے ڈھنگ تو ایسے نظر آتے ہیں کہ قوم بیڑی کو بیچ منجدھار ہی ڈبوئیں گے۔

ہندو مسلمان اخبارات

ہندو مسلمان اخباروں میں باہمی حقوق و تعلقات کی کشمکش اور تو تو میں میں اکثر رہتی ہے۔ ہندو یہ کہتے ہیں کہ ہم پر ظلم ہوتا ہے۔ ہمارے حقوق پامال کئے جاتے ہیں اور مسلمان یہ واویلا کرتے ہیں کہ اہل ہنود کا غلبہ اور انکی متعصبانہ چھیڑ چھاڑ بندیاں اور ریشہ دوانیاں ہماری قوم کو پیسے ڈالتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو ہی ملزم ٹھیرائے جاتے ہیں۔ اپنے ہم قوموں کی ذرا بھی زیادتی یا خطا کا اقرار کرنے کو انہیں سے کوئی بھی تیار نظر نہیں آتا۔ یہ تو ممکن نہیں کہ دونوں بالکل سچے ہوں یا دونوں بالکل جھوٹے۔ لامحالہ ان کی حالت اس کے مصداق ہوگی کہ "کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار" اگر فریقین کو قومی پچ کی بجائے صرف حق و ناحق سے غرض ہوتی تو چاہیئے تھا کہ کبھی کبھی ہندوؤں کی زیادتی کی شکایت کسی ہندو ہمعصر میں بھی چھپ جایا کرتی اور مسلمان اخبارات جیسے ہمیشہ ہندوؤں کے ظلم اور مسلمانوں کی مظلومی کے دکھڑے روتے رہتے ہیں ویسے ہی کبھی کبھار کسی نیک بے تعصب۔ صلح جو قابل رحم اور بے ضرر و بے آزار ہندو بھائی کی تعریف حمایت میں بھی قلم اٹھا لیا کرتے۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں کی اکثر شکایات بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہوتی ہیں لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی ہندو پرچہ ان میں مسلمانوں کو حق بجانب سمجھ کر انکی تائید کرے نیز ہم جانتے ہیں کہ اہل ہنود میں جہاں اکثر حضرات آریہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور اسلام کے کھلے دشمن ہیں وہاں بہت سے پرانے خیال کے ہندو احباب غیر متعصب۔ نیک دل اور آشتی پسند بھی اسی ملک میں بستے ہیں۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مسلمان معاصرین ان کے اوصاف حمیدہ کی سچی تعریف بھی اپنے پرچوں میں شائع ہونا گوارا کریں یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل اس ملک کے مذہبی۔ اخلاقی تمدنی اور سیاسی۔ غرض ہر قسم کے حالات و معاملات میں سخت افسوسناک گڑبڑ پڑی ہوئی ہے اور ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے اگر ان میں سخن پروری اور قومی پچ کی جگہ حق جوئی و حق گوئی کا مادہ ہوتا تو ملک پر طرح طرح کی بلائیں ہرگز نہ آتیں۔

www.aaiil.org

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان رحمت اللہ صاحب سنگرور
مسمات عمر بی بی - چوپالہ - تحصیل و ضلع گوجرات
میان غلام محمد صاحب چک اسکندر - کھاریان ضلع گوجرات
میان احمد دین صاحب " " " "
اہلیہ میان عبد الغفور صاحب شرد عہ ضلع ہوشیارپور
میان محمد ودھا صاحب - کٹھالیان پسرور - سیالکوٹ
میان حسن محمد صاحب " " " "
میان انشاء اللہ خان صاحب دہلی
میان محمد اکرم خان صاحب مردان
میان عبد الرحمن صاحب - اجنیان والہ - گوجرانوالہ
میان شیر گل صاحب - کھیان - ضلع ہزارہ
میان لال الدین صاحب " " "
میان احسن الملک صاحب - شوپیان ملک کشمیر
میان احمد بیگ صاحب " " "
علی بیگ صاحب " " "
اہلیہ میان نور محمد صاحب - اجیرہ متصل نیولہ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ
میان محمد صاحب " " " "
میان کرم الدین صاحب " " "
راجہ " " "
میان احمد صاحب " " "
میان محمد حیات صاحب " " " "
میان اللہ دین صاحب " " " "
بہاول صاحب " " " "
میان فضل دین صاحب " " "
میان عمرا " " "
میان شہاب الدین صاحب، جوڑیان ضلع سیالکوٹ
میان حسن دین صاحب - شکار ماچھیان ضلع گورداسپور
میان محمد شریف صاحب " " " "
میان محمد یعقوب صاحب " " " "
میان محمد حنیف صاحب " " " "
میان عمر حیات صاحب سکنہ نگول - بٹالہ - گورداسپور
میان احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب " "
میان رحیم بخش صاحب سجادہ - کٹھیان پسرور - سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب ولد نواب " " "

رسید زر

۱۳ اگست ۱۹۱۰ء - ۱۷۲۸ علی اکبر خان صاحب عہ/
۱۴ " " ۱۷۲۹ - محمد حیات صاحب عہ/
۱۴ " " ۱۷۳۰ - میر غلام محی الدین صاحب عہ/
۱۵ " " ۹۶۵ - محمد امین صاحب سے/
۱۵ " " ۱۱۳۹ - میان نذر محمد صاحب عہ/
۱۵ " " ۲۵۵ - عنایت اللہ صاحب عہ/
۱۵ " " ۱۶۹۵ - رحیم بخش صاحب عہ/
۱۵ " " ۱۷۳۲ - محمد حسین صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۶۹۱ - دولت خان صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۷۳۵ عبد الکریم صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۵۱۳ - حبیب اللہ خان صاحب سے/
۱۶ " " ۱۷۱۱ - نہال حسن خان صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۷۳۶ - میان چراغ دین صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۶۸۹ مولوی عبد اللہ صاحب عہ/
۱۶ " " ۱۰۹۱ - سید محمد اشرف صاحب سے/
۱۶ " " ۱۰۴۳ - قلندر بخش صاحب عا/ ۱۲
۱۷ " " ۱۴۷۶ - میان احمد صاحب عہ/
۱۷ " " ۲۳۵ - گلاب الدین صاحب ۴/
۱۷ " " ۱۵۲۲ محمد عبد اللہ صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۰۶ - شیخ فتح محمد صاحب سے/
۱۷ " " ۱۷۳۸ - سید عمر شاہ صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۳۹ - سردار کریم داد خان صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۲۴۲ حافظ غلام احمد صاحب سے/
۱۷ " " ۱۷۴۰ میان احمد دین صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۰۹ - سرور شاہ صاحب سے/
۱۷ " " ۶۶ - فوجدار خان صاحب سے/
۱۷ " " ۱۷۴۱ - رکن الدین صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۴۳ - منشی محمد الدین صاحب عہ/
۱۷ " " ۱۷۱۰ - میان محمد حسین صاحب عہ/
۱۷ " " ۳۶۷ - محمد مطیع اللہ صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۵۳ - مولوی میر علی صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۴۴ - محمد ابراہیم صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۴۵ غلام محی الدین صاحب عہ/
۱۸ " " ۱۷۴۶ - نواب علی صاحب عہ/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خرید

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ا/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸/

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲/

القول الصحیح اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید مین مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر - جو حضرت مسیح موعود کے وجود با جود کیلئے ضروری ہین - قیمت ۴/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہین - قیمت ۲/

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸/

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ا/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی جمع کیا گیا ہے - غلامی ۱/ - عصمت انبیاء ۳/

اسلام کی پہلی کتاب بچون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱/

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا

www.aaiil.org

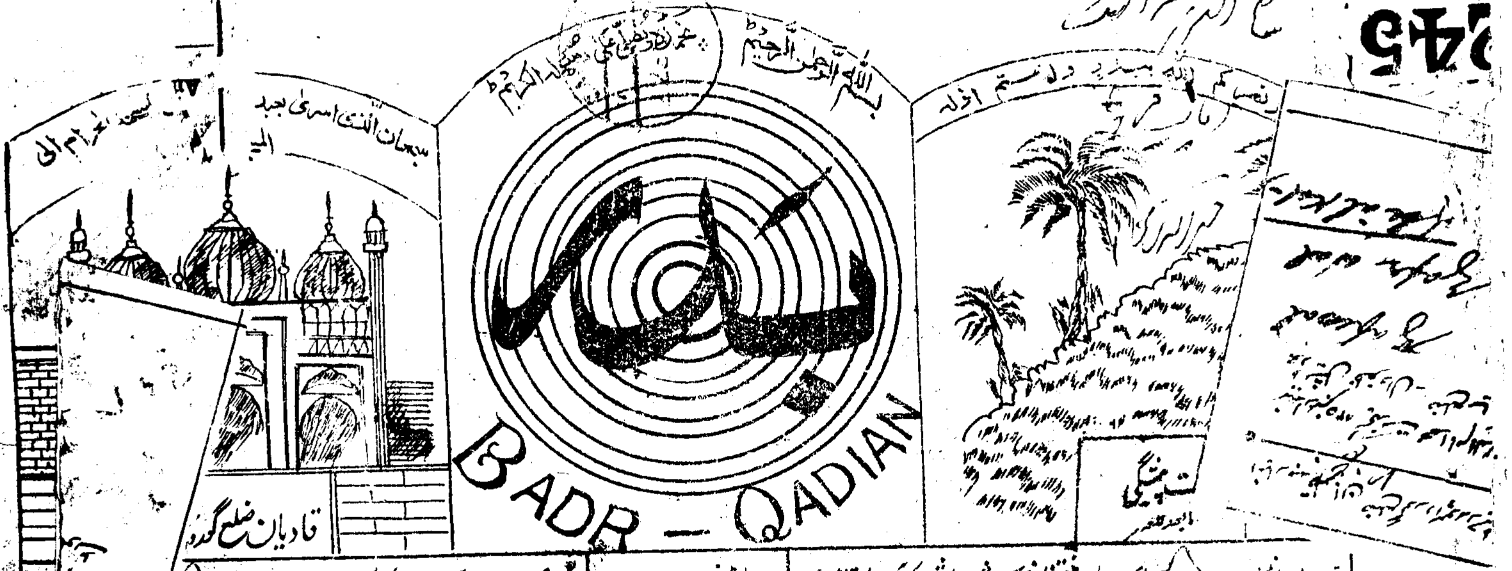

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۰۔ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۶

ایڈیٹر

میگویم بانگ گرانی چہار قادیان بینی	محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہوگا اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی لنگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت ۔ عُسر اور یُسر ۔ نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عـــہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے ر

مابعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

جو صاحب کسی تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرین ان سے حساب ما بعد لیا جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کر لینا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کر لینا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار آج مین احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا ۔ اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور مین اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین

www.aaiil.org

تین سوالوں کے جواب

(۱) جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ رسول کو برحق جانتا ہو۔ نماز کو ضروری ارکان کے ساتھ پورا کرا دا کرتا ہو۔ ایسے شخصوں میں سے کسی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نیز احمدی کی نماز غیر احمدی کے پیچھے جو ناجائز ہے اس کی کیا دلیل ہے۔

(۲) جبراً اگر نکاح کسی عورت کا کیا جاوے اور حالانکہ وہ ناراض ہو۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی عورت کا نکاح عدت متوفی میں کچھ چند ایام باقی ہوں اور کسی کے اعتبار دینے سے نکاح پڑھا جاوے اور بعد ازاں ثابت ہو جاوے کہ عدت باقی تھی۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال اول کا جواب۔ جو شخص حضرت عیسے میں صفات الوہیت ثابت کرتا ہو۔ جیسا کہ احیاء و خلق حقیقی یا الآن کما کان وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ایک قسم کا شرک ہے اگرچہ وہ شخص مدعی ایمان ہو اور بظاہر نماز بھی ضروری ارکان کے ساتھ پڑھتا ہو۔ چونکہ اس میں ایک قسم کا شرک ہے پس اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور یہی دلیل ہے غیر احمدی کے پیچھے نماز احمدی کے ناجائز ہونے کی۔

سوال دوم کا جواب۔ جو نکاح کسی عورت کا جبراً کیا گیا اور وہ اس پر راضی نہیں۔ تو وہ نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لا تنکح الایم حتی تستامر و لا تنکح البکر حتی تستاذن قال بما رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت یعنی بغیر مشورہ اور اذن کے نہ نکاح کنواری کا درست ہے اور نہ اس عورت کا جو کنواری ہو اور پہلے خاوند ہو۔ ہاں کنواری کا سکوت بھی اذن میں داخل ہے۔

سوال سوم کا جواب۔ یہی عدم جواز ہی ہے۔ کہ اندر عدت کے نکاح جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنے مت قصد کرو نکاح کا یہاں تک کہ عدت گذر جائے اگر اندر عدت کے ایسا کوئی نکاح واقع ہو جائے اور پہلا زوج وفات پا چکا ہو۔ تو بعد گذر جانے عدت کے نکاح پھر کر لیا جاوے اور ایسے فعل پر جو واقع ہو گیا ہو۔ توبہ و استغفار کی جائے۔

کتبہ محمد احسن امروہی محررہ ۷ اگست ۱۹۰۶ء

ہوشیار پور اور احمدی جماعت

مکرمی اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کی طرف سے درثمین یک جلد۔ رسالہ ضرورت امام دو جلد پہنچے۔ نہایت شکریہ کے ساتھ لائبریری میں داخل کئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے وصول کرتے وقت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ رسالوں کی نسبت اصول کی کتابوں کا رکھنا لائبریری میں زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ یہ بات معقول ہے اس لئے اور نیز اس لئے کہ اس عرصہ میں بعض احباب کی طرف سے مجھے نقد چندہ وصول کرنے کی تحریک فرمائی گئی اور بعض نے یہ دریافت فرمایا کہ کن کتابوں کی ضرورت باقی ہے اس لئے میں چند باتوں کا درج اخبار کرنا ضروری سمجھ کر عرض کرتا ہوں۔

۱۔ اسلامیہ سکول ہوشیار پور موسمی تعطیلوں کی تقریب پر ۳ ستمبر سے لے کر ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء تک بند کیا گیا ہے اس لئے احباب مہربانی فرما کر ۴ اکتوبر کے بعد کتابیں روانہ فرماویں۔ تا آسانی ہو۔

۲۔ نقد چندہ دینے سے یہ بات زیادہ موزوں معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر چندہ جمع کر کے ایک آدھ کتاب خرید کر روانہ فرمائی جاوے۔

۳۔ یہ بات مڈل محرری چودہری رستم علی صاحب انبالہ کی نوازش سے سوجھی۔ ہر ایک صاحب کتابیں روانہ فرمانے سے پہلے ایک کارڈ لکھ کر یہ دریافت کریں۔ کہ کون کون سی کتابیں پہلے پہونچ چکی ہیں۔ تاکہ ایک ہی کتاب مختلف مقامات سے نہ آئے۔ میں اس پر چودہری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

۴۔ انگریزی پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء۔ براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ ازالہ اوہام۔ عربی کی کتابیں ہیڈ ماسٹر صاحب نے زیادہ پسند فرمائی ہیں جن میں سے ابھی تک کوئی نہیں پہونچی۔

خاکسار یار محمد اوّل مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول ہوشیار پور

نظم

جلایا دین احمد کو مسیحا ہو تو ایسا ہو
غلام احمد جو کہلایا خلیفہ ہو تو ایسا ہو

ہوا مہدی مسیحا و مجدد فضل رحمان سے
بنا سب خلق کا ہادی جو رتبہ ہو تو ایسا ہو

مرے کفار امریکہ تلک دم سے مسیحا کے
پڑھو اخبار ڈوئی کا جو حربہ ہو تو ایسا ہو

لگا تیر دعا۔ ہو کر کٹاری جسم لیکھو میں
ادھر آتھم کو جا مارا نشانہ ہو تو ایسا ہو

ہوئے سب آریہ عاری تری تقریر روشن کر
پس پا پادری بھاگے بھگانا ہو تو ایسا ہو

کیا تقسیم مال اسرار قرآنی کا عالم میں
نہ دیکھا اپنا بیگانہ خزانہ ہو تو ایسا ہو

بلایا دین احمد کی طرف کفار عالم کو
نہ چھوڑا کوئی بھی فرقہ بلانا ہو تو ایسا ہو

صدی اونیس گذری ابن مریم کی توقع پر
نہ آیا چرخ سے اب تک نہ آنا ہو تو ایسا ہو

وفات ابن مریم کا ہوا روشن زمانہ تک
مسیح وقت نے کھولا معما ہو تو ایسا ہو

میاں عبد اللطیف کابلی نے اپنے ہادی پر
فدا کی جان بصد الفت عقیدہ ہو تو ایسا ہو

وطن میں گو ہوا بے آبرو فائق تو کیا غم ہے
مسیحا کا ہوا خادم نصیبا ہو تو ایسا ہو

میاں سبحان بخش امام مسجد موضع بیجو پورہ۔ ضلع سہارن پور

حقیقۃ الوحی کے طلبگار

کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد بعض درخواستیں اس قسم کی موصول دفتر ہوئیں کہ جو بذریعہ وی پی کتاب بھیجنے کی محرک تھیں مگر جب درخواست کی تعمیل کی گئی تو بعض انکاری ہو کر واپس وی پی آئے بعد میں جو وجہ دریافت کی گئی تو بعض کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ آیا یہ سائل کوئی دنیا کے قطعہ پر موجود بھی یا نہیں اور بعض نے یہ عذر کیا کہ میں اپنے مکان پر موجود نہ تھا پیچھے سے واپس ہوا اور خود آکر اب محصول بھی دیدونگا اور کتاب بھی لے لونگا بعض نے اس کو ڈاک خانہ کی غلطی بتلایا چونکہ وی پی ٹکٹ کا محصول کتب خانہ میں پہلے ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس کا اثر یعنے نقصان کتب خانہ کے ذمہ ہی عاید ہوتا ہے اور صرف ایک پوسٹکارڈ کی تحریر پر ہر کارہ جانہ پیش آتا ہے اس لئے مہتمم کتب خانہ کو یہ انتظام کرنا لازم ہوا کہ وہ اس نقصان کا انسداد کرے۔ لہذا مشتہر کیا جاتا ہے حقیقۃ الوحی کے طلبگاروں کو کتاب صرف اس صورت میں بھیجی جاوے گی کہ پہلے بذریعہ ٹکٹ قیمت مع خرچ رجسٹری کے جو ۱۵؍ ہے ارسال کرے یا نصف قیمت بھیجدیوے اور نصف قیمت کا وی پی بنام درخواست کنندہ روانہ کیا جاوے۔ یا کم از کم ۲؍ محصول وی پی کا بذریعہ ٹکٹ روانہ کرے بغیر ان صورتوں کے کسی کو کتاب مذکور روانہ نہ ہوگی یہ خریداروں کی بے اعتنائی اور لاپروائی سے عمل میں آیا ہے کہ پہلے درخواست کر کے پھر انکاری کرنے کو ایک معمولی امر تصور کیا گیا۔

المشتہر مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس

www.aaiil.org

نظم

جو قاضی محمدؐ ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور ۱۲ ستمبر کو پڑھی اور آپ نے پسند فرمائی۔

رُباعیات

کوئی خوش ہے کہ میں ہوں صاحب اولاد بڑا
کوئی خوش ہے کہ میرے پاس ہے دولت اکمل
کوئی خوش ہے کہ میرا بھائیوں کا ہے جتھا
اور میں خوش کہ مرا قادرِ مطلق ہے خدا

بعض عیسےٰ کے خدا ہونیکی کھاتے ہیں قسم
اور مجھے ناز کہ متبوع مرا اے اکمل
بعض نازاں ہیں کہ پیرو ہیں دیانند کے ہم
خاتمِ فیضِ رسالت ہے محمدؐ صلعم

حنبلی شافعی ہے مالکی حنفی ہے کوئی
احمدی ہوں بغلامیٔ غلامِ احمدؐ
رافضی خارجی ہے معتزلی ہے کوئی
نقشبندی ہے کوئی قادری چشتی ہے کوئی

گلدستۂ اکمل

چن لے نگاہِ شوق تو دار الامان کے پھول
ہم باغ باغ ہیں کہ خزاں کا خطر نہیں
خوشبو سے ان کی میرا معطر دماغ ہے
اے عندلیب! پھول نہ اس فانی پھول پر

دار الامان کے پھول کہ جنت نشان کے پھول
ہاں ہاں سدا بہار ہیں اس بوستان کے پھول
کوئی دکھائے مجھ کو ہیں ایسے کہاں کے پھول
آ میں تجھے دکھاؤں بقا کے مکان کے پھول

لے جاؤ میرے دوستو! بھر بھر کے جھولیاں
شاخِ قلم ہی لائے گی پھل باغ دہر میں
بادِ خزانِ موت سے۔ غفلت شعار قوم!
کچھ کانٹے اپنی راہ کے مدفون خاک ہیں
یہ آگ کس کی آہوں نے یارب لگائی ہے
جو باغ ہے بہار پہ احمدؐ کا باغ ہے
چشمک زنی ستاروں سے کرتے ہیں رات دن
جو اُگ گیا چمن میں ترے اے خلیلِ وقت

وقتِ سخن جو جھڑتے ہیں شاخِ زبان کے پھول
اب ہو چکے وہ۔ موسمِ تیغ و سنان کے پھول
مرجھائے جاتے ہیں تری ہندوستان کے پھول
گنگا میں کچھ بہائینگے اعدار جان کے پھول
بس جل کے خاک ہو گئے ہر خاندان کے پھول
ہیں ہر طرف کھلے ہوئے اس ہی نشان کے پھول
رنگت میں نکلے شوخ تری عز و شان کے پھول
اس نار میں وہی تو چنے گا امان کے پھول

جو آیا بوستانِ ارادت میں شوق سے
چننے اسے پڑیں گے ضرور امتحان کے پھول
ذرّے جو تیری خاکِ قدم کے ہیں اے مسیح
وہ اڑ کے جا بنے چمنِ آسمان کے پھول
جو مٹ گئے ہیں تیری محبت میں اے حبیب
مٹی سے نکلے بن کے وہی لامکان کے پھول
اس کشت زارِ دل میں جو الفت کا بیج تھا
وہ لایا ہے کے پودہ کسی مدح خوان کے پھول
کہتے ہیں شاخِ آہ تو رہتی ہے بے ثمر
دیکھو لگے ہوئے ہیں اسی میں فغان کے پھول
کس رشکِ گل کی یاد میں نکلے ہیں میرے اشک
جو بن گئے نکلتے ہی باغِ جنان کے پھول
کانٹا ہوا ہے جسم مرا سوکھ سوکھ کے
یارب کبھی چنونگا میں تاب و توان کے پھول
اے باغبانِ باغِ نبوّت! قبول کر
خادم ترا جو لایا ہے یہ ارمغان کے پھول
کچھ دامنِ بیان ہی کوتاہ و تنگ ہے
ورنہ نکلے بیشمار میری داستان کے پھول
یہ ہار ہوں گلے میں ہمارے حبیب کے
اکمل نے جو کھلائے ہیں اپنے بیان کے پھول

کیوں دیر لگی آنے میں کیا حال کہوں ٭ گردشِ قسمت کہوں یا شامتِ اعمال کہوں
ہجران میں گذارے ہیں جو دن اے اکمل ٭ میں انکو مہینے کہوں یا سال کہوں

وہ دن بھی تھے جب پیتے تھے ہم جامِ وصال ٭ مخمورِ مئے وصل سے پھرتے تھے نہال
ڈالی ہے نصیبے نے جو طرحِ فرقت ٭ ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

کیا ہی مبارک تھا۔ وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کرکے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے

۱۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا

(۲) ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورۂ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا۔ (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیائے موتیٰ بھی اسی قسم کے تھے)

(۳) اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور مرنے کی ایسی حالت تھی کہ سلسلہ کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰۔ اگست ۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور بیمار آخر تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا۔ اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں ورزش شروع

(۴) اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک اور فرمودہ پورا ہونا تھا اس لئے ایک دوسری مرض کہ مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے مونہہ کی باتیں ساری پوری ہو جائیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کردی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے "مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینہ باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا إِنِّي أَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَأُصِيبُهُ یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا میں نے اپنی اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ **جلد فوت ہو جائیگا**۔ اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے" چنانچہ اسی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دو شنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ایک خوردسال بچہ تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا۔ اگرچہ اور بھی کئی خوردسال بچے حضرت مسیح موعود کے خوردسالی میں فوت ہو چکے ہیں مگر اس بچے کی عجیب سوانح قابل تذکرہ ہیں کیونکہ وہ طرح طرح کے نشانوں کا مجموعہ تھا۔ اس کی پیدائش کی بھی خدا نے خبر دی اور پھر یہ بھی خبر دی کہ وہ خوردسالی میں وفات پا جائیگا اور پھر یہ بھی خبر دی کہ اس کی پیدائش موجب ترقی اقبال ہوگی۔ چنانچہ اس کے پیدا ہونے کے بعد ہی ترقی شروع ہوئی اور کئی لاکھ انسان اس سلسلہ میں داخل ہو گیا اور خدا نے ہر ایک پہلو سے نصرت اور تائید کی اور اس کی وفات سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو دکھلایا کہ ہمارے مکان پر بکرہ ذبح کیا گیا ہے۔ جس کی تعبیر اس کی موت تھی اگرچہ ہر ایک انسان کسی بچہ کے فوت سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو غمگین ہوتا ہے۔ مگر یہ خدا کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود کو ایک پہلو سے خوشی ہوئی۔ کیونکہ جیسی کہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو جائیگا وہ نشان ظاہر ہو گیا۔ پس اس کی خوردسالی کی موت بھی اسلام کی نصرت اور تائید کا موجب ہوئی اور یہی وہ امر ہے جو حضرت مسیح موعود کے لئے خوشی کا موجب ہوا اس بچہ سے بچپن کی حالت میں بعض خوارق بھی ظاہر ہوتے تھے چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے پہلے وہ بار بار کہا کرتا تھا کہ زمین ہل گئی زمین ہل گئی۔ آخر وہ زلزلہ آیا۔ جس کی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی تھی اور موت کے قریب اس نے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بڑی محبت سے لیا اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ گویا آخری ملاقات کی اور علاج کرنے والوں کو علاج سے منع کرکے کہا کہ اب مجھے نیند آگئی ہے اور جب دیکھا تو وفات پا چکا تھا۔ غرض کہ یہ لڑکا کیا بوجہ پیدائش کے اور کیا بوجہ اپنی موت کے اور کیا بوجہ ترقیات سلسلہ کے خدا کا ایک نشان تھا اور اس کی پیدائش سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو بطور اس کے قول کے یہ الہام ہوا کہ میں خدا کی طرف سے گرتا ہوں اور خدا کے ہاتھ سے پیدا ہوا ہوں یعنی میں ناپاک جذبات سے مطہر اور فرشتوں کی طرح ہوں۔ پس چونکہ وہ مبارک تھا اس لئے اس کا نام مبارک رکھا گیا تھا اور دنیا میں وہ محض نشان دکھلانے کے لئے آیا تھا۔ اور جب وہ پیٹ میں تھا تو کسی نے خواب میں اس کی والدہ کو کہا کہ یہ لڑکا مبارک ہے اس کا نام دولت احمد رکھو۔ مگر دوسرے الہام کے مطابق اس کا نام مبارک احمد ہی رکھا گیا اور وہی نام زیادہ مشہور ہو گیا۔

(۵) اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آج سے پندرہ ۱۵ ماہ قبل اس امر کی خبر کردی تھی۔ کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا۔ مگر جس قدر وہ خوشی کریں گے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ایک وہ الہام ہے جو "الہام الٰہی۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وتلک الایام نداولھا بین الناس دیکھو بدر مورخہ ۳۔ مئی ۱۹۰۶ء۔ یعنی کوئی ایسا امر بخدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائیگا اور وہ امر بخدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا ...... پھر دوسری مرتبہ جنگ احد میں

کفار کی خوشی کی نوبت آئی۔ یعنی جنگ اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آں حضرت صلعم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا۔ اور اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے یہ خیال بھی آیا۔ کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی۔ تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا۔ جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس۔ یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہونچی ہو تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی۔ اور ایسا ہی دکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا ..... اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلاء مومنوں کے لئے پیش آ جاتا ہے۔ جو کافر بار خوشی کے اچھلنے پڑتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے متواتر خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں۔ اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولھا بین الناس۔ ان کو بھی کچھ خوشی پہونچائی جائے۔ سو اس الہام کی بنا پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائیگا .... مذکورہ بالا الہام میں خدا تعالیٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے۔ کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا۔ جو کسیقدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائیگا .... مرزا غلام احمدؐ

مسیح موعود۔ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۶ء"

(۶) ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں خدا تعالیٰ کی یہ وحی چھپی تھی۔ " انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ تفہیم یہ ہوئی۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔"

یہ وحی انہیں ایام میں چار دفعہ نازل ہوئی تھی اور اب پوری ہوئی ہے۔

(۷) ۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ کو ایک وحی آلہی اہل بیت مسیح کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ کہ "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر"

یہ وحی آلہی بھی اس بڑے صدمہ کی طرف اشارہ کرتی تھی (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۸) ۱۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ کو ایک رویا حضرت مسیح موعود کو ہوا تھا۔ جو مفصلہ ذیل الفاظ میں ۲۱۔ مارچ کے اخبار میں شائع ہوا تھا۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے۔ کہ میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے۔ اس پر میں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے۔ یہ الہام بھی اب پورا ہوا ہے۔ کیونکہ اپنے نو سالہ جوان پیارے لڑکے کے مرنے پر حضرت ام المومنین نے عام عورتوں کی طرح کوئی جزع فزع نہیں کی۔ نہ کوئی چیخنا چلانا ہوتا بلکہ انا للہ وانا الیہ راجعون" کہہ کر خدا کی تقدیر پر بالکل صبر کیا۔ اور نہایت حوصلہ کے ساتھ اس مصیبت کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کیا۔

(۹) ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو تین الہامات حضرت مسیح کو ہوئے تھے۔ (۱) لائف آف پین۔ یعنی تلخ زندگی۔ ۲۔ یا اللہ رحم کر ۳۔ انی مع اللہ فی کل حالٍ۔ یعنے میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں۔ اس میں اُس صبر اور شکر کی طرف اشارہ ہے جو بعد وفات مبارک احمدؐ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے۔

(۱۰) ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کو دوسرے مرض کے وقت حضرت کو الہام ہوا تھا۔

لا علاج ولا یحفظ

جو دو دن بعد پورا ہو گیا۔

.. ..

(۱۱) مبارک احمد کی وفات سے چند روز پہلے حضرت مسیح موعود نے خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہو گیا بہت تلاش کیا گیا۔ مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے

(۱۲) مبارک احمد کی وفات سے پہلے صبح حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ آپنے اسی وقت سمجھ لیا تھا۔ کہ کوئی ایسا امر ظاہر ہونیوالا ہے جو جماعت کے لئے موجب پریشانی ہوگا۔

(۱۳) ۲۰۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ کو حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکرا ذبح کیا گیا ہے ان ایام میں حضرت مولوی نور الدین صاحب علیل تھے۔ چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا مگر دراصل اس سے مراد وفات میاں مبارک احمدؐ ہی تھی۔ یہ رویا حضرت نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب ... شاہ صاحب اور نواب محمد علیخان صاحب کو سنایا تھا۔

مبارک احمدؐ نہایت حلیم طبع بچہ تھا۔ کوئی شوخی اس کی طبیعت میں نہ تھی۔ ایام بیماری میں ہر ایک تلخ سے تلخ دوا کو اس نے بخوشی خود ہی پی لیا تھا اور اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھ گیا تھا۔ ایام بیماری میں بھی ذرا طبیعت اچھی ہوتی۔ تو کتاب لے بیٹھتا۔ باغ جانے کی بہت خواہش رکھتا تھا۔ سو خدا نے جلد باغ میں پہنچا دیا۔ آخر تک ہوش قائم رہا۔ جس صبح کو وفات ہوئی۔ اس سے پہلے رات کو کئی بار حضرت کو بلایا اور آپکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکر مصافحہ کیا۔ گویا آخری ملاقات کی ۔ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے۔ حضرت نے خود جنازہ پڑھایا۔

(۱۴)۔ تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں۔ قبر کھدوا رہے ہیں۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا۔

خدا کی تازہ وحی

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ بوقت شام

اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ

ترجمہ ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں۔

۱۸۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ رویا۔ فرمایا۔ چند روز ہوئے۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مرتدین میں داخل ہو گیا ہے میں اس کے پاس گیا وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا۔ اُس نے کہا کہ مصلحت وقت ہے۔

www.aaiil.org

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کا ایک تازہ خط

ڈاکٹر صاحب کو ان کے عزیز نے کسی دوست کی تحریک سے ایک خط لکھا تھا جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب باوجود بے عمل ہونے کے اور بالخصوص نمازوں سے لاپرواہی کرنے کے (جیسا کہ بعض معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب بعض نمازیں عمداً نہیں پڑھتے) کس طرح مسیح یا مرسل ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ کی وفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے سبب سے ملاں لوگ جوش کھا کر سلسلہ احمدیہ کے ممبروں پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں اور نیز ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق جو چودہ ماہ والی پیشگوئی شائع کی ہے۔ آیا اس میں کوئی تاویل کی گنجائش نہیں ان باتوں کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو خط لکھا ہے۔ اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط میں ڈاکٹر صاحب نے بغیر ضرورت پھر حضرت اقدس کے حق میں ناپاک الفاظ لکھ کر اپنے خبیث باطن کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ ان کی غذا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہر خط اور ہر مضمون میں ان الفاظ کو دُہرانے کے بغیر وہ نہیں رہ سکتے۔ بہرحال وہ سارا خط اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

عزیز من! السلام علیکم۔ ۱۔ بے عمل انسان بیشک مسیح یا مرسل نہیں ہو سکتا۔ جس کو خداوند عالم برگزیدہ کرتا ہے اس میں ضرور کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور اس کے عمل قابل قدر ہوتے ہیں۔ مگر یہ لازمی نہیں کہ کبھی اوس سے کوئی قصور یا گناہ نہ ہوا ہو۔ ہاں خداوند عالم اپنی شان کے مطابق غفار و ستار بھی ہے اور رحیم بھی۔ وہ بہت سے گناہوں کو بخشدیتا ہے اور بہت قصوروں کو معاف فرما دیتا ہے اور اپنے انتہائے کرم اور رحم اور عفو سے بعض عملوں کی ایسی قدر کرتا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر ایک مومن بندہ کے گناہوں پر مطلق نظر نہیں فرماتا۔ اوس کا ارشاد ہے

لاتقنطوا من رحمت اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اس کا عام قانون ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ و یعفوا عن کثیر

(۲) یہ بھی صحیح ہے۔ کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور بہت قصور ہوتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی واقعی امر ہے کہ خداوند عالم نے اپنے کمال فضل اور کرم اور عفو سے مجھے محبت آمیز کلمات میں یاد فرمایا ہے اور میری غلط کاریوں سے درگذر فرمایا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا اور کوئی شخص مطلق معصوم نہیں۔

(۴)۔ آدم علیہ السلام کی دعا ہے۔ ربنا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین اس میں آدمؑ کا اقرار بھی ہے کہ اے ہمارے ربّ ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ ساتھ ہی وہ برگزیدہ خدا اور خلیفۃ اللہ اور رسول بھی ہے۔ یونس علیہ السلام کا قول ہے۔ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ خود آپ کا اقرار ہے۔ کہ میں ظالموں میں سے تھا۔ باوجود اس اقرار کے وہ برگزیدہ خدا اور نبی و رسول ہیں۔

پس جب انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت ہے جو معصوم ہیں تو میرا یہ اقرار کرنا کہ میں ایک بے عمل اور بدعمل انسان ہوں۔ فضل ایزدی کا منافی کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض مناسبتوں اور عملوں کی وجہ سے اللہ کریم ان کے نام محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح۔ مرسل رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ رکھدیتا ہے جنہیں فلاح دارین کی بشارت ہوتی ہے۔ حقیقی طور پر کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں مثیلی طور پر ہمیشہ یہ ہو سکتی ہیں۔

(۵) مسیح علیہ السلام جو رسول اللہ تھے۔ وہ بیشک فوت ہو چکے۔

(٦) آنے والا جو مسیح ہے اس کی نسبت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں کہ وہ کون ہے اور کب آئیگا۔ لیکن مرزا جیسا کذاب۔ عیار۔ خائن۔ بد عہد۔ مصرف[1]۔ بدخلق کینہ توز۔ خود پرست۔ آرام طلب۔ خدا اور اعمال کو پیچ بتلانے والا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دینے والا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والا۔ تمام موحد خدا پرستوں کو مباہلہ کے واسطے بلانے والا۔ تمام ذاکرین و عابدین پر لعنت برسانے والا۔ تمام مسلمانوں کا جانی دشمن اور دنیا کی تباہی میں عید منانے والا۔ امام نہیں ہو سکتا۔

(۷) چودہ ماہ والی پیشگوئی میں کوئی تاویل نہیں صاف الفاظ میں کوئی گولائی نہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ لفظ بلفظ پوری ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی دجالی فتنہ پاش پاش ہو جائیگا۔

(۸) کانا دجال! اغلباً دو ہفتہ تک طیار ہو جائیگا۔

والسلام۔

خاکسار عبد الحکیم خان۔ پٹیالہ۔ ٦ ستمبر ۱۹۰۶ء

اب دیکھئے۔ اس خط کو پڑھ کر ہمارے مخالف مولوی صاحبان ڈاکٹر کے بارے میں کیا فتوے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس مسئلہ پر حضرت اقدس کے دعوی کی بنا ہے۔ اس کو تو وہ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ ان مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حیات مسیح پر اجماع ہو چکا ہے نہ صرف اجماع بلکہ قرآن و حدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ پس کتاب و سنت و اجماع کی مخالفت کرنے والا ان مولویوں کے نزدیک کس سلوک کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اظہار سے ایک اور بات بھی ثابت ہو گئی وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم جس پر ان کے دعوی کی بنا ہے اس سے ابھی تک ڈاکٹر نے ارتداد نہیں کیا۔ پس صحیح ثابت ہوا۔ وہ جو ہرقل شاہ روم نے پوچھا تھا۔ کیا اس کی تعلیم کو برا سمجھ کر اس سے کوئی مرتد ہوتا ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ نہیں۔

ایک طرف انبیاء علیہم السلام کو معصوم ٹھہرانا دوسری طرف محض آیات کے ایسے معنے کرنے جن سے ان کا گنہگار ہونا ثابت ہو۔ ڈاکٹر کے دلی عقیدہ کو ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ابتدا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مبارک سید عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی کا نکاح منشی عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو مبارک کرے کیا اچھی بات ہے کہ ہمارے احباب آپس میں رشتے کیا کریں۔

[1] ڈاکٹر صاحب نے خود ہی یہ لفظ ص کے ساتھ لکھا ہے۔ ویسا ہی نقل کیا گیا۔

کیا ب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

طلاق فرمایا جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اس کے رسول نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جبکہ اشد ضرورت ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے بچھو سانپ ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں اور جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے۔ طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں جو طلاق کے نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا پس اسلام نے چونکہ تمام مسائل پر حاوی ہے یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے

رزق فرمایا۔ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنیوالے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے۔ میں اس کیلئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

بیوی پر ظلم ایک صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا اُن کے مجھ کو بہت سے خطوط آئے ہیں کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور بہت کمزور ہو گیا ہوں یہاں تک کہ میں اپنا کام بھی اچھی طرح نہیں کرسکتا اور اس لئے مجبوراً مجھے ایک لمبی رخصت لینی پڑے گی۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ظلم کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے وہ اپنی پہلی بیوی پر بہت کچھ سختی کرتے ہیں اور یہ کام خدا کو ناپسند ہے۔ بہت دفعہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ان کو نصیحت کی ہے مگر وہ سمجھتے نہیں۔ میں نے کتنا ہی کئی دفعہ ان کو جتایا ہے۔ مگر اونہوں نے کوئی خیال نہیں کیا مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ کسی دن اپنے کام سے پچھتائیں اور میری بات کو سمجھیں۔

ایک آیت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس خلیفۃ اللہ و رسول اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ عرض چنان است کہ در معانی این آیۃ شریف کہ در سورۂ واقعہ است والسابقون السابقون ۝ اولئک المقربون ۝ فی جنّٰت النعیم۔ ثُلّۃ من الاولین۔ وقلیل من الاٰخرین۔ کہ مردم مے گویند کہ مقربین گروہ ہستند از اولین کہ صحابہ رض محمد رسول اللہ ہستند و مقربین اندک ہستند از آخرین کہ صحابہ رض مسیح موعود ہستند این معنی در نزد مایان درست نیست۔ بلکہ صحیح این است کہ مقربین در اولین صحابہ رض بسیار ہستند و در آخرین صحابہ رض اندک ہستند و البتہ در جماعت احمدیہ در مدت اول کہ در بیعت داخل ہستند در آن مقربین بسیار ہستند و آن کسان کہ در بیعت آخرین باشند در آن مقربین کم ہستند و معنائی اول ازین سبب درست نیست کہ از سورہ فاتحہ مخالف است چراکہ این ہم یک عظیم نعمت است کہ در اتباع مسیح موعود مقربین بسیار باشند ہمان مقدار کہ در صحابہ رض بودند پس این نعمت بہ مسیح موعود چرا دادہ نشدہ است و از حدیث شریف نیز مخالف است کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ مثال امت من مثل باران است۔ معلوم مے شود کہ اولش خیر است یا آخر آن و دیگر اینکہ ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ معنیٰ اول درست نیست۔ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان الخ سورۃ التوبۃ پ۱۱ و ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ درست نیست۔ واٰخرین منہم الخ سورۃ الجمعۃ پ۲۸ الغرض درین امر فیصلہ مے خواہم۔ دیگر اینکہ دعائے جامع میخواہم کہ در حق مایان عاجزان مرحمت فرمودہ شود۔

العارض

عبدالستار و غلام محمد افغان از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

این عاجز از صبح بیمار است اسہال و پیچش است ازین باعث درین امر زیادہ نتوانم نوشت حق الامر این است کہ در آیۃ ثلۃ من الاولین وقلیل من الاٰخرین کہ در سورۃ واقعہ است کہ در آن زمان بظہور آمدہ و مراد این است کہ آنانکہ در اوّل حالت اسلام باوجود قلت جماعت و صدمہا مصائب و شدائد داخل اسلام شدند و از ہمہ نوع مصیبت ہا دیدند و صدق و وفا رخود ظاہر نمودند و جان ہائی خود در دین راہ دادند یا برای دادن طیار شدند آن گروہ مقربین است لیکن این صورت اخلاص آنان را کم میسر آمدہ کہ در حالت فتح و نصرت اسلام و خاتمہ مصائب داخل اسلام شدند پس ازیشان مقربان کم ہستند و ہمین قاعدہ بزمانہ مسیح عاید مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مرزا غلام احمدؐ

شعلۂ آسمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بمورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء بوقت صبح صادق نیلا سفید روشن ہوا تھا کہ ایک تارہ گرا جو شمال جنوب کو دور تک چلا گیا۔ اخیر پر جنوب و مغرب کو رخ ہو گیا۔ پہلی سرخ رنگ تھا قریباً نصف مسافت طے ہو چکنے پر سبز رنگ ہو گیا۔ روشن اس قدر تھا کہ بدر تو نہیں مگر دسویں رات کی چاند سے کم روشن نہ تھا الحمدللہ کہ ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوا اور اندھے مخالف نخواہ اس بیت کا مصداق بنا گیا۔ ؎

کیا کیا نشان مہدی نہ آیا ظہور میں
تقلید نے مگر انہیں اندھا بنا دیا

خاکسار نابکار علی محمد احمدی ڈنگوی

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حضرت امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج واقعہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء علی الصبح خاکسار وضو کرنے لگا تو دیکھا کہ ایک ستارہ یا شعلہ جو شمال سے جنوب کی طرف جا کر ہنوز زمین سے اونچا تھا کہ غائب ہو گیا۔ پھر اچانک ایک دہشتناک آواز گولے کی سنی پھر گرج پڑ گئی جو تھوڑی دیر رہی روشنی ستارہ کی معمولی نہ تھی۔ کچھ عجیب رنگ تھا۔ یہ نشان بہت لوگوں نے دیکھا ہے۔ خدا منکروں کو ہدایت دیوے۔

ضرورت مجھے دیانتدار محنتی جو کاشتکاری تجارتی ٹھیکیداری وغیرہ (مثلاً میٹ۔ منشی۔ معمار۔ خشت ساز عام مزدور) کاموں میں مہارت رکھتے ہوں درکار ہیں تنخواہ کا بوقت طلبی خط و کتابت سے ہوگا جن بھائیوں کو کام کرنا منظور ہے اپنی مفصل حقیقت اور پتہ سے اطلاع بخشیں۔
محمد اعظم ولد میاں احمد ذیلدار باگڑ ڈاکخانہ ... ضلع ملتان

میں احمدی کیوں ہوا

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خط اور اس کا جواب

نقل خط مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی | مُحبّ من منشی بقا محمد صاحب

بعد سلام مسنون واضح آنکہ۔ اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷۔ جولائی ۱۹۰۷ء میں بزیر عنوان "سلسلہ حقہ کے نئے ممبر" آپکا نام بھی درج شدہ دیکھا۔ حیران ہوا۔ کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کے مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف میں کیا لطف ملتا ہے۔ اول تو مجھے اس خبر کی صحت میں شک ہے۔ دوم اگر سچی بھی ہے تو آپ گرمیوں کی رخصتوں میں سیالکوٹ میں آکر مجھ سے ملاقات کر جاویں۔ میں نے آپ کو یہ خط محض للہی محبت کے تقاضے سے لکھا ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ طلب حق کی خاطر اس عرض کو منظور فرماویں گے۔ آپکا خیر خواہ

خاکپائے محمد ابراہیم۔ ایڈیٹر رسالہ الہادی

مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۷ء

جواب منجانب بقا محمد مدرس بھوپال کلاں | مکرمی مولویصاحب! السلام علیکم و

رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپکا نوازش نامہ پہونچا۔ کئی ایک وجوہات سے جواب سے قاصر رہا" آپنے لکھا ہے کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف میں کیا لطف ملتا ہے" کیونکہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آپکا نام اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ جولائی میں بزیر عنوان سلسلہ حقہ کے نئے ممبر آپکے کا نام بھی درج شدہ دیکھا۔ الحمد للہ و شکر اللہ۔ بندہ اس نعمت غیر مترقبہ کا شکر کس زبان سے ادا کرے۔ بندہ کو وہ لفظ نہیں ملتے جس سے ایسی نعمت کا شکریہ ادا کروں ؎

بھر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا
باغبان مبارک رہے تجھے گلشن اپنا

آگے چلکر بندہ کو سیالکوٹ میں ملاقات کے واسطے مدعو کرتے ہیں۔ وہ کس واسطے صرف اسی واسطے کہ حضرت مرزا صاحب کی غلامی سے جس کو نیاز مند ایک فخر کے نگاہ سے خیال کرتا ہے۔ ہٹایا جاوے۔ خداوند کریم اپنے عاجز اور کمزور انسان پر رحم کرے۔ آمین۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔ مولوی صاحب آپ ایک جید عالم فاضل ہوکر کیا اس بات کا یقین کر سکتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو حق اور باطل کا امتیاز خداوند کریم سمجھا دیوے۔ تو کیا وہ حق کی پیروی چھوڑکر باطل کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا ورنہ آیت قرآن ولا تتبع اهوائهم عما جاءك من الحق کے برخلاف عمل کیا جس کی سزا سوائے جہنم کے اور کچھ نہیں۔ اب بندہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا لب لباب آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور انصاف چاہتا ہے۔ کہ کیا وہ تعلیم حق ہے یا نہیں اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور انسان کی پیروی کے سے ذریعہ نجات ہے یا نہیں۔ پھر ان کی تعلیم کے برخلاف آپ وہ تعلیم بیان کریں۔ جس پر انسان چل کر نجات حاصل کر سکے پھر بندہ سیالکوٹ آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہو جائیگا۔ اب نیاز مند حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا لب لباب بیان کرتا ہے۔ اور انصاف آپ سے ہی چاہتا ہے۔ (ہو ہذا۔ (چونکہ شرائط بیعت اخبار بدر کے ٹائیٹل پیج پر لکھے ہوئے ہیں اس واسطے اس جگہ نقل نہیں کئے گئے۔ ایڈیٹر)

مولوی صاحب یہ ہے ہمارے سچے مسیح موعود کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ۔ اب بتائیں کہ کیا کوئی ایسا امر جس کا حکم قرآن مجید یا حدیث صحیحہ میں ہے اور اس کے بجا لانے کی تاکید نہ ہو یا ایسی نواہی جس کے ترک کا حکم ہو اور ترک کی تاکید نہو۔ ضروری بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ واقعی یہ تعلیم حق تعلیم ہے۔ یا نہیں اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہیں اور اس پر کامل پیروی کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر یہ تعلیم سچی نہیں تو پھر آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یا اس سے بڑھکر اور بتائیں اور اگر یہ تعلیم سچی ہے تو مسیح موعود کے دعوے میں کچھ شک نہیں۔ ہر ایک سلیم الفطرت اور مسلم الطبع آدمی جو قرآن مجید کے اصول سے واقف ہو ایسی تعلیم کو دیکھ کر ضرور نتیجہ نکالیگا کہ واقعی اسی تعلیم کی بنا پر نبی اللہ مامور مبعوث ہوئے۔ اور سب ایک ہی دین کی تبلیغ کے رسول تھے۔ قرآن مجید میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما يقال لك الا ما قد قيل للرسل من قبلك۔ یعنی یہی کہ وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون اور یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے اور خداوند تعالیٰ اسی غرض کے لئے اپنے فرستادوں کو اپنے اپنے موقعوں پر مبعوث فرماتا رہا ہے۔ بشیر اور نذیر کر کے۔ اور ان سب کی اسی لئے دین اسلام کی تبلیغ کی تکمیل ہوتی رہی ہے تو اب جب خداوند کریم نے اپنے امور کو تین نشانوں کے ساتھ مناسب موقعہ پر مبعوث فرمایا ہے اور ان کی تعلیم کا لب لباب یہی عرض کر دیا ہے۔ کیوں نہ ان کی بیعت کی جاوے۔ کیونکہ خداوند کریم کا حکم ہے۔ کہ اس کی معرفت کے واسطے وسیلہ تلاش کرو۔ يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا اليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله لعلكم تفلحون۔ اور قرآن مجید کے اصولوں کے جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ کہ ابتدا سے جب ایک نبی کے فوت ہونے کے بعد آسمانی کتاب میں تحریف اور ادل بدل ہوا۔ اور خداوند تعالیٰ کی آیتوں کی تکذیب ہونے لگی تو خداوند کریم نے ایک اور نبی کو اپنی توحید کے پھیلانے کے واسطے مبعوث فرمایا جو پہلے نبیوں کی تصدیق کرتا رہا اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جو نبی تھے وہ تو علیحدہ علیحدہ قوم کے واسطے تھے۔ اور ہمارے سید عالم حضرت رسول الکریم کل جہان کے واسطے آئے ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئیگا جس پر قرآن مجید کے احکام کے بغیر کسی اور شریعت کا حکم ہو۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اسی دین اسلام کی جس کی تکمیل تبلیغ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔ اشاعت اسلام کے واسطے مجدد یا امام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ جیسا کہ ہر صدی کے اخیر پر ایک مجدد ہوتا رہا ہے اور چونکہ آجکل بھی امام یا مجدد کی ضرورت تھی۔ اسی واسطے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امام الزمان جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ مبعوث فرمایا۔ جو بین دلائل اور نشانات کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے۔ جس میں مسلمانوں کے کئی ایک فرقے ہو گئے ہیں اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری قرار دیتا ہے۔ کیوں مولوی صاحب یہ بات درست ہے یا نہیں آپکے عقیدے کے مطابق جو مہدی پیدا ہوگا اس کی یہی تعلیم ہوگی جو میں نے امام مہدی معہود کی بیان کی ہے یا اس کے برخلاف۔ قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل

6 - قرآن مجید، احادیث اور بزرگان اسلام کی کتابوں سے کہیں غیر نبیوں سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا ثبوت بھی ملتا ہے یا نہیں؟

7 - قرآن کریم کی آیات غیر نبیوں کو الہام ہو سکتی ہیں یا نہیں؟ سلف الصالحین اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے؟

8 - قرآن مجید میں مجاز اور استعارہ کے طور پر بھی کوئی الفاظ ہیں یا نہیں؟ اس کے متعلق سلف الصالحین کا کیا عقیدہ تھا؟

9 - آیت خاتم النبیین کی موجودگی میں بھی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امت محمدیہ میں آ سکتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ عربی زبان میں یہ بیان کرنا چاہتا کہ محمد رسول اللہ کے بعد کوئی نبی نہیں تو کن الفاظ میں بیان کرتا؟

10 - حدیث لا نبی بعدی کے ہوتے ہوئے بھی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہو سکتے ہیں تو اگر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو عربی زبان میں کیا الفاظ استعمال فرماتے؟

11 - مسلم کی حدیث میں آنیوالے مسیح کے متعلق جو نبی اللہ کے الفاظ آئے ہیں حدیث لا نبی بعدی کے ہوتے ہوئے اس کے معنی کیا ہوں گے؟

12 - ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے اگر کوئی شخص ایک نبی کی نبوت کا انکار کر دے تو کیا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہے؟

13 - قرآن مجید کی وہ کونسی آیت ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ناصری اپنے مادی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔

14 - جب سے حضرت مسیح ناصری بقول آپ کے اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں کیا وہ بغیر کھانے اور پینے کے اپنی مادی زندگی گزار رہے ہیں یا وہاں باقاعدہ کھاتے اور پیتے ہیں؟ قرآن کریم اس کے متعلق کیا فرماتا ہے؟

www.aaiil.org

قرار دیتے ہیں اور قرآن مجید کی حکومت کو بکلی اپنے آپ پر اختیار کرتے ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اگر ایک شخص کو آپ گمراہ کہہ سکتے ہیں۔ تو بے شک ہمیں ہمیں قال اللہ قال الرسول سے غرض اور مطلب ہے اور قرآن مجید کی حکومت کا اختیار کرنا مطلب ہے۔ ہمیں ایسے مسیح یا مہدی کی ضرورت نہیں۔ جو جنگلون میں خنزیرون کو قتل کرنے کے واسطے آوین گے اور صلیب کو توڑینگے ہمیں اسی تعلیم کی ضرورت ہے۔ جو امام الزمان موجودہ نے ظاہر کی ہے اور یہی قرآنی احکام کی اصل غرض ہے اور بس۔ باقی دس شرائط پر جو کچھ تحریر کیا ہے۔ اپنے نظر انصاف اور کامل غور سے اور دل کو تعصب اور عناد کے خیالات سے پاک رکھ کر جواب دین کہ یہ شرائط اسلامی تعلیم کی ہیں یا نہیں تو تردید کرکے سرفراز کریں۔ بندہ کو صرف منعم علیہ گروہ کی تعلیم درکار ہے اور اسی کو مین نے حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے حاصل کیا اور مزید کوشش کر رہا ہے۔ آپنے اخیر پر لکھا ہے۔ کہ مین نے محض للہی محبت کے تقاضا پر خط لکھا ہے۔ بیشک درست ہے۔ لیکن جب تک سہ گذشتہ استفسار کا جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور مندرجہ ذیل سوالات کا کافی جواب نہ دین گے۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں۔ کہ بندہ کو دہان طلب کرین اور محبت للہی کا دم بھرین۔ وہ سوالات یہ ہین۔

(۱) قرآن مجید مین اللہ تبارک تعالیٰ نے کونسا معیار قائم کیا ہے۔ جس پر صادق وکاذب کو پرکھ سکتے ہین قرآنی معیار پر حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق مدلل بحث کی جاوے۔ جن ادلہ قاہرہ کے رو سے آپنے قرآن کریم کو اور رسول کریم کو سچا مانا ہے۔ کیا وہی دلائل مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق کیواسطے مکتفی ہین یا نہین؟ جواب مدلل ہو۔

(۲) قرآن مجید مین مفتری کے واسطے نصرت اور کامیابی کے وعدے مولا کریم نے دئے ہین یا نہین؟ اگر دئے ہین تو کہان۔ نہین تو مرزا صاحب کے ساتھ کیون خدائے نصرت اور تائیدات غیبی ہین:۔

(۳) آیت لو تقول کے رو سے مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے یا نہین۔ اگر مل سکتی ہے تو نظیر از قرآن یا احادیث صحیحہ نبویّہ سے دی جاوے۔ اگر نہین تو مرزا صاحب کو کیون لمبی مہلت دیگئی ہے لیکن مدعی ایسا پیش کرنا جو مدعی نبوّت اور مدعی وحی یا الہام ہو۔ اور عام مخلوقات مین الہام سناتا رہا ہو اور کامل الیقین رکھکر اسی پر قائم رہ کر اس کو لمبی مہلت دیگئی ہو۔

(۴) مسیح ناصری کے آنے کے واسطے دو صورتین ہین (۱) رسول ہوکر (۲) رسالت سے معزول (اُمتی ہوکر) صورت اوّل۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہین رہ سکتے۔ بلکہ مسیح ناصری کو خاتم ماننا پڑتا ہے۔

بصورت ثانی۔ رسول کو اُمتی ماننا صفت ایمانی کے سخت خلاف ہے اور کفر ہے ہم لوگ رسولون کی رسالت پر ایمان لائے ہین۔ لانفرق بین احد من رسلہ ہر دو جہت سے مسیح کا آنا ممکن نہین جواب با دلائل دیا جاوے۔

(۵) آیت اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پارہ ۳
اس کے متعلق یہ اُمور دریافت طلب ہین۔

(۱) النبیین کے کیا معنے ہین مد نظر (۲) میثاق کے کیا معنے ہین اور اس جگہ نبیون سے کب وعدہ لیا گیا اور صرف ارواح سے یا جسم مع الروح سے (۳) رسولون سے نقض عہد ہوسکتا ہے یا نہین اگر نہین ہوسکتا۔ تو جب خداوندکریم عالم الغیب تھا۔ کہ رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہوجائین گے اور رسول کریمؐ کے وقت کوئی زندہ نہ ہوگا۔ اور لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کرسکین گے تو کیون ان سے وعدہ لیا اور موقعہ نہ دیا۔ اور اگر مسیح ناصری ہی زندہ تھا۔ تو عظیم الشان نبی کریمؐ کے وقت کیون باوجود حیات ہونے کے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کیا۔ اور خداوندکریم نے جب وعدہ لیا ہوا تھا تو کیون اسی وقت نازل نہ کیا گیا (۴) جب رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہوگئے۔ تو اخذ اللہ میثاق کے کیا معنے ہوئے۔

(۵) الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً کیا زندون اور مردون کے واسطے زمین کافی نہین بے شک طالب حق ہوکر میرے اعتراضات کا جواب از ادلہ قرآن کریم وسنت رسول کریم احادیث صحیحہ نبویہ سے دیا جاوے۔ صرف مجھے حق کی ضرورت ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ کسی خاص فرقہ سے انس ومحبت متعصبانہ نہین۔ صرف احکام ربّی کو سمجھنے اور اُن پر چلنے کی ضرورت ہے اور اسی کو قال اللہ وقال الرسول کہا جاتا ہے جس کا نمونہ آج کل مرزا صاحب ہین اور بس۔ اور اسی وجہ سے قادیانی کی مریدی کا خیال آیا۔ رسالہ الہادی کی نسبت صرف اسی قدر عرض ہے۔ کہ آپکے رسالہ الہادی اور شہادت القرآن کی حیثیت بہ مقابلہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تشحیذ الاذہان اور تعلیم الاسلام کے ان لوگون سے پوشیدہ نہین جنہون نے ان تینون رسالون کا مطالعہ کیا ہے۔ ع

مشک آن است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار گوید

آپکو اگر قرآن سے مس ہوتا۔ تو مسیح موعود کے مقابلہ مین کیون الحمد شریف کی تفسیر نہ لکھی۔ جب عام علمائے ممالک مخاطب تھے۔ آپ کی عربی دانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ایک فقرہ کی نکتہ چینی سے معلوم ہوچکی ہے۔ جس کا مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے کافی جواب احادیث نبویہ اور لغات عربیہ سے دیا تھا۔ حضرت اقدس کی متحدیانہ کتب کا کیون جواب تک نہین دیا۔ معاند کے مخالف پر کبھی معارف قرآنی نہین کھلتے۔ شہادت القرآن بہ مقابلہ تفسیر القرآن از درس حکیم الامۃ بالکل ہیچ ہے۔
جواب کا منتظر خادم بقا محمدؐ مدرس

ضرورت نکاح

۸۔ ندو خان ملازم نواب محمدؐ علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ ندو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو

۹۔ گڑیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا وہ مجھ سے کرین۔ اکمل آف گڑیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔
راقم۔ ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی امرتسر)

مجالس میلاد شریف

بڑے شہروں میں اکثر رواج ہے کہ مسلمان خاص خاص ایام میں میلاد رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجالس منعقد کرتے ہیں ان مجلسوں کا انعقاد بظاہر تو بلاشبہ ایک طرح کی دینداری اور عقیدت کی دلیل ہے لیکن جب ہم ان مجالس کی ہیئت کذائی اور رسوم متعلقہ پر غائر نظر ڈالتے ہیں تو لوگوں کی بے روح مسلمانی پر سخت افسوس آتا ہے کیونکہ ان میں پرہیزگاری اور تقوی شعاری کی شان تو درکنار معمولی سنجیدگی و متانت بھی جو امور مذہبی کے لئے ازبس ضروری ہے بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ نعت خوانوں میں اکثر وہ نوجوان ہوتے ہیں جن میں تقدس۔ اتقاء اور عشق رسول اللہ وغیرہ ضروریات کا تو کیا ذکر معمولی دینداری و خوش اطواری بھی مشتبہ ہوتی ہے۔ ہاں خوش الحانی اور کچھ بانکپن البتہ دو ایسی چیزیں ہیں جو ان میں سے اکثروں میں پائی جاتی ہیں مگر یہی نہیں تھیئٹر ہالوں میں بھی لے جا سکتی ہیں اور بعض کو بعض اوقات ان کی زیب و زینت کا باعث بنا بھی دیتی ہیں پھر ایک اور اس سے بھی زیادہ شرمناک و قابل ملامت بدعت انہی حضرات کے حلقوں میں یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نعتیں مناجاتیں اور بزرگان دین کی منقبتیں ڈھولک سارنگی وغیرہ سازوں کے ساتھ بھی مثل گیتوں اور غزلوں کے گائی جاتی ہیں۔ مجالس میلاد میں شائد ایسا کم ہوتا ہو۔ یا بالکل ہی نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ ہمیں اتفاق میں شریک ہونے کا شاذ و نادر ہی موقعہ ملا ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر دو قسم کی مجالس کے شائق شرکا اور بانی قریب قریب ایک ہی مشرب کے لوگ ہوتے ہیں جو عشقیہ غزلوں اور ٹھمریوں وغیرہ کو بھی اسی دلچسپی و ذوق سے سنتے اور پسند کرتے ہیں جس سے کہ صوفی مذاق کی حقائق غزلیات قوالی اور نعتوں وغیرہ کو۔ اب یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلعم کا نام اس بیہودگی و بے ادبی سے لیا اور سنا جائے اور سننے والوں کو باوجود ادعائے عشق رسول اللہ کے اس بات کی مطلق پروا نہ ہو کہ نام لینے والے کون کیسے اور کس حالت میں ہیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو گانا سننے کا شوق ہوتا ہے۔ جسے کسی نہ کسی رنگ میں پورا کر لیتے ہیں۔ ورنہ ان کے دلوں میں خدا رسول اور بزرگان دین کی سچی محبت ہو۔ تو رندانہ یا جاہلانہ بیہودگیوں اور بدعتوں سے بچکر کیا سادگی اور خلوص سے اپنی پیاس نہیں بجھا سکتے؟ ڈھول دھما کے۔ روشنی آرائش۔ تقسیم شیرینی۔ مراسیوں کی طرح تال سُر اور لے بنا بنا کے گلا پھاڑنے میں کونسی دینداری کی شان نکلتی ہے کچھ شک نہیں۔ کہ عام طبائع پر ان باتوں کا زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اگر مغز اسلام اور دینداری کی اصل روح سے لاپروا ہو کر میلان عوام کالانعام کے پاس کیا جائے۔ تو پھر اس قسم کی بدعات تو مندروں گردواروں میں کیا نہیں ہوتیں؟ مگر جب رسول کریم نے یہ باتیں ہرگز نہیں سکھائیں۔ تو انہیں اور ان کے دین متین کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے؟ افسوس لوگ خدا رسول کی باتوں کا اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جتنا اپنے روزمرہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ معاملات کا کرتے ہیں اور بیچارے ایسی بیہودہ بدعات کو چھوڑیں کس طرح؟ لے دے کے یہی پونجی تو ان کے پلے رہگئی ہے جسے شان اسلام کہئے یا نشان دینداری۔ یہ تو عام مسلمانوں کا حال ہے اور جو خاص خاص فرقے ان بدعتوں سے بچے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر کسی حد تک دین کی باتوں کے عامل اور ان سے باخبر ہیں ان کی حالت بھی کچھ کم افسوسناک نہیں یعنے ایک طرف تو وہ بجائے خود اکثر و بیشتر امور مذہبی یعنے مغز دین و منشاء اسلام سے غافل ہو کر ظاہری اور فروعی باتوں پر قانع ہیں اور انہی کی خاطر آپس میں کٹے مرتے ہیں دوسرے ان میں اتنی غیرت و ہمت اور اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ باوجود ادعائے اخوت کے اپنے دین شریک بھائیوں کو جن کا ذکر اوپر ہوا خلاف شرع بدعتوں اور بدراہیوں سے بچاتا کیا۔ جتنے روک ٹوک ہی کریں۔ غرض کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت بھی بڑی ہی افسوسناک اور عبرت انگیز ہے۔ اگر یہی اسلام کے نام لیوا ہیں تو یاد رکھیں۔ کہ غیرت الٰہی انہیں مواخذہ و سزا کبھی نہ چھوڑے گی۔ عادت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب ایک قوم خدائے پاک اور اس کے ہزاروں برگزیدوں کی عزیز ترین امانت کا بار اٹھانے کی اہلیت کھو بیٹھتی ہے۔ تو وہ ایک نئی قوم انہی میں سے پیدا کر کے اسے اپنی امانت کا وارث یا امین بنا دیتا ہے۔ اسی اصول پر دنیا میں مختلف مذاہب و ملل کی بنیاد پڑتی رہی ہے حالانکہ دین حق ہمیشہ سے وہی ایک ہے جس کی پاک راہوں پر تمام انبیاء و اولیاء (علیہم السلام) نے قدم مارا اور دوسروں کو بھی رہنمائی کی۔

مخالفین کا ایک لچر اعتراض

اعدائے سلسلہ جب کسی احمدی بھائی میں کوئی اخلاقی کمزوری پاتے ہیں تو اکثر یہ طعنہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی مرزا کی تعلیم ہے؟ یہ عجب لایعنی و احمقانہ اعتراض ہے جس سے ہمیں تو بلاشبہ یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ غیرت و حمیت سے کام لے کر اپنی اصلاح اور پاک تبدیلی میں حتی الوسع کوشش کریں لیکن چونکہ دشمنان دین کا یہ اعتراض بالعموم اس نیت سے ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر چوٹ ہو اور مریدوں کا دل دکھے اس واسطے ہمیں بھی اس کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے یہ لوگ ذرا خدا ترسی و انصاف سے اپنے دل میں سوچیں کہ ہزاروں مولوی ملانوں مقتداؤں پیشواؤں اور پیر پیغمبروں کے ماننے والے جو بدراہیوں اور غلط کاریوں اور طرح طرح کی سیئات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پیشواؤں کی تعلیم اور ان کے ارشادات کی تعمیل ہے حتیٰ کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا بلکہ لکھوکھا نام لیوا شب و روز بے دینی۔ بداخلاقی کے کاموں مثلاً ترک صوم و صلوۃ۔ خیانت۔ ظلم۔ زنا اور شراب خواری میں غرق رہتے ہیں۔ تو کیا اس سے آنحضرت صلعم کی پاک تعلیمات اور آپ کی قوۃ قدسی پر کچھ بھی حرف آسکتا ہے؟ اس سے بھی بڑھکر خود خدائے ذوالجلال پر ایمان رکھتے ہوئے لوگ طرح طرح کے معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو کیا یہ نعوذ باللہ خدا کا قصور ہے یا لوگوں کا اپنا؟ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہمیں اسلامی اخلاق و اعمال وغیرہ کا ایک قابل تقلید نمونہ بننا چاہیئے۔ یہی ہمارے امام کی بار بار تاکید ہے اور اسی کے لئے ہم اکثر ہادی مطلق کی بارگاہ میں دست بدعا رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین اگر ان میں ذرا بھی انصاف و خدا ترسی کا مادہ ہے۔ تو سوچ بچار اور تحقیق و تلاش کے لئے کافی مہلت لے کر ہی کسی ایسے ہادی و مصلح یا پیر پیغمبر کی نظیر پیش کریں جس نے اپنے ساری ہی اتباع و معتقدین کو ایک دم چھومنتر کے ذریعہ فرشتے یا انسان کامل بنا دیا ہو۔ بشری کمزوریوں اور فروگذاشتوں کا وجود تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ از آدم تا ایندم

ہر ایک قوم ہر ایک اُمت کے افراد مین کم و بیش رہتا ہی چلا آیا ہے اور ماموروں مرسلوں کے ہاتھ سے اقوام دُامم کی جو اصلاحیں ہوتی رہی ہیں اکثر و بیشتر بتدریج ہی ہوئی ہیں۔

حبط اعمال کی مثال

قرآن کریم مین اس بات کا بیسیون جگہ ذکر آیا ہے کہ ماموروں اور مرسلوں کے انکار سے اعمال نیک بھی رائگان چلے جاتے ہین اور یہ ارشاد بھی متعدد مقامات پر موجود ہے کہ سچوں کا ساتھ دو نیک کاموں مین مدد کرو۔ اور بدیوں کی تائید سے بچو کیسا ب بہتر سے شخص ایسے موجود ہیں جو حضرت اقدس کا ذکر خیر سنکر ہم سے یہ کہدیتے ہین کہ اچھا ہمنے مانا مرزا صاحب اپنے دعاوی مین سچے سہی مگر ہم پر ان کا ماننا کچھ فرض ہے ؟ ہم ان کے پیرو نہیں بنتے ہیں تو انہین برا بھی نہین کہتے اور نیک کام یا احکام اسلام کی پابندی بھی حتے الوسع کرتے اور اسے ضروری جانتے ہین۔ پھر ہم سے کس بات کا مواخذہ ہوگا ؟ اور ہمارے اعمال کیون اکارت جائین گے ؟ یہ بات بظاہر بڑی وزندار اور دل کو لگتی ہوئی ہے۔ لیکن خدا سے ڈرنے اور اس کی کتاب پاک کا غور و تدبر سے مطالعہ کرنے والوں کیلئے تو اس بات کا یہ جواب کافی شافی ہے کہ جب کوئی شخص فی الواقع سچا اور منجانب اللہ ہو۔ جیسا کہ اس قسم کے لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت شروع ہی مین مان لیتے ہین تو پھر اس پر ایمان لانا اس کی پیروی کرنا اور امور دین مین اس کے مخالفین سے قطع تعلق کر کے کھلم کھلا پیرووں کے زمرہ مین شامل ہو جانا اور اس کے سلسلہ کی تائید و حمایت بموجب ارشاد خداوندی فرض ہوا یا کیا ؟ ہان اگر دعاوی کے صدق و کذب ہی مین کلام ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ اور اس صورت مین دعاوی کی جانچ پڑتال اور تحقیق لازم آئے گی۔ تبلیغ کے بعد یہ کہہ کر کبھی نہین چھوٹ سکتے۔ کہ ہم ان کے موافق ہین نہ مخالف کیونکہ یہ سراسر تذبذب نفاق اور بے اطمینانی کی حالت ہے۔ جس پر کوئی خدا ترس ایماندار اور حق جو آدمی تو قانع ہو نہین سکتا۔

اصل یہ ہے کہ ایسے لوگ نہ تو خدا رسول کی باتون یعنی ان کے احکام اور ان کی سنت سے کوئی دلچسپی یا واقفیت رکھتے ہین نہ دینی مصالح و ضروریات کی چندان پروا کرتے ہین۔ نہ کسی مذہبی معاملہ مین حق و ناحق کی چھان بین کو ضروری سمجھتے ہین۔ نہ ان خود فراموشوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ مین کبھی تحقیق و مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہوتی ہے مگر چونکہ عقبیٰ کی پکڑ اور دنیا مین ایک ہونہار قوم سے بگاڑ بھی پسند نہین فرماتے۔ اس واسطے چاہتے ہین کہ کسی طرح یہ بحث ہی بالا بالا ٹل جائے اور دونون جہان مین ہماری مسلمانی اور ساتھ ہی ہر دل عزیزی و صلح کل پالیسی پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ لیکن یاد رکھین کہ خدا تعالیٰ ایسی چالون سے دھوکے مین نہین آسکتا۔ چونکہ اس کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ اپنے ماموروں کیوقت مین ان کے مومنون اور منکرون نیز منافقون کے درمیان ضرور تین امتیاز و تفریق کر دیتا ہے۔ اس واسطے جن لوگون کو خدا کسی وجہ سے ماننے مین عذر و تامل ہو۔ وہ ظاہر ہے کہ مومنون کے حلقہ سے تو باہر ہی رہتے ہین خواہ منافق بنے رہین یا کھلم کھلا کفر و انکار پر اڑ پڑین اور ان دونون کے واسطے جو جو وعید کتاب اللہ مین موجود ہین محتاج بیان نہین۔ پس ماموروں کے انکار سے اعمال کیون حبط ہو جاتے ہین ؟ اسی لئے کہ ان سے مخالفت اور منافقانہ غیریت اختیار کرنا خدا کے صریح احتادات کا ٹالنا اس سے جنگ ٹھاننا اور جنگ ٹھاننے والون کو براہ راست یا در پردہ و بالواسطہ مدد دینا ہوتا ہے گویا بالکل بغاوت کی سی حالت ہوئی۔ اب یہ سمجھنے کی بات ہے کہ جس کے دل مین سرکشی۔ نفسانیت اور تمرد کی ذرا بھی رگ باقی ہو وہ باغی ہو کب سکتا ہے اور جو باغی ہو جائے اس کے تمرد و نفسانیت و سرکشی وغیرہ مین شک کیا رہگیا اور جب ایک شخص سرکار ہی سے باغی ہوگیا تو خواہ اپنے یا ہمخیالون کے زعم مین کیسا ہی نیک کردیدا اور قابل و ہمدرد خلائق ہو۔ وہ یا اس کے حمایتی لاکھ عذر داریان کرین۔ عتاب سلطانی سے کبھی بچ نہین سکتا۔

نظم

ذیل مین ہم اپنے مرحوم بھائی محمد خان صاحب سابق نائب افسر بگی خانہ ریاست کپورتھلہ کی لکھی ہوئی ایک نظم درج کرتے ہین۔ جو کہ خان صاحب موصوف کے اس عشق کو ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ انہین حضرت اقدس کے ساتھ تھا۔ مرحوم خان صاحب کے متعلق حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو حضرت اقدس کے ساتھ ایسا عشق ہے کہ [illegible] ڈرتا ہوں کہ وہ ترقی کر کے حد سے نہ بڑھ جاوین شاید [illegible] مصلحت الٰہی ہو جو خان صاحب کو خدا نے اس دنیا سے جلد اٹھا لیا کیونکہ جب ان کا جام محبت لبریز ہوا تو ساتھ ہی ان کا جام عمر بھی پورا ہوگیا ہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت [illegible] نے کتاب ازالہ اوہام مین تحریر فرمایا تھا

حبی فی اللہ میان محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ مین [illegible] نہایت [illegible] غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند [illegible] جس قدر انہین میری نسبت عقیدت و ارادت [illegible] نیک ظن [illegible] ہین اس کا اندازہ نہین کر سکتا۔ مجھے [illegible] نسبت یہ تردد نہین کہ ان کے اس درجہ ارادت مین کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے [illegible] وفادار اور جان نثار [illegible] مستقیم الاحوال ہین خدا ان کے ساتھ ہو [illegible] بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت مین داخل ہے۔ یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔ وہ نظم یہ ہے۔

آلہی اس کے سب مقصد بر آئیں — آلہی اس کی پوری ہو [illegible]
یہ ہادی ہر شفیع المذنبین ہے — یہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے
ہزارون بدعتین اگر مٹائین — ہدایت کی ہمین راہین بتائین
جہان روشن کیا ہے اسنے اگر — وہ [illegible] بدر اتم مہر [illegible]
نشان دین کا تو ذکر کیا تھا — جہان سے نام تک بھی مٹ [illegible] تھا
تری شکل و شمائل کب بیان ہو — بیان ہو گر محمدؐ کی زبان ہو
کہین تجھ کو مثیل اپنا بنایا — کہین بالکل ہے اپنا سا بنایا
سنا ہے حضرت یوسف حسین تھے — مگر مثل محمدؐ وہ نہین تھے
ولیکن تو مثیل مصطفےٰ ہے — محمدؐ خود ہی گویا آ گیا ہے
ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ — شنیدہ کے بود مانند دیدہ
دکھایا نصر دو تیرے قلم نے — جھکائے سر عرب کے [illegible]
فصاحت ہاتھ تیری چومتی ہے — بلاغت مست ہو کر [illegible]
صداقت کے نشان تیرے عیان مین — گواہ اس پر زمین [illegible] مین
تری امداد بالاسد نے کردی — رسول پاک نے [illegible]
تو آیا ہے بوقت اضطراری — سبھوں کو [illegible]
زمین دل پر پسی تھی مردہ ساری — تو آیا مثل [illegible]
بچا جس کیلئے تونے رہنما کی — ہما بر باد جس [illegible]
دعا ہی کیا تری حکم خدا ہے — [illegible] نہین ہے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ انبہ گڑھ ۔ راجپوتانہ
میان عصمت اللہ صاحب
میان بہاول دین صاحب ۔ حیدرآباد دکن
میان دین محمد صاحب
میان محمد حیات صاحب ۔ چک اسکندر ضلع گوجرات
والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب گنگوہ ۔ سہارنپور
میان محمد دین صاحب ۔ سیالکوٹ
مسمات رحم بی بی ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میان غلام حیدر صاحب ۔ ... ۔ ...
میان عبدالرحمن صاحب ۔ ... ۔ شاہ پور
میان سید یسین شاہ صاحب ۔ ... بریلی
میان شاہ محمد صاحب ولد نواب کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
الہٰی بخش صاحب محرر رجسٹری ولد مولوی مراد بخش صاحب بنون ۔

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ مین

ایک خاص رعایت

جناب سید عبدالحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہین عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کی لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم مین عربی اور دوسرے کالم مین اُردو ہے اس واسطے ہر ایک اُردو خوان بہ آسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابین عرب صاحب کے حق تصنیف مین لی ہین ۔ ان کی قیمت بعض مالی مجبوریون کے سبب عرب صاحب نے نصف کردی ہے ۔ جو صاحب خرید نا چاہین ان کے واسطے عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ مین ملتی ہے ۔ گویا مفت ہے ۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد طلب کرنی چاہیئے ۔

حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۱۲/ کل عہ
ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہین ۔

ناظم بدر ایجنسی

رسید زر

۱۹ اگست ۱۹۰۷ء	۱۷۴۷	احمد بخش صاحب	عہ
۱۹	۱۷۴۸	عبداللہ صاحب	عہ
۱۹	۱۷۴۹	محمد غوث صاحب	عہ
۱۹	۱۱۲۱	خواجہ جمال الدین صاحب	صہ
۱۹	۱۷[illegible]	غلام محی الدین صاحب	عہ
۱۹	[illegible]	امام خان صاحب	ے
۱۹	۱۷[illegible]	عبدالحمید خان صاحب	عہ
۱۹	۱۷۵۲	عبدالعزیز صاحب	عہ
۱۹	۹۹۵	خیر الدین صاحب	ے
۱۹	[illegible]	[illegible] صاحب	ے
۲۰	۱۷۵۳	[illegible] صاحب	عہ
۲۰	۱۵۳۹	محمد حیات صاحب	ے
۲۱	۱۷۵۵	عبدالعزیز صاحب	عہ
۲۱	[illegible]	عبداللہ صاحب	عہ
۲۱	۱۷۵۷	اللہ دتا صاحب	عہ
۲۱	۱۷۵۹	فرزند علی شاہ صاحب	عہ
۲۱	۱۷۵۹	نور احمد صاحب	عہ
۲۱	۱۷۶۰	سیٹھ ہارون محمد صاحب	عہ
۲۱	۱۵۱	عبدالرحمن صاحب	ے
۲۱	۱۱۴۴	عبدالکریم صاحب	ے
۲۱	۱۷۶۲	اللہ دتا صاحب	عہ
۲۲	۱۶۹۳	میران بخش صاحب	عہ
۲۲	۱۷۶۴	محمد افضل صاحب	عہ
۲۲	۱۷۶۵	خان محمد صاحب	عہ
۲۲	۱۷۶۶	دین محمد صاحب	عہ
۲۲	۱۷۶۷	کریم اللہ صاحب	عہ
۲۲	۱۶۹۸	غلام قادر صاحب	ے
۲۲	۱۷۶۹	فیروز الدین صاحب	ے
۲۲	۱۱۵۷	محمد سعید صاحب	عہ
۲۳	۱۷۰۶	قاضی نظیر حسین صاحب	عہ
۲۳	۱۰۱۱	محمد حسین صاحب	ے
۲۳	۱۶۹۹	نبی بخش صاحب	عہ
۲۳	۱۶۳۵	کرم الٰہی صاحب	ے
۲۳	۶۰۵	محمد عثمان صاحب	ے
۲۳	۱۰۳۴	عبدالمجید صاحب	ے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ قیمت ا/

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین حضور علیہ السلام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۱۰/

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ ۔ قیمت ...

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی ۔ کسر فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۶/

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت صاحب ... قیمت ا/

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با جود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۴/

الوصیتہ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔ قیمت ا/

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر پرمغز بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۱۰/

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین ۔ قیمت ا/

غلامی در عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق سینئر نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۳/ ۔ عصمت انبیاء ۲/

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴/

انڈو ڈکشنری — بچون کیلئے بہت مفید ہے ۔ قیمت ا/

کامن احمدی ۔ الا ... ... ۔ قیمت ...

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

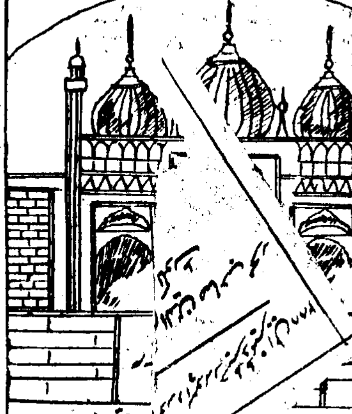

بدر

BADR – QADIAN

قیمت پیشگی ے ر
مابعد للعہ ر

قیمت از غرباء طلباء و غیر مذاہب عہ ر

گورنمنٹ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — قادیان میں عہ ر — مورخہ ۲۴ - شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۰۷ء — نمبر (۴۰)

چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ ر — از یکہ للعہ ر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم ۔ خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است

یک قدیم و دیگر انسان عجاب
نزد ما کفر است غیران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

سالانہ

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ للعہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ ر
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ ر
عام قیمت پیشگی ۔ ے ر
مابعد ۔ للعہ ر
فی پرچہ ۔ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان کا حساب مابعد لگایا جائیگا جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں دیکھا دیگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے ۔ ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

(کاتب حاجی محمد حسین احمدی)

www.aaiil.org

ایک احمدی شاگرد کی غیر احمدی اوستاد کو دعوت حق

مخدومی مکرمی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مین خدائے عزوجل کو حاضر وناظر خیال کرکے شہادت دیتا ہوں - کہ جب سے جہان مین سلسلہ نبوت کا شروع ہوا ہے - کوئی پیغمبر بھی آسمان سے نازل ہوا ہے ؟ ہرگز نہین - بلکہ سب کے سب دیگر انسانون کی طرح زمین کے باشندے تھے اور آسمان سے آنے کی ضرورت بھی بالبداہت دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے - قل لوکان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیہم من السماء ملکاً رسولا - یعنے انسانون کے واسطے تو انسان ہی پیغمبر زمین سے آیا کرتے ہین نہ کہ آسمان سے - آسمان سے تو اس صورت مین فرشتے نازل ہو سکتے ہین - اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوں اور ساتھ ہی اسی عبارت کے ملحق افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے معجزہ مانگا ہے - کہ آپ آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آوین - تاکہ ہم پڑھین - تو اس کے جواب مین وحی نازل ہوئی - کہ ان کو کہدے - کہ مین تو انسان ہون فرشتہ نہین ہون - کہ آسمان پر چڑھ جاؤن - الفاظ یہ ہین او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتاباً نقرؤہ - قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولا - جب حال یہ ہے تو مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ انسان بجسدہ العنصری کبھی آسمان پر نہین گیا - اور نہ جا سکتا ہے - صرف روح اور فرشتہ ہی آسمان پر چڑھتے ہین - جیسا کہ آیت مذکورہ بالا شاہد ہے تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ - تعرج البشر والجسم - تو کہین نہین لکھا اور کلمہ بھی روح کو کہتے ہین - جیسے فرمایا - کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ عیسے علیہ السلام کے بارے مین آیا ہے اور روحون کا رفع اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوتا ہے - خبیث روحین تو جہنم مین جہونکی جاتی ہین - ان کو رفع الی اللہ سے کیا غرض - قرآن شریف مین آیا ہے - کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ - اور اسی طرح سے ہر پیغمبر اور نیک روح کا بعد از وفات رفع الی اللہ ہوتا ہے - ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا اور دیگر پیغمبرون کا بھی ہوا - اور اسی طرح سے بعینہ عیسے علیہ السلام کا بعد از وفات ہوا - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ۱ ورافعک الی ۲ ومطھرک - رفع چونکہ ہمیشہ بعد از وفات ہوتا ہے لہذا وفات کا پہلے واقعہ ہونا بموجب سنۃ اللہ ٹھیک ہے - چونکہ رفع اور تطہیر کے وعدے مدت سے پورے ہو چکے ہین - لہذا بلا شک پہلا وعدہ ان سے پہلے پورا ہو چکا ہے اور قرآن شریف مین جو عیسے علیہ السلام کی بابت بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے - اس کے روح کی بابت آیا ہے - ورنہ جسم خاکی تو خاک ہی مین جگہ پاتا ہے - جیسا فرمایا الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً - لیکن رفعہ اللہ الیہ کے فقرہ اور صحیح بخاری کی حدیث لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم مسلمانوں بیچارون کو بڑے دھوکا مین ڈالا ہے - سو لی عقل کو کام مین لا کر عیسے علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر بھی چڑھا دیتے ہین اور پھر اس کے اترنے کی بھی منتظر ہین - حالانکہ انسان کا بجسدہ العنصری رفع اور نزول قرآن مین کہین مرکوز نہین اور حدیث مین جو نزول کا لفظ آیا ہے - اس کے مجازی معنے مین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ۱ قد انزلنا علیکم لباساً - ۲ انزل اللہ ذکراً رسولا -

- - - - - - - - - -

۳ انزلنا الحدید - یعنے ہمنے لباس اتارا - ہم نے نبی ذکر کرنے والا اتارا - اور ہم نے چار پائے گھوڑے وغیرہ اتارے - ہمنے لوہا اتارا - کیا یہ چیزین پہلے زمین مین موجود نہ تھین - واقعی تھین اور ایسے مسیح کا آنا ہمارے مین سے ہی اسی واسطے اما مکم منکم کہا گیا ہے - اسی حدیث مین جس مین نزول کا لفظ ہے - نزول من السماء کا لفظ نہین آیا - ان ینزل فیکم ابن مریم آیا ہے -

خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے

کہ چونکہ آپ میرے اوستاد ہین اور حج کے لئے بھی تیار ہین لہذا مین آپ کی خدمت مین باادب گذارش کرتا ہون - کہ آپ جانے سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کا جو خدمت مین روانہ کرتا ہون - خوب مطالعہ کرین اور پھر سوچین - کہ کیا یہ مسیح برحق ہے یا نہین یا وہی مسیح نہین جس کی مسلمانون کو تمنا ہے - مین خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وہی ہے - جس کے آنے کا مسلمانون کو انتظار تھا اور وہ خود فرماتا ہے - وہو ہذا - واللہ انی انا المسیح الموعود والامام المنتظر المعہود ومعی ربی الودود وواللہ انہ لا یضیعنی ولو عادانی الجبال وواللہ لا یترکنی ولو ترکنی الاحباء والعیال وواللہ انہ یعصمنی ولو اتی العدا بالرھفات - وواللہ انہ یاتینی ولو القی فی الفلوات وغیرہ وغیرہ - اور مین وقتاً فوقتاً اپنے استادون کو اور مکرمون کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہون کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ جائین اور آپ بھی اگر حدیث من لم یعرف امام وقتہ فمات میتۃ الجاہلیۃ پر غور کرین تو آپ کے ذمہ بھی ایک بڑا بھاری فرض ہو جاتا ہے - کہ اس مدعی کے دعوے مین ضرور غور کرین وہی مدعی پھر کہتا ہے -

۱ - رسید مژدہ زغیبم کہ من ہمان مردم - کہ او مجدد این دین و رہنما باشد - حدیث علی راس الخ

۲ - لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود - ندائے فتح نمایان بنام ما باشد

خبیث لوگ اس سلسلہ مین داخل ہو کر بھی کٹ جاتے ہین یہ تو سعید لوگون کا سلسلہ ہے - آپ کو ایسے خبیث لوگون کی مثالین حقیقۃ الوحی مین ملین گی - اب مرزا صاحب کے مرید قریباً چار لاکھ ہین - مصر عرب - فارس - کابل - ہندوستان وغیرہ مین -

۳ - عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند - کہ ہر کجا کہ غنی بود گدا باشد

اب تو خلقت کا انبوہ اتنا ہوتا ہے - کہ جگہ بھی نہین ملتی -

۴ - گل کہ روئے خزان را گہے نخواہد دید - بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

(۵) منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم
منم خلیفۂ شاہے کہ بر سما باشد

(۶) مقدراست کہ روزے لبرین ادیم زمین
ہزار ہا دل وجان بر دہم فدا باشد

خداوند تعالیٰ آپ کو بصیرت کی آنکھین عطا کرین اور آپ بعد از مطالعہ کتاب امام وقت کو پہچان کر حج پر روانہ ہوں

خاکسار

خاکسار غلام محمد احمدی - ہیڈ ماسٹر میانوالی

رمضان شریف کے اوقات سحر اور افطار کا نقشہ اس اخبار مین دیا گیا ہے اور مسائل روزہ بھی بیان کئے گئے ہین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ایک احمدی شاگرد سے غیر احمدی اوستاد کو دعوت حق
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۴ - واعظین سلسلہ حقہ
صفحہ ۵ - نظم - اوقات سحری ماہ رمضان
صفحہ ۶ - ڈائری - واعظ کیسے ہوں
صفحہ ۷-۸ - رمضان المبارک
صفحہ ۹ - پردہ
صفحہ ۱۰-۱۱ - محمد (صلعم) کی قوم - ذوالقرنین رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ - ستمبر ۱۹۰۷ء - ۱ - انت منی بمنزلۃ رحی الاسلام

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے -

۲ - انرتک و اخترتک

ترجمہ - میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا -

۳ - ان اللہ معی فی کل حال

ترجمہ - خدا ہر حال میں میرے ساتھ ہے -

۴ - ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ میں ہوں تیری منشا کے مطابق

۵ - کل یوم ھو فی شان

(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہیں - ابتلا بھی درمیان میں)

۶ - اجبت ان اعرف

ترجمہ - میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں -

۷ - انی انا ربک الرحمان - ذو العز و السلطان

ترجمہ - میں تیرا رب رحمان ہوں صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا

۸ - انت منی بمنزلۃ عرشی

۹ - انت منی بمنزلۃ ھارون

(یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)

۱۰ - الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیرا ابابیل

۱۱ - لالف آفت ہیں (ترجمہ) تلخ زندگی

۱۲ - رب ارحمنی ان فضلک و رحمتک ینجی من العذاب

ترجمہ - اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتی ہیں - یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہیں -

۱۳ - تعلقت بالاھداب

ترجمہ - میں نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا

۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء - ما بقی لی ھم بعد ذلک

ترجمہ - اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا

۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء "خدا خوش ہو گیا"

یا عبد اللہ انی معک (ترجمہ - اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں

(نوٹ - ۱۹ ستمبر کے الہامات گذشتہ اخبار میں صحیح نہ چھپے تھے اس واسطے اس جگہ دوبارہ چھپے گئے)

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود کی توجہ آجکل اس امر کی طرف ہے کہ مختلف بلاد میں سلسلہ حقہ کے واعظین ارسال کئے جاویں -

درس قرآن شریف حسب معمول حضرت مولوی نور الدین صاحب بزمانہ مسجد اقصیٰ میں کرتے ہیں -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اسی جگہ ہیں حضرت نے فرمایا ہے کہ ان کو بھی واعظ مقرر کیا جائیگا - آپ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک میں گذشتہ جمعہ کو پڑھا اور ضرورت واعظین پر وعظ فرمایا -

چودہری مولا بخش صاحب بمعہ اپنے بھائی اور اہل خانہ کے ایک ہفتہ کی رخصت پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے - گذشتہ ہفتہ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے - حضرت میر حامد شاہ صاحب بھی ایک

www.aaiil.org

واعظینِ سلسلہ حقہ

آج سے قریب دو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی تھی۔ کہ ہائی اسکول جو یہاں بنا ہوا ہے اگرچہ اُس سے یہ فایدہ حاصل ہو رہا ہے کہ دیگر مدارس میں صرف تعلیم رواجی میں غرق ہو کر جو نوجوان طلبا ر اپنے دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو کر بے باک اور بے دین ہو جاتے ہیں اُس بد اثر سے بچکر اس مدرسہ میں طلبا ر نیکی اور دینداری سیکھتے ہیں اور اسلامی غیرت ایک حد تک اُن کے دلوں میں جگہ پکڑ لیتی ہے جو بعد کی زندگی میں انہیں نسبتاً ایک نمونہ بنا دیتی ہے تاہم اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا کہ ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ حضرت اقدس کے اس منشار کو پورا کرنے کے واسطے اُسوقت ناظمانِ مدرسہ نے یہ مناسب سمجھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مدرسہ بھی قائم کیا جائے جس میں طلبا ر کو یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے طیار نہ کیا جائے۔ بلکہ رواجی تعلیم کا تھوڑا حصہ ضرورتاً قائم رکھکر اُن کا تعلیمی حصہ زیادہ تر کتب دینی کے پڑھنے میں صرف ہو تاکہ وہ تحصیل علوم دینی کر کے قومی واعظ اور خطیب بن سکیں۔ چنانچہ اس مدرسہ کی ایک جماعت سال گذشتہ میں اور دوسری جماعت سال حال میں کھولی گئی تھی اور تیسری انشاء اللہ آیندہ نومبر میں کھل سکے گی۔ اس حصہ مدرسہ کی حالت تا حال ایسی نہیں کہ پورے طور سے قابل تشفی ہو۔ مگر ناظمان مدرسہ اور بزرگانِ دین اُس میں مناسب اصلاح کی تجاویز کے فکر میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالآخر ایک عمدہ صورت اختیار کریگا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو کسی اگلے اخبار میں اس کے متعلق مفصل مضمون لکھکر یہ مسئلہ قوم کے اہل الرائے کے آگے انشاء اللہ پیش کیا جائیگا۔

اب اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ چند روز سے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا ہے کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لایق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت تبلیغ سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس قسم کی تجویز پیش کی تھی کہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر واعظین طیار کرنے سے پہلے سر دست جماعت کے خواندہ اور لایق آدمیوں کو کچھ عرصہ قادیان میں رکھکر دینی تعلیم دیکر یہ خدمت اُنکے سپرد کی جائے۔ ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کو اس کام کے جلد پورا کرنے کے واسطے جوش عطا فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ یہ بات کہ حضرت صاحب کس قسم کے آدمی اس کام کے واسطے چاہتے ہیں اس کے اظہار کے لئے میں خود حضرت اقدس کی تقریر کو اس جگہ مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

"فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئیے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دُنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالےٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کیواسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جاوے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں۔ اور ہر جگہ پر پھیر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ اُنکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سُن کر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی اُن کی بات کو سُنتا ہے اُس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں"

حضرت کے اس فرمان کو سُنکر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا ہے یہ وہ دوست ہیں جو قادیان میں رہتے ہیں اور ان کی تعداد اسوقت تک بارہ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا ہے کہ ایسے بزرگ اصحاب کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا ہے اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی ہے اور اُن کے علاوہ چوہدری فتح محمد[2] صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ[3] صاحب۔ میاں محمد حسن صاحب۔ .... مولوی غلام محمد صاحب ماسٹر محمد دین صاحب۔ شیخ عبدالرحمن صاحب۔ اکبر شاہ خان صاحب۔ مولوی عظیم اللہ صاحب۔ مولوی فضلدین[11] صاحب۔ خواجہ عبدالرحمن[12] صاحب۔ قاضی عبداللہ[13] صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی ہیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے مگر سر دست کسی کو مقرر نہیں فرمایا۔ غالباً کچھ عرصہ کے بعد انتخاب کیا جائیگا۔

ان میں سے جو صاحبان تعلیم پاتے ہیں یا امتحان دے چکے ہیں ان کو تعلیم کے پورا کرنے یا امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بیرونجات سے جو اصحاب اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے طیار پاویں وہ بعد استخارہ مسنونہ حضرت کی خدمت میں اپنی درخواست روانہ کر سکتے ہیں۔

ایک دلی جوش کا اظہار

نحمدہ ونصلی - مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میرے ایک دوست ہیں - پر شاعر بھی ہیں - وہ اعلیٰ حضرت کے مرید ہیں - اُن کی ایک جدید چٹھی نے میرے دل میں ذیل کے اشعار لکھنے کی تحریک پیدا کر دی - میں شاعری سے چنداں اُنس نہیں رکھتا - لیکن میرے دل کے درد نے جو ایک شاعر دوست کے لئے میں محسوس کرتا ہوں مجھ سے آج یہ شعر لکھوا دئیے میں چاہتا ہوں کہ وہ ایشیائی شاعری سے بھی الگ ہو کر پاک شاعری کو اختیار کریں - ممکن ہے ایک شاعر کی نگاہ میں یہ شعر لغزش سے خالی نہ ہوں - لیکن ارباب سخن اس تنقید یا سخن گستری کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ یہ ایک درد کا اظہار ہے جو ایک دوست کے بیجے اضطراب پر جو اُس کسب سلوک کے لئے ہے - میں محسوس کر رہا ہوں - میری حبیب لبیب کسب سلوک کے اُن منازل کو بہت جلد طے کرنا چاہتی ہے جو **استقامت - ابتلا - تلخ کامی - صبر - ثبات قدم - سچی تبدیلی** اور مرشد کے **حضور** ایک لمبی اقامت کا نتیجہ ہوتی ہیں - مرشد کے حضور چند دن کا قیام نفع رساں نہیں ہو سکتا - ممکن ہے سلسلہ عالیہ کے احباب میں بھی بہت سے دوست اس قسم کی اضطراب اور شتاب کاری میں مُبتلا ہوں اس لئے میں نے پسند کیا کہ ان شعروں کو جو محض ایک دوست کے عنایت نامہ کا جواب تھے - آپ کے پاس بغرض اندراج اخبار بھیجدوں - درج فرما کر مشکور فرما دیں والسلام ؛ (خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور)

میکدہ دیدہ، مگر بو نشمیدی، تو ہنوز — ساغر جام اقامت نہ چشیدی - تو ہنوز

در پئے زلف وخطے - عمر پریشاں کردی — سنبلستان حقیقت کہ ندیدی - تو ہنوز
شورش زاغ و زغن کردہ خوش وائے مگر — نغمہ مرغ معارف نہ شنیدی - تو ہنوز
تو [illegible] عدم صبر و ثبات — در خیابان طریقت چہ دویدی - تو ہنوز
فصل گل بر سر و بال [illegible] چہ شدہ — بچمن آمدہ دانہ نہ چیدی - تو ہنوز
[illegible] خیال مئے گلفام - بکن دور از سر — شبستان بلا ہا نہ کشیدی - تو ہنوز
طلب بادہ و بزور و کشی استعجاب — جرعہ جام محبت نہ چشیدی - تو ہنوز
بہ حرم بار ترا - لیک ثبات تو چہ شد — چیر نم - روی نگارین نہ ندیدی - تو ہنوز
ایکہ اوصاف ملائک ہمہ در طبع تو ہست — لیک با بار وے ہمت - نہ پریدی - تو ہنوز
طوطیٔ طبع تو شیریں سخنی کے باید — ایکہ از پنجۂ صیاد رہیدی - تو ہنوز
شمع ساں بار دھندت بہ شبستان چہ رو — کہ چو پروانہ بخود نہ طپیدی تو ہنوز
برقی و پیشِ تو جولانگہ افلاک **کمال** — چہ شد عزمت کہ زلیستی نہ جہیدی - تو ہنوز

اوقاتِ سحری ماہِ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے کوئی غلط فہمی ہو جائے تو وہ عنداللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے - مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جائے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا دشوار ہے عام کلمہ گو مسلمانوں میں پچاس فی صدی مرد تو ایسے ہیں - جو روزہ رکھتے ہی نہیں - بہ اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور میں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو مذکور مدانست میں تقسیم کر رکھا ہے فی صدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں گویا وہ سمجھتی ہیں کہ نماز ہم پر فرض نہیں ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں - پھر ان میں سے جو رکھتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت تک جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہ جاتے ہیں حقہ پیتے رہتے ہیں - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے بعض مُلاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں - اور مُلاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونے کا گناہ اپنے سر پر اُٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں - اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمیں بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر اور روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے ہم بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہہ سکتے ہیں - بے شک ایسے لوگ بھی ہیں - جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اُٹھیں اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت الرسول کے مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں - بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں - اور وہ صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے - لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں - مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے - کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے - ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے - اور یہ بات قیاسی نہیں بلکہ میں نے کئی سال جبکہ مطلع صاف ہو اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں وہ پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت و حساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے سوان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہئے - گھڑی رکھنا تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں - کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ و سحری کا موازنہ کرینگے - ایک چھوہارا کسی صحابی نے رکھا - رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے فرمایا اگر اذان کی آواز سُننے کے خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا اور مطلب بھی حاصل ہیں اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہوتے جائیں - مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں - ان سے کام لینا مشکل - میں تقریباً سات سال کے تجربہ سے ان نتائج پر پہنچا ہوں اور میں خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتا ہوں - ایک وہابی مزاج پکار اُٹھیگا رسول اللہ صلعم کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں مگر میں اسے سمجھانا چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے

کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کرسکتے تھے اس وقت بوجہ ناموجود ہونے کسی وقت شناس آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے مگر ایک شخص با وجود ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جاسکتا ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی سے کام لیا جاسکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہے ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ کرلے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے اور غروب کس وقت۔ اور ہر روز جو فرق پڑے اس کا بھی حساب کرے پس اس اندازہ پر پھر ہر روز کے لئے ایک حساب کر لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا اس لئے جب مطلع صاف ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھکر اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کرسکتا ہے چونکہ مختلف شہروں کے مختلف مطالع ہیں اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پر نہ ہوں۔ اس لئے ایک عام قاعدہ لکھا جاتا ہے کہ آجکل صبح صادق طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تیئس منٹ اول شروع ہوتی ہے مثلاً آجکل سوا چھ بجے دن چڑھتا ہے تو صبح کا وقت پانچ میں سے سات منٹ رہے شروع ہوگا احتیاط کے لئے ہم ڈیڑھ گھنٹہ رکھا کرتے ہیں اور غروب ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزہ افطار کرنے کیلئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس وقت مشرق سے رات چڑھ آئے اور دن غروب ہو تو افطار کریں میرا اپنا تجربہ ہے کہ یہ حالت قرص خورشید کے نظر سے پنہاں کے پانچ منٹ بعد ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہئے اور رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی اپنی ضرورتوں کے موافق ہے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجاسکتی۔ ہر شخص خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کرسکتا ہے میرے اندازہ میں دو گھنٹے صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے مفید ہے جن کے پاس گھڑیاں ہیں دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی بڑی بات نہیں صرف ۱۵ سے ٹائم پیس ملتا ہے جو اچھا چلتا ہے اور ہر گاؤں کی جماعت منگوا سکتی ہے یہ یاد رہے کہ بالکل گھڑی پر بھروسہ نہ ہو۔ (اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب۔

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہئے

۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء حکیم محمد حسین صاحب قریشی کو مخاطب کرکے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس مکان کو چھوڑ دو اور شہر کے باہر کہیں کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ۔ باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہیئے کہ پھر ایک ہی جگہ بہت سے آدمی جمع ہوکر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کرلیں جو شہر میں تھی۔ سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہیئے خدا کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں

پنجرے سے بلیاں اچھی ہیں

ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ اس گاؤں میں سرکار کی طرف سے پنجرے لیکر آیا ہے کہ چوہوں کو مارا جائے فرمایا ہمارے گھر میں تو ایسے موقعہ پر بلیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پنجروں کی نسبت بلیوں کی خدمات ایسے موقعہ پر بہتر معلوم ہوتی ہیں کیونکہ بلی کے خوف سے چوہے بالکل بھاگ جاتے ہیں۔

بے نظیر بیماری

فرمایا۔ طاعون ایک بے نظیر وبا ہے اس کے اثر سے نہ صرف انسان مرتے ہیں بلکہ جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔ سرگودہا کے علاقہ میں سُنا گیا ہے کہ جنگل میں گلہریاں۔ بھیڑیے اور گیدڑ بھی اس بیماری سے مرتے ہوئے دکھائی دئیے ہیں۔ یہ خدا کا غضب سخت ہے کوئی ایسی بیماری نہیں جو جانوروں اور آدمیوں اور چرندوں اور پرندوں سب پر اسطرح مساوی پڑے اور سب کو تباہ کردیوے۔

کیا اب بھی کوئی نذیر نہیں آیا

فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے تو ثابت ہے کہ کسی ایک گاؤں پر بھی عذاب نہیں آتا جبتک کہ اُس سے پہلے خدا کا کوئی رسول نہ آوے تعجب ہے کہ ایسا عالمگیر عذاب زمین پر پڑ رہا ہے اور ہنوز ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالےٰ کیطرف سے کوئی نذیر نہیں آیا۔ اور نہ اُن کے نزدیک کسی نذیر کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اسباب کی طرف التجا لیجاتے ہیں۔ سب ڈاکٹر بنے بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی موجودہ حالت خود بتلا رہی ہے کہ اس زمانہ میں نذیر کا آنا نہایت ضروری تھا۔

ابتلائے خواب

فرمایا۔ اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں یا زبان پر کچھ کلمات جاری ہوجاتے ہیں اور انہیں سے کچھ صحیح واقع ہو جاتے ہیں تو بس وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں ولی ہوگیا ہوں رسول ہوگیا ہوں۔ خدا کا برگزیدہ بن گیا ہوں۔ اسکا پیارا ہوگیا ہوں۔ اور نہیں سوچتا کہ اس کے نفس کا کیا حال ہے اور خدا تعالےٰ کیساتھ محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص کا تعلق اسکو کہاں تک حاصل ہے اور کہ اُسکا دل کہاں تک بدیوں سے پاک ہوکر نیکیاں حاصل کرچکا ہے صرف خوابوں کا آنا اور اُن کا سچا ہو جانا کوئی شئی نہیں کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور اور رسول کے زمانہ میں اسکی کثرت ہوجاتی ہے جیسا کہ چشمہ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور جگہوں پر پڑتا ہے۔ اسمیں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں دیکھا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔ ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی آتے ہیں جو سفنہ دیکھتی ہوں وہ سچ اسطرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں اور افسوس ہے کہ لوگ ایسے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اٹھاتے ہیں ان لوگوں کیواسطے بہتر تھا کہ انکو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دعوے میں پڑکر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپکو کچھ سمجھنے لگنا ان کیواسطے موجب ہلاکت ہے ہماری جماعت میں بھی بعض اس قسم کے لوگ ہیں جو لمبی خوابیں اور الہام مجھے خطوں میں لکھتے رہتے ہیں میں ایسے آدمیوں کی نسبت ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائینگے۔ خوابیں تو ابوجہل کو بھی آتی تھیں۔ فرعون کا خواب بھی سچا ہوگیا تھا سو یہ کچھ چیز نہیں اصل بات جسکے واسطے انسان کو کوشش کرنی چاہیئے وہ قد افلح من زکّٰها ہے۔ اصل مقصد جو خدا بندے سے چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کیطرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ اسجگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ محمد الہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا۔

واعظ کیسے ہوں

قبل عصر۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ فرمایا میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں بالفعل ۱۲ آدمی منتخب کرکے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جاسکتے ہیں۔ انکا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور پھر دس پندرہ روز کیواسطے قادیان آجائیں اس کام کیواسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ من یتق اللہ ویصبر کے مصداق ہوں یعنی تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ یاکیزہ امن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جو پیش آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کرکے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہوکر اُسکے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جاوے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے اور ایک ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جاکر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض مدعی کچے نکلینگے۔ ابتک جسقدر درخواستیں آئی ہیں میں اُن سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ مبلغ عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ اُنکے واسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت اسلامی کیواسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ انکی خدمت کرینگے۔ مگر پہلے سے اُنکے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔ مدعا ایسے لوگ ہو جائیں جنکو معلوم ہو دنیا سے ...

...حالت خواب ... صحابہ اور تمہارا ہے کہ کوئی کرنے والا ہوں کسی کی گالی پر افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑا انکو درمیان میں نہ ڈالیں ... خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں ... جن لوگوں کی تلاش کرتے پھریں جس طرح کوئی کھوئی ہوئی

بدر

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء

رمضان المبارک

روزہ قرآن شریف مین

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین۔ تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کار آمد ہوں

قال اللہ تعالی۔ یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الایۃ

ترجمہ۔ فرمایا۔ اللہ تعالی نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا۔ تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہین گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنوں سے اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو۔ تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ مہینہ رمضان کا جو وہ اتارا گیا ہے۔ اس کے حق مین قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلین ہدایت کے سے اور سمجھے پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا سفر اوپر کے۔ پس گنتی ہے اور دنوں سے آخر تک۔

اللہ تعالی نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور ان پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشوں کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

کتب اولین

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مین نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگین۔ تو کہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے یسعیا باب ۵۸ آیت ۳۔ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶ دانیال باب ۹ آیت ۳۔ استر باب ۴ آیت ۱۶ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲۔ باب ۲۔ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہایت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا اور شاگردوں سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیوں نہیں نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا۔ کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین نکلتی۔ متی باب ۱۷ آیت ۱۹ تا ۲۱۔

حدیث

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ قال اللہ عز وجل کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔ للصائم فرحتان یفرحہما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔ متفق علیہ۔ وھذا لفظ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ یترک طعامہ وشرابہ وشہوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالہا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دونگا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بیہودہ گوئی مین شور و غوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اس کو کہے کہ مین روزے دار ہوں۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی۔ جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے۔ کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روائیت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روائیت مین ہے۔ کھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔

وفی روایۃ لمسلم کل عمل ابن آدم یضاعف لہ الحسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی۔ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روائیت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے، اور دوسری رب کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اس کے منہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہواں حصہ اس عبادت مین معروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

www.aaiil.org

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ میں روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤں سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ صرف شاید چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور با وجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت میں گذر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہونچتا تھا اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہیں۔ کہ دنیا ان کو نہیں پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھوں سے بہت دور ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے بھی ہیں۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی میں ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنھوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن میں گذری۔ یا دوسرا امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہو گئے۔ انسانوں کے دماغ قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں۔ ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

الغرض روزوں کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے طلب کے سالکوں کی راہ میں ضروری پڑا ہوا ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے۔ تو وہ روزہ دار نہیں کہلا سکتا۔

جن باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بلا اختیار حلق میں دھواں یا گرد غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تمباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے۔ یا خود قصداً کان میں پانی ڈالے۔ خود بخود قے آجاوے۔ خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا۔ اور کچھ خلل نہیں آتا ہے۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم دماغ سے اترا تھا اس کو نگل گیا۔ تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ تھوڑی سی قے (یعنے منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرے تو روزہ نہیں جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو روزہ نہیں جاتا۔ اگر غسل کی حاجت میں صبح ہو جائے یا آفتاب نکل آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا اگر دانتوں میں سے خون جاری ہو مگر حلق میں نہ جاوے تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا۔

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے،

مریض بعد تندرستی روزہ رکھے۔ مسافر کے واسطے حکم ہے۔ کہ ایام سفر میں روزہ نہ رکھے۔ جو عورت حمل سے ہو اسے اجازت ہے

کر روزے نہ رکھے ۔ اور اس کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائے ۔ ایسا ہی جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے واسطے بھی اجازت ہے ۔

پردہ

سیدنا حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ حضرت اگرمی کا موسم ہو اور اس پر پہلے درجہ کا حبس ہو ۔ لوگ گلے میں قمیص تک کا ڈالنا بوجھ سمجھتے ہوں ۔ مکان بھی تنگ ہو مردانہ زنانہ علیحدہ علیحدہ نہ ہو ۔ ہر وقت ایک ہی مکان میں مردوں اور عورتوں نے زندگی بسر کرنی ہو ۔ مگر مرد سب کے سب محرم ہوں نامحرم کوئی نہ ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو ایسی حالت میں جوان لڑکیاں جنہیں دو وقت باورچی خانہ کا کام بھی خود کرنا پڑتا ہو ۔ اپنی قمیصوں کے اوپر سے اوڑنیاں اپنے والد اور حقیقی بھائیوں اور سسر کے روبرو گریبانوں پر ڈالے رکھیں ۔ یا کیا کوئی اور بھی آسان طریقہ شریعت محمدیہ میں ان نوجوان لڑکیوں کے لئے خوش حال زندگی بسر کرنیکا ہے ؟ یا یہی ۔ کہ وہ دن رات پسینہ میں ڈوبی ہوئی غایت درجہ کی گھبراہٹ میں زندگی بسر کریں ۔

بدقسمتی سے مسلمانوں کی لڑکیوں نے ہندوؤں کی مستورات سے جو سسر سے غیر محرموں کی طرح پردہ کرنے کی بد رسم لے لی ہے ۔ اس پر بھی آنجناب کچھ زور قلم دکھا دیں ۔ تا یہ بُری رسم جاتی رہے ۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ ہمارے ہاں سے تو یہ رسم بالکل جاتی رہی ہے ۔ مگر حضور بڑی مشکلوں کے ساتھ اسے گھر سے نکالا ہے اس کے جواب میں فتوے حضور بدر والحکم میں شائع عام لڑکیوں کی سہولت اور جاہل والدین کی آگاہی کے لئے کرا دیویں ۔ والسلام

خاکسار غلام محمد پہلوری احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب

پردہ اگرچہ دین اسلام کی خصوصیات سے ہے لیکن با این ہمہ شارع علیہ السلام نے دین اسلام میں کوئی ایسی تنگی نہیں رکھی جس سے اہل اسلام کو حرج واقع ہو ۔ چنانچہ اس مسئلہ پردہ کے مستثنیات کلام مجید میں اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہیں قال اللہ تعالیٰ ۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ ۔ اور چاہیئے کہ عورتیں اپنے سینوں پر اوڑھنی ڈالا کریں اور اپنی زینت کو نہ ظاہر کریں ۔ یہ تو پردہ کا حکم ہے ۔ کہ اوڑھنی اوڑھنے سے سر اور سینہ اور کان اور چہرہ اور گردن سب دکھائی نہیں دینے کے ۔ لیکن اگر یہ پردہ کا حکم کلی طور پر ہوتا تو جو لوگ گھر میں ملے جلے رہا کرتے ہیں اون سے ایسا پردہ کرنے میں سخت حرج واقع ہوتا تھا ۔ اس لئے اشخاص ذیل کو مستثنیٰ فرما دیا ہے ۔ الا لبعولتھن مگر اپنے شوہروں کو غیر شوہروں سے تو پردہ ہو ہی نہیں سکتا تھا ۔ باقی اور لوگوں محرموں کو بھی استثناءً بیان فرماتے ہیں ۔ او اباءھن او اباء بعولتھن یا اپنے باپ یا اپنے خاوندوں کے باپوں کو یعنی سسر اپس سسرا پردہ کے استثنا میں مانند باپ کے ہے ۔ او ابناءھن او ابناء بعولتھن یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں سے او اخوانھن او بنی اخوانھن یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں سے او نساءھن او ما ملکت ایمانھن ۔ یا اپنی عورتوں کے سامنے یا اپنی مملوک لونڈیوں کے سامنے او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال یا وہ خادم مرد جس کو عورت کی حاجت ہی نہیں ۔ او الطفل الذین لم یظھروا علی عورات النساء یا وہ لڑکے جو ہنوز عورتوں سے واقف ہی نہیں ہوئے ۔ ان سب کے روبرو مستورات کا بے پردہ ہو کر سامنے آنا جائز ہے ۔ کیونکہ ان سب سے بُرے کام کی توقع نہیں ہوتی ہے ۔ او نساءھن سے یہ مراد ہے کہ جو عورتیں مشرکہ یا فاحشہ ہوں ۔ بی بیوں کو اُن سے بھی پردہ کرنا چاہیئے ۔ جیسا کہ اس زمانہ میں عیسائی عورتیں ہیں ۔ جن گھروں میں خلاف حکم خدا اور رسول کے ایسی عورتوں کی آمد و رفت دیکھی گئی اُن گھروں میں بڑے بڑے فتنے پیدا ہو گئے ۔ اس لئے قرآن مجید نے اول ہی سے اس کا انسداد فرما دیا ۔ اور ما ملکت ایمانھن میں اگرچہ لونڈیاں اور غلام سب آ گئے ۔ لیکن اس بارہ میں مذہب امام اعظم صاحب کا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ امام صاحب ما ملکت ایمانھن سے مراد صرف لونڈیاں لیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ غلام جبکہ اجنبی ہے ۔ محرم نہیں ۔ شوہر نہیں اور قوت رجولیت بھی اس میں موجود ہے ۔ لہذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے ۔ اور او التابعین غیر اولی الاربۃ سے مراد وہ بڈھے پھونس مراد ہیں جن کو عورت کی بالکل خواہش نہ رہی ہو یا عنین ہی ہوں ۔ پس ان لوگوں سے پردہ کرنے کے لئے کوئی ضرورت نہیں اور ان اشخاص مذکورین سے پردہ نہ کرنا عین مقتضائے حکمت کا بھی ہے ۔ کیونکہ باپ تو خود اپنی بیٹی کو ہر ایک برائی سے بچانا چاہا کرتا ہے چہ جائے فحشا کے ۔ پھر اس سے پردہ کرنے کے کیا معنے ۔ بجز اس کے کہ ایک حرج عظیم واقع ہو ۔ مع ان الدینا یسرا اور خاوند کا باپ یعنی سسر کب چاہتا ہے ۔ کہ میری بیٹی میں کوئی عیب پیدا ہو جائے اور خاوند کا بیٹا بھی جبکہ باپ کا خادم ہوتا ہے ۔ تو اس کی زوجہ یعنی اپنی مادر کا بھی خادم ہوویگا اور بعد باپ کے بھائی بھی اپنی بہن کا ولی ہوتا ہے اور نیز موجودگی بھائی کے بھتیجا بھی عورت کا ولی ہے ۔ اس سے بھی پردہ کرنے میں بڑا حرج ہے علیٰ ہذا القیاس ۔ بھانجہ بھی مانند بھتیجے کے ہے ۔ قرابت میں جیسا کہ بھتیجا اپنی پھوپھی کے حق میں کوئی عیب ہرگز پسند نہیں کرتا ۔ اسی طرح بھانجہ بھی اپنی خالہ کے حق میں کب برائی پسند کر سکتا ہے ۔ اور جو اپنے کنبہ کی عورتیں ہیں ۔ یعنے مومنات اون کا ایمان مانع ہوگا کہ کوئی فحشا اپنے خاندان کی مومنات عورتوں میں واقع ہو اور خدمت گار بڈھے پھونس یا لڑکے ناواقف جن کو ابھی تک کوئی شعور ہی نہیں پیدا ہوا ۔ ان سے بھی پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ پس ایسی حالت میں جو آپ نے سوال میں قائم کی ہے عورتیں اور جوان لڑکیاں اپنی اوڑنیاں اتار سکتی ہیں اور زینت مصنوعی جیسا کہ لباس فاخرہ یا زیور یا مہندی یا کاجل وغیرہ کے ظاہر کرنے کی اجازت اشخاص مذکورین سے آیت میں موجود ہے علیٰ ہذا القیاس زینت خلقی اور قدرتی کے ظاہر کرنے کی بھی ان اشخاص مذکورین سے اجازت ہے ۔ جیسا کہ ہاتھ موہنہ جو بضرورت ان لوگوں مذکورین سے ظاہر کرنا پڑتا ہی ہے اور چچا سے بھی پردہ نہیں ہے کیونکہ چچا کو شریعت میں حکم باپ کا ہے اسی لئے آیت میں اس کا ذکر نہیں فرمایا ۔ باوجود ان سب امور کے اگر ان لوگوں سے بھی کسی فتنہ اور فساد کا مادہ خاص میں خوف ہو ۔ تو وہ بات علیحدہ ہے

www.aaiil.org

پھر ایسی عورت وہی پردہ کا حکم ہے - کہ ولیضربن بخمرھن علٰے جیوبھن ولا یبدین زینتھن - کیونکہ جملہ احکام شارع علیہ السلام کے مبنی بر حکم و مصالح کے ہوا کرتے ہین - اگر کسی مادہ خاص مین وہ حکمت اور مصلحت فوت ہوتی ہو تو حکم بھی بدل جاتا ہے غرضکہ دین اسلام مین کوئی تنگی اور حرج بھی نہین ہے اور فتنہ اور فساد کے ابواب کو بند کرنا ہی شارع علیہ السلام کا بڑا مقصد ہے - والسلام خیر ختام

مورخہ ۲۳ - ستمبر ۱۹۰۷ء

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ نزیل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علٰے رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - براہ مہربانی چند سطور ذیل جو عام مسلمانوں کی فائدہ رسانی کی غرض سے لکھی گئی ہین - درج اخبار فرما کر ثواب دارین حاصل کرین اور کمترین کو ممنون فرما دین - والسلام

عاجز نعمت اللہ گوہر لودیانہ

محمد صلعم کی قوم

کئی صدیون سے مسلمانون کی بدبخت قوم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے مٹتی چلی جا رہی تھی اور اس کے سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تھی - لیکن اس چودھوین صدی کے آغاز پر خداوند غفور الرحیم نے اس قوم پر رحم فرمایا اور ایک مصلح کو آسمان سے نازل فرمایا - تاکہ وہ اس قوم کو اور باقی جملہ اقوام عالم کو صراط مستقیم پر چلا کر اسلام کے انوار تمام دنیا پر پھیلا دے - اس مصلح کو آسمان سے نازل ہوئے ۲۵ برس ہونے آئے - مگر دنیا کے بہت تھوڑے لوگون نے اس کو قبول کیا اور باقیون نے صاف انکار کر دیا - سب سے زیادہ افسوس اس قوم پر ہے - جو اپنے آپ کو محمدؐ کی قوم بتلاتی ہے مگر درحقیقت وہ محمدؐ کی قوم نہین - کیونکہ یہ دعوی ان کا زبان ہی سے ہے - ان کے دلون مین محمدؐ کی عزت نہین - ثبوت اس کا صاف ہے - زبان سے تو ہر وقت محمدؐ کے مداح ہین - لیکن اس زمانہ مین جب وہی محمدؐ بروزی رنگ مین ان کے پاس آیا - تو اس کو گالیان نکالنی شروع کر دین - حضرت مسیح موعود کا انکار گویا محمدؐ کا انکار ہے - بتاؤ اب ایمان کہان رہا - بعینہ یہود کی طرح مسلمانون کی یہ قوم ایک رسول خدا سے انکار کر بیٹھی اور اس طرح دینی اور دنیاوی انعام سے محروم ہو بیٹھی - صدی کا چوتھا حصہ گذر گیا اور اب تک اس قوم کو سمجھ نہ آئی - جس آسمانی مصلح یا مہدی یا مسیح کے صدیون سے منتظر تھے - وہ ان کی آنکھون کے سامنے موجود ہے مگر اب یہ قوم اُسی شناخت نہین کر سکتی - سچ ہے ؎

تہیدستان قسمت را چہ سُود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

اے بدبخت قوم! مین آج تیرا ماتم کرتا ہون - تیری سمجھ پر پتھر پڑ گئے - اب تیری زندگی چند دنون کی ہے پھر تو اس جہان سے مٹ جائے گی اور تیری جگہ ایک اور قوم لے لیگی - ہائے! کیون تیرے دماغ مین نخوت و تکبر نے گھر کر لیا - کیون تو صراط مستقیم سے بھٹکی بھٹکی پھر رہی ہے - آ - ! میرا کہا مان اور اس خدا کے فرستادہ سے منکر نہ ہو - دیکھ تیرے سامنے پہلی نظیرین موجود ہین - یہود کی وہ صاحب خیال قوم جو اپنے آپ کو "نحن ابناء اللہ" کہہ کر پکارتی تھی اور خدا کے فرستادون کو دُکھ دینا اور اُن سے انکار کرنا اس نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا - آج کس حالت مین ہے کیا کہین اس کا ٹھکانا بھی ہے - کہین اس کا وطن بھی ہے؟ ہمیشہ اخبارون مین پڑھتے ہو - کہ پانچ ہزار یہودی ایک ہی دفعہ روس کے ملک مین تہ تیغ ہو گئے اور دس ہزار جرمنی سے نکال دئے گئے - اے قوم مجھے ڈر ہے - کہ تیری نخوت تجھے بھی اسی طرح نیچا دکھائے گی اور دنیا کی باقی قومین تجھے مردہ سمجھ لین گی -

اے قوم! زمانہ کا رنگ بہت کچھ بدل گیا ہے مگر تو نے اپنی حالت مین ذرا تبدیلی نہین کی - مختلف امراض ملک مین پھیل رہی ہین اور کروڑون جانین ہر سال ضائع جاتی ہین - اور ہر ایک خوردنی اور قابل استعمال شئے کا نرخ گران ہو گیا اور ہوتا چلا جاتا ہے - آسمان اور زمین دونون اہل جہان کے ساتھ بر سر پرخاش ہین - اور ایک عظیم الشان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے - جس کا خاتمہ نہایت ہی خطرناک اور تباہ کن ہو گا - مگر تیرے کان پر اب تک جُون بھی نہین چلی اور تجھے معلوم کرنا چاہیئے - کہ یہ سب مصائب خلق خدا پر بوجہ انکار کرنے اس مامور من اللہ کے نازل ہوئی ہین - اور روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہین - کیا اب تک تیری سمجھ مین نہین آیا - کہ یہ مہدی کے زمانہ کی علامتین ہین - اے قوم! آ اور سمجھ جا - قیامت صغریٰ قریب ہے - ایسا نہو - کہ دوسری قومون کے گیہون کے ساتھ تیرا بھی گھن پس جائے - مین تجھے تیرے ہادی برحق محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کا واسطہ دے کر کہتا ہون - کہ تو ضد اور تعصب کو چھوڑ دے - یہ تجھے ہلاکت کے گڑھے مین ڈال کر رہینگی بے شک تجھے میری باتین تلخ معلوم ہون گی - لیکن دار وئے تلخ دفع مرض کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے میری باتون کو غور سے سُن - دیکھ تیری حالت اس وقت بہت ہی نازک ہے اور اس کی اصلاح اب تیری اپنی طاقت سے ہونی ناممکن ہے - تیری حالت کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے - زمینی مصلح بہت سا زور لگا چکے - ان کی کوششین بے سود ثابت ہوئی ہین - اگر تو اس آسمانی ریفارمر کے کہنے پر چلے گی تو وہ تجھے دینی اور دنیاوی دونون نعمتون سے مالا مال کر دے گا اور پھر بار دیگر تو خیر الامم کا مبارک خطاب پانے کے لئے حقیقی طور پر مستحق ہو گی -

راقم خادم مسیح موعود
نعمت اللہ گوہر - سکول ماسٹر لودیانہ

ذوالقرنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علٰے رسولہ الکریم

نادان سوال کرے گا کہ حضرت اقدس ذوالقرنین کس طرح ہو سکتے ہین - تو اس کو یہ تو معلوم ہی نہین - کہ قرآن مجید مین جو قصے یا تمثیلات ہین - یہ کسی خاص ملک یا زمانہ کے ہی متعلق ہوتے ہین - یا کہ ہر ایک ملک یا زمانہ یا طبقہ انسانی کے لئے دلکشا ہوتی ہین - لیکن اس بات کو کچھ تحریر کرتا ہون - باذن اللہ - سو واضح ہو - کہ قال اللہ تعالٰے - یسئلونک عن ذی القرنین قل سأتلوا علیکم منه ذکرا - انا مکنا له فی الارض و اتینه من کل شیء سببا - تو مسیح علیہ السلام

کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر طاقت عطا فرمائی اور ہر طرف سے سامان عطا فرمائے۔ بموجب اس الہام کے یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنے تیری طرف ہر دوری سے سامان آئینگے۔ تو حضرت اقدس بعینہ اس آیت کے مصداق ہیں فاتبع سبباً۔ پس وہ چلا ایک رستہ کے پیچھے۔ حتیٰ اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ ووجد عندھا قوماً۔ یہان تک کہ سورج کی جائے غروب پر پہونچا۔ اس کو ایک کالے چشمہ مین ڈوبتا پایا۔ یعنی اس کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ شاید اس چشمہ مین ڈوبتا ہے۔ کیونکہ وہ سمندر بہت دور تک تھا۔ جیسا کہ کوئی جنگل ہو۔ تو اس کی ایک طرف کوئی شخص سورج کے ڈوبنے کے وقت کھڑا ہو کر دیکھے تو اس کو اس جنگل مین ہی غروب ہوتا دکھائی دیگا۔ تو اس کے پاس ایک قوم دیکھی۔ تو یہ قصہ اس زمانہ مین ایک تاویل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ یعنی فی زمانہ مسیح علیہ السلام ذوالقرنین کی مثال جائے مغرب الشمس پر پہونچے ہین (فی زمانہ شمس سے مراد اسلام ہے) یعنے جب اسلام غروب ہونے لگا تو اس کو عین حمئۃ مین غروب ہوتے پایا۔ یعنے ایسے دنون مین جو جسمانی عبادت کو کرتے مونہہ سے بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم سچے مسلمان ہین۔ لیکن ان کے دل اس قدر سیاہ ہین جیسا کہ وہ چشمہ کالا تھا۔ مثلاً ایک جوہڑ کے پانی کے تلے بہت سا گوبر ہو۔ تو وہ پانی گو گندہ اور سخت بدبودار بنا دیتا۔ ایسا ہی ان کے دل ہین۔ کہ اوپر سے تو عبادت الٰہی کرتے ہین اور دل بدعتون سے پُر ہین۔ تو اس مین سورج یعنے اسلام ڈوب گیا ہے اس کے پاس ایک قوم کو پایا ہے جیسے آریہ قوم کے لوگ ہین یا اور ایسے لوگ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قلنا یا ذا القرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا۔ ہم نے کہا کہ ذوالقرنین تجھے اختیار ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یا ان مین بھلائی اختیار کرے۔ اے نادان تو نہین جانتا کہ جو لوگ مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر ہوئے وہ عذاب مین گرفتار نہین کئے گئے۔ ان پر طاعون کا عذاب کس زور شور کے ساتھ پڑا ہے۔ قال اما من ظلم فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذاباً نکراً۔ اب تو زبان حال ہی کہہ رہی

کہ جو شخص ظلم کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے سامنے آئیگا۔ وہ گویا حضرت اقدس کے ہاتھ سے عذاب مین گرفتار کیا جاویگا۔ اے نادان عبرت زدہ ہو کہ ہزارہا لوگ عذاب مین گرفتار ہو گئے۔ اور پاک لوگون کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کا ہاتھ گویا ان کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ پاکون کے دل مین خدا رہتا ہے اور وہ مظہرات ربانی ہوتے ہین۔ گویا خدا مجسم وجود مین آکر لوگون کو خدا کی طرف بلاتا ہے کیونکہ ان کے دل مانند شیشے کے ہوتے ہین اور شیشے کو جب دھوپ مین کسی چھاؤن کے پاس سورج کے سامنے رکھا جاوے۔ تو شیشے مین سورج کا عکس پڑ کر پھر اپنا عکس چھاؤن مین ڈالتا ہے اسی طرح اللہ کے نور کا عکس پاکون کے دل مین پڑتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

واما من آمن وعمل صالحاً فلہ جزاء الحسنیٰ وسنقول لہ من امرنا یسراً۔ کیا خاص احمدی لوگ اس آیت کے مصداق نہین ہین (بلی) ثم اتبع سبباً۔ پھر سفر کر چلا۔ حتیٰ اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع علیٰ قوم لم نجعل لھم من دونھا ستراً کذالک۔ وقد احطنا بما لدیہ خبراً۔ یہان تک کہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا۔ دیکھا۔ کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے جن کے واسطے ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے کوئی پردہ نہین بنایا۔ خانہ بدوش لوگون پر جن کا چھت آسمان اور بستر زمین تھا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ علیہ السلام سورج کی جائے غروب پر پہونچے اور اس کو عین حمئۃ مین ڈوبتا پایا۔ دیکھو کالم ۲۔ یہ پہلا زمانہ تھا اور اب مطلع الشمس پر پہونچے ہین اور شمس کو ایک ایسی قوم پر طلوع کرتا پایا۔ یہ قوم اہل بیعت ہے، اور پردہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو صاف طور پر واخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مصداق نظر آرہے ہین۔ البتہ اہل بیعت نے بیعت کرتے ہی نمونہ بن کر دکھا دیا۔ اپنی جانون کو خدا کی راہ مین خاک کی طرح اڑا دیا۔ اب اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمین اس کے تمام حالات کی خبر ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

عاجز احمد دین چک نمبر ۱ لوالی۔

رمضان المبارک کی سحری وافطار کا وقت

ترتیب ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ - ۵۸	۶ - ۱۰
۱۰	۲	۴ - ۵۸	۶ - ۹
۱۱	۳	۴ - ۵۹	۶ - ۸
۱۲	۴	۵	۶ - ۷
۱۳	۵	۵ - ۱	۶ - ۶
۱۴	۶	۵ - ۱	۶ - ۵
۱۵	۷	۵ - ۲	۶ - ۴
۱۶	۸	۵ - ۳	۶ - ۳
۱۷	۹	″	۶ - ۲
۱۸	۱۰	۵ - ۴	۶ - ۱
۱۹	۱۱	″	۶ - ۰
۲۰	۱۲	۵ - ۵	۵ - ۵۹
۲۱	۱۳	۵ - ۶	۵ - ۵۸
۲۲	۱۴	۵ - ۷	۵ - ۵۷
۲۳	۱۵	۵ - ۸	۵ - ۵۶
۲۴	۱۶	۵ - ۹	۵ - ۵۵
۲۵	۱۷	″	۵ - ۵۴
۲۶	۱۸	۵ - ۱۰	۵ - ۵۳
۲۷	۱۹	۵ - ۱۱	۵ - ۵۲
۲۸	۲۰	۵ - ۱۲	۵ - ۵۱
۲۹	۲۱	۵ - ۱۱	۵ - ۵۰
۳۰	۲۲	۵ - ۱۴	۵ - ۴۹
۳۱	۲۳	۵ - ۱۵	۵ - ۴۸
یکم نومبر	۲۴	۵ - ۱۶	۵ - ۴۷
۲	۲۵	۵ - ۱۶	۵ - ۴۶
۳	۲۶	۵ - ۱۷	۵ - ۴۵
۴	۲۷	۵ - ۱۸	۵ - ۴۴
۵	۲۸	۵ - ۱۹	۵ - ۴۳
۶	۲۹	۵ - ۲۰	۵ - ۴۲
۷	۳۰	۵ - ۲۱	۵ - ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہین جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہرون مین تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر مین اپنی گھڑی کو ایک دن سورج کیساتھ مقابلہ کر لینا چاہیئے۔ پھر اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ یہ وقت بلحاظ منٹون کے بالکل درست نہین ہوگا۔ لیکن اس سے ایک تخمینہ مل جائیگا۔

لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہوچکے ہیں۔ عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغت کی یہ کتاب لکھی ہے۔ ہر صفحہ پر ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ہے۔ اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ یہ کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے۔ چونکہ میں عرب صاحب کو حق تصنیف میں دی ہیں ان کی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کردی ہے۔ جو صاحب خریدار [illegible] ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے۔ اتنی بڑی کتاب صرف ۱۴؍ میں ملتی ہے۔ گویا مفت ہے۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے۔ جلد طلب کرنی چاہیئے۔

حصہ اول ۸؍ حصہ دوم ۱۲؍ کل ۱؍۴

دو حصے الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔ ناظم بدر ایجنسی

رسید چندہ

یکم ستمبر ۱۹۰۷ء	۶۹۶	مرزا عباس علی صاحب	سے/
″ ″	۱۲۶۰	خدا بخش صاحب	سے/
″ ″	۷۲۵	مولا بخش صاحب	سے/
۲ ″ ″	۷۶۹	ولی محمد صاحب	عہ/
۲ ″ ″	۱۰۹۲	فضل احمد صاحب	عہ/
۲ ″ ″	۱۱۰۹	غلام حیدر صاحب	۱۲/
۲ ″ ″	۱۶۹۳	بہادر خان صاحب	عہ/
۲ ″ ″	۱۶۹۴	محمد حسین صاحب	عہ/
۲ ″ ″	۱۶۹۵	شہاب الدین صاحب	عہ/
۲ ″ ″	۱۱۰۱	شہامد علی صاحب	سے/
۲ ″ ″	۹۴۱	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	سے/
۳ ″ ″	۱۶۹۶	غلام حیدر صاحب	عہ/
۳ ″ ″	۱۶۹۷	مرزا عزیز بیگ صاحب	عہ/
۳ ″ ″	۱۰۸۷	مرزا عوض بیگ صاحب	عہ/
۳ ″ ″	۷۹۴	محمد ولایت خان صاحب	سے/
۳ ″ ″	۷۹۲	سردار خان صاحب	سے/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱؍

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔

پیام شہادت | مصنفہ جناب [illegible] صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؍

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی [illegible] اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت [illegible]

[illegible] | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ مصنفہ [illegible] صاحب شاعر۔ قیمت ۱؍

[illegible] | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان [illegible] ذکر حضرت مسیح موعود کے وجود [illegible]۔ قیمت ۲؍

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے [illegible] بیان کیا ہے اور مرزا [illegible] مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری [illegible]۔

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ [illegible] کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱؍

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ میں۔ قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب | بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؍

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۲؍ عصمت انبیاء ۱؍

کلمۃ احمدی الٰہ دادوالے۔ قیمت ۱؍

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں خط وکتابت [illegible] کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے [illegible] شاہ میرٹھ

۹۔ گوئیکی کا ایک شخص [illegible] ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار گجرات [illegible] میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں

[illegible] گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب۔ مغل انٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

البرہان الصریح فی تائید المسیح | مصنفہ [illegible] صاحب [illegible] قیمت ۲؍

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؍

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھپا۔

www.aaiil.org

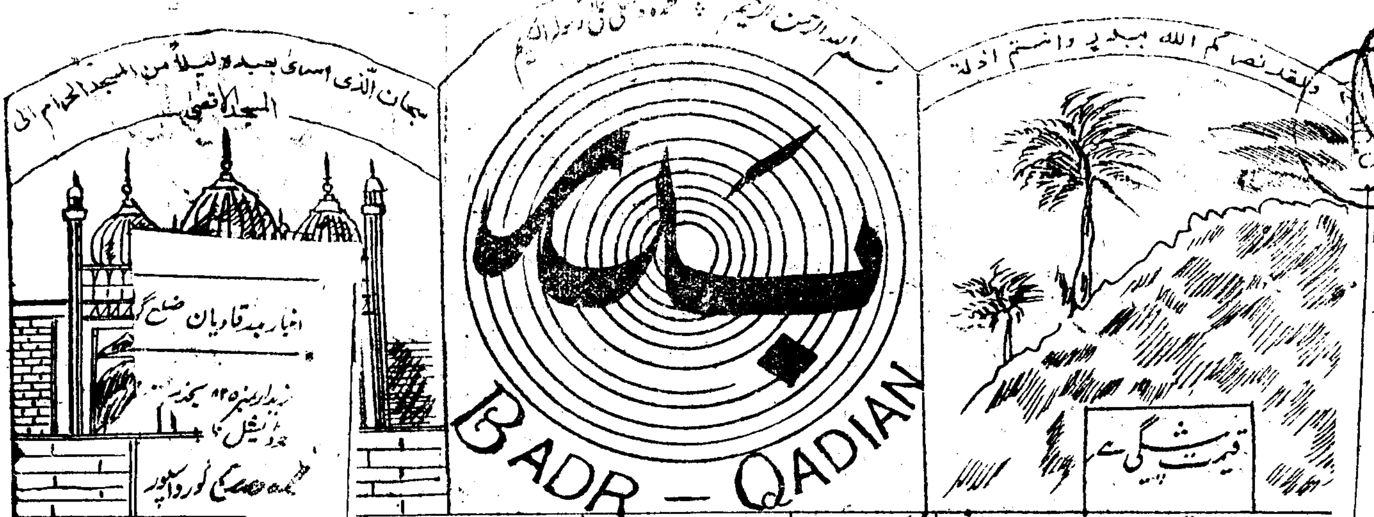

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | رجسٹرڈ نمبر ال ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر و آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۲ - رمضان ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۷ء — نمبر (۴۱)

چھپ کر شائع ہوتا ہے ... قادیان میں | ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دواپنی شفا پانی غرض دارالامان میں

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خداتعالیٰ کے وعدے کے وہ دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھرجائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہوں گی پھر مبارک ہیں وہ جوان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کرسکتا کہ وہ تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو انگریزی میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہمارا اخبار ایک بے نظیر خدمت کر رہا ہے حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہم کو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہماری کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہوسکے۔ اخبار بدر کے عمدہ کاغذ باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ... کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالکان کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام۔ مینجر اخبار بدر

کتبہ محمد حسین عفی عنہ

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ٹامس پین کو دہریہ مت کہو

امریکہ کے صوبجات متحدہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب نے اپنی ایک تصنیف شدہ کتاب سوانح مارس مین امریکہ کے مشہور ریفارمر ٹامس پین کے متعلق یہ فقرہ لکھا تھا کہ وہ ایک ناپاک چھوٹا دہریہ تھا۔ یہ کتاب اب دوبارہ چھپی ہے اور اس پر امریکہ کے آزاد اخبار ٹرتھ سیکر نے اعتراض کیا ہے کہ باوجودیکہ اس فقرہ پر اخباروں میں پہلے سے نکتہ چینی کی گئی تھی۔ دوبارہ اشاعت میں اس فقرہ کو کیوں نکال نہیں دیا۔ مسٹر کرسے نے اخبار امریکہ کی میگزین فلسٹین بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں اس پر ایک مبسوط مضمون لکھتے ہوئے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ پین صاحب خدا کا منکر نہ تھا۔ پین صاحب نے اپنی کتاب ایج آف ریزن میں سات بار اس امر کا اقرار کیا ہے۔ کہ میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں ہاں یہ بات صحیح ہے۔ کہ پین یسوع کو خدا نہ مانتا تھا اور پادریوں کے پیش کردہ خدا یعنی خون حیض کے کھانیوالے اور عورت کے شکم سے نکلنے والے خدا اور بھوک پیاس سے لاچار ہونے والے خدا اور یہودیوں سے تھپڑ کھانے والے خدا اور صلیب دئے جانے والے خدا اور آخر مر جانے والے خدا سے وہ ضرور منکر تھا اور اس واسطے پادری لوگوں نے اس کو دہریہ قرار دیا۔ ہماری رائے میں اس لحاظ سے پین تو دہریہ نہ تھا۔ بلکہ خود یہ پادری دہریہ ہیں۔ جو سچے خدا کو چھوڑ کر ایک جھوٹے معبود کے پیچھے آوارہ ہو رہے ہیں۔

ہم کیوں پادری بنیں

یورپ امریکہ میں اس بات کی شکایت عام ہے کہ ہماری تعلیم یافتہ نوجوان۔ ڈاکٹری۔ قانون۔ انجنیری وغیرہ پیشوں کی طرف جھکے چلے جاتے ہیں لیکن محکمہ پادری پنے کی طرف نہیں آتے۔ حالانکہ اس میں نسبتاً آرام کی زندگی ہے۔ بعض لوگوں نے یہ رائے دی تھی۔ کہ چونکہ پادری پنے کی تنخواہ اور آمد نسبتاً کم ہے اس واسطے نوجوان ادھر آنا گوارا نہیں کر سکتے لیکن حال میں پادری بل صاحب نے اس کا اصل راز پبلک پر ظاہر کر دیا ہے جو کہ نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر ۳۵ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۷ء میں چھپا ہے۔ پادری صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ ہمارے نوجوان پادری بنیں تو کس واسطے؟ یہی کہ یسوع خدا تھا۔ لیکن موجودہ تحقیقات نے اس کے بے باپ ہونے کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اور اس سے بڑھکر یسوع کو کوئی لقب نہیں دیا جا سکتا۔ کہ وہ ایک قابل تعریف انسان تھا۔ کیا پھر وہ کفارے کا وعظ کریں۔ فلسفہ اور عقل نے کفارے کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے پھر کیا وہ اس بائبل کا وعظ کریں۔ پوہ۔ پوہ۔ بائبل دوسری دنیوی کتابوں کی طرح ایک کتاب ہے اور کسی طرح ان سے افضل نہیں ..... نوجوانوں نے صرف ایک دفعہ دنیا میں آنا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو اچھا بنانا چاہتے ہیں۔ پادری پنے کے ٹوکرے میں اپنے سارے انڈے رکھدینا ایک بے وقوفی کا کام ہے"

حلیم یسلے کے پُرامن مذہب کے پیرو اور اُن کے مقلد

لورپول کا ہفتہ وار اخبار ۲۱۔ اگست ۱۹۰۷ء خبر دیتا ہے۔ کہ مقام ہیگ پر جو امن عامہ کی مجلس منعقد ہو رہی ہے اس کے سفیر برطانیہ گرے صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ جب یہ مجلس ۱۸۹۹ء میں منعقد ہوئی تھی۔ تو اس وقت یورپ امریکہ اور اُن کے شاگرد جاپان کا جنگی خرچ ۲۵ کروڑ اشرفی تھا اور اب جبکہ دوسری مجلس منعقد ہوئی ہے۔ تو آجکل ۳۲ کروڑ اشرفی ہے

پادری گھبرا گئے

نیز مذکورہ بالا اخبار خبر دیتا ہے کہ پادری لوگ اسلام کی ترقی پر خوف زدہ ہو رہے ہیں اور ابتداء اکتوبر میں پادریوں کی ایک کانگریس بمقام گریٹ یارموتھ منعقد ہوگی جس میں اسلام کے مجنونانہ دشمن مارگولیوتھ وغیرہ لیکچر دینگے۔

بائبل میں سے خونی حصہ نکال دو

انگلینڈ کے ایک میگزین کانٹمپوریری ریویو میں سر آلیور لاج ایک مضمون بچوں کی تعلیم پر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ بائبل کو اگر مدارس میں پڑھایا جاوے۔ تو اس کا ایک انتخاب کر لینا چاہیئے اور اس کا خونی حصہ درمیان میں سے نکالکر کانٹ چھانٹ کے بعد بچوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ رائے تو عمدہ ہے۔ آگے کب بائبل اپنی اصلی حالت میں ہے۔ جو اس انتخاب سے کچھ حرج ہوگا۔ اس واسطے اُمید نہیں۔ کہ پادری صاحبان اس پر کوئی اعتراض کرنے کی جرأت کریں۔

جنگوں کے سلسلہ کو منقطع کر دو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا سچ فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کوئی پچیس سال ایسے خالی نہیں جاتے جس میں حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت آپ کی کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر نہ ہو جائے۔ کیسا ہی اعلیٰ اور پاک اور مصفی سینہ تھا۔ خدا کے اس برگزیدہ اور پیارے کا کہ اتنے عرصہ کی باتیں پہلے سے اس صفائی کے ساتھ سب اس میں منکشف ہو گئی تھیں۔ اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ اٰل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید۔ آنحضرت نے پہلے سے فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ اس کے مطابق اس زمانہ میں خدا کے ملائکہ نے کچھ ایسی تحریک کی ہے کہ تمام روئے زمین کے مہذب ممالک کا میلان اس طرف ہو رہا ہے۔ کہ آیندہ جنگوں کا بالکل خاتمہ کیا جائے۔ مذہبی کیا کوئی دنیوی لڑائی بھی نہ ہونے پاوے۔ اسی مطلب کے واسطے دنیا کے بادشاہوں کے سفیر شہر ہیگ میں جمع ہوئے ہیں۔ اور ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ انگلینڈ کے اخبار ریویو آف ریویوز انٹرنیشنلزم بابت ماہ جون ۱۹۰۷ء میں ایک مضمون لارڈ ایوبری نے لکھا ہے۔ کہ صلح اچھی یا جنگ۔ اس مضمون میں لارڈ موصوف نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ جنگ کے اخراجات کو بہم پہنچانے کے واسطے ہر ایک مزدور کو روزانہ کئی گھنٹے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ کروڑوں آدمی ملک میں ایسے رکھے جاتے ہیں جو ملک کی خاطر کوئی فائدے کا کام نہیں کرتے۔ صرف ان کا یہ کام ہے کہ دوسری قوموں کو ڈراتے رہیں۔ کہ ہمارے ملک میں اس قدر فوج ہے اور قوم کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ان کے اخراجات خور و نوش بہم پہونچائے۔ اخیر میں لارڈ صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ دراصل یورپ کا مذہب عیسائیت نہیں ہے۔ بلکہ جنگ و جدال ہے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولائیت
صفحہ ۳ - خط لکھنے والے دوست آگاہ ہون
صفحہ ۴ - یورپ کو جہاد کا اندیشہ
صفحہ ۵ - انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور -
صفحہ ۶ - دعوت سے کیا مراد ہے -
صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - اطلاع عام - ہماری انجمنون کے کارکن کیسے ہون - انجمن احمدیہ انبالہ
صفحہ ۱۰ - یحیٰی کا ہم نام پہلے نہین ہوا - ایوب مرحوم - افریقہ مین طاعون
صفحہ ۱۱ - حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ المفتی

خط لکھنے والے دوست آگاہ ہون

کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت چند روز سے بہ سبب نزلہ کے علیل ہے اور حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین ان احباب کو جو اپنے خط کے جواب مین حضور سے دستخطی خط لکھنے کی درخواست کیا کرتے ہین اطلاع دون کہ حضور خود اس تکلیف کو برداشت نہین کر سکتے - ایسے دوست معاف رکھین یہی سبب ہے کہ اس اخبار مین تازہ الہامات بھی درج نہین ہو سکے اور تازہ ڈائری بھی نہین لکھی جا سکی -

اخبار قادیان

حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہین - درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصے مین ہوتا ہے - یہ دور درس کا نصف قرآن شریف ختم کر چکا ہے - جس مین ہزارون معارف و حقائق خدا کے پاک کلام کے بیان ہو چکے ہین اللہ تعالیٰ اس درس کے مدرس کو اور اس کے شاگردون کو اپنی پاک رضامندی کی راہون پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے - اور اس مبارک درس کے سلسلہ کو قیامت تک قایم رکھے - آمین ثم آمین -

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین - گذشتہ جمعہ مین آپ نے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھ کر سامعین کے ایمان کو تقویت دی - باوجود اس پیرانہ سالی کے جس قوت اور جوش کے ساتھ حضرت مولوی صاحب خطبہ پڑھتے ہین وہ ان کی اعلیٰ ایمانی قوت کا نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اس سے بھی بڑھ کر دینی خدمت کی ادائگی کے واسطے طاقت عطا فرماوے -

گذشتہ ہفتہ مین جناب غلام رسول صاحب تیم سب انسپکٹر علاقہ فیروزپور بمعہ اپنے چند رفقاء کے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی اور بابو عباس علی صاحب گارڈ جہلم سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے - مولوی محمد فضل صاحب چنگوی عرب اور مصر کے مختلف مقامات کے اخبارون کو سلسلہ کی تبلیغ مین خطوط لکھتے رہتے ہین اور خود ان کے وطن مین بھی ان کی تبلیغ کے سبب بہت سے آدمی حضرت اقدس کی بیعت مین شامل ہو چکے ہین - اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ماسٹر عبد العزیز صاحب - انبالہ چھاونی
منشی جلال الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
میان ولی محمد صاحب گہیانہ جہنگ -
میان روشن الدین صاحب ملتان
میان محمد حیات صاحب موضع چک ۴۹ ضلع گوجرانوالہ -
میان عبد اللہ صاحب - سامانہ
سردار - مانگٹ - گوجرانوالہ
میان نواب - راعی وال سیالکوٹ
شیخ غلام رسول صاحب لون میانی
میان چراغ الدین صاحب - بھجہٹہ امرتسر
میان فضل حسین " " "
میان نور احمد صاحب جہنڈ تحصیل قصور
میان غلام نبی صاحب سیالکوٹ
میان عبد الغنی " " "
میان عبد الحکیم " " "
محمد حسین ولد تاج محمد لودیانہ
غلام احمد صاحب ولد حکیم نور محمد صاحب لاہور -
شیر احمد صاحب لاہور

علی محمد صاحب گکھو وال - لائل پور
میان خیر الدین " " "
میان عبد الرشید پسرور
میان غلام نبی صاحب چکوال
میان عابد علی - سیتاپور
حیات گل صاحب سندوال
نوجا " "
عطا محمد صاحب کاٹھہ گڑھ
اہلیہ محمد ابراہیم صاحب ڈگشائی
میان محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ
راج بی بی - بہوڑی - رمیہ - سیالکوٹ
تاج الدین صاحب سفید پوش نمبردار ویروالہ - پسرور - سیالکوٹ
میان حافظ علی صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان -
رحیم بخش صاحب جوییہ - جہبی شاہ پور
میان عبد القادر صاحب یادگیر ضلع گلبرگہ ملک نظام
میان شرف الدین صاحب پڑگل یادگیر ضلع گلبرگہ - ملک نظام

www.aaiil.org

یورپ کو جہاد کا اندیشہ

مذکورہ بالا عنوان کے نیچے اخبار آرمی نیوز لودیانہ نے انگلینڈ کے مشہور رسالہ نائینتھ سینچری کے ایک مضمون کا اقتباس کر اس پر ریویو کیا ہے اور اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ خیال یورپین لوگوں کا بالکل غلط ہے ممکن ہے۔ کہ جس بنا پر کپتان ولسن نے یہ مضمون لکھا ہے وہ بالکل خیالی اور وہمی ہو لیکن اس مین شک نہین کہ جہاد کا مسئلہ جس طریق مین آج کل بعض مسلمانون نے سمجھ رکھا ہے وہ صحیح نہین اور قرآن وحدیث اور عقل کے مخالف ہے اور حضرت مسیح موعود نے جو مذہبی جہاد کو مطابق احادیث کے بند کر دیا ہے۔ جب تک اس بات کو تمام مسلمان مان نہ لین گے۔ یہ خطرہ کم وبیش ضرور غیر اقوام کے دلون مین قائم رہے گا۔ وہ مضمون ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔

دولت کے بغیر دنیا کے کام نہین چلتے۔ مگر دولت کی زیادتی بھی ہزار مصیبتون اور پریشانیون کا موجب ہے۔ یوروپ مین آج کل دولت کے پہاڑ کھڑے ہین ہزار ہا لاکھون آدمی ایسے ہین۔ جو قارون کو مول لے سکتے ہین۔ معمولی آدمیون تک ایسے ایسے ساز وسامان حاصل ہین جو زمانہ گذشتہ مین بادشاہون تک کو نصیب نہین ہوتے تھے۔ مگر دولت کا خاصہ ہے۔ کہ خوف اور بے چینی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اہل یورپ نے جب براعظمون کی دولت سمیٹ لی۔ روئے زمین کے چپہ چپہ پر جب ان کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو اب خیالی بہوت اور وہمی تفکرات ان کو چین نہین لینے دیتے۔ اب یہ فکر ہے کہ کہین ایسا نہ ہو۔ یہ عیش وعشرت کے سامان یہ بے انتہا زر ومال کسی وقت مین ہاتھ سے نہ نکل جائے مبادا کوئی مشرقی قوم غلبہ پا کر ان کو زیر نہ کرے۔ جب جاپان نے سر اٹھایا۔ تو تمام یوروپ اور امریکہ زرد خطرہ کے خواب دیکھنے لگا اور جرمنی اور فرانس اور روس اور امریکہ چونک چونک پڑتے تھے۔ کہ کہین ایسا نہ ہو۔ کہ چین بھی بیدار ہو جائے۔ پھر ہمارا کہین ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی تہائی آبادی جو فطرتاً صناع اور مشقت پسند ہین۔ اور مرنے کو ایک کھیل سمجھتے ہین۔ اگر ہوش مین آ گئے اور نئی تہذیب اور فنون جدیدہ سے باخبر ہو گئے۔ تو کون ان کے مقابلہ کی تاب لائیگا۔ کچھ دن تو یہ اندیشہ رہا اور امریکہ اور نوآبادیون سے چینی مزدورون اور کاریگرون کو نکالنے کی کوشش ہوتی رہی کہ کہین یہ سفید رنگ آدمیون کی روٹی نہ چھین لین مگر یہ دیکھ کر کہ چینی بہت ہی گری ہوئی قوم ہے دوسرے افیون نوشی نے ان کو نکما کر رکھا ہے۔ اگر سنبھلے بھی تو بیدار ہوتے ہوتے صدیان چاہئین۔ زرد خطرہ کا چرچا کچھ عرصہ سے کم ہو گیا ہے۔ کبھی ہندوستان کی طرف سے اینگلو انڈین اخبارات کی مہربانی سے غدر کا خیال خوف طاری ہوا اور برٹش پبلک کو بیٹھے بٹھائے مفت کا خلجان لگا دیا۔ اب ایک کپتان ولسن صاحب نے نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ تمام عیسائی دنیا کو ایک آنیوالے اسلامی جہاد کے خوف سے دہلا دیا۔ آپ کا ایک مضمون رسالہ نائینتھ سنچوری مین شائع ہوا ہے۔

یہ خطرہ فرقہ سنوسیہ کی تیاری جہاد کے متعلق ہے جو سالہا سال سے افریقہ مین خاموشی کے ساتھ ہو رہی ہے شیخ سنوسی کے مریدون کی تعداد لاکھون تک پہنچتی ہے بقول کپتان صاحب فرقہ سنوسیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک کو عیسائیون کی حکومت سے آزاد کرے اور یہ مدعا ایک عالمگیر جہاد کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے۔ کپتان ولسن کا خیال شاید یہ ہے۔ کہ جس طرح عربون نے ظہور اسلام کے بعد اٹھ کر آدھی دنیا کو فتح کر لیا۔ اسی طرح فرقہ سنوسیہ آہستہ آہستہ زور پکڑ رہا ہے اور وہ ایک دم دنیا پر آندھی کی طرح چھا جائیگا۔ آجکل افریقہ کے مشرقی اور مغربی ساحلون کے تمام برٹش مقبوضات اور مصر اور سوڈان مین تمام مسلمان فوجون کو فرقہ مذکورہ کے ممبر بنانے کی سرگرمی سے کوشش ہو رہی ہے۔ خاص کر مغربی ساحل افریقہ مین بہت عرصہ سے کارروائی ہو رہی ہے اور وہان زیادہ گہرا اثر ہوا ہے۔ کپتان صاحب لکھتے ہین کہ میرا یہ خیال صحیح ہے کہ سنوسی کے بہت سے ایجنٹ ہماری فوجون مین محض اس غرض سے بھرتی ہوتے ہین کہ نوجوانون مین وعظ کر کے ان مین اسپرٹ کو ترقی دین۔

کپتان ولسن یہ بھی کہتے ہین کہ چونکہ یہ تحریک نہایت اخفا اور رازداری کے ساتھ عمل مین آ رہی ہے اس لئے اس کے متعلق قابل اعتبار حالات معلوم کرنے مشکل ہین لیکن عنترہ اور عدرمان مین درویش قیدیون کی زبانی انہین معلوم ہوا ہے کہ شیخ سنوسی آجکل ٹیونس مین تمام افریقہ مین عالمگیر اسلامی جہاد کی تیاری کی کوشش مین معروف ہے تمام شمالی اور جنوبی افریقہ مین اس کے ایجنٹ موجود ہین اور مشرقی افریقہ کے مسلمانون کو بھی اس کے ایجنٹ اپنی جماعت مین شامل کر رہے ہین۔ شیخ کا ارادہ یہ ہے کہ عام جہاد کرنے سے پہلے سب سامان لیس کر لیا جاوے اور پوری تیاری کے بعد کارروائی ہو۔ بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو کسی موقعہ تک انتظار کیا جاوے جبکہ کوئی ایسی جنگ شروع ہو جس مین فرانس اور انگلستان یا دونون طاقتین کسی دشمن سے معروف پیکار ہون اور افریقہ کی طرف زیادہ توجہ دینے کے قابل نہ ہون ایک اور قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ہر سال سنوسی فرقہ کے متعدد لوگ یورپ مین خاص کر انگلینڈ اور فرانس مین مغربی علوم وفنون سیکھنے آتے ہین۔ یہ لوگ زیادہ تر شمال مغربی افریقہ کے باشندے ہوتے ہین ان دونون باتون سے ظاہر ہے۔ کہ کسی معمولی عرب قبیلہ یا حبشی لوگون سے ہمارا سابقہ نہین پڑا۔ بلکہ ایک بہت بڑی تحریک ہے جو بڑی ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ جو چند سال مین ایک بڑی پرزور طاقت ہو جائے گی۔ وہ بدیر ہونا پڑیگا۔

کپتان صاحب لکھتے ہین۔ کہ شاید لوگ مجھے الزام دین گے کہ مین ایک بیجا خوف دلا رہا ہون۔ لیکن میرا یقین ہے۔ کہ سنوسیہ فرقہ ایک ایسی زبردست طاقت ہے۔ جس کا یوروپ مین کسی نے ٹھیک اندازہ ہی اب تک نہین کیا۔ اور وہ دن نزدیک آ رہا ہے۔ کہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش سے تمام براعظم مین ہمارا آمنا سامنا ہوگا۔ جو کمل طور پر مرتب اور مستعد اور تیار ہے جس کے مقابلہ مین وہ تمام سابقہ لڑائیان جو سیاہ فام قومون کے ساتھ ہوئی ہین محض بچون کا کھیل ثابت ہون گی۔ ممکن ہے کہ یہ جنگ ہماری زندگی مین نہ ہو کیونکہ وہ دور اندیش آدمی جو اس تحریک کے بانی ہین جلدباز نہین ہین اور مکمل تیاری سے پہلے ہرگز چھیڑ چھاڑ شروع نہین کرین گے۔ لیکن میرے خیال مین بیس سال کے اندر اندر آنے والا جہاد ضرور ہوگا۔ اگرچہ تحقیق کے ساتھ نہین کہا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ پچاس سال بعد ہو اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کل ہی شروع ہو جائے یہ کہنا فضول ہے۔ کہ افریقہ کی جنگجو اقوام زولو۔ بسوٹو اور موازی۔ ساحی وغیرہ اپنے یوروپین آقاؤن کے خلاف اس جہاد مین شامل ہو جائین گے۔ میرا یقین ہے۔ کہ جب وہ وقت آئیگا۔ تو ابی سینیا کے عیسائیون کے علاوہ افریقہ کی تمام سیاہ فام قومین سفید رنگ اقوام کے خلاف ہتھیار سنبھال لینگی۔ جب وہ دن آویگا اور آئیگا ضرور۔ تو افریقہ کے سفید رنگ کے لوگ موت کے پنجہ مین گرفتار ہون گے۔ کیونکہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش کی لہرین تمام براعظم افریقہ مین پھیلین گی اور ایک بے شمار لشکر جس مین دنیا کی بہترین جنگجو اقوام شامل ہون گی۔ جو یورپین آلات حرب

www.aaiil.org

علم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت اور ترتیب کے ساتھ قدم قدم زور پکڑتی ہوئی ایک ایسے طوفان کی شکل میں بڑھینگی جو دنیا نے آج تک نہیں دیکھا۔ ایک ہی روز میں ایسی حالت پیش آسکتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہندوستان کا غدر اور سوڈان کی مہم دونوں مل کر نہائت خفیف حادثے سمجھے جاوینگے۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں کہ لوگ اس کو مبالغہ سمجھیں گے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ میرا پختہ یقین ہے۔ کہ آئندہ بیس سال کے اندر یورپ کو افریقہ میں ایک ایسی جنگ عظیم پیش آئیگی کہ اس کے خاتمہ پر ممکن ہے۔ کہ سفید رنگ کا ایک آدمی بھی افریقہ میں باقی نہ رہے گا۔

یہ ہے وہ وحشت انگیز خواب جو کپتان ولسن نے دیکھا ہے۔ اور جس کی تعبیر سے تمام یورپ کی نیند حرام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر شیخ سنوسی اور ان کے فرقہ کی نسبت چند سال ہوئے پہلے اس سے بھی بڑھ کر مبالغہ آمیز روائتیں اخبارات یورپ میں درج ہو چکی ہیں اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیخ اور اس کے مرید خالص مذہبی آدمی ہیں۔ اور وظائف میں مرتاض لوگوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور چونکہ ان کی بود و باش صحرائے افریقہ کے قریب ہے۔ اس لئے وحشی جانوروں اور جنگلی اقوام سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ آلات حرب بھی رکھتے ہیں۔ ہم برسوں سے شیخ سنوسی کی ہولناک جنگی تیاریوں کی کہانیاں سُن رہے ہیں۔ مگر اس کا ظہور آج تک دیکھنے میں نہ آیا۔ سچ مچ شیخ سنوسی یورپ کے لئے ایک ہوا ہے جو بعض سنیشن پسند اہل یورپ کے لئے مغربی اخبارات نے بنا دیا ہے ورنہ اگر اس کا بطور ایک جنگی طاقت کے اثر موجود ہوتا تو معتبر ذریعہ سے سننے میں آتا۔ پندرہ بیس سال سے تو ہم سنتے ہیں کہ شیخ سنوسی جہاد کی تیاری کر رہے ہیں مگر یہ عجب تیاری ہے۔ کہ صدیوں میں ختم ہوگی۔ دنیا آجکل سنیشن طلب ہے۔ اس لئے اخبارات بھی ایسے مضامین کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر لوگوں کے کان کھڑے ہوں۔ فرض کرو کہ شیخ سنوسی کے چند لاکھ مرید بھی ہیں۔ ان کے پاس بندوقیں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ چند توپیں بھی ہوں۔ مگر جرمنی۔ فرانس اور انگلینڈ کے نو ایجاد آلات حرب کی تاب کروڑوں آدمی بھی خواہ وہ کیسے ہی پُرجوش ہوں نہیں لاسکتے ہیں نہ صحرائی لوگ زمانہ حال کے فن جنگ میں ماہر کامل ہو سکتے ہیں آجکل مراکو میں ہی دیکھ لیجئے۔ جنگ میں فرانس کا اگر ایک آدمی کام آتا ہے تو عربوں کے سینکڑوں مارے جاتے ہیں نیم وحشی لوگ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو تہذیب اور اس کے سامان جنگ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے سوڈانی درویشوں اور حبشیوں کی مثالیں پیش نظر ہو چکی ہیں۔ کہ وحشیانہ جوش جدید آلات حرب اور قواعد دانی کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتا جبتک جاپانیوں کی طرح فن جنگ میں ماہر کامل نہ ہو۔ کوئی ایشیائی یا افریقی قوم یورپ سے بازی نہیں لے جا سکتی۔

انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور

حسب الحکم صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام ضلعوں میں ایک ضلع کی انجمن بنائی گئی ہے۔ گورداسپور کے ضلع کی انجمن قادیان میں بنائی گئی ہے اور اس کی شاخوں کا بنانا ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات میں ضروری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان تمام احمدی براداروں کی خدمت میں جو کہ گورداسپور کے ضلع کے کسی قصبہ میں رہتے ہوں۔ التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات میں اس انجمن کی شاخیں بنا کر راقم کو جلد مطلع فرماویں اور جس جگہ بسبب تھوڑے احمدی ہونے کے انجمن نہ بن سکے اس جگہ کے احباب کسی قریب کی انجمن کے ممبر بن جاویں۔ ہر ایک شاخ انجمن اپنے علاقہ کی حدبندی مقرر کر کے عاجز کو اطلاع دے کہ کس حد تک کے احمدی برادران اس کے ممبر بن یا ہو سکیں گے۔ نیز ہر ایک مقام کے احمدی برادران اپنی ایک فہرست بطریق نقشہ ذیل بنا کر بہت جلد عاجز کے پاس ارسال کردیں تاکہ تمام احمدی برادران ضلع گورداسپور کے نام ایک رجسٹر میں لکھے جاویں۔

نمبر	نام	ولدیت	پتہ	بیعت کب کی	[illegible]	[illegible]	چندہ				
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کنبہ کے دیگر اشخاص میں بیوی اور خورد و کلاں تمام بچوں اور دیگر متعلقین کے نام بھی لکھنے چاہئیں سوائے اس کے جو سلسلہ احمدیہ کا ممبر ہونے سے انکاری ہو جیسا کہ ہر ایک مذہب کی مردم شماری میں نابالغ بچے اسی مذہب میں شمار کئے جاتے ہیں اسی طرح احمدیوں کے بچے سب احمدی شمار ہوں گے۔

چونکہ اخبار سب جگہ نہیں پہنچتا اس واسطے جن احباب کو یہ اخبار ملے وہ اپنے قریب کے گاؤں میں اس کی اطلاع کردیں۔ یہ فہرستیں بہت جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں خط پر کسی شخص کا نام نہ ہو صرف وہ پتہ ہو جو درج ذیل ہے کیونکہ عہدہ دار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں جن اصحاب کے پاس انجمن بنانے کے قواعد نہ ہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ المشتہر سکرٹری مفصلات انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور قادیان

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۱۰	۳
½ ″	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ ″	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ ″	۲۵	۱۳	۷	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعائت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری فی وزنی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ کر اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کردیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۹۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جاوینگے۔ جہاں جہاں مینیجر مناسب سمجھے۔

سوال ۔ دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے ۔

الجواب ۔ دعوت پہنچا دینے میں دو امر ضروری ہوتے ہیں ۔ اوّل یہ کہ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے ۔ وہ لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور انکو انکی غلطیوں پر متنبہ کرے کہ فلان فلان اعتقاد میں تم خطا پر ہو یا فلان فلان عملی حالت میں تم سست ہو دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے اور عادت اللہ اس طرح پر ہے کہ اوّل اپنے نبیوں اور مرسلوں کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ میں اُن کا نام پھیل جاتا ہے اور ان کے دعوے سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حجت کر دیتا ہے اور دنیا میں خارق عادت طور پر شہرت دینا اور روشن نشانوں کے ساتھ اتمام حجت کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک غیر ممکن نہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک دم میں آسمان کے ایک کنارہ سے بجلی چمکتی اور دوسرے کنارہ تک پھیل جاتی ہے اسی طرح خدا کے حکم سے خدا کے رسولوں کو شہرت دیجاتی ہے اور خدا کے فرشتے زمین پر اُترتے اور سعید لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ جن راہوں کو تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہیں تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے امام وقت کی خبر ان لوگوں کو پہنچ جاتی ہے بالخصوص یہ زمانہ تو ایسا زمانہ ہے کہ چند دنوں میں ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کیساتھ تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے تو کیا خدا تعالیٰ کے بندے جن کے ساتھ نصرت خدا ہے وہ اس دنیا میں شہرت نہیں پا سکتے اور مخفی رہتے ہیں اور خدا انکی شہرت پر قادر نہیں ہے میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کیلئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے چنانچہ میرے وقت ممالک مختلف کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل و تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری و بری میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہیں اور ایک شخص اگر سیر کرنا چاہے تو تھوڑی مدت میں تمام دنیا کا سیر کر کے آسکتا ہے ماسوا اس کے کتابوں کا لکھنا ایسا سہل اور آسان ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی چھاپہ کی کلیں ایجاد ہو گئی ہیں کہ جس کسی ضخیم کتاب کے چند مجلد سو برس میں بھی نہیں لکھے جا سکتے تھے اس کے کئی لاکھ نسخے ایک دو برس میں لکھے جا سکتے ہیں اور تمام ملک میں شائع ہو سکتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے تبلیغ کیلئے بھی اس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں کہ ہمارے ملک میں آج سے سو برس پہلے انکا نام و نشان نہ تھا اور جیسے پہلے اگر پچاس برس پر نظر ڈالی جاوے تو ثابت ہوگا کہ اکثر لوگ ناخواندہ اور جاہل تھے مگر اب بباعث کثرت مدارس کے جو دیہات میں بھی قائم کئے گئے ہیں اس قدر استعداد و علمیت لوگوں کو حاصل ہو گئی ہے کہ وہ دینی کتابوں کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور میری طرف سے تبلیغ کی کارروائی یہ ہوئی ہے کہ میں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہروں جیسے امرتسر لاہور جالندھر سیالکوٹ اور دہلی اور لودیانہ وغیرہ میں بڑی بڑی مجمعوں میں خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچایا ہے اور ہزارہا انسانوں کے روبرو اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کی ہیں اور اسّی کے قریب کتابیں عربی اور فارسی اُردو اور انگریزی میں حقانیت اسلام کے بارہ میں جنکی جلدیں ایک لاکھ کے قریب ہو نگی تالیف کر کے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کیلئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آجتک توبہ کر چکے ہیں اور اس قدر سرعت سے یہ کارروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے یہانتک کہ امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کیلئے امریکہ کے نامی اخباروں میں شائع کرایا ہے اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں اور اسلامی بلاد کا ذکر ..... ہیں کہ اب تک جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کچھ زیادہ تین لاکھ سے اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں ۔ اور ہزارہا نشانوں سے لوگ اطلاع پا چکے ہیں اور اکثر ان میں صالح اور نیک بخت ہیں ۔ (حقیقۃ الوحی)

www.aaiil.org

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفون پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب اون کے ایسے کلمات کا اخبارون مین رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہین ہین ہرگز مناسب نہین ۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت مین ہین وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا اس لئے ہم تمام لوگون اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہین کہ اب مخالفین کی تحریرون کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہ ہوگی ۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کرین ۔ جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو ۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ہماری انجمنون کے کارکن کیسے ہون

نیت صدر انجمن احمدیہ نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے ۔ کہ ہر ایک شہر اور قصبہ اور گاؤن کے احمدی برادران اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنین بنائین اور ان انجمنون کو ایک ضلع کی انجمن کے ماتحت کرین اور تمام ضلعون کی انجمنین صدر انجمن کے ماتحت ہون اور اس طرح تمام احمدی برادران ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو کر یگانگت کے ساتھ کام کرین ایسی انجمنون کے کارکنون کے واسطے بھی صدر مقام قادیان سے قواعد بنا کر روانہ کئے گئے ہین ۔ سردست ایسے کارکن عموماً ہر جگہ آنریری یعنی بلا تنخواہ ہون گے ۔ ان کارکنون کے واسطے سب سے اول یہہ ضروری ہوگا ۔ کہ جب مقامی برادران ان کو کسی عہدہ پر مقرر کرنا چاہین اور وہ ان کے قبول کرنے کی طاقت اپنے اندر دیکھین تو سب سے پہلے اپنے دل مین اس امر کو سوچین ۔ کہ وہ اس کام کو کیون اختیار کرتے ہین ۔ کس نیت سے وہ یہ کام اپنے ہاتھ مین لیتے ہین ۔ انما الاعمال بالنیات عمل نیتون پر موقوف ہین ۔ اگر کوئی شہرت ۔ وجاہت عزت کی خاطر انجمن کا پریزیڈنٹ یا سکرٹری یا دوسرا عہدہ دار بنتا ہے ۔ تو انجمن احمدیہ ایک ایسی معزز چیز ہے ۔ کہ اسکو یہ باتین حاصل ہو جائین گی ۔ لیکن ایسا عہدہ دار اپنے آپکو ضرور نقصان مین سمجھے ۔ کیونکہ اس عہدہ داری مین اس کے سامنے ایک نہایت لطیف میوہ پیش کیا گیا تھا جس کے فقط چھلکے کے کھا لینے پر اس نے قناعت کی ہے اور اصلی مغز اور گودے کو لاپرواہی سے پھینک دیا ہے اس خدمت کے دیانت و امانت کے ساتھ ادا کرنے سے وہ ایک عظیم الشان شے حاصل کر سکتا ہے ۔ وہ کیا ہے ۔ وہ ہے ۔ رضائے الٰہی ۔ پس ایسے عہدہ کے قبول کرنے کے واسطے وہ اس کے علاوہ کوئی نیت اپنے دل مین نہ رکھتا ہو ۔ کہ اس کو رضائے الٰہی حاصل ہو جائے اور بس ۔ جو ایسا کرے گا ۔ خدا تعالیٰ اس کو تمام دنیوی فوائد سے خود بخود غنی کر دے گا کیونکہ وہ اپنے نیک بندون کو کبھی ضائع نہین کرتا ۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی ضائع نہین ہونے دیتا ۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ موسےٰ جیسا نبی اور خضر جیسا فرشتہ ایک گرتی ہوئی دیوار کے بنانے مین مصروف ہوئے اور اپنے ہاتھون سے اینٹ اور گارا اٹھا کر اس کو بنایا یہ ان کے واسطے حکم الٰہی تھا ۔ کیون ؟ اس واسطے کہ اس کی دیوار کے اندر ایک خزانہ تھا ۔ جس کے مالک دو لڑکے تھے ۔ یہ نہین معلوم کہ وہ لڑکے کیسے تھے مگر ان کی یہ خاطر کیون ہوئی اس واسطے کہ کان ابوھما صالحاً ۔ ان کا باپ نیکوکار تھا ۔ سبحان اللہ نیکوکار خدا کو کیسا پیارا ہے ۔ کہ اس کی اولاد بھی ضائع نہ ہونے پائی ۔ پس سب سے اول اپنی نیتون کو پاک صاف کرو ۔ خدا کے واسطے اور صرف خدا کے واسطے کوئی کام اپنے ہاتھ مین لو ۔

پابندی قواعد جب کسی کام کو اپنے ہاتھ مین لے چکو ۔ تو پھر اپنے فرائض کی انجام دہی ایسے طریق سے نہ کرو ۔ جس طرح کہ ایک بیگار ہوتی ہے ۔ لاپرواہی کو ہرگز کام مین نہ لاؤ ۔ اس سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے ۔ بلکہ کام کو اس طرح کرو ۔ جس طرح کہ ایک سرکاری ملازم اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتا ہے اور اس کو خوف ہوتا ہے ۔ کہ اگر مین اس کام کو بخوبی سرانجام نہ دونگا ۔ تو مجھ پر جرمانہ ہوگا ۔ یا مین موقوف کر دیا جاؤن گا ۔ بے تنخواہ عہدہ دار ہو کر ایک تنخواہ دار عہدہ دار کی طرح کام کرو ۔ تمام قواعد

کی پابندی کرو۔ ایسا کہنا تو خود ایک نخش امر ہے۔ ایسا دل میں بھی خیال نہ لاؤ۔ کہ اگر میں کام نہ کرونگا۔ تو مجھے کیا پرواہ ہے۔ اس کو خدا سے تنخواہ ملتی ہے اس تنخواہ کو ظاہری تنخواہوں سے زیادہ عزیز رکھو۔ کیا ہی پیاری بات مجھے معلوم ہوئی ایک ریاست کے رئیس کی جس نے آخری عمر میں اپنا تمام خزانہ مساکین اور فقراء میں تقسیم کر دیا۔ تو کسی کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں اپنی دولت کو بہت پیار کرتا ہوں۔ جب تک کہ میں اس دنیا میں تھا۔ میں نے اسے اپنے پاس رکھا۔ اب جب میں نے جانا کہ میرا وقت آگے چلنے کو ہے تو میں نے اپنی دولت بھی ایسے نوکروں کے سر پر رکھ کر آگے بھیجدی جنہوں نے مجھ سے مزدوری نہیں لی اور نہ ان سے مجھے خیانت کا خوف ہے۔ غرض وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا تنخواہ دار نوکر ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو بے تنخواہ سمجھ کر اپنے کام میں غفلت اور سستی کریگا تو پھر اپنے مالک حقیقی سے اپنی تنخواہ کیونکر پا سکیگا۔ انجمن مقامی ہو یا صدر ہو۔ بہرحال اس کے قواعد کی پابندی ہر ایک ممبر اور عہدہ دار کو نہایت دلی اخلاص کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ ہاں کسی کو کوئی قاعدہ ناپسند ہو۔ تو وہ نظر ثانی کے واسطے انجمن میں درخواست دے سکتا ہے۔ انجمن کے فیصلہ کی اپیل صدر انجمن میں کر سکتا ہے اور صدر انجمن کے فیصلہ کی اپیل حضرت مسیح موعود کے حضور میں کر سکتا ہے لیکن طریق ادب یہی ہے۔ کہ یہ تمام اپیلیں بھی انجمنوں کے ذریعہ سے آنی چاہئیں۔ انجمن کبھی مناسب اپیلوں کو روک نہ رکھے گی۔ بلکہ اپنی رائے کے ساتھ آگے بھیجدے گی۔ جب تک فرمانبرداری اور اطاعت کی عادت کسی قوم میں نہ ہو وہ قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بلکہ قوم قوم ہی نہیں بن سکتی۔

تبدیل عہدہ داران

صدر انجمن نے یہ قاعدہ بنایا ہے کہ ہر سال عہدہ داران کا نیا انتخاب ہو۔ نئے انتخاب کا وقت دنیا داروں کی کمیٹیوں اور انجمنوں میں بڑی ہل چل اور باہم جنگ و فساد کا موقع ہوتا ہے۔ ہمارے معزز احمدی دوست اس امر کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ان کے انتخاب دنیا داری کا رنگ کبھی نہ پکڑنے پائیں۔ ہر انتخاب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا تو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے تو قدرت رکھتا ہے اور ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے۔ اس انتخاب میں تو ہماری راہنمائی فرما اور ہر ایک کام کے واسطے ایسے عہدہ دار ہم سے منتخب کرا جو اس عہدہ کے واسطے ہم میں سب سے زیادہ تیری نگاہوں میں لائق ہوں۔ پھر ان عہدہ داران کو توفیق اور قوت عطا کر کہ وہ اس کام کو ایسی طرح سے سرانجام دیں۔ کہ ہم سب کے لئے تیری رضامندیوں کی راہ پر آگے قدم بڑھانے کا ذریعہ بنتا چلا جائے۔ ہماری کمزوریوں کو اپنے فضل سے دور کر اور ہم پر رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ غرض اس طرح کی دعائیں کرنے کے بعد انتخاب کیا جائے انتخاب کے بعد جیسا کہ عہدہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام کو پوری کوشش اور محنت اور لیاقت سے سرانجام دیں ایسا ہی ممبران انجمن کا بھی فرض ہے کہ وہ ہر طرح سے اپنے عہدہ داروں کی امداد میں کوشاں رہیں۔ عہدہ داروں کو تو چاہیئے۔ کہ اپنے کام کے واسطے کسی انسان کی قدردانی یا بے قدری کی پرواہ نہ کریں۔ لیکن ممبران انجمن کے واسطے لازم ہے۔ کہ اپنے عہدہ داروں کی عزت کریں ان کی خدمات کی قدردانی کریں کوئی ایسی بات نہ کریں جس سے ان کی دلشکنی کا خوف ہو۔ ان کے کام میں نکتہ چینی اور عیب گیری کا خیال نہ کریں۔ بلکہ ان کی نیکیوں کی طرف زیادہ نظر رکھیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کمزور ہے۔ گنہگار ہے۔ خطا اور سہو کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہی روزِ قیامت نماز و روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے معلوم ہے۔ کہ انسان کے کام میں اگر نصف بدکاریاں ہونگی تو باقی کی نصف نیکوکاریاں اسے بخشوا دیں گی۔ ہر ایک شخص جو کسی کام پر لگا یا جائیگا اس سے ضرور کوئی نہ کوئی غلطی بھی ہوگی۔ لیکن اگر اس کو الگ کر کے اس کی جگہ دوسرا آدمی رکھا جائے تو اس سے بھی غلطیاں ہوں گی۔ ممکن ہے کہ یہ غلطیاں اور قسم کی ہوں اور دوسرے شخص کی اور قسم کی ہوں لیکن نقص سے پاک کون ہے پس ایک عہدہ دار میں اگر کوئی عیب نظر آوے تو جلدی سے اس سے نفرت کر کے اس کو الگ کرنے کی طرف نہیں دوڑنا چاہیئے۔ بلکہ اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے اور بہت سی چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے اور اگر کسی عہدہ دار کی نسبت ایک انجمن کا یہ منشاء بہرحال ہو جاوے کہ اسکو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو اس عہدہ دار کو چاہیئے کہ حضرت خالد کا نمونہ اختیار کرے۔ فوراً خوشی کے ساتھ اپنے عہدے کا چارج دیدے اور ذرا بھر ملال دل پر نہ لاوے۔ کیونکہ وہ خدا کی خاطر کام کرتا تھا۔ کسی عہدہ کو اپنے واسطے موروثی نہ خیال کرے اور تمرد اختیار نہ کرے۔ کہ میں یہ عہدہ ضرور اپنے پاس رکھوں گا اور ایسا خیال نہ کرے۔ کہ بہرحال یہ میرا ہی حق ہے۔ کیونکہ یہ خیال گنہگاری کا خیال ہے اور ایسی بغاوت انسان کے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ ہاں کوئی مناسب اعتراض ہو تو اپنی انجمن کی وساطت سے صدر انجمن میں بھی بھیج سکتا ہے۔ اور صدر انجمن اس پر انشاء اللہ کافی غور کرے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو اس میں مداخلت کر کے اصلاح کر دیگی۔ لیکن کسی عہدہ دار کو یہ ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کسی عہدہ کو لینے یا اپنے پاس رکھنے کی خواہش کرے یا اس پر اصرار کرے۔

انجمن احمدیہ انبالہ

برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب البدر

۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پندرہ روزہ جلسہ پر منشی فضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ ثاقب صاحب از راہ اخوت شریک جلسہ ہوئے اور ایک نظم جو وہ اس تقریب کے لئے لکھ کر لائے تھے دلکش لہجہ میں پڑھ کر سنائی اور جلسہ کو خوب گرمایا اس نظم سے پہلے ایک پرجوش تقریر کی اور چند آیات قرآنی کی تفسیر فرمائی۔ خدا انکو اس کا اجر عظیم دے اور جناب شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کنٹریٹ انبالہ توپ خانہ بازار کو بھی جزائے خیر دے۔ کہ انہوں نے بوجہ ان تعلقات کے جو ثاقب صاحب کے ہیں ثاقب صاحب کو آنے کی اور شمول جلسہ کی تحریک فرمائی۔ جس کو انہوں نے ایک دینی خدمت سمجھ کر منظور فرمایا اور کلفت سفر کو گوارا کیا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

خاکسار فضل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

بند اوّل

مرحبا اے بزم یارانِ طریقت مرحبا
مرحبا اے مجلس اخوان با صدق و صفا
آج ہے تیرے لئے دریائے رحمت جوش میں
موجزن تیرے لئے ہے بحر الطاف خدا
ناز کر اے بزم یارانِ طریقت بخت پر
آج تو خیر الامم ہے تجھ پہ ہے فضل خدا
حبذا اقبال تیرا حبذا بخت سعید
خوش نصیبی پر تری ہے مرحبا صد مرحبا
تیرے اقبال اور سعادت کے پھریرے ہیں آج دن
تیرے سر پر ظلِ پیغمبر کا آ بیٹھا ہما
جس مبارک روز کو ترپا کئے عالم کے دل
تیرے اطمینان دل کو آج وہ دن آگیا
ساری دنیا تیرہ و تاریک تھی جس کے بغیر
آج اُس بدر منور نے جہان روشن کیا

www.aaiil.org

مہدیٔ آخر زمان واحمدؐ والانشان
نور حق آیا تو باطل کی سیاہی اٹھ گئی
اک دم اعجاز سے صد سالہ مردے جی اٹھے
وہ مسیحائے زمان جسکی دعاؤں کے طفیل
کچھہ تو بتلاؤ ہمیں تھا کون الگزنڈر ڈوئی
کچھہ سنا ہوگا اک خنزیر سیرت سے پگٹ
یہ وہ سلطان القلم ہے جسکی تحریرون کا زور
کردیا ہے کند جس نے تیغ خون آشام کو

منبع وحی خدا سرچشمہ نور ہدے
نور حق کی روشنی سے حرف باطل مٹ گیا
کہہ گئے ہونٹون مین کچھہ بیمار اچھا ہوگیا
جو ادہا جو نابنی اُن کے مقابل مر گیا
جانتے ہو خوب اے امریکہ واے ایشیا
کردیا انفاس عیسےٰ نے اسے بہی ادہموا
دن بدن بڑھتا گیا دشمن کا جی گھٹتا گیا
ہے قلم اس کا کہ جس کا رعب سب پر چھا گیا

آئے تم دارالامان مین اس جری کو مانکر
حق تو یہ ہے تم نے حق مانا اُسے پہچانکر

بند دوم

اُس نے جو باتین سنائین ہین بڑے ہی کام کی
یہ خدا کے حکم ہی سے بنکے آیا ہے حکم
قیصر و فغفور کے کانون مین پہنچائی خبر
حضرت خیر الرسل کا اس کو پہونچا ہین سلام
چپکے چپکے دشمنون نے کین بہت سرگوشیان
ابتدا مین دشمنون کے تہے دم و دعوی بہت
پست فطرت صاحب الہام جب ہونے لگے
آسمان پر جا چکے تہے مٹ کے قرآن کے حروف
جم چکی تہی کعبۂ دل مین بتون کی دوستی
کنج خلوت سے نکالا دست قدرت نے اُسے
دین حق کی ہو ترقی نصرت اسلام ہو
روز و شب صبح و مسا تہی فکر دل مین جوش زن
دھن تہی اس کے جی مین بس دین کی اشاعت کیلئے
دین احمد کی حمایت مین تہی بے چینی اُسے
زندگانیٔ مسیحا کا عقیدہ العیاذ

دین کی عزت بڑہائی آبروء اسلام کی
فرض ہے اب ہم پہ تعمیل اس کے سب احکام کی
اپنی تبلیغ رسالت کی صلائے عام کی
ہمنے صورت دیکھہ لی عیسےٰ گندم فام کی
کچھہ نہ چلنے پائی پیری ساحری و سامری
جز خدا کے تہی خبر کس کو بھلا انجام کی
کھولدی اُس نے حقیقت وحی کی الہام کی
سچ تو یہ ہے دینداری رہ گئی تہی نام کی
بڑھتی جاتی تہی پرستش خلق مین اصنام کی
اللہ اللہ اتنی شہرت اور اس گمنام کی
تھی دعا اس کی یہ روز و شب پگاہ و شام کی
حضرت ختم الرسل کی عزت و اکرام کی
اک لگن تہی اس کے دل مین دین کے پیغام کی
اپنی آسایش کی فکر اس کو نہ کچھہ آرام کی
اس نے کی تردید پختہ اس خیال خام کی

اس نے بتلایا ہمین خود پڑھ کے پیغام خدا
نقش دل کی لوح پر آکر کیا نام خدا

بند سوم

تک رہے تہے راہ جسکی آج وہ رہبر ملا
جسکی دربانی پہ نازان ہو سلاطین جہان
جس نے یاجوج اور ماجوج پس پا کردئے
شہد سے میٹھا کہین اور دودھ سے بڑھکر سفید
تشنہ لب تہے دشت ناکامی مین اور حیران تہے
اس کی یہ کوشش کہ نکلین کفر سے مومن بنین
دین حق کے خون پیاسے جو تہے آخر انہین
ضد مین بڑھتے ہی گئے یہ جاہلان سنگدل

خادم دین محمدؐ ظل پیغمبر ملا
ہم کو اس سلطان اقلیم سخن کا در ملا
ہم کو وہ بارعب ذوالقرنین اسکندر ملا
شکر للہ آج ہم کو چشمہ کوثر ملا
ساقی کوثر کے دست خاص سے ساغر ملا
مصلح امت کو امت سے لقب کافر ملا
جانکنی کی پیاس مین آب دم خنجر ملا
ان کو اس دل کی قساوت سے بھلا پتھر ملا

جبکہ گو سارے قویٰ عقل و خرد تہے دلپذیر
امت مرحوم کے اقبال کے چمکے نصیب
اس نے سمجھایا کہ ہے قرآن ہی روشن کتاب
یہ وہ نورانی ورق ہین جس کے اک اک حرف مین
یہ وہ دریا ہے کہ جسمین جب ہوئے غواص ہم
فاتحہ کی ایک ہی تفسیر سے جو اس نے کی
جب صف آرائی ہوئی ہے علم کے میدان میز

کافر نعمت کو آخر کفر کا کیفر ملا
جب اُسے عیسےٰ فرخ فال نیک اختر ملا
پیکر انسان کو جس کے نور سے زیور ملا
اک سفینہ نور حق کا علم کا دفتر ملا
معرفت کا علم و حکمت کا ہمین گوہر ملا
علم کا در ہم کو اور عرفان کا حیدر ملا
صف شکن ہو کر صف دشمن کو وہ صفدر ملا

نام احمد پر ہین قائم انجمن ہائے علوم
ہین اسی کے فیض سے تازہ چمن ہائے علوم

بند چہارم

ہم تہے شیدائے بتان اب عاشق قرآن ہوئے
پہلے ہم روتے تہے اور جلتے تہے سوز ہجر مین
خون رلاتے تہے ہمین پہلے بتان سنگدل
ہوگئے بے آب موتی اب ہماری آنکھہ مین
یا ستار کہا تہا ہم کو آسمان کے جور نے
شکر للہ جامۂ اسلام زیب تن ہوا
پیس ڈالا تہا ہمین یا آسیائے دہر نے
یا تو ہم دنیا پہ گر بیٹھے تہے دین و دل نثار
یا نمازون مین نہ ملتا تہا ہمین کچھہ بھی سرور
آسمان سر پر اٹھا لیتے تھے ہوکر دردمند
یا کھٹکتے تہے یہ دل مین بن کے کانٹا روز و شب
دین کو دنیا سے برتر جاننا لازم ہوا
بے سروسامانیون کے درد شکوے ہوگئے
نیک کامون کے ادا کرنے مین جنت مل گئی
بن گئے دیندار اور داخل ہوئے اسلام مین

بزم حق کی شمع کے پروانہ سوزان ہوئے
اب کلام حق کے بستان کے گل خندان ہوئے
اب خدا کے خوف سے ہم ہوش کر گریان ہوئے
موتیون سے علم کے پُر جیب اور دامان ہوئے
اب خدائے آسمان کے رحم سے شادان ہوئے
جب لباس کبر و رعنائی سے ہم عریان ہوئے
سارے غم اب پائمال گردش دوران ہوئے
یا فقط اب دین اور ایمان پر قربان ہوئے
یا نمازون مین ہی ہم مست مے عرفان ہوئے
یا دعاؤن سے ہماری درد کو درمان ہوئے
آج پورے اپنے دل کے حسرت و ارمان ہوئے
جب سے اک مرد خدا کے ہاتھہ پر پیمان ہوئے
بے سروسامانیون مین عیش کے سامان ہوئے
بس اسی دنیا مین حاضر حور اور غلمان ہوئے
ہادیٔ برحق ہمارے مہدیٔ دوران ہوئے

احمدیت کیش اشد نیز احمدؐ رہنما
ہم غلام احمدؐ والانشان شد مقتدا

بند پنجم

کھینچکر یکجا کیا ہے جذب الفت نے ہمین
لغت دین محمدؐ سے ہوئے شیرین زبان
ہے کوئی ایران کا اور کوئی ہے توران کا
امن جوئی کے سبق ہم کو دئے اسلام نے
ہم کو تسلیم و توکل نے بنایا سیر چشم
اللہ اللہ کیا ہی خوش قسمت ہین ہم آدو ستو
گو زلیخائی کے وہ جذبے نہین ہم مین مگر
خدمت اسلام مین ہے شان سرداری عجب
خار بے دینی مین تہے آخر لیا ہم کو نکال

یکدل و یکجان کیا جوش محبت نے ہمین
کردیا روشن بیان نور نبوت نے ہمین
شیر و شکر کردیا حق اخوت نے ہمین
مسکنت کے گر سکھائے احمدیت نے ہمین
اک خزانہ دیدیا صبر و قناعت نے ہمین
بخشدی آزادئ مذہب حکومت نے ہمین
لا بٹھایا ہے یہان یوسف کی چاہت نے ہمین
فخر سرداری دیا مذہب کی خدمت نے ہمین
کھینچکر اللہ کے دست عنایت نے ہمین

[illegible]

یحییٰ کا ہم نام پہلے نہیں ہوا

توریت شریف میں پیشگوئی تھی۔ کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی مسیح کے آنے سے پہلے ضرور ہے کہ الیاس دوبارہ دنیا میں آوے۔ الیاس کے آنے کے بعد حضرت عیسےٰ کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ یہود لوگ ہمارے علماء کی طرح اس غلطی میں گرفتار تھے۔ کہ حضرت الیاس نبی آسمان پر چلے گئے ہیں اور وہاں زندہ بیٹھے ہیں اور پھر آسمان سے نازل ہوں گے اور لوگوں کو درست کریں گے اور ان کے نزول کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام پیدا ہونگے اور یہودیوں کی ظاہری سلطنت دنیا پر قائم کریں گے۔ اور رومیوں کو جو اس وقت ملک شام کے حاکم تھے مار کر ملک سے نکالدیں گے۔ اس عقیدہ پر یہودی لوگ ایسے پختہ تھے بلکہ اب تک ہیں۔ کہ ایک یہودی نے از روئے توریت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کی تردید پر ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ اگر بالفرض یسوع اپنے دعوے میں سچا تھا۔ اور قیامت کے دن اس کے نہ ماننے کے سبب ہم یہودیوں سے سوال ہوا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب نکالکر خدا کے آگے رکھیں گے اور کہیں گے۔ کہ دیکھ تو نے ملاکی نبی کی معرفت ہم کو فرمایا تھا کہ مسیح کے آنے سے پہلے الیاس زمین پر آئیگا۔ تو نے یہ نہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص الیاس کی مانند ہو کر آئے گا۔ خیر یہود تو گئے جہنم کو۔ لیکن ہمارے زمانہ کے مسلمان اور عیسائی اس وقت یہودیوں سے بڑھ کر قصوروار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ یہودیوں کو پہلے پہل یہ امر پیش آیا تھا۔ کہ جب کسی گذشتہ نبی کے آنے کی پیشگوئی ہو تو وہ کس طرح سے پوری ہوا کرتی ہے لیکن ان مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور ان کے واسطے مناسب تھا کہ وہ یہود کے حالات سے عبرت پکڑتے۔ جب یہ نظیر الیاس کے واقع والی مسلمانوں یا عیسائیوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دیسکتے اکتوبر ۱۹۰۲ء میں جب کہ عاجز حضرت مسیح موعود کے ہمرکاب دہلی گیا تھا۔ تو ایک دفعہ اتفاقاً کیمبرج مشن کمپونڈ کے پاس سے گذرنا ہوا۔ میں گاڑی کو وہاں ٹھہرا کر اندر گیا۔ دہلی کے کالج کے پرنسپل پادری ... صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں پادری صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم لوگ مرزا صاحب کی طرف اس واسطے توجہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ کوئی شخص مسیح کی مانند ہو کر آئے گا۔ بلکہ ہمیں یہ کہا گیا کہ یسوع مسیح آئیگا جس سے مراد مسیح کا اپنا آنا ہے نہ کہ اس کے کسی مثیل کا اور چونکہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اس واسطے ہم ان کو نہیں مان سکتے۔ اس کے جواب میں میں نے کہا کہ پادری صاحب یہ اعتراض تو آپنے وہی پیش کیا ہے جو یہودیوں کے فقیہہ اور فریسی علماء حضرت عیسےٰ پر کرتے تھے۔ کہ ہم تجھ کو نہیں مان سکتے۔ کیونکہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے۔ تو کہتا ہے کہ یوحنا کو الیاس مان لو۔ مگر ہم کس طرح مان لیں جب کہ ہم کو خود الیاس کا آنا بتلایا گیا ہے۔ نہ کہ الیاس کے مثیل کا۔ میرے اس جواب کو سنکر پادری صاحب خاموش ہوگئے اور اس کے سوائے کچھ جواب نہ دے سکے کہ آپ کو پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے حالات سے ناواقف ہوں میں اور آپ کے ساتھ ان معاملات میں گفتگو نہیں کرسکتا۔ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو . . . . . . صاحب سے آپ ملاقات کریں۔ غرض الیاس والا معاملہ ایسا صاف ہے۔ کہ کسی کو اس میں کلام کرنے کی گنجائش نہیں۔ عیسائی بھی اس بات کو مانتے ہیں اور مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یحییٰ (یوحنا) الیاس نبی کے بروز تھے اور ان کی روحانی طاقت لے کر دنیا میں آئے تھے۔ اور الیاس کے دوبارہ دنیا میں آنے سے مراد اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھی۔ کہ حضرت یحییٰ دنیا میں آگئے۔ آنا تو الیاس نے تھا۔ پر یحییٰ ہی الیاس تھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ حضرت یحییٰ کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ لم نجعل لہ من قبل سمیا۔ یعنی اس کا ہم نام پہلے کوئی گذرا ہی نہیں۔ گویا یحییٰ الیاس بھی تھا لیکن بعینہٖ وہ الیاس نہ تھا۔ کیونکہ یحییٰ کا تو ہم نام بھی پہلے نہیں گذرا۔ اس پاک وحی میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا فیصلہ کردیا ہے۔ کہ کسی شخص کے دوبارہ دنیا میں آنے کے متعلق جو پیشگوئی کی جائے۔ اس میں اس اصل اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ دوبارہ وہی پہلے آنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان دونوں کے نام میں بھی بظاہر فرق ہوتا ہے گو باطن میں وہ ایک دوسرے کے رنگ میں رنگین ہوں گویا ایک ہی روح و روان رکھنے والے یا بہ الفاظ دیگر یکجان دو تن ہوں لیکن دو تن کا ہونا ضروری ہے۔ دونوں کا تن ایک نہیں ہوسکتا۔ یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے۔ تمام پیشگوئیوں میں یہی رنگ چلا آتا ہے جس کا جی چاہے مانے۔

ایوب مرحوم

اپنے پرانے کاغذات کے درمیان مجھ اپنے عزیز مرحوم دوست اور بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب غفرہ اللہ کا ایک خط ملا ہے۔ جس کے چند الفاظ اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ جو اس مرحوم دوست کی محبت کا نمونہ ہیں۔ یہ خط ان کی بیماری کے آخری ایام کا ہے جس کے بعد وہ جلد فوت ہوگئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخوان صاحب بزرگوارم سلمکم اللہ الرحمٰن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور آقائے من حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤں سے بہت آرام ہے۔ بخار تو بحمد اللہ قریباً ایک مہینہ سے ٹوٹ گیا ہوا ہے۔ کھانسی تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے۔ جو انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی دعاؤں سے دور ہوجاوے گی۔ عرصہ سے آپنے اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہیں فرمایا۔ بے شک آپ کو فرصت تو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ تاہم اس عاجز کے واسطے آپکا محبت نامہ ایک خاص اثر رکھتا ہے اور اس سرور کو میں ہی جانتا ہوں۔ جو مجھے حاصل ہوتا ہے اس لئے مہربانی کرکے ضرور بالضرور کبھی عنایت نامہ سے مشکور فرماویں۔ اگرچہ دو حرفہ ہی ہو۔ آپ عند اللہ ماجور رہیں گے۔

۹ر جنوری ۱۸۹۹ء

ایسا مضمون درج اخبار نہیں ہوسکتا

ایک صاحب جو اپنے آپکو احمدی نکتہ رس لکھنا پسند فرماتے ہیں وہ مضمون درج اخبار ہونے کیلئے بھیجتے ہیں انکو اور دیگر نامہ نگاروں کو آگاہی ہو کہ جس مضمون پر نامہ نگار کے دستخط نہ ہوں وہ درج اخبار نہیں ہوسکتا یہ ضروری نہیں کہ اخبار میں نام چھاپا جاوے مگر خط میں نام اور دستخط کا ہونا ضروری ہے۔

افریقہ میں طاعون

لنڈن کا تار مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء مظہر ہے کہ مراکو واقعہ شمالی افریقہ میں طاعون کے ۲۱ کیس اور چار فوتیاں ہوچکی ہیں طاعون تمام دنیا پر پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ملاں لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئیوں کو اپنی بناوٹ اور کوشش سے پورا کرلیا کرتے ہیں مراکو میں اور امریکہ

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو حضرت مسیح موعودؑ کے

ساتھ سچا اخلاص تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے مریدین بھی حضرت اقدس کے ساتھ محبت و اخلاص رکھتے ہیں اپنے مرحوم و مغفور مرشد کی پیروی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ حال میں ایک بزرگ صوفی خلیفہ محمد صادق علی صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت کی ہے خلیفہ صاحب کے دو خطوط درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کیواسطے موجب ہدائیت ہوں۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اے سچے مہدی اور سچے ہدائیت کرنے والے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج رسالہ ریویو آف ریلیجنز میری نظر سے گذرا جس نے ثابت کیا اور مجھے سکھایا کہ اخبارات میں جو اشتہارات وغیرہ آپ کی نسبت ہوتے ہیں وہ گمراہ لوگوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ تو ہم کو وہ اسلام جو ہم بھولے ہوئے ہیں۔ سکھانے والے ہیں اور بجائے اس کے کہ آپ سیدنا و مولانا ختم الرسل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر اور جھوٹا بتانے والے ہوں آپ تو ان کے دین کے حمایت کرنے والے اور بڑھانے والے ہیں اور اس گروہ سے ہیں۔ جن کی نسبت ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت کے علماء ان پیغمبروں سے جو پہلے گذرے ہیں اچھے ہونگے اور اس سے ایک جزوی طور سے رسالت باقی ہے قیامت تک۔ اور یہ سلسلہ رہیگا۔

اور آپکے رسالہ کی نسبت تو یہ کہنا بھی کافی ہے کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی رُوح نے آپ سے لکھوایا ہے اور وہ خدا کی آواز ہے۔

اے سچے مہدی خدا کے بھیجے ہوئے
صدق دل سے تجھے برحق مانتا ہوں اور خدائے عزّ وجل شاہد ہے۔ تو ہی ہے مہدی جس کے لئے پہلے سے انتظار تھی۔ گمراہ اور کم سمجھ ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ مہدی غار میں چھپا ہوا ہے اور عیسے اوپر ہے۔ خدا ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اس معاملہ کے سمجھنے کے لئے تو تھوڑی سی عقل ہے۔ علم کو بھی چھوڑ دو۔ ان کی آنکھوں پر ایک پردہ ہے گمراہی کا۔

اے خدا کے بھیجے ہوئے مہدی اور مربی مرشد میں نے مانا کہ قرآن شریف سب سے افضل مرشد اور اسلام کے سکھلانے والا ہے۔ مگر اس کے سمجھنے کے لئے علم اور عقل جب کافی نہیں تو مرشد ضرور چاہیئے۔ اسی لئے تجھے مرشد لیتا ہوں۔ تو مجھے تعلیم دے اور صراط مستقیم بتا۔

اور میں فاسق و فاجر اور گمراہ حد درجہ کا ہوں میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگ کہ وہ میرے دل میں وہ نور بھر دے۔ جو اس کی ذات پاک اور نبی کامل ختم الرسل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے مہدی کی پیروی اور فرمانبرداری کی راہ پر اجالا روشنی کا کام دے۔ آمین ثم آمین

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی مختار عام حضور حضرت پیر سید گیلانی حسنی حسینی آفندی مجیدی سجادہ نشین رانی پور شریف ریاست خیر پور سندھ

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلّی

اے خدا کے پیارے مقبول بندے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - میں باطنی بصارت سے تیرے حضور پاک میں ہوں اور تیرے مبارک قدموں پر دل و جان نثار کر رہا ہوں دیکھ تو ہی روشن ضمیر خدا کا رسول ہے۔ دلوں کی پاکی پلیدی کی خدا تجھے اطلاع کرتا ہے۔ میری عرض جو کرنا چاہتا ہوں توجہ سے سُن میں ایک ولی جو ولی حقیقی اور عالم تھا جیسا عالم چاہیئے اور پیر تھا جسے پیر طریقت کہتے ہیں جس کے روئے انور پر نور اور رحمت خدا کی برستی تھی۔

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہوا۔

اس کا نام خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ تھا اس کا وطن چاچڑاں یا مٹھن کوٹ ہے کا مرید ہوا تھا اور میں اسی وقت جبکہ میں ان سے بیعت کر رہا تھا علمائے پنجاب جو پانچ چھ سے کم نہ تھے آئے آن حضرت نے اٹھ کر ان کو مصافحہ کیا (میں بھی بعد حصول سعادت بیعت کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ مولوی صاحبان سے انہوں نے حال پوچھا۔ انہوں نے عرض کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی رسالت کا مدعی پیدا ہوا ہے اور بزرگوں نے بھی فتوے تکفیر میں آپ کی ویسا کفر کا فتویٰ لکھ دیں۔ انہوں نے فرمایا بزرگوں نے تو لکھ دیا ہے میں تو بزرگ نہیں نہ بزرگی کے آثار و افعال مجھ میں ہیں میں تو ایک گنہگار فقیر گوشہ نشین جھونپڑی دار ہوں اس حالت کے انداز میں کہو تو لکھ دوں آپ نے کہا کہ لاؤ قلم دوات مولویوں نے کہا بتلایئے تو کیا لکھیئے فرمایا کہ ایسے عالموں نے جو اُن پر کفر کا فتوے دیکر دیوا آپ کو گنہگار کیا ہے پہلی کسی کو مانا ہے جواب لکھوا دینگے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک خدا کا بہت مقبول بندہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میرا آپ پر ایمان لانا اُن کی بیعت اور ان کی ہدایت کا ثمر ہے ورنہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں۔ ابتک میں ان کی مہاجرت میں پریشان تھا اس کے عشق نے تیرا عشق دیدیا اور اب وہی عشق محبت تیری ذات پاک سے ہے۔

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی سجادہ نشین رانی پور شریف

المفتی

ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں | **بیوہ کا نکاح کن صورتوں میں ضروری ہے**

پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے اس کے نکاح کے وقت عمر۔ اولاد۔ موجودہ اسباب نان و نفقہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے یا کہ نہیں یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونیکے یا اولاد بہت ہونیکے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جائے۔

فرمایا۔ بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کو نکاح کا حکم ہے چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے اس واسطے بیوہ کے نکاح کیواسطے حکم ہوا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا۔ جو نکاح کے لائق ہے اور جس کیواسطے نکاح ضروری ہے بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق حال ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک بیوہ کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کرسکتا۔ کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جاوے ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہیئے۔ کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری اسٹامپ ۔ ہیڈ منشی ۔ دوکانداری کاموں میں مہارت رکھتے ہوں ضرورت ہوگی ۔ اور نیز دو کاشتکار تنخواہ ناخواندہ خواندہ ضرور خصوصاً احمدیوں کے لئے اطلاع ہے ۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار مسکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۔

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | تازہ ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پر زور بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب | بچوں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۳ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

کلمن احمدی | ۱۸ داد والے ۔ قیمت ۲ر

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح | مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ ۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ در تائید مسیح موعود ۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

الخطبہ
ضرورت نکاح

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے ۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں ۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

۰ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں ۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ ۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں ۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر تقریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدیں شرائط ۔ لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب عقل ۔ انٹرنس پاس ۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

رسید زر

۲ ستمبر ۱۹۰۷ء	۱۲۱۶	خیر الدین صاحب	عہ ر
۵	۱۰۸۶	ارتضیٰ علی خان صاحب	۱۲ ر
۶	۱۱۰۰	عطاء الٰہی صاحب	ے ر
۷	۱۱۰۵	منشی نعمت خان صاحب	ے ر
۷	۱۱۸	شیخ فیض الرحمان صاحب	ے ر
۷	۱۱۰۳	عبداللہ جان صاحب	ے ر
۹	۵۳۲	ذوالفقار علی خان صاحب	ے ر
۹	۱۲۱۶	خیر الدین صاحب	۴ ر
۹	۱۲۲۲	مستری دین محمد صاحب	۲ ر
۹	۴۷۶	حافظ احمد اللہ خان صاحب	ے ر
۹	۱۲۲۶	مرزا محمد علی صاحب	عہ ر
۹	۱۱۳۰	حافظ شیر محمد صاحب	عہ ر
۹	۱۵۷۹	نظام الدین صاحب	۱۲ ر
۹	۱۶۰۹	عبدالحق صاحب	ے ر
۱۰	۱۱۹۲	فیض محمد صاحب	ے ر
۱۰	۱۱۵۳	وحید بیگ صاحب	ے ر
۱۰	۵۸۸	منشی بہادر علی صاحب	عہ ر
۱۱	۱۸۰۰	مولوی نور حسن صاحب	ے ر
۱۱	۹۷۳	غلام دستگیر صاحب	عا ر
۱۱	۱۰۴۰	کریم بخش صاحب	ے ر
۱۱	۱۸۰۱	عبدالحی صاحب	۸ ر
۱۲	۱۱۱۱	مولوی غلام رسول صاحب	ے ر
۱۲	۱۱۷۸	خان محمد صاحب	ے ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

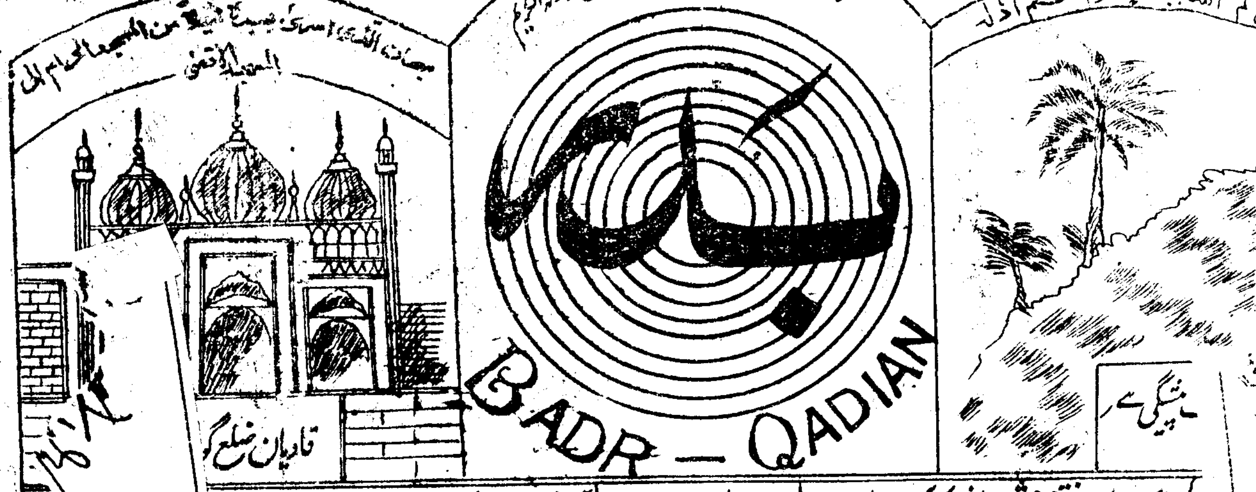

ای جہان منتظر خوش باش کآمد و ستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

مورخہ ۹ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۴۲)

چہ گویم بانوگرائی چہادر قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو اسلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بکتے ہیں پست و ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں پوری ہوتی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اُٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری ایک بے نظیر خدمت کرتے ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے۔ بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس میں سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپیہ کی قیمت ایسی ہے کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ مغویب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہو گا۔ جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماویں گے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخبار کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تا کہ مدارس کے طلبا پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آدا…

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پادریوں کو آخر شکست ہوئی

لنڈن کا میگزین ریویو آف ریلیجنز

بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ متوفی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے قانونی جواز کا مسودہ بالآخر پاس ہو کر انگلستان کا قانون بن گیا ہے۔ پادری لوگوں نے اس قانون کی مخالفت کرنے میں کوئی محنت اور مشقت دریغ نہ کی تھی مگر افسوس ہے کہ آخر ان کو شکست ہوئی۔ ۱۸۴۲ء میں اس قانون کے واسطے تحریک شروع ہوئی تھی۔ کئی دفعہ ہوس آف کامنس سے پاس ہو کر ہوس آف لارڈز میں جاتا مگر ہر دفعہ ہوس آف لارڈز میں پادری لوگ سخت مخالفت کے ساتھ اس کو منظور نہ ہونے دیتے۔ اب بشپ صاحب لنڈن نے اپنے ماتحت پادریوں کو حکم دیا ہے کہ کوئی پادری کسی گرجہ میں ایسی شادی میں شامل نہ ہو۔ لیکن جب ملک میں قانون کی منظوری ہو گئی تو اب پادریوں کی حیلہ بازی کسی کام نہیں آسکتی۔ یورپ کی مہذب قوموں کو بالآخر ایسے مسائل میں انہیں باتوں پر کاربند ہونے میں سکھ معلوم ہوتا ہے۔ جو ابتدا سے شارع اسلام نے مقرر فرما دی ہیں۔

مُردہ زندہ کرنا

پروفیسر پوساکن ساؤتھ نارتھ نارنوک نے ۱۸۶۷ء میں ایک ہلاک کئے ہوئے چوہے کو اس کے پھیپھڑوں میں نل کے ذریعہ اوکسیجن پہونچا کر زندہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس امر کے متعلق تحقیقات کو جاری رکھا اور پانی میں ڈوب کر مرنے یا حبس دم سے مرنے یا مسکن ادویہ کے استعمال سے مرنے والے لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیسوں کو خارج کرکے اوکسیجن داخل کیا جائے۔ پروفیسر مذکور نے ایک ایسی کل بنائی ہے جس میں دو نل لگے ہوئے ہیں اور ہر نل میں ایک سوراخ ہوا کے خارج ہونے اور ایک داخل ہونے کے لئے ہے۔ ان نلوں کو مردہ مخلوق کے منہ میں یا نتھنوں میں لگا دیا جاتا ہے ایک نل کا داخلی سوراخ آکسیجن کے خزانہ سے لگا ہوا ہے دوسرے نل کا خارجی سوراخ ہوائی [illegible] سے ان دونوں کو ایک [illegible] سے چلایا جاتا ہے اور اس [illegible] جیسے کہ زندہ انسان کی سانس [illegible] ہے اس سے ایک نل پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیس [illegible] اور باہر خارج کر دیتا ہے اور دوسرا نل آکسیجن کو پھیپھڑوں میں اوکسیجن داخل کر دیتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے بعض جانوروں پر تجربہ مردہ ہونے کے بعد ان ادویہ کا عمل کیا تاکہ اس کے مردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ پہلا ان کو پروفیسر مذکور صاحب کے حوالہ کیا مگر انہوں نے ان کو زندہ کرکے دکھایا۔ (ترقی)

خرابی شراب

مسٹر جے بوکٹ جو الیف۔ آر۔ ایڈ۔ ایس کی ڈگری طبابت میں حاصل کرنے کے بعد مدتوں۔ نشیلی چیزوں اور ان کی ذی روح مخلوق پر اثر کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف رہے ہیں انہوں نے بعد تجربہ کے یہ رائے قائم کی ہے کہ نشیلی چیزیں نہ صرف انسانوں کی نقصانات [illegible] بلکہ پرندوں اور حیوانوں کو بھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ایک بندر جسے شراب پینے کی [illegible] وہ شراب کی تلاش میں شہر کے شراب خانوں میں گھس کر کسی ترکیب سے شراب پینے لگا اور جلد مر گیا اور اسی طرح ایک سکاری کتا جو بہت مضبوط اور شکاری تھا وہ بھی شراب کے اثر سے جلد فوت ہو گیا۔ ایک گھوڑا جو شراب کا عادی تھا۔ جب اسے شراب مل جاتی تو خوب کام دیتا۔ مگر نشہ نہ ملنے پر بیکار رہتا تھا۔ وہ بھی جلد مر گیا۔ اسی طرح کئی پرندوں نے بھی شراب کے اثر سے اپنی جان جلد گنوا دی۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نشیلی چیزیں بے حد مضر ہوتی ہیں۔

ایک اور چاند

اب تک تو یہ معلوم تھا کہ بخلاف دیگر سیاروں کے جن کے آٹھ آٹھ تک اقمار ہیں زمین کا صرف ایک قمر ہے مگر حال میں اٹانا (امریکہ) کے پروفیسر ڈگنز نے ایک اور چاند دریافت کیا ہے جس کا ۱۸۸۲ء سے برابر وہ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۶ رمئی ۱۸۸۴ء کو سورج گرہن پڑا تھا لیکن اس وقت نہ ابر تھا نہ چاند اس موقعہ پر تھا۔ جہاں سے اس کا سایہ سورج پر پڑ سکتا۔ جب پروفیسر ڈگنز نے اس کا سبب اسی نئے چاند کو قرار دیا تو تمام ہیئت والوں نے اس پر ٹھٹھا اڑایا۔ البتہ ایک انجینیر مسٹر جے بی رابرز نے جو کینیڈا میں پیسفک ریلوے کی پیمائش کر رہا تھا۔ ایک چٹھی میں اس کا ذکر کیا تھا۔ پروفیسر ڈگنز کا بیان ہے۔ کہ اس نئے چاند [illegible] ہے۔ کہ سورج کی روشنی اس پر بہت کم ہے۔ کئی بار نیوفینڈ کے باشندوں نے اس چاند کو بیس بیس منٹ تک سبز ہلال کی شکل میں دیکھا ہے۔ پروفیسر ڈگنز کے خیال میں جب نیا اور پرانا چاند زمین کے قریب اور ایک ہی جانب ہوتے ہیں۔ تو دونوں کی متحدہ کشش کی وجہ سے سخت سردی پڑنے لگتی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد نئے چاند کی کاربن کم ہو جائے اور وہ پوری روشنی دینے لگے۔ کیا سمان ہوگا جب دونوں چاند ایک ساتھ چمکا کریں گے۔ یا ایک ڈوبیگا اور دوسرا اچھلیگا۔ اور اس طرح زمین پر ہمیشہ روشنی رہا کریگی۔ (اختر)

شہاب ثاقب

ہمعصر مبارک اللہ کا ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری شہابہ جس کا وزن ۵ ٹن تھا۔ جزیرہ لانگ سے ایک میل کے فاصلے پر سمندر میں گرا۔ جو بادلوں میں سے بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گر کر پانی میں جوار بھاٹا پیدا کر دیا۔ کہ پانی کناروں پر باہر اچھل آیا۔ وزن میں ایک صد پونڈ کے قریب تھا۔ جو کہ پہلے کسی عجائب گھر میں نہیں رکھا گیا۔

قطب شمالی کی سیاحت

کپتان مکل سن ایک مہم سے کہ قطب شمالی کی تحقیقات کو پچھلے سال کر گئے ہیں یہ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ ان کا ارادہ بحر بوفرٹ کی تحقیقات کرنے کا تھا۔ جو ایلاسکا اور لوگوں کے شمال کی طرف ہے۔ اس کی اب تک کچھ معلوم ہوا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں ایک برّاعظم ہے۔ اسکیمو لوگوں کی روایات اس کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ ویل مچھلی پکڑنے والے گورے کہتے ہیں۔ کہ خشکی دکھائی دی ہے۔

قلت سرمایہ سے یہ موسم رکی رہی۔ مگر انگلینڈ اور امریکہ کے فراخ دل لوگوں نے روپیہ بہم پہنچا دیا۔ شاگھی سے ایک ساٹھ ٹن وزنی کشتی خریدی گئی اور وکٹوریہ واقع برٹش کولمبیا سے کپتان اجنر مکل سن (ڈچ) ارنسٹ لفٹنٹ ویل (امریکن جیالوجسٹ) اجنر ڈٹ لیوسن (ڈچ زولوجسٹ) ڈاکٹر جی پی ہو (برٹش) اور آئس لینڈ کا ایک باشندہ۔ ماہر علم النسل۔ انسانی تحقیقات کے واسطے روانہ ہو گئے۔ گذشتہ ماہ فروری میں انہوں نے اپنا جہاز فلیکس مین جزیرہ پر چھوڑا اور برفانی سفر کے واسطے معہ دو ہمراہیوں کے کپتان مکل سین روانہ ہو گئے۔ ساٹھ روز کی خوراک اور کتوں کی برف پہ چلنے والی گاڑی میں پانسو میل کا سفر طے کیا بہت مشکلات پیش آئیں۔

www.aaiil.org

غزل

(من تصنیف حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد)

نشاں ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں

وہ دل نہیں جو جدائی میں بیقرار نہیں
نہیں وہ آنکھ جو فرقت میں اشکبار نہیں

وہ ہم کہ فکر میں دین کے ہیں قرار نہیں
وہ تم کہ دینِ محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہیں

وہ لوگ درگہِ عالی میں جن کو بار نہیں
انہیں فریب دغا مکر سے بھی عار نہیں

ہے خوف مجھ کو بہت اس کی طبع نازک سے
نہیں نہیں کہ مجھے آرزوئے یار نہیں

تڑپ رہی ہے مری روح جسم خاکی میں
تیرے سوا اب مجھے اک دم بھی اب قرار نہیں

نہ طعنہ زن ہو مری بیخودی پہ اے ناصح
میں کیا کہوں کہ مرا اس میں اختیار نہیں

مثالِ آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے
مجھے کسی سے بھی اس دہر میں غبار نہیں

جو دل میں آئے سو کہہ لو کہ ہمیں بھی ہی لطف
خدا کے علم میں گر ہم ذلیل و خوار نہیں

ہوا وہ پاک جو قدوس کا ہوا شیدا
پلید ہے جسے حاصل یہ افتخار نہیں

کسی کے عشق میں پاتے ہیں لطف یکتائی
ہمارا دوست نہیں کوئی غمگسار نہیں

چڑھے ہیں سینکڑوں ہی سولیوں پہ ہم منصور
ہمارے عشق کا اک دار پہ مدار نہیں

یونہی کہو نہ ہمیں لوگو! کافر و مرتد
ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہیں

امام وقت کا لوگو کرو نہ تم انکار
جو جھوٹے ہوتے ہیں پاتے وہ اقتدار نہیں

دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہیں جناب
اگرچہ دیکھنے میں اپنا حال زار نہیں

جگا رہے ہیں مسیحا کبھی سے دنیا کو
مگر غضب ہے کہ ہوتی وہ ہوشیار نہیں

مقابلہ میں مسیح زماں کے آتے ہیں جو
وہ لوگ وہ ہیں جنہیں حق سے کچھ بھی پیار نہیں

کلام پاک بھی موجود ہے اسے پڑھ لے
ہمارا تجھ کو بھلا اے قوم اعتبار نہیں

کبھی تو دل پہ بھی جاکر اثر کرے گی بات
سنائے جائیں گے ہم تم کہو ہزار نہیں

کروڑ جان ہو تو کردوں خدا محمدؐ پر
کہ اس کے رحم و عنایات کا شمار نہیں

ایک نیک صلاح

سودیشی سودیشی کی آواز ملک میں چاروں طرف گونج رہی ہے اس آواز میں ہندو مسلمان ذرا اونچے نیچے سُروں کے ساتھ دونوں شریک ہیں۔ دونوں گروہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں بہبودی کے ڈھول بجائے جاویں۔ مگر ہندو اور بنگالیوں کے اونچے سُروں کے ساتھ کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے۔ بنگالی بابو اٹھتے بیٹھتے سودیشی جی کی جے مناتے ہیں۔ اخباروں لیکچروں رسالوں میں سودیشی جی کا بگل بجایا جاتا ہے۔ بنگالے میں تو اس لفظ کا ایسا طوطی بول رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے نقار خانہ میں بھی اس کے صاف بول بخوبی سنائی دیتے ہیں۔ بعض دیوانے بنگالیوں کی یہ حالت ہے۔ کہ کسی دیسی کو اگر بدیسی کپڑا خریدتے دیکھ لیتے ہیں۔ تو اس کی خوب گت بناتے ہیں۔ سارے کپڑے نوچ کھسوٹ کر پھینک دیتے ہیں۔ اگر غصہ اور زیادہ تیز ہوا۔ تو کپڑوں میں آگ لگا دیتے ہیں۔ غرض حتی القدر خوب رسوا کیا جاتا ہے۔ بعض بنگالیوں کی یہ حکایت سنی گئی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے شوہروں کو صرف اس بنیاد پر گھر میں نہیں گھسنے دیا۔ کہ وہ بدیسی دہوتیاں باندھے گھر میں گھس پڑے تھے۔ عورتوں نے گھروں سے نکالدیا۔ اور ستو باب کرکے حکم نافذ کردیا۔ کہ جب تک سودیشی دہوتیاں باندھ کر نہیں آؤگے۔ گھر میں قدم نہیں رکھ سکتے۔ کسی معزز بنگالی نے لیکچر دیتے ہوئے اپنے بدیسی کپڑے اوتار کر بھری مجلس میں جلا دیئے یہ سب کچھ ہوا۔ اور اس میں شک نہیں۔ کہ عوام کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اس جہالت سے بڑھ کر اور کوئی جادو نہیں۔ مگر نظر انصاف سے دیکھو تو اصلی سودیشی کا کہیں پتہ نہیں منہ سے بڑبڑانا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات۔ یہ کوئی عمل نہیں۔ کہ کپڑے اوتار کر پھینک دئے اور ویسے ہی کپڑے اپنے دیس میں نہیں بنا سکے۔ جب تک تجارت میں کمپٹیشن نہیں ہوگا۔ اس وقت تک کامیابی ایک موہوم خیال ہے۔ میرے نزدیک حامی سودیشی کہنے کو آندہی اور کرنے کو خاک نہیں۔ کتنا عرصہ ہوا۔ کہ اس کی تحریک ہو رہی ہے۔ مگر کسی کے دل میں اصلی تحریک پیدا نہیں ہوئی اور نہ آج ہندوستان میں بھی منچسٹر کے کارخانہ نظر آتے۔ بمبئی میں اگر کپڑے کے کارخانہ کھولے جاتے۔ تو بنگالے میں شیشے اور چینی کے ظروف کے۔ سورت کی دہوتیاں اور امرتسر بنارس اور اعظم گڑھ کے عمدہ کپڑے اور امروہہ کے مٹی کے برتن غیر ممالک کی اشیاء کی آمد کو کیا روک سکتے ہیں۔ روک سکتا ہے۔ منچسٹر کا کارخانہ اگر سر فیروز شاہ مہتہ اور سرندر ناتھ مل کر اپنے کاندھوں پر اٹھا لاویں۔ ورنہ پانی پانی کہنے سے نہ پیاسے کی پیاس بجھ سکتی ہے۔ نہ کھانا کھانا کہنے سے بھوکے کا پیٹ بھر سکتا ہے۔ سر فیروز شاہ مہتہ اور بعض اور متمول اہل بمبئی، لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگریزی زبان کا اخبار نکالنے والے ہیں۔ میں ان کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ ایک کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان کے لئے کوئی مفید کل ولائیت سے لائیں۔ کہ ہزاروں آدمیوں کا پیٹ اس سے پلے اور ہندوستان کی کروڑوں مخلوق اس سے فائدہ اوٹھائے۔ بابو سرندر ناتھ بنرجی بابو موتی لال گھوش۔ بابو ایس ایس باسو مسٹر جے چودہری۔ ایچ۔ این۔ دت اور بابو کے کے متر نے جو اپیل درگا پوجا کے متعلق شائع کیا ہے۔ وہ اس نوٹ پر مخصوص توجہ کریں۔

انگریزی عدالتوں کا انصاف

جنوبی ہند کی مشہور آربتھناٹ کمپنی جس کے دیوالہ نے سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کردیا اور ہزاروں کے عمر بھر کے اندوختہ پر پانی پھیر دیا۔ اس کے متعلق جو تحقیقات عرصہ سے جاری تھی وہ ختم ہوگئی اور جو شخص اس عظیم مصیبت کا ذمہ وار تھا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ سر جارج آربتھناٹ کا مقدمہ جس جیوری کے سامنے پیش تھا اس میں تمام انگریز تھے۔ جیوری نے بالاتفاق سر جارج کو مجرم قرار دیا۔ اور چیف جسٹس مدراس ہائی کورٹ نے انہیں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ یہ فیصلہ انگریزی عدالتوں کے انصاف کی یادگار رہیگا۔ ملزم کے وکیل نے اپنی بحث میں نہایت پُراثر تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ اگرچہ میرا موکل اس وقت بدنصیبی کا شکار ہے۔ مگر وہ ایسا شخص ہے۔ جو حضور ملک معظم کے خاص الطاف خسروانہ کا مورد رہ چکا ہے۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ اس کے ہموطنوں کو اس پر پورا اعتماد تھا۔ لیکن باوجود اس کے عدالت نے انصاف کو رحم پر مقدم کیا۔ اور مجرم کو سزا دی۔ (دبیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت
صفحہ ۳ - غزل - ایک نیک صلاح -
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ - نظم
صفحہ ۶ - آغا انجینیرنگ سکول - گوردوارہ کے جلائے جانیکی خبر غلط
صفحہ ۷ تا ۱۰ - المفتی - ڈائری
صفحہ ۱۱ - نظم
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۹ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۸ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ

۲ - ومنا الا لہ مقام معلوم -

ترجمہ - اور ہم مین سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے -

۳ - ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء -

ترجمہ - تجھے وہ لوگ مدد دین گے جن کو ہم آسمان سے وحی کرین گے -

۴ - قد افلح من زکّھا وقد خاب من دسّھا

ترجمہ - اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا -

۵ - وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

ترجمہ - اور ہم کسی بستی پر عذاب نہین لاتے - جبتک کہ اس مین رسول نہ بھیج لین -

۶ - ضیف مسیح -

۱۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - انی انا الرحمن لا یخزی عبدی ولا یھان - عشقک قائم و وصلک دائم

قصیدۂ کمال

سامنے کے صفحے پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی - اے وکیل چیف کورٹ لاہور کی تصنیف کردہ ایک نظم فارسی درج کی جاتی ہے - اس کے متعلق بجھے کچھ کہنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی - جو صاحبان اس کو پڑھین گے ان کو خود معلوم ہو جائے گا - کہ یہ کسی صاحب حال کا ترانہ ہے یا کسی نقط قال والے کی قیل و قال - سیرت و اخلاق مسیح موعود کا جو فوٹو اس قصیدے مین کھینچا گیا ہے - وہ ایسا صحیح اور دلربا ہے - کہ اگر کسی مین ایک ذرا بھی عشق اور درد کا مادہ ہو - تو اس نظم کو پڑھکر ایک دفعہ تو ضرور اس کا دل للچائے گا - کہ ایسے معشوق کو کہین ایک نظر سے دیکھنے کا موقعہ پاوے - خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا - کہ مین نے یہ قصیدہ ریل مین بیٹھے ہوئے ایک مختصر سے سفر مین لکھا تھا - مین یقین کرتا ہون - کہ یہ محض تائید ایزدی کی آمد ہے - جو انہون نے ایسا قصیدہ لکھا - چونکہ یہ قصیدہ کاتب کو ایسے وقت مین دیا گیا تھا کہ خواجہ صاحب خود یہان موجود تھے - اس واسطے مین نے غنیمت سمجھا - کہ مصنف خود اسٹیشن مین موجود ہے - وہی کاپی کو پڑھے گا - اور خود ہی پروف دیکھے گا - مجھے اخباری اور دیگر ذمہ واریون کے کام کے واسطے اتنی فرصت بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے - اس لئے مین نے اُسے قبل لکھا جانے کے نہ پڑھا لیکن چھپنے سے پہلے جب کہ کاپا مجھے کسی وجہ سے دیکھنی پڑی - تو مجھے اس قدر لطف حاصل ہوا کہ کئی بار مین نے اسے پڑھا اور اگر کاتب اسے واپس لینے کے واسطے میرے سر پر نہ کھڑا ہوتا - تو مین معلوم نہین مین اُسے کتنی دفعہ اور پڑھتا - مجھے اس کے ایک ایک شعر سے محبت اور عشق اور حقیقت کی خوشبو آتی ہے اور شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی کبھی کوئی نظم مین نے نہین دیکھی یا شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی لیاقت اور درد دل کا صحیح اندازہ مین اپنی کم قسمتی سے پہلے کبھی نہین کر سکا - مجھے بار ہا خیال آیا کہ یہ نظم خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہین ہو سکتی - ؎

خوشا وقتے کمال الدین خواجہ
نگارم را کہ ہست او خوش نگارے

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیریت ہین آج صبح (۱۵ - اکتوبر) حضرت باہر سیر کیواسطے بمعہ خدام تشریف لیگئے تھے - حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین آج صبح کسی قدر ترشح ہوا باران رحمت کا انتظار اور اُمید ہے اس ہفتہ مین حضرت خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی - شیخ عبد الرحمان صاحب - شیخ عبد الحمید صاحب لاہور سے - بابو عبد العزیز صاحب باغبان پورہ سے برادر احمد حسین صاحب بمعہ ایک اور ساتھی کے کٹک سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کیخدمت مین حاضر ہوئے -

احباب ہوشیار رہین

گذشتہ ہفتہ کی شام کو بعد از مغرب ۹ بجے کے قریب شیخ یعقوب علی صاحب اور ایک اور آدمی یکہ پر سوار قادیان آ رہے تھے کہ نہر کے اس طرف اُن پر ڈاکہ پڑا - چند مین نے ایک ہتھیار جو مثل کلہاڑی کے ہوتا ہے اور چھوی کہلاتا ہے شیخ صاحب پر چلایا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ یکے کے ڈنڈے اور رسے پر پڑا اور شیخ صاحب بالکل بچ گئے فالحمد للہ صرف دو روپیہ اور ایک اسکٹ ایک تولیہ چور لیگئے اور یکہ والے کی پگڑی دبیادر بھی لیگئے پولیس کو اطلاع ہوئی تحقیقات ہو رہی ہے اور بعض لوگ پہنچانے بھی گئے ہین اور امید واثق ہے کہ پولیس آئندہ کیواسطے انشاء اللہ کافی انتظام کردیگی - تاہم احباب کی اطلاع کیواسطے لکھا جاتا ہے - کہ رات کا سفر اس سڑک پر ایک خوفناک امر ہے جو دوست رات کے وقت بٹالہ پہنچین انکو چاہیئے کہ بٹالہ کی سرائے مین رات کے وقت قیام کرین اور پھر صبح کو چل پڑین -

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متضمن بحیلے از احوال عاشقان الٰہی از غلام غلامان مسیحیت مآب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

ندارم احتیاج شہر یارے — کہ ہستم بر درے اُمیدوارے
شدم فارغ ز شاہان زمانہ — کہ سر دارم بہ دہلیز نگارے
گدایانہ بکوئیش او فتادم — نیارم شہر یارے در شمارے
دلم - رم کردہ از آہو نگاہاں — بمن چشم عنایت کردہ یارے
سلامم دہ - بزلف ماہ رویاں — کہ دل بستم بفتراک نگارے
چہ دانی حال ما - اے خشک ملا — ترا - از عشق دستی ننگ و عارے
جنونِ عشق او شد مصقل عقل — بدو شد عقل پاک - از ہر غبارے
علاجِ دردِ من شد دردِ عشقش — بعشقش یافتم صبر و قرارے
بیا - بنشین بمن در ذیلِ مستان — اگر خواہی کہ باشی ہوشیارے
درینجا نام بیمارے شفا ہست — تسلی بخشِ دل - آں اضطرارے
ہماں شد - واقف سرِ حقیقت — کہ جست از عقل و فہم خود کنارے
بچشم ناکساں یک سادہ لوحے — مگر در ملکِ حکمت تاجدارے
زسیم و زر تہیدستے بظاہر — مگر معمور از لطفِ نگارے

کسے کو - طوق عشقش - شد بگردن
ز اغلالِ زماں شد رستگارے

الا اے منکر از شانِ مسیحا — بیا بشنو ز من احوال یارے
شفائے ہر مرض در قادیان ست — شدہ دار الامان کوئے نگارے
ہلاکت شد دم او بہر اغیار — مگر آب حیاتے بہر یارے
ز دستش حل مشکلہائے مردم — ز انفاسش شود گلزار نارے
ز نطقش سحر ملایان شکستہ — عصا شد - خامۂ او بہر مارے
ز علمِ دنیوی - ناآشنائے — مگر اسرار حق را راز دارے
ز دنیائے دنی چون تافتہ روئے — کند دنیا بر ویش جان نثارے
غم روزے خورد جانِ عزیزت — کفیل او شدہ پروردگارے
ز ہر خوشہ رساند خرمن او را — بیارد نعمت از ہر دیارے
نشانِ بے نشانے گر بجوئی — بیاکن مجلسے بآں نگارے
بنزد یکت نشان خارج ز عادت — خداداند کہ من دیدم ہزارے
چو آید بر لبش حرف دعائے — قضائے آسمان گوید کہ آرے

دعائے او - قضائے آسمانی
براو آسان شدہ ہر صعب کارے

ز اخلاق کریم او چہ گویم — دریں اوان نبی را یادگارے
بہ شفقت از پدر افزون تر آمد — بمہرش مہر مادر ہیچ کارے
بخدمت چاکرو - در دوستداری — رفیق و مونس و غمخوار یارے
ترحم کند بر دشمنان ہم — پئے ایمان شان است اشکبارے

بہ رافت - مسلم و کافر برابر
پئے اغیار و یارے غمگسارے

مطاع عالم و مخدوم دنیا — مگر در کارِ دین خدمتگزارے
غم اسلام خوردہ مغز جانش — دو چشمانش پئے دین اشکبارے
شماری این کسے را دشمنِ دین — برین عقل است تف اے بد شعارے

مثال علم تو آمد بہ قرآں
کتابے چند بر پشت حمارے

شنو یک نکتۂ از من کہ کافی است — اگر باشی عقیل و ہوشیارے
بزعم تو کسے کو حق پرست است — خدا کردہ - چرا رسوا و خوارے
نگر آں کس کہ دانی دشمن دین — بہر موطن ہموں شد کامگارے
بایام دغا دست قضا بین — باو شد یا بہ خصمش سازگارے
خدارا فکر کن گاہے تو دیدی — کسے شد باعدوئے خویش یارے
اگر او مفتری بودے و کذاب — بروزے چند گشتے سخت خوارے
مگر کارش بہر دم در ترقیست — خدا در نصرتش چون دوستدارے
زمان او فزون از بیست و سہ شد — چو از وحی اش مخاطب کرد یارے
چو این کذب است حیرانم چہ گوئی — بشانِ آن رسول کردگارے

مگر قطع وتین گاہے نخواندے
چہ شد عقلِ ترا اے ہوشیارے

خدارا توبہ کن زین فسق و عصیان — بترس از اخذ آں غیرت شعارے
کہ او طاعون را کردہ مسلط — بر آن کو سینہ اش پُر از نقارے
بلاہائے دگر ہم کرد پیدا — خبر داد از بلا در ہر دیارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد
امام وقت را خدمتگذارے

الا اے مرغ طبعم این چہ بینم — ترا در قعر این عالم قرارے
مگر اوج کمالے مسکنت بود
ازیں پستے خدا را یک فرارے

ضرورت - راول پنڈی مین ایک کتاب بنام سیف مسلول اس سلسلہ کی مخالفت مین چھپی ہی اس کتاب کی بہت جلد ضرورت ہے جس کسی کے پاس ہو فوراً بذریعہ رجسٹری بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب قادیان بھیجدیوی - راولپنڈی اور جہلم کے دوست بالخصوص توجہ کرین۔

درخواست دُعا - میر مراد علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور سید دلبر حسین اپنے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہین - کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے آمیز

ﮋ یہ مصرعہ تصنیف حضرت اقدس سے تبرکاً بغرض تضمین لیا گیا ہے۔

آغا انجینیرنگ سکول

صنعتی تعلیم کی ضرورت پر دہواندہار تقریرین کرنیوالے اور پُرزور تحریرین لکھنے والے تو اس ملک مین بہت پیدا ہو گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اس مفید چیز کے پھیلانے کی کوشش کرنے والے ابھی تک بہت ہی کم نظر آتے ہین۔ آغا نواب مرزا صاحب ملک کے شکریے کے مستحق ہین۔ کہ اونہون نے اپنے ذاتی کاروبار کو خیرباد کہہ کر اور کئی ہزار روپے کی زیر باری اُٹھا کر مقام فیض آباد مین آغا انجینیرنگ سکول کے نام سے ایک تعلیمی مدرسہ کھولا ہے۔ جو بوجہ تعلیمی مصارف کی کمی اور قواعد و ضوابط کی آسانیون کے غریب و نادار مگر شوقین طلباء کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ اس مدرسہ کی تین مہینے کی تعلیم ایک انگریزی دان مین سب اوورسیری کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اُردو دان یا ناگری دان جہان اوس مہینے مین نقشہ نویسی سیکھ لیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہین جانتے۔ اُنہین چندہی یوم مین مختلف دستکاریان سکھلا دی جاتی ہین۔ چند معزز انگریزون اور دیسیون نے مدرسہ کا معائنہ فرماکر اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بھی اسے بہت پسند فرمایا اور اپنی رائے لکھتے وقت تحریر فرمایا کہ یہ دلچسپ و مفید مدرسہ پبلک کی توجہ کا مستحق ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدرسہ مذکور کے ملاحظہ کے لئے طامسن کالج رڑکی کے پرنسپل حال ہی مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے اس موقع کی یادگار مین آغا نواب مرزا صاحب نے ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کو غریب طلباء کو رعائیت پر داخل کرنا منظور فرمایا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ نادار طلباء شکرگذاری کے ساتھ آغا صاحب کی اس رعائیت سے فایدہ اٹھائین گے آغا انجینیرنگ سکول کے مفصل قواعد ۵/ر آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہین۔ یہ سکول ہر طرح ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔

گوردواروں کے جلائے جانیکی خبر غلط ہے

جہلم اور اٹک کے اضلاع کے

گوردوارون کے جلائے جانے اور لوٹے جانے کے متعلق بعض معاصرین نے جو بےسروپا غلط خبرین اوڑائی تہین۔ ان کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے کردیگئی۔ ہے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

”اضلاع جہلم اور اٹک مین فریدہ (جس سے بظاہر موضع فریدکس مراد ہے) اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کی افواہون کے متعلق کامل تحقیقات کیگئی لیکن وہ افواہین غلط نکلین اور جو قصے ان مفروضہ واقعات کے متعلق بیان کئے جاتے ہین ان سے مواضعات مذکور کے سربرآوردہ ہندو قطعی انکار کرتے ہین۔ اور ہر حال کا معاملہ ۲۵ ماہ حال (ستمبر) تک زیر تجویز تہا۔ نتیجہ معلوم ہونے پر اور نقل فیصلہ ملنے پر اس کے متعلق جداگانہ رپورٹ کی جائے گی“۔

مندرجہ بالا سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کو کیسی بے پر کی اوڑانے کی عادت ہے۔ فرضی واقعات پر وہ کیسی کیسی طبع آزمائیان کرتے ہین کیسے کیسے حاشیے چڑہاتے ہین۔ کس قدر زہر اُگلتے ہین اور کس درجہ تعصب کا اظہار کرتے ہین۔ مواضعات فریدہ اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کے متعلق خبر غلط کے پھیلانے ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کا الزام مسلمانون پر لگا دینا اور مسلمانون پر الزام لگاتے ہوئے اسلامی احکام کا بھی خوب مضحکہ اڑانا مفسدہ پردازی نہین تو اور کیا ہے؟ کیا اسی برتے پر وہ آزادیٔ اخبار طلب کرتے ہین اور سلیف گورنمنٹ مانگتے ہین؟ کیا یہی ہین وہ اوصاف جو مہذب اقوام مین پائے جاتے ہین؟ کیا اسی طرح اپنی قوم کے ساتھ بغض و عناد کا برتاؤ کرکے وہ امید رکھتے ہین کہ اُن کی اور ان کے ملک کی فلاح ہوگی؟ ان کرتوتون پر فلاح ملک کی امید ایسی ہی ہے۔ جیسے زہر کہا کر حیات جاوید کی امید رکھنی۔ ان مفتری اخبارون نے بیچارے ٹکہ صاحب نابھہ کو بھی مدغلا کر ان وائسرائیگل کونسل مین مضحکہ اُڑوا دیا کیا گورنمنٹ ان مفسد اخبارون سے بازپرس نہ کرے گی؟ جنہون نے ایک نعوبے بنیاد بات پر زبردستی مذہبی رنگ چڑہا کر وہ وہ مفسدانہ تحریرین لکھی ہین جن سے ملک معظم کی رعایا مین بددلی پیدا ہونے کا اور دو قومون مین منافرت بڑھنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ (وکیل)

شب برات کی آتشبازی اور فضولخرچی

فضولخرچی کسی مذہب وملت

[illegible] روا نہین اسی طرح مسلمانون مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے لیکن بدنصیبی سے [illegible] گیا ہے کہ اس ملک مین مسلمانون کے یہان شب برات کی رات کو آتشبازی چلائی جاتی ہے یہ رسم ملک کے ہر حصہ مین پہیلی ہوئی ہے۔

کوئی سال ایسا نہین گذرتا۔ جبکہ اکثر شہرون مین آتشبازی کی بدولت بچون کی جانین تلف نہین ہوتین۔ یا اُن کے ہاتھ پاؤن۔ آنکھ ناک ضائع نہین ہوجاتے۔ اور کئی مکانات جل جاتے ہین اور روپیہ جو بلافایدہ صرف ہوتا ہو وہ علیحدہ رہا۔

مسلمانون کے مذہب مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے فضولخرچی کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ فضولخرچون کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور کون ہے۔ جو اس سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ آتشبازی پر روپیہ ضائع کرنا فضولخرچی نہین ہے۔

امسال شب برات سے چند روز پہلے ایک ہندو دوکاندار بطور تعریف کے لہجہ مین مجھ سے کہا کہ مسلمان بڑی خرچ کرنیوالی قوم ہے۔ علاوہ دوسری آتشبازی کے جو مقامی آتشبازون سے خریدی جاتی ہے۔ صرف رنگین آتشبازی کی دیاسلائیان جو جرمن یا جاپان سے آتی ہین۔ مین نے تین ہزار روپے کے قریب ولایت سے منگوائی ہین۔ جو سب بک گئی ہین اور ابھی اور بھی آرڈر دے رکہا ہے۔ جو شب برات سے پہلے پہلے آجائین گی سوائے اس کے میرے علاوہ لاہور مین اور بھی کئی دوکاندار ولایت سے مال منگواتے ہین۔

ذرا تھوڑا سا حساب لگانے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ گذشتہ شب برات پر تمام ہندوستان مین سات کروڑ مسلمانون سے دس لاکھ روپے سے کم کی کیا آتشبازی چلائی گئی ہوگی۔ اس دس لاکھ روپے سے کیا کیا عجائبات بن سکتے ہین۔ کتنے طالب علم وظیفے پاکر ہندوستان مین اور ہندوستان سے باہر تعلیم پاسکتے ہین ایک عالیشان کالج علی گڈہ کالج کے برابر کا چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سرسید مرحوم کے زمانہ تک علی گڈہ کالج کا کل سرمایہ آٹھہ نو لاکھ سے زیادہ نہ تہا کہ جس سے سوا لاکھ روپیہ غبن بھی ہوگیا تہا اور کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کالج کے پاس نصف لاکھ بھی ... سرمایہ موجود نہین۔

بہرحال آتش بازی کی رسم بہت بُری ہے اور سب سمجھدار مسلمانون کو اسے یک قلم ترک کردینا چاہئے۔ یہ مضمون لکھ چکنے کے بعد مجھے شہر جالندھر کے مسلمانون کا ایک اشتہار ملا جسمین شہر کے تمام چودہریون نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ آتشبازی کی رسم کو ہر طرح سے روکین گے۔ اس اشتہار پر شہر کے تمام مسلمان چودہریون کے دستخط ہین کہ جسے مین بڑی خوشی سے آج کے پرچہ مین کسی دوسری جگہ نقل کرتا ہون اور تمام ملک کے مسلمانون سے التجا کرتا ہون کہ وہ جالندھر کے بھائیون کی تقلید کرکے اپنے اپنے شہرون سے ایسے ہی اعلان جاری کرادین اور اُنپر عمل کرنے کی کوشش کرین۔ (پیسہ)

المفتی

۱۰۷ متبنیٰ بنانا حرام ہے کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جائیداد کا وارث کر دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔

۱۰۸ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ فمن کان منکم مریضاً او علےٰ سفر فعدۃ من ایام اخر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے۔ تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اُس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُن پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا۔

۱۰۹ مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

ڈائری

القول الطیّب

مومن کی فراست سے بچو بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ اب اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراسۃ المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے فرمایا۔ ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنّی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراسۃ المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنّی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلّی فرمایا۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمدؐ کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالےٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمدؐ کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئے ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمدؐ نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمدؐ مرجائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہرحال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ امید نہ رکھو۔ کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئیگا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو بُرا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جب تک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور نہ خیر اندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے ایک دفعہ ایک ایسا ہی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمر تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرت نے اس کی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشت زمین فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص ذرائع پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمدؐ صاحب نے تجدید بیعت کی مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجا کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ حضور کا عاجز عزیز احمدؐ

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آئندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔

---

[1] مرزا عزیز احمدؐ صاحب آجکل بتقریب رخصت موسمی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت مجاہدہ چاہتی ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ مین آپ کی خدمت مین روحانی فائدہ کے حاصل کرنے کیواسطے آیا ہون۔

حضرت نے فرمایا۔ روحانی فائدہ ان لوگون کو پہونچ سکتا ہے جو آپ بھی اس راہ مین کوشش کرتے ہین۔ دین کی راہ آسان نہین اس کو وہی پا سکتے جو مرنا قبول کرتے ہین۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر انہون نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے یہی قانون رکھا ہے بغیر تکلیف کے نہ انسان کو دنیوی مدارج حاصل ہو سکتے ہین اور نہ دینی۔ اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ دنیا کے کامون کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفین برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کیلئے کچھ بھی محنت اور سعی نہین کرنی چاہیئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاتا ہے۔ تو پھر انسان اس کے واسطے کہان کہان سے سفارشین لاتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ تو پھر کیسی کیسی مصیبتین برداشت کر کے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا اُگدرتا ہے۔ تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے رٹنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گزارنے پر اس مین کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون - الخ - کیا یہ لوگ خیال کرتے ہین۔ کہ صرف زبانی قیل وقال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جاوینگے اور ان کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہین جس سے کوئی شخص یکدفعہ ابدال مین داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہین کرتا دیندار نہین بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دُکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ مین دکھ اور مُصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہین وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آوین۔ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کرلینا چاہیئے۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہین اور کہدیتے ہین۔ کہ ہمین پھونک مار دو کہ اولیاء اللہ بن جاوین اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے اور روحانی معراج پر پہونچ جاوین اور ہمارے قلب مین پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ دُکھون اور تکالیف کے بعد ملجاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہین کرتا جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کر لیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو۔ کہ پہر رات کے قریب اُٹھتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو بلکہ جب بہت سی شکل کے بعد فصل پک ہی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال اور اطفال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دکھ اُٹھاتا ہے۔ اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی مارا مارا پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس مین کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہین؟ دین کے لئے ایسی توقع کرنا اور اس کو ایک حلوہ بے دود سمجھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہین۔ ہزارون موتون کے بعد روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ پر غور کرو کہ اُنھون نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھون مین وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا۔ نہ رات کو۔ خدا کی راہ مین ہر ایک مُصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کر دی اور دین کی خاطر سر کٹوا دیئے۔ مجھے اس وقت یاد آگیا ہے

آنحضرتؐ کس طرح کی عبادت کو پسند کرتے تھے

کہ ایک دفعہ آنحضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے۔ کہ وہ سخت گرمی کا وقت اور گرمی کا موسم تھا۔ سخت گرمی اور تپش تھی۔ لو چلتی اور تیز دھوپ پڑتی تھی۔ چلتے چلتے ایک نہایت ہی خوشگوار سرسبز اور شاداب چشمے پر پہونچے۔ ایک صحابی نے ایسی خوشگوار سرسبز اور ہری بھری جگہ دیکھ کر آنحضرت صلعم کی خدمت مین عرض کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ اس جگہ پر عبادت کرون۔ آنحضرت صلعم نے جوابدیا۔ ایسے خیال سے توبہ کرو۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ سب مصیبت ہم خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہین۔ ایسی خوش کن جگہ پر آرام کر کے عبادت کرنے کا تو کوئی فائدہ نہین وہ تو بندگی ہی نہین جو کہ دکھ درد کے ساتھ نہین۔

ساد ہون کیطرح آرام کی جگہ نہ تلاش کرو

ہندون کے سادہون کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے کو تلاش کر کے اور وہان بیٹھ کر بآرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہین بنتا۔ چاہیئے۔ کہ ابتلاؤن اور امتحانون مین ثابت قدم رہو۔ اور خدا کے لئے جان دینے مین بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ مین قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل مین فیصلہ کر لیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے نہ خدا راضی نہین ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہین اور کہدیتے ہین۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھونک سے ہی ہمین اولیاء اللہ بنا دوین۔ اور ایک زندگی کی روح پھونک دوین۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔

ذبح ہونے کے بعد زندگی ملتی ہے

بلا ایسے ایسے امتحانون اور آزمائشون کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اب مین وہ نہیں ہون جو پہلے تھا اور اس مین کچھ شک نہین۔ کہ ایسے امتحانون مین پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا کی راہ مین تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہین ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس مین

نماز بھی اضطرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے

بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی رکوع

کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا اور پھر طرح طرح کی احتیاطیں کرنی پڑتی ہیں۔ مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے۔ ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہیں کیا۔ صلوٰۃ کا لفظ بھی سوزش اور جلن پر دلالت کرتا ہے۔ جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے۔ تب تک کچھ بھی نہیں ہم جانتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہیں جو ان باتوں میں پورے نہیں اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان میں ایسی کمزوریاں پائی جاتی ہیں جو وہ ان امور میں استقلال نہیں دکھا سکتے۔ مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنی چاہیئے۔ کہ کہیں ان میں ہی شامل نہ ہو جاویں جو دین سے بالکل بے پرواہ ہوتے ہیں اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں۔ ہر ایک زمانہ میں علیحدہ علیحدہ امتحان اور آزمائشیں ہوا کرتی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو خدا کی راہ میں جانیں دی تھیں اور اپنے سر کٹوائے تھے اور دوسرے نبیوں کے زمانہ میں کسی اور قسم کے ہی دکھ اور مصائب تھے۔ غرض جب تک انسان ان دکھوں اور آزمائشوں میں پورا نہیں اترتا۔ تب تک ترقی نہیں کرتا اور مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ بغیر تکلیفوں اور مشکلات کے مصائب کے تو کچھ ملتا ہی نہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاویگا۔ دیکھو نوجوان میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں۔ وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے۔ جب دنیا کے لئے ایسے ایسے کام کر لیتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سکھ کے لئے اتنی کوشش نہیں کی جاتی؟ اصل میں ایسے لوگ خدا کی اور خدا کے انعام و اکرام کی قدر نہیں کرتے۔ اگر اس کی قدر کرتے۔ تو جان کیا چیز تھی۔ جو قربان کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاتے۔ اصلی زندگی اور حقیقی سکھ وہی ہے۔ وہ جو خدا کی راہ میں مرنے سے حاصل ہوتا ہے حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے۔ ایسے لوگ جو جنتروں منتروں اور ٹونوں اور ٹوٹکوں کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں۔ دین کیلئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے اصل میں جھوٹے قصوں اور کہانیوں نے ان لوگوں کو بڑا نقصان پہونچایا ہے اور ایسی باتوں سے انہوں نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ دین ایک ایسی چیز ہے۔ جو جنتروں منتروں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے ان لوگوں نے بعض بعض ریاضتیں بھی مقرر کی ہوئی ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے کہتے ہیں قلب جاری ہو جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف میں سے ایک ذکر آرا بھی ہے۔ کہ جس کا نتیجہ آخر میں ہمارے تجربہ میں سل ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ خدا نے ایک ہی [illegible] فرمایا ہے۔ فذ[illegible] میں ذکر تھا۔ اور [illegible] بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان خدا کی رضا کے سامنے راضی ہو جاوے۔ کوئی دوئی نہ رہے۔ خدا کے ساتھ کسی اور کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے۔ یہ تھوڑی سی بات نہیں۔ یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانوں کے بعد طے ہوا کرتی ہے۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو۔ صحابہ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے

نماز سے سب مشکل حل ہو جاتی ہے

اور اسی نماز سے انہوں نے بڑے بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے۔ اگر تم میں بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو۔ تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو۔ جو تم سے پہلوں نے حاصل کئے تھے۔ چاہیئے کہ خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے۔ کچھ نہیں بنے گا۔ بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ یہاں سے تو بیعت کر جاتے ہیں۔ مگر گھر میں جا کر جب تھوڑی سی بھی تکلیف آئی۔ یا کسی نے دھمکایا۔ یا حقہ پانی بند کرنا چاہا۔ تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہیں۔ صحابہ کو دیکھو۔ کہ انہوں نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کسی دشمن کی دشمنی کی انہیں پرواہ تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھاتے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہوں نے اپنے دلوں میں فیصلہ کیا ہوا تھا۔ ایمان وہ ہے۔ کہ سارا جہان مخالف ہو جائے۔ ہر طرف سے سانپ اور بچھو گھیر لیں ہر گوشہ سے بجلی گرے۔ ہر جگہ سے دکھ ہو۔ مگر ایمان متزلزل نہ ہو۔ مگر یہ لوگ ہیں جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا۔ تو دین ہی چھوڑ دیا۔ ایسے لوگوں کی عبادتیں بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہیں۔ ایسوں کی نمازیں بھی خدا تک نہیں پہونچتیں۔ بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویلٌ للمصلّین الّذین ھم عن صلاتھم ساھون [illegible]

حقیقی نماز

وہ لوگ جو نمازوں کی حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان کی نمازیں نری ٹکریں ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا کو کرتے ہیں۔ تو دوسرا دنیا کو کرتے ہیں۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہیں کرتا۔ تب تک مقبول حضرت احدیت نہیں ہوتا۔ دیکھو دنیا میں بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کو ہر ایک تکلیف میں اور مصیبت میں اور ہر ایک خطرناک میدان میں ساتھ دیتا رہے۔ تو وہ غلام غلام نہیں رہتا۔ بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے۔ تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔ وفاداری کا مادہ تو کتے میں بھی پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ بھوکا رہے بیمار ہو جائے۔ کمزور ہو جائے۔ خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہیں چھوڑتا۔ اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے روگردان ہو جاتے ہیں ان کو کتے سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

ارذل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

لکھا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دیں جب وہ روٹیاں لے کر نکلا تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شائد ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینکدی اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کھا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے کہ میں جو اس گھر کا ہنے والا ہوں۔ میرا حصہ ان روٹیوں میں نصف ہے اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی۔ مگر کتا اس کو بھی کھا پیچھے چلدیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شائد تین حصے اس کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈالدی مگر کتا وہ روٹی کھا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اُسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو بڑا بدذات ہے۔ مانگ کر میں چار روٹیاں لایا تھا مگر ان میں سے تین کھا کر بھی تو پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اُس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دیدی۔ تب کتے نے جواب دیا۔ کہ میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں۔ مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔ بدذات تو تُو ہے۔ جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہُوا۔

ایسے ہی گورداسپور میں ایک بلی تھی۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کھاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اونہوں نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تھی اور وہ کھانا اسی طرح صحیح سالم موجود تھا۔ اگر ارذل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائی جائیں۔ تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔

طاعون۔ ہفتہ مختتمہ ۲۰ ستمبر کی رپورٹ حسب ذیل ہے حصار ۲۵۔ رہتک ۳۔ گوڑگانون ۱۲۔ دہلی ۵۔ کرنال ۱۳ ہوشیار پور ۱۳۔ لودیانہ ۱۔ فیروزپور ۱۔ منٹگمری ۲ لاہور ۲ امرتسر ۳۔ گورداسپور ۱۔ سیالکوٹ ۲۔ شاہپور ۲ جہلم ۲۱۔ راولپنڈی ۵۱۔ ریاست پٹیالہ ۳۸۔ کل ۱۸۶

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائی وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ - ۵۸	۶ - ۱۰
۱۰	۲	۴ - ۵۸	۶ - ۹
۱۱	۳	۴ - ۵۹	۶ - ۸
۱۲	۴	۵	۶ - ۷
۱۳	۵	۵ - ۱	۶ - ۶
۱۴	۶	۵ - ۱	۶ - ۵
۱۵	۷	۵ - ۲	۶ - ۴
۱۶	۸	۵ - ۳	۶ - ۳
۱۷	۹	۵ - ۳	۶ - ۲
۱۸	۱۰	۵ - ۴	۶ - ۱
۱۹	۱۱	″	۶ - ۰
۲۰	۱۲	۵ - ۵	۵ - ۵۹
۲۱	۱۳	۵ - ۶	۵ - ۵۸
۲۲	۱۴	۵ - ۷	۵ - ۵۷
۲۳	۱۵	۵ - ۸	۵ - ۵۶
۲۴	۱۶	۵ - ۹	۵ - ۵۵
۲۵	۱۷	″	۵ - ۵۴
۲۶	۱۸	۵ - ۱۰	۵ - ۵۳
۲۷	۱۹	۵ - ۱۱	۵ - ۵۲
۲۸	۲۰	۵ - ۱۲	۵ - ۵۱
۲۹	۲۱	۵ - ۱۳	۵ - ۵۰
۳۰	۲۲	۵ - ۱۴	۵ - ۴۹
۳۱	۲۳	۵ - ۱۵	۵ - ۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۷ء	۲۴	۵ - ۱۶	۵ - ۴۷
۲	۲۵	″	۵ - ۴۶
۳	۲۶	۵ - ۱۷	۵ - ۴۵
۴	۲۷	۵ - ۱۸	۵ - ۴۴
۵	۲۸	۵ - ۱۹	۵ - ۴۳
۶	۲۹	۵ - ۲۰	۵ - ۴۲
۷	۳۰	۵ - ۲۱	۵ - ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر میں

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ [illegible] بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½	۴۰	۲۲	۱۳	۹	۵	۲
⅓	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیل کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے چند روز دن اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

تازہ کردن ایمان بہ بیعت امیر المومنین غیاث الاسلام والمسلمین

حضرت مہدی موعود و مسیح مسعود ادام اللہ برکاتہم

(از تراب الاقدام عبید الله بسمل)

نخستین کہ در بزم گاہ وجود
بآدم سپردند جام شہود
ازاں جام پرتو نمودار شد
کہ ذرات عالم پر انوار شد
چو آدم بسوے جنان رخت برد
ہماں نور با شیث دانا سپرد
چو پوشید روشمس شیث از فتوح
درخشندہ در دہر شد یوح نوح
ازاں باز از مہر رب جلیل
ز بابل عیاں گشت بدر خلیل
براہیم چون سوے یزدان شتافت
تجلے ز وادیٔ ایمن بتافت
چو بنہفت رخ از جہان نور طور
شدش ناصرہ جلوہ گاہ ظہور
چو گردید آن نور ہم ناپدید
زکوہ صفا صبح صادق دمید
بہنگام رفتن بقول فصیح
خبر داد از مقدم او مسیح
غیاث الامم پیشوائے سبل
مہین صدر دیوان ملک الرسل
شہنشاہ ملک شفاعت گری
کہ نارنگ او رنگ پیغمبری
گزین پیرہ حضرت کردگار
تواں کن دلی عہد روز شمار
ز خشنور یزداں بشیر و نذیر
شہ عرش فرگاہ منبر سریر
سبق خواندہ در مکتب من لدن
عیاں بد وش گشتہ اسرار کن
چنین گاہ جاہش مسود نشان سروش
خود ودش ز آغوش حلقہ بگوش
بدرگاہ آن قبلہ راستان
زدہ آسمان سجدہ بر آستان
عرب را بسر تاج عزت نہاد
بروے عجم باب رحمت کشاد
چو نمود کار ہدے بانتظام
بفرمود آہنگ دارالسلام
بہ امت ز رحمت بداد این نوید
کہ آید پس از من مسیح سعید
چو روے زمین پر شود از ستم
فراز دستم سوے گردون علم
بروں آید از اہل دین آن لبیب
کند قتل خنزیر و کسر صلیب
جہان را نہ با گرز و تیغ و سنان
مسخر نماید بہ حسن بیان
بفرمود آن سرور نیک نام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
کہ گر علم دین بر ثریا بود
ز دست کساں دور و بالا بود
ز ابنائے فارس بر آید یکے
شود نائل آن علم را بے شکے
ہمان است عیسے آخر زمان
کہ در قریہ قدعہ دارد مکان
خوشا بخت و اقبال ہندوستان
کہ خورشید شد طالع از قادیان
بدنیا مجسم شدہ فضل رب
امام زمان قطب اعظم لقب
نوائیں گل گلشن حیدری
نہال برومند پیغمبری

جز از دست کردگار دید آخر وگر
سلام علیک اے امام امم
سلام علیک اے مہ برج دین
ستی جناب محمدؐ تولیٔ
تولیٔ نائب خاتم المرسلین
درین دور فرخ تولیٔ لاکلام
کنون حامیٔ دین و ملت تولیٔ
تو ما را برادر دی از انتظار
شہادت ادا کرد بے اشتباہ
بدست تو اے سرور نیک نام
بہ جنگ مقدس ز کسر صلیب
چو آنہم بقعر جہنم نشست
نہ آنہم ز قہر الٰہی بہ مرد
بسے چارہا جست و انجام کار
کسانیکہ بر دین ترسا ستند
براسلام چون شد الد الخصام
جگرگاہ او را قضا بر درید
عیاں گشت در چشم گبر و یہود
کہ اسلام را دستگاہ قوی است
حق است آنچہ حق گوے پیشینہ گفت
محال است سعدی کہ راہ صفا
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
سرت گردم اے دین را پاسبان
ز حرص و شرہ ماندہ ام پا بگل
بدست تو تجدید ایمان کنم
تولیٔ این زمان حجت کردگار
نگاہے کہ افتادہ ام خوار و پست

ہویدا سر قرن رابع عشر
سلام علیک اے جہان کرم
نزول مسیح و ملک شریعت ستین
سیاہ بہاری بقوم احمدؐ تو ئی
ز فضل خدا آئیے بر زمین
مثیل مسیحا علیک السلام
کہ میراث خوار نبوت تولیٔ
ز مہدی و عیسے دریں روزگار
براثبات دعوے تولیٔ مہر و ماہ
براعدائے دین گشت حجت تمام
چہا شد براعدائے قمت نصیب
چلیپا بدوش نصارے شکست
ہمہ آب روئے کلیسا بہ برد
نتابندہ شد سوے دار البوار
ز بعثت تو بر خویش ترسا ستند
چہا آمد از چرخ بر لیکھرام
کشاں موکشانش بدوزخ کشید
ز ترسا و پیروان ہنود
بدنیا ہمیں مذہب ایزدی است
حق حق پرستان نشاید نہفت
تواں رفت جز در پے مصطفےٰ
بر فتند و بسیار برگشتہ اند
تولیٔ دستگیر فرو ماندگان
بجان آمدم زین ہوس پیشہ دل
دل و جان خود را مسلمان کنم
مرا از گو و رنج و نکبت برار
بیفتم ز پا گر نگیری بدست

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ادن کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا۔ اس لئے ہم تم لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کام سے کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکداری (سٹامپ) منشی۔ دوکانداری کا ہنر جانتے ہین۔ ضرورت ہوگی اور نیز دوکاندار تنخواہ ناخواندہ و خواندہ خصوصاً احمدیون کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرکانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

مفصلہ ذیل کتب دفتر احمدیہ سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ا/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰/

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا دردناک منظوم مرثیہ۔ قیمت ۱/

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲/

القول الصحیح | اُردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ا/

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴/

الوصیّۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸/

اسلام اور اُس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ا/

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب | بچون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۴/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳/ - عصمت انبیاء ۲/

کاسر احمدی | الاداد والے۔ قیمت ۱/

آئینہ وکشنری | طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ا/

البرہان الصریح فی تائید المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ۳/ جلد ۹/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفر نگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۱۰۶	غلام محمد عبد اللہ صاحب	۱۵/
۱۲ " "	۲۴۲	مرزا غلام رسول صاحب	۲/
۱۲ " "	۱۱۹۰	شیخ علی محمد صاحب	۲/
۱۳ " "	۱۱۷۲	شیخ کریم اللہ صاحب	۲/
۱۳ " "	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	۲/
۱۳ " "	۱۴۸۵	محمد صدیق صاحب	ا/
۱۴ " "	۸۰۱	غلام رسول صاحب	۲/
۱۴ " "	۱۱۵۹	راجہ خان صاحب	۲/
۱۴ " "	۱۱۴۳	کرم الٰہی صاحب	۲/
۱۵ " "	۱۶۵۵	سید نادر علی شاہ صاحب	۸/
۱۶ " "	۱۶۹۱	علی احمد صاحب	۴/
۱۶ " "	۱۷۰۵	نبی بخش صاحب	۸/
۱۶ " "	۱۱۲۷	بابو رمضان علی صاحب	۲/
۱۶ " "	۱۱۷۲	سید علی حسین صاحب	۲/
۱۶ " "	۶۸۷	میر طفیل حسین صاحب	۱۲/
۱۶ " "	۱۰۲۴	محمد تاج الدین صاحب	۴/
۱۶ " "	۱۱۰۲	سیٹھ علی محمد صاحب	۸/
۱۷ " "	۱۱۳۸	محمد اکرم صاحب	۸/
۱۸ " "	۱۵۹۶	مستری عطا محمد صاحب	۲/
۱۸ " "	۱۶۲	نذیر الدین صاحب	۲/
۱۹ " "	۱۰۹۶	سید نیاز حسین صاحب	۶
۱۹ " "	۷۸۱	محمد صدیق صاحب	۲/

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

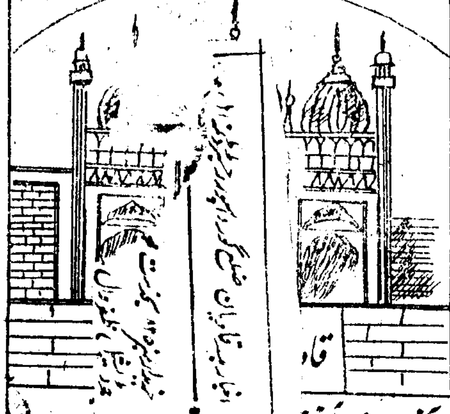

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کاندر دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۶ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۴۳)

چہ گویم با تو گر آئی بہ دارِ قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست و ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی مبارک ہیں وہ جوان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی کثرت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات ۔ آپکے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار انکے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا ۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ہی ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا والسلام

(مینیجر اخبار بدر)

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک بیت

بھوتون کا اثر اس ملک کے جاہل لوگ اکثر بیماریون مین کہا کرتے ہین کہ یہ کسی بھوت جن دیو - پری کا اثر ہے ورنہ دراصل بیماری کوئی نہین پھران بھوتون - دیوون اور پریون کے نکالنے والے پیشہ ور بھی موجود ہین - جن کا گذارا ہی اس بات پر ہے کہ بھوت اور دیو نکالا کرین اور روٹی کھایا کرین - پھر ایسے پیشہ ور اپنے پیشہ کو چلایا رکھنے اور لوگون کو اس کے متعلق یقین جاننے کے واسطے جو کچھ کیا کرتے ہین - اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہین - حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہین - کہ دنیا مین جن باتون پر مجھے تعجب ہوا ان مین سے ایک یہ ہے - کہ قرآن شریف مین کہین بھوتون کے نکلنے اور داخل ہونے کا ذکر نہین لیکن مسلمانون مین یہ باتین پائی جاتی ہین اور انہیں ان قصون سے بھری پڑی ہے - لیکن عیسائی لوگ ان امور کے قائل نہین - یہ بات فی الواقع تعجب کی تھی لیکن حال مین امریکہ کے اخبار سے یہ عقدہ حل ہو گیا ہو ایک ڈاکٹر صاحب نے جنہون نے اپنا نام ظاہر نہین کیا شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۷ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایک لمبا مضمون اس بات پر لکھا ہے - کہ عیسائی ممالک مین بھوتون اور پریون کے اثر کے عقائد کے سبب عوام کے علاج معالجہ مین نہایت سخت دقت واقع ہو رہی ہے - اس قسم کے خیالات اگرچہ تعلیمیافتہ لوگون مین کم ہوتے جاتے ہین (اور چونکہ ہندوستان مین صرف اعلیٰ درجہ کے تعلیمیافتہ انگریز ہی آتے ہین اس واسطے ہم لوگون کو خیال ہوا - کہ عیسائی اقوام ایسے توہمات سے بالکل بچی ہوئی ہے - اڈیٹر بدر) لیکن عام عیسائی ایسے خیالات مین بالکل منہمک ہین - بہت دفعہ مجھے نہائت رنج اور غصہ کے ساتھ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عوام میرے علاج کو بالکل فضول خیال کرتے ہین اور کسی جادوگر اور بھوت نکالنے والے کو لے آتے ہین جو اپنے عجائب بے معنی کلمات بولتا اور نامعقول مضحکہ خیز حرکات کرتا ہے اور مین چپ چاپ پاس کھڑا رہتا ہون گویا میرا اس مین کوئی کام نہین اور ایک بیمار کے علاج کیواسطے مین کوئی امداد نہین کرسکتا - کیونکہ وہ دراصل بیمار نہین بلکہ آسیب زدہ ہے -

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک واقعات ایسے بیان کئے ہین - اور وہ کہتے ہین کہ میرے گرد و نواح مین دیہاتی لوگ سب ایسے ہی خیالات کے ہین اور عیسائیون کے درمیان بھوت جن - پریت اور ان کے آسیب کے توہمات نہائت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہین - مین خیال کرتا ہون - کہ مسلمانون کے درمیان بھی یہ خیالات عیسائیون کے میل جول کے بعد آئے ہین - کیونکہ ابتدائی اسلامی تواریخ و دیگر کتب مین ان باتون کا کہین ذکر نہین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے - کہ جب اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہوا اور عیسائی قومین اسلامی جھنڈے کے نیچے امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگین اور ایک ہی شہر مین بلکہ ایک ہی محلہ مین دیوار بدیوار عیسائی مسلمان اس طرح رہنے لگے - جس طرح کہ اس ملک مین اکثر ہندو اور مسلمان ملے جلے رہتے ہین - تو اس وقت عیسائیون کی صحبت نے جاہل مسلمانون کے دلون مین بھی ایسے خیالات راسخ کر دئے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل گئے - لیکن تعلیمیافتہ مسلمانون نے کبھی کسی زمانہ مین بھی ایسے خیالات کی تائید نہین کی بلکہ ہمیشہ ان کی بیخکنی مین مصروف رہتے رہے -

ہر جگہ مشنریون کی کامیابی یکرنگ ہے پادری کلا ڈیر فیرنڈ نے جو شہر ٹوکیو ملک جاپان مین مشنری کا کام کرتے ہین - رسالہ اکلیزی اسٹیکل ریویو مین جو کہ فیلڈلفیا سے نکلتا ہے - ایک مضمون لکھا ہے - جس مین افسوس ظاہر کرتے ہین - کہ جاپان کے اندر مشنری لوگون کی کامیابی صرف ذلیل قومون تک محدود ہے اور اوپر کے طبقہ کے لوگون تک ان کا اثر کچھ نہین پہنچتا -

ہم خیال کرتے تھے - کہ ہند مین ہی مشنری لوگون کا یہ حال ہے - کہ زیادہ تر چوہڑے چمار ہی ان کے قابو چڑھتے ہین - مگر اب معلوم ہوا - کہ ان بیچارون کی قسمت مین ہر جگہ ایسے ہی لوگ آتے ہین -

عیسائیت کے مرکز مین تہلکہ مختلف ولایتی اخبارون سے اور ولایتی تار خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے اعلیٰ مرکز اور ان کے روحانی بادشاہ پطرس کے جانشین پوپ صاحب کے صدر مقام شہر روما مین پادریون کے برخلاف بہت جوش پھیل رہا ہے اور اس جوش کی وجہ کسی مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر نہین ہے بلکہ پادریون کی بد اخلاقی اور بدچلنی کے قصے جو مشہور ہو گئے ہین اور ان ممالک مین رومی گرجون اور خانقاہون مین جو کارروائیان ہوتی ہین اور تارک اور تارکہ کے مابین جو کچھ ہوتا ہے - اس پر یہ سب ناراضگی اور شور و غوغا پھیلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین جس قدر عیسائی دنیا مین موجود ہین ان مین سے سب سے زیادہ وہی لوگ ہین - جو رومی عیسائیت مین - معلوم ہوتا ہے - کہ اب وقت آگیا ہے - کہ عیسائی خواہ وہ کسی شکل مین ہو ہر طرف سے زوال کا سونہہ دیکھے -

صبر کا اجر دین عیسوی مین شریعت تو کوئی ہے نہین موسوی شریعت کو لعنت سمجھا جاتا ہے حضرت عیسے کوئی شریعت نہ لائے تھے - ناچار پادریون کو اپنی شریعت بنانی پڑی - جو کچھ ان کی تنگ خیالی اور محدود علم نے کہا وہی شریعت بن گیا - ان اختراعی قوانین کے درمیان ایک یہ امر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی کے ساتھ نکاح نہین کرسکتا - چونکہ یہ قانون فطرت انسانی کے برخلاف تھا - کیونکہ بیوی کی بہن بہ سبب اس کے کہ اس کی سیرت و صورت فوت شدہ زوجہ کے ساتھ ملتی جلتی ہوتی ہے - مرد کیواسطے بہت ہی تسلی اور آرام کا موجب ہو سکتی ہے - عیسائی قوم کے دانا لوگون نے وقتاً فوقتاً اس پر اعتراض کیا - اور باوجود پادریون کے اختلاف کے اور فتادی کفر کے آخر پارلیمنٹ نے یہ قانون منظور کر لیا ہے - کہ بیوی کی وفات کے بعد مرد اپنی سالی کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے - شکاگو کا اخبار جرنل آف مین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے - کہ مانچسٹر مین ایک انگریز کی بیوی فوت ہو گئی تھی - اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی اور بغیر اس کے اسے تشفی نہ ملتی تھی کہ اپنی سالی کے ساتھ نکاح کرے اسکی سالی بھی اس نکاح پر راضی تھی مگر ملک کے قانون سے جو پادریون کے شکنجہ مین جکڑا ہوا تھا ہر دو لاچار تھے - باہمی محبت اس قدر تھی کہ ہر دو نے کسی اور کے ساتھ شادی نہ کی یہان تک کہ اب مرد کی عمر ۷۰ سال اور عورت کی عمر ۶۵ سال ہے اور اب جبکہ قانون نے اجازت دیدی ہے انہون نے نکاح کر لیا ہے -

www.aaiil.org

المفتی

ایک غلطی کی اصلاح

کون سا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہو گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اول مین یہ لکھا گیا تہا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر مین روزہ نہ رکہین بلکہ ان ایام کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنون مین بصورت صحت اور قیام ان روزون کو پورا کرین۔ اسی عبارت کے اخیر مین یہ بہی لکہا گیا ہے۔ کہ ”جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہون۔ ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دین“۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہین۔ جن کو کبھی امید نہین کہ پھر روزہ رکہنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہائیت بوڑہا ضعیف انسان۔ یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پہر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکہین۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہین سکتے۔ اور فدیہ دین۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہین۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکہنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تہی۔ اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ”صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسون کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بہی نہین رکہتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکہنے کے قابل ہو جاتے ہین۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کہول دینا ہے۔ جس دین مین مجاہدات نہون وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہین۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجہون کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے راہ مین مجاہدہ کرتے ہین انکو ہی ہدایت دی جاویگی۔

پانچ مجاہدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دین اسلام مین پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہین۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ صدقات۔ حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی[1] ہو۔ خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہین مسلمانون کو چاہیئے۔ کہ ان مین کوشش کرین اور ان کی پابندی کرین۔ یہ روزے تو سال مین ایک ماہ کے ہین۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکہتے رہتے ہین اور ان مین مجاہدہ کرتے ہین۔ ہان دائمی روزے رکہنا منع ہین یعنی ایسا نہین چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکہتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکہے اور کبھی چہوڑ دے۔

صدقہ[10] کی جنس خرید کر لینا جائز ہی ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ مین مرغیان رکہتا ہون اور ان کا دسوان حصہ خدا کے نام پر دیتا ہون اور گہر سے روزانہ تہوڑا تہوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ وہ چوزے اور وہ آٹا خود ہی خرید کر لون اور اس کی قیمت مستحقین مین بہیجدون۔

فرمایا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

نوٹ۔ لیکن اس مین یہ خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ اعمال نیت پر موقوف ہین۔ اگر کوئی شخص ایسے اشیاء کو اس واسطے خود ہی خرید کر لیگا۔ کہ چونکہ خرید اور فروخت ہر دو اس کے اپنے ہاتہ مین ہین۔ جیسی تہوڑی قیمت سے چاہے خریدے تو یہ اس کے واسطے گناہ ہوگا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بہائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹہیکہدار کمسریٹ نے انبالہ چہاونی کے نام نامی سے واقف ہین۔ انہون نے ایک رسالہ منظوم بنام ”صبر جمیل بر قول خلیل“ ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب مین تصنیف کیا اور اس کو چہپوایا اور مفت تقسیم کیا اس کی خوبیٔ بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے۔ احباب پڑہ کر محظوظ ہون گے۔ اس کی پانسو جلد شیخصاحب نے نہائیت علو ہمتی اور فیاضی سے دارالامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہین۔ اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی مین طبع ہوا ہے اور میرے ہی پاس امانت تہا اس لیے حسب الایمائے شیخصاحب موصوف ۵۰۰ جلدین بہشتی مقبرہ کے ڈپو مین پہونچا دی ہین۔ احباب احمدی اس کو خرید کر اعانت سلسلہ مین حصہ لین اور ثواب حاصل کرین۔ اور شیخصاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماوین۔

خاکسار
منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین۔ کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا۔ بوٹ وغیرہ اشیاء رکہی ہے قریباً پانچ سال سے مین یہ دوکان کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین۔ نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شے کسی کو ناپسند ہو۔ تو واپس لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نور مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان۔

دعا مدد

برادرم منشی ظفر احمد صاحب بیمار ہین۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

محمد علی صاحب اشرف اپنے بیمار باپ کے واسطے احباب کی خدمت مین درخواست دعا پیش کرتے ہین۔

رسید زر

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء	۹۱۵ – مولوی غلام رسول صاحب	سے ر
۵ ″ ″	۱۸۱۵ – محمد صادق علی صاحب	سے ر
۵ ″ ″	۸۱۵ – محمد امام الدین صاحب	سے ر
۵ ″ ″	۹۲۵ – سردار خان صاحب	[illegible]
۵ ″ ″	۹۱۲ – بابو خدا بخش صاحب	عہ ر
۶ ″ ″	۱۶۱۵ – ابوبکر بن محمد جمال یوسف	سے عہ ر
۷ ″ ″	۸۲۸ – قادر خان صاحب	سے ر
۸ ″ ″	۱۱۹۸ – شیخ حسن محمد صاحب	عہ ر
۹ ″ ″	۱۷۷۰ – منشی محمد علی صاحب	[illegible]
۹ ″ ″	۱۸۱۶ – محمد محسن صاحب	[illegible]
۹ ″ ″	۱۷۸۶ – محمد ابراہیم صاحب	[illegible]

[1] اس زمانہ مین سیفی کی ضرورت نہیں۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولایت
صفحہ ۳ ۔ المفتی ۔ قابل تقلید نمونہ ۔ دعا مدد
صفحہ ۴ ۔
صفحہ ۵ ۔
صفحہ ۶ ۔ مسلم اور غیر مسلم مین فرق
صفحہ ۷ ۔ مولویصاحبان ۔ آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو
صفحہ ۸ ۔ ۹ ۔ کشش ثقل
صفحہ ۱۰ ۔ مسیح موعود کی صداقت مخلص بندہ دکھو معلوم ہوتی ہے ۔
صفحہ ۱۱ ۔ نقشہ اوقات سحری و افطار روزہ ۔ ریویو

بدر مسیح

مورخہ ۱۶ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱ ۔ من عاد ا ولیاً لی فکانما خرّ من السماء

ترجمہ ۔ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲ ۔ اِنّی موجود فانتظر

ترجمہ ۔ مین موجود ہون انتظار کر ۔

۳ ۔ لا یُہدُ بناءک و توتیٰ من ربّ کریم ۔

ترجمہ ۔ تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا ۔

۴ ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنالک ذکرک

فرمایا ۔ اِنّی موجودٌ کا الہام ان لوگون کے جواب مین

معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب پیش آتے ہین کہ گویا خیال کرتے ہین کہ خدا موجود نہین ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں موجود ہون معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھہ ہو رہا ہے ۔

کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیان ہو رہی ہین ۔

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

مساۃ مالن بی بی ہمشیرہ محمد نظام الدین لاہور
میان عطار محمد صاحب ۔ لودیانہ
میان غلام محمد صاحب ۔ بھینی شرقپور لاہور
مساۃ عائشہ اہلیہ غلام محمد " " "
ابراہیم صاحب " " "
ہاجرہ اہلیہ ابراہیم " " "
میان عبد الحکیم " " "
میان محمد علی " " "
میان اسمٰعیل " " "
مساۃ زینب " " "
مساۃ فاطمہ " " "
مساۃ کرم نسار تلون ضلع جالندھر

مسات جھنڈو تلون ضلع جالندھر
مسات عظمت بی بی " " "
مسات ام کلثوم " " "
مسات جنت بی بی " " "
مسات رحیم بی بی " " "
مسات خوشی محمد " " "
میان عبد الرحمان " " "
میان عبد الخالق " " "
میان محمد اسحق " " "
والدہ عبد الرحمن موضع پیر عبد الرحمن جھنگ
عبد الحق ۔ سمندر پور ضلع پٹنہ
منشی جلال دین موضع للو ضلع لاہور

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندون کے متعلق کچھہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھتے ہین ۔ ایسے آدمیون کی اطلاع کیواسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھہ کوئی تعلق نہین حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے ۔

اختر بٹالہ

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جس کے ایڈیٹر قاضی غلام محی الدین اخگر صاحب ہین ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے ۔ جس کے دس نمبر اس وقت تک نکل چکے ہین ۔ اخبار بدر کی تقطیع پر بارہ صفحے کا ہے ۔ جہان تک ہمین معلوم ہے ۔ ضلع گورداس پور مین قادیان کے اخبار ون کے بعد یہ پہلا اخبار ہے ۔ اخبار مین اسلامی مذہبی مسائل اور صوفیا کے کلام اور اشعار کے علاوہ عام دلچسپی کی خبرین اور ملکی مضامین بھی ہوتے ہین ۔ قیمت سالیانہ عام خریداران سے مبلغ عہ مقرر ہے ۔

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہین عیسیٰ کا ثانی!

حاشا وکلا میرا یہ عقیدہ نہین اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر ضرور آپ مندرجہ عنوان شعر کے لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہون گے۔ سنئے حضرت مین آپ کو زیادہ انتظار مین نہین رکھنا چاہتا۔ دنیا مین باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہین۔ جو کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالےٰ کے داہنے بازو بیٹھے ہوئے ہین اور آخری زمانہ مین قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدہارنے کے لئے آسمان سے اُتریں گے۔ عیسائی صاحبان تو ان کے حق مین جو کچھ بھی بیان کرین وہ تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد مین تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق ارض والسماء ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیون کی تائید کرنا اور ان کی ہان مین ہان ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہین تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ؑ کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑہنے اور پھر اس قدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہان پڑا رہنے وغیرہ پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاوین۔ تو اکثر گھبرا کر کہدیا کرتے ہین۔ کہ میان اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ مین تو اللہ تعالےٰ کی نہائت درجہ کی کمزوری بیکسی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد ومخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے۔ تو قاعدہ ہے۔ کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کر کے بڑہا دیا کرتا ہے۔ بلکہ جتنی دفعہ از سر نو کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اس مین کوئی نہ کوئی پرزہ نیا بطرز جدید بڑہانا خود بخود سوجھ جاتا ہے یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے۔ تو اس مین کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہین رہا جا سکتا مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ کہ عیسٰی علیہ السلام کو پہلے ہی دفعہ بنا کر۔ باقی مخلوقات کی طرح مار دینے اور فنا کرنے مین متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ اور آلہ کاری حربہ (عیسٰی علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے جو آخری زمانہ مین بگڑے ہوئے لوگون کے درست کرنے کے لئے بہت بڑا کام دیگا اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کی طرح مار دیا جاوے۔ تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسٰی علیہ السلام) اور بے مثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جائیے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہائت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مد نظر رکھ کر غور فرماوین۔ کہ اس حالت مین کمال قدرت ہے۔ یا اس رنگ مین قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک دم مین ایک کُن کے اشارے سے ہزارون لاکھون عیسٰیؑ پیدا کر دے۔ توحید اور رسالت ہی پر تو ایمان کی بُنیاد ہے اور ان دونون کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ آلہی صفات اور خدائی افعال مین عیسٰی علیہ السلام شریک ہوئے اور اللہ تعالےٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت وکاریگری مین نئی نئی ایجادین بڑہا سکین اور دستکاریون مین ابتدائی حالتون سے خواہ مخواہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے جاوین۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسی علیہ السلام کو اگر باقی مخلوقات کی طرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے۔ کہ دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے اسیواسطے تو بہ ہزار مشکل و دشواری قریباً دو ہزار سال سے عیسےٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ مبادا مر جاوے۔ تو پھر ایسا چلتا پرزہ مجھ سے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندے عقیدے نے وہ کچھ ہتک اور بے عزتی اور بے حُرمتی کی ہے۔ کہ کچھ کسر باقی نہین چھوڑی پر نہین چھوڑی۔ کیونکہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون تو افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین باعث کائنات۔ فخر موجودات ہین۔ کتاب جو ان پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب ہے۔ اُمت آپ کی سب اُمتون کی سردار ہے۔ اس اُمت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہین۔ باقی نبی تو اپنی اپنی قوم کے لئے آئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سوائے کے لئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو سارے جہان کی فضیلتین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت مین جمع ہین۔ مگر آخر کار جب موقعہ آیا تو ساری شیخیان کرکری ہو گئین۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونے کے اتنی دور سے (آسمان) اُترنے کی تکلیف گوارا کرین گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اُتار پھینکین گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر اسی قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کرین گے۔ اور ہزار وقت قسمین کھا کھا کر لوگون کو سمجھائین گے اور بصد مشکل ان کے ذہن نشین کرین گے۔ کہ بھائیو! مین اب وہ پہلا عیسٰی علیہ السلام رسول اور نبی نہین رہا۔ اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسی طرح کا کوئی تعلق اور علاقہ باقی ہے۔ مین تو آج کل اپنے اصلی عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کا اُمتی بن کر ان کی امت کو سنوارنے اور سدہارنے کے لئے آیا ہون کیونکہ نہ تو اللہ تعالیٰ ہی میرے جیسا دوسرا آدمی پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت مین کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہوا جو اس مہم کو پورا کرتا۔ اور اس عقدے کو حل کرتا اور ایسے بڑے کام کو سنبھال سکتا مجبوراً مجھ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا کام کر کے داخل جنت بھی ہو گئے۔ میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا آدمی بنانے پر قادر ہوتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی مین کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی اُمت مین سے اس اہم کام کے بیڑا اُٹھانے کے لائق ہوتا۔ تو کیون آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگون کے یہ شعر لکھا گیا ہے۔ ؎ خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن — بنا سکتا نہین عیسٰی کا ثانی۔ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین۔ احمدی رہتاسی

دعاء مدد

برادر محمد عثمان صاحب بے پور سے اپنی بیمار والدہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب تاجر شملہ)

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ

اما بعد حضرات! میرے مضمون کا عنوان ہے۔ مسلم اور غیر مسلم مین مابہ الامتیاز۔ یعنی ایک ایسے معیار کا قائم کرنا جس سے ایک اسلام کے پیرو کی دوسرے مذاہب کے ماننے والون سے تمیز ہو جاوے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس معیار کو آپ کی خدمت مین عرض کرون۔ مین یہ مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کی جاوے۔ پس واضح ہو کہ لغت عرب مین اسلام اس کو کہتے ہین کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپین یا یہ کہ صلح کے طالب ہون اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دین اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہین۔ جو اس آیت کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلیٰ من اسلم وجہہ للہ وھو محسن۔ یعنے مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ مین سونپ دیوے یعنے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادون کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کامون پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتین اس کی راہ مین لگا دیوے مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لیوے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اور اس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہون۔ کہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قوت کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ مین وقف ہو جاوے اور جو امانتین اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہین پھر اُسی معطی حقیقی کو واپس دی جاوین اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ مین بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے اور وہ یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤن دل اور دماغ۔ اس کی عقل اور فہم۔ اس کا غضب اور رحم اس کا حلم اور علم۔ اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتین۔ اس کی عزت اور مال اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالون سے پیرون کے ناخنون تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہان تک کہ اس کی نیات اور اس کی دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہین کہ جیسے کسی شخص کے اعضاء اس کے تابع ہو جاتے ہین۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قوے الٰہی خدمت مین کلی طور پر لگ گئے ہین اور ایک اور جگہ قرآن مجید مین خداوند کریم نے مسلمان کی تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔ والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین۔ فمن ابتغی وراء ذالک فاولٰئک ھم العادون۔ والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون والذین ھم علٰی صلواتھم یحافظون۔ ترجمہ۔ ان مومنون نے فتح پائی۔ جو اپنی نمازون مین عجز و نیاز کرنے والے۔ لغو سے منہ پھیرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اپنی شرمگاہون کو اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اورون سے بچانے والے ہین۔ ایسون پر کوئی ملامت نہین۔ پر جو اس کے سوائے چاہتا ہے۔ ایسے ہی لوگ سرکش ہین جو اپنی امانتون اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازون کی حفاظت کرنے والے ہین۔ غرض ان آیات سے اور اوپر والے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتون اور خواہشون اور ارادون کے حوالہ بخدا نہ کر دے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کے راہ مین نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس مین پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس مین بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزارون موتون کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری مین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے۔ کہ گویا وہ کھا جانیوالی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتون کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخمون سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات چھوڑ دے اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہین اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرائق سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور مین محض اللہ کے لئے اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہونچاوے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونون کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ غرض جو شخص صفات متذکرہ بالا سے متصف ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر رکھے ہین اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت مین لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اوپر والی باتون سے انکار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اپنے بتون اور دیوتاؤن سے ایسی ایسی مرادین مانگتا ہے جن کا عطا کرنا صرف خدا کے ہاتھ مین ہے

اور ان کی مشکل کشائی [illegible] (باقی آئندہ انشاء اللہ)

مولوی صاحبان! آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو

مس شیطان سے پاک کون ہے

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام سیر کے واسطے تشریف لیگئے۔ فرمایا۔ مین نے ایک مولوی صاحب کی ایک تازہ تصنیف پڑھی ہے۔ جس مین لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں مریم کے سوائے مس شیطان سے دنیا مین کسی کی پیدائش پاک نہین۔ صرف یہی دو نفس مریم اور ابن مریم مس شیطان سے پاک ہین اور بس۔ اس عبارت کو پڑھکر مجھے بہت ہی افسوس ہؤا۔ کہ ہمین تو یہ لوگ کافر کہتے ہین۔ اور اپنا یہ حال ہے۔ کہ تمام انبیاء اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پاکون کے سردار ہین۔ نعوذ باللہ مس شیطان سے محفوظ نہین سمجھتے۔ گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مین شیطان کا حصہ تھا۔ مگر حضرت عیسٰی اور ان کی ماں کی پیدائش مین شیطان کا حصہ نہ تھا۔ بار بار افسوس آتا ہے۔ کہ ان لوگون کی حالت کہان تک پہونچ گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اسلامی غیرت کہان گئی

فرمایا۔ یہ لوگ اپنے اس دعوے کی دلیل مین ایک حدیث پیش کرتے ہین جو صحیح بخاری مین ہے۔ اور نہین سوچتے۔ کہ سب سے مقدم تو قرآن شریف ہے۔ قرآن شریف مین لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو کہا کہ انّ عبادی لیس لک علیہم سلطان۔ میرے بندون پر تجھے کوئی غلبہ نہین۔ کیا آنحضرت صلعم ان کے نزدیک عباد مین شامل نہ تھے۔ اول تو جو حدیث قرآن شریف کے مخالف ہو وہ حدیث ہی نہین۔ خواہ بخاری مین ہو اور خواہ مسلم مین ہو۔ دوسرا جس حدیث سے حضرت نبی کریم محمد مصطفٰے حبیب خدا محبوب الٰہی کی تمام نبیون کے سردار کی اس قدر ہتک اور توہین لازم آتی ہو۔ کیونکر ایک مسلمان کی غیرت مان سکتی ہے کہ اسے صحیح حدیث تسلیم کرے ان لوگون مین کچھ شرم اور حیا باقی نہین رہی۔ جو آنحضرت ؐ پر ایسا ناجائز حملے کرتے ہین۔

حدیث کے صحیح معنی کیا ہین

فرمایا۔ اگر ان لوگون مین آنحضرت ؐ کی کچھ محبت ہوتی۔ تو یہ لوگ اس حدیث کے یہ معنے نہ کرتے۔ ہر ایک کلام کیواسطے ایک شان نزول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف مین حضرت عیسٰیؑ اور ان کی والدہ مریم کیواسطے ضرورتاً اس قسم کے لفظ بولے گئے ہین کہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسٰی کا روح خدا کی طرف سے تھا۔ ایسا ہی حدیث مین ضرورتاً یہ کلمات بولے گئے ہین کہ حضرت عیسٰی کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی اور یہ ضرورت اس طرح سے واقعہ ہوئی تھی۔ کہ یہودی لوگ کہا کرتے تھے بلکہ ابتک کہتے ہین کہ حضرت مریم نعوذ باللہ زانیہ تہین اور یسوع کی پیدائش ناجائز تھی اور مس شیطان سے تھی۔ اس الزام کے جواب مین خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام مین اور نبی کریم صلعم نے حدیث شریف مین یہ بات فرمائی۔ کہ یہ الزام جھوٹے ہین۔ بلکہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسٰیؑ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبھی کسی کافر کو ایسا وہم و گمان بھی نہ ہوا تھا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رُو سے طیب اور طاہر تھے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تھی اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تھی۔ کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے۔ مگر حضرت عیسٰی اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت یہودیون کے بہتان کی وجہ سے ایسے بڑے گندے الفاظ کی ضرورت پڑی۔ یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ ان کے متعلق بھی نہ کبھی ایسا اعتراض تھا اور نہ اس کے دفعیہ کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی۔ افسوس ہے۔ کہ ان علماء کو یہ خبر بھی نہین کہ یہ بات کیون قرآن و حدیث مین ذکر کی گئی ہین۔ وہ نہین جانتے کہ ایسی باتین کسی بہتان کے دفع کرنے کے لئے آتی ہین۔ قرآن شریف مین لکھا ہے۔ کہ مریم صدیقہ پر ایک بڑا بہتان باندھا گیا تھا۔ اسی واسطے خدا تعالیٰ نے اس کا نام صدیقہ رکھدیا۔ افسوس ہے ان لوگون کے اکابر سمجھتے ہین اور نہ ان کا اقتداء کرنے والون کو کچھ خیال آتا ہے کہ ایسے عقیدہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ لگایا جاتا ہے اگر قرآن شریف مین خدا کے بندون کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بھی نہ ہوتا۔ تب بھی رسول کریم صلعم کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکھا جاتا۔

خدا کا ارادہ انبیاء کے متعلق

حضرت مریم کے متعلق یہ دعا تھی کہ اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطٰن الرجیم۔ مگر یہ دعا بھی اسی اعتراض کے رفع کرنے کیواسطے ذکر کی گئی ہے۔ ورنہ خدا کے انبیاء اور اولیاء کے متعلق تو پہلے سے اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ یہ ہوتا ہے کہ انکو مقدس رسول بنایا جاویگا وہی ارادۂ الٰہی ابتداء سے ان کی پیدائش اور تمام اُمور کو مقدس رکھتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام تو مادر زاد پاک ہوتے ہین اور شیطان سے دور رکھے جاتے ہین۔ دنیا مین پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رحمانی اور دوسری شیطانی۔ خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندون کی پیدائش رحمانی ہوتی ہے۔ شیطان کا اس مین کوئی دخل نہین ہوتا۔ اور انہین کے متعلق کہا جاتا کہ روح منہ ان کا رُوح خدا کی طرف سے ہوتا ہے اسمین حضرت عیسےٰ کی کوئی خصوصیت نہین ہے خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندون کی رُوح خدا کی طرف سے آتی ہے۔

زمخشری مین اسلامی غیرت تھی

فرمایا۔ زمخشری نے بخاری کے حاشیہ مین اس حدیث کے یہی معنے کئے ہین جو ہم کرتے ہین۔ یہ علماء زمخشری کو اچھا نہین سمجھتے۔ مگر ہمارے خیال مین وہ ان علماء سے بہتر اور افضل تھا۔ گو معتزلی تھا مگر اس کے ایمان نے گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلعم کی عظمت پر داغ لگا دے بلکہ اس کے دل مین اسلامی غیرت اور محبت نے جوش مارا۔ اصل مین ان لوگون مین تزکیہ نفس نہین ہے۔ جب انسان تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے۔ تو قرآن شریف کے معانی اور معارف اس پر کھولے جاتے ہین۔

ضرورت مجدد

فرمایا۔ ان علماء نے اپنے عقائد کے ساتھ عیسائیون کی بہت امداد کی ہے۔ حضرت عیسٰی کو خصوصیت کے ساتھ ایسے صفات دیتے ہین اور کہتے ہین کہ دوسرے انسانون مین یہ باتین نہین پائی جاتین۔ عیسائیون کو اس سے مدد مل جاتی ہے کہ جب تم خود کہتے ہو۔ کہ یہ صفات کسی انسان مین نہین پائے جاتے تو ضرور ہے کہ وہ خدا ہو جسمین خاص بلا شرکت غیر ایسے صفات پائے جاتے ہین اس وقت اسلام پر دو بڑے فتنے ہین ایک تو بیرونی فتنہ ہے کہ کوئی لاکھ آدمی مرتد ہو کر عیسائی ہو چکا ہے اور باقی بہت سے نیم مرتد پھرتے ہین ارتداد کے دروازے ہر طرف سے کھلے ہین دوسرا بیرونی فتنہ ہے۔ کہ مسلمان لوگ اپنے عقائد کے ساتھ اس ارتداد مین امداد کرتے ہین کیا ایسے فتنہ عظیمہ کیوقت کسی مجدد کے آنیکی ضرورت نہین ہے؟ قاعدہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا مین آتا ہے اس کیمطابق اس کا نام بھی رکھا جاتا ہے چونکہ اس زمانہ مین بڑا فتنہ عیسویت کا تھا اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بھیجا گیا۔ اس کا

www.aaiil.org

کشش ثقل

(از قلم زادہ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی ثم قادیانی)

بظاہر کشش ثقل یا کشش اتصال یا قوت جاذبہ کا تعلق ہے۔ اجسام اور اجزائے اجسام (ذرات) سے صوفیہ کرام اور حکمائے اشراقین کو چھوڑ کر اگر قدیم زمانہ کے متکلمین اور حکمائے مشائین کے فلسفہ کے موافق اجسام کے متعلق کماحقہ آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ تو اول ہم کو ہیولیٰ اور صورت جسمیہ کی تحقیق پھر ہیولائے اولیٰ۔ ہیولائے کل (ہیولائے مطلق) ہیولائے طبیعت۔ ہیولائے صناعت وغیرہ۔ پھر جوہر بسیط۔ پھر ہویت پھر کمیت پھر کیفیت پھر جسم مطلق کے گورکھ دھندوں کو سلجھانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے بعد اجزائے لاتیجزیٰ یعنی ذرات دمقراطیسی یا دقائق یا پرمانو یا اٹمس کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ ہیں تو بہت صاف اور آسان باتیں مگر اس حرتع پر مصنف ستیارتھ پرکاش جیسے سادہ لوح اشخاص ہی نے دھوکہ نہیں کھایا۔ بلکہ عبدالکریم شہرستانی سے بھی سوامی دیانند جی کی طرح فاحش غلطی تو نہیں مگر ایک ٹھوکر ضرور کھائی ہے۔ اس مرحلہ کے طے کرنے میں حلول۔ غیر قار۔ وغیرہ چند اصطلاحوں سے بھی اول ضرور واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ کوئی کہتا ہے جسم غیر مرکب ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں نہیں بلکہ یوں کہو کہ جسم انقسام غیر متناہی کا قابل ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں بھی نہیں بلکہ یوں کہو جسم فی ذاتہ متصل ہے وغیرہ وغیرہ پھر مکان۔ جہت محیط۔ محاط۔ مطلق۔ مقید۔ بعد۔ تعدد و نسبت۔ طبعیہ غیر طبعی وغیرہ کے دقیق مسائل طے کرنے پڑیں گے۔ پھر حرکت۔ محرک۔ متحرک۔ مزاحم۔ قاسر وغیرہ کی نوبت آئیگی مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ تمام مراتب کو طے کرنے اور اعلیٰ درجہ کی تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا نصیب ہوگا۔ کہ ہر جسم کے لئے ایک طبعی حیز ہے اور کسی قاسر کے سبب سے جسم اس طبعی حیز سے جدا رہ سکتا ہے۔ جب قاسر نہ رہیگا۔ تو جسم بالطبع حیز کی طرف متحرک ہوگا۔ اور یہی گویا کشش کی ٹوٹی پھوٹی تعریف ہوگی۔ پھر بھی ان تمام خدشات کے دفع کرنے کے لئے جو اس میں پیدا ہو سکتے ہیں اور آگے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے۔ غرض کہ بہت بڑی دردسری اور دماغ سوزی اور بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بعد متقدمین کا فلسفہ مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق ہماری کسی قدر تسکین کر سکتا ہے میرا مدعا یہ نہیں ہے۔ کہ میں فلسفہ قدیم کی تحقیر کروں بلکہ اصل منشا یہ ہے کہ فلسفہ قدیم (جو ایک عظیم الشان چیز ہے) کے طرز پر مذکورہ بالا ہیڈنگ کے تحت میں کچھ لکھنا آسان بھی نہیں ہے اور دلچسپی بھی اس میں کم ہوگی۔ اگرچہ دونوں طریقے ہم کو ایک ہی نتیجہ پر پہونچانے والے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر فلسفہ جدید کا بیان اس کے متعلق نہائت صاف اور جلد سمجھ میں آجانیوالا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں فلسفہ جدید کی نسبت چند ترجیحی الفاظ اس وجہ سے اور بھی لکھے گئے ہیں۔ کہ فلسفہ قدیم نے کشش ثقل کے اسباب اور کنہ کے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے جو کسی قدر ناکام کوشش ہے۔ فلسفہ قدیم اس خاص مسئلہ میں ذات باری تعالےٰ اور اس کی ہمہ دانی اور مشیت و قدرت کا صاف صاف اقرار کرتا ہوا جھجکتا ہے لیکن فلسفہ جدید یا فلسفہ مغربی (جیسا کہ اس کے بانی نیوٹن خیالات والے ہی کیوں نہ ہوں) کشش ثقل کے مسئلہ میں نہائت خندہ پیشانی اور خوشی سے بلاچون و چرا مشیت خداوندی کا اقرار کرنے کے لئے مستعد پایا جاتا ہے۔ متقدمین نے کشش ثقل کے اسباب معلوم کرنے میں زیادہ کوششیں صرف کی ہیں اور متاخرین نے کشش ثقل کے نتائج سے زیادہ تر فوائد حاصل کئے ہیں۔ اس خاص مسئلہ میں فلسفہ قدیم کے طرز پر کلام کرنے میں کسی بہتر نتیجہ پر پہونچنے کی امید کم اور کسی گستاخانہ راہ پر چلے جانے کا اندیشہ زیادہ ہے اور متاخرین کی طرز پر کلام کرنا گویا الم نجعل الارض کفاتا کی تفسیر بیان کرنا ہے۔ پس جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کی ذات و صفات کے قائل ہیں (اور یہی لوگ میرے مخاطب ہو رہے ہیں) وہ اول اس بات کو مان لیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے دقائق یا ذرات اور کل اجسام میں ایسی قوت رکھی ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو سب آپس میں ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف کھچے جاتے ہیں اسی کو کشش اتصال کہتے ہیں۔ کشش ثقل کے متعلق فلسفیانہ تحقیق کا نہائت مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کن سے مادہ عالم یا جسم مطلق کو وجود عطا ہوا تو ذرات مادہ کو جو فضا میں پریشان تھے منجملہ دیگر خواص کے کشش اتصال بھی فیاضی قدرت سے عطا ہوئی۔ کشش اتصال کے باعث ایک ذرہ دوسرے ذرہ سے جا ملا۔ جب دو مل گئے۔ تو مثل مشہور ہے "ایک کی وارد دو" ان دونوں کی متفقہ کشش نے قریب کے تیسرے ذرہ کو کھینچکر ملا لیا۔ چونکہ تین کی طاقت دو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان تین نے تو اپنے قریب کے ان دو ذروں کو بھی کھینچ لیا جو پہلے ہی آپس میں مل چکے تھے اسی طرح ذروں کی تعداد اور ساتھ ہی کشش بڑھتی اور دور دور تک ہاتھ صاف کرتی گئی۔ رفتہ رفتہ ذرات کا ایک بڑا سا گولا بن گیا اسی طرح فضا کے مختلف مقامات میں کشش اتصال سے یہی عمل ہوا اور جا بجا لاتعداد منتشر ذرات کے (جو دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے) سمٹ سمٹ کر بہت سے بڑے بڑے گولے بن گئے اب ان گولوں میں بھی کھینچا تانی شروع ہوئی جو بڑا تھا اس نے چھوٹے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس طرح ان کی تعداد کم اور اجسام بڑھنے شروع ہوئے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جس قدر بعد ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر کشش کا اثر بھی کم ہونا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی ہوا کہ قریب کے کسی بڑے گولے نے کسی چھوٹے گولے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دور کے بہت بڑے گولے کی طرف نہ جانے دیا۔ غرض کہ فضا میں بہت بڑے بڑے گولے بن گئے۔ مثلاً عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ پالس۔ جونو وسٹا۔ مشتری۔ زحل۔ ہرشل (یورینس) نیپچون وغیرہ بعض بہت ہی بڑے بڑے ہو گئے۔ مثلاً آفتاب سریس۔ الکول۔ ریگل۔ وغیرہ۔ اب یہ صورت واقع ہوئی۔ کہ ان عظیم الشان گولوں میں بھی زور آزمائی شروع ہو گئی۔ مثلاً نیپچون کو آفتاب نے اپنی طرف کھینچا اور کلب الجبار (سریس) نے اپنی طرف آفتاب چونکہ کلب الجبار سے بہت چھوٹا ہے اس لئے آفتاب کی کشش سریس یعنی کلب الجبار کی کشش سے بہت ہی کم ہے۔ مگر چونکہ نیپچون آفتاب سے بہت ہی قریب تھا اس لئے آفتاب کی کشش سریس کی کشش پر غالب آگئی اور آفتاب نے نیپچون کو سریس کی طرف جانے سے روک لیا اور دونوں کی کشش[1] سے ایک خاص مقام پر نیپچون رہ گیا۔ اسی طرح زمین کو مشتری نے اپنی طرف کھینچا اور آفتاب نے اپنی طرف لہذا ایک ایسے مقام پر زمین کو رہ جانا پڑا جہاں کششوں کا اثر برابر تھا۔ اسی طرح چاروں طرف سے ہر ایک گولے کو ایک دوسرے نے کھینچنا شروع کیا۔ بقول شخصے کسی کا

---

[1] اس موقع پر ایک فرضی تمثیل کے طور پر عبارت لکھی گئی الفاظ کے تمام پہلوؤں سے اس موقع پر واقفیت نہیں تلاش کرنی چاہیئے۔

مول بھاری اور کسی کا قلیل بھاری۔ کسی گولے کی جسامت بڑی تھی۔ مگر کسی کو قرب زیادہ حاصل تھا۔ غرض تمام فضا میں کشش کی طنابیں کھچ گئیں اور جہاں جس کو رہنا چاہیئے تھا آکر رک گیا۔ اس ہل چل میں کششوں کا اوسط پورا کرنے کے لیے چونکہ ان گولوں کو کسی قدر حرکت بھی کرنی پڑی اس لئے ایک کی حرکت نے دوسرے کو بھی متحرک کیا اور پھر سب میں یہی سلسلہ پیدا ہو کر گردشیں پیدا ہو گئیں۔ ہم ایک رسی میں کوئی پتھر یا لوہے کا ٹکڑا باندھ کر رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں لے کر جب اپنے گرد اس کو گردش دیتے ہیں تو وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا دائرہ میں گردش کرتا ہے اور ہم اس دائرہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ اسی طرح جن جن گولوں یا سیاروں کو آفتاب نے کشش کی رسی سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ سب آفتاب کے گرد اپنے اپنے دائرہ یا مبلغ دور یا فلک میں گردش کرنے لگے۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔

کل فی فلک یسبحون۔ سیاروں اور اقماروں وغیرہ کی گردش کرنے اور ان کے جسموں کے گول ہونے کی وجوہات کا بیان ایک جداگانہ مفصل مضمون کا محتاج ہے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو علم ہیئت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ کئی دلچسپ مضامین لکھنے کا ارادہ ہے اس وقت چونکہ صرف کشش ہی کے متعلق کچھ لکھنا مقصود تھا اس لئے بہت سی باتوں کی ضروری تفصیل بھی نظر انداز کر دی گئی ہے۔ تاہم اس موقعہ پر اس قدر اور اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ کہ کشش چونکہ آفتاب میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ذرات کے گولے جوں جوں بڑھتے گئے ان کی کشش بھی بڑھتی گئی یعنی تمام ذرات اور اجسام کے لئے کشش کا ہونا لازمی صفت ہے۔ پس جس طرح آفتاب زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح زمین آفتاب کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ مگر چونکہ آفتاب کی جسامت کو زمین کی جسامت کے ساتھ وہ نسبت ہے جو ایک مٹکے کو ایک مٹر کے دانے کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے بیچاری زمین کو آفتاب کے گرد طواف کرنا پڑا ورنہ اگر زمین آفتاب سے بڑی ہوتی۔ تو پھر حضرت آفتاب کو ہی زمین کے گرد گشت و گرداوری کرنی پڑتی۔ ہاں جن اجسام پر زمین کی کشش بوجہ قرب کے غالب ہے۔ وہاں زمین نے بھی ان اجسام سے خدمت لینے میں کمی نہیں کی۔ دیکھو چاند چونکہ زمین سے بہت قریب ہے اور چھوٹا ہے۔ اس لئے چاند کو ہماری زمین کا طواف کرنا پڑا۔ مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ ذرات کی کشش اتصال نے کیسی کیسی عظیم الشان طاقتیں پیدا کر دی ہیں۔ اب اس بات کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم کوئی چیز اوپر کو پھینکتے ہیں۔ تو ہمارے ہاتھ کی طاقت (جس نے زمین کی کشش کا مقابلہ کیا تھا) جب ختم ہو جاتی ہے اور زمین کی کشش اس پر غالب آجاتی ہے تو اس کو زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یعنی وہ چیز زمین پر گر پڑتی ہے۔ اگر کوئی مانع نہ ہو تو ہر جسم کو زمین اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے۔ اسی کا نام وزن ہے اور اسی کو کشش ثقل کہتے ہیں اور یہی الم نجعل الارض کفاتا کے معنے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت کسی چیز کے اوپر پھینکنے میں زمین کی کشش کے لئے ایک مانع ہے۔ اسی طرح حرارت جو ذرات اجسام کو پھیلاتی ہے کشش اتصال کے لئے ایک مانع ہے۔ قوت نشو و نمائی جو حرارت وغیرہ سے مل کر پیدا ہوتی ہے یہ بھی کشش زمین کے لئے ایک مانع ہے۔ جو درختوں کو اگاتی اور زمین سے درخت کی چوٹی تک پھلوں پھولوں اور پتوں وغیرہ کے ذرات کو لے جاتی ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت جب ختم ہو جاتی ہے۔ تو زمین کی کشش اپنا کام کرتی ہے۔ اسی طرح جب کسی درخت کے پھل یا پتے میں وہ مانع قوت نہیں رہتی۔ تو پھر زمین کی کشش درگذر نہیں کرتی۔ فوراً وہ پھل یا پتہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ یعنے زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی عمل یعنی ایک سیب کو درخت سے زمین پر گرتے ہوئے دیکھ کر اسحق نیوٹن کے دل میں کشش زمین کا خیال پیدا ہوا تھا۔ اگرچہ سر اسحق نیوٹن نے کسی کو سن کر یا سیکھ کر کشش زمین کا حال نہیں معلوم کیا (اور اسی وجہ سے وہ کشش زمین کی تحقیق کا موجد مانا جاتا ہے) لیکن اس سے بہت پہلے کشش زمین کا مسئلہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ میں مسلمان محققین کا تحقیق شدہ تھا۔ مضمون ہذا میں کشش ثقل کے متعلق انتہا سے زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اگر اس اجمال کی معمولی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک مستقل کتاب (جو کئی ابواب پر مشتمل ہو) تیار ہو سکتی ہے۔ میں نے ایک مضمون مولوی اشرف علی تھانوی اور رسال عقل کے ہیڈنگ سے الحکم میں بہت دن ہوئے۔ کہ شائع کرایا تھا۔ اس کی تردید میں کسی پردہ نشین آئی۔ ے صدیقی لاہور نے کسی غیر مشہور اخبار میں تقریباً ایک سال ہوا کہ ایک مضمون چھپوایا اور مجھ کو سب سے پہلے اب تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ اخی المکرم حضرت اکمل کے ایک مراسلہ سے اس کا حال معلوم ہوا۔ جی چاہتا تھا کہ اس موقع پر سادہ لوح معترض کی نادانی کا اچھی طرح اظہار کر دوں اور اس کے مبلغ علم کے تمام بخیئے ادھیڑ ڈالوں مگر ایسے بزدل کو مخاطب بناتے ہوئے اور اس کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ جو خود ہی تاریک کوٹھڑی میں چھپ چھپ کر بیٹھتا اور وہاں سے باہر ہوائی تیر چلاتا ہے۔

ہاں اتو بات یہ ہے۔ کہ زمین پر کے تمام اجسام بھی آپس میں کشش رکھتے ہیں جس کو کشش اتصال کہتے ہیں اور اس کا بہت سے مشاہدات اور تجربات سے ثبوت ہوتا ہے یہ کشش اتصال جب بڑے پیمانہ میں زمین میں دیکھی جاتی ہے۔ تو اس کا نام کشش زمین یا کشش ثقل رکھ لیا جاتا ہے۔

الراقم

اکبر نجیب آبادی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۱۱	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اجرت بہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت اس سے نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان امور کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسیح موعودؑ کی صداقت مخلص بندوں کو معلوم ہوتی ہے

مصدر اشفاق مفتی صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مجھے اپنی حالت ایسے وقت میں یاد آئی جبکہ نادان لوگوں نے بہت سوال کئے۔ کہ مسیح قادیانی کی بیعت سے کوئی بیمار شفایاب ہوا۔ مجھے قسم ہے اسی ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی کہونگا۔ تو بقول مسیح علیہ السلام یہی دعا مانگتا ہوں۔ ؎

پارہ پارہ کن من بدکار را ٭ شاد کن این زمرۂ اغیار را کا مصداق ہو جاؤں

۱۹۰۸ء جبکہ مجھے بخار نے تین ماہ تک سخت لاچار کیا۔ میرا علاج اس وقت حکیم چراغدین صاحب و المدین مرحوم جموں والے کر رہے تھے۔ اونھوں نے مجھے تپ دق قرار دیا سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ساتھ ہی درد سینہ کا سخت زور رہتا۔ جس سے مجھے مسلول ہو جانے کا بھی فکر پڑا۔ میں ایک دن سخت اضطراب کی حالت میں ہو کر اپنے معمول پڑھکے وقت وضو کر کے دروازے بند کر کے نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اپنی جان سے ناامید ہو کے مغفرت کی دعا مانگی۔ اور اسم اعظم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام سینکڑوں دفعہ پڑھا اور اس قدر رویا کہ بے تاب ہو گیا۔ اس وقت مولانا و سیدنا مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو میرے خاص مہربان اور دلی محب ہیں۔ عیادت کے واسطے حسب معمول آئے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں خاموش ہو گیا۔ پھر آواز دی۔ آخر بہت زور سے پکارا۔ میں نے دروازہ کھولتے ہی زار زار چلانا شروع کیا۔ آپنے بہتیرا حوصلہ دیا۔ میں سخت بیقرار ہو گیا مگر دل میں فکر اپنے معصیت کی تھی۔ خیر تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب تشریف لے گئے میں اسی مصلے پر سو گیا۔ اس وقت مجھے خواب آئی۔ کہ میرے ماموں جی میرے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور دو تین آدمی بھی موجود ہیں اور میں اپنی تکلیفیں بیان کر رہا ہوں۔ اتنے میں کسی نے آکر خبر دی۔ کہ ایک بزرگ تیری خبرگیری کے واسطے تشریف لائے ہیں۔ سنتے ہی میرا دل بشاش ہو گیا۔ اتنے میں وہ بزرگ آکر میرے سرہانے بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت اسم شریف ہے؟ آپنے فرمایا۔ کہ حضرت میرزا سلطان سکندر صاحب۔ میں نے کہا کہ آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ قادیان عرب میں۔ ان کا یہ فرمانا تھا۔ کہ میرا زار زار رونا۔ پھر عرض کی کہ آپ کے ہوتے میرا یہ حال ہو۔ آپنے میری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ تمہاری دوائی بالکل سہل ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا نام ہے۔ فرمایا۔ کہ وہ ڈھونڈنے والے کو بازار سے بالکل سستی ملتی ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی (گنڈی) ہے۔ جس کا نام ہے خیر الزاد التقویٰ وہ گھس کر دو چار دفعہ پی لیا کرو۔ بالکل آرام ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اس مہلک مرض سے ہلاک ہو جاؤ گے۔ یہ کہہ کر آپ رخصت ہو گئے اور میں بیدار ہو گیا!!!

رات کے بارہ۱۲ بجے پھر بھی دکھائی دیا۔ پھر چار۴ بجے بھی دکھائی دیا اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اس کو جلدی گھس کر پیو۔ تاکہ آج ہی آرام ہو جاوے۔ میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کر کے تہجد کی نماز ادا کر کے دعا مانگی اور دل میں ٹھان لیا کہ تقوے سے بڑھکر اور کوئی دوائی نہیں ہے قسم ہے خدائے عزوجل کی۔ اسی روز سے مرض گھٹتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ میں وہ بیماری بالکل رفع ہو گئی۔

پھر تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ میرے ماموں جی میر حامد شاہ جو مسیح کے مخالف ہیں پیچش اور بخار سے سخت بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جینے کی امید نہ رہی۔ جس رات کو سخت مایوسی ہو گئی تھی۔ مجھے بھی دعا کے واسطے کہا گیا۔ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ رات کو مجھے دکھای دیا ہے۔ کہ ایک عمدہ نورین مکان میں ایک بزرگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کا اسم شریف کیا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے مرشد ہیں اور عالم کے سردار ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر نام بھی کچھ ہو گا۔ کہا گیا ان کا نام میرزا رسول بیگ سلطان اعظم بیگ ہے۔ میں نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔ آپکے منہ سے علیکم السلام نکلا۔ میں نے بڑے ماموں جی میر احمد شاہ صاحب کو اشارہ کیا کہ عرض کرو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس سے پیشتر سخت جھڑک ہوئی ہے۔ پھر میں نے سرکی سے آگے ہو کر عرض کی۔ آپنے سخت جوش میں آکر فرمایا۔ کہ اس کو کہدو۔ کہ چراغدین شیطان فرعون عیسائیوں کے باپ کو بلا دے اور اس سے دعا کرا دے۔ وہ اس کا باپ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو جناب کی دعا سے مر گیا ہے۔ مہربانی کر کے آپ ضرور اس کیواسطے ایک نسخہ عنائیت فرما دیں۔ کیونکہ یہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور مجھے آپ کی طرف نہائیت مجبور کر رہا ہے۔ آپنے تھوڑی دیر خاموش ہو کر فرمایا کہ اچھا تمہارا آنا میرے لئے شرم کا موجب ہے۔ مگر آئندہ ایسی سفارش نہ کیجیو۔ پھر آپنے قلم دوات لیکر ایک کاغذ کی بندی جس کا طول کوئی دو گز ہو گا اور عرض کوئی ۴ انچ ہو گا۔ ایک نسخہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا۔ کہ آہستہ آہستہ شفا پائیگا۔ میں نے وہ نسخہ لے کر بڑے ماموں جی کو دکھایا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف جگہ سے قرآن کریم کی آیات لکھی ہیں پڑھتے پڑھتے میں بیدار ہو گیا۔ اس وقت یہ خواب سنا دی۔ اور تسلی دیدی۔ اس وقت سے بارہ روز تک میر حامد شاہ شفایاب ہو گیا یہ خواب میں نے اپنے استاذ خلیفہ نور الدین صاحب سے بھی اسی وقت عرض کر دی تھی۔ جب میں نے دیکھی تھی۔ ان باتوں سے وہ شخص یقین نہیں کرے گا۔ جس کے صفات ابو جہل سے ملتے جلتے ہوں گے۔ ہائے افسوس کہ دنیا اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتی اور حق کا راستہ اختیار نہیں کرتی۔ خدا ہم سب کو ہدایت دیوے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی امت میں شامل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا دے۔ آمین ثم آمین

نظم

الٰہی عشق مہدی میں میرا ثابت قدم نکلے ... تمنا ہے میرے دل کی کہ اس کوچہ میں دم نکلے
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قربان جبتو دم ... یہی اسلام کی خدمت میں عاجز سے رقم نکلے
ترے دار الامان کی اے مسیحا خاک سرمہ ہو ... کہ جس کو ڈالکر آنکھوں میں روشن چشم ہم نکلے
کبھی آتا ہے عشق کا تیرے اگر ہم پر ... دہن سے فرقۂ دجال کے سب و شتم نکلے
بہشتی مقبرہ کو دیکھ کر آتا نظر ہے یہ ... کہ لاکھوں اس چمن تیرے سے ہیں باغ ارم نکلے
تونگر ہو گئے سارے جو تھے مفلس زمانہ کے ... نہ ہوں کیونکر تونگر جب ترا دست کرم نکلے
تو مہدی راہ رووں کا اور مسیحا ہو مریضوں کا ... صدائے آسمانی حق میں تیرے دمبدم نکلے
ترے دست مبارک پر شرف گرنہوں ملتان ... تو کیا ہو گا اگر انکار پر وہ یک قلم نکلے
یہ ہے مشہور چمگادڑ کی آنکھوں میں کراہت ہے ... چمکتا شرق سے خورشید کا جبکہ علم نکلے
زبان حال میں دہلی سے اک یا با پکاری تھی ... الٰہی ان دنوں ہم پر کوئی خیر الامم نکلے
جب آیا نائب احمد نبیؐ کے خاص وعدہ پر ... تو حق کے سامنے بابا بھی فرتوت وذم نکلے
مسیحا نے ہر اک کے علم اور تقویٰ کو جانچا ہے ... بڑے تھے پیر جن کے ہاتھ بھی خالی شکم نکلے
تری تصدیق کیونکہ ہو اگر ہر اک موافق ہو ... بھلا احمد کی بیعت میں سبھی ثابت قدم نکلے
ترے دامن سے چھٹکے اے مسیحا ہو گئے مسعود ... اگر گردن کش آئے سر کو آخر کر کے خم نکلے

خاکسار مسعود از جموں

www.aaiil.org

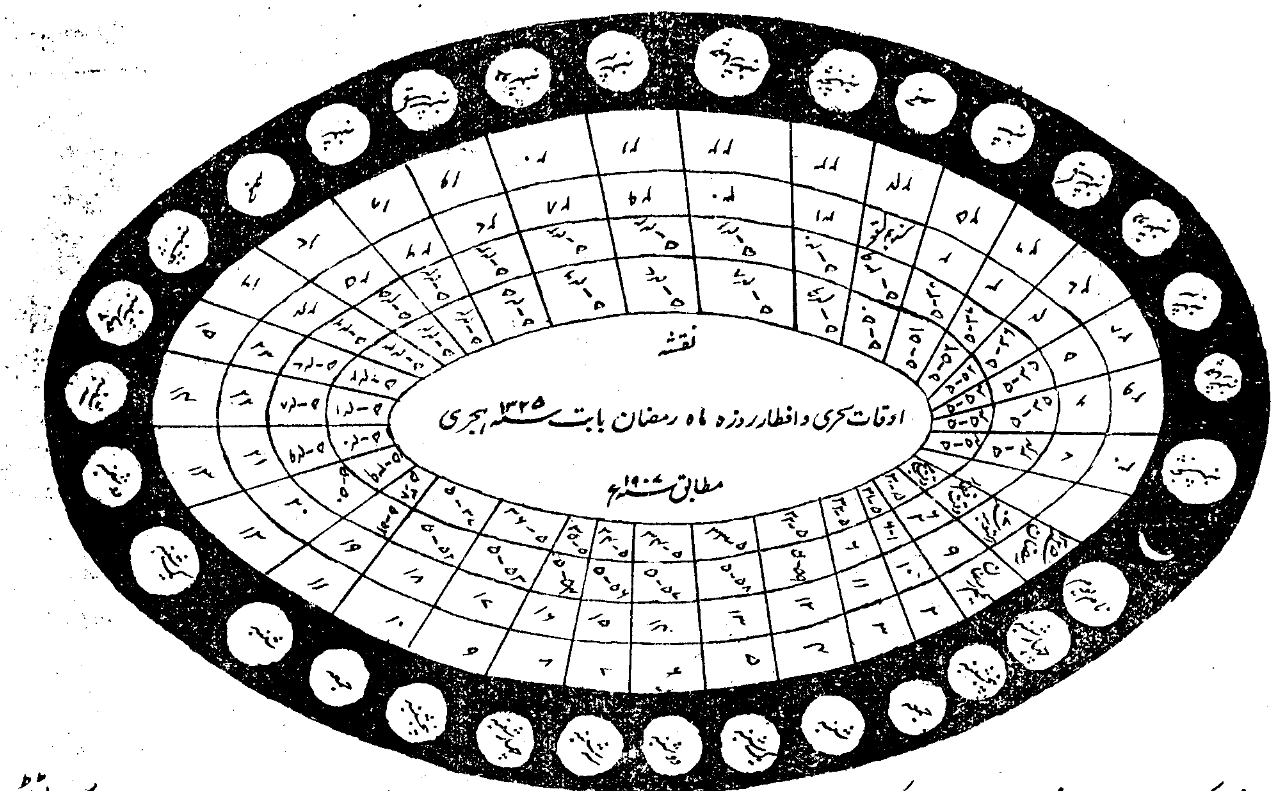

اس نقشہ کی طرز ایجاد میاں نور احمدؐ صاحب سہارنپوری کی ہے اور اس نقشہ سے لی گئی ہے۔ جو لکھنؤ کے ہفتہ وار تفریح میں چھپا ہے لیکن اوقات وہ ہیں جو قبل ازیں اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبداللہ صاحب - تحصیل پہگواڑہ
میاں رحیم بخش صاحب خیاط - گوجرات
میاں محمد دین صاحب - گورالی - گجرات
میاں عبدالعزیز صاحب ہلال پور - شاہ پور
میاں ابراہیم صاحب معہ اہلیہ کامل پور
میاں محمد حسن صاحب کمال ڈیرہ کندرہ پارہ حیدرآباد
میاں شمس الدین صاحب - مانڈلے برہما
میاں غلام نبی صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب " " "
میاں محمد علی صاحب شنکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں برکت علی صاحب " " "
میاں رحیم بخش صاحب " " "
مولوی عزیز اللہ خان صاحب - محرر پولیس ایبٹ آباد
مساۃ امام بی بی - بلب گڈھ
میاں محمد یعقوب صاحب بلب گڑھ
میاں اسحق صاحب " "

رسید زر

۱۹ - ستمبر ۱۹۰۷ء ع۱۲۲۵ - میر اکبر صاحب ے ر
۱۹ " " ع۱۱۸۷ آلہی بخش صاحب ے ر
۱۹ " " ع۱۰۲۳ خیر الدین صاحب عہ ر
۲۰ " " ع۱۱۳۱ عبد القادر صاحب ے ر
۲۰ " " ع۱۰۱۷ چودہری عنایت اللہ خان عہ ر
۲۰ " " ع۱۰۱۰ - پیر برکت علی صاحب ۱۲ ر
۲۱ " " ع۱۸۰۵ - وزیر علی صاحب عہ ر
۲۱ " " ع۱۱۳۳ - ارشاد علی صاحب ے ر
۲۳ " " ع۱۸۰۸ - شہامت علی صاحب ے ر
۲۳ " " ع۱۴۸۷ - مولوی عبدالرحمن صاحب ے ر
۲۴ " " ع۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳ ر
۲۴ - ستمبر ۱۹۰۷ء - ع۸۸۷ غلام محمد صاحب عہ ر
۲۴ " " ع۸۶۵ - محمد تفضیل صاحب عہ ر
۲۴ " " ع۸۴۲ - مولوی فضل آلہی صاحب ۱۵ ر
۲۶ " " ع۱۸۱۰ - نور دین صاحب عہ ر
۲۶ " " ع۱۸۰۹ - برکت علی صاحب ے ر
۲۷ " " ع۱۰۷۳ - حکیم محمد بخش صاحب ے ر
۲۷ " " ع۸۵۰ - عبد الرزاق صاحب عہ ر
۲۷ " " ع۸۳۵ محمد دین صاحب عہ ر
۲ - اکتوبر ۱۹۰۷ء ع۷۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳ ر
۲ " " ع۹۱۱ - حامد حسین خان صاحب ے ر
۲ " " ع۱۲۳۰ مریم واعظ صاحبہ عہ ر
۲ " " ع۸۶۷ - بلاغ الدین صاحب ے ر
۲ " " ع۵۸۶ - احمد حسن صاحب ے ر
۳ " " ع۱۸۱ - غلام حسین صاحب عا ر
۴ " " ع۹۱۶ شیخ محمد افضل صاحب ے ر
۴ " " ع۹۲۳ - بابو محمد حیات صاحب ے ر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ ۔ منشی ۔ دوکاندار) کامون مین مہارت رکھتے ہون ۔ ضرورت ہوگی ۔ اور نیز دو کاشتکار تنخواہ صہ ناخواندہ اور خواندہ سے ر ۔ خصوصاً احمدیون کیلئے اطلاع ہے

المشتـــــــہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو ۔

۷ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے ۔ مگر چند سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے ۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین ۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے ۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین ۔

۹ - گوبیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار ۔ گوجرات گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین ۔

اکمل آف گوبیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب مغل ۔ انٹرنس پاس ۔ عمر ۱۶ ۔ ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو ۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی ۔ الاداد دادے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

القول الصحیح — اردو نظم ۔ در تائید مسیح موعود ؑ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین قیمت ۲ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسلہ خسف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۱ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر بڑی بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔

غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور ندگی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا ۔ طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہی شک ہوگیا تھا کہ میرے بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کرگئے لیکن بہت کم فایدہ مند ہوئے یا عارضی فایدہ ہوا ۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً ان کا استعمال کرتا ہون ۔ ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین ۔ میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی ۔ میری تحریک پر میرے بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ مین نے ۔ مین حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہون ۔ کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی

راقم محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرنسل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے ۔ یہ گولیان نظام عصبی پر ازحد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹون کام کرنیکی طاقت پیدا ہوجائیگی یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ ۔ بیس گولی ایک روپیہ ۔ علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہوسکتی ہے ازانجملہ سرمہ عجیب دھند ۔ جالا ۔ پھول ۔ خارش چشم ۔ درد ۔ آنکھون سے پانی جاری ہونا ۔ ڈھلکے پن اور خفیف پھولے کے لئے بے نظیر ہے ۔ فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ جینی فی ڈبہ فی بکس ۱ر سفوف جریان و دھتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم ۔ دیرینہ فتور ہضم جس مین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو ۔ طبیعت بے کل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ ۔ پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہون ۔ محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار ۔

المشتـــــــہر

حکیم محمد دین احمدی ۔ دروازہ دیسنگہ ۔ گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھپا ۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

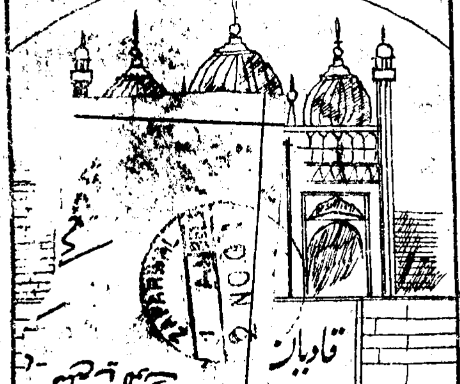

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت پیسہ

[illegible] مان منتظر خوش باش کا مدوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

[illegible] قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

اے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ [illegible] جو آج احمد کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہوں گی پس مبارک ہیں وہ جوان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کے واسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کے واسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپ کے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک نیک خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھ کر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہم کو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کے واسطے بلا قیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتبخانہ میں آپ کا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کے واسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماویں گے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کے واسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا آمد اور خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام (مینیجر اخبار بدر)

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہند مین سلطنت برطانیہ کی مشابہت رومی سلطنت کے ساتھ

حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین رومی سلطنت اپنے عروج مین تہی اور یہود کا ملک بہی ان کے قبضہ مین اسی طرح سے تہا جیسا کہ آجکل ہنود کا ہے اور جس طرح ہندو مسلمان کے رواج اور مذہبی احکام کا لحاظ قانون انگریزی مین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رومی لوگ جو خود بت پرست تہے۔ یہود کے ساتہہ نیک سلوک کرتے تہے۔ آجکل اکثر مورخین اور مدبرین اس بات کیطرف گئے ہین۔ کہ ہند مین انگریزی سلطنت بالکل رومی سلطنت کے مشابہ ہے۔ چند سال ہوئے کہ اخبار پایونیر مین بہی اس پر ایک مضمون نکلا تہا۔ یہ مشابہت بہی منجملہ ان مشابہتون کے ہے جو حضرت عیسےٰ اور اس کے زمانہ کو اس زمانہ اور اس کے مسیح موعود کے ساتہہ ہے حال مین پادری میک نی کول صاحب نے لندن کے ماہی رسالہ ہبرٹ جرنل بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون کے دوران مین لکہا ہے "اکثر ہندیون کے موجودہ مذہبی طرز مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ یہ کہنا کوئی نئی بات پیش کرنا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ ہندوستانیون کے حالات دوسری صدی کی رومی سلطنت کے ماتحت لوگون کے ان مذہبی حالات سے بالکل متوازی ہین جن کا ذکر گبن نے اپنی کتاب مین کیا ہے جیسا کہ اُس وقت رومی سلطنت کے ماتحت لوگ توہمات کی پیروی کرتے تہے اور بہت سے معبودون کی پرستش مین مصروف تہے یہی حال آجکل ہندوستان کا ہے۔ اور جیسا کہ اس وقت چالاک نوجوان اپنے بزرگون کے مذہب سے منکر اور متنفر ہوکر نئے خیالات پیدا کرنے لگ گئے تہے۔ ویسا ہی آجکل ہندوستانی نوجوانون کا حال ہے۔

انجیل یوحنا کا مصنف کون تہا

مذکورہ بالا میگزین مین پروفیسر بیکن صاحب نے انجیل یوحنا پر ایک مضمون لکھا ہے جسمین کچھہ اقتباس ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

"رنین نے لکھا ہے کہ لازر کا قصہ جو یسوع نے بیان کیا ہے۔ وہ یسوع کا ایک پاکیزہ افترا تہا جو بسبب مجبوریون کے اُسے گہڑنا پڑا تہا۔" یوحنا نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا اشارہ نہین کیا۔ کہ مین جو کچہہ لکھتا ہون وہ میرے چشم دید واقعات ہین" نہ اُس نے تاریخی رنگ مین یہ سب کچہہ لکہا ہے اور نہ اس کا دعوے مورخ ہونے کا تہا" معلوم نہین کہ اس انجیل کے لکھنے والا کون تہا۔ انجیل یوحنا کو عیسائیت کے ابتدائی زمانہ کا ایک ریکارڈ کہا جاسکتا ہے۔

عیسائی عورتون کو نصیحت

امریکہ کے ایک ماہواری رسالے دی بیلانس نام بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایڈگر لارکن نے ایک مضمون بعنوان آنے والا خطرہ چہاپا ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عیسائیون مین جس قدر شادیان ہوتی ہین وہ پچاسی فیصدی ایسی ہوتی ہین کہ اگر ملک کا قانون اجازت دے تو فوراً طلاق ہو جائے۔ اس مضمون مین عورتون کو ابہارا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرین اور ان کے واسطے لڑائی کرین کیونکہ عیسائی دین مین عورتون پر سخت ظلم ہو رہا ہے اس مضمون مین سے چند فقرات کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

"عورتون کو چاہیئے۔ کہ سب سے اول بائبل سے **بالکل قطع تعلق کرین**۔ خواہ پرانا عہدنامہ ہو اور خواہ نیا عہدنامہ ہو۔ بائبل تو عورتون کی ذلت اور قید کے واسطے ایک پہندا ہے جو ان کو ہلاک کر دیتا ہے اے فرقۂ زنان اگر تم ساری بائبل کو یکدفعہ چہوڑنے کی جرأت نہین پاتین تو پہر ایک قینچی لو اور بائبل مین جہان کہین عورتون کے متعلق کچہہ لکہا ہے اس کو کاٹ کر پہینک دو۔ سب یک دفعہ نہین تو ایک ایک آئیت کر کے کاٹ پہینکو۔ کروڑون عورتین عیسائی دین کے عقائد کے سبب ہلاکت کا موہنہ دیکہہ چکی ہین اے ہمارے عظیم الشان ملک کی عورتو! تم پولس رسول کے مہلک پنجے مین گرفتار ہو کر کیون قابل نفرت غلامی مین پڑی ہو۔ بڑے بڑے عالم اور فاضل رات دن اس ہمت مین مصروف ہین کہ فرقہ زنان کے بڑے دشمن پولوس کے پنجہ سے تم کو چہوڑائین ...... اے پولوس۔ آج آکر دیکہہ۔ امریکہ مین لاکہون گہر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہین"...... اے عورتو! اپنی کلبین بناؤ۔ انجمنین قائم کرو۔ پر یاد رکہو۔ دین عیسوی سے الگ رہو کیونکہ وہ طلاق کی اجازت نہین دیتا۔ مین نے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو ایک چہٹی ملک مین شائع کی تہی کہ جو جوڑے اپنی شادی پر ناراض ہین اور باہمی موافقت نہین رکہہ سکتے ان کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس پر ہزارون خط میرے پاس آئے۔ جنہون نے میری بات کو پسند کیا۔ یہ ملک کی حالت ہے"

نظم

اے ظہور نور حق از روئے تو — مہبط روح الامین مشکوئے تو
ویدنت یاد خدا افزون کند — مخبر صادق بشارت گوئے تو
آمدی تا دین آن خیر الوریٰ — زندہ گردد از لب دلجوئے تو
مجمع قدوسیان دار الامان — مجلس روحانیان در کوئے تو
قادیانت مرجع رندان — منظر ایمانیان گیسوئے تو
زد ز سر اعدائے این دین متین — پست شد از ہمت بازوئے تو
چون قدومت شد بمنہاج الرسل — عالمان این زمان بدگوئے تو
زور ہا و چارہ جوئی ہا کنند — کے توانند کاستن یکموئے تو
لیکہرام و آتہم و ڈوئی غیر — خائب و خاسر ز پیشین گوئی تو
انتظارم ہست از حلم خدا — زود بینم خواری بدگوئے تو
اے مبارک روز کانجا بودہ ام — چون گدا پا شاہ در پہلوئے تو
قاتل خنزیر و دجال الشقی — ماحی بدعات گفت و گوئے تو
شاد باش اے نفس نا فرجام من — آب رفتہ شد روان در کوئے تو
جذبۂ شوق جمال دلربا — میکشد ما را بہر دم سوئے تو
در پشاور از میان پہ دلان — عبد خالق واصف گلروئے تو
اکبر و حامد ثنا قب روز و شب — عندلیبان ریاض کوئے تو
اکبر او صف لسانت چون کنم — بس بود ور دیم فدا بر روئے تو
بہر ہر حاجت زپیش کردگار — خوش وسلیم نرگس جادوئے تو
حجت تقلید من برہان من — آن حکیم الامت حقگوئے تو
قبلہ حاجات روئے تو بس است — کعبہ دعوات من ابروئے تو

فارسی بگذار اے عبد الصمد
شد بکشمیری زبان خوش خوئے تو

عبد الصمد احمدی بنارہ پور کشمیر

ڈائری

القول الطیب

۱۷ اکتوبر - بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز مین کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے۔؟

حضرت اقدس نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف مین لکھا ہے۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین۔ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانون کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل مین یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے۔ کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائین خدا سے بہت مانگے۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جائے اور خدا سے پکا تعلق ہو جائے اور اسی کی محبت مین محو ہو جائے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ مین ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اپنی کمزوریون کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور امداد کیلئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کیگئی ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کیگئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیون اور رسولون کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کیگئی ہے۔ جو نبیون اور رسولون کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہین اور جو انہین کی اتباع اور انہین کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہین اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ ان لوگون کی راہون سے بچا جنہون نے تیرے رسولون اور نبیون کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان مین ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہون نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزون جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیون کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جن کا کتاب اللہ مین ذکر تک نہین وہ گمراہ ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل مین ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہین سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہایت ضروری ہے کوئی نبی نہین گذرا جس کا امتحان نہین لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مرجاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہین۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہین۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیون والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی۔ تو پھر ابتلاؤن اور آزمائشون کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت مین بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہون۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔ اور کامیابی حاصل نہین کرسکتا۔ جن لوگون پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانون مین ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیون کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہان تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتون کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے۔ ابتلاؤن سے کوئی نبی بھی خالی نہین۔ ایک روایت مین ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو امام حسین رض کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفین آئین۔ آخری وقت مین جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتون اور بچون پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے۔ کہ اس وقت عربون کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہین رہی۔ اب دیکھو کہ عورتون اور بچون تک بھی ان کے قتل کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہین گے۔ کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہین ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دئے جاتے ہین اور ابتلاؤن اور آزمائشون مین صبر نہین چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دین چاہیئے کہ شیعہ لوگ ہین۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہین جو امتحانون اور آزمائشون کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پروا کرتے ہین مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہین اور چھوڑنے مین نہین آتے کیا امام حسین نے انہین وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہین ان کے بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہین اور جو پہلون کا حال ہے وہ آنیوالون کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہون اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے نکے مین سے گذر جانا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤن اور امتحانون مین انسان پورا نہ اترے وہ کچھ نہین بنتا۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ ڈاک لائیت۔ نظم
صفحہ ۳۔ ڈائری
صفحہ ۴۔ خدا کی تازہ وحی عید فنڈ
صفحہ ۵۔ شاخہائے صدر انجمن احمدیہ
صفحہ ۶۔ سندھ سے ایک خط۔ احمدی قوم کا اخباری اور تجارتی پہلو
صفحہ ۷۔ المفتی۔ قانون انسداد مجالس باغیانہ صفحہ ۸۔ ڈائری
مسیح موعود کی بعیت میں بہاری عذر
صفحہ ۹ و ۱۰۔ تحقیق حق عربی زبان
صفحہ ۱۱۔ مسلم اور غیر مسلم میں فرق

بدر
مورخہ ۲۳۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۔ اُرِیْکَ مَا یُرْضِیْکَ اُمِرَ عَجَائِب

ترجمہ۔ مین تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤنگا۔ جن سے تو خوش ہوگا۔

۲۔ آپکے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آیندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔)

۳۔ رُدَّ الیھا روحُھا و ریحانُھا یعنی تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کیگئی۔

۴۔ وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ اَحَدًا مِّنْھُم

اور اگر مخالفین یا معترض میں سے تیرے پاس کوئی آدمی (نرینّ کے اسجگہ یہی معنے ہین)

۵۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہین

۶۔ یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ

ترجمہ۔ وہ مبارک احمدؐ کی شبیہ ہوگا۔

۷۔ ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

۸۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

ترجمہ۔ تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہین اور نیکی کرتے ہین۔

فرمایا۔ بعض متوحش خوابین بھی ہین جیسا کہ بعض کو قبرستان مین دفن کیا ایک گوسپند مذبوح دیکھا معلوم نہین اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان محمد عثمان صاحب گموتی ملک برہما
میان محمد اکبر صاحب ۔ سیلون
میان عمر دین صاحب ۔ کریام نوان شہر جالندہر
میان کرم دین صاحب ۔ بھڑی شاہ رحمان گجرانوالہ
مسمات سلیما بی بی ۔ گوجر پور ضلع کٹک
مسمات پیر بی بی 〃 〃 〃
خواجہ شمس الدین صاحب ماندلے برہما
مسمات خورشید بیگم ۔ علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات رحمت بی بی 〃 〃 〃
میان علی محمد صاحب بھمبر پور ضلع میرپور
منڈا ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
روڑا 〃 〃 〃

عید فنڈ برادران! عید الفطر کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے۔ مدرسہ کے واسطے عید فنڈ کا ایک روپیہ فی کس جیسا کہ ہمیشہ جمع ہوا کرتا ہے یا غریب احباب سے اس سے کم جسقدر وہ دے سکین اور صدقۂ فطر کی رقم مساکین کے واسطے جمع کرکے مدرسہ کے فنڈ مین بہت جلد ارسال فرما دین۔ مدرسہ کی چونکہ کوئی خاص آمد نہین ہے اور خرچ بہت ہو رہا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔ مقامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ابھی سے اس کے متعلق پوری توجہ کے ساتھ مناسب تجاویز کر رکھین۔

مبارک نہائیت خوشی کی بات ہے۔ کہ دفتر الحکم مین لیتھو کی مشین آگئی ہے۔ جس پر کام شروع ہوگیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے جو فضل مسیح موعود کے شامل حال ہین ان مین سے ایک یہ بات ہے۔ کہ اس چھوٹے سے گاؤن مین آپکے سلسلہ کی خدمت کے واسطے خدا تعالےٰ نے مشین بھی بھیجدی۔ ہم شیخ یعقوب علی صاحب کو اس پر مبارک باد کہتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانے کو اور بھی ترقی دے اور دینی خدمات کی ادائگی کی اس سے بھی بڑھکر ان کو توفیق دے۔

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ سر دست دس سے پندرہ تک ہوگی۔ درخواستین جلد آنی چاہئین۔

دعا مدد مین اپنی صحت جسمانی اور ترقی ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری کے لئے دعا کا خواستگار ہون۔ ؎

گر صاحبدلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے

طالب دعا۔ خاکسار نبی بخش

ترجمہ پارۂ اول مؤلفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قیمت بجائے چار آنہ کے صرف ۱ ار کر دیگئی ہے ۱ار دو آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے ایک نسخہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔ محمد عبدالرشید احمدی مالک مطبع صدسابانہ (؟) کپ میرٹھ

معائینہ مدرسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائینہ انسپکٹر صاحب و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے کیا۔ رائے بک مین رپورٹ فی الجملہ عمدہ لکھی ہے۔ مفصل آئیندہ انشاء اللہ

www.aaiil.org

شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

بخدمت اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ انجمنوں کا قیام ہر جگہ جہان کافی تعداد احمدیوں کی موجود ہو نہائیت ضروری ہے اس کے متعلق جس قدر تحریک کی گئی تھی۔ اس مین اب کسی قدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کیخدمت مین بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنین قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر تجربۃً انجمن ہائے ضلع قائم کی ہین اور ان انجمنون سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے علاقون مین مضافات کے اندر انجمنین قائم کرکے رجسٹرون کی تکمیل کرین۔ اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کرین۔ ذیل کے مقامات پر انجمن ہائے ضلع قائم کی گئی ہین۔

انجمن احمدیہ کپورتھلہ۔ ریاست کپورتھلہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ کے لئے۔
انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ۔ ریاست مالیرکوٹلہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ شملہ۔ ضلع شملہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ لاہور۔ ضلع لاہور کے لئے۔
انجمن احمدیہ کوئٹہ۔ ضلع کوئٹہ وغیرہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ پشاور۔ ضلع پشاور کیلئے تحصیل صوابی ہوتی شامل نہیں ہین۔
انجمن احمدیہ مردان بحصیل ومردان کے لئے۔
انجمن احمدیہ گجرات۔ ضلع گجرات کے لئے۔
انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخان۔ ضلع ڈیرہ غازیخان کے لئے۔
انجمن احمدیہ چندوسی ضلع مرادآباد کے لئے۔
انجمن احمدیہ بھٹنڈہ۔ ملازمین ریلوے کیلئے۔
انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور کیلئے۔
انجمن احمدیہ بنگہ۔ ضلع جالندہر کے لئے۔
انجمن احمدیہ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ کے لئے۔
انجمن احمدیہ لکھنؤ۔ ضلع لکھنؤ کے لئے۔
انجمن احمدیہ مظفرنگر۔ ضلع مظفرنگر اور نجیب آباد کیلئے
انجمن احمدیہ کراچی۔ ضلع کراچی کے لئے۔
انجمن احمدیہ گموئی ومنبو۔ کمشنری گموئی کے لئے۔
انجمن احمدیہ امرتسر۔ ضلع امرتسر کے لئے
انجمن احمدیہ بستی وریام ملانہ ضلع جھنگ کیلئے۔
انجمن احمدیہ انبالہ۔ ضلع انبالہ کیلئے۔
انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ضلع سہارنپور کیلئے۔
انجمن احمدیہ الہ آباد۔ ضلع الہ آباد کیلئے۔
انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔ ریاست حیدرآباد دکن کیلئے۔

اس وقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک اور ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹون سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری یہ استدعا سب احمدی احباب اور خصوصاً ان احمدی انجمنون کیخدمتین یہ ہے۔ کہ اس کام مین کسی روک اور مشکل کی پرواہ نہ کرین بلکہ جس مستعدی کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے اسی ہی بلکہ زیادہ مستعدی اور دینی جوش سے اسکی تکمیل کی کوشش کرین صدر انجمن بھی انشاءاللہ اس کام مین ہر طرح کی امداد کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کیمطابق انجمن صدر نے انجمن ہائے ضلع کیخدمتین بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء بھیج بھی دئے ہین۔ مین صدر انجمن کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہون جنہون نے اس کار خیر مین سبقت کرکے ایک نظم قائم کرنا چاہا ہے بالخصوص قابل شکریہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہین جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار مین احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہین اور ایسا ہی ایڈیٹر صاحب بدر جو اڈیٹر صاحب الحکم کی طرح ہر قسم کی قومی تحریکون مین لگے رہتے ہین۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور انجمنون مین خاص طور پر قابل شکریہ انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع مین نظم قائم کرنیکو صدر انجمن سے بھی پہلے محسوس کیا اور بہت کچھ محنت کی اور کر رہی ہین ہر ایک تجویز مین برکت ڈالنے والا اور اس کو کامیاب کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ نہ صرف بہت سی مفید اور نیک تجاویز کے پیش کرنے مین ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کرکے دکھانے مین بھی سبقت لیگئی ہے خدا تعالیٰ اس جماعت کے اراکین وجملہ افراد کو جزائے خیر دے۔ اسوقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پہونچی ہے جس کو مین اس غرض سے آپکے قیمتی اخبار مین طبع ہونے کیلئے بھیجتا ہون کہ تا اس نمونہ کو دیکھکر دوسرے انجمنہائے ضلع بھی عملی کارروائی مین سعی کرین اور جلد کرین دراصل بہت تھوڑا وقت رہگیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ تعطیلات دسمبر مین جب احباب جلسہ پر تشریف لاوین تو اس وقت تک انجمنون کا نظم پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو مین امید کرتا ہون کہ دیگر احمدی انجمنین عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو متشکر فرماوینگے اور اس جواب کیلئے بہت دیر انتظار مین نہ رکھینگے۔ اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہیں آئی وہ بھی اسطرف توجہ فرماوینگے چٹھی مذکورہ جناب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل وہ چٹھی ہے جو انہون نے اپنے ضلع کے احمدی احباب مین شائع کی ہے ذیل مین درج ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

اخویم حبی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ کیخدمتین اس کارروائی کی اطلاع دیجاوے جو اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل مین آئی ہے سو مین حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کرکے ارسال خدمت کرتا ہون۔ اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کیخدمت مین اس لئے دیجاتی ہے کہ تا آئندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبرا قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنون کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمتین ارسال کرین اور آئندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان مین ارسال کرنے سے اجتناب کرین تاکہ انتظام مجوزہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشاء قواعد عمل مین آوے آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) مین ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرائض ملاحظہ کرین گے۔ اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپکو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہونگے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین مقرر ہوئے ہین بہ پابندی قواعد جدید آپکو ضروری ہوگا کہ آپ آئندہ ہر ایک عہدہ دار کے متعلق اسکے فرائض کا لحاظ رکھین۔

۲۔ نیز مجھے ہدائیت کیگئی ہے کہ مین حسب منشاء رزولیوشن نمبرا اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمت مین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی نقل پیش کرون جو اپنے مقاصد و اغراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے وہو ہذا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ از دفتر سکرٹری صدر انجمن قادیان دارالامان۔ بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء مین بروئے رزولیوشن نمبر ۴۵۱ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے اس کا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا۔ اس لئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمتین عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اپنے ضلع مین انجمن کی شاخین قائم کرکے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کرین اور چندہ کی وصولی کرین اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرماوین (۲) بروئے قاعدہ ۲۱ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات و آمد صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۹۰۸ء ارسال ہو کر آمہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد [illegible]

[illegible] بائے کے ساتھ واپس ارسال فرماوین والسلام۔ دستخط محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء" اس کارڈ کے پیش کرنیکے بعد مین حسب ہدایت انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ بذریعہ عریضہ ہذا آپ کیخدمتین اطلاع دیتا ہون آپ ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو یہان پہنچ جاوین جو تاریخ آپکی شمولیت جلسکی قرار پائی ہے اس جلسہ مین قواعد جدیدہ پر مزید غور ہوگی۔ تاکہ آئندہ ایسا احسن طریق تیار کیا جاوے کہ جس سے کارڈ مرسلہ صاحب سکرٹری کا منشاء بخوبی پورا ہو جاوے۔ مجھے یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ مین آپ کیخدمت مین عرض کرون۔ کہ آپ کم سے کم ایک ہفتہ پیشتر تاریخ مقررہ یعنی ۱۷ نومبر ۱۹۰۷ء کی شمولیت جلسہ کی اطلاع دین اور نیز اطلاع دین کہ یعنی جلسہ کے دن یا اس سے پیشتر کس وقت آپ تشریف لاوینگے اور امید ہے کہ آپ ہر ایک روک کو اگر کوئی پیش آجاوے۔ دور کرکے اس جلسہ مین شامل ہوجیے۔ اگر ممکن ہو تو مختصر سا بسترہ بھی اپنے ہمراہ لے آوین۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ خاکسار میر حامد شاہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔

www.aaiil.org

سندھ سے ایک خط

مَیں نے سُنا ہے ۔ ایک مولوی صاحب ناظرین اخبار بدر میں سے مجھے روبرو آکر یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بیعت کو گناہ سمجھ کر توبہ کردن ۔ معاذ اللہ ۔ میں ان کی خدمت میں ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائیں اور جو رسالہ وہ حضرت صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہیں ان کی نسبت میری یہ عرض ہے ۔ کہ پہلے وہ اپنی حالت اور عادات تو دیکھیں ۔ پھر رسالہ لکھیں ۔ عصمت بی بی بے چادری کی مثال ان کے حسب حال ۔

راقم ۔ ایک احمدی ۔ سندھی

احمدی قوم کا اخباری و تجارتی پہلو

عرصہ ہوا جن دنوں مُنشی شیخ یعقوب علی صاحب شیرازۂ قوم پر مضمون لکھا کرتے تھے ۔ ان دنوں میں مَیں نے بھی ایک مضمون بسرخی شیرازہ قوم کا اخباری پہلو لکھا تھا ۔ آہ ! نہ تو شیخصاحب کی دلی ہمدردی اور مفید عام مضمونوں پر قوم نے کچھ توجہ کی اور نہ ہی میرے اخباری پہلو کے مضمون پر ۔

آج وکیل میں ثناء اللہ امرتسری کا ایک مضمون عزیز مبارک احمد مرحوم کے انتقال پر لکھا ہوا جو میری نگاہ میں گذرا تو معاً قوم کی خدمت میں ایک مرتبہ پھر یہ درخواست پیش کرنے کا خیال پیدا ہُوا ۔ اگر قوم نے میری اس درخواست پر دلی توجہ سے کام لیا تو ہمیں ایسے سڑے ہوئے مضمونوں کے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملیگا کہ جن کی بدبو سے دماغ پراگندہ ہوں :-

اے قوم ! کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دنیوی خبروں کے حاصل کرنیکے لئے تیرا بہت سا روپیہ دوسرے اخباروں کی نذر ہوتا ہے ؟ پس اگر یہ سچ ہے تو کیوں اس روپیہ کو گھر ہی میں رکھنے کا انتظام نہیں کیا جاتا ؟ ایک چھوڑ کر دو مقتدر پرچے تیرے اپنے موجود ہیں ۔ بفضلہ اب تو تین تک کے چھاپہ خانے تیرے اپنے ہوگئے ہیں ۔ پھر بھلا دنیوی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے تو غیروں کی کیوں محتاج ہوتی ہے ۔ جنہیں تیرے اور تیرے آقا کی نسبت آئے دن سڑے ہوئے مضمون نکلتے رہتے ہیں آہ ! بے غیرتی روپیہ گرہ سے دیکر گالیاں سننا ۔ صرف تیری تھوڑی پر جنبش پر اخباروں کے حجم بڑھ سکتے ہیں اور تازی تازی خبریں دینی اور دنیوی ہر بلاد کی بڑی آسانی سے تجھ کو مل سکتی ہیں ۔

اگر تو یہ کہے کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہوئے ہمیں دنیوی خبروں کی کچھ ضرورت نہیں تو پھر امام الوقت سے فتویٰ حاصل کرلیں ۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے سے یہ مطلب تو نہیں ہے کہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دینا چاہیئے ۔ ہمارے اعلیٰ حضرت مسیح الوقت سول وغیرہ سے اخبارات سے تازہ خبریں ہر گوشہ زمین کی معلوم کیا کرتے ہیں ۔ پھر اے قوم ! کیوں انم سیری زندگی بسر کرنے کا خبط سمایا ہے یا تیرے دماغ میں دین کے ساتھ دنیوی معلومات کے بڑھانے کی طاقت نہیں رہی یا تو اس پہلو کو گناہ کبیرہ سمجھی ہوئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجھ جیسے ناواقفوں کی واقفیت کے لئے مصلح قوم سے فتوے لے کر شائع کردے اور اگر تو سمجھتی ہے کہ مصلح قوم اس قسم کا فتوے دینے کا نہیں ہے تو میری ناقص رائے کیساتھ متفق ہوکر ہر دو اخباروں کے حجم بڑھانے کی کوشش کر ! ہمارے ہر دو اخباروں کے دفتروں میں تبادلہ پر دنیا جہان کے اخبار آتے ہیں پس اُن سے تازہ تازہ خبریں اخذ کرکے تجھ تک پہونچانے کا ذخیرہ ضرورت سے زیادہ پیشتر ہی موجود ہے ۔ بالآخر اگر دہاں کچھ دیر ہے تو تیری توجہ اور درخواست کی ہے

دیکھیں تو کب تک نہیں کرتے تیرے دل میں اثر
ہم بھی نالے اپنے جذب دل سے کھینچے جائینگے

اب میں اخباری پہلو کو قوم کے انصاف پر چھوڑ کر تجارتی پہلو کی طرف جھکتا ہوں جو سب سے زیادہ ضروری امر ہے وہو ہذا ۔ اتفاق حسنہ سے دیر کے بعد مجھ کو قادیان دو تین روز بسر کرنیکا موقع ملا اس قلیل رہائش میں میں نے وہاں بہت سے عجائبات دیکھے انمیں سے نمونہ از خروارے ۔ کچھ تھوڑا سا حال لکھتا ہوں سب سے عجیب امر میرے دیکھنے میں یہ آیا کہ دونوں مسجدوں میں نماز کے وقت کوئی صاحب تو سینہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور کوئی ناف سے نیچے کوئی داڑھی کا صفایا کئے ہوئے مونچھوں کو ساتھ لئے ہوئی کھڑے ہیں اور کوئی صوفیانہ داڑھی سے سجے ہوئے کھڑے ہیں ایک پکار کر آمین کہتا ہے تو دوسرا اس کے پاس آہستہ آمین کہہ رہا ہے نہ اسکو اس سے کچھ گلہ ہے اور اس کو اس سے کچھ کدورت ہے ۔ غرض سخت مخالف پارٹیوں کے افراد کا وہاں ایسا اجتماع دیکھنے میں آیا ۔ کہ اس سے پہلے تیس چالیس برس کی ایک دراز زندگی میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا سچ تو یہ ہے ۔ کہ یہ متضاد خیالات کے بہت سے افراد کا ایک مسجد میں حقیقی بھائیوں کیطرح جمع ہونا اس مہدی الوقت کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے ۔ چونکہ مجھ کو تواریخ سے زیادہ اُنس ہے اس لئے ان متضاد فرقوں کا اجتماع میرے خیالات کو اس زمانہ کیطرف لے گیا کہ جب نادر، باہمی تلواریں چلا کرتی تھیں جن کینہ کا اثر ابتک سینوں میں بھرا چلا آتا ہے مگر سبحان اللہ وبحمدہ اس جھنڈا کے نیچے آجانیوالوں کا بغیر جہاد و تلوار مسکے عجیب غریب ناممکن الطریقہ پر خود بخود فیصلہ ہوتا جاتا ہے جب میں صدہا سال کے بچھڑے ہوؤں کو ان شیر و شکر ہوئے دیکھا تو اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہُوا کہ اگر یہ قوم باہمی چندہ سے ایک تجارتی کمپنی تیار کرے تو انشاء اللہ اعلیٰ پیمانہ کی ہو بفضلہ یہ قوم مسلمانوں کی جتیا نیوں سے باہمی ملکر کام نہ کرنیکا دھبہ دہو سکتی ہے اب میں اپنے خیالات کو بذریعہ ہر دو اخبارات قوم کے سامنے پیش کرکے استفسار کرتا ہوں کہ بتا ! اے قوم ! تو بقول رسول اکرم جنت میں داخل ہونیکی اس سبیل کو بھی جاری کرنا چاہتی ہے ۔ اول من یدخل الجنۃ التاجر الصدوق ۔ اگر جاری کرنا چاہتی ہے تو باضابطہ ایک تجارتی کمپنی کا بنیادی پتھر بسم اللہ پڑھ کر رکھدے ۔ بفضلہ حتی الوسع مجھے بھی اپنا شریک سمجھ ۔

خاکسار غلام محمد بہلوری ۔ حال شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

افغانوں کے قومی خصائل

مسٹر مارٹن انجینیر انچیف افغانستان نے جو ۸ سال تک کابل میں رہے ہیں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں کابل کے حالات لکھے ہیں ۔ امیر عبدالرحمٰن مرحوم کے جابرانہ عہد حکومت کی بابت لکھا ہے کہ انکو سخت خونخوار اور وحشی اور عیار قوم کے درمیان اپنا دبدبہ قائم کرنا تھا ۔ خود امیر مرحوم نے ایک مرتبہ اپنی رعایا کے مزاج کی کیفیت معلوم کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمنے ابتدائے حکومت سے اب تک ایک لاکھ آدمی قتل کرائے ہیں ۔ بعض موضع جات پر ۲ ہزار سے ۹۰ ہزار روپے تک جرمانہ وصول کیا ۔ جہاں کہیں کوئی مجرم سرزد ہُوا ۔ دس دس میل تک لوگوں سے جرمانہ وصول نہ ہُوا ۔ تو دو تین رجمنٹیں مقیم رکھی جاتی تھیں جب افغان سپاہی کسی گاؤں میں مقیم ہو ۔ تو وہ دیہاتیوں کے گھر سے ہر ایک عمدہ شے حاصل کر سکتا ہے ۔ سب سے عمدہ کمرہ ۔ سب سے عمدہ بستر اور سب سے عمدہ اور اچھا کھانا ۔ اور اگر مرغی بھیڑ موجود نہ ہو ۔ تو اہل خانہ کو کہیں نہ کہیں سے تلاش کرکے لانا ہوگا ۔ کیونکہ پھر بندوق کے کندوں سے اس کی خبر لی جاتی ہے ۔ اور اس طرح سے جرمانہ جلدی وصول ہو جاتا ہے ۔ (آرمی نیوز)

www.aaiil.org

المفتی

۱۱۱ فاتحہ خلف امام | ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا فاتحہ خلف امام پڑھنا ضروری ہے فرمایا ضروری ہے۔

۱۱۲ رفع یدین | اسی شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا رفع یدین ضروری ہے فرمایا۔ کہ ضروری نہین جو کرے تو جائز ہے۔

۱۱۳ بدھ کا روزہ | سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہان چاند منگل کی شام کو نہین دیکھا گیا بلکہ بدھ کو دیکھا گیا ہے۔ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا تھا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کے عوض مین ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکھنا چاہیئے۔

۱۱۴ جائز نکاح | سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہین والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتھہ شادی کرنا چاہتے تھے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتھہ کرنا چاہتی تھی والدین نے اصرار کیا عمر اس کی اسی اختلاف مین بائیس سال تک پہونچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز ہوا یا نہین۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ نکاح جائز ہوگیا۔

۱۱۵ امام مقتدیون کا خیال رکھے | سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان مین مغرب کے وقت لمبی سورتین شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہین۔ کیونکہ روزہ کھول کر کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بھر کی بھوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے بعض ضعیف ہوتے ہین۔ اس طرح پیش امام اور مقتدیون مین اختلاف ہوگیا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ مین غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ مقتدیون کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت مین بہت لمبا نہ کرے

۱۱۶ داڑہی اور مونچھ | داڑہی اور مونچھہ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہین کوئی داڑہی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو داڑہی اور مونچھہ منڈاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ مستحسن یہی بات ہے جو شریعت اسلام نے مقرر کی ہے کہ مونچھین کٹائی جاوین اور داڑہی بڑہائی جاوے۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸ ۔ ماہ رواں کو وائسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تھا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا۔ جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عامہ مین نقص واقع ہونے کا احتمال ہو اس واسطے ان جلسون کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون مین وضع کی گئی ہین۔

اوّل۔ اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

۲ ۔ یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عائد ہوگا (دیسی ریاستین اس سے مستثنیٰ ہین۔ مگر اس پر صرف ایسے صوبون مین عملدرآمد ہوگا۔ جن کا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند مین اعلان کریگا۔

دوم ۔ صوبون کی گورنمنٹین اپنے لوکل گزٹون مین اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ مین جس کا اعلان گزٹ ہند مین ہوچکا ہے۔ جلسون کا امتناع مشتہر کر سکتے اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوم (۱) اس قانون مین "پبلک میٹنگ" (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہان ہر کوئی جانے کا مجاز ہے یا جہان کسی ایسے بحث پر بحث ہونے والی ہو جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا جہان کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین مین سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہون۔ اور جہان اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چھپے ہوئے اور اشتہار نمایان کئے جاتے ہون یا تقسیم کئے جاتے ہون۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ مین جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹون سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو تو بھی ایسا جلسہ "پبلک میٹنگ" سمجھا جاویگا۔

(۳) بیس آدمیون کا مجمع بھی اس قانون کی رُو سے پبلک میٹنگ شمار ہوگا۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم (۱) رقبہ مشتہرہ کوئی جلسہ عام منعقد نہین ہوگا (۲) تاوقتیکہ سات روز پیشتر ان عاقدین جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہین کیا جاویگا۔

(۲) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کمتر درجہ کا نہ ہوگا۔ اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ مین بھیج سکتا ہے۔

پنجم ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جب چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسونکا ممانعت کر سکتا ہو جس سے اسکی رائے مین بغاوت یا بددلی پھیلنے یا امن عامہ مین نقص واقعہ ہونیکا احتمال ہو۔

ششم ۔ جو شخص ایسا جلسہ منعقد کریگا یا اسمین مستعد حصہ لیگا جس کی بابت ضمن دفعہ ۱۴ اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع دیگئی ہو (؟) قید کی جسکی میعاد ۶ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجاویگی یا جرمانہ اور قید دونون کی سزا دیجا سکتی ہے۔

(۲) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ مین کیا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کی معنی رو سے ناجائز مجمع سمجھا جائیگا۔

ھفتم ۔ کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ رقبہ کی کسی پبلک جگہ مین یا کسی جگہ مین لوگ عموماً جمع ہوتے ہین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کی نقص کا احتمال ہو لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چھپے ہوئے رسالے سامعین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایان کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور اسے قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔ جس کی میعاد چھہ ماہ سے متجاوز نہوگی۔ یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دی جاسکتی ہے۔

ھشتم ۔ قواعد مجالس جو ماہ مئی مین نافذ کیا گیا تھا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۲) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہون وہ بدستور مروج رہین گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجھنا چاہیئے۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد پر جس کے متعلق اس قانون مین کوئی ذکر نہین ہے۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر کوئی کارروائی ان قواعد کے رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کی گئی ہو۔ یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دی جاسکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہین ہوئے ہین (الحکم)

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

انبیائے غیر اقوام ایک صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ ایران کے بزرگ زرتشت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ آیا وہ نبی تھا یا نہیں۔ فرمایا: میں تو یہی کہتا ہوں کہ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں اور تمام رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ باقی رہی یہ تفصیل کہ وہ کون تھے اور کہاں کہاں تھے اور کس ملک میں رہتے تھے اس کو ہم نہیں جانتے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں یہی فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا گیا۔ ہر ملک میں خدا تعالیٰ کی مخلوق [illegible] ہے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ [illegible] ہمیشہ انبیاء سے خالی رہیں [illegible] میں بھی خدا تعالیٰ کے پیغمبر گذرے ہیں [illegible] ہوئے اور [illegible] ممالک [illegible] ان میں [illegible] کے درمیان [illegible] مثلاً کرشن [illegible] زرتشت بدھ وغیرہ ان سب کے متعلق ہم کو نیک ظن رکھنا چاہیئے اور ان کے متعلق جو قصے مشہور ہیں ان کی طرف نہیں جانا چاہیئے کیونکہ جب زمانہ بہت گذر جاتا تو باتیں کچھ کی کچھ مشہور ہو جاتی ہیں اور کتابوں کے درمیان تحریف لفظی بھی ہو جاتی ہے اور تحریف معنوی بھی ہو جاتی ہے۔ پرانی کتابیں چلی آتی ہیں۔ کیا کچھ تغیرات ان کے درمیان زمانہ کے انقلابات کی وجہ سے ہوتے رہے ہیں چونکہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت نہیں ہے اس واسطے ان کی حالت دگرگون ہوتی رہی۔ محفوظ تو قرآن شریف ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے پارسیوں کو اہل کتاب میں داخل سمجھا تھا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا تھا جو کہ اہل کتاب کے ساتھ کرنا چاہیئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے جلیل القدر اصحاب کی رائے کی اس معاملہ میں قدر کرنی چاہیئے اس طرح ایک فیصلہ شدہ امر ہو جاتا ہے۔

خط و کتابت۔ جو صاحب خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ساتھ ارسال فرما دیں۔ مینیجر

مسیح موعود کی بیعت میں ہماری عذر

ایک دن اک شخص مجھ کو مل پڑا بالاتفاق
ہنس کر پوچھا جو میں نے مولوی صاحب کہاں
آپ نے منہ کو چڑھا کر پھیر کر ڈاڑھی پہ ہاتھ
یہ سخن فرمایا مدت سے رہتا ہوں یہاں
مال و دولت سے بہت آسودگی ہے ہر طرح
فضل سے مولا کے کچھ ہیں لڑکے اور کچھ لڑکیاں
لڑکیاں کچھ ہیں کنواری اور کچھ شادی شدہ
[illegible] اور اک کہول بیٹھا ہوں دکان
ایک کی معقول تنخواہ ہے خدا کے فضل سے
اور میں [illegible] کا بیان
[illegible]
[illegible] کا بیان
[illegible]
آپ فرمانے لگے [illegible]
[illegible] جھگڑا مذہبی
ایک اب فرقہ نیا نکلا ہے اندر قادیان
اہل سنت اور موحد میں پڑا تھا جو فتور
کچھ نہیں باقی رہا مرزے نے اسکے درمیان
تب کہا میں نے کہ حضرت کون حق پر آج ہے
آپ فرمانے لگے تم سچ اگر پوچھو میاں
واقعی مرزا امام اور ہے مسیح اس دہر میں
شک جو اس میں اب کرے بیدین ہو وہ بدگمان
بولا میں حضرت کہ اب پھر ماننے میں عذر کیا
حضرت مہدی کے جب پورے ہوئے سارے نشان
مال و دولت بہت کوئی خوشامد ہے نہیں
بعد مرنے کے خدا لیگا تمہارا امتحان
آپ فرمانے لگے یہ تو سب کچھ سچ ہے
سب میں اک مشکل ہے جس میں ہیں مجھ دشواریاں
پاس پاس کے موضع کے ہیں مجھ بلاتے دیر کو
باجرہ کی نہ دیں گے بند کر دیں گٹھیاں

احمدیہ خواتین کیواسطے حصول ثواب کا ایک موقعہ

بہت سی صاحب مقدرت احمدیہ خواتین ایسی ہیں۔ کہ رسم زمانہ کے مطابق ناخواندہ ہونے کے سبب وہ اخبار کی خریدار نہیں بن سکتیں۔ ان کے واسطے ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ ایک احمدیہ خاتون جو خوب لکھ پڑھ سکتی ہے مگر غربت کے سبب اخبار پڑھنے کی خواہشمند ہے۔ کوئی ہے جو اس کی جگہ قیمت ادا کر دیا کرے۔ مینیجر بدر

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹)

بددعا فرمایا کہ ذرہ ذرہ سی بات پر بددعا دینا اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں حکم آیا ہے۔ کہ صبر کرو۔ (جو لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر بددعا دیتے ہیں اکثر انہیں پشیمان ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت تو وہ جوش میں آکر کچھ کا کچھ دیتے ہیں اور پیچھے جب سوچتے ہیں تو خود ان کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے۔ کہ اس قدر خفیف معاملہ پر اس قدر خفگی اور ناراضی دکھائی جو اخلاق کے سراسر برخلاف ہے۔)

حرام و حلال فرمایا کہ جو چیز بری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام نہیں قرار دیتا۔ بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے۔ جس طرح نبی کریم نے فرمایا۔ تو کوئی حرام نہیں۔

رضا بہ قضا برادرم مبارک احمد کی وفات پر فرمایا کہ خدا تعالےٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے۔ ہر طرح ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور اس نے اٹھارہ برس کے عرصہ میں ہم کو طرح طرح کی خوشیاں پہنچائیں اور انعام و اکرام کر کے گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا۔ پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہم کو منوانی چاہی تو کون سی بڑی بات ہے اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کریں۔ تو ہم سا احسان فراموش کوئی نہ ہوگا اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دی تھی۔ کہ یہ جلد فوت ہو جائیگا جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے دوسرے یہ کہ دوتی لو

درجواب اس سوال کے کہ تم نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیوں مانا ہے

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - اے اخوان مسلمین! جس دلیل و برہان سے یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں شاید کوئی اور سعید روح بھی شامل خاکسار کے داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہو جائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو - اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ اور غور کرنا چاہیے کہ یہ وقت کسی مسیح مجدد کامل کی بعثت کیلئے مقتضی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت میں کئی لاکھ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہو گئے اور جو باقی ہیں وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں اور وہ مثل صادق آ رہی ہے کہ مسلمان در گور و مسلمانی در کتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہیں وہ اس قدر کثرت سے بطور عروج پر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں خصوصاً دین عیسائیاں تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس میں کوئی نہ کوئی ان کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آ رہی ہے کہ الناس علی دین ملوکھم - جب اس حالت کو وہ مسلمان جو پابند کا اور پاسا حق کا ہو گا غور سے دیکھیگا تو ضرور ضرور چیخ اٹھیگا کہ اے خداوند قدیر تو جلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بغور کامل ملاحظہ کر لیا ہو تو اب خداوند قدیر کی مدد جو اس نے عین وقت بموجب اپنے وعدہ کے خبر لی سے لگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام میں وعدہ فرمایا ہے - کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ - یعنی میں اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا - اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو سبز مدد نہ چہوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں - اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طرح سے فرمائی تہی کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - رواہ ابو داؤد - یعنی اللہ تعالیٰ واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیاں دین اسلام میں عقاید فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگوں نے اپنی طرف سے بڑہا دی ہوں گے پھر از سر نو تازہ کر دیگا لیکن یہ اصلاح بغیر تائید روح القدس کے ہو نہیں سکتی - کہ اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ و الہامیہ کے عالم کی اصلاح کر سکتا ہے - تب ہی تو فرمایا کہ ان اللہ یبعث یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے مامور کر کے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کر کے مبعوث کیگا ان اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے کچھ نہیں کر سکتا جبتک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو - اب دیکھنا چاہیئے - کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے اس صدی چہاردہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرما کر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا . . . . مبعوث نہیں فرمایا - تو خلف وعدہ الٰہی میں اور وعدہ مخبر صادق میں لازم آتا ہے اور یہ محال ہے - کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام بھی مہمل اور بے معنی ہوا جاتا ہے اور اگر مامور فرما کر بھیجا تو ہم جب نگاہ تمام عالم میں ڈالتے ہیں - تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہیں نہیں دیکھتے - کہ کوئی دعویٰ مجددیت و ماموریت منجانب اللہ ہونیکا براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو - اور صدی کی طرف جو نظر کرتے ہیں تو صدی بھی شروع ہے بلکہ صدی ہجری ہی شروع نہیں تمام صدیاں جو رائج الحال ہیں سب کے سر پر آپ کی دعوت شروع ہوئی ہے - یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپکے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اٹھا نہیں سکتا - پس فرمایا تہا مخبر صادق نے کہ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بہی - اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے - جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پہر ایمان کہاں اور اسلام کہاں - اب جب ہم نے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پہر مامور من اللہ کے الہام میں یا اسکی تعلیم میں اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے - کیونکہ اصول تو یہی تہا جب اصول کو قبول کر لیا تو پہر فروعات میں ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرات عیسائیاں اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہو رہی ہیں کہ فروعات میں اعتراضات کرتے ہیں - اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کر لیا تو فروعات میں اعتراضات کر ہی نہیں سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا - اب دیکھنا چاہیئے - کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعوی مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے - اسمیں غور کیا تو دیکھا کہ تمام عالم میں شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پہیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہو رہا ہے - عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکہا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جا رہی ہے - کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا میں دوبارہ آ کر تمام دنیا کو نجات دلائے گا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہیں اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکہا ہے - اور دیکھو کہا مخلوق خدا ہے کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کر رہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقاید کی ترقی میں کوشاں ہیں اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکہا ہے - کوئی پرسان حال نہیں کہ کیا تاریکی دنیا میں پہیل رہی ہے - علماء جو آفتاب اور ماہتاب زمین کی تہے وہ اپنی ہی فکر معیشت میں مبتلا ہیں فقراء جو بحر عرفان کے غواص تہے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ میں غرقاب ہیں - ان کا اصل مقصد اول یہ ہے - کہ کسی صورت سے مریدوں سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے ورنہ اور کہاں تک چرا و نڈا کو تک - ان کے مریدین نہ نماز و روزہ کی تعلیم ہے نہ عقاید باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا - علماء ہیں - تو ان کا بھی یہی منشا رہے - کہ اس میز میں شاگردوں سے کیا منافع ہوا - تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہیں - جب ایسی حالت پر ملت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی - تو آپ کو ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے قدیر کی طرف سے پیدا ہوا - اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تہا - وہی ہوا اور وہ اس طرح سے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت میں قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا - کیونکہ . . . . حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہو رہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم میں ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہو سکا - یہاں تک کہ قبر کا نشان ثابت کر دیا - کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف بھی حیات کی نہیں پیش کر سکتا - اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے - کہ جس کے دفعیہ سے بناء توحید از سر نو

www.aaiil.org

دنیا مین قائم کرے جیسا کہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت مین اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ مامور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تھا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تھا پس اب جبکہ بنا توحید قائم ہو گئی۔ تو پھر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود رد بہ اصلاح آجاے گی اور آتی جاتی ہین۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہیئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی سے کر رہا ہو۔ معہ ثبوت مین اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدایت کی ہو پیش کر کر تاکہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کرین اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اقبال قبول مین ذرا دریغ نہ ہوگا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہم نے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کر دی اور ہمارے مخالف نے ان سب کی تکذیب کر دی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتھ سے دیدیا خوب اسلام ہے اور خوب اہل اسلام ہین۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ہم نے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالی ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب عداوت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کم کرکے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک شروع صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ماننا ضرور کچھ ضرور نہین ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتھ موافق ہے اور ہزارون نشانات بھی اس کی تائید مین واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہان اگر اس کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہین ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض ہی نہین کر سکتا ہان صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے تو کہتے ہین۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیتے مگر ان دعاوی نے .. مجدد قبول کرنے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب مین ہم منکرین سے بصد ادب عرض کرتے ہین۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لین تو آپکے اسلام مین تو نقصان آنے کا ہے نہین جبکہ تمام انبیا وفات پا گئے تو حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پا جانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامورین اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوئے ہین آسمان سے کوئی نہین اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت مین کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیان کے معنے آپکے نزدیک مرزا صاحب نے آپکے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہین اور ایسا کچھہ انبیاء کی بعثت مین ہمیشہ ہوا ہے۔ کچھہ نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ مسائل شرعیہ مین تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہین کیا اور یہ بھی نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تھا اور اب مجھہ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت مین نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ مین پڑنا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے مین ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت مین ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی منکرین پیشگوئیہا رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بھی مجدد آ گیا تو اس مجدد کے بھی مصدق ہو گئے اور اس کو بھی قبول کر لین گے اور مصدقین پیشگوئیان قرآنی پیشگوئیان رسول کریم مین داخل ہو جاوین گے ہمارے ایمان و اسلام مین نہ اب کوئی نقصان آیا اور نہ جب آوے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بھی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہے اور نشانات الہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اس مین اب کسی طرح کا ضعف باقی نہین رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہین موافق قرآن و حدیث کے حق ہوگی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے مین کچھہ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آنیوالے مجدد کے مان لینے مین بفرض محال کچھہ نقصان ایمان کا ہوگا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے مین مکذبین پیشگوئیان قرآنی و رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین و احفظنا عن زمرۃ المکذبین امین ثم امین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)

عربی زبان

لنڈن کے مستشرق ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہین۔ پارلیمنٹ کی دعوت مین جو مصریون کی ملاقات کے لئے لنڈن مین منعقد ہوئی تھی منجملہ اور لکچرار من کے انہون نے اپنی اسپیچ مین کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ عربی زبان زمانہ حال کے علوم کے لئے لائق و مناسب نہین ہے یہ کہتے تو ہین مگر عربی زبان کا ایک حرف بھی نہین جانتے۔ جس زبان نے یونانیون اور رومیون کے فلسفہ کو ہمارے لئے ضائع ہونے سے بچا لیا ہو۔ جس زبان نے ایرانیون اور ہندوؤن اور گذشتہ صدیون کے آداب و اخلاق ہم تک پہنچائے ہون۔ جس زبان مین ہر قسم کی قیمتی علمی کتابین لکھی گئی ہون۔ اس زبان کے لئے یہ کہنا کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ موجودہ کے اصول کی تعلیم کے لئے اس مین گنجائش نہین۔ عربی مین جغرافیہ کی کتابین اس طریقہ پر تالیف ہوئین۔ جس کی مثال پہلے نہین ملتی۔ عربی تاریخ کی کتابین تمام کتابون سے وسیع اور دقیق ہوتی ہین۔ بلکہ میرے رائے مین بعض عربی کتابون مین جس طرز پر تاریخ لکھی گئی ہے۔ یورپ مین اس طرز کی تالیف نہین ہوئی۔ صاحب موصوف نے اس مقام پر ابن خلدون و ابن اثیر و طبری و فخری وغیرہ کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا۔ سائنس و فلسفہ و اخلاق مین ہم ایسی کتابین پاتے ہین جن کی مثال نہین ملتی۔ ان بزرگان علم کی نسبت تم کیا گمان کرتے ہو۔ جو ان صدیون مین جبکہ ہم وحشیانہ حالت مین تھے جمع ہو کر اخوان الصفا کے نام سے ایک انسائیکلوپیڈیا تالیف کرتے تھے۔ حالانکہ اس بیسوین صدی مین انسائیکلو پیڈیا برطانیہ کا ہم فخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عربی زبان تعلیم کے لائق نہین ہے۔ شہرستانی نے "ملل و نحل" جیسی چھوٹی کتاب مین مذہب و فلسفہ کے متعلق ان سب رایون کا جن کی گذشتہ و موجودہ قومین معتقد تھین جمع کر دیا ہے۔ اسپین اور یورپ کے کتبخانون مین عربی انسائیکلوپیڈیا کی کتابین اب بھی موجود ہین۔ (البیان)

شکریہ بابو نیاز اللہ صاحب احمدی منی پور کے سکرٹری جماعت احمدیہ مولوی غلام امام صاحب کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کا شکریہ کہتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

گذشتہ سے پیوستہ

ایک گروہ ایسا ہے۔ جو الہام سے انکاری ہے اور اُن کا یہ خیال ہے کہ ہمنے اپنی ہی عقل کے زور سے خدا کا پتہ لگایا ہے اور ہمین انسانون کو ابتدا مین یہ خیال آتا تہا کہ کوئی خدا مقرر کرنا چاہیئے۔ اور ہماری ہی کوششون سے وہ گوشہ گمنامی سے باہر نکلا۔ شناخت کیا گیا۔ معبود خلائق ہوا۔ قابل پرستش ٹھہرا ورنہ پہلے سے کون جانتا تہا اُس کے وجود کی کسکو خبر تھی۔ ہم عقلمند لوگ پیدا ہوئے تب اُس کے بھی نصیب جلگے۔ یہ اعتقاد اُن بُت پرستون کے اعتقاد سے کچھ کم نہین۔ جو اور اور چیزون کو اپنا منعم اور محسن قرار دیتے ہین۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر اپنی ہی دروغ آمیز عقل کو اپنا ہادی اور محسن جانتے ہین بلکہ اگر غور کیا جائے تو بت پرستون سے ان کا پلّہ بھاری ہے کیونکہ اگرچہ بُت پرست اس بات کے تو قائل نہین کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤن کو بڑی بڑی طاقتین دے رکھی ہین اور وہ کچھ نذر نیاز لے کر اپنے پوجاریون کو مرادین دے دیا کرتے ہین لیکن اب تک انہون نے یہ رائے ظاہر نہین کی کہ خدا کا پتہ انہین دیوتاؤن نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمےٰ وجود حضرت باری کی انہین کے زور بازو سے معلوم ہوئی۔ یہ بات تو انہین حضرات منکرین الہام کو سُوجھی۔ جنھون نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست مین درج کر لیا اور بہ کمال خردماغی سے بول اُٹھے۔ کہ خدا کی طرف سے انا الموجود ہونے کی کبھی آواز نہین آئی یہ ہماری ہی بہادری ہے۔ جنھون نے خود بخود بے جتلائے اور بے بتلائے اُسے معلوم کر لیا۔ وہ تو ایسا چُپ تھا جیسے کوئی سویا ہوُا یا مرا ہوُا ہوتا ہے ہمین نے فکر کرتے کرتے کھودتے کھودتے اس کا کھوج لگایا۔ گویا خدا کا احسان تو ان پر کیا ہونا تہا ایک طور پر انہین خدا پر احسان ہے۔ کہ اس بات کی پختہ خبر ملنے کے بغیر کہ خدا ہی ہے اور اس امر کے یقین کامل ہونے کے بدون کہ اس کی نافرمانی سے ایسا ایسا عذاب اور اس کی فرمان برداری سے ایسا ایسا انعام ملے گا یون ہی بے کہے کہائے اور بے سُنے سنائے اس خدائے موہوم کی فرمان برداری کا طوق اپنے گلے مین ڈال لیا گویا آپ ہی پکایا اور آپ ہی کہایا۔ لیکن خدا ایسا ضعیف اور کمزور تہا۔ کہ اُس سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے وجود کی آپ خبر کر دیتا اور اپنے وعدون کے بارے مین آپ تسلی بخشتا۔ بلکہ وہ چہپا ہوا تہا انہون نے ظاہر کیا وہ گمنام تہا۔ انہون نے شہرت دی وہ چُپ تہا۔ انہون نے اس کا کام آپ کیا۔ گویا وہ تھوڑی ہی مدت سے اپنی خدائی مین مشہور ہوُا ہے اور وہ بھی ان کی کوششون سے۔

اس کے بعد ایک ایسا گروہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو خالقیت سے ہی جواب دیتے ہین اور تمام روحون کو اس کی ذات کامل کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی قرار دیتے ہین۔ حالانکہ عقل سلیم خدائے تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہین بلکہ اپنی ذاتی وجوب کی رُو سے ہو اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونون سوال پیش کئے جاوین۔ کہ آیا خداوند قادر مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے۔ کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصۂ ظہور مین لا کر اُن سب کا رب اور خالق ہو اور تمام کائنات کا سلسلہ اُسی کی ربوبیت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذات کامل مین موجود ہو اور پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہو یا یہ باتین اس کی شان کے لائق ہون۔ کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ قدرت مین ہین یہ چیزین اس کی مخلوق نہین ہین اور نہ ہی اس کے سہارے سے اپنا وجود رکہتی ہین۔ اور نہ اپنے وجود اور بقا مین اس کی محتاج ہین اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اسمین پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے۔ تو ہرگز عقل یہ فتوے نہین دیتی۔ کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیدا کنندہ نہ ہو اور ہزارون پُر حکمت صفتین جو روحون اور جسمون مین پائی جاتی ہین وہ خود بخود ہون اور اُن کے بنانیوالا کوئی نہ ہو اس کے بعد ایک اور فرقہ ہے۔ جو خدا کا بیٹا بناتے ہین اور باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون کو اپنا حاجت روا مانتے ہین کیا کوئی عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ وہ ذات کامل اور قدیم اور غنی اور بے نیاز جو اپنے تمام عظیم الشان کامون کو قدیم سے کرتی چلی آئی ہو اور جس نے آپ ہی بغیر حاجت کسی باپ یا بیٹے کی کے تمام دنیا کو پیدا کیا ہو اور جس نے آپ ہی تمام روحون اور جسمون کو وہ قوتیں بخشی ہون۔ جن کی انہین حاجت ہے اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ قیوم اور مدبر ہو بلکہ ان کے وجود سے پہلے جو کچھ ان کو زندگی کیلئے درکار تھا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور مین لایا اور بغیر انتظار عمل کسی عامل کے سورج اور چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزارہا نعمتین جو زمین پر پائی جاتی ہین محض اپنے فضل وکرم سے انسانون کے لئے پیدا کی ہون اور ان سب کامون مین کسی بیٹے کی محتاج نہ ہوئی ہو۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آخری زمانہ مین اس کو مغفرت اور نجات دینے کے لئے بیٹے کی ضرورت واقع ہو اور پھر بیٹا بھی ایسا ناقص بیٹا جس کو باپ سے کچھ بھی مناسبت نہ ہو۔ بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولد ہوُا ہو۔ اور مدت تک ظلمت خانہ رحم مین قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدررو ہے پیدا ہوُا ہو۔

مین اب اپنے اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون۔ مین نے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کردی ہے اور اب آسانی کے واسطے مسلم کو مومن کے لفظ سے اور غیر مسلم کو کافر کے لفظ سے بیان کرون گا۔ اِن دونون فریقون مین خداوند کریم نے جو معیار تمیز کرنے کا فرقان مجید مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ قد افلح المومنون اور ولی الذین امنو یخرجہم من الظلمت الی النور۔ بل اللہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ واللہ ذو الفضل علی المومنین۔ ان اللہ مع المتقین۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی تحقیق مومنون نے فتح پائی۔ اللہ دوست ہے ایمان والون کا ان کو اندہیرے سے نکال کر ان کو نور مین لے آتا ہے۔ اے مومنو! اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ مومنون پر اللہ فضل کرنیوالا ہے تحقیق اللہ نے مومنون سے ان کے نفسون اور مالون کو اس اقرار پر خرید کر لیا ہے کہ ان کے واسطے جنت ہے اور دیگر کئی ایک آیات ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنونکی مدد فرماتا ہے اور انکی ہر طرح سے خاطر داری کرتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(۶)

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین۔ تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو۔ تو واپس لے لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا

احمد نور۔ مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین۔ انکاح کی خواہش رکھتے ہین۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ د۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی الاداد والے۔ قیمت ۸ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعود قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۸ر

القول الصحیح اُردو نظم۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۴ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید مین قیمتہ ار

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

آنہ ڈکشنری طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمتہ ۲ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ہر دو جلد ۹ر

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۹	اکتوبر	۱۹۰۷ء	۹۲۷	چودہری خدا بخش صاحب	۳ر
۱۰	"	"	۱۸۱۷	ماسٹر محمد علی صاحب	۳ر
۱۱	"	"	۸۲۹	جلیل احمد صاحب	۸ر
۱۱	"	"	۱۶۷۳	شیخ رحمت اللہ صاحب	۴ر
۱۳	"	"	۸۲۳	چودہری ثناء اللہ صاحب	۲ر
۱۴	"	"	۱۸۲۰	سید عبد المجید صاحب	۳ر
۱۵	"	"		سردار خان صاحب بدبد تبلیغ فنڈ	عہ ر
۱۶	"	"	۹۱۷	امام الدین صاحب	۳ر
۱۶	"	"	۱۸۲۲	گل حسن صاحب	۱۲ر
۱۷	"	"	۱۵۴۳	پیر محمد صاحب	۸ر
۱۷	"	"	۹۳۱	سید عبد الستار شاہ صاحب	۳ر
۱۷	"	"	۱۹۱	کرامت علی صاحب	۶ر
۱۷	"	"	۱۶۵	میاں اللہ دتا صاحب	۸ر
۱۷	"	"	۱۱۱۴	عزیز احمد صاحب	۳ر
۱۸	"	"	۵۷۴	ماسٹر محمد دین صاحب	۳ر
۱۸	"	"	۱۸۰۳	مستری محمد دین صاحب	۳ر
۱۹	"	"	۸۶۸	شیخ احمد صاحب	۲ر
۱۹	"	"	۱۵۱	قاضی خواجہ علی صاحب	۳ر
۱۹	"	"	۱۱۵۶	فتح محمد صاحب	۳ر
۱۹	"	"	۱۸۲۳	کبیر الدین صاحب	۳ر
۲۰	"	"	۱۵۵۸	فتح محمد خان صاحب	۳ر
۲۱	"	"	۸۸۱	شیخ عنایت اللہ صاحب	۳ر
۲۱	"	"	۱۳۲۶	مولوی احمد علی صاحب	۴ر
۲۱	"	"	۱۸۲۵	مولوی عبد المجید صاحب	۱۴ر
۲۳	"	"	۱۲۴۵	علی احمد صاحب	۳ر
۲۴	"	"	۱۵۶۵	الہی بخش صاحب	عہ ر

بدر پریس قادیان [illegible] سے چھاپا گیا

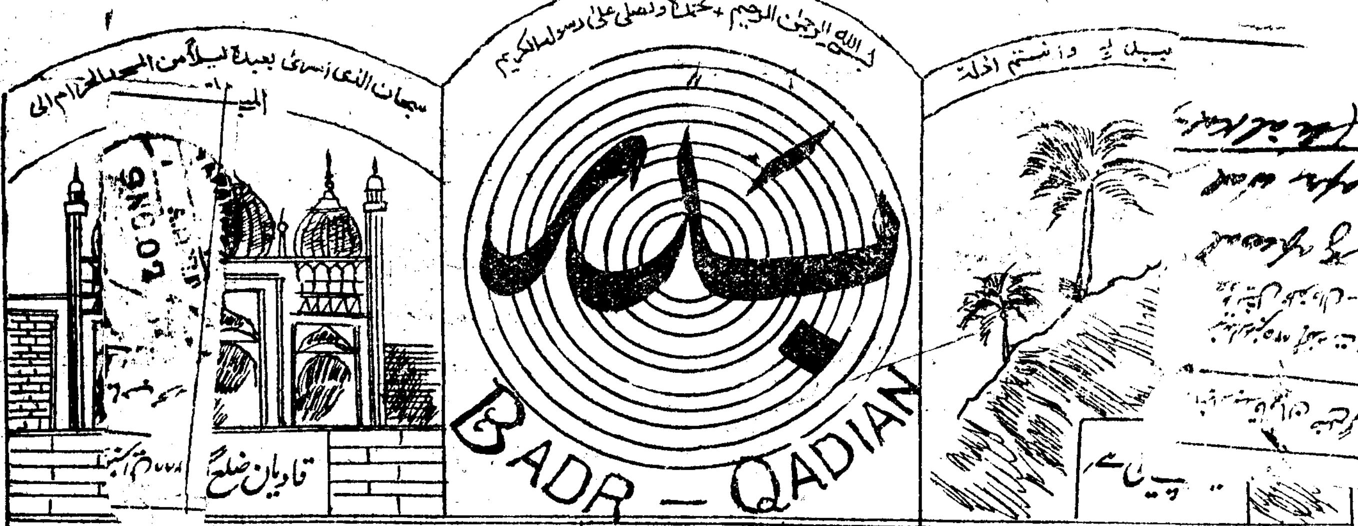

قیمت از طلبا و غربا	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان	قیمت از معاونین
گورنمنٹ ۲۰	مورخہ ۳۰ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۷ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء			قادیان مین ۴
نمبر ۴۵	دوا بینی شفا بینی غرض از الامان بینی	اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی	جلد (۶)
فی پرچہ ۲				اڈیٹر للعہ

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہین کہ زمین ان لوگون سے بھر جائیگی جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہون اور وہ بدبخت جو آج اللہ رسول کے حق مین ناپاک کلمات بولتے ہین ۔۔۔ اور ذلیل ہو جاوینگے خدا کی باتین سچی ہین اور وہ بہرحال پوری ہونگی ۔ پھر مبارک ہین وہ جو ان باتون کے جلد لانے مین سعی کرتے ہین اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہین اگرچہ ہر ایک ایسا نہین کرسکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فایدہ اٹھا کر اس تبلیغ مین کافی حصہ حاصل کرسکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہین اور وہ بڑا کام کر رہا ہے ۔ لیکن ہندوستان مین حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات ۔ آپکے مقدس کلمات ۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشون مین ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہین حضرت کی ڈاک مین کئی خطوط مین لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تسلی ہوئی اور مین اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہین آپکی بیعت مین شامل ہوتا ہون بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ مین ہنوز داخل نہین ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہین وہ ہمکو درخواست کرتے ہین کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنون کیطرف سے درخواستین آتی ہین کہ ہمارے کتب خانہ مین آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہین مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہین جس سے ان درخواستون کی تعمیل ہوسکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کیساتھ صرف ۲ کی قیمت ایسی ہے ۔ کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہین ملا ۔ بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑون روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے مین نے سوچا ہے کہ ہندوستان مین اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جاوے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اس مین کچھ رقم دینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات مین اور کتبخانون اور پبلک لائبریرین مین اخبار پہنچایا جائیگا ۔ لائبریرین مین اخبارات کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہین اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند مین اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلبا پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کرین یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرین اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار بدر مین دکھایا جاوے گا والسلام (مینیجر اخبار بدر)

www.aaiil.org

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

شراب پینا کسی صورت مین بھی مفید نہین | ولایت کے میگزین ورلڈس ورک

مین پروفیسر میٹ چن کوٹ صاحب نے ایک مفصل مضمون اس بات پر لکھا ہے۔ کہ انسانی صحت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اس مضمون مین انہون نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ الکحل (یعنی شراب) کا استعمال خواہ وہ کسی شکل مین ہو اور خواہ کیسی ہی تھوڑی مقدار مین ہو صحت انسانی کیواسطے سخت مضر ہے۔ ایک شاعر نے کیا سچ فرمایا ہے۔ ؎

آنچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از حصول رسوائی

یورپ کے دانا لوگون کو آخر کسی نہ کسی طرح وہ سب باتین ماننی پڑینگی۔ جو اسلامی شریعت نے نوع انسانی کے روحانی اور جسمانی فائدہ کے واسطے مقرر فرمائی ہین۔ کیونکہ یہ شریعت انسانی فطرت کے مطابق بنائی گئی ہے اور جہان انسان اس کی مخالفت کریگا۔ آخر نقصان اوٹھائیگا۔

آنحضرت مسیح تھے | انگریزی میگزین ہندوستان ریویو مین ایک بنگالی بابو ڈاکٹر نے اندرونی

اغراض کے باعث مختلف مذہبی بھیس بدلتا رہتا ہے اور آجکل عیسائیت کا جامہ پہنے ہوئے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا ذکر یورپ کے بعض میگزینون مین بھی کیا گیا ہے۔ اس مضمون مین بابو صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پکے عیسائی تھے۔ ہم اس معاملہ مین بابو صاحب کی مخالفت نہین کرنا چاہتے۔ کیونکہ تمام انبیاء ایک ہی صداقت لائے ہین۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجائے عیسائی کہنے کے خود عیسیٰ کہنا چاہیئے اور صرف اتنے فرق کے ساتھہ کہ مسیح بقول اناجیل موجودہ اور عقائد عیسائیون کے ایک نامراد اور ملعون مسیح تھا۔ ف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامیاب اور مبارک مسیح تھے اور سچ تو یون ہے۔ کہ اناجیل کے رُو سے آن حضرت عیسائی تھے نہ خود عیسیٰ تھے۔ بلکہ عیسیٰ کے باپ تھے کیونکہ باغ کی تمثیل مین لکھا ہے۔ کہ جب اونہون نے باغ کے مالک کے بیٹے کو قتل کر دیا تو دیکھو پھر کیا ہوگا پھر خود مالک آئیگا۔

ملک عرب دجال کے اثر سے محفوظ ہے | ہارپرز میگزین مین مسٹر ہیرلڈ صاحب نے

ایک مضمون لکھا ہے کہ بائبل کا ترجمہ چار سَو زبانون مین ہو چکا ہے۔ اس کثرت کے ساتھہ خدا کے کلام کی اشاعت ہوئی ہے۔ اصل مین یہ بات صحیح نہین۔ کہ یہ خدا کے کلام کی اشاعت ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام تو وہ ہے۔ جو اصل زبان اور اصل حروف مین محفوظ رہے۔ قطع نظر اس کے کہ موجودہ بائبل خود عیسائیون کے نزدیک اکثر حصہ جعلی اور غیر لوگون کا لکھا ہُوا ہے۔ ترجمہ خود ترجمہ کرنے والے کا خیال ہے۔ جو اس نے بیچ شائع کر دیا۔ یہ اشاعت ترجمون کے خیالات کی ہے نہ کہ کلام الٰہی کی۔ مسٹر ہیرلڈ نے چند علاقون کے نام لئے ہین کہ وہان پر تا حال بائبل کی اشاعت نہین ہوئی۔ اس فہرست مین سب سے اول ملک عرب کا نام لکھا ہے خدا تعالیٰ کی قدرت عجیب رنگ مین ظاہر ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دجال کے جہاز عرب کے گردا گرد طواف کرتے ہوئے دور دراز کے ممالک مین پہونچ جاتے ہین مگر اب تک یہ توفیق نہیں ہوئی۔ کہ عرب کے اندر داخل ہون۔

دس ہزار سال کے پرانے آثار | ماہ ستمبر کے رسالہ ایسٹ مین فتحعلی مین ڈاکٹر بنکس

صاحب نے شہر بس میا واقعہ علاقہ بابل کے کھنڈرات کے کھودنے کی رپورٹ شائع کی ہے۔ جسمین وہ یہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ اس شہر کے آثار دس ہزار سال کے پرانے ہین۔ خوب! ہم مانتے ہین۔ کہ ایسا ہی ہوگا مگر جب ہم دیکھتے ہین اور اس کے ہر صفحہ پر جو سنہ دئے ہوتے ہین ان پر غور کرتے ہین۔ تو ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے چھہ ہزار سال پہلے تو یہ زمین ہی نہ تھی۔ اس پر شہر کہان سے آگئے۔ معلوم نہین یہ کیسی ہوا چلی ہے۔ کہ یورپ کے محقق اپنی ہر ایک تحقیق کے نتائج مین بیچاری بائبل پر ایک نہ ایک کاری زخم ضرور لگا ہی دیتے ہین۔

شرابی فرانس | فرانس کے میگزین لا ریویو مین غسطاوی ولعد صاحب نے ایک مضمون یورپ کی

شرابخوری پر لکھتے ہوئے فرانس کی خوفناک شرابخوری کی خوفناک شراب خوری پر نہایت خطرہ ظاہر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ کہ اگر حکومت وقت اس پر توجہ نہ کرے گی اور ایسے قوانین نہ بنینگے۔ جن سے شراب خوری رک جاوے۔ تو ملک تباہ ہو جائیگا۔ وہ لکھتے ہین۔ کہ یورپ مین شراب کی فروخت کی اوسط ۵ فیصدی ہے اور امریکہ مین ۶ فیصدی اور فرانس مین قریباً ۱۰ فیصدی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سب سے زیادہ شراب فرانس مین لی جاتی ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۷۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اسواسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر نامناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر یا دس سے کم کے لئے اجرت کے ساتھہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

ڈائری

القول الطیب

مخالفت مفید ہوتی ہے ذکر ہوا۔ کہ کشمیر میں ایک بڑا مولوی میر واعظ ہے وہ پہلے اس سلسلہ کے متعلق خاموش تھا۔ مگر جب سے مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کو مخاطب کرکے اشتہارات دئے وہ بھی اپنے وعظ میں مخالفت کرنے لگا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس معاملہ میں مولوی عبد اللہ کی کارروائی درست تھی۔ مخالفت سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہی قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے جب کبھی کوئی نبی پیدا ہوتا ہے۔ لوگ اُس کی مخالفت شروع کرتے ہیں۔ سب وشتم سے کام لیتے ہیں۔ اسی ضمن میں کتابوں کے دیکھنے اور صحیح حالات کے سننے اور معلوم کرنے کا بھی ان کو موقع مل جاتا ہے۔ دنیا کے کیڑے جو اپنے دنیاوی کاموں میں مستغرق رہتے ہیں انکو فرصت ہی کہاں ہے۔ کہ دینی امور کی طرف متوجہ ہوں لیکن مخالفت کے سبب ان کو بھی غور وفکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور ان کے شور وغل کے سبب دوسرے لوگوں کو بھی اس طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اصل میں بات کیا ہے۔ کئی لوگوں کے ہمارے پاس خطوط آئے۔ کہ مولوی محمد حسین یا مولوی ثناء اللہ وغیرہ کا انہوں نے نام لیا۔ کہ ان کی مخالفانہ تحریریں اور کتب پڑھ کر ہمیں اس طرف خیال ہوا کہ آخر مرزا صاحب کی تحریر بھی منگوا کر دیکھنی چاہیئے اور جب آپ کی کتاب پڑھی۔ تو اس کو روحانیت سے پُر پایا اور حق ہم پر کھل گیا۔ جب انسان توجہ کرتا ہے۔ تو اسکا دل انصاف خود اسے ملزم کرتا ہے۔ جہاں مخالفت کی آگ بھڑکتی ہے اور شور اُٹھتا ہے۔ اس جگہ ایک جماعت پیدا ہو جاتی ہے انبیاء سے پہلے تمام لوگ نیک وبد بھائی بھائی بنے ہوئے ہیں۔ نبی کے آنے سے ان کے درمیان ایک تمیز پیدا ہو جاتی ہے۔ سعید الگ ہو جاتے اور شقی الگ ہو جاتے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین کو یہ کلمہ نہ سناتے۔ کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ تم اور تمہارے معبود سب جہنم کے لائق ہیں۔ تو کفار ایسی مخالفت نہ کرتے۔ مگر اپنے معبودوں کے حق میں ایسے کلمات سنکر وہ جوش میں آگئے پنجاب میں سب سے زیادہ ہماری مخالفت ہوئی اور اسی جگہ خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ جماعت بھی بنائی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ پہلے لوگ اُمت واحد ہوتے ہیں۔ پھر نبی کے آنے کے سے ان میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے ابوجہل نے آن حضرت کے ساتھ جو مباہلہ کیا تھا اور آخری دعا کی تھی کہ اے خدا جس نے ملک میں فساد کر رکھا ہے اور قطع رحم کرتا ہے آج اس کو ہلاک کر دے۔ جس کے نتیجہ میں وہ خود ہلاک ہوا اس کی دُعا سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت کی بعثت سے ملک کی کیا حالت ہو گئی تھی اور باہمی فساد کو کفار کس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جب شور اُٹھتا ہے۔ تو ایسے آدمی بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انصاف کی پابندی کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہیں۔ مخالفین انبیاء کی عادت ہے کہ رسم وعادت کی پیروی کرتے ہوئے ایک بات پر اڑ جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اُمید منقطع کرکے اُسی پر فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم اسی پر مر جائیں گے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر خدا تعالیٰ انہی لوگوں میں سے سعید الفطرت انسان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ (مخالفت انبیاء کے راز پر ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر میں ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ جس میں اس مخالفت کے نو راز بیان کئے گئے تھے۔ ان میں سے ایک کا اس جگہ نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اڈیٹر)

ساتواں راز اس مخالفت انبیاء میں یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتدا میں مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے۔ پہنچا دے۔ لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اس کے پاس کافی تعداد آدمیوں کی ہوتی ہے اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہیں اور نہ اتنی جلد ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ جو فوراً دنیا بھر میں اس کی تبلیغ کو پہونچا دیں۔ پس ایسے وقت یہ کام اس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کرکے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہونچا دیتے ہیں اور اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ میں پورے طور پر موجود ہے۔ اس زمانہ میں ایک نہیں بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہیں۔ جنہوں نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے۔ ایک تو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہیں جنھوں نے سب سے اول فتوے کفر لکھا اور اس میں خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اٹھائی اور جابجا پھر کر لوگوں کو سمجھایا اور فتوی پر مُہریں کرائیں پھر اس فتوے کو اپنے خرچ سے چھپوایا اور شائع کیا اور پھر اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش میں ہیں گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے یا شاید زمینی مصروفیتوں کے سبب فرصت کم ملتی ہے کئی لوگوں کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصوں سے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں اس مضمون کے آچکے ہیں کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپ کی خبر لگی۔ اس تصنیف میں کچھ آپ کی عبارت نقل تھی اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت میں ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے واسطے موجب ہدایت ہوئی۔ ایسا ہی ایک اور خادم اس قسم کا مولوی غلام دستگیر قصوری تھا۔ جس نے مکہ جا کر کفر کا فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالف لکھوایا پھر اپنی کتاب میں تحریری مباہلہ شائع کرکے اور اپنی دُعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مُہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسمٰعیل علیگڈھی تھا ان لوگوں نے فی الواقعہ بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام میں مصروف ہیں۔ مگر وہ پیچھے آئے ہیں اور ان کے حملے کمینہ پن کے ہیں۔ جن میں متانت اور سنجیدگی نہیں اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن بہرحال ہمارے واسطے وہ بھی خادم ہیں اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہیں۔

احمدی ذکر آیا۔ کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا ایک الگ نام احمدی کیوں رکھ لیا ہے۔ فرمایا یہ نام تو صرف شناخت کے واسطے ہے جیسا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہیں۔ کوئی اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے۔ کوئی شافعی کوئی اہلحدیث وغیرہ۔ چونکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا ظہور ہو رہا ہے۔ اس واسطے اس جماعت کا نام احمدی ہؤا۔ اور یہ نام اسی زمانہ اور اسی جماعت کے واسطے مقدر تھا۔ اس سے پہلے اگرچہ بعض ایسے آدمی ہوئے۔ جو کسی جماعت کے امام بنے اور ان کے نام میں احمد کا لفظ تھا مگر کبھی خدا تعالیٰ نے کسی جماعت کا احمدی نہ ہونے دیا۔ مثلاً امام بن حنبل تھے انکی جماعت حنبلی کہلائی سید احمد بریلوی تھے تو انکی جماعت مجاہدین کی کہلائی سید احمد علیگڈہ کی تحریک کے ہمخیال نیچری کہلائے۔ علیٰ ہذا القیاس دوسروں کا نام کبھی احمدی نہیں ہوا

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

گذشتہ اشاعت سے آگے

برعکس اس کے دوسرا گروہ جس کو اوپر کافر کے نام سے یاد کیا گیا ہے ان کے بارہ مین قرآن شریف مین ہے۔ انّ الّذین کفروا بایات اللّٰہ لھم عذاب شدید۔ واللّٰہ عزیز ذوانتقام۔ تحقیق جن لوگون نے اللہ کی نشانیون سے کفر کیا ان کے واسطے عذاب شدید ہے اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔ ان جھنّم کانت مرصاداً للطاغین مآباً لٰبثین فیھا احقاباً۔ لا یذوقون فیھا برداً ولا شراباً۔ الا حمیماً وغسّاقاً جزاءً وفاقاً۔ انھم کانوا لا یرجون حساباً وکذّبوا بآیٰتنا کذّاباً۔ وکل شئٍ احصینٰہ کتٰباً فذوقوا فلن نزیدکم الا عذاباً۔ تحقیق جہنم بے شک وہ گھات مین ہے سرکشون کے واسطے۔ جائے بازگشت ہے اور وہ اس مین کئی احقاب ٹھہرین گے۔ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ واللہ نہ نکلے گا آگ مین سے کوئی۔ یہان تک کہ ٹھہرے اس مین احقاب تک۔ حقب کچھ اوپر اسّی سال کا ہوتا ہے۔ ہر سال ۳۶۰ دن کا تمہاری گنتی سے اس مین نہ سردی کا مزہ حاصل کرین گے نہ پینے کا۔ مگر کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ یہ پوری جزا ہوگی۔ کیونکہ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتون کو جھٹلاتے رہے اور ہر ایک شے کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے۔ پس چکھو ہم عذاب کے سوائے تمہاری اور کسی شے مین زیادتی نہ کرین گے۔ اور بھی بے شمار آیتین ہین۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کافر خدا کی رضا کو نہین حاصل کر سکتے اور ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہین اور اپنے ارادون مین نامراد اور ناکامیاب ہوتے ہین۔

حضرات! مین نے آپ کی خدمت مین دو فریق پیش کئے ہین ایک مومن اور دوسرا کافر۔ اس لئے یہ بھی عرض کیا گیا۔ کہ پہلا گروہ کہتا ہے۔ کہ ہماری تمام باتین اپنے ہوا و ہوس کا نتیجہ نہین بلکہ اللہ کریم کی رضاجوئی کے لئے ہین اور اس کے ہی پاک منہ سے نکلی ہین اور اس امر کے ثبوت مین یہ کہا کہ دیکھو! ہم ایک عاجز انسان ہین ہماری جماعت کوئی قومی جماعت نہین۔ بالکل مسکین اور مہجور القوم انسان ہین۔ پھر اس پر بھی تم دیکھ لو گے۔ کہ تمہارے زور آور حملون کے مقابلے مین ہم ہی کامیاب ہون گے اور ہم ضرور ضرور خداوند کریم کی مدد سے غالب آئین گے۔ حقیقت مین یہ بات کہنے والا فریق دنیا کے اسباب کے لحاظ سے ایک نہائیت ہی ضعیف اور کمزور فریق ہوتا ہے جسکو دیکھ کر ہر ایک دنیا دار معاً یہ بول اُٹھتا ہے۔ کہ یہ آج نہین کل ہلاک ہوگا۔ اس کی ہستی ہی کیا ہے۔ اس پر ہر ایک نے اپنے ترکش کے تمام تیر خالی کئے۔ جو کچھ کسی کے پاس تھا اس کی مخالفت مین ہی صرف کیا۔ مگر ایک لمبی دوڑ اور ایک مدت کا مقابلہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ باوجود اس قدر کمزوری اور بے سروسامانی کے یہ فریق اپنے زبردست حریف پر جو ہر طرح سے نظر بر اسباب دنیا اس قابل تھا۔ کہ بامراد ہوتا۔ مظفر اور منصور ہوتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کیونکر ایک قومی جماعت کو زیر و زبر کرتا اور ان کے منصوبون کو پاش پاش کر کے فتح پاتا ہے۔ لاریب یہ نظارہ ایک غور و فکر کرنے والے دل کے لئے ایک عجیب نظارہ ہے اس مین راز کیا ہے یہ بات ہو کہ ان کے ہر مقابلہ مین کامیابی ہر میدان مین ان کی فتح یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کی چمکار دکھلاتا ہے اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ ایک غیب الغیب نصرت الٰہی کے شامل حال ہے۔ اس سے یہ بات تجربہ مین آگئی۔ کہ جس طریق پر یہ لوگ زندگی بسر کرتے ہین۔ وہی طریق کامیابی کا سچا ذریعہ ہے۔ وہ کامیابی کی راہ وہ خطا نہ کرنے والا طریق وہی ہے جو سورۃ فاتحہ مین ارحم الراحمین خدا نے تعلیم کیا ہے۔ اس کے مقابل پر جو دوسرا فریق ہے۔ وہ مومنون کے راہ پر نہین چلنا چاہتا اور وہ غول راہ بن کر بھٹکاتا اور ٹھوکر کا پتھر بنتا ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ہر جگہ نامرادی۔ کلفت اور رنج کے خوفناک اور ناقابل برداشت پہاڑ ان پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہین۔ بالآخر رہ جاتا ہے۔ اور نہین چل سکتا۔ آخر فنا ہو کر اپنے مقابل مقدس حریف کی صداقت پر مُہر کر دیتا ہے۔ اس قسم کے مقابلہ کا تاریخ پتہ تبلا سکتی ہے۔ کہ جب سے انسانی ہستی کا نشان ملتا ہے۔ اُسی وقت سے یہ مقابلہ ہر آن ہوتا رہتا ہے اور ہر دم یہ اٹل قانون نظر آتا ہے۔ کہ یہ قوم مظفر و منصور ہوتی چلی جاتی ہے اور مخالف ناعاقبت اندیش اپنی ہلاکت کا موجب ہوتے جاتے اور ہلاکت کے گڑھے مین ایسے گرتے ہین۔ کہ دنیا ان کو نگل کر ہمیشہ کے لئے نام و نشان تک کھو دیتی ہے۔ اے قوم! تمہارے پاس تمہارے خدا کا پاک کلام ہے۔ اسی پاک کلام مین خدا نے بہت جگہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھئے سورہ مومنون مین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تحقیق ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس اس نے کہا۔ اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین۔ کیا پس تم خدا سے نہین ڈرتے ہو۔ اس کی قوم مین جو سردار کافر تھے وہ بولے۔ یہ تو تم جیسا ہی ایک انسان ہے۔ چاہتا ہے۔ کہ تم پر فضیلت حاصل کرے۔ اور اگر اللہ چاہتا۔ تو فرشتے ضرور نازل کرتا۔ ہمنے تو پہلے اپنے باپ دادون مین یہ بات نہین سنی۔ یہ شخص تو بس مجنون معلوم ہوتا ہے۔ پس تم ایک وقت تک اس کے ساتھ انتظار کرو۔ نوح نے دعا کی۔ کہ اے میرے ربّ انہون نے مجھے جھٹلایا ہے۔ تو میری مدد کر۔ پس ہمنے اسکی طرف وحی بھیجی۔ کہ میری آنکھون اور وحی کے سامنے کشتی بنا۔ پس جب ہمارا حکم پہونچا اور تنور جوش زن ہوا۔ حکم دیا گیا۔ کہ اس مین ہر دو قسم کے دو دو جوڑے اور اپنے اہل کو سوائے اس کے جس پر ان مین سے قول عذاب ہو چکا بٹھلائے اور ظالمون کے بارے مین مجھ سے کلام نہ کر وہ تو غرق کئے جاوینگے اور دعا کر۔ کہ اے میرے ربّ تو مجھ کو مبارک وقت اور مقام پر اُتار اور تو سب سے اچھا مہمان نواز ہے۔ تحقیق اس مین نشانیان ہین اور ہم ضرور تربیت کرنے والے ہین۔ پھر ان کے بعد اور بستیان پیدا کین۔ پس ہمنے اُن مین ایک رسول ان ہی مین سے بھیجا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین۔ کیا پس تم خدا سے ڈرتے نہین ہو اور اس کی قوم کے سردار جو منکر ہوئے اور آخرت کے ملنے کو جھٹلاتے رہے اور دنیاوی زندگی مین ہمنے انکو آسودہ حال کیا بولے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی انسان ہے۔ جو تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے۔ اور اگر تم اپنے جیسے انسان کے تابعدار ہو جاؤ گے۔ تو زیان کار ہو گے۔ کیا وہ تمہین ڈراتا ہے۔ کہ جب مر کر مٹی اور ہڈیان ہو جاؤ گے تب نکالے جاؤ گے۔ افسوس افسوس کیا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ یہ تو ہماری دنیاوی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہین۔ مگر ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہ جاوین گے۔

اس شخص نے تو اللہ پر جھوٹی بات باندھی ہے اور ہم اس کے ماننے والے نہیں ہیں اس نے کہا اے میرے رب۔ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔ پس تو میری مدد کر۔ فرمایا۔ سوائے چند ایک کے وہ سب صبح ہوتے پشیمان ہونگے۔ پس حق طور پر اس حادثہ نے انہیں پکڑ لیا۔ پس ہم نے انکو کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ پس ظالموں کی قوم کے واسطے دوری ہے

غرض اس تمام مضمون سے یہ ہے۔ کہ خداوند کریم اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اور وہ جو اس کے احکام سے سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ برباد اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

آپکے سامنے ایک زندہ نظیر مسیح موعود کی موجود ہے۔ آپ کی سوانحعمری پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپنے جب خدا سے حکم پاکر مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کیا تھا۔ تو ایک عالم مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہُوا تھا۔ مگر آپنے اس مخالفت کو دیکھ کر خدا سے منہ نہیں موڑا۔ اور جیسا خدا سے حکم ہوتا رہا۔ لوگوں میں اس کی تبلیغ کرتے رہے۔ اور بڑے زور اور تحدی سے مخالفوں کو سنا دیا گیا کہ میں بالآخر فتح پاؤں گا۔ اور تم نامراد رہ کر تباہ اور برباد ہو جاؤ گے۔ ایک ظاہر بین انسان اُس وقت یہ کہتا تھا۔ کہ آپ اکیلے ہیں۔ آپ کی کوئی جماعت نہیں ہے مگر پھر بھی فتح کا آوازہ لگا رہے ہیں اور اسی بات پر بُھول کر آپ کو ایک معمولی انسان سے زیادہ رتبہ نہیں دیتا تھا۔ مگر خدا کو اپنی چمکار دکھانی منظور تھی۔ اُس نے اپنے مسیح کی مدد فرما کر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ اے مخالفین تم جھوٹے ہو اور جو ہمارا مہدی کہتا تھا وہ سچ ہے۔

حضرات! آپ کو خداوند کریم نے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ کہ آپنے اس کے مسیح کی شناخت کی۔ اب آپ پر یہہ لازم ہے۔ کہ ایسے اعمال کر کے دکھاؤ۔ جس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ کیونکہ عمل وہی بہتر ہوتا ہے جس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور صدق و وفاداری سے انجام پذیر ہو۔ گو اس پُرفتنہ زمانہ میں اخیر تک صدق اور وفا کو پہونچانا اور بد باطن لوگوں کے وساوس سے متاثر ہونا سخت مشکل ہے۔ اس لئے خداوند کریم سے التجا ہے کہ وہ سب دوستوں کو آپ سکینت اور تسلّی بخشے۔ زمانہ نہایت پُرآشوب ہے۔ اور قریبوں اور انکاروں کے افتراؤں نے بدظنیوں اور بدگمانیوں کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ ایسے زمانہ صداقت کی روشنی ایک نئی بات ہے اور اس پر وہی قائم رہ سکتے ہیں جن کے دلوں کو خداوند کریم آپ مضبوط کرے۔ پس میں اپنے مضمون کو اس دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم ہم کو اپنے مسیح کی اطاعت میں ثابت قدم رکھے۔ تاکہ ہم اس کی رضا کو حاصل کر لیں۔ ہمارے تمام کاموں میں ہماری مدد کرے۔ اور ہماری مشکلیں آسان کرے۔

ایک خواب اور اسکی تعبیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بعالیخدمت فیضدرجت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ ظلکم ابدا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مقدس۔ دو مہینے گذرتے ہیں۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ یہہ کہ میں قرآن شریف پڑھ رہا ہوں۔ اور ایک ایک جملہ پر غور اور فکر کر رہا ہوں۔ ہر ایک آیت میری نظر میں ایسی مرصع و منور پائی جاتی تھی۔ کہ بے ساختہ زبان سے لفظ ماشاءاللہ متصل و مسلسل نکلا جاتا تھا۔ اس وقت دل پر بانتہائے مسرت جو حالت کہ طاری تھی۔ وہ حیطہ تحریر و تقریر سے خارج ہے۔ جب میں خواب سے جاگ اُٹھا ایک عجیب غیر معمولی فرحت شامل حال پایا۔

اس کے کئی روز بعد پھر ایک خواب دیکھا وہ یہ کہ ایک شخص نہائیت بلند آواز سے (کچھ بھولتا ہوں غالباً) صدقت المسیح فی الارض کا اعلان کر رہا ہے اس اعلانی کے ساتھ ایک گروہ کثیر ہے۔ جس میں میں بھی شامل ہوں۔ پھر میں خود اپنے آپ کو معلن دیکھ رہا ہوں۔ میری ہی زبان سے لفظ مذکور الصدر نکل رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

پیارے مسیح۔ پہلے خواب کو میں اپنے خیال میں ایک معمولی مسعود بات سمجھا تھا جب دوسرا خواب دیکھا گیا۔ میری طبیعت کا کچھ رُجحان حضرت کی جانب ہُوا۔ میں حضرت کا مُرید نہیں ہوں۔ معتقد ضرور ہوں۔ حیران ہوں کہ میرے ان خوابوں کی تعبیر کیا ہوگی اور ان کا شمار کس طبقہ میں ہوگا۔

پھر مجھے آج شب میں ایک ایسا مدلل اور مصدق خواب دیکھنا نصیب ہُوا۔ کہ اب آپ کی سچائی میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔ جن امور پر مجھ کو سخت اعتراض تھا ان کے جوابات خود بخود میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں اور ایک ایسی زبردست تصدیق اپنے آپ میں مجھ کو بتلائی گئی۔ کہ اس سے زیادہ کوئی صداقت مجھ کو تو کیا بلکہ ساری دنیا کو نہ مل سکیگی۔

اس تیسرے خواب کی کیفیت ذرا تفصیل طلب ہے۔ پہلے متذکرہ بالا دونوں خوابوں کی تعبیر پالوں۔ تو پھر اس کو عرض کروں۔

امیدوار ہوں۔ کہ میں اپنے خوابوں کی تعبیر سے قادیانی اخبار وں کے ذریعہ آگاہ اور سرفراز فرمایا جاؤں۔ میں اپنا نام اور پتہ تیسرے خواب کی عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ عرض کروں گا۔ زیادہ ادب

۱۱ اگست ۱۹۰۶ء م ۔ ۹ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ

تعبیر

حضرت نے فرمایا۔ کہ بذریعہ بدر اطلاع دے دیں۔ کہ خواب کی یہی تعبیر ہے۔ کہ آپ کو غیب سے اطلاع دیگئی۔ کہ یہ شخص جو مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ سچا ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

دعا

برادر محمد منظور آلہی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا نام فضل آلہی رکھا ہے وہ اس بچہ کی صحت سعادت اور عمر دراز کے واسطے احباب سے دعا چاہتے ہیں۔

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے

آیندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جائیں گے۔ الگ خطوط نہیں لکھے جائیں گے جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کیواسطے لی جاتی ہے نفد اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہو سکتا

www.aaiil.org

شرک و بدعت

بد خواتین زمانۂ حال میں عموماً یہ دستور ہے۔ کہ اکثر جاہل عورتیں بد رسومات کو پھیلانے کی سعی کر رہی ہیں۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب کسی عورت کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ یا وہ پیدا ہوتے ہی رہگرائے آخرت ہو جاتی ہے تو اون کی والدین خانقاہوں اور مزاروں پر منتیں مانتی پھرتی ہیں۔ کہ جب میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں دستگیر کے نام کا بکرا قربانی دوں گی اور فلاں فلاں پیر صاحب کے مزار پر غلاف چڑھاؤں گی اور جب تک وہ اتنے عرصے کا نہ ہو جاوے گا۔ اس کا تمام سر نہ منڈاؤنگی چنانچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو مذکورہ بالا عورتیں ویسا ہی کرتی ہیں۔ مثلاً کبھی تو پیاز و مرچیں بانٹتی ہیں اور کبھی مزاروں پر غلاف چڑھاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ قربان جاؤں فلاں پیر صاحب کے نام پر جن کے ذریعہ سے میری مراد بر آئی۔ اور جب اپنے بچے کا سر منڈاتی ہیں۔ تو نصف سر چھوڑ دیتی ہیں۔ اور اگر کوئی پوچھے۔ کہ یہ نصف سر کیوں خالی چھوڑا ہے۔ تو کہتی ہیں۔ کہ میں نے منت مانی ہوئی ہے۔ کہ جب تک میرا لڑکا اتنے عرصے کا نہ ہو جائے اور جبتک میں ایک بکرا دستگیر کے نام پر قربانی نہ دے لونگی۔ اپنے لڑکے کا تمام سر نہ منڈاؤں گی۔ حیف ہے۔ کہ اونکو غیرت نہیں آتی۔ کہ وہ پیارا خالق جو کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے جس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا اور ایک چیونٹی بھی نہیں چل سکتی۔ کیا دستگیر اس کے برابر ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے میں ایسی بہنوں کو سمجھانا چاہتی ہوں۔ کہ اے بہنو! تمہاری آنکھوں پر جو کفر و غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں اون کو اُتار دو۔ اور اس جہان فانی ہی کی طرف غور کرو۔ کہ جب کوئی شخص سزا کا مستحق ہوتا ہے تو انگریزی سلطنت اُسی شخص کو سزا دیتی ہے اور نہ اس کے عوض اس کے بھائی بہن یا اولاد کو۔ اس سے تم سمجھ سکتی ہو۔ کہ اس جہان کی سلطنت جو کہ آسمانی سلطنت سے ادنےٰ سلطنت ہے وہ بھی انصاف کو کام میں لاتی ہے۔ تو کیا عاقبت کو ایسی اولاد تمہارے کام آسکتی ہے۔ جس کیواسطے تم دستگیر اور دیگر پیروں کو خدا کے شریک بناتی پھرتی ہو۔ میری احمدی بہنوں کو بھی واضح ہو کہ ایسی بہنوں کو حتےالوسع پر نصیحت کرنے کی سعی کریں کہ اس حقیقی خالق کے سوائے کوئی فرد بشر اولاد پیدا نہیں کر سکتا اور نہ ہی عمر دراز کر سکتا ہے۔ میری یہ دعا بدرگاہ عالی منظور ہو۔ آمین

راقمہ ایک احمدی بہن۔ از موضع ملا تحصیل ظفروال

نوٹس برائے احمدی احباب

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ ہمنے مگوئی و منبو واقع اپر برما میں انجمن احمدیہ قائم کی ہے اس لئے تمام احمدی احباب کو جو برما حاطہ میں رہتے ہیں بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفصل پتہ سے ممنون فرما دیں تاکہ ان کو قواعد انجمن احمدیہ سے اطلاع دیکر انجمن ہذا کا ممبر بنایا جاوے۔ تمام اس قسم کی خط و کتابت میاں نور دین صاحب (سپے حوالدار ملٹری پولیس مگوئی) اسسٹنٹ سکریٹری انجمن احمدیہ مگوئی سے کرنی چاہیئے۔ فقط۔ والسلام

آلمســـــــــــــتمس

غلام دستگیر احمد۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ ملٹری ہاسپٹل مچینا

جنرل سکریٹری انجمن احمدیہ مگوئی و منبو اپر برما

ڈائری

القول الطیب

سوال ۔ براہین احمدیہ میں آپنے کلام الٰہی کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو میں دوسری کلاموں سے افضل ہوتا ہے۔ توریت انجیل بھی تو خدا کا کلام ہیں۔ کیا ان میں بھی یہ وصف پایا جاتا ہے؟

جواب ۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ان کتابوں کی نسبت قرآن مجید میں یحرفون الکلم عن مواضعہٖ لکھا ہے۔ وہ لوگ شرح کے طور پر اپنی طرف سے بھی کچھ ملا دیا کرتے تھے۔ اس لئے جو کتابیں محرف مبدل ہو چکی ہیں ان میں یہ نشان کب مل سکتی ہے؟ اس پر حضرت حکیم الامتہ نے عرض کی۔ کہ حضور توریت میں لکھا ہے "پھر موسےٰ خدا کا بندہ مر گیا اور موسےٰ جیسا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا۔ اور اس کی قبر بھی آج تک کوئی نہیں جانتا" تو یہ کلام حضرت موسےٰ کی ہو ہی کس طرح سکتی ہے۔ اور انجیل کی نسبت تو عیسائی خود قائل ہیں۔ کہ وہ اصلی جو عیسیٰ کی انجیل تھی نہیں ملتی۔ یہ سب تراجم در تراجم ہیں اور ترجمہ مترجم کے اپنے خیالات کے مطابق ہوا کرتے ہیں اور اُن میں بہت سا حصہ اس قسم کا پایا جاتا ہے۔ جو دوسروں کا بیان ہے۔ جیسے صلیب کا واقعہ وغیرہ"

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ٹھیک بات ہے اگر تمام دنیا میں تلاش کریں۔ تو قرآن مجید کی طرح خالص اور محفوظ کلام الٰہی کبھی نہیں مل سکتا۔ بالکل محفوظ اور دوسروں کی دست برد سے پاک کلام تو صرف قرآن مجید ہی ہے۔ دو باتیں بڑی یاد رکھنے والی ہیں ایک تو قرآن شریف کی حفاظت کی نسبت کہ روئے زمین پر ایک بھی ایسی کتاب نہیں۔ جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ کریم نے کیا ہو اور جس میں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا پر زور اور تحدیانہ دعوےٰ موجود ہو اور دوسرا آنحضرت صلعم کی اخلاقی حالتوں کی نسبت۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک طرح کے اخلاق کو ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ حضرت موسےٰ کو دیکھو۔ کہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے۔ معلوم نہیں اگر غالب ہوتے تو کیا کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے اقتدار اور اختیار حاصل کر کے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے سامنے بلا کر کہدیا۔

لاتثریب علیکم الیوم

اور پھر یہ بھی دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مبعوث ہوئے تھے۔ جب فسق و فجور شرک اور بُت پرستی اپنے انتہا کو پہونچ چکی تھی۔ اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا معاملہ ہو رہا تھا۔ اور گئے اس وقت تھے۔ جب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہی تو کاملیت ہے۔ کہ جس مقصود کے لئے آئے تھے۔ اس کو پورا کر کے دکھا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو صلیب کا ہی منہ دیکھتے پھر اور یہودیوں سے رہائی نہ پا سکے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب ہو کر وہ اخلاق دکھائے جن کی نظیر نہیں۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

مبارک آن زمان وآن بہارے — کہ باشم بر درت لیل ونہارے
زخوبان جہان برتر مقامت — بخلق دیگرانم ننگ و عارے
نگارا بالطف کن بر حال مسکین — زہجرانت فتادم بیقرارے
کہ ہر مشکل شود آسان زدیدت — دل و جان حزین یا بد قرارے
کنم دیدار تو ہر وقت و ہر آن — نشینم بر درت عشاق وارے
بگردم پیش وپس ہمچون غلامان — ترا باشم بہر دم جان نثارے
محیط رحمت و ابر عطائی — بکشت من بیا یکبار بارے
حضوری ہمچنان سازم کہ ہر دم — تو باشی شمع ومن پروانہ وارے
تو ہستی مرہمے ہر عاشق زار — نہ ہستی عاشقان را دل فگارے
مرا کافی ست عشقت در دو عالم — کہ دست تست دست کردگارے
عنان اختیارم نیست در دست — ازین باعث ندارم اختیارے
دلم پرواز دارد سوئے کوئت — برآید در جہان کارے زکارے
تو آن فیاض شاہی کز در تو — نہ خالی رفت ہرگز خواستگارے
ازین برتر چہ باشد فخر مارا — کہ تو مخدوم ما خدمتگزارے
مسیحائی تراکردہ عنایت — خدائے قادرے پروردگارے
بسا مردہ دلان را زندہ کردی — کہ بیرون اند از حد و شمارے
نگارا تا بکے در بے نیازی — بماند عاشقت زار و نزارے
خداوندیکہ جان بخش جہان ست — تو گر عرضے کنی فرمائید آرے
بپاکے کین چنین پاک آفریدت — دعائے کن زبہر نابکارے
وصالت جست ہر کس با دل زار — وصالش دادہ با آن نگارے
کہ ذات پاک او ہمتا ندارد — زادراک بشر آمد کنارے
خجل راتم کہ میدانم یقیناً — نہ باشد مثل من عصیان شعارے
ترا باید زغفار الذنوبم — بہ بخشائی بعجز و انکسارے
کہ جملہ سیئاتم تا بہ محشر — بحسناتم فزایند افتخارے
شوم تا خندہ رو در روئے نیکان — تو باشی آن زمانم غمگسارے
بجز عشقت حرام است او مسیحا — کہ باشند عاشقان را کار و بارے

قوی شد فضل را امید فضلت
کہ ہست او بہ درت امیدوارے

(سید فضل شاہ جون)

رمضان کے روزے

(از مصری ڈاکٹر محمد طاہر)

حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ روزہ افطار کرنے کیوقت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے۔ پھر ایک حدیث شریف کا مضمون یہ ہے۔ کہ "خدا اس پیٹ کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے" جو کھانے سے منہ تک بھرا ہو" ان حدیثوں کے مضمون پر غور کرو۔ اور روزوں کی مصلحت پر خیال دوڑاؤ۔ جب روزوں سے یہ مقصد ہے۔ کہ انسان کی نفسانی خواہشیں مغلوب کیجاویں اور اس کے نفس کے سرکش اور تند جذبات دبائے جاویں تو یہ مقصد اس حالت میں کیونکر پورا ہو سکتا ہے جبکہ افطار کے وقت خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا جاوے اور دن بھر بھوکا رہنے کی کسر نکال لی جاوے اس کے علاوہ اکثر مسلمانوں کی عادت ہے کہ گیارہ مہینے معمولی کھانا کھاتے ہیں مگر رمضان میں طرح طرح کے نفیس اور لذیذ کھانے تیار کراتے ہیں اس حالت میں بھی روزوں کا مقصد فوت ہوتا ہے روزوں کے اصلی فائدوں کو ملحوظ رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ افطار کے بعد جو کھانا کھایا جاوے وہ معمولی ہو اور اسی قدر ہو۔ جس قدر کہ رمضان سے پہلے شام کے وقت کھایا جاتا تھا۔

اگر اس مسئلہ کو قواعد حفظان صحت کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ بات ضرور ہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ دن بھر بھوکے رہنے کے بعد (جس میں معدہ بالکل خالی رہتا ہے اور تمام اعضاء سکون اور آرام کی حالت میں ہوتے ہیں) یکایک معدہ اور اعضاء کو برانگیختہ کیا جائے اور کسی ایسے قاعدے پر عمل کیا جاوے جس سے کوئی مضرت نہ پیدا ہو اور انسان کی تندرستی میں خلل نہ آئے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو روزہ دار حقہ پینے یا چاء یا قہوہ پینے کے عادی ہیں وہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے حقہ یا چاء یا قہوہ کا بندوبست خاص اہتمام سے کرتے ہیں اور نہایت بے صبری سے اذان کے منتظر رہتے ہیں۔ اذان کے ہوتے ہی فوراً وہ اپنے شغل میں مصروف ہو جاتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ چیزیں معدہ کے خالی اور اعضا کے افسردہ ہونے کی حالت میں نہایت مضر ہیں جب ان چیزوں سے اس زمانہ میں بھی ضرر ہوتا ہے جبکہ روزوں کے ایام نہیں ہوتے۔ تو خیال کرو۔ کہ ان دنوں میں یہ چیزیں کیسی مضر ہوں گی۔ جبکہ دن بھر معدہ کھانے اور پانی سے خالی رہتا ہے اور تمام اعضا ساکن اور تمام اعصاب نیم مردہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح دیکھا جاتا ہے کہ اکثر روزہ دار افطار کے بعد نہایت ٹھنڈا پانی یا شربت پیتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ امر معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خالی معدے میں ٹھنڈے پانی یا سیال کے پہونچنے سے دل کے اعصاب میں خاص طور پر جوش پیدا ہوتا ہے۔ غور کرو۔ کہ اگر تم کسی گرم شیشے پر ٹھنڈا پانی ڈالو تو وہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے میں نے بہت سے روزہ داروں کو اس موقع پر بے ہوشی اور غشی کی حالت میں دیکھا ہے۔

افطار کیوقت جو غذا کھائی جاوے وہ نہایت قلیل اور زود ہضم ہونا چاہیئے مثلاً تھوڑا سا شوربا یا دودھ یا کوئی شیریں میوہ قلیل مقدار میں۔ یہی سنت نبوی ہے۔ تھوڑی سی زود ہضم غذا کے کھانے سے معدہ بغیر کسی تکلیف کے آہستہ آہستہ اپنے کام کیلئے بیدار ہونا شروع کرتا ہے اور وہ سیال جس سے کھانا ہضم ہوتا ہے معدہ کی دیواروں سے رسنے لگتا ہے افطار کے بعد مغرب کی نماز نہایت سکون اور اطمینان سے پڑھنی چاہیئے جلدی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح معدہ کو از سر نو اپنے فرض کے انجام دینے کیلئے تیار ہونے کا موقع ملیگا اور باقی اعضا بھی بغیر کسی دشواری اور گھبراہٹ کے رفتہ رفتہ بیدار ہو جاوینگے۔ اس کے بعد شام کا کھانا کھانا چاہیئے مگر خیال رہے کہ کوئی ثقیل کھانا نہ کھایا جاوے۔ اور نہ کوئی ایسی غذا کھائی جائے جس میں مصالح مرچیں حد سے زیادہ ہوں کیونکہ ایسے کھانے قواعد حفظان صحت کے خلاف ہیں اور ان سے معدہ کو اندرونی تکلیف پہنچتی ہے

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں کلاہ لنگی پشاوری ریشمی وسوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہیں۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جاویگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

احمد نور۔ مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی الاد وادوائے۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعودؑ قیمت ار

نظم مستورات ۔ مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب دہلوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

القول الصحیح اردو نظم۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت احمد صاحب شاعر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نورالدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے۔ قیمت ۱۲ر

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریزی لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پٹیالہ نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ رشید الدین صاحب در تائید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قیمت

حیرت کی حیرانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت بعد محصول ۹ر

ایک سچی شہادت

ماتحتی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا بصیرت میں نقصان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ شک ہوگیا تھا کہ میرے بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور تھوڑے وقت ہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کو استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے۔ میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ راقم محمد عالم سپرنٹنڈنٹ کونسل دربار ٹونک (جنرل) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ (پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی پیاریوں میں شفا بخشتی ہیں اور اعضاء رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی ... ہر قسم کی قوۃ یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سیکڑہ ... بیس گولی ایک روپیہ۔ علاوہ بریں اور کئی امراض جہالی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب۔ معدہ جالاریں ... چشم ... سے پانی جاری رہنا ... اور ضعیف ہوا کیلئے ... مفید ... دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرصہ ... سفوف ... سفوف مفرح و ہضم۔ دیرینہ قبض ہضم جس میں ... ہونے ... ہمیشہ محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بے چین اور ... رہتی ہو ... اور نیم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور ... ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ... پتہ خوش خط معہ حالات مفصل و عمر اور نام اور داکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ دوا خانہ ... گوجرانوالہ

نوٹ۔ عام فائدہ کیلئے یہ حبوب مقوی کی قیمت ۱۰ نومبر سے ۱۶ نومبر تک بجائے چار روپیہ کے ... سیکڑہ کر دی گئی ہے رعایت سے فائدہ اٹھاؤ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

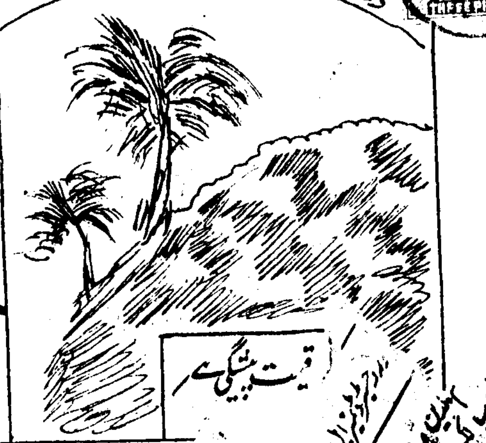

قیمت پیشگی ۔/

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۳ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

نمبر ۴۶

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی

رپورٹ یوم عید مبارک

احباب کو عید مبارک ہو ۔ رمضان کی عبادت اللہ تعالی کے حضور میں مقبول ہو ۔ فرمائیے عید کی خوشی میں کچھ اپنے ہفتہ وار خادم بدر کا حصہ بھی نکالا ہے؟ یہاں قادیان میں جمعرات کے دن حضرت کو الہام ہوا تھا کہ عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو اس الہام کو سن کر بعض احباب نے روزے بھی کھول دئے مگر حضرت نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں باہر سے بھی خبر آئی کہ بعض جگہ عید جمعرات کو ہوئی یہاں جمعرات کا دن گذرنے کے بعد شام کو چاند دیکھا گیا اور جمعہ کے دن عید ہوئی بلکہ دو عیدیں ہوئیں عید مبارک کے موقعہ پر باہر سے بھی بہت دوست تشریف لائے ۔ مثلاً ڈاکٹر نور محمد صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے ۔ منشی محمد اللہ وڑا صاحب خان صاحب عبد المجید صاحب بمعہ برادران ڈاکٹر فیض قادر صاحب اور دیگر بہت سے کپورتھلہ سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے عید حسب معمول مسجد اقصے میں پڑھی گئی اور جمعہ بھی صرف اسی جگہ ہوا ہر دو خطبے حضرت اخی المکرم مولوی حکیم نورالدین صاحب نے پڑھے ۔

خطبہ عید عید کے خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے بعد کلمہ تشہد اور استعاذہ قرآن شریف کی آیات پارہ دوم رکوع ۸ میں سے یسئلونک عن الاھلۃ الخ پڑھ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ رمضان شریف کے ذریعہ سے مسلمانوں کو تقوی میں ایک ریاضت کرائی جاتی ہے کہ جب مباح چیزیں انسان خدا کیخاطر چھوڑ دیتا ہے تو پھر حرام کو کیوں ہاتھ لگانے لگا پھر فرمایا کہ ایک وقت تو خدا تعالی کی صفت رحم اور درگذر کی کام کرتی ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب ونیا کے گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خدا تعالی کا غضب نازل ہوتا ہے ۔ پھر بھی ایسے وقت میں ایک سمجھانے والا ضرور آتا ہے جیسا کہ آج ہمارے درمیان موجود ہے اور اس زمانہ میں بائبل کی کثرت اشاعت جو ہوتی ہے باوجودیکہ عیسائی اپنے عقائد میں اسکو قابل عمل نہیں جانتے ۔ پھر کروڑوں روپے اس پر خرچ کرتے ہیں اسمیں بھی یہی حکمت الہی ہے کہ توحید اور عبادت الہی اور اعمال صالح کا وعظ اس کے ذریعہ سے بھی تمام دنیا پر ہو رہا ہے صحابہ نے الہی کے حضور سوال کیا وہ اسواسطے تھا کہ جب رمضان کی عبادت کے برکات انہوں نے دیکھے تو انکو خواہش ہوئی کہ ایسا ہی دوسرے مہینوں کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کریں اسواسطے انہوں نے یہ سوال پیش کیا ۔ فرمایا ۔ دو بڑے نشان آسمان پر دکھلائے گئے سورج گہن اور چاند گہن ۔ وہ رمضان میں ایسا ہی ۔ دو نشان زمین پر ہیں قحط اور طاعون ۔ فرمایا حج کے متعلق حضرت ابراہیم کو خدا تعالی نے حکم دیا تھا کہ اذن فی الناس ۔ تب سے آجتک یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جس طرح کبوتر اپنے کابک کو دوڑتے ہیں اسطرح لوگ حج کو جاتے ہیں زمانہ جاہلیت عرب میں رسم تھی کہ سفر کو جاتے ہوئے کوئی بات یاد آئی تو دروازے کے راہ سے گھر میں نہ آتے اس سے خدا تعالے نے منع فرمایا اور اس میں ایک اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ ہر ایک کام میں اس راہ سے جاؤ اور اس دروازے سے داخل ہو جو خدا نے مقرر کیا اور اس کے رسول نے دکھایا اور رسول کے خلفاء اور اس زمانہ کا امام بتلا رہا ہے فرمایا ۔ خدا چاہتا تو اپنے رسول کیواسطے اپنے خزانے کھولدیتا اور تمہیں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہوتی مگر پھر تمہارے واسطے کوئی ثواب نہ ہوتا جب خدا کسی قوم کو عزت دینا چاہتا ہے تو یہی سنت اللہ ہے کہ پہلے اس سے اللہ کی راہ میں مالی جانی بدنی خدمات لیجاتی ہیں ۔ فرمایا اس زمانہ میں غلام کے چھوڑ دینے کا ثواب مقروض کے قرضہ کے ادا کرنے سے ہو سکتا ہے اور دو خاص مقروضوں کی طرف آپنے اشارہ فرمایا ۔ جن کیواسطے چندہ کیضرورت ہے ۔ فرمایا ان لوگوں کیواسطے بھی خرچ کرنا چاہیئے ۔ جو دینی علوم کے حصول میں (طلباء) یا دینی خدمات میں مصروف ہونے کے سبب احصروا فی سبیل اللہ کے مصداق ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے جو سوال کے عادی نہونے کے سبب کسی ضابطہ کی پابندی میں نہیں آسکتے ۔

خطبہ جمعہ جمعہ کے خطبہ میں آپنے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک انسان محنت مشقت نہ اٹھائے ۔ خدا کے راہ میں ابتلاؤں کی برداشت نہ کرے ۔ وہ انعام واکرام نہیں پا سکتا خدا تعالی نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ۔ کہ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف اتنا مونہہ سے کہکر چھوٹ جائینگے کہ ہم ایمان لائے ۔ نہیں بلکہ ان پر وہ ابتلا ضرور آئینگے جو پہلوں پر آئے فرمایا یہ وقت ہے کہ جناب الہی کو راضی کرلو ۔

خطبہ نکاح بعد نماز عصر مولوی محمد حسین صاحب پیرجیبت پور کے فرزند میاں عبدالرحمن کا نکاح دختر منشی خدا بخش کیا تھ بمہر یکصد روپیہ بموجودگی حضرت اقدس ہوا اس خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ نکاح کا اصل منشاء تقوی ہے ۔ اس طرح عید کا سارا دن وعظ و نصیحت کے سننے اور سنانے میں اور عبادت میں صرف ہوا اللہ تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ۱ ۔ رپورٹ یوم عید مبارک
صفحہ۲ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ۳ تا ۶ ۔ تبصرہ

بدر قادیان
مورخہ ۲۳ ۔ شوال ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کرکے فرمایا ۔ ساھب لک غلاماً زکیا ۔ ربّ ھب لی ذریۃ طیبۃ ۔ انا نبشرک بغلامٍ اسمہ یحییٰ ۔ الم ترکیف فعل ربّک باصحاب الفیل ۔ اخذھم اللہ بقی وحدہٗ لا شریک معہ ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل موت قریب ۔ ان اللہ یحمل کل حملٍ ۔ من خدمک خدم الناس کلھم ۔ ومن آذاک اذی الناس جمیعا ۔ آمدن عید مبارک بادت عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو ۔ ترجمہ ۔ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں ۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش ۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب اُن مخالفوں سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں خدا ان کو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا ۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی باطل بھاگ جائیگا ۔ ایک شخص کی موت قریب ہے خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اُٹھائیگا (اس کے معنے اب تک معلوم نہیں ہوئے ۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کردے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دکھ دیا ۔ اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں ۔ شائد بعد میں اجازت ہو جائے اُس کا پہلا فقرہ یہ ہے ۔

”دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں“

۴ ۔ نومبر ۱۹۰۶ء ۔ روز یکشنبہ کو الہام ہوا ۔ ایک وبا پڑے گی ۔ معلوم نہیں کہ یہ کس قسم کی وبا ہوگی ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبد الحق صاحب سامانہ پٹیالہ سٹیٹ
میاں غلام محمد صاحب ۔ جاکن اندر گڑھ
میاں عالم خان صاحب کنگ حیدہ کلائی
میاں شاہ محمد صاحب " "
میاں سید محمد صاحب موضع بھلولہ سیالکوٹ
مسمات فضل بی بی " " "
میاں ابو الحسن صاحب کجرہ مونگھیر
رحمت علی صاحب سوتی کاری بنگال ضلع چمپارن
برکت علی صاحب بازید پور تحصیل قصور
مسمات بی بی توضیحہ قاضی نلی چک بہاگل پور
مسمات بی بی روضۃ النساء " " "
عبد الباسط " " "
عبد الرحمن " " "
عبد الحی " " "
مسمات بی بی ربیۃ قاضی دلی چک بہاگل پور
بی بی سارہ " " "
محمود الحسن " " "
عزیز الدین " " "
سلطان محمد اپیل نویس کوئٹہ بلوچستان
عبد الرحمن محمد جنگی نابھہ
سرور خاں ولد غلام رسول صاحب ذیلدار
خانا نوالی پھوورہ ۔ سیالکوٹ
میاں اللہ دین صاحب قصاب خوشاب
سید محمود ۔ جریان ضلع ہزارہ
مستا گھمار ۔ مگولہ ۔ سیالکوٹ
کریم بخش صاحب بہرام پور براہ پھگوڑہ
پیر بخش صاحب مندوال چونترہ اٹک
نیاز محمد ولد منشی محمد بخش صاحب ۔ گجرانوالہ

ایک اور مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرماکر ممنون فرمادیں ۔ خدا کے فضل وکرم سے بتاریخ ۷ نومبر ۱۹۰۶ء بوقت ۷ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹ ۔ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح الدین رکھا ہے ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔ خلیفہ رشید الدین ایل ۔ ایم ۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن اضلاع متحدہ ۔ اللہ تعالےٰ اس مولود کو صالح تندرست اور دراز زندگی عطا فرماوے اور خادم دین بنائے آمین ۔ اڈیٹر

www.aaiil.org

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شائع کرین اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کرین اور یادداشت کے لیئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ مین چسپان کرین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تبصرہ

مجھے اس تحریر کے لیئے اِس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قایم کروں جن سے اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاوین واضح ہو کہ مینے اس ہفتہ کے اخبار عام مین اس کے پہلے کالم مین ہی پڑہا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگون نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخبارون مین بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اُس پر چڑہایا ہے کہ گویا ان مین سے کسی کا مباہلہ مین فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہین چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لیئے خداتعالی کافی ہے واضح ہو کہ مینے کسی سے ایسا مباہلہ نہین کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جاوین جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت مین عذاب مین بھی شریک ہونگے جیسا کہ وہ مقابلہ مین شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہین پہونچا تہا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہین ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تہا کہ دشمن اُسدن خوش ہوگا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تہا۔ کہ اِنّی مع اللہ فی کل حال یعنی مین ہر ایک حال مین خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی گھر کے لوگون کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تہا کہ ہے تو بہاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تہا کہ اِنّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھّرکم تطھیرا یعنی اے اہل بیت خدا تمہین ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام مین بھی اسی مصیبت کیطرف

www.aaiil.org

اشارہ تھا۔ اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جنمیں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں تبلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کردی گئی تھیں جن کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمد قبل اس کے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہونچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اس کے حقیقی بھائی تھے مگر مَیں نے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمد ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمد نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھلے کھلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمد بلوغ کی عمر تک نہیں پہونچیگا اور خورد سالی میں ہی فوت ہو جائیگا ایک کوئی ایماندار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخبار میں شائع ہو چکی تھی اس لئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا۔ مگر تعصب کا کیا علاج۔ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اسوقت اُس پر یہ شعر صادق آتا ہے

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔

لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا۔ اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما۔ یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقوے سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مرگیا یا آیندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے ہو ایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا۔ جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کو آج منہ دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھوگے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام و

www.aaiil.org

نشان نہین رہے گا - اس بارے مین ان دنون مین جو کچھ خداتعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہون چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھین اور اس کو اپنے گھرون کے نظارگاہ جگہون پر چسپان کرین اور اپنی عورتون اور لڑکون کو اس سے اطلاع دین اور جہان تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکارون کو اس امر پر مطلع کرین کیونکہ یہ دن آنیوالے ہین اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم مین اور ہمارے اُن مخالفون مین جو تکفیر اور گالیون سے باز نہین آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے مین دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہین اور اس پیشگوئی مین ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہین جنہون نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیان دینے اور بدزبانی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان مین سے میرے قتل کے فتوے دئے اور وہ سب لوگ چاہتے ہین کہ مین قتل کیا جاؤن اور زمین سے نابود کیا جاؤن اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل - الم یجعل کیدھم فی تضلیل - انک بمنزلۃ رحی الاسلام - انزلتک واخترتک - ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہین اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہین اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہین اُن کا انجام کیا ہوگا یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا۔ پھر فرمایا۔ وینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد وہ لوگ کرین گے جن کے دلون مین ہم الہام کرین گے وہ دور دراز جگہون سے تیرے پاس آوین گے اس جگہ استعارہ کے رنگ مین خداتعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق مین ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی مین جو پڑیگا وہ آخر کو پیا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہین رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفون کا اخزار اور افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہین وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا انی انا ربک الرحمن - ذوالعز والسلطان - من عادا ولیالی فکانما خر من السماء - انی موجود فانتظر - سینالھم غضب من ربھم وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا - قد افلح من زکھا وقد خاب من دسھا - قل انی امرت لکم فافعلوا ما تومرون - الیوم یوم البرکات - یا عبداللہ انی معک - والضحی واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی - یعنی مین رحمان ہون صاحب عزت اور سلطنت جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا مین موجود ہون پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ - جو لوگ عداوت سے باز نہین آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہین کیا کرتے مگر اس حالت مین کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائین گے جنہون نے دلون کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائین گے جنہون نے اپنے نفسون کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ مین تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہین کرون گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا اُن کو کہدے کہ مین تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہون پس وہی کرو جو مین حکم کرتا ہون یہ برکت کے دن ہین ان کا قدر کرو - اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو - جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہین پکڑا اور پھر اُردو مین فرمایا کہ ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ موافق ہون اور تیرے منشا کے

مطابق ۔ اور پھر فرمایا ۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا ۔ خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالےٰ ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک و رفعنا لک ذکرک ۔ اِنّی معک ذکوتک فاذکرنی وسع مکانک حان اَنْ تعان وتعرف بین الناس انی معک یا ابراھیم انی معک ومع اھلک انی معی اھلک انی انا الرحمان فانتظر قل یا خذک اللہ یعنی تمہارے لئے دُنیا اور آخرت میں بشارتے تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالےٰ ہم تیرا بوجھ اُتار دینگے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کرے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دُوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہگئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سبکو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دُونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے ۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسمیں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دُنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں ۔

اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنیوالی ہے جسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کیطرح کردیگی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا ۔ گویا اُس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کرونگا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا ۔ میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کرکے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کریں خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے سو اس لئے ایک طرف اُس نے طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا بھیجا ۔ تا زمین کو گناہ سے پاک کرے ۔ والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمدؐ ۵ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

(نوٹ ۔ یہ اشتہار جُدا بھی چھاپا گیا ہے ۔ قیمت فی اشتہار ۔ ایک صد اشتہار ۲ ۔ پچاس اشتہار ۱ ۔ دفتر بدر سے طلب کرو)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

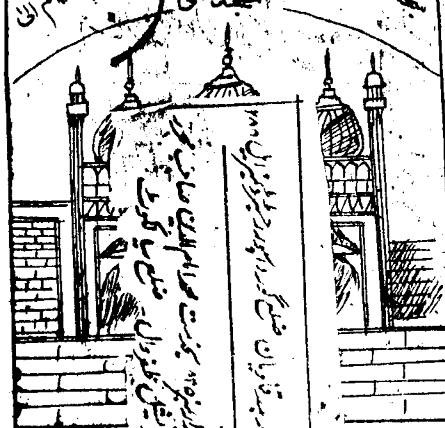

بدر

BADR - QADIAN

قیمت پیشگی ے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | مورخہ ۱۴ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء | نمبر (۴۷)

بروز جمعرات

سرچہ گویم با تو گر آئی بہار قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ر | قادیان میں شہر | ازلیۃ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچّے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوّم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوّم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اُس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے مونہہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عــہ

معاونین درجہ اوّل جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ضہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ ۱۲ر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرنے کا حق حاصل ہے للعہ

عام قیمت پیشگی	ے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کاروبار کرتا ہے۔ اُس کا اثر اُس کی عمر کو گھٹانے اور بڑھانے مین بہت حد تک ہوتا ہے ۔یہ امر آسانی سے سمجھ مین آجانا چاہیئے ۔کہ کارخانون مین کام کرنے اور خصوصاً دیاسلائی بنانے کے کارخانون یا تانبا سکہ یا جست کی کانون مین یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہان کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن روبہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلدتر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس مین کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے ۔کہ کلرک پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح پر محروم رہتے ہین ۔کیون اپنی پوری عمر کو نہین پہونچتے اور بہ نسبت ان لوگون کے کہ جو اس معاملہ مین ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہین جلدتر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہین۔

اس معاملہ مین علم طب و علم صحت کے ماہرین نے جو تجربے اور مشاہدے کئے ہین وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پُر از نصیحت ہین ۔ اس ضمن مین گذشتہ ماہران کے تجربون کے علاوہ حال ہی مین انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر بیج نے جو بہت سے تجربہ کئے ہین ۔ وہ اس لائق ہین ۔کہ ہر ایک انسان اس کو سُنے پڑھے اور عمل درآمد کرکے ان سے مستفید ہو

ڈاکٹر آر بیج صاحب کے تجربہ کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولت مند اور نکمے (بغیر شغل) جماعت کو جو شہرون مین بود و باش رکھتی ہے ۔اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتون مین رہتی اور اپنا پیٹ پالنے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فارغ البال شخص کا دنیا مین کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہین ۔ اس کی زندگی ایک مسلسل مگر برائے نام خوشی کا دَورہ ہوتا ہے۔

اول وہ قُدرت کی عمدہ نعمتون کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل مین نہ صرف فرحت کے لئے کوئی عبرت ہی نہین رہتی ۔ بلکہ یہی فارغ البالی ایک گونہ اس کی موت کا موجب بن جاتی ہے ۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر نسبتاً زیادہ تسلیم کی گئی ہے ۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قرب وجوار میں ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہین اس کی خوراک سادہ ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قوائے ہاضمہ دُرست ہوتے ہیں اس کو بھی بے ضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہین لیکن شہرون کی برائیون اور فضولیات سے وہ محفوظ رہتا ہے ۔کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہین اور ان علمی پیشہ ورون کے واسطے بھی .. .. رہنمایان مذہب) کی عمر سب سے زیادہ پائی جاتی ہے ۔ان کی رہائش کا طرز بھی کسانون سے بہت سی حالتون مین مشابہت رکھتا ہے ۔ ایک دینی آدمی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہین اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے ۔ وہ اپنی ہر ایک عادت مین اعتدال کو مدّنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصون سے بھی محفوظ رہتا ہے ۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہین ۔

علمی پیشون مین سے سب سے کم عمر طبابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے ۔ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خود غرضی سے مبرا اور پراپکار (دوسرون کی بھلائی) کے بھاؤ سے پُر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے ۔ وہ کھانا بھی اکثر بے وقت کھاتا ہے ۔ اور بلالحاظ موسم باہر آجاتا ہے اور عموماً قوانین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے ۔ اس کا دماغ اپنے مطب کی ذمہ داریون سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متواتر دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ ناقص اثر پیدا کرتی ہے ۔ اس لئے کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے کہ کیون اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضون کا نسبتاً زیادہ شکار ہوتے ہین اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہین بہم پہنچاتے ۔

ڈاکٹر آر بیج صاحب کی رائے مین پالٹیکس کا شغل نہایت بہتر مشغلون مین سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت مین گلیڈسٹون بسمارک ڈیسرائیلی وغیرہ کی نظیرین پیش کرتے ہین دماغی محنت کرنے والے اشخاص درازی عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہین اور علمی کام کرنے والون مین سائنسدان پروفیسرز ۔ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے مین جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مُشقّت کے انسان کی عمر بڑھانے مین زیادہ اثر رکھتی ہے ۔لیکن ان کے قیاس مین جو انسان جائز دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مُشقّت کی مشق بھی کرتے ہین وہ سب سے اعلےٰ معراج کو حاصل کرنے مین کامیاب ہوتے ہین ۔پولیس مین مجموعی حالت مین تندرست اور دراز عمر ہوتے ہین ۔جس کی وجہ ایک تو یہ ہے ۔کہ اس جماعت مین اول سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہین ۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سا حصہ کھلی ہوا مین گذرتا ہے ۔ پولیس مین عموماً زیادہ تر مرض گھٹیہ کا شکار ہوتے ہین ۔کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا مین آنے جانے کا کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو اکثر سفر میں رہتے ہین وہ شاذ و نادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہین ۔ اوقات کی ناپابندی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور فضول خرچ طرز زندگی یہ تمام ان کی بیوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہین۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین ۔کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے ۔کہ مزدور لوگ جو اکثر کوئلون کی کان مین کام کرتے ہین جہان کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہین اور جہان کی ہوا بھی کوئلون کی گرد سے پُر ہوتی ہے ۔ وہ لوگ مروجہ خیال کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہین اور دراز عمر ہوتے ہین ۔

(الکیمیا)

خریداران کی خدمت مین التماس

احباب کی خدمت مین گذارش ہے ۔کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنے نمبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کرین کیونکہ بہر نام کے تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے

منیجر

www.aaiil.org

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجہیں۔ تو اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون فرمادین۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کسی آدمیون کے گلے سے اترتا نظر نہین آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتہہ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کر کے کسی کار خیر مین لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکہہ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کر کے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبار کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بہیج سکتے ہین۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تہی۔ اس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستارون کی طرح روشنی عام و خاص آدمیون نے دیکہی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تہا کار سرکار کر رہا تہا۔ آج واپس بہونہ مین آیا۔ تو بہونہ والون نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و نواح کے آٹہہ آٹہہ کوس والے کہتے ہین۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر

(۶)

اندہون کو کیا فائدہ۔ ہرچند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کور باطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہو رہے ہین۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجہتے ہین۔ ان لوگون کو دیکہہ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے۔ کہ اس امت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودون کو بھی نہین مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرمادین۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بہونہ تحصیل مینی آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم و میوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راولپنڈی کے ساتہہ رہا ہے اور اب مجہے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجہے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بہائیون سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بہائی مجہے اپنا پتہ تحریر فرمادین۔ تاکہ مین ان سے بذریعہ خط و کتابت چند امور دریافت کرون۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو سہ رقعے میرے پاس پہونچے۔ مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا امید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تہی۔ اب بھی مدت کے بارہ بج چکے ہین۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاہلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکہہ لیوے کہ درخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مد نظر رکہہ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کر کے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گند کیوجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکہ سکا۔ ورنہ آپ کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مردہ ہو چکے ہین۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تہی وہ تو آچکا اور اور مجدد دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گہمانے کا اور اورادِ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ کو بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری بھی ہو جاتی ہے سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکہہ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خوش کہ میدیدم بدیدار حسین روہا را
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را

مینے سنا ہے کہ جناب کچہہ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پہرانے کی وصیت کر گئے تہے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجہے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پہ تو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین ہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور الّو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکہہ عطا کرے۔ اور مرگئے ہوئے مرنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے۔ خالق الطیور و محی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہین جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچہہ کر اپنی تشفی کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسٰی علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پہر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑہہ کر خود مقابلہ کرین۔ کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دہجیان اوڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شیٔ بیان ہوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکہا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہے تو معلوم نہیں آپکا عیسٰی علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتی بن جاتا ہے خدا آپکے اس فاسد اعتقاد کی جڑہ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

www.aaiil.org

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجہین - تو اخبار گوہربار مین درج فرماکر ممنون فرماوین -

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے - کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا - خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے - اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کئی آدمیون کے گلے سے اترتا نظر نہین آتا - بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے - اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے - مین افسوس کے ساتھہ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین - خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے - اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کرکے کسی کار خیر مین لگائی جاوے - تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی ہے - کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکہہ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کرکے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبا کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین - فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی - اس کو بالکل ترک کر دیا ہے - ایڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام -
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہہ عاجز ایک نیا نشان جوکہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے - کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا - اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا - اور ستارون کی طرح روشنی عام وخاص آدمیون نے دیکھی - کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کار سرکار کر رہا تھا - آج واپس بھہنہ مین آیا - تو بھہنہ والون نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و نواح کے آٹھہ آٹھہ کوس والے کہتے ہین - طرفہ یہ ہے - کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہوا - وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے - مگر اندھون کو کیا فائدہ - ہر چند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے - کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو - مگر ایسے کور باطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہو رہے ہین - کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے ہین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجہتے ہین - ان لوگون کو دیکھہ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے - کہ اس امت کا کیا حشر ہوگا - جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودون کو بھی نہین مانتے - حضرت دعائے خیر فرماوین -

عزیز الدین گرداور قانون گو بھہنہ تحصیل مسی آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم ومیوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راولپنڈی کے ساتھہ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت در پیش ہے - کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بھائیون سے تعارف پیدا ہو جائے - اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماوین - تاکہ مین ان سے بذریعہ خط وکتابت چند امور دریافت کرون -

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی محمد بخش ہیڈ ماسٹر مظفر گڑھ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - فاما بعد اینکہ - آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے - مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا امید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا - وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی - اب بھی مدت کے بارہ بج چکے ہین - کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے - کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے - کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین - اور اس بات کا بھی لحاظ رکھہ لیوے کہ درخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مدنظر رکھہ کر امام کی صداقت کو پرکھے - اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کرکے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گندہ کیوجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکھا سکا - ورنہ آپکا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے - یہ مسلمان اب مردہ ہوچکے ہین - جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تھی وہ تو آچکا اور رادر تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گھمانے کا اور ازرہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری بھی ہو جاتی ہے - سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکھہ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خہا کہ میدیدم بدیدار چنین رو ہار
بنازم دلبر خود را کہ بازم داد جنت را

سینے سنا ہے کہ جناب کچھہ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی - میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے - آجکل زمانے کے پہ تو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین ہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور الو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکھہ عطا کرے - اور سہ گئے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے - خالق الطیور ومحی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہین جاتا - اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے - بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچھہ کر اپنی تشفی کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پھر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھہ کر خود مقابلہ کرین - کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیان اوڑاتا ہے - اللہ خالق کل شئ بیان ہوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکھا ہے - لا یخلقون شیئا وھم یخلقون - جب حال یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتیٰ بن جاتا ہے خدا آپکے امن فاسد اعتقاد کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے -

والسلام - خاکسار غلام محمد - ہیڈ ماسٹر میانوالی

www.aaiil.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر
صفحہ ۳ - حقہ نوشی - ایک اور ستارہ ٹوٹا - دریافت طلب
صفحہ ۴ - ۵ - خدا کی تازہ وحی - قومی توجہ کے لائق
صفحہ ۶ - حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت -
صفحہ ۷ - تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ
صفحہ ۸ - الہام کی فلاسفی
صفحہ ۹ - آجکل کے سید ونکی سرداری اُن کے ہر فعل سے ظاہر ہے
صفحہ ۱۰ - بدر مین خبرین ہونی چاہئین - ڈائری صفحہ ۱۱ - ڈائری

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

قذف فی قلوبھم الرعب

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے اُن کے دلون مین رُعب ڈالدیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ - یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا - یعنے ضرور پورا ہوکر رہے گا

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مولوی معین الدین صاحب بکٹ گنج پشاور
فقیر - گھریاکہ - ناگہ - سیالکوٹ
مسماۃ فاطمہ - شرقپور - ضلع لاہور
غلام نبی صاحب خواجہ روڈ - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فضل دین 〃 〃 〃
غلام نبی ولد محکم دین صاحب - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فتح الدین 〃 〃 〃
فضل دین کلرک چیف کورٹ - لاہور
دین احمد عرف لبھو - ماہل پور - ہوشیار پور
غلام محمد - 〃 〃 〃

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہین وے جو اپنی جانون اور اپنے مالون کو خدا تعالیٰ کی راہ مین قربان کرتے ہین کیونکہ خدا اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فایدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول مین اس عرضداشت کی ذیل مین احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہون جو موجودہ مصارف مین سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مین ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہین ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا ہے لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہین احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کرین اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہین اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہان جہان انجمنین بن چکی ہین وہان کے سیکرٹریون کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے - اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام مین ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہین اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کرین گے اور دوسری انجمنین بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فایدہ اٹھائین گی - لنگر کا روپیہ وہ ہے - جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ مین جاتا ہے اور انہین مبارک ہاتھون سے خرچ ہوتا ہے - پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ مین رہے گا -

کوئی ہے جو دینی کامون کیواسطے اپنی لائف وقف کرے برادران! ایک اور نہائت ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف بھی مین اس وقت توجہ دلاتا ہون - بدین امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے مین آجاوے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزون ترقی کر رہا ہے - اس کے انتظامی امور مین محکمہ جات بھی قائم ہوتے جاتے ہین - مینے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب مین پہلی دفعہ ۱۸۹۱ء - ۱۸۹۰ء کے موسم سرما مین حضرت مسیح موعود کی خدمت مین حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا مین تھا - اس وقت مہمانون کو کھانا کھلانے والا

www.aaiil.org

مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا ۔ نئے آنے والوں کو وعظ سنانے والا ۔ کتابیں تصنیف کرنے والا ۔ ان کی چھپوائی کا انتظام کرنے والا ۔ کتابوں کو پیکٹ کرنے والا ۔ ان کے فروخت کا انتظام کرنے والا ۔ پیکٹوں پر پتے لکھنے والا خطوں کا جواب دینے والا ۔ میر عمارت ۔ مہتمم باغ ۔ مہتمم مساجد اخباروں کے واسطے مضامین نویس جو کچھ بھی تھا صرف ایک وجود تھا ۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہیں ۔ کہ صرف پیکٹوں کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہوں گے ۔ غرض یہ تمام کام دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور ہر ایک محکمہ کے واسطے ایک نہیں بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکیں میگزین کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علیٰ ہذا القیاس محکمہ میگزین ۔ محکمہ مقبرہ ۔ محکمہ سکرٹری ۔ محکمہ محاسب ۔ محکمہ نظارت وغیرہ ان تمام محکموں کے واسطے ۔ کہیں افسر اور کہیں محرروں کی ضرورت رہتی ہے ۔ اور سب سے زیادہ مدرسہ میں ایسے آدمیوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے ۔ جو محض اللہ تعالے کی خاطر اس کام کو اختیار کریں ۔ قوت لایموت پر صابر ہوں اور اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہوں اور اُن عاجز انسانوں سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور خواہشمند نہ ہوں جو اُن سے پہلے یہاں رہتے ہیں ۔ بلکہ خدا تعالے کے راہ میں ہر طرح کی تکالیف اُٹھا کر اپنے رب کو راضی کر لینے والے ہوں ۔ کیا قوم میں ایسے لائق افراد موجود نہیں ہیں ۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دیں ۔ ہیں اور ضرور ہیں اور یہ وقت ہے ۔ کہ وہ باہر نکلیں کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر محکموں کے یہاں کارکن آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں ۔ جو اِن کاموں سے واقف ہوں ۔ جو ہیں ۔ وہ بعض تو میری مانند بقول ایک بزرگ سر کنڈوں کا ڈھانچہ ہیں ۔ مشت استخوان اور اس پر ایک خفیف سے چمڑے کا غلاف ۔ اس وجود کے سپرد ایک اخبار کی اڈیٹری اور مینجری ۔ اور حضرت اقدس ع کے خطوط کا جواب لکھنا ۔ مدرسہ کی انسپکٹری ۔ محاسبہ دفاتر انجمن کی نظارت ۔ مجلس ناظم کی ممبری اور مقامی انجمن کی سکرٹری شپ مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر ڈاک ولایت ۔ کیا میں ان سب کاموں کو جیسا حق کرنے کا ہے ۔ ویسا کر سکتا ہوں ۔ کوئی کیا اعتراض کرے گا ۔ میں خود ہی اپنے آپ پر معترض ہوں کہ مجھ سے ان کاموں کا ادا حق نہیں ہو سکتا ۔ گو محرروں کی امداد بھی ہے ۔ مگر پھر بھی جب تک انسان خود محنت نہ کرے ۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سرانجام ہو سکتا ہے اور بعض عہدہ دار اگر بفضلہ تعالےٰ مضبوط کانسٹی ٹیوشن اور اچھی صحت رکھنے والے ہیں جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب تو ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اُردو سکرٹری شپ مجلس معتمدین اور سکرٹری شپ مجلس ناظم اور انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور نگرانی محکمات متفرقہ اور دیگر اس قدر کام اُن پر ڈال دئے گئے ہیں ۔ کہ اگرچہ میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ وہ ان تمام کاموں کا حق نہیں ادا کر سکے ۔ کیونکہ وہ نہایت محنت اور سر دردی کے ساتھ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے رہے ہیں لیکن یہ کہنا غالباً صحیح ہوگا کہ اس قدر محنت کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال میں ہی ان کی صحت کا یہ حال ہو گیا ہے ۔ کہ کبھی درد شکم کا دورہ ہے ۔ اور کبھی درد شانہ کا ۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہیں رہی اور اگر ایسا ہی بوجھ اُن پر رہا تو خوف ہے ۔ کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ بنیں ۔ ان دو قسموں کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ ہیں جو اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ باوجود پیرانہ سالی کے اس قدر محنت سے کام کرتے ہیں ۔ کہ میرے جیسے جوانوں کو (اگر یہ لفظ میرے لئے بولنا جائز ہے تو) کبھی وہم بھی نہیں ہو سکتا ہے ۔ کہ اتنا کام کر سکیں جیسا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب ہیں مگر بقول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے ملنے والے ہیں اور قوم کے مستعد اور ہونہار نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ایام کو غنیمت جان کر ان بزرگوں کی صحبت سے اچھی طرح مستفیض ہوں اور ان کے رنگ میں رنگین ہو کر علوم روحانی کے وارث بنیں ۔

غرض قادیان کا موجودہ اسٹاف اس کی روز افزوں ترقی کے مقابل میں بہت ہی تھوڑا ہے اور اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار نوجوان اپنی لائف ان خدمات کے واسطے قربان کریں ۔

کوئی ہے جو اِس آواز کو سُنے اور قبول کرے ؟

امداد خاص کی ضرورت ایک معزز خاندانی بزرگ ہندوستان کے رہنے والے ۔ کچھ انقلاب زمانہ سے اور کچھ غیر احمدیوں کی مخالفت کے سبب سے بے کار ہو کر مقروض اور پریشان ہو رہے ہیں اور معزز احباب سے امداد دُعا کے خواستگار ہیں ۔ نیز یہ صاحب پُرانے خاندانی طبیب ہیں اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہیں تو بذریعہ اڈیٹر خط و کتابت کریں ۔ کیونکہ چند روز سے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔

دُعا مدد برادر عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دُعا کریں ۔ کہ اللہ تعالے گذشتہ گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے ۔

محمد صدیق صاحب اپنے بیمار بھائی بابو عظیم اللہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ شفا دے آمین ۔

مولوی محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن سے لکھتے ہیں کہ مولوی سیّد عبدالرحیم صاحب کٹکی ثم حیدرآبادی بعارضہ ذیابیطس علیل ہیں ۔ سید صاحب فاضل اور مخلص احمدی ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دُعا کریں ۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں ۔ کہ بدر میں عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں ۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں ۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ایڈیٹوریل کام میں میری امداد کر سکے ۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاویں گے الگ خطوط نہیں لکھے جاویں گے ۔ جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کریں ۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے ۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔

الخطبہ ۱۱ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے ۔

مخلص احمدی ۔ والدین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۲ یا ۱۳ سال خواندہ ۔ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو ۔ بہرصورت خواندہ ہو ۔ آمدنی صہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو ۔ خط ملفوف ہو ۔

المشتہر عبداللہ درزی احمدی ۔ جھنڈو ساہی ۔ ڈسکہ ۔ سیالکوٹ

www.aaiil.org

حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت

ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ مر گئے

اسلامی دُنیا کیا بلکہ یورپ امریکہ کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے واقف ہے۔ کیونکہ آپ کی کتابیں نہائت عزت کے ساتھ اُن ممالک میں چھاپی جاتی اور شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مورخ مجتہد مطلق گذرے ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپکا ایسا رُتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپکے قائل ہوئے کہ ایک خاص فرقہ آپکے نام پر جریریہ کہلاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ سب سے بڑھ کر قابل اعتبار مُفسر قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تاریخ کی آپ کی تصانیف میں سے بہت کثرت سے چھپتی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپنے اپنی کتاب تاریخ طبری کے صفحہ ۲۹؎ جلد دوم میں حضرت عیسے علیہ السلام کیمتعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے اسجگہ ہم یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جرح ہو سکتی ہے یہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بہرحال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اُسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار مخالفت نہ کرنا اس امر کو پایۂ ثبوت پر پہونچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں کے علمار سب کے سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کے برخلاف قلم اُوٹھانا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور اُن کے نزدیک حضرت عیسے کے مرجانے کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے اور وہ اس زمانہ کے علمار کی طرح حضرت عیسے کے ایسے شیدائی نہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھریں کہ وہ فوت ہو گئے اور اگر حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مر گئے تو جھٹ اپنے کُفر کے بقچہ کو کھول کر سارے کا سارا اُسپر اُلٹ دیں اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا عیسے ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے مرنے سے وہ نابود ہو جاوینگے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی میں گذرے ہیں۔ اور تین ہی صدیاں قرون اولیٰ میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج ہے پس جو تفسیریں فیج اعوج میں لکھی گئیں ان کی روائتیں اس کے مُقابل میں کوئی قدر نہیں رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سلیم الانصاری ثم الزرقی قال کان علے امراۃ منا نذرٌ لتظهرنّ علی راس الجماء جبل بالعقیق من ناحیۃ المدینہ قال فظهرت معها اذا استوینا علی راس الجبل اذا قبر عظیم۔ علیہ حجران عظیمان حجر عند راسہ وحجر عند رجلیہ فیهما کتاب بالمسند لا ادری ما هو فاحتملت الحجرین معی حتی اذا کنت ببعض الجبل منهبطا ثقلا علی فالقیت احدهما وھبطت بالاخر۔ فعرضتہ علی اهل السریانیہ هل یعرفون کتابہ فلم یعرفوہ وعرضتہ علی من یکتب بالزبور من اهل الیمن ومن یکتب بالمسند۔ فلم یعرفوہ قال فلما لم اجد احداً من یعرفہ القیتہ تحت التابوت لنا فمکث سنین ثم دخل علینا ناس من اهل ماہ من الفرس یبتغون الخرز فقلت لهم هل لکم من کتاب فقالوا نعم فاخرجت الیهم الحجر فاذا هم یقرؤنہ فاذا هو بکتابهم هذا قبر رسول الله عیسے ابن مریم علیهم السلام ارسل الی هذہ البلاد۔ فاذا هم کانوا اهلها فی ذلک الزمان مات عندهم فدفنوہ علی راس الجبل۔

ترجمہ۔ ابن سلیم انصاری کہتے ہیں کہ ہماری مستورات میں سے ایک عورت نے جبل جما پر جانے کی نذر مانی تھی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اُس پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنے سر اور پاؤں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اوٹھا لیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اُترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا پہلے اپنے ہاں کے سریانی عالموں اور اسی طرح بعد ازاں اہل یمن کے زبور نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال پڑا رہا اور مُدّت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ آئے باتوں ہی باتوں میں اس کتبہ کا ذکر آگیا تو میں نے ان کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ اہنوں نے بتایا۔ کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ عم کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد انکو اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت لکھی تھی۔

یہ حضرت عیسے کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسُول بھیجے گئے تھے۔

ایک عبرتناک واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم جناب مفتی صاحب زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بد زبان مخالف ہلاک ہُوا جسکی کیفیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں براہ نوازش درج فرماویں شاید کسی کو عبرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولتمند اور ذی وجاہت تھا۔ چونکہ وہ مخالف مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری کرنے کے لئے جایا کرتا تھا ہمیشہ چھیڑتا اور تمسخر وغیرہ کرتا تھا۔ اور حضور کے حق میں سخت بے ادبی کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بارہا منع کیا اور کہا کہ تو بے شک مجھے جو تیرا دل چاہے کہہ لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آجا مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا یہ گندہ وطیرہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آکر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ یکایک گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا سر چوٹ لگنے سے سخت مجروح ہُوا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج معالجہ شروع ہُوا مگر اس کو کچھ آرام نہ ہوا آخر بڑی حسرت کے ساتھ دس بارہ روز نہائت عذاب کی حالت میں گرفتار رہ کر دُنیا سے کوچ کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واقعی جو شخص حضور کی توہین اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور باز نہیں آتا وہ جلدی اپنی سزا کو پہونچتا ہے اور حسرت کی موت کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بصیرت عطا فرماوے اور توفیق دے کہ وہ اس کے رسول کو پہچانیں اور

از گوجرات ۱۰ نومبر ۱۹۰۶ء

تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

۲۸۔ شعبان ۱۳۲۵ھ کے النجم مین ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس کا عنوان ہے "انصاف اور حق طلبی کی زندہ مثال" اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو ایسی سفسطہ پردازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہین آیا۔ کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے نہ تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے توبہ کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے قصبہ رودلی مین عجیب شورش مچ گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اوٹھی اور تمام لوگون مین ایسی برہمی پھیل گئی۔ جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگون کی تحریک سے حکیم خدابخش نے باستعانت چند مولویون کے اس رسالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا۔ جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے۔ پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہوکر مناظرہ کا اعلان ہوتا۔ مولوی عبدالشکور صاحب مع مولوی عبدالحکیم صاحب ۲۶۔ شعبان کو وارد رودلی ہوئے اور بطور خود چودہری خلیل الرحمن صاحب کی مسجد مین حکیم خدابخش کے ذریعہ سے اہالیان رودلی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جاکر مولوی صاحب موصوف کو بلطائف الحیل اس مجمع مین لاکر گھیر لیا۔

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سر و ہاتھ مٹکاتا تہا۔ کوئی موہنہ چڑہاتا تہا۔ کوئی تمسخر اور ٹھٹھا کرتا تہا۔

اس عامیانہ ہجوم کے اندر مولوی عبدالشکور صاحب نے عوام الناس کی مخالفانہ یورش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو بحث کے لئے مجبور کیا۔

ایسی پُرجوش اور برافروختہ بھیڑ مین جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ ناظرین بخوبی خیال کرسکتے ہین لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا۔ کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوے ثابت کرے۔ اگرچہ ضابطہ نہائت ہی باضابطہ تہا۔ لیکن مولوی عبدالشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظور نہین کیا جس سے بخوبی ثابت ہوگیا۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب اوس ضابطہ کے موافق حضرت عیسے کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہین ثابت کرسکتے۔

پھر بہت کچھ لاطائل گفتگو کے بعد مولوی عبدالشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اختراع کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا ناچار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلین پیش کین۔ جن کو مولوی عبدالشکور صاحب نے احتمالات وہمیہ فرضیہ کی بناء پر اپنے ایجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا۔ پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تسلیم کرتے ہین۔ کہ آپ کے اس قاعدہ کی رُو سے ہماری یہ دلیلین آپ کے لئے واجب القبول نہین ہین۔ لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسٰی کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے۔

اگرچہ مولوی عبدالشکور صاحب کی سچائی اور ایمانداری یہی تھی۔ کہ اوسی وقت اور اوسی جلسہ مین رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے۔ جو خود اونہی کے قاعدہ کے موافق اون ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلون پر وارد کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے کوئی دلیل نہین پیش کی۔ اور یہ فرمایا۔ کہ ہم اپنی دلیل کارروائی مناظرہ کے ساتھ طبع کردین گے۔ تب دیکھ لیجئے گا۔

پھر اوسی کے ساتھ ہی غُل مچوا دیا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہوگئے قائل ہوگئے۔ توبہ کرلی توبہ کرلی

اب ناظرین غور کرلین۔ کہ مولوی عبدالشکور صاحب کی یہ کارروائی کہان تک قابل وقعت ہوسکتی ہے۔

جہان تک معلوم ہے۔ بجز جاہلون یا سخت متعصّب مخالفون کے اہل انصاف نے مولوی عبدالشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہائت نفرت کی نگاہ سے دیکہا۔ اور ہم لوگون کو تو بخوبی یقین ہوگیا کہ ان ملّانون کے پاس بجز سب و شتم اور فتوے تکفیر یا اسی قسم کی چالاکیون اور ایذادہی کے کوئی معقول دلیل نہین ہے۔

مناظرہ نہین نہین بلکہ مجادلہ کا اجمالی نقشہ ہمنے ناظرین کے پیش نظر کردیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کرین گے جب مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے کارروائی شائع ہوگی۔

تفضل حسین - رودولی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴بار	سہ ماہ ۱۲بار	دو ماہ ۸بار	یکماہ ۴بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۶
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اُجرت جہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائت نہوگی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالین۔

۶۔ یہ اُجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان مین چھوٹنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کرے۔

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر اُن میں ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابوں اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرۃ اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں وضاحت کے ساتھ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔ ا ر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اِس بات سے انکار نہیں کرتا۔ کہ انسان مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جب تک انسان فنا کی حالت تک نہ پہونچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمائشوں کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتیں اس پر وارد نہ ہوں اور کسی قسم کی تلخیاں خدا کی راہ میں نہ اٹھا وے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اُس سے دُور نہ ہو اور جب تک کہ یہی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی رضا جوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو۔ کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکھاوے کہ بارش کی طرح اس پر بلائیں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پر بال جھڑ جاویں اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جب تک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بنا وے اور دوسری تمام مرادیں درحقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک کہ ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت استقامت کی قوت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ میں اور ہر ایک حالت میں فدا ہونے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ ریا کی تمام جڑیں اور عُجب کی تمام جڑیں اور نفسانی غضب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خودنمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے بکلی دُور نہ ہو جاویں اور جب تک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اُس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح محسوس ہوں نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی رُوح سے بلکہ اُس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الٰہیہ سے مشرف نہیں ہو سکتا اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر لفظوں میں اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ ہی ایک خاص ہوتی ہے۔ جسقدر اُن پر غم پڑتے ہیں اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر اُن کے مُسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مرجاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الٰہیہ کی اپنے نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقعہ ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کے موافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاویں کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اُسوقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کر دے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ٹھہرانا چاہیئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گناہ سے نفرت ہو۔ خدا نے بھی یہی دُعا سکھائی ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ تم یہ دُعا کرو۔ کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالےٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس میں کچھ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھ یہ آفتیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ کہ کبھی حدیث النفس میں مُبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہیں اور کن کن آزمائشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جان فشانی اور پوری محویت کے طبل تہی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ اور شیطان سے دُور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد

دعا مدد

برادر محمد علی خان صاحب شاہجہان پوری بیمار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ شفا دیوے

قابل توجہ خریداران

خط و کتابت کرتے وقت احباب اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کریں کیونکہ پھر نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف

منیجر

www.aaiil.org

"مسلمانانِ ہند کے دل و دماغ پر عجمی تصوف غالب ہے وہ عربیت کے تخیلات کے کشف سے قاصر ہیں
میں تو ایک معمولی آدمی ہوں مجھے یقین ہے اگر نبی کریم بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام
کی تعلیم دیں تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات اور اثرات کے ہوتے ہوئے حقائق
اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں" ۔ (مکاتیب اقبال حصہ دوم ص 317)

"مذہبی مسائل بالخصوص اسلامی مذہبی مسائل کے فہم کیلئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی
ہے ۔ افسوس کہ مسلمانوں کی نئی پود اس سے بالکل کوری ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے
تعلیم کا تمام تر غیر دینی ہو جانا اس مصیبت کا باعث ہوا ہے" ۔ مکاتیب اقبال حصہ اول ص 259)
دین کی حالت دیکھ کر اسے کتنا دکھ تھا اس کا اندازہ ان اشعار سے ہو سکتا ہے ۔

دین حق از کافری رسوا تر است ۔ زانکہ ملا مومن کافر گر است

خدا تعالیٰ کا دین کفر کے فتووں سے ذلیل ہو گیا ۔ کیونکہ ملا بجائے کافر کو مسلمان کرنے کے مومنوں کو کافر بنا رہا ہے

دین کافر فکر و تدبیر جہاد ۔ دین ملا فی سبیل اللہ فساد

کافروں کا مذہب تو غور و فکر، تدابیر و جہاد اور جہاد کرنا ہے اور ملا کا دین خدا کے راستہ میں فساد پیدا کرنا ہے

علماء کی حالت پر اس طرح آنسو بہاتا ہے

تجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی ۔ اس دور کے ملا ہیں کیوں ننگ مسلمانی

نہ فلسفی سے نہ ملا سے ہے غرض مجھ کو ۔ یہ دل کی موت ! وہ اندیشہ و نظر کا فساد

پیر حرم کو دیکھا ہے میں نے ۔ کردار بے سوز ! گفتار واہی

میں جانتا ہوں انجام اس کا ۔ جس معرکے میں ملا ہوں غازی

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ۔ ملا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۔ نے ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہو گا ۔ مسائل نظری میں الجھ گیا ہے خطیب

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے ۔ اسکو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

www.aaiil.org

آجکل کے سیدون کی سرداری اُن کے ہر فعل سے ظاہر ہے

جب کبھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بیعت کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمارے سردار جاہلون سے ہی پکار اُٹھتے ہین۔ کہ جب اپنی قوم سید ہے تو مغل کی بیعت کس طرح ہوسکے اور مجھے مخاطب کرکے فرماتے ہین کہ ہماری قوم مین ایک تجھہ کو جذام ہوگیا ہے۔ کہ مغل کی بیعت تو نے اختیار کی۔ ہم کو تو ایسی قوم کی بیعت سے سخت شرم ہے۔ یہ نادان اس بات پر غور نہین کرتے۔ کہ خدا کے نزدیک تو سب سے بزرگ وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ مُتقی ہو۔ بغیر اعمال صالح کسی کی اولاد ہونا کیا شے ہے اور یہ دم بھرے دعوے سے مارتے ہین۔ کہ ہم امام اعظم کے پیرو ہین ان کی پیروی بھی بسبب ان کے تقوے کے ہوئی ورنہ وہ قوم کے سید نہ تھے بلکہ نادان لوگ تو کیا کچھ ان کے متعلق کہتے ہین۔ مگر ان کو شرم کہان! کہ کام مین لاوین۔ بنی اسرائیل کی طرف خیال نہین کرتے۔ کہ خدا نے ان کو کیسے کیسے وعدے دئے تھے یہان تک کہ یہود کا خیال تھا۔ کہ خاتم النبیین ہم مین سے ہی پیدا ہوگا۔ مگر جب ان لوگون نے اعمال بد اختیار کئے۔ تو کوئی وعدہ وعید کام نہ آیا اور ہر طرف سے ذلت اور تباہی ان کے نصیب حال ہوئی۔ مین نہین جانتا کہ سیدون کو کونسی حدیث مل گئی ہے۔ جس مین یہ لکھا ہے کہ امام مہدی حسنی نسب سے ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام امینہ ہوگا اور خاص اُن سیدون سے ہوگا۔ جو چودھوین صدی مین اپنے نام سادات سے نامزد ہین ہان بیشک اس زمانہ کے سیدون کی سرداری کا لقب ان کا ہر فعل سے ظاہر ہے۔ بدکاری۔ فسق و فجور۔ جھوٹ۔ بہتان الزام لگانے مین تو سب سے بڑھے ہوئے ہین۔ نماز تو ہزار مین سے پنجگانہ کوئی ایک پڑھتا ہوگا۔ مگر اس بات مین وہ سچے ہین کیونکہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی مخلص اُمت ان فعلون کی تابع ہے۔ سید تو رسول اللہ کے شریک ہین۔ ان سے رسُولی فعل صادر ہونا گویا ان کی ہتک عزت کا باعث ہے۔ اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر نہین دیکھتے اور مقابلہ نہین کرتے۔ کہ ہم مین اور اس مغل مین کتنا فرق ہے ہم مین اہل بیت ہونے کا سوائے حسد بغض اور دین کی دشمنی کے اور کونسا نشان ہے اور اس رسول کے پیارے مسیح موعود و مہدی مسعود امام مہدی مین کون سا نشان آل مین نہ ہونیکا ظاہر ہے۔

ان کے مرشد خدا کی قسم اگر دیکھنے ہون۔ تو میراثی عام طور پر نظر آتے ہین۔ ہمارے گاؤن کے کوئی پندرہ سے زیادہ سید ہین۔ جو ایک میراثی کے خادم ہین۔ جس کا نام میران بخش ہے۔ بھلا میراثی ان کو سوائے شیطانی کام کے اور کیا سکھلا دیگا۔ جس جگہ ہیر رانجھا کا قصہ سنتے ہین۔ وہین حال کھیلین گے۔ یہ نعمت سرداری کی تو خداداد ہے خدا جس کو چاہے۔ عطا فرمائے۔

اگر سید نیک عمل کے لحاظ سے نہ ہون۔ تو نوح ع کا بیٹا کنعان کیون مردود سمجھا گیا اور وہ اہل ہونے سے کیون محروم رکھا گیا۔ ان بیچارون کو اپنے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر بھی نہین یاد۔ جو ان کے حق مین سیف قاطع ہے۔

بجدی لا بجد کل مجد
و ما جد بلا مجد بجد

کیا کرین۔ بیچارے علم سے محروم رہگئے۔ معذور ہین اور علی رض کے پوتے بنتے ہین۔ جو علم کا دروازہ ہین۔ شرم! شرم!! شرم!!! قرآن شریف سے بالکل بے بہرہ ہین۔ مگر اتنی آیت صرف نوک زبان ہے

اهل البيت ويطهركم تطهيرا

مینے کئی دفعہ ایسے معاملات دیکھے ہین۔ کہ جب باپ کسی ناخلف بیٹے پر ناراض ہوجاتا ہے۔ تو فوراً کہدیتا ہے۔ کہ تو میرا بیٹا نہین ہے۔ خدا جانے ان کو کون سے سُرخاب کے پر لگ گئے۔ جنہون نے سو سو خدا بنائے۔ اور قبرون کو مشکل کشا جانا۔ خدا ایسی قوم سے پناہ دے۔ مین تو ہر وقت خدائے کریم سے دُعا مانگتا ہون کہ الٰہی مجھے سچا مسلمان بنا اور ایسی سادات سے رہائی دے۔ اور دین محمدی مین قایم رکھہ اور آخر کو اُمت احمدی سے اُٹھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا اور ہر ایک کو رستہ مستقیم عزت فرما اور میرے دل کی امیدین برلا۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار سید مسعود مدرس جمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علٰے رسُولہ الکریم

مسیحا جاں تڑپتی ہے کوئی جلدی دوا بھیجو
مجھے دار الشفا اپنے سے اک حب شفا بھیجو
ترے دیدار بن ہادی مری جاں لب پہ آئی ہے
نکل جائے گی واپس ہو کوئی فرمان لکھا بھیجو
ترے دیدار سے مجھہ کو محمدؐ کی زیارت ہے
خدا کیواسطے عاصی کو خدمت مین بلا بھیجو
مبارک مُنہہ سے تیرے ہمین حق کی بشارت ہے
شفیع المذنبین ہوکر دُعا بہر خدا بھیجو
سلامت ہم رہے طوفان سے کشتی پہ چڑھ تیری
ہمین ظلمات سے نیچے کو اب آب بقا بھیجو
ترے در پر نہ گر آتے تو راز دین کہان پاتے
خدا سے ہے دُعا ہردم خدایا رہنما بھیجو
بھلا انکار کیونکر ہوسکے ہم سے ترا جبکہ
مخالف کے لئے دم دم نشان طاعون کا بھیجو
نہ کیونکر تقویت ہو اب مرے ایمان کے دل کی
معطر قادیان سے جب مجھے ٹھنڈی ہوا بھیجو
نشان احمدی آریہ سب کیون نہ ہون خامش
بھلا ان کے جگر کے پار جب تیر قضا بھیجو
بھلا کیونکر نہ فلج سے مرے مردہ ہوکر وہ
جسے میرے مسیحا حکم دے کر لا دوا بھیجو
پگھل جائے نہ کیون دجّال تیرے سامنے آکر
نمک اس کے جسد پر جب شریعت کا لگا بھیجو
ہوا وہ آن مین روشن شریعت مصطفائی سے
براہین و حکم اور بدر کی جب پر ضیا بھیجو
اُسے بازار مین صرّاف کم قیمت نہ سمجھیگا
جسے تم کیمیائی سے زر خالص بنا بھیجو
ہزارون ہوگئے زندہ مسیحا نام سن تیرا
یہ جن مُردہ دلون کو قم باذنی کی صدا بھیجو
نہ کیون اندھون کو بینائی ہو تیری علم اکمل پر
جنہین خاک در والا مثال توتیا بھیجو
خزانے اکبری قرآن دکھاکر ہم کو دیتے ہو
بھلا گر یہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو
یہی رستہ دکھاتا ہے یہی حق سے ملاتا ہے
یہی نور الھدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو
طفیل مصطفےٰ ہم پر یہی حق سے عنایت ہے
یہی ہے نور دین احسن یہی بدر الدجیٰ بھیجو
یہی ملجا یہی ہادی یہی ہے دین ہم سب کا
شب تاریک مین ہم کو یہی روشن دیا بھیجو
مین اس نعمت سے کیون محروم رہ جاؤن ترے ہوتے
نصیب اب نہ کرم کا اب مجھے حق سے دلا بھیجو

بدر مین خبرین بھی چاہئین

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ

ہم کو دنیا اور دین دونون کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ ہماری پاک کتاب ہمین یہی قیمتی سبق سکہاتی ہے اور اُن لوگون کے راہ سے بچاتی ہے جنہون نے صرف ایک ہی سائیڈ اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا ہے اور یہ ستہ ضرور یہ مین سے ہے۔ کہ ہم دونون پہلوؤن کو لین اور جب تک اس زرین اصول کے پابند نہ ہون گے ترقی کی شاہراہ پر جسکو صراط مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے پہنچ نہین سکتے۔

اب چونکہ ہماری جماعت روز افزون ترقی پر ہے اور ہر ہفتہ کی لسٹ مین ہم نئے نئے نام مختلف شہرون اور مختلف قومون مختلف زبان کے لوگون کے مندرج پاتے ہین اور جب یہ بھی دیکھتے ہین۔ کہ اس مین تجارت پیشہ لوگ بھی ہین۔ گورنمنٹ سروس بھی ہین۔ رؤسا بھی ہین۔ وکلاء بھی ہین۔ غربا و مساکین بھی ہین۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہین رہتی اور ہم قلبی شہادت سے کہتے ہین کہ یہ قوم ترقی کے میدان مین نکل آئی ہے اور وہ دن دور نہین کہ یہ قوم گوئے سبقت لیجائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر

چونکہ یہ قوم سُرخ* نقشہ کے باہر تک بھی پہنچ چکی ہے اور اسکی ضرورتین بھی مختلف ہین۔ اور اُن کا پورا کرنا ہمارے قومی ذارگنون یعنے اخبارات کے ہاتھ مین ہے۔ مین نے اپنی لمبی سیاحت کے دوران مین دیکھا ہے۔ کہ بعض احباب بباعث بعض ضرورتون کے ان اخبارات کو خریدتے ہین۔ جس مین عام طور پر دُنیا کی خبرین ہون اور قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہین۔ اگر ہمارے اخبارات دنیا کی عام تازہ خبرون کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دین تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ احباب بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دین گے۔ کیونکہ جب گھر کے اخبارات اس کمی کو پورا کر دین گے۔ تو پھر باہر کی محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ روپیہ جو غیرون کے ہان جاتا ہے۔ کسی قومی کام پر بآسانی صرف ہو سکیگا اور مین خاصکر اخبار بدر کو مخاطب کرتا ہون۔ کہ اُسے چاہیئے ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبرون کے لئے خاص کر دے اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان مضامین سے جان مین درج ہوتے ہین۔ کم نہ کرنا چاہے اور مالی حالت بھی اجازت نہ دے۔ تو ایک دو صفحون کی زیادتی کے ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑھا دے۔ کیونکہ مذاق ملکی بھی اخبار بینی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا ازبس ضروری و لابدی ہے۔

مین نے اس کو دردِ دل سے لکھا ہے خواہ اس کو سید ہا پڑھو یا اُلٹا۔ درد ہی درد پڑھا جاوے گا۔

ابو سعید عربی از قادیان

---

* سرخ نقشہ سے مراد انگریزی علاقہ ہے یعنی جماعت احمدیہ کے ممبر اللہ تعالے کے فضل سے دوسرے ممالک بھی ہوتے جاتے ہین۔

ڈائری

القول الطیب

جائے عبرت مختلف قسم کی بیماریون کا ذکر تہا۔ فرمایا۔ ڈاکٹرون کے واسطے عبرت کے نظارون سے فایدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم قسم کے بیمار آتے ہین۔ بعض کے ہاتھ پاؤن کاٹ دئے جاتے ہین۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ شدت بیماری کے سبب لا من الاحیاء و لا من الاموات۔ نہ زندون مین داخل نہ مُردون مین۔ لیکن ایسے نظارون کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دلی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری بھی ہے۔ کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہین کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

اس زمانہ کے مُلّاں فرمایا۔ اس زمانہ کے ملانون کو بھی مردون کے عبرت انگیز نظارون کو بہت دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ بھی سخت دل ہو گئے ہین۔ کلکتہ مین ایک مُلّاں کا ذکر اخبار مین لکھا ہے۔ کہ اس پر کسی قرضخواہ نے نالش کی۔ تو اُس نے جواب دعوے مین کہا کہ امسال کلکتہ کی صحت اچھی رہی اور لوگ بہت نہین مرے۔ اس واسطے مین کچھ دے نہین سکتا۔ البتہ بسبب قحط و وبا اگلے سال لوگون کے بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہے پھر قرضہ ادا کیا جائے گا۔

ایسا ہی اس جگہ دو ملانون کے درمیان جو بھائی تھے باہمی تنازعہ ہونے پر ان کے درمیان مسلمانون کے گھرون کی تقسیم کر دیگئی۔ تو ایک مُلّاں اس بات پر ناراض ہُوا کہ جو لوگ میرے حصے مین آئے اُن کے قد چھوٹے ہین اسلئے کفن پہ سے جو چادر اُترے گی۔ وہ چھوٹی ہوگی۔ اس قدر رذالت ان لوگون مین آگئی ہے۔ اللہ رحم کرے۔

ایک آیت کا ترجمہ فرمایا۔ آیت قرآنی۔ قد افلح من زکھا۔ وقد خاب من دسّھا۔ کا ترجمہ اُردو مین ایک دفعہ سوچتا تہا۔ تو یہ شعر لکہا گیا ؎

کوئی اُس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اُسکو پاوے

سچی منطق قرآن شریف مین ہے فرمایا۔ سیدہی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق وہ ہے۔ جو قرآن شریف مین ہے۔ اس مین کوئی پیچیدگی نہین۔ ایک سیدہی راہ ہے جو خدا تعالے نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہئیے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اس کے امر اور نہی کو جُدا جُدا دیکھ رکھے اور اُس پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے خدا کو خوش کر لیگا۔ باقی منطقیون نے اور صوفیون نے جو اصطلاحین بنائی ہین وہ اکثر لوگون کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہین کیونکہ ان مین پیچیدگیان اور مشکلات ہین۔ فرمایا ایک بزرگ نے جس پر ہم حسن ظن رکھتے ہین۔ کہ اس نے کسی نیک نیتی سے لکہا ہوگا۔ گو اُس کا قول صحیح نہین ہے یہ لکھا ہے۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کامل نہ تھے۔ کیونکہ ان کا پورے طور پر نزول نہ تہا۔ صرف صعود تہا۔ اسی وجہ سے اُن سے بہت سی کرامتین صادر ہوئین۔ اگر نزول پورا ہوتا۔ تو کوئی کرامت صادر نہ ہوتی۔ اس قول مین جسقدر تخالف قرآنی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ بیجا قول ہے۔ کہ قرآن اور حدیث سے سراسر مخالف ہے درحقیقت شیخ عبد القادر جیلانی خدا تعالے کے کامل بندون مین سے تھے۔ اگر اُن پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے۔

یہ ان صوفیون کی غلط اصطلاحون کی پیروی کا نتیجہ ہے جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہین ملتی۔

الہام بھول بھی جاتے ہین فرمایا۔ شاید ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہوگی۔ جس مین کوئی نظارہ آئیندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو۔ لیکن بہت سی باتین صبح تک بھول جاتی ہین اور توفیق ہی نہین ہوتی۔ کہ انکو اسی وقت مین لکھ لیا جاوے کیونکہ پھر نیند آ جاتی ہے۔ اس مین حکمت الٰہی ہے وہ جس بات کو چاہے یاد رکھواتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ بھلوا دیتا ہے۔

www.aaiil.org

ڈائری

القول الطیب

پہلی پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین جنگون مین کام آنے والے نئے بیلون کا ذکر تہا اور اس امر کا ذکر تھا - کہ بعض انگریز اس تجویز مین ہین - کہ مریخ سیارے کے لوگون سے باتین کی جاوین - فرمایا - یہ وہی بات پوری ہو رہی ہے جو ان کی نسبت پہلے سے کہا گیا ہے - کہ آسمان کی طرف تیر چلائین گے - فرمایا ان لوگون کے واسطے خدا تعالےٰ نے ہر امر کے واسطے طاقت کہولدی ہے دیکھئے - انجام کیا ہوتا ہے -

سید احمدؐ مثیل یوحنا تھے فرمایا - جس طرح کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالےٰ کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے - اسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب مین سید احمد صاحب توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے - یہ بھی ایک مماثلت تہی - جو خدا تعالیٰ نے پوری کر دی -

خدا کی اولاد سے کیا مراد ہے فرمایا - اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو مخاطب کیا ہے - کہ انت منّی بمنزلۃ اولادی - اس جگہ یہ تو نہین کہا کہ تو میری اولاد ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی اولاد کی طرح ہے اور دراصل یہ عیسائیون کی اس بات کا جواب ہے جو وہ حضرت عیسٰی کو حقیقی طور پر ابن اللہ مانتے ہین - حالانکہ خدا کی کوئی اولاد نہین اور خدا نے یہودیون کے اس قول کا عام طور پر کوئی ردّ نہین کیا جو کہتے تھے - کہ نحن ابناء اللہ و احباءہٗ - بلکہ یہ ظاہر کیا ہے کہ تم ان نامون کے مستحق نہین ہو - دراصل یہ ایک محاورہ ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے برگزیدون کے حق مین اکرام کے طور پر ایسے الفاظ بولتا ہے جیسا کہ حدیثون مین ہے کہ مین اس کی آنکھہ ہو جاتا ہون اور مین اس کے ہاتھہ ہو جاتا ہون اور جیسا کہ حدیثون مین ہے کہ اے بندے مین پیاسا تہا تو نے مجھے پانی نہ دیا اور مین بھوکا تہا تو مجھے روٹی نہ دی - ایسا ہی توریت مین بھی لکھا ہے کہ یعقوب خدا کا فرزند بلکہ نخست زادہ ہے - سو یہ سب استعارے ہین - جو عام طور پر خدا تعالیٰ کی عام کتابون مین پائی جاتی ہین اور احادیث مین ہے اور خدا تعالےٰ نے یہ الفاظ میرے حق مین اسی واسطے استعمال کئے ہین کہ تا عیسائیون کا ردّ ہو - کیونکہ باوجود ان لفظون کے مین کبھی ایسا دعوے نہین کرتا - کہ نعوذ باللہ مین خدا کا بیٹا ہون - بلکہ ایسا دعوے کرنا کفر سمجھتے ہین اور ایسے الفاظ جو انبیاء کے حق مین خدا تعالےٰ نے بولے ہین ان مین سب سے زیادہ اور سب سے بڑا عزت کا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے - کیونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا - قل یعبادی - جس کے معنے ہین کہ اے میرے بندو! اب ظاہر ہے - کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے بندے تھے نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بندے اس فقرہ سے ثابت ہوتا ہے - کہ ایسے الفاظ کا اطلاق استعارہ کے رنگ مین کہان تک وسیع ہے -

قبر حضرت مسیح ابو سعید عرب صاحب جو حال مین کشمیر کی سیاحت سے واپس آئے ہین اونہون نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی - کہ کشمیر کے اندر عام لوگ تو اب تک حضرت عیسےٰ کی قبر کو پہلے کی طرح نبی صاحب کی قبر یا عیسٰی کی قبر کہتے ہین - مگر وہان کے علماء جو اس سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ ہو گئے ہین اونہون نے بسبب عداوت اب ایسا کہنا چہوڑ دیا ہے - تاکہ اس فرقہ کو مدد نہ ملے - حضرت نے فرمایا اب ان لوگون کی ایسی کارروائیون سے کیا بنتا ہے جبکہ پرانی کتابین جو کشمیر مین دوسری جگہون مین موجود ہین اور ایک عربی پرانی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے - اس مین یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر مین بتلائی ہے اور اس کا وقت بھی وہی لکھا ہے - جو کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا وقت تہا عیسائی ہی تو یہان تک قائل ہو گئے ہین کہ وہ حضرت عیسٰی کا حواری تھا اور اس کے نام پر سسلی مین ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے - لیکن اب سوال یہ ہے - کہ وہ حواری کون تہا جو شاہزادہ بھی کہلایا ہو اور نبی بھی کہلایا ہو - اس کا جواب عیسائی نہین دے سکتے -

رپورٹ مسکرات مسکرات پنجاب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے - کہ اس کی آمدنی اور کھپت مین نمایان ترقی ہے - حتےٰ کہ گذشتہ تین سال کے اندر محاصل کی آمدنی مین ساڑہے آٹھ لاکھ روپیہ کی معقول بیشی پائی جاتی ہے - چرس اور ولایتی شرابون کے محاصل کی بیشی کی زیادہ توجہ شرح محصول کا اضافہ ہے لیکن افیون اور دیسی شرابون کی بیشی سے ظاہر ہے کہ ان کی کھپت بڑہتی جاتی ہے اور ٹمپرنس ریفارمرون کے لئے یہ امر خاص کر قابل غور ہے - ان دونون چیزون کے محاصل مین ۶ لاکھ کی بیشی کچھہ تھوڑی نہین ہے اور یہ زیادہ تر دیسی شرابون کی زیادہ فروخت سے منسوب کی جاتی ہے پنجاب کے چار اضلاع مین دیسی شراب عمداً سستی فروخت کی جاتی ہے - وہ اس لئے کہ یہان کے باشندون مین ناجائز شراب کشی کی عادت جاتی رہے ان چارون ضلعون مین سکھون کی آبادی نمایان ہے - جو شراب کے دلدادہ ہین - اور ناجائز شراب کھینچنے کے عادی ہین اون کو چھوڑ باقی اضلاع پنجاب مین پچھلے سال جو دیسی شراب خرچ ہوئی وہ سال ماسبق کی نسبت ۵۰ ہزار گیلن زیادہ یعنے دو لاکھ ۴۴ ہزار ۹۵۵ گیلن کی بیشی پائی جاتی ہے - اور یہ حقارت سے دیکھنے کے قابل نہین ہے اس بیشی کے کئی ایک وجوہات قرار دئے گئے ہین اوّل وبائے طاعون - کیونکہ عام خیال ہے - کہ شراب پینے سے طاعون کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر لوگ بھی ایسے موقعون پر بعض اوقات اس کی سفارش کرتے ہین دوسری وجہ اس بیشی کی عوام الناس کی فارغ البالی سمجھی گئی ہے اور تیسری وجہ یہ ہے - کہ اجرتین مزدورون کی پہلے کی نسبت زیادہ ہین سرکاری رپورٹ مین لکھا ہے - کہ گذشتہ تین سال مین شراب کی کھپت اس سے بھی زیادہ ہوتی - لیکن چونکہ گڑ مہنگا تہا - اس لئے کسی قدر کم ہونے پائی ہے - جو لوگ یہ دعوے کرتے ہین - کہ ملک روز بروز نادار ہوتا جاتا ہے - اون کو دو نمبر کی وجہ سنکر ضرور تعجب ہوگا - سال گذشتہ مین پنجاب مین افیون کی پیداوار کمتر تھی - اس کے دو باعث قرار دئے گئے -

اوّل یہ کہ موسم سرما مین جاڑے سخت پڑے -

دوسرے کاشتکارون کو خوف تہا کہ خدا جانے جدید قواعد مین شرح محصول کہان تک اضافہ کی جاویگی -

(آرمی نیوز)

درخواست دعا

میان محمدؐ حسن صاحب دفتری میگزین احباب سے درخواست کرتے ہین کہ انکے واسطے مفصلہ ذیل دعا کی جاوے -

اے نکتہ نواز خدا محمدؐ حسن دفتری کو بخش اور اس سے اپنے فضل کے ساتھہ ایسا خوش ہو جا جیسا کہ تو اپنے فرمانبردارون کے ساتھہ خوش ہوتا رہا ہے اور پھر اپنے فضل سے محمدؐ حسن دفتری بخشدے آمین ثم آمین

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۲؍

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲؍

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰؍

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳؍ - عصمت انبیاء ۱؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ [illegible] مسیح موعود علیہ السلام [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ہر دو جلد ۱؍

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید - حصہ سوم ۱۰؍

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھپائی گئی ہے مجلد ۵؍ - غیر مجلد ۴؍ موٹے کاغذ پر مجلد عنقا

درثمین مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی -

ادعیۃ القرآن مصنفہ اکمل آف گولیکی قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں - ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے - جس میں حضرت مسیح کے تمام دعاوی کی مدلل مذکور ہیں - قیمت ۲؍

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱؍

کاسن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم قیمت ۱؍

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱؍

کاسن احمدی الاوادوا لے - قیمت ۱؍

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں - امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے - بہت سی لطیف لکھی ہیں - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱؍

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱؍

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمعیل صاحب دہلوی کسوف خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نومسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؍

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱؍

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود سے لئے ضروری ہیں - قیمت ۱؍

مجموعہ ازالۃ الوسواس قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے - قیمت ۱؍

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵؍

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱؍

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا -

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۷ سالہ احمدی کاشتکار - گوجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں کلاہ - لنگی - پشاوری - ریشمی - سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے - قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے - اگر کوئی صاحب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلاتکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی کر تمام معاملہ کیا جاویگا اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاویگی - لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا - احمد نور - مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا -

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

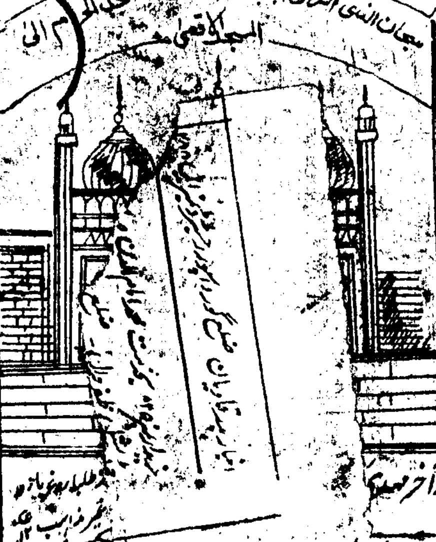

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۔۔۔ عہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان ۔ وقت آن مسیح موعود آخر عہد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۔۔۔

قیمت از معاونین ۔۔۔ قادیان میں علیم ۔۔۔

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) ۔۔۔ نمبر ۴۸

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی ۔ اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دل محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایلہامے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن سخ رو لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یکقدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ للعہ

معاونین درجہ اول جنکو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔۔۔ عہ

معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔۔ سے

ماہ بماہ ۔۔۔

فی پرچہ ۔۔۔

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے بعد اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان کو حساب مابعد بھی دینی ہوگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسکی بندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی جو بعد ارسال کرنے کے بعد اگر ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے تمام تحائف بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئیے منیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

سلطان احمد | نام ایک صاحب اخبار بدر مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء کا حوالہ دے کر رسالہ دی بیلانس مولوی لدکن صاحب کا پتہ دریافت فرماتے ہیں مگر کارڈ پر اپنا پتہ تحریر نہیں فرماتے۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ نامہ نگار کا پتہ رسالے میں نہیں دیا گیا۔ خود رسالہ کا پتہ یہ ہے۔

The Balance,
1744-46 California
سٹریٹ
Dender, Colorado
(U. S. America)

امریکہ سے ایک احمدی برادر کا خط | ملک امریکہ کے شہر نیویارک میں جو احمدی برادر حسن اینڈرسن ہیں۔ ان کا ایک خط تازہ ڈاک ولائت میں آیا ہے جس میں برادر موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں ان کی طرف سے احمدی براداران ہند کی خدمت میں السلام علیکم پہنچا دوں صاحب موصوف نے اسی خط کے درمیان یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ کہ میں ان کی طرف سے حضرت کی خدمت میں عرض کردوں کہ بسبب اس محبت اور تعلق کے جو ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مریدی اور غلامی کے سبب ہے وہ چاہتے ہیں کہ ان کا اسلامی نام بجائے حسن کے احمد ہو۔ حضرت نے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ اس واسطے صاحب موصوف کا اسلامی نام آئندہ احمد ہوگا اور پورا نام احمد اینڈرسن ہوگا۔

امریکہ کا معبود پیسہ ہے | صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہیں کہ امریکہ کے باشندے سخت دنیا پرست ہیں۔ دین کی طرف ان کو کوئی توجہ نہیں۔ رات دن روپیہ جمع کرنے کی فکر ان کو لگی ہوئی ہے۔ ان کا اصلی معبود روپیہ پیسہ ہے اس کے سوائے وہ کچھ نہیں جانتے۔

استفسار | بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں۔ کہ بدر میں عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔

ضرورت | مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایڈیٹوریل کام میں میری مدد کرسکے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے | آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاویں گے۔ الگ خطوط نہیں لکھے جاوینگے۔ جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کریں۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

الخطبة | ضلع گجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔

مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال۔ خواہ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہر صورت خواندہ ہو۔ آمدنی پندرہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔

المشتہر عبد الله درزی احمدی۔ جہنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دیں تاکہ ضروری انتظام کیلئے غور کرنیکا موقعہ ان لوگوں کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہوجاتی ہیں اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں۔ وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اس قدر تعداد سے اطلاع دیں جس قدر احباب قادیان آنے والے ہوں۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دیں گے اور اس طرح انتظامی امور میں سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعیں ۱۵ر دسمبر تک مجھے پہونچ جانی ضروری ہیں۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاویں۔ لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ مہمانخانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض [illegible]

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
۱	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۳	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
¼ "	۲۶	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہوسکے گی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

ڈائری

القول الطیب

الہام منسوخ بھی ہوجاتے ہیں فرمایا۔ خداتعالےٰ ہر بات پر قادر ہے ہمارا آزمودہ ہے کہ بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اگر وہ انذاری امر ہوتا ہے اور ہم دعا میں مصروف ہوجاتے ہیں تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہوجاتا ہے اور وہ بات خداتعالےٰ کے دوسرے حکم سے ٹل جاتی ہے۔

فرشتوں کے ذریعہ سے الہام فرمایا۔ بعض الہامات کے وقت اگرچہ فرشتہ نظر نہیں آتا تاہم الفاظ کے معانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتے کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے مثلاً الہامات میں ایسے الفاظ۔ کہ قَالَ رَبُّكَ اور ما نتنزل الّا بامر ربّكَ۔

تاریخ قادیان فرمایا۔ کہ اس قادیان میں پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تھا۔ اب یہاں کیا۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہیں مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھوں نے خراب کردیا تھا۔ یہاں بہت سے سکھ رہتے تھے۔ جن میں سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیاں کی تھیں۔ مگر رفتہ رفتہ وہ سب مرگئے اور اب دو چار باقی ہوں گے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ داراشکوہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کسی ایک شہر میں تیس ہزار حافظ قرآن شریف کے موجود تھے۔

جہاد فرمایا۔ جہاد کا مسئلہ بھی ہمارے مولویوں نے کچھ الٹا ہی سمجھا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث اور آنحضرت کے سوانح سے کہیں ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کوئی اس قسم کا جہاد اسلام میں جائز ہوا یا کبھی کیا گیا ہو۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ۱۳ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار کے ہاتھوں سے دکھ اٹھایا۔ جب کفار کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تب اجازت ہوئی۔ کہ ان لوگوں کو قتل کرو جو تم کو قتل کرتے ہیں اور بہ سبب مظلوم ہونے کے مسلمانوں کو بھی اجازت دیگئی کہ ہاتھ اٹھائیں سارا خلاصہ جہاد کا یہی ہے اور جزیہ جو بہت ہی قلیل رقم کا ٹیکس ہے۔ خود اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کفار کو اپنے ماتحت امن کے ساتھ رہنے کا اسلامیوں کو حکم تھا۔

اسلام نے مذہبی جنگ کو قطعاً بند کیا ہے اسی بات پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔ ولولا دفع اللّٰه الناس بعضهم ببعضٍ لهدّمت صوامعُ و بیعٌ وصلواتٌ ومسٰجدُ یذکر فیها اسم اللّٰه کثیراً ولینصرنّ اللّٰه من ینصرهٗ۔ انّ اللّٰه لقویٌّ عزیز۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب کے لحاظ جنگ کرنا اور دوسرے مذاہب کو تلوار کے ذریعہ سے منہدم کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالےٰ تمام مذاہب کے نشانات کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو سچا ہے اسکی خاص نصرت فرماتا ہے وہ خود بخود فروغ پکڑتا ہے۔ اس کو کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔

طریقہ انبیاء فرمایا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا وہ سمجھتا ہے کہ میں ملہم ہوگیا اور اس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا کہ کسی شخص پر خداتعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تھا بلکہ انبیاء کی تعریف خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے کہ انہوں نے خداتعالےٰ کے حضور میں صدق اور وفا کا کمال دکھایا اور اعمال صالحہ بجالائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں انسان کا تو یہ کام ہے کہ اپنے تمام قوےٰ اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرے اور خداتعالےٰ کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہوگا بغیر دلیل کے کوئی دعوےٰ نہیں مانا جاسکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہیں مانے جاتے۔ حضرت موسےٰ نے بھی اللہ تعالےٰ سے عرض کی تھی کہ مجھے کوئی دلیل دی جاوے جو کہ میں دنیا کے آگے پیش کروں۔

غزل درشان حضرت اقدس مسیح موعودؑ

سزد رحمت غلام احمدؑ مسیحائے زمان ہستی
دوائے دردِ پنہانی زِ الطافت طلبگار م
بحالم یک نظر فرما کہ در عشقت گرفتار م
ہوس دارم ہمیں در سر بہ پیشت عمر بگذار م
زہے طالع ہماں نیکاں کہ در حضرت چو پروانہ
فداسازند دل و جان را دمن ہم ایں ہوس دارم
رسم در قادیاں ناگہ ز دیدارت دو چشم خود
منور میکنم آنگہ بہ پیشت جان بسپار م
شوم نازاں ز بخت خود زمانت یافتم بیشک
توئی مہدی و ہم عیسےٰ زماں شاہد ز گفتار م
کلامت فیض رہ گردد مراکس ہم حق دارد
شود عارف شناسد حق دریں رہ چشم بیدار م
ہزاراں مردہ ہا زندہ شوند از فیض گفتارت
بسویم ہم نظر فرما شود دل زندہ ہشیار م
زہجرت دل تپاں باشد اگر ایں بدر من تا ئیم
بس است آبحیات من کلام تست در کار م
شوم پیشتر آگہ ز اسلام و سلمانی
زجود فیض بخش تو بدانستیم و سرشار م
منم قادر سگ کویت تمنائے کنم ہر دم
ہمیشہ زیر فرمانت فدا بادا دلِ زار م
رقم تحریر ے کردم ز دردِ عشق پنہانی
جوابم ہم عطا فرما دلِ غمدیدہ بیدار م
خاکسار قادر خان ساکن شادی مرگ کشمیر ڈاکخانہ پلواسہ

رسید زر

۲۳	اکتوبر	۱۹۰۷ء	۱۳۱۹	محمد خان صاحب	عہ
۲۳	”	”	۸۸۵	عبدالحکیم خان صاحب	سے
۲۳	”	”	۸۳۲	محمد حسین صاحب	عہ
۲۳	”	”	۹۱۳	نور احمد صاحب	عا
۲۴	”	”	۱۲۸۶	محمد خان صاحب	سے
۲۴	”	”	۱۷۹۶	قائم علی صاحب	عہ
۲۵	”	”	۱۳۱۶	عبدالعزیز صاحب	عہ
۲۵	”	”	۹۳	محمد تقی صاحب	سے
۲۵	”	”	۱۵۰۲	ولی محمد صاحب	عہ
۲۵	”	”	۶۴۲	مرزا خدابخش صاحب	سے
۲۶	”	”	۱۷۹۹	مولوی یار محمد صاحب	عہ
۲۶	”	”	۱۵۳۴	عبداللہ صاحب	عا
۲۶	”	”	—	مولابخش صاحب شام کوٹ	۲

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - ڈاک ولایت - ضروری یاددہانی
صفحہ ۳ - ڈائری - نظم - رسید زر
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی - لاہور مین جلسہ مذاہب
صفحہ ۵ - دہلی اور سلسلہ احمدیہ
صفحہ ۶ - نظم - لنگر
صفحہ ۷ تا ۱۰ - مسئلہ تقدیر
صفحہ ۱۱ - افسوسناک واقعہ
صفحہ ۱۲ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۲۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۵ مطابق ۲۸ - نومبر سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ نومبر سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - بلاء ناگہانی

۲ - ایک عربی لفظ بخری الہام ہوا جس کے معنے ہین تو انکی چیخین سنے گا۔

۳ - یا اللہ فتح

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام سرور - سول - چکوال
سکھا - ماہل پور - ہوشیارپور
محمد شفیع - چہادنی سیالکوٹ
غلام محمد خان جنجوعہ - جہلم
علی جان خان کلرک لاہور
فضل دین - امرتسر
رحمت خان - سدوکے
والدہ صادق محمد - ارم داہن ضلع ملتان
صدرالدین - ستی - گجرات
غلام احمد - پنچھ۔

لاہور مین جلسہ مذاہب

حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا جائے گا۔

احباب دور و نزدیک سے تشریف لاوین۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ و ۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء (بروز پیر۔ منگل و بدہ) کو ہوگا۔ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین مختلف مذاہب کے بزرگون کو مدعو کیا ہے کہ اپنے اپنے عقائد کے روسے ثابت کرین کہ

الہامی کتاب کون سی ہوسکتی ہے

آریہ صاحبان کے اصرار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور فرمایا ہے۔ کہ آپ بھی ایک مضمون اس پر تحریر فرماوین۔ چنانچہ حضرت نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور ۳ یا ۴ دسمبر (منگل یا بدہ) کی شام کو انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کا مضمون پڑہا جائے گا۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہین ہوا۔ کہ مضمون خوان کون صاحب ہون گے احباب کو چاہیئے۔ کہ دور و نزدیک جہان کہین سے آنا ممکن ہو سکے۔ اس جلسہ شاندار پر پہونچین۔ کیونکہ اس مین اسلامی عظمت کا ایک چمکتا نشان انشاء اللہ ظاہر ہوگا۔ سنا گیا ہے کہ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین داخلہ کے واسطے ہر تین دن ٹکٹ مقرر کیا ہے ممکن ہے کہ ان کی مالی ضروریات کے واسطے ایسا کرنا مناسب ہو لیکن ہمارے خیال مین بہر زیادہ ہین۔ ٹکٹ کی رقم ایک ایسے فائدہ عام کے جلسے کے لئے بہت تہوڑی ہونی چاہیئے۔ اور نیز ہماری رائے ہین شہر لاہور کے عمائد کو بذریعہ چہپے ہوئے ٹکٹون کے مدعو کرنا چاہیئے۔ حضرت کے مضمون کے واسطے ابھی تک وقت مقررہ نہین ہوا۔ لیکن ہمارے لاہور کے دوستون نے سکرٹری صاحب آریہ سماج کو کہا ہے کہ حضرت کے مضمون کے واسطے بدہ کی شام رکہی جائے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہین اور جلسہ مذاہب کے واسطے مضمون لکھنے مین مصروف ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ مین روزانہ درس قرآن دیتے ہین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہین۔ گذشتہ جمعہ مین آپ نے مسجد مبارک مین خطبہ پڑہا اور نماز جمعہ پڑہائی۔ اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد بروزی رنگ مین ثابت کی۔ ان ایام مین ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور سید محمد علی صاحب بمعہ دیگر برادران جماعت کاٹہ گڑھ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

موسم بدستور خشک ہے آرد گندم ۹ ۸ آٹہہ نو سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دہلی اور سلسلہ احمدیہ

(رقم زدہ احمد حسین صاحب احمدی - فرید آبادی - رفیق ایجنسی دہلی)

مجھے اپنا کاروبار امرتسر سے دہلی میں منتقل کئے قریباً دو مہینے ہونے آئے۔ میرا خیال تھا۔ کہ یہاں ہم لوگوں کے خلاف سخت تعصب اور تنفر ہوگا۔ لیکن اس عرصہ کے برتاؤ سے تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ یہاں کے لوگوں میں عام طور پر ان باتوں کا کچھ ایسا احساس ہی نہیں۔ گویا ان کے نزدیک مذہب اور خصوصاً مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کا مہتم بالشان معاملہ ایک بے حقیقت اور ناقابل التفات بات ہے۔ مصر وشام امریکہ و یورپ تک کے لوگ چونکنے ہو جاویں مگر یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ غیر ممالک و اقوام کے بنی نوع اس بارہ میں تحقیق حق کی ضرورت محسوس کریں لیکن انہیں کچھ پروا نہیں۔ خدا کی تھری تجلیاں لاکھوں انسانوں کو یہ سنوا دیں کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝

کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا۔ لیکن ان کے کان پر جوں نہیں چلتی فی الحقیقت یہ کیسی بڑی غفلت بلکہ خداتعالےٰ کے اُس قانون سے صریح بغاوت ہے۔ کہ ایک طرف تو عذاب الٰہی طرح طرح سے تنبیہ کر رہا ہے اور دوسری طرف داعی الی اللہ مامور من اللہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ میں وہی ہوں جس کی خداتعالےٰ نہ صرف تیرہ سو برس سے بلکہ ہزاروں برس پہلے سے پے در پے خبر دے چکا ہے۔ مگر آہ ! یہ غفلت شعار اور خود بین لوگ کسی عنوان بیدار نہیں ہوتے۔ غفلت شعار میں نے انہیں اس لئے کہا ہے۔ کہ ان میں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ سرے سے ان امور پر متوجہ ہونے کو ہی فضول سمجھتا ہے اور خود بین اس خیال سے کہ ان میں دوسرا گروہ دینی معاملات میں اپنے علم اور اپنی عقل و فہم کو نعوذ باللہ خدا اور رسول کے علم و عقل اور فہم سے بھی بالاتر سمجھتا ہے۔ وہ اس طرح یا تو ان کے زعم باطل میں یہ خوفناک طاعون زلازل قحط وغیرہ وغیرہ آفات ارضی و سماوی عذاب الٰہی ہی نہیں حالانکہ خداتعالےٰ کی کتاب مجید میں ٹڈیوں۔ جوؤں وغیرہ کی کثرت و شدت تک کو عذاب قرار دیا گیا ہے اور فی الحقیقت یہ چیزیں اپنی اپنی جگہ پر جیسی کچھ انسانی زندگی کو تلخ و دوبھر کر دینے والی ہیں۔ اس کے لحاظ سے ان کے عذاب ماننے میں شک بھی کیا ہو سکتا ہے ؟ یا ان لوگوں کے نزدیک یہ آفات عذاب الٰہی تو ہیں۔ مگر بعثت رسول کی نشانی نہیں۔ گویا نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیت محولہ ایک لغو و لایعنی بات ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ یہاں کے علماء تو خیر اپنی مزعومہ علمیت اور فضیلت کے گھمنڈ میں ایسے مست ہیں۔ کہ گویا ان کے پندار میں نہ قادیانی تحریک کو صداقت سے کچھ تعلق ہے نہ انہیں اس پر غور و خوض کرنے سے کچھ فائدہ۔ کاروباری لوگ اور دیگر شرفا اپنے دنیاوی دھندوں میں ایسے غرق ہیں کہ سر کھجانے کی ہوش نہیں نئی روشنی کے تعلیم یافتہ حضرات کا تو ذکر ہی کیا۔ جبکہ اُن کے مشرب میں دین و مذہب کوئی قابل وقعت چیز ہی نہیں۔ ہاں ایک نیشنلٹی یا قومیت کا معمولی احساس ہے۔ سو ان کی اس قومیت میں کسی طرح کوئی رخنہ پڑ ہی نہیں سکتا۔ خواہ معتقدات۔ معاملات۔ خیالات اور اطوار و اخلاق کا کچھ ہی حشر ہو۔ اب رہے عوام الناس ان کی حالت جہاں تک میں نے دیکھی اور سمجھی۔ درحقیقت نہایت ہی افسوسناک۔ پُرخطر اور عبرت انگیز ہے دیگر اقوام کے افراد سے مجھے اس وقت چنداں بحث نہیں میں مسلمانوں۔ ان بدنصیب مسلمانوں کے ڈھنگ دیکھتا اور دل ہی دل میں کڑھتا ہوں۔ کبوتر بازی۔ کنکوے بازی تاش بازی اور خدا جانے کن کن بازیوں کا عام رواج تو ایک معمولی بات ہے۔ لیکن جس بات کو میں دیکھ کر بہت ہی جلتا اور متاسف ہوتا ہوں وہ یہ ہے بے ہودہ بالٹوں پن لفنگے پنے کی ناشائستہ حرکات۔ اور گندے فحش کلمات کی بات بات میں آمیزش ان لوگوں کے ہاں گویا لازمہ تہذیب ہے اور لطف یہ کہ ان میں سے بعض حضرات دینداری کے وقت پورے پکے دیندار بھی ہوتے ہیں۔ کیا معنے ؟ روزہ نماز کی پابندی کو بھی ضروری جانتے ہیں۔ مگر آہ ! یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو بے ہودگیوں اور فواحش اور لغویات سے نفرت دلا کر تقویٰ و پرہیزگاری کا خوگر یا کم از کم اس کا ہر وقت متلاشی نہ بنا دے جیسا کہ کتاب اللہ نے صاف و صریح طور پر الصلوٰۃ کی خاصیت بیان فرمادی ہے اور وہ خاصیت ایک ایسی اہم معیار ہے کہ یا تو اُسے مان کر ایسی تمام نمازوں کو نری بے سود ٹکریں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہے۔ کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ الآیۃ پر سرے سے ایمان ہی نہ رکھیں تاکہ یہ نیا نسب۔ اللہ اور بھا ہے۔ و نعوذ باللہ من ذالک۔

غرض اہل دہلی کی حالت کچھ ایسی افسوسناک اور مایوسی بخش ہے۔ کہ خدا ہی ان کی آنکھیں اور اُن کے کان کھولے اور ان کی اصلاح کر دے۔ محض اپنے فضل خاص سے۔ تو اس کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ورنہ ذاتی سعی و حق جوئی کے راہ سے تو ان کا دین متین کے سیدھے رستہ پر آنا بظاہر ایک امر محال معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ اس معقول مدت میں جس میں چار پانچ لاکھ انسان خدا کے برگزیدہ مامور پر ایمان لا چکا ہے۔ یہاں گنتی کے چند ہی شخص ایسے سعید الفطرت نکلے ہیں جنہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا ورنہ یہ جو پندرہ بیس آدمیوں کی جماعت اس وقت یہاں موجود ہے۔ اس میں کوئی کسی جگہ کا رہنے والا ہے۔ اور کوئی کہیں کا۔ اس حالت کا احساس میرے دل میں بعض اوقات ایک عجیب قسم کا درد پیدا کرتا ہے۔ کہ اللہ اکبر ! ایسی سرزمین جہاں درجنوں کوڑیوں بلکہ سینکڑوں علماء دین اور اولیاء اللہ کسی وقت ہو چکے ہیں۔ وہ آج ایسی سنگلاخ ہوگئی۔ کہ پنجابی۔ دکنی۔ افغانستانی اور خدا جانے کن کن خطوں کے لوگ چودھویں صدی کے عظیم الشان مامور و مرسل کی صداقت کو بڑی تیز رفتاری سے مانتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس کے رہنے والوں کے دل ایسے سخت ہیں کہ کسی طرح نہیں پسیجتے۔ میں حیران ہوں کہ خدا جانے دہلی کی قسمت میں اس کا کیا حشر ہونا لکھا ہے کہ یہاں کے لوگ اس درجہ سنگدل ہو گئے ہیں۔

(باقی دارد)

رسید زر

۲۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۷ء	۱۳۵	گلاب الدین صاحب	۳/
۲۶ " "	۱۴۴	حافظ احمد الدین صاحب	۱۵/
۲۶ " "	۵۴۳	منشی عبداللہ صاحب	[illegible]
۲۸ " "	۲۸۹	ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب	[illegible]
۲۸ " "	۱۸۲۷	رحمت اللہ صاحب	[illegible]
۲۸ " "		عنایت اللہ مدرس ہائی سکول	[illegible]
۲۸ " "	۱۵۵۶	سید ولایت حسین صاحب	[illegible]
۲۸ " "	۱۴۰	محمد شفیع صاحب	[illegible]

عزیز

www.aaiil.org

در نعت حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ السلام

(از خاکسار عبد الرشید میرٹھی)

اے قلم در راہ نعت مہدیٔ دوران خرام
سجدہ در دار ادب جبرو نگاہ عزّ و شان
فوج جن و آدم وخیل ملائک جوق جوق
فوج صبوحی بیک جانبے کے در بستہ صف
پنج نوبت رنگ آں دارد بہار جشن او
صبح مے باشد کہ صحرا پُر ز رونق مے شود
جان نثاران جان فدا کردہ چو پروانہ شمع
بارش نور تجلی موج زن اندر رکاب
بہ ازین ہرگز نباشد باغ جنت را بہار
باگل و بلبل تعلق قصہ بے جان بود
قمری جان ہزاران صاف سیما سر و قد
جوش قلب زائران تفتہ روحان بیقرار
شام مے باشد کہ ماہ حق چو جلوہ میکند
یاالٰہی بزم ایں انجم بود برآب و تاب
نکتہ ہائے معرفت اللہ اکبر بے بہا
گوش ہرگز نشنود این خوش فسانہ از کسات
کافراں دل کو بجز حصہ نگیرد زین طبق
ایں زمان ایں وقت کے آید میسر دوستان
از درونِ دل بسے فریاد و زاری مے کند
اے کہ مارا باغ دل پر بود از خوشبوئی تو
بود مارا دم بدم یکسر گذر در بزم تو
دست مارا گیر اے دست خدا در دست تو
گل جہان از کوثر تعلیم تو سیراب شد
انہلکے مابود در راہ تو گشتن فدا
دل ہے لرزد ز ضعف در د ہجران بے کسی
دیدہ را بے دید روئے تو نیاید خواب خوش
دولت دیدار تو مارا تونگر کردہ است
سوئے ما ابر کرم روئے توجہ ادائے
صورت نعمائے دین از فیض تو دیدم درست
از مئے افضال تو اے بساغر ساقیا
تاجمال روئے تو محو تماشا کردہ است

توسنِ بس تیز با ہوش و ادب بردار گام
کروم باید اول وبعدش تحیات و سلام
چشم بکشاو بہ بین برباب عالی از دہام
بیکران استادہ دیگرست خلقے خاص و عام
کے بشاہاں شد میسر بعلم اللہ این مقام
شام مے باشد کہ مے رخشد ز نور عرش بام
ماجرائے شاں این نظارہ ماند ناتمام
فیض جبریل امیں در ہر قدم کردہ قیام
نے چنین زندہ فضائے نے چنین نعمائے تام
پیش حسن سیر ہنگام خرام ایں امام
مے کند طواف آں نور خدا کیف الانام
مے کند اظہار صد عرض و عافرض پیام
کاش بیند مدعی الوقت عزّ و احترام
دور عالم تا بود باشاد باحوذ شاد کام
افریں برایں ضیافت ایں عطا ایں فیض عام
آنکہ از دہن مبارک میدہد لذت کلام
نامراداں دل کہ ناید وقت دور پاک جام
خوش نصیب آنہا کہ مے نوشند زیں ساغر مدام
کے شود مارا میسر جرعہ زیں کابِ الکرام
وائے بدبختی کہ شد برباد اں زینت تمام
آں توسل شد کجا ان خوان نعمت شد زدام
شد بذات پاک تو اسدم عطا این انعام
تا نماند وقت محشر ہیچ مخلص تشنہ کام
واں بدرست دیگرے باشد مدار انتظام
ببر حق برخیز وقت المدد خیر الانام
خوش صبا مے آنکہ و بدیم جمال لعل فام
تار برق شوق مے آرد نوین ہر دم پیام
کشت مارا نیست جز مہر تو دیگر امن عام
لذت وصل تمنا ماند عیفا بینم خام
ریختن خواہم کہ مے آید بسر ماہ صیام
شد تعلق با خدا از صورت دیگر حرام

شوکت و شان جلال و جاہ تو افزوں باد
بہرہ ہا یابند از نعمائے این و آں جہان
کل جہاں حلقہ بگوش خسرویت در شور
لشکر کفر و ضلالت کست کوس نمود
پاک کردی ارض دین از رجس شرک بہ نہاد
کار سیدی آویختہ بد اندر مدیاں کردہ
از زلازل وز دگر آفات وقت عہد تو
دور شد ہر آفت ارض و سمائی زین طبق
سجدہ گاہ فرق عالم قبلہ رویت بود
از روئے ما خداوند زمین و آسمان
اے رشید از درد دل آہے مزن منصور وار
اے خدا قوت بدہ سر ثنائے شاہ دین
کمترین بندہ گام اے شفیع دوسرا
میفرستم ہر زمان بر تو درود بے شمار
کاش بہر سیر گلزار تو لے آدم صفت
نامہ شوق مرا افسوس قاصد سے بس
اے صبا برخیز مرغ نامہ برے پر شد است
یاکلیم اللہ بر آلِ تو و اصحاب تو

توسن اقبال زیر راں باشد نیک رام
نصرت غیبی مثال چاکراں باشد غلام
سکۂ دین تو رائج باد اندر روم و شام
تو مسیح احمدی اے مرسل عالی مقام
کیست کو بعد محمدؐ کرد این محبت تمام
کشور عالم نمودی فتح بے تیغ و حسام
دادہ شد در دین ہر منکر چہ ازایش لگام
ماند خیر و عافیت در کشور خیل و خیام
در حیات و بعد رحلت عز و شان با جو تو آم
ایں بود مارا بر رہش دائم تا دوام
تا زسر گردن جدا غوغائے دار السلام
تا نویسم روز و شب سر زبہ دفتر مدام
گرچہ بینم دور لاکن جان نثارم لا کلام
ایں بود در روز با نم روز دائم صبح و شام
مستعد گردم پے طواف آں بیت الحرام
تا شود وقت ضرورت دائما حاصل مرام
تا نماند حاجت ارسال بعد اختتام
مے کند عاجز رشید بے نوا در حق سلام

[illegible]

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کیواسطے یاد دہانی کرتا رہے لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑہتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدسؑ بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہاں اب کے بھی اُمید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی انکے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ **پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔**

www.aaiil.org

مسئلہ تقدیر

(تقریر ابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

الحمد للہ رب العالمین - الرحمن الرحیم - مالک الیوم الدین - والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم - بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۵ الذی لہ ملک السموت والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا - سورہ الفرقان آیت اوّل

وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے لئے ڈرانے والا ٹھہرے یعنی ایسی کتاب عطا کی جو بطور خود ایک معجزہ ہے اور کافر اور مومن کو درمیان فرق کر دیتی ہے - اس کتاب کی اتباع سے انسان برکات سماوی کا وارث ہو جاتا ہے اور وہ جو اس سے عناد رکھتا ہے - عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے وہ ذات جس طرح چاہتی ہے انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق نتیجہ مترتب کر دیتی ہے اور یہ اس کے واسطے کچھ دشوار نہیں - کیونکہ وہ وہی تو ہے جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مساوی حاوی ہے - یہ نہیں کہ وہ آسمان پر تو حکومت کر رہا ہے - اور زمین اس کے قبضہ سے باہر ہے - نہ یہ خیال گزرے کہ زمین پر ایمان باللہ اور اعمال صالحہ کے اکارت جاتے ہیں - اور شرارت اور بدی کے لئے کوئی سزا نہیں - اور تا ہمیں اس دعا کی ضرورت پڑی کہ اے خدا! تیری جیسی بادشاہت آسمان پر ہے - زمین پر بھی ہو - اور اس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی ساجھی ہے - تا یہ سمجھا جائے کہ وہ لڑکا یا شریک ہیں پر حکمران ہیں مگر کمزور ہیں اور پوری طرح عادلانہ حکومت نہیں کر سکتے یہ سب باطل خیال ہیں بلکہ خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا - وہی سب اشیاء کا خالق ہے اور اسی نے سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے - سب چیزوں کا ایک خاص اندازہ کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف رہنا اس امر واقعی کی دلیل ہے - کہ وہ مخلوق ہیں اور جب ان کا ایک خالق ہے - تو بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ ایک علم جمیع اشیائے عالم پر محیط ہے اور ذرہ بھر اس کے تصرف سے باہر نہیں - غور کن طبیعت کے لئے یہی ایک آیت قرآن مجید کی کافی ہے اور بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے - کہ تقدیر کیا چیز ہے مگر مسئلہ تقدیر کی تفہیم میں بعض لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے اور چونکہ ایمان کا اعمال کے ساتھ شدید تعلق ہے اور مسئلہ زیر بحث کا خصوصیت کے ساتھ افعال انسانی پر اثر پڑتا ہے - اس لئے میں حسب الاستطاعت قدرے تشریح کے ساتھ بیان کر دیتا ہوں -

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ نیکی اور بدی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے - اس طرح وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہیں مگر جب ان کے چال چلن کی طرف دیکھا جاتا ہے - تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے اعمال سے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کرتے - یہ حال عموماً ان لوگوں کا ہوتا ہے جو دین کی طرف سے غافل اور لاپروا ہوتے ہیں - جب انکو دین کی طرف متوجہ ہونے کی غیرت دلائی جاتی ہے تو یہ کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں - کہ ہماری قسمت میں ہی نیکی نہیں لکھی - اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے - ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہ رکھتا ہے - پس ہم کیا کر سکتے ہیں - جب اس کو منظور ہوگا - ہم خود ہی دین کے رستہ پر قائم ہو جائیں گے مگر دنیاوی کاروبار میں اس قسم کے توکل علی اللہ کا ثبوت نہیں دیتے جہاں ذرہ فایدہ نظر آتا ہے - جان توڑ کوشش کرتے ہیں اور حتے الوسع چاروں طرف سے اسباب مہیا کرتے ہیں تا کامیابی ہو - اس سے معلوم ہوتا ہے - کہ یہ لوگ غلطی پر ہیں اور اپنے نفس کو دھوکا دے رہے ہیں - دنیا میں ایک بادشاہت قائم ہوتی ہے اور اس میں لوگوں کے درمیان امن قائم رکھنے اور بدی اور شرارت کو روکنے کے لئے قانون مقرر کئے جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جو کچھ انسان دنیا میں کرتا ہے وہ رضائے الٰہی کے مطابق کرتا ہے اور وہ ایک اٹل ہوتی ہے - تو پھر ان قوانین پولیس فوج کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے - تو کسی کو حق نہیں پہنچتا - کہ اس کو سزا دے بلکہ خود ذات خداوندی پر ہی الزام عائد ہوتا ہے - اگر وہ کسی کو بشارت یا انذار کی خبر سنائے - کیونکہ اگر ہر شخص کا اعتقاد اور عمل مجبوری اور قسمت مقررہ کے ماتحت ہے - تو پھر اسی کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھیرانا ایک لغو حرکت ہے - تجربہ میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے - کہ انسان ایک با اختیار ہستی ہے اور یہ فعل جو اللہ تعالےٰ کا ہے - اس کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے -

چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے - وان لیس للانسان الا ما سعیٰ - وان سعیہ سوف یریٰ ۳۵ یعنے انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ہی پھل ملتا ہے - اور وہ جلدی اس کا نتیجہ دیکھے گا - اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی - ان اللہ لا یامر بالفحشاء - اللہ تعالےٰ فحشات کا حکم نہیں دیتا - پس جو کوئی فسق و فجور میں پڑتا ہے وہ اس کی رضا کے خلاف عمل کرتا ہے - من عمل صالحاً فلنفسہٖ - جس کسی نے نیک عمل کیا پس اپنی جان کے واسطے - اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں - جن سے صاف عیاں ہے - کہ انسان با اختیار ہستی ہے - اور اسی لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا جواب دہ ہے - علاوہ ازیں جب خود ان کی فطرت شہادت دیتی ہے - کہ وہ ایک اختیار والی ہستی ہے تو پھر اس سے ہرگز انکار نہیں ہو سکتا - کہ وہ شخص جس کی عقل اور ہوش و حواس قائم ہیں وہ اپنے ایمان اور اعمال کا ذمہ وار ہے - ہر شخص اپنی اولاد کو تربیت دیتا ہے - بلکہ آپ خوب جانتے ہیں - کہ ایک محض بچے کو جس نے ابھی پوری طور پر عقل اور ہوش نہیں سنبھالے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے والے مادہ نے اس میں کافی نشوونما نہیں پائے ہوئے وہ مٹی کھاتا ہے یا کوئی اور حرکت نازیبا کرتا ہے - تو اس کو روکا جاتا ہے اور اگر وہ باز نہیں آتا - تو اس کو ڈانٹ سے مار سے سمجھایا جاتا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی فطرت یہ مانتی ہے - کہ انسان خواہ کسی حالت میں ہو - وہ ایک کام کے کرنے یا اس سے باز رہنے پر قادر ہے - ورنہ ہم پوچھتے ہیں کہ اور کونسا خیال محرک ہوتا ہے - کہ ایک جوان عقلمند اور ہوشمند انسان تو درکنار - محض بچے کو اس طرح تربیت کی جاتی ہے - اور وہ بچہ بھلے اور برے کی تعریف سے بیگانہ والدین کے خوف سے ایک فعل سے بچتا ہے اور ان کی ترغیب ایک فعل کے کرنے پر اسے جرات دیتی ہے - کیا یہ حالت انسان کی خواہ وہ کسی قسم کی تقدیر کا قائل ہو اور ایک بچے کی یہ صاف

www.aaiil.org

طور پر نہین بتاتی۔ کہ انسان فعل مختار ہے اور یہ خیال ہے بھی اس کا فطرتی۔ اگر انسان فعل مختار نہیں تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کہ کسی کو تنبیہ دے اور نہ ہی ایک بچہ یا حیوان کسی حرکت سے باز رہ سکتا ہے۔ خواہ اس کو فنا ہی کیوں نہ کر دیا جاوے۔

قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے پہلی ہی سورۃ مین فرمایا ہے کہ گو مین رب العالمین ہوں اور رحمان ہوں یعنے میں ہی سب کا خالق ہوں اور ہر مخلوق کی زندگی کا سہارا ہوں اور اس کے دنیا مین ظاہر ہونے سے پیشتر کل سامان نشو ونما کا مہیا کرنے والا ہوں مگر انسانی خلقت یعنے ایسی ہی رکھی ہے۔ کہ میں اس کے واسطے رحیم ہوں اور مالک یوم الدین ہوں یعنے نیک و بد کی جزا اور سزا دینے والا ہوں جس سے صاف یہ مطلب ہے کہ مین نے اس کو با اختیار ہستی پیدا کیا ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ کیونکہ اگر انسان مجبور ہو تو اس کے لیے کوئی جزا سزا تجویز نہین ہو سکتی۔ مجبوری کی حالت مین انسانی گورنمنٹ بھی سزا نہین دیتی۔ تو پھر اللہ تعالےٰ پر بے انصافی کا دھبہ کیونکر لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں انسان کو ایسا بنایا ہے ایک الگ بحث ہے۔ فی الحال ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ انسان فعل مختار ہے یا نہین۔ سو عقل اور نقل کے رو سے جہان تک غور کی جا سکتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل مختار ہے۔ آگے چلکر اسی سورۃ مین اللہ تعالےٰ نے ایک دعا سکھائی ہے اور پھر شروع قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ یہ تمہارے واسطے ہدایت نامہ ہے اب سوچنا چاہئے کہ اگر انسان کے واسطے اس کا ایمان اور اس کے اعمال ازل سے مقرر ہین تو پھر دُعا سے کیا فایدہ اور ایک کتاب ہمارے لئے کیون کر ہدائت کا باعث ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین جگہ جگہ فرمایا ہے یہ دُعا کرو اور وہ دعا کرو اور پھر بتایا ہے ایمان کیا چیز ہے پھر نیکی اور بدی کی تمیز کی ہے۔ اور حکم دیا ہے فلاں قسم کے افعال سے بچو اور فلاں اعمال حسنہ بجا لاؤ اور پھر یہی نہین کہ کہہ کر چھوڑ دیا ہو بلکہ انعام کے وعدے پر ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے اور عذاب کے خوف اور گذشتہ اقوام کی عبرت انگیز نظارون سے بد اعمالیون سے ڈرایا ہے۔ غرض کہان تک بیان کیا جائے۔ عقل اور نقل متفق ہو کر بڑی شد و مد سے اس خیال کی تردید کرتے ہین کہ انسان اپنے اعتقادات اور اعمال میں مجبور ہے۔ گو اس مین شک نہین کہ انسان ایک فعل مختار ہستی ہے مگر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر نہین۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین یہ کہہ کر کہ "خلق الانسان ضعیفاً" بتا دیا ہے کہ اس کا اختیار ناقص ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ اس کو کامل اختیار حاصل نہین بسا اوقات ہماری تدبیر ناکارہ ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ہم سخت کوشش کرتے ہین اور ہر طرح کے سامان بہم پہنچاتے ہین مگر اچانک ایک ایسا سبب درمیان مین حائل ہو جاتا ہے کہ ہم کامیاب نہین ہو سکتے۔ ہر شخص چاہتا ہے۔ کہ وہ دولتمند ہو۔ قوی ہیکل اور شاہ زور ہو۔ مگر باوجود کوشش کے وہ اُمید کے درجہ تک ترقی نہین کر سکتا ہے ہر پیشہ ور کا مدعا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرے مگر اس کی سعی مقام منظور تک بارور نہین ہوتی۔ ملازم آدمی خواہش کرتا ہے کہ ترقی پر ترقی ہوتی جائے اور کہیں قیام نہ کرے مگر یہ ناممکن ہے علم دوست شخص چاہتا ہے اور جد و جہد کرتا ہے۔ کتابین پڑھتا ہے اور ہزار طرح کے جال تراشتا ہے کہ تقریر مین اور تحریر مین دنیا سے سبقت لیجائے مگر ہر شخص جو سعی کرتا ہے ناممکن ہے کہ اپنے ارادون مین کامیاب ہو غرض یہ قطعی فیصلہ ہے اور ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ کہ ہر تدبیر کارگر نہین ہوتی اور ہم ہر فعل کے ارتکاب پر خواہش کے مطابق قادر نہین۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قوےٰ ایک حد پر جا کر ٹھیر جاتے ہین جس سے آگے ہم تجاوز نہین کر سکتے۔ دنیا مین ہزار در ہزار مثالین ہین۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذات کو مد نظر رکھکر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی طاقتین محدود ہین اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر سب سامان کامیابی کے ہوتے ہین اور دل کو اطمینان ہوتا ہے۔ کہ نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہوگا مگر ناگہان ایسی رکاوٹین حائل ہو جاتی ہین کہ ہوتے ہوتے کام رُک جاتا ہے اور مایوسی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے جو حال افراد کا ہے۔ وہی قومون اور ملکون کا مجموعی طور پر ہے۔ بظاہر سامان کامیابی کے ایک جانب کو جھکے ہوتے ہین۔ مگر قدرت سے ایسی ہوا چلتی ہے۔ کہ نتیجہ بالعکس پیدا ہوتا ہے۔ مامورین من اللہ کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوتا ہے ایک فرد واحد اُٹھتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس کی ہدائت کے لئے مبعوث ہُوا ہون۔ لوگ اُسکی تکذیب کرتے اور اس کو نامراد رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہین اور صدہا تدابیر عمل مین لاتے ہین۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بچنے اور کامیاب ہونے کی کوئی راہ نہین۔ مگر قدرت سے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سخت رکاوٹون کے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ مشکلات اور مصیبتون کی پروا نہین کرتا اور بڑے استقلال سے مردانہ وار ان کا مقابلہ کرتا ہے اُن پر انجام کار غالب آتا ہے اور باوجود تنہا ہونے کے ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست طاقت در پردہ کام کر رہی ہے جو نیچر کو اپنے ارادے سے جس طرح چاہئے چلاتی ہے اور عجیب در عجیب حکمتون سے اپنا منشا پورا کرتی ہے۔ تاریخ عالم کی ایسی مثالین اور انسان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بعض اوقات اس عقیدہ کی دل مین بنیاد ڈال دیتا ہے۔ کہ ہمارا خیال اور فعل اور زندگی مین ہماری تمدنی حالت ہماری قسمت ازلی کا نتیجہ ہے اور ہم بالکل مجبور اور لاچار ہین مگر مینے ابتدائی حصہ مضمون مین ثابت کیا ہے کہ ہم فعل مختار ہین اور جو قانون افراد کے ساتھ ہے وہی مجموعی طور پر قومون پر عاید ہے کیونکہ قوم افراد سے ہی بنتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی یہی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے۔ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسہم۔ قوم مین اُسی حالت مین تغیر واقع ہوتا ہے۔ جب اس کے افراد اپنی جگہ پر قایم نہین رہتے۔ آپ خیال کرین گے۔ کہ شائد یہ تو ایک تناقض پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ایک طرف تو ہم فعل مختار ہین اور ساتھ ہی مجبور بھی ہین حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ یا تو فعل مختار ہی ہوتے اور یا مجبور۔ ضدین کیونکر جمع ہو سکتی ہین۔ مگر ذرا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ نہین ہین۔ واقعی انسان فعل مختار بھی ہے اور مجبور بھی ہے اور اس حالت مین کوئی نقص نہین۔

تقدیر کے حقیقی معنے وہی ہین جو اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمائے ہین یعنے "خلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیرا"۔ اس نے کل چیزون کو پیدا کیا ہے اور ان سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ یہ زمین اور دیگر اجرام فلکی اپنی طاقتون مین محدود ہین اور ایک خاص انداز سے ایک دوسرے کے گرد دورہ کرتے ہین یا قائم ہین۔ مگر یہ نہین کہ وہ ابدالآباد تک اسی حالت مین قائم رہین گے بلکہ ہر لحظہ وہ تغیر اور فنا کی حالت مین ہین اور ہم نہین جانتے کہ کیا تغیرات واقعہ ہو رہے ہین اور آئندہ خاص خاص اوقات مین اُن کی حالت کیا ہوگی۔ سائینس نے بعض تاثیرین ان کی عقل خداداد سے معلوم کی ہین اور اندازہ لگایا ہے کہ کس زمانہ مین وہ کس رنگ مین ہون گے مگر نئی معلومات سے ان کے نتائج بدلتے رہتے ہین اور انہین اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ عقل انسانی انتہا کو نہین پا سکتی غرض سب کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے۔ اور وہ اسی اندازے سے اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے مین مصروف

www.aaiil.org

ہیں آفتاب زمین کو روشنی دیتا ہے جس سے اہل دنیا متمتع ہوتے ہیں ۔ روئیدگی ہوتی ہے اور نشوونما پاتی ہے اور چاندرات کو اس سے روشنی حاصل کرکے ان کے پکنے میں مدد دیتا ہے اور اسی طرح کائنات کی سب چیزوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے آگ پانی ہوا سب اپنی اپنی تاثیریں اور قوتیں رکھتی ہیں اور ایک خاص انداز سے دنیا میں پھل پھول اور پودے اُگاتے ہیں جن کی تاثیریں اور قوتیں جداگانہ خاص افراد کی ہیں اور جانداروں کی زندگی کا سہارا ہیں ۔ غرض دنیا جہان کی جاندار اور بے جان چیزیں ایک تقدیر میں محصور ہیں اور اسی تقدیر کے اندر وہ اپنے فرائض منصبی کو بجالاتے ہیں ۔ مگر انسان ناقص البنیاد ان کی کنہ اور ماہیت کو نہیں سمجھ سکتا ۔ اور ان کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا ۔ غرض کائنات کی کل اشیاء کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے اور اسی طرح انسان بھی جو کائنات کا ایک حصہ ہے ایک تقدیر میں محصور ہے ۔ ان کی ظاہری اور باطنی طاقتوں کی قسمت ازل سے مقرر ہے اور وہ اس سے باہر نہیں جا سکتا ہے ۔ وہ چاہتا ہے کہ میں سو میل پر ایک چیز کو دیکھ سکوں ۔ مگر اس کی بصیرت پانچ میل پر جاکر رک جاتی ہے ۔ اسی طرح اس کی طاقت سمع کی ایک حد ہے ۔ اس کی جسمانی طاقت اور قوت بازو کی ایک حد ہے ۔ اُس کی دماغی قوتے کی ایک حد ہے اُس کے سب اندرونی اور بیرونی قوے کی ایک حد ہے اس کی تمدنی حالت کی ایک حد ہے ۔ اس کی عقل و دانش ذہن اور حافظہ سب محدود ہیں ۔ اور جس طرح انسان شکل و صورت میں ایک دوسرے سے ممیز ہیں اور مختلف ہیں اسی طرح ان کی جمیع قوے ظاہری اور باطنی اور ان کی حالت تمدن کی حد اور قسمت مختلف ہے اور وہ اس سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کر سکتے ۔ ملائک کے فرائض مقرر ہیں ۔ اس لئے کل کائنات کی چیزیں خاص تقدیر سے وابستہ ہیں ۔ مگر انسان کی حالت اللہ تعالیٰ نے ایسی کہی ہے ۔ کہ وہ حد قسمت اور تقدیر کے اندر فعل مختار ہے اور اس کے اندر اس کو اختیار ہے کہ اپنے قوے سے فائدہ اٹھائے یا عذاب میں پڑے ۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو ترقی کرنے والی ہستی پیدا کیا ہے ۔ اور اس کو اس کی قسمت اور تقدیر کی حد پر مطلع نہیں کیا ۔ اس لئے اس کا فرض ہے ۔ کہ ہمیشہ ترقی کی طرف ساعی رہے گر اس کی ترقی ایک حد پر پہنچ کر رک جاتی ہے ۔ تو وہ اس کا جواب دہ نہیں کیونکہ وہ اس کی قسمت اور تقدیر میں نہیں ۔ انسان اپنے جمیع قوے سے نیکی کا پہلو اختیار کر سکتا ہے اور ہر تمدنی حالت سے محسن ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ حسب استطاعت اعمال حسنہ بجا نہیں لاتا ۔ تو گویا وہ فرض کمال سے قاصر ہے ۔ ہاں انسان جب اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دیتا ہے ۔ تو اللہ تعالےٰ کا فضل دستگیری کرتا ہے ۔ اور وہ نجات یافتوں میں شامل ہو جاتا ہے ۔

عقل مند اور ہوشمند انسان ہر حالت میں نیکی اور بدی اختیار خداداد سے کرتا ہے اور اس کا جواب دہ ہے کوئی حالت ایسی نہیں جس میں وہ نیکی یا بدی مقدر یا قسمت کی مجبوری سے کرے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ۔ کہ ونفس وما سوٰھا ۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا ۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا ۔ یعنے انسانی نفس میں نیکی اور بدی کی قوت ودیعت تو کر دی گئی ہے ۔ مگر یہ فعل اختیاری رکھا ہے ۔ کہ خواہ بدی کرے یا نیکی ۔ جو کرے گا اُس کے مطابق فائدہ یا نقصان اٹھائے گا ۔ پس جیسے اعمال حسنہ کی ہر شخص اپنی قسمت اور تقدیر کے ماتحت توفیق کلی رکھتا ہے ۔ اسی طرح ایمانیات سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے ۔ ایک عالم شخص باریک باتوں کو سمجھ سکتا ہے مگر جاہل کے لئے اتنا ہی کافی ہے ۔ کہ وہ غائب کے طور پر ایمان لائے اور تعلیم حق پر قائم ہو جائے

اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا ۔ تو خود اُسے تفہیم دیدے گا ۔ عقائد حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نیچر میں اور اپنی مقدس کلام میں دلائل بہم پہنچا دئے ہیں اور ایک عالم شخص عقل سلیم رکھنے والا ان کو سمجھ سکتا ہے ۔ مگر جس کو ازل سے اس قدر علم اور عقل کا مادہ نہیں ملا وہ غائبانہ ایمان لا سکتا ہے اور نتیجہ میں دونوں برابر ہیں ۔ ایسا ہی کوئی حالت ایسی نہیں جس میں انسان اعمال حسنہ بجا نہ لا سکے ۔ مثلاً نماز ۔ اگر کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کے پڑھے یا جسمانی حالت کے مطابق لیٹ کے پڑھے زبان سے ادا کرے یا اشارے سے فی سبیل اللہ اگر روپیہ نہیں دے سکتا تو آٹھ آنہ دے چار آنہ دے ایک ادھیلہ دے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا ۔ اللہ تعالےٰ وسعت یعنے تقدیر اور قسمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا ۔ اور کوئی قسمت یا تقدیر ایسی نہیں کہ انسان مجبوراً بدی میں مشغول ہو اور اتقا اور اعمال حسنہ سے پہلوتہی کرے ۔

بعض لوگوں کو قرآن شریف کی ایسی آیات سے دھوکہ لگ جاتا ہے ۔ مثلاً لکھا ہے فان اللہ یضلّ من یشاء ویھدی من یشاء ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ضلالت میں رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ۔ ہدایت بخشتا ہے ۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا اور اگر اللہ تعالےٰ چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا ۔ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ جس کو اللہ تعالےٰ گمراہی میں رکھتا ہے ۔ اس کو کوئی راہ ہدایت پر لانے والا نہیں ۔ مگر ہمارا ایمان اس کتاب پاک کی ایک یا چند آیات پر نہیں بلکہ ساری کتاب پر یکساں ایمان ہیں ۔ جہاں ایسی آیات لکھی ہیں وہاں ان کا مطلب بھی سمجھا دیا ہے ۔ بلکہ کوئی ایسی آیت ہو ۔ اگر آپ اس کے اول اور آخر آیات پر غور کریں گے ۔ تو آپ ضرور دیکھ لیں گے کہ وہیں ان کی حقیقی تشریح بھی پڑی ہوئی ہے ۔ علاوہ اس کے اللہ تعالےٰ نے متعدد موقعوں پر بیان فرما دیا ہے ۔ کہ ضلالت اور ہدایت کس طرح انسان کے شامل حال ہو جاتی ہے ۔ اور کس طرح منشاء الٰہی اپنا کام کرتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے صاف الفاظ میں بتا دیا ہے ۔ ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا ۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ظالم ہیں اُن کے واسطے غفران نہیں اور نہ وہ ہدایت پا سکتے ہیں ۔ برخلاف اس کے فامّا الذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہٖ فسیدخلھم فی رحمۃٍ منہ وفضلٍ ویھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً ۔ یعنے وہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کو مضبوط پکڑ لیتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ اُن پر فضل کرتا ہے اور ان کو اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور راہ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے ۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطاناً فھو لہ قرین ۔ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے ۔ شیطان اس کا رفیق ہو جاتا ہے اور اس کو گمراہ کر دیتا ہے ان آیات سے اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بخوبی ظاہر ہے ۔ کہ منشاء الٰہی کس طرح انسان کو گمراہ کرتا یا ہدایت دیتا ہے ۔ اس کی مثال یہ ہے ۔ مثلاً ایک شخص شکایت کرے ۔ کہ میرا ہاتھ جل گیا تو ہم اسے جواب دیں ۔ کہ بھئی تم نے جو آگ میں ہاتھ ڈالدیا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جلانا ہی تھا ۔ گو ہاتھ کو آگ نے جلایا ۔ مگر آگ کو پیدا کرنے والا اور اس میں سوزش کی تاثیر رکھنے والا تو وہی ہے پس مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ کہ ہاتھ کا جلنا منشاء الٰہی سے تھا ۔ یا اس کے برخلاف ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص نے یہ تدبیر عمل حسنہ بجالانے کی کی اور اُس پر عمل کیا ۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ نیک ثمرہ اس کو عطا کیا غرض منشاء الٰہی دنیا میں انسان کے ساتھ اسی طرح پورا ہو رہا ہے ۔ انّ سعیکم لشتّٰی

www.aaiil.org

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ۔ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ۔ تمہاری کوششیں مختلف ہیں ۔ پس ان کے مطابق جس کسی نے اتقا اختیار کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تصدیق کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ہدایت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کسی نے لاپرواہی سے بخل کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تکذیب کی ۔ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے گمراہی کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہو گیا ۔ کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں لکھا ہے ۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا ۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا ہے ۔ کہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جن و انسان جہنم کا طعمہ ٹھیریں تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ میں نے رحمت کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے ۔ اگر نیکی اور بدی مجبوری سے ہوتی ۔ تو نہ دوزخ ہوتا نہ بہشت ۔ اختیار کا لازمی نتیجہ ہے کہ نیکی بھی ہو اور بدی بھی ۔ اور دونوں کیلئے جزا اور سزا کی الگ الگ حالتیں ہیں ۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ میں دوزخ کو بھی بھر دونگا اور رحمت بھی میرے بندوں کے شامل حال ہے جس کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ اس نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہے ۔ غرض منشائے الٰہی دو طرح پر کام کر رہا ہے ۔ ایک تو اس طرح پر کہ جب "الی ربک المنتہیٰ" کے مطابق علت العلل وہی ذات پاک ہے ۔ تو لاریب یہی ماننا پڑتا ہے ۔ کہ جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے اور دوسرے اس طرح پر کہ وہ ذات پاک کائنات کے لئے بطور روح کے ہے اور جس طرح چاہتا ہے ۔ جزو کل سے کام لیتا ہے ۔ یعنی مشیت ایزدی سے یہ ایک کارخانہ دنیا کا قائم کر دیا ہے اور اس کے واسطے قانون مقرر ہیں مگر یہ نہیں کہ ایک دفعہ کن کہکر الگ ہو گیا اور بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ شروع سے اس نے قانون باندھ دئے ہیں ۔ یعنے مقدار اور قسمت کی حد بست کر دی ہے ۔ تو اب بھی اس کا ارادہ برابر کام کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا ۔ کہ اب وہ کچھ نہیں کرتا اور چپ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ متعدد آیات سے ثابت ہے ۔ کہ اب بھی اس کا ارادہ اور منشاء برابر کام کر رہے ہیں وہ حی قیوم ہے ۔ اسی کے فضل سے ہمارا قیام ہے ۔ کل احکام دنیا و مافیہا کے متعلق اسی کی جناب سے نافذ ہوتے ہیں اور وہ ہمارا محافظ اور نگہبان ہر آن ہے ۔

مشیت ایزدی سے انسانی فضیلت کے مدارج ضرور ہیں ۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ۔ کوئی حسین ہے کوئی بدصورت ۔ کوئی ذہین ہے اور کوئی غبی ۔ کوئی عالم ہے اور کوئی محض جاہل ۔ اور پھر امیری غریبی ۔ حسن بدصورتی اور علم و جہالت غرض جمیع قوای ظاہری و باطنی کے اختلاف کے باعث فرق ہے مگر ہر حالت میں انسانی فہم اور ادراک ایمانیات کے سمجھنے کے لئے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنے پر قادر ہے اس لئے خواہ کسی حیثیت میں ہو نجات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس پر بند نہیں ۔ یہ اختلاف محض دنیاوی انتظام کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے حقیقت میں امیری حسن دین اور علم میں کوئی فخر نہیں اور نہ غریبی بدصورتی اور جہالت میں کوئی عیب اور شرم ۔ فخر یہ ہے کہ باوجود ابتلاؤں کے انسان ابتغاءً لمرضات اللہ نیکی کا پہلو اختیار کرتا ہے اور عیب اور شرم اس میں ہے ۔ کہ باوجود نیکی پر قدرت رکھنے کے ۔۔ وہ بدی کی جانب راغب ہوتا ہے ۔ اگر یہ سمجھتا ہے ۔ کہ بنی نوع انسان میں اختلاف کسی گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہے مگر یہ جاہلانہ اور سطحی خیال ہے ۔ جب یہ صحیح ہے کہ بغیر اختلاف انتظام قائم نہیں رہ سکتا اور اختلاف کا ہونا ایک حکمت پر مبنی ہے اور جب یہ بجربہ ثابت ہے کہ حقیقی راحت امیری اور حسن وغیرہ پر موقوف نہیں اور نہ ہی غریبی اور بدصورتی وغیرہ کے ساتھ لازمی طور پر دکھ اور درد ہے اور جب یہ واقعی اور بالکل سچی بات ہے ۔ کہ ہر حالت میں انسان اعمال حسنہ بجا لا سکتا ہے اور نجات کا وارث ہو سکتا ہے ۔ تو پھر یہ خیال کرنا ۔ کہ ہر حالت انسانی کسی گزشتہ زندگی کے کرموں کا نتیجہ ہے غلط اور محض غلط ہے یہ خیال جہالت اور بڑی موٹی سمجھ کا خیال ہے ۔ ظاہر کو دیکھ کر ایک مسئلہ قائم کر لیا ہے ۔ اگر نظر غور بین سے تدبر کیا جائے ۔ تو صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور عقل سلیم اس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی ۔

غرض قضاء و قدر نے انسانی حالتوں میں فرق ضرور رکھا ہے مگر ہر حالت ایک تقدیر کے اندر با اختیار ہے سلسلہ نبوت پر غور کرو ۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایک خاص غرض کیلئے مامور ہیں اور اس لئے مجبور ہیں ۔ مگر نہیں ان کے ساتھ بھی تدبیر لگی ہوئی ہے وہ حکم خداوندی سے تبلیغ کرتے ہیں اور مدعائے بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہزار تدبیریں کرتے ہیں ۔ بعض تدبیروں میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض حد تقدیر سے باہر ہوتی ہیں اس لئے فیل ہو جاتی ہیں ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن شریف میں کہا ہے یعنے وحی الٰہی سے لوگوں کو مخاطب کیا ہے ۔ کہ اگر میری اختیار میں سب باتیں ہوتیں ۔ تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔ پس گو آپ تدبیر عمل میں لاتے مگر مخالفین کی خواہشات کے مطابق کل معجزات دکھانے پر قادر نہیں تھے ۔ اللہ تعالیٰ جو غیب کی خبریں بتاتا ۔ لوگوں میں مشتہر کر دیتے اور جو معجزات آپ کو دئے جاتے وہ ظاہر کر دیتے ۔ غرض مامورین من اللہ کو مشیت ایزدی سے باعث ہدایت ٹھیرائے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی اتباع سے حسب استعداد فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ مگر ان کی اپنی حالت بھی ایک تقدیر کے اندر بند ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ جس طریقہ سے چاہتا ہے ان کو کامیاب اور بامراد کر دیتا ہے ۔ آپ میں سے شاید کسی کو یہ خیال گزرا ہو ۔ کہ انبیاء و مرسلین کی کیا ضرورت ہے مگر میں پیشتر بیان کر چکا ہوں ۔ کہ انسان با اختیار ہستی ہے ۔ پس اختیار کے ہوتے ہوئے ضروری ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہدایت کے سامان مہیا کرتا رہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو اختیار دے کر ہدایت کا سلسلہ قائم نہ کرتا ۔ تو لوگ ضلالت میں پڑے رہتے ۔ مگر پیشتر بتایا ہے ۔ کہ بنی نوع کے ساتھ انسان کا کیا قانون ہے ۔ اور منشاء الٰہی کس طرح اپنا کام کرتا ہے ۔ پس اس قانون اور منشاء کے مطابق لازمی ہے کہ فعل ربانی قیامت تک ہماری دستگیری کرتا رہے اور سلسلہ مہدویت منقطع نہ ہو ۔

معجزات اور کرامات فرق عادت امور ہیں اور ظاہرہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ فقدرہٗ تقدیرا کے خلاف ہیں ۔ اور اسی واسطے بعض وقت عقل پر ناز کرنے والا پکار اٹھتا ہے کہ وہ قانون نیچر کے خلاف ہیں اور قابل تسلیم نہیں ۔ آنکھوں کے سامنے واقعات پیش آئیں ۔ تو ان کو عقل کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر غائب کی خبر ہو تو اس پر یقین نہیں رکھتا اس میں شک نہیں کہ ایسے واقعات عجیب ہیں اور حیرت انگیز ہیں اور ظاہر بین ان کو خلاف نیچر تصور کرتا ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی کلام فقدرہ تقدیرا جھوٹی نہیں ۔ البتہ اشیاء عالم تغیر کی حالت میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی فرد بشر کو نہ اس کی اپنی تقدیر کا اندازہ بتا دیا ہے اور نہ دیگر مخلوقات کا ۔ اس لئے وہ دعویٰ سے نہیں کہہ سکتا ۔ کہ ہر چیز موجودہ حالت میں قائم رہے گی ۔ قرآن مجید نے معجزہ

www.aaiil.org

شق القمر ان الفاظ مین بیان کیا ہے۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ وہ گہڑی نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو چاند کا پھٹنا خارق عادت تہا مگر قانون آلہی کے خلاف نہین تہا اس کے لئے وہ گہڑی مقدر تھی اور وہ پھٹ گیا مگر اللہ تعالےٰ کو منظور یہ تہا کہ یہ نشان رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ظاہر ہو تا مخالفین پر حُجت قائم ہو اور متبعین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو۔ یہی حال دیگر معجزات و کرامات کا ہے۔ ارضی اور سماوی نشانات ایک تقدیر کے ماتحت ہی ظہور مین آتے ہین۔ مگر خارق عادت کے رنگ مین جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ تو کسی شخص کی فضیلت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ یہی حال پیشگوئیون کا ہے۔ تقدیر مقررہ کے ماتحت اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے۔ غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور وہ ایک شخص کی صداقت کا نشان ٹھیرتا ہے اور مومن کی ترقی ایمان کا باعث پیشگوئی ہی ایک کرامت ہے۔ خارق عادت کے طور پر صدہا واقعات دنیا مین ظاہر ہوتے ہین۔ مگر جیسا کہ لفظ معجزہ اور کرامت سے ظاہر ہے۔ فضیلت اور بزرگی اسی شخص کو حاصل ہے۔ جو منصور من اللہ ہے اور اس کی ذات سے جو امور خارق عادت وابستہ ہین۔ ان مین اعجازی رنگ ہوتا ہے ان مین ایک شوکت اور جلال ہوتا ہے اور غلبہ اُسی کا ہوتا ہے۔

مینے اپنے فہم اور ادراک کے مطابق مسئلہ تقدیر کے مختلف پہلوؤن پر کافی بحث کر دی ہے۔ گو یہ بحث مختصر ہے۔ مگر مین امید کرتا ہون۔ کہ آپ نے میرے مفہوم کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو پس اگر آپ کے نزدیک کوئی بات ناقص اور قابل اعتراض ہو۔ تو مہربانی کر کے مطلع فرمائین۔ تا مین اس پر غور کرون۔ اور اگر ہو سکے تو آپ کی تسلی کرا سکون۔ اس بحث کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بنی نوع انسان اپنے جمیع قوائے ظاہری اور باطنی مین مختلف ہین اور ان تمام قویٰ کی اللہ تعالےٰ کے علم مین ایک حد ہے۔ جس کا انہین علم نہین۔ اس حد سے وہ تجاوز نہین کر سکتے مگر اس کے اندر فعل مختار ہین۔ مشیت ایزدی نے ایک حد بست تو انسان کیلئے قائم کی ہے۔ اور منشائے آلہی اس کے افعال کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ذات ہے اس کے لئے کوئی حد نہین اور وہ اپنے ارادون اور منشا کے پورا کرنے مین کسی قانون پر مجبور نہین۔ ہم نہین جانتے کہ ہمارے لئے کیا مُقدر ہے اور وہ مُقدر کس راہ سے مل سکتا ہے پس لازمی اور ضروری ہے۔ کہ سعی اور تدبیر سے اُسی کے حضور دعا کرین اور عاجزانہ مغفرت کے طالب ہون۔ سب توفیقون کا مالک وہی ہے اسی سے توفیق ملتی ہے اور اُسی کے فضل اور مہربانی سے نجات نصیب ہو سکتی ہے۔ یہ انسان مشت خاک کیا چیز ہے۔ کہ اپنے علم اور زور بازو پر گھمنڈ کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمین توفیق دے۔ کہ ہم ایمان اور عمل سے اس کے رستہ پر قائم ہو جاوین۔

افسوسناک واقعہ

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر دل کو کپکپی پیدا ہو گئی۔ کہ ۳۷۰ راجپوت جن کے بزرگون نے دین اسلام قبول کر لیا تہا۔ آریہ سماج آگرہ کی کوشش سے ۲۴ نومبر کو پورے طور پر ہندو راجپوتون مین شامل کرنے گئے۔ ان کی شدہی کی رسم کے وقت جو آگرہ مین ادا کی گئی۔ دو سَو کے قریب وکلاء رُوسا موجود تھے۔ اگر یہ دل کو ہلا دینے والی خبر سچ ہے۔ تو نہائت ہی شرمندہ ہونا چاہیئے ان لوگونکو جو حمائت اسلام کا نام لے کر مسلمانون کا مال لوٹتے ہین اور خاص کر آگرہ کے مولوی نہائت ہی ملزم ہین۔ اُن کے شہر آگرہ جس کا دوسرا نام اکبر آباد بھی ہے۔ ۳۷۰ وہ لوگ جن کی پیدائش کے وقت اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ کی آواز کان مین ڈالی گئی تہی اب وہ اس خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ ہو گئے اور ہمارے مذہبی پیشواؤن کو ترنوالون کی تلاش سے فرصت نہ ملی۔ گروہ علماء جو اصلاح قوم کے حامی ہین۔ جب اُن کی کوششون کا یہ حال ہے۔ تو دوسرون کا کیا ٹھکانا۔ ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

اور اکثر کا یہ حال ہے۔ ؎

سبح برکف توبہ برلب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید بر استغفار ما

اب رہا رُوسا کا گروہ۔ جن پر بڑا بھروسہ ہو سکتا تہا۔ کہ یہ قوم کے جہاز کو ناخدا بن کر تباہی سے بچائین گے۔ مگر ان مین سے اکثر اپنی آسائیش تن سے فرصت نہین پاتے۔ اگر مجلس نشاط ہو تو سب سے اوّل پہونچنے والے یہ ہون گے اگر اسلامی خدمت ہو تو حاضری کی بجائے ان کا نام غائب ہوگا وللّٰہ درّ القائل۔ ؎

مُردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خورم و خندان نشستہ با بُتان نازنین

اس سے بڑھکر اور شرم وہ واقعہ کونسا ہو سکتا ہے کہ اُن کے مذہب سے ۳۷۰ آدمی نکل جاوین اور اُن کے کانون کان خبر نہ ہو۔ اگر ہوئی ہو۔ تو اس کی اصلاح کی فکر نہ کی ہو۔ آریہ سماج پر ہمکو کچھ افسوس نہین کیونکہ ہر ایک اپنے مذہب کی ترقی چاہتا ہے۔ افسوس ہے تو جانے والون اور غافل گروہ علماء اور رُوسا پر۔ اگر چندے یہی حال رہا۔ تو کار طفلان تمام خواہد شد۔

اے۔ ایس۔ عربی۔ قادیان دارالامان

اختیار الاسلام | مُصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد مین ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۷؍

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؍

کاسر احمدی | پنجابی نظم۔ قیمت ۱؍

آئنہ توشری | طالب علمون کیلئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۱؍

کاسر احمدی | الاداد والے۔ قیمت ۱؍

سراج الحق | مُصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے۔ بہت ہی عمدہ لکھی ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۱؍

مجموعہ ازالۃ الوساوس | قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور دجال کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۴؍

السر المکتوم | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۵؍

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین۔ قیمت ۱؍

لیکچر لاہور | جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی خوبیون پر ایک بڑے مجمع لاہور مین دیا۔ قیمت ۴؍

دُعا مدد | ماسٹر ہدایت اللہ صاحب گجرات اپنی بیمار اہلیہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

www.aaiil.org

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۰ سالہ احمدی کاشتکار - گجرات گجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل انٹرنس پاس - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم ن - و - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اپنے کارخانہ میں برائے فروخت رسالہ کیا ہے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۱ر

البرہان الصریح فی تابید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے - جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی - اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے -

قیمت مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۵ر ولایتی کاغذ مجلد ۱۵

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئندہ جو نظمیں ہونگی وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی -

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات رسب کو بھی گراں نہیں - قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں نکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے کرائے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کا حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اسوقت ہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ویسا ہی مفید پایا ہے یا کہ میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا شکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی - راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل ریاست ٹونک راجپوتانہ (سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ الدماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب دیگر امور متعلقہ خوض فکر مثلاً کاروبار عدالت وحساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انکے لیئے ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی - یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے - قیمت فی ڈبیہ ۵ للعہ - سرمہ کی الکحلیہ علاوہ بریں اور کئی امراض تہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - پھولا - سبل - خارش چشم - درد آنکھوں سے پانی جاری رہنا - ترچھ پن اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - قیمت فی تولہ ۱ر

دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترمنی بکس ۳ر سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۱۲ر سفوف مفرح اعظم - دیرینہ قبض ہضم نہیں ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بیچین اور کاہل رہتی ہو - پشت پہلو اور نم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی بکس ۱۲ر

پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ ولیسنگھ ضلع گوجرانوالہ خاص

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت ازمعاونین ۔۔ قادیان مین ۔۔

اے بہمان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۶۶ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

مورخہ ۲۸۔ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرآئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی۔

نمبر (۴۹)

گورنمنٹ ۔۔ قیمت اشتہار ۔۔ ازلیقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستورالعمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم بدین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔ عسہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کی ایک ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ عہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۱۱ پر اخبار کی ایک ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔ ۔۔ سے ر

مابعد ۔۔ للعہ ر

فی پرچہ ۔۔ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے وہ پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین اسطرح کہ ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ ہر ایک کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین

www.aaiil.org

مختلف نوٹ

ایک اور نشان

میں نے اسی ہفتہ کے ایک اخبار میں دیکھا کہ "علی پور میں ایک قسم کا مرض نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہو چکے ہیں۔ رسیلن زیادہ تر ریڑھ کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور نہایت موذی بتلایا جاتا ہے۔ یہ مرض بہت پرانا ہے اور برطانیہ۔ صوبجات متحدہ امریکہ اور جرمنی میں بھی پھیل چکا ہے اس کے دیگر مقامات میں پھیلنے کا اندیشہ ہے"۔ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود پہلے ہی سے خلق اللہ کو آگاہ کر چکا ہے۔ کہ اس ملک نیز دیگر ممالک میں طرح طرح کی وبائیں پھیلیں گی۔ وہ سخت دل لوگ جو طاعون۔ زلازل۔ مرض النوم اور قحط وغیرہ متعدد آفات سے خائف و متاثر نہیں ہوئے۔ کاش نت نئے آئندہ خوفناک نشانوں ہی سے کچھ سبق لیں۔!

ایک اہم ضرورت

قحط کی ناقابل برداشت مصیبت اب کچھ ایسی عام اور پائدار اور مستقل سی ہو گئی ہے۔ کہ محتاج تشریح نہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے شہروں کے خصوصاً متمول لوگ تو اس سے کچھ ایسے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ ان کے نزدیک اس مصیبت کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے تاکہ دو چیزوں کی جگہ ایک اور دس کی جگہ بیس اٹھ گئے۔ جب دولت یا حصول معاش کے ذرائع بافراط موجود ہیں۔ تو بھوکے کسی طرح مرتے نہیں پھر خدا سے ڈرنے اور قحط و گرانی کو مصیبت یا عذاب الٰہی سمجھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے؟ ہاں قصبوں اور دیہات کے لوگ البتہ اس مصیبت کو عام طور پر محسوس کر رہے ہیں کہ ان کو زمین آسمان کے تیور ان کی طرف کچھ بدلے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس! برا ہو علم بے دینی اور غفلت اور جہالت کا کہ اتنی خبر اور سوجھ بوجھ انہیں بھی نہیں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ پس میرے خیال میں اس وقت ہمارے سلسلہ کو ایسے مبلغوں کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ جو دیہاتی و قصباتی بستیوں میں جا جا کے لوگوں کو "وماکنا معذبین" الآیہ کے مفہوم سے خبردار اور قبول حق کی جانب مائل کریں۔ یہ مبلغ حتی الامکان ایسے نیک اور موثر نمونے احمدیت کے ہوں کہ جس طرح ایک طرف اس آیت قرآنی کا منشاء لوگوں کے دلوں میں ضرورت یا موجبہ کا احساس پیدا کرے ایسا ہی اس کے اتباع کا اثر بھی اپنے اندر ایک کشش رکھنے والا ثابت ہو۔ خدایا تو ہی ہم عاجز کمزوروں کو اس قسم کے مفید و موثر نمونے بننے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

کمزوری ایمان ایک خطرناک مرض ہے

دہلی آن کر میں نے چند شخصوں کی عجیب حالت دیکھی میں جانتا ہوں کہ وہ کسی زمانہ میں خاصے پکے احمدی تھے مگر اب ان کے متعلقات و معاملات حتےٰ کہ عبادات تک نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ انہیں احمدی ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ مگر لطف یہ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر و مکذب بھی نہیں بتلاتے۔ ایمان کی کمزوری فی الواقع ایک خوفناک مرض ہے جس کا اگر جلدی ہی علاج نہ کیا جائے۔ تو منجر بہلاکت ہوتے ہیں کچھ شک نہیں اور قبول حق کے بعد دنیوی فوائد کو عزیز رکھ کر مداہنت اختیار کر لینا یا اپنے امام اور اس کی جماعت سے مستقل اور علانیہ تعلق قائم نہ رکھنا لاریب ایک شرک ہے اور ظلم عظیم خدا تمام مومنین کو اس سے بچائے چونکہ یہ لوگ بیچارے کوئی ممتاز اور پایہ کے اشخاص نہیں ہیں۔ اسلئے ان کے نام کنایتہً بھی بتلانے کی ضرورت نہیں۔ میں گاہ گاہ تبلیغ کے ساتھ ہی اُن کے حق میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا انہیں استقامت کی توفیق بخشے۔ اُمید ہے کہ دوسرے برادران دینی بھی اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہوں گے۔

تجارت اور ملازمت کا فرق ہمارے نقطۂ نظر سے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ملازمت اکثر صورتوں میں ایک طرح کی غلامی ہوتی ہے۔ اس میں گویا مقررہ تنخواہ کے عوض اپنے قیمتی اوقات اور قوائے دماغی و جسمانی کا ایک بڑا حصہ دوسروں کے اختیار میں دے دینا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی مان لینا چاہیئے۔ کہ تگ و دو اور سعی و جانفشانی اپنے ذاتی کاروبار میں بھی خواہ وہ تجارت ہو یا دستکاری و حرفت۔ ملازمت سے کچھ کم نہیں پڑتی دونوں میں صرف فرق اتنا ہے کہ ایک ملازم کے قوائے و اوقات پر تو بہت کچھ غیر کا قبضہ و تصرف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ وہ ایک وقت اپنے فرائض مذہبی کی بجا آوری سے بھی مجبور و معذور رہے اور ایسی حالت میں اُسے اس الزام کا بھی مستوجب کہہ سکتے ہیں کہ اس نے چند کھوٹے داموں کے بدلے پرائی غلامی ہی اختیار نہیں کی بلکہ دین فروشی کو بھی اپنی وجہ معاش کا ذریعہ بنایا۔ مگر ایک حرفت پیشہ یا تاجر آزاد ہے کہ جب چاہے کام کرے جب چاہے آرام جس وقت ضرورت ہو اپنے دنیا کے دھندے کا حرج و نقصان بھی گوارا کر کے امور دین کی جانب متوجہ ہو سکے جو ایک ایسی قربانی و ایثار ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کا اجر عظیم کسی نہ کسی شکل میں ضرور مل کے رہتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ مومن متقی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نیت سے آزاد کاروبار اختیار کرتا ہے ورنہ بغیر اُس سچی سکینت کے جو خدا تعالےٰ سے عطا ہوتی اور عُسر اور یُسر ہر حال میں رفیق رہتی ہے۔ اصلی راحت و عافیت نہ پرائی تابعداری میں ہے نہ اپنے دھندوں کے انہماک میں۔ خدایا تو ہم سب کو وہ سچی سکینت عطا فرما۔ آمین

الراقم

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی رفیق الحسینی کمرہ بنگش دہلی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	دوماہ	یک ماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی میں آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اُس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کو اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کرے۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

برادر مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ براہ نوازش مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار گوہربار مین درج فرماکر کترین کو ممنون فرماوین اور حق تبلیغ ادا فرماوین۔

ہمارے قومی ریفارمر

علمائے اسلام کے آجکل دو بڑے گروہ بنے ہوئے ہیں ایک تو وہ بدبخت گروہ ہے ۔ جو امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کھلے اور جانی دشمن ہین اور ہمیشہ اپنی پُر ضلالت تحریرون اور تقریرون سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مرحوم کو قعر ضلالت مین دھکیلتے رہتے ہین اور سلسلہ احمدیہ کی بیخکنی کیلئے دامے ۔ درمے ۔ قدمے سخنے ہرآن وہر لحظہ کوشش مین لگے رہتے ہین ۔ اگرچہ آج تک ایک فرد بشر بھی اس سلسلے کا بال بیکا نہین کرسکا اور نہ آئیندہ کرسکے گا ۔ مگر ہم ان غریبون کو معذور سمجھتے ہین انھون نے اپنے دلون کی کجی کے باعث شروع ہی مین بہت عجلت کرکے اس سلسلے کے خلاف بکنا شروع کردیا ۔ جہان تک کہ بعض ابدی جہنمیون نے کفر کے فتوون پر بھی اپنے مواہیر ثبت کردین اور اس طرح اپنی ہاویہ کی ابدی سکونت پر مہر کردی ۔ کاش ! اگر یہ حضرات جلدی نہ کرتے اور صبر سے خداوند کریم سے استعانت کرکے صراط مستقیم پر قدم مارتے تو آج مغضوب علیہم کی قوم مین داخل نہ ہوتے ۔ مگر

ان اللہ لا یغیر ما بالقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

خیر ۔ اِن کو تو جانے دو ۔ ان کا ذکر ہی چھوڑ دو ۔ ان کو پوچھتا ہی کون ہے ۔ مہذب مسلمان بلکہ ساری مہذب دنیا اُن پر لعنت بھیجتی ہے اور خداوند جل شانہ اور اس کے پاک فرشتے بھی اُن پر لعنت کرتے ہین ۔ ہماری اصلی غرض اس مضمون کے لکھنے سے اُن مہذب علماء کو خطاب کرنا ہے ۔ جو کچھ عرصہ سے قومی ریفارمرون مین شمار ہونے لگے ہین ۔ اور جو براہ راست یا کسی اور طرح سے سید احمد خان صاحب مرحوم کی صحبت سے مستفیض ہوچکے ہین اور جن کو دنیاوی تعلیم کی ترویج مین اس گمراہ کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہے ۔ ان کی تعداد بہت بڑی ہے اور ہم انشاءاللہ تعالیٰ موقعاً فوقتاً ان مین سے ہر ایک کی نسبت کچھ عرض کرتے رہینگے ۔ اور ناظرین بدر کو دکھاتے رہین گے ۔ کہ آیا باوجود دعوے اصلاح کے وہ اسلام کے پاک تمدنی اور دینی اصولون پر عمل ہی کرتے ہین یا نہین لیکن فی الحال ہم دو بزرگون کے ساتھ کچھ بات چیت کرنی چاہتے ہین ان کے اسمائے گرامی یہ ہین ۔

۱ خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی ۔ ۲ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

ہم اس بات کے ماننے کے لئے طیار ہین ۔ کہ ان بزرگون نے ایک حد تک جیساکہ دنیاوی ریفارمرون کا قاعدہ ہے ملک مین اصلاح بھی کی ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہین ۔ کہ اصلاح کا رنگ ان کی طبیعتون پر سید احمد خان کی بدولت چڑھا ۔ ورنہ بذات خود وہ سادہ مزاج اور دیندار مسلمان تھے ۔ مگر افسوس اس کی صحبت نے ان کو دین پر پورے طور سے قائم نہ رہنے دیا ۔ اور حُب دنیا ان کے اعمال پر غالب آگئی اور ان اصحاب نے اس نیچری مصلح کی بدولت یا یون کہو کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے دنیا کو دین پر مقدم کرلیا اور باوجود بڑے عالم متبحر ہونے کے وہ ایک مامور من اللہ کو جو ان کے سامنے بشیر و نذیر بنکر آسمان سے نازل ہوا ۔ پہچان نہ سکے بلکہ ابتک سکتے کے عالم مین ہین نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن ۔ حیران ہین کہ یہ کیا ہورہا ہے اپنی آنکھون سے ایک مجدد اور مامور من اللہ کو دیکھ رہے ہین اور اُس امداد غیبی پر جو آسمان اور زمین سے اُس کی حق مین کی جارہی ہے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہین ۔ مگر مُنہ سے کچھ بول نہین سکتے وہ اپنے کئے پر پشیمان ہین اور سید احمد خان اور اس کی زمینی کوششون کو یاد کرکرکے زبان حال سے کہہ رہے ہین کہ ۔ مصرع

خود غلط بُود آنچہ ما پنداشتیم

اصل بات یہ ہے ۔ کہ انہین معلوم نہین تھا ۔ کہ اصلاح کے واسطے زمینی آدمیون کی کوششین ہمیشہ بے سُود ہوتی ہین کیا یہ بزرگوار ہمین تبلاسکتے ہین کہ عرب کے اُمی نبی نے جو پاک تبدیلی تیئس سال کے اندر اس جاہل ۔ وحشی اور خونخوار ملک مین کردکھائی وہ ہزار سید احمد خان ۔ دو ہزار حالی اور تین ہزار نذیر احمد اور چار ہزار غلام الثقلین اور پانچ ہزار عبدالقادر اور چھ ہزار انشاء اللہ اپنی متفقہ کوششون سے اُتنے ہی یا اس سے دو چند یا سہ چند عرصہ مین کرسکتے ہین ۔ ہرگز نہین ۔ سچی اصلاح کیلئے آسمانی آدمیون کی ضرورت ہوتی ہے اور کامیابی بھی انہین کو ہوتی ہے ۔ جو آسمان سے آتے ہین نہ اُن کو جو زمین پر خود بخود مُصلح بن کر بیٹھ جاتے ہین ۔ دیکھو پچیس برس سے خدا کا ایک برگزیدہ اور آسمانی مصلح پکار پکار کر خلق خدا کو بتا رہا ہے ۔ کہ ترقی کی شاہراہ اس طرف ہے ۔ اور دین کے انوار اس طرف چمکتے ہین ۔ آؤ اس طرف جھکو ۔ کہ صراط مستقیم یہی ہے ۔

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

مگر کتنے ہین ۔ جنھون نے اس منادی کرنے والے کی آواز کو سنا ہاں پچیس سال سے ایک مؤذن آسمان سے نازل ہوکر اس روحانی جمعہ کے اندر لوگون کو نماز جمعہ کے لئے بلارہا ہے ۔ مگر افسوس لوگ بیع کو نہین چھوڑتے اور جمعہ کی نماز کی طرف سے غافل ہین ۔ آہ ! بڑے بڑے سمجھ والون کی عقلین بھی یہان آکر ماری گئی ہین ۔ اور وہ باوجود سب کچھ سمجھنے کے کچھ نہین سمجھتے ۔ بڑے بڑے تیراک اس بھنور مین آگر رہ گئے ہین اور بڑے بڑے شہسوار اس میدان مین گردنون کے بل گر پڑے ہین ۔ بڑے بڑے تیر اندازون کے تیر اس میدان کارزار مین اُلٹ کر اُنہین کے مونہون پر آلگے اور ان کو گھائل اور ادھموا کردیا ۔ عجب ماتا موتی ہورہی ہے ۔ ایک عالم عذاب کے دام مین گرفتار ہے ۔ مگر دانہ کی طمع اس کو دام سے باہر نکلنے نہین دیتی ۔

مگر ہم اصل پوائنٹ سے دور جا پڑے ہین ہان اول ہم مولانا حالی سے پوچھتے ہین ۔ کہ "مسدس حالی" مین انہون نے اسلام کی حالت زار پر جو رونا رویا ہے اور "مناجات حالی" مین جو دھاڑین مار کر دعائین کی ہین ۔ کیا وہ کچھ وقعت رکھتی ہین ۔ یا یونہی لوگون کو سنانے کے لئے اُن کے زور طبع کا نتیجہ ہین ۔ اور اگر حقیقت مین انہون نے سوز و دروں کے ساتھ دعائین کی ہین ۔ تو وہ منظور بھی ہوگئی ہون گی ۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی مومن خشوع خضوع کے ساتھ رب العلمین کی درگاہ مین دعا کرے اور قبول نہ ہو ۔ ہم مولانا صاحب کی خدمت مین باادب عرض کرتے ہین کہ خداوند کریم اور عزیز حکیم نے ان کی اور بہت سے دیگر مومنون کی دعائین سُنکر بنظر رحم ان کے لئے اسی ملک ہندوستان مین صوبہ پنجاب کے اندر دمشق کے مشرقی منارے پر مسیح موعود کو نازل فرمادیا ہے اور اب یہ ان کا فرض ہے ۔ کہ چشم باطن کو کھول کر اُسے دیکھین یہ مسیح حدیث نبوی ان اللہ یبعث فی ھذہ الامۃ علٰی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے مطابق اس چودھوین صدی کے عین سر پر آسمان سے نازل ہوا ہے ۔ مولانا صاحب ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ اس نے

اگر دجال کو بھی قتل کر دیا۔ اور اس وقت کل دنیا کو زندہ اسلام کے چمکتے ہوئے نوروں سے منور کر رہا ہے۔ اگر آپ نے اب تک نہیں دیکھا۔ تو آپ کی حالت پر افسوس ہے۔ کیا "مسدس حالی" کے بندوں اور "مناجات حالی" کی دعاؤں کا تقاضا یہ نہیں تھا کہ وہ مجدد کبھی کا آگیا ہو۔ ذرا ملاحظہ ہو۔ شعر۔ (مسدس حالی)

نہ دین ہی رہا اور نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور ملاحظہ ہوں مناجات حالی کے مندرجہ ذیل اشعار:-

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دُعا ہے
اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ اس شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین سے مدعو تھے کبھی خسرو کسریٰ
اب قہقہہ زن اُسپہ ہراک ہرزہ درا ہے
جو تفرقہ اقوام کا آیا تھا مٹانے
خود تفرقہ اس دین میں اب آکے پڑا ہے

.. ..

.. ..

اے سرورِ عالم بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ
دُنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
کر حق سے دُعا اُمتِ مرحوم کے حق میں
جس کا کہ جہاز آج تباہی میں پڑا ہے
ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اُنکا
مُدّت سے اسے دورِ زمان میٹ رہا ہے

.. ..

.. ..

ہم نے "مسدس حالی" اور "مناجات حالی" میں سے یہ چند اشعار اس امر کے دکھانے کے لئے نقل کئے ہیں۔ کہ مولانا زبان حال و قال سے اس بات کو صریحی طور سے تسلیم کرتے ہیں کہ فی الواقع اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت درد انگیز لہجہ میں التجا کرتے ہیں کہ وہ درگاہ خداوندی میں دُعا فرماویں۔ تا وہ اپنے فضل و کرم سے ایک مجدد کو جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سی قوتِ قدسی لے کر دنیا کی اصلاح کے لئے آوے نے الفور بھیجدے مگر اے حُبِّ دنیا۔ اور اے سیّد احمد خان کے فیض صحبت۔ تمہارا بُرا ہو۔ کہ تم نے شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی جیسے بزرگ کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا۔ جس مجدد کی خاطر انہوں نے رو رو کر دعائیں کی تھیں۔ وہ شان احمدؐی اور انوار احمدؐی کو ساتھ لے کر اور کسر صلیب کے کام پر مامور ہو کر ان کے سامنے آموجود ہوا۔ لیکن اب وہ اُسے دیکھنے سے عاری ہیں۔ شاید مسیح ناصری کا حلیہ اولین ان کے یاد ہو۔ اور اب وہ اس قادیانی مسیح کو اُسی حلیہ سے شناخت کرتے ہوں۔ لیکن ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ دو ہزار برس میں وہی حلیہ کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ آخر آسمان کی آب و ہوا بھی اپنا اثر رکھتی ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ مسیح ناصری اگر وہ آسمان پر چلا گیا تھا اُسی قد و قامت اور اُسی خط و خال کے ساتھ نازل ہو۔ ضرور ہے کہ اس کی ظاہری صورت بلکہ تمام قوے میں تغیر عظیم برپا ہو جاوے بلکہ اس کے تمام کپڑے بھی جن کو وہ بکسوں اور بقچیوں میں بند کر کے آسمان پر لے گیا تھا۔ اور جو تعداد میں اس قدر تھے۔ کہ انیس ۱۹ سو برس تک کام آویں پھٹ گئے ہوں

اس لئے یہ بھی ضرور ہے کہ اگر وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو۔ تو وہ ننگے بدن اُترے۔ مگر نہیں مسیح ناصری تو انیس سو برس سے محلہ خان یار سری نگر میں ملک کشمیر میں استراحت فرماتے ہیں اور اب دنیا میں واپس نہیں آسکتے۔ اُن کا انتظار فضول ہے۔ جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ آچکا۔ چاہو۔ تو قبول کر دیکھو۔ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی تفسیر کرتے وقت حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ کہ وَلَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس یعنی ان فارسی لوگوں میں سے ایک شخص آخری زمانہ میں جبکہ دنیا میں ضلالت پھیلی ہوئی ہوگی اور ایمان اُٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ عہدۂ نبوّت پر سرفراز ہو کر دنیا کی اصلاح پر مامور ہوگا اور انوار ایمان کو دنیا میں پھیلا دے گا۔ سو وہ فارسی النسل مُصلح کبھی کا آچکا ہے۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں اور جن کو توفیق نہیں ملی۔ وہ دیکھ نہیں سکتے۔

نظم

دکھائی آکے عجب آن بان مہدی نے
جتائی خلق کو احمدؐ کی شان مہدی نے
دکھا کے زورِ قلم اور نشانہائے عجیب
ہے رام کر لیا سارا جہان مہدی نے
کہیں نہ دینِ محمدؐ کی آبرو مٹ جائے
ہر ایک آن رکھا یہ ہی دھیان مہدی نے
خطاب احمدؐ و عیسےٰؑ و آدمؑ و موسیٰؑ
یہ کس نے پایا ہے؟ شاہ جہان مہدی نے
دُعا سے اُسکی مُوئے لیکھرام اور ڈوئی
دکھائے کیسے ہی روشن نشان مہدی نے
کوئی یہ پُوچھے کہ دجّال کس نے قتل کیا؟
تو صاف کہدو۔ مسیحِ زمان مہدی نے
مکذبین کا بیڑا ڈبویا ہے کس نے؟
غلام احمدؐ صاحبقران مہدی نے

(از راقم مضمون ہٰذا)

مولانا حالی اور اُن کے کثیر التعداد ہم مشرب مسلمانوں کے ساتھ اس قدر بات چیت کر چکنے کے ہمارا ارادہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمدؐ صاحب کے ساتھ دو دو باتیں کرنے کا تھا لیکن مضمون لمبا ہوتا جاتا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب بدر اور اُن کے معزز ناظرین گھبرا نہ جائیں۔ اسلئے ہم اس مضمون کو یہیں ختم کرتے ہیں اور مولانا مذکور یا کسی اور باحمیت مسلمان سے اس کے جواب کی آرزو رکھتے ہیں۔

الراقم

خاکسار نعمت اللہ گوہر۔ ہشوری۔ سکول ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

اطلاع

عاجز راقم آج ۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو آریہ سماج کے جلسہ مذاہب کے مختلف لیکچراروں کی تقریریں سُننے کیواسطے لاہور جاتا ہے اور اس اخبار کی روانگی کے دن سے پہلے واپس قادیان میں نہیں آسکیگا اس واسطے مفصل رپورٹ جلسۂ مذاہب کی انشاء اللہ تعالیٰ اگلے [illegible]

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

تازہ کردن ایمان بہ تجدید بیعت امام الزمان حضرت مسیح موعود مہدی مسعود

(از نیاز مند محمد عبد اللہ خان احمدی اسسٹنٹ پروفیسر عربی ہند رکالج پٹیالہ ریاست)

اے ز تو انوار نبوت عیان — و ے ز تو احکام شریعت رواں
مغز شریعت بہ حقیقت تو ئی — مرحلہ پیمائے طریقت تو ئی
زندہ گشتہ عہد نبوت ز تست — تازہ گشتہ روضۂ ملت ز تست
گوہر یکتائے معتقا تو ئی — دُرِّ درخشندۂ کانِ نبی
طرفہ معارف ز زبانت عیان — بحر معانی ز بیانت رواں
شانِ محمدؐ ز جبینت شہود — معجزہ یافت ز ذاتت وجود
مورد الہام خدائے علیم — مہدی دوران بشانِ کلیم
مرسل حق تابع حکم نبی — مجمع اوصاف خفی و جلی
عمدہ مصداق کلام مبین — صدر نشینِ زمن و آخرین
نیز لیظہر خبرت داد باز — غلبۂ دین را بتو بخشید ساز
ذاتِ تو تفسیر بسا آیت ست — گرچہ وجودت ہمہ یک آیت ست
ذات تو خود معجزۂ احمدی — واضح برہان بصدق نبی
شان رفیع تو ہویدا ازین — گفت سلامت ختم المرسلین
حجت حق بہر زمین آمدی — روشنی دینِ متین آمدی
ز سپہ ابست چو حصار آمدی — در سوگ سخت بکار آمدی
بودہ تو موعود ز رب العباد — رحم الٰہی در رحمت کشاد
وقت ضرورت چو تقاضا نمود — قامت گلبیت فرستاد زود
کرد ترا عیسےٰ مریم خدا — زیب چہ بود ز صدی تا
مہدی و عیسےٰ و صفات عظیم — نیست کسے با تو دریناں سہیم
حامل این ہر دو صفات آمدی — ذات تو شد محو بذات نبی
زانکہ چہ عجب شکل نبی داشتست — نیست تعجب کہ نبی خواندت
تابع و متبوع بیک رنگ شد — طالب و مطلوب ہم آہنگ شد
ذات ترا خواند نبی خود نبی — پاکہ خبر ہست ز ستر خفی

قطعہ بند

راستی و صدق و صلاح و سداد — آشتی و صلح و وفاؤ و داد
خشیتِ حق خدمت دین متین — ذکر خدا درس کلام مبین
سادگی و حسن نماز و دعا — رشد و ہدایت پے خلق خدا
کثرت سجدات خشوع و خضوع — بہر جہات اے اللہ رجوع

گریۂ شب سوز و گداز دلی — مدد رہ مولےٰ ہمہ وارفتگی
جملہ بہ منہاج نبوت ز تو — رونق دین گشت دوبالا از و

بادسلامت ز خدائے وحید
ایدک اللہ بنصر مزید

قوم پر ادر ہمہ با دجل ریو — راہ مسلمان ز دندے چو دیو
حملہ بر اسلام نمودے غوی — کذب تراشیدہ بذات نبی
غلبہ تثلیث بطغیان رسید — سیف دجل بر سر ایمان کشید
گشت زمین تنگ بر اہل زمین — از دجل و فتنۂ این اہل کین
نیز در طعن بہ اسلام باز — کرد ہنودان ز رہ عجب و ناز
سب و شتم چند کہ نشمردہ بہ — جور و ستم چند کہ نسپردہ بہ
جملہ بر اسلام نشاندند این — شور بر افتاد بعرش برین
چو نشو بمیدان وغا آمدی — زیب تنت کردہ لباس نبی
جملگی کفار نمودند پشت — پشت دگر پشت دگر پشت پشت
جملہ سلاح پیش تو انداختند — تاب بیک حملۂ تو باختند
دفتر ایشان ہمہ شد گاؤ خورد — باد سفینہ ہمہ ایشان ببرد
کارِ تو این کار ید اللہی ست — دستِ تو دستِ اسد اللہی ست
باکہ خبر نیست پا تھم چہ رفت — حملۂ صدقت نہ دماغش شکست
ہست خبردار ازین کہ دمہ — خائف و ترساں چو شدے دہ بدہ
لطمۂ اخفائے شہادت بخورد — غضب آتہیش گرفت و بمرد
لیکھرو بد بخت چو از بد دلی — کرد زبان باز بطعن نبی
پہلوئے او تیر و عایت درید — روح پلیدش بجہنم رسید
آنچہ بجمونی و ڈوئی رسید — جملہ عیان ست و ہویدا پدید
باز سعید راہ سفاہت رود — لعنت ابدی پئے خودے خرد
وقت ہمان ست کہ دست دعا — جملہ کشایند برب الورےٰ
کبر و منی ترک کنند عزّ و ناز — ساز کنند ساز ز عجز و نیاز
توبہ کنند توبہ ز گفتار بد — عفو بخواہند ز رب الصمد
باز با خلاص غلامت شوند — تاکہ شود رتبتِ ایمان بلند
مظہر اسرار محمدؐ تو ئی — مطلع انوار محمدؐ تو ئی
کشتی نوح ست وجودت ز حق — ذاتِ تو حق است ظہورت ز حق
وہ چہ خوش بخت کہ بگزید این — صاف رمیدہ ز رہ کبر و کین

بادسلامت ز خدائے وحید
ایدک اللہ بنصر جدید

دست دعا بہر غلامت کشا — تا رہد از نکبت ہر دو سرا
ہست دعائیت پے این بندہ بس — بعد ازین ہیچ ندارم ہوس

فضل خدا باد بحالم شمول
گر شود این عرض بحضرت قبول

حاشیہ بر ساں بساط عظیم[۱] — زلہ ربایان ز خوانِ کریم

[۱] [illegible]

احباب توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ آیندہ ہر ایک خریدار رسالہ ریویو آف ریلیجنز پیشگی چندہ ادا کیا کرے ۔ میں نے بڑی خوشی سے اپنا چندہ عہ ۱۲ بابت ۱۹۰۸ء ارسال کر دیا ہے اور انشاء اللہ العزیز انہی دنوں میں اعانت ریویو میں بھی کچھ روپیہ روانہ کیا جاویگا ۔ امید کہ دیگر احباب بھی بڑی خوشی اور انشراح صدر سے اپنا اپنا چندہ پیشگی ادا کر کے ثواب حاصل کریں گے اور نیز حسب توفیق اعانت ریویو میں ہر ایک بھائی حصہ لیگا کیونکہ بلاد یورپ و امریکہ وغیرہ میں حجت اسلام پوری کرنے والا اور اسلام کا اصلی درخشندہ چہرہ دکھلانے والا سوائے اس رسالہ کے اور کوئی نہیں اس لئے ہمارا اہم اور ضروری فرض ہے کہ اس رسالہ کی جہاں تک ہماری استطاعت ہے ۔ روپیہ سے امداد کریں تا کہ کثرت کے ساتھ بلاد غربیہ میں اس کی اشاعت ہو اور تثلیثی اور دیگر عقائد شرک رکھنے والے مگر فطرتی سعید روحیں خدا کے دین میں داخل ہوں ۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس کا یہ شعر یاد دلاتا ہوں ۔ ؎

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

واقعی دنیا میں روحانی انقلاب عظیم اس رسالہ کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے ۔ انشاء اللہ العزیز ۔ دیگر قوم کے افراد کا فرض ہے کہ حضرت اقدس کے ارشاد کی بموجب دس ہزار خریدار ہم پہنچانے کے بارہ میں ہے ۔ تعمیل کریں اور اگر کوشش کما حقہ کی جاوے ۔ تو دس ہزار سے زیادہ خریدار پیدا ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ بفضل خدا اب لاکھوں تک اس جماعت کی تعداد ہو چکی ہے اور اس میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے صرف ہمت درکار ہے ۔ پھر انشاء اللہ کوئی مشکل نہیں ۔ کسی نے سچ کہا ہے ۔ ؎

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

سو بھائیو ۔ یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ عزم اور ہمت دکھلانے کا وقت ہے ۔ دنیا کے ننگ و ناموس کے کاموں میں گھر بار تک لٹا دینے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر اللہ کے راہ میں روپیہ خرچ کرنے سے دریغ کرتے ہیں ۔ اشاعت اور تبلیغ دین کے کاموں میں سرگرمی کر حصہ لینے والے بنو اور اس وقت کی قدر کرو کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہیں آنے کا ۔ خدا کے مرسل کے احکام کی تعمیل اپنا فرض سمجھو پھر یقیناً خدا کو خوش کر لو گے اور بائز المرام ہو کر دنیا سے رخصت ہو گے ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے بندوں نے دین کیلئے جانیں بھی قربان کر دیں اور اگر ہم مالوں کو اسکی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کریں تو کس قدر افسوس کی بات ہوگی ۔ جو لوگ مال سے پیار کرکے صرف اس کے جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ نہیں کرتے ان کے لئے سخت وعید ہے ۔ آخر مال کو جلدی چھوڑ جاویں گے اور پھر سوائے حسرت اور عذاب کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

سو اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو اس وعید سے بچاوے اور توفیق دیوے کہ اللہ کی راہ میں حسب استطاعت خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں ۔ خدمت دین کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لیویں اور اپنی ہمت کا انتہائی نقطہ دین ہی کو بناویں اور دنیا میں نیک نمونہ اور پاکیزگی پھیلانے والے بنیں ۔ آمین ثم آمین

خاکپائے حضرت مسیح الزمان ہدایت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ از گجرات ۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء

بدر میں تجربین ہونی چاہئیں

حضرت مفتی صاحب آپ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ بدر میں واقعی تجربین ہونی ضروری ہیں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جو صاحب دنیاوی خبروں کے واسطے دوسرے اخبار خریدتے ہیں وہ ان کو بند کرکے بدر سے ہی یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں گویا اس سے دو فائدے دینی اور دنیاوی حاصل ہو جاویں گے ۔ کم از کم ایک ورق اس کام کے لئے آپ علیحدہ کریں اگر موجودہ صفحات میں گنجائش نہ ہو ۔ تو خفیف سی قیمت اخبار بڑھا کر ایک ورق زیادہ کر سکتے ہیں ۔ آیندہ اختیار ہے ۔

خاکسار ہدایت اللہ گجرات

قحط سالی میں حالت غربا

ناظرین میرے مضمون میں غربا سے مراد سفید پوش کی ہے ایام قحط میں سب سے زیادہ مصیبتیں سفید پوشوں کو اٹھانی پڑتی ہیں اور ان کے مقابلہ میں فقیر اور منگتے اچھی حالتیں اوقات بسری کرتے ہیں تمام دن بازاروں ۔ گلیوں میں ہاتھ لپارے خدا کا واسطہ ڈالکر پیسے جمع کرتے پھرتے ہیں اور راہ رو انپر ترس کھا کر پیسہ کپڑا روٹی دیتے ہیں مگر جو بپتا سفید پوشوں پر گذرتی ہے اس کو سوائے خداوند پاک کے اور کوئی دوسرا ان کا ہمسایہ بھی نہیں جانتا جو لوگ دس پندرہ بیس پچیس روپے تنخواہ پاتے ہیں ان کی حالت ان ایام میں زیادہ تر قابل رحم ہے استقدر قلیل تنخواہ کے پاتے ہوئے ذرا خیال کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے کنبے کی کیسے پرورش کرتے ہونگے ۔ ماں باپ بھائی بہنوں ۔ بچوں کی پرورش و تیمارداری کس طرح کرتے ہونگے انکو کھانا کپڑے کس مصیبت سے دیتے ہونگے غرضیکہ ان کے گذارہ کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور لطف یہ کہ انہی کیطرف سے حکام اور رؤسا قطعی بیخبر ہیں حالانکہ سب سے ضروری اور لازمی انہی کی پرورش کرنی ہے کیونکہ یہ لوگ جو عزت کا ٹکڑا غنیمت سمجھتے ہیں اگر اپنی مستورات کا زیور رہن نہ کھیں اور قرض نہ اٹھائیں تو چند دنوں میں مر جائیں اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سرکار ان لوگوں کی خبرگیری کا بندوبست کرے ۔ ہندوستان میں کروڑہا لوگ سفید پوش ہیں مگر قحط اور وبا انہی کو وبال جان ہو رہی ہیں انہی میں اموات کا درجہ زیادہ ہے اور انہی میں لوگ تنگدست ہو کر عیسائی ہو جاتے ہیں پس اگر امداد نہیں تو کم از کم رؤسا اور والیان ریاست کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کی دستگیری کریں اور انکو بچاویں آج کوئی ہی شہر ہندوستان میں ایسا نہوگا جہاں کے متوسط حال لوگ اچھی حالتیں ہوں ۔ امدادی کام جاری کرکے سفید پوشوں کو اگر ان پر لگایا جاوے تو اچھا ہو مگر سب سے اول یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایسے سفید پوشوں کیلئے کس قسم کا کام جاری کیا جاوے جو ان کی حیثیت کے شان شایان ہو ایسے لوگوں کو معززانہ کام ملنے چاہئیں نہ کہ نہر کی کھدائی یا تالاب کی کھدائی پر لگا دیا جاوے ۔ اگر حکام ذرا بھی توجہ کریں ۔ تو یہ قحط سالی فارغ البالی کے ساتھ بدل جاویگی ۔ آجکل تمام شہروں میں ایک ہی سی اداسی برس رہی ہے اور اندھیر چھایا ہوا ہے ۔ ایک تو روپے کی قلت ۔ دوسرے غلہ نایاب ۔ پس گذارہ ہو تو کیسے ہو ۔ تیسری طرف ٹیکسوں کی زیر باری ۔ ایک طرف تو سرکار عالیہ کہتی ہے کہ لوگوں سے ٹیکس زیادہ مت وصول کرو ۔ اور برعکس اس کے دوسری طرف جو حکام ٹیکس بڑھاتے ہیں ان کو سرکار عالیہ نقد انعام و اکرام سے مالا مال کرتی ہے ۔ پھر بھلا کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ سرکار جو کہتی ہے ۔ سچ ہی کہتی ہے اس طرح سے رعایا کا ناکوں دم آ رہا ہے ۔ ولایت کے مالکان ہند گورنمنٹ پر زور ڈالتے ہیں کہ ہندوستان کو نری ٹرید ہے اور بھی کمزور کرو ۔ حالانکہ یہ ایسا نازک وقت تھا کہ اگر ایسے وقت گورنمنٹ آف انڈیا غلہ کی برآمد قطعی بند کر دیتی تو مناسب تھا کہ غریب سفید پوش بھی پل جاتے ۔ سرکار اور حکام کو ضرور اس معاملہ پر توجہ کرنی چاہیئے ۔ ورنہ بھارت غارت ہو جائے گا ۔ جو کہ ہو بھی رہا ہے ۔ (اخبار عام)

مبارک اور دعا

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب رسالدار محمد ایوب خان صاحب کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کی درازی عمر و صحت اور اسلامی خادم بننے کے واسطے دعا کریں ۔

خاکسار فخر الدین احمدی

بدر ہفتہ مین دوبار کیا جاوے

محمد افضل مرحوم نے افریقہ کی عمدہ ملازمت ترک کرکے قادیان کی سکونت اختیار کی ہتی۔ چونکہ یہان رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی کام کرنا ضروری ہتا جس سے قوت لایموت حاصل ہو جائے اس خیال سے اس نے ایک اخبار القادیان نام جاری کیا۔ شاید ایک ہی پرچہ نکلا ہتا کہ اُس کا نام حضرت صاحب کے حکم سے البدر ہو گیا۔

بباعث مالی مشکلات کے و نیز ایک اور اخبار کی موجودگی کے یہ خیال ہوتا ہتا کہ یہ چراغ سحری ہے۔ مگر واہ رے اُسکی ہمت گاہ بگاہ فاقہ تک نوبت بھی پہونچگئی مگر وہ اپنی دھن مین ہی لگا رہا۔ آخر کار مالی مجبوریون سے مجبور ہو کر اُس نے میاں معراج الدین عمر صاحب سے روپیہ لیا اور کام چلایا۔ قضارا مرحوم فوت ہو گیا اور میاں صاحب مذکور کو بعوض صرف کثیر کے قریباً اخبار کا نام ہی ملا۔ اس کے بعد اخبار مذکور جناب مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام جیسے قابل قدر بزرگ کی زیر ایڈیٹری شائع ہونے لگا اور جناب ممدوح کی خدمات مدرسہ سے حسب الارشاد حضرت صاحب بدر مین منتقل کردی گئین اور آپ کو مبلغ پچاس روپے ملنے لگے جو مفتی صاحب کی لیاقت سے کم تھے مگر اخبار کی حالت سے زیادہ تھے۔ اس پر بھی مالک کو ہمیشہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا تہا۔ چونکہ اس کا اجرا محض ابتغاء لمرضات کے لئے تہا۔ سو خدا تعالےٰ نے نہ صرف اس کو ضائع ہونے سے بچا یا بلکہ نمایان ترقی عطا کی۔

جب اخبار جناب مفتی صاحب کے ہاتھ مین آیا اس وقت اس کی اشاعت قریباً ۵۰۰ کے تھی اور اب خدا کے فضل سے ۱۳۰۰ ہے۔ گو ابھی تک مالک نے اس سے مالی فائدہ نہین اٹھایا۔ مگر اس سال مالک سے کچھ نہین لیا گیا اور اخبار نے اپنی مدد آپ کی ہے۔ اخبار کی خوبی مضامین کی نسبت کچھ لکھنا گویا لقمان را حکمت آموختن ہے۔ اس کی اشاعت خود اس کے لئے عمدہ سارٹیفکیٹ ہے۔ عرصہ سے میرا خیال تہا اور ہے۔ کہ اخبار بدر ہفتہ مین دوبار کر دیا جائے اور اس کا ذکر مین نے پروپرائیٹر و ایڈیٹر سے کئی بار کیا۔ اب قوم کے سامنے اس کو پیش کرتا ہون۔ کہ ایسا وقت پر نکلنے والا بابرکت پرچہ بدر اگر ہفتہ مین دوبار طلوع ہوا کرے۔ تو قوم کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اس کی دو صورتین میرے خیال مین آئی ہین۔

(۱) یہ کہ ہر ایک خریدار اس امر کا عزم بالجزم کر کے اسپر عملدرآمد شروع کر دے۔ اور وہ یہ کہ ایک نیا خریدار بہم پہونچا دیگا۔ اگر قوم نے توجہ کی۔ تو جنوری ۱۹۰۸ء سے ہی ۲۶۰۰ خریدار ہو جائین گے۔ جب خریدار بہم پہونچگئے تو اُسی قیمت پر ہفتہ مین دوبار ہو سکتا ہے۔ اور اس حساب سے موجودہ ہفتہ وار اخبار ایک روپیہ آٹھ آنہ پر پڑا۔

۲۔ تمام خریداران اس امر کی اجازت دین کہ ان کے نام مبلغ صہ روپیہ کا وی پی کیا جائے۔ اس صورت مین دو روپیہ کے اضافہ کے ساتھ اخبار ہفتہ مین دوبار ان کو ملا کریگا۔ وهـذا ما كنا نبغ۔

اور مین امید کرتا ہون کہ مالک اس کو دینی کام خیال کرکے جیسا کہ انہون نے گذشتہ سالون مین کیا ہے۔ دو سال تک فائدہ کے متوقع نہ رہین۔ اگر خدا ہے اور ضرور ہے تو ان کی نیکی کو کبھی ضائع نہین کرے گا۔

او راس جہان مین اس کا بہتر ثمرہ ان کو دیگا۔ ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد۔

اُمید ہے۔ کہ مالک و ایڈیٹر جو مجھ سے تعلق محبت و یگانگت رکھتے ہین۔ میری التماس کو قبول کرین گے۔ اب قوم کی طرف دیکہنا ہے۔ کہ وہ کہان تک اس پر توجہ کرتی ہے خدا کرے۔ کہ شروع سال سے بدر دوبار نکلنا شروع ہو جاوے جو لوگ اس اخبار کے حالات سے علم رکھتے ہین۔ انہین بخوبی علم ہے۔ کہ اس کا دفتر و مطبع کرایہ کے مکان مین ہے باوجودیکہ مالک کی زمین نہایت ہی عمدہ جگہ پہ ہے۔ مگر بباعث کمی روپیہ کے خام مکان بھی بنوا نہین سکتا۔ اس کی دو وجہ ہین۔

(۱) اول اس کی قیمت بہت کم ہے۔

(۲) وہ ایسے اشتہارات قطعاً نہین لیتا۔ جن کی نسبت یہ خیال ہو کہ ان مین مبالغہ آمیزی و ابلہ فریبی سے کام لیا گیا ہو۔ اور جو لیتا ہے اس کو کمیٹی کے اجلاس مین پیش کرکے بعد منظوری کے چھاپتا ہے۔ مین دور کیون جاؤن گھر کا واقعہ ہے کہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ جو مالک اخبار کے بھتیجے ہین۔ انہون نے اپنی ادویہ کی اشتہار کی کاپی لکھوا کر بہیجی تھی بھجوا دی۔ تاکہ اس کو چھاپ دیا جائے۔ ابھی تک وہ معرض التوا مین ہی پڑی ہے۔ جب گھر والون کے ساتھ اس اخبار کا یہ معاملہ ہے۔ تو قیاس کرلین۔ کہ دوسرون کے ساتھ کیسا ہوگا۔ آجکل اشتہارون نے طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے اور قریباً ہر ایک اشتہاری هل من مبارز کی کہہ کر میدان مین نکل آیا ہے اور ہمچو من دیگرے نیست کا ڈنکا بجا رہا ہے۔ صاحب الغرض مجنون ہوتے ہین۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا الفاظون کی خوبصورتی سے ان کے منہ مین پانی بھر آتا ہے اور خیال ہوتا ہے۔ کہ اس سے مدعا حاصل ہو جائے مگر جب تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے۔ تو دل خود بخود بول اٹھتا ہے۔ غلط بود ہر آنچہ ما پنداشتیم۔ اس خرابی کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ سچون سے بدظن ہو جاتے ہین۔ اور بہت سے سچون کی اس سے حق تلفی ہو جاتی ہے۔ اسی اصول پر یہ اخبار ان لوگون کا اشتہار لیتا ہے۔ جن کی نسبت ان کو پرسنل طور سے واقفیت ہو۔ کیونکہ چند پیسون کی خاطر اگر ایسا کیا جائے تو اس کے مشن و اصول اجرا کے خلاف ہے۔ اور قرآن اقدس کی اس آیت کے ذیل مین آتا ہے۔ لِمَ تقولون ما لا تفعلون۔ ایسے اشتہارات چونکہ نہین لئے جاتے۔ اس لئے اخبار گران پڑتا ہے۔ دیگر اخبارات جو بلا پابندی شرائط مذکورہ کے کثرت سے اشتہارات لیتے ہین ان سے ان کو بہت آمدنی ہوتی ہے اور بہت سا خرچ اشتہارات نکال لیتے ہین اور اخبار قریباً مفت پڑ جاتا ہے۔ بدین وجہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر دیا جاتا ہے۔ کچھ تو عام دنیاوی حالات کے سبب اور کچھ کم قیمتی کے سبب خریدار بہت بن جاتے ہین۔ بعض کثیر الاشاعت اخبار مفت ضخیم کتابین بھی خریدارون کو دیتے ہین۔ یہ باتین مالک و ایڈیٹر کے دل پر ضرور کانٹے کی طرح چبھتی ہون گی۔ مگر کیا کرین۔ ہمدردی کے تمام پہلوؤن کو مدنظر رکھکر اپنے اصولون کو چھوڑ نہین سکتے۔ ورنہ دیگر اخبارات کو کوئی چھو منتر تو نہین آتا۔ کہ جس سے ایسی ارزانی کر دی ہے۔ اور نہ پوادر رجع یا دریوکی اکیطرح اس کے پاس کوئی فنڈ ہے کہ کلکتہ کے عیسائی پرچہ ایپی فینی کیطرح ٹکٹ گھر سے لگا کر اخبار مفت بھیجا کرے۔ اے ناظرین بدر اپنے اس قومی آرگن کی مدد کرنا اور اس کو ترقی پر پہنچانا آپ کا فرض ہونا چاہیئے اس لئے مین نے اس کی مختصر سی ہسٹری لکھی ہے تاکہ اس سے اعلیٰ درجہ کی ہمدردی پیدا ہو اور بدر کی روشنی آپ تک ہفتہ مین دوبار پہنچ سکے اور یہ وقت ہے اے ہمدردان و زندہ دلان قوم زندہ دلی کی جیب مین ہاتھ ڈالکر ثبوت دینے کا اگر ذراسی توجہ آپ کی ہوگی۔ تو یہ ینفع الناس کا پودا پہل پہول لا کر فیمکث فی الارض کا عمدہ نمونہ ہوگا پس یا تو آپ ایک ایک نیا خریدار دین یا دو روپیہ کا اضافہ منظور فرماوین تاکہ اخبار ہفتہ [illegible]

اخبار میں خبریں ہوں

جناب ایڈیٹر صاحب
تسلیم۔ مفصلہ ذیل چند سطور کو اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو اخبار بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دے کر مشکور فرماویں۔

میں اخبار بدر اور الحکم کو بڑی غور و خوض سے پڑھا کرتا ہوں اور اس کے ہر ایک مضمون کو بڑی سرگرمی سے دیکھتا ہوں خاص کر کلمات طیبات حضرت اقدس دوبارہ سہ بارہ پڑھتا ہوں اور بعد ازاں گھر کے لوگوں کو بھی سناتا ہوں۔ میرا ہر دو پیپروں سے ایسا انس ہو گیا ہے جو احاطہ تحریر سے باہر ہے کیوں نہ ہو۔ ہر تازہ اخبار نئی نئی خبروں اور تازہ نشانوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کون ہے جو خدا کی باتیں سنتا ہے۔ مگر وہ جو ان اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں مورخہ ۲۱ نومبر بدر سے روان کے مطالعہ سے بہت خوش ہوا۔ جس میں مولوی ابو سعید صاحب عرب قادیانی نے جو تجویز پیش کی ہے وہ بہت مناسب اور ٹھیک ہے۔ میری صلاح میں بھی [illegible] کے ساتھ دنیاوی خبروں کا سلسلہ [illegible] ضروری ہے۔ [illegible] احمدی [illegible] ہو جاویں گی۔ والسلام

[illegible] سنڈیمن ہسپتال [illegible] روڈ بلوچستان

رکھ کھوال میں احمدیوں کی تلاش

میں کچھ عرصہ سے آبادی جدید رکھ کھوال ضلع لاہور میں رہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کے گرد و اطراف میں دیگر مواضع میں جو احمدی احباب رہتے ہیں ان سے واقفیت حاصل کروں۔ لہذا گذارش ہے کہ براہ مہربانی تمام احباب جو رکھ کھوال کے قریب تین تین چار چار کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ رکھ کھوال میں تشریف لا کر مجھ سے ملیں یا اپنے پتہ نشان سے مجھے مطلع فرماویں۔ تاکہ مل کر یہاں ایک باضابطہ انجمن احمدیہ قائم کی جاوے۔ جو کہ انجمن احمدیہ ضلع لاہور کے ماتحت ہو۔ جس کے باعث تمام احباب احمدیہ کو باہمی ملاقات سے دینی و دنیاوی امور میں استفادہ کا موقعہ ملتا رہے۔ اور نیز ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی امداد کر سکیں۔

مولوی محمد نمبر دار رکھ کھوال - ۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء

شیخ عبد اللہ کو یلیم اور ہندوستان

حاجی ریاض الدین احمد صاحب نے شیخ الاسلام برٹش جزائر عبد اللہ کو یلیم کو ہندوستان مدعو کیا تھا۔ اس کے جواب میں شیخ الاسلام موصوف نے جو چٹھی بھیجی ہے وہ غالباً دلچسپی سے پڑھی جاوے گی اور وہ یہ ہے۔ میرا موجودہ ارادہ یہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ سال ۱۹۰۸ء و مطابق ۱۳۲۶ مکہ جاؤں اگر ممکن ہوا تو پہلے قسطنطنیہ جا کر سلطان المعظم کا شرف نیاز حاصل کروں گا۔ وہاں سے سیدھا امیر کے ہمراہ براہ بیروت و دمشق پھر بذریعہ حجاز ریلوے جو جلالت مآب کی شان دار یادگار اور ان کے حب اسلامی کا گراں قدر نمونہ ہے مدینہ تک سفر کروں گا۔ بعدہ مکہ جاؤں گا۔ اس مقدس و خوشگوار سفر کی تکمیل پر اگر ممکن ہوا کہ میں اور کچھ عرصہ تک سفر میں رہ سکوں اور ہندوستان میں میرے لیکچروں کے لئے جلسوں وغیرہ کے انعقاد کا مناسب انتظام ہو گیا تو مجھے ہندوستان آنے اور وہاں کے مسلمان بھائیوں سے شناسائی حاصل کرنے اور بڑے بڑے شہروں میں پھر لیکچر دینے سے نہایت مسرت ہوگی اس قسم کے دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کی اسلامی انجمنوں پر لازم ہے کہ وہ جلسوں وغیرہ کے انتظام اور اہتمام کے لئے کمیٹیاں بنائیں۔ میرے خیال میں مناسب ہو گا کہ سفر کی و عظ کا انتظام بمبئی سے شروع کیا جاوے جہاں سے دیگر مقامات میں پہونچکر اس مقدس کام کو انجام دینے کی کوشش کی جاویگی اس سفر کے متعلق تمام امور بکمال احتیاط طے ہو جانے لازم ہیں میں کسی ملکی مقصد یا پولیٹکل مشن پر ہندوستان نہیں آتا۔ میں سوائے اسلام کے کوئی پولیٹکل مضمون نہیں جانتا مقدس ابدی اور لازوال کتاب قرآن مجید میں لکھا ہے کہ سچے ایمان والے آپس میں بھائی ہیں۔ اگر میں ہندوستان آؤں گا تو بحیثیت ایک مسلمان کے آؤں گا اور جو اپنے دوسرے ہم مذہب بھائیوں کے پاس جائے۔ مجوزہ سفر ہند کے متعلق میں ہندوستان کے مسلمان بھائیوں کی تحریکوں اور تجویزوں کو نہایت خوشی سے پڑھوں گا۔ (سلطان الاخبار)

قبول اسلام

اخبار "تازہ حیات" لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ میں ایماندار کہتے ہیں روسیوں کے ۴۷ خاندانوں نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے اپنے پادری کو قصبہ سے نکال دیا ہے اور شہنشاہ روس کی خدمت میں ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کے لئے ایک مدرسہ اس قصبہ میں قائم کیا جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان نومسلموں کی درخواست منظور ہو گئی ہے (سلطان الاخبار)

علوی نظارہ

لکھنؤ میں ۵ ماہ حال کی سہ پہر کو نجوم کے متعلق ایک نئی بات دیکھی گئی۔ کہ عطارد کرہ آفتاب پر ہوتا ہوا گذرا۔ مسٹر ریگ اور کچھ لوکل عطائی منجموں نے یہ کیفیت دیکھی۔ ایک سفید چادر پر آفتاب کا عکس جو ڈالا گیا۔ تو عطارد گزرتا ہوا صاف دکھائی دیا۔ چار بجے ایک منٹ شام کو اس ستارہ کا دور شروع ہوا تھا اور ایک پل میں وہ آفتاب پر آگیا اور گزرتا رہا تاآنکہ آفتاب اس قدر نیچا ہو گیا۔ کہ معلوم نہ ہوتا تھا اس کے علاوہ لوگوں نے دیکھا کہ آفتاب میں بڑے بڑے طوفان اٹھ رہے ہیں۔ جن کے باعث سے ہندوستان کے اس حصہ میں پانی برسنے کی کچھ توقع نہیں پائی جاتی۔ یہ اتنے بڑے بڑے طوفان ہیں۔ کہ اگر کرہ زمین ان میں گر پڑے تو جس طرح پروانہ شمع کے پاس پہونچکر خاک ہو جاتا ہے اسی طرح کرہ ارض خاک ہو جاوے۔ پس ان طوفانوں کا زمین اور دوسرے سیاروں پر بہت ہی برا اثر ہوتا ہوگا۔ اگر آفتاب کے طوفان کے حوالے میں عطارد کو گذرتے ہوئے دیکھتے تو بہت ہی دلچسپ ہوتا۔ یہ تو یہاں سے دیکھنا ممکن نہ تھا۔ (نقل)

ایک عجیب واقعہ

حضرت امام ہمام علیکم الوف الصلوٰۃ والسلام ایدہ اللہ۔ حضور کی دعا و یاد آوری کا محتاج ہوں۔ ہمارے علاقہ چنگا میں مورخہ ۲۷ اکتوبر کو دن میں علی رؤس الاشہاد آسمان پر ایک قسم کا سفید مادہ ابریشم جیسا وادیوں اور میدانوں میں بہت برسا ہے بعض یکجا اکٹھا اور بعض ایک دو گز لمبا سوت جیسا ہے۔ ہاتھ میں لیتے ہی میلا ہو جاتا ہے۔ اگر امر عالی ہو۔ تو نمونہ ارسال خدمت کروں عجائبات قدرت۔

الراقم
خاکسار محمد فضل احمدی - چنگوی

دعا

میرا لڑکا جس کی عمر ۳ ماہ کی ہے بیمار ہو گیا ہے لہذا احباب سے درخواست دعا ہے۔

۲۔ عبد الغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالحہ کی توفیق عطا کرے۔

www.aaiil.org

زلزلوں کے فوائد

کچھ شک نہیں کہ خدا کی مخلوق میں انسان اگرچہ نہایت عقلمند ہے لیکن طاقت کے اعتبار سے نہ صرف دیگر مخلوق ہی کے مقابلہ میں بلکہ نیچر کی طاقتوں کے مقابلہ میں بھی کمزور ہے۔ مثلاً آندھی پانی اور زلزلہ کے مقابلہ میں اس کا بالکل بس نہیں چلتا یہ طاقتیں اور نیز دیگر طاقتیں انسان کے زور دست اور کاموں کو ذرا سی دیر میں درہم برہم اور تباہ کر دیتی ہیں ہم ان طاقتوں میں سے سردست زلزلہ کی بابت کچھ بیان کرتے ہیں اور اس کے نقصان دہ اور مفید ہونے کے متعلق کچھ اسباب پیش کریں گے۔

بظاہر زلزلہ ایک نہایت خوفناک اور بربادی پھیلانے والا قدرتی منظر ہے لیکن اس طریقہ میں وہ بے حد مفید ہے عام طور پر لوگ اس کی تباہ کن طاقت ہی کے مقر ہوتے ہیں اور اس کی فیض رسانی کا کچھ بھی خیال و لحاظ نہیں کرتے اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ فیض رسانی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ جو جو فوائد زلزلوں سے ظہور میں آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اگر قدیم زمانوں میں زلزلے نہ آتے تو روئے زمین پر کسی جاندار مخلوق کا نام و نشان تک باقی نہ رہتا۔ مزید براں انسان کی عمر ایک خاص مدت کی ہو جاتی وغیرہ وغیرہ۔

اگر اس زمانہ میں جس کے حالات ہمیں از روئے علم الارض معلوم نہیں ہوئے زمین کا وجود تھا تو وہ سمندر کے پانی میں غرق ہوتی۔ اگر زمین دوز حرارت زور نہ لگاتی تو زمین پانی سے نکلکر باہر نہ آسکتی۔ پس جب زمین دوز بڑی حرارت نے زور لگایا۔ اور اس کے ذریعہ سے زمین کی سطح میں تحریک ہوئی تو زمین اوپر اٹھتے اٹھتے پانی سے بالکل باہر نکل آئی۔

خشکی کا سب سے زبردست دشمن پانی ہے اور زمین یعنی خشکی کو دو طریقوں میں تباہ کرتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سمندر کی لہریں ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر زمین کو بہالے جاتی ہیں۔ یہ عمل بہت ہی سست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ وہ واقعہ ہوتا اور جاری رہتا ہے۔ لیکن بڑا عظموں کی ساخت میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہونے پاتا اس لئے وہ سست معلوم ہوتا ہے۔ مزید براں اس کے تباہ کن اثر کے مقابلہ میں قدرت کی فیض رسان طاقتیں بھی کام کرتی رہتی ہیں اس سے بھی یہ عمل سست ہی نظر آتا ہے

(نسیم آگرہ)

پوپ بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و نیبعثہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

التجا یہ ہے کہ گذشتہ ۲۳۔ رمضان المبارک یعنی ۲۴ اکتوبر بمقام کرشن کانت ہاٹ موضع بندر رتھانہ انوارا ضلع چاٹگام (پورب بنگال) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے مسئلہ پر ایک جلسہ بحث کا قرار پایا تھا۔ حضور فیض گنجور کی جانب سے یہ عاجز مباحث تھا۔ فریق ثانی کی طرف سے مباحث مولوی اشرف علی مدرس مدرسہ محسنیہ چاٹگام کو مقرر ہوا تھا۔ جہاں مولوی معین الدین و مولوی منور علی و مولوی افاض اللہ مولوی عبد السبحان مولوی تراب الدین مولوی نور الدین مولوی خادم علی مولوی احسن اللہ مولوی ولی احمد مولوی افاض اللہ ثانی حاضر تھے۔ علاوہ اس کے قریباً پانچہزار آدمیوں کے مجمع تھے۔ اخیر بحث میں فریق ثانی شرمندہ ہوئے۔ یعنی مسیح ناصری کے بجسدہ عنصری آسمان پر جانے کی کچھ کوئی ثبوت پیش نہ کرسکے بعد ازاں ان مولویوں نے اس عاجز کے نام پر تکفیر فتویٰ لکھ کر کئی سو مولویوں کی مہر لگوا کر جگہ جگہ منادی کر دی ہے کہ عاجز کافر و مرتد و ملحد و دجال ہے۔

یا حضرت عاجز کے لئے دعا فرماویں۔ آج کے روز خاص چاٹگام پر ایک بحث کا جلسہ قرار پایا ہے۔ عاجز بحث کے واسطے جاتا ہے۔ حضور کے دعاوی کے اثبات پر دعا فرماویں۔

حضور کا خادم

احمد کبیر نور محمد احمدی مقام جبلی پوسٹ آفس انوارا ضلع چاٹگام

مہمانوں کیلئے پانی کی تکلیف رفع کرنیکی ایک تجویز

حضرت اقدس علیہ اللہ تعالےٰ کے مہمانخانہ میں باوجود بہت خرچ ہونے کے پھر بھی مہمانوں کو تکلیف رہتی ہے اگر نلکا مہمانخانہ میں لگا دیا جاوے۔ تو ہر وقت تازہ پانی مہمانوں کو مل سکتا ہے اور ماشکیوں اور گھڑوں کا ماہواری یا سالانہ خرچ بھی بچ جاتا ہے اور یہ بچت کسی اور نیک اور ضروری جگہ خرچ کی جاسکتی ہے۔

جناب حافظ غلام رسول صاحب واعظ وزیر آبادی نے اپنے گھر میں نلکا لگوایا ہے۔ جسپر فرماتے تھے کہ کل ۵۰ روپے خرچ آئے ہیں اور بذریعہ ایک معتبر شخص کے سنا ہے۔ کہ حافظ غلام رسول باہر سے ہی اپنی بیٹھک میں گڑوایا ہے۔ شاید کسی اور نے بھی منگوایا ہو۔ وہاں چونکہ پانی قدرے قریب ہے اس لئے ۵۰ روپے خرچ ہوئے اور دار الامان میں پانی عمیق وہاں کچھ زیادہ خرچ ہوگا زیادہ سے زیادہ ستر روپے قیاس کرو۔ یا کچھ کم۔ اگر نلکا بن جائے تو بڑا ہی آرام ہو جاوے گا اور خرچ بھی کم ہو جائیگا۔ اگر یہ تجویز پسند آجاوے۔ تو بذریعہ اخبار تحریک کی جاوے۔ تاکہ کچھ چندہ جمع ہو جاوے۔ یا مہمانخانہ میں ایک صندوقڑی رکھدی جاوے۔ جو مہمان آوے۔ اپنی حسب منشاء صندوقڑی میں کچھ ڈالدیوے۔ شام کیوقت جو کچھ جمع ہو جاوے۔ نکال لیا جاوے۔ روپیہ مطابق ضرورت فراہم ہو جاوے۔ تو کام شروع کر دیا جاوے۔ جب صلاح پختہ ہو جاوے۔ تو حافظ صاحب موصوف سے بنانیوالے کاریگر کا پتہ دریافت کر لیا جاوے

یا الہ العلمین بحرمت اپنے حبیب پاک خیر الورےٰ اور بطفیل ہمارے امام مہدی و ہادی اسے الہدےٰ۔ ہمارے دین اور دنیا کی بہتیں مدد کر۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس

بندہ اسمٰعیل از ترگری ضلع گجرانوالہ

یہ تجویز قبل ازیں قاضی غلام محمد صاحب پہلوری بھی کر چکے ہیں اور انہوں نے اس فنڈ میں مبلغ ۵۰ دینے کا وعدہ بھی کیا ہے (ایڈیٹر)

لاڑکانہ میں سخت طاعون

جناب مفتی صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آجکل لاڑکانہ میں طاعون شروع ہے۔ دس یوم کے اندر ۵۰ آدمی پلیگ سے فوت ہوگئے ہیں جن میں سے ۳ یا ۴ مسلمان تھے باقی سب ہندو ہلاک ہوئے ہیں صرف اتنا مشہور ہے کہ پچاس آدمی سے زیادہ طاعون سے فوت ہوئے ہیں۔ حضور انور سے دعا کراویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔

شیخ عبد الرحیم محمد اسمٰعیل ضلع لاڑکانہ از ملک سندھ

دعا مدد۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کی درازی عمر صحت اور اسلام کا خادم بننے کیلئے دعا کریں۔ بندہ غلام نبی از میاں چنوں فاکنی نزد خانقاہ ڈوگراں

وصیت $\frac{146}{112}$

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
میں قطب الدین ولد مولوی غلام حسین قوم چالپ ساکن قادیان دارالامان - بقائمی ہوش وحواس وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

نوٹ

چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے لہذا یہاں پر اس کا اندراج نہیں کیا -

چہارم - اپنی جایداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - کہ میری جایداد جس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے - اور خالی از تنازعہ ومناقشہ وقرضہ ہے قادیان میں دو کوٹھڑی ایک صحن وصحن وڈیوڑی خورد جس کی حدود اربعہ یہ ہیں - مغرب مکان مولوی نورالدین صاحب - شمال وجنوب مکان مولوی نورالدین صاحب - بطرف مشرق مکان حکیم محمد زمان صاحب جو مولوی نورالدین صاحب کا ہے اور بطرف جنوب ومشرق راستہ وگلی ہے - قیمت تخمیناً دو سو (۲۰۰) روپیہ - کتابیں سلسلہ عالیہ احمدیہ وطب وتفسیر وغیرہ قیمت تخمیناً ۵۰ - یہ میری جایداد خود پیدا کردہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے - اس جایداد کے ساتویں حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد ساتواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کو ہر طرح کا اختیار ہے - چاہے فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا علیحدہ کرے یا مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جایداد سے تعلق نہیں - اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے اور میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جو مجھے ماہ بماہ نقد خرچ خوراک ولباس وغیرہ کے لئے دیگا اس نقد سے دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا - مصارف ذیل کے لئے رسالہ میگزین حضرت اقدس مقبرہ بہشتی لنگر خانہ - فقط

العبد - خاکسار قطب الدین خادم حضرت مسیح موعودؑ خادم شفاخانہ مولوی نورالدین صاحب -

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ ملازم خان صاحب نواب محمد علی خان صاحب ساکن مالیر کوٹلہ
گواہ شد - محمد اشرف محرر دفتر محاسب بقلم خود
مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۶ء

وصیت $\frac{146}{112}$

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
میں مسماۃ حاکم بی بی اہلیہ قطب الدین بنت غلام قادر قوم چالپ ساکن دارالامان قادیان - بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

نوٹ - چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد ہے لہذا اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا -

چہارم اپنی جایداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور جایداد کی تفصیل یہ ہے - پھول زری دو عدد - تام زری یک - چوڑیاں نقری - گوکھرو نقری لونگ زری - کڑیاں نقری - بالکاں نقری - ہیکل نقری والے دو عدد نقری - قیمت یک صد - برتن خانگی قیمت تخمیناً ۳۰ روپیہ اور مبلغ ۱۰ روپیہ میں موضع کھیپی بانگر میں ۱۰ کنال زمین گروی ہے - اور ایک راس بھینس - یہ میرا مال ہے اور میرے تصرف میں ہے اور خالی از تنازعہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے میں آجکی تاریخ سے اس جایداد کے ساتویں حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں کہ میری یہ جایداد جس کی قیمت ڈیڑھ سو روپیہ تخمیناً ہوتی ہے میرے مرنے کے بعد اس کا ساتواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اس کو فروخت کرے یا الگ کرے - بقیہ جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو - میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں -
المرقوم یکم دسمبر ۱۹۰۶ء -

العبد - حاکم بی بی زوجہ قطب الدین
نشانی انگوٹھا

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ
گواہ شد - قطب الدین بقلم خود شوہر موصیہ

وصیت $\frac{130}{124}$

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
میں مسماۃ قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان سکنہ قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

اس وقت میرے پاس ۵۰ روپے کا زیور ہے - جو میرا ذاتی ہے - لہذا پانچ روپیہ نقد بہشتی مقبرہ میں چندہ عرض کرتی ہوں اور جو میرے مرنے کے بعد میری جایداد ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جائے اور میرا جنازہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں مجھے دفن کیا جائے - فقط زیادہ والسلام

العبد - قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان نشانی انگوٹھا
گواہ شد - سید سرور شاہ مدرس عربی - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود

ظلم رسیدہ احمدی

ایک صاحب اپنے آپ کو ظلم رسیدہ احمدی لکھ کر ایک مضمون درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرماتے ہیں - یاد رہے - کہ جس مضمون پر لکھنے والے کا نام اور پورا پتہ نہ ہو - وہ مضمون کبھی درج اخبار نہیں ہو سکتا - نام کا چھاپنا ضروری نہیں لیکن اصل مسودہ پر نام کا ہونا ضروری ہے - گمنام تحریریں کبھی قابل توجہ نہیں ہو سکتیں -

الخطبۃ نمبر ۱

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب متمول - انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم
ن - و - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

www.aaiil.org

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲؍

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

قیمت غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۷؍

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب - مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹؍

اختیار الاسلام — مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں - ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید - حصہ سوم ۷؍

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی - اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے مجلد ۳؍ غیر مجلد ۲؍ ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰؍

درثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں - اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی -

قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۔؍

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم - قیمت ۔؍

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱؍

کامن احمدی — الاداواسے - قیمت ۔؍

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں - امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے - بہت سی لطیف لکھی ہیں حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱؍

نظم سعودات — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۷؍

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم - بچوں کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت ۲؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے - اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں - قیمت ۱؍

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۲؍

مجموعہ ازالۃ الوسواس — قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے - قیمت ۲؍

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۵؍

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ۱؍

لیکچر لاہور — جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا -

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں - وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں -

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ ساله احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں - اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا رشتہ چاہیئے - مخلص احمدی مالدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۶ یا ۱۷ سال خواندہ - خواندہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہر صورت خواندہ ہو آمدنی ۲۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط ملفوف ہو - المشتہر - عبد اللہ درزی احمدی - جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

بہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۶ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء — نمبر (۵۰)

چہ گویم بانوگرائی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ | بروز جمعرات | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت از معاونین صر — قادیان مین عہ — فی پرچہ ۲ر — قیمت از غربا و طلباء و غیر مذاہب عہ — گورنمنٹ — از بقیہ للعہ

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندو راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صر
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ر پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
مابعد	للعہ ر
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے سات یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد مین نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار مین دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئیے تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین ۔

از کتبہ عاجز محمد حسین عفی عنہ

www.aaiil.org

معذرت

چونکہ عاجز راقم آریہ سماج کے جلسہ پر لاہور گیا ہوا تھا۔ جہاں بعض دیگر ضروری کاموں کے واسطے بھی کچھ ٹھہرنا پڑا۔ اور ایک دن امرتسر میں رہنا پڑا اس واسطے میری غیر حاضری میں اخبار کا انتظام پورے طور پر نہ ہو سکنے کے سبب یہ اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے صرف ۸ صفحہ پر شائع ہو سکا ہے۔

شکریہ

جلسہ مذاہب کی رپورٹ مختصر طور پر اگلے صفحات میں درج ہے۔ بعض ضروری امور اگلے اخبار میں بھی اس کے متعلق درج ہوں گے اس جگہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت لاہور کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جائے کہ انہوں نے پہلے ہی سے بیرونی احباب کے واسطے مکان اور خوراک کا نہایت عمدہ انتظام کر کے پہلے سے ہی مختلف شہروں کے دوستوں کو بذریعہ خطوط کے اور نیز بذریعہ اخبار کے اطلاع کر دی تھی کہ وہ سب احمدیہ بلڈنگ میں اتریں۔ احمدیہ بلڈنگ موچی دروازہ کے باہر ریل کی سڑک پر ایک شاندار عمارت ہے جس میں ایک طرف مخدومی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کا مکان ہے اور دوسری طرف مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب کا مکان ہے۔ ان مکانات میں احباب احمدیہ جو بیرونجات سے آئے تھے اور جن کی تعداد قریب سہ صد کے ہوگی۔ نہائت آرام کے ساتھ چار پانچ روز تک رہے ہر طرح کا سامان رہائش اور کھانے پینے کا نہائت عمدگی سے موجود تھا اللہ تعالےٰ جماعت لاہور کو اس کا اجر خیر عطا فرما دے اور ان نئے مکانوں کو جو ڈاکٹر صاحب اور خواجہ صاحب نے بنائے ہیں بابرکت کرے اور ان کے دین اور مال و جاہ میں روز افزون ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سیالکوٹ سے آنیوالے دوست قریب چالیس کے تھے۔ اور ایسا ہی جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ کپور تھلہ جالندھر۔ لودیانہ۔ پٹیالہ وغیرہ علاقجات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ قادیان سے حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب۔ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اور دیگر بہت سے دوست تھے۔ عرب ابو سعید صاحب بھی اس موقعہ پر قادیان سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں سے وہ گجرات اور پھر رنگون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شکایت

جہاں ہم احباب لاہور کے شکر گزار ہیں وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا مناسب نہ ہوگا کہ آریہ صاحبان جو اصل میں اس قدر جماعت کے لاہور جانے کا باعث ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بدتہذیبی کا سلوک کیا کہ ہم کو بہت اصرار کے ساتھ اور کئی خطوط لکھ کر اپنے گھر میں بلا لیا اور اپنے گھر میں داخلہ کے واسطے ہم سے ہر فی کس ٹکٹ بھی وصول کیا اور پھر ہم کو اپنی تہذیب کا بڑا یقین دلا کر ہم سے ایک ایسا مضمون (حضرت اقدس مسیح موعود) کا لیا تھا جس میں ان کے بزرگوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ کر کے آخری دن ہم کو اپنے سامنے بٹھلا کر ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور ان کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات بول بول کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا اور ہمیں سخت دکھ دیا۔ اس کی مفصل کیفیت اگلے اخبار میں مندرج ہوگی۔

مسافرخانہ احمدیہ امرتسر

امرتسر میں اتفاقاً ایک شب ٹھہر کر مجھے اس جگہ مسافرخانہ احمدیہ کے نہ صرف دیکھنے بلکہ اس میں ایک شب گذارنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ وہاں کے چند دوستوں نے مل کر بنایا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات ہے اس سے دوستوں کو بہت آرام ملتا ہے۔ جو دو آدمی وہاں ہر وقت رہتے ہیں وہ نرم دل اور خدمت گذار ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور مسافرخانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اصلاح بھی ہیں تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت امرتسر پوری توجہ کے ساتھ اس کے انتظام کو باقاعدہ اور خاطر خواہ بنا دے گی۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں۔ اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ[1] کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اب کے بھی امید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے۔ اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ضرورت

مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی مضمون نویسی کے کام میں امداد دے سکے۔

محمد صادق اڈیٹر بدر

[1] احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنیکی تجویز کر لی ہے جسمیں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ معذرت ۔ قومی توبہ کے لائق ضرورت
صفحہ ۳ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۴ تا ۶ ۔ رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور
صفحہ ۷ ۔ اجرت اشتہارات ۔ رسید زر

بدر مسیح

مورخہ ۶ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ وقت صبح ساڑھے پانچ بجے ۔

۱ ۔ انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب ۔

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے شیطان پر حملہ کرتا ہے ۔

۲ ۔ انھم ما صنعوا ھو کید ساحر و لا یفلح الساحر حیث اتی ۔

ترجمہ ۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا ۔

۳ ۔ انت منی بمنزلۃ روحی ۔

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے ۔

۴ ۔ انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے ۔

۵ ۔ جاء الحق و زھق الباطل ۔

ترجمہ ۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا ۔

بدر میں خبریں ہوا کرینگی

بدر میں خبروں کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی اس کے جواب میں بہت سے خطوط مختلف اطراف سے میرے پاس پہنچے ہیں جن میں بالاتفاق یہ امر منظور کیا گیا ہے اور بدلائل ضروری قرار دیا گیا ہے ۔ کہ بدر میں دنیوی خبریں ہوں ۔ اب یہ امر تو طے ہو گیا کہ خبریں ہوں ۔ اور دوسرا امر یہ ہے کہ ان خبروں کیواسطے الگ اوراق نکالے جائیں ۔ یا انہیں اوراق میں سے خبروں کے واسطے دو چار اوراق خاص کئے جاویں ۔ اکثر دوستوں کی تو یہ رائے ہے ۔ کہ اوراق الگ نکالے جاویں اور قیمت زیادہ کی جاوے کیونکہ جب دوسری دنیوی اخبار کو بند کر دیا جائے گا ۔ تو وہی قیمت بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ اس کام میں دینا احباب کو مشکل نہ ہوگا ۔ بعض دوستوں کی یہ رائے ہے کہ قیمت کا زائد ادا کرنا شاید بعض دوستوں کے واسطے مشکل ہو جانے میں ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں ۔ کہ موجودہ اوراق دینی مضامین کے واسطے بمشکل کافی ہیں ان میں سے کچھ لے لینا مناسب نہ ہوگا ۔ اس واسطے دنیوی اخبار کے واسطے چار صفحات الگ بڑھائے جاویں ۔ ان میں نہ صرف سادہ خبریں ہوں بلکہ واقعات پر رائے بھی ہو ۔ اور جو اہم امور ملک اور اہل وطن کے سامنے پیش ہوں مثلاً سودیشی ۔ تقسیم بنگالہ کانگریس لیسے امور میں بلحاظ سلسلہ احمدیہ کے مفصل مضامین ایڈیٹوریل یا نامہ نگاروں کے خطوط کے رنگ میں ہوں ۔ ان امور کے واسطے چار صفحوں سے بھی کم کیا ہونا چاہیئے ۔ اس صورت میں اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ کا ہو جائیگا ۔ اور قیمت بھی اسی نسبت سے بجائے ۳ کے مبلغ ۴ ہو گی لیکن میرا خیال ہے ۔ کہ اس میں اتنی سہولت اور رکھی جائے ۔ کہ جو دوست خبروں کے اوراق کو نہ لینا چاہیں وہ وہی قیمت مبلغ ۳ ادا کریں ۔ اگرچہ اس میں دفتر کا کام بڑھ جاتا ہے کہ اخبار دو طرح بند کیا جاوے اور حساب کے دو رجسٹر الگ کھولے جاویں اور چٹیں بھی الگ الگ چھاپی جاویں ۔ تاہم غریب لوگوں کی سہولت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ یہ تکلیف دفتر اٹھائے اور انکو اخبار صرف تین روپیہ میں ہی بھیجتا رہے ۔ جن کے اوراق درج ہوں گے ہاں جو صاحب یکدفعہ قیمت ادا نہ کر سکیں ان کیواسطے یہ سہولت بھی میں رکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی قیمت سال میں دو دفعہ یا چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں مگر ایسے صاحبان کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے ان امور کے متعلق اطلاع دیا کریں تا کہ ان کے نام وی پی نہ ہو اور ان کے حساب کی یادداشت الگ رکھی جاوے ۔

اب چونکہ یہ امر طے پا چکا ہے اس واسطے جنوری کا پہلا پرچہ ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا اور وہی پرچہ احباب کیخدمت میں بذریعہ وی پی للعہ کیواسطے ارسال کیا جاویگا ۔ جو صاحبان سردست وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں وہ فوراً مطلع فرما دیں تا ایسا نہ ہو کہ وی پی واپس آئے اور کارخانہ کو نقصان پہونچے ۔

رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور

جلسہ آریہ یہ جلسہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے بعد ۲۶ و ۳۰ و ۳۱ دسمبر کو منعقد کیا تھا۔ جلسہ روزانہ بعد از مغرب ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتا تھا۔ ہر ایک لیکچرار کے واسطے ڈیڑھ گھنٹہ مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے۔ جن میں چار مذاہب کیطرف سے تقریریں ہوئیں۔ ۱۔ ہندو (سناتن اور آریہ) ۲۔ عیسائی۔ ۳۔ برہمو ۴۔ مسلمان۔ چونکہ یہ جلسہ آریوں کا تجویز کردہ تھا۔ اور انہیں کا مکان تھا انہوں نے ہی پہلے سے مضمون مقرر کیا تھا اور ان سب باتوں سے انہوں نے بہت سے ناجائز فائدے بھی حاصل کئے اور دیگر مذاہب کے ساتھ وہ بہت بے مروتی اور بدتہذیبی سے پیش آئے۔ اس واسطے یہ درست ہوگا اگر اس کو بجائے جلسہ مذاہب کے جلسہ آریہ ہی کہا جاوے۔

مکان جو مکان اس جلسہ کے واسطے آریوں نے تجویز کیا تھا وہ لاہور کے تنگ و تاریک کوچوں کے درمیان تھا اور اس کی وسعت بہت ہی کم تھی۔ بمشکل دو ہزار آدمی کی نشست کی گنجایش تھی۔ باوجود فی کس ۴ر ٹکٹ کے وصول کرنے کے سامعین کیواسطے بیٹھنے کے واسطے عمدہ جگہ نہ تھی۔ سب لوگ جوتیوں سمیت فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ دبے پڑے تھے اخبار کے رپورٹروں کے واسطے کوئی خاص میز نہ لگایا تھا

سناتن دھرم پہلی تقریر ایک سناتن دھرمی صاحب کی تھی جن کا نام پنڈت سنتھا پیری صاحب تھا پنڈت صاحب نے جب اثنائے تقریر میں دیانند کی خبر لینی شروع کی تو آریوں نے بُری طرح ہنسا اور کھانسنا شروع کیا اور شور و غل مچا دیا۔ اور جب پنڈت صاحب کا وقت ایسے ہی شور و غل کے سبب ختم ہو گیا اور ایک دو صفحے باقی رہ گئے تو باوجود پنڈت صاحب کے اصرار کے ان کو وہ دو صفحے پڑھنے کی اجازت نہ دیگئی۔ جو مذہبی جلسہ میں بداخلاقی کی ایک عجیب مثال ہے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی اور کتب بھی الہامی اور مقدس ہیں۔ جیسا توریت۔ زبور۔ انجیل قرآن شریف لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مکمل ہیں۔ وید کے نہ بھی خاص اثر رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں بہشت میں حوروں کا ہونا۔ خدا تعالےٰ کا آسمان پر ہونا وغیرہ

اس میں لکھے ہیں ایسا ہی وید میں بھی موجود ہیں مسلمانوں میں بڑے بڑے پوتر لوگ گذرے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ۔ گرو گرنتھ بھی الہامی کتاب ہے۔ کلام الٰہی میں اگر بظاہر کسی کو اختلاف معلوم ہوتا ہے تو وہ بے سمجھی کے باعث ہے۔ ورنہ دراصل اختلاف نہیں۔ قرآن شریف وغیرہ کتب پر جو اختلاف کا اعتراض کیا جاتا ہے ایسے اختلاف خود وید میں موجود ہیں۔ وید اہل ہنود کی الہامی کتاب ہے ایسا ہی دیگر ممالک اور اقوام کی کتب کا الہامی ہونا ممکن ہے۔ ویسے دیانند نے نیوگ نکالا یہ غلط ہے۔

عیسائی پنڈت صاحب کا لیکچر آریوں نے ناتمام بند کر دیا۔ ان کے بعد عیسائی صاحبان کی باری آئی جن کے دو لیکچرار یکے بعد دیگرے اُٹھے اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کی پہلے صاحب پادری علی بخش تھے اور دوسرے پادری ٹھاکر داس تھے۔ ہر دو نے تہذیب کے ساتھ عمدگی سے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بلحاظ عقاید اور دلائل کے ہر دو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ پادری علی بخش صاحب یورپ امریکہ کی اعلیٰ تنقید کی نئی روشنی سے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ مگر ٹھاکر داس کوئی پُرانے سناتنی پادری معلوم ہوتے تھے۔ جن کے نزدیک بائبل لفظاً الہام الٰہی اور اس کے سوائے اور کوئی الہام الٰہی نہیں ہے۔ پادری علی بخش صاحب نے فرمایا۔ کہ الہام وہی ہے جو انسان کے دل پر ایک تحریک وارد ہوتی ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے صرف معانی ہوتے ہیں۔ وید کو اگر ابتدائی الہام مانا جاوے تو ان معنوں سے یہ بات درست ہو سکتی ہے کہ بچے کو ابتدا میں الف بے تے سکھلائی جاتی ہے۔ انجیل نے الہام کی تکمیل کی اور آیندہ ہم ایک ایسے الہام کے انتظار میں ہیں جو سورج کی طرح چمکنے والا ہوگا اور اس کے سامنے گذشتہ الہام مثل ستاروں کے ہوں گے۔ انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج تبلایا گیا ہے۔ مسیح کی زندگی پاک تھی اس نے معجزات دکھائے۔ مرکر جی اُٹھا۔

پادری ٹھاکر داس صاحب نے فرمایا الہام کیواسطے زندہ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ بولنا روح میں لازمی ہے لیکن انسان کے سامنے خدا صوری شکل میں ہو کر بولے (بھلا یسوع تو تمہارے نزدیک صوری شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن عہدنامہ قدیم کے انبیاء کو الہام کس طرح ہوتا تھا ایڈیٹر) یہ ضروری ہے۔ وید اور قرآن بائبل کے الہام کے مخالف ہے (آنحضرت) محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بغیر وحی کے کچھ خبر نہوتی تھی۔ (انبیاء خدا کی طرح عالم الغیب نہیں ہوتے۔ عیسیٰ صاحب سے بھی جب قیامت کے متعلق سوال کیا گیا تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایڈیٹر) جانوروں کی قربانی کے عوض مسیح کفارہ ہو گیا۔ ولادت مسیح سے پیشتر ہر جگہ بُت پرستی تھی سوائے یہود کے۔ بائبل کے مذہب اور اجار میں الٰہی تاثیر تھی۔

برہمو مذکورہ بالا تقریریں روز اول کی ہیں۔ دوسرے روز پہلے ایک برہمو صاحب شری پرکاش دیو جی نام کی تقریر ایک گھنٹہ کے لئے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ دنیوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے، الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں۔ بہت بڑی کتاب الہامی صحیفہ نیچر ہے (لیکن کیا اس کتاب کے پڑھنے کے واسطے کسی استاد کی ضرورت نہیں اور جو کچھ استاد نے فرمایا اس کو ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں ایڈیٹر) برہموؤں کے متعلق یہ غلط مشہور ہے۔ کہ وہ کسی الہامی کتاب اور نبی کو نہیں مانتے۔ خدا تعالےٰ کے مختلف صفات کی طرف نظر نہ کر کے آجکل کے دہریہ خدا پرستوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مثلاً خدا رحیم و کریم ہے۔ تو زلازل اور مصائب کیوں وارد کرتا ہے۔ ان کے جواب میں اس طرح کی مثال کافی ہوگی۔ کہ ایک شخص جب سفر سے اپنے گھر میں واپس آتا ہے۔ تو بچے کو پیار کرتا ہے۔ ماں باپ کو سلام کرتا ہے۔ بھائی سے بغلگیر ہوتا ہے۔ بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سب اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پر دشمن جل بھن جاتا ہے اور دکھ اُٹھاتا ہے۔ ہم الہام کو ختم نہیں سمجھتے تمام مذاہب کے پیروں کو ہم گلے لگاتے ہیں۔

مسلمان برہمو صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ میں ختم ہوا اور اس کے بعد اسلام کی طرف سے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کو پہلے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اُس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے ختم کیا۔ اس مضمون پر دو گھنٹے سے کوئی پندرہ منٹ زاید خرچ ہوئے۔ جس پر بعض آریہ تلملاتے رہے لیکن سامعین کے لحاظ سے ان کو خاموش رہنا پڑا۔ یہ لیکچر الگ چھپا ہے اور اس کے ساتھ کچھ تتمہ لگایا جائے گا۔ جس میں آریوں کی فتنہ انگیزی کا جواب ہوگا۔ مختصر طور پر اس مضمون کی سُرخیاں یہ ہیں۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے جو ہمارے تمام ذرات ۔ قوتون اور روحون کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے ۔ پھر شکریہ گورنمنٹ الہامی کتاب کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے لوگون کی تقسیم یہ ہو سکتی ہے ۔

(۱) منکران صانع عالم ۔ اُن کے نزدیک کوئی الہامی کتاب نہین ۔

(۲) وہ لوگ جو مادہ اور رُوح کو مخلوق الٰہی نہین مانتے ۔ جب خدا اور بندہ کی روح مین کوئی ربط نہین ۔ تو پھر الہام ناممکن

(۳) جو کہتے ہین کہ انسان کے دل مین جو کچھ آتا ہے وہی الہام ہے

(۴) جو کہتے ہین کہ قوائے انسانی کافی ہین ضرورت الہام نہین ۔

(۵) جو کہتے ہین ۔ کہ خدا پہلے بولتا تھا مگر اب نہین ۔

ہمارا مذہب

خدا سچ ہے الہام سچ ہے ہر ملک اور قوم مین ملہم اور پیغمبران الٰہی ہوئے ہین کرشن اور رامچندر انبیاء ہند تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے کامل نبی تھے ۔ آریون سے ہماری صلح اس طرح ہو سکتی ہے ۔ کہ جیسا کہ ہم نے ان کے بزرگون کو مقدس اور پیغمبران لیا ہے اور ان کی عزت کرتے ہین وہ بھی ہمارے بزرگ انبیاء بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی مقدس اور نبی مان لین تا جس اتحاد اور صلح کے لئے ہم نے قدم اُٹھایا ہے اس مین وہ بھی شریک ہو کر اس تفرقہ کو دور کرین ۔ جو ملک کو کھاتا جاتا ہو ہم ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہین کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہین لیا ہو سچی صلح اور کینون کے دور کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے ۔ کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتارون اور رشیون کو صادق مانتے ہین ۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لین اور اس اقرار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کردین (آریون نے تو اس صلح کا جواب خوب دیا کہ دوسرے ہی روز اپنے لیکچر مین تمام انبیاء کے حق مین گندی گالیون کے ساتھ سخت بے حیائی سے مونہہ کھولا اور مسلمانون اور عیسائیون کے جگر پاش پاش کر دئے ۔ افسوس ! ایڈیٹر) قرآن شریف مین مذہبی جہاد کے واسطے کوئی حکم نہین ۔ سوائے اس کے کہ جن کفار نے مسلمانون کو سخت دکھ دیا اور ان کو ان کے گھرون اور وطنون سے نکالدیا اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور مسلمانون کے قتل کے درپے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دیگئی ۔ مسلمانون کو لڑائی کی اجازت اس وقت دیگئی تھی جبکہ وہ ناحق قتل کئے جاتے تھے اور خدا کی نظر مین مظلوم ٹھہر چکے تھے ۔ علاوہ اس کے اسلام مین جنگ جائز نہ تھا بلکہ کفار کو پناہ دی جاتی تھی اور اس آخری زمانہ کے متعلق تو احادیث نبویہ مین پیشگوئی ہے ۔ کہ جب مسیح موعود آوے گا ۔ تو وہ دنیا مین صلحکاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کر دیگا یعنی ملا لوگون کی غلط کاریون سے جو دینی جنگ کئے جاوین گے ان کی رسم دور کرے گا ۔

خدا کے کلام مین یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو ۔ پھر الہامی کتاب مین الٰہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے ۔ کسی کتاب کا صرف پرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہین ہو سکتا ۔ الہامی کتاب ہونے کے مقدمہ مین صرف اُسی کتاب کے حق مین ڈگری ہوگی جو انسانی کلام کے مقابل پر کوئی مابہ الامتیاز پیش کرے ۔ وہ امتیازی نشان اب صرف قرآن شریف مین پایا جاتا ہے ۔ گو ممکن ہے کہ یہ خوبیان دیگر کتب مین پہلے زمانہ مین ہون لیکن وہ موجودہ حالت کے لحاظ سے اُس شاہی قلعہ کی طرح ہین جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس مین سے کھو گئی ہے ۔ قرآن شریف مین امتیازی خوبیان یہ ہین (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہمکلام ہو جاتا ہے ۔ مین ان قرآنی برکات کو صرف قصہ کے طور پر بیان نہین کرتا بلکہ مین وہ معجزات پیش کرتا ہون ۔ جو خود مجھے دکھائے اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے وہ زلزلے جو زمین پر آئے ۔ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہین معجزات مین سے ہے ۔ مین نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے ان کی خبر دی تھی اور ابھی بس نہین بلکہ بعض نئی باتین بھی ہین اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے اور ایک زلزلہ بھی زلزلہ آنے والا ہے ۔ جو ناگہانی طور پر آوے گا اور سخت آوے گا اگر دنیا کے لوگ خدا سے ڈرین اور توبہ کرین تو یہ آفات ٹل بھی سکتی ہین کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ اپنے حکمون کو جاری بھی کر سکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے بلاؤن کے ٹالنے کے لئے یہ ضروری نہین کہ لوگ مسلمان ہو جائین کیونکہ مذہبی غلطیون کے مواخذہ کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے ۔ ہان یہ ضروری ہے کہ لوگ بدچلنی سے باز آوین ۔ پاک نبیون کی نسبت بدزبانی سے پیش نہ آوین غریبون پر ظلم نہ کرین ۔ صدقہ خیرات کرین ۔ خدا کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرین ۔ تکبر اور شرارت کو چھوڑ دین ۔ امن دوہ گورنمنٹ کے برخلاف پوشیدہ منصوبے نہ سوچین خدا سے ڈرین ۔ ایسا ہی ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے ۲۷ سال پہلے مین اکیلا اور گمنام تھا ۔ جب خدا نے مجھے کہا کہ مین تجھے لوگون کا امام بناؤن گا اور دور دراز سے لوگ تیرے پاس آوین گے ۔ بعض نشان قادیان کے آریون نے خود مشاہدہ کئے ہین جن کے لالہ ملاوامل آریا اور شرمپت آریہ گواہ ہین ۔ غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتون مین سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہین ۔ اور ان کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا چنانچہ مین یہ دعوے رکھتا ہون اور بلند آواز سے کہتا ہون کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان مین جمع ہو جائین اور نشانون اور خوارق مین مجھ سے مقابلہ کرنا چاہین ۔ تو مین خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے سب پر غالب رہونگا

(۲) خود قرآن شریف معجزات سے بھرا ہوا ہے اسلام کی ترقی اور شوکت کی قبل از وقت خبر دی گئی ۔ شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا ۔ کفار نے یہ معجزہ دیکھا اور قرآن شریف خود ان کو گواہ قرار دیتا ہے ۔ جو سخت دشمن تھے ۔ اگر یہ معجزہ واقع نہوا ہوتا ۔ تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیون خاموش بیٹھ رہتے ۔

۳ ۔ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن شریف کی اعلےٰ خوبیون مین اس کی تعلیم ہے ۔ جو انسانی فطرت اور انسانی مصالح کے سراسر مطابق ہے (۵) قرآن شریف نے نجات کی حقیقی راہ بتلائی ہے ۔ کہ انسان کو اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہین ۔ کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جاوین ۔ اور اس کی رضا رضائے خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت مین ایسا محو ہو جائے ۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے ۔ سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جاوین اور وہ دل مین محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا مین ہین ۔ جب انسان کی رُوح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پالیتی ہو اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے ۔ تب اس کیفیت کا نام جو اسکو ملتی ہے ۔ نجات رکھا جاتا ہے اور شفاعت کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ شفع عربی زبان مین جفت کو کہتے ہین ۔ جو شخص ایک پاک فطرۃ اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اسکی جزو ہے ۔ تو اس کے انوار سے حصہ لیتا ہے ۔

ہمارا اور ان بزرگون کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین یہ چشمدید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے ۔ کہ قرآن شریف اور

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے۔ کہ آہستہ آہستہ خدائے یگانہ واحد لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے (آخر میں تمام مضمون کا خلاصہ چند اوراق میں ہے)

آریہ ہندو

اس کے بعد دوسرے دن صرف آریوں کیطرف سے مضمون تھا کیونکہ سکھ صاحبان نے آنا پسند نہیں کیا تھا آریوں کے لیکچرار ڈاکٹر چرنجیو صاحب تھے۔ اب میں کیا بیان کروں کہ اس آریہ صاحب نے کیا کہا اور کیا نہ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے صلح کا جو پیغام دیا تھا کہ ہم تمہارے بزرگوں کو نیک اور ولی اور پیغمبر ماننے ہیں تم ہمارے بزرگوں کو ایسا ہی نیک کہو اور ان کی ہتک کر کے ہمارے دل نہ دکھاؤ۔ اس پیغام کے جواب میں آریہ صاحب نے خدا کے ان برگزیدہ نبیوں کے حق میں جن کا ذکر بائبل اور قرآن شریف میں ہے ناپاک گالیاں سنائیں اور ہمارے مسلمانوں کے دلوں کو اپنی تیز زبانی کی چھری سے ایسا زخمی کیا کہ اگر مسلمان حد درجہ کے صبر سے کام نہ لیتے تو معلوم نہیں تھا کہ کیا کا کیا ہو جاتا۔ افسوس تجھ پر اے آریہ قوم کہ اس قدر شور کریں کہاں کہ ہی تجھے عقل نہ آئی اور تو نے تہذیب نہ سیکھی۔ آریوں کے پریزیڈنٹ روشن لعل صاحب بیرسٹر نے معذرت کی کہ یہ لیکچر ہم نے پہلے سے دیکھا نہ تھا مگر یہ معذرت اب بدتر از گناہ ہے وہ لیکچر کے دوران میں بھی لیکچرار کو روک سکتے تھے۔ کیا ایسی ہی کرتوتوں سے یہ آریہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہیں آریہ صاحب نے پہلے اپنی گھڑت چند قواعد بنائے۔ کہ الہامی کتب میں یہ شرائط ہونی چاہئیں۔ کہ وہ سب سے پرانی ہو۔ اول تو وید کوئی بہت پرانے نہیں زند وستا اس سے بھی پرانے ہیں اگر بالفرض پرانے ہوں بھی تو کیا پرانا ہونا کوئی الہامی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کلام کرنے کا کوئی دورہ آتا ہو۔ کہ ایک وقت میں وہ کلام کر سکتا ہو۔ اور پھر ہزاروں سال تک وہ کلام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہو۔ تب یہ دلیل شاید کام آ سکتی۔ پھر ایک دلیل یہ پیش کی کہ اس میں کوئی تاریخی قصہ نہ ہو۔ اگرچہ ویدوں میں باپ دادوں کے ذکر اور اندر کے قصے اور گئو کے قصے اور دیگر بہت سے افسانے موجود ہیں۔ مگر کیا خدا تعالیٰ دنیا کی تاریخی حالات سے ناواقف ہے۔ ہاں اگر یہ مانا جاوے۔ کہ دنیا کی تاریخی واقعات سے بے خبر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت لازمی ہے تب اگر کسی کتاب میں کوئی تاریخی واقعہ ہو۔ تو وہ خدا کی کتاب نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ پھر یہ امر صفت خداوندی کے برخلاف ہو جائے گا۔ لیکن وہ خدا جو سب کچھ جانتا ہے وہ تاریخی واقعات سے کیوں آگاہ نہیں اور ان کا ذکر اس کے کلام میں کیوں اس کے شان کے برخلاف ہے پھر ایک دلیل یہ پیش کی۔ کہ اس میں خلاف قانون قدرت کچھ نہ ہو۔ یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر کیا آریہ صاحب نے تمام قانون قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کسی انگریز نے کسی پرانے بادشاہ کے دربار میں ریل کا ذکر کیا تھا کہ ایسی سواری یورپ میں ایجاد ہوئی۔ کہ کلکتہ سے دہلی تک تین دن میں پہونچ سکتے ہیں تو اس پر بڑا مضحکہ اڑا اور اس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا گیا۔ سائنس کی ترقی کا خود اس زمانہ میں یہ حال ہے۔ کہ آج جس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا جاتا ہے کل سائنس دان اور نئے سوجھ۔ اسی کو عین قانون اور سائنس بتلاتے ہیں۔ بڑا اعتراض جو اس ذیل میں آریہ صاحب نے بائبل اور قرآن پر کیا وہ ولادت مسیح تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئی بتلائی جاتی ہے ان کا نہ باپ مانا جاتا ہے اور نہ ماں اور وہ تھے بھی چار۔ چار اکٹھے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی ہزاروں انسان خدا نے بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا کر دیے اور کوئی امر خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل نہ ہوا لیکن حضرت عیسیٰ کی ولادت قابل اعتراض ہو گئی۔ ایک شرط الہامی کتاب کی آریہ صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ جس پر نازل ہوں وہ پوتر اور پاک ہوں۔ وید کے رشیوں کی تو کچھ خبر نہیں کہ کون تھے۔ بجائے ان کو پاک اور پوتر ثابت کرنے کے آریہ صاحب نے بائبل اور قرآن شریف میں مذکورہ انبیاء کے نام لے لے کر اور ایک ایک کو گن گن کر وہ گالیاں سنائیں۔ کہ الامان! اعتراض بھی وہ تھے جن کے جواب ہزار بار دیئے جا چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحب نے اس بات کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے کس تہذیب کے ساتھ اپنی تقریریں پیش کی تھیں اور کس قدر اخوت اور محبت کی بنیاد باندھی تھی۔ کیا اس کا جواب ایسے ہی ناپاک اور آزردہ الفاظ میں مناسب تھا۔ کیا ایسی تہذیب کو دل میں رکھ کر انہوں نے بار بار حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھے تھے۔ کہ آپ ضرور مضمون بھیجو بڑی تہذیب سے گفتگو ہو گی۔ کیا انہیں گالیوں کے سننے کے واسطے ہم مسلمانوں سے بڑی کوشش سے وصول کئے گئے تھے۔ اور کیا اسی شائستگی کا نمونہ دکھانے کے واسطے ہم لوگوں کو دور و نزدیک سے بلایا گیا تھا کہ ہم اپنے کاموں میں حرج کر کے اور سفر کی تکلیف اور خرچ برداشت کر کے اپنے مقدس باپ دادوں کے حق میں ناپاک کلمات سنیں۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ اے آریہ قوم! کہ تیرے طرز و طریق ظاہری گورنمنٹ کے سامنے بھی باغیانہ ٹھہرے اور روحانی گورنمنٹ کے سامنے بھی تو شوخی اور بے باکی سے باز نہ آئی۔

ایک تھری نشان

۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ کو جب حضرت کا مضمون جلسہ مذاہب میں پڑھا جا رہا تھا اور اس میں آیندہ زلازل کے متعلق پیشگوئی سنائی گئی تھی تو بعض آریہ اس پر ہنسنے لگے۔ قدرت خدا اس سے دوسرے ہی دن ۳۰ دسمبر ۱۹۰۶ء کو ۱۲ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا جو ہمنے لاہور میں محسوس کیا تھا اور اس کے متعلق مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ دو دھکے زلزلے کے محسوس ہوئے۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد تمام زلازل سے شدید تھا۔ اگر ایک دھکہ اور لگتا تو یقین تھا کہ تمام عمارات جو از سر نو طیار کی گئی ہیں مسمار ہو جاویں۔ پہاڑ بھی بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ کئی مکان معزوب ہو گئے ہیں۔

اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس زلزلہ سے چمبہ میں بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ نگروٹہ کے قریب بہت سے گھر گرے ہیں اور کانگڑہ میں سات مختلف مقامات سے طبیں سی دھوئیں کے بادل اٹھے۔

کہاں گئے پروفیسر اوموری صاحب جو کہتے تھے۔ کہ اب یہاں کسی زلزلے کا خوف نہیں۔ کیا پروفیسر جاپانی کی بات سچی ہوئی یا خدا کا کلام؟

وی پی آتی ہیں

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا

۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبروں کا حصہ نہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مطلع فرما دیں انکو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاویگا اس کے متعلق مفصل صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹۰	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دسیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑ کر کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی اشتہار کا مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

رسید زر

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ع ۴۲۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۶ " " ع ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۱۵ر
۲۶ " " ع ۵۴۳ ۔ عبد اللہ صاحب ؎ر
۲۸ " " ع ۲۸۹ ۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ؎ر
۲۸ " " ع ۱۸۱۷ ۔ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب للعہ
۲۸ " " ع ۔ عنایت اللہ صاحب ۲ر
۲۸ " " ع ۱۵۵۶ ۔ سید ولایت حسین صاحب ۶
۲۸ " " ع ۱۶۸ ۔ محمد شفیع صاحب ؎ر
۲۸ " " ع ۱۱۸۱ ۔ مولوی رحیم بخش صاحب ؎ر
۲۸ " " ع ۱۵۲۳ محمد عبد اللہ صاحب ۶ر
۲۸ " " ع ۳۴۳ ۔ سید رحمت علی صاحب ؎ر
۲۸ " " ع ۱۳۳۶ ۔ عبد الرزاق صاحب عہ ر
۲۸ " " ع ۱۵۶۷ ۔ بابو وزیر محمد صاحب ؎ر
۲۸ " " ع ۱۹۴ ۔ فضل الٰہی صاحب ۸ر
۲۹ " " ع ۱۵۸۳ ۔ احمد یار صاحب عار
۳۰ " " ع ۱۸۲۸ ۔ احمد صاحب ۶
۳۰ " " ع ۱۹۱۲ محمد ابراہیم صاحب عہ
۳۰ " " ع ۱۴۳ ۔ غلام حیدر صاحب ؎ر
۳ " " ع ۱۵۷۵ ۔ ملک غلام محمد صاحب عہر
۳۰ " " ع ۱۸۰۵ ۔ غلام محمد گوندل عہر
۳۱ " " ع ۔ منشی نواب خان صاحب ؎ر
یکم نومبر ۱۹۰۷ء ع ۱۵۶۵ ۔ عبد المنان صاحب عہر
" " ع ۱۳۱ ۔ چودھری کرم الٰہی صاحب ۶ ۱۲ر
۲ " " ع ۹۶ زین الدین محمد ابراہیم صاحب للعہ
۲ " " ع ۱۹۲۴ زین الدین بحساب ع ۱۹۲۲ ؎ر
۴ " " ع ۔ ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام
۴ " " بابت ع ۱۲۵۴ و ع ۱۲۰ و ع ۱۰۵ ۔ ۶ر
۴ " " ع ۶۷ ۔ مرزا محمود علی صاحب ؎ر
۴ " " ع ۱۷۰۳ ملک مولا بخش صاحب ۶ر
۴ " " ع ۱۳۶ ۔ محمد رضوی صاحب ؎ر
۴ " " ع ۱۰۰۱ ۔ پیر برکت علی صاحب عہ ر
۵ " " ع ۱۱۴۶ ۔ عبد الحی خان صاحب عہر
۵ " " ع ۱۸۲۶ ۔ شادی و غلام محمد صاحب ۱۲ر
۵ " " ع ۲۳۹ ۔ سید احمد حسین صاحب ؎ر

۶۔ نومبر ۱۹۰۷ء ع ۱۴۶ ۔ حکیم احمد دین صاحب ؎ر
۷ " " ع ۱۶۹۲ ۔ خدا بخش صاحب ۸ر
۷ " " ع ۱۵۹۷ راجہ شیر محمد خان صاحب ؎ر
۷ " " ع ۱۸۲۲ ۔ گل محمد صاحب ؎ر
۷ " " ع ۱۸۲۴ ۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب عار
۸ " " ع ۵۲۳ ۔ چودھری حسین بخش صاحب ۶ ۱۲ر
۸ " " ع ۳۷۷ ۔ غلام نبی صاحب عہر
۸ " " ع ۱۹۳۲ ۔ مولا بخش صاحب ؎ر
۱۱ " " ع ۱۵۱۴ ۔ مولوی کرم دین صاحب ۴ر
۱۱ " " ع ۱۵۲ ۔ محمد نذیر حسین صاحب عہر
۱۱ " " ع ۸۲۶ ۔ محمد سعید صاحب ؎ ۲ر
۱۱ " " ع ۳۲۳ ۔ مولوی سراج الدین صاحب ؎ ۲ر
۱۱ " " ع ۸۳۰ ۔ نور عالم صاحب ؎ر
۱۱ " " ع ۲۰۶ ۔ دوست علی صاحب ؎ ۲ر
۱۲ " " ع ۱۰۴۵ ۔ بدھ بخش صاحب عار
۱۱ " " ع ۱۵۲۶ ۔ میاں عیسیٰ صاحب کشمیری عار
۱۲ " " ع ۲۱۶ ڈاکٹر محمد علی صاحب ؎ر

عجیب مژدہ

یہ نئی کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے۔ ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اسکے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں۔ بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصول ڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گراں قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پا لیگا۔ ورنہ بعد طبع کتب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پر بکیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ۔ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا من۔ عیسیٰ مسیح۔ عکس مکتوب حضرت نور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں وی پی پر عہ اور کمیشن ارسالیگا کتابوں پر ٹکٹ بہر حال ہم لگا دینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ: یاد رہے کہ ۴۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

المشتہر
سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن ... - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو - بہر صورت خواندہ ہو - آمدنی عہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف آئے

المشتہر - عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضرور ہدایتیں دی ہیں۔

قیمت ۲؍

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰؍

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپاکر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳؍ عصمت انبیاء ۷؍

البرہان الصحیح فی تائید المسیح

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔

مجلد ۱۲؍ غیر مجلد ۵؍ ولایتی کاغذ مجلد ۱۰؍

درثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئیندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔

قیمت مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱؍

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم بچوں کیلئے نہائت مفید ہے

قیمت ۴؍

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲؍

اختیار الاسلام — مصنفہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم - آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید

حصہ سوم ۷؍

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔

راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئیندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہوجاوے گی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) میں گولی ایک روپیہ (عہ)

علاوہ بریں اور کئی امراض تہانی اور ظاہری کی نہائت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - پھل - خارش چشم - وغیرہ آنکھوں سے پانی جاری رہنا - پچ ہیں - اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیبکس عہ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ خوش خط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں

محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ سیالکوٹ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا

www.aaiil.org

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۵ر

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زماں

قادیان مین ہے

جلد (۶) | مورخہ ۱۳ - ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۵

فی پرچہ ۲ر | سر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | از یقہ ۵ر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۱۰ عہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمی اخبار .. .. .. ۱۰ عہ
مابعد .. .. .. ۵ ر
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ضمیمی اخبار .. .. .. ۳ ر
فی پرچہ .. .. .. ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریگے ان سے حساب بعد لیجاوی گی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے تو اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید نہ اخبار مین دیجاوے گی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان مین دستی قیمت دین ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

www.aaiil.org

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۱۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں بہ استثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی یعنے بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بین دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرات کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کہول کر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ واکخانجات ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حال میں آپ کے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کے لئے جسطرح چلے ہے۔ بطور خود انتظام کرے کی۔ کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اسوجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شائع ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پرانی ہو کر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نہ نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص اہتمام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات قیمتاً حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپ کے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایک روپیہ قیمت اسکی اسصورت میں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ فوراً محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبارہ کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰ - ۱۷ - ۲۴ - اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں۔ کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵ - ۱۲ - ۲۰ - ۲۷ - تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچہ پہونچتے رہیں گے۔ یعنی ۵ - ۱۰ - ۱۲ - ۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورت میں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵ - ۱۲ - ۲۰ - ۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خداتعالےٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے۔ اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول میں اس عرضداشت ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاددہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں۔ اس لئے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں۔ وہاں کے سکرٹریوں کو بھی ابھی سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کرینگے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہی مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہیگا۔

احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ جس میں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کرچکے ہیں۔

ضروری یاددہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دیں تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگوں کو مل سکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں۔ عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب اُس قدر تعداد سے اطلاع دیں جس قدر احباب قادیان آنے والے ہوں انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے اور اس طرح پر انتظامی امور میں سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعیں جلد پہونچ جانی ضروری ہیں۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاویں۔ لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلبا اور بعض دوسرے نادار طلبا کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے، جو احباب اس کار خیر میں حصہ لینگے وہ عند اللہ ماجور ہونگے۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

رسید زر

۹ - دسمبر ۱۹۰۶ء نمبر ۱۸۴۳ - صدرالدین صاحب ۔/

〃 〃 〃 نمبر ۹۳ - امام الدین صاحب ۔/

〃 〃 〃 نمبر ۹۱ - مرزا الہی بخش صاحب ۔/

〃 〃 〃 نمبر ۹۶ - محمد ابراہیم صاحب ۔/

〃 〃 〃 نمبر ۱۸۴۴ - محمد حسن صاحب ۱۲/

〃 〃 〃 نمبر ۲۶۹ - علی محمد صاحب ۔/

بغداد سے حلب آٹھ روز میں

بغداد سے حلب تک قافلہ کے ساتھ معمولی طور پر لوگ ۲۲ روز میں پہونچا کرتے تھے مگر اب قریب تین مہینے سے کسی باہمت تجار کی طرف سے گھوڑے گاڑیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جسکی بدولت مسافر یہ چھبیس دن کا سفر آٹھ ہی روز میں طے کر لیا کرتے ہیں۔ علاوہ وقت میں نہائیت معقول کفایت نکل آنے کے ان گھوڑے گاڑیوں کی بدولت مسافروں کو آسائش بھی اس سفر میں پہلے سے زیادہ ملنے لگی ہے اور ان کا خرچ بھی نسبتاً کم ہوگیا ہے۔ درجہ اول کی سواری کے لئے چار پونڈ اور درجہ دوم کی سواری کے لئے دو پونڈ عثمانی مقرر کئے گئے ہیں ہمارا نامہ نگار بغداد سے ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ ریل کی سڑک بھی انشاء اللہ چند ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ جس سے زائرین حجاز کو اور بھی زیادہ آسانی ہو جائیگی۔ گھوڑے گاڑی کے موجودہ انتظام سے حجاج کے لئے کچھ کم آسانیاں پیدا نہیں کیں بمبئی سے بصرہ۔ بغداد۔ حلب و شام ہوتا ہؤا انسان اب بھی ۲۱ یا ۲۲ دن میں مدینہ منورہ پہونچ سکتا ہے بمبئی سے بصرہ تک سٹیمر پر سات روز کا راستہ ہے۔ بصرہ سے بغداد پہنچنے میں تین دن صرف ہوتے ہیں۔ بغداد سے حلب تک گھوڑے گاڑی کی سواری پر پہونچنے کے لئے آٹھ روز کافی ہیں حلب سے ریل ہے اور وہاں سے شام تک ایک روز اور شام سے مدینہ منورہ تک دو یا تین روز سے زیادہ صرف نہونگے اس طرح یہ سارا سفر ۲۱ یا ۲۲ دن میں بخوبی طے ہو سکتا ہے (وکیل)

مدینہ منورہ تک ریلوے کی توسیع

رویٹر کے ایک تازہ تار میں اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے تار برقی حوالہ سے جو اس ارادہ سلطانی کی خبر دیگئی ہے کہ مکہ معظمہ سے مقام عرفات تک ریلوے بنائی جاوے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی درمیانی لائن آیندہ زمانہ حج سے پہلے مکمل کر دیجائے اسپر تمام اسلامی دنیا میں غیر معمولی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جائیگا اور حرمین شریفین کا سفر بذریعہ ریلوے آرام و سہولت کے ساتھ طے ہونے کی امید سالہائے آیندہ میں بیشمار عقیدتمندوں کو اقطاع و جوانب عالم سے بجانب سرچشمہ اسلام کھینچ لیجائیگی اور اگلے سال سے انشاء اللہ زمانہ حج میں ان مقامات مقدسہ پر اسلام کی وہ رونق و شان نظر آئیگی جو دنیا کے کسی مذہب کی ایسی تقریب پر موجود ہونی ناممکن ہے مگر ساتھ ہی مندرجہ بالا تار برقی کے متعلق اس امر کی تصحیح و تصریح ضروری ہے کہ آیندہ موسم حج سے سنہ ۱۳۲۶ھ کا زمانہ حج مراد ہے، نہ کہ موجودہ سنہ ۱۳۲۵ھ کا حج۔ جس میں اب چند ہی ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ (اپیسہ)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - وحی الٰہی کی تائید کہ سعظہ سے خبرین ضرور ہون۔

صفحہ ۳ - قومی توجہ کے لائق - ضروری یاددہانی رسید زر - بغداد سے حلب آٹھہ روز مین۔

صفحہ ۴ - خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵ - ۶ - کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہیں؟

صفحہ ۷ - دہرم چرچا اور آریونکی بدسلوکی۔

صفحہ ۸ - ۹ - واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

صفحہ ۱۰ - مضامین اخبار کیسے ہون

صفحہ ۱۱ تا ۱۴ - وصیتین۔

صفحہ ۱۵ - دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

صفحہ ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ - اِنّی معکَ وَمعَ اھلِکَ - اَحمِلُ اوزارکَ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون مین تیرے بوجھ اُٹھاؤن گا۔

۲ - مین تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیارون کے ساتھ ہون

۳ - اِنّی مَعکَ یا مسرور

ترجمہ - اے مسرور مین تیرے ساتھ ہون۔

۴ - وقع واقعٌ وھلک ھالکٌ

ترجمہ - ایک واقع وقوع مین آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا

۵ - وضعنا الناس تحت اقدامک

ترجمہ - ہمنے لوگونکو تیرے قدمون کے نیچے رکھدیا۔

۶ - وضعنا عنک وزرک الّذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک -

ترجمہ - ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا۔

۷ - اُجِیبتُ دعوتُکَ -

ترجمہ - تیری دُعا قبول کیگئی۔

۸ - سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم -

ترجمہ - عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائین گے گرد و نواح مین اور خود اُن مین۔

۹ - اجیبت دعوتکما - انّ اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر -

ترجمہ - تم دونو کی دُعا قبول کیگئی تحقیق اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے

۱۰ - اِنّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۱۱ - اِنّی انا ربک الاعلیٰ -

ترجمہ - مین تیرا رب اعلیٰ ہون -

۱۲ - اخترت لک ما اخترت

ترجمہ - مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تو نے اپنے لئے پسند کیا

۱۳ - بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید -

۱۴ - ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللّٰہ خیرٌ و ابقیٰ

۱۵ - خوشیان منائینگے -

۱۶ - بعد سنةٍ واحدةٍ

ترجمہ - ایک سال کے بعد -

۱۷ - صلوٰتک خیرٌ و ابقیٰ - ان صلوٰتک سکنٌ لھم

ترجمہ - تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے - تیری دعائیں اُن کیلئے آرام کا موجب ہیں

دخلتم الجنة وماعلمتم ما الجنة

ذلك اليوم الآخر ۔

ترجمہ۔ تم داخل ہوگے بہشت میں اور تم

جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت ۔ یہ آخری

دن ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان سلطان محمد صاحب وزیر پورہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب دو دوان ضلع سیالکوٹ
ولی محمد زمیندار موضع ماور ڈاکخانہ محمد پور ضلع کانپور
مساۃ جیواں ۔ کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
ولائت حسین ۔ چک جلال الدین منٹگمری
کبیر الدین احمد اکبر آباد محلہ باج گنج
مولا بخش اڑمڑ ہوشیار پور
مسمات اللہ رکھی اہلیہ محمد عبد الرشید ۔ شرقپور لاہور
زینب بی بی " " "
عائشہ بی بی " " "
اہلیہ میان عبد المنان کاٹھ گڑھ
شکر اللہ پوہلا ۔ رعیہ سیالکوٹ
مرزا خان چک نمبر ۱۰۲ مبارک پور ۔ علاقہ نہر جہلم
مسمات چراغ بی بی اہلیہ داؤد شرقپور لاہور
شادمان خان بشارت ضلع جہلم
محمد علی لاہور
عبد الرشید ولد اکبر علی ساکن گولو ضلع گوجرات
خوشی محمد ولد جمعہ پنڈا دالہ " "

رسید زاد

۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء نمبر ۷۱۰ ۔ عبد الشکور صاحب ے/
۹ " " نمبر ۷۷۷ ۔ شاہزادہ اسد جان صاحب ے/
۹ " " نمبر ۱۵۴۳ ۔ شیخ محمد حسین صاحب ؏/
۹ " " نمبر ۱۵۳۳ ۔ مستری حسن دین صاحب ے/

کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہیں؟

(منقول از اخبار عام)

گذشتہ شورش اور فتنہ پردازی میں آریہ سماج کے متعلق جس رائے عام کا اظہار ہوا ہے اور گورنمنٹ نے جس فرزانگی اور سیاسی دانشمندی کے ساتھ ملک اور اہل ملک کو آنیوالی مصیبت سے بچایا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں گورنمنٹ کی اس عطوفت اور مراحم خسروانہ کا جو اس نے آریہ سماج کے ساتھ دکھائی ہے ان لوگوں کو ایسا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ آئندہ کیلئے وہ اپنی شوخی اور بے باکی کے رویہ کو بالکل بدل لیتی ۔ مگر گورنمنٹ کے متعلق اگر کسی مصلحت سے وہ خاموشی اختیار کر رہی ہے ۔ تو مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے

آریہ سماج کے لیڈروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آریہ سماج کی شورش کو ظاہر کرنے والے مسلمان تھے اور مسلمانوں نے گورنمنٹ کے کان بھرے ہیں جس پر لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا مگر گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے گورنمنٹ نے پوری تحقیقات سے کام لیا اور اپنے تمام معتبر ذرائع کی بناء پر وہ اس نتیجہ پر پہونچی لیکن ان اخوان . . . . . کو مسلمانوں سے پہلے ہی کچھ کم کینہ اور دشمنی نہ تھی جو اس پر اس شورش کے نتائج نے جلتی آگ پر تیل کا کام لیا ۔ آریہ سماج نے مسلمانوں کو بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے تمام حیلوں کو استعمال کرنا شروع کیا تاکہ مسلمان جوش میں آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھیں جس سے وہ بھی بدنام اور معتوب ہوں ۔ مسلمانوں کے ملکی اور مذہبی لیڈروں کو اس موقعہ پر بڑی جد و جہد کرنی پڑی اور اپنی قوم کو سمجھایا ۔ کہ وہ ان لوگوں سے ہر آئنہ الگ رہیں چنانچہ مسلمان الگ رہے ۔ مسلمانوں کے اس الگ رہنے کی پولیسی نے بھی سماجیوں کو بھڑکایا اور جوش دلایا اور انہوں نے مسلمانوں کے بزرگوں اور رہنماؤں کو کوسنا شروع چنانچہ آریہ اخباروں میں جہاں ایک طرف کو بھڑکانے کے لئے سکھ گوروں کے حالات لکھنے شروع کئے

وہاں ساتھ ہی مسلمان بادشاہوں خصوصاً محی الدین اورنگزیب علیہ الرحمۃ کی نسبت نہایت ہی ناشائستہ اور دل دکھانیوالے الفاظ استعمال کرکے مسلمانوں کے دل دکھانے کا ذریعہ اختیار کیا گیا ۔ آریہ سماج کا مذہبی لٹریچر جو مسلمانوں اور عیسائیوں اور دوسرے مخالف مذہب . . . والوں کے خلاف شائع ہوا ہے پہلے ہی سے امن عامہ کو توڑنیوالا اور دوسری قوموں کو سخت جوش دلانیوالا ہے مگران ایام میں خصوصیت سے یہ رنگ اختیار کیا گیا اسکی غرض بھی وہی مسلمانوں کو جوش دلانا تھا مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے ایک اور حیلہ تجویز کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر جو نومبر کی آخری تاریخوں میں ہوا ۔ لاہور کی آریہ سماج نے ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء سے لیکر ۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء تک ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھی جسمیں مختلف مذاہب کے لیڈروں کو شمولیت کی دعوت کیگئی اور بذریعہ اشتہارات عام طور پر شائع کیا کہ نہائت ادب و تہذیب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضامین پڑھے جائینگے اس موقعہ پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی دعوت کیگئی یہ ہر کسی سے مخفی نہیں اور گورنمنٹ کے ذمہ وار افسر بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس کبھی ایسے جلسوں میں شامل نہیں ہوتے اور نہ ہونا پسند کرتے ہیں بلکہ وہ مباحثات کو نفرت بڑھانے کا ذریعہ اور ملک کے امن عامہ کے خلاف سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے ۔ کہ آپ نے کئی سال گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک خاص قانون مذہبی مناظرت اور مباحثوں کے متعلق مرتب کرنیکی توجہ دلائی تھی اور چاہا تھا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کیجاوے لیکن آریہ سماج نے اس مرتبہ جبکہ نہایت تہذیب اور رعائت ادب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضمون پڑھنے کا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلا دیا کہ نکتہ چینی اور بدگوئی نہیں ہوگی اور یہ یقین کرکے کہ ان لوگوں نے گذشتہ تادیب سے اپنا طرز بیان بدل لیا ہوگا تو اُن کی درخواست پر آپ نے بھی مضمون لکھا اور اسی بناء پر مختلف شہروں سے ہماری جماعت کے کئی سو آدمی شریک جلسہ ہوئے ۔ سناتن دھرم والوں برہموؤں اور عیسائیوں نے ہر طرح سے حفظ مراتب کو نگاہ رکھا اور کسی قسم کا دل آزار فقرہ یا جملہ انکی تحریروں میں نہیں آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے جو مضمون پڑھا گیا وہ تو امن عامہ اور صلح اور سلامتی کا پیغام تھا ۔ جو شہزادہ امن کی طرف سے دیا گیا تھا چنانچہ اس میں بڑی صراحت اور تفصیل کے ساتھ ہندوؤں و آریوں کے مسلمہ بزرگوں کی عزت اور عظمت کا نہائت صدق دل سے اعتراف کیا گیا تھا اور مختلف فرقوں اور قوموں کے درمیان عام اتحاد اور اتفاق کی محکم تجویز بتائی تھی اور صاف طور پر فرمایا تھا کہ ہم اس بات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا میں شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور خدا کے برگزیدہ تھے ۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگوں کے ذریعہ

پاک ہدایتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین جو آنیوالے
آریون کے مقدس بزرگ تھے جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن
یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور انہین سے تھے جنپر خدا کا
فضل ہوتا ہے مگر ہم اس شکایت کے لئے کس کے آگے رودین
اور کس سے اس بات کا انصاف طلب کرین کہ دوسری قومین ہم سے
یہ معاملہ نہین کرتین دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح
کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومون کو ایک قوم کیطرح بنانا چاہتی
ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو۔
بار بار اس اصل پر زور دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر دوسرے ہی دن
آریہ سماج نے ان تمام باتون کو ملیامیٹ کر دیا بجائے آریہ ورت
کے کسی رشی منی پر کوئی حملہ نہین کیا گیا بلکہ انکی عزت اور تعظیم
کی گئی تھی اور آریہ سماج کے لیڈر سن چکے تھے اور وہ چھپا ہوا
لیکچر بھی انکو دیا گیا تھا مگر آریون نے ہم پر سخت ظلم کیا۔"
۴۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو جب انہون نے اپنا مجوزہ
مضمون پڑھا تو اس مین خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیون اور راستبازون
اور مقدس لوگون پر وہ دل آزار حملے کئے گئے کہ اگر حضرت مسیح موعود
کی تعلیم اور امن عامہ اور سلامتی کی ہدایتونکو پڑھا اور سنا نہوتا تو
آریہ سماج کے مندر مین خون کی ندیان بہ جاتین۔
آریہ سماج نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ادب اور تہذیب سے
مضمون پڑھینگے اور کسی پر حملہ نہین کیا جائیگا کوئی دل آزار فقرہ
نہین بولا جائیگا ہم نے اس وعدہ کی پوری رعایت کی اور کرنی
چاہیئے تھی مگر آریہ سماج نے اس کو توڑ ہم کو اپنے گھر بلا کر مہمان نوازی
کے عام اخلاق کو بالائے طاق رکھکر قانون انگریزی کی بھی پروا
نہ کرتے ہوئے نہایت گندے ناپاک اور دل آزار حملے کئے۔
کیا آریہ سماج نے ہماری قوم کا کئی ہزار روپیہ جو اس مطلب کے
لئے اُسے خرچ کرنا پڑا تباہ کر کے ہم کو سخت دکھ نہین دیا۔ جو
سینکڑون آدمی اپنے کاروبار چھوڑ کر راستہ اور سفر کی تکلیفین برداشت
کر کے وہان پہونچے اور لاہور کی جماعت کو ایک کثیر خرچ اپنے
بھائیون کے لئے خرچ کرنا پڑا مگر آریہ سماج کے لیڈرون نے گھر بلا کر
ہمارے مقدسون اور مسلمہ بزرگون کو گالیان دین۔
جو طریق آریون نے اس مرتبہ اختیار کیا اسکی نظیر کسی قوم
مین نہین پائی جاتی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ جب سے برٹش راج کا
پرچم ہندوستان پر لہرانے لگا ہے اور جب سے مذہبی آزادی اور
تحریر و تقریر کی آزادی کا عطیہ گورنمنٹ نے دیا ہے عیسائیون نے
باوجود اسلام کے مخالف ہونیکے کبھی اسطرح پر اشتہار دیکر اور
مسلمانونکو اپنے گھر بلا کر اور ادب اور متانت سے گفتگو کرنیکا وعدہ کر کے
دل آزار الفاظ مین حملے نہین کئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور

انڈیا بھر مین اسکی نظیر نہین ملیگی کہ مسلمانونکو مدعو کر کے اور انکو
اپنی شائستگی کا یقین دلا کر اسطرح پر دکھ دیا جو آریہ سماج کی تاریخ
مین یادگار رہیگا اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک
برگزیدہ بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکو (اگرچہ یہ غلطی ہے) روئے زمین
کی بڑی بڑی سلطنتین اور شاہنشاہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہین
معاذ اللہ معاذ اللہ "قانون قدرت کے خلاف پیدائش رکھنے والا"
کہا گیا۔ خدا تعالیٰ کے ایک قدوس بزرگ کی شان مین اس قسم
کا ناجیابانہ حملہ جسقدر دکھ دینے والا ہو سکتا ہے اس کا اندازہ
قلم نہین کر سکتا۔ ایسا ہی تمام راستبازون حضرت ابراہیمؑ حضرت
موسیٰؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت آدمؑ سب پر نام بنام
حملہ کیا اور ان کی بے ادبی دل آزار الفاظ مین کی ہمارے لئے
نہ راہ رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہو رہا تھا یہ ہتک اور توہین
صرف عیسائیون کی ہی نہ تھی بلکہ مسلمانونکی بھی تھی کیونکہ مسلمان
سچے دل سے ان سب کو اپنا امام اور پیشوا یقین کرتے ہین
پھر یہی نہین بلکہ راستبازون کے سردار اور مقدسون اور معصومون
کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پاک شان پر دیدہ دلیری اور بیباکی کے ساتھ دل آزار اور
ناپاک حملے کئے گئے آریہ سماج کے لیڈر ۲۴ گھنٹہ پیشتر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق سن چکے تھے کہ
"رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آج کم سے کم
بیس کروڑ ہر طبقہ مسلمان آپکی غلامی مین کمر بستہ کھڑے ہین اور
جب سے خدا نے آپکو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ
جو ایک دنیا کو فتح کرنیوالے تھے آپکے قدمون پر ادنیٰ غلامون کی
طرح گرے رہے ہین اور اسوقت کے اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکرون
کیطرح آنجناب کیخدمتمین اپنے تئین سمجھتے ہین اور نام لینے سے
تخت سے اتر آتے ہین" اور ایسا ہی انہون نے صاف طور پر سنا تھا کہ
"در حالیکہ ہمارے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گندی
گالیان دیتے ہین وہ صرف زبان سے تو صلح صلح کرتے ہین مگر
ایسی زبان کو تلوار کیطرح کھینچکر ہمارے اس پیارے نبی پر
چلاتے ہین جسکے قدمون کے نیچے ہماری جانین ہین ایسا ہی ان
کو کھولکر بتایا گیا تھا کہ
"ہم اس اصول کو اپنے ہاتھ مین لیکر آپکی خدمتمین حاضر ہوئے ہیں
کہ آپ لوگ گواہ رہین جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپکے
بزرگون کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح
پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین اور اگر
اس طریق سے صلح نہو تو آپ یاد رکھین کہ کبھی صلح نہو گی بلکہ روز
بروز کینے بڑھتے جاوین گے۔ مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے

نبی کریم کیلئے جان دیتے ہین اور وہ اس بیعزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہین کہ
ایسے شخصون سے دل صفائی کر لیں اور ان کے دوست بن جاویں
جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ انکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے
ہین اور اپنے رسالون اور کتابون اور اشتہارون مین نہائت توہین سے
ان کا نام لیتے ہین اور نہائت گندے الفاظ سے انکو یاد کرتے ہین آپ
یاد رکھین کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیرخواہ نہین ہین۔ کیونکہ وہ ان
کی راہ مین کانٹے بوتے ہین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر ہم جنگل کے
سانپون اور بیابان کے درندون سے صلح کرلین تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگون سے
صلح نہین کر سکتے جو خدا کے پاک نبیون کی شان مین بدگوئی سے باز نہین آتے"
ان تمام باتون کے سن لینے کے بعد آریہ سماج کے لیڈرونکو
اس حرکت سے باز رہنا چاہیئے تھا جو انہون نے کی ہے انہون نے مسلمانونکو
اشتعال دلانیکے لئے اور بھڑکانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور
مسلمان ان آزاردہ الفاظ کو جو انکو گھر بلا کر انکے مقدسونکی شان مین بولے
گئے سنکر اس بیعزتی کو گوارا نہین کر سکتے جو انکی ہوئی ہے اگرچہ قانون
برطانیہ کے ادب اور احترام کیوجہ سے وہ اس جلسہ مین بیکس ہو کر بیٹھے
رہے اور امن عامہ مین کوئی خلل آنے نہین دیا مگر مین اس بات کے کہنے سے
نہین رک سکتا کہ جب وہ الفاظ شائع ہونگے تو عام فساد کا اندیشہ ضرور ہے
کیا یہ سچ نہین کہ لیکھرام اپنی زبان درازی ہی کیوجہ سے قتل ہوا؟
کیا یہ درست نہین کہ سرحدی علاقہ مین اگر ایک آریہ کو وہان سے نہ نکالدیا
جاتا تو اسکی جان کی خیر نہ تھی؟ اسلئے مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی بنا پر
جو ہمارا مذہبی فرض ہے یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ وہ ڈاکٹر چرنجیو سیکرٹری
آریہ سماج لاہور کی اس تقریر پر نوٹس لے جو ۴۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو
اُس نے پڑھی مین یقین رکھتا ہون کہ پولیس کے رپورٹر موجود تھے اور انکا فرض
تھا کہ وہ ان کلمات کو قلمبند کرین جو انہون نے مسلمانونکی دل آزاری
کیلئے عمداً بیان کئے اور اگر انہون نے ایسا نہ کیا تو لاہور پولیس کا فرض ہے
کہ وہ امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے اس مضمون کو حاصل کرے اور
اسکی اشاعت روکدے اور اُسپر پورا نوٹس لے اس مضمون کی اشاعت
سے ڈاکٹر مذکور ممکن ہے اصل مضمون کو تلف کر دے مگر پولیس رپورٹر
ان آزاردہ الفاظ اور فقرون کو بھول نہ گئے ہونگے اور حاضرین کی ایک
کثیر تعداد کو یاد ہونگے ایسا ہی مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ سر ڈنزل ایبٹسن
کی ذمہ دار اور بیدار مغز حکومت اپنی پنجابی رعایا کو اس خطرہ سے بچانے
کیلئے توجہ فرمائیگی جو ایسے دل آزار اور اشتعال دہ مضمون کی اشاعت سے
متصور ہے۔
مین اس سے زیادہ سردست لکھنا نہین چاہا۔ ہان مسلمانونکی خدمتمین
ایک لفظ کہونگا اور بس کہ وہ نہایت حوصلہ اور صبر سے اس نتیجہ کو دیکھین جو
گورنمنٹ کی توجہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جس صبر اور حلم سے تمنے ابتک کام
لیا ہے اسیکو اپنا رہنما بناؤ۔ آریہ چاہتے ہین کہ تمہین بھڑکائین اور جوش دلائین

[illegible]

دہرم چرچا اور آریون کی بدسلوکی

دہرم چرچا یعنے مذہب کانفرنس جو آریہ سماج کی طرف سے ۲-۳-۴ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس مین ساتن دہرم و مذہب عیسوی برہمو سماج و اسلام و آریہ دہرم کی طرف سے جو لکچر دئے گئے ان مین سب نے تہذیب سے کام کیا سوائے آریہ صاحبان کے کہ انہون نے بہت ناشائستہ الفاظ دوسرے مذاہب کی کتب اور ان کے بانیون کی نسبت استعمال کئے۔ مرزا غلام احمدؐ صاحب قادیانی کا جو مضمون تہا اس مین انہون نے اہل اسلام اور دیگر مذاہب مین باہمی تعصبات کو دور کرنے کے لئے ایک مصالحت کا طریق پیش کیا تہا اور وہ یہ تہا۔ ہماری الہامی کتاب مین قرآن مجید نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہر ایک ملک مین کوئی نہ کوئی ہادی اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتا رہا ہے اور خدا تعالےٰ کا الہام ہر ایک قوم پر نازل ہوا ہے اس لئے ہم کسی قوم کی الہامی کتاب کو جہوٹی نہین کہتے۔ البتہ یہ بات ہم کو قرآن مجید کے رُو سے ثابت ہوئی ہے کہ امتداد زمانہ کے سبب سے ان کے مضامین مین کئی جگہ پر تحریف ہو گئی سب یا مفسرون نے ان کے معانی بیان کرنے مین اپنے غلط عقاید کو ان کے اندر داخل کر لیا اس لئے اجمالی طور پر ہم سب مذاہب کی الہامی کتابون کو الہامی مانتے ہین اور ان کے ان بزرگون کو جن کو قبولیت اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص تائید سے ایک کثیر حصہ انسانون کے دلون مین ڈالدی۔ وہ سب کے سب خدا کے پیارے اور عزت کے لائق ہین۔ چنانچہ انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ ہمارے نبی سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہندوستان کے مذاہب کی نسبت پوچہا گیا تو انہین فرمایا کہ ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے۔ جس کا نام کاہن (یعنے کرشن یا کنہیا) تہا۔ اور ایسا ہی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا تو کہ کیا فارسی زبان مین بہی اللہ تعالےٰ کا کبہی الہام نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ فارسی الہام ہے ”این مشت خاک را گر نہ بخشم چکنم“ غرض کہ مرزا صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ ہم آپ کے بزرگون کو منجانب اللہ مانتے ہین اور آپ کی الہامی کتابون کو خدا کی طرف سے مانتے ہین آپ بہی اگر ہم لوگون کے ساتہ دوستی اور محبت قائم کرنا چاہتے ہین تو اجمالی طور پر آپ ہماری کتاب یعنے قرآن مجید کو الہامی کتاب مان لین اور ہمارے آقا سید و مولےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول مان لین اور ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہین منوانا چاہتے۔ جس سے ہم نے خود پہلے حصہ نہین لیا اور اس سے یہی غرض ہے تا ملک مین صلحکاری اور امن کی روح پہونکی جاوے۔ اور آئے دن فساد اور جہگڑے مٹ جاوین مگر جب آریہ صاحبان کی باری آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بہی دوسرے مذاہب کے بزرگون کو کی تعظیم کے لئے آگے قدم بڑہاتے۔ انہون نے توریت سے شروع کرکے انجیل کے لانیوالے حضرت مسیح اور مولفان بائیبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چہوڑا کہ سخت اور ناشائستہ الفاظ سے یاد نہ کیا ہو۔ اور دوسرے مذہب کی کل الہامی کتابون پر بے جا نکتہ چینی کی۔ مسلمانون کو خاص طور پر آریہ صاحبان نے اپنے جلسہ مین مدعو کیا تہا مگر نہائت افسوس ہے کہ ان کا دل دکہانے مین کوئی کمی نہ کیگئی مگر مسلمانون نے بہت صبر کیا اور شکر کا مقام ہے کہ جو پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب و شتم کا لیکچرار نے پڑہنا تہا وہ اس وقت گم ہو گیا ورنہ اندیشہ تہا۔ کہ فساد ہو جاتا۔ اس قسم کے مذہبی جلسے اگرچہ بہت مفید ہین مگر کسی خاص قوم کی سرپرستی مین ہونے مین اس قسم کی زیادتی کے ہونے مین احتمال ہے۔ اس لئے ایسے جلسے آیندہ مشترک ہونے چاہئین۔ اور ان کا اصول یہ ہو کہ آیندہ کسی مذہب بجائے بے جا نکتہ چینی کرنے کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور امور زیر بحث پر اپنے اپنے عقاید کے مطابق روشنی ڈالین۔ (راقم وہ جو جلسہ مین موجود تہا۔)

وی پی آتے ہین۔

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔

سنہ ۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی بمبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابہی سے مطلع فرماوین۔ ان کو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چہماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائت نہ ہوسکے گی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین سے پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸/ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار بہیجنے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر مسلسل چلنے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبہی کبہی درج کرانے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرکے باقی اجرت واپس کردے۔

واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

امر بالمعروف و نہی عن المنکر تو فرائض انسانی مین سے ایک فرض ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے علیٰ قدر مراتب ضروری اور لازمی ہے اس معاملہ مین قرآن مجید مین از حد تاکید پائی جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے بڑا وعظ اور ناصح تو خود اللہ تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہ ہی ہے جس نے اپنے نہائیت ہی پیارے رسولون اور نبیون کی معرفت بذریعہ الہام و وحی ہمیشہ اپنی مخلوقات کی دستگیری اور مشکلکشائی فرمائی۔ رسالت نبوت کا عہدہ ہی محض خیر خواہی خلائق کے لئے مقرر ہوا۔ قصص الانبیاء پڑھنے اور سننے سے ایک دانشمند اور منصف مزاج آدمی کو بخوبی پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہی کچھ ایسی قسم کی بنائی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق گویا درمیانی واسطہ ہوتے ہین۔ اللہ تعالےٰ سے وہ محبت اور پیار کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ کے پورے پورے مصداق۔ مخلوق آلہی کے ایسے خیر خواہ کہ ان کی بہبودی اور بھلائی مین کوئی دقیقہ بھی نو اٹھا نہین رکھتے۔ لوگون کی طرف سے ٹھٹھہ مخول تمسخر سے شروع ہو کر گالی گلوچ۔ بدزبانی۔ بدگوئی بلکہ ایذا رسانی اور تکلیف دہی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حتےٰ کہ گھر بار مال جان تک اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق آلہی کی خیر خواہی مین صرف کر دینے تک سے دریغ نہین کرتے یا یون کہو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اس خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہین کہ ذرہ ذرہ سے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ پہلی نبوتین اور رسالتین تو صرف بطور طوطیہ و تمہید کی تھین اور ان کی تعلیمین بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی تھین جن کا خلاصہ تھا۔ یٰقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہٍ غیرہ۔ مگر ہماری سرکار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر سب کے سب مراتب و مناقب انسانی تکمیل کو پہونچکر خاتمہ کی نوبت پہونچگئی اور حکم ہوا۔ قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ انسانی کمال خواہ کسی قسم کا ہو اعلےٰ سے اعلےٰ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین ضرور موجود ہو گا اسی لئے تو فرمایا گیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اب حضور والا کی مہر بغیر براہ راست نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند ہو گیا یہی معنے ہین خاتم النبین کے۔ مگر الحمد للہ والمنۃ کہ فنا فی الرسول ہو کر یا دوسرے الفاظ مین رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا متبع ہو کر اور آپکے قدم بقدم چل کر۔ رویا۔ الہام۔ مکالمہ۔ مخاطبہ الٰہیہ سے مستفیض ہو سکتا ہے چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایک نہ ایک مجدد دین اسلام کی حفاظت و اصلاح و تجدید کی خاطر ضرور آتا ہے جو آیت استخلاف کے مطابق سچا جانشین اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مانا جاتا ہے گویا بروزی رنگ مین خود جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اب مین اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون کہ وعظ و پند اصل مین تو نبیون اور رسولون اور ان کے حقیقی جانشینون ہی کا کام ہے یا جو لوگ ان کے پورے پورے پیرو اور تابعدار ہون جنہون نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کا سبق اچھی طرح یاد کر لیا ہو۔ ان کا وعظ حالی ہوتا ہے نہ صرف قالی۔ وہ طمع اور بناوٹ سے کوسون دور ہوتے ہین۔ ریاکاری سے سخت بیزار۔ وعظ سے پہلے ہی ان اجری الا علےٰ رب العلمین کی آواز بلند کرتے ہین۔ بعض شناس طبیبون کی طرح مرض تشخیص کر کے علاج شروع کر دیتے ہین۔ ڈاکٹرون اور جراحون کی طرح درشتی اور نرمی دونون سے کام لیتے ہین نہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامتہ سے ڈرتے ہین نہ کسی کی شاباش اور واہ واہ کا خیال ہے۔ یہ نہین کہ آج کل کے واعظین کی طرح اس روحانی اور اصلی کام کو نفسانی اور نقلی بنا کر اپنا اُلو سیدھا کرتے پھرین۔ جہاں گئے وہاں کے لوگون کے خیالات و معتقدات کو مدنظر رکھتے ہوئے سُریلی اور رسیلی آواز سے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے۔ نہ توحید نہ رسالت نہ امامت نہ قیامت نہ عمل صالح کی ترغیب نہ اعمال بد سے ترہیب نہ اخلاص و ریا مین فرق نہ سنت و بدعت مین فرق نہ عبادت کی علت غائی نہ گناہ اور نافرمانی کی فلاسفی نہ تقوےٰ و طہارت کے فائدے نہ فسق و فجور کے نقصان۔ غرض کام کی بات تو کوئی چھیڑی تک نہین مگر مجلس وعظ کو ایسا گرمایا۔ کہ کبھی ہنسایا اور کبھی رُلایا مسائل ایسے ایجاد بندہ اور خود تراشیدہ کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ نہ سر نہ پیر۔ عجائبات کا مجموعہ۔ نادرات کا ذخیرہ۔ نہ آنکھون نے دیکھے نہ کانون نے سُنے۔ کبھی کسی مخالف فرقہ پر نوک جھوک۔ کبھی کسی فریق مقابل پر اتہام لگائے سنائے۔ نہین نہین کھلم کھلا پھبتیان اور دل لگیان اور دل کھول کر اور جی بھر کر دوسرون پر بہتان بندیان۔ مجلس (مدال) پھر کو لوٹ پوٹ بھی کر دیا۔ سامعین بھی ماشاء اللہ جیسے ممدوح ویسے ہی فرشتے۔ عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے چارون طرف سے مرحبا جزاک اللہ کے ساتھ ساتھ ہی لگے روپے پیسے اور کپڑے پھینکنے۔ آج ایک محلہ کی مسجد مین تو کل دوسرے محلہ کے کسی رئیس کے مکان کی چھت پر۔ غرض شہر شہر گاؤن گاؤن۔ محلہ محلہ اور گھر گھر وعظ ہوا مگر کسی کو معلوم تک نہ ہوا کہ ہم پیدا کس لئے ہوئے ہین اور ہمارے فرائض منصبی کیا کیا ہین۔ عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالقیامۃ وغیرہ وغیرہ سے مطلب اور مراد ہی کیا ہے نہ ہاتھ پاؤن کی زیادتیان اور گنہگاریان بتلائی گئین۔ نہ آنکھ کان اور زبان کی خطا کاریان جتلائی گئین۔ سامعین اہل مجلس کو ندامت اور شرمندگی اور گریبان مین سو نہہ ڈالنا تو درکنار اُلٹا خوشامدی وعظ نے اور بھی شوخ اور منکبر اور بدزبان بنا دیا۔ کہان وہ مامورین من اللہ اور ان کے سچے متبعین کی بے لاگ جگری اور اصلی وعظ و نصیحت اور کہان یہ مبتدعین خوش الحان کی محض مُردہ اور خشک مع خراشی پُر از فضیحت اور ان کے حاشیہ نشین مولودخوان جو طبلہ اور سارنگی کے ساتھ نعت خوانی کر کے لوگون کو رقص اور وجد مین لاتے ہین جن لوگون نے کبھی عرسون اور میلون کے موقعون پر خانقاہون اور درگاہون پر جا کر دیکھا ہو گا وہ بخوبی جانتے اور مانتے ہین کہ ایسی قوالی اور مولودخوانی نے تو بڑے بڑے واعظون مولویون۔ لیکچرارون کی زبان پر گویا مُہر لگا دی ہے حتیٰ کہ خود روشن ضمیر سجادہ نشین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے ہین۔ تائید اسلام اور ارشاد دین پیغام آلہی یعنے قرآن مجید کے مضامین بیان کرنے کے یا تو مجاز ہی نہین یا مذاق اور دلچسپی نہین رکھتے۔ یا کسرشان سمجھتے ہین۔ ایک اور ان کے ہمسایہ محرم شریف کے میرو کتاب خوان۔ مرثیہ خوان۔ سوز خوان وغیرہ وغیرہ وہ وہ تین مین مل کر کیسا سماں باندھتے ہین کہ حد ہی کر دیتے ہین۔ نظم و اشعار۔ مجرے۔ سلام۔ مرثیے۔ مختلف راگون مین یعنے جوگ بہاگ۔ برسیا ہندول بھیرون۔

جنگلا۔ سندھڑا وغیرہ وغیرہ مین موقع بموقع ایسا ادا کرتے ہین کہ بڑے بڑے گویّے کان پکڑلتے ہین۔ عوام الناس بلکہ خواص بھی ایسی ایسی مجلسون اور محفلون سے مانوس ہو چکے ہین اور ان مین شامل ہونے کے عادی۔ اگر کوئی شخص محض للّٰہ دلی زبان سے بھی ان کو متنبہ کرنا چاہئیے۔ تو فوراً ہی ناک منہ چڑھا کر نیچری یا وہابی یا مرزائی بلکہ کافر کا پھڑکتا ہوا لقب دیتے ہوئے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہین۔ قرآن مجید بھی رسم کے طور پر پڑھا پڑھایا جاتا ہے۔ مرے ہوؤن کے چوتھے۔ چالیسوین اور تیسرے دن قل کی رسم ادا کرنے کے موقع پر ختم کیا جاتا ہے یا بیماری اور تنگی کے موقع پر ختم سے برکت اور آسانی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہر روز منزل بھی پڑھتے ہین۔ خوبصورت اور قیمتی کپڑون کی چولیان اور غلاف ان پر چڑھاتے ہین۔ رمضان مین تراویحون مین بھی اکثر سنایا جاتا ہے مگر یہ ساری محبت اور دلچسپی اوراق اور حروف ہی تک محدود اور مقید ہے۔ معانی۔ مطالب معارف۔ دقائق سے کچھ واسطہ ہی نہین۔ بڑے بڑے قرآن خوانون اور ورد وظائف کے دلدادون کو شادی نکاح یا ختنہ وغیرہ بلکہ موت کی رسومات کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ ہر روز بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی اُسی جگہ پر شیطانی مجلس آراستہ کرکے بہت کچھ روسیاہی حاصل کی ہے کوئی شخص حکام کے حکم کو خوش آوازی سے ہر روز پڑھے اور سنے اور سنائے مگر عمل نہ کرے تو اس ملازم کا کیا حشر ہوگا۔ یہی حال ہم لوگون کا ہے جو صرف حروف ہی کے بار بار دھرانے کو ہی عبادت سمجھتے ہین اور بس۔ الغرض وعظ وپند کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان ساری باتون کو دیکھتے دیکھتے اور غور کرتے کرتے بعض وقت بے اختیار رونا آجاتا ہے کہ الٰہی یہ کیسا اندھیر پڑ گیا کیا تھا اور کیا ہو گیا مگر اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ احسان اور کروڑ کروڑ شکر کہ اس نے چودہوین صدی کا مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی مسعود ملہم و مامور من اللہ خلق خدا کی اصلاح کے لئے فنا فی الرسول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم اور انہی کے لباس سے متلبس اور انہی کے اخلاق سے متخلق کرکے دنیا مین بھیجا۔ گویا دوبارہ خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہین یہ عیسے پرستی کا فتنہ چونکہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اسکی اصلاح کی مناسبت سے تو مسیح موعود اور اندرونی فسادون اور جھگڑون کے دور کرنے کے لحاظ سے محمد مہدی کے نام سے پکارا اور یاد کیا گیا۔ آپ مین نہایت اور بیّن وبستہ محض ہے کسوف خسوف رمضان مین نہین بوقوع ہو چکا ہے؟

خدا کے لئے خیر خواہانہ جمیع بزرگان ہر فرقہ و جملہ معززین علماء اور فضلا سجادہ نشینان۔ واعظین مولود خوانان مرثیہ خوان۔ پیران فقرا اور ان کے ملنے والون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ کیا واقعی طور پر یہ ساری خرابیان فرقہ ہائے اسلام مین نہین ہے؟ اگر ہین اور ضرور ہین تو اب حقیقی اور اصلی مصلح اور واعظ کی وعظ و نصیحت پر کان نہین دہرنا چاہئیے۔ خدا کے لئے ساری کدورتین اور بیجا رنجشین اور نفسانیتین۔ تعصب۔ بدظنیان۔ اور بدگمانیان دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے قبر و قیامت کو پیش نظر رکھ کر موت کو سر پر تصور کرکے سوچین اور اچھی طرح سوچین کہ منہاج نبوت اور معیار رسالت سے اگر اس شخص کو پرکھا جاوے تو اس کی لائف یعنی سوانح ایک بیداغ بے لاگ۔ پاکیل۔ نیک نہاد بزرگون کی طرح درست۔ دشمن اپنے بیگانے کی زبان سے ثابت نہین ہے؟ اسکی تعلیم مین حقائق اور روحانی چمک ودمک نہین ہے؟ اسکی کلام مین روحانیت اور اطمینان کوٹ کوٹ کر نہین بھرا ہوا ہے؟ اللہ تعالےٰ کا جلال اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس مین تڑپ اور جوش نہین ہے؟ غیر قومون کے مقابلے مین دین اسلام کا بول بالا کرنے کیخاطر ہر وقت سینہ سپر نہین ہے؟ آریون اور برہموؤن۔ سکھون۔ عیسائیون اور اسلام کے بگڑے ہوئے فرقون مین اُس نے ہلچل مچا نہین ڈالدی ہے؟ کیا یہ شخص پچیس تیس سال سے ڈنکے کی چوٹ نہین کہہ رہا کہ اسلام جیسا زندہ مذہب۔ قرآن مجید جیسی زندہ کتاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ رسول کوئی نہین اور مقابلے کے لئے تحریر سے تقریر سے مال کر جان سے بہمہ وجوہ تیار ہے بلکہ اپنی طرف سے سب کچھ قربان ہی تو کر چکا ہوا ہے۔ رویا۔ کشف۔ الہام۔ وحی وغیرہ فیوض سے مستفیض نہین ہے؟ اسکی صدہا پیشگوئیان پوری نہین ہوئین ہے؟ اللہ تعالےٰ کیطرف سے نشان پر نشان اور تائید پر تائید اور نصرت پر نصرت اس کو عطا نہین ہوئی۔ جہان بھر کے زیرک۔ ذہین۔ ذکی۔ فہیم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب وملت سے فوج فوج اور گروہ گروہ اس کے خادمون اور مریدون مین شامل نہین ہوئے ہے؟ اور شامل ہوتے ہی زبان سے قلم سے۔ مال سے جان سے غرض جس کس طرح ہو سکا دین کی خدمت مین مصروف نہین ہو گئے ہے؟ زمانہ کی حالت پکار پکار کر نہین کہتی کہ ایک حقیقی اور اصلی واعظ اور مصلح کی ضرورت ہے

طاعون۔ زلزلے۔ قحط جیسے نشان بھی ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے کافی نہین ہے؟ عربی کتابین تحدی کے طور پر نہین لکھین ہے؟ جن کا مقابلہ کسی اہل زبان سے بھی نہ ہوسکا جسنے ارادہ کیا وہ کامیاب نہ ہوسکا۔ جھوٹے مقدمے بنا کر لوگون نے اس کو ذلیل کرنا چاہا مگر وہ خود ہی ذلیل و خوار ہوئے بلکہ ان مقدمون کے دوران مین عجیب عجیب نشان ظاہر ہوئے۔ غرض کہانتک لکھتا جاؤن۔ وان تعدوا نعمت اللّٰہ لا تحصوھا والی بات ہے اگر ایسی باتین اور اللہ تعالےٰ کے عطیّے اور انعام اور نشان ٹھگون۔ فریبیون۔ مکارون۔ دغابازون کافرون مین بھی پائے جاتے ہون تو حق و باطل مین مابہ الامتیاز کیا چیز ہوگی۔ مگر نہین درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ہی دیکھکر کہدیا تھا کہ یہ مونہہ جھوٹ بولنے والا نہین سادہ و دوران دکھاتا نہین۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین آؤ جھوٹ موٹ کی بے سند اور بناوٹی اور بدعتی مجلسون اور محفلون اور نفسانی اور نقلی وعظون سے الگ ہو کر اصلی اور حقیقی واعظ کی وعظ و نصیحت پر دل کے کان لگائین تاکہ کامیابی حاصل ہو

نظم

نادم آپ کیون ہین مسیح الزمان سے
باتین تو اُن کی سُن لین ذرا دل کے کان سے
اچھی نہین ہین دُور سے یہ بدگمانیان
پاس آکے جانچو تجربہ اور امتحان سے
آنکھون سے دور کرو تعصب کی پٹیان
پھر دیکھیگا تم کو لذت قادیان سے
مذہب ہے کیا وہ جسمین ہون قصّے کہانیان
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے
وہ معتبر ہے جو ہو روایات عمرو زید
یا جو براہ راست ہو حق کی زبان سے
مامورِ حق سے کرتے نہین ہو مقابلہ
کرتے ہو جنگ خالق کون و مکان سے
طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دوجہان مین رہنا ہے امن و امان سے
پوری کبھی تو ہوگی تیری التجا گلاب
تائید حق کے جا تو قلم [illegible]

گلاب الدین احمدی [illegible]

مضامین اخبار کیسے ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار گوہر بار مطبوعہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء میرا ارادہ تھا کہ عریضہ کی تائید میں اظہار رائے کروں۔ لیکن بوجہ مصروفیت کثرت کار سرکار و علالت طبع احکام کے لئے فرصت نہ نکال سکا۔ اتنے میں دوسرا پرچہ ۵۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کا پہونچ گیا۔ للہ الحمد اس پرچہ میں بعض سابقون بالخیرات کی رائے پڑھ کر مجھے بڑی تقویت ہوئی۔

اپنی رائے کی تائید میں اظہار دلائل سے پیشتر میں عریضہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اخبار میں ایسی تحریک وقت پر پیش کی۔

میں ابتدا اس خیال میں تھا کہ بدر مفید عام نہیں ہے اور نہ اپنے مشن کا پورا پورا فرض ہی ادا کر سکتا ہے۔ تاوقتیکہ اس کو مقبول عام کیا جاوے۔

موجودہ حالت میں بدر صرف پرجوش احمدی احباب کے ہاتھوں میں آتا جاتا ہے اور انہیں کے ملاحظہ سے گذرتا ہے اور ان کو بھی محض سلسلہ کے اندرونی حالات سے اطلاع دیتا ہے غیر احمدی اشخاص کے لئے اس میں کوئی خبر نہیں ہوتی اس لئے ان کی دلچسپی کا موجب نہیں اور اسی واسطہ ان کی نگاہ سے گذرتا نہیں۔ کئی سعید الفطرت ہوں گے جو حضور کے دعاوی اور دلائل سے محض بوجہ بے خبری محروم ہیں۔ ان کی واقفیت کا موجب نہیں ہو سکتا کثرت سے ہمارے سلسلہ کے مخالفین ایسے ہیں۔ جو ہمارے امام پاک کے صحیح واقعات سے بے خبر ہیں اور بداندیش نکتہ چینوں کی غلط افواہوں سے متاثر ہو کر کنارہ کش ہیں اون کو اصل واقعات سے ماہر کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ اخبار کے ذریعہ سے جلد اور بسہولت حالات کو معلوم کر سکتے ہیں اس لئے صحیح واقعات بذریعہ مقبول عام اخبار بہتوں کی نجات کا موجب ہو سکتے ہیں۔

میں اجرائے ابتدا سے اس کا خریدار ہوں لیکن شاذ و نادر کے طور پر کبھی کسی غیر احمدی نے اس اخبار کو مجھ سے لے کر پڑھا ہے۔

اخبار کو جاری ہوئے کوئی چند سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اور اس عرصہ میں اس کی تعداد اشاعت صرف ۱۴۰۰ تک پہونچی ہے۔ یہ تعداد بظاہر دلکش نہیں ہے لیکن اس سلسلہ کے لئے موجب فخر ہی نہیں۔ احمدی جماعت اس وقت چار لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے اور قادیان سے نکلنے والا پرچہ جو کچھ گران قیمت بھی نہیں اور قومی مضامین کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ اب خاصہ قابل دید ہے افسوس دس ہزار کاپی تک شائع نہیں ہوتا۔ درانحالیکہ آریہ اخبار ہندوستان بہ نسبت عمر میں کوئی دو سال کم ہے اور اشاعت میں ۳۰۰۰ ہزار زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کارکنان ہندوستان نے قبولیت عامہ کو مد نظر رکھ کر ہر ایک مذاق کے مطابق مضامین کو بہم پہونچایا ہے پولیٹیکل تحریک جو فی زمانہ انڈیا میں ہر ایک دل میں جوش زن ہے اس کو بالکل نظر انداز کرنا گویا اخبار کو بالکل طعام بے نمک کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس کو سوائے زمرہ زہاد کے اور بمشکل پسند کریں گے۔

غرض میری پولیٹیکل پہلو کا ذکر کرنے سے یہ نہیں ہے کہ ہمارے اخبار بھی آریہ اخباروں کی طرح سے منہ پھٹ۔ احسان فراموش۔ حد سے متجاوز حقوق طلب ہو جاویں بلکہ یہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کو ایسے مضامین سے واقف کر کے اُس کے اوپر ایسے نوٹ دیئے جاویں جو موجب صلاحیت ہوں۔

اس قسم کا اخبار مخالف و موافق دونوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے گا اور مجھے یقین ہے کہ جتنے زائد ہاتھوں میں اخبار پہونچے گا اتنا ہی اس سلسلہ کی ایزدی ترقی کا موجب ہوگا۔ دنیا پرست خلائق عامہ کو دینی چاشنی سے آشنا کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور البدر کو اب ایک ایسی کونین کی گولی بنانا چاہیے جسمیں ذرا برابر دین اور اوس کی رو بر دو دنیا کی شیرینی کا غلاف ہو اور جو گاہے گاہے خفیف سلسل دینے کے بعد متواتر دی جاوے تاکہ یہ پولیٹیکل بخار عوام کے دل و دماغ سے بتدریج خارج کیا جاوے۔

اس غرض کے لئے کم سے کم ایک صفحہ اخبار کا مختلف چیدہ اور دلچسپ عام خبروں کے لئے وقف کیا جاوے۔ کوئی خبر تین سطر فی کالم سے زائد جگہ نہ لے اور خلاصہ ایسا عمدہ ہو کہ مغز خبر سے خالی نہ ہو۔ ایک کالم ملکی مضمون کے متعلق جتنی تار خبریں ہوں ان کیواسطے مخصوص رہے ایک کالم غیر اسلامی حملوں سے احمدی جماعت کو اطلاع دے ایک کالم اسلامی سلطنتوں کے حالات سے پر ہو۔ آریہ نکتہ چینوں کے خیالات سے مطلع کرنے کے لئے ایک خاص کالم ہو۔ اور آریہ ذرائع ترقی کو پیش احمدی قوم کر کے ان کو اپنے ترقی کے اسباب پر غور کرنے کی توجہ دلائی جاوے۔

احمدی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اس میں مختلف مذاق کے لوگ موجود ہیں۔ بعض الہامات اور اقوال طیبات کے شائق ہیں۔ دوسرے ان کے ساتھ ملکی خبروں کے بھی متلاشی ہیں۔ تیسرے اپنی رقیب قوم آریہ کے بداندیشیوں سے مطلع ہو کر اپنی حفاظت کا انتظام کیا چاہیے ہیں۔ جو مسلمان اور غیر مسلمان افسروں کے ذریعہ سے ملازمان احمدی جماعت کو تکلیف پہونچتی ہی ان کو حکام تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ اتیل موجود نہیں ہے اس کو مد نظر رکھا جاوے۔

عبد العزیز خان کلرک باغبانپورہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل دوسرے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا قیمتہ عمر مگر وہ جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم بقدر سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی جنے کہ محصول ڈاک بھی خریدار ذمہ نہ ہوگا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہو اس وجہ سے یہ گراں قدر رعایت گوارا کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار بہت ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عمر پر ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ روشنیعہ۔ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی عائین منظوم احمدی کامن۔ چھٹی مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی پر عمر اور کمیشن ادا کرنا ہوگا کتابوں پر کمیشن بہر حال ہم لگائیں گے کتابیں مفت روانہ ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا

نوٹ: یاد رہے کہ سر دست دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی

المشتھر۔ سید محمد عبد الحی صاحب عرب قادیان ضلع گورداسپور

وصیت ۲۶۶/۱۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین محمد عبد اللہ پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ قوم مغل ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرا مال سنہار فروشی تخمیناً دو سو روپے کا ہے اس کے متعلق مین وصیت کرتا ہون کہ اس کا تیسرا حصہ یعنی مبلغ ۶۶ ۱۰/ اپنی زندگی مین ادا کرونگا ۔ اگر ادا نہ کرسکون ۔ تو میری جائداد مذکورۃ الصدر سے وصول کرلیا جاوے ۔ اگر بعد وفات میرا کوئی وارث ہو ۔ تو بعد تجہیز وتکفین یہ بقیہ مال میرے ورثاء کا حق ہوگا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہ بھی میرے واسطے حقیقی وآقا وشفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یا اُن کے جانشینان کی ملکیت ہوگا اور اپنی آمدنی ماہوار کا دسوان حصہ ماہوار از روئے ایمانداری ادا کرتا رہون گا ۔ فقط المرقوم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد ۔ محمد عبد اللہ بیگ عرف پروفیسر جہانگیر مہاجر قادیان بقلم خود
گواہ شد ۔ حافظ تصدق حسین مہاجر بریلوی
گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ
گواہ شد ۔ مفتی فضل الرحمن بقلم خود ۔

وصیت ۱۶۱/۱۱۵

مین مسماۃ فتح بانو زوجہ مستری قطب الدین مہاجر قوم اوان پیشہ آہنگری ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے اسلئے یہان پر اس کا اندراج نہین کیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد حسب ذیل ہے مبلغ معہ ۲۸ روپیہ مین جن پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے اور یہ مبلغان مذکور مین نے اپنی دوکان مین تجارت کے لئے دئے ہوئے ہین ۔ ان کی نسبت مین یہ بھی اقرار کرتی ہون کہ جو اللہ تعالی اس مین نفع دیگا تو اس کی انجمن مذکور ہی مالک متصور ہوگی ۔ یعنے وصیت کردہ جائداد کے نفع کی ۔ اور انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے ۔ یا اُس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ بڑھ جاوے جیسا کہ مین نے اوپر اقرار کیا ہے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔

پنجم ۔ مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن کو اطلاع دیتی رہون گی ۔ المرقوم ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

العبد ۔ مسماۃ فتح بانو ۔ نشانی انگوٹھا
گواہ شد ۔ مستری قطب الدین بقلم خود کاتب وصیت ہذا وشوہر موصیہ ۔
گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

وصیت ۱۲۲/۱۲۵

مین عبد السمیع ولد عبد الرحمن قوم شیخ ساکن سرادہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ ۔ بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے ۔ لہذا اس جگہ بوجہ طوالت درج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے صرف مبلغ مالعہ ۱۸۰ روپیہ ہے ۔ جو سیونگ بنک ڈاک خانہ کپورتھلہ مین جمع ہے ۔ اس روپیہ مین یعنے جائداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس وصیت کردہ جائداد سے منافع اٹھاکر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا ۔

پنجم ۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد متذکرہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جس کا ذکر فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو ایسی جائداد کی اطلاع دیتا رہون گا ۔ فقط

العبد
عبد السمیع ولد عبد الرحمان قوم شیخ سکنہ سرادہ ضلع میرٹھ حال وارد کپورتھلہ
گواہ شد ۔ ظفر احمد ولد شیخ ابراہیم ساکن حال کپورتھلہ احمدی بقلم خود
گواہ شد ۔ فضل محمد خان رئیس بنگہ دال حال وارد کپورتھلہ احمدی بقلم خود

وصیت ۱۸۱/۱۶۱

مین مسماۃ حلیمۃ النساء زوجہ بشارت احمد بنت منشی صفدر جنگ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ نہین لکھا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ہو اُس کا

پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ۔ اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد۔ سلیمہ النساء بقلم خود

گواہ شد۔ اسد اللہ گرداور بقلم خود ساکن تمبو مقیم پنڈی گھیب

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب۔

وصیت ۱۸۲/۱۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ خورشید بانو بیوہ بشیر احمد بنت رحمت اللہ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

خورشید بانو نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ خاکسار اسد اللہ خادم حضرت مسیح موعودؑ بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

وصیت ۱۸۳/۱۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ کبرا بنت سید کرامت حسین قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ دیا جاوے۔ اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ کبرا۔ بقلم خود

گواہ شد۔ اسد اللہ بقلم خود ساکن تمبو۔ الیٰ خادم امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب۔

وصیت ۱۸۴/۱۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ سکینہ زوجہ الٰہی بخش صاحب بنت سید کرامت حسین قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ میری وفات کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ وغیرہ دیا جاوے۔ اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ سکینہ بقلم خود

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب بقلم خود

گواہ شد۔ اثیم اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو خادم امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیت ۱۱۵/۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ کنیز فاطمہ زوجہ کرامت حسین بنت احمد علی قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب۔ بقائمی ہوش و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حصہ نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

کنیز فاطمہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب

وصیت ۲۵۶/۱۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عارف ولد میان عادل قوم کلیار ساکن امیر پور ضلع ملتان مہاجر قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائداد نہین ہے۔ منقولہ جائداد یہ ہے۔ کتب و اوزار جلد سازی قیمتی معہ [illegible]

www.aaiil.org

اس کا تیسرا حصہ بعد وفات میری ملکیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہوگا۔ علاوہ اس کے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ ماہواری ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے اگر اور کوئی جایداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ⅓ حصہ کی ہے۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

محمد عارف احمدی ساکن امیر پور ضلع ملتان حال وارد قادیان

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد۔ روشن علی بقلم خود

وصیت ۲۶۷/۱۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں دین محمد ولد امام دین قوم لوہار ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہرایک وصیت میں واحد ہے اس لئے اسکا اندراج یہاں نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے قبضہ میں ایک مکان قادیان میں ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق شاہ راہ عام۔ مغرب مکان شیخ خیراتی قریشی۔ جنوب مکان جیون گمہار۔ شمال مکان عبداللہ گمہار۔ واقعہ محلہ گمہاراں ہے۔ بالفعل قیمتی ایک سو بیس روپیہ اس کے علاوہ اسباب آہنی جو میری دوکان میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور میرے گھر کے برتن وغیرہ ہیں۔ میں اپنی جایداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ⅑ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو میری اس وصیت کے خلاف کرنے کا ہرگز ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ ایسا ہی میری اس جایداد کے متعلق جو میں آیندہ پیدا کروں یا جو میری وفات کے بعد میری جایداد ثابت ہو۔ غرضیکہ میری ہر قسم کی جایداد کا ⅑ حصہ میری موت کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ صدر انجمن کو میری موصوبہ جایداد کے متعلق ہر قسم کا اختیار ہوگا جس طرح چاہے وہ کرے۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد

دین محمد لوہار ولد امام الدین لوہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد

مستری قطب الدین لوہار ساکن قادیان

گواہ شد

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۵/۹

وصیت ۲۰۸/۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں احمد ولد بانغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس مکان سکنی وزر نقد وزیور وبرتن وغیرہ مبلغ چھ سو دس روپیہ کے موجود ہیں جس کا دسواں حصہ مبلغ اکسٹھ روپے ہوتے ہیں جن کی نسبت خاکسار اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ اکسٹھ روپیہ بشرح دو روپیہ ماہوار کے حساب سے اگر خدا تعالےٰ نے زندہ رکھے۔ تو جلد ادا کر دے گا۔ اور اس جایداد کے علاوہ جو جایداد اللہ تعالےٰ نے اللہ عطا کرے گا اس کا حصہ بھی حسب الحکم حضرت امام الزمان انجمن کیندہ متین پیش کر دے گا۔ اور ایسی جایداد نئی سے انجمن کیندہ متین اطلاع دوں گا۔ اگر یہ دسواں حصہ ادا کرنے سے پہلے خاکسار مرجاوے۔ تو خاکسار کے وارثان یہ دسواں حصہ مذکور ادا کر دیں گے۔ ۲ اپریل ۱۹۰۹ء

العبد

احمد ولد بانغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور معہ نشانی انگوٹھا۔

گواہ شد

سید محمد حسین احمدی دہرم کوٹ رندہاوا

گواہ شد

شیخ عطاء محمد خان ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقلم میر عابد علی قوم سید ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ

وصیت ۲۶۲/۱۶۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں اکبر شاہ خان اکبر ولد مولوی نادر شاہ خان صاحب قوم افغان افغانی الاصل بونیر وال ساکن نجیب آباد ثم قادیان دارالامان۔ میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا۔

چہارم۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے وطن نجیب آباد سے ہجرت کر کے دارالامان قادیان میں چلا آیا ہوں۔ وطن میں کسی جایداد پر میرا اس قسم کا مالکانہ قبضہ نہیں ہے کہ میں اس میں تصرف کر سکوں اور نہ یہاں سوائے چند جوڑے کپڑوں اور چند کتابوں کے میری کوئی جایداد ہے جس وقت کسی جایداد پر میرا قبضہ ہوا یا میں نے کوئی نئی جایداد پیدا کی اسی وقت انشاء اللہ تعالےٰ اس کا پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کی نذر کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت یعنی میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ایسی جایداد ثابت ہو۔ کہ جس میں سے پانچواں حصہ یا اس کے پانچویں حصہ کی قیمت انجمن کو نذر نہیں کی گئی۔ تو وہ کل جایداد انجمن کی ملکیت متصور ہوگی ہاں انجمن کو اختیار ہے کہ اس میں سے پانچواں حصہ یا زیادہ لیکر باقی اگر چاہے تو میرے ورثاء کو دیدے میں یہاں نوکر بھی ہوں لیکن میری ماہواری تنخواہ میرے کل اخراجات ضروریہ کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ میں مقروض بھی ہوں۔ لہذا اس وقت تک جب تک خدا خود سامان غیب سے ظہور میں لاوے اور میں ادائگی قرض سے سبکدوش ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور جبکہ قرضہ ادا ہو چکیگا تب انشاء اللہ اپنی تنخواہ کا پانچواں حصہ ہمارا ادا کروں گا۔ اے میرے خدا میری مدد کر اور اے میرے خدا مجھ کو اپنا نیک اور کامیاب بندہ بنا۔ آمین یارب العالمین۔

العبد۔ اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی قوم افغان بونیر وال بقلم خود ۱۸ اگست ۱۹۰۹ء

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ۹/۸/۱۸

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ سیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۹/۸/۱۹

www.aaiil.org

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین عبداللہ ولد مراد قوم کھرل ساکن یوسف والہ چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور سابق ٹھٹھ پشر ضلع منٹگمری

بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی ورضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کامضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیاگیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔ مین اپنی جمیع پیداوار از قسم زمین ومال ومویشی کمائی وغیرہ کا اپنی زندگی مین ۱/۱۰ انجمن احمدیہ قادیان کو ہرسال بعد وضع خرچ وقرضہ (جو حصول پیداوار کے لئے کرنا پڑتاہے) اداکرتارہون گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔ اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میرے اس وصیت کردہ حصہ آمدنی سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر مین اپنی زندگی مین اپنی جائداد منقولہ غیر منقولہ کی قیمت کا تخمینہ لگاکر اداس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کرکے باقاعدہ رسید بھی حاصل کرلون ۔ تب بھی میری وصیت مذکورہ بالا دربارہ دسوان حصہ پیداوار بقیہ جائداد پر قائم رہیگی اور میرے ورثا احمدی ہون یاغیر احمدی ۔ اون کو یکشت اداکردہ روپیہ کی بابت گنجائش حجت یاعذر نہ رہے گی اگر میرے مرجانے کے بعد میرے ورثا ۱/۱۰ حصہ پیداوار دینے مین خیانت کرین ۔ توانجمن مذکور کو یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ دسوان حصہ جائداد الگ کرلیوے اور اپنے قبضہ مین کرلیوے

العبد

موصی عبداللہ احمدی ولد مراد ذات کھرل سکنہ چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد

بوٹیخان احمدی ساکن قلعہ سوبہا سنگھ ضلع سیالکوٹ حال پٹواری نہر حلقہ نمبر ۲۸ بقلم خود

گواہ شد محمد عمر ولد عبداللہ قوم کھرل ساکن چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور ۔

گواہ شد

امام بخش احمدی مدرس چک ۲۹۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

تاباجا ولد سرشتہ احمدی قوم کھرل ساکن چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

وصیت ۲۲۵/۱۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ بنت کمال الدین قوم اوان ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کامضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیاگیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ میرے مرنے کے بعد میری کل جائداد اگر دوسو روپے یا اس سے کم قیمت ہو ۔ تو نصف صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی جائے اور نصف میرے ورثا مین تقسیم ہو اور اگر دوسو روپے سے زائد قیمت کی ہو ۔ تو کل جائداد کی قیمت ڈال کر دوسو روپے کی جائداد مین سے نصف انجمن کا اور نصف میرے ورثا کا اور باقی مین سے پانچوان حصہ انجمن کا اور باقی ورثا مین تقسیم ہو ۔ اور جو میری غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس مین بھی پانچوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور باقی وارثون کا حق ہوگا ۔ والسلام مورخہ ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

العبد

سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد

فقیر اللہ احمدی عفی اللہ عنہ ۔ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

جان بی بی عرف بوبو صاحبہ بنت جان محمد ساکن قادیان بقلم خود فقیر اللہ ۔ انگوٹھا لگایاگیا

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین عبدالغنی خان ولد مولا بخش قوم افغان ساکن سنور ریاست پٹیالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کامضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتاہون ۔ میری کل جائداد غیر منقولہ تخمیناً قیمتی مبلغ ۱۰۰۰ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ مین واقعہ ہے ۔ جس کا دسوان حصہ تعدادی مبلغ یکصد وشش روپیہ ہوتے ہین ۔ ان کو اپنی زندگی مین اداکرنے کی کوشش کرون گا ۔ اگر ادا نہ ہوسکے ۔ تو مکان سکونہ میرے محدودہ ذیل سے مبلغ بارہ روپے یا جس قدر باقی رہ جاوین ۔ وصول کرلئے جاوین اور مبلغ ۱۰۰ روپیہ ماہوار کا مین ملازم ہون اس کا دسوان حصہ مبلغ ۱۰ روپیہ ماہوار اداکرتارہون گا ۔

المرقوم ۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء

حدود اربعہ مکان سکونہ مذکورہ

موخر ۔ مکانات قاضی محمد یوسف وقاضی محمد تقی

مقدم ۔ شارع عام

جنوب ۔ مکان میان جی محمد حسین پٹواری

شمال ۔ مسجد احمدیان وصحن مسجد

العبد

عبدالغنی خان افسر فراش خانہ

گواہ شد

عبدالحی عرب ۔ مصنف لغات القرآن

گواہ شد

محمد اکبر خان بقلم خود سنوری

دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہوکر تیماپور پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرتسر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لیکھ دئے تھے۔

امرتسر مین جیل سنگ کا کسیارہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ سٹرک پر ایک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہان کتب خانہ احمدیہ کہاں ہے وہ یہ سنتے ہی غصہ مین بھر آیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون کہتے ہو۔ کہتے خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھ لیا۔ کہ اس بھونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بہونکنے گا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ میں اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا۔ یہ فکر ہوئی۔ کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ چلنا دشوار ہے آگے چل کر ایک دوکان پر دو چار شخص مل بیٹھے تھے اون مین ایک بزرگ تھے۔ ان سے پوچھا کہ کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو۔ خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ مینے کہا کہ الحمد للہ۔ وہ کہے کہ تم کیا دیکھ کر اون (حضرت اقدس) پر ایمان لائے۔ خاکسار کہا وفات عیسیٰ دیکھ کر۔ یہ سنکر کہے کہ ہان یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلان مسجد کے پاس ایک تختہ لگا ہوا ہے۔ اس پر کتب خانہ احمدیہ مرقوم ہے۔ دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھکے پھر یہان چلے آنا۔ مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر۔ کتب خانہ پہونچے بڑے آرامی رہے۔ دوسرے روز امرتسر سے ہم ہر چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ وکیل کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہر دو حضرات کے ملنے پر بڑی خوشی ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی وخوش خلقی بیان کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ہین پھر وہان سے دہلی پہونچے۔ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر کے مکان پر نزول فرمائے۔ آنجناب نے بزرگان دین حضرات شاہ ولی اللہ صاحب وشاہ عبد القادر صاحب وشاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہ۔ ولی اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت سے مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر کے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر انہون نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا۔ للہ فی اللہ پر ان کو کچھ روپیہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب وغریب ہے۔ مسافران زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کیوجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہین ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی دو تین مجاور آ پہونچے اور کہے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہے ہان۔ پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور ایک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی وپھول ہوتا ہے تو منگوادین پیسے نکالدو۔ مینے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہان کی زیارت کا معمول ہے۔ کہ پہلے کچھ نذرانہ دینا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت کرنے دو۔ پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جاویگا۔ مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بہائی زیارت کے لئے اندر گئے۔ ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جاکے فاتحہ پڑھکر دعا کرنے مین تہا۔ کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عودی نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین۔ مسلمان نہین ہین۔ مینے کہا آپ جو کچھ کہو۔ ایک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہرچند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دیتے گئے ایک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا۔ کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پہ تہا۔ ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدائیت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تہا۔ کہ مجاور ہم کو بھی اس مین ضرور تنگ کرین گے۔ مگر خیر گذری پھر وہان سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بہائی داخل وطن ہوئے۔ فقط۔ راقم عبد اللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

۱۴ نومبر ۱۹۰۸ء	۱۵۴۱	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	سعہ/
۱۴ " "	۱۲۰۸	درگا پرشاد صاحب	عہ/
۱۴ " "	۱۵۱۷	چوہدری علی محمد صاحب	سے/
۱۴ " "	"	میر حسن صاحب	عہ/
۱۶ " "	"	میان غلام نبی صاحب	۱۰/
۱۶ " "	"	رحیم بخش صاحب	عہ/
۱۶ " "	"	نامعلوم الاسم	عہ/
۱۶ " "	۲۸۴	محمد عبد اللہ صاحب	سے/
۱۶ " "	"	دیوڑہی نواب صاحب	عہ/
۱۶ " "	۱۸۳۸	شیخ اللہ دین صاحب	عہ/
۱۶ " "	"	سیر عالیشاہ صاحب	عہ/
۱۷ " "	"	محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	عہ/
۱۸ " "	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے/
۲۱ " "	۲۵۱	چودہری غلام حیدر صاحب	سے/
۲۱ " "	۵۵۱	محمد عبد اللہ صاحب	سے/
۲۲ " "	"	سید عبد الرشید صاحب	سے/
۲۲ " "	"	چودہری علی بخش صاحب	سے/
۲۳ " "	"	مولوی علم الدین سکن بیرا	سے/
۲۴ " "	۹۷۶	مرزا ظہور علی صاحب	سے/
۲۴ " "	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	سے/
۲۴ " "	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ/
۲۵ " "	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے/
۲۵ " "	۱۸۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے/
۲۵ " "	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عہ/
۲۵ " "	۷۷۹	غلام شاہ صاحب	عہ/
۲۶ " "	۳۷۸	تاج محمود صاحب	عہ/
۹ دسمبر ۱۹۰۸ء	۱۷۰۳	ولی داد صاحب	عہ/
۹ " "	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲/
۹ " "	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	عہ/
۹ " "	۱۲۵۳	عبد الکریم صاحب	عہ/
۹ " "	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	عہ/
۹ " "	۸۰۲	گلاب خان صاحب	سے/
۹ " "	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	سے/
۹ " "	۱۸۳۳	نیاز محمد صاحب	سے/

ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انزمنس ہیں عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم۔ ن۔ و۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱۔ ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی [illegible] روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لطفوت ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی۔ جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیّۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور مریدوں کو دین ومقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامّۃ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۱۰ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ [illegible] صاحب [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۴ر غیر مجلد ۳ر ولایتی کاغذ پر مجلد عـــہ

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰ر

اختیار الاسلام — مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۰۷ر

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۰ر

آئنہ وکٹری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی — الٰہ داد والے۔ قیمت ۰ر

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ار

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۲ر

رؤیائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۵ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

لیکچر لاہور — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] قیمت [illegible]

فتح الدین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] قیمت [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

www.aaiil.org

مفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی بمعہ ضمیمہ نبوی اخبار للعسر ... بغیر ...

قیمت از معاونین ... قادیان میں ...

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت از غربا و طلبا ... گورنمنٹ ...

مورخہ ۲۰ ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) فی پرچہ ۲ر

نمبر (۵۲) از غربا ...

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

تن بہ اسرار حضرت لعنت ماست — منکران مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار ے کند از اشقیا است

یک قسم دوری از آں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات بدر

... والیان ریاست ...

عام قیمت پیشگی بمعہ اور القادیانی نبوی للعسر ... الکبد ... مابعد ... ہر

عام قیمت پیشگی بغیر اور القادیانی نبوی اخبار ہے ر

فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب بعد ... لی جاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں دیجاوے گی۔ علیحدہ رسید روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں بذریعہ دستی قیمت دیں انکو بر حال رسید حاصل کرنی چاہئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(یورپ سے آئی ہوئی انگریزی اخبارون اور کتابون مین سے مفید اور دلچسپ انتخاب کرکے اس صفحہ پر درج کیا جایا کرتی ہین جو ناظرین کی دلچسپی کیواسطے ہمیشہ بہت مفید ہوتی ہین اور اُن سے بہت سے معلومات مفید ناظرین کو حاصل ہوتے ہین۔ اڈیٹر)

جرمنی کے پروفیسر ہیکل صاحب

نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۶ سورخہ ۸ ستمبر ۱۹۰۷ء مین جرمنی کے مشہور فلاسفر پروفیسر ارنسٹ ہیکل کے کچھ اقوال اور خیالات شائع ہوئے ہین۔ جو کہ ایک اخبار کے نامہ نگار کی ملاقات کا نتیجہ ہے اس نامہ نگار نے جو حالات اخبار مین چھپوائے ہین ان مین سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ پروفیسر ہیکل صاحب ملک جرمنی کے ایک چھوٹے سے شہر جینا نامی کے رہنے والے ہین۔ اس شہر مین ایک یونیورسٹی بھی ہے (جو کہ غالباً پروفیسر صاحب جیسون کی محنت کا نتیجہ ہے) پروفیسر صاحب اس شہر مین بہت مشہور ہین اور ان کا کوچہ خوردان کے نام سے مشہور ہے۔ پروفیسر لمبے قد کا ایک سفید ریش لیکن مضبوط تندرست آدمی ہے۔ پروفیسر صاحب کی گفتگو صاف اور شستہ تھی جو بہت سی سوچ اور غور کا نتیجہ معلوم ہوتی تھی۔ پروفیسر ہیکل صاحب نے سائنس کے بہت سے دقیق مسائل پر بحث کی اور دوران بحث مین اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مذہب عیسویت ہمیشہ سائنس کی ترقی کو مانع رہا ہے۔ ہیکل صاحب دنیا کے بہت سے حصہ کا سیر کرچکے ہوئے ہین وہ روم بیشیار کرچکے۔ لنکا اور ہندوستان کی سیر بھی کرچکے ہین سائنس کی گفتگو کے بعد پروفیسر ہیکل صاحب نے جب مذہب کے بارے مین گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ عیسویت سے بہت متنفر ہوچکے ہین۔ انہون نے فرمایا۔ کہ مین اس عیسائیت کو کیا کرون۔ جو ہزارون آدمیون کے خون کرچکی ہے اور اب بھی ہر سال کروڑون روپے اس بات پر خرچ کئے جاتے ہین کہ دوسرون کو ہلاک کرنے والی فوجین اور سامان حرب طیار کیا جاوے۔ یہ عیسائی سلطنتین بنی نوع کے خون کی پیاسی ہین کیا مین اس مذہب کو قبول کرون۔ جس کا یہ نتیجہ میرے سامنے موجود ہے۔ پھر پروفیسر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ ایک غلط بات ہے کہ مذہب عیسوی توحید کا مذہب ہے۔ ہرگز نہین۔ عیسویت بالکل توحید کی تعلیم نہین دیتی۔ ہان دنیا مین بعض مذاہب توحید کی تعلیم دیتے ہین اور ان سب سے بڑھ کر اسلام ہے۔ اگر مین کسی مذہب کو قبول کرتا تو اسلام کو قبول کرتا۔ دیکھو مسلمانون کی نماز کیسی شاندار اور پُراثر ہوتی ہے۔ مسلمانون کی عبادت گاہین کیسی پاکیزہ اور موزون ہوتی ہین پھر دیکھو عیسائی گرجون کے مقابلہ مین اسلامی مساجد کیسی شریفانہ اور معزز ہوتی ہین عیسائی گرجے تو آدمیون اور حیوانون اور دیگر اشیاء کی تصویرون سے بھرے ہوئے ہوتے ہین جو بہت ہی قابل نفرت ہین۔ قرآن شریف کی سادہ اور سنجیدہ عبارتون کی طرف نگاہ کرو جو نماز مین پڑھی جاتی ہین اور اس کے بالمقابل اپنے گرجون کی ہا۔ ہُو۔ شور و غل اور باجون کے سرون کی طرف دیکھو اور مقابلہ کرو۔

(مین نے پروفیسر صاحب کو تبلیغ کا ایک خط لکھا ہے جواب آنے پر انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ اڈیٹر)

بچون کو بائبل نہ پڑھاؤ

شہر ڈیٹرائیٹ واقعہ صوبجات متحدہ کا اخبار ڈیٹرائٹ نیوز لکھتا ہے۔ کہ شکاگو کے تعلیمی بورڈ نے یہ فیصلہ کردیا ہے۔ کہ بائبل کی کتاب اس قابل نہین کہ بچون کو مدارس مین پڑھائی جاوے۔

اسطرح رفتہ رفتہ بائبل کو سب جگہ سے نکالدیا جائیگا۔

ایک تازہ تصنیف

امریکہ کی چھپی ہوئی ایک تازہ تصنیف بنام بائبل متھس یعنی افسانہائے بائبل اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔ اس کتاب مین ٹی ڈبلیو۔ ڈون صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بائبل مانند دیگر مذاہب جاہلیت کے ہے اور اس کی سب باتین دیگر قدیم بت پرستی کی کتابون مین پائی جاتی ہین اس مین سے کچھ اقتباس انشاء اللہ کسی اگلے پرچہ مین کیا جائیگا

ایڈیٹر

المفتی

عقیقہ کیواسطے کتنے بکرے مطلوب ہین

ایک صاحب کا حضرۃ اقدس کی خدمت مین سوال پیش ہوا کہ اگر کسی کے گھر مین لڑکا پیدا ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ وہ عقیقہ پر صرف ایک ہی بکرا ذبح کرے۔

حضرت مسیح موعود نے جواب مین فرمایا کہ عقیقہ مین لڑکے کیواسطے دو بکرے ہی ضروری ہین لیکن یہ اس کے واسطے ہے جو صاحب مقدرت ہے اگر کوئی شخص دو بکرون کے خریدنے کی طاقت نہین رکھتا اور ایک خرید سکتا ہے۔ تو اس کیواسطے جائز ہے کہ ایک ہی ذبح کرے۔ اور اگر ایسا ہی غریب ہو کہ وہ ایک بھی نہین قربانی کرسکتا تو اس پر فرض نہین کہ خواہ مخواہ قربانی کرے مسکین کو معاف ہے۔

تراویح

ایک شخص نے سوال کیا کہ ماہ صیام مین نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن مسجد مین پڑھنی چاہیئے یا کہ پچھلی رات کو اٹھ کر اکیلے گھر مین پڑھنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز تراویح کوئی جدا نماز نہین دراصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت مین پڑھنے کا نام تراویح ہے اور یہ ہر دو صورتین جائز ہین جو سوال مین بیان کی گئی ہین۔ آنحضرت نے ہر دو طرح پڑھی ہے لیکن اکثر عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو گھر مین اکیلے یہ نماز پڑھتے تھے۔

(نوٹ۔ عقیقہ اور تراویح کے متعلق بعض ضروری باتین کسی اگلے اخبار مین انشاء اللہ درج ہونگی اور بعض دیگر ضروری مسائل جو حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام سے دریافت کئے گئے ہین وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج ہونگے اس کالم مین مسائل فقہی کو اس رنگ مین بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا فتویٰ کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق کیا ہے۔ مسائل عموماً نو واردین یا بیرونجات کے دوست بذریعہ خط حضرت سے دریافت کرتے ہین حضرت جو جواب تحریری یا زبانی فرماتے ہین وہ اس کالم المفتی مین درج کیا جاتا ہے اس طرح رفتہ رفتہ جماعت کے واسطے فروعی اختلافی مسائل کا حل ہوتا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کالم کا پڑھنا دوستون کے واسطے بہت ضروری ہے۔

ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ گذشتہ جمعہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ پڑھا اور سورہ ق کی آخری آیات انما المومنون الذین امنوا الخ پڑھکر فرمایا۔ کہ صرف زبان سے مومن کہلانے والے اور ظاہری مردم شماری کے درمیان مسلمانوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانیوالے خدا تعالیٰ کے نزدیک مومن نہیں ہیں بلکہ حقیقی مومن وہ ہیں۔ جو دل سے خدا تعالیٰ کے احکام کو مانتے ہیں۔ اور باوجود ظاہری تکالیف کے بھی ان پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ ان کا اقرار نہ صرف زبان سے ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے راہ اپنے مال اور جان کے ساتھ وہ مجاہدہ کرتے ہیں مثلاً قحط کی بھوک کے زمانہ میں اپنی روٹی میں سے بچاکر غریب کو دیتے ہیں۔ خدا کو وہی پیارے ہیں جو اس کی رضا کی خاطر ہر ایک مصیبت کو اٹھانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے مسجد مبارک میں جمعہ کا خطبہ پڑھا اور سورہ توبہ کی آخری آیات لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھکر اس امر کو بدلائل ثبوت کیا کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے واسطے رحمۃ للعالمین تھے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود ظلی طور پر تمام جہان کے واسطے رحمت ہیں۔ کیونکہ اس زمانہ مبارکہ میں وہ تمام نہایت وسعت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں جنکا وعدہ آنحضرت کو دیا گیا تھا۔ اور وہی وحی الٰہی جو آنحضرت پر نازل ہوتی تھی۔ دوبارہ انہیں الفاظ میں بعض دفعہ مسیح موعود پر نازل ہوتی ہے جن میں یہ حکمت ہے کہ اس وحی الٰہی کے الفاظ کے نہایت زور اور وسعت کیساتھ پورا ہونے کا وقت اب پھر اس زمانہ میں آگیا ہے۔

ایسا ہی ہر دو مولویصاحبان کے خطبوں کا کچھ خلاصہ درج اخبار ہوا کریگا۔ اور جب کبھی مناسب ہوا انشاء اللہ پورا خطبہ بھی درج کیا جایا کریگا۔ (ایڈیٹر)

انجمن احمدیہ بھیرہ برادرم مستری احمد الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۸ ماہ رواں کو اشتہار دیکر انجمن احمدیہ کا جلسہ مسجد محلہ معماراں میں کیا گیا۔ جس میں حسن اتفاق سے بابو غلام محمد صاحب بلازم گلگت بابو کرم الٰہی صاحب امیدوار ضلعداری اور دیگر بیرونجات سے آئے ہوئے احمدی احباب بھی شامل تھے اور کل پچاس کے قریب احمدی برادر جمع ہوئے۔ بعد وعظ قرآن شریف مستری صاحب نے حضرت اقدس کی تعلیم مندرجہ کشتی نوح صفحہ ۔۔ سے پڑھی جس سے نہ صرف احمدی برادران بلکہ دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ امید ہے کہ برادران کی کوشش سے ایسے اجلاس بھیرہ میں اکثر ہوتے رہینگے

عرض بخدمت سکرٹریان احمدیہ مختلف مقامات کے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے اپنے شہروں اور ضلعوں کی انجمنوں کی رپورٹ ماہ بماہ دفتر بدر میں ارسال فرمایا کریں۔ اس سے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ مضمون رپورٹ مختصر اور دلچسپ ہونا چاہیے تاکہ اخباروں میں چھپنے کی گنجایش رہے اور ناظرین کے واسطے فائدے کا موجب ہو۔

اخبار بدر سے کیا فائدہ ہوا ایک صاحب سید عبد الرشید نام ریاست ٹونک سے بخدمت حضرت اقدس لکھتے ہیں۔ رہنمای سالکان و پیشوای عارفان ماہر حقیقت خداوانی دام ظلکم۔ السلام علیکم نیازمند نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا اخبار بدر بنام خود جاری کرایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طبیعت کے اوپر جو رقت اور جوش پیدا ہوا وہ اس قابل نہیں کہ قلم میں لایا جاوے نیازمند ۱۳۱۲ھ میں جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے بیعت ہوا تھا لیکن بوجہ کم قسمتی کے ان سے کسی قسم سے مستفیض نہیں ہوا۔ چونکہ خداوند کریم نے اس عاجز کا رزق راجپوتانہ میں اتارا ہے۔ اور عرصہ سے اسی جگہ میں ہوں قدیمی باشندہ ضلع سہارنپور میں ایک بستی بمبالہ جو گنگوہ شریف سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کا ہوں۔ اب بعد مطالعہ اس اخبار کے اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مولانا صاحب رونق افروز دار البقا ہو چکے آپ سے امیدوار ہوں کہ براہ خاوندی کمترین کو بذریعہ اسی نیازنامہ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرماکر تبرکات جو آپکی ہوں جاری ہوں۔

بدر کی قدردانی منگل خان صاحب ضلع متھرا سے اپنے ایک دوست کو ایک خط میں جو اتفاقاً ہمارے دیکھنے میں آگیا لکھتے ہیں کہ عام مسلمانوں کی ایک سال میں دو عیدیں ہوتی ہیں مگر عاجز کے لیے ہر سال بہت سی عیدیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ جس دن اخبار بدر میرے پاس پہونچتا ہے۔ وہ ہی میرے لیئے عید کا دن ہوتا ہے۔

القول الطیب

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء)

وحی الٰہی فرمایا کہ وحی الٰہی کا قاعدہ ہے۔ کہ بعض دنوں میں تو بڑے زور سے باربار الہام پر الہام ہوتے ہیں اور الہاموں کا ایک سلسلہ بندھ جاتا ہے اور بعض دنوں میں ایسی خاموشی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس قدر خاموشی کیوں ہے اور نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اب خدا تعالےٰ نے ان سے کلام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے نبی کریم پر بھی ایک زمانہ ایسا ہی آیا تھا کہ لوگوں نے سمجھا کہ اب وحی بند ہو گئی چنانچہ کافروں نے ہنسی شروع کی کہ اب خدا نعوذ باللہ ہمارے رسول کریم سے ناراض ہو گیا ہے اور اب وہ کلام نہیں کرے گا لیکن خدا تعالےٰ نے اس کا جواب قرآن شریف میں اس طرح دیا ہے کہ والضحیٰ ۝ والیل اذا سجیٰ ۝ ما ودعک ربک وما قلیٰ۔ یعنے قسم ہے دہوپ چڑھنے کے وقت کی اور رات کی نہ تو تیرے رب نے تجھ کو چھوڑ دیا اور نہ تجھ سے ناراض ہوا اس کا یہ مطلب ہے کہ جیسے دن چڑھتا ہے اور اس کے بعد رات خود بخود آجاتی ہے اور پھر اس کے بعد دن کی روشنی نمودار ہوتی ہے اسی طرح اس میں خدا تعالیٰ کی خوشی یا ناراضگی کی کوئی بات نہیں یعنے دن چڑھنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ اس وقت اپنے بندوں پر خوش ہے اور نہ رات پڑنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ناراض ہے بلکہ اس اختلاف کو دیکھ کر ہر ایک عقل مند خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہو رہا ہے اور یہ اسکی سنت ہے کہ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن ہوتا ہے۔ پس اس سلسلہ کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ اس وقت خدا خوش ہے اور اس وقت ناراض ہے غلط ہے اسی طرح سے آجکل جو وحی الٰہی کا سلسلہ کسیقدر بند رہا ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ تجھ سے ناراض ہو گیا ہے یا یہ کہ اس نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے بلکہ یہ اسکی سنت ہے کہ کچھ مدت تک وحی الٰہی بڑے زور سے اور پے در پے ہوتی ہے اور کچھ دنوں تک اس کا سلسلہ بند رہتا ہے اور پھر شروع ہو جاتا ہے اور اسکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ ۔ درس شرائط بیعت
صفحہ ۲ ۔ ڈاک ولائیت ۔ المفتی
صفحہ ۳ ۔ کیاب ڈائری
صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی
صفحہ ۵ ۔ جلسہ شروع ہو گیا
صفحہ ۶ ۔ سفد شاعری ۔ ڈائری
صفحہ ۷۔۸۔۹ ۔ درس قرآن شریف
صفحہ ۱۰ ۔ جلسہ میں کیا کرنا چاہیئے
صفحہ ۱۱ ۔ آریوں کے نام ایک خط قطعہ سال
صفحہ ۱۲ ۔ حادثات زمانہ ۔ عجائبات قدرت
کیا طیاریاں ہیں ۔
صفحہ ۱۳ ۔ بلاد اسلامی تازہ تصانیف تک
صفحہ ۱۴ ۔ مختصر خبریں ۔ صفحہ ۱۵ ۔ بدر خواتین
صفحہ ۱۶ ۔ اشتہارات

بدر

مورخہ ۴ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۲۰ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ آج ہماری بخت بیداری

۲ ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر

ترجمہ ۔ تحقیق تیرا دشمن جو ہے وہی ابتر ہے ۔

۳ ۔ خدا نے اُسے لیا ۔

۴ ۔ واللہ ! واللہ ! سدّھا ہویا اَوَلا ۔

(یہ پنجابی فقرہ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے)

۵ ۔ وقت رسید ۔ ترجمہ ۔ وقت آگیا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں کرم الٰہی صاحب کلاہ ساز گجرات
سید حسن ولد محمد سلیم صاحب آمان ترنگ زئی
شاہ منعم ولد سید حسن
برکت علی صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
والدہ
جیون خان
نعمت علی
عبداللہ
دختر عطا محمد خان
دختر خورد عطا محمد خان کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
مسمات جنت بی بی ۔ حیدر آباد سندھ
پیر بخش صاحب ڈیرہ والی گجرات
مسعود احمد صاحب [illegible] مونگھیر
میاں خدا بخش صاحب چک نمبر ۳۰
ساوتیانی ۔ سندھ
میاں محمد حسن صاحب چک نمبر ۳۰
دا وتیانی ۔ سندھ

ڈائری

القول الطیّب

(۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء صبح بوقت سیر)

آریوں کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہو سکتی ہے

فرمایا ۔ سچا مسلمان تو وہ ہے جو اپنے دل میں آنحضرت صلعم کے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے ۔ کہ اگر کوئی آنحضرت کی ہتک میں ایک لفظ بھی کہے یا اشارہ بھی کرے تو وہ مرنے مارنے پر طیار ہو جاتا ہے ۔ ہم نے آریوں کے اخبارں میں ایسے مضامین پڑھ کر کہ وہ مسلمانوں سے صلح چاہتے ہیں صلح کی ایک تجویز اپنے مضمون میں پیش کی تھی ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ انہوں نے قدر نہ کی ۔ (حضرت اقدس نے آریوں کی بد زبانی کو دیکھ کر پہلے ہی ایک مضمون میں فرمایا تھا ۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہو سکتی ہے ۔ چنانچہ وہ الفاظ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم میں اس طرح چھپے ہیں ۔ ہماری شریعت صلح کا پیغام ان کو (آریوں کو) دیتی ہے ۔ اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کر کے ہماری طرف تیر چلا رہے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں ۔ کہ ہندوؤں کے بزرگوں کو مکار اور جھوٹا مت کہو ۔ مگر یہ کہو ۔ کہ ہزار ہا برسوں کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے برگزیدہ نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں ۔ کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ۔ ان لوگوں سے بہتر سناتن دہرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں ۔ جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں ۔ میری دانست میں اگر جنگلوں کے درندے اور بھیڑیے ہم سے صلح کریں اور شرارت چھوڑ دیں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کریں گے سراسر

باطل ہے بلکہ ان کا ان عقیدون کے ساتھہ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزارون محالون سے بڑھ کر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک ہادیوں اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیون کو سُنے اور پھر صلح کرے ہرگز نہیں۔ پس ان لوگون کے ساتھہ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین مین رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبرون کو جو دنیا مین بڑی بڑی اصلاحین کرنے مفتری اور کذاب سمجھتے ہین۔ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے نہ بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جنہون نے سب سے زیادہ دنیا مین اصلاح کی۔ جن کے ذریعہ سے مرده اب تک زندہ ہین"۔

اس کے بعد جبکہ اخبارون مین بہت شور مچا کر ہندوؤن اور مسلمانون کے درمیان صلح ہونی چاہیئے تب حضرت صاحب نے لیکچر لاہور مین صلح کی ایک تجویز پیش کی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

"ہم اس بات کا اعلان کرتا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ سے پاک ہدایتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین آنے والے جو آریون کے مقدس بزرگ تھے۔ جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور ان مین سے تھے۔ جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔

دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومونکو ایک قوم کی طرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو اور اس بات کو کون نہین جانتا کہ سخت دشمنی کی جڑ ان نبیون اور رسولون کی تحقیر ہے جنکو ہر ایک قوم کے کروڑہا انسانون نے قبول کر لیا۔ ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیان دیتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ غرض ہم ان معنون کو مانتے ہین لیکن آپکی خدمت مین حاضر ہوئے ہین کہ آپ گواہ رہین جو ہمنے مذکورہ بالا طریق کیساتھہ آپکے بزرگونکو مان لیا ہے کہ وہ خدا کیطرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین یعنے صرف

جلسہ سالانہ

آمد احباب

جلسہ سالیانہ کے واسطے احباب کی آمد ۱۹ دسمبر سے شروع ہوگئی تھی۔ چند ایک دوست اس سے بھی پہلے سے یہان پہونچ گئے تھے۔ مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت دوالمیال کی ہے جو اپنے امام کرم داد صاحب کے ہمراہ یہان پہنچ گئے تھے اور ان کی تعداد پچیس کے قریب ہے۔ اس کے بعد ہر روز ہر طرف سے کثیر التعداد آدمی جلسہ کی خاطر قادیان آتے رہے۔ یہان تک کہ آج ۲۴ تاریخ کی شام کو جب مین یہ مضمون اخبار کی آخری کاپی مین درج ہونے کے واسطے لکھہ رہا ہون۔ ایک بہت بڑی تعداد برادران کی جمع ہو چکی ہے۔ جن مین سے چند ایک کے نام مختصر طور پر بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہون۔

چند اسمائے گرامی

میرٹھ سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بمعہ چند ساتھیون کے۔ پشاور سے حضرت مولوی غلام حسین صاحب و دیگر احباب۔ تحصیل پہالیہ سے پیر برکت علی صاحب و دیگر اٹھہ کس۔ وزیر آباد سے حافظ غلام رسول صاحب مدرس اور ان کے ساتھی۔ لاہور سے میان چراغدین صاحب رئیس۔ بابو محمد علی اشرف صاحب وغیرہ دہلی سے میر قاسم علی صاحب اور ان کے ساتھی۔ شاہجہان پور سے قاسم میان جمون سے مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل سرگودہ سے مولوی فضل الٰہی صاحب۔ بابو یعقوب خان وغیرہ۔ سیدوالہ ضلع منٹگمری سے مولوی عبد الحق صاحب بمعہ پندرہ بیس آدمیون کے۔ گولیکی سے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بمعہ چند آدمیون کے۔ لائلپور سے بابو نور الدین صاحب اور دیگر چند دوست چنگا سے مولوی محمد فضل صاحب۔ ایسا ہی کپورتھلہ۔ امرتسر۔ کماریان۔ ہوشیارپور گورداسپور اور دیگر بہت سے مختلف مقامات سے اکثر دوست آگئے ہین۔ لیکن ہنوز سیالکوٹ جمون۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ گوجرات لاہور۔ امرتسر۔ کپورتھلہ وغیرہ مقامات کی بڑی جماعتین آنے والی ہیں۔ جو امید ہے۔ کہ کل پرسون تک یہان پہونچ جاوین گی۔ اور جس وقت تک یہ اخبار چھپ کر طیار ہو جائے گا۔ اس وقت امید ہے۔ کہ جلسہ اپنی پوری رونق مین ہوگا۔

انتظام جلسہ

جلسہ کے انتظام مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بہت خدمت کر رہے ہین۔ مکانون کی تقسیم ان کے سپرد ہے۔ اور بلحاظ سکرٹری مقامی انجمن ہونے کے اس خدمت کو بڑی سرگرمی سے انجام دے رہے ہین اللہ تعالے ان کو جزائے خیر دے مہمانون کی خاطر مکان رہائشی خالی کرنے کیواسطے مدرسہ کا کچھ حصہ بند ہو چکا ہے۔ اور باقی بھی کل سے بند ہو جائیگا۔ کمرون کی تقسیم کر دیگئی ہے۔ ہر ایک ضلع کی جماعت کے واسطے جدا کمرے مقرر کئے گئے ہین اور مدرسہ کے بعض اساتذہ اور طلبا نے بطور والنٹیرز کے مہمانون کی خدمت کیواسطے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تمام مہمانون کو کہانا نئے مہمان خانہ مین کھلایا جاتا ہے۔

حضرت اقدس

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت کسی قدر علیل ہے۔ تاہم دوستون کی خاطر صبح کیوقت سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین۔ اور مریدان صادق کو اس طرح سے زیارت کرنے اور اپنے معاملات پیش کرنے یا مسائل دریافت کرنیکا کافی موقعہ ملسکتا ہے۔ حضرت صاحب لیکچر لاہور کا تتمہ بھی لکھہ رہے ہین جس مین آریون کے مضمون کا جواب ہوگا۔ یہ مضمون مشین پر چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ ایام جلسہ مین انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔

آداب رسول

سیر کے وقت احباب کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ حضرت صاحب کے آگے آگے ہی نہین چلنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے گرد اڑ کر پیچھے جاتا ہے یہ طریق ادب کے برخلاف ہے اور جو احباب پیچھے چلین انکو چاہیئے کہ اپنے پاؤن کی طرف دیکھہ کر چلین تاکہ کسی اور کو ٹھوکر نہ لگے اور اگر کسی کو اتفاقاً ٹھوکر لگ جائے جیسا کہ بھیڑ مین ممکن ہے تو پھر ٹھوکر کہانیوالے کو اپنے اعلیٰ اخلاق کے دکھلانے مین حضرت امام علیہ السلام کی تقلید کرنی چاہیئے۔ ہمنے دیکھا ہے۔ کہ اگر کسی کی غلطی سے

مُقدس شاعری

ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہے / سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے
محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے / یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے / ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسیٰ کہاں ہے / تو کہدو اس کا مسکن قادیاں ہے
ہر اک دشمن تلک سلب اللساں ہے / مرے احمدؐ کی وہ شیریں زباں ہے
مقدر اپنے حق میں عز و شاں ہے / جو ذلت ہے نصیبِ دشمناں ہے
مسیحائے زماں کا یاں مکاں ہے / زمین قادیاں دارالاماں ہے
فدا تجھ پر مسیحا مری جاں ہے / کہ تو ہم بے کسوں کا پاسباں ہے
مسیحا سے کوئی کہدو یہ جا کر / مریضِ عشق تیرا نیم جاں ہے
نہ سمجھو دوستو دنیائے دوں پر / کہ اسکی دوستی میں بھی زیاں ہے
دو رنگی سے ہمیں ہے سخت نفرت / جو دل میں ہے جبیں سے بھی عیاں ہے
ترے اس حالِ بد کو دیکھ کر قوم / جگر ٹکڑے ہے اور دل خوں فشاں ہے
جسے کہتی ہے دنیا سنگِ پارس / مسیحا کا ہی سنگِ آستاں ہے
دیا ہے رہنما بڑھ کر خضر سے / خدا بھی ہم پہ کیسا مہرباں ہے
فلک سے تا منارہ آئے عیسےٰ / نگر آگے تلاشِ نردباں ہے
ترقیٔ احمدی فرقہ کی دیکھے / بٹالہ میں جو اک پیرِ مغاں ہے
نہ یوں حملہ کریں اسلام پر لوگ / ہمارے منہ میں بھی آخر زباں ہے
مخالف اپنے ہیں گو زور آور / مگر ان سے قوی تر پاسباں ہے
مراد ولی دمِ معجز نما سے / یہ عیسیٰ کی صداقت کا نشاں ہے
مسلمانوں کی بدحالی کے غم میں / دھرا سینہ پہ اک سنگِ گراں ہے
پریشاں کیوں نہوں دشمن مسیحا / ظفر کی تیرے ہاتھوں میں عناں ہے
نہیں دنیا میں جس کا جوڑ کوئی / ہمارا پیشوا وہ پہلواں ہے
کرے قرآں پہ جو شک حد سے / کہاں دشمن میں یہ تاب و تواں ہے
نہیں دنیا کی خواہش ہمکو ہرگز / فدا دیں پر ہی اپنا مال و جاں ہے

نہیں اسلام کو کچھ خوف محمودؔ
کہ اس گلشن کا احمدؐ باغباں ہے

نظم

(تازہ تصنیف جناب میر ناصر نواب صاحب)

جان تو آگئی مری لب تک / نہ عیادت کو آئے وہ اب تک
وہ نہ آئیں گے شرم سے دن کو / ہم بچیں گے نہ ضعف سے شب تک
کشمکش میں رہیگی جانِ حزیں / وہ نہ تشریف لائینگے جب تک
چھوڑ ناصر خیالِ عشقِ صنم / گر رسائی کسی طرح رب تک
احمدی ہیں کے پھر بتوں کا خیال / ماننے کا فرز ہیگا تو کب تک
پورا مسلم ہو یا بڑا کافر / ہم نہ تجھ سے ملیں گے بس اب تک
ترے جانے کے دن قریب آئے / ہوش آئی نہیں تجھے اب تک

ڈائری

القولُ الطیب

ایک خط کا جواب ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیئے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے اور سفر میں نماز کا کیا حکم ہے اور کچھ اپنے ذاتی معاملات کے متعلق دعا کرائی تھی اس کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نماز وہی ہے جو پڑھی جاتی ہے صرف تضرع اور انکسار سے نماز ادا کرنی چاہیئے اور دین دنیا کے لئے نماز میں بہت دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان میں دعا کریں اور تمہارے قرضہ کے لئے انشاء اللہ دعا کرونگا۔ یاد دلاتے رہیں لڑکے کے لئے بھی دعا کروں گا۔ سفر میں دوگانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے پڑھا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھ لیں۔ کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے۔ کوئی نئی نماز نہیں۔ وتر جسطرح پڑھتے ہو بیشک پڑھو۔

عالم آخرت کے اجسام کیسے ہونگے ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ عالم آخرت میں کیا یہی اجسام و مکانات وغیرہ جو یہاں ہیں ہونگے یا اور۔ حضرت نے فرمایا کہ "خدا تعالےٰ نے جو کچھ مجھے قرآن شریف کا علم دیا ہے وہ یہی ہے۔ کہ وہ عالم اس عالم سے بالکل علیحدہ ہے۔ ما رأت عینٌ وما سمعت اذنٌ وما خطر علیٰ قلبٍ۔ ہمارا اعتقاد یہی ہے۔ کہ وہ دوسرا عالم بالکل اس عالم سے الگ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ بہشت کی تمام چیزیں ایسی ہوں گی۔ کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی دل میں گذریں۔ بلکہ حشر اجساد میں بھی ہمارا یہی مذہب ہے۔ کہ وہ عالم بھی ایک دوسرا عالم ہے۔ اجسام ہوں گے۔ مگر وہ نورانی اجسام ہوں گے۔ نہ یہ تاریک اور زوال پذیر اجسام۔ اس جگہ کی حویلیاں اور مکانات جو اینٹ پتھر کے ہیں۔ بہشت میں نہیں جائیں گی۔ واللہ اعلم۔

جدہ سے ایک عربی خط جدہ سے ایک عرب صاحب کا خط آیا ہے جن کو چند کاپیاں استفتاء کی دی گئی تھیں۔ انہوں نے وہاں جا کر عرب کے علماء میں تقسیم کی ہیں۔ اور اس کے متعلق کچھ حالات لکھے ہیں جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ درج کئے جاوینگے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

شیخ فضل حق خلف شیخ چراغ علی سکنہ بازید چک ملازم تھانہ پٹھان کوٹ گورنمنٹ۔
امیر شاہ ولد سید عظیم شاہ صاحب ترنگ زئی
سید میر شاہ ولد امیر شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ منور

مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

نوٹ ۔ قرآن شریف کو پچھلی طرف سے شروع کرکے سورتہائے الناس ۔ الاخلاص ۔ اللھب ۔ النصر ۔ الکفرون ۔ الکوثر ۔ الماعون ۔ کل سات سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے اور اب سورہ قریش کی تفسیر شروع کی جاتی ہے ۔ چونکہ یہ تفسیر ۱۹۰۷ء کے آخری پرچہ سے شروع ہوتی ہے اس واسطے جو صاحبان ۱۹۰۸ء کے واسطے نئے خریدار بنینگے ان کو یہ پرچہ مفت دیا جائے گا تاکہ ان کا سلسلہ مضامین برابر رہے ۔ ایڈیٹر

سورۂ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۞ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۞ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۞ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ		
واسطے الفت دلانے قریش کے ۔ ان کو الفت دلانا سفر جاڑے اور گرمی میں ۔ پس چاہیئے کہ عبادت کریں پروردگار اس گھر کے کی ۔ جس نے کھانا دیا ان کو		
	مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۞	
	بھوک سے اور امن دیا ان کو خوف سے	

تفسیری ۔ ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے جسکی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کو انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے والے اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور اس گھر کی عزت کے واسطے کئی معجزات دکھائے تاکہ قریش اور ان کے ذریعہ سے پھر تمام دنیا الفت پکڑے ۔ ان کی الفت کے واسطے جاڑے اور گرمی کے سفر کے اسباب مہیا ہوئے ۔ خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل اور انعام پر نگاہ کرکے چاہیئے کہ اس رب کی عبادت کریں ۔ جس نے اپنے اس عبادت گاہ کی عزت بے نظیر طور پر دنیا میں قائم کی اور جس نے اس کے اہل کو طعام کے سامان بہم پہنچا کر فقر و فاقہ سے بچایا اور ہر طرح کے خوف سے بے خوف کرکے اس جگہ کو دارالامن بنا دیا ۔

(مفصل تفسیر لکھنے سے پہلے اس جگہ سب سے اول حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تصنیف کردہ قلمی عربی تفسیر کو مع ترجمہ لکھا جاتا ہے ۔ اور چونکہ وہ مختصر ہے ۔ اس واسطے عربی ہی ساتھ لکھی جاتی ہے اور ترجمہ اردو بھی کیا جاتا ہے ۔ ایڈیٹر)

اَللَّامُ ۔ لام التعجب ۔ کما فی ؎ — لام تعجب کے لئے ہے ۔ ؎

اعزۃ ان قالوا لعزۃ شاعر — کیا تجھے اس بات نے دہوکا دیا ہے کہ لوگوں نے کہا کہ عزہ بڑا شاعر ہے اس کے باپ پر

خیال ابا ہ من عزیف دشاعر — تعجب ہے کہ اس کا بیٹا کیسا مبصر اور شاعر ہے ۔

الالف اجتماع مع التئام ۔ قالہ الراغب قال الھروی فی الغریبین ۔ ایلاف عھود بینھم و بین الملوک ۔ — راغب اور ہروی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ الف ایسے طور پر اکٹھا کرنے کو کہتے ہیں کہ مجتمع اشیاء میں پوری پیوستگی ہو ۔ ایلاف سے مراد وہ عہد و اقرار ہیں ۔ جو قریش اور اس وقت کے ملوک کے درمیان قرار

www.aaiil.org

فکان ھاشم یوالف ملک الشام والمطلب کسریٰ و
عبد شمس ونوفل یوالفان ملک مصر والحبشة و
یوالف معناہ یعاھد ویصالح - الف یوالف ألافا-

قریش ولد النضر بن کنانہ - وسأل معاویۃ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فقال دابۃ البحر
واستدل بقول الجمحی - کما قال -
وقریش ھی التی تسکن البحر- بھا سمیت قریش قریشا
تاکل الغث والسمین ولاتترک منہا لذی الجناحین قریشا
وقال الفراء ومن التقرش بمعنی التکسب سوالتجارتھم
وقیل من التقریش ھوالتفتیش - قال الحرث بن
حلزۃ -

ایھا الشامت المقرش عنا
عند عمرو وھل لنا ابقاء

لان اباھم کان یفتش عن ارباب الحوائج لیقضی
وعلی ذی الخلۃ لیسدھا والتصغیر للتعظیم-

ایلافھم رحلۃ الشتاء والصیف - ایلافھم بدل
من ایلاف قریش-

پاچکے تھے - ہاشم کا عہد و پیمان بادشاہ شام کے ساتھہ تہا اور مطلب کا کسرے کے ساتھ تہا اور عبد شمس اور نوفل کا عہد و پیمان مصر اور حبشہ کے بادشاہوں کے ساتھ تہا۔ الف کے معنے معاہدہ اور مصالحت کے ہین

قریش نضر بن کنانہ کا بیٹا تہا - حضرت معاویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا تہا کہ قریش کے لفظ کے کیا معنے ہین - تو انہون نے فرمایا کہ قریش ایک سمندری چارپایہ کا نام ہے۔ اور اس پر جمحی کے اشعار کو مطور ذیل کے پڑہ چکے ہین مینے یہ کہ قریش وہ جانور ہے - جو سمندر مین رہتا ہے۔ اُسی کے نام پر قبیلہ کا [illegible] ہوا وہ دبلے اور موٹے سب کو کہا جاتا ہے اور کسی پرون والے کے پر باقی نہین چھوڑتا۔

فرار کا قول ہے کہ لفظ قریش لفظ تقرش سے نکلا ہے اور تقرش کے معنے کسب کمائی ہے چونکہ یہ قبیلہ تجارت کرتا تہا اسواسطے اس کا نام یہ ہوگیا - ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لفظ تقریش سے نکلا ہے جسکے معنے تفتیش کے ہین - حرث بن حلزہ کا ایک شعر ان معنون کی تائید کرتا ہے اس شعر کے یہ معنے ہین۔

اے ہمارے دشمن عیب تلاش کرنے والے عمرو کے پاس سے کیا تو ہمارا پیچھا چھوڑیگا یا نہین - قریش کا یہ نام اسواسطے ہؤا کہ ان کے بزرگ اہل حاجات کو تلاش کرتے تہے کہ ان کی حاجتین پوری کرین اور بھوکون کو خوراک دینے کیواسطے تلاش کرتے تھے اور اس جگہ تصغیر تعظیم کے واسطے ہے۔

فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی اطعمھم
من جوع کما قال ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام
والبرکات - رب اجعل ھذا البلد امنا - وکانوا فی
ارغد عیش مع انہ کان الناس یتخطفون من حولھم
و اشار اللہ تعالیٰ ذکرہ الی ھذا فی قولہ و
ضرب اللہ مثلاً قریۃ کانت اٰمنۃ مطمئنۃ یاتیھا
رزقھا رغداً من کل مکان فکفرت بانعم اللہ
فاذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف بما کانوا
یصنعون (نمل)

اس سورہ شریف مین جو یہ حکم ہؤا ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو بھوک سے فنی کرنے کے لئے کہانا کہلایا - یہ آیت شریف حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام والبرکات کی اس دعا کے مطابق ہے - کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کی جگہ بنا - اس دعائے ابراہیمی کی قبولیت کے سبب قریش بڑے عیش و آرام مین زندگی بسر کرتے تہے - حالانکہ ان کے گرد و نواح کی مخلوق ہلاکت مین پڑی ہوئی تہی - اسی مضمون کیطرف اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین سورہ نمل مین بہی اشارہ فرمایا ہے - اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤن کی مثال بیان فرمائی ہے - جس کے باشندے اطمینان کے ساتھہ زندگی گذارتے تھے - ہر طرف سے اس کو رزق بافراغت پہونچتا تہا - پہر ان لوگون نے اللہ تعالےٰ کی نعمتون کی ناشکری کی - جس پر خدا نے ان پر بہوکہ اور خوف کا عذاب وارد کیا - جو اُن کی اپنی بدعملیون کا نتیجہ تہا۔

شمار اس سورہ شریف مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد چار آیتین اور تیرہ ۱۳ کلمے اور تہتر ۷۳ حروف ہین -

مقام نزول یہ سورہ شریف جمہور کے نزدیک مکی ہے - مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تہی قریش کو خاص خطاب اور رب البیت کی عبادت کا حکم بھی ظاہر کرتا ہے - کہ یہ سورہ شریف مکی ہے بعض بزرگون کا یہ قول بہی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے - اس اختلاف کی صورت مین وہی امر مدنظر رکہنا چاہیئے جو ہم پہلے بہی لکھ چکے ہین - کہ یہ ہوسکتا ہے - کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون اور کسی نے نزول اول کے مقام اور وقت کو یاد رکہا ہو اور کسی نے نزول دوم کے مقام اور وقت کا خیال رکہا ہو - اس کا نظارہ ہم اس تازہ وحی آلہی مین بہی دیکھتے ہین - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوتی ہے - کہ ایک پیشگوئی وحی آلہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چہپ چکی ہے - لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت گیا تو نزول اول کے بیس ۲۰ پچیس ۲۵ سال بعد پہر وہ الفاظ الہام آلہی مین وارد ہوئے اور اخبار مین ایک تازہ تاریخ کے نیچے لکھے گئے۔

اس جگہ شان نزول و مقام نزول کے اختلاف مین اس نکتہ کا دوبارہ لکہنا .. فائدہ سے خالی نہ ہوگا - جو کہ ہم سورہ الماعون کی تفسیر مین لکھ چکے ہین - کہ یہ بہی حکمت آلہی ہے کہ انجیل اور توریت کیطرح قرآن شریف مین ہر آئیت کے ساتھہ اس کا شان نزول درج نہین - ابتدا سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبہی شان نزول یا مقام نزول ساتھہ ساتھہ نہین لکھائے جیسا کہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے خدا جلسہ سالانہ [ہمارے] واسطے مبارک کر

دُعا پیارے دوستو! یہ اخبار کا آخری پرچہ ہے۔ جو اس سال میں نکلتا ہے اور ایسے وقت میں شائع ہوتا ہے۔ کہ عین سالانہ جلسہ میں دوستوں کے دور و نزدیک سے اگر قادیان میں جمع ہونے کا وقت ہے۔ میں سب سے اول دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور نیکیوں کی توفیق عطا کرے اور جس مطلب کے واسطے ہم اپنے مقدس امام کے اردگرد جمع ہوئے ہیں وہ مطلب ہم کو حاصل ہو۔ اور یہ جلسہ بہت سی برکات کو جمع کرتا ہوا بخیر و خوبی تکمیل کو پہونچے۔ آمین

مقاصد جلسہ سب سے اول روحانی مقصد اس جلسہ کا یہ ہے۔ کہ ہم حضرت امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوں اور اس کے مقدس کلمات کو سنیں اور اس کے قرب کی جاذبانہ طاقت سے فائدہ حاصل کر کے اپنی روحانی بیماریوں سے شفا پائیں۔ اپنے دلوں کو پاک صاف بنائیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کے واسطے اپنی کمر کو چست کریں۔ اپنے بھائیوں کی ملاقات کے ساتھ اپنی روحانی قوت کو بڑھائیں اور قومی مفاد پر باہم مل کر ایک دوسرے کی امداد کی تجاویز سوچیں یہ اصول ہیں اور باقی باتیں ان کے اندر شامل ہیں۔

توجہ مسیح موعودؑ سب سے بڑی نعمت جو اس جلسہ کے ایام میں ہم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے وہ میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص توجہ ہے جو ان ایام میں جماعت احمدیہ کی اصلاح کیطرف ہوتی ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ جماعت کے اس قدر افراد کو ایک جگہ جمع دیکھ کر حضرت مسیح موعود اپنے ان دلدادہ عشاق کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کیا کچھ دعائیں کرتے ہوں گے اور ان کمزوروں کو طاقتور روحانی سپاہی بنانے کے واسطے وہ کس قدر زور لگاتے ہوں گے۔ اس کے متعلق کیا کوئی رائے لگا سکتا ہے۔ لیکن اس توجہ کا اثر ظاہری رنگ میں بھی ہوتا ہے۔ جسکو ہم سب دیکھ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ ان ایام میں دو ایک تقریریں مسجد اقصےٰ میں کھڑے ہو کر اور تمام جماعت کو مخاطب کر کے کیا کرتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک تقریر قریباً تین گھنٹہ تک عموماً ہوا کرتی ہے اس تقریر کے سننے سے پہلے اپنے دل کو اس کے واسطے طیار کرنا اور پھر اس کو توجہ سے سننا اور اُسپر کاربند ہونا احباب کا فرض ہے۔ یہ تقریر دلوں کی صفائی کے واسطے بہت کارآمد ہوا کرتی ہے۔

وعظ و نصائح بزرگان حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی عموماً تقریر کیا کرتے ہیں اور اس خاص تقریر کے علاوہ روزانہ بعد از عصر آپ کا درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے جس سے احباب بے بہا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر یا کم از کم جمعہ کے روز مسجد مبارک میں خطبہ ہوتا ہے جس میں معارف قرآنی کے ذریعہ سے سلسلہ حقہ کے اثبات کا طرز جدید احباب کو سننے میں آتا ہے اور اکثروں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے۔

جلسہ صدر انجمن احمدیہ سال گذشتہ کی طرح اسال بھی صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس ہوگا۔ جس میں سنہ رواں کی رپورٹ احباب کی خدمت میں سنائی جائے گی اور سال آیندہ کے واسطے جو بجٹ تجویز کیا گیا ہے اور مجلس ناظم میں منظور ہوا ہے۔ وہ پیش ہوگا یہ بجٹ مختلف انجمنوں کو بھی بھیجا جا چکا ہے اس واسطے اُمید ہے کہ اسپر زیادہ بحث کی ضرورت نہ ہوگی لیکن صدر انجمن احمدیہ جو جو کام اس وقت کر رہی ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے متعلق کوئی مفید اصلاح یا ترقی کی کوئی تجویز کسی دوست کے خیال میں ہو۔ تو وہ بخوشی اس جلسہ میں ظاہر فرما سکتے ہیں۔ تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو

قومی خادموں کی ضرورت جہاں صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ اور بجٹ پیش ہوگا۔ وہاں اس امر کیطرف بھی احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس قدر فرائض کی انجام دہی کے واسطے قادیان میں تنخواہ دار یا بے تنخواہ آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں اور اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ قوم میں سے ایسے مستعد افراد نکلیں۔ جو دنیوی طول امل کو چھوڑ کر اور قوت لایموت پر قانع ہو کر قادیان میں آ بیٹھیں۔ اور قومی خدمات کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں

تشحیذ الاذہان اس نام سے احباب ناواقف نہیں ہیں۔ کیونکہ سال گذشتہ میں اس انجمن کے جلسے ہوئے تھے اور اس انجمن کا رسالہ بھی ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یہ انجمن اور یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی سعی اور سرپرستی سے قائم ہیں اور احمدیہ قوم کے نوجوانوں کی اصلاح کرنا اور ان کو مضمون نویسی میں مشق کرانا اور اس طرح قوم کے واسطے آیندہ مصلحین کی جماعت طیار کرنا اس کا مقصد ہے۔ اس کے جلسوں میں شریک ہونا قوم کو ایک بڑی خوشی اور اُمید دلائیگا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان جو ایک قومی رسالہ ہے اور کسی شخص کی ذات سے اس کے نفع و نقصان کا تعلق نہیں۔ اس کی طرف تا حال بہت کم توجہ کی گئی ہے آیندہ اس کی خریداری میں ان دوستوں کو چاہئے کہ امداد دے کر نوجوانوں کی ہمت کو بڑھانا چاہیئے۔

قومی چندے اس کے بعد میں قومی چندوں کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن میں سب سے اول چندہ لنگر خانہ ہے۔ لنگر کے اخراجات اس قحط سالی کے ایام میں اور پھر بالخصوص ایام جلسہ میں جسقدر بڑھ جاویں گے۔ اسکا اندازہ برادران خود کر سکتے ہیں۔ احباب کو خود ہی اس کا فکر ہوگا۔ آج ہی برادرم مکرم چودھری مولابخش صاحب کا ایک محبت نامہ میرے پاس سیالکوٹ سے آیا ہے۔ جسمیں چودھری صاحب نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ انہوں نے سال گذشتہ کی طرح جماعت کو تحریک کی ہے۔ کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونیوالے احباب کم از کم ایک روپیہ فی کس حضرت کی خدمت میں پیش کریں یہ نذرانہ علاوہ اُس چندے کے ہے۔ جو جماعت سیالکوٹ نے خاص طور پر ایام جلسہ کے اخراجات لنگر کے واسطے کیا ہے اور جس کی تعداد اُمید ہے۔ کہ

www.aaiil.org

مبلغ ایک ہزار تک پہونچ جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ

اگر ایسا ہی دوسرے احباب بھی چندہ لنگر کی طرف خاص توجہ کرینگے سیالکوٹ کی مثال سے فائدہ اٹھائینگے تو امید ہے۔ کہ لنگر کے متعلق دقتین رفع ہوسکینگی

لنگر کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام ہے جسکی دو شاخین ہین۔ ایک مدرسہ انگریزی اور ایک مدرسہ عربی ہر دو کے اخراجات بسبب پابندی قواعد صیغہ تعلیم بہت بڑھے ہوئے ہین۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی خاص ضرورت ہے۔ کیونکہ مدرسہ کے واسطے ہی کوئی مستقل آمدنی الگ نہین صرف چندون پر اس کا گذارا ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ذکر کے ساتھ درس حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ذکر بھی ضروری ہے یونتو تمام طلباء خواہ وہ مدرسہ انگریزی مین پڑھتے ہون اور خواہ مدرسہ عربی مین اور خواہ ان دونون کے علاوہ کہین اور بھی پڑھتے ہون بلکہ ان مدرسون کے اساتذہ بھی اور قریباً تمام پیر و جوان جو قادیان مین مہاجرین حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے شاگرد ہین۔ مگر اس جگہ میری مراد ان خاص طلباء سے جو حضرت مولویصاحب موصوف کے پاس قرآن شریف حدیث۔ صرف و نحو۔ طب۔ تصوف وغیرہ کتابین پڑھتے ہین۔ اور جن کے پڑھانے مین مولویصاحب موصوف دن کا اکثر حصہ صرف فرماتے ہین۔ ان طلبا کی رہائش۔ کھانے۔ پینے۔ لباس۔ کتب و دیگر ضروریات کے واسطے صرف حضرت مولویصاحب موصوف کو ہی تمام انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ان کی تعداد آجکل بارہ ۱۲ کے قریب ہے۔ ان کے اخراجات کے واسطے جو امداد دی جاوے وہ براہ راست حضرت مولوی نورالدین صاحب کیخدمت مین حاضر کرنی چاہیئے۔ اور صفائی سے کہدینا چاہیئے۔ کہ یہ امداد صرف ان طلباء کے واسطے ہے۔ علاوہ اس کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک لڑکیون کا مدرسہ بھی ہے جن مین دو ۲ استانیان کام کرتی ہین۔

پھر مقبرہ بہشتی ہے جس سے صدر انجمن احمدیہ کی ابتدا ہوئی تھی اور صدر انجمن کے تمام متفرق کام اس مد مین سے چلائے جاتے ہین۔

ان کے علاوہ بیرونجات مین اشاعۃ سلسلہ کے واسطے رسائل اور اخبارات ہین۔ جن مین سے رسالہ ریویو انگریزی یورپ امریکہ مین اشاعت کا کام کر رہا ہے اور باقی ریویو اردو۔ بدر۔ الحکم تشحیذ الاذہان اردو مین ہین۔ تشحیذ کے متعلق مین اوپر ذکر کر آیا ہون۔ ریویو جو خدمت کر رہا ہے وہ عیان ہے۔ اس کے بیان کی ضرورت نہین یہ سب سلسلہ کے رسالے ہین۔ یعنے خاص شخص کی ذاتی ملکیت نہین بدر اور الحکم ہر دو سلسلہ کے اخبار ہین۔ جو اگرچہ میان معراجدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کی ملکیت مین ہین مگر ان سے سلسلہ کی بہت خدمت ہو رہی ہے۔ بدر کے متعلق چونکہ مجھے مفصل علم ہے اس واسطے مین کہہ سکتا ہون اور یہ سچ ہے۔ کہ آج تک بدر کے مالک نے سینکڑون روپے اس پر خرچ کئے ہین۔ مگر تا حال کوئی نفع حاصل نہین کیا اور اس کا ایسا کرنا ایک دینی خدمت کو پورا کرنے کی غرض سے ہے۔ اس جگہ اس بات کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مین اپنے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم کی اس رائے کے ساتھ متفق نہین ہون۔ کہ ان تمام اردو رسالون اور اخبارون کو بند کر کے ان کی بجائے ایک ہی قومی اخبار ہو۔ اس مین شک نہین کہ معزز ہمعصر کی یہ رائے بہت نیک نیتی پر مبنی ہے کیونکہ وہ ایک ایسی رائے پیش کرتے ہین۔ جو بظاہر ان کو نقصان دینے والی ہوسکتی ہے۔ اور وہ خود اس بات کو سمجھتے ہین لیکن میرے خیال مین ان کی یہ رائے درست نہین الحکم کے ہوتے ہوئے بدر کا نکلنا اور ایسی ترقی کرنا کہ الحکم کی نسبت اس کی اشاعت بڑھ جاوے اور الحکم کو بھی کوئی حرج نہ پہونچے۔ ریویو کے ہوتے ہوئے رسالہ تعلیم الاسلام اور تشحیذ الاذہان کا بھی قوم مین مقبول ہونا خود اس بات کی شہادت ہے۔ کہ یہ سب ضروری اور مفید ہین۔ لیکن الحکم اور بدر ہر دو کے قیام کے واسطے میرے پاس ایک زبردست دلیل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ ہر دو اخبار ہمارے سلسلہ کی اشاعت کے واسطے دو بازوؤن کی مانند ہین۔ حضرت امام کا یہ فرمانا کوئی معمولی بات نہین ہے۔ بدر کی مالی حالت جن ایام مین بہت ہی خراب تھی۔ ان ایام مین بھی مین دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ کہ اس کو بند کیا جاوے۔

مشکلات مہمان خانہ

چندون کی طرف توجہ دلانے کے بعد مین اس امر کو بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہون کہ کثرت مہمانون کے ایام مین ممکن ہے کہ کسی دوست کو کسی قسم کی تکلیف متعلق رہائش یا خوراک پہونچے۔ ایسے وقت مین سب کو چاہیئے کہ [illegible] اعلیٰ خلق سے کام لین اور ان چھوٹی باتون کو [illegible] کر کے اپنے اہم مقصد مین خود ہی [illegible]

اخیر مین مین پھر دعا کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہون کو معاف کرے ہمارے مشکلات کو دور کرے [illegible] موقعہ پر ہم کو نیک ہدایت عطا کرے اور جس مقصد کیواسطے حضرت امام نے ہم کو جمع کیا ہے وہ ہمکو حاصل ہو۔

خوشخبری

بدر ہفتہ مین دو بار

بعض دوستون کے اصرار سے اور ان کی تائید مین بیرونجات کے خطوط آنے سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آئندہ سال کے شروع سے انشاء اللہ تعالیٰ اخبار بدر ہفتہ مین دو بار شائع ہوا کرے گا۔ مین پسند نہین کرتا۔ کہ دو اشاعتون کے واسطے تاریخین مقرر کی جائین بلکہ جیسا کہ ہفتہ وار اخبار کے واسطے جمعرات مقرر ہے۔ ایسا ہی دوسرے اخبار کیواسطے پیر کا دن مقرر کیا جائے گا۔ اس کے واسطے قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یعنے صرف عہ سالانہ ان تمام دوستون کی خدمت مین جن پر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ ہفتہ مین دوبار لینا پسند فرماوین گے۔ ۹ جنوری کا پرچہ بذریعہ وی پی برائے مبلغ صمہ ارسال ہوگا جو صاحبان دونون اخبار حسب معمول ایک روز یعنی جمعرات کو لینا چاہین ان سے للعہ قیمت لی جاویگی اور جو صاحبان اخبار دنیوی نہ لینا چاہین ان سے تین روپیہ لئے جاوین گے۔ یہ تمام قیمتین قسط وار سال مین تین چار دفعہ کر کے بھی لی جاسکتی ہین۔ والسلام

منیجر اخبار بدر۔

ایک ہندی مسلمان کا خط

بنام

آریہ ہم وطن

ہم وطن آریہ ایک بات کہتا ہون ذرا کان لگا کر سن - مین باشندہ عرب ہون یا ترک ہون - یا آریہ ورت کا نو مسلم ہون - بہر حال اب مجھے ہندوستان مین اور ہندوستان کے باہر تمام قومین ہندی یا ہندوستانی کے نام سے پکارتی ہین مین اپنی شکل اور اپنے رنگ مین تجھ سے الگ نہین میری زبان بھی ہے جو تیری زبان ہے اور میرا لباس وہی ہے جو تیرا لباس ہے - گورنمنٹ کے دانا لوگون نے تیرے اور میرے واسطے ایک ہی لفظ نیٹو کا ایجاد کیا ہے تاریخون کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی زمانہ مین مین حاکم تہا اور تو محکوم - مگر اب تو مین اور تو ہر دو محکوم اور ایک عادل حاکم کے ماتحت ایک ہی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - ایسے وقت مین اگر ہم آپس مین بگاڑ پیدا کرین اور ایک دوسرے کے ساتھ کالیون کی لڑائیان لڑین - تو اس سے کیا حاصل ہوگا - سوائے اس کے کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو دکھیا بنائینگے بلکہ اپنے حکام کو بھی تشویش مین ڈالین گے - تیرا دادا پڑدادا ہندو جو اسلامی بادشاہون کی مروت اور عنایت کو اپنی آنکھون سے دیکھ چکا تہا یا اپنے باپ سے سن چکا تہا - اس کی یہ عادت تہی کہ وہ میری عزت کرتا تہا - مین اب اس کا آقا نہین رہا - مگر وہ اپنی شرافت سے پرانی نمک خواری کا لحاظ رکھتا تہا مگر تو اے ہموطن جو ہندو کہلانے سے متنفر ہو کر آریہ کہلاتا ہے تو اپنے باپ دادون کی روش کو بھول گیا - اور ان کے پسندیدہ طریق کو تو نے کیون چھوڑ دیا - مین نے مانا کہ تیرے باپ دادا سب بت پرست تھے اور اس واسطے تو ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے بتون کو توڑنا چاہتا ہے - پر یہ تو سوچ کہ یہی کام بت شکنی کا سب سے پہلے میرے بزرگون نے ہی ہند مین کیا تہا اور جس وقت سارا ہند بت پرستی سے بھرا ہوا تہا - اگر اس وقت میرے آباؤ اجداد نے اس ناپاکی سے ہند کو صاف کر کے اس کے اکثر حصہ کو توحید کے ساتھ بھر دیا تو کیا اس نیکی کا یہی بدلہ تہا کہ آج تو ان کی اولاد کو جو محض غریب کی صورت مین باقی رہ گئی ہے - دکھ دینے پر کمر باندھے - اے آریہ مہاشے ! اس وقت کو یاد کر - جبکہ تیرے باپ دادے اسلامی بادشاہون کے احسانات کے ایسے گرویدہ ہو رہے تھے - کہ اگر وہ کوئی کتاب تصنیف کرتے - تو اس کی پہلی ہی سطرون مین اس نبیون کے سردار پر درود بھیجتے تہے - جس کے قدمون کے طفیل ان کو ایسے محسن اور رعایا پرور خلیق بادشاہ مل گئے تھے - پہر تو اپنے اس طریق کو دیکھ جو آج تو نے اختیار کیا ہے کہ مجھے دھوکے کے ساتھ اپنے گہر مین بلا کر اور مجھے سامنے بٹھلا کر تو نے اس پاکون کے امام پر سخت کلامی کر کے اپنے موُنھ کو ناپاک کیا - اے آریہ دوست تو سوچ اور غور کر کہ اگر مین باہر سے آیا تہا اور ہند کا اصلی باشندہ نہین ہون تو کیا تو بھی ایران سے یا تبت سے نہین آیا تہا اور کیا تو نے اصلی باشندگان ہند کے ساتھ کوئی نیک سلوک کیا تہا - اگر مان بھی لیا جاوے - کہ اسلامی بادشاہون نے تیرے ساتھ سختی کی تہی کہ میدانون اور سرسبز جنگلون سے ان کا نام و نشان مٹا دیا - آہ ! اگر میرے باپ کو معلوم ہوتا کہ تو ایسا بے وفا اور احسان فراموش نکلے گا تو وہ تیرے ساتھ ایسا نیک سلوک کیون کرتا کہ اپنا وزیر اعظم تجھے بناتا اور تیری مان بہائی کو اپنے محلات کی ملکہ بنا کر اندر اور باہر تیری ہی سلطنت قائم رکھتا - اے ہموطن آہ یہ تو اس فکر مین کیون لگا ہے کہ ہم سب کو ہند سے نکال دے کیا تو نے مشاہدہ نہین کر لیا - کہ سلطنت خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے آج سے مدتین سو سال پہلے کس کے وہم و گمان مین تہا کہ شاندار سفیدہ سلطنت کا قائم مقام سمندر کے نیلے پانیون مین سے نکلکر تمام ہند پر قابض ہو جاوے گا - جب تک کہ خدا نے انگریزون کی سلطنت دے رکھی ہے تیری کوئی کوشش ان کے مخالف کارگر نہ ہوگی - خواہ وہ اعتدال پسندی کی شکل مین ہو اور خواہ انتہا پسندون کے رنگ مین ہو - بلکہ ایسی ہر ایک سعی تیرے ماتھے پر نفرت کا سیاہ تلک بڑہاتی چلی جاوے گی - پس ایسے خیالون کو چھوڑ - بدزبانی سے باز آ - بے جا خاموش کی باتون کو دل سے نکال ڈال - سنجیدگی اختیار کر - کسی کے باپ بزرگ ولی نبی کو گالی نہ دے - اپنے ہمسایہ سے پیار کر - اپنے حاکم کی فرمان برداری بجا لا - اور خدا سے ڈر تا تیری عمر کے دن لمبے ہون اور تو آرام پائے یہ دلی خیرخواہی کی نصیحت ہے - اگر تو مانے گا تو آرام پائے گا - ورنہ تو یاد رکھ کہ جب تک خدا نہ چاہے تیری شوخیان اور بے باکیان نہ حاکم وقت کا کچھ بگاڑ سکتی ہین اور نہ مجھے کچھ ضرر دے سکتی ہیں - مین نے درد دل سے تجھے نصیحت کی ہے - ماننا نہ ماننا تیرا اختیار ہے -

قحط سالی

قحط دن بدن بڑھتا جاتا ہے اور تعجب ہے کہ خلقت مین اپنے خالق کی بھول بھی دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے - قحط کے آثار اس دفعہ بہت ہی خوفناک ہین اور ہم امید کرتے ہین کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی امداد مین ضرور کوشش کرے گی گورنمنٹ نے عنایت خسروانہ سے جابجا امدادی کام تو کھولدئے ہین اور بہت سا روپیہ بھی ملک کی امداد کے واسطے منظور کر لیا ہے - مگر دو بڑی باتین جن کی طرف گورنمنٹ کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے وہ یہ ہے - اول - ملک کا غلہ باہر نہ جانے پائے - کیونکہ ملک مین دراصل غلہ کئی سال کے واسطے کافی موجود ہے - باہر جانے سے یہ نقصان ہو رہا ہے اگر تمام غلہ یورپ کو چلا گیا اسکے عوض مین خالی روپے ہمارے ہاتھ مین رہ گئے - تو روپیون کو کہا کر رعایا زندہ نہین رہ سکتی - دوم یہ کہ ایسی قحط سالی کے وقت مین گورنمنٹ کو چاہیئے - کہ ملک سے مالیانہ وصول کرنے مین نرمی کرے - اس کے متعلق اس ضلع کے ایک معزز زمیندار کا خط بھی نیچے درج کیا جاتا ہے - لیکن اصل بات یہ ہے - کہ ملک مین کتنا ہی غلہ ہو اور گورنمنٹ کیا کچھ نہی کرے قحط تو ایک عذاب الٰہی ہے - اگر زمین کے لوگ خدا کے عذاب سے ڈر کر اپنی حالت مین تبدیلی پیدا نہ کرین اور نیکیون کو اختیار نہ کرین اور خدا کے پاک بندون کو دکھ دینے سے باز نہ آوین - تو کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی - خواہ کچھ کیا جاوے - وہ خط جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ ہے -

گورنمنٹ عالیہ کیلئے رعایا کی دستگیری کا وقت ہے

عبث است چرخ اثنت و سلطان و حشمت
درشت است بہ شاہا بہ پیدا زیں سخت

بارانی کاشتکاروں کا خصوصاً اور باقی رعایا کی بالعموم افلاس سے اندیشہ ناک حالت ہے۔ اول تو طاعون سے بربادی ہوئی۔ اور دو سال سے فصلوں کے تلف ہونے سے ذرا بھی نہ رہا۔ ان کی صورت ہو رہی ہے گراں غلہ اور کمی چارہ سے مردمان و مویشیان کا سلامت رہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف خدا عذاب دینے کا قصد کر رہا ہے دوسری طرف سرکار نے ضلع گورداسپور میں بندوبست جاری کیا ہوا ہے۔ اراضیات بارانی بنجر ہو گئی ہیں۔ سرکار اپنی فیاضی سے اراضیات بارانی کا دو تین سال کے واسطے مالیہ معاف فرمائے اور تقاوی سے رعایا کی مدد کرے۔ تاکہ مزارعان اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں۔

ایک خیرخواہ رعایا و سرکار بندہ
نیاز بیگ زمیندار ساکن کلانور ضلع گورداسپور
مورخہ ۱۲ دسمبر ۶ء

عجائبات قدرت

خدا جس کو دلائے — کلکتہ میں ایک مارواڑی ارندول سے ایک فقیر نے بھیک مانگی مارواڑی صاحب ۹ پیسے جو ایک کاغذ میں لپیٹے ہوئے تھے۔ ویسے ہی لپیٹے ہوئے فقیر کو دیدیے فقیر صاحب تو چلدیئے۔ اور پیچھے مارواڑی صاحب کو یاد آیا کہ جس کاغذ میں پیسے لپیٹے ہوئے تھے وہ مبلغ پانصد روپیہ کا نوٹ تھا۔ پولیس میں رپورٹ کی گئی ہے مگر ابھی تک کچھ پتہ نہیں چلا۔ دنیا کے طریق روپیہ جمع کرنے کے جو ہیں سو ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے بھی لینے اور دینے کے راہ ساتھ ہی ہمیشہ چلے آتے ہیں۔

ایک عجیب الخلقت بچہ — مصری اخبار المؤید لکھتا ہے کہ دمشق میں ایک شخص عبداللہ ساکن حمص ایک مردہ بچہ عجیب الشکل کی لاش اٹھا کر لایا جس کا قد ۳۰ سنٹی میٹر (قریباً ایک فٹ) ہے اس بچے کے دو پاؤں ہیں مگر کمر کے اوپر دو جسم ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک جسم کے ساتھ ایک سر اور دو ہاتھ ہیں اور شکم کی طرف ایک اور ہاتھ لگا ہوا ہے مگر وہ ناقص ہے۔ حاکم شہر کے حکم سے وہ لاش حمیدیہ شفاخانہ میں بھیجی گئی تاکہ طلبا کو ان اعضاء کے متعلق عجیب سبق دیا جائے۔ لاش لانے والے کو سات روپے انعام دیا گیا۔

حوادث زمانہ

پارمو - میں ایک بارود خانہ کے پھٹنے سے ایک ہوٹل جو کہ مسافروں سے بھرا ہوا تھا گر گیا۔ جس سے ۱۰ آدمی مر گئے اور ۱۰ زخمی نکالے گئے۔ بہتوں کا پتہ نہیں لگتا۔ بعد کی خبر ہے کہ تینتالیس فوتیاں اس حادثہ سے ہوئیں اور ایک سو آدمی زخمی ہوئے۔

پورٹسموتھ - میں ایک جنگی کشتی دوسری سے ٹکرائی جس سے سخت نقصان ہوا۔

امریکہ کے شہر پٹسبرگ میں کان کے پھٹنے سے ایک سو ساٹھ آدمی ہلاک ہوا۔ امریکہ کی رپورٹ مردم شماری ظاہر کرتی ہے کہ گذشتہ ۱۷ سال کے عرصہ میں کانوں کے پھٹنے سے اس ملک میں بائیس ہزار آٹھ سو چالیس آدمی ہلاک ہوئے۔ فی الواقعہ کان کھودنے والے بہت نازک حالت میں ہیں۔

قحط کے متعلق پائونیر لکھتا ہے کہ صوبجات متحدہ میں نرخ اجناس قحط کسی حد تک گھٹ کر اب اور گھٹنا شروع ہو گیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

سیاسی

بنگالی ڈاکو - سریندر ناتھ جو بیان کرتا ہے کہ سابق سب ایڈیٹر اخبار سندھیا رہ چکا ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر رات کو روپے لوٹنے والے ڈاکوؤں میں شامل تھا اور اب گرفتار ہو گیا ہے۔ بنگالی اسٹاف ایڈیٹران گورنمنٹ کے برخلاف سخت کلامی کے واسطے تو مشہور تھا ہی۔ مگر یہ ایک نئی بات ہے۔

سنگ باری - کا دور کلکتہ کے شمالی حصہ میں پھر جاری ہے نہ معلوم کون اس کا ذمہ دار ہے۔

ہڑتال - ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے ڈرائیوروں نے باوجود مصالحت کی کوشش کے جو ریلوے افسروں نے کی آخر ہڑتال کر ہی دیا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ اپنے اس نقصان کی طرف جو ہڑتالوں سے ہوتا ہے کچھ خیال نہیں کرتے۔

خوفناک جرم - نواب لفٹننٹ گورنر بنگال کی گاڑی کو اڑا دینے کی جو کوشش کی گئی تھی اس کی تحقیقات میں ایک مزدور گرفتار ہوا ہے جس کو ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ سات آدمی اور پکڑے گئے ہیں۔

غداری - چار آفریدی سپاہی بندوقیں لے کر بنوں کی فوج سے بھاگ گئے۔ جب تک مسئلہ جہاد صاف نہ ہوگا ان لوگوں کے دل انگریزوں کی طرف سے کیونکر صاف ہو سکتے ہیں۔

کیا طیاریاں ہیں

آل انڈیا ٹمپرنس کانفرنس کا اجلاس سورت میں ۲۹-۳۰ دسمبر کو ہوگا
لیڈیز کانفرنس کی پریسیڈنٹ لیڈی جہانگیر ریڈی منی قرار پائی
شاہ ایڈورڈ ہفتم کے دربار دہلی منعقد کے واسطے چار ہندوستانی فوجی پٹھان افسر اگلے سال بھیجے جائیں گے۔
کمبا کیمیا کانفرنس کا اجلاس کان پور میں ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر کو ہوگا۔
امیر صاحب - سرحد پر زیادہ سپاہ بڑھاتے ہیں تاکہ علاقہ ہند کے لٹیرے داخل ریاست کابل نہ ہوں بہتر ہو کہ کوئی ایسی سپاہ بھی قائم کی جائے۔ جو افغانی لٹیروں کو ہند میں آنے سے روکے رکھے۔
پایہ تخت ہند کلکتہ ہی رہیگا۔ اس کے برخلاف جو افواہیں تھیں وہ غلط نکلیں۔
مکہ معظمہ میں ایک عظیم الشان سرائے بننے لگی ہے۔ جس میں ساٹھ ہزار حاجی مقیم ہو سکیں گے۔

نوٹ - اس ہفتہ میں طبر کے اوراق تمام خریداروں کو بطور نمونہ کے روانہ کیے گئے ہیں۔ آئندہ صرف ان لوگوں کی خدمت میں روانہ ہوں گے۔ جو ان اوراق کے بھی خاص خریدار ہوں گے۔

www.aaiil.org

بلادِ اسلامی

"تازہ مصری [illegible] کا ترجمہ جو پرچہ کے کالمون کیواسطے کیا گیا ہو [illegible] ۔ تازہ مصری اور دیگر اسلامی اخبارات فقط پرچہ [illegible] کا انتظام کیا گیا ہے ۔ جن مین سے کچھ آج سے [illegible] شروع ہو گئے ہین ۔ ان مین سے تمام تازہ اسلامی بلاد کی خبرین انشاء اللہ تعالیٰ ہفتہ وار بدر مین درج ہوتی رہینگی ۔ ایڈیٹر

سامانِ حجاز ریلوے

اخبارات [illegible] عالی مین لکھا ہے کہ حرمین شریفین کے درمیان ریلوے [illegible] پہنچایا جائے کا ضروری سامان عنقریب بندرگاہ رابغ واقع بحر احمر سے نقل کیا جاوے گا ۔ باب عالی سے حکم صادر ہوا ہے ۔ کہ ایک سو فوجی سپاہی ان آلات و سامان ریلوے کے اٹھانے کے لئے مقرر ہون ۔

مدینہ منورہ میں پانی کی آہنی نالیاں

ترکی سرکاری اخبارات مین لکھا ہے ۔ کہ باب عالی کو خبر پہونچی تھی کہ چشمہ زرقاء کا پانی جو مدینہ منورہ مین آتا ہے ۔ اس کا راستہ کئی جگہ سے خراب ہو گیا ہے ۔ لہذا باب عالی سے اس کی اصلاح کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی ہے ۔ کمیٹی مذکور نے یہ تجویز کی ہے ۔ کہ اس چشمہ کا پانی مدینہ منورہ مین آہنی نالیون مین لایا جاوے اور مناسب مقامات مین تقسیم کیا جاوے ۔ اس امر کے لئے چار ہزار پونڈ خرچ ہو گا ۔

حاجیون مین حفظ ماتقدم

کمیٹی حفظ صحت نے امسال [illegible] حجاج کو ملوث قرار دیا ہے لہذا حفظ صحت و لوازمات میں بہت احتیاط کی جاوے گی ۔

طاعون حرم سے بچو

مصری فاضل محمد توفیق صدقی نے ایک مضمون اخوان الہنود کو مخاطب کر کے لکھا ہے ۔ جس مین اس بات پر زور دیا ہے ۔ کہ طاعون کے اثر سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ یہ بیماری ضرور متعدی ہے ۔

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہاتھ سے [illegible] داہری کی [illegible] رہا ہے [illegible] کیا ۔ [illegible] کیا ہے کہ گورنمنٹ مین [illegible] کی سخت [illegible] سفارش کی ہے ۔ ہمارے خیال مین گورنمنٹ کے لئے مناسب ہو گا کہ پادریون کے کہنے پر ایسی سفارش کرنے سے پرہیز کرے ہمیشہ مسلمانون کو [illegible] کا موجب ہوتے ہین اور اسلئے ان کو [illegible] کرانی چاہیئے ۔

[illegible] کی مجلس [illegible] اسلامی [illegible] ۔

ایران مین بادشاہ اور اس کی رعایا اور پارلیمنٹ مین جو کچھ ہو رہا ہے ہمین نہایت ہی [illegible] ۔ اسلامی [illegible] کا حال کچھ ایسا ہی نظر آتا ہے ۔

[illegible] ایک وہ دست [illegible] سے خبر پہونچی ہے کہ [illegible] عجیب [illegible] ہے ۔

[illegible] کے ایرانیون نے [illegible] کے خلاف [illegible] کیا ہے ۔ اس سے کیا نتیجہ ہو گا جب کہ ایران [illegible] اور ارباب [illegible] نہ پہونچا سکا ۔

جزیرہ ساموس کے باشندون نے سلطانی حکومت کے برخلاف بغاوت کی خوفناک سازش کی تھی مگر راز کھل گیا ۔ اور خیر رہی ۔

خدیو مصر سلطان روم کے مہمان ہین ۔

ترکی جنگی بیڑے مین [illegible] پیادہ کشتیون کا اضافہ کیا گیا ۔

سلطنت عثمانیہ ایک علمی وفد کا انتظام کر رہی ہے جو سواحل طرابلس دیعنی غازی مین بھیجا جائیگا کہ وہان کے آثار قدیمہ و برباد شدہ یادگارون کی تفتیش کرے جس سے ثابت ہو کہ ان مقامات مین تجارت و تمدن کیسی ترقی پر تھا ۔

سر ایلڈن گورسٹ صاحب نے مصر کی سیاحت مین دو باتون کا خاص نوٹ کیا ہے اول یہ کہ مصری امراء اور شرفاء ابتدائی اور صنعتی تعلیم مین بہت دلچسپی لیتے ہین ۔

مشائخ [illegible]

ترجمہ اردو مقامات حضرت مولانا [illegible] حضرت مولانا [illegible] اور ان کے والد بزرگوار اور ان کے بعض [illegible] سوانح مناقب اور کرامات [illegible] ہیں ۔ صاحب مترجم نے اگر دو عنوان پر [illegible] احسان کیا ہے کہ انہیں بزرگوں کے حالات ان کی زبان مین [illegible] کئے ہین ۔ تصوف کی ایسی باتین [illegible] ان کا پڑھنا روح کی صفائی مین [illegible] مدد دیتا ہے ۔ یہ کتاب [illegible] صفحہ پر شائع ۔ فارسی اشعار مین کاتب نے غلطیان کی ہین ۔ امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن مین درست کی جاوینگی کتاب کی قیمت [illegible] علاوہ محصول ہے اور مطبع احمدیہ [illegible] ریاست [illegible] سے مل سکتی ہے ۔

ابطال الصول الشنیعہ بالدلائل العقلیہ والنقلیہ

یہ کتاب مصنفہ مولوی حکیم محمد رحیم اللہ صاحب [illegible] ایسی مقبول ہوئی کہ اب دوبارہ چھپکر شائع ہوئی ہے اس مین اہل تشیع کے اعتراضات کے جواب عقلی نقلی دلائل کے ساتھ بڑی عمدگی سے دئے گئے ہین اور خوبی [illegible] کے ساتھ تبرا وغیرہ برائیون سے ان کو منع کیا گیا ہے ۔ نہایت تہذیب سے ساری کتاب لکھی گئی ہے ۔ ہم افسوس کرتے ہین کہ دوسرے اخبار نے اس کتاب کو نامناسب الفاظ سے یاد کیا ہے ۔ باہمی غلط فہمیون کو دور کرنے کیواسطے ایسی کتابون کا ہونا بہت ضروری ہے ۔ ان مذہبی مباحثہ مین ناجائز طور پر سخت کلامی نہین چاہیئے ۔ سو اس بات کا لحاظ اس مین بخوبی رکھا گیا ہے ۔ یہ کتاب قابل پڑھنے کے ہے اور محمد یوسف صاحب خلف منشی مردان علی صاحب بجنور قاضی محلہ سے مل سکتی ہے ۔

دنیا کے نو مہاپرش

یونان کے سقراط ۔ اٹلی کے ایک [illegible] ۔ امریکہ کے [illegible] ۔ قدیم ہندوستان کے بزرگ راجہ رامچندر راجہ [illegible] اور مہاتما بدھ اور زمانہ موجودہ کے جنگجو گوبند سنگھ اور بانی آریہ دھرم دیانند سرسوتی ۔ نو آدمیون

www.aaiil.org

ایم - اے - پروفیسر د
سی کتاب مین جمع کیا ہے ... یہ ہوا سے ضرور
دلچسپی کا موجب ہوگا بالخصوص اس واسطے کہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہند کے قدیمی بزرگ کیسے روحانی آدمی ہتے اور زمانہ حال کے ریفارمرون نے کیا طرز اختیار کیا ہے - قیمت ۵ روپے اور صاحب مصنف سے مسکتی ہے - صاحب مصنف نے مجھے ایک کارڈ مین یہ بہی لکہا ہے - کہ اس کتاب کے نام سے بعض لوگون کو یہ غلطی لگی ہے - کہ شاید میری کتاب مین مہاپرش بہی تو ہین میرا یہ خیال نہین بلکہ بات یہ ہے کہ جن کے متعلق مجھے زیادہ واقفیت تہی - ان کا حال مین نے لکہدیا ہے

دہرمپال کی اپیل شری یوگورو بھگوان کے دربار مین

یہ رسالہ معنون آریہ دہرم پال نے دیوسماج کی مخالفت مین لکہا ہے افسوس ہے کہ اس رسالہ مین بجائے کسی علمی تحقیقات کے یہ کیا گیا ہے - کہ دیوسماج کے چند ممبرون کی پرائیوٹ تحریرین اور ڈائریان حاصل کر کے شائع کیگئی ہین - رسالہ مین خواہ مخواہ اسلام پر بہی حملے کئے گئے ہین - اکبر شاہ خان صاحب نے اس پر ایک مفصل ریویو لکہا ہے - جو انشاء اللہ کسی اگلے اخبار مین درج ہوگا - قیمت کتاب ۲ر اور مصنف سے جو لاہور مین ہے ملسکتی ہے -

مجموعہ فتاوے احمدیہ جلد اول دوم سوم

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی نے نہایت محنت کے ساتہہ اخبارات الحکم اور بدر اور مولفات حضرت مسیح موعود مین سے حضرت اقدس یا دیگر احمدی بزرگون کے فرمائے ہوئے مسائل فقہہ وغیرہ کو ایک کتاب کی صورت مین جمع کردیا ہے - مولویصاحب موصوف کی یہ محنت بہت ہی قابل قدر ہے - قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم ۸ر اور حصہ سوم ۲ر ہے جو میرے خیال مین زیادہ ہے - مفصل ریویو پہر کسی وقت انشاء اللہ تعالی - کتاب قادیان مین صاحب مصنف سے ملسکتی ہے -

نیرنگی دہر - منشی عبدالغفور کی پہلی تصنیف ہے عبارت مایاتی ... ہے لیکن نتیجہ عمدہ اخلاقی نکالا ہے کاش کہ مصنف صاحب ... بجائے ناول نویسی کے کسی بہتر غرض اپنی توجہ لگاتے قیمت ۸ر

متفرق خبرین

دو بت پرستون مین لڑائی - ویلاپورم مدراس کے ساتن عیسائیون نے اپنے معبودون کا اجلاس بازار مین نکالا - سناتن ہند و مزاحم ہوئے - سخت لڑائی ہوا پولیس کو گولیان چلانی پڑین -

بے وقوفی کا نمونہ - بنگلور کے چند سپاہیون - ایک دیوار گرانی تہی - جلدی کی خاطر پہلے جڑھ کو ہی کہا شروع کیا - نتیجہ یہ کہ دیوار اوپر آ پڑی - ایک کا سر پہٹ گیا ایک کا ٹخنہ ٹوٹا - تیسرا کچہہ چوٹ کہا کر بچ نکلا - یہ کے سرشتہ ونون سے تربیت کا یہ عملی نمونہ ہے -

جنرل اشاسل - جس نے پورٹ آرتہر جاپانیون کے حوالہ کردیا تہا - ابہی تک اس پر کورٹ مارشل ہو رہا ہے

ہاتھی بہی چرائے جاتے ہین - ملک سیام مین ہاتہی بکثرت ہوتے ہین اور ان کی تعلیم کے واسطے بڑے بڑے کارخانے ہین - ان مین سے ایک مین سے ۲۶ ہاتہی چوری ہوئے اور دوسرے مین ۲۲ چوری ہوئے کچہہ مل بہی گئے ہین -

چوبیس گھنٹے مین مکان - امریکہ کے موجد ایڈیسن نے ظاہر کیا ہے - کہ وہ عنقریب ایک ایسی ایجاد کا اظہار کرنے والا ہے - جس سے ایک سہ منزلہ مکان ۲۴ گھنٹے مین طیار ہو سکیگا اور اس پر دو سو پونڈ سے زائد خرچ نہوگا تجویز اس طرح کی ہے کہ لوہے کے سانچون مین ایک خاص قسم کا سمینٹ ڈالا جائے - جس کو نہ آگ لگے نہ پانی سے اثر پذیر ہو -

سخت بارش - برطانیہ کی رعایائے ہند تو آسمانی کے قطرے کو بہی ترس رہی ہے اور خود ملک برطانیہ مین بارش سے سیلاب آرہے ہین -

صوفی انبا پرشاد - پر جو سڈیشن کا مقدمہ تہا - اس مین صاف بری کیا گیا - سرکار کی از حد مہربانی کا نتیجہ ہے -

لارڈ کچنر بہادر نے پونچہہ مین ۱۴ ریچہہ شکار کئے اور گوالیار مین ایک شیر شکار کیا اور اب دورہ ختم کر کے کلکتہ داخل ہو گئے ہین -

سونا - ٹرانسوال کی کانون سے گذشتہ سال مین تین کروڑ سے زائد اشرفیون کا مال نکلا - جس مین پینتالیس لاکہہ ہے - یہی سونے کا پہاڑ ہے - جس پر جنگ ... کے متعلق پہلے سے حدیث مین پیشگوئی تہی

موت - انگلستان کا مشہور سائنس دان لارڈ کیلون اس دنیا سے چل دیا -

روس نے نوٹس شائع کردیا ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین ہم مداخلت نہ کرین گے -

مقدونیہ کے متعلق سفرائے دول یورپ خطرہ ظاہر کرتے ہین -

آسٹریا کے امپراطور اب بہت اچہی حالت صحت مین ہین

مکہ معظمہ - مین ہیضہ سے دس کیس اور پانچ فوتیان ہو گئی ہین -

ہڑتال کا خوف بنگال کی ریوے پر بہت بڑھ گیا ہے -

اخبارون کی رائے کا خلاصہ

ناصر الاخبار میرٹھ - علامات قیامت کا ظہور ظاہر ہے حدیث مین جو نشان قیامت لکھے ہین سب نمودار ہو رہے ہین - زکوۃ کو تاوان خیال کرنا - علم دین کے لئے نہ حاصل کرنا - مرد کا عورت کی اطاعت کرنا - مساجد مین بیہودہ ذکر کیا جانا - گانے بجانے والی عورتون سے اختلاف کرنا کثرت شراب - باد سرخ - زلازل - اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے - کہ علامات مندرجہ بالا کا ظہور ہو رہا ہے -

(کیا ایسی علامتون کے ظہور کے وقت مسیح و مہدی کا ظہور ضروری نہین - ایڈیٹر)

پائونیر - مصائب اوڑیسہ پر جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے - اسپر ریویو کرتے ہوئے اخبار پائونیر نے یہ رائے قائم کی ہے - کہ سرکاری افسرون کے برخلاف جو خبرین شائع ہوئی ہین وہ بالکل غلط ہین انہون نے رعایا کے ساتہہ بہت ہمدردی سے کام لیا ہے -

البشیر - کیمبرج مین مسلمان طلبا کی جماعت امان کے اسلامی جلسون کے ذکر کرتے ہوئے لکہتا ہے امید کیجاتی ہے کہ ہمارے ہندوستان کے مسلمان اس ایسوسی ایشن کی خبر سنکر نہائیت خوش ہونگے کیونکہ یہ ایک ایسا بیج ہے جو آج کیمبرج کی سرزمین مین بویا جاتا ہے اور جس سے عنقریب ایک بڑے اسلامی شجر کے پیدا ہونے کی امید ہے - جو نہ صرف دریا کے

ضرورت نکاح

۵ - مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین - مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو-

۶ - پیر محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کا شتکار گوجرات گجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین - وہ مجھ سے کرین

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب معقل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم - ن - و خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۲۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ مین عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا - قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدین گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال وہیم نقد سات عدد کتابین مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہین بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا - چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے - اس وجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت مین اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابین بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ پڑیگی سات عدد کتابین انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہین سلاسل الفضائل مترجم اُردو - الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم - قرآن کریم کی دعائین منظوم - احمدی کا من جیمی مسیح - عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - جو صاحب چاہین یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہین وی پی عہ راور کمیشن ارتکیگا کہ بہرحال ہم لگائین کتابین مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا -

نوٹ - یاد رہے کہ سردست ۵۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی

عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۲ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین - قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۲ر

غلامی و عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کار خانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین - متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ جناب حضرت مولوی غلام نبی صاحب ۔ ۳ر

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد عسہ

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین - نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین - قیمت ار

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کی وجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا - طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا - یا عارضی فائدہ ہوا آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین - میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مقوی دوائی اور نہین آئی - میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مینے - مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی -

راقم - محبوب عالم ممبر آل کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ایڈیشنل کمشنر سرحدی صوبہ پشاور را ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد حبوب مقوی کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگون کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اُکتا جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آیندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) - بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ ازین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب - دہند - جالا - سبل - خارش چشم - رمد آنکھون سے پانی جاری رہنا پیچ ہین اور ضعیف بصارت کیلئے بے نظیر ہے - قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فینکس عار سفوف جریان و دہقنہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل سست رہتی اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ مین گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی ڈبیہ عہ

پتہ - خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہون - محصولڈاک وجوابی کمٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ رام سنگہ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان مین میان معراجدین عمر کیلئے چھاپا۔

www.aaiil.org

بدرِ خواتین

اب تک بدر خواتین میں عموماً وہ مضامین لکھے جاتے رہے ہیں جو احمدیہ خواتین کی طرف سے ہم کو پہونچتے رہے ہیں بلکہ اس حصہ اخبار کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے واسطے اس میں خواتین اسلام کی سوانح عمریوں کو بھی شروع کیا جاتا ہے۔ جن کو ہمارے دوست ابوالفضل صاحب نے ترتیب دے کر اسی غرض کے واسطے ہمارے پاس ارسال فرمایا ہے یہ مضمون متواتر چھپتا رہے گا۔ انشاء اللہ اور اس اثناء میں کوئی مضمون کسی احمدیہ خاتون کی طرف سے آگیا تو وہ بھی درج ہوتا رہے گا۔ ابوالفضل صاحب کا مضمون اخبار میں دینے سے پہلے بطور مزید احتیاط حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کو دکھلا دیا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح بھی ہو جائے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ اخبار احباب کے واسطے بہت دلچسپ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلہ خواتینِ اسلام

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوپروائزی سگنیلر انجارج بھٹنڈہ

موجودہ زمانہ میں تعلیم نسوان کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ وہ حضرت اقدس اور حضرت حکیم الامتہ کے مختلف ملفوظات اور مکتوبات سے معلوم ہو سکتی ہے اور کئی دفعہ سلسلہ کی تعلیم یافتہ خواتین نے بھی اس پر لکھا مگر تاہم سوائے چند خاص مستثنیات کے اس طرف کافی توجہ نہیں ہوئی۔ شاید بعض لوگوں کا خیال ہو۔ کہ تعلیم صرف مردوں کے لئے ہی ضروری ہے عورتوں کیلئے نہیں اس لئے اس قسم کی غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوا کہ اخبار ہذا کے ذریعہ سے تمام مسلمان عالمہ فاضلہ عورتوں کی مختصر سوانح عمریاں شائع کی جاویں تاکہ مسلمانوں میں تعلیم نسوان کا شوق پھیلے اور زمانہ قدیم کی طرح ہم میں ایسی ایسی بزرگ مائیں پیدا ہوں سب سے اول حضرت امہات المومنین رضوان اللہ اجمعین کی

...ے لئے اگر کوئی سہو ہو جاوے تو معاف فرمائی جاوے اور اصل مطلب پر غور کی جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپ کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہدہ تھا۔ آپ کا شجرہ نسب قریش تک اس طرح سے ہے کہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوئی بن غالب بن فہر ملقب بہ قریش۔ آپ کے چچا کا نام نوفل تھا جن کے بیٹے ورقہ بن نوفل اس زمانہ کے عالم تھے۔ آپ کی پیدائش سنہ ہجری سے ۵۵ سال پہلے یا ۵۵۶ء میں بیان کی جاتی ہے۔ ان کی پہلی شادی ایک شخص ابوہالہ بن زرارہ سے ہوئی تھی جن سے دو بیٹے پیدا ہوئے اس کے مرنے کے بعد عتیق بن عابد سے نکاح ہوا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ چالیس کی عمر میں آنحضورؐ کے ساتھ نکاح ہوا جبکہ آنحضرت کی عمر صرف پچیس سال کی تھی اور مہر ۲۰ جوان اونٹ قرار پایا۔ آپ کے بطن سے آنحضرت کی چار لڑکیاں زینبؓ۔ رقیہؓ۔ ام کلثومؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ لڑکوں کی تعداد میں اختلاف ہے تاہم وہ سب صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ جب تک آپ زندہ رہیں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ سب سے پہلی عورت ہیں جو اسلام میں داخل ہوئیں اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے امداد دیتی رہیں۔ آپ نے اپنی تمام عمر میں کبھی آنحضرت سے سوء مزاجی نہیں کی نہ کبھی آنحضرتؐ کو خفا ہونے دیا اور نہ کبھی آنحضرت نے اُن پر عتاب فرمایا۔ اور نہ کبھی جدائی اختیار کی۔ آپ زندہ ہی تھیں کہ رب کریم نے آنحضرت کو رسالت سے مکرم فرمایا اور نبوت کے دسویں سال ہجرت نبوی سے ۳ سال پہلے مکہ معظمہ میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور مکہ میں مقبرہ کوہ حجون میں دفن کی گئیں۔ اسی سال حضرت ابوطالبؓ کا بھی انتقال ہوا تھا اور دونوں موتوں سے آنحضرت کو بڑا رنج پہنچا تھا اس لئے اس سال کا نام عام الحزن یعنی غم کا سال ہے۔ آپ اکثر آنحضرت کی شان میں اشعار کہتی تھیں اور نہایت عاقلہ اور فاضلہ تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں بباعث ظاہری اور باطنی کمالات کے آپ کا لقب طاہرہ پڑ گیا

...صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان... درج ہوگا۔ ایڈیٹر)

ضرورت

مکرم بندہ مفتی صاحب بدر منیر سلامت السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہاں ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵ روپیہ ہے اور کسی قسم کا نقص وغیرہ یہاں نہیں ہے آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ سامان خوراک بھی ہندوستان سے بہت گراں نہیں ہوتا یہ علاقہ مسلمانوں کا ہے۔

اگر آپ اپنے کسی دوست کو جانتے ہوں تو اس کی درخواست فوراً بنام ڈاکٹر محمد شریف خان احمدی اسسٹنٹ سرجن پنجگور کے نام بھیجدیں۔

فیض علی از پنجگور۔

رسید زر

۵۔ دسمبر ۱۹۰۷ء	مستری حسن دین صاحب ۱۵۳۷	۔/ے
۹ " "	اظفر علی صاحب	لعہ/
۹ " "	۱۶۷۶ عبد العزیز صاحب	۔/
۹ " "	۲۳۵ گلاب الدین صاحب	۱۳/
۱۰ " "	۱۴۴۸ عبد اللہ خان صاحب	۔/ے
۱۲ " "	۱۸۴۷ منشی محمد بخش صاحب	۔/ے
۱۳ " "	۱۱۶۶ محمد خلیل صاحب	عہ/
۱۴ " "	غلام حیدر چک ۳۳ جنوبی	۶
۱۴ " "	۸۳۲ بابو محمد حسین صاحب	۔/ے
۱۶ " "	۱۸۱۳ ملک غلام نبی صاحب	۔/ے
۱۷ " "	۱۲۵ علی گوہر صاحب	للعہ/
۱۷ " "	۱۸۱ مفتی گلزار محمد صاحب	۔/ے
۱۸ " "	۶۱۰ عبد العظیم صاحب	۸/
۱۹ " "	۱۸۵۵ حاجی محمد صاحب	۱۲/
۲۰ " "	۲۰۹۴ منشی محمد علی صاحب	۔/ے

احباب کی خدمت میں مورخہ ۹ جنوری کا پرچہ وی پی ہوگا۔ احباب وصول فرما کر مشکور فرماویں۔